ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد

کلکتہ: چہار شنبہ ۲۶ رجب ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta : Wednesday, July 2, 1913.

نمبر ۱



لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال نحفہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ ... کیلیے یورپین ترکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب دو یاد کرو، جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں اور چھوٹے بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا، اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے، انکو دفن کردیں، جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں، لیکن جو بد نصیب زندہ، مگر مردے سے بد تر ہیں، انکو کیا کریں ؟"

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے، اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود ... اختیار میں ہے، اسی کیلیے کوشش ... ہے:

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پونڈ یعنی ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص ... مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے ... مقصد ...

اس بارے میں جو ...

درد اعانت فرمائیں گے

فاجرہ علی اللہ،

... وہ دوسروں سے ... ڈالنے کی جگہہ، خود ھی اس رقم کو ... سے پیش کرنا چاہتا ہے -

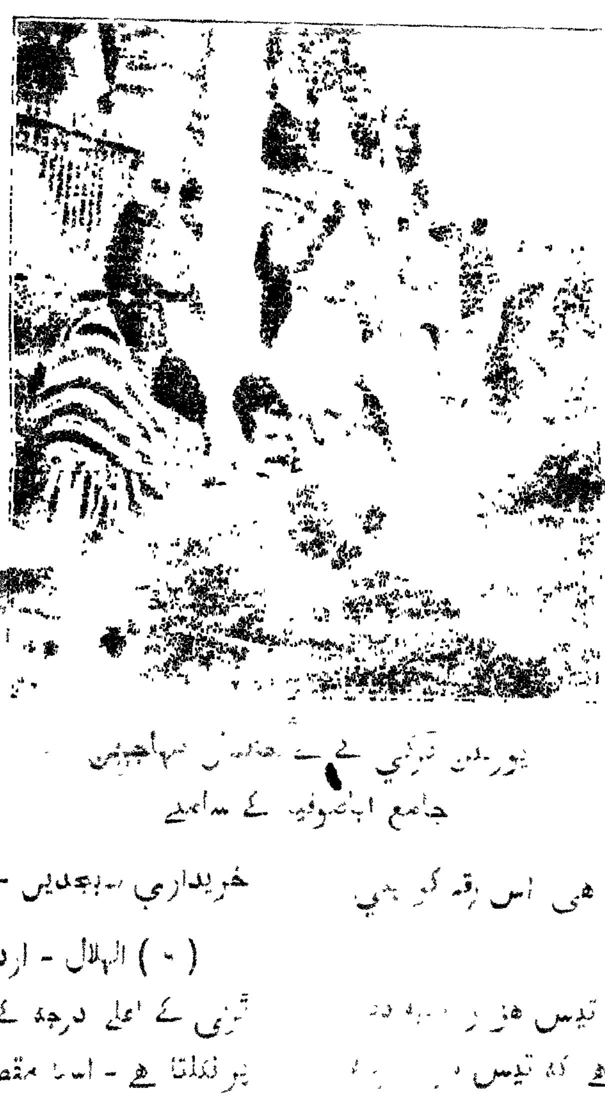
(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ ... امکان سے باہر ہے، مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ... رکھتا ہو، وہ خود نہ لے، اور اس شدید ترین ضرورت ... وقف کردے ؟

... ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا، لیکن آپ ... دیدیے، تاکہ میں دیدوں ؟

... اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر الہلال چار ... الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھہ آنہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجینگے ... روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری

اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا، اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے، اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے، اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے، پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال آمے خود فائدہ اٹھانے کی جگہہ، اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے، اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں، تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا، اس نے مجبور کردیا، اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی، اس سے گریز کرنا، اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا، بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں ... دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں ... لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ کریں ... فرصت سے فائدہ اٹھالو فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم



یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین جامع ایاصوفیہ کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے، جو یورپ اور ترکی کے اعلی درجہ کے با تصویر پر تکلف، خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکی قدر و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں، اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامہ نگاران غزوہ طرابلس و بلقان" اسکی ایک باتصویر سرخی ہے، جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں، جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات، مذاکرہ علمیہ، حقائق و وثائق، المراسلۃ و المناظرہ، اسئلہ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے، اور کارڈ کی پیشانی پر "اعانۂ مہاجرین" کا لفظ ...

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکيم

الهلال

ايک هفته وار مصور رساله

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المکنى بابى الکلام الدهلوى

عنوان للتلغراف
« الهلال »

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹريٹ
کلکته

قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهي ٤ روپيه ۱۲ آنه

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7 / 1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4 - 12

نمبر ۱ — کلکته: چهار شنبه ۲٦ رجب ۱۳۳۱ هجرى — جلد ۳
Calcutta : Wednesday, July 2, 1913.

فهرس

اطلاع

زر اعــانــهٔ مهــاجــرين

اور

الهـــلال

(۱) اعلان کيا گيا تها که ۳۰ - جون تک جو درخواستيں آئيں گي انکي قيمت زر اعانهٔ مهاجرين ميں داخل کردي جائيگي - ۳۰ - جون گذر گيا ' مگر اب تک جو رفتار خريداروں کی رهی هے ' وہ ميري اميد کيليے بهت دلشکن هے - اب ايک يهی چارۂ کار باقی رهگيا هے که مدت اور بڑها دي جاے - چنانچه اعلان کيا جاتا هے که ۳۰ - جولائی تک اس مدت کو تصور کيا جاے - اس عرصے کے نئے خريداروں کی قيمت بهی بعد وضع ۸ - آنه کے داخل خزينهٔ اعانت کردي جائيگی -

(۲) گذشته پرچے ميں اعلان کيا گيا تها که جن حضرات کي قيمت ختم هوچکي هے ' انکے نام يه پرچه نهيں جائيگا ' تا آنکه وہ اينده کيليے قيمت بهيجديں يا وي - پي کي اجازت ديں - ليکن احتياطاً يه نمبر بهي تمام موجوده خريداروں کے نام بهيجا جاتا هے -

ليکن اگر اس هفتے بهی انکي جانب سے کوئی اطلاع نهيں ملي تو پرچه مجبوراً بند کرديا جائيگا -

(۳) گذشته جلد کي مفصل فهرست مضامين نظم و نثر و تصاوير اور علحده لوح چهپ رهی هے - ناظرين جلد بندهوانے ميں جلدي نه کريں - غالبا اينده نمبر کے ساتهه شائع هو جاے -

(۴) بعض حضرات اب بهي رعايت کے ليے خط لکهتے هيں اور اسطرح دفتر کا وقت بے فائده ضائع هوتا هے - بکمال ادب گذارش هے که دفتر کے مالي نقصانات اب اس درجه پهنچ گئے هيں که رعايت کسي طرح ممکن نهيں - بارها اسکي نسبت اعلان هوچکا هے -

دشمن دوست نما !!

غیر اقوام پر حکمرانی کے باب میں روسی قوم دیگر اقوام یورپ سے بہت پیچھے ہے -

دیگر اقوام نے لفظی ہمدردیوں، خوش ایند قرار دادوں، اور دلکش وعدوں سے محکوم اقوام کے دل اپنے دست فریب و خدع میں لیے ہیں، اور پھر اسکے بعد جو کچھ کرنا مقصود ہوتا ہے، پس وہ پوری خوش اسلوبی سے انجام دیا جاتا ہے، لیکن روس کی پالیسی اسکے بالکل برعکس ہے - وہ ہمیشہ اپنی رعایا کو خشونت و درشتی کے تیغ و تفنگ سے اپنے ہاتھہ میں رکھنا چاہتا ہے، اور حق یہ ہے کہ تلوار بکف دشمن، در استین خنجر سے ہزار درجہ بہتر ہے -

تازہ عربی ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ اوفان کے مدرسۂ عثمانیہ کے تمام معلمین و متعلمین نے متفقہ طور پر ایک عرضداشت (میموریل) حکومت کے نام بھیجی تھی، جسمیں اصلاح تعلیم کی درخواست کی گئی تھی، مگر حکومت روس نے اپنی دیرینہ خشونت کے ساتھہ یاد داشت کو نامنظور کردیا -

اسی ڈاک میں ایک زیادہ شرمناک و عبرت انگیز واقعہ کا ذکر ہے -

مسلمانان بیوشیقورستی ایک جامع مسجد تعمیر کرنا چاہتے تھے - حسب قانون مینو سپلٹی انہوں نے اجازت کی درخواست دی - جو جگہ تجویز کی گئی تھی، اس کے پاس ایک گرجا تھا - مینو سپلٹی کے چیرمین نے پادری کو بلایا، اور اس سے درخواست کی بابت مشورہ کیا - پادری نے جواب دیا کہ گرجا کے قریب مسجد بنانا مذہباً جائز نہیں، اسلیے درخواست واپس کردی گئی -

الشر قد ینتج الخیر

سطحی نظریں ان حرکات شنیعہ کی بناء پر روس پر نفریں بھیجیں گی، اور اسکو محکوم اقوام کے لیے قہر الہی خیال کرینگی، مگر دقیقہ رس نظریں جانتی ہیں کہ یہ قہر الہی نہیں بلکہ تازیانۂ بیداری ہے - حاکم کا علانیہ ظلم و ستم اور خشونت و درشتی محکوموں کے جذبات کو بیدار کرتا ہے، انہیں حریت و استقلال کی تعلیم اور جانبازی و سر فروشی کا درس دیتا ہے - دنیا میں قوموں نے علم استقلال اسی وقت بلند کیا ہے، جب یا تو حکمراں قوم کی علانیہ ظلمرانی حد سے گذر گئی، یا محکوم قوم کا احساس اس قدر تیز ہو گیا کہ مخفی مظالم کا بھی احساس ہونے لگا - پس ترکستان و کوہ قاف میں روسی مظالم، عذاب الہی نہیں بلکہ معلم حریت ہیں، جو غلامی اور محکومی کا جوا پھینکدینے کے لیے انہیں تیار کررہی ہے -

لیکن اسکے مقابلے میں جو حکومتیں بظاہر نرمی و رافت، اور حسن سلوک و مسامحت کی پالیسی پر کار بند ہوتی ہیں، وہ اپنے ہر سخت سے سخت استبدادی اور ظلم آمیز عمل کو بھی آزادی کا نقاب پہنا کر ظاہر کرتی ہیں، انکا وجود مخلوقات الہی کیلیے سب سے بڑا قہر ہے - کیونکہ طبیعتیں انکی ظاہر فریبیوں کا شکار ہو جاتی ہیں، اور انکی نرمی و رافت، حس و بیداری کو حرکت لینے کی مہلت نہیں دیتی -

یاد رکھنا چاہیے کہ بے نقاب دشمن، دوستی کے نقاب پوش دشمن سے بدرجہا بہتر ہے: و ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون -

---

جنگ

موجودہ حکومت نے چاہا تھا کہ قسطنطنیہ کی فضا کو سازش کے جراثیم سے پاک کردے، مگر یہ کیونکر ممکن ہے، جب پیرا میں اسکی پرورش کے لیے تربیت خانے ہوں، اور لندن کے ماہرین فن نقشہ ہاے تربیت بلا انقطاع تیار رہے ہوں؟

مرحوم محمود شوکت پاشا کے قاتل کے ساتھہ اسکے اعوان و انصار کے حق میں بھی موت کا فتوی صادر کیا گیا تھا کہ اس فتنۂ اسلام سوز کا خاتمہ ہو جائے - مگر کار فرما ہاتھہ کی چابک دستی دیکھو! اس تعذیب و تنکیل سے کیسی طلائی فرصت کا کام لیا ہے؟ اگر ریوٹر کا بیان صحیح ہے تو اس قتل عام کے متعلق غلط فہمی سے پورا فائدہ اٹھایا جارہا ہے، اور انتقام کے پردے میں دولت عثمانیہ کے اصلی فرزندوں کے قتل کے لیے بھی سازشیں تازہ کے ساتھہ وسیع تیاریاں ہو رہی ہیں!!

جس قوم کی یہ حالت ہو کہ دشمن کے لگاے ہوے زخموں سے جسم چور چور ہو، مگر با ایں ہمہ غیروں پر چلانے کی جگہ، آپس ہی میں تلوار چلا رہی ہو، اسکا خدا ہی حافظ ہے -

مگر اس تلوار کے قبضے کن ہاتھوں سے متحرک ہیں؟ پس پردہ کن ہاتھوں میں ڈور ہے، جو پتلیوں کو نچا رہی ہے؟

ایک طرف تو یہ حالت ہے کہ سازشوں کی بدولت حکومت کی بنیاد کشتی، طوفانی ہو رہی ہے، دوسری طرف (بقول ریوٹر) خزانہ کی یہ حالت کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں وسط مارچ سے واجب الاداء ہیں، اور اب جنگی کے عہدہ داروں کی تنخواہیں بھی نہیں ملتیں - روپیہ کے اسدرجہ قحط اور بعض اشد ضرورتوں سے عاجز آکر حکومت کو چند زمینوں کے فروخت کا فیصلہ کرنا پڑا -

روس کا توسط اب تک سرویا نے منظور نہیں کیا - ۲۴ - جون کے تار میں جو خبر دی گئی تھی، اسکی تغلیط ۲۷ - کے تار میں کردی گئی ہے - بلغاریا نزاع انگیز مقامات سے اپنی فوج ہٹانے پر راضی نہیں - اسکا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ یونان اور سرویا کو بھی اپنی اپنی فوجوں کے ہٹانے سے انکار ہے - سالونیکا سے آئی ہوئی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ زلیٹو میں جنگ روبہ ترقی ہے - فریقین کا سخت نقصان ہو رہا ہے - اور اسوقت تک سرویا کے اعوان و انصار کی تعداد برابر بڑھتی جاتی ہے -

وائنا میں بیان کیا گیا ہے کہ رومانیا بلغاریا کو دھمکی دے رہی ہے کہ اگر بلغاریا نے سرویا کے خلاف اعلان جنگ کردیا تو وہ بھی اسکے خلاف اعلان جنگ کردیگی - اسکوب میں بارہ ہزار مانٹی نیگری پہنچگئے ہیں - سروی فوج نے پر جوش نعروں اور دستکوں سے انکا استقبال کیا - ایک نامہ نگار بلغراد سے لکھتا ہے کہ ۲۰ - ہزار البانی سرویا کے طرف سے لڑنے کے لیے تیار ہیں، جسمیں سے ۶ - سو اسکوب پہنچگئے -

جسم زخموں سے چور، گھر میں سازشوں کی آگ مشتعل، خزانہ خالی، مگر با ایں ہمہ دولت عثمانیہ پھر میدان جنگ میں اترنے کے لیے تیار ہے! اخبار مذکور کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایک جلسے میں تمام وزراء نے بالاتفاق طے کیا کہ اگر سیرس، کیوبلا، ڈراما سے بلغاریا نے اپنی فوجیں نہ ہٹائیں، اور جنگ چھڑ گئی، تو یونان کی طرف دولت عثمانیہ اپنا دست اعانت دراز کریگی - نامہ نگار کا بیان ہے کہ مجھسے ایک ذمہ دار جماعت نے بیان کیا کہ "اگر ان حلفاء میں باہم جنگ ہوئی، اور وہ جنگ بلغاریا کے حق میں مضر ثابت ہوئی، تو ممکن ہے کہ موخر الذکر بالکل پیچھے ہٹا دیا جائے، اور اپنی فتوحات کے نہایت ذرا سے حصے پر قانع ہو جائے - یہ نا ممکن ہے کہ ہم جنگ کے وقت بالکل علحدہ رہیں - فوجوں کا متفرق ہونا ابھی ملتوی رہیگا" -

مگر سوال یہ ہے کہ کیا عثمانیوں نے ابھی تک یورپ کو نہیں پہچانا؟ کیا ہلال کے پاس سے جو صلیب کے پاس جاچکا ہے، اسکو یورپ پھر ہلال کے پاس واپس آنے دیگا؟ کیا انکو نہیں معلوم کہ گلاڈسٹون کی روح کا بہوت اسوقت تمام یورپ میں حلول کرچکا ہے؟ فما لہا ولاء القوم، لا یکادون تفقہون حدیثا!!

شذرات

فاتحة السنة الثانية

المجلد الثالث

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي سهل لعباده المؤمنين الى مرضاته سبيلا ، و اوضح لهم طرق الهداية و جعل اتباع الرسول عليها دليلا و انزل كتابا " يهدي للتي هي اقوم و يبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجراً كبيرا (١٧ : ٩) " و كتب في قلوبهم الايمان و ايدهم بروح منه لما رضوا بالله ربا ، و بالاسلام دينا ، و بمحمد رسولا ، و اتخذهم عبيداً له فاقروا له بالعبودية و لم يتخذوا من دونه وليا و لا نصيرا - و قال في حقهم " ان عبادى ليس لك عليهم سلطان ، و كفى بربك وكيلا (١٧ : ٦٨) " و الحمد لله الذى اقام في ازمنة الظلمات من يكون باشراق انوار الشريعة كفيلا - و اختص هذه الامة بانه " لا تزال فيها طائفة على الحق ، لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم ، حتى ياتى امره " و لو اجتمع الثقلان على حربهم قبيلا - يدعون من ضل الى الهدى ، و يصبرون منهم على الجحود و الاذى ، و يبصرون بنور الله اهل العمى ، و يحيون بكتابه الموتى ، فهم احسن الناس هديا و اقومهم قيلا - يجاهدون في الله حق جهاده ، و لا يخافون لومة لائم " وللاخرة اكبر درجات و اكبر تفضيلا (١٧ : ٢٢) " - فحاربوا في الله من خرج عن دينه القويم ، و صراطه المستقيم ، الذين عقدوا الوية الضلالة و البدعة ، و اطلعوا اعنة الفتنة ، و اعرضوا عن الكتاب و نبذوا السنة ، و ارتضوا غيرهما بديلا " و قل جاء الحق و زهق الباطل ، ان الباطل كان زهوقا ، و ينزل من القران ما هو شفاء و رحمة للمومنين ، ولا يزيد الظالمين الا خسارا (١٧ : ٨٤) "

و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ، ارسله " بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله (٦١ : ٩) " و كفى بالله شهيدا - ارسله " كافة للناس بشيرا و نذيرا (٣٧ : ٢٨) " و " داعياً الى الله باذنه ، و سراجاً منيرا (٢٣ : ٤٩) " فهدى به من الضلالة ، و علم به من الجهالة ، و بصر به من العمى ، و ارشد به من الغي ، و فتح به اعيناً عميا ، و اذانا صما و قلوبا غلفا - الى ان اشرقت برسالته الارض بعد ظلماتها - و تالفت القلوب بعد شتاتها - فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين ، و اصحابه المهتدين ، صلواة دائمة بدوام السماوات و الارضين ، مقيمة عليهم ابداً ، لا تروم انتقالا عنهم ولا تحويلا -

و اسئلك اللهم هداية هذه الامة الى اقوم سبيل ، و الهامها عرفان الجميل ، و تمييز العدو من الخليل ، و بلغها اللهم تلك الدرجة السامية التى تتزحزح بها عن مذلة التقليد ، و تتجافى جنوبها عن مضاجع الاسر و التقييد - فلا تنقاد لمن يوردها حتفها ، و يملك عليها امرها ، حتى اصبحت بحالة لا تعرف قوتها من ضعفها - وهب لمرشديها وجدانا صادقا ، و علماً نافعاً ، و قلبا صافيا ، و لسانا بالحق ناطقا ، ولا تدع منهم مفتننا ولا منافقا - يلبس ثوبا على ظاهره مسحة من الصلاح و باطنه انت به عليم : " و منهم من يومن به و منهم من لا يومن به ، و ربك اعلم بالمفسدين (١٠ :) "

(و بعد) فقد مضى على (الهلال) عام و هو دائب على صادق الخدمة ، التي يعتقد بها فلاح الملة ، و نجاح الامة ، غير مبال بما يصمه به الجامدون الجاهلون ، و يتهمه به المنفرجون الدجالون اطفاء لنور الحقيقة ، و طمسا لمعالم الصدق " و يابى الله الا ان يتم نوره و لو كره الكافرون "

فهو - بعون الله القدير - كان و لم يزل متبعا سنن الحق بعلمه و ايقانه بان الحق احق ان يتبع ، و ان ينصت له و يستمع ، و الباطل اجدر بالدثور ، و اضلاع الجدور " و الله ولى الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور (٢ : ٢٥٧) "

اللهم ثبتني بالقول الثابت ، و العمل النافع ، و العزم الراسخ ، و " ادخلني مدخل صدق و اخرجني مخرج صدق و اجعل لى من لدنك سلطاناً نصيرا (١٧ : ٨٣) " و لا تجعل للاهواء على سبيلا -

و اعذني من كل شيطان رجيم ، و ادب اثيم ، و اهدني صراطك المستقيم ، " صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين (١ : ٦) " و اجعلني من " الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون (٤٦ - ١٢) "

اللهم انى ابرأ اليك بالحول و الطول ، من الطول و الحول ، و اشهدك باني غير معصوم عن الزلل و الخطل ، فهب لى من ينتقد اقوالى ، و يمحص اعمالى ، و رحم الله امرأ هدانى الى عيوبي و يرشدني بالاحتساب ، و السلام على " الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه ، اولئك الذين هداهم الله ، و اولئك هم اولو الالباب (٣٩ : ١٩) "

ملا دي گئي هے ۔ پهر لوگوں کو تو انتظار معجزه جماہت کے
راض و مقاصد کا هے ' دنیا کے طبعي تغيرات ' اور انکے اثار و ما بعد
ائج کے معمّوں کو اس سے کیا تعلق ؟
معلوم نهیں پچهلے نمبر کو پڑهتے هوے یه خیال آپکے ذهن
یں پیدا هوا یا نهیں ؟

لیکن خدا تعالی نے قران کریم کے ذریعه اس بارے میں همیں
ک بصیرت بخشي هے : وله المثل الاعلى في السماوات والارض
هو العزیز الحکیم (۳۰ : ۲۶) اور اس کا درس همیں بتلاتا هے که
طالب عالیه و مقاصد الهیه کے اظہار کیلیے بهترین وسیلۂ اظهار ' تمثیل
هے - یهي سبب هے که تم هر جگه اس کتاب عزیز میں امثال و نظائر کا
یک ذخیرۂ وافر پاتے هو ' اور کهیں هواونکي تصریف ' کهیں بادلوں
کے انبساط ' کهیں زمین کے نشو و نما ' کهیں لیل و نهار کے اختلاف '
کهیں موجودات و مخلوقات کے مختلف اشکال و الوان ' کهیں کواکب
و سیارات کے طلوع و غروب ' کهیں انقلابات طبیعیه کے مناظر جمیله '
اور کهیں رعد و برق کے مرایاء مدهشه و مخوفه کے اندر ' وه اسرار
حکمیه اور معارف الهیه بیان کردیے گئے هیں ' جو فهم انساني کا منتهاے
ادراک هیں : ولقد ضربنا في هذا القران من کل مثل لعلهم
یتذکرون (۳۹ : ۲۹)

منجمله امثال قرانیه کے ' ظهور اثار و علائم بارش کي ایک لطیف
و بدیع ' اور جامع و مانع تمثیل هے ' جس پر سب سے زیاده زور
دیا گیا هے ' اور جسکے اندر انسان کي قلبي و روحي حیات و ممات '
اقوام و ملل کے انقلابات ' ملکوں اور حکومتوں کے تسلط و تنزع '
اور هدایت الهي اور شقاوت انساني کے مختلف مدارج و مراتب
کی نسبت صدها اشارات و بیانات پوشیده هیں : وما یعقلها الا العالمون -

پس غور کیجیے تو آج بهي پیش نظر مطالب کے اظهار کے لیے
اس تمثیل سے بڑهکر اور کوئي جامع اور بین ذریعه نه تها - بظاهر یه
تمهید آپکو اصل مقصود سے غیر متعلق نظر آتی هے - لیکن آگے چلکر
سیر مطالب میں هر قدم پر آپ دیکهیں گے ' که جو کچهه مقصود اصلي
تها ' وه در اصل اسي کے اندر عرض کردیا گیا ' اور عرض مقصد کے
هر موقع پر یهي تمثیل هے ' جو اپنے اشارات کی شرح و تفسیر کر رهي
هے : وکذلک یضرب الله الامثال ' لعلهم یتذکرون ! !

عصر انقلاب و ظهور استعداد

فصل کاٹنا اسان اور دلخوش کن هے ' پر بیج کا بونا مشکل اور
محنت کا محتاج هے - جس طرح زمین پر سال میں ایک یا دو
مرتبه هي وه موسم آتا هے ' جب اسکا ذره ذره قوت نشو سے لبریز
اور اسکا چپه چپه استعداد نمو سے امادۂ تخم ریزي هوتا هے ' بعینه
اسي طرح قوموں اور ملکوں کی حیات و ممات اور عروج و زوال
کے بهي مخصوص و معدود اوقات هیں ' جو اپنے اپنے وقتوں پر ظهور
کرتے هیں - وه زندگي اور ارتقا کي استعداد و صلاحیت کا ایک
دور هوتا هے ' جو صرف اسلیے آتا هے تاکه اس فرصت سے فائده
اٹهانے والے فائده اٹهالیں ' اور جنکے پاس کاشت کاري کیلیے بیج
موجود هیں ' وه وقت کو مساعد دیکهکر تخم پاشي کرلیں -

اسوقت قوموں کے اندر تغیر و انقلاب کي موجیں لهرانے لگتی
هیں ' تنبه و اعتبار کی هواؤں کا زور هوتا هے ' مصائب کے اشتداد اور
غموم و هموم کے استیلاء سے سوئی هوئی قوتیں بیدار هو جاتی هیں -
پرانے زخم هرے هو جاتے هیں ' مندمل زخموں کے ٹانکے کهل جاتے
هیں ' اور نئے زخموں کے اندر سے خون کے چشمے ابل ابل کر بهنے
لگتے هیں - پس یه ایک عصر انقلاب اور ایک دور استعداد حیات
هوتا هے جو هر طرف چها جاتا هے ' اور سرزمین روح و قلب کے
ذرے ذرے کے اندر حیات ملی کے نشو و نما کی استعداد تام پیدا
هو جاتی هے -

پهر اس وقت زمین کی جستجو نهیں هوتی ' جو بیج حاصل
هو - پانی کی تلاش نهیں هوتی ' جو آسمان سے برسے - آفتاب
کی ضرورت نهیں هوتی ' جو اپنی تمازت و حرارت سے زندگی بخشے -
بلکه صرف ایک هاتهه کی ضرورت هوتی هے ' جو موسم کو دیکهے '
فرصت کو سمجهے ' اور ایک صحیح و سالم بیج اس زمین مستعد کے
سپرد کردے ' تا وه گلے اور پهلے ' اور پهر زندگیوں اور کامیابیوں کا
درخت تناور اور شجرۂ طیبه بنکر ' قدرت الهی اور حکمت سرمدي
کا ایک معجزۂ محیر العقول هو :

هو الذی انزل من السماء ماء لکم منه شراب و منه شجر فیه تسیمون - ینبت لکم به الزرع و الزیتون و النخیل و الاعناب و من الثمرات ' ان فی ذلك لا یات لقوم یتفکرون (۱۶ : ۱۰)

" وهي تو قادر مطلق هے ' جس نے اسمان سے پاني برسایا - اور وه ایک طرف تو دریاؤں ' آبشاروں ' اور تالابوں کی صورت میں جمع هوکر تمهارے پینے اور سیراب هونے میں کام آتا هے ' اور دوسري طرف زمین کی روئیدگي کے ظهور کا وسیله بنتا هے - اس سے درخت پرورش پاتے هیں اور تم اپنے مویشیوں کو ان میں چراتے هو - اسي پاني سے خدا تمهارے لیے زمین کي زراعت و کاشت کو سر سبز کرتا هے ' اور طرح طرح کے پهل ان میں پیدا هوتے
هیں ! غور کرو تو ارباب فکر و بصیرت کیلیے اسمیں حکمت الهیه
کي ایک بهت بڑي نشانی هے ! ! "

اس فصــل کیلیے تخــم

" اصلاح " اور " عمل " کی دعوتیں هی وه بیج هیں ' جنکی اس
موسم نمو اور دور استعداد میں سرزمین ارواح و قلوب کو ضرورت
هوتی هے - ایک بیج کے بار آور هونے کیلیے جن جن شرائط کی
ضرورت هے ' وه سب کی سب قدرتی طور پر اس وقت مهیا هو
جاتی هیں - زمین کی درستگی کی ضرورت نهیں هوتی ' کیونکه حس
و بیداري کی وجه سے دلوں میں اضطراب و جوش موجود هوتا هے -
افتاب کی تمازت و حرارت بهی مطلوب نهیں هوتی ' که مظالم کا اشتداد '
خونریزیوں کی کثرت ' اور ذلت و رسوائی کی انتها ' سوزش و تپش
کی آگ سلگا دیتی هے - باران رحمت الهی جو اقلیم نباتاتی کا سلطان
و حکمراں هے ' وه بهی امادۂ کار هوتا هے که پاني کي جگهه قاتلان
ظلم و استیلا کا سیلاب خونین زمین کو سینچنے اور بیج کو گلانے
کیلیے هر طرف موج زن هوتا هے - پس اس وقت صرف ایک
صحیح صداے دعوت ' ایک صداقت آگین تحریک عمل ' اور
ایک موصل الی المقصود سفر کے بیج هی کي ضرورت هوتي هے '
جو طیاریوں اور آمادگیوں کے اس نامیه زار حیات میں سپرد
خاک کردیا جاے پهر زمین اپني استعداد کو ' حرارت اپني
آمادگي کو ' اور پاني اپني طیاري کو فوراً صرف کار کردے ' اور
تهوڑے هي دنوں کے اندر قدرت الهي اس ذرۂ تخم کو اشجار و اثمار '
اور برگ و بار کی هیئت عظیمه اور منظر فخیمه کي صورت
میں ' اپني غیبي نشؤ و نما ' اور الهي ربوبیت کي توفیق فیضان
سے بلند و استوار فرمادے :

الم تر کیف ضرب الله مثلا کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها

" الله تعالی نے نیک دعوت اور پاک تحریکوں کي کیسی اچهي مثال دي هے ؟ یعنی دعوت الهی مثل ایک مبارک اور

الہلال

٢٦ - رجب ٣١ ١٣ هجری

الـــداء والـــدواء

یعني

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(٢)

ان الـــذين كـذبوا بآياتنـــا و استكبروا عنها ، لا تفتح لهـم ابواب السماء ولا يدخلون الجنـــة ، حتـے يلـج الجمـــل في سم الخيـــاط ، وكـــذالـك نجـــزي المجـــرمين - (٧ : ٣٩)

جن لوگوں نے همـاري آيتوں کو جھٹلايا ، اور همارے آگے جھکنے کي جگهه غرور سے اکڑ بیٹھے ، تو یاد رکھو کہ انکے لیے نہ تو کبھي آسماني برکتوں کا دروازہ کھلے گا ، اور نہ کامیابیوں اور کامرانیوں کی بہشت حیات میں داخل ہوسکیں گے - ہاں اگر ایسا ہوسکتـا ہے کہ سوئي کے ناکے میں سے اونٹ گذر جاے ، تو یہ بھي ممکن ہے کہ وہ بھي بغیر اسکے فلاح پا جائیں -

بیـــا کـه روے بمحـــرابـــگاه نـــور نهیـــم * بنـــاے کعبـــۀ دیگر ز سنـــگ طور نهیـــم !
حطیم کعبـــه شکست و اساس قبلـــه بریخت * بتـــازه طـــرح یکے قصـــر بے قصور نهیـــم !
علـــم طاق حـــرم تا بچنـــد مصلحت ست * که داغ عشق به پیشـــانی غـــرور نهیـــم !
تو نطـــع دیـــر فرو چین که ما قـــرابـۀ مے * بشهپـــر ملـــک و طیلســـان حور نهیـــم !
ز جوش جـرعه کشـــان صد قیامت انگیزم * جهـــان جهـــان ز صراحي باده صور نهیـــم !
بعـــرعـــۀ که بســـورد دماغ خلـــوتیـــان * خفـــاے صومعـــه در عرصۀ ظهـــور نهیـــم !
نفس بگـــرمي این بزم تا بدے (فیضـــی) ؟
دگـــر بمجلـــس روحانیـــان بخـــور نهیـــم !

و الشمس وضحاها ، و القمر اذا تلاها ، والنهار اذا جلاها ، والیل اذا یغشاها ، و السماء و ما بناها ، و الارض و ما طحاها : کہ زمین کا ذرہ ذرہ مستعد ، آفتاب کي شعاعیں درخشندہ ، آسمان کے بخار منجمد امادۂ نزول ، قوتوں کا نمو ، بالیدگیوں کا ظہور ، اور محرکات کا اجتماع ہر طرف موجود ہے ، اور عالم نشو و نما کے ملائکہ مدبرہ وقت کے منتظر ، اور تخم ریزي کے استقبال کیلیے چشم براہ هیں - دهقان کي قسمت اوج پر ، اور زمین کا طالع کامراني کے افق پر چمک رہا ہے - وقت ہے کہ کل کو کاٹنے والے آج بولیں ، اور کل جو اپني زمینیں بھرنے والے هیں ، آج اپنے دامن کو چند بیجوں سے خالي کردیں - پر ضرور ہے کہ هاتهه تجربہ کار ، دانہ صحیح و سالم ، اور دهقان محافظ و نگراں هو - تا زمین کي مستعدي بیکار نہ جاے ، اور اس سے جیسي بہتر غلہ کی کیلیے طلب کی جاتي ہے ، ویسي هی بہتر صدا آج اسے دي بھی دي جاے :

و سخر لـكم الليل و النهار ، و الشمس و القمر و النجـــوم مسخـــرات بامره ، ان فـــي ذلـــك لايات لقوم يعقلون - وما ذرا لـكـــم في الارض مختلـفـــا الـــوانـه ، ان في ذالـــك لايـــات لقـــوم يـذكرون (١٦ : ١٤)

" اور الله نے رات کي رطوبت ، اور دن کي حرارت کو ، اور اسکے سرچشموں یعني سورج اور چاند کو ، نیز تمام ستاروں کے خواص و تاثرات کو اپنے حکم سے تمهارا تابع کردیا ہے ، اور صاحبان عقل کیلیے ان میں حکمت الهیه کي بہت سي نشانیـــاں هیں ! اور پھر وہ زمین کي پیداوار اور زراعت کے نتائج ، جو تمهارے لیے پیدا کر رکھے هیں - جنکی طرح طرح کي رنگتیں اور صورتیں هیں - سو غور و فکر کرنے والوں کیلیے ان میں بھي صدها بصیرتیں اور حکمتیں پوشیدہ هیں !

حکمت امثال

میں نے اس مضمون کو موسموں کے تغیرات ، بارش کے نزول اسکے علائم و آثار ، اور زمین کي خشک سالي اور نشاط و شگفتگي کي تمثیل سے شروع کیا ، جو بظاهر نفس موضوع سے کوئي ربط نمایاں نہیں رکھتي ، اور ایک غیر مربوط گریز کے ذریعہ تمہید مقصد

پھر وہ کونسي شے ہے ؟؟

پس میں کہتا ہوں ' اور از فرق تا بقدم ایک صداے رباني بنکر کہتا ہوں ۔ جبکہ یقین کي وہ لا زوال طاقت میرے ساتھہ ہے ' جسکے لیے کبھي فنا نہیں - جبکہ وہ بصیرۃ الہي میرے دل کے اندر موجود ہے ' جسمیں کبھي تذلل و تذبذب نہیں - اور جبکہ وہ شہادت ایقانی میرے سامنے ہے ' جسکی رویت میں کبھي دھوکا اور فریب نہیں - کہ زندگیوں اور کامیابیوں کا وہ تخم مقدس ' کوئی انجمن ' کوئی اسکیم ' کوئی بے شمار خزانہ ' کوئی عہد حفاظت ' کوئی اقرار خدمت ' غرضکہ دنیا کی کوئی آواز اور انسانوں کی کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی ' مگر

صرف وہ ایک ہي تحریک حق و صداقت ' جو مسلمانوں کو انکي حیات انفرادی و ملي کي ہر شاخ میں " مسلمان " بننے کي دعوت دے '

اور اپنی اس آواز کو انکے تمام صغار و کبار ' رجال و اناث ' اعالی و ادانی ' شہري و دیہاتی ' عوام و خواص ' غرضکہ ہر فرد ملت کے دل و جگر میں آتار دے کہ :

یا ایہا الذین آمنوا ! ادخلوا فی السلم کافۃ و لا تتبعوا خطوات الشیطان ' انہ لکم عدو مبین ! ! (۲ : ۱۳۶)

اے وہ لوگو کہ ایمان اور اسلام کے مدعي ہو ! صرف دعوا کافي نہیں ' اگر زندگي چاہتے ہو تو اسلام میں پورے پورے آجاؤ ' اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو ! وہ انساني ہدایت اور ارتقاؤ عروج کا ایک بالکل کھلا دشمن ہے !

اور اس طرح اذار دے کہ خدا کے بندے پھر صرف اُسی کے ہو جائیں - اسکے رشتے سے توتے ہوے پھر اسی کے ساتھہ جڑ جائیں ' اسکے دروازے سے ہٹ گئے ہوے پھر اسی کی غلامی کی زنجیریں پہن لیں - اسکے چاہنے والے پھر ہر طرف سے کٹکر صرف اسی کو پیار کرنے لگیں - اسکے پکارنے والے پھر اُسی کی جستجو میں نکل جائیں ' اس سے غفلت کرنے والے پھر اُس روٹھے ہوے کو منا لیں - اور اس ایک کی غلامی کا حلقہ پہن کر تمام دنیا کو اپنا غلام بنانے والے ' پھر اسی کي چوکھت پر جھک جائیں - تا کہ اسکے آگے جھک کر سب کے آگے سر بلند ہوں ' اور اسکے آگے جبین نیاز جھکا کے سب کو اپنے آگے مسجود دیکھیں - یعنی ہجر کے بعد پھر وصال کی بزم آرائی ہو - محرومی کے بعد پھر کامرانی کے راز و نیاز ہوں ' اور نامرادي کے بعد پھر دولت مقصود و مطلوب سے دامن و آستین امید مالا مال ہو جاے ! !

و ہو الذي یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفوا عن السیئات و یعلم ما تفعلون ' و یستجیب الذین آمنوا و عملوا الصالحات و یزید ہم من فضلہ (۴۲ : ۲۴)

" اور وہي غفور اور رحیم تو تمہارا معبود کارساز ہے ' کہ اسکے بندوں نے خواہ کتنی ہی اُسکی نافرمانیاں کی ہوں ' اور خواہ کتنی ہے سخت مصیبتوں میں مبتلا ہو گئے ہوں ' لیکن جب وہ اسکے آگے توبہ کا سر جھکاتے ہیں ' اور ہر طرف سے کٹکر صرف اسی کے ہو جانا چاہتے ہیں ' تو وہ انکی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے اور اُنکی خطاؤں سے درگذر کر دیتا ہے - اور تم لوگ جو کچھہ کر رہے ہو اُسے رتی رتی معلوم ہے - اور پھر جو لوگ اُسکے احکام پر ایمان لاے اور اعمال صالحہ اختیار کرلیے ' تو وہ اُن پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے ' انکی دعاؤں کو سنتا ہے ' اور انکی آرزوؤں کو پورا کرتا ہے ' اور اپنے فضل بندہ نواز سے انکو انکے حق سے بڑھکر اسکا بدلہ دیتا ہے ! ! "

اور پھر صدا سے میرا مقصود کیا ہے ؟ صداؤں کی تو کبھی بھی کمی نہیں رہی ہے - زبانوں نے ہمیشہ قدموں سے زیادہ کام لیا ہے ' اور دنیا میں ہمیشہ خاموش رہنے والوں سے چیخنے والوں کی تعداد زیادہ رہی ہے - پس صدا سے مقصود وہ آواز نہیں ہے ' جو کھوکھلے سینوں ' تاریک دلوں ' اور بے سوز حلقوں سے اُٹھکر دوسروں کے اندر وہ چیز پیدا کرنا چاہتی ہے ' جو خود اسکے اندر نہیں ہے :

اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم (۲ : ۴۱) اور وہ انسانی آوازیں بھی مقصود نہیں ہیں ' جو گو کتنے ہی اچھے ارادوں اور دلفریب خواہشوں کے اندر ملفوف ہیں ' مگر خود انکے اندر ایک صداے محض اور آواز تہي سے زیادہ اور کچھہ نہیں ہے -

بلکہ میں اُس صداے رعد آساے قلب شکن ' اور نداء ضلالت رباے ہوش افگن کی طرف اشارہ کر رہا ہوں ' جو گو انسانوں کے حلقوں سے نکلتی ہو ' مگر در اصل ہدایت ربانی اور توفیق حقانی کی ایک صداء مقلب القلوب ہو ' جس نے لسان عباد کو اپنا ظاہر بنا لیا ہو - اور حق و صداقت کا ایک حسن مخفی ہو ' جو انسانی خال و خط کے اندر سے اپنے جمال حقیقی کی شعاعیں دکھا رہا ہو - یعني وہ صدا ' جسکا مبدء زبان کی حرکت کی جگہ دل کا اضطراب ہے - جسکے اعلان کے لیے حلق سے اُٹھنے والی آوازیں نہیں بلکہ دل کے پھڑکنے اور تڑپنے کي آواز مطلوب ہے جسکے سننے کے لیے دنیا کي تمام آوازوں کي طرح کان کي ضرورت نہیں بلکہ دل کي ضرورت ہے - جو گویائي کي زبان سے نہیں ' بلکہ خاموشي کے لبوں سے بولتی ' اور انسان کے پردہ ہاے سماعت سے نہیں ' بلکہ ایوان قلب و روح کی دیواروں اور محرابوں سے تکراتی ہے ! !

لساني اعیی فی الہوی ' و ہو ناطق
و دمعی فصیح فی الہوی و ہو اعجم

کیونکہ گو بظاہر وہ آواز انسانی جماعتوں اور فردوں سے اُٹھتی ہے ' مگر در اصل اس راز حقیقت کا نغمہ کچھہ اور ہی ہوتا ہے اور اس محمل صورت کے اندر ایک دوسري ہي لیلی ہے ' جسکے حسن حقیقت کا جمال خلوت گزیں مخفي ہوتا ہے -

بالفاظ سادہ تر

بہتر ہے کہ میں اپنے مطلب کو زیادہ واضح کردوں - میرا مقصود اُس صداے دعوت سے ہے ' جو محض آجکل کي مصطلحہ تحریک اور ایک رسمي آواز ہي نہو ' بلکہ اسکي داعي ایک ایسي جماعت ہو ' جو اپني زبانوں کي طرح اپنے اعمال کے اندر بھي ایک صداے دعوت رکھے - جو سر سے لیکر پیر تک اُس دعوت کا ایک پیکر مجسم ہو ' جو دنیا کو اللہ کي طرف بلانے سے پہلے خود اللہ کے لیے ہو چکي ہو - اور بیماروں کو نسخہ دینے سے پہلے خود بھي اپنے لیے نسخہ لکھہ چکی ہو - اسکے اندر حقیقت اسلامیہ کي عملي روح ہو - اسکا دل جمال الہي کا مسکن ' اور اسکا چہرہ حسن حقیقت کا حجاب ہو - وہ دنیا کی تمام طاقتوں اور ماسوا اللہ قوتوں سے باغي ہوکر صرف خداء اسلام کي وفادار اور تابع احکام ہو ' اور ایک ہی استغراق و استہلاک میں اسطرح فنا ہوگئي ہو ' کہ پھر دنیا کي صدہا قواء شیطانیہ کیلیے اسکے پاس کوئي متاع باقي نہ رہي ہو ' اور ہر آن و ہر لمحہ اُسکے اعمال کي زبان حال " من رآني فقد راء الحق " کي صداے توحید سے غلغلہ انداز اقلیم روح و معني ہو - و للہ در ما قال :

انا من اہوی ' و من اہوی انا
نحن روحان حللنا ' بدنا
فاذا ابصرتني ' ابصرتہ
و اذا ابصرتہ ' ابصرتنا

فی السماء، تؤتی اکلها
کل حین باذن ربها،
ویضرب الله الامثال
للناس لعلهم یتذکرون،
(۱۴ : ۲۹)

ملکوتی درخت کے هے، نه اسکی جڑ زمین کے اندر مضبوط، اور اسکی بلند ٹہنیاں آسمان تک پہنچی هوئیں ! وه قوة الهیه کی نشؤ فرمائی سے هروقت کامیابی کا پھل لاتا رهتا هے - اور یه درخت کا ذکر در اصل ایک تمثیل هے جو الله بیان کرتا هے، تاکه لوگ سونچیں اور غور کریں "

عالم اسلامی اور عصر استعداد

آج دنیا اسی عصر انقلاب، اور عالم اسلامی اسی دور استعداد سے گذر رها هے - ارتقا بعد از انحطاط، عروج بعد از مذلت، اور حیات بعد الممات کا موسم همیشه ایسا هی رها هے، جیسا که آج هے - طوفانوں کے بعد جب امن هوا هے، زلزلوں کے بعد جب سکون هوا هے، صرصر و مخالف کے بعد جب نسیم مراد چلی هے، تاریکی کے بعد جب روشنی چمکی هے، ظلمت کے بعد جب نور نمایاں هوا هے، رات کے بعد جب دن نکلا هے، ظلم کے بعد جب انصاف کا علم لہرایا هے، خون کے بعد جب سرچشمه حیات بہا هے، اور طغیان و فساد کے بعد جب صداقت و عدل کی فوجیں نمودار هوئی هیں، یعنی ڈوبنے کے بعد جب کبھی ڈوبنے والے ابھرے هیں، گرنے کے بعد جب کبھی گرنے والے اٹھے هیں، اور مرنے کے بعد جب کبھی مرنے والے زندہ هوے هیں، تو بعینه دنیا کے چہرۂ کہانت پر ایسی هی علامتیں پڑھی گئی هیں، جیسی که آج هر چشم حقائق آگاه پڑھسکتی هے - اسکی صدائیں ایسے هی پراسرار رهی هیں، اور اسکی نگاه دنیا نے همیشه ایسی هی اشارے کیے هیں - اس نے جب کبھی کوئی کروٹ لی هے، تو اس سے پہلے سمندروں میں ایسی هی لہریں اٹھی هیں، اور اس نے جب کبھی اپنی جگه بدلی هے تو آسمان پر اضطراب و شورش کی ایسی هی بدلیاں چھائی هیں - آج عالم اسلامی بھی اور کسی شے کی طلبگار نہیں - وه اٹھنے اور ابھرنے کیلیے نه تو آفتاب کی منتظر هے، اور نه بعلم بارش لانے والی هواؤنکی - اسکی زمین خود بخود درست هوگئی هے - لاشوں نے کھاد کا کام دیا هے، اور خون کے سیلاب نے پانی سے مستغنی کردیا هے، یعنی هوائیں جتنی چل رهی هیں موافق هیں، موسم اپنا عین عروج اور کمال تاثیر پر هے، اور بارش کی خبریں هر طرف سے آ رهی هیں - بس اگنے اور شاداب هونے کا کوئی سامان ایسا نہیں، جسے رحمت الہی نے آج امة مرحومه کی کشت امید کو سرسبز و شاداب کرنے کیلیے مہیا نه کردیا هو - اور یه جو کچھ رها هوں تو:

و الشمس وضحاها
و القمر اذا تلاها،
و النهار اذا جلاها،
و الیل اذا یغشاها،
و السماء وما بناها،
و الارض وما طحاها،
(۹۱ : ۶)

آفتاب کی اور اسکی شعاعوں کی قسم، جنکی حرارت زمین کو معتدل بناتی هے اور چاند کی، جب وه اسکے بعد نکلتا هے اور زمین کی قوت نمو کو متاثر کرتا هے، اور دن کی، جب وه آفتاب کو نمایاں کرتا اور رات کی، جب وه آفتاب کو چھپا لیتی هے، اور اسطرح زمین کے نشو و نما کو اپنے اپنے وقت پر آسمان سے مدد ملتی هے - پس اسکی بھی قسم، اور درانحالیکه جس نے اسکی تمام موجودات کو بنایا، اور تیار زمین کی، اور اس حکیم و قدیر کی، جس نے زمین کو طرح طرح کے انتشار و انوار سے ایک دستر خوان نعائم بنا کر بچھا دیا هے " ! !

بیج کا آخری وقت اور انتظار

جس طرح بارود کی سرنگ طیار هو جاتی هے، اور اسکے بنتے اور پھر پھاڑنے ریزه ریزه هوجانے کیلیے صرف ایک چنگاری کی کمی باقی رهجاتی هے - اور جس طرح سوکھی لکڑیوں اور خشک برگ و گیاه کے ذخیر کے مشتعل هونے کیلیے صرف دیا سلائی کی ایک تیلی اور اس کی رگڑ کی ضرورت هوتی هے، جو آگ کا ایک اشتعال پیدا کرکے شعلوں کا ایک تنور گرم کردے، بالکل اسی طرح کارساز قدرت نے زراعت و کاشتکاری کا تمام سامان مہیا کردیا هے اور صرف ایک بیج هی کی ضرورت هے، جو هوشیار هاتھوں سے زمین پر گرے، اور اس تمام ساز و سامان نمو و ظہور کو ضائع جانے سے بچالے -

اس دهقان کی قسمت پر کسے رونا نه آئیگا، جسے برسوں بعد اچھا موسم اور عمده بارش نصیب هوئی هو - جسکے لیے زمین طیار اور وقت مساعد هو - هل پھر چکا هو، اور صرف تخم ریزی کے دانوں کا زمین انتظار کر رهی هو - لیکن یه تمام ساز و سامان ضائع جارها هو، اور جس نے اسی وقت کے انتظار میں بے چین راتیں اور مضطرب دن کاٹے تھے، وه یا تو بالکل بے خبر هو، یا اٹھے بھی تو بیج ڈالنے کی جگه پانی کے ڈول بھر بھرکے پھینکنے لگے، یا فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے ایک گھر بنانا شروع کردے، حالانکه جس بیج سے فصل طیار هوگی، ابتک اسکا ایک دانه بھی زمین کو نصیب نہیں هوا هے !

پھر کہتا هوں که آج عالم اسلامی کی زمین اپنی طلب میں بیقرار هے، اسکی خاک کے ذرے ذرے سے فغان طلب اور عشق مقصود کی صدائیں اٹھ رهی هیں - اسکا چپه چپه اپنے مطلوب کو پکار رها هے، مگر پانی کیلیے نہیں، روشنی کیلیے نہیں، آفتاب کیلیے نہیں، اور گو ان میں سے هر شے زمین کی روئیدگی اور بیج کی بالیدگی کیلیے ضروری هو، مگر ان میں سے کسی کے لیے بھی نہیں - صرف بیج کیلیے، ایک عمده اور سالم بیج کیلیے، اور صرف بیج کیلیے - کیونکه بیج کی بالیدگی کیلیے ان تمام چیزوں کی ضرورت هے، مگر ان کیلیے بیج کی ضرورت نہیں - کیونکه بیج کے بعد یه سب مفید هیں، پر بیج کے بغیر ان میں سے کوئی چیز بھی کارآمد نہیں هوسکتی ! !

ان هذا صراطی مستقیما

فاتبعوه ولا تتبعوا السبل، فتفرق بکم عن سبیله، ذالکم وصاکم به، لعلکم تتقون (۶ : ۱۰۵)

میں نے کہا که صرف بیج کی ضرورت هے، اور کسی شے کی نہیں اور همیشه یہی کہتا رهونگا - مگر سوال یه هے که وه بیج کیا هے ؟

کیا ایک انجمن، جسکی بہت سی شاخیں هوں ؟ ایک فنڈ، جسمیں بے شمار روپیه هو ؟ ایک دفتر، جسمیں کسی خاص قول و قرار پر بہت سے دستخط هوں ؟ کوئی شاندار اسکیم، جسکی بے شمار دفعات هوں ؟ کوئی عہده داروں اور ممبروں کا مجمع، جنکے لیے بہت سے القاب و خطابات هوں ؟ کوئی بڑے بڑے شاندار کاموں اور دنیا بھرکی ضرورتوں کو اپنے میں جمع کر دینے والا ادعا، جسمیں ازسرتاپا صدها وعدے هوں ؟

نہیں، کیونکه یه تمام چیزیں تو اس سے مدتوں اور لمحوں میں مہیا هو سکتی هیں، پر وه انسے پیدا نہیں هوسکتی -

تلاش تو بیج کی هے، جو هر قوت نمو بخشنے والی چیز سے کم هے، اور پھر ایک درخت بنکر شاخیں، پتے، ٹہنیاں ؟ اور پھل پھول، سبھی کچھ پیدا کردے - آج بیج کو بارآور کرنے والے اسباب موجود هیں پر وهی نہیں هے، جسکے بغیر ان میں سے کوئی بھی کام نہیں دےسکتا -

تنور گرم هوجاتا هے تو بہت سی انگیٹھیاں اس سے گرم کرلی جا سکتی هیں، پر انگیٹھی تنور کا تو کام نہیں دیسکتی !

اسرار اسلام

الحريـــة فــي الاســـلام

نظام حكـــومـــة اســـلاميه

و امرهم شوري بينهم (۴۲ : ۳۶)

(۱)

تمام دنيا ميں جمهوريت كے خيالات پهيل رهے هيں' شخصي استبداد و مطلق الحكمي سے هر جگه نفرت كي جا رهي هے ' اور اس حقيقت كا اعتراف پيهم هے كه قانوني و سياسي آزادي ميں تمام انسان مساوي الرتبه هيں - قوم كو اپنے ثمرات ملك سے تمتع كا حق حاصل هے - وه اس حق ميں دوسروں پر مقدم هے -

دنيا كي تمام قوميں اس حقيقت پر ايمان لا چكي هيں' اور هر ممكن ذريعه و كوشش سے اسكے حصول كيليے كوشاں هيں - بعض كوششيں هدف مقصود تك پهونچ چكي هيں' اور بعض پهونچنے كے قريب هيں -

ليكن مسلمان جو دنيا كي آبادي كا پانچواں حصه هيں' اب تك اس حقيقت سے بيخبر هيں' اور جو باخبر هيں وه اُس كے تصور ميں اسكي صورت مهيب هے - حالانكه اس حق طلب اور داد خواه جماعت ميں سب كے آگے مسلمانوں كو هونا چاهيے تها' كيونكه انكا پيغمبر دنيا ميں صرف اسليے آيا ' تا كه انسانونكو انسانوں كي غلامي سے نجات دلائے -

يورپ كي قوميں دور سے كهڑي مسلمانوں كے اعمال و حركات جهل عن الحقيقة كا تماشا ديكهه رهي هيں - همكو از راه لطف و كرم اس راستے كے شدائد و خطرات سے مطلع كيا جا تا هے' اور وعيد و تهديد كي كڑك ميں يه تنبيه كرنے والي آواز سنائي ديتي هے كه " ديكهنا ! اس زنجيركو جس سختي سے كاٹنا چاهوگے' اوسي سختي سے يه پاؤں ميں آور زياده ليپٹ جائيگي " اكثر واعظين سياست از راه شفقت و نصيحت ديني همكو يه بهي تلقين كرتے هيں كه حريت حكومت كيليے اس قسم كي كوششيں اور جد و جهد' تعليمات قرانيه كے خلاف اور تاريخ اسلام كے منافي هيں -

ليكن واقعه يه هے كه واقعات تازه نے مسلمانوں كي حسيات زنده كردي هيں' اونكو اپنا از ياد رفته خواب پهر ياد آگيا هے - اتباع احكام رباني كيليے ان ميں ايك نيا ولوله پيدا هوگيا هے' اور اسلام كي حريت و آزادي كے اسباق پر پهر اونهوں نے نظر ڈالني شروع كردي هے' اسليے اونكے ناصحين و مشفقين سياست كو اونكي هدايت سے مايوس هوجانا چاهيے كه اونكا اب گمراه هي هونا اونكے حق ميں هدايت سے بهتر هے - و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

نوبت زهـــد فروشـان ريا كار گـــذشت
وقت شادي و طرب كردن رندان برخاست !

اسلام خود اپنے بيان كے مطابق " ربنا اتنا في الدنيـا حسنة و في الاخرة حسنة " دين و دنيا كي اصلاح كيليے آيا تها ' اور اسي ليے دونوں جهان كي بركات اسكے ساتهه تهيں - پهر اگر يه فرض كرليا جاے كه اسلام كے خزانهٔ هدايت ميں حسنات سياست دنياوي كا وجود نهيں' تو اسكے يه معني هونگے كه نصف خدمت انساني كي انجام دهي سے وه مقصر رها ' جسكا تخيل بهي كوئي مسلمان نهيں كرسكتا ' اسليے ضروري هے كه هر مسلمان اسلام كے كارنامه هاے سياسيه اور طرق اصلاح حكومت دنيويه سے آج واقفيت حاصل كرے -

ظهر الفساد فی البر و البحر

آج سے ۱۳۳۱ - برس پہلے كا واقعه هے كه دنيا استبداد و استعباد كے عذاب اليم ميں مبتلا تهي - غلامي كي زنجيروں نے اوسكا بند بند جكڑ ركها تها' فرمانروايان ملك ' امراے شهر' رؤساے قبائل' اپنے اپنے حلقهٔ فرمانروائي ميں " اربابا من دون الله " تهے' اور انكے هاتهه ميں اونكے اطاعت گذار اور پيرو بالكل مثل معدوم الارادة آلات عمل كے تهے' جنكي زندگي كا موضوع واحد صرف اپنے قادر قابض كي تكميل هواے نفس' و اتباع مرضات تها - صداقتوں كي حقيقت اور امور و واقعات كي صداقت كا فيصله سلاطين و امرا كے چشم و ابرو كا ايك اشاره ' اور ملوك و رؤساء كے كام و دهن كي ايك جنبش كرتي تهي - مسيح سے ۱۷۰۰- برس پہلے ' ذات شاهي هر تقديس سے متصف ' هر احترام فوق العـادة سے مقدس ' اور هر نقص و عيب سے مبرا تهي ' كيونكه وه خدا تهي ' خدا كا سايه تهي ' يا كم از كم مرتبهٔ انسانيت سے ايك بالاتر شے ضرور تهي !

فراعنهٔ مصر ديوتا تهے - اسي ليے مصر كے ايك فرعون نے مسيح سے ۱۷۰۰- برس پہلے اپنے درباريوں كوكها تها " انا ربكم الاعلى يعني موسى كا خدا كون هے ؟ تمهارا بڑا خدا تو ميں هوں " كلدانيوں كے ملك ميں نمرود بابل كي پرستش كيليے هيكل بنتے تهے ' هندوستان كے راجه ديوتاؤں كے اوتار بنكر زمين پر آترتے تهے' روما كا پوپ خدا كے فرزند كا جا نشين تها ' اور اسكا آستانهٔ قدس سجده گاه ملوك و سلاطين -

روم كے قيصر اور فارس كے كسرى' گو ديوتا نه تهے ' ليكن فطرة بشريه سے منزه ' اور مرتبهٔ انسانيه سے بلند تر هستي تهے' جنكے سامنے بيٹهنا ممنوع ' جنكے سامنے ابتداے كلام گناه' جنكا نام لينا سوء ادب ' اور جنكي شان ميں ادنى سا اعتراض بهي موجب قتل تها - بيت المال ملكي سامان مصرف ' رعاياے ملك غلامان درگه شاهنشاهي تهے -

دنيا اسي تعبد و غلامي اور ذلت و تحقير ميں تهي كه بحر احمر كے سواحل پر ريگستاني سرزمين ميں ايك " عربي پادشاه " كا ظهور هوا' جسنے اپنے معجزانه زور و توانائي سے قيصر و كسرى كے تخت الٹ دیے' بابا ے رومة الكبرى كے ايوان قدس كي بنياديں هلا ديں' تعبد و غلامي كي زنجيريں اوسكي شمشير غير آهني كي ايك ضرب سے كٹكر ٹكڑے ٹكڑے هوگئيں' اور استقلال ذات و فكر' حريت ' خيال و راے' و شرف و احترام نفس' مساوات حقوق ' اور ابطال شاهنشهي كي روشني دنياے

جبکہ میرا اشارہ ایک ایسی جماعت کی طرف ہے' تو پھر کیون متعجب ہوتے ہو اگر میں نے اسکی صدا کو صداء حق' اور اسکے جمال کو جمال الہی کہا؟ حالانکہ جو نفوس قدسیہ نفس و شیطان کے تسلط کی زنجیریں توڑ کر " حقیقت اسلامیہ " کی محویت و خود فروشی کے مقام کو اپنے اوپر طاری کرلیتے ہیں' یعنی اپنی تمام قوتوں اور خواہشوں کے ساتھہ اللہ کے ہاتھہ بک جاتے ہیں' اور ہر طرف سے گردن موڑ کر صرف اسی قبلۂ ارواح و کعبۂ قلوب کے آگے منہ کرلیتے ہیں' پھر وہ " مسلم " ہوتے ہیں' اور " اسلام " کے معنے گردن کے رکھدینے' حوالہ کردینے اور جھکا دینے کے ہیں - پس جمال الہی انکی تمام قوتوں کا احاطہ کرلیتا ہے' اور انکی ہر چیز کو اپنے حسن کی تجلیات کا آئینہ بنا دیتا ہے - وہ بولتے ہیں تو اللہ کی آواز نکلتی ہے' چلتے ہیں تو اللہ کے پانوں سے چلتے ہیں' اور دیکھتے ہیں تو اللہ کی بصیرت سے دیکھتے ہیں:

گفتن او گفتن اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

صحیح بخاری کی مشہور " حدیث ولی " تم کو یاد ہوگی:

فاذا احببته کنت سمعه الذي يسمع به' و بصره الذي يبصر به' و يده التي يبطش بها' و لسانه الذي يتکلم به' و لئن سألني لاعطينه' و لئن استعاذني لاعيذنه (بخاري - کتاب التواضع)

جب میں اپنے کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اسکا کان ہوجاتا ہوں' وہ میرے کان سے سنتا ہے - میں اسکی آنکھہ ہوجاتا ہوں' میری آنکھہ سے دیکھتا ہے - میں اسکا پانوں ہوجاتا ہوں' میرے پانوں سے چلتا ہے - میں اسکی زبان بن جاتا ہوں' میری زبان سے بولتا ہے' پھر وہ جو کچھہ مانگتا ہے اسے عطا کرتا ہوں' اور جب میری طرف آتا ہے' اسے پناہ دیتا ہوں " !

و وراء ذاک فلا اقول' لانني
سر لسان النطق عنه اخرس

مصر کیلیے بھی رفارم اسکیم

آجکل مصر کے تمام اخبارات اس جدید قانون پر بحث کر رہے ہیں' جو سنہ ١٨٨٣ ع کے قانون نظامی کے قائم مقام ہوگا' اور " مجلس شوری القوانین " اور " جمیعۃ عمومیہ " کے بدلے " جمیعۃ تشریعیہ " کو (یہی اسکا نام تجویز کیا گیا ہے) قائم کریگا -

اسکے اعضاء کی تعداد اتنی ہی ہوگی' جتنی کہ جمیعۃ عمومیہ کے اعضاء کی ہوتی تھی - ان اعضاء کا انتخاب اس اصول پر ہوگا کہ فی [illegible] آدمی ایک عضو لیا جائیگا -

اس اصول کی بنا پر قاہرہ سے ٤ - اعضاء لیے جائینگے - اسکندریہ سے [illegible] - غربیہ سے [illegible] [illegible] سے ٦' وعلم جرا - کل منتخب اعضاء کی تعداد ٦٦ - ہوگی -

ان منتخب اعضاء [illegible] [illegible] - اعضاء کو خود حکومت نامزد کریگی - [illegible] نامزدگی میں مختلف فرقوں اور پیشوں کی نسبت [illegible] کا لحاظ [illegible] جائیگا - یہ [illegible] مسئلہ ہے جس پر ہندوستان میں ہندو مسلمان [illegible] [illegible] [illegible] رہے ہیں -

قبطی ٨ لاکھہ ہیں - اب [illegible] [illegible] انکے دو ہی ممبر منتخب ہوے' تو اس ١٥ - میں دو قبطی مقرر کیے جائینگے' تاکہ [illegible] لاکھہ نفوس میں ایک عضو [illegible] محفوظ رہے - فرقوں کے علاوہ پیشہ ور جماعتوں' اطبا' [illegible]' علماء مذہب وغیرہ - کی طرف سے بھی مندوب (ڈیلیگیت) لیے جائینگے - لیکن ان تمام نامزدگیوں میں یہ امر ملحوظ رہیگا کہ کسی حالت میں بھی اس قسم کے اعضاء کی تعداد ١٥ - سے زیادہ نہ ہونے پائے -

لارڈ کرومر کے عہد میں مصر میں دو مجلسیں تھیں: ایک مجلس شوری القوانین' اور دوسری جمعیۃ عمومیہ - اول الذکر کا کام وضع قوانین تھا' اور دوسرے کا انفاذ قوانین - گویا یہ ایگزیکیٹو اور لیجسلیٹو کونسلوں کی قایم مقام تہیں - گو جمیعۃ عمومیہ کے اوامر و احکام کی پابندی حکومت کے لیے لازمی نہ تھی -

رعایا کے سینوں کو ہمیشہ گونہ گوں خوشگوار امیدوں کا تفرجگاہ رکھنا' انگریزی قوم کی ما بہ الامتیاز خصوصیت ہے - لارڈ کرومر نے اپنی اخرین رپورٹ میں مصریوں کو امید دلائی تھی کہ اگر وہ وطنی جد و جہد سے باز آجائیں تو عنقریب انکو نیابتی اصول پر ایک مجلس دی جائیگی - لارڈ کرومر کے عہد تک مصر کی دونوں مجلسوں کی کارروائی ایسے حریم اسرار میں ہوا کرتی تھی' کہ جمہور کو یہاں کی تمام کارروائیوں میں سے صرف اپنی قسمت کا فیصلہ ہی معلوم ہوتا تھا -

لارڈ کرومر کے بعد سر ایلیڈن گورست معتمد برطانیہ مقرر ہوے - مجلس موعود کا وقت ابھی شاید نہیں آیا تھا' اسلیے اسکے متعلق تو امیدیں ہی امیدیں رہیں - البتہ اتنی نوازش کا اظہار کیا گیا کہ ایوان مجلس کے دروازے وقائع نگاروں کے لیے کھولدیے گئے -

غالباً ہندوستان کے تجربے کے بعد قارئین کرام کو یہ سنکے بالکل تعجب نہ ہوگا کہ ان دونوں مجلسوں کی تمام زندگی میں صرف ایک واقعہ ہی قابل ذکر ہے -

مصر پر انگریزی پنجے کی گرفت کسیقدر مضبوط ہو چلی تھی' اسلیے امید تھی کہ اب اسکی فرمایشیں کبھی مسترد نہ ہونگی - یورپ کے نقطۂ نظر سے نہر سویز کی اہمیت معلوم ہے کہ اسکو کلید عالم سمجھیے تو بجا ہے - لیکن دراصل یہ مصری ملکیت ہے' اور اسماعیل پاشا کی بد بختانہ غفلت سے انگریزوں کے ہاتھہ چلی گئی ہے - اب اسکے معاہدے میں بہت زیادہ مدت باقی نہ رہی تھی - اسلیے ایندہ کیلیے اسکی توسیع مدت کی تجویز پیش کی گئی -

تعلیم یافتہ جماعتوں نے اس تجویز کے خلاف نہایت سختی سے صداے احتجاج (پروتسٹ) بلند کی - اور اس طرح اسکے خلاف ایجی تیشن پیدا کیا گیا کہ اسکی آواز بازگشت ہر در و دیوار سے آنے لگی -

خدیو کی براے نام حکومت مجلس شوری اور جمیعۃ عمومیہ سے مشورہ کرنے کے لیے مجبور تھی -

لیکن انگلستان کے زرخرید عالم مرقس بک سمیکہ قبطی ممبر کے علاوہ' دونوں مجلسوں کے تمام ممبروں نے بالاتفاق اس تجویز سے اختلاف کیا' اور پوری جرات سے تجویز مسترد کردی - اسی اختلاف کا نتیجہ تھا کہ انگلستان اس مرتبہ اپنی کوشش میں ناکام رہا' اور آیندہ پھر اسے ایک دوسری کوشش کرنی پڑے گی -

دونوں مجلسوں کی اس جرات نے اپنے آپ کو انگلستان کی نگاہوں میں سخت مبغوض کردیا - اور غالباً اسی وقت سے طے کرلیا گیا کہ کسی نہ کسی طرح دونوں کو توڑ دیا جاے -

اس مجوزہ مجلس کی تقریب میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کا مقصد مصر میں بتدریج پارلیمنٹری حکومت کو روشناس کرانا ہے - مگر ارباب نظر جانتے ہیں کہ یہ ایک کھلونا ہے' جو ہندوستانیوں کی طرح مصریوں کو بھی اسلیے دیا گیا ہے' تاکہ وہ اسی میں بہل جائیں' اور اسطرح الجھے رہیں کہ تخلیۂ وطن کے مطالبے سے غافل ہو جائیں' اور (حسب تجویز ٹائمس) افریقہ میں سب سے پہلی اور سب سے آخری اسلامی سلطنت کو بھی " شاہنشاہی انگلستان کی آغوش شفقت و پناہ میں بے غل و غش جگہ مل جاے " ! فیا لیتهم یعلمون ای منقلب ینقلبون !

وشاورهم فی الامر " امور (۱) حکومت میں اے نبی ! مسلمانوں سے مشورہ لیے لیاکرو -
" ۳ - ۱۵۳)

دوسري جگہ حکومت اسلامیہ کي مدح میں ارشاد فرمایا :

وامرهم شوري بينهم (۴۲ : ۳۶)	اونکي حکومت باهمي مشورہ سے ہے -

ان دونوں آیتوں میں سے پہلي آیت میں حکومت کیلیے مشورۂ عام کا حکم دیا گیا ہے' اور دوسري آیت میں اس حکم کي تعمیل کي تصدیق کي گئي - ان دونوں آیتوں سے چند باتیں ظاہر هوتي هیں :

(۱) حکومت اسلامیہ میں مشورۂ عام شرط ہے -

(۲) حکومت کي اضافت عام مسلمانوں کیطرف کي گئي ہے ' جس سے یقیني طور پر ثابت هوتا ہے کہ حکومت اسلامیہ کسي کي ذاتی ملک نہیں بلکہ جمہور اسلام کي ملک ہے -

(۳) تیسري بات ان سے یہ ثابت هوتي ہے کہ مسلمانوں کا صدر اول میں اسي پر عمل تھا ' کیونکہ بغیر تاریخ سے مدد لیے ہوے ' خود قرآن هم کو بتلاتا ہے کہ " انکي حکومت باهمي مشورے سے ہے "

قرآن مجید کي ان آیات میں همکو اپنے دعوے کے اثبات کیلیے کسي دوسري دلیل کي احتیاج نہیں ' لیکن واقعات کے سلسلۂ ترتیب اور اعداے اسلام کي تبکیت کیلیے همکو چند دیگر واقعات کا بھي اضافہ کرنا ہے جس سے اسکا عملي رخ آور زیادہ واضح هوجاے :

(۱) آنحضرت صلعم نے اور خلفاے راشدین نے اپنا جانشیں کسي عزیز یا اپنے بیٹے کو نہیں بنایا -

(۲) تمام معاملات ضروري میں آنحضرت اور خلفاے راشدین مہاجرین و انصار سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموما مشورہ لیتے تھے -

(۳) خلفا کا تقرر عموماً مشورۂ عام سے هوتا تھا -

(۴) بیت المال عام مسلمانوں کا حق تھا - کبھي ذاتي طور پر اوسکو صرف میں نہیں لایا گیا ' اور اسي لیے اوسکا نام " بیت مال المسلمین " تھا -

حالانکہ اگر اسلام شخصی حکومت کی بنیاد رکھتا تو ضرور تھا کہ امور مذکورہ ' بالکلیہ حکومت اسلامیہ میں مفقود هوتے -

الغرض آیات مذکورہ کے علاوہ خلفا کا عام مجمع میں انتخاب' آزادي و حریت کے ساتھہ اونکے احکام و اعمال کا انتقاد ' امور مہمہ میں خلفا کا اهل الرائے اور ارباب حل و عقد سے استشارہ ' بیت المال کی شخصی حرمت اور اوسکا " خزینہ عمومیہ " هونا ' اس امر کا محکم ترین ثبوت ہے کہ اسلام میں حکومت ' جمہور ملک کی طاقت کا نام ہے - وہ کوئی شخصی استبداد نہیں -

تمام اهل ملک مراتب حقوق ' قانون '

اور قواعد مملکت میں مساوي هیں -

در حقیقت یہ اسلام کي واضح ترین خصوصیت ہے کہ اوسکي نظر میں آقا اور غلام ' معزز اور حقیر' چھوٹا اور بڑا' امیر اور فقیر' سب برابر هیں - صہیب و بلال جو آزاد شدہ غلام تھے' سرداران قریش کے پہلو بہ پہلو اونکا نام ہے - اسلام کے سامنے صرف ایک هي چیز ہے جس سے انسانوں کے باهمي رتبے میں تفریق هو سکتي ہے ' یعنی تقوی اور حسن عمل -

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (۴۹ : ۱۴)	تم میں زیادہ معزز وهي ہے جو زیادہ متقي ہے -

رسول اللہ (صلعم) نے صرف ایک فقرے میں مراتب کي تفریق کردي :

الکرم : التقوی (ترمذي باب مفاخرت)	بزرگي اور بڑائي ' صرف تقوی و حسن عمل ہے -
لیس لاحد علی احد فضل الا بدین و تقوی - (مشکوۃ باب مفاخرت)	ایک کو دوسرے پر فضلیت دیني اور تقوی کے سوا آور کوئي حق ترجیح و فضیلت نہیں ہے -
الناس کلهم بنو آدم ' و آدم من تراب - (مشکوۃ باب مفاخرت)	تمام انسان آدم کي اولاد هیں اور آدم مٹی سے بنا تھا ' پس سب آپسمیں برابر هیں -

مساوات قانونی کی اصلی تصویر صرف اسلام کے مرقع هي میں مل سکتي ہے - قانون اسلام کی نگاہ میں حاکم و محکوم اور امام و عامۂ ناس یکساں هیں - کیا اسلام سے پہلے یہہ ممکن تھا کہ بادشاہ اپنی رعایا کے مقابلہ میں ایک معمولی آدمی کی طرح عدالت میں حاضر هو؟ حضرت عمر اور ابی ابن کعب میں ایک معاملہ کی نسبت نزاع هوئی - زید بن ثابت کے هاں مقدمہ پیش هوا - حضرت عمر جب اونکے پاس گئے تو اونھوں نے تعظیم کیلیے جگہ خالی کردي - حضرت عمر نے فرمایا: " ابن ثابت ! یہہ پہلی بے انصافی ہے جو تم نے اس مقدمے میں کي " یہہ کہکر اپنے فریق کے برابر بیٹھہ گئے - (کتاب الخراج)

اسي طرح حضرت امیر جب ایک مقدمہ میں مدعا علیہ بنکر آئے تو آنکو مدعی کے برابر کھڑا هونا پڑا - (عقد الفرید)

عہد عباسیہ میں حکومت اسلامی کی خصوصیات بہت کم باقی تھیں' لیکن پھر بھی جب مدینہ کے قلیوں نے خلیفہ منصور پر دار القضا میں دعوی کیا' تو خلیفہ کو تنہا ان قلیوں کے دوش بدوش قاضی کے سامنے آنا پڑا - مامون کے دربار میں اوسکے بیٹے عباس پر ایک بڑھیا نے نالش کی ' اور شہزادہ عباس کو بر سر دربار بڑھیا کے سامنے کھڑے هوکر اپنے مقدمہ کی سماعت کرنی پڑي !

قانون اسلامی میں قریب و بعید کا بھی کوئي امتیاز نہیں ' آنحضرت نے صاف فرما دیا :

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلعم : اقیموا حدود اللہ علی القریب و البعید ' ولا تاخذ کم فی اللہ لومۃ لائم (ابن ماجہ کتاب الحدود)	خدا کے حدود یعنی خدا کے مقرر کردہ قوانین و آئین سب پر ' قریب و غریب' رشتہ دار و غیر رشتہ دار سب پر یکساں جاري کرو' اور خدا کے معاملہ میں تم ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نکرو -

---

(۱) " امر " کے معنی عام مفسرین نے امور جنگ کے لیے هیں ' لیکن وہ شخص جو صدر اول کے لٹریچر سے واقف ہے بقین کریگا کہ " امر " سے عموماً باقتضاے موقع " حکومت و خلافت " مراد لیاگیا ہے - احادیث میں سیکڑوں مواقع پر لفظ امر اسی معنی میں آیا ہے' مثلاً " من یصلح لهذ الامر " " لا یصلح لهذا الامر " " ان هذ الامر فیکم " اور بے شمار احادیث صحیحہ میں یہ استعمال و محاورہ موجود ہے - اس بنا پر کوئی وجہ نہیں کہ صرف امور جنگ کی تحدید کردي جاے ' اور حسب محاورۂ صدر اول عام امور حکومت و خلافت نہ مراد لیے جائیں' جیسا کہ بعض علما نے مراد لیا ہے - مزید تفصیل کیلیے ایک مستقل مضمون کی ضرورت ہے ' تاهم میں اون تمام احادیث کا حوالہ دیتا هوں جنمیں خلافت و حکومت اسلامی کا ذکر ہے - ان کو دیکھیے گا تو اکثر جگہ لفظ " امر " انہیں معنوں میں نظر آیگا - کما لا یخفی علی العلماء با حادیث النبی صلعم -

قدیم زمانہ کے قلب سے نکلکر تمام دنیا میں پھیل گئی - شاهان عالم مرتبۂ قدوسیت و معصومیت سے گرکر عام سطح انسانی پر آگئے ' اور عام انسان ' سطح تلاطم و حیوانیت سے بلند هوکر عصر بابل کے دیوتاؤں اور یونان کے هیرو اور دیوی کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوگئے ' اور بقول گبن (مشہور مورخ) " قواے عمل و زندہ دلی جو صومعوں اور خانقاهوں میں پڑی سوتی تھی ' عساکر حجاز کی آواز دهل سے چونک پڑی ' اور اسلام کی اس نئی سوسائٹی کا هر ممبر حسب استعداد فطرت و حوصله اپنے اپنے مراتب پر پہونچ گیا " (۲)

یہ معجزانہ قوت و توانائی کیا تھی ؟ جلال ربانی سے بھری ہوئی ایک آواز تھی ' جو بوقبیس کی چوٹی سے بلند ہوئی ' اور جس سے گنبد عالم کا گوشہ گوشہ گونج اٹھا ' کہ اے اهل عالم !

تعالوا الی کلمة سواء	آؤ ' ایک بات جو اصولاً و عقلاً هم میں
بیننا و بینکم ان لا نعبد	تم میں متفق علیه ہے ' اسکو عملاً بھی
الا الله ولا نشرک به	تسلیم کرلیں ' یعنی خدا کے سوا کسیکی
شیئا ولا یتخذ بعضنا	پرستش نکریں ' نه اوسکی خدائی میں
بعضا اربابا من دون	کسیکو شریک ٹھہرائیں ' اور نه هم خدا کے
الله (۳ : ۵۷)	سوا ایک دوسرے کو اپنا خدا اور آقا بنائیں -

اس ایک آواز سے انسانی جباری و الوهیت کے بت سرنگون هوکر گر پڑے - شہنشاهیوں کا پر اسرار اور عجیب الخواص طلسم ٹوٹ گیا ' بادشاہ ' خادم رعایا ' بیت المال ' خزانہ عمومی - اور تمام انسان مساوی الرتبه قرار پاگئے - عرب کے بادشاہ نے نه اپنے لیے قصر و ایوان طیار کرایا ' نه قاقم و دیبا کے فرش بچھائے ' نه سونے چاندی کی کرسیوں سے دربار سجایا ' اور نه اوسنے اپنی هستی کو انسانیت سے مافوق بتایا ' بلکه علی الاعلان کہدیا :

انما انا بشر مثلکم — میں بھی تمہاری هی طرح ایک آدمی هوں !

یہ تو عرب سے باهر کا حال تھا - خود عرب کا حال کیا تھا ؟ اطراف عرب یمن ' یمامه ' عمان ' حجر ' بحرین ' عمان میں روم و فارس کے ماتحت جو ریاستیں تھیں ' وہ تو سر تا پا روم و ایران کے رنگ میں رنگی ہوئی تھیں - لیکن وسط عرب کی بھی حالت بد تھی که اسلام سے پہلے وہ بالکل عجیب و غریب مجموعہ تھا - جسطرح قبیلے قبیلے کا خدا الگ تھا ' اسی طرح هر هر قبیلے کا شیخ بھی الگ تھا ' آپس کی جنگ و جدال اور حرب و قتال نے تمام ملک کو کارزار بنا رکھا تھا ' بے اطمینانی کی یہ حالت تھی کہ عرب کے گوشے گوشے میں موجود تھی ' قبائل کا ایک دوسرے کی مملوکات پر غارتگری ' بہترین کسب معاش تھی - اس پر معرکے دلائل ' مفاخرہ قصائد کہتے تھے ' اور هر شخص دوسرے کی عزت و مال اپنے لیے بهترین مصرف قرار دیتا تھا -

عرضه دنیا کے اس خشک ریگستان کا حبه حبه انسانوں کے خون سے سیراب کیا جا رہا تھا کہ دفعة سعادت ابدی کا ظہور ہوا ' اور وادی مکہ میں عرب کے سب سے بڑے مجمع کے اندر اسنے اس دور کا اعلان کر دیا ' کہ : [illegible]

ان دماءکم و اموالکم	هوشیار هو جاؤ که آج جان اور مال کی
حرام علیکم کحرمة	حرمت قائم کی جاتی ہے ' جسطرح
یومکم هذا فی شهرکم	که آج کے روز کی اس شہر مقدس میں -
هذا فی بلدکم هذا ' الا	اور اس ماہ حج میں حرمت ہے -
کل شیء من امر	هوشیار هو که جاهلیت کی تمام باتیں
الجاهلیة تحت قدمی	آج میرے پاؤں کے نیچے هیں - تمام
موضوع ودماء الجاهلیة	جاهلیت کی خونریزی اور اوسکے انتقام
موضوعة وان اول دم	کے تمام واقعات آج سے فراموش هوں -

اضعه من دماءنا	سب سے پہلے میں خود اپنے عم زاد
دم ابن ربیعة ابن الحارث !	بھائی ابن ربیعه بن حارث کا خون
(الحدیث : صحاح)	فراموش کرتا هوں -

یہ ایک آواز تھی ' جس سے عرب کے پر شور و شر فضا میں سکوت طاری ہوگیا ' امن عام کا ابر چھا گیا ' حکومت الہی کے اس داعی نے اعرابی شہزادہ طے سے فرمایا تھا کہ " عرب کی بے اطمینانی سے نه گھبراؤ - وہ وقت آ جائیگا کہ ایک بڑھیا سونا اچھالتی ہوئی عرب کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل جائیگی ' اور کوئی اوس سے تعرض نکریگا " پس وہ وقت آ گیا که بڑھیا سونا اچھالتی ہوئی ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل گئی اور کسی نے اوس سے تعرض نکیا -

تاسیس اصلاحات حکومت

اس سلسله میں یہ عجیب بات ہے کہ اسلام نے حکومت اسلامی کا جو نظام قرار دیا ' وہ ایک ایسی چیز تھی ' جو اوسکے گرد و پیش کے نظامات حکومت میں کہیں بھی موجود نه تھی - اوسنے ایک باقاعدہ قانونی و جمہوری حکومت کی بنیاد ڈالی - حقوق عامه کی تشریح و تعیین کی ' تعزیرات و حدود و جرائم کے مناصب قائم کیے - مالی ' ملکی ' اور انتظامی قوانین وضع کیے ' عدل و انصاف کی تعلیم دی ' قانونی تسامح و استثناء شخصی کی ممانعت کی ' شخصی حکومت و ذاتی امتیاز کو یک قلم مٹا دیا -

یہ مجمل بیانات هیں جنکی تفصیل و اثبات کیلیے موجودہ اصول جمہوریت و عمومیت کی بنا پر متعدد مباحث طے ہونے چاهئیں -

نظام جمهوریة

ایک بہتر سے بہتر حکومت کے تخیل کے لوازم کیا هیں ؟ اسکے جواب میں همارا موجودہ سیاسی لٹریچر ان دفعات سے بہتر کوئی شے نہیں پیش کرسکتا ' جو (انقلاب فرانس) کے شدائد و مصائب کے بعد اٹھارهویں صدی میں مرتب ہوے ' اور جن پر آج جمہوری حکومتوں کا عمل ہے - یعنی :

(۱) حکومت جمہور کی ملک ہے ' وہ ذاتی یا خاندانی ملک نہیں -

(۲) تمام اهل ملک هر قسم کے حقوق و قانون میں مساوی هیں -

(۳) رئیس مملکت (پریسیڈنٹ) جسکو اسلام کی اصطلاح میں امام یا خلیفه کہتے هیں ' اوسکا تقرر ملک کے انتخاب و اختیار عام سے هو ' اور اوسکو دیگر باشندگان ملک پر کوئی ترجیح نہو -

(۴) تمام معاملات ملکی اور امور انتظامی و قانونی ملک کے اهل الرائے اشخاص کے مشورہ سے انجام پائیں -

(۵) بیت المال یا خزانۂ ملکی عام ملک کی ملکیت هو ' رئیس کو بغیر مشورۂ ملک و اهل حل و عقد کے اوس پر تصرف کا کوئی حق نہو -

حکومت جمہور کی ملک ہے - وہ ذاتی یا خاندانی ملک نہیں

یہ بحث درحقیقت زبدۂ مباحث اور خلاصۂ جمہوریت ہے ' اور آینده کی تمام بحثیں درحقیقت اسی اصل کی فروع او متعلقات هیں - اس دعوی کے اثبات کیلیے کہ " اسلام میں حکومت جمہور کی ملک ہے ' اور کسی خاص شخص کی ذاتی یا خاندانی ملک نہیں " بہترین دلیل خود اوسی کی زبان ہے - قران مجید کا یہ حکم هر شخص کو معلوم ہے :

(۱) ممالک عرب دنیاے قدیم کے قلب میں واقع ہے ' چنانچہ [illegible] جمہوریہ جدیدہ سے بھی [illegible] بات ہے -

محتسب ایک فوجی شخص تھا - اسکے ساتھہ مدرسۂ حربیہ کے دو پروفیسر بھی تھے - یہ لوگ اسقدر خوش مزاج تھے کہ بہت جلد مجھہ میں اور انمیں دوستی ہوگئی -

بلغاریوں نے احتساب کے لیے جاپانیوں کی طرح مدرسۂ حربیہ کے پروفیسر تو ضرور مقرر کیے ' مگر دونوں میں بہت فرق تھا - جاپانی پروفیسروں کا علم و تجربہ ' دونوں وسیع تھا ' مگر بلغاری پروفیسروں کی حالت اسسے بالکل مختلف تھی - ان میں نہ راے تھی اور نہ جرأت - اگر مراسلات میں کہیں توپ یا بندوق کا لفظ آجاتا تو گھبرانے لگتے تھے - بسا اوقات تو یہ کرتے تھے کہ تمام نامہ نگاروں کو یکجا کرکے کہتے کہ ایک دوسرے کو اپنی اپنی مراسلات سناؤ ' اور پھر اسکے بعد بھیجنے کی اجازت دیدے !

لیکن جیسا کہ قاعدہ ہے ' ان نا قابلوں میں بعض لائق بھی تھے - چنانچہ تمام افسران جنگ میں سے جس کرنل گوستف کا میں نام لونگا -

جب ہم چتلجا پہنچے تو ہمیں فوجی مواقع (پوزیشینز) دیکھنے کا پورا موقع اسی کی بدولت ملا -

۱۷ - نومبر کو جب جنگ شروع ہوئی تو جنرل دیمتریف اور کرنل گوستف کے ہمراہ جانے کے لیے ہم بھی بلائے گئے - شام کو جب واپس آے ' تو میں نے تار دینا چاہا - محتسب نے اجازت نہ دی - میں نے شام کا کھانا فرانسیسی افسر کے ساتھہ کھایا ' اور فرانسیسی زبان میں تار لکھکے کرنل گوستف کے سامنے اجازت کے لیے پیش کردیا - کرنل نے بلا تکلف اجازت دیدی ' اور اس طرح ایک غیر معمولی فرصت مجھکو اطلاع حالات کی ملگئی ' اگرچہ راہ کے موانع کی وجہ سے میرا تار ۱۰ - دن کے بعد منزل مقصود پہنچا -

نامہ نگار جنگ کو سب سے زیادہ تار کے بھیجنے میں دقت ہوتی ہے ' کیونکہ صیغۂ جنگ کے تلغراف خانے پرائیویٹ تار نہیں لیتے ' اور عام تلغراف خانے لشکر گاہ سے کئی کئی میل دور ہوتے ہیں -

جاپانیوں نے پہلے تو جنگی تلغراف خانوں میں نامہ نگاروں کے تار لینے سے بالکل انکار ہی کردیا تھا ' مگر اسکے بعد تمام نامہ نگاروں کے لیے ۱۲۰ - لفظ روزانہ منظور کرلیے - انہیں اختیار تھا کہ خواہ ہر نامہ نگار روزانہ بہ حصہ رسد بھیجے - خواہ باری باری سے ہر شخص بھیجے - جنگ ٹرانسوال میں بھی یہی حالت تھی -

محاصرہ لیڈی اسمتھ کے وقت میں اپنے تار (ہوٹنٹوٹ) کے تار والوں کے ہاتھہ بھیجا کرتا تھا ' اور ایک ایک تار کے صرف لیجانیکی اجرت ۲۰ - سے ۵۰ - گنی تک دیتا تھا - اکثر ایسا ہوا کہ میں نے ایک تار متعدد آدمیوں کے ہاتھہ بھیجے ' تاکہ اگر ایک شخص پکڑ لیا جاے ' تو دوسرا پہنچا دے ' اور اگر دوسرا پکڑ لیا جاے تو تیسرا پہنچا دے -

جنگ بلقان تمام دیگر جنگوں میں اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ نامہ نگاران جنگ پر جیسی سخت نگرانی اسمیں کی گئی ' اتنی کسی جنگ میں نہیں ہوئی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نامہ نگار جسقدر جانتے تھے ' وہ بھی نہیں لکھہ سکتے تھے - لفٹننٹ ویگنر نے دیکھا کہ اخبار بین طبقہ اس خاموشی کو زیادہ عرصے تک برداشت نہ کرسکیگا ' اور جلد گونہ گوں شکوک پیدا ہونے لگینگے ' اسلیے انہوں نے پنسل اپنے ہاتھہ میں لی ' اپنا ہاتھہ تخیل کے ہاتھہ میں دیدیا ' اور خون کی نہروں ' لاشوں کے پشتوں ' آتشباری کے نظاروں کو بے دریغ قلمبند کرنا شروع کردیا - اسی حالت میں وہ دشوار گذار منزلیں طے کرتے ہوے چتلجا پہنچگئے - جبکہ وہاں ایک گولی بھی نہیں چلی تھی ' تو لفٹننٹ ویگنر عظیم الشان معرکوں کی خبریں بھیجنے میں مصروف تھے - لندن ' پیرس ' اور برلن کے اخبارات اپنے نامہ نگاروں کی خاموشی پر حیران تھے ' لیکن ہم لوگ کیا کرتے ' جبکہ ہمیں لفٹننٹ ویگنر سا تخیل و ضمیر نصیب نہیں ! !

ایک اخبار نے لکھا کہ ۴ - دن کے معرکے کے بعد ۱۵ - نومبر کو بلغاری فوج چتلجا کی عثمانی فوج کا قلب چیرتی ہوئی نکل گئی - لطف یہ ہے کہ جسوقت لندن میں یہ خبر شائع ہوئی اسکے دو دن کے بعد چتلجا میں پہلی گولی سر کی گئی ہے ! !

ٹائمس کے نامہ نگار نے خوب لکھا تھا :

" لفٹننٹ ویگنر نے جتنے معرکوں کے حالات لکھے ہیں ' وہ اس دنیا میں نہیں بلکہ انکی تخیل کی دنیا میں ہوئے ہونگے "

القصہ جنگ سے پہلے بلغاریوں اور ترکوں میں صرف تین معرکے ہوے :

(۱) معرکہ قرق کلیسا جو ۲۲ - سے ۲۳ - اکتوبر تک ہوا -

(۲) معرکہ لولو برغاس و بنار حصار ' جو ۲۸ سے ۳۱ - اکتوبر تک ہوا -

(۳) معرکہ چتلجا ۱۷ - سے ۱۸ - نومبر تک -

رہا ادرنہ ' تو اسکے متعلق ابتدا ہی سے صرف محاصرہ کا ارادہ تھا -

نامہ نگاروں کے ساتھہ بلغاریوں کے برتاو کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اکثر نامہ نگاروں سے تار کے فارموں کی اجرت تک لیلی - ہمیشہ ایسا ہوا کہ اجرت تو اپنی جیب میں رکھلی ' اور فارم چاک کرکے پھینکدیے ! !

یہ مختصر داستان ان نامہ نگاروں کی ہے ' جو بلغاری فوج کے ہمراہ تھے - اسکے پڑھنے کے بعد اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ مراسلات کہاں تک قابل اعتماد ہیں جو نامہ نگاروں نے بلغاریوں کی ہمراہی کے زمانے میں بھیجے ہیں ؟ سچ یہ ہے کہ اس بیسویں صدی میں دنیا کو اصلی حالات سے جسقدر بے خبر رکھنے کی ناجائز کوششیں اس جنگ میں کی گئی ہیں ' اسکی نظیر شاید زمنۂ مظلمہ میں بھی نہ ملیگی - اور افسوس کہ یہ ان لوگوں کے ہاتھوں ہوا ' جو بحمد ثلاثہ (انگلستان ' روس ' فرانس) کے دامن سے وابستہ ہیں ' انکے محبوب ہیں ' انکے ممدوح اور ہیرو ہیں ' اور انکے مشورے کی روشنی میں چلنے والے ہیں ! !

اطلاع

دفتر الہلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کی مشینیں ' نئی اور سکینڈ ہنڈ ملسکتی ہیں -

ہر چیز دفتر اپنی ذمہ داری پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود ہیں :-

(۱) ٹائپ کی ڈبل کراؤن سائز ' پین کی مشین ' جو بہترین اور قدیمی کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائی سال تک معمولی کام ہوا ہے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ہیں -

ابتدا سے الہلال اسی مشین پر چھپتا ہے - دو ہارس پاور کے موٹر میں سولہ سو فی گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتی ہے -

چونکہ ہم اسکی جگہ بڑے سائز کی مشینیں لے چکے ہیں - اسلیے الگ کردینا چاہتے ہیں -

(۲) ٹریڈل مشین ' جو پاؤں سے بھی چلائی جاسکتی ہے ڈیمائی فولیو سائز کی - اس پر ہاف ٹون تصاویر کے علاوہ ہر کام جلد اور بہتر ہوسکتا ہے -

قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے - جو صاحب لینا چاہیں ' وہ مطمئن رہیں کہ ہم اپنی ذاتی ضمانت پر انہیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقی وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاہتے -

منیجر الہلال پریس

مقالات

المكاتيب الحربيه

يعني مراسلات جنگ

موجوده تاريخ حرب کا ايک صفحه

(۲)

چنانچه يه نسانه کارگر هوا ' اور تهوڑي دير کے بعد هم سب چٹلجا روانه هوگئے !

راسته سخت تکليف کي حالت ميں طے هوا - جب هم لوگ قرق کليسا پهنچگئے ' تو دونوں پروفيسر هم سے علحده هوگئے -

بد قسمتي سے موٹر کار پاني کي دلدل ميں پهنسگئي - مجبورا اسے وهيں چهوڑ دينا پڑا -

قرق کليسا سے روانه هونے سے پہلے ميں اسکے قلعوں ميں گيا اور حالات دريافت کيے - معلوم هوا که جسوقت ان قلعوں پر قبضه کيا گيا ' اسوقت ايک نامه نگار بهي موجود نه تها - نامه نگاروں نے اس معرکے کے جسقدر حالات لکهے هيں ' وه درحقيقت بلغاري خرافات و اباطيل کا محض افسانه اعاده هے -

ديگر نامه نگاروں نے بهي يہاں قدم تک نہيں رکها - محض بلغاريا کي روايات کي بنا پر لکهديا که قلعه نہايت مضبوط و مستحکم ' اور اپني تسخير کيليے جرمن کي سي طاقت کا طلبگار تها ! !

مجهکو جب وه مضامين ياد آتے هيں ' جو اس زمانے ميں نامه نگاروں نے لکهے تهے ' تو اپني بے اختيارانه هنسي ضبط نہيں کرسکتا ! کئي نامه نگاروں نے (جنکے بوٹ کے تلے بهي يہاں کے ذره هاے خاک سے آلوده نہيں هوے تهے) اپنے اپنے اخبارات کو لکها تها :

" قلعه نہايت مضبوط و مستحکم هے - اسکے متعلق شاهنشاه جرمني کے ماهرفن حرب کي رائے تهي که تين مهينے سے کم ميں کسي طرح مفتوح نہيں هوسکتا ' مگر با ايں همه مرد همت بلغاريوں نے چند گهنٹوں ميں لے ليا - انهوں نے ۴۰ - هزار فوج ' کئي سو توپيں ' اور ناقابل اندازه سامان رسد پر بهي قبضه کرليا هے ! ! "

يقين ميں نے معرکه قرق کليسا کے متعلق لکها تها که قرق کليسا کوئي مستحکم مقام نه تها - اسميں صرف دو پراني بيٹرياں تهيں - دور کي توپ ايک بهي نه تهي - چند چهوٹي چهوٹي ناقابل نقل و حرکت توپيں تهيں - محتسب تلغرافات نے جب ميري تحرير ديکهي تو مجهه سے پوچها که ميں بهي اپنے ديگر اخوان صحافت کي طرح کيوں نہيں لکهتا ؟

ميں نے کہا که آپ ان مزخرفات کو اخبارات کے پاس بهيجنے کي اجازت کيوں ديتے هيں ؟ محتسب مدرسه حربيه کا پروفيسر تها - وه مسکرايا اور کہا : " همارا کام يه هے که مضر چيزوں کو شائع نه هونے ديں - يقين وه خبريں جو همارے ليے مضر نه هوں ' تو انکو بدون کسي تغير کے جانے ديتے هيں ' پهر همکو انکے روکنے کي ضرورت هي کيا هے ؟ "

جو نامه نگار فوج کے همراه جاتے هيں ' انکو اپني تمام مراسلے محتسب کو دکهاني پڑتي هيں -

محتسب اس قلمرو کا ايک خود مختار بادشاه هوتا هے جو چاهتا هے حذف کرديتا هے ' اور جو چاهتا هے رهنے ديتا هے - مگر اس سے کسي قسم کي پرسش نہيں کيجا سکتي - يه محتسب اپنے اس اختيار کا استعمال بقدر ضرورت و به اعتدال بهي کرتے هيں ' جيسے جنرل ڈيف ' جو ليڈي اسمه ميں محتسب تهے - يا سر فرانسس ريگنٹ ' جو ام درمان ميں محتسب تهے - مگر بلغاريوں کا عالم هي دوسرا تها -

سوڈان کي آخري لڑائيوں ميں بهي مجهے ايک ايسي هي بلغاري خصلت انگريز محتسب سے سابقه پڑا تها - وه ميري مراسلات کو اسقدر کاٹ ديتا تها که آخر کو اسميں کچهه بهي باقي نہيں رهتا تها - جب ميں اسدرجه تشدد سے زچ هوگيا ' تو آخر ايک دن يه کيا که نہايت محنت سے ايک مراسلت لکهي ' اور کوشش کي که عبارت کا دروبست ايسا هو ' جسميں سے ايک لفظ بهي اپني جگه سے نه هٹايا جاسکے - اس مراسلت کے وسط ميں ان محتسم صاحب کے متعلق بهي چند مدحيه فقرے لکهديے تهے - جب ميں ليکر گيا تو حسب عادت اسکا ظالم قلم اسکے هاتهه ميں تها - قطع و بريد کے مستعد جسم و ابرو سے پڑهنا شروع کيا - اسوقت کي حالت مجهے کبهي نه بهولےگي - آپ ايک ايک لفظ پر قلم رکهتے جاتے ' اور پڑهتے گئے - يہاں تک که ان مدحيه کلمات تک پهنچے - يہاں پهنچکے کسي قدر رکے اور کہنے لگے :

" اسکے بهيجنے ميں تو کوئي حرج نہيں ' مگر چند لفظ ضرور حذف کرديني چاهئيں "

ميں نے کہا :

" يه مراسلت لارڈ کچنر ضرور ديکهينگے - اگر بهيجيے تو پوري بهيجيے ورنه بالکل حذف کرديجيے "

لارڈ کچنر کي اطلاع کے خيال سے انهوں نے کوئي لفظ حذف نہيں کيا ' اور اسکے بعد ميرے ساتهه اپني عادت هي بدل دي !

احتسابات کا قاعده هے که جب انکے استعمال ميں تعسف و تشدد کو کام فرمايا جاتا هے تو فريق ثاني اس سے بچنے کے ليے فريب و مکر ' حيله و کذب ' پيمان گسلي اور قانون شکني ' غرض که وه تمام تدابير اختيار کرتا هے ' جنکو انساني ضمير کبهي بهي جائز نہيں رکهه سکتا - مگر اسکا ذمه دار اصل ميں وهي شخص هے جو اپنے افعال و اعمال سے اس ناخوشگوار ضمير کي تحريک کرتا هے -

جيسا که ميں نے ابهي بيان کيا ' بعض محتسب حد سے زايد سخت هوتے هيں - انکے مقابلے ميں بعض نامه نگار بهي حد سے زايد شاطر و عيار هوتے هيں ' اور وه کسي نه کسي طرح اپنے اخبارات کو بعض اهم امور کي اطلاع دے هي ديتے هيں - يهي وه مراسلات هيں جنکے متعلق ارباب جرائد " غير محتسبه " لکهديا کرتے هيں -

اسميں شک نہيں که جنگ روس و جاپان ميں جاپانيوں کے طرف سے نگراني سخت تهي ' مگر نا مناسب اور بيجا نه تهي -

تالله لأكيدن أصنامكم بعد أن تولوا مدبرين، فجعلهم جذاذاً الا كبيراً لهم لعلهم اليه يرجعون، قالوا: من فعل هذا بآلهتنا انه لمن الظالمين - قالوا: سمعنا فتى يذكرهم يقال له ابراهيم، قالوا: فأتوا به على أعين الناس لعلهم يشهدون، قالوا: أ انت فعلت بآلهتنا يا ابراهيم؟ قال: بل فعله كبيرهم هذا فاسئلوهم ان كانوا ينطقون - فرجعوا الى انفسهم، فقالوا: انكم انتم الظالمون - ثم نكسوا على رؤسهم: لقد علمت ما هؤلاء ينطقون، قال أفتعبدون من دون الله ما لا ينفعكم شيئاً ولا يضركم؟ أف لكم ولما تعبدون من دون الله، أفلا تعقلون؟ قالوا: حرقوه وانصروا آلهتكم ان كنتم فاعلين، قلنا يا نار كوني برداً وسلاماً على ابراهيم (۱) وارادوا به كيداً فجعلناهم الاخسرين، ونجيناه ولوطاً الى الارض التي باركنا فيها للعالمين (۲۱ : ۴۷ - ۶۳)

دونوں صریح گمراہی میں پڑے رہے" اسپر انہوں نے کہا "یہ جو تم کہہ رہے ہو، کیا واقعی یہ تمہارا کوئی حقیقی خیال ہے، یا محض دل لگی کر رہے ہو؟" انہوں نے جواب دیا کہ "دل لگی کی اسمیں کیا بات ہے؟ یہ تو اصل حقیقت ہے کہ وہ، جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، وہی تمہارا بھی پروردگار ہے، اور میں اپنی بصیرت اور یقین سے اسپر شہادت دیتا ہوں"

ساتھہ ہی انہوں نے یہ بھی کہدیا کہ میں بخدا ضرور بالضرور تمہارے ان بتوں سے تمہارے جانے کے بعد ایک چال چلونگا -

چنانچہ حضرت ابراہیم لوگوں کے جانے کے بعد بت خانے میں گئے، اور بتوں کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا - صرف سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا کہ شاید وہ اسکی طرف رجوع کریں -

جب لوگ آئے اور یہ حال دیکھا تو لگے آپسمیں کہنے کہ ہمارے معبودوں کے ساتھہ کسنے یہ گستاخی کی؟ جس شخص نے ایسا کیا یقیناً وہ بڑا ظالم تھا -

اسپر بعضوں نے کہا کہ وہ نوجوان جسے ابراہیم کے نام سے پکارتے ہیں، ان بتوں کا ذکر کر رہا تھا - ہو نہ ہو یہ اسی کی کارروائی ہے - لوگوں نے شور مچایا کہ اسکو یہاں سب کے سامنے پکڑ کے حاضر کرو تاکہ جو کچھہ سوال و جواب ہو اسکے لوگ گواہ رہیں -

چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم کو لیکر آئے، اور انسے پوچھا کہ "اے ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھہ یہ حرکت تو نے کی؟"

انہوں نے الزاماً کہا:

"نہیں، بلکہ یہ بت جو سب میں بڑا ہے، اسی نے کی ہوگی - انہیں سے پوچھہ لو اگر وہ جواب دیسکتے ہیں"!!

اس دندان شکن جواب کو سنکر سب کے سب ششدر رہگئے، اور اپنے دل میں اپنی گمراہی کے قائل ہوکر آپسمیں کہنے لگے کہ سچ ہے، تم ہی برسر ناحق ہو!

مگر باایں ہمہ سرکشی اور ہٹ دھرمی سے باز نہ آے، وہ پھر اپنے سروں کے بل اوندھے گمراہی کے گڑھوں میں دھکیل دیے گئے، اور حضرت ابراہیم سے کہنے لگے کہ یہ تم نے کیا کہا؟ تم کو تو معلوم ہے کہ بت بولا نہیں کرتے -

انہوں نے کہا: پھر یہ کیا بدبختی ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو پوجتے ہو، جو خود ہی مجبور محض ہیں؟ نہ کسی کو کچھہ نفع پہنچائیں اور نہ نقصان؟ تف ہے تم پر اور تمہاری اُن چیزوں پر، جنکو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو! یہ کیا ہے کہ ایسی ظاہر اور کھلی بات بھی تمہاری سمجھہ میں نہیں آتی؟؟

جب وہ لوگ حضرت ابراہیم سے عاجز آگئے تو اور تو کچھہ نہ کرسکے - غیض و غضب سے پاگل ہوکر آپسمیں شور مچانے لگے کہ بس اگر کچھہ کرنا ہے تو اسکا یہی جواب ہے کہ اس بے باک شخص کو آگ میں ڈالکر جلادو اور اس طرح اپنے معبودوں کی حمایت کرو!

جب کہ وہ یہ تدبیریں کر رہے تھے، تو ہم بھی اپنی تدبیروں سے غافل نہ تھے - ہمنے اپنی قدرت کا اعجاز دکھلایا، اور کہا کہ اے آگ ٹھنڈی ہوجا، اور ابراہیم کیلیے سلامتی -

انسانوں نے ہمارے داعی الی الحق کو نقصان پہنچانا چاہا تھا، پر ہم نے ان کو ناکام و خاسر کیا!!

بظاہر تو یہ ایک قصہ ہے، اور بد قسمتی سے بلکل اسی حیثیت سے اسپر نظر ڈالی گئی ہے، مگر غور کیجیے تو قرآن کریم نے اپنے انداز خاص میں ایک دفتر معارف کہولدیا ہے، جسکے ایک ایک لفظ کے اندر صدہا رموز اخلاق و سیاست اور حقائق و نوامیس اصلاح و دعوت پوشیدہ ہیں - مہلت ملے تو اس واقعہ کے ایک ایک ٹکڑے پر ایک ایک مقالہ مستقل طور پر لکھنا چاہیے - سردست صرف چند مناسب وقت اشارات آپکے سامنے ہیں -

فکر و تدبر سے کام لیجیے تو اس واقعہ سے چند خاص نتائج حاصل ہوتے ہیں:

(۱) جس ملک میں ظلم عام ہوگیا ہو، خدا اور بندوں کے حقوق سر مشق تعدی و تطاول ہو رہے ہوں، شرک جیسے ظلم عظیم کے ارتکاب میں باک نہو، اللہ کو چھوڑ کر دوسری طاقتوں اور انسانی قوتوں کے آگے لوگ سربسجود ہوں، وہاں ہر اُس شخص کا، جس میں ایک ذرہ بھی ایمان و اسلام ہو، یہ ایک مقدس فرض ہے کہ مظالم و مفاسد کے استیصال کے لیے آمادہ ہوجائے، اور بغیر کسی مداہنت و نفاق کے، کامل آزادی اور نڈر اور بے باک لب و لہجے میں خدا کے بندوں کو خدا کی جانب بلائے، اسلام کی علانیہ دعوت کرے، اور کفر و ضلالت کے مٹانے میں ذرا بھی متامل نہو -

(۲) خدا کو استبداد پسند نہیں، جو لوگ ارباب اقتدار ہوں، دولت و حکومت رکھتے ہوں، انسانوں پر اُن کا تصرف ہو، دنیا کی ہر ایک چیز پر انہیں فرماں روائی کی طاقت دی گئی ہو، پھر اتنی سب نعمتیں ملنے پر بھی خدا کو بھول جائیں - مستبد بن بیٹھیں، قانون الہی کو توڑنے لگیں، نظام اسلام کی توہین کریں، استبداد میں اتنا غلو رکھتے ہوں کہ انسان ہوکر خدا بن بیٹھیں، اور اپنے آیین استعباد کے خلاف کسی کی کچھہ بھی سماعت نہ کرتے ہوں، تو ایسی قوم کو اُس کی غلط کاری سے علانیہ آگاہ کردینا چاہیے، علم حق و معروف لیکر مفاسد و منکرات کے خلاف آمادۂ جہاد ہوجانا چاہیے - اور نہایت آزادی و استقلال کے ساتھہ اس طرح اس خطرناک و سنگلاخ راہ میں

(۱) حضرت ابراہیم کے حق میں آگ کیوں کر برد و سلام (ٹھنڈک اور سلامتی) بن گئی تھی؟ مفسرین نے اس باب میں بہت سی توجیہیں کی ہیں - ابو مسلم محمد بن بحر اصفہانی کا قول ہے "قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً، المعنی انه سبحانه جعل النار برداً و سلاماً، لا ان هناك كلاماً، كقوله ان يقول له كن فيكون - اى يكونه (تفسیر کبیر - ج - ۴ - ص - ۵۱۷) یعنی قرآن کریم کا یہ ارشاد کہ: ہم نے کہا اے آگ ابراہیم کے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی بن جا - اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے آتش افروز اور متمرد کلدانیوں کی آگ سے حضرت ابراہیم کا کچھہ نقصان نہونے دیا - یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے یہ الفاظ بھی کہے تھے - اس کی نظیر کن فیکون والی آیت ہے، جس کے معنی یہ بتائے جاتے ہیں کہ خدا نے پیدا ہونے والے عالم کو مخاطب کرکے حکم دیا کہ ہوجا - وہ ہوگیا، یہاں بھی ٹھیک لفظوں میں یہ حکم نہیں ملا تھا اور نہ خدا نے لفظی گفتگو کی تھی، بلکہ صرف مطلب یہ ہے کہ ارادۂ الہی ظہور عالم سے متعلق ہوا، اور اسی مشیت کے مطابق مرور و مناسب طریق پر اُس کی تدوین ہونے لگی -

افکار و حقائق

دعوة الی الحق کی اسکیم

قرآن نے کیا راہ نمائی کی ہے ؟

این رہ منزل قدس است میندیش ز دنا
میل ازین راہ خطا باشد هین تا نکنی

بابل کے آثار قدیمہ نے جو ابھی حال میں برآمد ہوے ہیں علماے اثریات (Archaelogist) کی توجہ کو موجودہ صدی سے ہٹا کر آج سے تیس صدی بیشتر کی جانب پھیر دیا ہے - جب کہ عرفہ کی ایک کمزور مخلوق نے ستاروں کے طلوع و غروب سے خدا شناسی کا سبق لیا تھا ' اور ایک سیارہ پرست قوم کو ظلمات کفر سے روشنی میں لانے کی کوشش کی تھی -

دنیا نے اپنے ابتدائی عہد میں ایک زمانہ وہ بھی دیکھا ہے ' جب انسانی تمدن کی بدیع المثل ترقی نے قدرت اور بندوں میں کوئی حد فاصل باقی نہیں رکھی تھی - قدرت کے صدہا راز آشکارا ہو چکے تھے ' اور جس قدر حیرت انگیز قدرتی طاقتیں مخفی تھیں ' انسان نے تقریبا سب سے کام لینا سیکھ لیا تھا -

آگ ' پانی ' ہوا ' مٹی ' کوئی چیز ایسی نہ تھی ' جس پر انسان نے حکومت نہ کی ہو - سیارۂ زمین کی عنان اختیار گویا ہات میں تھی - اتنا ہی نہیں بلکہ فضاء محیط کے کروں اور ستاروں کو بھی ایک طرح سے اپنا بنا لیا تھا ' اور اپنی ضروریات میں انکی مہیب طاقتوں سے بھی نہایت آسانی و سہولت کے ساتھہ فائدہ اٹھا سکتے تھے -

نقولا تسلا (نکولاس ٹسلا) اور ہنوز مریخ کی آبادی سے تعلقات پیدا کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے ' لیکن تاریخ کو اس ابتدائی زمانے کی علمی و عملی ترقی پر حیرت ہے کہ زمین والے آسمان تک پہونچ گئے تھے ' اور آسمانی آبادی سے جو چاہتے تھے کام لیتے تھے ! بستیاں بساتے ' شہر کے برج بناتے ' تو اس کا قبہ آسمان تک پہونچا دیتے - سیرگاہیں اس شان کی ہوتیں کہ مکانات ہیں ' عمارتیں ہیں ' محلسرائیں ہیں ' آبادی ہے ' اور اوپر نظر اٹھاؤ تو ایک وسیع اور بہت ہی بدیع باغ آویزاں ہے - شہر میں آمد و رفت کی چہل پہل ہے ' سڑکیں ہیں ' گاڑیاں ہیں ' دکانیں ہیں ' اور اوپر دیکھیے تو ایک عظیم الشان دریا ہوا میں جاری ہے !

یہ عجیب و غریب مدنیت کلدانیوں کی تھی ' جو ارض عراق کے فرماں روا تھے - جن کی جلالت کا یہ عالم تھا کہ تورات کے پیغمبر بھی انہیں عشر (محصول دہ یک) دیتے تھے ' اور ان کے قانون سے تالیف تورات میں مدد لیتے تھے -

وسائل تمدن کی یہ اعلی رفتار ایک عالم گیر حقیقت ہے : ان الانسان لیطغی ان راہ استغنی -

ایک ذرا سی مادی و مالی عظمت ' جو انسان کو انسانیت سے گزار دیتی ہے - جو اس قدر مغرور بنا دیتی ہے کہ لندن ٹائمس کے صفحات پر زبان سیاست کو اس اعلان سے بھی باک نہیں ہوتا کہ " ایک معمولی انگریز سپاہی کے خون کے مقابلے میں تمام ایرانی آبادی کی کچھہ وقعت نہیں " ! - جو ایک با اختیار ملکہ کی حیثیت میں ایک غاصب و ظالم و خونریز سلطنت کو انسانی قتل کراتی ہے کہ ایک ملک کو چند قومیں پامال کر چکی ہیں ' اور اب اسے مجبور کرتی ہیں کہ اس پامالی پر قانع ہو جائے ' جس نے ۲۵ - برس پہلے ایک وزیر اعظم کی زبان سے ایک ایسے ملک کا خون چوس لینے کی تلقین کرائی تھی ' جو خود اسی کا محکوم تھا ' جس پر اس کی ثروت کی بنیادیں قائم تھیں ' جو اس کے تاج سلطنت کا درخشندہ گوہر مانا جاتا تھا ' اور جس کے باشندوں نے اپنا ملک و مال خود اس کے تصرف میں دے کر اسے مطلق العنان کر دیا تھا کہ :

محابا کیا ہے ؟ میں ضامن ' ادھر دیکھہ !
شہیدان نگہ کا خوں بہا کیا ؟

غرضکہ وہی عظمت جب اپنے انتہائی مظاہر میں نمایاں ہو تو انسان میں کہاں تک سرکشی نہ آئیگی ؟ مادہ کی الوہیت کلدانیوں پر چھا گئی تھی ' خدا کو بھول گئے تھے اور بندگان خدا کے ساتھہ اسی ظلم اور زیر دست آزاری کے ساتھہ پیش آتے تھے ' جو آج موجودہ تمدن کے مخصوصات نمایاں میں سے ہے -

کلکتہ ' بمبئی ' برلن ' اور لندن میں جس طرح عظماء رجال کے جا بجا بت نصب ہیں ' اسی طرح کلدانیوں نے بے شمار مجسمے قائم کر رکھے تھے ' اور ان کی بے انتہا عزت کرتے تھے ' چونکہ قدرت کو روے زمین سے تاریکی مٹانی تھی ' اسلیے اسی قوم اور اسی ملک سے ایک ایسے نامور اور عظیم الشان خدا شناس کو اٹھایا ' جس نے اس طلسم کی حقیقت واضح کردی ' اور کواکب پرست کلدانیوں پر ملکوت السماوات و الارض کے اسرار فاش کردیے !

یہ خدا شناس ہستی ابراهیم علیہ السلام ابن آزر (تارخ) کی تھی ' جن کو توحید و صداقت کی دعوت و اشاعت میں سخت سے سخت زحمتیں برداشت کرنی پڑیں - ملک کا ملک دشمن تھا ' قوم کی قوم تشنۂ خون تھی ' حکومت اپنی پوری طاقت سے مقاومت کو آمادہ تھی ' ایک زمانے نے فیصلہ کرلیا تھا کہ اس خدا پرست مخلوق کو آگ کے حوالے کرکے رہینگے ' با ایں ہمہ ان کے عزم و استقلال کا یہ عالم تھا کہ بقول مسیحی مورخ (مارگری گوری ابو الفرج ملطی) کے " انہوں نے تن تنہا کلدانیوں کے بت خانے میں آگ لگا دی (مختصر الدول - ص - ۲۱) اور اتنی بڑی مہم انجام دیدی پر بھی کوئی زبردست طاقت ان کا کچھہ نہ بگاڑ سکی - وہ بقول تورات " عراق سے ترک وطن کر کے صحیح و سلامت اس ملک میں چلے گئے ' جہاں خدا نے ان کو برکت دیدی اور انہیں ایک بڑی قوم بنانے کا وعدہ کیا تھا " (تکوین : ۱۲ + ۱-۵)

یہودیوں کی مقدس کتاب (تلمود) میں یہ واقعات شرح و بسط سے مذکور ہیں ' جن کو قرآن کریم نے اور زیادہ پھیلا کر بیان کیا ہے - سورۂ انبیا میں ہے :

و لقد اتینا ابراهیم رشدہ من قبل ' وکنا بہ عالمین - اذ قال لابیہ و قومہ : ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون ؟ قالوا : وجدنا اباءنا لہا عابدین ' قال : لقد کنتم انتم و اباؤکم فی ضلال مبین ' قالوا : أجئتنا بالحق ام انت من اللاعبین ؟ قال : بل ربکم رب السموات و الارض الذی فطرهن و انا علی	حضرت ابراهیم کو ہم نے ابتداء عمر ہی سے فہم سلیم اور درجۂ رشد و حکمت عطا فرمایا تھا ' اور ہم اس سے اچھی طرح واقف تھے - دعوت الہی کے اس مقدس وقت کو یاد کرو ' جب انہوں نے اپنے باپ ' اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ پتھر کی مورتیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو ' کیا ہیں ؟ انہوں نے کہا : " اسکے سوا ہم کچھہ نہیں جانتے کہ اپنے بڑوں کو انکی پرستش کرتے دیکھتے آئے ہیں " حضرت ابراهیم نے کہا :

شئون عثمانیہ

مسئلہ شرقیہ

بلقانی اقوام کی تحریک

سو برس کی تجاویز

(۱)

(مقتبس از مانچسٹر گارجین : ۳۱ - مئی)

صلح کے ابتدائی مراتب طے ہوگئے ہیں، اور اب یوروپین ترکی کے سر قسطنطنیہ اور ایک چھوٹا سا ٹکرا زمین کا جسمیں درہ دانیال

یورپ سے ترکوں کی جلا وطنی !

نے مدبرین فرنگستان کو کسقدر دھوکے میں ڈال رکھا تھا ؟ .

سنہ ۱۷۷۲ ع میں سب سے پہلے سلطانی مقبوضات کی تقسیم کرنے کی عملی تجویز ظہور پذیر ہوئی - یہ وہی سال تھا جسمیں پولینڈ کی پہلی تقسیم ہوئی تھی - اس تقسیم کی کامیابی سے یورپین حکومتوں کی اور بھی حوصلہ افزائی ہوگئی کہ وہ بلقانی جزیرہ نما کا تصفیہ بھی اسیوقت کردیں - اسکی پہلی تحریک میں کتھرائن ملکہ روس نے چند خطوط جوزف ثانی شاہ آسٹریا کو لکھے کہ سلطنت عثمانی کا کیوں تصفیہ نہیں کردیتے ؟ اسنے اسطرح حصے لگائے تھے کہ قسطنطنیہ اور اجزاے باسفورس و مرمرہ



بقیہ یورپین ترکی، اور موجودہ جنگ کے خسائر

درمیان کا بڑا حصہ جو زیادہ غبار آلود اور سیاہ ہے، وہ جنگ سے پیشتر کی یورپین ترکی تھی، جو سب کی سب نکل گئی - اب صرف وہ چھوٹا سا ٹکڑہ باقی رهگیا ہے، جو آپکے دهنی جانب ہے، اور جسمیں سیاهی کی جگہ صرف لکیریں کھینچ دی ہیں - یعنی قسطنطنیہ اور نصف تھریس ! کذالک نفصل الایات لقوم یعقلون !

شامل ہے باقی رہ گیا ہے - باقی حصہ اسکے قدیم مالکوں کے پاس پھر واپس ہوگیا - ایسے موقع پر یہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چند سالونکے اس فقرے کو پھر دهرایا جائے جو بلقانی اقوام نے اپنے پیش نظر رکھا تھا، یعنے " بلقان بلقانیونکے واسطے ہے "

اب یہ فقرہ محض خیالی هی نہیں رہا، بلکہ اس خواب کی تعبیر بھی حاصل ہوگئی - یہ بلقانی قومیں تمام فرنگی طاقتوں کی زیر نگرانی کام کررهی تھیں، اور ترکی بھی اس بلقانی جزیرہ نما کی صرف انہی طاقتوں اور ان ریاستونکے کے علے الرغم محافظ تھی -

ابتدائی تدابیر

اگر پچھلی تجاویز و دسائس کو، جو فرنگی دول نے ترکی کے حصے بخرے کرنے میں اختیار کیے، یاد کرلیں، تو معلوم ہوگا کہ تاریخ

مع تھریس و بلغاریہ ایلیے - مالداویہ اور ولیشیا روس اپنے لیے، اور بوسنیہ، سرویا، البانیہ، مقدونیہ، تھیسلی، اور سالونیکا آسٹریا لیلیے -

یہ تجویز ہر دو حکومتوں کے واسطے نہایت هی مبارک اور عمدہ تھی، اور کتھرائن اس معاملہ میں بہت عجلت اور پیشقدمی چاهتی تھی، مگر جوزف کو اس میں تامل تھا -

سنہ ۱۷۸۱ ع میں تجویز کچھہ بدل گئی - اب تمام یورپ سلطنت ترکی کے حصوں میں شریک کیا گیا - یہ تغیر آسٹرین مدبر کونزکی راے سے ہوا، کیونکہ اسکو دول فرنگ سے مناقشہ کا اندیشہ تھا -

یہ ترمیم یافتہ تقسیم یوں کی گئی تھی :

روس کو صرف بحیرہ اسود کے سواحل زیرین ڈینیوب تک ملیں - آسٹریا کو سرویا، بوسینہ، سقوطری تک ملے - اور باقی

میں قدم رکھنا چاهیے که یه طلسم فریب ٹوٹ جائے ' اور دنیا میں پھر خدا کی بادشاهي قائم هو جاے -

(۳) مسلم کي حدیث مشهور هے : من رای منکم منکرا فلیغیره بیده ' فان لم یستطع فبلسانه ' فان لم یستطع فبقلبه ' و ذالک اضعف الایمان -

اس حدیث کو تم نے بارها سنا هوگا ' مگر کبھی اسکي تعلیم کے اصول و حقیقت پر نظر نه ڈالي هوگی - حضرت ابراهیم کے اسوۂ حسنه سے اسکے سمجھنے میں مدد لو - یه حدیث بتلاتی هے که قانون الہي کے منشا اور احکام کے خلاف جہاں کوئی کک برائي بھي نظر آئے ' معا هر شخص پر لازم هے که اپنے زور بازو سے اس کے مٹانے کی کوشش کرے - یه خصوصیت حقیقي ایمان داروں کی هوگي - لیکن جس میں اتني قوت نہو ' وه زبان سے کام لے ' اور برائي کے خلاف به آواز بلند احتجاج (پروٹسٹ) کرتا رهے - اس مذاق کے لوگ ایک طرح ناقص ایمان سمجھے جائینگے - جس سے یه بھي نہوسکے ' وه کم از کم اپنے دل هی میں اس آگ کو سلگاتا رهے - یه ایمان کا بالکل هی آخري اور بہت هي ضعیف و کمزور درجه هے - لیکن جو طبیعتیں اتنا احساس بھی نه رکھتی هوں اُن میں فرائض کي خواه کتني هي پابندي موجود هو ' مگر یقین کرلینا چاهیے که ایمان سے اُن کو مطلق سروکار نہیں -

مگر یاد رهے که ازالۂ منکرات و مفاسد کے لیے دل میں کڑھنے اور زبان سے نالۂ و فریاد کرنے کی صورتیں اسی وقت تک کے لیے هیں ' جب تک که ان سے مقصود کار ممکن هو - جہاں یه باتیں بے سود هوں ' وهاں ایمان کا صرف ایک هي مظہر هے - اور وه یہی هے که اپنے آپ کو استعمال طاقت کے قابل بنائیں ' اور پھر اُس طاقت سے منکرات اور مفاسد و مظالم کو مٹائیں :

براءة من الله و رسوله الی الذین عاهدتم من المشرکین ... و ان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزي الله ' و بشر الذین کفروا بعذاب الیم -

جن مشرکین کے ساتھه تم نے عہد کر رکھا تھا ' اب الله اور اُس کے رسول کی طرف سے اُنھیں صاف جواب هے - اگر اب بھی تم پھرے رهے تو جان رکھو که تم الله کو عاجز نه کرسکوگے ' اور کافروں کو عذاب درد ناک کی بشارت سنا دو -

لا یستاذنک الذین یؤمنون بالله و الیوم الاخر ان یجاهدوا باموالهم و انفسهم ' و الله علیم بالمتقین - انما یستاذنک الذین لا یؤمنون بالله و الیوم الاخر و ارتابت قلوبهم فهم فی ریبهم یترددون (۹ : ۴۰)

جو لوگ خدا کا اور روز آخرت کا یقین رکھتے هیں ' وه تم سے اس بات کی رخصت مانگتے نہیں که اپني جان و مال سے شریک جہاد نہوں ' تم سے خواهاں رخصت تو وهی لوگ هوتے هیں جو الله کا اور روز آخرت کا یقین نہیں رکھتے ' اور اُن کے دل میں شک پڑے هیں ' پس وه اپنے شک کی حالت میں حیران و سرگرداں پھر رهے هیں ؟

حضرت ابراهیم کے واقعات صاف بتا رهے هیں که ایسی حالت میں کیا طریقه اختیار کرنا چاهیے ؟ دنیا میں اُس وقت وهي ایک مسلمان هے ' مگر نه یه ندائي ' جہاں دعوت الی الحق سے منع هوتي اور نه آنھوں نے رد عظام اور تعبیر مصر کے بجے صرف بطیفۂ قلب و زبان تک هي عداوت کي ' بلکه جب یه کوشش سود مند هوتے نه دیکھي تو دست و بازو سے بھي طاقت آزمائي کیلیے آماده هو بیٹھے - پس ایمانداروں کو ضرور هے که اسکي پیروي کریں -

(۴) دعوۃ الی الحق کي ابتدا اپنے گھر سے چاهیے ' یہي صورت حضرت ابراهیم نے اختیار کي ' اور اسي کي تعلیم اظہار دعوت کا حکم دیتے هوے رسول الله صلی الله علیه وسلم کودي گئي تھي که و انذر عشیرتک الاقربین (اپنے قریب ترین اعزہ کو ڈراؤ) ان معاملات میں کامیابي هو یا ناکامي ' تاهم تجربه و اختبار اور بصیرت کو اس سے مدد ملیگی ' اور پھر دعوت عام کے لیے اسکیم مرتب کرنے میں صرف دماغ کي قوت متخیله هي پر زور دینا نه پڑیگا ' بلکه تجربه و عمل کے نتائج سامنے هونگے -

(۵) دعوۃ الی الحق کو مداهنت ' پاس مراتب ' اور عظمت سے کچھه سروکار نہیں - کسي بزرگ کي بزرگي یا کسي عزیز کي محبت کا اس پر کوئي اثر نه پڑنا چاهیے - اولاد پر والد سے زیاده کس کے احسانات هونگے ؟ لیکن دیکھتے نہیں که حضرت ابراهیم کو جو کچھه کہنا تھا ' سب پہلے اپنے باپ هي سے کہا ' جو کچھه کرنا تھا اُس کے سرانجام دینے میں باپ کے حقوق ذرا بھي مانع نہوسکے -

(۶) احیاء صداقت اور اقامت حق اور عدل کے لیے مخفی تدابیر بھي کرنی پڑتي هیں - پوشیده طور پر کید و تدبیر سے بھي کام لینے کی حاجت پڑتی هے ' اور اس مدعا کے لیے یه تمام باتیں جائز و درست بلکه ضروري و لازم العمل هیں - حضرت ابراهیم نے بت خانے میں کیا کیا تھا ؟

(۷) کفر و شرک و استبداد نے دلوں میں خواه کیسی هی تاریکی پھیلا دي هو ' انسان اپنی انسانیت سے کتنا هي گزر گیا هو ' امتیاز حق و باطل کی طاقتیں مرده هی کیوں نہو جائیں ' تاهم حقیقت ایک ایسی چیز هے که اخلاص کے ساتھه موثر انداز میں جب اُس کو پیش کیا جائیگا ' تو سخت سے سخت منکروں کے سر بھي اُس کے آگے جھک جائینگے - مستبدین کے غرور و جبروت سے مرعوب هوکر دعوۃ الی الحق کی تحریک رکی نہیں جاتي ' اور اگر رکتي بھي هے تو اس طرح که :

رکتی هے مری طبع تو هوتی هے رواں اور

(۸) دعوۃ الی الحق کے لیے شجاعت قلب درکار هے ' جرأت لسان کی حاجت هے ' زور آور دست و بازو کی ضرورت هے که خواه کچھه هی پیش آئے اور خواه کیسي هی زحمتیں سنگ راه هوں ' مگر اپنے مشن کو سنبھالے رهے ' کام کیے جائے ' اور کبھي مرعوب نہو -

(۹) بڑے کام کے لیے بڑي قرباني کي ضرورت هے ' صرف دفع وقت سے دفع استبداد ممکن نہیں - اس قربانگاه پر سب سے پہلے اپني جان کی بھینٹ چڑھانے کے لیے آماده هو جانا چاهیے ' اس راه میں سنگلاخ منزلیں طے کرنی پڑینگی ' مشکل سے مشکل امتحان دینے هونگے ' شدائد و نوازل سے طرف مقابل هونا پڑیگا ' اور هر قدم پر اس دستور العمل کي پابندي کرني پڑیگی که :

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

حضرت ابراهیم نے کیسي خطرناک جرأت کي تھی ؟

(۱۰) حق و صدق کی مقاومت همیشه ناکام رهي هے ' دست ستم اس میں خلل ڈال سکتا هے ' ضرر پہونچا سکتا هے ' پر اسکو فنا نہیں کرسکتا - عزم و ثبات سے تمام بندشیں ٹوٹ جاتی هیں ' متغلبین ذلیل هوتے هیں ' استبداد سے نجات ملتي هے ' اور انجام کار برکت حاصل هوتي هے که و العاقبة للمتقین !

دعوۃ الی الحق کی یه نتیجه خیز اسکیم خود حضرت الہي کي ترتیب دي هوئی هے - اب صرف اس پر عمل کرنے کی ضرورت هے - نئي اسکیم بنانے کی ضرورت نہیں - جو لوگ شب و روز نئي اسکیموں کا خواب دیکھتے هیں ' انکو یه پیام پہنچا دو - یه پاک موضوع اس سے زیاده تشریح کا طالب تھا ' مگر افسوس :

که بادۂ حوصله سوز است و جمله بد مستند

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان هند کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین اور الہلال ۳۰ جون کے بعد

(از جناب محمد اشرف صاحب وکیل درجه ازل کوهاٹ)

امداد مہاجرین کے فنڈ کے لیے جو ایثار آپنے کیا ہے ' اُسکا اجر عظیم خداوند کریم آپ کو دے - بہت سے خریدار اس شبہ میں هیں که اگر آپکی مقررہ تعداد کی درخواستیں تاریخ مقررہ تک آپکے پاس نه پهونچیں تو کیا آپ درخواست هائے موصوله کی رقوم حسب شرائط مشتہرہ فنڈ مذکور میں داخل فرمائینگے یا نہیں ؟ گو معناً یه سمجھا جاتا ہے که آپ جیسا فدائے قوم ضرور ایسا کریگا - مگر لوگ اسکی تصریح چاهتے هیں - براہ عنایت میعاد مقررہ کو کم از کم اگست سنه ۱۹۱۳ ع تک بڑهاکر اس امر کی تصریح ضرور کردیں که جسقدر درخواستیں اس فنڈ کی امداد کے متعلق اشتہار کی بنا پر آئینگی ' آنکی رقم میں سے سات روپیه آٹھه آنه فنڈ مذکور کو دیے جائینگے -

الہلال

۳۰ - جون تک کی مدت اس غرض سے کم نه تھی ' لیکن اصل مقصود تو رقم کی فراهمی ہے ' نه که کوئی اعلان رعایت ' پس ایک ماہ کی مدت اور بڑهادی جاتی ہے - یعنی ۳۱ - جولائی تک یه سلسله برابر جاری رهیگا - جن لوگوں کو یه شبه ہے که پوری رقم کی وصولی پر خریداروں کی رقم داخل خزنه کی جائیگی ' انکے ظن و گمان پر متعجب هوں - میری سعی تو یہی ہے که ۳۰ - هزار فراهم هو ' لیکن اس سے یه معنی کہاں نکلتے هیں که ۳۰ - هزار کے بغیر روپیه بهیجا نه جائیگا ؟ جب میں نے اتنے عرصے کی امدنی کو وقف کردیا تو اب اسکا کل اور جزو ' دونوں مجهپر حرام قطعی ہے -

(انیس حامد بیگم صاحبه - اهلیه مسٹر حامد حسن کوتوال)

آج کل همارے ترک بھائی اور بہنوں پرجو مصیبت نازل هو رهی ہے ' وہ محتاج بیاں نہیں - هر شخص انکی مصیبت سے واقف ہے - انکی بے کسی اور بے بسی گھرکی بیٹھنے والی عورتوں اور بچوں کو بھی آٹھه آٹھه آنسو رولا تی ہے ' لیکن کچھه کرتے دهرتے بن نہیں پڑتا - ننھے ننھے بچوں اور آفت کی ماری بہنوں پرجو مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ رهے هیں ' انکو دیکھکر کلیجه پاش پاش هو جاتا ہے اور سمجھه میں نہیں آتا که آخران مظالم کی کوئی انتہا بھی هوگی یا نہیں ؟ آخر پروردگار عالم کا غیظ و غضب ان معصوموں کی مصیبت پر کیوں جوش میں نہیں آتا ؟ مجھکو ان واقعات نے اس درجه حواس باخته کردیا ہے ' که بارجود رات اور دن غور کرنے کے میرے سمجھه میں نہیں آتا که دنیا میں میرا وجود ان مصیبت کی ماری اور بے کس بہنوں کے لیے کس طرح مفید ثابت هو؟ میں کس طرح انکی امداد کرسکوں ؟ جناب مجھکو مشورہ دیں که میں اس معامله میں کیا کروں ؟ بالفعل میں نے یه ارادہ کرلیا ہے که اپنے روزانه اخراجات میں سے ایک نمایاں حد تک کمی کرکے جو کچھه پس انداز هوگا ' اسکو هر مہینے آپکی خدمت میں بھیجتی رهونگی -

آپنے جو تجویز اخبار الہلال میں مفت اخبار دینے اور اسکی قیمت مہاجرین کی امداد میں بھیجنے کی شائع کی ہے ' اسکو دیکھکر دل باغ باغ هوگیا لہذا درخواست ہے که مہربانی فرماکر فور آ اخبار الہلال کا پرچه آٹھه روپیه - وی - پی کرکے میرے شوهر کے نام روانه کردیجیے - میں نے انکو بھی براہ راست اطلاع دیدی ہے -

کیا بہتر هو که هر ایک شخص ایسی هی همدردی اپنے مصیبت زدہ ترک بھائیونکے ساتھه دکھلانے کی کوشش کرے - خداے تعالی آپکو اجر عظیم عطا فرمائے - حتے الوسع سردست بعد ترغیب و تحریص چند احباب کو میں نے فراهم کرلیا ہے ' اور آیندہ بھی کوشش جاری رهیگی - افسوس اس بات کا ہے که یہاں جوش همدردی روز بروز ٹھنڈا پڑتا جاتا ہے ' اور جیسا که ابتداے جنگ میں تها ' اب باقی نہیں رہا - تعلیم یافته اصحاب تو هر حالت میں امداد کی تحریک کے موید اور انجمن اتحاد و ترقی کے طرفدار هیں ' مگر عام لوگ مخالف هیں - یه ساری خرابی اختلاف راے کی ہے - اسلیے اب سخت ضرورت اسباتکی ہے که ترکونکے مفصل حالات ابتداے انقلاب حکومت سے آجتک کے ایک بہترین پیرایه میں ازسرنو درج اخبار کرکے انپر مدلل بحث کیجاے ' اور سابقه حکومت اور جدید حکومت سے جو جو برے نتائج ظہور پذیر هوئے هیں انکو اچھی طرح عوام کے ذهن نشیں کرا دیا جائے ' ورنه ترکی کی طرح هند میں بھی دو پارٹیاں ایک دوسرے کی مخالف بنی رهینگی جسکا اثر قوم کے حق میں مضر ثابت هوگا - امید که جناب میری اس نا چیز راے کو شرف قبولیت عطا فرما کر ضرور اس مسئله کو چھیڑ دینگے -

الہـــلال

اب اس بحث میں پڑنا بھی وقت کو ضائع هی کرنا ہے - یه تحریک اعانت مہاجرین کی ہے نه که اعانت حکومت کی - اسکو ترکی کی پارٹیوں سے کیا واسطه ؟ اب تو تمام وقت اس بحث میں خرچ کرنا چاهیے که همیں کیا کرنا ہے ؟ اور کس طرف چلنا ہے ؟ اور بس -

(از حسن جان صاحبه دختر برکت الله خاں پروفیسر - هزارہ)

آداب عرض ہے - میں نے الہلال میں چندہ کی فہرست میں عورتوں کا بھی نام دیکھا ہے - میں ایک دس برس کی لڑکی هوں اور سوا اُن پیسوں کے جو خرچ کیلیے مجھے ملتے هیں اور کچھه میرے پاس نہیں ہے - اسوقت آٹھه آنه ہے جو میں نے اسی نیت سے جمع کیا ' براے مہربانی اس کو بھی فہرست میں ملا دیں اور میرے حق میں دعا کریں -

(از جناب قاضی محمد لطیف حسین صاحب بڑا ڈیه)

میں یکے از خریداران الہـــلال هوں - دس روپیه بنظر اعانت مہاجرین ترک بے خانماں بذریعه منی آرڈر ترسیل خدمت ہے - اسکو قیمت اخبار سے کچھه تعلق نہیں الہلال کی قیمت اپنے وقت پر جا یا کریگی -

(از جناب محمد گوهر علی صاحب سکریٹری انجمن مفید المسلمین معرو فگنج - گیا)

۲۱ - مئی کے الہلال میں تحت عنوان (لاکھوں بے خانماں مہاجرین) اِک درد ناک مضمون دیکھکر دل بے چین هوگیا -



مشہور فتنہ پرداز البانی سعدہ :
اسمٰعیل کمال بے
جسکو اخبارنے فتنۂ البانیا ایلچی الغ عمل بنایا تھا -

حصہ مالا دیویہ اور والیشیا کو ایک ریاست میں بدکر ختم کردیا جاے ' جسکا نام رومانیہ ہو' اور اسکے بعد قدیم بزنطینی سلطنت کو پھر قسطنطنیہ میں قائم کردیا جاے - اس تقسیم کا نام " یونانی " رکھا گیا تھا -

اس تقسیم میں اٹلی کو بھی حصہ ملنا چاہیے تھا' کیونکہ جب وہ آسٹریا کے حقوق اور اثر او بحرادریا تک اور جزائر موریا' کریت' اور قبرس میں بڑھتے ہوے دیکھیگی' تو ضرور مزاحمت کریگی- فرانس کو بھی ان ممالک میں سے پسند کرنیکا حق دیا گیا تھا - خواہ وہ شام یا جزائر بحر سفید کو منتخب کرلے' یا مصر لے لے -

مگر اس تجویز پر اسوجہ سے کچھہ عمل نہوسکا کہ ترکوں نے سختی سے مدافعت کی - فرانس ان مسائل پر راضی نہیں ہوا' اور جرمنی کو ان معاملات میں بدگمانی پیدا ہوگئی -

اسی عرصے میں فرانس کا مشہور انقلاب شروع ہوگیا ' جسکی وجہ سے یورپ اپنی تدابیر کو عمل میں نہ لاسکا- مگر نپولین نے خود آپ تدابیر کرنی شروع کردیں - نپولین خود مشرق ادنی پر نظر جماے ہوے تھا ' کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہندوستان کا صرف یہی ایک راستہ ہے - اس نے رفتہ رفتہ جزائر ایونین' دلمانیہ' استریہ اور اسیریہ پر قبضہ کرلیا - تمام بلقان میں ایک کھلبلی سی مچ گئی' خود قسطنطنیہ کے محل میں بغاوت ہوگئی ' اور سلطان سلیم ثالث کو معزول کردیا گیا - اسی زمانے میں نپولین نے تلست کے مقام پر زار روس سکندر اول سے مشہور ملاقات کی -

اس بغاوت کی خبر نپولین کو اسوقت ہوئی ' جب وہ اپنی افواج کا معائنہ کررہا تھا - اس نے زار سے یہ کہا کہ یہ تقدیری امر ہے کہ قدرت ہمارے ہاتھہ میں خود وہ چیزیں دے رہی ہے جنکی ہمکو آرزو تھی' اور جو قسطنطنیہ کی شورش سے حاصل ہوسکتی ہے -

چنانچہ فوراً اس معاملہ میں گفتگو شروع ہوگئی ' اور ایک تقسیم قرار پائی' جسکی رو سے روس کو مالدوبہ' بلغاریہ' اور والیشیہ ' اور فرانس کے حصے میں بوسینہ البانیہ اور یونان قرار پاے - آسٹریا کو سرویا ' مقدونیہ ' سالونیکا دیکر خوش کردیا جاتا -

جملہ امور طے ہوگئے تھے - صرف قسطنطنیہ کا فیصلہ باقی تھا جسکو نپولین کلید دنیا یا کم سے کم کلید ہندوستان کہتا تھا - یہی مسئلہ تھا جس نے تمام نقشے کو بگاڑ دیا ' اور فریقین راضی نہیں ہوے ' چنانچہ لڑائی شروع ہوگئی - مگر یہ مسئلہ کہ " بلقان دول فرنگ کے وسطے ہے " ابھی ہمیشہ کے واسطے مدفون نہیں ہوا تھا -

سنہ ۱۸۲۹ ع میں پھر اس مسئلے کی تجدید اسطرح ہوئی کہ شہزادہ پرلنیک نے جو چارلس دھم کا وزیر اعظم تھا ' ایک نقشہ مرتب کیا جو صرف بلقان ھی کا نہ تھا بلکہ کل یوروپ کا - اسمیں دکھلایا گیا تھا کہ ترکونکو تو بالکل یوروپ سے نکالدیا جاے -

روس ' بلغاریہ ' مقدونیہ ' اور تھریس کا تھوڑا سا حصہ لے ' اسٹر بوسینہ اور سوربہ پر قناعت کرے' اور قسطنطنیہ کے ساتھہ دیگر ملحق ممالک کو ملا کر ایک نئی بازنطینی حکومت کی دو بارہ بنا ڈال جاے - اسی طرح نیوزی لینڈ کا پرشیا سے الحاق کردیا جاے ' بلجیم فرانس میں مدغم ھو جاے - اب رہا انگلستان ' تو اسکو ق نوآبادیاں دیدی جائیں -

اسکے بعد عثمانی سلطنت کی تقسیم کی جو عملی تجاویز ہوئیں انکو بالتفصیل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں -

۹ - جنوری سنہ ۱۸۵۳ ع کو زار نکولس اول نے اپنے مشـ سرمائی محل میں سر ھملٹن سیمور سے ملاقات کی' اسی کا نتیجہ کریمیا کی لڑائی تھی -

سیمور تحریر کرتا ھے کہ زار چاھتا تھا کہ عثمانی سلطنت انگلستان اور روس تقسیم کرلے ' اور منجملہ دیگر ممالک کے مـ بھی انگلستان ھی لے لے - لیکن یہ تجویز انگریزوں نے اپنے مصالـ کی بنا پر منظور نہیں کی - نکولس نے خود ترکی پر حملہ کردیا اور ترکی کو فرانس اور انگلستان نے مدد دی - جنگ کریمیا کی ابتدا یہیں سے ہوئی تھی - مگر اسمیں شاہ روس کے حملے کے تجاو پائمال ھوگئیں -

۸ - جولائی سنہ ۱۸۷۶ ع کو زار الگزنڈر ثانی اور فرانسس جوزف شاہ آسٹریا - ریشتات کے مقام پر ملے - مگر یہ تمام باتیں اب برلن کانگریس میں پیش ھوگئیں - اس ملاقات میں طے پا تھا کہ روس ترکی پر حملہ کرے ' اور بلغاریہ اور رومانیا پر اپنی سیادت قائم کردے - یعنے بلقان کا مشرقی حصہ روس لے لے اور مغربی حصے پر آسٹریا قبضہ کرکے ھرزیگوفیہ ' بوسینہ ' اور سرو کو اپنی زیر سیادت لے آے - لیکن یہ ایک دور تھا جو ختم ھوگیا اور برلن کانگرس نے نقشہ ھی اولٹ دیا - اسکے بعد سے بلقان بلقانیوں لیے ھے " کا نعرہ اس سرے سے اس سرے تک سنا جانے لگا - لو یہ شک نہ شاید کوئی یوروپین حکومت اسکی مخالفت کرے قرق قلیسہ کی لڑائی کے بعد بالکل ھی جاتا رھا - بلقانی اقوام نـ صرف اپنے فاتحوں ھی پر فتح نہیں پائی ھے بلکہ یورپ کی طامعانہ تدبیروں پر بھی فتح حاصل کرکے اپنی ھستی کا عظیم الشان مستقبل خود اپنے ھاتوں میں لے لیا ھے -



سقوطری میں انگریزی فوج
مانٹی نیگری فوج کے ساتھہ

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

f-yearly „ „ 4-12

الهلال

ايک هفته وار مصور رساله

مدير مسئول و محرر خصوصي

ابو الكلام الدهلوي

مقام اشاعت

٧ . ١ مكلاود اسٹريٹ

كلكته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قيمت

سالانه ٨ روپيه

ششماهي ٤ روپيه ١٢ آنه

جلد ٣ | كلكته: چهار شنبه ٤ شعبان ١٣٣١ هجرى | نمبر ٢

Calcutta : Wednesday, July 9, 1913.

فهرس

تصــاويــر

اطلاع

(١)

ايــڈيٹــر الهـــلال كي نسبت

خود اپني ' اور گهر كي علالت سے مجبور هوكر كچهه دنوں كيليے مولانا دفتر سے غير حاضر رهيں گے - اسليے خط و كتابت ميں مندرجهٔ ذيل أمور كا تا إطلاع ثاني لحاظ ركها جاے :

(١) تمام ڈاک بدستور دفتر كے پتے سے آئے ' ليكن جن حضرات كو خاص طور پر مولانا سے خط و كتابت كرني هو ' يا كسي امر كے متعلق انكو ذاتي طور پر اِطلاع ديني هو ' اُنكو چاهيے كه اس پتے سے خط و كتابت كريں :

اسمي لاج - لنڈهور - مسوري -

Esme Ladge : Landhour

Mussoorie

(٢) براه عنايت اُن خطوں ميں دفتر كے متعلق اِطلاعات نهوں - انكو براه راست دفتر بهيجيے - اگر هوں تو اسطرح الگ كاغذ پر هوں كه انكو بجنسه دفتر ميں بهيجا جاسكے -

(٣) " حزب الله " كے متعلق تمام خط و كتابت براه راست مولانا سے هوني چاهيے -

(٢)

(١) اس هفتے گذشته جلد كي فهرست كا دوسرا فارم چهپ نه سكا - انشاء الله آينده هفتے مع لوح شائع هوگا -

(٢) جن حضرات كو دوسري جلد كي ضرورت هو وه اطلاع ديں - مثل جلد اول كے يه مجلد هے - الهلال كا بلاک طلائي منقش - قيمت ٨ - روپيه مكمل جلديں شايد دس پانچ هي نكليں گی -

(منيجر)

آنکھوں میں آنسو بھر آئے مگر سواے اشک ریزی کے بس میں کیا تھا ؟ اپنی بے سرمایگی پر صدمۂ عظیم ہوا - لیکن درد آخرت نے چین لینے نہ دیا - خیال ہوا کہ اگر ستم رسیدگان ملت کی مدد خود نہیں کر سکتا ‘ تو الدّال علی الخیر کفاعلہ ھی کا مصداق بنوں - چنانچہ فوراً اپنی انجمن مفید المسلمین واقع محلہ معروف گنج میں گیا (یہ محلہ غریبوں کا ہے) اور ایک خاص جلسہ بغرض اعانت مہاجرین ۱۹ - جون کو منعقد کر کے چندہ کی تحریک کی - چنانچہ مبلغ بیس روپیہ وصول ہوا - آجکی ڈاک سے ارسال خدمت ہے -

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۳)

	آنہ	پائی	روپیہ
چندہ بزرگان جہیرہ بذریعہ مسٹر محمد عمر صاحب	۰	۰	٦۰
جناب ربنواز خانصاحب هڈ ماسٹر اسلامیہ - اسکول قصور	۰	۰	۸۰۰
ایک مجاهد غیور از قصور ایک جوڑہ زیدہ طلائی قیمتی	۰	٥	۲٥۱
رجال همت خواتین کانپور بذریعہ جناب محمد یسین صاحب	۰	۰	٦٥
جناب مصطفی احمد صاحب حیدر آباد دکن	۰	۸	۷
جناب رعایت الله خانصاحب مثل خوان - گورداسپور	۰	۸	٥
جناب عبد الرحمن صاحب - سب اورسیر - کوہ مری	۰	۱۲	۱۱۴
جناب ڈاکٹر عبد الله خانصاحب - بکانی - کوئٹہ	۰	۰	۱۰
جناب محمد عبد الصمد صاحب - بہار - پٹنہ	۰	۰	۱۰
جناب محمد غوری صاحب - سوداگر بلگام	۰	٥	۱
جناب امتیاز علی صاحب هیڈ ماسٹر - خانپل اسکول - ملیم آباد	۰	۰	۱
جناب غلام علیشاہ صاحب نائب تحصیلدار - پاک پٹن	۰	۰	۷
جناب محمد خلیل صاحب از گیا	۰	۰	۳۲
جناب سید علی صاحب سشن جج - ورنگل - دکن	۰	۰	۲۴
جناب سید ضمیر الدین حیدر صاحب عرف پیارے صاحب مخدوم پور - گیا	۰	۷	۲
جناب غلام حیدر صاحب گجراتی - لائل پور	۰	۴	۹
جناب عبد الحفیظ صاحب - بربیگہا - مونگیر	۰	۴	٦
جناب احمد محي الدين صاحب - مدد گار ناظم جنگلات - نظام آباد - دکن	۰	۰	۸
جناب ماسٹر دین محمد صاحب (ندوۃ العلما) لکھنو	۰	۰	٥
جناب منشی سعادت علی صاحب - مدرسہ عالیہ - ریاست رامپور	۰	۰	۱
جناب عطا محمد صاحب - از شملہ	۰	۰	٥
جناب سید بذل الحسین صاحب	۰	۰	۱
جناب مشرف حسین صاحب	۰	۰	۱
جناب سید یانگ چانگ صاحب سیٹز پور -	۰	۰	۱۰
جناب غلام محمد صاحب - کھوله شریف - ملتان	۰	٥	۹
جناب فصیح الدین - غیاث الدین صاحب احمد آباد	۰	۸	۲
جناب محمد کاظم صاحب جھانسی	۰	۰	٥
جناب محبوب علی صاحب هوشیار پور	۰	۰	۸
جناب قاضی محمد لطیف حسین صاحب پلادری - اکرام گڈہ	۰	۰	۱۰
جناب قطب الدین احمد صاحب انصاری - فتح پور	۰	۰	٦
والدہ سید محمد طاہر صاحب - لکھنؤ	۰	۰	٥
جناب احمد حسین صاحب اڈیٹر کلکٹری گورکھپور	۰	۰	۸
جناب غنی حیدر صاحب محمد منزل - بہار	۰	۸	۱
جناب عبد الجلیل خانصاحب حسن پور علیگڈہ	۰	۳	۲٥
بذریعہ جناب مشتاق حسین صاحب - کانپور	۰	۰	۴۴
جناب کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر - دندور	۰	۰	۲٥
بذریعہ جناب نذیر احمد صاحب بانکی پور	۰	۷	٥۷
جناب مفتی محمد انوار الحق صاحب ایم - اے - بھرپال	۰	۰	۷
جناب عبد الحکیم صاحب پلیڈر - بانکی پور	۰	۰	٥۰
جناب عبد الجلیل صاحب - آگرہ	۰	۰	٥
جناب منشی چراغ دین صاحب پتہ دار لاشاری -	۰	۰	۸
بذریعہ جناب یسین احمد صاحب - گیا	۰	۰	۲
جناب محمد اسمعیل خانصاحب کوتوال - هیر پور	۰	۰	۸
جناب ڈاکٹر ابو الحسن صاحب موضع نبی نگر مونگیر	۰	۰	۱۰
جناب حبیب رضا صاحب مختار - دنیا پور پٹنہ	۰	۰	۱٥
جناب عبد الرحیم صاحب مرحوم	۰	۰	۱
جناب عبد الرحمن خانصاحب - باندہ	۰	۰	۱۸
خواتین کانپور بذریعہ محمد قاسم صاحب کانپور	۰	۰	٦۰
ایل - بي - اچھن خانصاحب - کالن - برہما	۰	۰	۷
بی بی حرمت بذریعہ امین الدین صاحب رنگون برہما	۰	۰	۴
از وقف شیخ ولایت علی صاحب مرحوم کانپور معرفت جناب شیخ باقر علی صاحب متولی وقف مذکور	۰	۰	۱۰۰
جناب امام صاحب - دونی مارکٹ - بلگام	۰	٥	۱
جناب فتح محمد خانصاحب - گونڈہ	۰	۷	۲۴۲
جناب حبیب احمد خانصاحب - منگولی ریاست رامپور	۰	۰	۸
جناب منصور خانصاحب جمعدار		۰	۴
جناب محمد علاؤ الدین صاحب فرخ - جلال آباد -		۰	۲
جناب حاجی طاهر حاجی طیب صاحب - اٹاوہ -	۰	۱۳	۱۲
جناب سید نثار حسین صاحب - هزاری باغ -		۰	۴
مسلمانان اکبر پور بذریعہ حافظ عبد الغفور صاحب - نوادہ - گیا	۰	۰	۱۳
جناب احمد رضا صاحب - پٹنہ	۰	۰	۸
میزان	۰	۱۳	۲۲۱٥
میزان سابق	٦	۰	۲۸۸۷

میزان کل ٦ - ۱۳ - ۰۲ - ٥۱

... House 7/1 McLeod Street, Calcu...

شذرات

یا لیتنی مت قبل هذا، و کنت نسیاً منسیا !

اما علی الدین انصار و اعوان ؟

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوہکن
کس منہ سے اپنے اپ کو کہتا ھے عشق باز ؟

بازی اگرچہ پا نہ سکا، سر تو کھو سکا !
اے روسیاہ ! تجھسے تو یہ بھی نہو سکا !

پچھلا پرچہ چھپنے کیلیے جا چکا تھا کہ کانپور کی مسجد کے متنازع فیہ حصے کے بالجبر انہدام کا تیلی گرام کلکتہ پہنچا :

هذا الذي کنتم به   یہ ہے وہ نتیجہ تمھارے اعمال اور غفلت کا،
تکذبون (۳۰ : ۲۲)   جس کو تم نادانی سے جھٹلایا کرتے تھے !

انا للہ وانا الیہ راجعون - نہیں سمجھتا کہ اس واقعہ کی نسبت کیا لکھوں ؟ سوا اسکے کہ دعا مانگوں کہ اللہ تعالے مسلمانان کانپور پر رحم فرمائے، اور جس بے غیرتی اور بے حمیتی کی مثال ملعون انھوں نے قائم کی ھے، اسکو آور زیادہ متعدی نہ کرے -

لیکن کیا اب ہم ایسی ھی خبروں کے سننے کیلیے زندہ رہنگے ھیں ؟ اور کیا یہ سچ ھے کہ اب ہندوستان ہمارے لیے دار الامن نہ رہا، اور شعائر اسلامیہ اور عمارات دینیہ کا انہدام علانیہ شروع ہوگیا ؟

کیا اب کرچیں چڑھائی جائیں گی، تاکہ مسجدوں کا محاصرہ کیا جائے ؟ کیا فوجیں پھیلیں گی، تاکہ پرستاران الہی کو اپنی مساجد کے احترام سے روکیں ؟ کیا شہروں کی ناکہ بندی کی جائیگی، تاکہ مسجدوں کے حصے گرائے جائیں، اور ان دیواروں کو جنکے اندر پانچ مرتبہ خداے واحد کے نام کی منادی ہوتی تھی، جبر و قہر اور آلات و اسلحہ کے زور سے غبار بنا کر اڑا دیا جاے ؟ پھر کیا اسلام کی مسجدیں بے یار و مددگار ہوگئیں، اور کیا آج خدا کی زمین پر کوئی نہیں کہ اسکی پرستش گاہوں کی عظمت کو برقرار رکھے ؟

الا نفوس ابیات لها همم
اما علی الدین انصار و اعوان ؟

(ایدریا نوپل) کی مسجد سلیم کا نوحہ مذکور ہوا، لکھیں رو رہی تھیں، کاش انکو کوئی یہ پیام پہنچا دے کہ اب سمندر پار جا کر ماتم کرنے کی ضرورت نہ رہی - ایدریا نوپل کی مسجد نے اپنے نمازیوں کو چار مہینے تک اپنی حفاظت میں سرگرم جانفروشی دیکھنے کے بعد اپنے صحن میں کفار و ملاحدہ بلغار کے جوتوں کی گرد دیکھی، پر ایک مسجد مقدس " کانپور " کی آبادی میں بھی ھے، جس نے اپنی راہ میں بہتے ایک قطرہ خون کے بہے، یہ دیکھا کہ اسکے بازوں پر تیشہ ھاے بے امان کی ضربیں پڑ رہی تھیں، اور ایک آواز بھی نہ اٹھی، جو اسکے اندر داد و فغاں کرتی ہو ! !

واہ ! آہ ! ثم آہ ! علی ما فرطتم فی جنب اللہ ! و یا لیتنی مت قبل هذا، و کنت نسیاً منسیاً ! !

نہ داغ تازہ می کارد، نہ زخم کہنہ می خارد
بدہ یا رب دلے کیں صورت بیجان نمی خواہم !

پھر اے کانپور کے وہ اسلام فروش، اور کفر پرست لیڈرو اور اے وہ لوگ کہ جنکی صورت انسان کی سی اور سیرت حیوانوں کی ہے کہ تمھاری موت تمھاری زندگی سے بہتر ھے، اور تمھاری بربادی و ہلاکت مسلمانوں کیلیے رحمت و برکت کی ہی ھے، بتلاؤ کہ یہ سب کچھہ ہوجانے کے بعد تم کس فکر میں ہو ؟ اس فکر میں کہ اللہ کے گھر کی دیواروں کا ایک حصہ تو گرا دیا گیا، لیکن محراب و منبر اب تک محفوظ ہیں ؟ اگر اسی کا افسوس ھے تو میں تمکو - تمکو کہ میں نہیں سمجھتا کہ کن لفظوں سے مخاطب کروں، تمکو - اطمینان دلاتا ہوں کہ غمگین مت ہو کہ وہ وقت بھی کچھہ دور نہیں - جس قوم میں تمھارے ایسے اجسام خبیثہ و اجساد ملعونہ موجود ہوں، انکی مسجدوں کی محرابوں اور ممبروں کو بھی اگر کھود دیا جاے تو کچھہ بعید نہیں -

* * *

افسوس کہ ہماری اصلی بدبختی یہ نہیں ھے کہ ہمارے اوپر کون ھے، بلکہ بدبختی یہ ھے کہ ہمارے اندر کون ھے ؟ ہماری بد قسمتیوں میں ہمیشہ غیروں سے زیادہ خود اپنوں کا دست کفر و نفاق مخفی ہوتا ھے - گورنمنٹ اور حکام کو کیا کہیے کہ توقع ھی کسے تھی ؟ شکایت تو جب ہونی چاہیے کہ توقع ہو - پس دین الہی کی اس اشد شدید بے حرمتی کی ساری ذمہ داری ان بندگان خدا پر ھے، جنکے ہاتھہ میں مسلمانان کانپور کے معاملات کی باگ ھے - یہی دین فروش ہیں جنھوں نے ابتدا سے معاملہ کو غارت کیا - جنھوں نے عام مسلمانوں کو عرصہ تک بے خبر رکھا، جنھوں نے انکے جوش و اضطراب کو اپنے دسائس و شرارت سے ہر مرتبہ دبا دیا، جن میں سے بعض ایک طرف تو غریب مسلمانوں کا بھی ساتھہ دیتے تھے، اور دوسری طرف حکام کے آگے بھی سر بسجود رہتے تھے - یہی وہ ذریات ابلیس، اور پرستاران شیطان ہیں، جنھوں نے ہمیشہ لوگوں کو کام کرنے سے روکا، اور کسی نہ کسی فریب سے انکو باز رکھا - اول تو جلسے ھی نہیں کیے، پھر بعض لوگوں کے پاس روتے پیٹتے آتے جاتے رہے - پھر جلسہ بھی کیا تو مارے خوف و دہشت کے انکی زبانوں سے آواز نہ نکلی، اور مسلمانوں کو محض رزولیوشنوں، میموریلوں، اور عرضداشتوں میں الجھاے رکھا - غرضکہ :

الذین یستحبون   " وہ لوگ، جنھوں نے حیات آخروی پر
الحیوۃ الدنیا علی   حیات دنیوی کو ترجیح دی ھے، جو بندگان
الاخرۃ، و یصدون عن   الہی کو اللہ کی راہ سے باز رکھتے ہیں، اور
سبیل اللہ و یبغونہا   جو اسکی راہ میں کجی پیدا کرنا چاہتے
عوجاً، اولئک   ہیں، تو یہی لوگ ہیں، جو انتہا درجہ
فی ضلال مبین   کی گمراہی میں مبتلا ہیں، اور ہدایت
(۱۴ : ۳)   انسے کوسوں دور ھے ! "

لیکن یاد رھے کہ گو انکو اپنے اعمال شیطانیہ کی اس دنیا کے سوا اسی دوسری زندگی کا تصور کرنے کی توفیق نہ ملی ہو، تاہم ایک دوسری دنیا ضرور ھے - ایک وقت آنے والا ھے، جبکہ جلال خداوندی کا تخت بچھیگا، جبکہ وہ عدالت قائم ہوگی، جسکا فیصلہ کرنے والا خود علام الغیوب ہوگا، اور پھر اس وقت انسے پوچھا جائیگا کہ " اے وہ لوگو ! کہ ہواے نفس تمھارا معبود تھا، دراہم و دنانیر تمھارا قبلہ تھا، حکام کی پرستش تمھاری شریعت تھی، اور

" کي جگه " اصابع الشيطان " ميں تم نے اپنے
تها ' بتلاؤ که آج وه تمهارے معبودان باطل کہاں
ميري پکڑ سے بچا سکتے هيں ؟ اين شـرکاؤ کـم '
...عمون ؟ (٦ : ١٥) کيا تم هی وه نہيں هو که تمهاري
... ميرے دين مبين کی علانيه بے حرمتي هوئي '
... عبادت گاه کی ديوار مسمار کي گئي ' پر تم کچهه نه بولے
... اور فساد انگيزي سے اسکا سامان کرتے رهے ؟ ؟

تم نے ميري راه سے ميرے بندوں کو روکا ' اور انکو ميرے گهر ... عزت کيليے اٹهنے نديا ؟ پهر کيوں نه آج ميري لعنت تم پر ... جائے ' اور کيوں نه ان لوگوں کے جسموں کے ساتهه وه سب ... عمل ميں لايا جاے ' جسکو انهوں نے ميرے مقدس گهر کے ... ساتهه گوارا کيا - فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ! ! "

* * *

ايک ضروري سوال يه هے که يه سب کچهه کيونکر هوا ؟

کيا اسليے که کانپور کے مسلمانوں کو اسکا بالکل حس نه تها ؟

مجهے معلوم نہيں که پاايونير کے آفس کي رصد گاه ميں کوئي ... تلسکوپ ايجاد کي گئی هو' جسميں قريب کی بڑي چيزيں ... هوکر دکهائی ديتي هوں - البته مجهے معلوم هے که گليليو (Galileo) نے ايک آله ايسا دريافت کيا تها' جس سے دور کي ... بڑي هوکر نظر آسکتي هيں - ليکن اسکے استعمال کرنے ... ضرورت مريخ کے ديکهنے ميں هوتي هے ' نه کانپور کي ... مسجد کو ديکهنے کيليے -

اس جوش و اضطراب اور غيظ و غضب سے کوئي آنکهه غفلت ... کرسکتي ' جو ابتداء معامله سے خبروں کے پهيلنے کے بعد عام ... مسلمانوں ميں پيدا هوگيا تها' اور جو بساطي بازار کے بے غيرت ... بے حيا دکانداروں ' اور مسجد کے ايمان فروش متولي ... سوا (جس کا نام شايد کريم الدين هے :

برعکس نہند نام زنگي کافور !

آگ کے شعلے بهڑکا رها تها - ملوں کے مزدور هزاروں کي ... ميں ديوانه وار پهر رهے تهے' اور مجهے معلوم هے که ابتک ... و اضطراب سے مجنوں هو رهے هيں - شہر کے عام باشندے ... دهکتے هوے کوئلوں پر لوٹتے رهے' اور کچهه شک نہيں که ابتک ... رهے هيں' مگر هزار حيف اُن چند منافقين پر' اور صد هزار ... اُن مفسدين مارقين پر' جو قوم کي طاقت کو چهپانا اور ... چاهتے هيں' اور جنهوں نے هميشه خدع و فريب اخفاء حال' ... طرح طرح کے اکاذيب و اباطيل سے لوگوں کو دهوکے ميں رکها' اور ... پر قوت کارروائی کے کرنے کی مهلت نه دي : کذالک يجعل الله الرجس على الذين لا يومنون (٦ : ١٢٥)

ميں نے الهلال ميں اس مسئله پر نظر ڈالتے هوے لکها تها که ... نه بهولو' اور اپنے تئيں ان مفسدوں کے دام ضلالت سے بچاؤ! ... جزي کے آنسوؤں' اور فريادوں کي صداؤں سے ابهی بهي کسي ... ج کے ميدان سر نہيں ليا هے - اصلی چيز اجماعي قوت هے ' اور ... هزاروں دلوں اور زبانوں کا کسی کام کيليے ايک هوکر ظاهر هونا هی ... فتح و مراد هے -

اگر تم حکام کے خوف سے ڈرتے هو' تو تم سے اُس وقت کس ... کہا تها که قانون کو توڑو اور فتنه و فساد کی راه اختيار کرو؟ ... کرنا چاهتے تو راهيں کشاده تهيں - بغير قانون کو توڑے ' ... نظم و امن کو مختل کيے ' بغير حکام کے مقابلے علم بغاوت ... کيے ' بہت آساني کے ساتهه ممکن تها که تم اپنی طاقت کا ... کرتے ' اور اپنی اجماعی قوت کا ايسا مظاهره دکهلاتے که قوتوں ... اسکے آگے سر بسجود هو جانا پڑتا -

هفتهٔ جنگ

پرستاران صليب کي اذا ... نه لے سکے' ليکن ترکوں کا خد...

حلفاء بلقان کے جس باهمي جنگ و جدل ... کسي دن آنے والا تها ' اور جسکے تصور سے هميشه سر... زده رهتے تهے بالاخر وه آگيا - بلغاريا اور يونان و سرويا ... هوگئی هے' يونان و سرويا ' دونوں ايک هوکر افواج بلغار کو ... دے چکے هيں' جبل اسود اور رومانيا کي جنگي ... شريک هونے اور ساتهه دينے پر مائل هيں ' ... بلغاريوں کا قبضه اٹهه گيا ' فوج نے هتيار ڈال ديے ... اطاعت مان لی ' اور صرف دو گهنٹے کي گوله باري ... هوگئے - بے سر و پا هوکر بهاگے ' اور دس توپيں اور ايک ... سپاهی گرفتار کرتے گئے ' سلانيک سے باهر نکل کر ... تهم گئي - دشت کلکيش ميں نئے سرے سے مورچے ... اور پهر مقابلے کو بڑهے' مگر هزيمت هي اٹهاني ... توپيں هاتهه سے جاتي رهيں' اور پولي کي بلند سطح ... آزما سپاه بلغار نے سرويوں پر حملے کيے ... تو پسپا هوگئے ' ليکن پهر سنبهلے اور بازي کے پانسے ... چار هزار بلغاري اسير هوے ' اور کتني جانيں آگ ... چڑهيں - دوسري جنگ ميں چوبيس بلغاري ... ابتري کی حالت ميں درياے زبنورا کے پار بهگا دي ... سو بلغاري هلاک اور اٹهاره سو مجروح هوے - شوکيل و ... لڑائيوں ميں بلغاري اس بدحواسي و سراسيمگي سے بهاگے ... وار دار ميں اُن کے کئي سپاهي غرق هوگئے ' اور ... پوري پندره هزار فوج قيد هوگئی -

سلانيک سے کچهه فاصلے پر بلغاريوں نے ايک ... باندھ رکها تها' قسطنطين شاه يونان نے ... ميں لے کر آٹهه ڈويژنوں کو چڑهائی ... فصل سے حمله کرکے اس ... سرحد کو عبور کرکے اندر ... پہنچ گئے ... زرنوک کی بلنديوں پر قابض هے جہاں سے ... دار الحکومة بلغا... پچاس ميل کے فاصلے پر ... کو بهي يونانيوں نے ... سے چهين ليا' ... وار ميں بلغاريوں نے حدود سرويا ميں داخل هونے ... کوششيں کيں مگر هر مرتبه منهزم هوے اور بڑي ذلت سے منهزم هوے - کرمولک کو بلغاريوں نے ... لے ليا تها مگر سرويوں نے حمله کرکے دوباره قبضه کرليا ' اور بلغاري ... بڑي بري طرح پسپا هوگئے - يونانيوں نے ڈريزن پر سپاه ... نهايت فاش شکست دي - اور علاقے پر قابض هوگئے - ... کی جنگ کوشانا ميں جبل اسود کی آٹهه هزار فوج نے ... ساتهه ديا' اور اُس کی اعانت سے کوشانا پر سرويا کا قبضه ... اس جنگ ميں بلغاريوں کا ايک حصهٔ لشکر جو وزير جنگ ... ماتحت تها بالکل تباه هوگيا' يه سب کچهه هوا ' مگر ستم پيشه ... کے مظالم ميں نه کمی آئی تهی نه آئی - سلانيک ميں ... تو يونانيوں سے تها ليکن محاصره ايک مسجد کا کيا گيا ' ... يوگديشر کے تمام باشندے جن ميں ناکرده گناه مسلمان ... قتل کرڈالے ' اور ساری آبادي غارت کردي -

دوسرے جانب لفٹننٹ ويگنر نے ' جن کی صداقت ... خواه امتحان هوچکا هے ' جو تار دیے هيں اُن سے معلوم هو ... سرويوں اور يونانيوں کو سپاه بلغار نے اتني متواتر و مسلسل ... دي هيں که اب اُن ميں دم بهی نہيں رها - يه بيان مبالغه ... تو ضرور هے ليکن کچهه نه کچهه اس ميں واقعيت بهی هوگی ' ... کو تسليم کرنا چاهيے که يونان و سرويا جو مسلمانوں کے قتل ... ميں پيچهے نه تهے اس جنگ نے اُن کو بهی خسته کر رکها هے

قهرمان مدافعهٔ بحریه



قبطان رؤف بك



حمیدیه جهاز شکستکی ـ بعد

خصمدن یاره لر موقع سوراخ هونده



حمیدیه موقعی ـ بعد



رؤف بك حمیدیه ده میر



حمیدیه بحالی سه سه کی قسطنطنیه

خرهاله ! حصد سیس زیرات ه

انجمن خدام کعبه

پهرکیا وه بیج ' کوئي آجکل کي مصطلحه انجمن ' کوئي لنبی وزي اسکیم ' کوئي اقرار ناموں کا رجسٹر ' اور کوئي بهت بڑا میع فنڈ ہے ؟

کہہ چکا هوں که نہیں ' کیونکه میں پهولوں کي شاداب رنگت پر شق نہیں هوں ' بلکه اُس خشک بیج کا متلاشي ' جس کا ایک نه ' ایک پورے باغ کیلیے کافي ہے -

تاهم میرے لیے یه باقي رهگیا ہے که اپنے اغراض کا نظام پیش نے سے پہلے ' احباب کرام کو انتظارکي ایک آزمایش میں آور اوں ' اور " انجمن خدام کعبه " کے متعلق تفصیل سے ایک بر میں اپني معروضات پیش کروں ' کیونکه آج اُس زبان سے آورکوئي هستي خائن اورگنهگار نہیں هوسکتي ' جو جانتي هو ن نه بولتي هو -

اس مضمون کے پہلے نمبر میں جوکچهه عرض کرچکا هوں ' رر ہے که وه آپکے پیش نظر رهے -

کعبے کي خصوصیت

حاجي بره کعبه رواں کیں ره دین ست
خوش میرود ' اما ره مقصود نه ابنست

انجمن کا مقصد تاسیس صرف دو چیزیں هیں :

(۱) خانهٔ کعبه کی حفاظت اور خدمت کیلیے تمام مسلمانوں ایک غیر شرعي اقرار لیا جاے -

(۲) هر شخص بقدر استطاعت اس کام کیلیے روپیه دے تا که ب عظیم الشان خزینه اس غرض سے فراهم هوسکے - مثلاً ایک پیه سال -

روپیه کي نسبت مضمون کے پہلے نمبر میں عرض کرچکا هوں گویه وقت کی ضروریات میں سے ایک نہایت اهم اور اقدم رورت ہے ' لیکن اصل مرض کا علاج نہیں - همارے مصائب صرف کا نتیجه نہیں هیں که همارے اعمال ملي کي جیب خالي ہے ' ه یه سب کچهه اسلیے ہے که همارے دل اندر سے کهوکهلے اور خالی ہے هیں - وه اگر بهر جائیں تو پهر خزانوں کا بهرنا کچهه دشوار نہیں !

درازی شب و بیداري من ایں همه نیست
زبخت من خبر آرید تا کجا خفتست ؟

اس سے قطع نظر ایک اصولي اور بنیادي امر اهم یه ہے که محض " خدمت و حفاظت کعبه " کي تخصیص سے بهي میں متفق نہیں هوسکتا - بلکه نہایت مضطرب اور غمگین هونگا ' دیکهوں گا که لوگ اسپر قانع اور اس سے متفق هیں - یه سچ ہے ي بڑي ضرورت مسلمانوں میں تنظیمات عمل (آرگنا ئزیشن) ہے ' اور بظاهر مسلمان کعبے کي حفاظت هي کیلیے اسلامی مالک کے بقا کے بهي خواهشمند هیں - مگر نہایت ضروري ہے اسی وقت اسکی تشریح بهی کردي جاے که حفاظت کعبه سے مقصود کیا ہے ؟ اس وقت بنیاد رکهی جا رهي ہے ' اور لوگوں کے اور دماغوں کو آپ طیار کر رهے هیں - پهر ایسا تو نه کیجیے لوگوں کي تمام قوتیں اور طیاریاں صرف اسی دائرے میں محدود جائیں ' اور حدود حرمین کی خدمت گذاري کے نام پر ایک رقم کر سبکدوش هوجائیں -

اگر آپ ایسا کر رهے هیں ' تو اسکے یه معني هیں که آپکو ایک ی گئی تهی تا که اس سے دریا چڑهه آئیں ' نهریں بهنے لگیں ' تالاب بهر جائیں ' اور کهیتیاں لہلا اوٹهیں ' لیکن آپ نے اُس سے صرف اتنا هي کام لیا که اپنے صحن خانه میں چند مٹکے اور طشت رکهدیے - یا کپڑے اتارکر غسل کی طیاري کرنے لگے !!

میں جوکچهه عرض کر رها هوں ' اسکو سرسري نظر کے حوالے نه کیجیے - ممکن ہے که ان تمثیلوں هی میں کوئي حقیقت بهی هو :

مدار صحبت ما بر حدیث زیر لبی ست
که اهل شوق عوام اند و گفتگو عربیست !

بہت سے معاني مخفیه هیں ' جنکے جمال حقیقت کیلیے پردهٔ الفاظ و امثال ناگزیر ہے :

هر چند هو مشاهدهٔ حق کي گفتگو
بنتي نہیں ہے بادهٔ و ساغر کہے بغیر

پهر یه امر اُن چیزوں میں سے بهي نہیں ہے ' جنکے لیے آپ کہیں که اعلان و غلغلے کي ضرورت نہیں ' کیونکه اس سے اسلام کي دعوت و مقصد ' اور امة مرحومه کے اُس نصب العین کو صدمه پہنچنے کا اندیشه ہے ' جو روز اول سے صرف اعلان هي کیلیے قرار دیا گیا ہے ' اور اسکا اثر اُس اصل اصول اسلامي اور اساس حیات ملي پر پڑتا ہے ' جسکي زندگی سے مسلمانوں کي زندگي اور جسکي موت سے انکي موت وابسته ہے - پس ضرور ہے که اسکا اعلان هو ' اور اس زور سے هو که دشت و جبل اور بحر و بر اسکي صدا سے گونج اٹهیں ' اور عالم اسلامي کے بچے بچے کي زبان پر اُسکا ترانه جاري هوجاے ' و لو کره الکافرون الظالمون !

مسلمانوں کا قومي نصب العین :

خدمت کعبه نہیں بلکه خدمت عالم ہے !!

خیال کن تو کجائي و ما کجا واعظ ؟

یه سچ ہے که هم نے جب کبهي دولة علیه عثمانیه سے اپنے تعلقات گنائے هیں ' تو اس امر کو بهي ظاهر کیا ہے که وه خادم حرمین الشریفین ہے ' اور چونکه وه محافظ امکنهٔ مقدسه ہے ' اسلیے اسکا وجود اور زیاده هماري نظروں میں محبوب ہے -

میں نے کہا که منجمله اسباب تعلقات مسلمانان هند اور دولة علیه کے ایک امر یه بهي تها ' اور اسکي تخصیص اسلیے کي که میں اس تعلق کو اس سے زیاده وقعت نہیں دیتا که وه بهي اصلی سبب کے بعد ایک سبب ہے ' اور بس - کیونکه میرے عقیدے میں دولت عثمانیه کي اعانت کا سبب اصلی صرف یه تها که آج وه مسلمانوں کی دنیا میں اخري وسیع حکومت ہے ' اور مسلمان جو دنیا میں حکومت کیلیے آئے هیں ' انکا فرض دیني ہے که وه حکومت اسلامی کی مدد کریں ' اور همیشه اپنا ایک سیاسی مرکز قائم رکهیں - رها تعلق خدمت حرمین ' تو بیشک یه بهی اُسکے بعد ایک سبب ضروري تها ' کیونکه حرمین شریفین اور جمیع مقامات مقدسهٔ اسلامیه کی حفاظت باسباب ظاهري جبهی هو سکتی ہے ' جبکه ایک قوي حکومت اسلامیه باقی هو -

لیکن بہت سے لوگ هم میں ایسے بهي موجود تهے ' جنکو ایک طرف تو اِن معاملات میں بهی بمجبوري و بمصالح حصه لینا تها ' دوسري طرف اپنے معبودان باطل اور طواغیت سیاست کے آگے بهی سر بسجود هونا تها - پس انهوں نے اپنا بچاؤ صرف اسي طریقے میں دیکها که مسلمانان هند بل جمیع مسلمانان عالم کے تعلق عثمانیه کا سبب اصلی ' حتی الامکان چهپائیں ' اور صرف یه ظاهر کریں که محض خادم حرمین الشریفین اور اسکے محافظ هونے کی وجه سے هم ترکوں کي مدد کر دیا کرتے هیں ' ورنه

الہلال

٤ - شعبان ١٣٣١ ہجری

الـــداء و الـــدواء

یعنی جماعۃ " حزب اللہ " کے اغراض و مقاصد

(٣)

ولو ان اهل القـــری آمنوا و اتقوا ' لفتحنا علیهم برکات السماء و الارض ' ولکـــن کـــذبوا ' فاخـــذناهم بمـــا کانوا یکسبـــون - افـــا من اهـــل القـــری ان یـــا تیهـــم باسنـــا بیاتا و هم نا ئمـــون ؟ او امن اهل القـــری ان یاتیهم باسنا ضحی وهم یلعبـــون ؟ افا منـــوا مکر اللہ ؟ فـــلا یا من مکـــر اللہ الا القوم الخـــاسرون ! (٧ : ٩٨)

اگر ان بستیوں کے لوگ اللہ اور اسکے احکام پر ایمان لاتے ' اور راہ اتقا وخشیت اختیار کرتے ' تو هم آسمان اور زمین ' دونوں کي برکتوں اور نعمتوں کا دروازہ اُن پر کھول دیتے ' لیکن افسوس کہ انھوں نے سرکشی اور تمرد سے همارے احکام کی پروا نہ کی ' اور انکو جھٹلایا ' پس اعمال بد کی پاداش میں هم نے انھیں مبتلاے عذاب کر دیا ! !

پھر کیا یہ لوگ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر همارا عذاب راتوں رات آ نازل هو اور وہ خواب غفلـــت میں سرشـــار هوں ؟ یا وہ اس سے بالکـــل مطمئـــن هوگئے هیں کہ همـــارا عذاب دن دهاڑے آ نازل هو اور وہ لهـــو و لعـــب میں مشغـــول هوں ؟ کیـــا وہ اللـــہ کی پکڑ سے بالکـــل مطمئـــن هوگئے هیں ؟ اگر ایسا هی هے تو جان لیں کہ اللہ کي گرفت سے تو صرف وهی نڈر هوسکتے هیں ' جو آخـــرکار برباد هونے والے هیں !

قصۂ عشق نہ ماند این همـــہ ناگفتہ بسے * تا تـــو گوئیـــم نشـــرطیکـــہ نگوئـــي بـــہ کسے
کـــس بمـــنزلگـــہ مقصـــود نرفـــت الـــلہ با * بو الفضولـــي دو ســـہ دیـــدم برہ و بو الهـــوسے
همت ست این کہ دهد کام دل ' اما چہ کني * کہ بایـــن طـــاق بلندت نبـــود دست رسے
حیرتـــم ســـوخت کہ همـــراز بگـــوشم آمـــد * صـــوت زنجیـــر در کعبـــہ ببانـــگ جرسے
اگر ابدســـت گـــل سارہ کہ من دارم ' نیسـت * بلبـــلان را زبـــر و بـــال گـــران نـــر قفسے
آستـــان حـــرم عشـــق مقـــام ادب ست * دست بکشـــاے دریـــن پردہ بهـــر ملتمسے

(فیضي) ار زندگـــي مردہ دلان مي خواهی
بایـــدت گرم سر از عدمـــم قیـــامت نفسے

و الـــذاریات ذروا ' فـــالحاملات وقرا ' فـــالجاریات یسرا ' فالمقاسمات امرا (٥١ : ٤) قسم هے اُن هواوں کی ' جو بادلوں کو اڑاے اڑاے لیے پھرتي هیں - پھر مدہ کا بوجھ اٹھاتی ' پھر آهستہ آهستہ چلتي ' اور پھر باران رحمت الہي کو زمین پر تقسیم کرتي هیں ' کہ زمین کا استعداد ' موسم کی موافقت ' هواوں کا ظہور ' اور بادلوں کا پیدا ' آج دیکھنے والوں سے اشارہ کرتا ' اور سننے والوں سے کچھہ کہرها هے -

انکا اشارہ صاف ' اور اسکی آواز غیر مشتبہ هے - اسکی صورت امید پرور ' اور اسکے چشم و ابرو کي گردش همت افزا هے - وہ درختوں کے جھنڈ ' سبزوں کی لہلاهت ' پھولوں کي شادابي باغوں کی شگفتگی ' پتوں سے چھپی هوئي ٹہنیاں ' اور میووں سے جھکي هوئی شاخیں ' غرضکہ هر چیز جسکي دنیا میں تلاش کي جاتي هے ' تم کو دیسکتا هے ' لیکن اسکے معاوضے میں ایک چیز آج تم سے بھي مانگتا هے - وہ یہ نہیں کہتا کہ پانی کو تلاش کرو ' تا زمین سیراب کی جاے ' اور فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے گھر بناؤ ' تا وقت پر حیرانی نہو - کیونکہ پانی کي ضرورت تخم ریزی سے پہلے نہیں بلکہ اسکے بعد هوتي هے اور کل کے دن فصل وهي کاٹیں گے ' جنھوں نے آج کے دن بو دیا هے - ان دونوں میں سے وہ کسي کیلیے غمگین نہیں هے - اسکی پکار صرف بیج کیلیے هے ' اور اسکا اشارہ صرف اُس کي طرف هے ' جسکے هاتھہ میں ڈول کي رسي نہیں ' بلکہ جسکي جھولي میں بیج کے دانے هوں - پس آغاز کي برکت ' اور اتمام کی کامیابی هوانکے لیے ' جو اُس کے اشارے کو سمجھیں ' اور اسکی آواز پر کان دهریں : وکذلک انزلناہ ایات بینات ' و ان اللہ یهدي من یرید -

عظمت کي کیسي قدوسیت بخشتا ہے " اور تم کن نئے مقصدوں کی تلاش میں سرگرداں ہو؟

اِن آیات سے حسب ذیل امور واضح ہوتے ہیں :-

(۱) مسلمانوں کو اللہ تعالی نے " امۃ وسطاً " فرمایا - نیز یہ کہ وہ تمام امم عالم میں بہترین امت ہیں - " وسطا " سے مراد ان کا اعدل ہونا ہے - یعني وہ دنیا میں قیام " عدل " کا موجب ہونگے -

(۲) پہلي آیت میں " کنتم خیر امۃ ' اخرجت للناس " کے بعد " تامرون بالمعروف " فرمایا - اور یہ وصف بیان کرکے ' پھر اسکي علت کو بیان کرتا ہے - جیسا کہ کہتے ہیں : " زید کریم ' یطعم الناس و یکسوھم " یعني زید کریم الطبع ہے ' اسلیے کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتا اور کپڑا دیتا ہے - پس اس سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا بہترین امت ہونا ' اور خیر امۃ کے لقب الہي سے ملقب ہونا صرف اس علت پر موقوف ہے کہ اللہ کي زمین پر حق کے قیام و اعلان ' اور برائیوں کے استیصال کے وہ ذمہ دار ہیں - اور تمام عالم میں صداقت کو پھیلاتے ' اور ہر طرح کي برائیوں کي کثافت سے انسانوں کو پاک کرتے ہیں -

(۳) پھر انکے اسي وصف حقیقي ' اور علۃ شرف و اجتبا کي دوسري جگہ یوں تعبیر کي کہ " لتکونوا شہداء علی الناس " یعني تم بہترین امت اسلیے ہو ' تا کہ تم تمام عالم کي اصلاح و بہتري کي کوشش کرو ' اور اسطرح دنیا کی صلاح و فلاح کیلیے گواہ بنو - شہادت سے یہاں مراد اسی دنیا میں شہادت ہے نہ کہ قیامت کے دن ' جیسا کہ بعض مفسرین کرام نے سمجھا ہے - حضرت عیسے کا قول قران نے نقل کیا ہے - وہ قیامت کے دن اللہ سے کہیں گے :

و کنت علیھم شھیدا	اور خدایا ! میں تو اپنی امت پر اسی
ما دمت فیھم ' فلما	وقت تک شاھد تھا ' جب تک کہ دنیا
توفیتنی کنت انت	میں انکے اندر موجود تھا ' پھر جب
الرقیب علیھم وانت علی	تونے مجھے وفات دي ' تو توھی انکا
کل شی شھید (۵:۱۱۶)	نگراں حال تھا !

یہاں شہادت سے خود دنیا کے قیام و حیات ھی کي شہادت مراد ہے نہ کہ آخرت کی ' کیونکہ حضرت عیسے دنیا میں اپني قوم کے اندر تھے نہ کہ کسي اور جگہ ' پس یہاں بھي شہادت کا یہي مطلب ہے -

(۴) پھر ایک آیت میں اس کو مسلمانوں کا فرض بتلایا : " ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر " کہ تم میں سے وہ جماعت ہونی چاھیے جو دنیا کو صلاح و فلاح کے طرف بلاے اور برائیوں سے روکے - یعنی امت مرحومہ کا مقصد زندگي دنیا میں دعوت الی الحق والخیر قرار دیا -

بعض مفسرین اور فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس ایت سے استدلال کیا ہے کہ امر بالمعروف فرض کفایہ ہے نہ کہ فرض حقیقی و عام - یعنی ضرور نہیں کہ امر بالمعروف کا فرض ھر فرد قوم انجام دے - کیونکہ " منکم امۃ " فرمایا ہے - اور اسکے معني یہ ھیں کہ تم میں صرف ایک گروہ اس غرض سے ہونا چاھیے -

لیکن یہ صحیح نہیں اور ایسا قرار دینا ھي در حقیقت عالم اسلامی کے تمام مفاسد کا سرچشمہ ہے - یہاں " من " تبعیض کیلیے نہیں ہے جس سے استدلال کیا جاتا ہے ' بلکہ تبئین کیلیے ہے - وہ کسی خاص جماعت کی خصوصیت اسکے لیے نہیں کرتا ' بلکہ مسلمانوں کا ایک ایسی جماعت ہونا بتلاتا ہے جو امر بالمعروف کیلیے اپنے تئیں ہر حال میں وقف سمجھتی ہو -

" امر بالمعروف " کے مضمون میں اِسے بالتشریح لکھہ چکا ہوں : فمن شاء التفصیل فلیرجع الیہ -

(۵) چوتھی آیۃ کریمہ مقصود بحث کیلیے عجیب و غریب ہے - اسپر ایک اور مرتبہ نظر ڈال لیجیے - اسمیں بالترتیب حسب ذیل امور پر زور دیا ہے :

(۱) اللہ کی راہ میں قیام عدل و انصاف اور استیصال ظلم و عدوان کیلیے جہاد کرو -

(۲) اس نے تم کو تمام دنیا میں بزرگی اور بڑائی کیلیے چن لیا ہے -

(۳) تمہاری شریعت ایسی صاف اور سادہ ہے ' جسمیں مثل دیگر شرائع کے ترقیات دنیویہ و سیاسیہ ' اور مدنیہ و عمرانیہ میں کسی طرح کی رکاوٹ اور حرج نہیں -

(۴) یہ ملۃ حضرت ابراھیم کي قائم کی ہوئی ہے ' جنھوں نے راہ اسلام میں اپنے نفس کی قربانی کی ' اور اپنے بیٹے کی گردن پر چھري رکھدي - چونکہ یہی جان فروشی اصل حقیقت اسلام ہے ' اسلیے اس نے تمہارا نام " مسلم " رکھا ' اور اب بھی اسی نام سے متصف رہوگے -

(۵) یہ اسلیے ہوا تاکہ جو ھدایت تم کو رسول سے ملی ہے ' وہ تمام دنیا تک پہنچاو -

(۶) پس تمہارا کام دنیا میں یہ ہے کہ صلوۃ الہی کو دنیا میں قائم کرو ! اپنے مال کو اللہ کی راہ میں لٹاؤ ! اسکے ہو جاؤ ! وھی تمہارا ایک آقا اور شہنشاہ ہے ' اور جسکا وہ آقا ہو ' اس غلام کی قسمت کو کیا کہیے !

طوبی لعبد تکون مولاہ !!

(۷) چھٹی آیت کو تمام مطالب بالا کا خاتمہ سمجھیے کہ صاف صاف لفظوں میں مسلمانوں کا مقصد بتلا دیا ہے - یعنے فرمایا کہ مسلمانوں کی قوم ایسی ہوگی کہ اگر اسے زمین پر قائم کر دیا جاے ' تو وہ اللہ کے نام کی پکار بلند کریگی ' اسکی بندگی و عبادت کی طرف داعی ہوگی ' عدل و صداقت اور معروف و حقانیت کا حکم دیگی ' برائیوں سے روکیگی ' اور اس طرح دنیا اور دنیا کے رہنے والوں کی اصلاح میں اپنی زندگی و قیام ' اور حکمرانی و تسلط سے کام لیگی -

---

خدا نخواستہ اسلامی حکومت کے تحفظ کی کوئی خواہش یا کسی سیاسی مرکز کی محبت اب ہم مسلمانوں میں باقی نہیں رہی ہے - کبرت کلمة تخرج من افواههم ' ان یقولون الا کذبا -

لیکن اس امر پر زور دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے ذہن میں اسلامی حکومت کا تصور محض حفاظت حرمین الشریفین کے مقصد میں محدود ہوگیا' اور ترکوں کے زوال پر چونکہ بار بار کہا گیا کہ اسلامی حکومتوں کی بربادی کے بعد مقامات مقدسہ کی حفاظت حسب اسباب ظاہری خطرے میں ہے' اس سے اور زیادہ اس خیال کو تقویت ہوئی - حتی کہ اب لوگ سمجھنے لگے کہ ہمارا اعلی سے اعلی کام صرف یہ ہے کہ کعبے کے نام سے عہد خدمت لیذا شروع کردیں' اور پھر اسکا وسیلہ صرف یہ قرار دیا گیا کہ روپیہ جمع ہوجاے !!

لیکن میں اس پکار کے بلند کرنے پر مجبور ہوں کہ :

خوش میروی' اما رہ مقصود نہ اینست

ہم مسلمان ہیں' اور ہم دنیا میں اسلیے نہیں آئے ہیں کہ کعبۂ معظمہ کی خدمت کریں' بلکہ ہم اسلیے پیدا کیے گیے ہیں تاکہ تجلی گاہ کعبہ کے ساتھہ ہوکر تمام عالم کی خدمت کریں - ہم کعبے کے محافظ نہیں ہیں' بلکہ ہم میں ایک چیز ہے' کہ اگر اسکو پالیں تو خود ہمارا وجود تمام عالم کیلیے کعبہ بنے - دنیا ہمارا طواف کرے' اور مخلوقات الہی احرام نیاز باندھکر ہماری طرف دوڑیں -

ہماری کوششوں کا نصب العین کبھی بھی حفاظت کعبہ نہیں ہوسکتا' کیونکہ ہم خواہ کتنا ہی اپنے تئیں بھول گئے ہوں' مگر ہمارا خداے ذوالجلال ہمیں یہ یاد دلانے کیلیے موجود ہے کہ ہمارا نصب العین زندگی تمام عالم کی محافظت ہے - ہم سے کسی نئے اقرار لینے کی ضرورت نہیں' بلکہ ہم کو ہمارا بھولا ہوا اقرار یاد دلا دینا کافی ہے - جبکہ خداوند خداے قدوس نے داؤد کے ہیکل سے اپنا رشتہ توڑا' اور جبل بو قبیس کی غاروں کو اپنی محبت کا نشیمن بنایا تو ہم سے کہا :

ثم جعلناکم خلائف	اور بنی اسرائیل کے بعد پھر ہم نے
فی الارض' لننظر من بعد	تم کو زمین کی وراثت دی تاکہ
ہم کیف تعملون ؟	دیکھیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوتے
(۱۰ : ۵)	ہیں ؟

پس ہم صرف کعبہ کے وارث نہیں ہیں کہ اسکی خدمت کریں' بلکہ ہم تمام عالم کے وارث ہیں' اور ہمیں اسی کی خدمت کیلیے بلانا چاہیے - ہمارا نصب العین ہمارے خدا نے مقرر کردیا ہے' اور اب کسی نئے نصب العین کی ضرورت نہیں - ہماری کوششوں اور ہمتوں کا مرکز ہم کو قران نے بتلا دیا ہے' اور اب ہمارے لیے اسکے سوا کسی خود ساختہ راہ سعی پر لگانے کی دعوت بیکار ہے - ہمارا مقصد زندگی بہت اونچا ہے - اور اسکا طول و عرض تمام کرۂ زمین پر پھیلا ہوا ہے - پھر یہ کیا ہے کہ تم اسے تنگ کر رہے ہو ؟ زمین جبکہ ہم پر تنگ ہو رہی ہے' تو ہونا تھا کہ ہمتوں کی وسعت بھی ان آوازوں سے تنگ ہوجائے -

مقصد وحید امۃ مرحومہ

یہ جو کچھہ میں کہہ رہا ہوں' تو تفکر کا محتاج' اور ہمہ تن دل ہوجانے کا طالب ہے - آج جو کچھہ ہم پڑھ رہے ہیں' اُس کو بھی ہمارے دل و دماغ پر نقش ہونا - پس مقصود اور ارادوں کی عمارت بناتے ہوے پہلی اینٹ کی غلطی خطرناک اور ناقابل تلافی ہوتی ہے - ہم کو صرف قران حکیم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسی میں اپنے مقاصد حیات و مساعی کیلیے ایک نصب العین تلاش کرنا چاہیے -

قران حکیم نے اس بارے میں جو کچھہ کہنا تھا روز اول ہی کہدیا :

کنتم خیر امة اخرجت	تم دنیا کی تمام امتوں میں سے بہترین
للناس' تامرون بالمعروف	امت ہو کہ اچھے کاموں کا حکم دیتے ہو'
و تنہون عن المنکر و	برائیوں سے روکتے ہو' اور اللہ
تومنون با اللہ (۳:۱۹۹)	پر ایمان رکھتے ہو!

دوسری جگہ فرمایا :

و کذلک جعلناکم امة	اور اسی طرح ہم نے تم کو عدل
وسطا لتکونوا شہداء علی	و اعلی امت بنایا تاکہ انسانوں
الناس و یکون الرسول	کیلیے تم گواہ ہو' اور تمہارا
علیکم شہیدا (۲ : ۱۲۷)	رسول تم پر گواہ ہو!

تیسری جگہ کہا :

و لتکن منکم امة یدعون	تم میں سے وہ جماعت ہونی چاہیے'
الی الخیر' و یامرون	جو دنیا کو نیکی کے طرف
با لمعروف و ینہون عن	بلاے' بھلائی کا حکم دے' اور
المنکر' اولائک ہم	برائیوں سے روکے - ایسے ہی لوگ
المفلحون (۳ : ۱۰۲)	دنیا میں فلاح یافتہ ہیں -

چوتھی جگہ زیادہ تصریح کی :

و جاہدو فی اللہ حق	اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو' جو
جہادہ ہو اجتباکم	حق جہاد کرنے کا ہے - اس نے تم کو
و ما جعل علیکم فی	تمام دنیا کی قوموں میں سے
الدین من حرج' ملة	برگزیدگی کیلیے چن لیا - پھر جو دین
ابیکم ابراہیم '	تم کو دیا گیا ہے' اسمیں تمہارے لیے
ہو سماکم المسلمین	کوئی رکاوٹ نہیں - یہی ملت
من قبل و فی ہذا '	تمہارے مورث اعلی ابرہیم کی ہے
لیکون الرسول شہیدا	اور اُس نے تمہارا نام "مسلم" رکھا ہے
علیکم' و تکونوا شہداء	گذشتہ زمانے میں بھی اور اب بھی
علی الناس' فاقیموا	تاکہ رسول تمہارے لیے' اور تم تمام
الصلوة و اتوا الزکواة	عالم کی نجات اور ہدایت کیلیے
واعتصموا باللہ' ہو مولاکم	شاہد ہو - پس اللہ کے رشتے کو
فنعم المولی ونعم النصیر!	مضبوط پکڑو' جان اور مال دونوں
(۲۲ : ۷۹)	کو اسکے لیے لٹاؤ' وہی تمہارا ایک

آقا ہے' اور پھر جس کا خدا آقا ہو' اسکا کیا ہی اچھا مالک ہے اور کیسا قوی مددگار !!

پانچویں آیۃ میں صاف صاف تصریح کردی :

الذین ان مکناہم فی	مسلمانوں کی قوم وہ قوم ہے کہ اگر ہم
الارض' اقاموا الصلوة وآتوا	انکو حکومت و بزرگی دیکر دنیا میں
الزکواة و امروا بالمعروف	قائم کردیں' تو وہ اللہ کی عبادت اور
و نہوا عن المنکر'	اسکے نام کی تقدیس کو قائم کرینگے
و للہ عاقبة الامور	مال و دولت سے انسانوں کو فائدہ
(۲۲ , ۴۳)	پہنچائیں گے' اور دنیا سے برائیوں کو

مٹائینگے - اور سب کا انجام کار اللہ ہی کے ہاتھہ ہے -

اور بھی آیات کریمہ ہیں جو اس بارے میں روشنی بخشتی ہیں' لیکن سردست انہی پر اکتفا کرتا ہوں -

ان آیات میں سے ایک ایک پر غور کرو' اور دیکھو کہ تمہارا خداے قدوس تم کو مقصد حیات و سعی کے لحاظ سے بلندی

رخلاف اسکے بعض بچے روز اول هی سے اپنی ظاهري و باطني رتوں کي خبر دیدیتے هیں - انکے جسم کي شگفتگی ' انکے ضاء کي قوت ' انکے قد و قامت کا غیر معمولي اٹھان' اور انکے ذهن دماغ کے ما فوق العادۃ ظہور ایسے هوتے هیں ' جو انکے اقران و مثال سے انکو ممتاز و نمایاں کردیتے هیں - جبکہ بہت سے بچے ھولے میں پڑے نقل و حرکت سے مجبور ہوتے هیں ' تو ایک یر معمولی استعداد ترقی رکھنے والا بچہ ھوتا ھے ' جو گھٹنوں کے ل صحن خانہ میں دوڑتا پھرتا ھے ' اور اگر ذرا سا بھی سہارا ل جاے ' تو اپنی قوۃ نمو کے جوش سے بے صبر ہوکر کھڑے ونے اور پانوں پانوں چلنے کے لیے طیار ہو جاتا ھے !

دعوت الہـــلال

(الہلال) صرف خبروں کے ایک هفتہ وار اخبار اور دلچسپ مقالات رسائل کے کسی مجموعے کا نام نہیں ھے ' بلکہ وہ ایک دعوت ہے ' جو قوم کو بلاتي ھے - اور ایک تحریک ھے ' جو جماعتوں یں انقلاب و تغیر دیکھنا چاهتي ھے - پس آج کہ اسکي عمر کا لا سال ختم هوچکا ھے ' اور دوسرے سال میں قدم رکھہ رہا ھے ' روز ھے کہ حیات انساني کي اس تمثیل کو پیش نظر رکھکر ' اسپر ک نظر ڈالی جاے کہ اسکي گذشتہ حالت کیسی رهی ' اور اسکا اضی اپنے مستقبل کے لیے کن علائم و آثار کو نمایاں کرتا ھے ؟

خطـــۃ المجـــلہ

(الہلال) کو شائع ہوے کامل ایک سال کا زمانہ گذر گیا ' مگر ت تک اسکے " اغراض و مقاصد " کے عنوان سے کوئی مستقل مضمون نہیں لکھا گیا - نہ اسلیے کہ اس ضروري موضوع سے لوتہی کی گئی ' بلکہ اسلیے کہ آغاز اشاعت سے لیکر اس وقت ک ' اسکي هر تحریر اور هر چھوٹا سے چھوٹا نوٹ بھی اسطرح کے اغراض و مقاصد کا لسان حال اور ترجمان ضمیر تھا ' کہ کسي ستقل مضمون کي اسکے لیے ضرورت هي نہ هوئي - اس رصے میں تقریباً هر موضوع اور هر رنگ کے مضامین اسمیں ے - اسکے مخصوص طرز کے مضامین کے علاوہ عام سیاسي حالات پر حث کي گئی - واقعات و حوادث پر نظر ڈالی گئی - سوالات کے واب دیے گئے ' خالص دیني اور خالص ادبی مقالات بھی ائع ہوے - شذرات کے کالم میں اسکا دائرہ بحث عام تھا - مقالات تتاحیہ میں عموماً کوئی سیاسی یا دینی مضمون هوتا تھا ' قران حکیم اور تعلیمات اسلامیہ کے متعلق کوئی بحث هوتی ی - مقالات کے تحت میں تراجم اور اقتباسات ہوتے تھے ' یا کوئی ستقل عنوان بحث - کارزار طرابلس و بلقان میں پہنچکر معرکہ ال و جدال گرم ہوتا تھا ' اور جنگ کے کسی خاص منظر کے ھلانے کی کوشش کی جاتي تھی - ناموران غزوۂ طرابلس و قان میں کسي خاص شخص کے حالات ہوتے تھے ' اور آن جذبات فروشي کی تعبیر و تبئین کی کوشش کی جاتی تھی ' جو قیوں سے عالم اسلامی فراموش کرتا جاتا ھے - مذاکرۂ میہ کا باب بہت کم رہا ' تاهم دو چار مضمون شائع ہوسکے - ئلۃ و اجوبتہا اور مراسلۂ و مناظرہ میں عام استفسارات کے ابات ہوتے تھے ' اور یہ مختلف امور و مباحث سے تعلق رکھتے - غور کیجیے تو ان میں سے هر باب دوسرے باب سے اپنے موضوع طراف بحث میں مختلف هوتا تھا ' اور مختلف قسم کي نظروں ی اسکے لیے ضرورت هوتي تھي - تاهم احباب کرام اس سے متفق گے کہ ان تمام مختلف خطہ هاے بحث و نظر میں (الہلال) مقصد خاص هر جگہ موجود تھا ' اور اسکی دعوت حقیقي اپني لي صورت کے ساتھہ هر صحبت میں بے نقاب هوتی تھي -

خواہ کوئي میدان هو ' لیکن اسنے اپنا هاتھہ جس دلیل راہ کے هاتھوں میں دیدیا تھا ' اس سے وہ کبھي علحدہ نہیں هوتا تھا - و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ' واللہ ذو الفضل العظیم -

یک چراغیست دریں خانہ کہ از پرتو آں
هر کجا مي نگري انجمنے ساختہ اند

اسکا مقصد وحید هر جگہ نمایاں تھا ' اسکي آواز هر گوشے سے اٹھہ رهي تھی ' اسکي صورت کسي حجاب سے بھي مستور و محجوب نہیں هوسکتي تھی - وہ کوئي انساني جمال عام و تعقل نہ تھا ' جسپر کوئی انساني هاتھہ پردہ ڈال سکتا - وہ تعلیم الهي کے نور مبین کا تجلی گاہ تھا ' اسلیے اسکي شعاعیں آهني دیواروں سے بھي مستور نہیں هو سکتي نہیں : افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ ' فویل للقاسیۃ قلوبہم عن ذکر اللہ -

صراط مستقیم

اس نے روز اول هي سے اپنے لیے صرف ایک راہ اختیار کرلي ھے - پس اسکو اپنے اغراض و مقاصد کیلیے کسي لمبي چوڑي فہرست کي ضرورت نہ تھي ' جیسي کہ بہت سے لوگوں کو هوا کرتي ھے - وہ " علمی ' تمدني ' اخلاقي ' سیاسي ' ادبي ' اصلاحي ' وکذا وکذا " کو اپنے لوح پر لکھوانے کي ضرورت نہیں سمجھتا تھا - اس نے الہلال کي لوح کي جگہ صرف اپنے لوح دل پر ایک هي مقصد لکھہ لیا تھا ' یعنے " دعوۃ الی القران " یا " امر بالمعروف و نہي عن المنکر " اور یہ ایک ایسا چراغ هدایت اُسے میسر آگیا تھا ' جس سے اصلاح و دعوت کي هر شاخ کو وہ روشن کرسکتا تھا - پس اسکے لیے " تمدن ' معاشرت ' علم ' اخلاق ' اور سیاست " کے الفاظ بالکل بیکار تھے - کیونکہ اسکے پاس وہ تھا ' جس سے وہ اپنے عقیدے میں سب کچھہ حاصل کرسکتا ھے - پر جنکے پاس وہ نہیں ھے ' انھیں گھر گھر کي ٹھوکریں کھاني اور دروازے دروازے دریوزہ گري کرني پڑتی ھے ! : ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً ' فما لہ من نور ؟

امـــر بالمعـــروف و نہي عن المنكـــر

بارها گفتہ ام و بار دگر مي گویم

آپ تکرار بیان سے مکدر نہوں کہ اعلان صداقت میں کبھی بھی ندرت نہیں هوتی ' بلکہ صرف تکرار و اعادہ هی هوتا ھے - جو چیز نئی ھے ' اسکی جدت سے لطف اُٹھائیے ' لیکن صداقت جو ایک هی ھے ' اور همیشہ سے ھے ' اسکے اعلان و دعوت میں جدت و ندرت کہاں سے آئیگي ؟ سوا اسکے کہ بار بار دهرائی جاے ' اور ایک هی بیج کی مختلف موسموں میں بار بار تخم ریزي هو - شاید کسی وقت زمین اُسے قبول کرلے اور برگ و بار و شجر و اثمار سے مالا مال هوجاے :

ما طفل کم سواد و سبق قصہ هاے درست
صد بار خواندۂ و دگر از سر گرفتہ ایم

قران کریم میں ایک هی بات کا بار بار اعادہ کیا گیا ھے - اسکی علت پر تدبر کیجیے کہ کیا تھی ؟ فرمایا کہ :

أنظر کیف نصرف الایات لعلهم یفقهون (۱۶ :)	" دیکھو ' هم اپنی آیتوں کو کس کس طرح پھیر پھیر کر مختلف صورتوں اور مختلف اطراف و نتائج کے ساتھہ بیان کرتے هیں تا کہ لوگ سمجھیں اور عقل و بصیرت حاصل کریں "

فضل الهی نے روز اول هی سے اس عاجز کی زبان پر " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کا لفظ جاري کردیا ھے ' وا وکرہ

مقالات

فاتحة السنة الثانية

المجلد الثالث

مباش غمزدہ عرفي کہ زلف قامت دوست
جزاے همت عالي ر دست کوتہ ماست

(۲)

تمثيل حيات انساني

الهلال کي دو ششماهی جلديں ختم هوگئيں ' اور اب تيسري کا آغاز هے - يعنی اسکی اشاعت پر کامل ايک سال گذر گيا ' اور اس جلد سے اپني عمر کے دوسرے سال ميں قدم رکھتا هے -

انسان کی حيات شخصي ' اس ارتقا آباد عالم کي هر شے کيليے ايک بهترين تمثيل هے - وہ پيدا هوتا هے ' طفوليت کے عهد ابتدائي کے بعد سن شعور ميں قدم رکهتا هے ' پهر زندگي کے بهترين دور قوی ' يعنے جواني سے گذرتا هے - آخر ميں جب اسکي ترقی عهد کمال تک پهنچ جاتی هے ' تو پهر پردۂ عدم ميں مستور هو جاتا هے کہ جهيں سے اسکا ظهور بهي هوا تها :

الله الذي خلقكم من ضعف ' ثم جعل من بعد ضعف قوة ' ثم جعل من بعد قوة ضعفا و شيبه ' يخلق ما يشاء و هو العليم القدير (۳۰ : ۴۳)	" الله هي وہ حکيم و قدير هے ' جسنے تم کو کمزور حالت ميں پيدا کيا ' پهر طفوليت کي کمزوري کے بعد جواني کي طاقت و توانائي عطا فرمائي - پهر طاقت کے بعد دوبارہ ضعف و نقاهت اور بڑهاپے کي کمزوري ميں ڈالديا - وہ جس حالت کو چاهتا هے ' پيدا

کرديتا هے - اور وہ تمهارے تمام حالتوں سے واقف اور هر حالت کا ايک اندازہ کردينے والا هے "

يهي حالت دنيا ميں هر شے کي هے - آغاز و انصرام ' اور ارتقا و انحطاط کے قانون طبيعي کے اثر سے کوئي حيات جسماني و غير جسماني خالي نهيں -

ليکن با ايں همہ ' هر آغاز اپنے اندر وسط و انتها کيليے آثار رکهتا هے ' اور هر بيج جو سطح خاک سے سر نکالتا هے ' بتلا سکتا هے کہ اسکا مستقبل کيسا هوگا ؟ انسان کي حيات شخصي کا ابتدائي عهد ايک متشکل و متحرک مضغۂ گوشت سے زيادہ نهيں هوتا - اسکي تمام جسماني و دماغي قوتيں پردۂ خفا ميں مستور هوتي هيں ' اور اسکے قواء حيات اس درجہ ضعيف هوتے هيں کہ انکي هستي وجود و عدم کے درميان معلق نظر آتی هے - تاهم ' انهي ميں ايسے آثار و علائم بهي هوتے هيں ' جو اپنے مستقبل کي نسبت پيشين گوئي کردیتے هيں ' اور صاحبان فراست و توسم (۱) کيليے اُن ميں بهت سي بصيرتيں پوشيدہ هوتي هيں :

ان في ذالك لايات للمتوسمين (۱۵ : ۷۵)	بيشک ' اسميں بهت سي نشانياں هوتي هيں ' صاحبان فراست کيليے -

دعوت و اصلاح

يهی حال هر اصلاح و عمل کي دعوت ' اور هر ارشاد و هدايت کي تحريک کا هوتا هے - گمراهيوں کے بعد جب کبهي هدايت کا ظهور هوا هے ' تاريکيوں کے بعد جب کبهي روشني چمکي هے ' شيطاني قوتوں کے تسلط کے بعد جب کبهي سلطان الهی کا تخت بچها هے ' تو اسکي ابتدا هميشہ ايسی هي هوئی هے - وہ مثل ايک طفل ضعيف کے پيدا هوتی هے - اسپر بهي ابتدائی عهد ضعف و نقاهت کا گذرتا هے ' جبکہ اسکا وجود حيات ابتدائي کا ايک ضعيف ترين نمونہ هوتا هے - اسکا ظاهري جسم بهي ايک طفل شيرخوار کي طرح صغير و حقير هوتا هے ' اور اسکی تمام باطنی قوتيں اور طاقتيں ايک مضغۂ گوشت کے اندر پوشيدہ هوتی هيں - ليکن اسکے بعد پهر وہ بڑهتی هے اور پهيلتی هے ' اسکي پوشيدہ قوتيں اُبهرتی هيں ' اسکی مخفی طاقتيں ظاهر هوتی هيں ' اور اسکے جسم و قوی ميں حيرت انگيز اور سريع السير نشو و نما هونے لگتا هے - يهاں تک کہ ايک زمانہ آتا هے ' جب وہ دعوت صداقت کا طفل شيرخوار ' جو اپني زندگی کيليے دوسروں کا محتاج تها ' جسميں صورت اور حرکت کے سوا اور کوئی انسانی قوت نماياں نہ تهی ' جسکا قد حقير ' اور جسکا جسم کمزور و صغير تها ' ايک طويل القامة ' عريض الكتفين ' قوي البنيه ' شديد الباس ' اور داراے قواء گوناگوں و بوقلموں ' و خصائص و خصائل عجيبہ و غريبہ بنکر ' ايک عظيم الشان آيۂ قدرت و حکمت الهيہ هو جاتا هے :

و لقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ' ثم جعلناه نطفة في قرار مكين ' ثم خلقنا النطفة علقة ' فخلقنا العلقة مضغة ' فخلقنا المضغة عظاما ' فكسونا العظام لحما ' ثم انشاناه خلقا اخر ' فتبارك الله احسن الخالقين - (۲۳ : ۱۵)	" اور هم نے انسان کو جوهر گل سے بنايا ' پهر هم نے اسکو مادۂ حيات کي صورت ميں ٹهہرنے کي جگہ دي ' پهر اس مادہ کو ايک لوتهڑا سا بنا ديا ' پهر اس لوتهڑے کو ايک مضغہ کي شکل ميں بدلديا ' پهر اسميں هڈياں پيدا هو گئيں ' اور هڈيوں پر گوشت چڑهگيا - ان تمام مراتب تخليق کے بعد ' اخر کار اسے بالکل ايک دوسري هی مخلوق بنا کر کهڑا کر ديا - پس سبحان الله ! کيسی عجيب خدا کي قدرت و حکمت هے '

جسکي تخليق بهتر سے بهتر اور احسن سے احسن تخليق هے ! ! "

اختلاف نشو و ارتقا

پهر جسطرح مختلف طفوليتوں کا اُٹهان مختلف قسم کا هوتا هے ' اور نشو و نما اور رفتار عروج و ارتقاء کي حالت بهي يکساں نهيں هوتي - اسي طرح تحريک و دعوت کے نشو و ارتقا کي حالتوں ميں بهي اختلاف هوتا هے - تم نے بعض بچوں کو ديکها هوگا کہ ابتدا هی سے ضعيف و نزار هوتے هيں ' يا ذهن و قوی کی تيزي و حدت کا کوئي ظهور انکي بد و طفوليت ميں نهيں هوتا -

(۱) توسم کے معنی فراست کے هيں - احاديث ميں بهي آيا هے ان لله تعالى عباداً يعرفون الناس بالتوسم (منه)

اسرار اسلام

الحريــــة في الاســــلام

نظــــام حكـــومـــة اســـلاميـــه

و امرهـــم شوری بینهـــم (۴۲ : ۳۶)

(۲)

جبلــه بن ايهـم الغســـاني

جبله بن ايهم غساني ايک عيسائي شاهزادے نے عهد فاروقي ين اسلام قبول کيا تھا - طواف کعبه کے موقع پر اوسکي چادر کا ايک نه ايک شخص کے پانوں کے نيچے آگيا - جبله نے اوسکے منهه پر ک تھپڑ کھينچ مارا - اسنے بھي برابر کا جواب ديا - جبله غصه سے بيتاب وگيا اور حضرت عمر کے پاس آکر شکايت کي - آپنے سنکر کہا که نے جيسا کيا تھا ' ويسی هی اوسکي سزا بھي پائی - اسنے کہا:

" همارے ساتھه کوئي گستاخي کرے تو اوسکي سزا قتل هے "

مگر حضرت عمر نے فرمايا :

" هاں ' جاهليت ميں ايسا هي تھا ' ليکن اسلام نے شريف ذليل اور پست و بلند کو ايک کرديا "

جبله اس غدر ميں پھر عيسائی هوگيا اور روم بھاگ گيا ' ليکن خلفۂ اسلام نے مساوات اسلامي کي قانون شکني گوارہ نکي -

خود آنحضرت کا اسوۂ حسنه

مساوات قانونی کو چھوڑکر اسلام کي عام طرز مساوات پر غور نا چاهيے - آنحضرت تمام مسلمانوں کے آقا اور سردار تھے ' تا هم ب نے عام مسلمانوں سے اپنے ليے - کبھی کوئي زيادہ امتياز نهيں چاها -

ايک سفر ميں کھانا پکانے کيليے صحابه نے کام تقسيم کر ليے ' و جنگل سے لکڑياں لانيکي خدمت سرور کائنات نے خود اپنے ہمه لی !

حضرت انس دس برس خدمت نبوي ميں رهے - ليکن اونکا ان هے که اس مدت طويل ميں ميں نے جتني خدمت آپکي ي ' اوس سے زيادہ آپ نے ميري کي - مساوات کا يه عالم تھا ه " ما قال لي في شي لما فعلت ؟ " يعني تحکمانه کام لينا يا جھڑکي دينا تو بڑي بات هے ' کبھي آپنے اتنا بھي نه کہا که فلاں م يوں سے يوں کيوں کيا ؟

غلام اور آقا

ايک صحابی نے اپنے غلام کو مارا تو آپ نے فرمايا :

" يه تمهارے بھائی هيں ' جنکو خدا نے تمهارے هاتھه ميں ديا - جو خود کھاؤ - وہ انکو کھلاؤ ' جو خود پهنو ' وہ انکو پهناؤ "

اسلام نے نهايت شدت کے ساتھه اس سے روکا که کوئي انسان کسی دوسرے انسان کو ' خواہ وہ کيسا هي ادني درجه کا کيوں نه سمجھا جاتا هو ' " غلام " اور " باندي " کہے ' کيونکه سب خدا هی کے غلام هيں - اسی طرح غلاموں کو فرمايا که اپنے مربيوں کو آقا نه کهيں که مساوات اسلامی ميں اس سے فرق آتا هے -

ايک بار ايک صحابی نے آنحضرت کو ان الفاظ سے خطاب کيا که " اے آقاے من " آپ نے فرمايا : " مجھکو آقا نه کهو - آقا تو ايک هی هے ' يعنی خدا "

صحابه کا طرز عمل

خلفاے راشدين جو تعليم اسلامی کے زنده پيکر تھے ' اونکا بھی هميشه يهی طرز عمل رها - حضرت عمر اور انکا غلام سفر بيت المقدس ميں باري باری سے سوار هوتے تھے - بيت المقدس کے جب قريب پهونچے تو غلام کی باري تھی - غلام نے عرض کيا که آپ سوار هوں که شهر نزديک آگيا - آپ نے نمانا ' اور آخر خليفۂ اسلام بيت المقدس ميں اسطرح داخل هوا که اوسکے هاتھه ميں اونٹ کي مهار تھی ' اور اونٹ پر اسکا غلام سوار تھا ! ! حالانکه يه وہ وقت تھا ' جب که تمام شهر خليفۂ اسلام کی شان و عظمت کا تماشا ديکھنے کيليے امنڈ آيا تھا - يه واقعه مشهور هے - تفصيل کی ضرورت نهيں -

واقعۂ اجنادين ميں رومي سپه سالار نے ايک جاسوس مسلمانوں کے دريافت حال کيليے معسکر اسلام ميں بھيجا - جاسوس اسلام کے ان سچے نمونوں کو ديکھکر جب واپس آيا ' تو رومی سپه سالار سے ايک تحير کے عالم ميں بول اٹھا :

هم با لليـل رهبـان	يه لوگ راتوں کو استغراق عبادت ميں
و با لنهـــار فرســان -	راهب هوتے هيں مگر دن کو شهسوار - اگر
لو سرق ابن ملکهـم	انکا شاهزادہ بھي چوري کرے تو هاتھه
قـطعــوہ ' و اذا	کاٹ ڈاليں ' اور اگر زنا کرے تو اسے بھی
زنـــي رجمـــوہ	رجم کريں

خصائص مسلم کی يه اصلی تصوير تھی !

مساوات قانوني کي ايک مثال وحيد

قبيلۂ مخزوم کي ايک عورت چوري ميں ماخوذ هوئي - قريش نے رسول الله صلی الله عليه وسلم سے سفارش کرنے کيليے حضرت اسامه کو آمادہ کيا ' جنکو آپ بهت عزيز رکھتے تھے - ليکن جب اس واقعه کے متعلق اسامه نے آپ سے سفارش کي ' تو آپنے لوگوں کو جمع کرکے فرمايا :

انمـا اهلـک الذين	اے لوگو ! تم سے پهلے قوميں اسليے هلاک
قبلکم ' انهـــم کانوا اذا	کي گئيں که جب ان ميں سے کوئي
سرق فيهـم الشريف '	بڑا آدمي چوري کرتا تھا (چوري کا
ترکوہ ' و اذا سرق فيهم	ذکر صرف خصوصيت واقعه کي بنا پر هے
الوضيـع ' اقاموا عليه	ورنه اس سے مراد عـام جرائم هيں)
الحد ود - ايم الله ' لو ان	تو لوگ اوسکو چھوڑ ديتے تھے ' پر جب

المنافقون المفسدون ، و المعتدون المارقون - و یابی اللہ الا ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون -

یہ کاروبار الہیہ کا وہ مقصد وحید ہے کہ دنیا میں شریعتوں کا ظہور اسی لیے ہوا ، نبیے متبعین اور ائمہ و خلفا کی زندگیاں اسی غرض سے مقدس کی گئیں ، صداقتوں نے علم اسی کے اعلان کیلیے لہراے ، تاریکیوں میں روشنی کے منارے اسی کے واسطے ظلمت ربای عالم ہوے ، اور حق و ہدایت کے معبد جب کبھی تعمیر ہوے تو اسی کے نام پر پکارے گئے -

یہ ایک تلوار ہے ، جسکو اللہ کا ہاتھ چمکاتا ہے ، تاکہ شیطان اور اسکی فوجوں کو خاک و خون میں لوٹاے - یہ ایک عالم حقانیت ہے ، جو اللہ کے مخفی ہاتھوں سے بلند ہوتا ہے ، تاکہ شیطان آباد ضلالت میں اللہ کی حکومت کا اعلان کردے - یہ نصرت و فتح مندی کی ایک جنود مخفی ہے ، جسکو خدا اپنے بندوں کے تابع کردیتا ہے ، تاکہ وہ ضلالت و مفاسد کے شیاطین سے حرب و قتال کریں ، اور انکی پھیلائی ہوئی خباثت سے اسکی زمین کو پاک کردیں - یہ شہنشاہوں کی سی عظمتوں اور ملکوں اور قوموں کی سی طاقتوں کا ظہور ہوتا ہے ، تاکہ جو پرستاران ابلیس اللہ کی جلال صداقت کی تحقیر کرتے ہیں ، انکو اللہ کی عزت کی خاطر ذلیل و رسوا کرے ، انکے مغرور سروں کو اپنی جبروت حق و صداقت کے پانوں سے ٹھوکر مارے اور ظالمانہ روندے ، انکے مظلم و تاریک سینوں کو اعلان و ارشاد کے نیزہ ہاے بے امان سے چھلنی کردے ، انکے دعوا ہاے باطلہ و اعتقادات کاذبہ کی بڑی بڑی عمارتوں کو ، جنکی بنیادیں شیطان کے ہاتھوں سے محکم ، اور جنکی محرابیں ارواح خبیثہ کی پرواز سے بلند کی گئی ہیں ، یکسر مسمار و منہدم کردے -

انسانی استبداد و استعباد کے وہ مہیب دست ، جنہوں نے اپنی غلامی کی زنجیروں سے خدا کے بندوں کو جکڑدیا ہے ، اور جنکی قوۃ شیطانیہ کے مظاہر کبھی حکومتوں کے جبر و تسلط کی صورت میں ، کبھی دولت و مال اور عز و جاہ کے غرور میں ، کبھی جماعتوں کی حکمرانی اور رہنمائی کے ادعا میں ، اور کبھی علم و فضل اور زہد و تقوی کے گھمنڈ میں ، غرضکہ مختلف شکلوں اور مختلف ناموں سے اللہ کے بندوں کو اللہ سے چھیننا چاہتے ہیں ، درحقیقت ارض الہی پر طغیان و فساد کا اصلی منبع ، اور شر و فتن کا حقیقی سرچشمہ ہیں پس خدا ، جو صداقت کی پرورش کرنے والا ، اور باطل کو اسکی مرادوں میں ناکامی بخشنے والا ہے ، کبھی بھی اپنے قدرت کی نیرنگیاں دکھانے سے غافل نہیں ہوتا - وہ اعلان حق اور قیام امر کیلیے ہمیشہ ایک یکساں اور غیر متغیر قانون کے ماتحت صداقتوں کو ظاہر کرتا ، اور اسکے ذریعہ اپنی عظمت و جبروت سے علو و رفعت بخشتا ہے - تا حق و باطل میں معرکۂ قتال گرم ہو - جنود الہی اور جنود شیطانی باہم صف آرا ہوں - تلواریں چلیں ، اور نیزوں کے سرے دل و جگر میں اتریں - بالآخر جب حوصلے نکل جائیں ، ہمتیں ختم ہوجائیں ، غرور اور گھمنڈ کی حسرتیں ایک ایک کرکے پوری ہو رہیں ، اور نسلیں اپنی ساری طاقت کو آزمالے ، تو پھر بالآخر جس طرح کہ ہمیشہ ہوا ہے قدرت الہی کو فتح ہو ، امر بالمعروف کی چھینی ہوئی حکومت پھر واپس آجاے ، اور یہ نصرت عظیم اور فتح مبین حق و صداقت کیلیے ایک کھلی ہوئی نشانی ہو :

ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا — " اور ہم نے اپنے جن بندوں کو
المرسلین ، انہم لہم المنصورون — ارشاد و ہدایت کیلیے لوگوں کی
و ان جندنا لہم الغالبون — طرف بھیجا ، انکی نسبت پہلے
(۳۸ : ۱۷۱) — ہی دن سے ہمنے کہدیا ہے کہ
ہماری تائید و نصرت سے یقیناً وہی فتح یاب و مظفر ہونے والے ہیں اور بیشک ہماری ہی فوج سب پر غالب آکر رہیگی "

ظہور و ورود ! !

شریعت الہی ایک ہے ، اور صداقت کے بہت سے نام ہوں مگر اسکا وجود ایک سے زائد نہیں - و للہ درما قال :

عباراتنا شتی و حسنک واحد ،
و کل الی ذاک الجمال یشیر !

پس صداقتوں کا ظہور ہمیشہ یکساں ہوا ہے ، اور خواہ وہ کسی نام سے ظاہر ہوی ہوں ، مگر اسی امر بالمعروف کی حقیقت میں داخل ہیں - حضرت ابراہیم نے کلدانیوں کا بت خانہ توڑا ، حضرت موسی نے فرعون کی شخصی حکمرانی کے ظلم و استبداد کا بت اور بنی اسرائیل کی غلامی کی زنجیریں توڑیں -

پس چونکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھی ایک حقیقت ہے ، جو حقائق نبوت سے ماخوذ اور اسی کے فیضان جاری کا اقتباس ہے ، اسلیے اسکے متبعین کی سنت بھی ہمیشہ ایسی ہی رہی ہے ، اور ہمیشہ ایسی ہی رہیگی - وہ ہر باطل پرستی کا استیصال کرنا چاہتی ہے ، جو مرضات الہیہ کے خلاف ہو ، خواہ اسکا نام دنیا نے سیاست رکھا ہو ، خواہ مذہب ، اور خواہ تم اسکو اخلاقی اباطیل سے موسوم کرو خواہ تمدنی سے ، مگر جب کسی تاریکی کے مقابلے میں روشنی چمکے ، جب گمراہیوں کی رات کے بعد صداۓ ہدایت کا آفتاب طلوع ہو ، اور جب شیطان کی خوشیوں کی جگہ خداے رحمان کی خوشیوں کی پکار ہو ، تو تم یقین کرو کہ وہ صداقت ، ہمیشہ آیا کرتی تھی ، آگئی - وہ جمال ہدایت و سعادت ، جس نے سخت سی سخت تاریکیوں میں اپنے چہرۂ منور کو بے نقاب کیا تھا ، اب پھر نظارہ گیان حقیقت کیلیے بے نقاب ہوگیا ، اور خداے قدوس و قیوم نے " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کی سنت مرسلین و صدیقین کو پھر از سر نو زندہ کردیا : و من یطع اللہ و الرسول ، فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین ، و حسن اولئک رفیقا (۴ : ۷۱)

یں امیر معاویه کے نائب نے مکر و خدع سے کام لیا تھا' اور قوم
ھوکا دینا چاہا تھا -

حضـــرت امیر کي تصـــریح

امیر معاویه نے حضرت علیه السلام کو لکھا تھا که تمکو خلیفه
ں نے بنایا ؟ حضرت جواب میں فرماتے هیں :

با یعنی القوم الذین
ـوا ابا بکر و عمـر و
ثمان ' وعلي ما بایعوهم
ه ' فلـم یکن للشاهد
یختار ' ولا للغائب ان
- و انما الشـــوری
مهـاجرین والانصـــار
ن اجتمعوا علی رجل
سموه اماماً ' کان ذلك
ی ' فـان خرج من
ر هم خارج بطعـــن
بدعة ردوه الی مـا
رج منه ' فان ابی قاتلوه
ی اتبـــاعـه غیـــر
بیـــل المـــومنین -
نـهـــج البـــلاغـه
- ۲ - ص - ۷ - مصر)

جس قوم نے ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعـت کي تھی' اور جن شرائط پر بیعت کی تھي ' اوسی نے ' اونھی شرائط پر میري بھی بیعت کي - جو مجلس انتخاب میں موجود هو اوسکو حق نہیں که اپنی راے پر اڑا رھے ' اور جو غیر حاضر هو اوسکو حق نہیں که اپنی غیر حاضري کی بنا پر انتخاب عام کو رد کردے - حق مشورہ مهاجرین و انصار کو ھے ' اگر وہ کسی ایک شخص پر متفق الراے هوجائیں اور اسکو امام مقرر کردیں تو یه اونکی رضاے عام پر دال ھے ' پس اگر کوئی اوسکی متفق علیه راے سے کسي طعن یا بدعت کے سبب سے علحدہ هو تو اونپر واجب هوگا که جس سے وہ علحدہ هوا اوسکے قبول پر مجبور کیا جاے - اگر وہ اب
ی نمانے تو اجماع راے مسلمین کي مخالفت کي بنا پر اوس
، جنگ کریں "

حقیقت یه ھے که جناب امیر نے ان چند فقروں میں انتخاب
لافت و جمهوریت کے تمام ارکان کی بہترین تفصیل کردی ھے '
ر ایسی تفصیل ' جس سے بہتر تفصیل آج بھی نہیں هو سکتی -

یزید کي خلافت سے انکار

امیر معاویه کے عامل نے جب یزید کي نسبت مدینے میں
خطبه پڑھا اور کہا که خلافت کیلیے امیر المومنین یزید حسب
سنت اسلام خلیفه هوتے هیں ' تو فوراً ایک مسلمان نے کھڑے هوکر
علانیه کہدیا که تم جھوٹے هو - اسلام سے اس استبداد اور وراثت
و کیا تعلق ؟ یوں کہو که وہ شاهان روم و فارس کیطرح پادشاہ
هوتا ھے ! یه واقعه تمام تاریخوں میں موجود اور مشهور ھے -

اس واقعه سے معلوم هوتا ھے که کسي رئیس کا تقرر اگر بشکل
انتخاب نہو تو وہ مسلمانوں کے نزدیک امام اسلام نہیں هو سکتا تھا'
بلکه قیصر و کسراے اسلام سمجھا جاتا تھا - آنحضرت نے اپني مشهور
حدیث میں اسي قسم کي حکومت کو " ملـک عضوض " فرمایا
ھے - اسي لیے حضرت عمر نے انتقال کے وقت اعلان فرما دیا
که میرے بیٹے عبد الله کا خلافت میں کوئي حصه نہیں -

بنـــو امیـــه

خلافت راشدہ کے بعد بنو امیه کا دور فتن و بدعات شروع هوتا ھے'
جنھوں نے نظام حکومت اسلامي کی بنیادیں متزلزل کر دیں - تاهم
جب اونھی میں قامع بدعت ' محیي السنة ' حضرت عمر بن عبد العزیز
پیدا هوے' تو گو حسب سنت " ملک عضوض " سلیمان بن عبد الملك
نے انہیں اپنا جانشیں مقرر کردیا تھا ' تاهم چونکه از روے شریعت اسلام
کسي امام کے نصب کے لیے اسقدر کافی نه تھا ' اسلیے انھوں نے
مسجد عـام میں فرما دیا : مسلمانو ! چونکه از روے اسلام تمهارے
انتخاب عام سے میرا تعین نہیں هوا ' اسلیے میں خلیفه نہیں
هوں - تمهیں حق ھے که میرے سوا کسی اور کا انتخاب کرلو -
انکے اصل الفاظ یه تھے :

ایها الناس انی ابتلیت بـهذا الامر مـــن غیر رای منی ولا طلبة ولا مشورة من المسلمین' و انی قد خلعت ما فی اعناقکـم من بیعـتی ' فاختاروا لانفسکم غیری -

لوگو ! میں اپنی راے اور خواهش اور مسلمانوں کے عام مشورہ کے بغیر امارت کے عذاب میں مبتـلا هوگیا هوں ' اسلیے میں تمکـو اپنی بیعت کے بار سے سبکدوش کردیتا هوں - اب تم اپني راے میں بالکل مختار هو - میرے سوا جسکو چاهو اپنا امام بنا لو -

طریق بیعت بقیۂ شوری ھے

جسطرح ارتقاے انساني کے بعد بھي گذشته اعضـاے اثریه کا
وجود باقي رہ گیا ھے ' بعینه اسیطرح گو بعد کي اسلامی حکومتوں
سے خصوصیات حکومت اسلامیه ایک ایک کرکے رخصت هوگئیں '
تاهم گذشته طرز حکومت کے بعض اعضاے اثریه کا وجود اب تک
باقي ھے - میري مراد اوس سے " بیعت " ھے - بیعت کے یهہ معنے
هیں که تمام افراد ملک اپنے اپنے حکام شہر کے دربار میں جمع
هوکر بادشاہ کي حکومت تسلیم کرلینے کا اقرار کریں ' اور دار
الحکومت میں بھي عہدہ داران کبار مثلاً وزرا ' سرداران فوج '
قضاۃ ' امرا و حکام ' اور اعیان بلد ' بادشاہ کے حضور میں اقرار
اعتراف حکومت و وعدۂ اطاعت کریں - دولت امویه ' دولت
عباسیه ' اور تمام اسلامي سلطنتوں میں همیشه اسپر عمل رها -
هندوستان کي دولة مغلیه کي تاریخ اسپر شاهد ھے - اور ترکی میں
هر نئے سلطان کی تخت نشینی کے بعد اولین دربار بیعت کا هوتا ھے -

فقہا و متکلمین

فقہا و متکلمین اسلام نے " امامت و حکومت " کي جو شرطیں
قرار دي هیں' ان سے بھي مسئله " انتخاب امام " پر روشني
پڑتي ھے - گو انھوں نے جو کچھه لکھا ھے وہ صرف حضرت ابوبکر و
عمر کے طریق انتخاب کو اصول قرار دیکر لکھا ھے ' تا هم انتخاب اور
شوری کو اصول اسلامی تسلیم کرتے هیں -

قاضي " ماوردي " المتوفي سنه ۴۰۵ لکھتے هیں :

الامامـة تنعـقد بوجهین : احدهما باختیار اهل الحل و العقد ' و الثـانی بعهـد الامـام من قبل - (الاحکام السلطانیه ص - ۵ - مصر)

خـلافت چند طریقوں سے منعقد هوتی ھے : ایـک تـو ملـک کے اهل الراے اشخاص کے انتخاب سے دوسـرے اس سے که امام سابق خود کسی کا نام متعین کردے

علامه " تفتازانی " شرح مقاصد میں لکھتے هیں :

و تنعقد الامامة بطرق : احدها ببیعة اهل الحل و العقد من العلماء و الروساء و وجوہ الناس - (بحث امامت)

خلافت چند طریقوں سے منعقد هوتی ھے : ایک یه که معزز بن قوم ' رؤسا ' اور علما وغیرہ اهل الراے اشخاص بیعت کریں -

سید سند اور قاضی عضد الدین مواقف و شرح مواقف میں
جو عقائد اهل سنت کی موثق ترین تصنیف ھے ' لکھتے هیں :

و انها (الامامة) تثبت بالنص من الرسول و من الامام السابق بالاجماع و تثبت ایضاً ببیعة اهل الحل و العقد عند اهل السنـة و الجماعة و المعتزلة و الصالحیة من الـزیدیـة (ص ۶۰۶)

خلافت' رسول اور امام سابق کی تعیین سے اجماعاً ' اور اهل حل و عقد ملک کی بیعت سے منعقد هوتی ھے' اهل سنت و جماعت ' معتزلـه ' اور صالحیۂ زیدیه کے نزدیک ایسا هی ھے -

فاطمة بنت محمد سرقت ' لقطعت یدها (بخاري الشفاعة في الحدود)	کوئی عام آدمي چوري کرتا تو اوسکو سزا دیتے - لیکن خدا کی قسم ' اگر محمد کي بیٹي فاطمه بهي چوري کرتي تو اوسکے هاتهه بهی ضرور کاٹے جاتے -

یه هے اسلام کي فرماں روائي کي اصلي تصویر ' اور یه هے زرہ مساوات کي حقیقي تعلیم ' جسکے ساتهه اعمال نبوت کا اسوۂ حسنه بهي پیش کردیا گیا تها - یه سچ هے که انقلاب فرانس نے یورپ کو استبداد و تسلط اور امتداز افراد سے نجات دلائي ' اور اس نے معلوم کیا که هر انسان بلحاظ انسان هونے کے انسان هے ' اگرچه وہ سرپر تاج ' اور هاتهه میں عصاۓ حکومت رکهتا هو - لیکن با ایں همه آج بهي ' جبکه تمام یورپ سے شخصي فرماں روائي کا جنازہ اٹهه چکا هے ' جبکه قانون کي عزت سب سے بڑہ کر سمجهی جاتي هے ' جبکه مساوات و ازادي کے ناغلوں سے اسکا گوشه گوشه گونج رہا هے ' ایک نظیر بهي ایسی پیش کي جا سکتی هے ' جسمیں فرماں رواۓ وقت نے ایسے صاف اور سچے لفظوں میں مساوات انساني کا اعلان کیا هو ' اور خود اپنے اوپر اسکا نمونه پیش کرنے کیلیے آماده هو ؟

انگلستان میں بادشاہ قانون کا تابع بیان کیا جاتا هے ' اور امریکه و فرانس میں پریسیڈنٹ ایک عارضی مشورہ فرماۓ حکومت سے زیادہ نہیں ' لیکن اگر واقعات و نظائر کے جمع کرنے پر متوجه هوں تو صدها واقعات پیش کیے جا سکتے هیں ' جس سے ثابت هوتا هے که دنیا نے اس دور مدنیة و آزادي میں بهي اعلے و ادنی اور بادشاہ و رعایا کا ویسا هی فرق قائم رکها هے ' جیسا که هندوستان میں (منو) کے زمانے میں تها ' یا دور مظلمه کي ان انساني پرستش گاهوں کے عهد میں ' جس کو آج تاریخ لعنت و نفرین کے ساتهه یاد کرتي هے !

هم کو یورپ کی ان عدالتوں کا نشان دو ' جهاں بادشاہ وقت ایک معمولی فرد رعایا کے دعوے کی جواب دهی کیلیے آکر کهڑا هو ' کیونکه هم نه صرف مدینے کی اس ساده عدالت کدۂ مسجد هی میں ' بلکه دمشق اور بغداد کے پر شوکت عدالت خانوں میں بهی ایسا هی دیکهه رهے هیں - همکو وہ قانون بتلاؤ جس نے چوري کی سزا سپاهی کے لڑکے کی طرح ' بادشاہ کی لڑکی کو بهی دینی چاهی هو ' کیونکه عرب کے اس قدوس بادشاہ کا اعلان هم پڑهه رهے هیں ' جو بادشاهتوں کو مٹانے کیلیے آیا تها -

کیا آج بهی قانون عملاً ادنی و اعلی میں تمیز نہیں کرتا ؟ کیا کل کی بات نہیں هے که انگلستان میں ایک مدعی کے جواب میں پارلیمنٹ نے اعلان کردیا تها که بادشاہ عدالت میں حاضر نہیں هوسکتا ؟ اور نه کوئی اعلی سے اعلی عدالت اسکے نام سمن جاري کرسکتی هے ؟ یه اعلان هی نہیں هے بلکه قانون هے ' کہ واضع قانون نے با ایں همه ادعاۓ مساوات ' بادشاہ کو عدالت کی حاضري سے بري اور مستثنی کردیا هے ! !

صدیوں کی جد و جهد کے بعد دنیا کا آج حاصل حریت اس سے زیاده نہیں ' پهر وہ دعوت کیسی مقدس و محترم ' اور وہ مؤید من الله هاتهه کیسا عظیم و جلیل تها ' جس نے چهٹی صدي کی تاریکی میں حقیقي حریت و مساوات انسانی کا چراغ روشن کیا ' اور اعلان کردیا که :

" لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدها " !
صلے الله علیه و علی آله و صحبه و سلم !

خلیفۂ اول کا اعلان

اور مساوات کا تخیل عمومی

حضرت ابو بکر نے خلافت کی جو پہلی تقریر کی تهی اوسکے حسب ذیل فقرے پڑهو :

و ان اقواکم عندي الضعیف حتی اخذ له بحقه ' و ان اضعفکم عندي القوي ' حتی آخذ منه الحق (ابن سعد ج ۳ ص ۱۲۹)	تم میں جو قوی هے وہ میرے نزدیک ضعیف هے ' یہاں تک که میں اوس سے حق وصول کروں - اور جو ضعیف هے وہ قوي هے ' تا آنکه میں اوس اوسکا حق نه دلوا دوں -

اس مساوات کی تعلیم نے پیروان اسلام کے قلب و دماغ کو حریت و مساوات کے تخیل سے لبریز کر دیا تها - فارس کی لڑائی میں جب مغیرہ بن شعبه ایرانی سپه سالار کے پاس سفیر بنکر گئے اور تخت پر اس کے برابر بیٹهه گئے ' تو درباریوں نے یه سوء ادب دیکهکر تخت سے اتار دیا تها - اسپر اونکے منه سے کس بیساختگی کے ساتهه یه الفاظ نکلے هیں :

انا نحن معشر العرب لا یتعبد بعضنا بعضا (طبري ص : ۱۰۸)	هم مسلمانوں میں تو ایک دوسرے کو غلام سمجهنے کا دستور نہیں هے یه تمهارا کیا حال هے ؟

امتداد زمانه نے خصوصیات اسلام بہت کچهه مٹادیے تاهم اس واقعه سے کون انکار کرسکتا هے که آج بهی مهذب ترین ممالک میں سیاہ و سپید قومیں اپنی عبادت گاهوں میں ایک دوسرے کے ساتهه صف میں نہیں بیٹهه سکتیں ' لیکن مساجد اسلامیه میں ایک ادنی ترین مسلمان ایک امیر الامرا بلکه شاہ افغانستان کے پہلو به پہلو کهڑا هوتا هے ' اور کوئی اوسکو اپنی جگه سے هٹا نہیں سکتا - کیا ان تعلیمات و واقعات کے بعد بهی کہا جا سکتا هے که اسلام معبر مساوات نہیں ؟ اور اس بارے میں وہ آج یورپ سے درس حریت لینے کا محتاج هے ؟

نظام جمہوری کا تیسرا رکن :

امام یا خلیفه کا تقرر انتخاب عام سے هو ' اور دوسروں پر حقوق میں اوسکو کوئي ترجیح نہو -

اس مبحث کو هم دو حصوں میں بیان کرینگے :

(۱) تاریخ شاهد هے که خلفاۓ راشدین میں سے کسی کا تقرر بحق وراثت یا باستبداد راۓ نہیں هوا بلکه مجمع عام میں مهاجرین و انصار کی کثرت راۓ سے (جو بمنزلۂ ارکان خاص تهے) اور عام مسلمانوں کے قبول سے هوا (جو بمنزلۂ ارکان عام تهے) - حضرت ابو بکر کا انتخاب نشستگاہ بنو ساعده میں حضرت عمر کی تحریک ' مهاجرین و انصار کی تائید ' اور عامۂ مسلمین کی پسندیدگي سے هوا - حضرت عمر کا انتخاب حضرت ابو بکر کی تحریک ' مهاجرین و انصار و عامۂ مسلمین کی تائید و قبول سے هوا - حضرت عثمان کو عبد الرحمن بن عوف وغیرہ کی ایک مجلس نیابی کے انتخاب اور عام اهل مدینه کے مشورہ سے خلیفه بنایا گیا - اسی طرح حضرت امیر اهل مصر و اهل مدینه کی تجویز و قبول سے خلیفه منتخب هوئے -

حضرت عمر نے تو صاف فرما دیا " لا خلافة الا عن مشورة " (کنز العمال ج - ۳ ص ۱۲۹) یعنی خلافت صرف عام مشورہ سے طے هو سکتي هے ' شریعت میں اسکے تعین کا اور کوئی ذریعه نہیں -

واقعۂ تحکیم میں حضرت امیر علیه السلام اور امیر معاویه کي معزولي میں بهي قوم هی کي راۓ سے مدد لیني پڑي ' گو

ناموران غزوۂ بلقان

افان مات فانتم الخـــالـــدون ؟

مسلمانوں کے بحري کارنامے

به تذکـرۂ " حميـــديه "

دنيا ميں کيا کيا انقلاب هوے ' کيا کچهه تبديلياں پيش آئيں ' ر زمانه کي بے اعتنا پيشاني پر نه کبهي شکن آئي ' نه آنے کي يد هے - سلطنتيں مت مت گئيں - بنيں اور پهر بگڑيں - قوميں بں اور پهر ابهريں - نئے نئے تمدن قائم هوئے اور فنا هوگئے - ب کچهه هوا ' مگر زمانه کے اطمينـان و استقلال ميں ايک ذره بر بهي فرق نه آيا :

هزاروں اتهه گئے ' باقي وهي رونق هے محفل کي !

آج وه يورپ کے جنـگي بيڑه کو ديکهه رها هے ' اسکي بحري يڈيوں کا غلغله هے ' جهازوں اور جهاز رانوں کي استعداد حربي کا اره سامنے هے - ليکن کل اُسي کي نظرسے يه کيفيت بهي گذر چکي هے

خلافت راشده کا دور هے - حضـرت عثمان کا عهد خلافت هے رنر بحرين (علا بن حضري) نے اسلام ميں سب سے پہلے ايک ڑه مرتب کيا هے ' اور مسلمان بحري معرکے سرکررهے هيں - ير معاويه کے جنگي بيڑه ميں (بقول موسيو گستاولي بان) باره سو بازوں کے هولناک سلسلے نے ايک دنيا کو مبهوت و مرعوب رکها هے - عبد الملـک اور وليد بن عبد الملـک نے تونس ميں هازسا ي کے کارخانے (دار الصناعه) قائم کيے هيں - بني الاغلب بيڑه - جس ميں تين سو جنگي جهاز هيں - جنوبي اطاليا کو ير و زبر کر رها هے - مصري بيڑے کي تمام سواحل افريقه بلکه رپ تـک دهاک بند هي هے ' اور وه عظيم الشان کارخانۂ جهاز ازي قائم هے ' جسکي تفصيل (مقريزي) نے کئي جزوں ميں بيان ں هے - عبد المومن نے مراکش ميں جهاز راني اور بحري ـگ کي تعليم کے ليے ايک مدرسه قائم کر رکها هے ' جس ميں ں فن کا با قاعده درس هوتا هے ' اور مشق کرائي جاتي هے - لطان سليمان عثماني کي بحري طاقت سے دنيا لرز رهي هے - ور غود و باربروس نے تهلکه ڈال ديا هے - عملي مشق کے ليے علمي تابيں اس فن ميں تاليف هو رهي هيں ' جن کا تذکره کشف الظنون يں موجود هے -

زمانے نے مسلمانوں کے بحري کارناموں کے تمام دور ديکهے ' ظمت و جبروت کے يه تمام نظارے ايک ايک کرکے اُسکے سامنے سے زرے - خشکي اور تري ' دونوں پر انکو حکمراں و فرماں فرما پايا - ليکن روج کے بعد زوال ' اور بهار کے بعد خزاں ناگزير هے - جو آنکهيں هار کے عيش کدۂ گلزار کي شادابيوں کو ديکهه رهي تهيں ' پهر انهيں کهوں نے خزاں کي بربادیوں کو خشک پتوں ' اور بے برگ و بار تهنيوں کے المناک منظر ميں بهي ديکها : و تلک الايام نداولها بين الناس !

* * *

چراغ جب بجهنے لگتا هے ' تو ايک مرتبه اسکو چمکنے اور ابهرنے کي آخري مهلت ديدي جاتي هے - شايد چشم زمانه کيليے مسلمانوں کي بحري زندگي کا يه تيسرا منظر بهي شمع سحر کا آخري سنبهالا تها ' جو موجوده جنـگ کے واقعات ميں عثماني امير البحر (رؤف بک) نے جهاز (حميديه) کے ياد گار کارناموں سے دکها ديا هے !

جبکه موجوده جنـگ کے الم ناک خسائر بربادیوں اور ناکاميوں کي ايک ظلمت محيط تهي ' تو يکا يک تاريکي کا پرده چاک هوا ' اور بطل عظيم (رؤف بک) کے روے منور نے کاميابي کي ايک شمع روشن کر دي !

شايد هماري زندگي کے يه آخري مناظر هيں - زمانے کي آنکهوں نے يه منظر بهي ديکهه ليا - اگر يه بيمار مرگ کا سنبهالا تها ' تو خوش هيں که اسکي بيمار حرکت زندگي بهي ايسي تهي ' جو صحت و توانائي کو شرمنده کرتي تهي !

حميديه کي زلزله اندازي ' ناگهاني نمودداري ' اچانـک ظهور ' حريفوں کو ته و بالا کر ڈالنا ' نظروں سے غائب هوجانا ' پهونچنا ' اور پاني ميں آگ لگا دينا ' پهر دم کے دم ميں جا پهنچنا ' يکايک بيروت ميں نظر آجانا ' دن ميں بندرگاه سے کوئلا بار کرنا ' اور شب کو سواحل بلقان پر چهاپا مارنا ' ابهي ابهي يونان کے جهازوں کو غرق کرنا ' دوسرے هي لحظه ميں بے نشان هو جانا ' اور پهر دمشق و طرابلس کے سواحل پر دکهائي دينا ' يه سارے طلسم زمانے کي نظروں ميں پهرتے رهے - فانوس خيال ميں طرح طرح کي شکليں آئيں ' اور جاتي رهيں : کانه لم يکن شيأ مذکورا -

نمود اپني دکها وه گهڑي ميں ڈوب گيا

کہے تو مير بهي ايک بلبله تها پاني کا

رؤف بے - جن کا ابهي تذکره هوا هے - محمد مظفر پاشا رکن مجلس بحريۂ عثماني کے فرزند هيں - سنه ۱۸۷۱ ع ميں پيدا هوے ' زاد بوم خاص استنبول هے - اُنکو ابتدا هي سے بحريات کا مذاق تها ' اور يهي تعليم بهي انهيں دي گئي - تکميل کے بعد جهاز (مجيديه) ميں متعين هوے ' اور پهر کروزر (شوکت طورغود) ميں ترقي پائي - سنه ۱۹۱۱ ع ميں جزيرۂ ساموس کي بغاوت فرو کرنے پر (حميديه) کي افسري ملي ' يمن ميں عزت پاشا کي مدد کے ليے گئے اور نيکنامي کے ساتهه واپس آئے - جنـگ طرابلس کے موقع پر اطاليوں نے سمندر کے ناکے بند کر رکهے تهے ' مگر رؤف بک کي حيرت انگيز قابليت نے اِس بندش کي ذرا بهي پروا نه کي اور سامان حرب کي کافي مقدار طرابلس پهنچا دي - جنـگ بلقان ميں گو هلال کو خم کهانا پڑا ' مگر تاريخ ميں اُن کے سربلند کارنامے هميشه علو و رفعت کا سبق ديتے رهينگے - ترکي کے علاوه جو اُنکي

دوسري جگه اسي كتاب ميں مذكور هے :

"قوم كو حق حاصل هے كه كسي سبب سے خليفه كو معزول كرا دے - مثلاً اس سبب سے كه مسلمانوں كے حالات اور امور دين كے انتظامات و تدابير اسكے باعث خلل پذير هو جائيں ' جسطرح كه اوسكو (خليفه) كے تقرر و انتخاب كا حق امور اسلاميه كے انتظام و ترقي كيليے تھا ' اسي طرح معزولي كا بهي هے - اور اوسكي معزولي سے فتنه برپا هو تو پهر معزولي اور خلل احوال مسلمين ' ان دونوں ميں سے جسكا ضرر كم هو ' اوسكو برداشت كريا جائيگا "	وللامة خلع الامام و عزله بسبب يوجبه مثل ان يوجد منه ما يوجب اختلال احوال المسلمين وانتكاس امور الدين كما كان لهم نصبه و اقامته لانتظامها و اعلائها و ان ادى خلعه الى الفتنة احتمل ادنى المضرتين (ص - ۲۰۷)

عام كتب عقائد موجوده
اور نظام حكومة اسلاميه

يه موقعه نهيں كه ان تصريحات متكلمين و اصحاب عقائد كي نسبت زياده بحث كي جاے ' تاهم چند اشارات ضروري هيں :

(۱) كتب كلام و عقائد ميں اصل اصول شورى ' و اجماع امت ' و انتخاب امام ' و عدم تشخص و تعين شخصي كو صاف طور پر لكها هے ' اور گو اس سے انكا مقصد نظام حكومة اسلاميه كي تعبير نه تها بلكه زياده تر فريقانه بحث و جدل ' اور خلافة راشده كا اثبات ' تاهم اصول مشورة و جمهوريت كے اكثر مباحث اسكے ضمن ميں آگئے -

ليكن اسميں شك نهيں كه جس اهميت و وسعت كے ساتھ اس مسئلے كو كتب عقائد و كلام بل جميع مدونات اسلاميه ميں هونا چاهيے تها ' اور ايك ايسے اصولي اور بنيادي مسئله كيليے جس توجه و اعتنا كي ضرورت تهي ' اگر اسكو پيش نظر ركهيے ' تو نهايت درد و افسوس كے ساتھ كهنا پڑتا هے كه جو كچھ لكها گيا وه كافي نهيں ' اور جس نظر اهميت كا وه مستحق تها ' اس نظر سے عام طور پر ائمۂ اسلام و اساطين قوم نے اسے نه ديكها -

ليكن اس اعماض سے نفس مسئله كي اهميت كي تضعيف صحيح نهوگي ' بلكه در اصل يه حالت بهي عمل اور بهت سي حالتوں كے ' نتيجه هے بني اميه كے اس تسلط اور احاطۂ مستبده كا ' جس كے اثر سے همارے هر فن دائرہ متاثر هو اور بد قسمتي سے عقائد و كلام سے تو بهت سے گوشے هيں ' جسے اسكي صداے بازگشت آجتك آرهي هے - بني اميه اي سب سے پہلي بدعت ' اور اسلام و مسلمين پر اولين ظلم يه تها ' كه نظام حكومت اسلاميه كا تخته يكسر الٹ ديا اور خلافة راشدۂ جمهوريه صحيحه كي جگه ' مستبدۂ و ملك عضوض كي بنياد ڈالي - يه انقلاب بهت شديد تها ' اور بهت مشكل تها كه ملك كو اسپر راضي كيا جاے - صحابۂ كرام ابهي موجود تهے ' اور خلافة راشده كے واقعات بچے بچے كي زبان پر تهے ' اسليے اس احساس اسلامي كو مٹانے كيليے تلوار سے كام ليا گيا ' اور جس كے نور حق و معروف سے زبان كهولي ' اسكو زور شمشير و خنجر سے چپ كرا ديا گيا - رفته رفته احساس منقلب ' اور خيالات بدلے گئے ' اور حقيقت روز بروز مستور و محجوب هوتي گئي -

انكے بعد بني عباس آئے - اس ميدان ميں يه بهي انكے دوش بدوش تهے - تصنيف و تاليف اور تدوين علوم اسلاميه كا عروج هوا تو وه اثر مستقل موجود تها ' اور كام كررها تها - يه جو امام اور خليفه كے حق خلافت كيليے فسق و معصيت كو بهي مضر نهيں سمجهتے '

تو يه كتاب و سنت كا اثر تو نهيں هو سكتا ' جو " واجعلنا من المتقين اماما " كي دعا تلقين كرتا هے ؟ پهر اگر يزيد اور وليد كي خلافت صحت منوانا اس سے مقصود نه تها تو اور كيا تها ؟

(۱) ان تصريحات ميں تم ديكهتے هو كه انتخاب خليفه كيليے انتخاب عام و مشورۂ اهل حل و عقد كے ساتھ خليفۂ سابق كي تعيين كو بهي ايك شكل صحيح قرار ديا هے - در اصل اسميں حضرت عمر رضي الله تعالى عنه كے انتخاب كي مثال پيش نظر هے - ليكن غور كيجيے تو حضرت عمر كيليے گو حضرت ابوبكر نے تحريك كي ليكن اسپر تمام ارباب حل و عقد ' اور پهر عامۂ مسلمين نے پسنديدگي كا اظهار كيا ' اسليے وه بهي تعيين شخصي نهيں ' بلكه بمنزله انتخاب عام كے تها -

اس بنا پر نتيجه يهي نكلتا هے كه اسلام نے سوا انتخاب عام كے اور كوئي صورت تعيين خلفا يا ولي عهدي وغيره كي قرار نهيں دي هے ' اور اسليے كتب عقائد كي تقسيم و تعدد طرق نصب امام بالكل غير ضروري هے -

حضرات اماميه گو امامت و خلافت كيليے اجماع امت نهيں تسليم كرتے ' تاهم اونكا ايك فرقه (جاروديه زيديه) حق امامت آل حسن و حسين صلوة الله عليهما ميں محدود قرار دينے كے باوجود بهي آل طاهرين ميں سے ايك كا انتخاب حوالۂ شورى كرتا هے -

ان تشريحات كے بعد كون كهه سكتا هے كه اسلام ميں جمهوريت كا جزء اعظم يعني مسئله انتخاب مفقود هے ؟

س روپے خدام دولت کی بخشش و انعام کے نکل گئے' اور بقیہ میں یہ مراقبت رہي کہ ہفتہ میں ایک بار سالل اس عطیہ کے مصارف کرتا رہے' جس سے اندازہ یہ ہو سکے کہ روپیہ مصرف صحیح خرچ ہوتا ہے یا نہیں ؟

حال میں مسلمانان آسام کے لیے حکومت نے جو تعلیمي وظایف ور کیے ہیں' معلوم نہیں اس واقعہ سے اُس کی حیثیت کہاں ملتي جلتي ہے ؟

مسلمانوں کی تعلیمي حالت یوں تو ہر جگہ محتاج سعی مگر آسام کے مسلمان تو اس بارے میں بالکل ہی پسماندہ گئے گزرے ہیں - اسکولوں میں خال خال کچھہ مسلمان نظر آجائینگے' لیکن شاید اس نظریہ میں ملا بار کے الاصل موپلے اور حدود قطب کے اسکیمو اُن سے زیادہ بدتر ت میں' نہیں ہیں !

سالہا سال سے مسلمانان آسام اس کوشش میں تھے کہ سرکار تعلیمي وظایف ملیں تو یہ مشکل آسان ہو - عرضیاں دیتے ں حال کرتے' اور محضر بھیجتے ایک مدت گزر گئی تھی' ف کمشنر نے جب جب دورے کیے' یہي درخواست پیش ي رہي -

مختلف اوقات میں انجمن اسلامیہ نے سلہٹ میں' مسلمانوں نے چور ہاٹ میں' اور باشندگان ضلع گوالپاڑہ نے وبري میں جو ایڈریس دیے تھے' سب میں اس پہلو پر زور دیا تھا' سب نے آنریبل سر • آرچ ڈیل ارل سے مخصوص اسلامی ضروریات یم کے لیے گذارش کي تھي - مجلس وضع قوانین (لیجسلیٹیو کونسل) ں بھي اس مسئلہ کی تحریک ہوئی تھي' اور اس کے ساتھہ ل اچھوت ذاتوں کے لیے بھي سلسلہ جنباني کي گئی تھي-

---

آخر گورنمنت کے فیض رحمت میں طغیاني آئی اور ایک زمانہ کے پچھلے ہفتہ غیر مستطیع مسلمانوں کے لیے پچیس' اور اچھوت وں کے لیے اکیس وظایف کا اعلان ہوا • ان وظایف کے لیے شرط ہے کہ مستحق وظایف کا پہلے ناظر معارف (ڈائرکٹر سر رشتۂ تعلیم) نظر انتخاب امتحان لیگی' جس میں حسب معمول بہت سے ہ نا کام ثابت ہونگے - امتحان و اختبار کی مشکلیں انگیز کر کے خوش قسمت اپنی کامیاب اہلیت و استحقاق کا ثبوت بھي دینا ہنگے' اُن کیلیے یہ قید ہوگي کہ امتحان میٹریکولیشن کے پہلے یا کم م دوسرے درجہ میں پاس ہوے ہوں - ظاہر ہے کہ ایک پسماندہ بہت ہی پسماندہ صوبہ میں جہاں مسلمانوں کو تعلیم سے سپي ھي نہیں ہے' اور جن کو ہے بھی' اُن کے لیے تعلیمي سائل مفقود' اول و دوم درجہ کے کتنے کامیاب طلبہ مل گے ؟ لیکن اگر کسی سخت جاں نے (جو قدرۃ کسی مفلس اور بے طاعت گھرانے کا ممبر ہوگا) تمام مراحل طے بھي کر لیے تو اُس کو ملیگا ؟ یہي کہ کالج کے پچیس تیس روپیہ ماہوار مصارف کی ں میں گورنمنت سے اُس کو دس روپیہ ماہوار کا وظیفہ ملیگا ! ہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ جب پندرہ بیس روپیہ ماہوار ج تعلیم کا اُس سے تحمل ہی نہو سکیگا' تو پھر دس روپیہ کا لیہ کیونکر ملیگا ؟ لیکن اگر کوئی اس میں بھي پورا اُترا تو وظیفہ ں معمول کے مطابق اسکي بھي قید ہوگي کہ ضمیر اجازت دیتا نہیں' مگر ہر حال میں اپنے افسروں کو خوش رکھنے کے لیے دربار داري کرتا رہے !!

مُلاخ راہیں اگر اُس نے طے کر لیں: تو دو برس تک وظیفہ ملتا رہیگا -

مغرب اقصی

فرانس کو اپني جمہوري حکومت پر ناز ہے' اور واقع میں جمہوریت کا مبدء' تفاخر کي چیز ہے بھي - وہ حکومت' جس میں پادشاہي کو دخل نہو' جس نے کسي مخصوص خاندان میں حکمراني کی تحدید نکر دي ہو' جہاں ہر فرد رعیت کو فرماں روائي کي حد تک ترقي کر سکنے کے حقوق حاصل ہوں' جو اعلی و ادنی' سب کو ایک نظر سے دیکھتي ہو: اور سب پر ایک ھي قانون کا نفاذ فرض سمجھتي ہو' ایسي حکومت کو آیۂ رحمت نہ سمجھنا' حقیقت میں انسانکے لیے سب سے بڑی معصیت ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ آجکل کی دنیا میں کیا کسي ایسي حکومت کا وجود بھي ہے ؟ یورپ کی مثال خود یورپ میں اور خاص اہل یورپ کے لیے بے شبہہ موثر ہو سکتی ہے' مگر اکس ریز (Xrays) میں جو روشني ہوتی ہے' کیا کبھي اُس نے رت کي تاریکي بھي مٹائي ہے ؟

سنہ ۱۷۹۰ ع کے ابتدائي مہینوں میں جمہوریۃ فرانس نے ایک اعلان شائع کیا تھا کہ فرانسیسي قوم ملکي فتوحات کا دائرہ وسیع کرنے کي غرض سے اب کبھي جنگ نہ کریگي' اور نہ کسي قوم کی آزادي چھیننے میں اپني طاقت کو صرف ہونے دیگي - دوسرے سال (سنہ ۱۷۹۱ ع میں) جمہوریت کا جب قانون اساسي مرتب ہوا' تو اس اعلان کو بھي اُس کے ساتھہ شائع کیا گیا - بعد میں بہت سے تغیرات ہوے' بہت سي تبدیلیاں پیش آئیں' مگر اس دوران میں کوئي ترمیم نہوئي' اور قانون میں اس کا مفاد بدستور بر قرار رہا -

یہ تو زبان قول کي ایک بات تھي - زبان فعل کي یہ ادا ہے کہ سنہ ۱۸۵۲ ع سے الجزئر پر' اور سنہ ۱۸۸ سے تونس پر فرانس کا قبضہ ہے - الجزائر اور اُس کے ملحقات کا رقبہ تین لاکھہ مربع کیلومیٹر ہے - صحراے سودان کے علاقے بھي اسي ذیل میں شامل ہیں - تونس کي مساحت ڈیڑہ لاکھہ کیلومیٹر مربع ہے - اس پانچ لاکھہ پچاس ہزار مربع کیلومیٹر سرزمین کو اول سے آخر تک دیکھہ جاؤ' مسجد کلیسا کی صورت میں نظر آئیگي' فاتحان اسلام کے مزاروں پر عمارتیں بن رہی ہونگي' مداخل اوقاف سے نشر مسیحیت کو امداد ملتي ہوگي' عرب جو ان علاقوں کے اصلی باشندے ہیں' ذلیل و خوار دکھائي دینگے' اور باوجود ان اعمال استبدادیہ کے' فرانس کي جمہوریت پر کسي کو اعتراض کا حق نہوگا !!

توسیع استعمار (کالونیز) کا سودا ایسا نہ تھا کہ اسي حد تک کفایت کي جاتي - پچھلے سال مراکش کي آزادي بھي سلب ہوچکي ہے اور اس سال ارض شام کو زیر اثر لانے کی طیاریاں ہو رہي ہیں !

تا ازانم چہ بہ پیش آید' ازینم چہ شود ؟

تہذیب کي تو یہ ادائیں تھیں - اُس توحش کے مناظر بھی دیکھیے' جس کی نسبت مسٹر گلیڈ اسٹون نے کہا تھا: "دنیا میں جب تک قران نامي کتاب موجود ہے' استیصال وحشت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی" -

مسلمانوں نے ایک زمانہ میں قبرس (سائپرس) کے عیسائیوں سے معاہدہ کیا تھا کہ اُن کي قومي و ملکي اور مذہبي آزادی میں خلل انداز نہونگے - کوئي سو برس اس معاہدہ پر گزرے ہونگے

وثائق و حقائق

جراثیم استبداد

استبداد، غلامی، حکومت مطلقہ، اور فناے حریت کے بھی جراثیم ہوتے ہیں - جس قوم یا ملک میں ان چیزوں کا دخل ہوا وہاں معاً یہ جراثیم پھیلے، اور مجمع انسانی میں اسطرح سرایت کرگئے کہ ملک کا ملک ولولۂ آزادی، حب استقلال، اور بغض محکومیت کے جذبات سے محروم ہوگیا - اس دور میکروبی کا جب کسی کو احساس ہوتا ہے، اور وہ چارہ گری کیلیے اٹھتا ہے، تو ایک دنیا اس کی مخالف ہو جاتی ہے، اور ایک زمانہ اس کی تذلیل کیلیے اٹھہ کھڑا ہوتا ہے - انبیا (علیہم السلام) دلوں اور دماغوں کو انھیں میکروبوں سے نجات دلانے کیلیے عمر بھر کوشش کرتے رہے، جس پر ان کو ساحر، مجنون، سخن ساز، اور دروغ باف کے القاب ملے - قران کریم کی اصطلاح میں ان جراثیم کا نام بھی (شیطان) ہے، اور ان کے تسلط کے لیے اس ناپاک زندگی کی تخصیص کردی گئی ہے، جو یاد الہی سے بے پروا اور غافل و بے خبر ہو - کیونکہ یہی ایک چیز ہے جس سے دلوں میں جھوٹی ہستیوں کے نمود استبداد سے نفرت اور حریۃ صادقہ سے الفت پیدا ہوتی ہے :

و من یعش عن ذکر	خدا کی یاد سے جو غافل ہوتا ہے، ہم
الرحمن نقیض لہ شیطانا	اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں -
فہو لہ قرین (۲۷ : ۳۴)	پھر وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے -

فناے حریت کے جراثیم ہی کا یہ اثر تھا کہ غلاموں کی آزادی کیلیے جب پچھلی صدی میں جد و جہد شروع ہوئی، تو اس تحریک کا پر جوش مقابلہ سب سے زیادہ انھیں ذلیل ہستیوں نے کیا، جن کو ترقی دینے کے لیے سلسلہ جنبانی کی گئی تھی - زنگبار میں غلاموں کو آزاد کرایا جاتا ہے تو وہ اس آزادی سے بیزار ہوتے ہیں، اور غلامی ہی کی زندگی بسر کرنے کے لیے رو رہے ہیں - ہندوستان کو استبداد سے بچانے کے لیے تحریک ہوتی ہے مگر خود ہندوستانی اس کے مخالف ہیں اور اس استبداد پر جان دیتے ہیں - آئرلینڈ کو اندرونی آزادی عطا کرنے کی تجویز دیوان عام برطانیہ (ہاؤس آف کامنس) کی منظوری حاصل کر لیتی ہے، لیکن خود آئرلینڈ ہی کا علاقہ (السٹر) اس آزادی کا دشمن ہے، اور اس کے خلاف نہایت سختی سے جد و جہد کر رہا ہے - میڈچسٹر گارڈین کی روایت بلفاسٹ کو بھی السٹر ہی کا ہم خیال بتلاتی ہے - بلفاسٹ کے ایک جوش ممبر کو اس مخالفت میں اتنا غلو ہے کہ حال میں اس نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوے بیان کیا :

"آئرلینڈ کے لیے لائحۂ استقلال اداری اگر مصدق مان لیا گیا تو آئندہ سے قومی ترانہ سے "خدا پادشاہ کو زندہ رکھے" کے الفاظ حذف کردیے جائینگے" ! !

یہ جرثومۂ ہلاکت آزادی پسند فرنگیوں کو نہایت پریشان کر رہا ہے، اور وہاں اس کے با قاعدہ علاج کا سوال در پیش ہے - ہم بھی اس وقت بیمار ہیں، جاں باب ہیں، قریب الموت ہیں - ساری قوم میں یہی بیماری متعدی ہوتی جاتی ہے، اور سارا ملک اسی کے اثر سے تباہی کے کنارے آلگا ہے - مگر نہ علاج کی فکر ہے، نہ تیمارداری کا خیال -

فرصت ز دست رفتہ و حسرت فشردہ پاے
کار از دوا گذشتہ و افسوں نکردہ بس !

فتلک بیوتہم	اس بے موقع و بے محل وضع کا نتیجہ
خاویۃ بما ظلموا،	دیکھو، کہ یہ ان کے گھر کیسے اجاڑ ہوگئے
ان فی ذلک	ہیں ؟ حقیقت میں جنھیں علم ہے، ان کے
لایۃ لقوم یعلمون	لیے اس ماجرے میں عبرت کی ایک
(۲۷ : ۴۶)	بڑی نشانی ہے -

مسلمانان آسام

اور گورنمنٹ کا عطیہ

کہتے ہیں کہ ایک حاجتمند نے ایک با اختیار رئیس سے مالی امداد طلب کی تھی - حکم ہوا کہ عرضی دفتر میں پیش ہو - دفتر میں وہ دو تین دن تک حاضری دیتا رہا - وہاں سے تحقیقات کا حکم ملا کہ سائل کی مالی حالت واقع میں مستحق امداد ہے یا نہیں ؟ بیس بائیس دن میں یہ مراتب تحقیق پورے ہوے - اعانت کے لیے رپورٹ پیش ہوئی - ایک ہفتہ کے غور و خوض کے بعد سر دفتر نے تصدیق کی جو دوسرے دن خود بدولت کے حضور میں پیش ہوئی اور وہاں سے یہ توقیع نافذ ہوئی کہ خزانہ سے بقدر ضرورت سائل کی مدد کی جاے -

یہاں دس دن تک اس امر کی تنقیح ہوتی رہی کہ میزانیہ (بجٹ) میں اس اعانت کے لیے کس قدر گنجایش نکل سکتی ہے ؟ کافی غور و خوض کے بعد پچاس روپے کی تجویز ہوئی جو آخری منظوری کے لیے بھیج دی گئی - دو دن میں یہ منظوری بھی مل گئی - غرضکہ تقریباً ڈیڑہ مہینے کے بعد - جس کے دوران میں مصارف قیام و طعام کے علاوہ متعلقین دفتر کو خوش کرنے اور اپنے حق میں رپورٹ کرانے کی ذیل میں عرضی گزار کے اسی نوے روپے خرچ ہوچکے تھے - غریب کو پچاس روپے ملے، جن میں

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۶ کا]

مادری زبان ہے، عربی، اطالی، اور فرانسیسی زبانوں میں بھی ماہر ہیں، اور بحریات میں تو انکی بدیع المثال مہارت کم از کم بلاد مشرق کے لیے سرمایۂ ناز مان لی گئی ہے - مگر :

و ما تنفع الاداب و العلم و الحجی
و صاحبہا عند الکمال یموت

علم و فن کا کمال اس بیمار قوم کے لیے کیا مفید ہوسکتا ہے، جو بستر مرگ پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہو ؟

جب بظاہر اظہار قابلیت کی سبیل ہی مسدود ہوگئی ہو، جب قومی ترفع کو موت نے پست کر ڈالا ہو، جب اونہ عدم قومیت کا جنازہ اٹھے اور قرق کلیسا اور سقوطری کی زمین گلی کوچے تک ہمارے خون سے سینچی جا رہی ہو، تو پھر ان قابلیتوں کے لیے کام کرنے کی گنجایش ہی کیا رہتی ؟ اور جو رہی سہی تو حریفانہ کوششیں اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہی کب دینے لگیں ؟

یہ جتنی نمودیاں اور بربادیاں پیش آئی ہیں، زمانہ ان سب کو دیکھتا رہا، اور اب اس آنے والے وقت کی راہ دیکھہ رہا ہے جب آجکل کی آگ اور پانی کا طوفان بھی خشک ہو جائیگا - بیڑے کے لیے تہل بیڑے کی جگہ نہ رہیگی، اور اس وقت کی ساری بحری طیاریاں ایک لمحے کے اندر غبار کی طرح اڑ جائیں گی :

نظر ہو جس کی دقیق دیکھے، سمجھہ ہو جس کی بلیغ، سمجھے
ابھی وہاں تک بھی آرہے کی جہاں یہ قلزم ابل رہا ہے !

ميں جب ايم - سپليوکچ (M. Spalai Kovitch) سفير سرويا صوفيه مقرر هوکر آيا ' تو اس معاملے ميں بهت جلد گفتگو هوگئي' اور سروي بلغاري معاهده مکمل هوگيا - صوفيه ميں شهزاده بورس کے جشن سالگرهٔ شباب ميں وليعهد يونان اور ديگر وليعهد جب آئے , تو اس معاهده کے تمام امور طے کرلينے کا عمده موقعه مل گيا -

جب يهاں کي رسوم ادا هوگئيں تو مضمون نگار فوراً صوفيه سے روانه هوگيا' اور اسکے بعد هي ايم گوشاف (Gucspoff) کي زباني يه پيغام بهيجا گيا :

" يونان سے همارے تعلقات نهايت عمده هيں مگر هم انکو اور زياده مضبوط اور گهرے بنا نا چاهتے هيں - هم چاهتے هيں که جو تجاويز آپ کے ذريعه هم تک پهونچي هيں ' بهتر هے که حکومت يونان اپنے سفير ايم - پاناس (M. Panas) کے ذريعه طے کرلے "

يه مرحله بذريعه ايم - پاناس طے هونے لگا - اسکي ابتدا فروري ميں هوئي تهي' اور اپريل تک نهايت خاموشي اور خوش اسلوبي سے مکمل هوگئي - آخري معاهده صوفيه ميں ايم - گوشاف اور ايم - پاناس کے درميان طے هوا' اور ٢٩ مئي کو دستخط کردیے گئے -

" بلقان ليگ " کي تاسيس

سنه ١٩١٢ ع نے تاريخ ميں هميشه کيليے ايک ممتاز و ياد گار جگه حاصل کرلي هے ' کيونکه اسکي نظروں نے اُن واقعات کو ديکها هے جن کي بنا پر ايشيا کي سيادت يوروپ سے هميشه کے ليے معدوم هوگئي - اس زمانه ميں واقعات کچهه اس تيزي سے بدلتے رهے هيں که کسي اهم موقعه کے آنے کي بهي مطلق خبر نهيں هوئي - پولٹيکل مسائل جنکي وجه سے يوروپ کے بڑے بڑے اهل الراے پريشان تهے ' اس سال بڑي آساني سے طے هوگئے' اور يه عقدهٔ لاينحل جو کسي سے حل نهيں هوتا تها ' آخرکار نئے مسيحي بادشاهوں نے اپنے اتحاد سے هميشه کيليے حل کرديا -

حلفاء بلقان کا اپنے مخفي مقاصد کيليے ايک ليگ کا قائم کرلينا در حقيقت کوئي تعجب کا مقام نهيں هے - جو کچهه تعجب هے - وه اس حيرت انگيز عاملانه قوت اور سرعت رفتار عمل پر هے ' جو اس زمانه ميں ظهور پذير هوئي -

سنه ١٨٧٧ ع ميں روسي عثماني رفتار عمل پر سے لڑائي کے بعد نقاب اخفا يکايک اٹهه گيا ' اور بلقانيوں کو برلن کے معاهدے کے بعد سے ايک گونه بے چيني پيدا هوگئي -

ان رياستوں نے اسکے سوا چارهٔ کار نهيں ديکها که اصول قوميت کو بالکل نظر انداز کرديا جاے' اور دول يورپ کي زير نگراني ايک متحده انجمن بنا کر اپنے مقاصد کے حصول ميں بلا توقف مشغول هوجائيں - اس تحريک کو سب سے پہلے ايم - اسيٹش سروين مدبر نے پيش کرکے اتحاد بلقاني کي تائيد کي - اسکا يه بهي خيال تها که اگر ترکي ميں کسي قسم کي آئيني اصلاح هوگئي ' اور پارليمنٹ قائم کردي گئي تو وه بهي اس ليگ ميں شامل هوسکتي هے -

شاه چارلس رومانيا اور شاه بلغاريه بهي اسکے مويد تهے -

مگر سنه ١٨٩٨ ع ميں مشرقي روميليا ميں بغاوت هوگئي و سرويا اور يونان ميں سخت جوش ترکي کے خلاف پهيل گيا -

چنانچه اس خيال کي تجديد سنه ١٨٩١ع ميں يونان ميں پهر هوی -

ايم - تريکوپس نے اس سال کے موسم گرما ميں صوفيا اور بلغراد کا سفر کيا' اور وهاں کي حکومتوں کو اماده کيا که اس ليگ ميں شريک هوجائيں - مگر يه تجويز کچهه قبل از وقت تهي ' کيونکه اسوقت تک ان چهوٹي چهوٹي رياستوں کے مدبر اپنے اپنے مقاصد کي مراعات کا اندازه نهيں لگا سکتے تهے -

ايم - تريکوپس کي تجويز بيس سال تک پهر معرض التوا ميں پڑگئي' اور اس عرصے ميں کسي قسم کي تحريک نهيں هوئي -

اگر اس بات کو ديکها جاے که ان کے اندر آپس ميں قومي مخالفت کسقدر بڑهي هوئي تهي ' اور عداوت کس درجه شديد تهي ' اور پهر با ايں همه موانع ' يه کل حليف اپنے ايک دشمن قديم (دولت عثمانيه) کي مخالفت ميں کس قوت اتحادي کے ساتهه متحد هوگئے ؟ تو حيرت اور تعجب کي کوئي انتها نهيں رهتي -

اس کل تجويز کي تعميل نوجوان ترکوں کي قوت پکڑنے کے بعد هوئي - انقلاب دستوري ميں اس بات کا وعده کيا گيا تها که تمام اقوام کو برابر کے حقوق و مراعات دیے جائينگے - بلقانيوں نے اس تجويز کا بظاهر جوش و خروش سے استقبال کيا اگرچه يه خيال تها که ترکي موجوده حالت کو قائم رکهيگي اور اسميں کسي طرح کي اصلاحات نهيں کرسکيگي ' تاهم اُسکي طرف سے اسقدر نا اميدي بهي نهيں تهي - جب انقلاب هوا هے تو محمود شوکت پاشا مرحوم کے همراه عيسائي والنٹير دار الحکومت تک گئے -

مگر اس انقلاب کي اصلي حالت بهت جلد ظاهر هونيوالي تهي - کيونکه مسلم آبادي با وجود اقليت کي کثير التعداد غير مسلم رعايا کے مقابلے ميں بڑهنے کي زبردستي' اور پهر دول يورپ کي عجيب و غريب سياست عمل سے يه کام سر انجام پاتے نظر نهيں آتا تها -

يه بات که عثماني حدود کے باهر سے ان عيسائيوں کے هم مذهب اور هم قوم ' ان لوگوں کے حقوق کي نگراني کرينگے' اور انکا اسطرح سے اتفاق کرنا بلقاني رياستوں کے ليے مخالفانه اعمال کا ايک سبب قوي هوجائيگا ' نوجوان ترکوں کي نظر سے بالکل پوشيده رهي -

سنه ١٩١٠ ع کے اندر مقدونيه ميں واقعات و حوادث برابر پيش آتے رهے - جسکي وجه سے بلقاني حلفاء نے کارروائي شروع کرنے ميں جلدي کي - اسي سال کے موسم بهار ميں ترکوں نے ايک الباني بغاوت کو سختي سے فرو کرکے اپني توجه مقدونيه کے طرف مبذول کي - وهاں کوئي بغاوت نهيں تهي مگر جو تجويز لبانيه ميں کي گئي تهي' يعني هتيار لے لينے کي ' وه الدانيا ميں بهي عمل ميں لائي گئي -

دول يورپ نے اپنے عهده داروں کو اس ملک سے بغير اس بات کا اطمينان ليے هوے بلا ليا تها که يهاں حکومت کا عمده انتظام رهيگا ' حکومت کے طرف سے کسي قسم کي رپورٹ شايع نهيں کي گئي ' اور تمام يوروپين پريس نے خاموشي اختيار کرلي -

اصلاحات کي جب اميد نهيں رهي تو مقدونيه ميں نصارے کي ايک جماعت نے قوموں کو اپنے اپنے جهگڑے بالکل فراموش کر دينے کي صلاح دي' اور اسطرح جس بلقاني اتحاد کي تحريک با وجود پوري سعي کے ملتوي رهگئي تهي ' يکا يک پهر شروع هوگئي -

پادري اور تمام اعلى طبقے کے لوگ اس تحريک اتحاد ميں شريک هوگئے - يوناني اور بلغاري پادريوں ميں يکا يک صلح هوگئي' اور بالاخر پادريوں نے اپني مقدس متحده درخواست بابعالي ميں پيش کرنا شروع کردي -

يوناني هميشه بلغاري پادريوں سے سخت دشمني رکهتے تهے ' مگر اب يه حالت هوگئي تهي که ايک پادري کو مقدونيه کے کاشتکاروں نے ترکي حکام سے چهپا کر اپنے يهاں پناه دي تهي !

موسم سرما کے ابتدا ميں شاه نکولس (جبل اسود) کي جوبلي کے موقع پر فرڈيننڈ شاه بلغاريه اور وليعهد يونان و سرويه کے تحايف بهيجنے سے اور زياده رشتهٔ ارتباط قايم هوگيا -

چند مهينوں کے بعد اس اعلان نے ' که رومانيا ترکوں کو اسوقت ضرور مدد ديگا' بلقانيوں کے دل ميں اور بهي فکر پيدا کي - اگر اسوقت بلغاريه اس ترکي [illegible] رومانيا معاهده کے [illegible] رهجاتي ' تو ديگر بلقاني ريا[illegible]

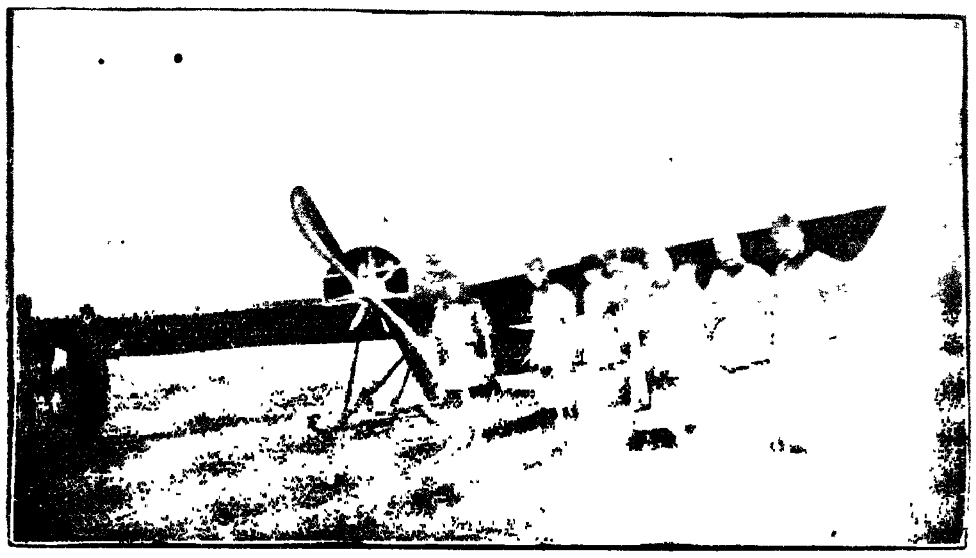
شؤون عثمانیہ

مسئلۂ شرقیہ

بلقان لیگ

(مقتبس از لندن ٹائمز : ۱۳ جون سنہ حال)

سنہ ۱۹۱۰ ع کے اختتام پر بلقانی ریاستوں کا نازک وقت تھا - جو خونریزیاں مقدونیہ میں بہار اور خزاں کے موسموں میں ہوئی تھیں' انسے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ان دونوں ریاستوں (یونان و بلغاریہ) میں کسی طرح معاہدہ ہو جاے - اس بات کی بڑی ضرورت تھی کہ دونوں قوموں میں سے انکے قدیمی نزاعات اور قومی عداوتوں کو دور کیا جاے' تاکہ انکے اتحاد سے عیسائیت کی دیرینہ آرزو پوری ہو - اس اتحاد سے جو فوری خطرات پیش آنے والے تھے' وہ مقدونیا کی دو اہم مسیحی جماعتوں کا اتفاق تھا' جنسے سلطان عبد الحمید ہمیشہ ڈرتے تھے' اور ہمیشہ اتفاق نہ ہونے کی تدابیر کیا کرتے تھے -



دوسرا عثمانی ہوائی جہاز

جس نے شتلجہ کے قلعوں سے اڑکر سات مرتبہ بلغاریوں پر گولا باری کی' اور ہر مرتبہ کامیاب واپس آیا -

سنہ ۱۹۱۱ ع کے موسم بہار میں راقم مضمون کو جو پہلے صوفیہ میں تھا' اکثر موقع ایسے پیش آتے رہے کہ وہ ایتھنز میں ایم - وینزلو سے بلقان کے معاملات میں گفتگو کرے - اس زمانہ میں دولۃ عثمانیہ یمن اور البانیا کی بغاوت فرو کرنے میں مشغول تھی' اور البانی ملیسوری قوم نے سخت شورش مچا رکھی تھی' مگر بلقانی اتحاد کا خاص سبب مقدونیہ میں بے رحمانہ سلوک تھے' جنکو اگر دول نے اطمینان سے نہیں دیکھا تھا تو چشم پوشی تو ضرور کرلی تھی (اس دعوے کی تکذیب خود یورپ کررہا ہے - الہلال)

اگر عیسائی اقوام کو بالکل فنا کردینے کا اندیشہ نہ بھی تو بھی انکی قومیت میں تفریق اور اختلاف کا اندیشہ ضرور ہو تھا - اس وجہ سے ایم - وینزلو نے خود بلغاری حکومت سے ایک خفیہ معاہدہ کرلیا - اپریل سنہ ۱۹۱۱ ع کو مخفی مراسلات کے ذریعہ ایک تحریر صوبیہ گئی - اسکے خاص ابواب یہ تھے :

(۱) ایک اتحاد ہو جسمیں ترکی کی عیسائی رعایا اور اسکے حقوق کا تحفظ -

(۲) اگر ترکی کسی اتحادی پر حملہ کرے تو تمام ریاستوں کا مدافعانہ اتحاد -

اسی زمانے میں بڑے بڑے خطوط شاہ فردیننڈ اور ایم - گوشاف کو لکھے گئے جسمیں ظاہر کیا گیا تھا کہ اتحاد بلقانی ریاستوں کی ترقی کا ایک زینہ ہے -

اسکی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس معاملہ میں سب سے اول شاہ جارج کی منظوری حاصل کرلیگئی تھی - شاہ جارج اور ایم - وینزلو کے سوا کسی یونانی کو اس معاملے کی خبر نہ تھی -

کچھہ عرصے کے بعد ایم - کریداس' جو پہلے یونان کا وزیر خارجہ تھا اور اب سفیر قسطنطنیہ' اس راز میں شریک کیا گیا - یہ تحریر ایک معتبر آدمی کے ذریعہ براہ کارفو ویانا میں ایک مشہور انگریز کے پاس بھیجی گئی' جسنے بلغاری سفیر مقیم ویانا کو دی' اور وہاں سے یہ تحریر اسی طرح سر بمہر ایم - گوشاف (Gucspoff) کو بلغاریہ بھیجدی گئی -

یونان سے معاہدہ

یونان بلغاریہ سے جلد جواب نہیں چاہتا تھا' مگر آخر ستمبر میں ایک نیا واقعہ ظہور میں' آگیا جس سے تمام بلقانی ریاستوں کو اپنے اپنے ہتیار سنبھال لیدنے پڑے -

طرابلس کی لڑائی کے شروع ہوتے ہی تمام بلقانی ریاستوں نے محسوس کیا کہ اب ایک معاہدۂ اتحاد کا اصلی وقت ہے - مگر ابھی کوئی باقاعدہ بات طے نہیں پائی تھی - یونان بلغاریہ سے تجاویز پیش کرانا اس بحث میں پڑا تھا کہ شاہ فردیننڈ اور ایم - گوشاف کے خیال میں سرویا کے ساتھہ معاہدہ کرنا بھی معاملات میں سخت ضروری تھا' اور اسوجہ سے اس بات کی ضرورت تھی کہ اسے بھی شریک کیا جاے - مگر ابتداے سنہ ۱۹۱۲ ع

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۰ کا]

۔ہ نصرانیت نے عہد شکنی کی - دربار بغداد نے انتقام کے لیے علماے اسلام سے فتوی طلب کیا - سفیان ثوری و ابن عیینہ جیسے اکابر نے جواب دیا کہ قبرس پر لشکر کشی جائز نہیں - علامہ بلاذری نے یہ تمام فتوے (فتوح البلدان) میں نقل کیے ہیں' اور انہیں پر عمل درآمد بھی ہوا !!

بایں ہمہ اسلام پر وحشیانہ عصبیت و بربریت کا الزام بدستور قائم ہے' اور مدنیت فرنگ حسب معمول' معیار تہذیب ہی سمجھی جاتی ہے - مرحوم ذوق نے شاید اسی دن کے لیے کہا تھا :

اک جفا تیری کہ کچھہ بھی نہیں پر سب کچھہ ہے
اک وفا میری کہ سب کچھہ ہے مگر کچھہ بھی نہیں

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

f-yearly " " 4-12

مسئول و مدیر خصوصی

ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۱ مکلاود اسٹریٹ

کلکتہ

پتۂ تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۱ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — ۳

Calcutta : Wednesday, July 16, 1913.

فہرست

تصاویر

شذرات

ڈاکٹر انصاری

ڈاکٹر انصاری ۴ - جولائی کو بمبئی پہنچ گئے -

اپنے خطوط میں انہوں نے لکھا تھا کہ وہ ہندوستان پہنچکر کوشش کرینگے کہ ملک کا دورہ کریں' اور اپنی معلومات سے مسلمانوں کو ترکوں کے متعلق صحیح حالات معلوم کرنے کا موقعہ دیں - میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا ہوا' اور ضروری اور صحیح حالات لوگوں کو معلوم ہوسکے' تو یہ اس مشن کا سب سے زیادہ قیمتی نتیجہ ہوگا -

آج سب سے بڑا اہم مسئلہ عالم اسلامی کی وحدت اور باہم دگر رشتۂ اخوت کی تجدید کا ہے - مسلمانان عالم کی تعداد سب جانتے ہیں کہ بہت ہے' اور تیس کرور سے بھی متجاوز' لیکن غور کیجیے تو چند کرور کی تعداد بھی ایسی نہیں جسے تعداد کہا جا سکے - تعداد کی ساری قوت اس پر موقوف ہے کہ اسکا ہر فرد دوسرے سے جڑا ہوا' اور زنجیر کی کڑیوں کی طرح گو ہر کڑی کا ایک علحدہ وجود نظر آتا ہو' لیکن در اصل زنجیر کے وجود مرکب ہی کا ایک جزو ہو -

جنگ کے موقعوں پر ہمیں ترک یاد آجاتے ہیں' اور ہم پکارتے ہیں تو وہ بھی سلام کہلا دیتے ہیں - فرانس' مراکش میں قتل عام کرے' یا مشہد روسیوں کے ظلم و ستم سے فریادی ہو' تو ہم کو بھی محسوس ہو جاتا ہے کہ اسلام صرف ہندوستان ہی میں نہیں ہے - لیکن اس کے بعد باہمی تعلق کوئی نہیں - تعلقات کا بڑا وسیلہ سیر و سفر اور باہم آمد و رفت ہے - اسکا یہ حال ہے کہ قرنوں میں اگر کوئی شخص ترکی چلا جاتا ہے تو واپسی پر اسکو سفر نامہ لکھنا پڑتا ہے' اور پڑھنے والے شوق سے پڑھتے ہیں' کہ کیسے دور دراز ملک اور غیر معلوم و مجہول دنیا کے حالات ہیں ؟

تاریخ حسیات اسلامیهٔ مسلمانان هند کا ایک ورق

زر اعانهٔ مهاجرین

(از جناب سید محمد عبد الودود صاحب - بریلي)

آج کي ڈاک میں مبلغ ایک سو باون روپیه کا مني آرڈر ارسال خدمت کیا گیا هے - یه رقم بمد اعانهٔ مهاجرین بلقان هے جو انجمن هلال احمر بریلي کیطرف سے روانه کیجاتي هے' اور ١٩ - ناموں کي ایک فهرست منسلک هے - ان احباب کے نام اخبار الهلال ایک سال کیواسطے جاري فرماکر ممنون فرمائیے اور اس رقم کي رسید با ضابطه مرحمت فرمائیے یا الهلال میں اعلان کردیجیے - (جزاکم الله تعالی - الهلال)

(از جناب مشتاق حسین صاحب مکنیا بازار کانپور)

بعد آداب و تسلیمات کے عرض هے که بساطي بازار و مچھلي بازار و مکنیا بازار والے لڑکوں نے جنکي عمر ٧ - برس سے ٢٠ برس تک تھي' امداد مهاجرین کے لیے جو روپیه جمع کیا هے' وه ارسال خدمت هے -

(از جناب محمد ترابعلي خان صاحب - تحصیلدار)

(١) میري پھوپھي امیر بیگم صاحبه نے مبلغ پچاس روپیه کا مني آرڈر آپ کے نام سے آج روانه کیا هے -

(٢) یه رقم اون کے مال کي زکواة هے جسکا بهترین مصرف اونهوں نے یه خیال کیا که جو چنده آپ مهاجرین بلقان کے لیے جمع فرماتے هیں اوس میں یه رقم بھي شریک کردیجاے -

(از جناب کاظم حسین صاحب فارست منیجر)

٥ - رجب کا الهلال دیکھا اور دیگر برادران دین کو بھي دکھایا - اول تو اس کافرستان میں مسلمان بهت هي کم هیں' اور جو هیں بھي تو انهوں نے کروٹ نه لي' جسکا مجھے افسوس هے - خیر' جو کچھه مجھسے هوسکا اور جسطرح هوسکا آج بذریعه مني آرڈر ارسال خدمت کرتا هوں - نه نام ظاهر کرنیکی ضرورت اور نه رعایتي اخبار هي جاري کرنیکی - غرض صرف اسقدر هے که الهلال کے نام سے رقم مذکوره مظلوموں کو بھیجدي جائے - اگر خدا کو منظور هے تو اور بھي هاتھه پیر' قلم و زبان هلا دیکھونگا' اور جو کچھه مل جاریگا بھیجدونگا -

(از جناب قطب الدین احمد صاحب انصاري طالب علم)

آٹھه روپیه کي ناچیز رقم اسلیے بھیجتا هوں که ترک مهاجرین کي امداد میں دیدیجائے - اس سے " الهلال " کي خریداري مقصود نهیں هے - خدا کرے آپ کو اپنے مقاصد میں (که وه سچے پیروان اسلام کے مقاصد هیں) کامیابي هو - آمین

(از جناب سید فضل شاه صاحب سب اسسٹنٹ سرجن)

پیشتر ازیں باره مومنین نے اس کار خیر میں اس اسٹیشن سے حصه لیا هے - جن کے اسماے گرامي آپ کي خدمت میں مع پته کے یکے بعد دیگرے ارسال کرچکا هوں - چنانچه دس اصحاب کے نام الهلال کا وي - پی پهنچ چکا هے -

اب تین اور اصحاب هیں جنمیں سے منشی چراغ دین صاحب کي رقم صرف اعانه مهاجرین میں هے - مبلغ آٹھه روپیه دیتے هیں - الهلال بھیجنے کی آپ کو تکلیف نهیں دینگے - دوسرے صاحب منشی روشن خاں صاحب پته دار دولت پور هیں' انکے نام الهلال جاري کردیں - دوسرے هردو اصحاب کي رقم بذریعه مني آرڈر ارسال خدمت هے - تیسرے صاحب منشي محمد عبد الله صاحب ویٹرنري انسپکٹر سول ویٹرنري ڈیپارٹمنٹ بلوچستان کوئٹه میں رهتے هیں - انکے نام وي - پي اسي پته پر بھیجدیں -

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه (٤)

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب برکت الله صاحب کارو منڈل	•	٨	•
جناب محمد شریف خانصاحب بي - اے	٦	٩	٢٦
جناب عبد الرحمن خانصاحب بانده	•	١٢	١١
جناب غلام رسول دین محمد صاحب امرتسر	•	•	٥٠
بزرگان چک نمبر ٧٠ شاخ جنوبي - تحصیل سرگودھا ضلع شاه پور بذریعه دفعدار پناه خانصاحب	•	•	٣٦
بی بی زبیده صاحبه از بھاگلپور	•	•	٢
جناب عبد الکریم خانصاحب قانونگو اعظم گڈه	•	•	٥
جناب مولوي میر عالم صاحب کلرک - گورنمنٹ پریس - پشاور	•	•	٢
جناب نظام الدین احمد صاحب دریا پٹھه مدراس	•	٨	•
جناب سید محمد حسین صاحب - حیدرآباد دکن	•	•	٤٦
جناب سید احمد علي صاحب - مظفرنگر	•	٢	١
جناب فضل الهی صاحب - جالندھر	•	٤	٨٤
جناب محمد حسن صاحب کولیاره (پالامئو)	•	•	٤٣
جناب محکم الدین - دهگانا (فیروزپور)	•	•	١٩٣
جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب فیروز پور جلال آباد	•	•	٨
جناب عبد العلي خانصاحب سب ڈویژنل افیسر جونا گڈه	•	•	٢
جناب سبحان خان صاحب - جھانسي	•	٥	١
بذریعه احمد خلیل صاحب اصفهاني - باڈنگ رنگاسي	•	•	٧
جناب عبد الغفار خانصاحب اوتمان زئي - پشاور	•	•	٨
اهلیه جناب یسین احمد صاحب - گیا	•	•	٤
جناب عبد المجید صاحب صدیقي لاڑکانه - سنده	•	•	٣
جناب صغیر حسین صاحب - علیگڈه	•	•	٢
جناب عباس صاحب - دهام پور	•	•	٨
مسلمانان بارید پور	•	٧	٢
جناب سلیمان خانصاحب اورنگ آباد	•	•	٥
جناب نصیر الدین احمد صاحب انصاري - نگینه	•	•	١٠٠
جناب میر حبیب الله صاحب سب اوورسیر مالا کند	•	•	٥
جناب مصطفے خانصاحب اکبر پور - کانپور	•	•	٢٥
جناب محمد اکبر صاحب زین ساز - لائل پور	•	•	٩٢
جناب امیر الدین صاحب ممبر کمیٹي قصور - لاهور	•	•	١٦
جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس برله علیگڈه	•	•	١٩
جناب محمد اسرار الحق صاحب انصاري	•	•	٨
میزان	٦	٧	٨١٧
سابق	٦	١٣	٥١٠٢
کل	•	٥	٥٩٠٢

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

پائے ' ترکوں نے خود تو اس جنگ میں بے طرف (نیوٹرل) رهنے کا اعلان کردیا تها لیکن اگر تازہ ترین خبروں کی بنا پر اس میں تبدیلي پیش آئی تو یورپ پهر خاتمۂ جنگ کي سلسله جنبانی شروع کردیگا -

اس وقت تو یه حالت ہے که یورپ کي وهي سلطنتیں جو بلقان کي مسیحیت کو باهمي خون ریزي سے محفوظ رکھنے کے لیے تلواروں کي آب اور توپوں کي آگ سے امن عام قائم رکهنے پر آمادہ تهیں ' اس وقت بالکل خاموش هیں -

سلانیک میں یونانی فوج کے آٹهه هزار زخمي تڑپ رهے هیں لیکن تیمار کے لیے یورپ کے کسي ملک سے کوئي مشن نہیں روانه هوتا - سرویا کے پندرہ هزار سپاهی جنگ کے قابل نہیں رهے' بلغاریا کے بیس سے پچیس هزار تک مجروح و مقتول هوچکے هیں ' یونان کو دس هزار یوناني فوج کا نقصان اُٹهانا پڑا ہے ' جبل اسود بهي نقصان سے محفوظ نہیں' اور بلغاریوں کے نقصانات تو ان سب سے کہیں زیادہ بیان کیے جاتے هیں ' با ایں همه نه کوئي ان حوادث کا ماتمدار ہے اور نه کہیں ان شهداے نصرانیت کا مرثیه سننے میں آتا ہے جن کو مسلمانوں کے قتل عام کرنے پر کلیسا میں برکت دي گئي تهي' اور 'سوسائٹي میں اُن کی تقدیس کي جاتي تهي -

پانچ روز کي مسلسل جنگ کے بعد یونانیوں نے ڈوبرن میں فتوحات کے جهنڈے گاڑ دیے ' بلغاریوں کو اس لڑائي میں ایسي ناکامي هوئي که دستور کے خلاف وہ اپني کامل شکست آپ تسلیم کرنے لگے هیں ' مگر اعلان یه هوتا ہے که بلغاریا کے لیے یوناني فتوحات ناقابل اعتنا هیں ' یعني قابل اعتنا اُس وقت هونگي جب صوفیا کا صفایا هوجائیگا - بلغاریوں نے بڑي کوشش کي که کستنڈل سے پیروست اور درنجه کو بڑھ جائیں اور بلغراد سے سپاہ سرویا کا سلسله قطع کردیں ' مگر یه کوشش اب تک ناکام هي رهي -

دشت کلکیش کي جنگ کی جو مزید تفصیل ریوٹر ایجنسی نے شایع کی ہے اُس سے معلوم هوتا ہے که بلغاریوں کو شکست بهی هوتي ہے تو نہایت شرمناک طریق پر هوتي ہے - فوجیں موجود هیں ' اسلحه موجود هیں ' برابر کا مقابله ہے ' مگر حوصلے هیں که ذرا سے حملے میں چهوٹ جاتے هیں ' اور سپاهی هیں که خفیف سے مقابلے میں سامان حرب تک کو چهوڑ بهاگتے هیں -

سرویا نے بلغاریا سے تمام تعلقات منقطع کرلیے ' ستینا (ستنجی دارالحکومة جبل اسود) سے سفراے بلغار بهي واپس طلب کرلیے گئے هیں ' اور سرویا و یونان سے تو انقطاع سفارت پہلے هی سے ہے - سرویا نے قطع تعلق کی نسبت دول یورپ کو جو یادداشت بهیجي تهي اُس میں بلغاریا پر دغابازي سے اتحاد بلقان کو توڑنے کا الزام لگایا تهي - بلغاریوں نے اس کے جواب میں الزامات سے انکار کیا ہے اور اپنے معاملات روس کے حوالے کردیے هیں که جس طرح بنے اس عذاب سے اُس کو نجات دلائے ' لیکن اگر قدرت کو اُس کی پامالی هی منظور ہے تو ان یخذ لکم فمن ذا الذي ینصرکم من بعدہ (خدا هي جب تم کو مخذول کرنا چاہے تو کون ہے جو اُس کے بعد تمهاري مدد کو کهڑا هو سکتا ہے) کي وعید پوري هونے سے کب رک سکتي ہے ؟

سروي صوفیا سے ٤٠ میل کے فاصله پر یعنی کستنڈل تک پهنچگئے هیں ' یونانیوں نے بهي اس هفته میں اسٹر منٹنزا پاٹرچ اور کلکیش وغیرہ متعدد مقامات میں بلغاریا کو شکست دي ہے -

صوفیا سے اس هفته میں فتح کے متعلق صرف دو تار آئے هیں - ایک میں ظاهر کیا گیا ہے که تمام بلغاري خط سے سروي فوج کو هٹا دیا گیا' دوسرے میں یه بیان کیا گیا ہے که شمال ڈوارین میں سخت نقصان کے ساتهه یونانیوں کو شکست هوئي - لیکن ان دونوں فتوحات کي قدر و قیمت معلوم !

درندہ خصلت بلغاریوں کے مظالم نے اتهینس میں غیر معمولي جوش پیدا کردیا ہے' قسطنطین شاہ یونان نے اپنے وزیر خارجه کو تار دیا ہے که اسکے نام سے ان " انسان صورت درندوں " کے خلاف دول یورپ کے وکلاء کے سامنے اعتراض کرے - اُس کا بیان ہے که " میں نہایت مجبوري کے عالم میں بلغاریوں سے انتقام لے رها هوں ' یه انسان نہیں هیں درندے هیں ' ان میں هیبت و خوف پیدا کرنے کی ضرورت ہے ' پچهلے زمانے کے تمام وحشیانه مظالم کو ان ستم پیشه درندوں کی جفا کاریوں نے ماند کردیا ہے - وہ اپنی حرکتوں سے ثابت کرچکے هیں که کسی مهذب قوم سے اُن کو هرگز تعلق نهیں ہے ' اور نه اب اُن کو مهذب اقوام میں اپنے تئیں شمار کرنے کا کوئي حق حاصل ہے " یه پروٹسٹ اگر صحیح ہے تو سوال یه ہے که یهي مظالم جب مسلمانوں پر هورہے تهے اُس وقت یه اعتراض کیوں نه هوا ؟ سچ ہے :

" اس دهر میں سب کچهه ہے پر انصاف نہیں ہے "

اتهینس میں نیم سرکاري طور پر یه بهي بیان کیا گیا ہے که وکلاء دول یورپ کي ملاقاتوں کے جواب میں یونان نے یه کها که اب صلح میدان جنگ میں هوگي -

رومانیا کو جمع افواج میں امید سے زائد کامیابي هوئي ہے - یعني ٤ - لاکهه کے بدلے ٦ - لاکهه فوج جمع هوگئي' جسمیں ٣٠ - هزار یهودي بهي هیں - سپه سالار خود ولی عهد ہے - رومانیا نے اعلان جنگ کردیا ' اور سلسیٹریا کو اسطرح فتح بهي کرلیا که تین سو بلغاریوں نے بغیر کسی قسم کے مقابلے کے هتیار ڈالدیے - بخارست کے تار میں یه بهي بیان کیا گیا ہے که روماني فوج ١٥ - کیلو متر بلغاري مقبوضات میں بڑهتي هوئی چلي گئي - اس مداخلت سے رومانیا کا منشا ریاستهاے بلقان میں موازنۂ قوت کا محفوظ رکهنا ہے -

موجودہ ترکی وزارت نے نہایت دانشمندي کي تهي که ریاستهاے بلقان میں خانه جنگي کے آثار دیکهکے فوج کا متفرق کرنا ملتوي کردیا تها - ٨ جولائي کو باب عالي نے ڈاکٹر ڈنیف سے فرمایش کی که خط اینوس و میڈیا کے مابین جسقدر زمین ہے فوراً خالي کردیجاے - دوسرے هی دن فوج کو تیاري کا حکم ملا اور اُس نے پیشقدمی بهی شروع کردي -

اس فرمایش کے جواب میں ایک بلغاري وکیل صلح گفتگو کرنے کے لیے قسطنطنیه آیا ' مگر اپنے مشن میں ناکام رها - ١١ - جولائي کو عثماني فوج نے حرکت شروع کي - ١٤ جولائي کا تار ہے که عثماني فوج چتلجا اور بلیر سے بڑهتي هوئي بغیر کسي مقابلے کے چارلو تک پهنچگئي ہے - قسطنطنیه میں بڑي مستعدي سے جنگی تیاریاں هو رهی هیں ' فوج ' توپخانے ' اور سامان رسد وغیرہ ایشیاء کوچک سے مسلسل آرها ہے -

دولت عثمانیه اور سرویا میں ایک معاهدہ ہے ' عثماني بیان کے موجب اس معاهدہ کے روسے عثمانیوں کو تهریس کا ایک بڑا حصه پهر واپس ملسکیگا -

بلغاریا نے روس سے مداخلت کي جو درخواست کي تهي اُس کے متعلق روس کوشش کررها ہے که ریاستهاے بلقان میں هنگامي صلح هو جاے' اور نزاع انگیز امور کا فیصله ایک کانفرنس کے ذریعه کیا جاے - جو سینٹ پیٹرسبرگ میں منعقد هو - ممکن ہے یه تجویز ناکام نه رهے ' لیکن جب تک اس پر عمل کي نوبت آئیگي اُس وقت تک نه معلوم بلغاریوں کی کیا حالت هو جائیگی ؟

موجوده جنگ ختم هو جاے مگر هماری بدنصیبیاں تو ختم نہیں هوئیں ؟ غور کیجیے تو انکا آخری دور ختم هونے کي جگه اب سے شروع هوا هے - پس همکو چاهیے که اسکے اصل نتائج سے بهره اندوز هوں -

ایک بڑی چیز یه هے که هم میں اور تمام عالم اسلامي میں ایک دائمي رشتۂ قائم هو جاے ' اور یه اس درجه ترقي کرے که ترکي عرب ' افغانستان ' افریقه ' چین ' مسلمانان هند کیلیے ایک شہر کے محلے بن جائیں ' اور وهاں کے حالات سے بچه بچه واقف هو -

اسلام کسي خاص ملک اور وطن کا مذهب نہیں هے - وه تمام دنیا کي برادری هے - جس طرح ایک وسیع خاندان بہت سے محلوں میں آباد هوتا هے ' اسي طرح تمام دنیا کو سمجھیے که خاندان اسلام کے مختلف محلے هیں - کسي کا نام چین هے ' کسي کا سوماترا ' کوئي افریقه هے اور کوئي قسطنطنیه - گهر کے عزیزوں کو گهر سے نکلنا چاهیے ' اور ایک دوسرے محلے میں اپنا هي گهر اور اپنا هي محله سمجھکر آمد و رفت کرني چاهیے - گو باهم فاصله بهي هو -

جماعت " حزب الله " کا ایک بہت بڑا کام یه بهي هوگا -

بهر حال امید هے که ڈاکٹر انصاري کا لوگ پر جوش استقبال کرینگے اور انکا یه سفر ترکوں کے متعلق اشاعت معلومات و حالات کا وسیله ثابت هوگا -

همدرد دهلي

بالآخر روزانه " همدرد " اپني پوري ضخامت اور ترتیب مضامین کے ساتھ شائع هو گیا :

اے آتش فراقت دلها کباب کرده !

اس وقت تک ۳۴ - نمبر نکل چکے هیں ۸ - صفحه کی ضخامت هے ' اور ڈمائي سائز کی چوتھائی ایک متوسط تقطیع هے ' جو پیشتر سے روزانه اردو اخبارات کی قرار پا چکی هے - ٹائپ بیروت کا هے ' جس کو اس انکار خانے کا اصلي حسن سمجھنا چاهیے - کاغذ بهی اب بدل دیا گیا هے ' اور دبیز اور چکنا لگایا جاتا هے - ایسا کاغذ روزانه اخبارات کیلیے ضروري نہیں ' اور اسلیے یه ایک مزید اور غیر معمولي اهتمام هے -

جو چیز جتنے زیاده انتظار کے بعد ملے ' اتنی هی زیاده محبوب بهي هوتي هے - تلاش مطلوب میں آپ جسقدر زیاده سرگرداں رهینگے ' اتنا هی زیاده اسکا حصول مسرت بخش بهی هوگا -

همدرد کی اشاعت میں تاخیر کے عجیب عجیب اسباب پیدا هوتے رهے ٹائپ کے مسئلے نے امیدوں او مایوسیوں سے بدل دیا :

که عشق آساں نمود اول ' ولے افتاد مشکلها !

پبلک کو انتظار کي تکلیف تهي ' اور کام کرنے والوں کو تلاش مقصود میں سرگرداني - اسکا انتظار بهی شدید تها ' اور اسکی تلاش کی سختیاں بهی کم نه تهیں - پس ان مشکلات کے بعد جو چیز میسر آے ' کیوں نه اسکا میسر آنا مطبوع و مسرت بخش هو ؟

اردو پریس پر نصف صدي گذر گئي ' لیکن اب تک وه اپنے دور طفولیت سے آگے نہیں بڑھا - یه میدان اب تک بالکل خالی هے - بہت سے عظیم الشان کام هیں جو کام کرنے والوں کو انعام دینے هیں - یورپ کے فن صحافة سے قطع نظر کیجیے - ترکي اور مصر کے روزانه اخبارات هي کو سامنے لائیے تو خود اپنی نظروں میں

آپ حقیر معلوم هونگے - مگر پریس کي اصلي قوت روزانه اخبار هیں ' اور وهي اردو میں کالمعدوم !

همیں ورق که سیه گشته ' مدعا اینجاست

پس یه ایک نہایت مبارک آغاز هے جو " همدرد " کی صو[رت] میں هوا هے - اس طرح کے وسیع انتظامات سے اب پبلک آشنا هو[تي] جاتي هے ' اور اخبار بیں طبقه موجوده حالت پر قانع نہیں[...] سب سے بڑا لاینحل مسئله ٹائپ کا مسئله تها - لوگ اسکا نام [سنکر] هرے ڈرتے تھے که نہیں معلوم کیسي گذریگی ؟ لیکن اب عوا[م و] خواص میں هزاروں اشخاص هیں جو ٹائپ کے مطبوعه صفحے پڑھتے هیں اور شوق و ذوق سے پڑھتے هیں - حتے که تعلیم آشنا مستو[رات] اور خواتین بهي ' جو درسي کتب میں صرف نستعلیق هي [کی] عادي هیں ' بلا تکلف ٹائپ کے اخبار منگاتي هیں - ایک [...] کے اندر اردو پریس کا یه تغیر عظیم الشان اور غیر متوقع هے -

" همدرد " کے پہلے پرچے کا سر آغاز ڈاکٹر اقبال کي ایک مو[ثر] نظم تهي ' جسمیں انہوں نے ایک عرب مجاهد لڑکي کي شہا[دت] کا واقعه نظم کیا هے - قارئین الهلال کو یاد هوگا که گذشته نومبر م[یں] بسلسلۂ " نامو ران غزوۂ طرابلس " ایک مضمون " الا حیا[ء] الذین لا یموتون " کے عنوان سے الهلال میں نکلا تها ' اسمیں " فاطمه بنت عبدالله " نامي ایک یازده ساله مجاهدۂ غ[زوۂ] عربیه کے حالات شهادت مع اسکے مرقع خونیں کے شائع کیے گئے [تهے] اسی واقعه کو ڈاکٹر اقبال نے اس نظم میں درج کیا هے - یه ' اسي طرح کے بعض زهره گداز و عظیم الاثر حالات جو الهلال میں نکلے هیں ' انکے متعلق احباب کرام کو معلوم هونا چاهیے که انکے ذر[یعهٔ] علم اس درجه نادر اور غیر معمولي هیں که مصر و شام کے عر[بي] اخبارات کا بهی ان پر دسترس نہیں - چنانچه " فاطمه بنت عبد ال[له] رضي الله عنها کا واقعۂ شهادت مصر کے تمام مشهور و غیر مشهور ج[رائد] میں سے کسي اخبار کو بهی نصیب نهوا - ترکي میں بهي صر[ف] ایک ماهوار رسالے کو یه حالات معلوم هوے تهے -

اسي طرح اب انشاء الله " ناموران غزوۂ بلقان " کا سل[سله] بهی الهلال میں جاری رهیگا -

بهر حال " همدرد " کي اشاعت پر هم دفتر کا مرید کو مبار[کباد] دیتے هیں - اور دعا کرتے هیں که انکو مهلت ملے ' تا که اس ابتدائي نمونے کو حد تکمیل تک پہنچاسکیں -

[ا]س اهتمام اور صرف کثیر کے ساتھ اسکی سالانه قیمت صر[ف] ۱۵ - روپیه هے - اور ششماهي ۷ - روپیه آٹھ آنه - امید هے [ل]وگ اسکي قدر داني کرکے ' کام کرنے والوں کي قدر افزائي [کی] ایک عمده مثال قائم کرینگے -

هفته جنگ

ریوٹر ایجنسي نے بلقانیوں کي باهمي آ[ویزش] کي جو خبریں اس هفته میں بهیجي ه[یں]

وه اس حقیقت کي تفسیر هیں که ولاتزد الظالمین الا تبـ[ـارا] کے مفهوم ذهنی کو عالم شهود میں لانے کے لیے قدرت کامله [کیا] روش اختیار کرتي هے ؟

بلغاریا کی جانب سے لڑائی چهیڑنے کا الزام سرویا کو دیا جاتا [هے] لیکن اس حقیقت کا کیا جواب هے که پچهلے هفتے مال غنیمت م[یں] بلغاریا کی ایک پرانی حنگی دستاویز دستیاب هوئی تهي جس م[یں] سرویا پر فوراً حمله کردینے کے لیے بہت سی هدایتیں درج تهیں

یورپ کی کسی سلطنت کا یه خیال نہیں که ترک بهی ا[س] جنگ میں حصه لیں ' یعنی ترکوں کو اس سے فائده نه پهونچ[ے]

سمندر کے دیوتا " نبتون " نے اُس کا پاني بہادیا اور ملک میں آگیا -

واقعات پر خرافات کا اثر تو ضرور غالب ھے ' مگر اصلیت سے نہیں - علم الطبیعہ کے مشہور ترین فرانسیسي مولف (موسیو) نے تاریخ الانسان الطبیعی (ص ۲۴ - ۲۸ و ۳۵ - ۴۲) میں نہایت حکیمانہ نظر سے ریویو کیا ھے -

ساتواں طوفان حضرت نوح کے عہد میں آیا تھا ' یہ حادثہ مسیح سے تین ھزار ۳۳۸ برس قبل کا ھے ' اور اس وقت ھزار دو سو ا ۵ • برس اس کو ھوچکے ھیں - قران کریم نے اِسکي تشریح کي ھے ' سورۂ ھود میں ھے :

ارسلنا نوحاً الی قومه ــم نذیر مبین ' ان ــدوا الا .الله ' انی علیکــم عذاب یوم فقال المــلاء الذین من قومه : ما نراک راً مثلنا و ما نراک الا الذین هم اراذلنا الرای ' ومـــا نری لینا من فضل ' بل م کاذبین ' قال : یا أرأیتم ان کنت علي من ربی و اتاني من عنده فعمیت ' أنلزمکمو ها و انتم ھون ؟ و یا قوم لا کم علیه مالاً ' ان الا علی الله ' وما طارد الذین امنــوا ' ملاقوا ربهم ' ولکني قومــاً تجهلـــون ' قوم من ینصــرني الله ان طردتهــم ؟ تــذکرون ؟ ولا اقول ندي خزائن الله ' و لا العیـــب ' ولا اقول ملـــك ' ولا اقول ی تزدری اعینکـــم ؤتیهـــم الله خیراً ' علـــم بمـــا فـــي هــم ' انی اذا لمن لمیــن ' قالوا : یا نوح جادلتنـــا فاکثـــرت النـــا فأتنـــا بمـــا نا ان کنـــت من ادقین ؟ قال : انمـــا ـــم به الله ان شاء نتـم بمعجزین ' ولا م نصحي ان اردت ان انصح لکم ان کان اللــه یرید ان یغویکم' هو ربکم والیه ترجعـــــون

ھم نے نوح کو اُن کی قوم کے پاس یہ پیغام لے کر بھیجــا کہ " لوگو ! میں تم کو صاف صاف خطرہ سے آگاہ کیے دیتا ھوں کہ خدا کے سوا اور کسي کي عبادت نہ کیا کرو ' مجھکو تمھاري نسبت ایک روز درد ناک کے عذاب کا خوف ھے " سردارانِ قوم کفار نے اس پیغام کو سن کر کہا کہ " ھم تو دیکھہ رھے ھیں کہ ھمارے ھي جیسے بشر تم بھي ھو ' بظـاھر ھم میں جو ادنی درجہ کے لوگ ھیں اُنھیں نے تمھاري پیروي بھی کي ھے ' اپني نسبت تم لوگوں میں ھم کو تو کوئي برتري بھي نظر نہیں آتي ' بلکہ ھم تو تم کو جھوٹا سمجھتے ھیں " نوح نے جواب دیا کہ " تم لوگوں کي کیا راے ھے ؟ میں اگر اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ھوں ' اُس نے مجکو اپنے جناب سے نعمت و رحمت بھي عطا کي ھے ' تم کو وہ رستہ دکھائي بھي نہیں دیتا ' تو اس حالت میں کہ تم اُسکو مکروہ جانتے ھو کیا ھم اُسپر تمھیں مجبور کر رھے ھیں ؟ لوگو ! میں ان کو اگر نکال بھي دوں تو خدا کے مقابلے میں کون میري مدد کریگا ؟ کیا تم اتني بات بھي نہیں سمجھتے ؟ میں یہ نہیں کہتا کہ (۱) میرے پاس خدا کے خزانے ھیں (۲) نہ میں غیب جانتا ھوں (۳) نہ اپنے آپ کو فرشتہ کہتا ھوں (۴) اور جو لوگ تمھاري نظروں میں حقیر ھیں میں اُن کي نسبت یہ بھی نہیں کہتا کہ خدا ان پر فضل ھي نہ کریگا ' ان کے دل کي بات تو خدا ھي جانتا ھے - میں ایسا کہوں تو ایک ظالم میں بھي ھونگا " کفار نے کہا : " نوح ! تم ھم سے بہت جھگڑ چکے ' سچے ھو تو جس عذاب سے ھمیں ڈراتے ھو اُسے لاؤ ؟ " نوح نے جواب دیا کہ " خدا کو منظور ھوگا تو وھي عذاب بھي تم پر نازل کریگا ' تم خدا کو عاجز نہ کر سکوگے ' خدا ھی کو اگر تمھیں گمراہ کرنا منظور ھے تو میں کتني ھي نصیحت کرني چاھوں میري نصیحت تمھارے کام نہ آئیگي ' وھي تمھارا پروردگار ھے ' اور اُسي کي طرف تم کو لوٹ کر جانا ھے "

ام یقولون افتراہ ' قل : ان افتـــریته فعلــی • اجرامی و انا بري مما تجرمون !

کیا وہ کہتے ھیں کہ " یہ باتیں بنـا رکھي ھیں " ؟ تم کہہ دو کہ " میں نے اگر یہ باتیں بنائی ھیں تو اس کا گناہ مجھہ پر ھے ' اور تم جو گناہ کرتے ھو میں اُس سے بري الذمہ ھوں "

و اوحي الی نوح انه : لــن یومن من قومك الا من قد امن فلاتبتئس بما کانوا یفعلون ' و اصنع الفلك باعیننــا و وحینا و لا تخاطبني فی الذین ظلمــوا انهــم مغرقون '

نوح کو وحی ھوئی کہ " تمھاري قوم میں سے جو لوگ ایمان لاچکے ھیں اُن کے علاوہ اب ھرگز کوئی ایمان نہ لائیگا ' یہ لوگ جو کچھــہ کرتے رھے ھیں تم اُس کا کچھہ غم نہ کرو ' تم ایک کشتي ھماري نگراني میں اور ھماري وحی کے مطـابق بنـاؤ ' اور ان ظالموں کے متعلق مجھے مخـاطب نہ کرو ' یہ ضرور غرق ھونگے "

و یصنع الفلك ' وکلما مر علیــه ملاء من قــومه سخروا منــه ' قال : ان تسخروا منـــا فانا نسخر منــکم کما تسخـــرون ' فسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخــزیه و یحـــل علیه عذاب مقیم -

نوح کشتی بنانے لگے ' قوم کے وجیہ اور رودار لوگوں کا جب اُن پر گزر ھوتا تو وہ اُن سے تمسخر کرتے ' نوح جواب دیتے کہ " تم ھم سے تمسخر کرتے ھو تو جیسے آج تم ھم پر ھنـس رھے ھو اسي طرح کل کو ھم بھي تم پر ھنسیں گے ' عنقریب تم کو معلوم ھو جائیگا کہ رسوائي بخش عذاب کس پر آتا ھے - اور دوامي تـکلیف کس کي راہ میں حائل ھوتی ھے ؟ "

حتی اذا جــاء امرنا و فار التنــور قلنا : احمل فیهــــا من کل زوجین اثنین و اھلــك الا من سبق علیه القــول و من امن وما امن معه الا قلیل '

یہ کیفیــت اسی طرح رھی ' یہاں تــک کہ جب ھمارا حکم آیا اور تنور نے جوش کھایا تو ھم نے نوح کو کہا کہ " ان سب کو کشتی میں بٹھا لو : ھر جوڑے کے دو دو جفت کو - اپنے گھر والوں کو - اُن کے علاوہ جن کی نسبت پہلے قول ھوچکا ھے • اور اُن کو جو ایمان لاچکے ھیں " اور اُن کے ساتھہ تھوڑے ھی لوگ ایمان لائے تھے -

و قال : ارکبـــوا فیها ' بســـم اللــه مجـــریها و مرســـاھـــا ' ان ربی لغفور رحیم ' وھي تجري بهم فی موج کالجبال ' و نادی نوح ابنه • وکان فی معزل : یا بنی ارکب • معنا ولا تکن مع الکافرین ' قال : ساوی الی جبل یعصمنی من الماء ' قال : لاعاصم الیوم من امر الله

نوح نے ان سب سے کہا " آؤ کشتی میں بیٹھہ جاؤ ' بســم الله مجریها و مرساها ' حقیقت میں میرا پروردگار غفور و رحیم ھے " کشتی ان سب کو پہاڑ جیسی موجوں میں لیے چلي جارھی تھی ' اس حالت میں نوح نے اپنے بیٹے کو - جو الگ تھا - پکارا کہ " بیٹا ! آؤ ھمارے ساتھہ سوار ھو جاؤ ' کافروں کے ساتھہ نہ رھو " اُس نے کہا " میں ابھی کسی پہاڑ کے سہارے جا لگتا ھوں '

الہلال

۱۱ - شعبان ۱۳۳۱ ہجری

دعوۃ الی الحق و امر بالمعروف

انبیاے کرام کا اسوۂ حسنہ

اسوۂ نوحی (ع)

ہشدار کہ سیلاب فنا در پیش است

ہاں مشو مغرور بر حلم خدا ' قدرت کی آنکھیں سب کچھ دیکھ رہی ہیں ' جور و ستم ' تشدد و تباہ کاری ' استبداد و مردم آزاری ' ان سب پر خدا کی نظر ہے ' جس طرح مسجدیں گرائی جاتی ہیں ' خانقاہیں بند کرائی جاتی ہیں ' کمزور جماعتیں ستائی جاتی ہیں ' خدا ان تمام باتوں کو دیکھتا ہے ' سنتا ہے ' اور خاموش رہتا ہے کہ لعلہم یرشدون (شاید یہ خود ہی راہ راست پر آجائیں) زبردست ہستیوں کو جب اس پر بھی تنبہ نہیں ہوتا ' زیردست آزاری میں مطلق کمی نہیں آتی ' طغیان و سرکشی حد سے بڑھ جاتی ہے ' تو ان بطش ربک لشدید (پروردگار عالم کی گرفت بڑی سخت ہے) کی وعید ہیجان میں آتی ہے ' " دیر گیرد سخت گیرد مرد را " کا طوفان جوش کھاتا ہے اور تر و خشک سب کو بہا لے جاتا ہے -

اس ذیل میں سب سے پہلا طوفان وہ تھا جس نے عصر حجری و عصر نباتی کے بعد عصر حیوانی کے آغاز عہد میں تقریباً تمام دنیا کی حالت بدل دی تھی - علمی زبان میں اس طوفان کو " طوفان عام جیولوجی " کہتے ہیں ' سطح زمین کی غلظت نے اندر کی مشتعل حرارت کے تمام منافذ و مخارج بند کر رکھے تھے ' بخارات کا التہاب بڑھتا رہا اور زمین کی ابتدائی حالت آتش افشانی کی گنجایش بھی نکال نہ سکی ' استبداد کی تنگ گیریاں بہت دیر تک قائم نہیں رہ سکتیں ' سمندر کے وسط میں دفعۃً پہاڑیوں کا سلسلہ کھل گیا ' ملتہب مادے جوش و خروش سے پھوٹ بہے ' ہولناک سیلاب نے تمام کرۂ زمین کو چھپا لیا ' اور تقریباً جتنی جاندار ہستیاں تھیں سبکو بہا لے گیا - یہ طوفان جس کی عمومیت ناقابل انکار ہے ' موجودہ نسل انسانی سے قبل کا ہے ' اس کے بعد جتنے طوفان آئے وہ خاص خاص ممالک و مقامات تک محدود تھے -

نوع انسانی کی تکوین کے بعد جو طوفان آئے ہیں ان میں سے سب سے بڑا اور سب سے پہلا طوفان غالباً ہندوستان کا تھا جس کی نسبت " ویشنو " نے اپنے ایک معتقد پوجاری کو اطلاع دی تھی کہ " سات دن میں ایک طوفان آئیگا جو ان تمام مخلوقات کو کہ میری توہین کرتے ہیں ہلاک کر ڈالے گا ' تم ایک کشتی میں سات رشیوں اور اپنی عورتوں کے ساتھ بیٹھ جانا ' اور ہر طرح کے حیوانات کو بھی بٹھا لینا " اساطیر ہند (آرین میتھولوجی) کے مطابق یہ پیشینگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی - ویشنو نے خاتمۂ طوفان کے بعد شیطان کو قتل کر ڈالا - وید مقدس کے جتنے نسخے تھے سب چھڑا ڈالے ' اور اپنے مخلص پوجاری کو الہیات کی تعلیم دیکر ساتویں " منو " کا خطاب عنایت کیا -

دوسرا ہولناک طوفان جس کے واقعات قدیم کلدانی روایتوں میں ملتے ہیں ' بابل میں آیا تھا ' یہ واقعہ پادشاہ " ذی زوتروس " کے عہد کا ہے جس کو " خرونس " دیوتا (زحل) نے اس کی اطلاع دی تھی ' اور خواب میں کہدیا تھا کہ انسان کے فتنہ و فساد نے مجھے غضبناک کر رکھا ہے ' میں ان کو تعزیر دونگا اور سب کو طوفان سے ہلاک کر ڈالونگا ' تم اور تمہارے خاندان والے البتہ بچ رہینگے ' مبدء و منتہا و اوساط اشیا کے متعلق جو تحریریں ہیں ان سب کو لیکر " سیپاریس " (مدینۃ الشمس) میں دفن کردو ' اور ایک کشتی بناؤ جو طول میں پانچ استاد اور عرض میں دو استاد کی ہو (ایک استاد ایک سو پچیس فیٹ کے برابر تھا) اہل و عیال کو لیکر کشتی میں سوار ہوجاؤ ' اور اپنے آپکو پانی کے سپرد کردو ذی زوتروس نے امتثال امر میں بڑی سرگرمی دکھائی ' طوفان کم ہوا تو کشتی سے ایک دو چڑے (کنجشک) اڑا دیے ' خشکی کا نام و نشان نہ تھا - پہلی مرتبہ چڑا واپس آیا ' دوسری مرتبہ کی آمد میں پنجوں میں کیچڑ بھری تھی اور چونچ میں کوئی سبز گھانس تھی - معلوم ہوا کہ خشکی نمودار ہو چلی ہے - تیسری مرتبہ گیا تو پھر واپس نہ آیا - خشکی کا اب ٹھیک اندازہ ہوگیا تھا - کشتی آگے بڑھائی گئی - سامنے ایک پہاڑ نظر آیا - وہیں ٹھہر گئی - اہل کشتی اتر پڑے ' دیوتاؤں کے آگے سر کے بھل گرے ' قربانگاہ بنائی ' بھینٹ چڑھائی ' مدینۃ الشمس سے دفینہ نکالا ' بابل کو پھر آباد کیا اور بستیاں بسائیں -

علماے طبیعت و آثار کی راے میں توراۃ کے واقعۂ طوفان نوح کی تفصیل اسی روایت سے ماخوذ ہے -

تیسرا واقعہ " طوفان ہیراپولیس " کا ہے جسکی تشریح " لوسیانوس " نے کی ہے ' واقعات سب ملتے جلتے ہیں ' حسب معمول اس طوفان کی نسبت بھی یہی ادعا ہے کہ صرف " دیکالیون " اور اس کے گھرانے والے بچ رہے تھے ' اور ساری آبادی غرق ہوگئی تھی - دیکالیون کی کشتی " ہیراپولیس " کو پہونچ کر ٹھہری تھی ' وہیں اس نے ایک ہیکل بنایا جس کو پسینہ آتا تھا ' اس پر وحی اترتی تھی ' اور وہ آدمیوں کی طرح باتیں کرتا تھا -

چوتھا طوفان جزیرۂ ساموتراس کا تھا جس سے - مورخ ڈیوڈورس کی راے میں - بحیرۂ مرمر (مارمورا) نکلا -

پانچویں غرقابی قدیم یونان کے علاقہ " بریسی " کے طوفان سے ہوئی جو پادشاہ " اوجیج " کے عہد میں حضرت مسیح سے نوسو برس پیشتر بحیرۂ " کوپایس " میں سیلاب آنے سے آیا تھا " آگستینس " نے جو مندر " ہیبون " کا بڑا پوجاری تھا ' اس کے جزئیات پر نہایت شرح و بسط سے گفتگو کی ہے اور " وینس " (زہرہ) دیوتا کے دفعۃً رنگ و صورت و حجم و رفتار بدل جانے کا اسے نتیجہ ٹھہرایا ہے ' ادبیات مشرق میں یونان کی غرقابی یہیں سے نکلی ہے -

چھٹا طوفان پادشاہ " دیکالیون " فرماں رواے تھسلی کے عہد میں میلاد مسیح سے ایک ہزار چھہ سو برس قبل آیا تھا ' اور تھسلی کو بہا لے گیا تھا - ہیروڈوٹس کی روایت ہے کہ تھسلی ایک بڑا دریا

طوفان کیونکر آیا ؟ مفسرین کی غالب اور عام رائے یہ ہے کہ کھانا پکانے کا ایک تنور تھا ' اُسی سے طوفان کا چشمہ پھوٹا ' لیکن اس خیال میں کوئی انداز مجاز یا تمثیل مضمر تھی جو نہیں سمجھی گئی -

تورات کا بیان ہے کہ " جب نوح کی عمر چھہ سو برس کی ہوئی ' دوسرے مہینے کی سترھویں تاریخ کو اُسی روز بحر محیط کے تمام سوتے پھوٹ نکلے ' آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں ' اور چالیس شبانہ روز تک زمین پر مینھہ کی جھڑی لگی رہی " (تکوین ۷ : ۱۱)

قران کریم نے بھی اسی حقیقت کی تائید کی ہے ' سورۂ قمر میں ہے :

ففتحنـا ابـواب السمـاء بمـاء منهمـر ' و فجـرنا الارض عيـونـاً فالتقـى المـاء على امـر قد قدر (۵۴ : ۱۱ و ۱۲)	ہم نے موسلا دھار مینھہ سے آسمان کے دروازے کھول دیے ' زمین کے سوتے جاری کردیے ' آخر جو اندازہ مقرر ہوا تھا اُسی کے مطابق آسمان و زمین کے پانی مل گئے -

بے شبہ فار التنور (تنور جوش میں آیا) کے الفاظ بھی قرآن کریم میں موجود ہیں ' لیکن واقعہ یہ ہے کہ قدیم محاورۂ عرب میں " تنور " " روے زمین " کو کہتے تھے ' حدیث میں ہے :

عن ابن عباس انه قال في قوله " و فار التنور " قال التنور وجه الارض ' قال قيل له اذا رأيت الماء على وجـه الارض فـاركب انـت و من معك ' قال : و العرب تسمـى وجـه الارض تنـور الارض (۱)	" تنور نے جوش کھایا " کی تفسیر میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ " تنور کے معنے روے زمین کے ہیں ' یعنی حضرت نوح کو حکم ہوا کہ جب دیکھو کہ روے زمین پر پانی چڑھ گیا تو اپنے ساتھیوں کو لے کر کشتی میں سوار ہو جاؤ ' اھل عرب نے " روي زمین " کا نام " تنور زمین " و زمین رکھہ چھوڑا ہے " (۱)

تورات کے موجودہ تراجم نے کشتی نوح کا مستقر کوہ اراراط کو قرار دیا ہے (تکوین ۸ : ۴) لیکن علامہ یاقوت حموي نے اصل زبان سے توراۃ کا جو لفظی ترجمہ پیش کیا ہے اُس میں بجاے اراراط " جودي " مذکور ہے (۲) (معجم البلدان طبع مصر - ج ۳ ص ۱۶۳) یہ پہاڑي (جودي) موصل کے علاقہ میں دریاے دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے ' اور یہی وہ علاقہ ہے جس کے مضافات میں قوم نوح آباد تھی ' اصل میں " جودي " ایک گانوں کا نام تھا (معجم البلدان - ج ۷ ص - ۵۱) اور پہاڑي کا وہ سلسلہ جو اُس گانوں سے متصل تھا کوہ جودي کے نام سے مشہور تھا - اسي نواح میں " قردا " و " بازبدا " کي مشہور آبادیاں بھي تھیں - وھاں یہ پہاڑي انھیں بستیوں کے نام سے موسوم تھي ' ابوحنیفہ دینوري نے اسي مناسبت سے کشتي نوح کا مستقر جبل قردا و بازبدا کو ٹھہرایا ہے (اخبار الطوال ص - ۳) اور ابن قتیبہ نے بھی یہي روایت نقل کي ہے (معارف - ص - ۸) مشہور مسیحي مورخ گریگوري ابو الفرج ملطي نے ان سب کي تطبیق کردي ہے کہ جبل قردا اور کوہ جودي دونوں ایک ھي ھیں (مختصر الدول - ص - ۲۱) کوہ اراراط کا وسیع سلسلہ جابجا مختلف ناموں سے مشہور تھا ' تورات کے موجودہ ترجمہ میں صرف پہاڑ کا اصلي نام بتا دینا کافي سمجھا گیا ' لیکن قرآن نے اُس پہاڑي چوٹي کي جگہ بھي بتادي جہاں کشتي ٹھہري تھي -

واقعۂ نوح کي ذیل میں تعلیم الہی کے خاص خاص پہلو یہ ھیں :

(۱) مادہ کي گونا گوں صورتگري جب کسی قوم کو خدا سے بالکل ھي غافل بنا دے ' قانون الھي کے حدود توڑنے لگیں ' طغیان و سرکشي عام ھو جاے ' علم کي فراوانی حجاب اکبر کا کام دینے لگے ' تمدن ضلالت کي جانب رہ نمائي کرتا ھو ' خداے واحد کي پرستش سے اتنا بھي سروکار نہو کہ اُس کي پرستشگاھوں کا ادب کیا جاے ' تو ان حالتوں میں دعوۃ الی الحق فرض ہے - اس فرض کے ادا کرنے میں خواہ کیسي ھي بندشیں عائد ھوں ' زبان تقریر کو روکنے کے لیے مجرمانہ سازشوں کے نام سے قانون بنائے جائیں ' لسان تحریر کو بند رکھنے کي غرض سے تعزیري ایکٹ پاس ھو ' با ایں ھمہ ان بندشوں سے جو نتائج پیش آنے والے ھوں اُن کے اظہار سے خاموش نہ رھنا چاھیے ' اور علانیہ کہہ دینا چاھیے کہ اس گمراھي کا کیا حشر ھونے والا ہے -

(۲) دعوۃ الی الحق کے لیے جو لوگ کمر بستہ ھونگے اُنھیں اس فرض ادا کرنے میں اپني شاندار امتیازي حیثیت قائم کرنے کي فکر نہوني چاھیے کہ ارباب اقتدار کي نظروں میں درخور حاصل کرکے پہلے اپني ممتاز پوزیشن قائم کرلیں پھر کام شروع کریں - یہ بے راھہ روي کا طریقہ ہے ' اور ایسي خصوصیت کی تمنا خام خیالي ہے - داعی الی الحق کو بظاھر اُس کي کمزور پوزیشن پر طعنے دیے جائینگے ' تعریض ھوگي ' بے وقعتي کي جائیگي ' اُن کو جھوٹا کہا جائیگا ' ھنسي اُڑائي جائیگي ' وہ ان سب کو انگیز کرلینگے ' اور اپنے فرض کو پورا کرکے رھینگے -

(۳) داعي الی الحق کي جماعت کچھہ ایسي وسیع نہوگي ' معمولي افراد اُس کے شریک عمل ھونگے ' جو عام نظروں میں ذلیل و رذیل دکھائي دینگے - اُن میں یہ بھي خصوصیت نہوگی کہ جن مقتدر جباروں کي دعوۃ کرنی ھو اُن پر کچھہ احسان کیے ھوں یا اُنھیں منت پذیر بنانے کے لیے چندے دیے ھوں ' رزولیوشن پاس کرائے ھوں ' وہ اس طلسم فریب سے اپنے کام کو تقویت نہ دینگے ' بلکہ نہایت صفائی اور سادگی کے ساتھہ اُٹھہ کھڑے ھونگے ' اور جو کرنا ھوگا کر گزرینگے -

(۴) دعوۃ الی الحق کے لیے صاف بیاني ' تلخ گوئی ' اور درشت گفتاري ' ناگزیر ہے ' البتہ صداقت کو تسلیم کرانے میں کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا -

(۱) رواہ ابو جعفر قال حدثنی یعقوب بن ابراھیم قال حدثنا ھشیم قال اخبرنا العوام بن حوشب عن الضحاک عن ابن عباس انه قال الخ ' و بطریق آخر عن المثنی قال ثنا عمرو بن عوف قال اخبرنا ھشیم عن العوام عن الضحاک بنحوہ - و بروایۃ اخري عن ابی کریب و ابی السائب قالا ثنا ابن ادریس قال اخبرنا الشیبانی عن عکرمۃ في قوله وفار التنور قال وجه الارض ' و بروایۃ اخري قال حدثنا زکریا بن یحیی بن ابی زائدۃ و سفیان بن وکیع قالا ثنا ابن ادریس عن الشیبانی عن عکرمۃ وفار التنور قال وجه الارض -

(۲) سریاني و کلداني زبان میں توراۃ کے جو نسخے ھیں اُن میں بھي سفینۂ نوح کا مستقر کوہ جودي مذکور ہے - دائرۃ المعارف العربیه کے مسیحي مولفین لکھتے ھیں کہ روایات اب تک اسی قول کي تائید میں ھیں کہ اس حادثہ کا مرکز یہي پہاڑي (جودي) تھي ' بروسس جو اسکندر اعظم کا معاصر تھا ' اُس کي بھی یہي راے ہے - کوہ جودي کي چوٹي پر کشتي کے آثار بھي اُس کو ملے تھے (دائرۃ المعارف حرف جیم)

الا من رحم، و حال بينهما الموج فكان من المغرقين -

وہ مجھے پانی سے بچا لیگا " نوح نے کہا " آج کے دن خدا کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں ' بچے تو وہی بچے جس پر خدا رحم کرے " اسی حالت میں باپ بیٹے کے مابین ایک موج حائل ہوگئی ' ڈوبنے والوں کے ساتھہ نوح کا بیٹا بھی ڈبو دیا گیا -

وقيل : يا ارض ابلعی ماءک' و يا سماء اقلعی' و غيض الماء ' و قضی الامر' و استوت علی الجودی ' و قيل بعداً للقوم الظالمين '

کام تمام ہو چکا تو حکم دیا گیا کہ " اے زمین اپنا پانی جذب کرلے ' اور اے آسمان تھم جا " پانی اتر گیا ' حکم کی تکمیل ہوئی ' کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری ' اور کہدیا گیا کہ " ظالموں کی جماعت دور ہو "

ونادی نوح ربه فقال : رب ان ابنی من اهلی و ان وعدك الحق و انت احكم الحاكمين ' قال : يا نوح انه ليس من اهلك ' انه عمل غير صالح ' فلا تسألن ما ليس لك به علم ' انی اعظك ان تكون من الجاهلين ' قال رب انی اعوذ بك ان اسألك ما ليس لی به علم ' و الا تغفرلی و ترحمنی اكن من الخاسرين ' قيل : يا نوح اهبط بسلام منا و بركات عليك و علی امم ممن معك ' و امم سنمتعهم ثم يمسهم منا عذاب اليم (١١ : ١٩—٤٠)

نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کیا " اے میرے پروردگار ' میرا بیٹا بھی میرے ہی گھر والوں میں ہے ' تیرا وعدہ سچا ہے ' اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے " جواب ملا کہ " اے نوح وہ تمہارے گھر والوں میں شامل نہیں ' وہ بدکار ہے ' جو بات نہ جانتے ہو ہم سے اس کی درخواست نہ کرو ' ہم تمہیں سمجھائے دیتے ہیں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو " نوح نے عرض کیا کہ " اے میرے پروردگار میں ایسی جرأت سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کی حقیقت معلوم نہو تجھہ سے اسکی درخواست کروں - میری گستاخی تو اگر نہ بخشیگا اور مجھہ پر رحم نہ کریگا تو میں تباہ ہوجاؤنگا " سب کچھہ جب ہوچکا تو حکم دیا گیا کہ " اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھہ کشتی پر سے نیچے اترو - یہ برکتیں تمہارے اور ان اقوام کے شامل حال رہینگی ' جو تمہارے ساتھہ ہیں - بعد کی قومیں بھی ہم سے نفع اٹھائینگی ' لیکن آخر کار ہماری جانب سے ان کو دردناک عذاب پہونچیگا "

یہ واقعات کسی قدر اضافہ و اختصار کے ساتھہ تورات میں بھی مذکور ہیں ' تورات نے ان میں کچھہ باتیں بڑھادیں ' کچھہ حذف کردیں ' کچھہ خبط کر ڈالیں ' مثلاً :

(۱) تورات کا بیان ہے کہ طوفان عام تھا ' روے زمین کے جتنے بر اعظم اور جزیرے تھے سب غرق ہوگئے تھے " پانی زمین پر بے انتہا چڑہ گیا ' تمام اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے ہیں سب چھپ گئے ' سارے جاندار جو زمین پر چلتے تھے : پرند ' چرند ' جنگلی جانور ' اور کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے تھے ' اور جتنے انسان تھے ' سب مرگئے - ہر ایک متنفس مخلوق جو خشکی پر تھی مرگئی - روے زمین کے تمام موجودات جن میں جان تھی سب کے سب مٹ گئے - انسان سے لے کر حیوان تک ' کیڑے مکوڑوں اور آسمانی پرندوں تک سب مٹ گئے - فقط نوح اور جو اس کے ساتھہ کشتی کے اندر تھے بچ رہے (تکوین - ۷ : ۱۹ - ۲۳)

یہ عمومیت عقل کے بھی خلاف تھی ' تاریخ بھی خاص واقعہ کی تعمیم میں اس امر کی موید نہ تھی ' علم الاثار بھی تک کر رہا تھا ' طبقات الارض کی شہادت بھی اس کے حق میں نہ تھی اور یہ بات تو کسی طرح قیاس میں آسکتی ہی نہ تھی کہ ایک گناہ گار قوم کو سزا دینے کے لیے خدا نے سارے جہان جس میں بہت سی بے گناہ جماعتیں بھی رہی ہونگی ' سے بے قصور اشخاص بھی ہونگے ' بہت سی ناکردہ گناہ آبادیاں بھی ہونگی - غرق کر ڈالے ' اور روے زمین پر کسی متنفس کو زندہ ہی نہ چھوڑے -

یہ ایرادیں آج اس زمانے میں وارد کی جارہی ہیں ' قرآن کریم نے اس عہد میں جبکہ طوفان نوح کی عمومیت سے کسی کو انکار نہ تھا صاف لفظوں میں اعلان کردیا کہ الذین ظلموا انهم مغرقون (جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وہی غرق کیے جائینگے) قوم نوح اس ظلم و ستم کی خوگر تھی ' وہی غرق ہوئی ' انکی بستیوں میں طوفان آیا ' اور سیلاب فنا انہیں ظالموں کو بہا لے گیا

(۲) فرزند نوح کے تذکرے سے جو کافروں کا شریک حال اور طوفان میں ڈوب کر مرگیا - تورات خاموش تھی ' قرآن نے فروگذاشت ظاہر کردی ' اور دکھا دیا کہ مولفین تورات کی تالیف کس پایہ کی ہے -

(۳) واقعہ طوفان کے بعد حضرت نوح کی توجہ کار زراعت کی جانب مصروف ہوئی - انگور کا ایک باغ لگایا ' شراب نکالی ' اور پی کر مست ہوگئے ' گھر میں پہونچے تو نشے کا عالم کپڑے اتار دیے اور سو رہے - حام نے ان کو برہنہ دیکھکر اپنے بھائیوں کو خبر دی - سام و یافث گئے اور برہنگی چھپا دی - بیدار ہوئے پر جب حضرت نوح کو واقعہ معلوم ہوا تو کنعان کو بد دعا دی تورات نے اس بد دعا کے الفاظ بھی نقل کردیے ہیں کہ " کنعان ملعون ہو ' وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا ' خداوند سام کا مبارک ' کنعان اس کا غلام ہوگا ' خدا یافث کو پھیلائے ' وہ سام کے ڈیروں میں رہے ' اور کنعان اس کا غلام ہو " (تکوین - ۹ : ۲۷) حام حضرت نوح کا بیٹا تھا (تکوین - ۶ : ۱۰ و ۱۸ و ۱۰ : ۱) اور کنعان حام کا لڑکا تھا (تکوین - ۱۰ : ۶ و ۹ : ۲) گستاخی کنعان سے نہیں بلکہ اس کے باپ حام سے سرزد ہوئی تھی (تکوین ۹ : ۲۳ و ۲۵) لیکن تورات صاف کہہ رہی ہے کہ حضرت نوح اس سے ذرا بھی نہ بولے ' نہ ناراض ہوے - اظہار غضب ہوا بھی تو کنعان پر جو بالکل بے قصور تھا ' اور جسے اس واقعہ سے براہ راست کچھہ بھی تعلق نہ تھا ' قران نے اس کہانی کا ذکر تک نہ کیا ' اور خاموشی کی زبان میں بتا دیا کہ سرے سے یہ مذکور ہی غلط ہے ' بل کذبوا بما لم يحيطوا به علما -

قران موعظہ و عبرت ہے ' اخلاق و آداب ہے ' بشیر ترقی و تمدن ہے ' لیکن تاریخ و تمثیل نہیں ہے ' با این ہمہ جو غلط مشہور ہوجاتے ہیں کبھی کبھی ان کی تصحیح کردیا کرتا ہے حضرت نوح کا واقعہ بیان کرکے وہ بڑی دعوے سے اعلان کررہا ہے

تلك من انباء الغيب نوحيها اليك ' ما كنت تعلمها انت ولا قومك من قبل هذا ' فاصبر' ان العاقبة للمتقين (۱۱ : ۴۱)

یہ غیب کی چند خبریں ہیں ان کو بہ طریق وحی تم کو سناتے ہیں اس سے پیشتر تم اور تمہاری قوم کو بھی اس کا علم نہ تھا - اب صبر و ثبات کو شیوہ بناؤ - جو لوگ متقی ہیں انہیں کا انجام بخیر ہے -

---

مذاکرۂ علمیہ

موضوع علم الانسان

ایک فرد اور ایک جماعت کے خصائص نفسانیہ میں کسقدر شدید مماثلت ہے؟ ہر فرد انسانی فطرۃً اپنی ذات سے پہلے دوسروں کی ذات کی طرف توجہ کرتا ہے ' اونکے محاسن و معائب کی تنقید کرتا ہے ' اونکے احوال شخصیہ کا غور و فکر سے مطالعہ کرتا ہے ' یہی حال مجموعۂ افراد اور جماعات انسانی کا ہے - تمام علوم کا موضوع کائنات اور اوسکے خصائص و صفات کی واقفیت ہے - عہد تاریخ کی ابتدا سے همکو معلوم ہے کہ انسان ان علوم کی تحقیقات و اکتشافات میں مصروف ہے' لیکن خود انسان نے اپنی ذات کی طرف کب توجہ کی؟

علم الانسان جسکو انتھراپولوجی کہتے ہیں ' اور جسمیں انسان بخود اپنی ذات کے خصائص و اوصاف سے بحث کرتا ہے ' اٹھارہویں صدی کے حاصلات علمیہ میں سے ہے - فرانسیسی عالم برفون متوفی سنہ ۱۷۸۸ ع اسکا مکتشف اول اور جرمن محقق بلولم بوش متوفی سنہ ۱۸۴۰ ع اسکا مدون اول ہے -

علم انسان کا کیا موضوع ہے؟ اور اسکے مباحث کیا ہیں؟ جماعات و اقوام انسانی ' کی ترتیب ' اونکے اوصاف و خصائص متحدہ و متباینہ کی تشریح ' باهمی علاقات نسبی و تعلقات نسلی کی تحقیق ' علم تشریح ' مشابہت ترکیب اعضاے جسمانی ' اتحاد و مشارکت السنہ ' اور مماثلت اخلاق و جذبات ' کے رو سے اونکی نوعی و قومی تقسیم ' نیز سلسلۂ کائنات میں مرتبۂ انسانی کی تعیین ' قواعد و نوامیس طبیعت و فطرت سے اوسکا تعلق ' ان قواعد طبعی و نوامیس فطری کا انسان کے صفات ' خصائص اخلاق اور جذبات کی زیادت و نقص ' یا فنا و بقا پر اثر ' موثرات و تغیرات خارجی ' خصائص موروثی ' تعلقات عصبی ' اور تاثیرات اعتقادی سے اوسکی اثر پذیری و تغیر و تاثر ' زمانۂ وجود نوع انسانی کی تحقیق ' اوسکے قدیم متروکات و آثار کی تفتیش ' انسان قدیم کے کارنامہاے عہد غیر تاریخی کی تلاش و جستجو ' نوع انسانی کے درمیانی منازل ارتقاے جسمانی و عقلی ' اوسکے علل تکون و آفرینش اور اوسکے استقلال (۱) تکون یا ارتقاے تکون کی ' تحقیق و تفتیش -

ان مباحث کی تحقیق کے بعد حسب ذیل سوالات کی تحلیل و تفصیل بھی ایک محقق فن انسانیات کا فرض ہے :

(۱) نوع انسانی کیا کسی ایک اصل واحد سے متفرع ہوئی ہے یا مختلف متعدد اصول سے؟

(۲) عالم انسانی کسی دو متعین ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا اوسکی مختلف شاخیں متعدد آبا و امہات سے مخلوق ہوئی ہیں؟

(۳) از روے طبقات الارض نوع انسانی کی کیا عمر ہے؟

(۴) انسان و حیوان کے درمیان وسائط امتیاز و فصل بتدریج پیدا ہوگئے ہیں ' یا بالطبع ہیں ' اور انسان مستقل و براسہ اپنے اول یوم خلقت سے نوع کی حیثیت رکھتا ہے یا بتدریج و بارتقاے درجات وہ یہاں تک پہونچا ہے؟

(۵) انسان اور دوسرے حیوانات میں جو تشابہ جسمانی موجود ہے کیا اوس سے باهمی تعلقات نسبی کا بھی اثبات ہوتا ہے؟

(۶) اگر یہ فرض کرلیا جاے ' کہ اس تشابہ جسمانی سے تعلقات نوعی و نسبی کا اثبات ہوتا ہے تو انسان میں قوت نطق و فہم ' مدارک اخلاق و نفس کیونکر پیدا ہوگئے؟

اس فہرست سوالات سے ظاہر ہوگا کہ انکی تحلیل و عقدہ کشائی کے لیے دوسرے متعدد علوم کی بھی احتیاج ہوگی ' مثلاً :

جغرافیہ : کہ انواع و جماعات انسانی کے مقامات سکونت اور خصائص اقطاع عالم معلوم ہوں -

طبقات الارض : جس سے خصائص طبقات زمین اور اوسکے مختلف طبقات کا زمانہ اور آثار انسانی کا انمیں وجود ظاہر ہوتا ہے -

علم الآثار : اس فن کے ذریعہ سے نوع انسانی کے حالات و آثار قدیمہ جو غیر تاریخی زمانہ کی یادگار ہیں ' انکی تحقیق ہوتی ہے -

علم النبات و علم الحیوان : ان سے یہ معلوم ہوگا کہ خصائص نباتات و حیوانات و انسان میں کیا تشابہ اور کیا تباین ہے اور ان سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں؟

علم الحیاۃ : نوع انسانی کی حیات ' وجوہ و علل حیات ' خصائص حیات انسانی ' اور امتیازات حیات ' سے موضوع علم الانسان کو شدید تعلق ہے -

علم النفس : اس سے انواع و اجناس انسانی کے اخلاق و جذبات کا باهمی تشابہ و تباین ظاہر ہوتا ہے -

علم التشریح : اس فن کے ذریعہ سے مختلف انواع و اجناس حیوانی و انسانی میں تشابہ و تباین جسمانی اور اونکے باهمی تعلقات ترقی و انحطاط اعضاء کا اظہار ہوتا ہے -

علم اللغات : السنۂ مختلفہ کے تشابہ و اتحاد و مشارکت اصول و الفاظ سے باهمی اجناس و اقوام انسانی کا اتحاد و اختلاف نسل ظاہر ہوتا ہے -

یہ تمام علوم اپنے اندر نہایت دل آویز مباحث رکھتے ہیں ' جن پر کسی دوسری فرصت میں نقد و نظر کی جائیگی -

(۱) تکون نوع انسانی کے متعلق علماے علم الانسان کے دو گروہ ہیں ' اول : انسان مستقل اور بلا ارتقاے تدریجی موجودہ حالت پر مخلوق ہوا ' اسی کو هم نے استقلال تکون کہا ہے ' دوم : انسان موجودہ مرتبۂ انسانیت تک بتدریج ' جمادی ' نباتی ' اور حیوانی ارتقاآت کے بعد پہونچا ہے ' اس دوسری راے کو هم ارتقاے تکون کہتے ہیں -

(۵) دعوۃ الی الحق حصول جاہ و کسب مناصب کا ذریعہ نہیں ہے کہ اُس کے نام سے اچھے اچھے عہدے حاصل کیے جائیں ' پبلک سروس میں نمایاں جگہیں ملیں ' مال و دولت بڑھے ' اس مقدس فرض کا معاوضہ دینے والا صرف خدا ہے ' اجر یا اُجرت جو پیش نظر ہو اُسی سے طلب کرنی چاہیے -

(۶) جو لوگ داعی الی الحق کے شریک عمل ہوں اُن سے بے تعلقی و علحدگی کے لیے خواہ کیسا ہی دباؤ ڈالا جائے مگر سختی سے انکار کردینا چاہیے -

(۷) داعی الی الحق کے پاس نہ خدائی کے خزانے ہونگے ' نہ اُس میں فرشتوں کی صفت ہوگی ' نہ غیب داں ہوگا ' انسان کی معمولی حیثیت رکھتا ہوگا ' اور اسی حالت میں بڑے بڑے جباروں کی حیثیت بگاڑ دینے کا الٹیمیٹم دیگا -

(۸) دعوۃ الی الحق کے لیے موقع و محل کی تلاش بے سود ہے کہ مستبدین کی طبیعت جب حاضر دیکھ لیں اُس وقت تبلیغ کا کام شروع کریں ' یہ موقع شناسی ضروری نہیں - ہر حالت میں کام کرتے رہنا چاہیے ' اور اس شدت سے کرنا چاہیے کہ دیکھنے والے گھبرا اُٹھیں ' سننے والے تنگ آجائیں ' اور برملا کہنے لگیں کہ مقابلے کے لیے ہم طیار ہیں ' جو کچھ کرنا ہو تم بھی کر دیکھو -

(۹) نتیجہ ناکامیاب ہی کیوں نہ رہے ' استبداد میں خواہ کچھ بھی فرق نہ آئے ' مگر دعوۃ الی الحق کی سرگرمی میں فرق نہ آنا چاہیے ' جو لوگ دھمکی دے رہے ہوں کہ ہم نے تلوار سے فتوحات حاصل کیے ہیں ' تلوار ہی کے زور سے اس کو قائم بھی رکھینگے ' اُن کو جواب دے دینا چاہیے کہ خدا کو اختیار ہے ' چاہے تم کو تباہ کرڈالے یا زندہ رہنے دے ' دعوۃ الی الحق کو ان امور سے تعلق نہیں ہے -

(۱۰) دعوۃ الی الحق مشکوک و مشتبہ نظروں سے دیکھی جائیگی ' اُس کے داعیوں کو سخن ساز و مفتری کہا جائیگا ' لیکن سلسلۂ سعی و تدبیر میں ان باتوں سے سستی نہ آنی چاہیے ' البتہ اپنی پوزیشن کو واضح کر دینا چاہیے -

(۱۱) طغیان و جبروت کا انہماک دلوں اور دماغوں میں قبول حق کی صلاحیت باقی ہی نہیں رہنے دیتا - ایسی طبیعتیں کبھی راہ راست پر نہیں آسکتیں ' اُن سے کنارہ کش ہوجانا چاہیے ' قطع نظر کرلینی چاہیے ' اور اُنہیں بالکل ہی بائیکاٹ کردینا چاہیے - وہ ظالم ہیں ' ستم پیشہ ہیں ' سیلاب فنا میں غرق ہوجائینگے ' اُن کے متعلق کسی قسم کی گفت وگو نہ کرو ' اپنے بچاؤ کی آپ تدبیر نکالو ' طوفان حوادث سے محفوظ رہنے کے لیے سفینۂ نجات بناؤ ' اُس کے بنانے میں سرگرمی کے ساتھ لگے رہو ' اور خدا نے جو تعلیم دی ہے اُسی کے مطابق کام کرو -

(۱۲) اس کام میں انہماک و سرگرمی کو دیکھ کر لوگ ہنسینگے ' ہنسنے دو ' تمہیں اپنے کام سے کام ہے -

(۱۳) حفاظت کا جو ذریعہ اختیار کیا جائے وہ صرف اپنے لیے مخصوص نہ ہونا چاہیے ' بقدر گنجایش - ارباب استبداد کے علاوہ جو عذاب الہی کے مستحق ہیں - ایک حد تک دوسرے بندگان خدا کے لیے بھی سامان حفاظت بہم پہونچانا چاہیے ' مگر اس کی نوعیتیں مختلف نہ ہوں ' اور جامعۂ وحدت میں خلل نہ پڑے -

(۱۴) جباروں سے بے تعلقی و بائیکاٹ میں قرابت و رشتہ داری کا پاس و لحاظ ممنوع ہے ' کوئی خاص عزیز ہی کیوں نہ ہو ' نہایت اہم خصوصیت کیوں نہ رکھتا ہو ' مگر دائرۂ حق و صدق سے جہاں باہر قدم نکالے کہ تباہی آئی ' ایسے لوگ وہی ہیں جو عمل صالح اور حقیقی کیرکٹر سے بیگانہ ہوتے ہیں - کفار کی طرح اُن کو بھی بائیکاٹ کردینا چاہیے - اُن پر رحم کرنا یا اُن کے حق میں سفارش کرنی جرم ہے ' اور سخت جرم ہے - اس سے توبہ کرنی چاہیے -

(۱۵) ظالموں اور جباروں کو ہدایت نہیں ہوا کرتی - ذرہم فی طغیانہم یعمہون ' اُن کی سرکشانہ ضلالت کچھ زمانے تک قائم رہیگی - کچھ مدت تک بندوں پر خدائی کرتے رہینگے ' آخر خدا کی حجت پوری ہوگی ' اپنی روش تبدیل کرنے کے لیے اُنہیں متعدد موقعے دیے جائینگے ' مگر اُن کے استبداد میں کیوں فرق آنے لگا ' انجام کار سب کے سب نیست و نابود ہوجائینگے - حکومت جاتی رہیگی ' سطوت و عزت فنا ہوجائیگی ' نام و نشان تک مٹ جائیگا ' دنیا میں خدا کی پادشاہی قائم ہوگی ' اور پھر اُنہیں مظلوموں کو برکات الٰہی نصیب ہونگے جن کی آزار رسانی میں ایک دنیا کو مزہ آرہا ہے -

(۱۶) فناے استبداد کے بعد مسلمان کامیاب ہونگے ' اُن پر خدا کی رحمت نازل ہوگی ' زمانے بھر کی نعمتوں سے مستفید ہونگے ' لیکن بعد کی نسلیں جب خدا کو بھول جائینگی ' جب اضطہاد و استعباد رنگ لائیگا ' جب پھر عزم و ثبات و استقلال میں ضعف آنے لگیگا تو اُن پر بھی تباہی آئیگی ' کامیابی کے لیے صبر و ثبات و تقوی ایک لازمی چیز ہے ' جو قوم اس کی خوگر نہوئی ' جس نے قدرت کو اپنے استقلال و اتقا (اعلی کیرکٹر) کا ثبوت نہ دیا ہوگا اُسے کامیابی کی توقع ہی نہ رکھنی چاہیے -

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ و لما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم و یعلم الصابرین ؟ (۳ ع - ۱۴)	کیا تم اس خیال میں ہو کہ بہشت میں داخل ہوجاؤگے حال آں کہ ابھی تک اللہ نے نہ تو اُن لوگوں کو جانچا جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور نہ اُن کا امتحان کیا جو ثابت قدم رہتے ہیں ؟

یہ واقعات پیش آنے والے ہیں اور ضرور پیش آنے والے ہیں ' فارتقب حتی یاتی اللہ بامرہ -

اس میں کامیابی مطلوب ہو تو سلسلۂ عمل کی توسیع ' صبر و ثبات کا اعتصام ' اور تقوی و طہارت نفس کا تعود پیدا کرو :

لنستخلفنکم فی الارض کما استخلف الذین من قبلکم و لیبدلنکم من بعد خوفکم امنا -

---

اطـــلاع

(۱) ٹائپ کی ڈبل کراؤن سائز ' پین کی مشین ' جو بہترین اور قدیمی کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائی سال تک معمولی کام ہوا ہے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ہیں -

ابتدا سے الہلال اسی مشین پر چھپتا ہے - دو ہارس پاور کے موٹر میں سولہ سو فی گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتی ہے -
چونکہ ہم اسکی جگہ بڑے سائز کی مشینیں لے چکے ہیں - اسلیے الگ کر دینا چاہتے ہیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پاؤں سے بھی چلائی جاسکتی ہے ڈیمائی فولیو سائز کی - اِس پر ہاف ٹون تصاویر کے علاوہ ہر کام جلد اور بہتر ہوسکتا ہے -

مدنیت فرنگ

انسانوں کو تیل میں زندہ جلانا

پوٹومئو (Putumayo) کي رپورٹ

(مقتبس از انگلسمین - ۲ - جولائي - سنه ۱۹۱۳ ع)

مظالم پوٹو مئو کي تحقیق کے لیے جو کمیٹی منتخب هوئي تھی ' امید کے مطابق اُس کی رپورٹ بہت سخت الفاظ میں شائع هوئی هے -

کمیٹي کو ڈائرکٹروں کے خلاف گو کوئی ایسي شہادت تو نہیں ملي جسمیں وہ علانیہ غلاموں کي تجارت کی ذیل میں خلاف قانون کام کرتے هوے معلوم هوے هوں' تاهم اُن پر یہ الزام لگایا گیا هے کہ انهوں نے بے انتہا غفلت کی - ایک جگہ کمیٹی نے لکھا هے کہ " خواہ کتنا هی ان وحشیانہ اور ظالمانہ کارروائیوں کے هونے سے انکار کیا جاے مگر انڈینز (اصلی باشندگان جنوبي امریکہ) کو تیل میں جلانیکے واقعات کي کامل طور پر تصدیق هوگئی هے " -

کمیٹی نے مسٹر - هارڈنبرگ اور کپتان ویفن (Mr Hardenberg) (Capt. Whiffen) کے الزامات کو تسلیم نہیں کیا - موخرالزکر پر ڈائرکٹروں نے یہ الزام لگایا تھا کہ اُسنے دهمکي دے کر زبردستي روپیہ لیا ہے - کمیٹی نے لکھا هے کہ " ڈائرکٹر بہت جلد اُن باتونکو قبول کر لیتے هیں جو ان لوگونکی شہادت کے خلاف هوں - انهوں نے مسٹر هارڈنبرگ اور کپتان ویفن کی برأت کے متعلق دریافت تک نہیں کیا " کمیٹی نے مظالم کے وجود اور اُس کے ثبوت کو قبول کرتے هوے ڈاکٹر پاریڈز (Dr. Pardes) کے بیان کی - جو پیرو کی گورنمنت کے نمشنر هیں - تصدیق کی کہ بے شک انهوں نے بہت سے ایسے واقعات کو ظاهر کیا هے' جو پہلے ظاهر نہیں هوے تھے -

کمیٹی نے انگریزی ڈائرکٹر سر راجر کیسمنٹ (Sir Rodger Casement) کے بیان سے جو اهم انکشافات ظاهر هوے تھے اُن پر کوئی سوال نہیں کیا' سینر ارینا (Senor Arena) نے یہ مان لیا کہ مظالم کے واقعات ضرور صحیح هیں' گرچہ کچھہ اس میں مبالغہ کی آمیزش هے - بعض جگہ ممبران کمیٹی نے " عجیب و غریب قصہ " ان روایات کا نام رکھا هے -

ایک کارٹون میں وهاں کي رعایا کے مصائب دکھاے گئے هیں جسمیں اُن کو بید لگائے جارهے هیں - جلایا جا رها هے اور انکو گولیاں ماری جاتی هیں - مسٹر ریڈ (Mr. Read) اس واقعے کو ایک ڈائرکٹر کي قابل نفرت رپورٹ کہتے هیں' مگر کمیٹي نے اُسے بھي صحیح تسلیم کرلیا هے' اور لکھا هے کہ " جو بات کارٹون میں ظاهر کی گئی هے اُس سے کہیں زیادہ مظالم وهاں هوتے هیں "

اس رپورٹ میں یہ بھي شائع هوا هے کہ " باوجود اس کے کہ وزارت خارجہ سے اُنکي خبرگیري کي هدایت هوچکي تھي پھربھي اسکا کچھہ خیال نہیں کیا گیا' وهانکے کام پر ملازم رکھنے والے نہایت درجہ کے بدمعاش هیں' قاتلونکا ایک غول هے جو اپنی تفریح طبع کے واسطے وهانکے لوگونکو گولیوں سے مارتا هے' یا انکو زندہ جلا دیتا هے " مسٹر ریڈ نے باوجود کوشش اخفا کے یہ ظاهر کیا کہ " لیما میں انهوں نے انڈینز کو گولی سے نشانہ بنتے هوے خود دیکھا هے " کمیٹي نے اکثر الزامات ڈائرکٹروں پر عائد کیے هیں' اور اس بات کو وثوق کے ساتھہ تسلیم کر لیا هے کہ " تمام گرم ممالک میں یہ لوگ غلامونکی تجارت کرتے هیں' قانون انسداد غلامي کو زیادہ سختي سے استعمال کرنا چاهیے اور اگر کوئي انگریز اس جرم کا مرتکب هو تو اُسکو انگریزي حکومت سے سزا ملني چاهیے "

لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة

غلطیهاے مضامین مت پوچھہ' کہتے هیں: انسان کو اپنے تئیں هلاکت میں ڈالنا منع هے' اصول کي صحت میں کلام نہیں' لیکن جو فروع نکالے جاتے هیں خود اُن کي تفریع هلاکت آفریں هے - طبیعت میں استقلال هے تو هوا کرے' عزم و ثبات پر تیقن هے تو هونے دو' تم کوئي بڑا کام نہ کرو' مہمات امور میں کبھي اقدام نہ کرو -

هندوستان پر حکومت کرنے کے لیے اگر انگلستان میں انگریزوں کو سول سروس کي تعلیم دلانے کي غرض سے هر سال کچھہ کم ۱۶ - هزار پونڈ (دو لاکھہ چالیس هزار روپے) خزانۂ هند کو ادا کرنے پڑتے هیں' اور پھر ان سویلینوں سے هندوستانیوں کي قسمت وابستہ هوتي هے' تو اُن کو رعایا کي عبادتگاهیں ڈھانے' خانقاهیں گرانے کے احکام نافذ کرانے میں بھي باک نہیں هوتا' جب بھي کچھہ نہ کہو -

اگر پنجاب کي نہري آبادیوں میں رعایا کی ضروریات زندگي میں گورنمنٹ کی جانب سے کوئي مدد نہیں ملتي' اور مزارعین سے نہایت گراں شرح پر مال گذاري وصول کی جاتي هے' تو اس شکایت کي تلافي کے لیے دیوان عام (هاؤس آف کامنس) میں نائب وزیر هند (مسٹر مانٹیگو) کا صرف یہ جواب کافی سمجھہ لینا چاهیے کہ " ایک سیاح نے ایک هفتہ وار رسالے میں یہ واقعات شائع کیے هیں' مگر دوسرے اشخاص نے جو حالات لکھے هیں اُن سے یہ بیانات مختلف هیں - اس لیے قابل تیقن نہیں کہے جاسکتے "

اگر ایک انگریز (جیمس هنڈرسن) وکٹوریا جیوٹ مل کے ایک هندوستاني مزدور پر حملہ کرکے اُسے ضرب شدید پہونچاتا هے' وہ اسی صدمہ سے بیس دن کے اندر مرجاتا هے' مقدمہ دائر هوتا هے' عدالت اس تعدي کو خطرناک قرار دیتي هے' مگر مجرم پر صرف ایک سو روپیہ جرمانہ کافي سمجھتي هے - پارلیمنٹ میں سوال هوتا هے' مسٹر اوگریڈي سفارش کرتے هیں کہ "جیمس هنڈرسن" کو هندوستان سے ملک بدر کردینا چاهیے' اور عدالتوں کو تنبیہ کرنی چاهیے کہ اس قسم کے مقدمات میں هندوستانیوں اور یوروپین لوگوں کے مابین فرق نہ کیا کریں' تو گورنمنٹ کی اس تشریح پر قانع هوجاؤ کہ " هنڈرسن نے قلي کو شراب کے نشے میں مارا تھا' اور وہ هیضہ سے مرا تھا - وزیر هند اس معاملہ میں کسي کارروائی کرنے پر آمادہ نہیں هیں "

اگر جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے مظالم هندوستانی مزدوروں پر بدستور قائم هیں' اگر حکومت هند کي یہ قرار داد بھی نافذ العمل نہو سکی کہ آیندہ سے جنوبي افریقہ کے لیے هندوستان سے قلی نہ بھیجے جائیں' تو دیوان عام میں مسٹر هارکورٹ نے اظہار تاسف سے اشک شوئي کرلو کہ گورنمنٹ کوئي چارۂ کار نہیں نکالتي نہ سہي اُس کو افسوس تو هے -

اگر مدراس وسدرن مرهٹہ ریلوے کے ورکشاپ مدراس میں ریلوے کے ایک انگریز اهلکار نے تین هندوستانیوں کو اس هفتہ میں محض اس لیے گولي ماردي کہ اس کے خیال میں " وحشي هندوستانی اُس کي مہذب میم کو گالیاں دے رهے تھے " تو اس حادثے کو ادبیات اردو کے اس شاعرانہ تخیل کا ذریعۂ تکمیل سمجھو کہ :

کس نے یوں پیار کیا ؟ کس نے وفا کي ایسی ؟
کیوں کریں قتل کسی کو وہ همارے هوتے ؟

اس قسم کے غیر معمولی حوادث طغیان و استبداد کو معمولی تحمل سے انگیز کرلیا کرو' ان پر آزردگی بے جا و بے محل هے -

(لها بقیة صالحة)

مقالات

وثائق وحقائق

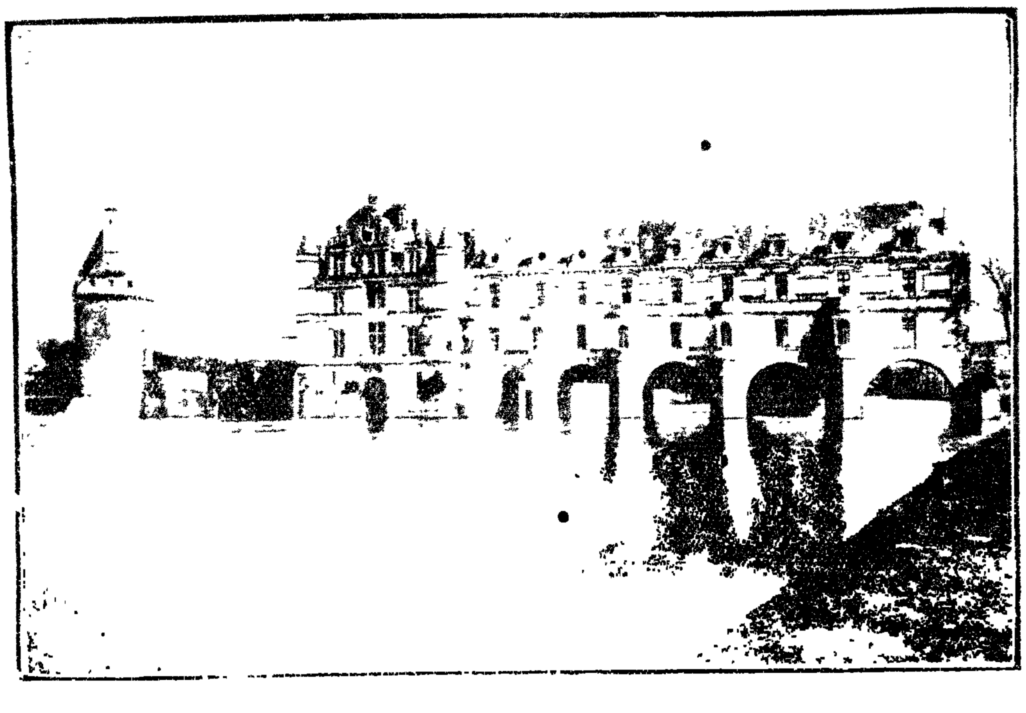
ایوان شینوسو

انسان نے اپنی راحت کے لیے کیا کیا سامان لیے، دشت سنعار میں ایک برج کی تعمیر شروع کی جس کا منارہ آسمان سے باتیں کر رہا تھا - صحراے صعید میں ایک سربفلک ایوان کی بنیاد ڈالی جس کی رفعت و بلندی کے ذریعہ سے لعلی ابلغ الاسباب، اسباب السموات کی تحقیق کا حوصلہ پیدا ہوا تھا، لیکن قدرت کے زبردست ہاتھ کی ایک معمولی جنبش نے یہ سارے حوصلے خاک میں ملادیے - ساری عمارتیں نقش بر آب کردیں، اور ایسا نام و نشان مٹادیا کہ اس آرزو کے لیے بھی کوئی سبیل نہیں رہ گئی کہ:

قف بالدیار وحیی اربعا درسا
ونادها فعساها ان تجیب عسی

(عمارتوں کے سامنے کھڑے ہو، ڈھئے ہوئے کھنڈروں کو سلام کرو، اور انہیں پکارو، شاید وہ جواب دیں)

"الزہراء" کیا ہوا؟ "الخلد" کہاں گیا؟ "الحمراء" کس کے ماتم میں سوگوار ہے؟ "قطب مینار" کس کا مرثیہ پڑھ رہا ہے؟ "قلعۂ معلی" اور "تاج محل" اس مٹی ہوئی عظمت کو رو رہے ہیں؟ ایسے ایسے ہولناک و مہیب حادثات ... کہ موجودہ دنیا کی سب سے بڑی عشرت اور سب سے اچھی نزہت گاہ (ایوان شینوسو Chenonceaux) اب تک قائم رہیگی اور زمانے کے ہاتھوں اس کا کیا حشر ہوگا؟



أتبنون بكل ريع آية تعبثون ؟ وتتخذون مصانع لعلكم تخلدون ؟ (۲۶ : ۱۲۸)

سنہ ۱۵۱۵ع میں ٹامس بوہر (Thomas Bohier) نے اس محل کی تعمیر شروع کی تھی، عمارت ابھی پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ زندگی کے دن پورے ہوگئے، ارمان دل ہی میں رہ گئے ... سنہ ۱۵۲۳ع میں جان دے دی - مرنے سے قبل محل کے ایک منارے پر اس نے یہ کتبہ لگوایا تھا کہ "یہ عمارت اگر بن گئی تو میری یادگار ہوگی" انسان کی آرزوئیں بھی کیسی غرابت آمیز ہیں؟ عمارت بن بھی گئی، یادگار قائم بھی ہوگئی، مگر جسکی یادگار تھی آج اسکا کوئی نام بھی نہیں لیتا - محل کا ایک وسیع حصہ دریا میں ستونوں پر بنایا گیا ہے، جو منظر و موقع ہر حیثیت سے بدیع المثال ہے - ہر ایک دل و دماغ میں تفرج کے ولولے پیدا ہوتے ہیں، لیکن جب آرزو بر آتی ہے تو قدرت یہ پیغام سناتی ہے کہ:

در بزم عیش یک دو قدح در کش و برو
یعنی طمع مدار وصال دوام را

تعمیر کے بے شمار مصارف نے ٹامس بوہر کو نہایت مقروض کردیا تھا، اس کے بیٹے نے اداے قرض کے لیے بادشاہ کو یہ محل دے دیا، اور خود اس میں ایک دن بھی نہ رہنے پایا - بادشاہ فرانسس اول (Francis I) اس کو شکارگاہ کے طور پر استعمال کرتا تھا، مگر تھوڑے ہی زمانے میں دست قضا نے اس سے بھی یہ عمارت چھین لی - اس کے بعد یہ محل بہت سے مشاہیر کے پاس رہا - بڑے بڑے دولتمندوں نے اسکو خریدا اور بیچ ڈالا، بہت سے عظمت پسند ہات اس پر قابض ہوے، اور پھر دست بردار ہوگئے - چار سو ۹۷ - برس ہوچکے ہیں، لیکن اس طویل مدت میں کسی ایک شخص کو بھی کامیاب زندگی کا لطف یہاں حاصل ہوسکا - حال میں چاکلیٹ کے ایک سوداگر ہنری میئر (Henri Menier) نے ۷۰ - ہزار - ۸۰۰ پونڈ! (۱۰ - لاکھ ۶۲ - ہزار روپیہ) میں اسے خریدا ہے، دیکھیے اس کے پاس کب تک رہتا ہے؟ پیغام آسمانی ... پورے ہوچکے ہیں، دیکھنا ہے کہ اب آخری حصہ ... پورا ہوتا ہے؟ صدیوں سے اس پیغام عبرت کو ہم سنتے آئے ہیں، مگر ایوان شینوسو کے حالات پڑھنے کے بعد بھی ایک لمحے کے لیے اس پر غور نہیں کرتے کہ:

اولم نمکن لهم حرما
آمنا یجبی الیه ثمرات
کل شیء رزقا من لدنا ؟
ولکن اکثرهم لا یعلمون
وکم اهلکنا من قریة
بطرت معیشتها ، فتلک
مساکنهم لم تسکن من
بعدهم الا قلیلا ، وکنا
نحن الوارثین (۲۸ : ۵۷ ، ۵۸)

کیا ہم نے ان کو حرم سراے امن میں جگہ نہیں دی جہاں ہر چیز کا ثمرہ کھنچا چلا آتا ہے؟ ہمارے ہاں سے انکو رزق پہونچتا ہے؟ لیکن اکثروں کو یہ بھی علم نہیں، ہم نے کتنی آبادیاں برباد کر ڈالیں جو وسائل عیش کے افراط سے وارفتہ ہوگئی تھیں، یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد شاذ و نادر موقعوں کے سوا آباد ہی نہیں ہوے، آخر ہم ہی وارث ٹھہرے -

الحـــريـــة في الاســـلام

نظـــام حكـــومت اســـلاميـــه

و امرهـــم شوری بینهـــم (۴۲ : ۳۶)

(۳)

دوسري بحث

مساوات حقوق و مال

یہاں تک اس بحث کا پہلا تکڑا تھا ' اب هم دوسرے ہ پر نظر ڈالتے هیں -

اسلام میں خلفا کو عزت و احترام دیني کے علاوہ حقوق امي و مالي میں کوئي تفرق و ترجیح نه تهي - تاریخ اسلام ، ایک مشہور و مسلم واقعه هے ' اور اس کے ثبوت ے تواتر عمل کافی هے - تاهم سلسلۂ بیان کیلیے چند اشارات جائیں گے -

انـــک لعلـــی خلـــق عظیـــم !!

گذشته صفحات میں ظاهر کیا جاچکا هے که آنحضرت صلعم م مسلمانوں کے ساتهه طرز عمل کیسا تها ؟ اور کس مساویـانه یت سے وہ تمام مسلمانوں سے ملتے تھے ؟ سیرت نبوي کے بے ر واقعات میں سے ایک واقعه بهی ایسا نہیں' جو اس مساوات مستثنی هو - وہ همیشه لوگوں میں اسقدر مل جل کر بیٹھتے یسے اوس مجلس کا ایک عام ممبر' اور همیشه فرماتے : " خدایا ، غریب هوں - مجهکو غریبوں میں زندہ رکهه ' اور غریبوں هي زمرہ میں اُٹھا " کهانیکے وقت آپ اسطرح بیٹھتے ' جسطرح ہ معمولي غلام ' اور پهر فرط انکسار سے فرماتے : " میں خدا کا غلام ، - اوسیطرح کهاتا هوں جسطرح ایک غلام کهاتا هے "

الله اکبر !

اُدهر الله سے واصل ' ادهر مخلوق میں شامل !
مقام اُس برزخ کبری میں تها حرف مشدد کا !

خلیفۂ اسلام کے اختیارات

حضرت ابوبکر نے اول خلافت میں جو سب سے پہلي تقریر کي ے بعض فقرے یه هیں :

الناس ! قد ولیت	لوگو ! میں تمهارا خلیفه مقرر هوا هوں
م ولست بخیرکم -	گو میں تم سے بهتــر نہیں هوں -
النـــاس انا متبع	لوگو ! میں پیــروی کرنے والا هوں '
ت بمبتدع ' فـــان	کوئی نئی بات کرنے والا نہیں هوں -
نت فاعینونی ' وان	اگر میں ٹهیک کام کروں تو مجهے مدد
ت فقـــوّمونی -	دو ' اور اگر میں کج هوجاؤں تو مجهے
ن سعد - ج ۳ ص ۱۲۹)	سیدها کردو ! !

فتح شـام کے بعد ایک مجلس شوری میں ایک مسئله کی نسبت جب اختلاف آرا هوا ' تو حضرت عمر فاروق نے ایک طویل خطبه دیا • اسکے چند الفاظ یه هیں :

فانی واحد ... کاحدکم ولست	کیونکه میں بهی تم میں سے
ارید ان تتبعـوا هـــذا الذی	ایک کے برابر هوں ... میرا منشا
اهوی - (کتاب الخراج قاضی	یهه نہیں که میں جو چاهتا هوں
ابـــو یوســـف ص ۱۵)	اوسکو تم بهی مان لو !

" کاحدکم " کے لفظ پر غور کرو ! آجکل اکثر موقعوں پر پریسیڈنت کی راے دو ووٹوں کے برابر هوتی هے ' یا اسکو حق ویٹو حاصل هوتا هے ' لیکن حضرت فاروق نے صاف کهدیا که گو میں خلیفۂ وقت هوں ' تاهم میری راے تمام اعضاء شوری کی طرح صرف ایک ووٹ هی کا حکم رکهتی هے - اس سے زائد نہیں -

اس سے پہلے حضرت ابوبکر نے فرمایا که " انا متبع ولـــست بمبتدع " یعنے اسلامی فرماں روا اس سے زیادہ کوئی درجه نہیں رکهتا که وہ احکام کتاب و سنت کو ظاهر کرے اور اُنکے عمل درآمد کیلیے بمنزله ایک محتسب کے هو - خود اسکو کوئی راے دینے کا حق نہیں -

کیا آج یورپ کی بهتر سے بهتر جمہوریت میں کوئی اسکی نظیر ملسکتی هے ؟ فتدبروا وتفکروا یا اولی الالباب !

خلیفـــۂ وقت کے مصـــارف

شخصي حکمراني کا سب سے زیادہ ظالمانه اور مکروہ منظر یه هے که قوم اور ملک کی دولت صرف ایک فرد واحد کے آرام و تعیش کا ذریعه هوتي هے ' اور جبکه الله کے هزاروں بندوں کو زندہ رهنے کیلیے بدتر سے بدتر غذا بهي میسر نہیں آتي ' تو وہ سونے کے تخت پر لعل و جواهر کے دانوں سے کهیلتا هے !

پس جمہوریۃ صحیحه کا ایک نہایت اهم رکن یه هونا چاهیے که حصول عز و جاہ اور خرچ مال و دولت کے لحاظ سے عام رعایا اور اور والي ملک کا درجه ایک کردیا جاے ' اور کوئي ممتاز اور فرق العادۃ حق اُسے حصول مال و تسلط خزینه کا نه دیا جاے -

اگر یه سچ هے تو دنیا کو رونا چاهیے که اب تک اُسکي بدبختی ختم نہیں هوئی - وہ حریت و مساوات کے نعرے جو نئے تمدن کي فضا کو همیشه طوفاني رکهتے هیں ' افسوس که ابهي اصلیت و حقیقت کے حصول کے محتاج هیں - انسانی آزادي کا وہ فرشته ' جسکي نسبت کہا جاتا هے که " انقلاب فرانس " کے پروں سے زمین پر اُترا ' گو بہت حسین هے ' مگر پورا کامیاب نہیں - آج بهی یورپ کو حریت کا سبق لینے کي ضرورت هے - آج بهي وہ درس مساوات کا محتاج هے - آج بهي اُسے مضطرب هونا چاهیے ' تا که نوع انساني کے احترام کے معمے کو حل کرے ' اور خدا کے یکساں اور هم درجه بندوں کو تفریق و امتیاز دنیوي کي لعنت سے چهڑانے کي معرفت حاصل کرے -

عالم اسلامی

الجزائر کے ایک مظلوم عرب کا خط

محکومیت کے نتایج

" یہاں کی حالت کیا پوچھتے ہو ؟ یہاں رهنا انگاروں پر رہنا ہے - جب تک هجرت کی اجازت تھی زندگی دوبھر نہ تھی نہ اس عذاب سے نجات کی کچھہ امید تو تھی ' مگر جب سے یہ آخری دروازۂ نجات بھی بند هوگیا ہے هر مخلص جزائری زیست سے بیزار ہے - کاش موت جلد آتی !

قوم پر تنگ گیری سخت سے سخت تر' شہروں کی حالت بد سے بد تر' کہاں سے الفاظ لاوں کہ یہاں کی حالت تمھارے سامنے ممثل و مجسم هوجائے -

تم نے جس حالت میں دیکھا تھا اُس سے اب یہاں کی حالت بالکل مختلف ہے - اور کیوں نہ هو؟ جب کہ دولاب سیاست کی رفتار غیر معمولی هو؟ موجودہ سیاست کا محور یہ ہے کہ " جزائری یا فرانسیسی بن جائیں یا مٹا دیے جائیں " -

فرانسیسی بنے تو دخیل' دخیل کی قدر معلوم ' اسکے علاوہ پھر اسلام کہاں ؟ اگر فرانسیسی نہ بنے تو زد و کوب ' قید و بند ' تیغ و تفنگ ' دار و رسن !

دونوں صورتیں مہلک' هر مخلص جزائری کا دل فگار' انکھیں خونبار' اور زبان موت کی خواستگار -

شیاطین الانس یعنی فرانسیسی جاسوس هباء منثور کی طرح پھیلے هوے هیں' اجتماع عام یا خاص ' کسی کام کے لیے هو یا صرف لطف صحبت کے لیے' وقت سرشام هو یا اخر سحر' عرض صحبت کسی قسم کی هو' کہیں هو ' کسی وقت هو' وہ موجود ' اور اب تو صحبت و اجتماع کی بھی ضرورت نہیں' خلوت میں بھی نازل !

حالت سخت ناگفتہ بہ ' اعتماد مفقود ' نہ بیٹے کو باپ پر بھروسا نہ باپ کو بیٹے پر' بھائی بھائی کا تو کیا ذکر' بہترین افراد قوم کے پاس ان ضمیر فروشوں کی آمد و رفت بکثرت ' اس آمد و رفت کا نتیجہ باغیانہ مساعی کی اطلاع سے لبریز رپورٹیں ' اور یہ رپورٹیں گو محض دفتر کذب و افتراء مگر فرانس کے لیے وحی آسمانی ' رپورٹ کا اثر ؟ احکام قید ' اوامر جلاء وطن سزاے موت ' مرافعہ ؟ نہیں ' نظر ثانی ؟ اگر هو بھی تو فائدہ ؟ قاضی (جج) تو فرانسیسی هونگے -

مغرب اقصی پر فتن و حوادث کا ابر کثیف چھایا هوا ہے ' آگ اور خون کی بارش هورهی ہے ' وطن و ملت کے پرستاران غیور سر بکف آرہے هیں ' راهیاں اور میدان آباد هو رہے هیں ' گھر ویران' گھرانے برباد' ! عالم اسلامی سنتا هوگا اور لرزتا هوگا ' مگر هم بدبخت اهل جزائر پر تو بجلیاں گر رهی هیں -

یہ اسلیے نہیں کہ مغرب اقصی میں اسلام کی زندہ یادگاریں مٹائی جارهی هیں ' یہ مٹانا نہیں ہے بلکہ دوبارہ زندہ کرنا ہے ' توپ کی آگ اور تلوار کا پانی تو وہ بخار پیدا کرتا ہے جس سے تج و نخت باختہ اقوام کی هستی کی کل دوبارہ چلنے لگتی ہے -

بلکہ اسلیے کہ فرانس یہ علم بردار مدنیت ' یہ مطلع حریت ' یہ مدعی قطع سلاسل استعباد و استبداد ' سمجھتا ہے کہ هم غلام هیں اور وہ همارا آقا ' هم مملوک هیں اور وہ همارا مالک ' همارے جسم و جان انکی قربانی کے لیے مخلوق' اور همارا مال و دولت اسکے دست تصرف کے وقف !

یونان ' اطالیا ' مالطہ ' وغیرہ کے دریوزہ گر یہاں آتے هیں ' فرانس کی جنسیت میں ' داخل هوتے هیں' ان پر الطاف و عنایات کی بارش هوتی ہے ' سیر حاصل زمین اور اعلی مناصب ان کو دیے جاتیں ' تہیدستی کے بعد دولتمندی' بوریا نشینی مذلت کے بعد کرسی نشینی عزت ' غرور و نخوت لازمی ' گویا افریقی فرعون ! مسلمانوں کو زجر و توبیخ' گیر و دار' سرزنش و پاداش' قتل و سفک .... کیا کیا لکھوں' کیا بات اٹھہ رهتی ہے ؟

مغاربہ اور فرانس سے الدار البیضاء میں جنگ هوئی ' مغاربہ همارے کون هیں ؟ همسایہ' هم وطن ' هم مذهب ' پھر ان تمام امور سے قطع نظر وطن پرستان غیور' علم برداران استقلال ' سر فروشان راہ حریت ' انکی خاک پا چشم انسانیت کے لیے کحل الجواهر' انکا هر قطرۂ خون لعل و گوهر سے زیادہ قیمتی ' انکا وجود افریقہ کے لیے باعث شرف و افتخار -

یہ پیکران شرف و انسانیت اور تیغ و توپ کا نشانہ ! وہ بھی مسلمان هاتھوں سے ! ؟

فرانس نے حکم دیا کہ الجزائر کا هر قبیلہ اپنے اپنے سپاهیوں کی مقررہ تعداد اپنے هی قائد (سر لشکر) کے زیر کمان میدان جنگ بھیجے -

آمدنی کے تمام سرچشموں پر اغیار کا قبضہ ' گرانی شدید ' اهل ملک تہیدست ' فاقہ عالمگیر' هر جزائری ضعیف و نزار' ان سب پر فرانسیسی عمال اور فرانسیسی جنسیت اختیار کرنے والوں کی جفاریاں اور قہاریاں مستزاد' مرگ زیست سے پسندیدہ تر' ان حالات میں میدان جنگ جانے کا حکم ' امتثال حکم کے لیے تشویق و ترغیب ' تہدید و ترهیب ' اور بالاخر تنکیل و تعذیب ' فرانسیسی احکام پر عمل کیوں نہوتا ؟

هر قبیلہ سے کئی جماعتیں کارزار کو گئیں - خود مرے' اپنے بھائیوں کو مارا اور اسلام کو دنیا کے سامنے شرمسار کیا !

مغرب اقصی میں وطن و حریت پرستی کی آگ پھر شعلے مار رهی ہے ' فرانس کی حقیقت معلوم ' یہ آگ اسکے دبائے دب چکی' یہی هوگا کہ الدار البیضاء کے تجربے سے فائدہ اٹھایا جائیگا - اهل الجزائر سے پھر کہا جائیگا کہ چلو اپنے بھائیوں کے سینوں پر گولیاں برساؤ جو عشق وطن کے حریم اور دولت توحید کے گنجینے هیں ' چلو تاکہ فرانس تمھیں اپنے مصالح کی قربانگاہ پر چڑهائے اور اس جاں نثاری کے عوض میں اللہ' اسکے رسول' اسکے ملائکہ اور تمام عالم اسلامی کی لعنت دلوائے -

یہ ہے جسکی وجہ سے هر عاقبت اندیش جزائری پر بجلیاں گر رهی هیں -

خط طویل هو گیا اس لیے ختم کرتا هوں - مزید حالات سے پھر اطلاع دونگا -

میں معمولا هر نماز کے بعد دعا کرتا هوں کہ خداے تعالی تمام عالم اسلامی کو مقهوریت کے علاوہ دنیا کی هر قسم کی غلامیوں سے آزاد کرے - اور انکو آزاد مستقل اور خود مختار قوم بنادے - کاش تم بھی اور نہ صرف تم بلکہ تمام مسلمان میری طرح دعا کرتے هوں "

ی الشتاء و حلة ی القیظ' وما احج علیه اعتمر من الظهر- وقوتی قوت اهلی کقوت رجل من قریش لیس باغناهم لا بافقرهم - ثم انا بعد جل من المسلمین یصیبنی ما اصابهم - (ابن سعد ج ۳ ص ۱۹۸)

کپڑے، ایک جاڑے کیلیے اور ایک گرمی کا - ایک سواری جسپر حج اور عمرہ ادا کروں' اور قریش کے ایک متوسط الحال آدمی کے اخراجات طعام کے برابر اپنے اور اپنے اهل و عیال کیلیے اخراجات طعام - اسکے بعد میں ایک ادنی مسلمان هوں' جو اُنکا حال هے وهی میرا حال هے -

حضرت معاذ کي تصریح اور خلافت اسلامي کي اصلي تصویر

معاذ بن جبل ایک بڑے پایه کے صحابی هیں - روم کے دربار میں سفیر بن کر گئے تھے - رومی سردار نے قیصر کے جاه و جلال اور عزاز و اختیارات سے اونکو مرعوب کرنا چاها - یہاں مسلمانوں پر دوسرا هی رنگ چھایا هوا تھا - جنکے دلوں میں جلال خداوندي کا نشیمن هو' انکي نظروں میں اس طلسم زخارف دنیوي کي کیا وقعت هوسکتی هے ؟ حضرت معاذ نے امیر عرب کے اختیارات کي جن الفاظ میں تصویر کھینچی' وہ حسب ذیل هے :

امیرنا رجل منا' ان عمل فینا بکتاب دیننا وسنة نبینا اقررناه علینا وان عمل بغیر ذلک عزلناه عنا وان هو سرق قطعنا یده' وان زنا جلدناه' وان شتم رجلا منا شتمه بما شتمه' وان جرحه اقاده من نفسه' ولا یحتجب عنا' ولا یتکبر علینا' ولایستاثر علینا في فیئنا الذي افاءه الله علینا' وهو کرجل منا - (فتوح الشام ازدی - ص - ۱۰ ا کلکته)

همارا خلیفه هم میں کا ایک فرد هے' اگر همارے مذهب کي کتاب اور همارے پیغمبر کے طریقه کي پیروي کرے تو هم اوسکو اپنا خلیفه باقي رکھیں' ورنه اوسکو معزول کردیں اگر وہ سرقه کرے تو اوسکے هاتھه کاٹ ڈالیں' اگر زنا کرے تو اوسکو سنگسار کردیں' اگر وہ هم میں سے کسیکو گالي دے تو وہ بھي برابر کي گالي دے - اگر وہ کسیکو زخمي کرے تو اُسکا بدله دینا پڑے' وہ هم سے چھپکر قصر و ایوان میں نہیں بیٹھتا' وہ هم سے غرور و تکبر نہیں کرتا' وہ تقسیم غنیمت میں اپنے کو هم پر ترجیح نہیں دیتا' وہ هم میں ایک معمولي آدمي کا رتبه رکھتا هے' اور بس "

ان الفاظ کو غور سے پڑھو - کیا اس سے واضح تر' اس سے روشن تر' اس سے صحیح تر' اس سے موثر تر الفاظ میں جمهوریت کي حقیقت ظاهر کي جا سکتي هے ؟ کیا حکومت عام کی اس سے بهتر تشریح هوسکتي هے ؟ کیا مساوات نوعي اور عدم تفوق و ترجیح افراد کي اس سے بهتر مثال تاریخ عالم پیش کر سکتی هے ؟ الله بنی امیه سے انصاف کرے' جنهوں نے اسلام کی اس مقدس تصریح مساوات کو اپنے کثافت اغراض و نفس سے ملوث کردیا اور اسکی بڑھتی هوئي قوتیں عین دور عروج میں پامال مفاسد و استبداد هو کر رهگئیں ! ضلوا فاضلوا' فویل لهم ولا تباعهم !

الله الله ! آج دنیا کي ایک وہ قومیں هیں' جنکے پاس کچھه نه تھا پر آج انهوں نے حاصل کیا' اور ایک هم هیں که خزانے کے خزانے لیکر آئے تھے' مگر آج سواے ذکر عیش کے خود عیش کا کہیں وجود نہیں !!

آینده و گذشته تمناؤ حسرت ست
یک کاشکے بود که بصد جا نوشته ایم

شرک فی الصفات

کلمات تعظیم و تبجیل کے عجیب و غریب القاب هیں' جو ملوک و سلاطین عالم کے ناموں کے پہلے نظر آتے هیں' اور جنکے بغیر ذات شاهانه کیطرف اشاره کرنا بھی سوء ادب کی آخیر حد هے' مگر مرقع خلافت اسلامیه میں اونکی مثال ڈھونڈھنا بیکار هو گا - ایک ادنی مسلمان آتا هے' اور یا "ابا بکر" اور یا "عمر" کہکر پکارتا هے اور وہ خوشی سے جواب دیتے هیں - زیاده سے زیاده جو الفاظ تعظیمي استعمال هو سکتے هیں' وہ " خلیفه رسول الله " اور " امیر المومنین " هیں' اور جو مدح نہیں بلکه واقعه هے - امرا و حکام ملک بھی انهیں الفاظ سے خلفا کو خطاب کرتے تھے -

خود آنحضرت (صلعم) کی بھي یهی حالت تھي - آپ اپني نسبت لفظ آقا (سید) تک سننا پسند نہیں فرماتے تھے - ایک معمولی بدوي آتا تھا اور " یا محمد " کہکر خطاب کرتا تھا - ایک بار ایک بدوي حاضر هوا' اور ڈرتا هوا خدمت نبوي میں آگے بڑھا - آپ نے فرمایا :

"تم مجھسے ڈرتے هو ؟ میں اوس ماں کا بیٹا هوں جو قدید (ایک معمولی عربی کھانا) کھاتی تھی (یعنی ایک معمولی عورت کا بیٹا هوں) "

سبحان الله !

چه عظمت دادهٔ یا رب بخلق آن عظیم الشان
که " انی عبده " گوید بجاے قول " سبحاني "

ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو خدمت نبوي میں بھیجنا چاها - اوسنے باپ سے پوچھا که اگر حضور اندر تشریف فرما هوں تو میں کیونکر آواز دونگا ؟ باپ نے کہا :

" جان پدر ! کاشانهٔ نبوت دربار قیصر و کسری نہیں هے - حضور کی ذات تجبر و تکبر سے بلند هے آپ اپنے جاں نثاروں سے ترفع نہیں کرتے " !

اللهم صل علی افضل الرسل واکملهم محمد' وعلی افضل المسلمین' واکملهم آله الابرار' واصحابه الاخیار -

ماضی و حال

یه حالت تو تاریخ اسلام کي افضل ترین هستي سے لیکر اسکے خلفا و جانشیں تک کی تھی' لیکن اسکے مقابلے میں آج بادشاهتوں اور ریاستوں کو چھوڑ کر' صرف اپني قوم کے اُن لوگوں کو دیکھو' جنکے پاس جائداد کا کوئي حصه یا چاندي سونے کے کچھه سکے جمع هوگئے هیں - ان میں بهت سے لوگ دولت کو تمام فضیلتوں کا منبع قرار دیتے هیں' اور اسلیے لیڈري اور پیشوائي کے بھی مدعی هیں - ان میں بهت سے فراعنه اور نمارده تم کو ایسے ملیں گے' جنکا نام اگر ان خطابوں سے الگ کرکے زبان سے نکالا جاے' جو انکے شیطاني خبث غرور نے گھڑ لیے هیں' یا حکومت کي خوشامد و غلامي کا اصطباغ لیکر حاصل کیے هیں' تو انکے چہرے مارے غیظ و غضب کے درندوں کی طرح خونخوار هوجاتے هیں' اور چارپایوں کی طرح هیجان غصهٔ و غلظت کو روک نہیں سکتے -

رسول خدا اور انکے جانشیں اپنے تئیں محض ایک متبع کتاب و سنت سمجھتے تھے' اور ایک معمولی باشندهٔ مدینه کے برابر قرار دیتے تھے - وہ پکار پکار کہتے تھے که میں اسی وقت تک تمهارا امیر هوں' جب تک حق و شریعت کے مطابق چلوں' اور اگر میں کجروي اختیار کروں تو تم مجکو سیدھا کردو - پھر آجکل کے ان بدترین نسل فراعنه سے کوئي نہیں پوچھتا که یه کیا تمرد اور کیا

یه سب کچهه اُسے اسلام هي سکها سکتا هے - وه کل کي تاریکي کي طرح آج کي روشني میں بهي اُسکا محتاج هے - کیونکه "انساني مسئله" کے حل کي روشني صرف اُسی کے پاس هے ؟

یورپ کهتا هے که مساوات اور حریت کا وه معلم هے - هم اسکو سچ مان لیتے هیں ' لیکن پهر یه کیا هے ' جو ابتک بادشاهوں کے سروں پر نظر آتا هے ؟ یه کس کي دولت هے ' جو تاج شاهي کے هیروں میں دفن کي جاتي هے ؟

وه سربفلک عمارتیں ' وه عظیم الشان محل و ایوان ' وه انساني ترقی کے بهتر سے بهتر وسائل تعیش ' اور ذرائع آرام و راحت جو آج بهی اُسکے پادشاهوں اور پریسیڈنٹوں کیلیے لازمي سمجهے جاتے هیں ' کهاں سے آتے هیں ' اور کن کا خون هے ' جسکے قطروں سے عظمت و کبریائي کي یه چادر رنگی جاتي هے ؟

آج یورپ کے پادشاهوں کی اُن تنخواهوں پر نظر ڈالو ملک کا خزانه بے دریغ اُن پر لٹتا رها هے -

شاه انگلستان کي تنخواه

جیب خرچ	١١٠٠٠٠ پاونڈ
ملازموں کی تنخواه	١٢٥٨٠٠ "
گهر کا خرچ	١٩٣٠٠٠ "
محلات شاهی کی آرایش کیلیے	٢٠٠٠٠ "
انعامات و خیرات کیلیے	١٣٢٠٠ "
متفرق اخراجات	٨٠٠ "
میزان کل	٤٧٠٠٠٠ "
بحساب روپیه	٧٠٥٠٠٠٠ روپیه

اسمیں شاهزاده ویلز کے ٣ - لاکهه ' اور دیگر شاهزادوں کی

ادبیات

اسلام کا نظـــام حکـــومت .

جب ولي عهد هوا تخت حکومت کا (یزید) * عامل یثرب و بطحـــا کو یه پهنچے احکام :
" که ولي عهـــد کا بهي اب سے پڑهے نام ضرور * خطبه پڑهتـــا هے حریم نبـوي میں جو امام "

* * *

وقت آیا تو چڑهـــا پایهٔ ممبـــر په خطیـــب * اور کهـا یه که " یزید اب هے ' امیـــر الاســـلام
یه نئي بـات نهیں هے ' که ابوبکـــر و عمـــر * جانشیں کرگئے ' جب موت کا پهنچا پیغـــام "

* * *

اُتهـــه کے فرزند ابوبکـــر نے فوراً یه کهـــا : * " سر بســـر کذب هے یه ' اے خلف نسل لئام !
جهوٹ هے یه ' که هے یه سنـــت بوبکـــر و عمر * هاں مگـــر قیصر و کسری کي هے یه سنت عام
اپنے بیٹے کو بنایـــا تهـــا خلیفـــه کس نے ؟ * ایسي بدعت کا نهیں مذهب اسلام میں نام
یه طـریقـــه متـــوارث هے تو کفـــار میں هے * ورنه اسلام هے اک مجلـــس شوری کا نظـــام
شان اسلام هے شخصیـــت ذاتي سے بعیـــد * شرع میں سلطنت خاص هے ممنـــوع و حرام
اس سے بهي قطع نظر ' نسل عرب هیں هم لوگ * وه کوئي اَور هیں ' هوتے هیں جو شاهوں کے غلام " !!

(شبلي نعماني)

اگر یورپ نے مساوات انساني کا راز پا لیا هے ' تو پهر اب تک پادشاه و رعیت کے حقوق و امتیازات میں یه فرق کیوں هے ؟

یورپ کی مساوات یه هے که پادشاه کے هاتهه سے مطلق العناني کي باگ چهین لے ' مگر اسلام صرف اتنے هي کو کافی نهیں سمجهتا - بلکه وه اُنکے سروں پرسے تاج ' اور اُنکے نیچے سے تخت بهی کهینچ کر اولٹ دینا چاهتا هے - کیونکه وه کسی انسان کو محض خلیفهٔ وقت هونے کي بنا پر یه حق دینا جائز نهیں رکهتا که لاکهوں انسانوں کے سر پر ٹوپیاں هوں ' مگر اس ایک کا سر هیروں اور موتیوں سے لیپا جاے !

مدینے کا وه قدوس پادشاه چٹائی پر سوتا تها ' اور اُسکے جسم مبارک پر داغ پڑجاتے تهے - اُسکے جانشیں عین اُس وقت ' جبکه روم و عجم کے تخت اولٹنے کیلیے حکم دینے والے تهے ' پهٹے کملوں کو جسم پر رکهتے تهے ' اور پتوں کی جهونپڑي کے نیچے سوتے تهے !!

شامل نهیں هیں - ٧٠ - لاکهه - ٥٠ - هزار روپیه صرف پادشا[ه کی] ذات خاص کیلیے هے !!

شهنشاه جرمني

مجموعی رقم ماهوار بحساب روپیه ٩٠٠٠٠٠٠

بطور نمونے کے هم نے دو بڑے پادشاهوں کي تنخوا[ه] درج کردیں .

اب ذرا دیکهو که اسلام نے مسلمانوں کے پادشاه کیلیے کیا تن[خواه] رکهي هے ؟ اور خود انکا مطالبه اپنی تنخواه کي نسبت کیا تها

خلیـفهٔ اسـلام کے مصارف

حضرت عمر نے ایک موقع پر خود هي اپنے مصارف بتلا[ے]

آخبرکم بما یستحل لی منـــه حلتان : حـــلة — میں خود بتاتا هوں که بیت المال مجهے کتنا لینا جائز هے ؟ دو جو[ڑے]

شا تھا کہ مقدونیہ کو خود مختار حکومت ملاے - اس ارادہ
ریا اور یونان بھی شریک ہوگئے -

شبہ خود مختار حکومت کی تجویز اس بنا پر تھی کہ
کسی نہ کسی روز اپنے آپ کو بلغاریا کے ساتھہ ملحق کرلیگی -
ر یونان بھی اس تخیل سے واقف ہوگئے تھے ' انھوں نے اپنے
نظر علاقوں کی تقسیم اور حد بندی کے مسئلہ کو صاف
چاہا - معاملات نے سروی اور بلغاری مقاصد کو پورا کردیا -
ریا کو اب مغربی مقدونیہ کے کھونے کا اندیشہ ہوگیا -

- ہارتوگ (M. Hartwig) روسی سفیر متعینہ بلغراد اکتوبر
۱۹ ع میں پہونچا - اسنے آتے ہی یہ کوشش کی کہ تینوں
یاستوں میں اتحاد ہو جاے ' اس معاملہ کا ہنوز کوئی تصفیہ
ا تھا کہ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ ع میں اطالیہ سے ترکوں کی جنگ
و گئی -

- ملوانوچ (M. Milvonovitch) نے سروی اور بلغاری اتحاد
ش کی چنانچہ ۱۳ - مارچ سنہ ۱۹۱۲ ع کو یہ اتحاد قائم

امور یونان سے طے ہو چکے تھے یہ معاہدہ آسی کے مطابق تھا '
د میں یہ شرط بھی تھی کہ صرف مدافعانہ جنگ میں
ہونگے' اور ترکوں پر خود حملہ کبھی نہیں کرینگے - مگر آن اقوام
حقوق (جنکے وہ مستحق ہیں) ترکی سے طلب کرنے میں
سرے کو مدد دینگے -

نامہ میں ایک عجیب بات یہ بھی تھی کہ اگر ترکوں سے
زائی ہو اور اسمیں معاہدین کامیاب ہوں تو اسوقت ملک
سیم کس طرح ہوگی ؟ اسکی پوری تفصیل مذکور تھی -
ط معلوم ہوتا ہے کہ ایم پاشیچ (M. Pashich) نے بڑھائے تھے'
رہ بلغاریا کی فوجی طاقت کو جانتا تھا ' اور ایسی صورت
سرویا کے حقوق اور اسکے حصہ ملک کو اول ہی سے طے کر لینا
تھا -

امرکی بھی کوشش کی گئی کہ سرویا کی تجویز مقاسمہ اور
کی تجویز آزاد مقدونیا کو منطبق کریں ' بات یوں طے
ہ :

۱) سلسلہ شار کے عقب کا کل ملک یعنی قدیم سرویا ' اور نوی
رویا کے لیے مخصوص ہوگا

۲) رہوڈوپ اور دریاے استروما کا جنوبی و مشرقی حصہ ملک
کو ملیگا -

۳) اسکے بیچ کا ملک مقدونیہ کی خود مختار حکومت میں
ہوگا -

۴) اگر مقدونیہ خود مختار ہوسکے تو کوستندل سے ذرا شمال
کے پرے جہاں سروی' بلغاری اور ترکی سرحدیں ملتی
ہاں سے ایک خط جبل اچردا (Ochrida) کے آخری شمالی حصہ
کھینچا جائے - اسمیں کراتود' ویلیس ' مناستر' اور اچردا
کو مل جائے ' اور اس خط کے شمال اور سلسلہ شار کے
میں جو اضلاع کازاس' کمانورہ ' اسکوب ' کرشیور (قرشی)
واقع ہیں آن کا تصفیہ زار روس کے فیصلہ پر چھوڑ دیا جاے -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

سکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی
- قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

انگلستان ترکی اور ہندوستان

(امریکہ کے ایک مشہور اخبار کا اقتباس)

جنگ بلقان کے اہم نتائج' وزارت خارجیۂ برطانیہ کے طرز عمل' اور سر ایڈورڈ گرے کی دو طرفہ کارروائیوں سے ایک نتیجہ یہ بھی نکلا ہے کہ توقع کے خلاف ترکوں اور ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی پالیسی تبدیل کردی - اس تبدیلی کی ابتدا مسلمانان ہند کی طرف سے اس وقت دیکھی گئی جب گذشتہ سال شمالی ایران میں روس کے مظالم کی داستان خونیں کا علم ہوا ' اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ بربادیاں باد شمال کے ساتھہ باد جنوب کی شرکت سے ہوئی ہیں ' اس الزام سے براءت کسیطرح ممکن نہیں تھی' کیونکہ یہ معاملات کچھہ تعصب پر مبنی نہ تھے - نہ انمیں مبالغہ کی آمیزش کی گئی تھی' ہر شخص نے فوٹو کے ذریعہ سے یہ خونیں داستانیں اچھی طرح دیکھہ لیں -

ایران کے شہدای ملک و ملت کو جنھوں نے انگریزی روسی معاہدہ کے خلاف اپنے ملک کی حفاظت کرنی چاہی تھی پھانسی دی گئی ' فوٹو میں صاف نظر آرہا ہے کہ شہیدان وطن کو ایک ہی درخت میں لٹکا یا گیا ہے' اس کے چارونطرف روسی افسر او ر ملت فروش محمد علی مرزا کے ساتھی کھڑے ہیں - جاں نثاران قوم و ملت کے سر نیچے کی طرف لٹک رہے ہیں - بعض کی کھال بھیڑ بکریوں کی طرح ادھیڑ دی گئی ہے ' اور بعض کو ناقابل بیان طریقوں سے تکلیف دے دیکر واصل بحق کیا گیا ہے - یہ تصویریں لاکھوں کی تعداد میں تمام ایشیا اور افریقہ میں تقسیم ہوئی ہیں - اور گورنمنٹ برطانیہ کی رعایا نے درنوں براعظموں میں ان مناظر خونیں کو دیکھا ہے -

جنگ بلقان شروع ہوئی ' انگریزی اور روسی حکومتوں کی شرکت ترکونکے خلاف صاف طور پر معلوم ہوگئی اور لوگ جان گئے کہ ترکونکے ساتھہ بھی وہی ہونیوالا ہے جو ایران کے ساتھہ ہوچکا' تو مسلمانان ہند کے جذبات میں تحریک ہوی' اور انھوں نے اپنے روحانی و مذہبی پیشوا سلطان روم اور اپنے ہم مذہب بھائیونکے ساتھہ ہمدردی ظاہر کی - یہ ہمدردی چندہ کی صورت میں تھی' جس میں بہت سے ہندؤں نے بھی حصہ لیا ' اور ایک طبی وفد ترکوں کی امداد اور مجروحین جنگ کے علاج کے واسطے بھیجا - ہندوستانی اخبارات وہ خطوط شائع کررہے ہیں جو ممبران وفد نے ہندوستان میں اپنے دوستونکو لکھے ہیں - ان میں اکثر نہایت دلچسپ حالات ہیں ' مثلاً گلیپولی ' شتلجا کے افواج کی نقل و حرکت' دردانیال پر ترکوں اور یونانیوں کی لڑائی - ان لوگوں کا مارچ اور فروری کے موسموں میں شدائد برداشت کرنے ' خصوصاً انور بے و رؤف بے کمانڈر حمیدیہ وغیرہ افسران و سپاہیان شتلجا کے حالات ' ونحو ذلک ' یہ حالات نہایت دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں -

جب یہ واقعات قسطنطنیہ کے گرد وپیش میں ہو رہے تھے ' انھیں دنوں افریقہ کے مسلمانوں میں بھی ایک بے چینی پیدا ہورہی تھی - کیونکہ روس اور انگلستان کے جو سلوک ترکوں اور ایرانیوں کے ساتھہ ہو رہے تھے اس سے وسط شمال افریقہ کے (جسے شمالی نائجیریا کہتے ہیں) لاکھوں مسلمان مخلوق میں ایک عام اضطراب پیدا ہو رہا تھا - یہ سخت بے چینی اسقدر شدید ہوگئی کہ حکومت برطانیہ کو ہانگ کانگ سے سر فریڈرک لگارڈ (Sir Fredrick Lagard) سابق گورنر نائیجریا کو مجبوراً بلانا پڑا - انسے یہانکی عام رعایا زیادہ مانوس تھی' انکے ذریعہ سے اس بات کی کوشش کی گئی کہ یہانکے باشندونکو

نمرودیت ہے ؟ اگر انکو خود اپنے لیے اسلام عزیز نہیں تو کیا اپنی قوم کے اسلام کو بھی کفر سے بدلدینا چاہتے ہیں ؟

کیا وہ بھول گئے کہ انکے مخاطب وہ لوگ ہیں ' جنھوں نے خلفاء رسول کو انکے ناموں سے پکارا ' انکو بات بات پر ٹوکا ' ان پر سختی سے سخت اعتراض کیے ' انکو خطبہ دیتے ہوے روکدیا - اور اس رسول کی امت ہیں ' جس نے ایک موقعہ پر اپنے جاں نثاروں کو اپنی تعظیم کیلیے بھی کھڑے ہونے سے روکدیا تھا ' اور فرمایا تھا " کہ لا تقوموا کالا عاجم ؟ " یعنے عجم کے تاج پرستوں کی طرح میری تعظیم نہ کرو کہ اسلام کی توحید اس سے مبرا ہے ؟ پھر کیا ہے ' جس نے انکے نفس کو مغرور کردیا ہے ' اور وہ کونسا ورثۂ عظمت و جلال ہے ' جو تکبر و غرور کی طرح ' انکو اپنے مورث اعلی فرعون و نمرود سے ملا ہے ؟ اگر دولت کا گھمنڈ ہے تو مجھے اس میں شک ہے کہ انکے پاس جہل کی طرح دولت بھی کثیر ہے - اگر اپنے ان پرستاروں اور مصاحبوں کا انھیں غرور ہے ' جو غلامی اور دولت پرستی کی غلاظت کے کیڑے ہیں ' تو میں یہ باور کرنے کیلیے کوئی وجہ نہیں پاتا کہ وہ دنیا کی مغرور و مستبد پادشاہتوں سے بھی بڑھکر اپنے غلاموں اور پرستاروں کا حلقہ اپنے ارد گرد رکھتے ہیں - بہرحال خواہ کچھہ ہو ' مگر میری آواز کہ ہر سامع آج انھیں انکی قوت اور ناکامی کا پیام پہنچادے - اب انکی تباہی و بربادی کا آخری وقت آگیا - وہ دنیا جس نے بحر احمر میں فرعون اور اسکے ساتھیوں کو غرق ہوتے دیکھا تھا ' اور جو اس طرح کے ان گنت تماشے ہزاروں دیکھہ چکی ہے ' وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کے اندر ' بحر حریت و صداقت میں جسکی موجیں نہ صرف نام ہی میں بلکہ حقیقت میں احمر ہونگی ' ان مغرور اور متمرد لیڈروں کے غرق ہونے کا بھی تماشہ دیکھہ لے :

اذا جاء موسی و القی العصا

فقد بطل السحر و الساحر !

و استکبر هو و جنوده فی الارض بغیر الحق ' و ظنوا انهم الینا لا یرجعون - فاخذناه و جنوده ' فنبذناهم فی الیم ' فانظر کیف کان عاقبة الظالمین ؟ و جعلناهم ائمة یدعون الی النار ' و یوم القیامة لا ینصرون (۲۸ : ۴۲)

" اور فرعون اور اسکے لشکر نے زمین پر ظلم و استبداد کے ساتھہ بہت گھمنڈ کیا ' اور وہ نادان سمجھے کہ مرنے کے بعد گویا انھیں ہمارے طرف لوٹنا ہی نہیں ہے !

پس ہم نے فرعون اور اسکے لشکر کو بالاخر اپنے دست قدرت سے پکڑ لیا ' اور سمندر کی موجوں میں پھینکدیا ' پھر دیکھو کہ حق سے منحرف ہونے والوں کا کیسا برا انجام ہوا ہے ؟

ہم نے فرعونیوں کو انسانوں کی پیشوائی اور لیڈری تو دی تھی ' مگر وہ ایسے لیڈر تھے ' جو ہدایت اور رہنمائی کی جگہ ' قوم کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے - قیامت کے دن انکی پیشوائی کی حقیقت معلوم ہو جائیگی ' جبکہ کوئی انکا مددگار اور حامی نہوگا ! ! "

شئون عثمانیہ

مسئلۂ شرقیہ

(۳)

بلقان لیگ

(مقتبس از لندن ٹائمز : ۲۰ - جون - ۱۹۱۳ ع)

بلغاریا اور یونان کے نتائج اتحاد کے لکھنے میں سلسلہ واقعات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے -

اگرچہ سرویا کے ساتھہ معاہدہ ہونے سے بہت پیشتر یونان نے ابتدائی معاہدہ میں بلغاریا سے یہ امر طے کرلیا تھا کہ ترکوں پر ایک ساتھہ ملکر حملہ کیا جائیگا مگر باقی معاہدہ اول سرویا اور بلغاریا کا ہوا اور بلغار و یونان کا بعد میں ہوا ہے ' شاہ فردیننڈ اور ایم گوشاف بلغاری وزیر نے (جو اس معاہدہ کا بانی تھا) اس بات کو خوب سمجھہ لیا تھا کہ سرویا سے معاہدہ کرنے سے قبل کسی دوسری ریاست کو بھی شریک کرنا پڑیگا - سرویا کے مقاصد انسے کچھہ جداگانہ تھے ' مگر بلغاری مدبروں نے اس بات کی کوشش کی کہ سب کے مقاصد کو ایک کردیں اور اسطرح یورپ کو ترکوں کی سلطنت سے پاک کردینے میں کامیاب ہوں -

بیشتر سرویوں کی راے میں آسٹریا کی (جس کے ماتحت سربی رعایا کی سب سے زیادہ تعداد ہے) طبعی دشمنی ہمیشہ قائم رہیگی - ترکوں کی حکومت میں سربی عنصر اور بھی کم تھا - اور اگرچہ قومی عداوت و غیظ و غضب کا جوش اور غصہ البانیوں کے جانب سے سقوطری اور قدیم سرویا میں باقاعدہ کارروائیوں کے ذریعہ سے بڑھایا گیا تھا مگر ترکی سے دشمنی کا ایک دوسرا پہلو اختیار کیا گیا - بعض وقت ترکوں سے آسٹریا کے خلاف امداد طلب کی گئی ' اور اسکی تجویزیں سنہ ۱۹۰۸ ع میں قسطنطنیہ میں طے کی گئیں -

بلغاریہ اور روس کے مابین ابتدائی زمانۂ رفع نزاع یعنے سنہ ۱۸۹۵ ع سے اس بات کی برابر کوشش ہو رہی تھی کہ سروی اور بلغاری حکومتوں میں ایک معاہدہ ہو ' یہ تجویز روس کی سجھائی ہوئی تھی - سرویا اور روس کے مقاصد ملتے ہوے تھے ' انکو یہ امید تھی کہ قوم سلاو (صقالبہ یا سلاف) جو بلقان میں رہتی ہے اس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرکے آسٹریا کی پالیسی کو بلقان میں پاؤں نہ جمانے دے - اسکو سالونیکا میں بڑھنے نہ دے ' اور آخر میں سربی قوم کے تمام منتشر فرقے ایک ہو جائیں -

بلغاریا کا پروگرام کچھہ اور ہی تھا - اگرچہ اسکو بھی آسٹریا کے سالونیکا میں بڑھنے کا اندیشہ تھا مگر اسکے اصلی دشمن ترک تھے ' اس قوم کے ہمدردی مقدونیہ کے باشندوں سے وابستہ تھی ' جسکا مقصد یہ تھا کہ مقدونیہ کو کسیطرح آزاد کرائے - معاہدۂ سان اصطفانو (San Stepshano) کے رو سے جو حد بندی بلحاظ اقوام کی گئی تھی ' اسمیں مقدونیہ کے الحاق سے بلغاریا نے بالکل انکار کردیا تھا ' بلغاریہ

ر ادا نکرنے کي صورت میں مجسٹریت کو اختیار ہو کہ باجراے
ئت قرقي مقدار زکوۃ باقیدار سے وصول کرسکے -

اگر بفرض محال ھمنے ایسي تحریک کی اور پاس ہوگئی
بتلار اوسپر عملدر آمد کرنا احکام خداوندي کي پابندي کہي
لیگي یا قانون نافذ الوقت کي ؟ میں اس تحریک کا مخالف
ہوں اور کون ھے جو اسکا مخالف ہو سکتا ھے ' لیکن بات اتني
ھ کہ مسلمان بنو' اور مسلمان رهکر خدا کے اوامر کي ترویج
اشاعت میں کوشش کرو - اپني پانوں پر کھڑے ہو تب کام کرو -
رنمنت کی دست نگري کس کس بات میں کروگے ؟

مرکز اسلام سے آواز

(از جناب محمد سعید صاحب مہتمم مدرسۂ صولتیه مکۂ مکرمه)

س روشني نے فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوکر تمام عالم کو منور
دیا تھا وہ روشني اب تمام اسلامي دنیا میں گل ہونے کے قریب ھے -
دا کي رسیع زمین با وجود اسقدر وسعت و عظمت کے مسلمانوں
تنگ ہو رہي ھے - ھماري ذلت و نکبت اور فلاکت و بربادي کے
باب ھمارے دوست جو چاهیں وہ بیان کریں' مگر سچ اور حقیقة
مر یہ ھے کہ ہم نے خدا کو اور اسکے احکام کو بھلا دیا' اور اسنے ہم
چھوڑ دیا - اسکا ارشاد کبھي اور کسی حالت میں قیامت تک
لنے والا نہیں فاذکروني اذکرکم اگر ھمیں یاد رهتا تو آج
ماري یہ حالت نہوتي - اب وقت سوچنے اور غور کرنیکا نہیں -
سلمانوں کو عزت کے ساتھہ اگر زندہ رهنا منظور ھے تو اب اسکي
رف ایک اور یہي ایک صورت ممکن ھے کہ وہ پھر اپنے خدا اور
حقیقي مالک کے دروازہ پر اپنے متکبر اور پر غرور سروں کو سچائی
و عاجزي کے ساتھہ رکھدیں - اسلامي دنیا کي عام کانفرنس کے انعقاد
ں جسکو مذهبی اصطلاح میں حج کہا جاتا ھے ابھی تقریباً چار مہینے
ی ھیں - گو وقت کم ھے مگر کام کرنے والوں کو کسی اور قوت ازر
داد پر بھروسا کرنا چاهیے - انسانی طاقت اپنے اختیار سے کچھہ بھی
ہیں کرسکتی - اس آواز اور تحریک کو الہلال اور وہ اسلامی جرائد
نکو مسلمانوں کي بقا اور هستی عزیز ہو اسلامی دنیا میں بلند
ریں' اور سال حال کے حج پر تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک جلسه
ص اس غرض سے منعقد کرنیکی دعوت دیں کہ وہ اپنی حالت
غور کریں اور سوچیں کہ اب مسلمان دنیا میں کسطرح زندہ رہ
تے ھیں - مسلمانوں کی غفلت اور نا اتفاقی نے ملک اور سلطنت
کھودي ' اور جو کچھہ رها سہا باقی ھے اسکی طرف سے بھی
ے فکر نہیں - دشمن تاک میں لگے ہوے ھیں' ریشه دوانیاں
رهي ھیں - اب سلطنتوں اور ممالک سے گذر کر مسلمانوں کا
ذهب مسیحیت کي زد پر ھے - مسیحي دنیا یا یورپ کو ہر سال
سلمانوں کا موجودہ اجتماع جو محض ایک مذهب کا عظیم الشان
ض ادا کرنیکي غرض سے سوا تیرہ سو برس سے ہوا کرتا ھے اب کچھہ
ں سے منظور نہیں' اور آئے دن نئے نئے قاعدے اور مشکلات اس
ے میں پیدا کرتے جاتے ھیں - چیچک کا ٹیکہ اور قرنطینے اور
ی قسم کي اور بہت سي رکاوٹیں محض اس وجہ سے سد راہ
ی جاتی ھیں کہ مسلمان همت هاردیں - مرکز اسلام کي اسلامي
نفرنس کا انعقاد نویں ذي الحجہ کو میدان عرفات میں جبل
حمت کے قریب اُس پُر انوار اور تاریخي میدان میں ہو جسکے ذرہ
و اسلام سے وہ تعلق ھے جو جسم کو روح کے ساتھہ ھے - جلسے کي

المسئلة والمناظرة

" حظ و کرب " یا " لذت و الم " ؟

(مسٹر عبد الماجد بي - اے - از لکھنؤ)

الہلال مورخہ ۲۵ - جون کے صفحہ ۴۴۳ - پر میرے مضمون کے آخر میں آپ نے جو نوٹ دیا ھے ' اسکا خلاصہ یہ ھے کہ بجاے " حظ و کرب " کے " لذت و الم " کے الفاظ بہتر ھیں -

اس تنبیہ کا شکریہ - لیکن غالباً جناب نے اس پر خیال نہیں فرمایا کہ میرے مجوزہ الفاظ کن انگریزي اصطلاحات کے بجاے استعمال کیے گئے تھے ؟ انگریزي میں " حظ " کے لیے لفظ "Pleasure" ھے ' جسکے اصلي و ابتدائي معنی انگریزي کتب لغت میں "Gratification of the senses" ھیں یعني حواس ظاهري کو آرام پہنچنا - اسي طرح " کرب " جس لفظ کا قائم مقام ھے' وہ یہ ھے : "Pain" جسکے اصلي و ابتدائي معنی ھیں : "Uneasy sensation or acte in animal bodies" یعني اجسام حیواني میں ناگوار کیفیت یا درد - اس تصریح سے معلوم ہوا ہوگا کہ " Pain " اور " Pleasure " اپنے اصلي و ابتدائی معني میں صرف مادي و جسمي کیفیات کا مفہوم ادا کرنے کے لیے وضع کیے گئے تھے ' گو رفتہ رفتہ مجازاً انکا اطلاق خالص نفسي کیفیات (ناگواري و خوشگواري) پر بھي ہونے لگا - اس بنا پر انکا اردو ترجمہ کرتے ہوے اس امر کا خصوصیت کے ساتھہ لحاظ رکھنا چاهیے کہ اردو الفاظ کي دلالت جسمي کیفیات پر ابتداءً و براہ راست ہو' اور نفسي کیفیات پر ضمناً و بالواسطہ -

پس اس اهم نقطۂ خیال سے ' یعني "Pleasure" اور "Pain" کا صحیح مفہوم ادا کرنے کے لحاظ سے ' میرے نزدیک " حظ و کرب " بہ مقابلہ " لذت و الم " کے (جن میں بہ نسبت جسمي کے ' نفسي انبساط و انقباض کا مفہوم زیادہ پایا جاتا ھے) بہتر اور لائق ترجیح ھیں -

پھر جب اردو محاورہ میں " کرب " بہ معني بے آرامي ' درد ' اندوہ ' و الم ' اور " حظ " بہ معني خوشي ' انبساط '

[بقیہ پہلے کالم کا]

صدارت کیلیے خلیفۃ المسلمین سلطان محمد رشاد خان خامس کی بارگاہ میں التجا پیش کیجاے - ظاهري حالات اور قرائن سے امیر المومنین بذات خود شریک نہیں ہوسکتے اُن کے استمزاج اور اجازت سے یہ خدمت موجودہ شریف مکہ دولتلو سیادتلو الشریف حسین پاشا کے ذمہ رہے' جو اپنے ذاتي کمالات اور محاسن اور همدردي اسلام کي وجہ سے ہر طرح اس عزت کے مستحق ھیں - اس کار آمد اور نہایت مفید تحریک کے پیش ہونے پر مسیحي دنیا تو اندروني تدابیر سے اسکي مخالفت کریگي ' مگر خود مسلمانوں میں بکثرت ایسے لوگ موجود ھیں جنکے قلوب کو حب جاہ اور دنیا طلبي نے بیمار کر رکھا ھے' وہ خود مسلمانوں کو انکي بہتري اور بہبودي کے فرضي اور خیالي سبز باغ دکھا کر فریب دینا چاهینگے' اور اس تحریک کی ظاهري مخالفت کرینگے - جس چیز نے مسلمانوں کو آجتک خراب و برباد کیا وہ اُن منافقین کی ابلہ فریبی ھے' جن کمبخت رهنماؤں نے محض اپني ذاتی اعزاز و رسوخ کی خاطر قوم کو قعر مذلت میں دھکیل دیا -

مراسلات

ترکی کے متعلق گورنمنٹ انگلستان کی پالیسی کا اطمینان دلادیں ' اس قسم کی ملاقاتوں کے حال' جو سر فریڈرک نے وہانکے اکثر امیروں اور سرداروں سے کی هیں لندن کے اخبار افریقن ورلڈ (African World) میں شائع هوے هیں' جسمیں وہ لکھتے هیں کہ " میں نے وزیر سقوطری' بورنو کے (Sheho) اور کانو' غاندو (گواندو) کا تسینا - زاریہ ' بدہ اور بولا کے امیروں سے گفتگو کی - سقوطو اور غاندو کے وزرا و امرا سے میں نے جنگ بلقان اور طرابلس کی لڑائی کے متعلق باتیں کیں اور اُن سے کہا کہ انگریزوں کا اسمیں سواے صلح کرانے والے کے اور زیادہ حصہ نہیں ہے -

اُن سے یہ بھی کہا کہ وہ اُن لوگوں سے ہوشیار رہیں جو جھوٹی خبریں پھیلانے کی غرض سے یہاں بھیجے گئے هیں "

سر فریڈرک اس تقریر کا تذکرہ کرکے بیان کرتے هیں کہ " میں نے درحقیقت وہ بات بیان کی جسکو میں دل میں خوب جانتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے - نسبتاً یہ بات بالکل بے حقیقت تھی' کیونکہ ایسا نہ کہنے سے اُس گروہ کے مطالب فوت ہورہے تھے جو لندن میں اسوقت حل و عقد کا مالک ہے " -

بقول ایک افریقی اخبار کے انھوں نے اپنے ضمیر کے خلاف جو ذلیل کام (جھوٹ) کیا تھا وہ اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ لاغوس (Lagos) سے چلنے لگے تو انھوں نے اس بات کی کوشش کی کہ بغیر باضابطہ رخصت ہوے روانہ ہوجائیں' معلوم ہوتا ہے کہ انکو یہ امر معلوم ہوگیا تھا کہ یہانکے سردار اور امیر انگلستان کی اصلی کارروائیوں کو جو بلقان کی لڑائی میں کی گئی هیں خوب جانتے هیں - اس کا پہلے انکو خیال بھی نہ تھا - یہاں کے بیشتر امیر اور سردار شیخ سنوسی کے اکثر سر برآوردہ پیرووں سے ملتے رہتے تھے' اور بلاواسطہ ملاقات کا سلسلہ جاری تھا - زیادہ با خبر ہونیکی وجہ یہ تھی کہ شیخ نے سودان سے ایک مشن شروع سال میں قسطنطنیہ بھیجا تھا ' اسطرح سے تمام انکے هم مذهب لوگوں کی عام کارروائیاں انکو معلوم ہوتی رہتی تھیں -

واقعات کی یہی رفتار تھی جس نے اسطرح برطانیہ کی محکوم رعایا ۷ - کرور مسلمانان هند اور ۲ - کرور مسلمانان افریقہ کے خیالات اور جذبات متحد کر دیے - مشرق قریب کی انگریزی پالیسی کو یہ تعداد ایک حد تک متاثر کر سکتی ہے' اور اس امر میں کسی چیز سے اتنی مدد نہیں مل سکتی جتنی مجرائے سیاست کے علم سے ملیگی کہ جنگ بلقان میں برطانیہ نے کیا کارروائی کی ؟

الهلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرهٹی هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود هفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی هیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

مسئلہ ازدواج بیوگان

از جناب سید حسن مثنے صاحب رضوي - امروهہ

جس قوم پر ادبار و تنزل کی گھنگور گھٹائیں چھا جاتی هیں ' اور جو قعر مذلت کے اسفل سافلین اور انحطاط کے ورطہ عمیق میں پہنچ چکتی ہے ' اوس میں خال خال افراد بھی پائے جاتے هیں ' جنکو اپنی حالت پر ترس آتا ہے اور مصائب و حوادث کے گرداب سے نکلنا چاهتے هیں - با ایں همہ وہ گمراهی سے نکلنے کی سعی کے بعد بھی گمراهی میں رهتے هیں - انکو جو سوجھتی ہے وہ الٹی ' انکے پانوں میں تعبد کی بیڑیاں ' هاتھوں میں استبداد و ذلت کی هتھکڑیاں میں غلامی کا طوق پڑا ہوتا ہے - وہ انکو توڑنا چاهتے هیں اس طریقہ سے بجاے توڑنے کے اور مضبوطی سے انکے هاتھ اور گلے کو جکڑ لیتی هیں -

یہی حالت هماری قوم کی ہے - الهلال مطبوعہ ۴ - جون ایک مضمون متعلق " ترویج عقد بیوگان " شائع ہوا ہے - دیکھکر ایک گونہ مسرت مگر صد هزار افسوس ہوا - خوشی تو اس امر کی ہوئی کہ خدا خدا کرکے اب هماری آنکھیں کھلتی هیں' اور هم پھر اپنی پرانی اور سچی اسلامی شاهراہ کو ڈھونڈھنے لگے هیں - هم میں بدعات کے استیصال اور محدثات کے ازالہ کا خیال پیدا ہوچلا ہے' مگر افسوس اس پر ہوا کہ جو راہ تجویز کی گئی ہے اگر اس پر عمل ہو تو وہ مسلمانوں کیلیے اس رسم سے بھی بڑھکر افسوسناک ہے -

ترویج عقد بیوگان کی تحریک نہایت مفید و مبارک ہے هماری احکام اسلامی کا جزو مولد ہے' اور جسکے لیے اسقدر ترغیب دیگئی ہے - مگر حیف کہ اب هماری یہ حالت ہوگئی اپنے مذهبی احکام و اوامر کی اشاعت کے لیے (جسکی هر مسلم هستی پر خداے قادر و مقتدر نے فرض کر دی گورنمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹاتیں ' اور انکے اگے هاتھ پھیلائیں' وجہ کیا ہے ؟ یہ نتیجہ ہے ضعف ایمان کا -

کیا جس قانون کی پابندی تمپر ازل هی میں فرض کی گئی اور جسکی نسبت تمنے عہد کیا تھا کہ اسکے خلاف نکرینگے ان احکام و اوامر کی پابندی و ترویج پر مجبور نہیں کرتا' اور وہ تمہارے لیے کافی نہیں ہے ؟ اگر کافی نہیں تو میں تحریک کرتا کہ قبل اسکے کہ لجسلیٹو کونسل میں ایسے سوال پیش هوں خواهش کریں مناسب ہوگا کہ هم ایک میموریل گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجیں جسپر هر صوبہ کے هزارها مسلمانوں کے دستخط هوں' اور اسمیں یہ درخواست ہو کہ تعزیرات هند میں دفعات ایسی بڑھا دیجائیں جنسے نماز پنجگانہ کا ادا نکرنا جرم قرار دیا جاسکے ' یا زکوۃ کا نہ ادا کرنا قابل دست اندازی پولیس

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7 / 1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ٤

Calcutta : Wednesday, July 23, 1913.

فہرست

تصاویر

اطلاع

(۱) واقعۂ تسخیر ایڈریا نوپل کے متعلق ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو اجماعی لہجے میں یہ آواز بلند کرکے گورنمنٹ ہند سے درخواست کرنی چاہیے کہ مسلمانوں کا یہ عمومی پیغام ہوم گورنمنٹ کو پہونچادے کہ اس موقع پر تمام اسلامی دنیا برطانیہ عظمی سے دولۃ عثمانیہ کی امداد کی متوقع ہے ' لیکن اگر کسی وجہ سے ' اعانت میں قدم نہیں بڑھا سکتی تو کم ازکم یہ تو ہو کہ ترکوں پر دباؤ ڈالنے میں شریک نہ ہو - یہ آخری وقت ہے ' انگلستان نے اب بھی خیال نہ کیا تو نہ معلوم اسلامی جذبات پر کیا اثر پڑیگا ؟

(۲) حادثۂ کانپور کے متعلق ہندوستان کے مختلف مقامات میں متعدد جلسے ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں - سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ مسلم لیگ نے بھی پہلو تہی کیا ہے - وہ مسلمان جو گورنمنٹ کے کسی حکم پر نکتہ چینی کو شرک باللہ و شرک فی الرسالۃ تو نہیں ' مگر ایک تیسری قسم کی شرک (شرک فی الحکومۃ) ضرور سمجھتے ہیں ' اُن کو سوچنا چاہیے کہ لیگ جیسی مجلس جس کی آفرینش ہی اسی لیے ہوئی تھی کہ قوم میں گورنمنٹ کی طاعت و عبادت کے جذبات کو پھیلائے ' جب اس حکم پر اعتراض کر رہی ہے تو ایسی حالت میں اُن کی خاموشی کہاں تک موزوں مانی جائیگی ؟

(۳) اس نمبر میں صفحات کے ہندسے غلط ہوگئے - صفحۂ ۹ ' ٦٩ کو صفحہ ٥ ' ٦٥ سمجھنا چاہیے ' یہی ترتیب آخر تک ہے -

تاریخ حیات اسلامیہ کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(ازاهلیه منشي عبد الغفور صاحب - جوگي پاڑه - کلکته)

حضور پر روشن ہے کہ میں ایک غریب شخص کی بیوي هوں - کل وہ الهلال پڑھتے پڑھتے یکایک جیخ اٹھے ' اور ڈاڑھیں مار کر رونے لگے - میں نے سبب پوچھا تو انهوں نے حضور کا مضمون سنا یا ' اور پھر کہا کہ ایک تو وہ عورتیں هیں ' جو اپنے زیور اتار اتار کر اپنی مظلوم بہنوں کیلیے دے رهی هیں ' اور ایک هم هیں که هم سے کچھه بھی بن نہیں آتا !

میں ایک غریب عورت هوں - میرے پاس سونے کے قیمتی زیور نہیں هیں ' جو حضور کی خدمت میں پیش کروں - میرے شوهر کے سر پر زري کی ٹوپی نہیں ہے ' جسے بیچکر اپنے بیکس بھائی بہنوں کی مدد کروں - البته بڑے بڑے دولت مندوں کی طرح جنهوں نے لاکھه دو لاکھه چندہ دیا هوگا ' میرے پاس دل ہے ' اور اسکی ایک ادنی سي نذر کو حضور قبول فرمائیں - آٹھه روپیه کوشش کرکے خدمت مبارک میں بھیجتی هوں -

الهلال

خدا تمهارے اس خلوص دیني اور محبت ایماني کو همارے غافل دلوں کیلیے تازیانه عبرت بنائے - دولت مندوں کو تو لاکھه دو لاکھه روپیه دینے کی ایسے کاموں میں توفیق نہیں ملی ' اور نه انکی قسمت میں یه سعادت ہے - البته تم هی ایسے سچے فرزندان اسلام نے لاکھوں روپیے فراهم کردیے -

(از جناب محمد عمر صاحب نائب کورٹ انسپکٹر عدالت افسر مال از حصار)

دل کڑھتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاري هوتے هیں مگر کسی کو کرنیکي جرأت نہیں هوتي ' کیونکه اس چھوٹے سے قصبه سے جو نہایت نادار اور مزدور پیشه لوگونکا ہے ' کچھه کم مبلغ پانچ هزار روپیه دفتر کامریڈ کے ذریعه بھیجا جا چکا ہے .... چندہ کے متعلق بدگماني پیدا هونے سے جوش سرد پڑگیا ہے ' اسیوجه سے کام کرنیکا حوصله نہیں هوتا ' مگر آپکے مضمون نے رسرنو دلوں میں آگ لگادي ' اور بجھا هوا چولها پھر روشن هوگیا - اسوقت قلب کی حالت احاطه تحریر سے خارج ہے - اگر میرے پاس کچھه هوتا - تو عجب نہیں کہ پوری تیس هزار کي رقم لیکر حاضر هوتا ؟

درم و دام اپنے پاس کہاں
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں

(بقیه مضمون صفحه ١٠ کا)

'لطف ' حلاوت ' کے عام طور پر مستعمل هوتا ہے ' (اور جسکي سند علاوہ اردو کتب عت ' مثلاً فرهنگ آصفیه کے ' اشعار سے بھی ملتي ہے) تو کم از کم میري راے ناقص میں یه سوال کسي قدر غیر متعلق ہے که عربي لغات میں حظ کے معني صرف " حصه " کے هیں - امید ہے سطور بالا الهلال میں درج کرکے مجھے ممنون فرمائیںگے -

ایک فہرست سات خریداروں کي بھیجتا هوں قدرے قلیل رقم بقیه چندہ کي بھی جو میرے پاس امانت تھی ارسال خدمت ہے عنقریب بقایا چندہ بھی جو قریب ڈھائی تین سو روپیه کے هوگا بھیجدیا جاریگا "

جناب ذکاء الدین خانصاحب ایم - اے - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر افسر مال ضلع حصار
جناب محمد سلیمان خانصاحب سب انسپکٹر کوتوالی حصار
جناب بابو نور محمد صاحب سب اورسیر محکمه بارک ماسٹري حصار
جناب مولوي اکرام الدین صاحب محکمه لوکل بورڈ حصار
جناب یقین الدین خانصاحب رئیس سریسه
جناب محمد عمر خانصاحب نایب کورٹ انسپکٹر حصار
جناب مولوی عبدالرحمن صاحب پیش نماز مسجد بوریان حصار

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیه
(٥)

	پائي	آنه	روپیه
جناب منشي عبد العزیز خانصاحب بھاگلپور	•	•	٢
جناب عبد الکریم صاحب ڈرائیور جمال پور	•	•	١
جناب اسمعیل صاحب ڈرائیور جمال پور	•	•	١
جناب کبیر احمد خانصاحب بھاگلپور	•	•	١
جناب نصیر الحسن خانصاحب عیسی گڈہ	•	•	٥
جناب محمد عمر خانصاحب نائب کورٹ انسپکٹر حصار	•	•	٢٠٨
جناب محمد فضل الله صاحب - حیدر آباد	•	•	٥
همشیرہ صاحبه جناب آل علي صاحب	•	•	٥
جناب سید محمد حبیب الحق صاحب بھاگلپور	•	•	٢
جناب غلام محي الدین خانصاحب پٹیاله	•	•	١١
جناب محمد حسین صاحب سکریٹري انجمن هلال احمر بلگام	•	•	٨
بذریعه جناب غلام هادي صاحب بہار	•	١	٨
جناب محمد کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر - دندوري -	•	•	١٠
جناب کمال احمد صاحب رائپور	•	•	٢
جناب غلام زین العابدین صاحب شمله	•	•	٥٠
جناب حاجي طالع محمد صاحب هوشیار پور	•	•	٤٦
جناب عبد القیوم صاحب پشاور	•	•	٣
بذریعه جناب سید احمد صاحب بریلي	•	•	١٥
جناب شیر دل خانصاحب ڈیرہ اسمعیل خاں	•	•	٢٥
جناب قاضي عبد الحق صاحب هوشیار پور	•	•	٤
جناب عبدالمجید صاحب صدیقي لاڑکانه سندہ	•	•	٣
شیخ کرم الهي و نور الهي صاحبان جفت فروش - بازار بلي ماران دهلي -	•	•	١٣
جناب قاضي احمد علي صاحب نگینوي حال مقیم ساگر	•	•	٣٠٠
میزان	•	١	٧٢٨
سابق	--	٥	٥٩٠٢
کل	•	٦	٦٦٣٠

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

بھي مٿا سکيں تو يہي بہت ھے کہ ايک بار روشن تو ھوگئيں -

انور بے ايڈريا نوپل ميں داخل تو ھوگئے مگر يورپ کے انصاف و صداقت سے مطلق اميد نہيں ھے کہ تسخير ايڈريا نوپل سے وہ ترکوں کو فائدہ پہونچنے ديگا - اُس نے ابھي سے فيصلہ ليا ھے کہ ترک اپني پيشقدمي سے باز نہ آئے تو يورپ کي تمام نصراني حکومتيں مل کر اُن پر زور ڈالينگي ' اور اُن کے خلاف جنگي کارروائي کرينگي - " دنيا کي سب سے بڑي اسلامي سلطنت " (انگلستان) کے جنگي جہاز روانہ بھي ھوگئے ھيں ' اور فرانس بھي يہي تہديد کررھا ھے - روس کا الٹيميٹم (انذار) بھي آنے ھي کو ھے ' اور اطاليہ نے تو اپني راے ظاھر ھي کردي - جرمني و آسٹريا کي جانب سے بھي کوئي اميد نہيں ' ليکن خدا کي درگاہ سے ھنوز اميد باقي ھے - باب عالي ابھی تک تو نہايت پر زور لہجے ميں " جواب ترکي " دے رہا ھے -

تا بہ بينيم سر انجام چہ خواھد بودن ؟

مسٹر ڈبليو - آر - پاٹن نے جزيرہ سامرس سے منچسٹر گارجين کو ايک خط لکھا ھے جس ميں دکھا يا ھے کہ يونان و اطاليا کا اپني رعايا کے ساتھہ کيا طرز عمل ھے - يہ ترکي جزيرہ جنگ طرابلس کے بعد سے اطاليوں کے قبضے ميں آگيا ھے ' خال خال مسلمانوں کے علاوہ زيادہ تر آبادي عيسائيوں کي ھے - خط کے آخر ميں مسٹر پاٹن لکھتے ھيں کہ " اس جزيرہ کے باشندوں نے اطاليہ کے طرز حکومت کے خلاف ايک اپيل انگريزي وزارت خارجيہ ميں بھيجي تھي ' جسکو مدور اخبارات ميں شائع نہيں کيا گيا - اٹلي کے گورنر جنرل (امياو) کي ظلم و ستم سے تمام جزيرے کے باشندے نالاں ھيں - اُنکا بيان ھے کہ اطاليہ کے جور و جفا کے سامنے ترکي کے مظالم کچھہ بھي حقيقت نہيں رکھتے - وہ دول يورپ سے اپيل کرتے ھيں کہ جب اسکا آخري تصفيہ ھو تو ھرگز يہ جزائر اٹلي کے قبضہ ميں نہ رھيں ' کيونکہ يہ ثابت ھوگيا کہ يہ قوم دوسري قوم پر حکومت کرنے کے ھرگز قابل نہيں ھے "

نيرايسٹ کے نامہ نگار نے صوفيا سے اُس کو اطلاع دي ھے کہ " مقدونيہ کي بلغاري رعايا جدني املاک سرريوں اور يونانيوں نے زبردستي چھين لي ھيں ' روزانہ آ رھي ھيں - يہ عجيب و غريب قصہ سرري اور يوناني مظالم کے بيان کرتے ھيں ' اور کہتے ھيں کہ ترکونکے ھاتھوں اسکے مقابلہ ميں کچھہ بھي ھم نے تکليف نہيں اٹھائي تھي ' جسقدر اسوقت ظلم ھو رھے ھيں ' ايک رپورٹ مظہر ھے کہ سالونيکا ' فلورينا ' کاسٹوريکا کے جيل خانے بلغاريوں سے بھرے پڑے ھيں "

يہ مظالم ھيں جو مہذب نصراني قوميں خود اپنے ھم مذھبوں کے ليے جائز رکھتي ھيں ' اور اس پر بھی تہذيب و تمدن ميں فرق نہيں آتا ' پھر مسلمانوں کے قتل و غارت ميں کيا باک ھے ؟

ہفتہ جنگ

دنيا کي آنکھہ نے فتح کے بعد شکست ' عزت کے بعد ذلت ' اور عروج کے بعد زوال کے صدھا تماشے ديکھے ھيں ' مگر ان ميں شايد ھي کوئی تماشا بلغاريا کي اس داستان ادبار بعد اقبال سے زيادہ سريع الوقوع ' درد انگيز اور عبرت آموز ھوگا -

ابھي چند ماہ ھوے کہ بلغاريا کي فوجيں چٹلجا اور ادرنہ کو گھيرے پڑي تھيں ' بلغاري توپوں کی گرج قسطنطنيہ ميں سنائي ديتي تھي ' اور فرڈيننڈ نے کہا تھا کہ " اب قسطنطنيہ ميں جا کے صلحنامہ پر دستخط ھونگے " ليکن يا سبحان اللہ ! چند ماہ ميں دولاب حوادث کا رخ کسقدر بدلگيا ! اب قسطنطنيہ کے بدلے صوفيا کے کوچہ و بازار کوہ شکن توپوں سے گونج رھے ھيں - اور فرڈيننڈ اُس کے دست و بازو ' اعوان و انصار ' بلکہ اسکے حلفاء و ھمساز کہتے ھيں کہ " اب صوفيا ميں صلحنامہ پر دستخط ھونگے " - و تعز من تشاء و تذل من تشاء بيدک الخير انک علی کل شيء قدير -

رومانی فوج ميزڈرا تک پہنچگئي ھے - ميزڈرا اور صوفيا ميں ۳۱ - ميل کا فاصلہ ھے - مدافعت کے ليے نہ اب روسي متطوعين (والنٹيرس) ھيں کہ وطن واپس جا چکے ھيں - اور نہ بلغاری سپاھي کہ ترکوں کي خون آشام تلوار اور انسان پاش توپوں کے نذر ھوچکے ھيں - اگر روماني فوج بڑھے تو صوفيا کي تسخير چند گھنٹوں کا کام ھے - اسليے شاہ فرڈيننڈ اور اسکي ملکہ دونوں بھاگ گئے ھيں - (ريوٹر نے اس خبر کي تعبير اضطراب انگيز مگر غير متيقن افواہ سے کي ھے)

ان ياس انگيز حالات کو ديکھکے فرڈيننڈ نے چارلس شاہ رومانيا کے سامنے پناہ اور اصطلاح سياست ميں صلح کے ليے دست سوال دراز کيا ھے - شاہ رومانيا کي طرف سے جواب يہ ملا ھے کہ سابقہ دوستي کي باز آمد کے ھم خود خواھشمند ھيں ' مگر مشورہ يہ ھے کہ پہلے ان تمام دول کے ذريعہ مبادي صلح طے ھو جائيں جنکا تعلق اس مسئلہ سے ھے -

ملکہ بلغاريا نے بھي پيشقدمي کے موقوف کرنے کے ليے اس اميد پر تار ديا تھا کہ اسکي جنسيت اسکي درخواست کي شفيع ھوگی ' مگر يہ عالم سياست ھے اسميں عواطف و جذبات رقيقہ کا کيا ذکر - کہ لا قلب للسياسۃ -

دل کے زخم ستم ظريفي سے گدگدائے گئے ' جواب آيا کہ پيشقدمي زيادہ سے زيادہ غور و فکر کے ساتھہ عمل ميں لائی جائيگی -

رومانيا کو يونان اور سرويا سے توڑ لينے کے ليے بلغاريا نے گونا گوں تدبيريں کيں ' مگر دبستان يورپ ميں سبق آموزی کا فخر صرف بلغاريا ھی کو حاصل نہيں ' رومانيا بھي اس فخر ميں برابر کي سہيم ھے ' پھر جب يورپ کی يہ تلقين ھو کہ تم اس شخص کے ساتھہ رھو جسکے ساتھہ قوت ھو ' تو رومانيا ' يونان اور سرويا کو چھوڑ کے بلغاريا کے ساتھہ کيوں ھوتي - رومانيہ کي طرف سے اعلان کرديا گيا کہ وہ تنہا صلح کرنا نہيں چاھتي -

۱۹ - کا تار ھے کہ روماني فوج نے بلغاري فوج کو فرڈبنندو ميں (جو لوم پلنيکا اور صوفيا کے مابين واقع ھے) نہايت شرم انگيز شکست دي - بلغاري جنرل نے مع ۱۲ - توپوں کے ھتيار ڈالدیے - دول نے اعلان کرديا کہ بلغاريا کو پامال ھونے نہ ديا جائيگا - صوفيا پر قبضہ کرنے کي اجازت نہ ديجائيگي - اب روماني فوج کا سيلاب مشرق کي طرف بڑھرھا ھے ' اور روميلی خطہ ميں ھے -

ان بلغاري بھيڑيوں کے شکار جب تک " ناپاک کفار " مسلمان تھے اسوقت تک داستان مظالم مبالغہ تھي ' مگر جب سے ان ستم پيشہ مہذب انسان اور حريت بخشان نصرانيت - کے پنجۂ و دندان صليب پرستوں کے جسموں پر چل رھے ھيں يہي مہذب انسان درندے کہے جاتے ھيں -

بلغاريوں کي سبعيت و درندگي نے يونان ميں غير معمولي جوش پيدا کرديا ھے - يونان کو اصرار ھے کہ اب صلح صوفيا ميں جاکے ھوگي - فوجيں بلغاريا ميں بڑھتي چلي جارھي ھيں ' جہاں کہيں مقابلہ ھوتا ھے بلغاري فوج ھتيار ڈالديتي ھے - روسي سفير نے اتھينس ميں صلح

شذرات

تسخیر ادرنہ

صدم امید کہ بد معتکف پردۂ غیب
گو بروں آے کہ کارشب تار آخر شد

ادرنہ (ایڈریانوپل) مسخر ہوگیا ' فاتحان عثمانی شہر میں داخل ہوگئے ' دنیا نا امید ہوچکی تھی ' یورپ سمجھہ چکا تھا کہ ترک جاں بلب ہیں ' اب وہ اقدام کے قابل ہی نہیں رہے ' لیکن قدرۃ کاملہ کے دست اعجاز نے اُسی بیمار سے تندرستوں کو شکست دلائی - ترکوں کا اجتماع ہوتے ہی بلغاری مرعوب ہوکر بھاگ نکلے ' اپنے استحکامات جو بڑی کوششوں سے استوار کیے تھے اور اُن کو ناقابل تسخیر سمجھے ہوے تھے ' آپ ڈھادیے ' اور خدا کا وعدہ پورا ہوگیا کہ قانون الہی کے حدود توڑنے والے اور تعلیم رسالت کی بے حرمتی کرنے والے انجام کار تباہ و برباد و خستہ و خراب ہوکر رہینگے -



غازی انور بے ایڈریانوپل میں داخل ہورہے ہیں

هو الذي وہ خدا ہی ہے جس
اخرج الذين نے اہل کتاب
كفروا من کی اُس جماعت
اهل الكتاب کو کہ انتقام الہی
من ديارهم کی منکر ہوچکی
لاول الحشر ' تھی ' اُس کے
ما ظننتم ان گھروں سے مسلمانوں
يخرجوا ' کے پہلے ہی اجتماع
وظنوا انهم میں نکال باہر
مانعتهم کیا ' مسلمان
حصونهم سمجھے تھے کہ نہ نکل
من الله ' سکینگے ' اور
فاتاهم الله خود اُن کو بھی
من حيث گمان تھا کہ اُن کے
لم يحتسبوا ' قلعے خدا سے اُن کو
وقذف بچا لینگے ' آخر
في قلوبهم الرعب اس طرح غضب الہی نازل ہوا کہ
يخربون بيوتهم اُن کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا -
بايديهم و ايدي اُن کے دلوں پر رعب و ہیبت چھا گئی '
المومنين ' فاعتبروا اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں ہی ویران
يا اولي الابصار ' ولولا ان کرنے لگے - مسلمانوں نے بھی اس
كتب الله عليهم ویرانی میں انہیں مدد دی - جن
الجلاء لعذبهم في لوگوں کے آنکھیں ہوں انہیں اس
الدنيا ' ولهم في الاخرة واقعے سے عبرت حاصل کرنی چاہیے -
عذاب النار ' ذلك اگر اُن کی قسمت میں اخراج
بانهم شاقوا الله و رسوله ' نہ لکھدیے ہوتا تو دنیا ہی میں اُن کو
ومن يشاق الله فان عذاب دیتا ' و آخرت میں تو اُن کے
الله شديد العقاب لیے آگ کا عذاب ہے ' سبب یہ ہے
(۵۹ : ۲-۴) کہ خدا اور رسول کی تعلیم سے

انہوں نے منہہ موڑ لیے ' اور جو اسکا [illegible] ہو اُس کو یقین کرلینا چاہیے کہ خدا کا عذاب نہایت سخت ہے -

ایڈریانوپل کو جب بلغاریوں نے فتح کیا تو اپریل کے فورٹ نائیٹلی ریویو میں ایک مشہور انگریز (مسٹر ہربرٹ ویرین) لکھا تھا کہ " ایک اسلامی پیغام اناطول کے صحرا و جبل میں اس حد کو مشتہر کرتا ہوا گذرا ہے کہ پرانے مہیب فرماں روا (ترک) کی حاکمانہ زندگی کا آفتاب ڈھل گیا ' عجیب و غریب طلسماتی قلعہ ٹوٹ گیا ' جہاد ' اسلامی اتحاد ' اور بے شمار مسلمان جنگجویوں کے غیظ و غضب کے دھوکے کھل گئے " لیکن اب اُن کو یقین کرنا چاہیے کہ اسلام کی طاقت کو فریب سمجھنے میں وہ خود دھوکا کھا رہے ہیں - اسلام اپنی قہاری کے نتائج دکھانے میں کبھی ناتواں و ضعیف نہ نکلیگا - اُس نے ایک مدت سے پیغام دے رکھا ہے ' اور یہ پیغام پورا ہوکر رہیگا کہ :

سيهزم الجمع کفار کی جمعیت عن قریب منہزم ہو
ويولون الدبر ' بل جائیگی ' اور وہ پیٹھہ دکھا کر بھاگینگے
الساعة بلکہ ابھی اُن کا وعدہ
موعدهم ' ہے ' اور وہ گھڑی
والساعة بڑی مصیبت کی
ادهى وامر ' تلخ ترین گھڑی ہے
ان المجرمين یہ گنہگار ہیں ' یہ
في ضلال گمراہی اور آگ
وسعر ' میں ہیں ' وہ دن
يوم آنے والا ہے جب یہ
يسحبون منہہ کے بھل یہ
في النار آگ میں کھینچے
على جائینگے ' اور ان سے
وجوههم : کہا جائیگا یہ عذاب
ذوقوا مس دوزخ کا مزہ چکھو -
سقر ' انا كل ہم نے ہر چیز کو
شي خلقناه اندازے سے پیدا کیا
بقدر ' وما ہے - ہمارے حکم
امرنا الا کو ایک ذرا آنکھہ
واحدة جھپکنے کی طرح
كلمح پہونچا ہوا سمجھو -
بالبصر ' ولقد دیکھتے نہیں کہ ہم
اهلكنا نے تمہارے حامیوں
اشياعكم کو ہلاک کر ڈالا -
فهل من مدكر ؟ کیا اب بھی تم میں کوئی غور و فکر سے
(۵۴ : ۳۰ - ۴۰) کام لینے والا نہیں ہے ؟

تسخیر ادرنہ ' وہاں کی ناموری میں موجودہ صدر اعظم دولۃ عثمانیہ (شاہزادہ سعید حلیم پاشا) اور غازی انور بے کی قابلیت و موقع شناسی کو خاص دخل ہے - اول الذکر خاندان خدیوی (مصر) کے ایک مشہور [illegible] ہیں ' اور ابتدا ہی سے مجلس اتحاد و ترقی کے [illegible] میں غازی انور بے کے دست و بازو رہے ہیں - جب سے [illegible] وزارت خارجیہ تفویض ہوئی تھی ' [illegible] کی بنا پر عام اختلاف کیا گیا تھا ' اور جب [illegible] وزیر ہوئے تو یہ اختلاف شورش انگیز [illegible] گزرگیا - مادی دنیا ' کمزور اسباب پرست طبیعتیں اب [illegible] نہیں کہ خدا کو جب کوئی کام لینا ہوتا ہے تو وہ ایک [illegible] سے ادنی مخلوق سے بھی اعلی سے اعلی کام لے سکتا ہے ' [illegible] کی مشیت مقتضی ہوئی تو اس کام کو حد تکمیل تک [illegible] ' ورنہ ریڈیم کی شعاعیں ذات کی تاریکی

مقالات

رفتار سیاست

مصر ' ایران ' ترکي

فارسل فرعون فی المدائن حاشرین : ان هؤلاء شرذمة قلیلون ' و انهم لنا لغائظون ' و انا لجمیع حاذرون ' فاخرجنا هم من جنات و عیون ' و کنوز و مقام کریم ' کذلك ' و اورثنا ها بنی اسرائیل ' فاتبعوهم مشرقین (۲۶ : ۳۹-۴۲)

در بیابان فنا گم شدن آخر تا چند ؟
رہ به پرسیم مگر رہ به مہمات بریم

اقانیم تثلیث جن ممالک کو توحید سے غصب کرچکے هیں [...]ے حوادث انتزاع و اغتصاب پر سب کي نظر هے ' لیکن جو قلیل هنوز دست برد سے باقي هے ' اس پر اچٹتي هوئی نگاهیں نهیں پڑتیں - برطانیه عظمی کي زبان حال (لندن ٹائمس) [...] اشاعت میں گویا هوئي تهي که " مصر کو انگریزي مقبوضات [...] ملحق کرنے کا خیال نه کبهي پہلے هوا تها اور نه اب هے " [...] وزیر خارجیۂ انگلستان (سر ایڈورڈ گرے) دیوان عام (هاؤس کامنس) میں صاف کہه رهے هیں ' که :

گورنمنٹ برطانیه کو اس مسئله (الحاق مصر) کي جانب نہایت [...] هے - کئي سال سے یه واقعه پیش آرها هے که مصر کے عمید برطانیه [...]ش ایجنٹ) کي کوئي سالانه تقریر (انتظامي رپورٹ) ایسي نه [...] که مسئله الحاق پر نکته چیني سے محفوظ رهي هو - یه تعجب [...] بات نہیں هے که اسوقت اس بات کي کوشش کي جائیگي [...] ملک کو اس وهمي دیو کی تکلیف سے آزاد کردیا جاے - [...]ب کي بات یه هوتي اگر موجوده برٹش ایجنٹ (لارڈ کچنر) [...] کرومر کے بعد اس مسئله کو ایک سال تک کے لیے غیر منفصل [...]ے دیتے ' اور انگلستان کي حکومت کو اس امر پر متوجه نه کرتے -

پچھلے سال مسئله الحاق کے متعلق دول یورپ سے انگریزي [...]طنت کی گفتگو هوئي تهی ' هنوز یه سلسله جاري هی تها [...] جنگ بلقان چهڑ گئی - مطلع سیاست مکدر هوگیا ' اور یورپ [...] تشویش پهیل گئی - معاملات مشرق ادنی کے تقدم و اهمیت [...] ملحوظ رکهتے هوے اس معاملے کو چند روز کے لیے چهوڑ دیا گیا ' [...] کسی دوسرے موقع پر اس کی سلسله جنبانی هوگي -

دول سته کے علاوه تقریباً اور بهي پندره گورنمنٹیں جو اس [...]سئله سے تعلق رکهتي هیں اس میں شریک هونگي - انکي رضامندي [...]صل کرني ضرور هے - یورپ میں ایسے نامه و پیام میں بڑي [...]ت هوتي هے ' کیونکه نسخ الحاق معاهده مصر پر بہت سے [...]تراضات کیے جاتے هیں - یه اعتراض ملحوظات سیاسیه کی بنا پر [...]تے هیں - انتظام یا عدالتي امور کي متعلق نہیں هوتے ' اسوجه سے [...] سوال مناسب وقت کا منتظر هے -

مشرق ادنی میں صلح کرادینے کي وجه سے دوسري قوموں کي نظر میں برطانیه کا وقار و اثر اچها هوگیا - مصر کے موجوده نظام عدالت میں برطانیه کو کسی ترمیم کے پیش کرنے میں کچهه ایسي دقت نه هوگي ' اگر کبهي ترمیم پیش هوئی تو وهانکی ملکي حالت میں اس سے کوئی تغیر نه هوگا ' اور نه وادي نیل میں اس سے برطانیه کي ذمه داریوں میں کچهه فرق آئیگا - الحاق مصر کا مسئله بہت هي عجیب معنوں میں اسوقت سمجها جارها هے - نظم و نسق کے موجوده حالات کچهه اس نوعیت کے واقع هوے هیں که اس وقت جیسي پولیس ملک میں موجود هے اس سے بہتر جمعیت قائم کرنے میں کیا کچهه موانع پیش آرهے هیں - اس سے انصاف کا خون هوتا هے ' اور عام ملکي ترقي میں خلل پڑتا هے -

سلطنت برطانیه کي یه خصوصیت هے که وه غیر اقوام کے نازک معاملات میں بہت نرم هے ' اسوجه سے وه الحاق کو بہت هي غیر موزوں معنوں میں بهي سن لینا جائز سمجهتي هے - اسکا نتیجه یه هوتا هے که قناصل و سفراے دول ' فرائض پولیس کے ادا کرنے میں خلل ڈالتے هیں ' اور بغیر مصري حکومت کي منظوري یا استمزاج کے پولس سے اپنی وارنٹونکے امتثال کے آرزومند رهتے هیں -

روسی الجنس اڈموچ (Adamovitch) سے مصر کے باهر ایک جرم سرزد هوا تها - روسی قونصل نے اوس کو مصر میں گرفتار کرلیا ' اور روس بهیجدیا - حکومت برطانیه نے اس معامله میں چشم پوشي توکی ' مگر یه امر چشم پوشی کے قابل نہیں هے که مختلف معاملات میں اسطرح کے متواتر اقدام روسي قونصل نے کیے هیں ' جس سے ایک ایسے ملک میں جہاں برطانیه کو بہت هي قریبي تعلق حاصل هے اصول میں فرق آتا هے -

خاص شرائط میں ایک حق امتیازیه بهي هے که مصر کي مقامي عدالتوں سے اجانب (آفاقي یا غیر ملکی رعایا) کو تعلق نه هوگا - اسکا نتیجه یه هوا که ملزمونکے گرفتار کرنے میں دقت پیدا هوگئی - بعض موقعونمیں گرفتاري نا ممکن هوجاتي تهي ' اور کافي شهادتیں میسر نہیں آسکتي تهیں ' جب کسي غیر ملک کا کوئي باشنده گرفتار هوتا تها تو اسي ملک کے قونصل کی عدالت میں وه بهیجدیا جاتا تها - اس سے مصر کی انصاف کرنے والي حکومت کو صدمه پهونچتا تها - مجرموں کو ارتکاب جرائم کے لیے مصر اس زمانے میں ایک عمده جگهه مل گئی تهي - اسوقت جیسا که سالانه رپورٹ سے ظاهر هوتا هے ' سفید رنگ اقوام (اهل فرنگ) کي برده فروشي کو روکنے میں بڑي دقت هوتي هے - باقاعده الحاق نهونے سے رفاه عامه کے دوسرے کاموں میں بهي اسی طرح کی بہت سی زحمتیں پیش آرهي هیں -

مصر کو مقبوضات برطانیه میں ملحق کرانیے کي تحریک اگر خود مصر کے حق میں کوئی منصفانه تحریک هے تو یقین کرنا چاهیے که دوسری قوموں کے لیے بهی یه کوئی تکلیف کی بات نهوگي - غیر ممالک کو بہت سے فائدے پهونچینگے ' اجنبی حکومتونکي تجارت میں ترقی هوگی - برٹش ایجنٹ نے سنه ۱۹۱۲ ع کی سالانه

نی سلسله جنبانی کی ' تو جواب ملا نه منظور ' مگر اس شرط پر که بلغاریا حلفاء کے تمام مفتوحۂ مقامات سے دستبردار هو ' اور تاوان جنگ دے - شہروں اور دهات کی بربادی سے جسقدر نقصان هوا هے اسکا معاوضه دے - تهریس میں یونانیوں کی جان ' مال اور مذهبی آزادی کی ضمانت کرے ' اور ایک مقررہ مدت کے اندر فوج منتشر کردے -

سروی فوج سینٹ نکولس کے قریب پہنچگئی هے - بلغاری افسروں نے باشندوں کو شہر چهوڑ دینے کا حکم دیدیا هے -

۲۱ - کا تار هے که روسی سفیر نے پهر یونان سرویا اور جبل اسود سے صلح کے لیے گفتگو کی - تینوں ریاستوں نے بالاتفاق جواب دیا که وہ صلح کے لیے بلغاریا سے براہ راست گفتگو کرنے کے لیے تیار هے ' مگر مبادی صلح پر دستخط سے قبل وہ التواے جنگ کے لیے تیار نہیں -

۲۷ - مارچ کو جہاں هلال سرنگوں هوا تها وهاں اس خداے بدرو احزاب کی کارسازیوں نے تمام عالم اسلامی کے قنوط و یاس کے باوجود کل ۲۱ - جولائی کو پهر اسے سربلند کر دیا - لنڈن ٹائمز کا نامه نگار صوفیا سے تار دیتا هے که ترک محافظ فوج کی خفیف مقاومت کے بعد ادرنه میں داخل هوگئے -

انگلستان کے مایۂ افتخار مسٹر گلیڈ سٹون یورپ کو تلقین کر گئے هیں که هلال سے جو صلیب کے پاس آئے اسکو پهر هلال کے پاس واپس نه جانا چاهیے - اسلیے ادرنه پهر ترکوں کے پاس آنا یورپ کیونکر گوارا کرسکتا تها ؟

ترکی فوج ابهی بنیر حصار هی تک پہنچی تهی که اتحاد ثلاثه (انگلستان فرانس اور روس) کا اضطراب بڑها ' اور اسدرجه بڑها که سررشته صبر هاتهه سے جاتا رها - تجویز هوئی اس خطرہ زرج فرسا کے متعلق غور کرنے کے لیے سفراء مجتمع هوں - قاعدہ سے اس جلسه کے مقام اجتماع اور صدارت کا شرف خاک انگلستان کو حاصل هونا چاهیے تها ' کیونکه اس اجتماع کا اصول اساسی انگلستان هی کے ایک نامور فرزند کی دیرینه عداوت اسلام کا نتیجه هے - پهر اس دو سال کے پر آشوب زمانے میں بهی امن یورپ اور مصالح صلیب کے حفظ و نگہداشت میں وہ همیشه پیش پیش رها ' چنانچه یه انگلستان هی تها جسکے سفیر نے دولت عثمانیه کو جنگی تیاری کے موقوف کرنے پر مجبور کیا تها - یه خاک انگلستان هی تهی جہاں یاد داشت تیار کی گئی تهی ' اور هاں یه انگلستان هی کا بیڑا تها جسکے جہازوں نے یاد داشت کو پر اثر بنانے کے لیے سب سے پہلے نقل و حرکت شروع کی تهی -

لیکن شاید اس شرف کی حد سے زیادہ بهتات میں سرگرے کی دوربیں آنکهوں کو خطرات نظر آئے ' اور اسلیے سیاحت پر انگارے (رئیس جمهوریت فرانس) میں یه طے هو که اس خطرناک شرف تقدم میں فرانس بهی سہیم هو - بهرنوع سبب کچهه هو صدارت اور مقام اجتماع کا شرف ابکی فرانس کو حاصل هوا - پیرس میں موسیو پچن وزیر خارجه فرانس کی صدارت میں سفراء جمع هوے ' اور اس کے بعد سفراء انس متعینه قسطنطنیه کو تار دیا گیا که وہ باب عالی کو معاهدہ لندن کے احترام پر مجبور کرے - ۱۷ - جولائی کو ریوٹر نے یه خبر دی که " اگر ترکوں نے ادرنه لے بهی لیا ' تو دول ان کے پاس رهنے نه دینگی " مگر یه کامل پاشا کی وزارت نه تهی که ڈونگ اسٹریت کے بازیگروں کے اشاروں پر رقص کرتی - دول نے مکرر اعلان کے باوجود بهی جب باب عالی کے طرز عمل میں کوئی فرق نه آیا تو اسی " دماغ " نے جس نے اور صدها اسلام سوز تدابیریں سوچی تهیں یه تجویز کی که

ترکی بلغاری حدود کے متعلق بین الاقوامی کمیشن کی کاررو[ائی] میں عجلت کو کام فرمایا جائے - اسی کے ساتهه رو[...] نیم سرکاری طور پر یه اعلان کرایا گیا که اگر باب عالی نے اپ[نی] فوج کو ادرنه میں داخل هونے کی اجازت دی تو " دول متح[ده] براہ راست مداخلت کا استعمال کرینگی " - اسی اثناء م[یں] روسی سفیر بار بار وزیر اعظم سے ملتا ' اور باب عالی کے موجو[ده] طرز عمل پر اظہار نفرت کرتا رها مگر جس کا شعار " ادرنه یا موت " هو اس پر تهدید و تخویف کیا اثر کرسکتی هے ؟ اسوقت تک دول کی طرف سے جو کچهه هوا تها وہ محض زبانی تها ا[ور] ضرورت تهی که قول کی تائید میں عمل بهی کرے -

اگر ابکی انگلستان زبانی کارروائیوں میں پیچهے رها تها [تو] کوئی وجه نہیں تهی که اسکی تلافی عملی کارروائیوں میں پیشقد[می] سے نه کر دیجاتی - سب سے پہلے انگلستان کے جهاز جنبش م[یں] آئے - ۲۰ - کا تار هے که یار موتهه ' انفلیسکیبل ' اور پروسر پائن پائرس پہنچگئے ' اور دو برطانی تباہ کن کشتیاں عنقریب آنے والی هیں -

مگر موجودہ ترکی وزارت جسکی بنیاد بزدلی و اجانب پرستی کے بدلے همت اور وطن پرستی پر هے ان تمام کارروائیوں میں ایک سے بهی متاثر نه هوئی - ایک طرف دول کو یاد داشت ایسے لب و لہجه میں بهیجی جس سے اعلان جنگ مترشح هوتا تها ' اور دوس[ری] طرف فوج کو ادرنه میں داخله کا حکم دیدیا -

یاد داشت میں باب عالی نے لکها که خط اینوس میڈیا کے متعلق سوال کے ڈپلو میٹک ذرائع سے حل کو باب عالی تر[...] ترجیح دیتا ' مگر بلغاریوں کے مظالم نے اسکو نا ممکن کردیا هے باب عالی امید کرتا هے که موجودہ حالات میں یورپ اسکو کسی ایسی سرحد کے حاصل کرنے کے لیے مجبور متصور کریگا جو دارالسلطنت کی حفاظت کی ضامن هو ' نیز بلغاریا کو بهی اسی کے مطا[بق] مشورہ دیگا -

یورپ ابهی تک موجودہ وزارت کو کامل کی وزارت سمجهه رہ[ا] تها جو ایک طرف اخبارات اور قوم کے وکلا کے سامنے تسلیم ادرنه [...] تبری و تحاشی کرتی تهی ' اور دوسری طرف اسکے لیے انگلستان کی وساطت سے ساز باز کر رهی تهی - چنانچه ریوٹر ۲۱ - کو تار دیتا [هے] که دول کو پختگی کے ساتهه یقین دلایا گیا تها که ادرنه کی طرف پیشقدمی هرگز مقصود نہیں ' بلکه قسطنطنیه کے غیر معمولی جوش اشخاص کے خاموش کرنے کے لیے هے - مگر ۲۱ - جولائی [کو] ا[سے] معلوم هوا که اس کا خیال غلط تها اور اب ایشیا نے اسکے زرین اصول سیاست کا استعمال سیکهه لیا هے -

اس انکشاف حقیقت نے " یورپ کے دار السلطنتوں میں ایک قسم کا خوف آمیز تعجب پیدا کردیا هے - اسی تار میں آگے چل کے ریوٹر کہتا هے که " صلحنامه لندن کی بابت دول اس درجه قریبی طور پر هم خیال هیں که ترکوں کی طرف سے اسکے علانیه تمسخر کو منظور نه کرینگی - خواہ ترک بلغاریوں کے مقابله میں باقاعدہ اعلان جنگ هی کیوں نه کریں " بهر حال قانونی اور غیر قانونی کسی طرح سے بهی صلیبی یورپ ترکوں کو ادرنه اپنے هاتهه میں رکهنے نه دیگا - کیونکه اس سے اس اصول گلیڈ سٹونی کا نقص لازم آئیگا جو آج بلا استثنا تمام یورپ کا دستور العمل هے - اسی تار میں آخر میں یه بهی کہدیا گیا هے که " بے شبه ترکوں پر سخت دباؤ ڈالنے کے ذرائع موجود هیں ' مگر ان پر سب کا اتفاق امر مشکل هوگا " اور غالبا اشکال کا باعث ائتلاف ثلاثه بلکه جرمنی هوگا - ورنه فرانس و انگلستان دونوں اس تجویز سے اتفاق کرنے کے لیے تیار هونگے جو " دیو یورپ " کے پایہ تخت سے پیش کیجائے -

ول کو پورا حق دیا جاے ' صرف ایک هي سلطنت انتظامي
میں دخیل هونیکي حقدار نہیں هے - اس اختلاف سے ایک
اف ظاهر هوتي هے که مشرق قریب کے آخري فیصله هونے
روس ' انگلستان ' فرانس ' اور جرمنی ' بحر روم - بحر اسود -
خزر اور خلیج فارس کے گرد و پیش کے ممالک پر اپنے اپنے
ب کو حاصل کرکے اپنا اقتدار راسخ کرلینے کو هیں - تین برس
جب ایران میں ریلوے کا مسئله پیش هوا تها اُسوقت یه
قوتیں ایراني ریلوے پر اپنا اپنا اقتدار قائم کرنا چاهتی
- اُسوقت کي رقابت کا نتیجه اب همارے پیش نظر هے -
پ کي جار گورنمنٹیں اسوقت ترکي اور ایران سے اُنکا واجبي
واجبي سے زیاده حق لینے کے فکر میں هیں -

خلیج فارس کا مسئله اب اُن مدبرونکي رایوں کو تقویت
دھروں نے پچیس برس
دنیا پر ظاهر کردیا تها
جس حکومت نے کسي
طاقت کو اس خلیج
سي ساحل پر قبضه
کی اجازت دي تو ایسی
مت کی سزا لعنت و ملامت
ئی.............. خلیج
اب قبضه میں آهی گئی
سواحل عرب مل هی گئے
' ریلوے نے اضافۀ اقتدار
راهیں کهول هی دي هیں -
صرف اس امر کا لحاظ
هے که جو علاقه انگریزي
ار کے تحت میں آچکا هے
کے هر جزو کل پر انگریزي
ار و تسلط کافي طور پر قائم
- اس امر کا لحاظ بهي
ضروري هے که روس
علاقه سے آگے نه بڑهنے پائے -
افغانستان کو اپنے ملک
خود مختار رهنے دیا جاے -
وه اس حالت کو بدلنا
نہیں چاهینگے ' ملک
ي کی گو انکو هوس بهی هو ' مگر اس کے لیے اقدام نه
سکینگے ' ترکوں کی سلطنت اور ایرانی حکومت کے بالکل ختم
ے کے بعد جب تک تیس لاکهه مسلمان یه نه کہیں که امیر
انستان همارے خلیفه اور پیشوا هیں اُسوقت تک اُن کی حکومت
قائم رهنے دینا چاهیے - اس مدت میں روس کے اختیار و اقتدار
محدود کرنے کے لیے بهی بہت کچهه کوششیں هوسکتی هیں "

خلافت اور مذهبی پیشوائی میں کوئی خاص بات نه تهی '
اتنا کهٹکا تها که مختلف ممالک کے مسلمان آپس میں
جائینگے - افغانستان کے لیے بهي اگر یهي شبهه پیدا هوا تو
کي بهي خیر نہیں ' اور ترکي و ایران کي تباهی کے لیے تو
م مصمم هو هي چکا هے -

ترکي جن مظالم کا شکار هوئي هے ' یورپ کی جس حکمت عملي
س کو پامال کیا هے ' جس پیش بیں تدبر نے اُس کے علاقے
چهینے هیں ' جو پس اندیش سیاست اب ایشیا میں بهي اُس
کو تباه کرنے پر مصر هے ' اُس نے اب اس وسیع سلطنت کے اصناف
امور پر اس قدر احاطه کر لیا هے ' ایسے تغلب کي فکر میں هے که خود
یورپ کے بعض حلقے بهي اُس کي بے بسي پر رحم کرنے لگے هیں -
مسٹر سائکس نے بهري پارلیمنٹ میں سر ایڈورڈ گرے سے التجا کي
هے که " عثماني سلطنت کو اب تو تباهي سے بچاؤ ' اس کے تباه
کرنے میں خود یورپ کے لیے سخت خطره هے - یورپ کا اس وقت
فرض هونا چاهیے که ترکي کو زیاده استوار و محکم بنانے میں کوشش
کرے..........تیس سال کا طویل زمانه گزر چکا هے ' اس مدت میں
یورپ نے ترکوں کے ساتهه کوئي ایسا برتاؤ نہیں کیا جس کے لیے کوئي
معقول عذر پیش هوسکے " مسٹر نوبل بکسٹن نے عثمانیوں کي
خصومت اور بلقانیوں کي رفاقت پر وزارت خارجۀ برطانیه کي
احسانمندي ظاهر کي ' لیکن
ترکي پر اُن کو بهي رحم آگیا
که " اب تو معاهده بهي هوچکا '
قرار داد بهی هوچکي ' ترکوں
کي مخالفت میں اب تو
معاندانه جذبات کا اظهار نه
هو " وزارت کو اصرار تها که
خاتمۀ جنگ کے بعد سے ترکوں
کو سنبهلنے کا پورا موقع دیا گیا
هے ' نوبل بکسٹن نے اس
مصانعت کي حقیقت بهی
ظاهر کر دي که " اتنے ساري
مصائب برداشت کرنے کے بعد
ترکوں سے یه توقع رکهني که وه
پهر سنبهل جائینگے صریح فریب
اور محض دهوکا هے " مسٹر
بونر لا نے بغداد ریلوے کی
بحث میں تمام زحمتوں کا
باني سر ایڈورڈ گرے کو ٹهہرایا
هے ' اور اُن کي کارروائیوں پر
بڑي سختي سے بے اطمینانی
ظاهر کي هے - مسٹر نوبل
بکسٹن نے اس بے اطمینانی
کی تائید کرتے هوے بے
اعتمادي کي تشریح بهي کر دي - اُنکي راے میں وزیر خارجه تنہا
کام کرنے کے قابل نہیں هیں - " دیوان عام کے خاص خاص ممبروں
کي ایک کمیٹي مرتب هونی چاهیے ' جس میں چالیس سے ساٹهه
ممبر تک شریک هوں ' اور وه سب مل کر اُن کو خارجي معاملات
میں مدد دیں "

البانیه جہاں کے مسلمانوں کو ترکي حکومت سے علحده هونے
کے لیے بڑي بڑي ترغیبیں دي گئی تهیں ' اور جسکو ایک آزاد
سلطنت بنانے کي تجویز در پیش هے ' وهاں کے مسلمانوں کا اب
یه حشر هو رها هے که بقول مسٹر ملفورڈ ارکنسن " ان
لوگوں کو شمال میں سرویوں اور جنوب میں یونانیوں نے اس قدر
مجبور و بے بس بنا رکها هے که اُن کے لیے کوئي چاره کار نہیں ره گیا '
سختي سے سخت زور دیا جا رها هے که جتنے مسلمان هیں عیسائي
هو جائیں ' ورنه روے زمین کو خالي کرکے زیر زمین کو جا بسائیں "



دنیا میں عیسائیت کیونکر پهیلی ؟
سلانیک میں ایک ترک کو یوناني سپاهی پکڑے هیں اور بلغاري اُس کے سر پر
جبراً صلیب کا نقش بنا رهے هیں

رپورٹ میں توجه دلائی هے که محاکم مختلطه میں اصلاح کے لیے وہ بڑي بے صبري سے انتظار کررهے هیں - وہ لکھتے هیں که "ان اصلاحات کے نفاذ سے اصولي امور میں کوئی فرق نہیں آئیگا" یعنے اگر ممالک غیر کے جج علحده کردیے جائیں تو ان ممالک کو مالي منافع بھی هے -

الحاق کی اصل بنا یهي مخلوط عدالتیں هیں - ان کے زوال سے قناصل یورپ کے کچھه اختیارات زائل هوجائینگے جو اکثر اوقات معمولي جرائم کے ارتکاب پر اپني رعایا کے ساتھه رعایت کرنا چاهتے هیں -

موجوده عدالتیں مصر کي ضرورتوں کے لیے بالکل هي ناکافي هیں - لارڈ کچنر کے قول کے مطابق ان میں غیر اقوام کے حقوق کي نگراني کرنے اور ایک با قاعده نظام قائم رکھنے کي قابلیت هي نہیں هے - پرانا طریق عمل اب تک متروک نہیں هوا ' لہذا اجانب کے لیے محاکم مختلطه کا نظام توڑ دیا جائیگا ' دول یورپ نے اس معامے میں ابھي تک کوئي مدد نہیں دي - اسي وجه سے یه مسئله هنوز معرض التوا میں پڑا هے ' اب مناسب موقع پر جب برٹش گورنمنت اس مسئلے کو چھیڑیگي تو اسکا فیصله جلد هوجائیگا "

مطلب یه هوا مصر کے نظم و نسق میں مشکلیں پیش آرهي هیں ' عدالتیں اچھي نہیں ' پولیس اچھي نہیں ' دول یورپ کے مخصوص امتیازات انصاف کے باب میں سنگ راه هیں ' قونصلوں کی مداخلت بے اصولي پیدا کررهي هے ' اس لیے بجاے اصلاح و سد خلل کا اقتضا یه نہیں هے که مصر کو آزاد هونے اور اپنے لیے بہتر حکومت قائم کرنے میں مدد دي جاے ' بلکه اقتضاے انصاف یہی هے که مقبوضات برطانیه میں اس کو ' خواه بالکل هي غیر موزوں و ملائم طریق هی پر کیوں نه هو ' اور باقاعده الحاق کی صورت نه بھي نکلتی هو ' مگر ملحق کرلیں که جو رهي سہی نیم خود مختاري حاصل هے وہ بھی نه رهے -

برٹش ایجنٹ کو مصر میں یورپ کے امتیازات و مراعات سے تکلیف هورهی هے ' یہي رعایتیں ترکي میں بھي دول یورپ کو حاصل هیں ' اور دولت عثمانیه کی اکثر بد نظمیوں کی مسئولیت (ذمه داری) انھیں مراعات کے سر هے ' لیکن وهاں غیروں کا معامله هے اس لیے ان کے قائم رکھنے پر زور دیا جاتا هے ' اور یہاں اپنا تعلق هے لہذا ابطال کي کوشش هو رهي هے - مصر بھی ترکي هی کا ایک جزو هے ' ابطال مراعات کي ضرورت سے جب اُس کے اعدا کی احتیاج محسوس هو رهی هے تو کیا عجب هے که ایک ایسا وقت آئے که ترکی کو بھی اسی ضرورت سے کوئی سلطنت اپنے مقبوضات میں ملحق کرلینے کی دعویدار هوجاے !

ایران کے جنوبي و شمالي حصے تو انگلستان و روس کے زیر اثر آهي چکے هیں - وسط کا علاقه جو هنوز باقي هے وهاں اس قدر دسیسس اور دراندازیاں پھیل رهي هیں که اب اُس کي آزادي کي بھي خیر نہیں - مینچسٹر گارڈین نے پروفیسر براؤن کے ایک خطبه کا اقتباس شائع کیا هے جس میں ایران کي اخباري حالت پر اُنھوں نے بحث کي هے - هر ایک ملک و قوم کي صحیح حالت کا اندازہ اُس کے اخبارات سے هوسکتا هے ' اس معیار کے مطابق خطیب کي راے میں " ایران کے اخبارات سے اس قلیل و قصیر آئیني حکومت کے عهد میں جو حیرت انگیز ترقي کي تھي اُس سے ایرانیوں کي قابلیت کا اندازه هوتا هے - اب یه اخبارات نہایت سختي سے بند کیے جارهے هیں - جہاں قومیت کے مٹانے کي ضرورت پیش آئي وهاں اخبارات کا صفحه هستي سے مٹانا

بھي ضروري تھا - آئیني حکومت میں تین چار سو اخبار کرتے تھے ' مگر اب استبداد سے چند مداح و باد خواں اخباروں کے مشکل سے کوئي آزاد اخبار نکلتا هوگا -

سنه ۱۹۰۷ ع میں صرف طهران سے ڈیڑھ سو اخبارات هوتے تھے ' جو اپني صداقت ' اخلاقي جرأت اور علمي و اعتبارات سے نہایت ممتاز تھے - اس ترقي میں تعجب و اور بھي اضافه هوتا هے جب اس حقیقت پر نظر پڑتي که ایام استبداد میں اخباري مذاق سے ایران اس قدر نا آ که سب سے پہلا ایراني اخبار لیتھو پریس میں چھپوا کر عهده داروں میں تقسیم کرادیا کرتے تھے ' اور انکي تنخواهو اسکی قیمت وضع کرلي جاتي تھي -

آجکل تبریز سے ایک اخبار نکلتا هے جو همیشه روس کي مد سرائي میں مصروف رهتا هے " - پروفیسر براؤن کے پاس بہت اخبارات کا ایک مجموعه بھی تھا جسے دوران تقریر میں حاضر کو دکھایا گیا - اس میں ایک ظریف اخبار کے پرچے بھي تھے کا نام " حشرات الارض " تھا ' اس اخبار میں تمام دنیا کے انق پسندوں کي تاریخ درج تھي ' مگر اب ایسا انقلاب آیا که نه هي رها اور نه اخباریت هي باقي ره گئي -

انگلستان نے روس کو ایران میں موقع تو دیدیا ' لیکن مسامحت سے خود اُسے بھي کوئي فائده پهونچا ؟ نظارت خ نو ائبات میں جواب دیگي ' مگر پارلیمنٹ کے مقتدر ممبر (مسٹر سائکس کو اس سے انکار هے - دیوان عام میں وہ بیان کرتے هیں که "انگرا روسي معاهدۂ ایران کے رو سے ایران میں روس نے هر طرح تجارتي و ملکي و سیاسي حقوق حاصل کرلیے ' مگر برطانیه بیشتر تجارتي حقوق جاتے رهے - یه طرز عمل خود همارے بھي مصرت کي چیز هے ' اور اس سے همارے رعایا کي ایک بڑ تعداد بھي ' جو مسلمان هے ' سخت ناراض هے - ان باتوں سے کو یه سبق حاصل کرنا چاهیے که آینده گورنمنت کي پالیسي جلد تبدیل کرنے میں خرابیاں هیں " با این همه سر ایڈورڈ کو ان امور کي ذرا بھي پروا نہیں ' اُن کے خیال میں " یه نہایت نا مناسب راے هے " معاهده نه هوتا تو ایران کي حالت اور خراب هونے والي هوتي - اس معاهدے پر جو اعتراضات انگلستان میں هو رهے هیں ایسے هي اعتراض روس کي ایک جماعت بھي کر رهی هے ' اور وہ بھی اس سے نا خوش هے "

یعنی اس معاهدے سے روس کو یه حوصله تو هوا که مشہد رضوي پر گوله باري کی ' آگ برسائی ' بنیاد ڈھائی ' علما کو پھانسی دي ' مقتله کیا ' کھال کھنچوائی ' مگر یه حالت پھر بھي اچھی تھی ' معاهده نہوتا تو ایران کا تخته هی اُلٹ جاتا ! معاهده جس سے انگلستان کے علاوه روس میں بھی ایک جماعت ناراض هو اُس کے محاسن و منافع و موزونیت میں کیا کلام هوسکتا هے ؟

۲ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع کے ٹائمز آف انڈیا میں کرنیل ییٹ (Col. Yate) لکھتے هیں که " جنگ بلقان ختم هونیکے بعد هم ایران اور ایشیائی ترکي کے مستقبل کو بہت هي تاریک دیکھه رهے هیں - مشرق قریب کي ترقي کے متعلق ایک گروه یه کہتا هے که اسکا انتظام بالکل فرنگي اقوام کے هاتھه میں دیدیا جائے یا اُن لوگوں کے هاتھه میں هو جنکو یه عیسائي سلطنتیں نامزد کریں - دوسري طرف یه بات سننے میں آئي هے که روس نے دول یورپ کو اس امر کے اعلان کي جانب توجه دلائي هے که ایشیائي ترکي میں

م رازي کا زمانہ وہ تھا جب اسلامي تمدن میں انحطاط ہوچکا تھا ' همتیں پست ہو رہي تھیں ' فتوحات کا سلسلہ ' شوائي و صوائف کي جگھہ خانہ جنگیوں نے لے لي تھي - ۶ - هجري میں امام رازي کي وفات هوئي ' اور سنہ ۵۶۷ میں - یعني امام رازي کي وفات سے ۳۹ - برس قبل ں کا سیلاب دریاے جیحوں کو عبور کرکے خوارزم کا رخ کرچکا صر و شام و روم و تونس میں صلیبیوں کے حملے هو رهے تھے ' لام میں قتل عام برپا تھا ' کفار ایک ایک شهر کو فتح کرتے تھے ین کو تہ تیغ کرکے سارے شهر کو آگ لگا دیتے تھے ' مرعوبیت ر چھا گئی تھي کہ حملہ آوروں کي مقاومت و مدافعت یسا قون الي الموت کے مرادف سمجھہ لي گئي تھي -

یسي حالت میں اگر جان بچانے کا خوف غالب ہو ' اگر ناکامي ن کامیابي کے لیے کوششیں کرنے سے روکتا ہو ' اگر پیشقدمي ئے هلاکت کے لیے جاتے هوں ' اگر جنگ دماعي میں موت کي ر نظر آتي ہو ' تو یہ ایک قدرتي امر ہے - اس میں تعجب یا بات ہے ؟ فیلسوف طبیعتیں کیوں نہ قرآن کریم سے ایسے نکالیں ' اور هلاکت کے تخیل سے همتوں میں تہلکہ ڈالیں ؟ نے کي رفتار ' گرد و پیش کے حالات ' اور مجراے سیاست کي لیوں کا هر ایک چیز پر اثر پڑتا ہے - تنزل پذیر جماعتیں ترقي آیتوں کو اپنے شان انحطاط کے مناسب بنالیتی هیں - وم قوموں کو مغلوبیت کي ناپاک غلامی کے لیے بھي کتاب ت سے ثبوت مل جاتا ہے -

---

لیکن یہ باتیں واقع میں اگر بجاے خود ثابت هیں ' اور انسان اپنے ظاهري ساز و سامان کي بنا پر ' جب تک کامیابي کا قطعي ن نہ ہو ' اُس وقت تک مہمات امور میں هات ڈالنے کے معنے هلاکت مول لینے کے هیں ' تو صدر اول کي وہ پاک و برگزیدہ یاں جو نہایت بے سروسامانی کے عالم میں کسری و قیصر کے ت و تاج پر قبضہ کرنے چلي تھیں ' ایک بہت هي مختصر یت سے بدر و حنین کي مہم سر کرنے اُٹھی تھیں - ردۃ عرب کے م پر سارے ملک سے جنگ کرنے کو آمادہ تھیں ' اور اس حالت میں جب کہ هر شخص کو اندیشہ تھا کہ مدینۂ رسول اللہ لي اللہ علیہ وسلم) پر مرتد قبائل کا حملہ هوا چاهتا ہے ' ارض ہ میں رومن امپائر سے آویزش کے لیے فوج روانہ کر رهي تھیں ' اسوقت یقیناً خدا کے صاف حکم (لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة) صریح مخالفت رهي هونگي ' وحاشا هم عن ذالك -

---

بے شبہہ اُن بزرگوں کے حوصلے اپني بے ساز و برگ جماعت کي ت اور دشمنوں کي کثرت سے پست نہ هوتے هونگے ' اُن کو خدا وعدے پر وثوق هوگا کہ ایمان کي زبردست طاقت سے وہ ساري یا کو زیر کرسکتے هیں ' ظاهري وسائل اقدام و دفاع سے وہ بھي محروم تھے ' اور هم بھي هیں - قوت ایماني اُن میں بھي تھی اور بھي اس کے مدعي هیں - یہی خصوصیت اُنھیں ایک زمانے غالب رکھتي تھي ' اور اسي کے طفیل میں هم بھي مغلوبیت بچ سکتے هیں ' لیکن اگر اس خصوصیت (ایمان) سے هم بے بہرہ ں تو پھر مسلمان هی نہیں ' اور جب اسلام هي نہ رها تو ترقي توقع کیا اور تنزل کا گلہ کیوں ؟

ین اتخذوا دینهم لهوا بعبا و غرتهم الحیـــاة لدنیـــا فـالیـــوم ســـاهم کما نسوا لقاء یومهم هذا ' و ما کانوا بایاتنا یجحـــدون (۷ - ع - ۶)

جن لوگوں نے اپنے دین کو لهو و لعب بنا رکھا تھا ' اور دنیا کي زندگي اُن کو دھوکے میں ڈالے هوئے تھی تو جس طرح اپنے اس دن کے پیش آنے کو وہ بھول گئے تھے اُسي طرح هم بھي آج اُن کو بھلا دینگے ' گو وہ هماري آیتوں کے منکر نہ تھے -

وہ آیت جس سے مسلمانوں کے هلاکت میں نہ پڑنے کا استدلال کیا جاتا ہے سورۂ بقرہ میں ہے ' اور وہ یہ ہے :

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة ' واحسنـــوا ان اللہ یحب المحسنین (۲ - ع - ۲۴)

اللہ کي راہ میں خرچ کرو ' اپنے هاتھوں اپنے تئیں هلاکت میں نہ ڈالو ' اور احسان کیا کرو ' بے شک احسان کرنے والوں کو اللـــہ دوست رکھتا ہے -

اس آیت کي تفسیر تین طرح پر کي گئي ہے :

(۱) اللہ کي راہ میں خرچ کرو ' اور جہاد کو کسي حالت میں ترک نہ هونے دو ' کیونکہ اس کا ترک کرنا اپنے آپکو تہلکے میں ڈالنا ہے - اس باب میں ترمذي نے (۱) ایک صحیح حدیث روایت کي ہے جس کے خاص الفاظ یہ هیں :

عن اسلم بن ابی عمران قال : کنا بمدینة الروم فاخرجوا الینا صفاً عظیماً من الـــروم فخرج الیهم رجـــل من المسلمین حتی دخـــل فیهـــم ' فصاح الناس و قالوا : سبحان اللہ یلقي بیدیہ الی التهلکة ' فقـــام ابو ایوب الانصاری فقال : یا ایها الناس انکم لتاولون هـــذہ الایة هـــذا التاویل و انما نزلت هذہ الایة فینا معشر الانصار لمـــا اعزاللـــہ الاســـلام وکثر ناصـــروہ فقـــال بعضنا لبعض سراً دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ان اموالنا قد ضاعت و ان اللہ قد اعزالاسلام وکثر ناصروہ فلـــو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منها ' فانزل اللہ تبارک وتعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ و سلم یرد علینا ما قلنـــا " وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تـــلقـــوا بایـــدیکم الی التهلکة " فـــکانت التهلکة الاقامـــة علی الاموال واصلاحها و ترکنا الغزو ' فما زال ابو ایوب شاخصا في سبیل اللہ حتی دفـــن بـــارض الروم (۲)

اسلم بن ابي عمران سے روایت ہے کہ هم لوگ روم کے شهر (قسطنطنیہ) میں کفار سے جہاد کر رهے تھے ' رومیوں نے ایک بڑي جماعت همارے مقابلہ کو بھیجی ' مسلمانوں کے لشکر سے ایک شخص مقابلے کو نکلا ' اور حملہ کرتا هوا رومیوں کي صف میں چلا گیا - یہ دیکھہ کر لوگ چلا اُٹھے کہ " سبحان اللہ ! اپنے هاتھوں اپنے تئیں تہلکے میں ڈالتا ہے " ابو ایوب انصاری نے اُٹھہ کر کہا کہ " لوگو ! تم اس آیت کي یہ تاویل کرتے هو حالانکہ یہ آیت هم انصاروں کے باب میں اُس وقت اُتري تھي جب اسلام کو خدا غالب کرچکا تھا ' اور بہت سے لوگ اُسکے مددگار هوچکے تھے - هم میں سے بعض اشخاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے چھپاکر آپس میں پوشیدہ طور سے یہ صلاح کي کہ " اسلام کي اعانت میں خرچ کرتے کرتے همارا مال و زر تلف هوگیا ' اب خدا نے اسلام کو غالب کیا ہے ' اور اُس کے بہت سے مددگار پیدا هوچکے هیں ' اب اگر هم اپنے مال و زر کا انتظام کریں ' اور جو تلف هوچکا ہے اُسکی تلافی کے لیے کوئي اصلاحي طریقہ نکالیں تو بہتر ہے " اللہ تعالی نے هم کو جواب دینے کے لیے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ و سلم) پر یہ آیت نازل کی کہ : " اللہ کي راہ میں خرچ کرو اور اپنے کو هلاکت میں نہ ڈالو " هلاکت کا مطلب مال و دولت کا انتظام و اصلاح و ترک جہاد تھا " اس روایت کے بعد ابو ایوب برابر جہاد کرتے رهے ' حتی کہ سر زمین روم هي میں دفن بھی هوے (۲)

---

(۱) ابواب تفسیر القرآن من الجامع الصحیح لابي عیسی محمد بن عیسی بن سورة الترمذي المتوفي في سنہ ۲۸۹ للهجرة -

(۲) الترمذي قال حدثنا عبد بن حمید الضحاک بن مخلد ابو عاصم النبیل عن حیاۃ بن شریح عن یزید بن حبیب عن اسلم بن عمران قال الخ ثم تبعہ بقولہ وهذا حدیث حسن غریب صحیح -

جس نے عیسائیت سے اِنکار کیا اُس کي تمام جائداد یا تو تباہ کردي یا ضبط کرلي - مردوں کو قتل کر ڈالا ' عورتوں اور بچوں کو بے یار و مدد گار چھوڑ دیا ۔ صرف ایک ایک کپڑا تو اُن کے پاس رهنے دیا ' باقي سارا مال و متاع چھین لیا - اب وہ خان و ماں برباد ش پھر رہے هیں "

یہ واقعات دلوں کو خون رلائینگے ' لیکن یورپ سے ان کی شکایت هي کیا ' پارلیمنٹ کے پچھلے سشن میں مسٹر سائکس نے علی الاعلان اسی فلسفہ کی وضاحت کردي کہ " مسلمانوں کے ساتھہ انصاف کرنے کے لیے یورپ میں دو مختلف قسم کے قانون رائج هیں ' ایک وہ قانون دفاعی جو مسلمان مدعي کے خلاف عیسائي مدعا علیہ کے حق میں منفصل ہوتا ہے ' دوسرا وہ قانون جو عیسائی مدعی کے حق میں مسلمان مدعا علیہ کے خلاف عمل میں آیا کرتا ہے " یہ قوانین جس طرح نافذ العمل ہوتے هیں اُن کے نتائج عالم آشکار هین - ترک تو ان امور سے متنبہ هوچکے هیں ' اور اخبار (ترک یورد ي) کي زبان میں کہہ رہے هیں کہ :

اے ترک تجھے رونا چاهیے اور بہت رونا چاهیے ' هماري عزیز آنکھیں جاتي رهیں ' اب بھي نہ روئینگے تو کب روئینگے ؟ لیکن تجھکو نا امید اور مایوس نہ هونا چاهیے ' تیرے هاتھہ سے ایک شہر جاتا رها تو پورے ایک ملک کو واپس لینے کے لیے اُٹھہ کھڑا هو ' اور اگر ایک ملک کھوگیا تو ایک جہاں کی تسخیر کي آمادگي کر -

افسوس ! نپولین بونا پارٹ نے سو برس هوے مصر میں تیسري حکومت پر حملہ کیا تھا ' اور اُس میں اُس کو ناکامي هوئي تھي تو چلا اُٹھا تھا کہ "ترک مرجائینگے مگر مغلوب و منہزم نہ هونگے" اس واقعے کو پوري ایک صدي هوچکي ہے ' اب تو مغلوب بھي هوگیا - اور منہزم بھي ' سارے زمانے نے جان لیا کہ "تجھے هزیمت و مغلوبیت تو نصیب هوتي ہے لیکن موت نہیں آتي"

لیکن ایک هم هیں کہ دنیا هم کو مٹانے کي فکر میں ہے ' اور هم کو تنبہ تک نہیں هوتا ' آسمانی منادي تیرہ سو برس هوے اعلان کرچکا ہے ' کہ مسلمان اگر خود نہ سنبھلے تو قدرت اُن کو مٹا کر رهیگي ' بجاے اُن کے کسي دوسري قوم کو مسلمان بنا کر رکھیگي ' مگر هم یہ سب کچھہ سنتے هیں اور کچھہ بھي متاثر نہیں هوتے :

فلا اقسم برب المشارق و المغارب انا لقادرون ' علی ان نبدل خیراً منهم وما نحن بمسبوقین ' فذرهم یخوضوا و یلعبوا حتي یلاقوا یومهم الذي یوعدون (۷۰ : ۱۴ و ۱۵)

پروردگار عالم شاهد ہے کہ : هم اس بات کي قدرت رکھتے هیں کہ جیسے لوگ اب هیں هم اُن کو بدل کرکے اُن سے اچھي قوم لالیں ' اور اس کام میں کسي نے بھي هم پر سبقت نہ حاصل کي هوگي ' ان کو چھوڑ دو کہ غرور و خوض و لہو و لعب میں پڑے رهیں ' یہاں تک کہ عذاب کا دن آئے اور پھر اُس روز غفلت کا نتیجہ معلوم هوجائے -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

وثائق و حقائق

لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

(بقیۂ ۱۶ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع)

پچھلي اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا هو لا تلقوا بایدیکم الی التهلکۃ کي تفسیر میں آجکل عوام نے سمجھ رکھا ہے کہ غیر معمولي حوادث طغیان و استبداد کو معمولي تم سے انگیز کرلینا چاهیے اور وفاداري کے نتایج میں همیشہ :

" بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش "

کا فلسفہ مضمر رهنا چاهیے ' اور خواہ کتنی هی اذیتیں پهونچیں هر حال میں صبر و شکر سے برداشت کرنا چاهیے :

کہ آنچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

ان پر نکتہ چینی کرنا شان عقیدت و اخلاص کے خلاف ہے ' ان همارے حاکم هیں ' همارے حق میں جو چاهیں کریں لایسأل عما یفعل و هم یسألون :

گر براند ور بخواند روے سر بر آستانم
بندہ را فرمان نباشد انچہ فرماید برانم

اعضاے حکومت کي شکایت هي کیا ؟ گلے شکوے کرکے آپ کو تهلکے میں کیوں ڈالو ؟ مقابلے کی طاقت نہیں ' مقاومت زر و نہیں ' پھر شکایت کرنا صریح اپنے آپ کو هلاکت میں پھنسانا

یہ خیالات هیں جو آجکل عموماً دلوں میں آتے اور زبانوں سے ادا هوتے هیں ' انقلاب کي خواهش تو بے معنی ہے ' جائز نکتہ چینی بھی نا جائز سمجھہ لی گئی ہے ' مذهب کی تائید سے بھی اس باب میں مدد لي جاتی ہے ' اور لا تلقوا بایدیکم الی التهلکۃ - (اپنے تئیں اپنے هاتھوں سے هلاکت میں نہ ڈالو) کي دلیل دي جاتی ہے - معلوم هوتا ہے سب سے پہلے امام رازي نے اس نکتہ آفرینی کی جانب توجہ مبذول کي ہے ' فرمانے هیں :

المراد من قولہ : ولاتلقوا بایدیکم الی التهلکۃ اے لاتقتحموا في الحرب بحیث لا ترجون النفع و لا یکون لکم فیہ الا قتل انفسکم فان ذلک لا یحل ' و انما یجب ان یقتحم اذا طمع في النکایۃ و ان خاف القتل فاما اذا کان آیساً من النکایۃ و کان الاغلب انہ مقتول فلیس لہ ان یقدم علیہ (تفسیر کبیر - ج ۱ - ص - ۶۸۴)

" اپنے آپ کو هلاکت میں نہ ڈالو اس سے مراد یہ ہے کہ ایسی لڑائي میں جہاں فائدے کي امید نہ هو بلکہ جان جانے کا خوف هو کبھي نہ هات ڈالو ' یہ بات شرعاً حلال و مباح نہیں ہے ' اس میں دست اندازي اُس وقت لازم ہے جب دشمنوں کو تعزیر دینے کي طمع هو ' خواہ اس میں قتل هوجانے هي کا خوف کیوں نہ هو ' لیکن اگر تعزیر دینے سے نا امیدي هو ' اور غالب یقین یهي هو خود هي قتل هونگے تو اس حالت میں ایسی پیشقدمي نہ کرني چاهیے -

اس مطلب پر امام رازي نے چند اعتراضات بھي کیے هیں لیکن آخر میں جواب بھي خود هي بتا دیے هیں کہ مطلب بھي مصدق هوجائے ' شبہات بھي نہ رهیں ' اور بات کي دل آویزي میں بھی فرق نہ آنے پائے -

مسلمانوں کو کیا کیا ابتلا پیش آنے کو ہے ؟ اس پیشینگوئي ذیل میں ارشاد ہوتا ہے :

لون في امـوالـکم
فسکم ' ولـتسمعن
الذین اوتوا الـکتاب
قـبلکم ومن الذین
وا اذی کثیرا ' وان
بر وا وتتـقوا فان
من عزم الامور -
- ع - ۱۹)

مسلمانو! جان و مال میں تمھاري آزمایش کي جائیگي ' جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دي جا چکی ہے (یعنے یہود و نصاری) سے نیز مشرکین سے تم کو بہت سي ایذائیں سنني پڑینگي ' تم اگر ثابت قدم رہو اور متقي بن جاؤ تو بے شک یہ ہمت کے کام ہیں -

جو مسلمان ابتلا سے بچنے کے لیے کفار سے دوستانہ تعلقات ـنے کے درپے ہوں اُن کي بے راہہ روي کی خبر دي ہے کہ :

ی الـــذین في
بهم مرض یسارعون
ـم ' یقـولون :
شي ان تصیبنـا
رۃ ' فعسي اللہ ان
ی بالفتح او امـر
عندہ ' فیصبحوا
ما اسروا فی
سهـم نا دمیـن
- ع - ۸)

تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے یہود و نصاری سے ملنے میں وہ تیزي کرینگے اور کہینگے کہ " ایسا نہ کریں تو ہم کو خوف ہے کہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں " کوئي دن جاتا ہے کہ خدا مسلمانوں کے لیے کشایش لاتا ہے یا اپنی طرف سے کوئی امر پیش دکھاتا ہے ' اُس وقت یہ لوگ اُن امور پر (جنھیں اپنے دلوں میں چھپائے رکھتے تھے) پشیماں ہونگے -

ضعف و عجز و بے نوائی کے عالم میں مسلمانوں کو کیا کرنا ہیے ؟ اس باب میں قرآن کریم کا حکم یہ ہے :

ن من نبي قاتل
ہ ربیـون کثیـر '
: وھنوا لما اصابھم
سبیل اللہ ومـا
عفوا وما استکانوا '
لله یحب الصابرین'
ا کان قولهم الا ان
ا : ربنا اغفر لنـا
وبنا و اسرافنا في
رنا وثبت اقدا منا
صرنا علی القـوم
کافـرین - فـآتا هم
له ثواب الـدنیا
حسن ثواب الاخرۃ '
لله یحب المحسنین
- ع - ۱۵)

کتنے پیغمبر ہو گزرے ہیں جن کی معیت میں بہت سے اللہ والے شریک جنگ ہوے ' اللہ کی راہ میں ان کو جو مصیبت پہونچي اس کی وجہ سے نہ انہوں نے ہمت ہاري نہ ضعف و سستی دکھائی ' اور نہ عاجزي ظاہر کي - خدا اُنھیں کو دوست رکھتا ہے جو ثابت قدم رہتے ہیں - اس بات کے علاوہ اُنھوں نے اور کچھہ نہ کہا کہ " پروردگار ! ہمارے گناہ معاف کر ' ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں ہم سے ہوگئي ہیں اُن سے درگزر فرما ' ہمیں ثابت قدم بنائے رکھہ ' اور گروہ کفار پر ہم کو فتح دے " خدا نے اُن کو دنیا میں بھي بدلہ دیا ' اور آخرت کے نیک بدلے کا کیا پوچھنا ہے ' اور احسان کرنے والے ہي پسندیدۂ جناب الہي ہیں -

کفار کي غلامانہ و کورانہ اطاعت میں مسلمانوں کي فلاح ہے نہیں ؟ تعلیمات الہیہ میں اس کي یوں شرح کي گئي ہے :

ایها الذین آمنوا ان
طیعوا الذین کفـروا
ـردوکـم علـی
عقـا بکـم فتنقلبوا
ـاسرین ' بل اللہ
ولاکـم وهـو خیر
ناصرین (۳ - ع - ۱۶)

مسلمانو! تم اگر کافروں کي اطاعت کروگے تو وہ تمھیں بجاے آگے بڑھنے کے پیچھے لوٹا کرلے جائینگے ' پھر اس رجعت قہقري و رفتار معکوس میں تم ھی خسارہ اُٹھاؤ گے ' وہ تمھارے خیر خواہ نہیں ' بلکہ تمھارا خیر خواہ تو خدا ہے ' اور تمام مدد گاروں سے بہتر مدد گار وھي ہے -

ان آیتوں کا ما حصل یہ ہے :

(۱) ذلت دلیل نا کامي نہیں ہے - مسلمان کیسے ہي بے برگ و نوا ہوں لیکن اسلام کي بو اُن میں باقي ہے ' تو خدا خود اُن کي مدد کریگا - یہ امداد فرشتوں کي صورت میں بھي نازل ہوسکتي ہے ' خواہ یہ فرشتے عام مفسرین کي راے کے مطابق سچ مچ کے فرشتے ہوں یا مشہور مفسر (ابو بکر اصم) کے انکار کو تسلیم کرتے ہوے ان کو روحاني تسلي و اطمینان قلب کا مرادف سمجھا جائے (تفسیر کبیر - ج - ۲ - ص - ۲۵۵)

معمولي امداد کے علاوہ :

(الف) مسلمان اگر ثابت قدم رہیں -

(ب) اسلامی کیرکٹر (تقوی) اُن میں موجود ہو -

(ج) جو حالت اس وقت ہے کہ ہر طرف سے کفار نے مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا ہے اسي کیفیت سے کافروں کا انبوہ چڑھہ دوڑے ' تو ان حالتوں میں تقویت اسلام کے لیے شاندار آسماني امداد کے منتظر رہو ' لیکن یہ خصوصیتیں مفقود ہوں تو ذلت و مسکنت سے رہائي کي آرزو ھي بے محل ہے - خدا خود چاھتا ہے کہ ایک حد تک کفار کا استیصال ہو ' اور اُن کي ترقي رک جائے - اس مشیئت کي تکمیل کے لیے وہ تو آمادہ ہے مگر ہم بھي تو اپني آمادگي کا ثبوت دیں -

(۲) مسلمانوں کا یہ مشن نہیں ہے کہ کفار کے انبوہ سے خوفزدہ ہو جائیں ' غلبۂ کفر میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اُن کے ضعف و استکانت سے فائدہ اُٹھا کر اُنھیں مرعوب کردے ' نرغۂ کفار کي حالت میں اُن کي قوت ایماني میں اور بھي ترقي ہونی چاھیے ' خدا پر بھروسا کرکے اگر مقاومت کو اُٹھہ کھڑے ہوے تو کامیابي میں کیا کلام ہے ؟ مضرت پہونچ سکتي نہیں ' ضرر رساني کي قدرت معدوم ' حسن انجام متحتم ' البتہ مرضات الہي کا اتباع مشروط ہے ' شیطان خوف دلاتا ہے ' بندگان خدا اُس سے کیوں ڈریں ؟ کافروں کي جمعیت تو خوف کي چیز نہیں ہے ' اُن سے بیم و ہراس ھي کیا ؟ دل میں ایمان ہے تو صرف خدا سے ڈرنا چاھیے ' ایمان دار دل اور کفار کا خوف ! نقیضین بھي کہیں جمع ہوئي ہیں ؟

(۳) ابتلا سے مفر نہیں ' جان و مال کا نقصان اُٹھانا ہوگا - اہل کتاب سے ' جن میں دوسري صدي ہجري سے آج تک نصرانیوں کو خاص امتیاز حاصل ہے ' اور مشرکین سے ' کہ نصرانیت میں اُس کي بھي کمي نہیں ' بہت سي اذیتیں برداشت کرني پڑینگي ' ان حالتوں میں اگر مسلمان ثابت قدم رہے ' استقلال کي خصوصیت کھو نہ بیٹھے ' اور تقوی و طہارت نفس کے اسلحہ اُن کے ہات میں ہوے ' تو پھر حوصلے کیوں پست ہونے لگے ' اور من بعد غلبهم سیغلبون (مغلوبیت کے بعد وہ بہت جلد غالب ہونگے) کا وعدہ زیادہ دیر تک وفا کا زحمت کش انتظار کب رہنے لگا ؟

یثبت اللہ الذین امنوا
بالقـــول الثابت فی
الحیـــاۃ الدنیا وفي
الاخـــرۃ ' ویضـل اللہ
الظالمین ویفعـل اللہ
مایشـاء (۱۴ : ۲۰)

جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کو قول ثابت یعني توحید کي برکت سے دنیا کي زندگي میں بھي خدا ثابت قدم رکھیگا ' اور آخرت میں بھي ' اور جو لوگ ظالم ہیں خدا اُن کي راہ گم کردیگا ' خدا جو چاھتا ہے کر گزرتا ہے -

(۴) کفار سے مسلمانوں کو ساز و باز نہ رکھنا چاھیے ' اُن سے بے تعلقي لازم ہے جو ساز و باز رکھتے ہوں ' جنھیں اُن سے بے تعلق رہنے میں اپنے اور اپني قوم کے لیے مشکلات و مصائب کا اندیشہ ہو ' وہ غلطي پر ہیں ' اُن کو پشیماں ہونا پڑیگا ' اسلام کو فتح نصیب ہوگي ' یا مسلمانوں کي بہبود و بہتري کا قدرت کاملہ کوئي اور

(٢) تہلکے کے معنے نا امیدي کے هیں اس باب میں ١٢ - حدیثیں مروي هیں ' جن میں ایک خاص روایت یه هے :

عن البراء بن عازب في قوله ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة قال هو الرجل یصیب الذنوب فیلقي بیده الی التهلکة یقول لا توبة لي (١)

" اپنے آپ کو هلاکت میں نه ڈالو" کي تفسیر میں براء بن عازب سے روایت هے که اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنے والا وہ شخص هے جس نے گناہ کیے هوں اور سمجھه لیا هو' که میں هلاک هوگیا ' نه میرے لیے مغفرت هے نه میري توبه قبول هوگي (١)

(٣) آیت میں تہلکه سے مراد یه هے که خرچ نهو تو جهاد کا اقدام کرنا اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنا هے ' اس باب میں ابو زید کا صرف ایک قول منقول هے ' مگر باقي تمام روایتیں اس کے مخالف هیں ' اور سخت مخالف هیں -

(٤) انفاق في سبیل الله سے باز رهنا اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنا هے - اس کي تائید میں ٢٥ - حدیثیں مروي هیں ' جن میں حضرت عبد الله بن عباس سے ایک یه روایت نہایت قابل اعتماد هے :

لیس التهلکة ان یقتل الرجل في سبیل الله ' ولکن الامساک في سبیل الله (٢)

هلاکت یه نہیں هے که انسان الله کي راہ میں قتل هوجاے ' هلاکت یه هے که الله کی راہ میں خرچ کرنے سے باز رهے (٢)

ابن جریر نے اس آخري توجیه کو مرجح مانا هے ' وہ لکھتے هیں :

الصواب من القول في ذلك عندی ان یقال ان الله جل ثناؤہ امر بالانفاق في سبیله......... و معنی ذلك و انفقوا في اعزاز دیني الذي شرعته لکم بجهاد عدوکم الناصبین لکم علی الکفربي ' و نهاهم ان یلقوا بایدیهم الی التهلکة - فقال : ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة - و ذلك مثل ' و العرب تقول للمستسلم للامر " اعطی فلان بیدیه " و کذلك یقال للممکن من نفسه مما اریـد به " اعطی بیدیه " فمعنی قوله ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة : لا تستسلموا للهلکة فتعطوها ازمتها فتهلکوا ' والتارك النفقة فی سبیل الله عند وجوب ذلك علیه مستسلم للهلکة بترکه اداۃ فرض الله علیه فی ماله (١)

ان تمام اقوال میں میرے نزدیک بہتر قول یه هے که الله تعالی نے اپني راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا هے ... اس کے معنے یه هیں که غلبۂ اسلام کے لیے اپنے دشمنوں سے - جو تمهیں خدا کے ساتهه کفر کرنے پر مائل کرتے هوں - جهاد کرو ' اپنے آپ کو تہلکے میں ڈالنے کي ممانعت کي هے ' یه ایک مثل هے ' جس شخص نے عاجزي کے ساتهه اپنے معاملات غیروں کو تفویض کردیے هوں محاورۂ عرب میں ایسے شخص کي نسبت کہتے هیں که " اس نے فلاں کو اپنے هات دے دیے " اسي طرح اس شخص کي نسبت جو غیروں کو موقع دے که جو وہ چاهیں اسکے ساتهه کریں محاورے میں کہینگے که " اس نے خود اپنا هات دے دیا " پس بنا بریں " اپنے هات سے هلاکت میں نه پهنسو " کے معنے یه هوے که " هلاکت کے آگے سر تسلیم خم نه کرو اور اپني عنان اختیار اس کے هات میں نه دو ' ورنه هلاک هوجاؤگے لوگوں پر الله کي راہ میں خرچ کرنا فرض هو اور وہ اس کی ادائی ترک کررهے هوں حقیقت میں وہ اس فرض کو ترک کرکے هلاکت کے آگے سر تسلیم خم کررهے هیں (١)

یه واضح روایتیں اور تشریحیں کسي وسیع نظر کي محتاج نہیں هیں ' محل نظر صرف یه امر هے که لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة کے جو معنے آج بیان کیے جاتے هیں صدر اول میں اُن کو جانتا بهي نه تها - رهي یه بات که آشوبناک ابتلا کے نازک وقتوں میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاهیے ؟ اس کا جواب دینے والا خود قرآن هے ' سورۂ بقرہ میں هے :

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة ' فاتقوا الله لعلکم تشکرون ' اذ تقول للمومنین : الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثة الاف من الملائکة منزلین ' بلی ان تصبروا و تتقوا ویاتوکم من فورهم یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة مسومین ' وما جعله الله الا بشری لکم ولتطمئن قلوبکم به ' وما النصر الا من عند الله العزیز الحکیم ' لیقطع طرفاً من الذین کفروا ' او یکبتهم فینقلبوا خائبین (٣ - ع - ١٣)

خدا نے بدر میں تمهاری مدد کی تم اُس وقت ذلیل و بے حیثیت تھے لهذا خدا سے ڈرو ' شاید تم شکر گزار بن جاؤ ' مسلمانوں سے اے نبي ! تم کہه رهے تھے که " تمهیں اتنا کافي نہیں که تمهارا پروردگار تین هزار فرشتے بھیج کر تمهاري مدد کرے ؟ " ضرور کافي هے بلکه تم اگر ثابت قدم رهو ' تقوی اختیار کرو ' اور دشمن بهي فوراً تم پر چڑهه آئیں - تو پروردگار پانچ هزار نشان و شکوہ والے فرشتوں سے تمهاري مدد کریگا - یه امداد تو خدا کي طرف سے بشارت تهي جو اسنے تمکودي که تمهارے دل اس سے تسلي پائیں - اصلی مدد تو الله هي کي طرف سے هے ' جو زبردست اور حکمت والا هے - غرض یه تهي که کسي قدر کافروں کي جڑ کاٹ دے یا ایسا ذلیل کرے که ناکام پلٹ جائیں

ایک مقام پر مسلمانوں کے اوصاف و خصائص کے تذکرے میں هدایت کي هے :

الذین قال لهم الناس : ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم ' فزادهم ایمانا ' وقالوا : حسبنا الله ونعم الوکیل ' فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم یمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله ' والله ذو فضل عظیم - انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاءہ ' فلا تخافوهم ' وخافون ان کنتم مومنین (٣ - ع - ١٨)

ایماندار ایسے لوگ هیں که جب لوگوں نے اُن کو خبر دي که " مخالفین نے تم سے مقابلے کے لیے ایک انبوہ بهیڑ جمع کررکهي هے ' اُن سے ڈرتے رهنا " تو اس خبر سے اُن کا ایمان ترقي کرگیا ' اور بول اٹھے که " هم کو الله بس هے ' اور وہ بہترین کارساز هے " یه لوگ خدا کي نعمت اور فضل کے ساتهه پلٹ آئے ' اُنهیں کسي طرح کا گزند نه پهونچا - خدا کي مرضي پر کاربند هوے ' خدا کا فضل بڑا هے ' یه شیطان هے جو اپنے رفیقوں کو - جن کے مزاج میں شیطنت هوتي هے - ڈراتا رهتا هے - تم اُن سے نه ڈرنا ' ایمان رکهتے هو تو همارا هی ڈر رکهنا -

---

(١) ابن جریر قال حدثني محمد بن عبد الاعلی قال ثنا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب في قوله ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة قال الخ -

(٢) ابن حمید قال حدثنا حکام عن عمرو بن ابي قیس عن عطاء عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة قال الخ -

(١) تفسیر ابن جریر - ج - ٢ - ص - ١١٥ -

لر آتي ھے ' پھر کوئي سبب معقول نہیں ھے کہ تم اپنے موجودہ قائق و نتائج کو اگر غلط نہ یقین کرو تو صحیح بھي یقین نہ کرو -

یہ تین فرقے فلسفہ کے تین اسکول یا تین اصول ھیں :

اول - توھمیہ یا سوفسطائیہ : جو عالم میں حقیقت کا قائل نہیں ، نفي حقیقت کرتا ھے -

دوم - ایقانیہ : جو عالم میں حقائق کا قائل ' اور اونکے علم و معرفت مدعی ھے ' یعنی اثبات حقیقت کرتا ھے -

سوم - تشکیکیہ یا لا ادریہ : جو ان دونوں کے وسط میں ھے - وہ توھمیہ کی طرح نفي حقیقت کرتا ھے ' اور نہ ایقانیہ طرح اثبات حقیقت بلکہ وہ نفي و اثبات دونوں میں متردد ھے - نعات ' دلائل اور نتائج سب اوس کے سامنے ھیں ' لیکن ان میں سے کسي کی صحت کا مدعي ھے اور نہ کسی کی خطا کا - وہ تا ھے کہ : ممکن ھے کہ یہ صحیح ھو اور ممکن ھے کہ صحیح بھي ھو -

فرقہ تشکیکیہ جسکو عربي میں عموما " لا ادریہ " کہتے ھیں ' جو لفظي ترجمہ ھے (Agnostic) کا مسیح سے تقریباً ۴۰۰ - برس ل اسکي بنیاد یونان میں پڑي تھي - اس مذھب کا موسس اول انی فلا سفر " پیررن " ھے ' جو سنہ ۳۸۴ ق - م - میں پیدا وا تھا - اسکندر کے حملۂ مشرق میں یہ شریک تھا ' اس لیے ثر مورخین کا یہ بیان ھے کہ پیررن نے ایران و ھندوستان کے سفہ کو بھي ان ممالک کے علماسے حاصل کیا تھا -

پیررن کے فلسفہ کا سنگ بنیاد جس کي طرف اوپر کی سطروں یں بھي اشارہ ھوچکا یہ ھے :

انسان جب عدم سے وجود میں آتا ھے اوس کے چاروں طرف ینتروں چیزوں کا وجود ھوتا ھے - اب اوسکے لیے دو راھیں ں - ایک تو یہ ھے کہ جو وہ سمجھتا ھے اوسکو وہ حقیقت ر قابل نقض سمجھہ لے ' یا ھر چیز کا انکار کردے کہ وہ قیقت سے معری ھیں ' اور یہ دونوں افراط و تفریط سے خالي یں ' اس لیے اب انسان کے سامنے صرف تیسري راہ ھے کہ کسي ، پر کوئي حکم نہ کیا جاے -

حقیقي لا ادري اس سنگ بنیاد کو حقیقت نہیں سمجھتا ' ونکہ یہ بھي حکم علی الشی ھے ' اور وہ نہیں جانتا کہ یہ صحیح ، یا نہیں - اکثر اشخاص بظاھر حال اس نظریہ کو سن کر ھنس دیں گے ' ن حقیقت میں نہ کوئي ھنسنے کي شے نہیں ھے ' بلکہ ایک یق امر ھے - بعض لوگ نا فہمي سے اعتراض کرتے ھیں ' کہ یا میں سیکڑوں چیزیں ھیں ' جن کا علم ھم کو نہایت آساني سے صل ھوسکتا ھے - مثلاً حرارت نار ' برودت آب ' صلابت سنگ ' می حریر ' ھاتھہ سے چھوکر ' آنکھہ سے دیکھکر ' زبان سے چکھکر ر کان سے سنکر تم بدیھي شے پر فطرۃً اور بداھۃً مختلف حکم تے ھو ' اور کبھی تم کو شک نہیں ھوتا ' پھر کیونکر کہتے ھو کہ کسي شے پر حکم نہیں کرتے -

لیکن اس قسم کے اعتراضات ' حواس و آلات فکر کے طرق علم معرفت سے نا واقفیت کي بنا پر پیدا ھوتے ھیں - اولاً یہ سمجھنا ھیے کہ ھمارے تمام دلائل و براھین کا مبنی کیا ھے ؟ صرف چیزیں : استعمال حواس اور استقراء ' لیکن ان میں سے کون ب چیز ھے جو خطا سے معصوم ھے ؟

حواس علی الاقل پانچ ھیں : باصرہ ' سامعہ ' ذائقہ ' لامسہ ' شامہ ' رہ ' سے ھم صرف نور اور لون کا احساس کرتے ھیں - سامعہ آواز دریافت کرتي ھے - ذائقہ لذت کو - لامسہ سختي و نرمی کو ' اور مہ بو کو - اب جو تم کسی چیز کو دیکھتے ھو تو کہتے ھو کہ یہ پتھر ' لیکن تم نے کیونکر جانا کہ پتھر ھے ؟ آنکھہ تمکو صرف اوسکا سیاہ یا سپید رنگ بتاتی ھے ' اور قوت لامسہ صرف اوسکی سختی کو محسوس کرتی ھے ' لیکن کیا پتھر ھونے کے ثبوت کے لیے صرف یہي مقدمات کافی ھیں کہ یہ شے سیاہ اور سخت ھے ' اور جو شے سیاہ اور سخت ھو وہ پتھر ھے ' اس لیے یہ پتھر ھے ؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ ایک لوھے کے ٹھوس جسم پر یا ایک منجمد مادہ پر سیاہ رنگ چڑھا دیا جاے ؟ تم کو خود اس قسم کي غلطیاں ھمیشہ پیش آتي ھیں -

ثانیاً : تم کو حواس کي غلطي سے بھي انکار نہوگا ' جب تم کسي سریع الحرکۃ شے پر سوار ھوتے ھو تو تمھاري سریع الحرکۃ سواري ساکن اور ساکن زمین متحرک نظر آتی ھے ' کبھي کبھي تم کو چاند متحرک نظر آتا ھے ' حالانکہ اوس کے نیچے ابر حرکت کر رھا ھے ' اور اس قسم کی بیسیوں مثالیں تم خود پیش کرتے ھو ' پھر کوئي وجہ نہیں کہ اور دوسرے امور میں جن مشاھدات و تجارب پر تم اپنے اصول و نتائج کی بنیاد قائم کرتے ھو ' وہ حواس کی غلطي سے محفوظ ھوں -

ثالثاً : حواس سے تم ایک شے کا مشاھدہ کرتے ھو ' اوس پر ایک حکم قائم کرتے ھو ' اور اس کو تم مبني علی المشاھدہ اور مبني علی البداھۃ سمجھتے ھو ' حالانکہ تمھیں خبر نہیں کہ جلدي میں غیر مشاھد راستوں کو بھي طے کرگئے ھو - جب تم نے ایک سیاہ شے کو دیکھکر کہا کہ پتھر ھے ' تو تم نے فرض کرلیا ھے کہ ھماري نظر ھمکو دھوکا نہیں دے رھي ھے - معلومات سابقہ کي بنا پر بغیر چھوئے تم نے سختی بھی محسوس کي ' اوس کے بعد تم نے یہ فرض کیا ھے کہ یہ صفات جس میں ھوں وہ پتھر ھے ' لیکن ان میں سے ھر ایک محتاج دلیل ھے -

فرقہ تشکیکیہ ' ایقانیہ کے مقابلہ میں حسب ذیل دس اصول قائم کرتا ھے :

(۱) مقدار عمر ' ترکیب جسم ' قوت حواس اور درجۂ احساس میں تمام انسان مختلف ھیں ' اور اس لیے ایک ھي شے میں مختلف اشخاص کو جو مقدار عمر ' ترکیب جسم ' قوت احساس اور درجۂ احساس میں مختلف ھیں ' مختلف حیثیات اور خصائص نظر آتے ھیں -

(۲) اخلاقي اور تشریحی حیثیت سے افراد انسانی مختلف ھیں ' اس لیے مختلف امور کے متعلق اونکے احساسات مختلف ھونگے -

(۳) ایک ھي انسان میں متعدد اعضاے حساسہ ھیں ' اسکا یہ نتیجہ ھے کہ ھر عضو ایک خاص کمیت و مقدار وغیرہ کو محسوس کرتا ھے ' اسلیے یہ کیونکر کہا جاسکتا ھے کہ جو خصوصیت و خاصیت تم کو نظر آرھی ھے وہ خود اوس شے میں موجود ھے یا تمھارے اعضاے حساسہ میں ھے ؟

(۴) ایک ھي انسان ایک ھي شے کو خواب ' بیماري ' حزن اور غم ' پیري اور ضعف کی مختلف حالتوں میں مختلف صورت محسوس کرتا ھے ' پھر کس طرح یقین کیا جاے کہ تم جو ایک خاص حالت میں ایک شے محسوس کرتے ھو ' اور پھر دوسري حالت میں اوس کو ایک اور شے محسوس کرتے ھو ' کیونکر کہا جائے کہ ان مختلف حالات کے احساس میں کون سا احساس صحیح ھے ؟

(۵) کسي شے پر کوئي حکم عموما اوسکے صفات و خصائص ظاھري پر موقوف ھوتا ھے ' اور صفات و خصائص کا یہ حال ھے کہ قلت و کثرت اور زیادت و نقص کي حالت میں بالکل بدل جاتے ھیں - اب جب تم ایک مقدار مخصوص کو مشاھدہ کرکے اوس پر کوئي خاص حکم قائم کرتے ھو تو کیا یہ غیر ممکن ھے کہ اوس کي کم و بیش مقدار میں وہ صفات و خصائص بدل جائیں ؟

مذاكرۂ علمیه

انقظام کردیگي ' اُس رقت معلوم هوگا که الان قد ندمت ولا ینفع الندم (تم اب نادم هوے جبکه ندامت مفید هي نه رهي) کے کیا معنے هیں -

(٥) مسلمان کیسي هي افسوسناک کمزوریوں کے ابتلا میں گرفتار هوں ' کیسا هي تنزل و انحطاط ضعف و تذلل اُن پر محیط هو ' مگر جب مقابلے کو اُتهیںگے یه ظاهري کمزوریاں اُن کو مغلوب نهیں بناسکتیں ' وہ عزم و ثبات سے کام لیںگے ' خدا پر بهروسا کرینگے ' استقلال و نصرت کے خواستگار هونگے ' اور ایمان و عمل صالح کی طاقت سے نفس مطمئنه کي همت بڑهاتے هوئے فناے استبداد کے لیے بڑهینگے ' اُن کي دنیا بهي سنور جائیگي ' اور انجام بهي اچها هي هوگا -

(٦) کفار کي متابعت خود انحطاط و تنزل کا ذریعه هے - طغیان کفر و استبداد کي مطیع رهکر مسلمان قومیں ترقي کرسکتي هي نهیں - مسلمانوں پر صرف خدا کي اطاعت فرض هے ' اُسي سے نصرت کی توقع رکهني چاهیے ' اور اکیلے ایک اُسي کو مددگار سمجهنا چاهیے ' دنیا کي جهوٹي هستیاں کسي اور کو نفع پهونچائیں تو پهونچائیں مگر مسلمان تو ان سے کبهي منتفع نهیں هوسکتے -

یه تعلیمات آلهیه کسي خاص رقت اور زمانے کے لیے مخصوص نهیں ' ان کي عمومیت هر عهد اور هر قوم پر حاري هے ' پهر کون کهه سکتا هے که لاتلقوا بایدیکم الی التهلکة کے وهي معنے هیں جو آج لیے جاتے هیں ' اور جن سے همتیں اور بهي پست هوتي جاتي هیں -

فلسفۂ تشکیکیه

هستي کے مت فریب میں آجائیو اسد
عالم تمام حلقۂ دام خیال هے

عالم میں هزاروں چیزیں مرئي اور غیر مرئي ' محسوس غیر محسوس همارے سامنے هیں - لیکن اونکي حقیقت و ما هم سے مخفي هے - هم تجربه ' اختبار ' استقراء اور دلائل سے ا و واقعیت کے چهره سے پرده اُٹهانا چاهتے هیں ' اور آخر نتائج تک پهونچ کر رہ جاتے هیں -

هم میں بعض محتاط اس بنا پر که اس سے پہلے بهي هم سینه نتائج تک پهونچے ' لیکن وہ واقعي نه تهے - نیز همارے قواے و عمل اس قدر کمزور هیں که تحقیق واقعیت اور اثبات حقیقت بارگراں نهیں اُٹها سکتے ' اور حقائق و ماهیات اشیاے عالم اس د خفي و تاریک هیں ' که موجوده آلات فکر و نظر اوس کو دو نهیں کرسکتے - همارے هر نتیجه کو حقیقت سے عاري اور واقعه سے معطل قرار دیتے هیں ' بلکه کبهي کبهي وہ خود اس کے انکار جرأت کرتے هیں که عالم میں کوئي حقیقت هے ' اونکي نظر م هر شے تخیل اور دماغ کا اختراع هے -

(۲) دوسرا گروہ اسکے بالمقابل هے جو مدعیانه کهتا هے که حقائق سے معمور ' همارے تجارب و اختبارات و دلائل صحیح همارے نتائج و استنباطات قطعي هیں - اشیا حقائق واقعیه هیں اور برهان و تجربه نے جن نتائج تک پهونچایا هے ' وہ اوس وقت تک یقیني هیں جب تک اونکے خلاف کوئي دلیل صحیح نه

(۳) ایک معتدل گروہ آگے بڑهتا هے ' اور فریق اول مخاطب کرتا هے : دوستو ! جب تم آلات فکر کو ناکافي ' دلائل کو غیر موصل الی المطلوب اور عالم کو حقائق سے عاري یقین کر هو ' تو تم یونسکر کهتے هو که هم کسي شے میں کوئي حقیقت نهیں پاتے ؟ کیا ابهي تم نے جن خیالات کو ظاهر کیا ' که " همارے آلات عمل و فکر نا کافي هیں ' دلائل غیر موصل الی المطلوب هیں اور عالم حقائق سے عاري هے " کیا تم خود انکی صحت کا یقین کرکے ان اصول کي حقیقت کے قائل نهیں هوگئے ؟ اور اگر اللہ بهي تم حقیقت نهیں کهتے ' تو یه نه کهو که همارے دلائل ناکافي هیں ' آلات عمل ناقص هیں اور عالم سراسر نقش تخیل -

پهر یه گروہ دوسرے فریق کي طرف مخاطب هوتا هے : دوستو یاد هوگا که تم نے اپني گفتگو میں کها هے " همکو دلائل و تجارب نے جن نتائج و استنباطات تک پهونچایا هے وہ اسوقت تک یقیني هیں جب تک اونکے خلاف کوئي دلیل صحیح قائم نهو " ان فقروں سے ظاهر هے که تم اپنے موجوده دلائل و نتائج کو متیقن اور غیر ممکن الخطا نهیں سمجهتے هو ' پهر کیا یه ممکن نهیں که جن معلومات و متخیلات کي صحت کي بنا پر ان دلائل و نتائج کو یقیني سمجهتے هو وہ صحیح نهوں ' اور تم قلت معلومات ' یا نقص آلات فکر یا خطاے طرق فکر کي بنا پر غلطي سے صحیح یقین کر رهے هو ' اور مسائل متعدده میں تم کو اپني یه غلطي روزانه

یش و اضطراب کا یہ نتیجہ ہوا کہ گورنمنٹ کی خدمت میموریل بھیج دیا گیا ' لیکن اس درمیان میں جو کچھ مقامی اور متولی کے مابین پخت و پز جاری رہی اس کا علم مسلمان کو نہیں ہوا - جب کبھی کسی نے آکر دریافت کیا سے کہدیا کہ " تم اطمینان رکھو مسجد کا کوئی جز نہ دیا جائیگا " ایسا صریح وعدہ مسلمانوں سے کیا جا چکا تھا تو وہ بیچارے نہ مطمئن ہوتے ؟ انکو کیا خبر تھی کہ متولی کی فیاضی خانہ خدا انے کے لیے گورنمنٹ کے حوالہ کرنے سے دریغ نہ کریگی - ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۳ع کو صاحب مجسٹریٹ کے حکم سے با ضابطہ لی مذکور کو بلاکر زر معاوضہ کا فیصلہ سنا دیا گیا - اور یہ وعدہ یا گیا کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ع یعنی تاریخ انہدام مسجد کے بعد معاوضہ کی عام مسلمانوں کو اطلاع دی جائے - متولی پ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ " حضور جز و متنازع کو بے خوف د یشہ منہدم کرا دیں میں ذمہ داری کے ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ یہ مزاحمت نہ ہوگی " چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یکم جولائی ۱۹۱۳ع کو علی الصباح خانہ خدا کی دیواریں گرنے لگیں - طہ بھر میں یہ خبر تمام شہر میں پہونچگئی ' ہزارہا مسلمان طربانہ متولی صاحب کے دردولت پر جاتے تھے ' اور لوٹ آتے - متولی صاحب بہادر اوس روز صبح ہی سے روپوش ہوگئے - مجمع نے زیادہ آہ و بکا کی تو مکان سے باہر تشریف لائے - م رسیدوں نے بہت کچھہ اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنا چاہا ' ن دربار مشیخت سے سب کے واسطے ایک ہی حکم جاری تھا " ہم کسی سے بات کرنا نہیں چاہتے اور نہ کسی کا آنا ہم کو پسند " آخر ایک معزز گروہ نے جاکر یہ عرض کیا کہ " آپ چونکہ متولی ں اس وجہ سے آپکا ساتھہ ہونا ضروری ہے - چلیے ہم صاحب دسترت سے عرض کرینگے کہ ہمارے میموریل کے جواب تک ں کارروائی کو ملتوی رکھا جاے یا کم از کم ہمکو چھہ گھنٹہ کی ہلت دیجائے ' تاکہ ہم بذریعہ تار وایسراے کی خدمت میں متصواب کریں " - جواب ملا کہ " ہم آج سے مسجد کے کسی معاملہ میں دخل دینا نہیں چاہتے اور آپکو بھی باز رہنے کا مشورہ دیتے ہیں "

ہم کو یہ سن کر کس قدر قلق ہوا ہے جبکہ مولانا عبد القادر صاحب ن سبحانی پرنسپل مدرسہ الہیات کانپور مع چند اپنے معزز احباب کے بغرض تفتیش حالات اور مشورہ کے تشریف لے گئے ہیں ' تو لائق متولی نے ان سے بایں الفاظ کہدیا کہ " تم سے ہم باتیں کرنا نہیں چاہتے ' تم یہاں سے چلے جاؤ " وہ بیچارے نہایت افسردہ دل اور غمگین ہو کر چلے آئے - اہل محلہ نے جب ایسی سرد مہری دیکھی ' ر انکو بھی بارہا التجا کرنے پر نہایت سخت و بیجا جوابات ملے - و فرط رنج و الم میں ان لوگوں نے اپنا کاروبار بند کرنا شروع کردیا - بساعت نہ کا نصف بازار بند ہوگیا تھا ' اور قریب تھا کہ سارے شہر میں ہی بندش عام ہو جاے ' مگر متولی صاحب بہادر نے کسی مخفی قوت کے بھروسے پر نہایت تحکمانہ لہجہ میں کہلا بھیجا کہ " اگر تم لوگ دکانیں بند کروگے تو ابھی بند ہوا کر جیلخانے میں بھجدیے جاؤگے "

نا تجربہ کار سیدھے سادے مسلمانوں کے وحشت زدہ دلوں پر اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ وہ جلدی جلدی پھر اپنی دکانیں کھولکر بیٹھہ گئے - ۱۲ - اور ایک بجے کے درمیان ہزارہا مزدور مسلمان ملوں سے روتے بھاگتے گئے ' اور مجنونانہ متولی صاحب کی خدمت میں اپنے جذبات کا علانیہ اظہار کیا - جب متولی صاحب نے دیکھا کہ اوس ذمہ داری میں جو حکام کی رضا جوئی کے لیے کی گئی ی اب فرق آیا جاتا ہے ' اور مسجد شکنی کے معاوضے میں رضامندی کا جو تمغاے زرین ملنے والا ہے وہ بھی ہاتھہ سے جاتا ہے - تو انھوں نے بالاعلان ہزارہا مسلمان مزدوروں کے درمیان میں کھڑے ہو کر کہا کہ " تم بالکل نہ گھبراؤ ہم صاحب کلکٹر سے کہہ کر تمہاری مسجد کل ہی بنوا دینگے - ہم پر تم پورا پورا اطمینان رکھو " غرضکہ ایسے ہی اور چند تسلی آمیز کلمات کہہ کر اونکے جوش کو سرد کرکے واپس کیا گیا - تقریباً ۶ - بجے عیدگاہ میں چند دیگر با اثر مسلمانوں کی راے سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا - ہزارہا مسلمان شریک تھے ' لیکن متولی صاحب بہادر اور اونکے رفقا میں سے کوئی بھی شریک جلسہ نہ ہوا - ان تمام واقعات کو گذرے ہوئے آج بیس روز ہوچکے ہیں ' تمام مسلمانان شہر اس بات کے خواہشمند ہیں کہ اگر وقت پر کوئی جائز مدافعت نہ ہوسکی تو اب قانونی کارروائی کے لیے بہت کچھہ گنجایش ہے ' ہر قسم کی مالی اور جسمانی امداد کو طیار ہیں ' لیکن متولی صاحب نے برابر امروز و فردا کا حیلہ حوالہ کرکے اس وقت تک کوئی جلسہ ' کوئی کارروائی ' کوئی عذر داری کسی قسم کی حرکت تحفظ مسجد کے لیے نہیں کی - ہمکو تحقیق سے معلوم ہوچکا ہے کہ وہ کسی قسم کی کوشش یکم جولائی کے واقعہ کے خلاف نہیں کرنا چاہتے ہیں ' بلکہ وہ اپنے اس فرض کو پورا کررہے ہیں کہ مسلمانوں کا جوش قطعی سرد ہوجاے ' اور آسانی سے اپنی اوس وعدہ کو جو اظہار اخلاص و عقیدتمندی کے لیے بارگاہ حکومت میں کیا ہے پورا کرکے خدا کے ساتھہ جو وعدہ ہے اس کو بھول جائیں -

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے ؟ کیا خاموشی سے مسجد کے صحن محراب اور ممبر (خاکم بدہن) گرائے جانے کا انتظار کریں ؟ یا متولی کے ہات میں اپنی موت و حیات کا فیصلہ دیدیں ' جبکہ یہ مواعید بالکل خاک میں مل چکے ہیں (کہ متولی اوسکی حفاظت کرینگے) تو ہم نہیں سمجھتے کہ کون سی وجہ ایسی مانع ہے کہ مسلمان اس معاملہ کو متولی مذکور سے اپنے ہات میں نہیں لیتے ' اور متولی کو منصب تولیت سے کیوں نہیں علحدہ کردیتے ؟ خدا کا گھر ہے ' ہر مسلمان پر اوس کی حفاظت اور نگہبانی فرض ہے - ہماری راے ہے کہ مسلمان متفقہ طور پر ایک جلسہ عام میں ان کو تولیت سے علحدہ کرکے کوئی لائق اور متدین متولی منتخب کرلیں ' اور جدید متولی کے ذریعہ سے اپنی تمام کوششوں کو کام میں لائیں - آج تک مسجد کی آمد و خرچ کا حساب کسی مسلمان کو نہیں سمجھایا گیا - مجبور کیا جائے کہ اوسکو متولی جو ابھی تک اسی عہدہ پر قائم ہیں چھپوا کر عام مسلمانوں میں تقسیم کردیں - مسجد کی جایداد جس پر تمام تر متولی کے رفقا ایک براے نام کرایہ پر آباد ہیں خالی کرا کے دوسرے کرایہ دار آباد کیے جائیں - نئے متولی کا فرض ہوگا کہ مسجد کی ترقی کے لیے اوس کے کسی مفید پہلو کو نظر انداز نہ کرے -

اگر مسلمانان کانپور میں ذرا سی بھی حس و حرکت اور جرأت نہیں ہے ؟ وہ خدا کے معاملہ میں بھی انصاف جوئی سے ڈرتے ہیں ؟ تو انکو سمجھہ لینا چاہیے کہ دنیا میں جو کچھہ ان کو رو سیاہی نصیب ہوئی ہے ' اور تا قیامت جس طرح وہ یاد کیے جائینگے اوس سے آنیوالی نسلیں بھی ہمیشہ بجاے فاتحہ کے ملامت بھیجا کرینگی - اوس دن جب تمام تاجداروں ' جباروں اور بڑے بڑے متکبروں کے سر جھک جائینگے ' احکم الحاکمین عدل و انصاف کے پر جلال تخت پر متمکن ہوگا ' لمن الملک الیوم ؟ کی بارعب صدا کے بعد لله الواحد القہار کا حکم سنایا جائیگا ' اس وقت وہ لوگ جو دنیا کی ذراسی جھوٹی عزت اور بے حقیقت قوت کے بتوں کے آگے سربسجود ہو کر خدا کی قدرت کی پروا نہیں کرتے ہیں کیا جواب دینگے ' اور اپنے خدا کو کیا منہ دکھائینگے ؟

مسلمانو ! خدا سے ڈرو ' اوسکی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور اوس کے گرتے ہوے گھر کو بچالو - تم اوس کے ایک گھر کو بچالو ' خدا تمہارے کروروں گھرونکو بچا لیگا -

مراسلات

(۶) کسی شے کے متعلق جب کوئی حکم کوئی انسان کرتا ہے تو یہ حکم صرف مشاہدہ پر مبنی نہیں ہوتا ' بلکہ اسمیں اوسکی تربیت خاص ' عقائد خاص ' پابندی بعض قوانین خاص اور سوسائٹی کے مخفی اثرات کا بہت اچھا حصہ شامل ہوتا ہے - یہی وجوہ ہیں کہ مختلف التربیۃ ' مختلف العقائد ' مختلف الافہام اشخاص ' مسائل کثیرہ میں ہمیشہ مختلف الآراء رہتے ہیں -

(۷) اشیاے عالم باہم اسقدر مختلط ہیں کہ ایک دوسرے سے علحدہ نہیں ہوسکتے ' اسلیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس شے پر تم کوئی حکم کرتے ہو وہ مستقلاً بھی اوس شے کے لیے صحیح ہے ؟ تم اشیا کے خصائص بتاتے ہو ' لیکن کیا اوس میں مواد مختلطہ کے خصائص شامل نہیں ؟ جب تم آنکھ سے ایک رنگ دیکھتے ہو تو کیا اوس میں اخلاط چشم کے خصائص داخل نہیں ؟

(۸) ایک ہی شے مختلف قرب و بعد ' مختلف جوانب و سمت رویت ' مختلف اسباب رویت کی بنا پر مختلف نتائج پیدا کرتی ہے ' پھر ایک خاص مقدار قرب و بعد ' ایک خاص سمت رویت ' بعض خاص اسباب رویت میں جو چیز نظر آتی ہے بالکل ممکن ہے کہ دوسری حالتوں میں وہی شے اور کیفیات میں نظر آئے - پھر ان میں سے کون حقیقی ہے ؟

(۹) غفلت و ندرت التفات و توجہ ' مختلف نتائج ظاہر کرتی ہے - پھر جس مقدار توجہ و فکر سے تم ایک حالت کا اندازہ کر رہے ہو ' اوس سے کم یا زیادہ توجہ و فکر کی حالت میں دوسری حالتیں پیدا ہوتی ہیں ' کون صحیح ہیں ؟

(۱۰) ہم جب کسی چیز پر کسی قسم کا حکم کرتے ہیں تو عموماً ہمارے حواس نا معلوم قیود اور بندشوں میں گرفتار ہوتے ہیں ' ہم نہیں کہہ سکتے کہ جب ہم ان سے آزاد ہوتے تو ہم کیا حکم کرتے ؟

ان اصول عشرہ کے علاوہ فرقہ تشکیکیہ کے اور بعض اہم اصول بھی ہیں ' جنکی تفصیل دقت طلب ہے -

فلسفہ تشکیکیہ کا سنگ بنیاد جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں ' مسیح سے ۳۰۰ برس قبل رکھا گیا تھا ' اسکے بعد ہمیشہ اسکے اعوان و انصار ہر عصر میں موجود رہے ہیں - فلسفۂ یورپ میں بھی اس خیال کی کمی نہیں - مشہور فیلسوف ھیگل و ہربرٹ اسپنسر اسی فلسفہ کے مؤید تھے ' حقیقت یہ ہے کہ ایک فلسفی اسرار عالم کو جس حد تک کھولتا ہے اوسکے سامنے پھر وہیں نظر آتی ہیں ' اور جو کھولتا ہے وہ کچھہ اور عقدے جا بجا پیدا ہو جاتے ہیں -

فلسفی سر حقیقت نتوانست کشود

گشت راز دگر آں راز کہ افشا می کرد

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ' جب انسان کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ محسوسات میں بھی اوس کو مشکل سے تیقن و عدم تیقن کا فیصلہ کرنے میں دقت ہوتی ہے ' تو جو امور ماوراے احساس و ما فوق الطبیعۃ ہیں ان کی نسبت کیوں کر فیصلہ ہو سکے کہ یقینی محض اور حقائق ثابتہ ہیں ' افی اللہ شک ؟ فاطر الارض والسماء !

حادثۂ مسجد کانپور کی مسؤلیت

(از جناب محمد احمد صاحب عباسی - علیگ)

گذشتہ ہفتے کے الہلال میں مسجد کانپور کے متعلق آپنے جو کچھہ ارشاد فرمایا ہے اوسکی واقعیت میں کچھہ بھی کلام نہیں ہے ' جو کچھہ میرے معلومات اور تحقیقات میں ہے اسلامی پبلک کو اطلاع دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں - الہلال نے کانپور کی مسجد کے انہدام کا ذمہ دار وہاں کے عام مسلمانوں کو قرار دیا ہے ' لیکن دراصل عام مسلمانان شہر اسکے باعث نہیں ہیں - حقیقت یہ ہے کہ کل ساختہ و پرداختہ مسجد کے متولی کریم احمد کا ہے - سنہ ۱۹۰۹ ع میں جبکہ اے - بی - روڈ (A. B. Road) کے متعلق پیمایش جاری تھی ' اور عام لوگوں کو معاوضہ دیا جا رہا تھا اس وقت افسر معاوضہ منشی اودہ بہاری لال صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ مسجد میں تشریف لے گئے ' اور اونہوں نے متولیوں سے جزو منہدم کے علاوہ کچھہ صحن مسجد بھی لینے کی خواہش ظاہر کی تھی - کریم احمد صاحب متولی نے ان الفاظ میں وعدہ کیا تھا کہ " ہم مطلوبہ حصہ دیدینگے ' ہمارا اس میں کچھہ ہرج نہیں ہے " عام مسلمانوں کو اس عجیب و غریب فیاضی کا کیا علم تھا کہ خدا کا گھر ارباب اقتدار کی قدمبوسی کے صلہ میں دے دیا جائیگا ' چنانچہ مسجد کی ابتدائی مثل میں افسر معاوضہ کے یہ بیانات مذکور ہیں کہ " متولی مسجد جزو مطلوب کے دینے پر آمادہ ہے ' اور ہم سے پختہ وعدہ کرلیا ہے "

اسکے بعد اواخر سنہ ۱۹۱۲ ع میں جب مسجد کے متعلق دوبارہ تحریک شروع ہوئی ' اور صاحب مجسٹریٹ کانپور نے بغرض معائنہ تشریف لانے کی اطلاع متولی صاحب کو دی ' تو انہوں نے کسی کو اس کی خبر نہ کی ' اور خود ہی استقبال کو پہونچ گئے - ہمکو جب تحقیق ہوا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوئے - وہیں سے معائنہ کر رہے تھے ' مگر متولی صاحب نے نہایت ادب اور انکساری سے عرض کیا کہ " حضور بوٹ پہنے ہوے اندر تشریف لے آئیں " چنانچہ متولی صاحب بہادر اور مجسٹریٹ صاحب بہادر مسجد کے دالان میں ٹہلتے رہے - جو کچھہ گفتگو اسوقت دونوں صاحبوں میں ہوئی اسکے متعلق اس سے زیادہ نہیں معلوم ہوا کہ :

میان عاشق و معشوق رمزیست

اس خفیہ بحث کے روز سے شہر کے مسلمانوں میں تشویش پیدا ہو گئی ' اور بعد ظاہر ہوگیا کہ مسجد کا شرقی حصہ طلب کیا جا رہا ہے ' اور متولی صاحب بھی راضی معلوم ہوتے ہیں - اہل شہر نے متولی صاحب کی خدمت میں بیشمار مرتبہ جا کر صدائے احتجاج بلند کی ' لیکن جب متولی صاحب نے کچھ پروا نہ کی تو دردمند مسلمانوں نے حتی الوسع خود ہی کوشش شروع کردی ' مگر ایسی حالت میں جبکہ طبیب نے مریض کو فرشتۂ موت کے حوالہ کردیا ہو اوس مریض کی ساری دوا و درمش بیکار ہی ثابت ہوگی - بہر حال مسلمانوں کے شور اور غوغ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
(القرآن الحکیم)

الہلال

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

مسئول و مدیر خصوصی

مقام اشاعت
۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۳

کلکته: چہار شنبه ۲۵ شعبان ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta: Wednesday, July 30, 1913.

٥

فہرس

تصاویر

شذرات

دول یورپ کي کار روائي

عثمانیوں پر کیوں مظالم هوئي ؟ یورپ اس سوال کا جواب آج خود دے رها هے که " ان حرکات کے ذمه دار دول یورپ اور خصوصاً روس اور انگلستان هیں - کیونکه ان سلطنتوں نے اس کی کسی بجا یا بے جا خواهش کی پذیرائی میں تامل نہیں کیا اور نه اس کو کسي امر میں روکا هے - یہاں تک که جب بلغاریه نے روس کي مخالفت کی ' جس پر اس کے وجود کا انحصار هے ' تب بهی بلغاریه کو کسي قسم کي تنبیه نہیں کی گئی - دول یورپ کو لازم هے که وه اس وقت بلغاریه کے بڑهے هوے حوصله کو روکیں ' جس کي وجه سے یورپ کے امن میں خلل پڑ رها هے - جو لوگ معاملات سے با خبر هیں وه خوب جانتے هیں که شاه فردیننڈ لڑائي کے خطرات سے واقف هے یه الفاظ هیں جو انگلستان کے پریس نے آج سے ایک ماه قبل شائع کیے تھے - جس سے معلوم هوتا هے که ترکوں کے قتل عام هي نہیں بلقان کي باهمي آویزش بهي یورپ کے شوشے سے هوئي -

نیر ایست نے اپنی ۲۷ جون کي اشاعت میں ایتهنز سے ایک خاص نامه نگار کا خط چهاپا هے - اس میں بلغاریوں کي زیادتی کا ذکر هے - خط میں ایک واقعه یه بهی هے که " بیس یونانی قیدیوں کو بلغاریوں نے کوڑوں سے پیٹا تھا ' حالانکه دو سو بلغاریوں کو یونانیوں نے گرفتار کر کے فوراً چهوڑ دیا - اس واقعه سے ایتهنز میں بہت ناراضی پهیلي هوئی هے - ایم - رالس (M. Rallis) جو پچهلي کونسل کا پریسیڈنٹ تها ' اور جو اپني بے قابو طبیعت کی بنا پر اول هی سے مشہور هے ایک اخبار میں لکهتا هے که " فوجی هیڈ کوارٹروں کو چاهیے که ایم - ونزلو (M. Venzelos) (وزیر اعظم یونان) اور اس کے ساتھ دیگر وزرا کو بلغاریوں کے حواله کردیں تا که ان کو لے جا کر صوفیه کے بازاروں میں خوب پیٹیں ' جسکے وه مستحق هیں " حیرت هے کے جس قوم کی ستم پیشگي کا یه عالم هو یورپ کي مدنیت اس کی حمایت جائز رکهتي هے !

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق
زر اعانۂ مہاجرین

(از جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب
پریسیڈنٹ انجمن ہلال احمر - نوادہ)

مبلغ ایک سو چالیس روپیہ بیمہ اعانۂ مہاجرین کیلیے ارسال خدمت ہے - یہ رقم مقام اکبر پور وجہت وغیرہ سے وصول ہوئی ہے - ایک منی آرڈر مبلغ نو روپے اور کچھہ آنوں کا میں آپ کے پاس بھیجتا ہوں - آپ نے اعلان کیا ہے کہ اب الہلال کی قیمت ایک سال کی صرف آٹھہ آنہ ہے - اگر ابھی یہ قاعدہ جاری ہو تو مبلغ آٹھہ روپیہ ایک سال تک کے الہلال کی قیمت لے لجیے، اور میرا نام خریداران الہلال میں درج کر لجیے - اور اگر کچھہ توقف ہو تو عموماً آٹھہ روپے جو آپ کے اخبار کی قیمت ہے وصول کر لجیے - اس صورت میں آپ کے اعلان سے میں غالباً مستفید نہو سکونگا - بقیہ ایک روپیہ اور کچھہ آنے اعانۂ مہاجرین میں شامل کرکے شایع فرما دیجیے -

(از جناب مہدی حسن صاحب قصبہ کرتپور ضلع بجنور)

مبلغ سو روپیہ بذریعہ ایک قطعہ نوٹ کے بیمہ و رجسٹری کرا کر روانہ خدمت عالی ہے - اعانہ مجروحین ترک میں جملہ صاحبان ساکنان قصبہ کرتپور ضلع بجنور کی طرفسے فی الفور روانہ قسطنطنیہ فرما دیجیے - یہ روپیہ مجروحین کے خور و نوش میں صرف کیا جائے -

(از جناب ابراہیم صاحب - بھیونڈی ضلع تھانہ رائس میل)

اٹھارہ روپے ارسال ہیں - اخبار الہلال کی سالانہ قیمت آٹھہ روپیہ اور دس روپیہ امداد مہاجرین ترک کے چندہ میں داخل فرمائیں -

(از جناب شیر دل خان صاحب اپیل نویس صدر
عدالت ڈیرہ اسمعیل خاں)

مبلغ پندرہ روپیہ براے امداد مجاہدین و مہاجرین سلطنت عثمانیہ آپ کی خدمت میں آج بھیجے جاتے ہیں - امید ہے کہ اور امدادی روپیہ کے شامل آپ منزل مقصود تک پہونچا دینگے - عند اللہ اجر عظیم ہوگا - برگ سبز درویشونکا تحفہ ہے اور اللہ تعالی نعم المولی و نعم النصیر ہے -

کشمیر کانفرنس کے متعلق اطلاع

مسلمانان کشمیر کی جو تعلیمی کانفرنس " سری نگر " میں منعقد ہونے والی ہے، بذریعہ اس اعلان کے اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کانفرنس کے اجلاس سری نگر میں زیر صدارت آنریبل جسٹس مولوی شاہ دین صاحب - جج چیف کورٹ پنجاب ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ستمبر کو قرار پاے ہیں، جو اصحاب کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے ان کی قیام وغیرہ کا انتظام انجمن نصرۃ الاسلام سری نگر نے اپنے ذمہ لیا ہے - مزید حالات دریافت کرنے کے لیے مولوی تحقیق اللہ صاحب جنرل سکتری انجمن نصرۃ الاسلام سے خط و کتابت کرنی چاہیے -

خاکسار افتاب احمد
آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

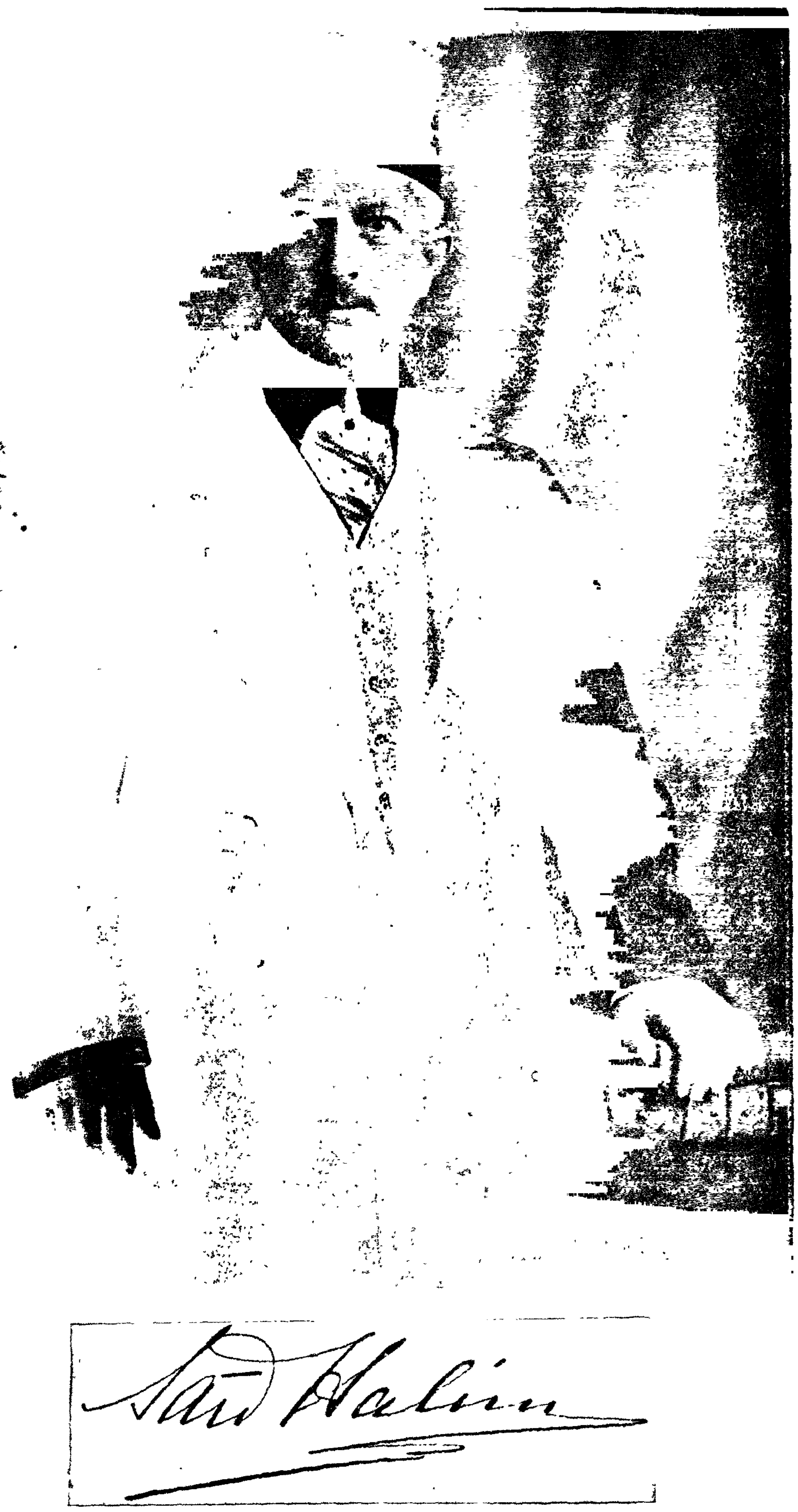
فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ
(۶)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب محمد حسین صاحب	۰	۰	۸
بذریعہ جناب شاہ عبد الغنی صاحب وکیل - سید پور - غازی پور	۰	۱۳	۲۱
جناب حکیم محمد افضل عاصم صاحب - سکندر آباد - بلند شہر	۰	۰	۲۵
جناب فیروز الدین صاحب اٹرنیری اسسٹنٹ ڈیرہ اسمعیل خان	۰	۰	۵
جناب عبد الرحمن خانصاحب - امرتسر	۰	۰	۱۳
جناب غلام نظام الدین صاحب موضع جانا - پٹنہ	۰	۰	۷
جناب فیض بخش صاحب اترومی	۰	۰	۲۰
بذریعہ جناب احمد رضا صاحب	۰	۰	۱۵
جناب تحسین حسین خانصاحب	۰	۰	۸
ایک بزرگ	۰	۱۵	۱
جناب متاع الدین احمد صاحب	۰	۵	۱
جناب حافظ عبد الغفور صاحب و قمر الدین صاحب - نوادہ	۰	۱۲	۵
ایک بزرگ جنکا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں	۰	۰	۵
جناب محمد عبد القادر صاحب - کلہ	۰	۰	۴
جناب محمد حسین صاحب کنجو - مظفر پور	۰	۰	۸
جناب عزیز محمد خانصاحب پربھنی دکن	۰	۰	۸
جناب سردار علی صاحب کورٹ انسپکٹر حصار	۰	۰	۴
جناب شمت علی خانصاحب ہیڈ کانسٹبل پولیس	۰	۰	۲
جناب عبد الرحمن صاحب کانسٹبل پولیس	۰	۰	۱
جناب اسحاق حیدر صاحب	۰	۸	۰
جناب احمد حسین کانسٹبل	۰	۴	۰
ایک بزرگ	۰	۴	۰
جناب ممتاز علی صاحب	۰	۴	۰
جناب جندل لعل صاحب	۰	۴	۰
بذریعہ جناب فخر الرحمان خانصاحب جیلخانہ جمعداری	۰	۰	۵
جناب ڈاکٹر محمد محمود عالم صاحب	۰	۰	۳۰
جناب طفیل محمد صاحب مدرس	۰	۰	۸
جناب خواجہ محمد خلیل صاحب - گیا	۰	۱۱	۱
جناب محمد اسمعیل صاحب سوداگر پارچہ بنارس	۰	۲	۸
جناب شیخ ولی محمد عباسی صاحب میواڑ	۰	۰	۹
جناب محمد یوسف صاحب تاجر - گھوگھا - بھاگلپور	۰	۰	[illegible]
ایک بزرگ جنکا نام پڑھا نہیں گیا	۰	۳	[illegible]
بزرگان کرتپور ضلع بجنور بذریعہ جناب مہدی حسن صاحب	۰	۰	[illegible]
جناب سید حسام الدین صاحب حیدر آباد	۰	۰	[illegible]
بذریعہ جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب - نوادہ ضلع گیا	۰	۰	[illegible]
جناب نجم الحسین چودھری - سلہٹ	۰	۰	[illegible]
میزان	۰	۵	[illegible]
سابق	۰	۶	۰
کل	۰	۱۱	[illegible]

TED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

اشا کے عزم و ثبات کو ابھی تـک یہ باد مخالف جنبش نہ ے سکي ' سلطان روم سے بلغاریا نے جو اپیل کي تھي اُنھوں نے اُس کا جواب دیا ھے کہ : ترکوں کا اقدام و ھجوم یہ نہیں ھے ' ، دفاع و حفظ ' ما بقي کا مسالہ ھے -

ایں سخن را چوں تو مبدء بودۂ
گر بیفـزا ید تـوا ش افـزودۂ



ترکوں کے پیش نظر ف ادرنہ ھي نہیں لمہ وہ تمام مقامات ں جن پر بلغاریا ابض ھوگئي تھي - بنانچہ عثماني فوج ک طرف تو ادرنہ ي طرف بڑھي اور وسري طرف کلولی غاص ' لولي برغاص ' جیلي ' بابا اسکي تـم کرتی ھوئي - رق کلیسا پہنچي - طنطنیہ میں سرکاري ور پر اعلان کیا گیا ھے ، بلغاریوں نے شہر ھوڑنے سے پہلے بارود ئے اور اصلي عمارتیں ھا دیں - اس طوفان صائب کے باوجود ب ترک داخل ھوے باشندوں نے ناقابل ان مسرت کا اظہار کیا - رتیں آنکھوں سے آنسو ر ھاتھوں سے فوج پر ھول برسا رھي تھیں - نذ قرق کلیسا کے بعد ثماني فوج بلغاري سـدود میں داخل وئي تو صوفیا میں غیر معمولي اضطراب پھیل یا - بلغـاري وزیر ارجیہ نے فوراً اس اج پر اعتراض کا تار ب عالي کو بھیجا - سکا جواب باب عالي ، یہ دیا کہ " چند پیٹرول تفتیش کرتے ھوے سرحد کے پار چلے ے تھے ' مگر سپہ سالار کے حکم سے واپس بلا لیے گئے " -

اتحاد یورپ اگر اپنے اختلاف داخلي کي وجہ سے ترکوں پر او نہ ڈال سکا تو اسکے یہ معني نہیں کہ وہ ترکوں کو اپنے مفتوحہ قامات کے واپس لینے کا موقع دیگا - ترکوں کو یہ موقع خانہ جنگي ، بدولت ملا تھا - لڑنے والوں میں سب سے زیادہ تازہ دم رومانیا • پھر رومانیا کا مقصد جیسا کہ اس نے اعلان جنـگ کے وقت ظاھر کیا تھا ریاستہاے بلقان میں حفظ توازن ھے - ترکوں کی طرف سے عداوت کي آگ جو خانہ جنگي کي وجہ سے دبگئي تھي پھر بھڑکائي گئي ' اور ظاھر کرایا گیا کہ حلفاء ترکوں کي پیشقدمي کے وجہ سے پریشان ھیں - اسکے بعد رومانیا کو توڑ لیا گیا - رومانیا نے روس اور آسٹریا کے ساتھہ اعلان کیا کہ بلغاریا کو پامال نہ ھونے دیا جائیگا - اور سرویا اور یونان سے جنـگ کو روک دینے اور اپني فوج کو رک جانے کی فرمایش کي ھے جو صوفیا سے ۱۵ - کیلو میٹر پر ھے ' دول کے سامنے یونان نے بلغاریا کو کچل ڈالنے کے ارادے سے تبري کي ھے ' مگر ھنوز جنگي کارروائي موقوف نہیں ھے ' چنانچہ یوناني فوج نے ۲۶ - کو دیدہ آغاج لے لیا ھے - سـروي فوج ھنـوز مصروف پیکار ھے - ودن کا محاصرہ شروع کردیا ھے ' امید ھے کہ عنقریب شہر پر قبضہ ھو جائیگا ' کیونکہ جنرل کوتنچیف کي زیر کمان فوج نے ھتیار ڈالنا شروع کردیے ھیں -

فوج میں ھیضہ نہـایت شـدت سے پھوٹ پڑا ھے -

بخارست کي غیر سرکاري رپورٹ میں بیان کیا گیا ھے کہ بلغـاري فوج کي اخـلاقي حالت اس درجہ ابتر ھوگئي ھے کہ وہ دشمن کے مقابلہ سے انکار کرتي ھے -

مختصراً یہ کہ بلغاریا اپنے نخوت و تکبر ' ظلم و جور ' اور درندگی و سبعیت کي پاداش میں انتہائی ذلت اور نقصان اُٹھا چکي ھے ' اور شاید اب اس کے ان مصائب کا عنقریب خاتمہ ھونے والا ھے -

مختلف ریاستوں کے وکیل بخارست دارالسلطنت رومانیا کو روانگی کے لیے تیار ھو رھے ھیں - بلغاري وزیر موسیو ٹونچیف اور یوناني وکیل موسیو پانس تو روانہ ھوگئے ھیں - یوناني وزیر اعظم موسیو وینزیلوس سالونیکا گیا ھے کہ بادشاہ سے مل کر بخارست جائیگا -

هذا بصائر للناس . و هدی و رحمة لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماہوار دینی و علمی مجلہ

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

وسط شوال سے شائع ہونا شروع ہو جائیگا

ضخامت کم از کم ۴۴ صفحہ - قیمت سالانہ چار روپیہ مع محصول -

خریداران الہلال سے : ۳ - روپیہ

اسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ' جن کی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز تعلیمات قرانیہ سے نا آشنا ہوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیہ کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابۃ و تابعین کی ترویج ' آثار سلف کی تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثہ کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و انتقاد بھی ہوگا - تا ہم یہ امور ضمنی ہونگے ' اور اصل سعی یہ ہوگی کہ رسالے کے ہر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراہم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر ہوگی ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی - آثار صحابہ کے تحت میں تفسیر صحابہ کی تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیہ کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھی یہ موضوع وحید پیش نظر رہیگا -

اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے سامنے بدفعۂ واحدۂ قران کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے کہ عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا باللہ - علیہ توکلت والیہ انیب -

القسم العربی

یعنی " البصائر " کا عربی ایڈیشن

جو

بالفعل مہینہ میں دو بار شائع ہوگا -

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیہ ' احیاء لغۂ اسلامیہ ' اور ممالک اسلامیہ کے لیے مسلمانان ہند کے جذبات و خیالات کی ترجمانی ہے -

الہلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانہ مع محصول ہندوستان کے لیے : ۴ - روپیہ ۸ - آنہ

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پتہ سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

ہفتۂ جنگ

ہرچند کہ ۲۲ - جولائی کو صوفیا کے ایک تار میں استعادہ ادرنہ کی تکذیب کی گئی ہے مگر اس خبر کی تصدیق اسقدر مختلف و قابل اعتماد ذرائع سے ہوچکی ہے کہ اب اسکی صحت میں شک کی گنجایش نہیں - سب سے آخری مگر سب سے زیادہ قابل اعتماد وہ تار ہے جو ۲۲ - کو بمبئی میں باب عالی سے بصری بے قائم مقام قونصل عام کے نام آیا ہے وزیر اعظم لکھتے ہیں کہ " ادرنہ اور قرق کلیسا پر آج قبضہ ہوگیا ابراہیم بے کی کمان اور انور بے کی ہمراہی میں فوج نے جس تیزی سے کوچ کیا ہے اسکا شکریہ - بہت سے نقصانات جو بلغاریوں نے شروع کردیے تھے روکدیے گیے - پیادوں کی ریجمنٹ نے ' مذکورہ بالا برائیگیڈ کے لیے کمک کے طور بھیجی گئی تھی ' صرف ایک دن میں ۸۰ - کیلو میٹر طے کیے - پیدلوں اور سواروں کے کالموں نے جو قرق کلیسا بھیجے گئے تھے اپنی ہمت کا ثبوت دیا اور کوچ نہایت سرعت کے ساتھہ کیا - بلغاری پیادہ فوج نے مقابلہ کیا مگر ناکام رہی - ہمارا ذرا بھی کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا " -

ادرنہ اسلامی یادگاروں کا شہرستان ابطال ' ناموران اسلام کی آرامگاہ اور سب سے آخر میں مگر سب سے اہم قسطنطنیہ کی کنجی انگلستان پر بالواسطہ یا بلا واسطہ اسکا کوئی اثر نہیں - پھر اسکا ۱۰ - کرور مسلمانوں کے کاندھے پر ' ان حالات میں کیا یہ مقتضائے دانشمندی نہ تھا کہ کم از کم دس دار زبانیں خاموش رہتیں ؟ مگر جب سینوں میں دیگ کھول رہی ہو تو اسکے بخارات سے زبانیں کیونکر جنبش میں نہ آئیں -

مسٹر ایسکویتھہ وزیر اعظم انگلستان جنہوں نے سالونیکا کی فتح پر عالم نصرانی کو فتح باب مسیحیت کا مژدۂ جان پرور سنایا تھا ' پھر پلیٹ فارم پر آئے - مگر اسطرح کہ ابکی انکی زبان پر زمزمۂ بشیر و تہنیت کے بدلے ہمہمۂ تہدید و ترہیب تھا - مسٹر ایسکویتھہ نے کہا کہ " معاہدہ لندن کے مقابلہ کرنے کی بابت اگر ترکی کو کافی طور پر غلط مشورہ دیا گیا ہے تو اسکو ایسے سوالات کے لیے تیار ہوجانا چاہیے جنکا مباحثہ میں آنا کسی طرح اسکے لیے مفید نہیں

ضغط و ضطہاد کے متعلق سب سے پہلے فرانس اور اطالیا نے اپنے ارادے ظاہر کیے - انگلستان نے الگ قدم رکھا یعنی زبان قول کے ساتھہ زبان عمل سے بھی اپنے ارادے کا اعلان کیا - ۳ جہاز ٹنرس پہنچے ' اور پھر وہاں سے کسی غیر معلوم مقام کی طرف روانہ ہوگئے - خیال تھا کہ روس ' جرمنی اور آسٹریا کی طرف سے بھی قولی یا عملی انذار آتا ہوگا ' مگر اسوقت تک تو خاموشی طاری ہے -

ہاؤس آف کامنس میں پوچھا گیا تھا کہ دباؤ کی نوعیت کیا ہوگی ؟ مسٹر ایلینڈ نے کہا : میں کچھہ نہیں کہہ سکتا کہ دول کس کارروائی پر اتفاق کرینگے ؟

آسٹریا کا نیم سرکاری اخبار " لوکل انزیجر " لکھتا ہے کہ اسکو " یقین نہیں کہ باب عالی پر سیاسی دباؤ ڈالنے کے علاوہ کچھہ اور بھی کیا جا سکے " اگر یہ صحیح ہے تو جہازوں کے بھیجنے میں انگلستان کی اس درجہ عجلت فرمائی کا اس سے زیادہ اور کوئی نتیجہ نہ ہوگا کہ اس کو عالم صلیبی اور دنیاے اسلام دونوں سے حفظ مصالح صلیب میں عملاً پیشروی کا خطاب ملے -

ایک زمانہ مخالف ہے ' ایک عالم تہدید کر رہا ہے ایک بر اعظم کا بر اعظم دشمن ہے ' مگر پرنس سعید حلیم

پھر غور کرو کہ کس طرح تمام دنیا کی اصلاح و سعادت کا ھمیں بار بتایا ھے ' اور کہا ھے کہ تم ھی ھو ' جو اس کے لیے شاھد ہتے ھو - کیونکہ زمین پر تمہارے سوا اور کوئی نہیں جس کے ھمارا رسول شاھد ھو -

ھم کو پکارا گیا کہ تمام امتوں میں اوسط و اعدل صرف تم ھی اسلیے نہیں کہ ھم بیت خلیل کے محافظ ھیں ' بلکہ اس لیے ں خداے جلیل کے محافظ ھیں - اس لیے کہ اسکے تمام بندوں ائی کی دعوت دیتے او ربرائی سے روکتے ھیں - اس لیے کہ اس کی ین کو ظلم و استبداد ' طغیان و عدوان ' اور شر و فساد سے رے والے ھیں - اس لیے کہ ھم اُس کی زمین پر اُس کے خلیفہ - اس لیے کہ ھم تمام دنیا کو اُس کی آنکھہ سے دیکھیں ' اور عالم کی باگ اُسکا ھاتھہ بنکر اپنے ھاتھوں میں لیں ! پھر خدا را ھو کہ تمہاری حد نظر کہاں تک ھے ' اور میں کیا دیکھہ ھوں ؟

خیال کن تو کجائی و ما کجا واعظ ؟

تم ابھی صداے الہی سن رھے تھے ' اور اُس کتاب عزیز و حکیم بیانات تمہارے سامنے تھے ' جس کو بھول کر ساری دنیا کی یزوں کو یاد کیا کرتے ھو - اس نے کہیں بھی اس پر زور نہیں کہ تم مکۂ معظمہ کی حفاظت و خدمت کا اقرار یا عہد کرو - ہ حکم دیا کہ جاھدوا فی اللہ حق جہادہ اُسکی راہ میں اپنی قوتوں سے جہاد کرو - اُس نے تم کو فضیلت دی ھے پس ے بندوں کو ضلالت و فساد سے نکال کر فضیلت و عظمت بخشو !!

اسوۂ ابراھیمی

جس ابراھیم خلیل (علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام) کی دس قربانگاہ کی حفاظت کا نام لیتے ھو ' کیا بہتر نہوگا کہ اس بنائے ھوے معبد کو دیکھنے سے پہلے خود اُس پر بھی ایک نظر لو - اُس نے خانۂ کعبہ کی بنیاد ضرور رکھی ' لیکن ساتھہ ھی نفس اور اپنے فرزند کے گلے پر چھری بھی رکھدی !

فلما اسلما و تلہ للجبین و نادیناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انا کذلک نجزی المحسنین - (۳۷ : ۱۰۶)

" اور جب حضرت ابراھیم اور اسماعیل دونوں پر حقیقۃ اسلامیہ طاری ھوئی اور دونوں نے اپنی گردنیں جھکادیں ' اور حضرت ابراھیم نے اسماعیل کو ماتھے کے بل زمین پر پٹک مارا ' تو ھم نے پکارا کہ اے ابراھیم ! بس کرو ! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا - ھم حقیقۃ اسلامیہ کے ایسے ھی ارج صاحبان " احسان " و ایمان کو عطا فرماتے ھیں "

استقبال وجوہ و قلوب !

دیکھو ! خدا نے تمہارے آگے دو چیزیں پیش کی ھیں - اُس کہا کہ میری عبادت کے لیے کھڑے ھو تو اپنا منھہ خلیل اللہ کے ئے ھوے معبد کی طرف کر دو !

و من حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام ' و حیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ ' (۲ : ۱۴۵)

اور اے پیغمبر ! تم خواہ کہیں سے بھی نکلو لیکن اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرلیا کرو ! اور اسی طرح اے مسلمانو ! تم بھی جہاں کہیں ھو نماز میں اسی کی طرف اپنا منہ کرو -

مگر قبل اس کے کہ تم اُس گھر کی طرف اپنے چہروں کو متوجہ رو ' وہ یہ بھی کہتا ھے کہ اُس گھر کے بنانے والے کی طرف اپنے دلوں کا رخ پھیر دو ' یعنی اس کی الہی قربانی کی پیروی کرو !

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم و الذین معہ ' (۶۰ : ۴)

حضرت ابراھیم اور ان کے ساتھیوں کے اعمال کے اندر تمہارے لیے ایک نہایت بہتر اور اعلی نمونۂ حیات موجود ھے تاکہ تم اس کی پیروی کرو -

نماز اسلام کی ایک عبادت ھے ' اور اس کے لیے ضرور ھے کہ تمہارا منہ کعبے کی طرف ھو ' مگر " اسوۂ ابراھیمی " اسلام کی حقیقت ھے ' اور اس کے لیے صرف کعبے کے طرف منہ کر دینا ھی کافی نہیں ھے بلکہ بانی کعبہ کے طرف دل کو پھیر دینا شرط ھے - وہ نماز کا ایک رکن ھے کہ عبادت ھے - اور یہ اسلام کی شرط ھے کہ اصل حقیقت ھے -

گذشتہ صحبت کی پانچویں آیت پر غور کرو کہ جہاد فی سبیل اللہ ' امر بالمعروف ' نہی عن المنکر ' اور قیام صلوۃ اور ایتاء زکوۃ سے پہلے فرمایا :

ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سماکم المسلمین من قبل و فی ھذا ' لیکون الرسول شہیداً علیکم و تکونوا شھداء علی الناس فاقیموا الصلواۃ - الخ -

یہ دین اسلام تمہارے مورث اعلی ابراھیم خلیل کا ھے - اُس نے تمہارا نام " مسلم " رکھا - پہلے بھی اور اب بھی - اور یہ سب کچھہ اس لیے ھے تاکہ ھمارا رسول تمہارے لیے ' اور تم تمام انسانوں کے لیے شاھد ھو - پس جب کہ تمہارا درجہ ایسا قرار دیا گیا ھے تو تمہارا فرض ھے کہ صلوۃ الہی کو دنیا میں قائم کرو - (الخ)

حضرت ابراھیم کی نسبت کو یہاں اس لیے یاد دلایا گیا کہ ان کی زندگی اسلام کی حقیقت کا نمونہ تھی - انھوں نے اپنی قربانی کا اسوہ دکھا کر اسلام کی حقیقت کو ظاھر کردیا تھا ' اور یہی وہ انسانی قربانی ھے ' جس کو خدا اپنی صداقت کے حیات کے لیے ھم سے چاھتا ھے -

بار بار کہہ چکا ھوں کہ جہاد فی سبیل اللہ ' امر بالمعروف ' نہی عن المنکر ' اور قیام صلوۃ ' و اعلان حق ' اسی قربانی سے عبارت ھیں - اور جب تک ایک قوم اس قربانی کے لیے طیار نہو ' وہ سعادت عالم و عالمیاں کا ذریعہ نہیں بن سکتی -

پہلے کہا : راہ الہی میں جہاد کرو ! پھر کہا کہ اپنی نسبت ابراھیمی کو نہ بھولو کہ اس کا اسوۂ حسنہ اسلام کی اصل حقیقت اور تمہارے لیے قبلۂ وجوہ ھے - اسکے بعد تصریح کی کہ تم مسلم ھو ' اور پھر اسکی علت بیان کی ' تا کہ تم تمام عالم کے لیے شاھد عدل و سعادت ھو - جب یہ مراتب بیان ھوچکے تو پھر ھمارے فرائض کی تشریح کردی کہ اللہ کی صلواۃ کو دنیا میں قائم کرنا ' حق کی دعوت اور منکر کا انسداد ' وللہ عاقبۃ الامور -

عود الی المقصود

کیا نہیں دیکھتے کہ وہ مشہور (آیۃ استخلاف) جس کا ایک وعدۂ الہی کی صورت میں اعلان ھوا ' اور پھر نصف صدی کے اندر ھی اندر نصرۃ الہیہ نے اس کی تکمیل بھی کردی ' اس مبحث کے لیے ایک آخری فیصلہ کن بصیرت بخشتی ھے ؟ فرمایا کہ :

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات ' لیستخلفنھم فی الارض ' کما استخلف الذین من قبلھم ' و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ' و لیبدلنھم من بعد

اللہ تعالی اُن لوگوں سے وعدہ فرماتا ھے جو تم میں سے ایمان لائے اور اعمال صالحہ اختیار کیے ' کہ انکو زمین پر خلافت عطا فرمایگا ' اسی طرح ' جیسے اُن سے پہلے بنی اسرائیل وغیرہ گذشتہ اُمتوں کو عطا فرمائی تھی ' اور جو دین انکے لیے اُس نے پسند کیا ھے -

الہلال

۲۰ شعبان ۱۳۳۱ ہجری

الــــداء والـــدواء

یعني

جماعۃ " حزب الله " کے اعراض و مقاصد

(٤)

افمــن کان مومنــا کمــن کان فاسقاً ؟ لا یستورن - امــا الــذین آمنــوا و عملــوا الصالحــات فلهـــم جنـــات المـاری ' نزلا بمـــا کانوا یعملـــون - و اما الــذین فسقـــوا فمــاواهم النـــار ' کلما ارادوا ان یخرجوا منها ' أعیدوا فیها ' و قیل لهم ذوقوا عذاب النـــار الذي کنتم به تکذبون ! ولنذیقنهم مــن العـــذاب الادنـــی دون العذاب الاکبر لعلهم یرجعون - (۳۲ : ۱۹)

کیا ایک مومن بندے کے اعمال و نتائج ویسے هي هوسکتے هیں ' جیسے که ایک نافرمان اور فاسق کے ؟ کیا دونوں برابر هیں ؟ هرگز نہیں ! !

جو لوگ الله کے احکام پر ایمان لائے ' اور اعمـــال صالحه اختیار کیے ' انکے لیے کامیـــابیوں اور فتح مندیوں کے شاداب باغ و چمن هونگے ' جن میں وہ شاد و خرم رهیں گے ' اور یه باغهـــاے فتـــح و مراد انکے نیک کاموں کا بدله هے ' جو وہ انجـــام دیتے رہے !

مگر جن لوگوں نے احکام الہي کے مقـــابلے میں سرکشي کي ' تو ان کا ٹھکانا تو بس نامرادیوں ' نا کامیوں ' اور اسیرو غلامي کي آگ هي هوگی ' اور وہ اپنے کاموں اور تلاش نجات میں ایسے گمراہ هوجائیں گے که جب کبھی اس آگ سے نـکلنـــا چاهیں گے تو پھر اسي میں لوٹا دیے جائیں گے ' اور انسے کہـــا جائیگا که پاداش عمل کے جس عذاب کو تم جھٹلاتے تھے ' اب اسکے مزے چکھو !

اور یه بھي جان لوکه آنے والے بڑے عذاب سے پہلے ' هم ان منـکـــرین کو ایک چھوٹے عذاب کا مزہ بھي چکھائیں گے ' تاکه شاید غفلـــت و سرکشي سے باز آجائیں ' اور هماري جانب رجوع هوں !

بیـــا تا گـــل بر افشـــانیم و مي درساغر اندازیم ! * فلک را سقف بشگافیـــم و طرح نودر انـــدازیـــم !
اگر غـــم لشکـــر انگیـــزد که خون عاشقاں ریزد ' * من و ساقي بہم سازیم و بنیـــادش بر انـــدازیـــم !
چو در دست ست رودے خوش ' بزن مطرب سرودے خوش ! * که دست افشاں غزل خوانیم و پاکوباں سر انـــدازیـــم !
یکے از عقل مي لافـــد ' دگـــر طامـــات مي بـــافد ' * بیا کیں داوریہـــا را به پیـــش داور انـــدازیـــم !
بہشت عدن اگر خواهي بیـــا با ما بـــه میخـــانه * که از پاے خمت یکســـر بحوض کوثر انـــدازیـــم !

بقیه صفحه گذشته .

مقصـــد وحید امـۂ مرحومـــه

یه آیات بینۂ خمسه ' اور تصریحات قاطعۂ ساطعه تھیں ' اور یه ان کے متعلق سرسري اشارات ' جن سے هم اپنے مقصد حیات اور مرکز جہد و جہاد کو معلوم کرسکتے هیں - ان آیتوں میں کہیں بھی هم کو یه نہیں بتایا گیا هے که تم فلاں مقام کی حفاظت کرو اور فلاں سرزمین کي خدمت کو اپنا مقصد سعی بناو ' بلکه هم کو بتایا گیا هے که تمام دنیا تمہارا گله هے ' اور تم اسکے چرواهے هو ' یه تمام انسانی آبادیاں تمہیں دي گئی هیں ' تاکه الله کے طرف سے تم انکی حفاظت کرو ' اور گرگ ابلیس کے خونخوار حملوں سے [illegible] تم کو بہترین امت اور افضل ترین امم بنایا گیا ' تاکه ارض الہی کے خدمت گذار بنو ' اور تم کو دنیا میں اس نے اپنی جماعت ' اپنی فوج ' اور قائم مقام قرار دیا ' تا اس کی هدایت کا علم صرف تمہارے هی هاتھه میں هو ' اور اس کے تمام بندے اس کے سائے کے نیچے آکر پناہ لیں ! تمہارا سب سے بڑا شرف یہی هے که تم ابراهیم خلیل (ع) کے معبد کے خادم هو ' تمہارے خدا نے تم کو اس سے بہت ارفع و بلند مقصد دیا ' یعنی تم رب جلیل کے اس معبد کے خادم هو ' جسکی چھت آسمان کی فضاے محیط ' اور جسکی سطح زمین کا تمام پھیلا هوا طول و عرض هے !

منجملہ اُن اختلافات طریق عمل کے جو مجھہ میں اور ارباب
میں ہے' ایک بہت بڑا اختلاف یہ بھی ہے کہ میں اپنے
ے میں مصلحت کو ہر شے پر موثر پاتا ہوں' الا اصول و مقاصد
یقیہ پر' کہ وہ ایک ایسی شے ہے' جسکا بہر حال اظہار و اعلان لازمی
- جو چیز ہمارا مقصد حیات ہے' جس خون کے دوران سے
رے جسم ملت کي زندگی ہے' جس تغذیۂ اصلیہ پر ہمارا
و نما موقوف ہے' اس کو کیونکر خنجر مصلحت کے سپرد کردیں ؟

اگر کرینگے' تو ایک زمانہ آئیگا کہ اس مصلحت فرمایانہ
ذت و اشتہارات کے بعد ہمارا مقصد حیات مشتبہ ہو جائیگا' اور
د ہم اپنے تئیں بھول جائینگے -

چنانچہ آج جو حالت ہماري نظر آرہي ہے' یہ بہت زیادہ
تک اسي مصلحت فرمائي کا نتیجہ ہے - مصلحت
یوں نے گو محض مصالح وقت سے مقاصد پر پردے ڈالے' لیکن
وہ پردے ایسے حائل ہوگئے ہیں کہ خود ہم بھي اپنے تئیں
ں دیکھہ سکتے !!

یہ مصلحت کے بت کي یاد نہیں ہے' بلکہ خداے
ی و قیوم سے غفلت و نسیان ہے - یہي وہ مرتبہ منجملہ مراتب
لالت کے ہے' جسکی طرف قران کریم نے جا بجا اشارہ کیا کہ
ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسا ہم انفسہم " اُن لوگوں کي طرح
ہو جاؤ جنھوں نے ماسوی اللہ کي مرعوبیت میں غرق ہوکر خدا
ی قوتوں کو بھلا دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ خود اپنے تئیں بھي بھول گئے -

پھر سورۂ توبہ میں ایک جماعت کا ذکر کیا کہ ان کا وصف
ہوگا :

مرون بالمنکر
ینھون عن المعروف
یقبضون ایدیھم
نسوا اللہ فنسیھم
(۹ : ۶۸)

" وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کي جگہ امر بالمنکر اور نہي عن
المعروف کرینگے' نیز خدا کے سچے
کاموں میں صرف جان و مال کرنے سے
انکي متھیاں بند رہینگی - یہي وہ
وگ ہیں کہ انھوں نے اللہ کو بھلا دیا' نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے
بھي ان کو فراموش کر دیا "

ہماري گذشتہ اور موجودہ رہنمائي کي یہ کیسی کامل و اکمل
تاریخ ہے ؟ پھر میں کیونکر پسند کروں کہ ارکان خدام کعبہ' جنکے
اندر قیمتي ولولۂ عمل اور نتیجہ خیز قوت کار بحمد اللہ موجود ہے'
مصلحت فرمائي کے اس درجہ تابع ہوں کہ ہمارے رہنمایان گذشتہ
حال کي طرح " نسوا اللہ فانساھم انفسہم " کے عالم میں گرفتار
ہو جائیں ؟ اعاذنا اللہ سبحانہ و ایا ہم و یھدینا الی صراط مستقیم -

دفع شبہ

ممکن ہے' آپ کہیں کہ مقصود تو یہي ہے' مگر کعبہ کا نام
اس لیے رکھا گیا تاکہ ہر شخص سمجھہ سکے - یہ سچ ہے - آپ نے
ایک عامي شخص کو تو یہ کہکر سمجھا دیا' لیکن کیا ایک تعلیم یافتہ
شخص' اور ایک گرفتار غفلت مگر آمادۂ اصلاح ہستي کي آمادگي
ضائع بھي نہیں کردي' اور موجودہ اضطراب و استعداد انقلاب کے بعد
(جس سے نہیں معلوم آپ کیسی کچھہ انقلابي تبدیلي اُس کے اندر
پیدا کر دیتے ؟) اُسکا منتہاء فکر صرف یہي نہیں قرار دیا کہ
صرف ایک اقرار غیر محکم و غیر شرعي' اور ایک روپیہ دے کر فارغ
البال ہو جائے ؟ فتدبروا و تفکروا یا اولی الالباب ! ولا تکونوا کالذین
قالوا سمعنا وھم لایسمعون !!

تشخیص کے بعد علاج

آپ موجودہ مصائب کے علاج کے لیے کھڑے ہوے ہیں - پس
سب سے پہلي نظر آپ کو اس پر ڈالني چاہیے کہ اِن تمام امراض
کي علت اصلي کیا ہے ؟ اور اپني تمام قوتوں کو اسي کے اِزالہ
کے لیے وقف کردینا چاہیے - مسلمانوں کی عزت ذلت سے بدل
ہوگئي - جہل و ناداني ان کي علامت ممتاز بن گئی - حکومتیں
چھن گئیں' اور شکستوں' نا کامیوں' اور غلامیوں نے ان کا احاطہ
کر لیا - یہي امراض ہیں جو آپ کو نظر آرہے ہیں - پھر خدارا انصاف
کیجیے کہ یہ سب کچھہ اس کا نتیجہ ہے کہ انکے پاس حفاظت حرمین
کیلیے کوئی فنڈ نہ تھا' یا انھوں نے کوئي اقرار نہیں کیا تھا' یا
حاجیوں کے سفر کا عمدہ انتظام نہ تھا' یا مکۂ معظمہ میں پر تکلف
قیام کے لیے کوئي ہوٹل نہ تھا ؟ میرے مقصد کے سمجھنے میں
غلطي نہ کیجیے - میں تسلیم کرتا ہوں اور بارھا کہہ چکا ہوں کہ
روپیہ کي فراهمي' تعلق عرب کي تقویت' خدمت کعبہ کا ولولہ'
مرکز اسلامي کي محبت' اور اسي طرح کی تمام چیزیں نہایت
ضروري ہیں' لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اِن ہی چیزوں کا فقدان
ہمارے امراض مذکورۂ صدر کی علت حقیقی ہے ؟

اس سطح ارضی پر کوئی نہیں' جو اس سوال کا جواب اثبات
میں دے سکے - علت اصلی بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ **عمل
بالاسلام کي روح ہم میں سے مفقود ہو گئي'**
امر بالمعروف کا سبق بھلادیا' جہاد فی سبیل اللہ کی حقیقت کو
فراموش کردیا' اور ہماري جیب نہیں بلکہ دل خالي ہوگئے -
پھر جب آپ ایک انجمن قائم کرتے ہیں جس کے مقاصد و
اعمال کي فہرست بیسیوں دفعات پر مشتمل ہے' لیکن نہ تو
کہیں اس میں احیاء دعوت اسلامي کي دفعہ ہے' نہ کہیں
اسلام کے احکام و اوامر پر عمل کرنے کي قید ہے' نہ کوئي
صورت عمل اور طریق کار ایسا پیش نظر ہے' جس کا مقصد
مسلمانوں کو مسلمان بنانا ہو' اور ان کي مجاہدانہ روح
عمل کو واپس لانا ہو' تو پھر فرمائیے ! آپکا مقصد تو ضروري'
اور آپ کے کام یقیناً اچھے اور مستحق اعانت و شرکت جمیع
مسلمین' لیکن ہمارے اصلي مرض کے لیے آپنے کیا کیا' اور
اس کے لیے کہاں جائیں ؟

یاد رکھو کہ آج تمھاري قوم کو ایک اعلی ترین فرصت دي
گئي ہے - ایسي فرصت جس کي نظیر تاریخ اقوام و ملل میں زیادہ
نہیں مل سکتي - تم اللہ کے طرف سے اس کے ذمہ دار ہو کہ اُسے ضائع
نہ کرو' اور اُس سے کام لو - تم جو کہتے ہو کہ حفاظت کعبہ کے لیے
روپیہ دو ! تو میرے عزیز دوستو ! کیا بہتر نہ تھا کہ تم کہتے کہ
حفاظت عالم کے لیے اپنے دلوں کو اسلام کے حوالے کردو ؟ خدمت
کعبہ' حفظ اسلام' جمع مال' اور اور تمام چیزیں صرف ایک
دل کے مل جانے سے مل جاسکتي ہیں' پس مانگنے والوں کو صرف
دل ہي مانگنا چاہیے -

تمھارے پاس آج ایک ایسي مشتعل چنگاري موجود ہے کہ قرینے
سے ہوا دو تو اس سے ہزاروں آتشکدے روشن کرسکتے ہو - تم آج
مسلمانوں کے اعمال میں تبدیلي کرسکتے ہو' ان کے برگشتہ سروں کو
خدا کے آگے جھکا سکتے ہو' ان کا گم گشتہ اخلاق' ان کا کھویا ہوا علم'
اور ان کي مفقود روح حیات اسلامي کو پھر واپس لاسکتے ہو - پس
میں یہ نہیں کہتا کہ جو کرنا چاہتے ہو نہ کرو' مگر کہتا ہوں کہ

حوبهم امنا - يعبد رنني لا يشركون بي شيأ ' ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون - (۲۴ : ۵۵)

يعني اسلام ' اسكو دلديا عمل دائم كرکے رمبدا ' نبز خوف اور خطرے کی اس زندگی کے بعد انپر طمانينة اور راحت کا ایک ایسا دور طاری کريگا که وه بطمينان الله کی پرستش کرينگے ' کسی کو اُس کا شريک نه گردانيں گے - پهر جو شخص ان تمام احسانات الهی کے بعد بهی الله کے آگے نه جهکے تو بس ايسے هی لوگ نافرمان هيں -

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

اس آيت نے مسلمانوں کے مقصد حيات کو انتهاء وضاحت کے ساتهه ظاهر کرديا هے - يهی ارض الهی کی خلافت هے جس کی نسبت حضرت داؤد کی زبانی کها گيا تها که :

ولقد كتبنا فی "الزبور" من بعد الذكر: ان الارض يرثها عبادي الصالحون - ان فی هذ البلاغ لقوم عابدين ' وما ارسلناك الا رحمة للعالمين - (۲۱ : ۱۰۷)

اور هم کتاب زبور ميں اپنے ذکر کے بعد اپنے اس قانون کو لکهه چکے هيں که همارے وهی بندے زمين کی سلطنت وفرماں روائي کے وارث هونگے ' جو اپنے اعمال ميں نيک هونگے - بيشک اس قانون کے تذکرے ميں عابدين الهی کيليے ايک پيغام بشارت هے ' اور پهريهي هے که هم نے اے پيغمبر! تمهارے ظهور کو تمام عالم کيليے رحمت قرار ديا هے !

غور کيجيے تو کونسي آيت غور کي محتاج نهيں هے ؟ اس آيت ميں زبور کا قول نقل کرکے فرمايا که " اس ميں ان لوگوں کے ليے ايک پيغام بصيرت هے جو عبادت الهی سے فائز المرام هيں " اور پهر اس کے بعد وجود مقدس حضرة ختم المرسلين يا ان کی بعثت کی نسبت فرمايا که " رحمة للعالمين " هے - يعني يه ظهور الهی تمام عالموں کے ليے بلا تفريق اسود وابيض و مشرق و مغرب ' رحمة الهي هے -

اس سے مقصود در اصل امة مرحومه کي تنبيه تهي - " قوم عابدين " سے اسي امت کي طرف اشاره هے - يعني کتاب زبور کا يه فرمان امة مرحومه کے ليے ايک پيغام عبرت و بصيرت هے - اگر وه اعمال حسنه و صالحه اختيار کريں گے ' اور الله کي بخشي هوئي قوتوں کا صحيح استعمال کرينگے (که يهي معني هيں عبادت الهی کے) تو بموجب اس قانون متذکرۂ زبور کے ضرور هے که زمين کي وراثت کے مستحق تهريں گے - اور چونکه ايسا هونا ضرور تها ' اس ليے ظهور اسلام کو رحمة الهي سے تعبير کرکے ظاهر کرديا که يه تمام قوموں کو مفاسد و مظالم سے نجات دلانے والا ' اور انسانوں کے پاؤں کي زنجيرهاے اسر و استبعاد کو کاٹنے والا هے - يه ايک ايسي قوم کے نشو ونما کو اپنے ساتهه رکهتا هے ' جو امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کريگي ' جو اپني تمام قوتوں کو وقف جهاد في سبيل الله کر ديگي ' اور جو دنيا کي چهني هوئي صداقت و عدل پهر آسے واپس دلا ديگي - پس جس طرح تمهارا رب کريم " رب العالمين " هے ' جس کي ربوبيت ميں کسي نسل ' کسی قوم ' اور کسي زبان ' اور کسي زمين کي قيد نهيں ' اسي طرح نه پيغام ظهور هدايت ' اور وجود بشير ونذير بهی " رحمة للعالمين " هے ' که اس کی رحمت عمومي ميں بهي خدا کي ربوبيت کي طرح زمين کے کسی خاص ٹکڑے ' اور انسانوں کی کسی خاص جماعت کی قيد نهوگی ' بلکه يهی هدايت کی حامل و داعی ايک ايسی قوم پيدا کريگا ' جس کے بال همت کے ليے تمام کرۂ ارضی فضاے پرواز ' اور جس کے معرکۂ حق و باطل کے ليے تمام دنيا کارزار جنگ هوگی :

باز بکشا و صفير از شجر طوبی زن !
حيف باشد چو تو مرغے که اسير قفسي !

خدمت کعبه يا خدمت عالم ؟

پس جس قوم کے شرف و اجتبا ' اور جس قوم کے مقاصد علو و ارتفاع کا يه حال هو ' ميں ايک لمحه کے ليے بهی راضی نه هوسکتا که اس کے سامنے اس کے سوا کوئی اور مقصد حيات پيش جاے ' کيونکه جس خدا نے اس کی زندگی کا ايک هی مقصد دے ديا هے ' يقين کرو که وه بهي کبهی اس سے راضی نهيں هو سکتا

خواه کيسے هی دلفريب اور کيسے هي مصلحت آشنا الفاظ آپ زبان پر هوں ' مگر ميں کهونگا که آپ سب کچهه کيجيے ' ليکن خدا را اُس اصل اصول اور اُس حقيقة الحقائق سے نه هٹيے ' جو دعوة اسلامي کي بنياد و اساس ' اور مسلمانوں کي زندگي استقامت حيات کي ايک هي چٹان هے - آپ کسي مکان کهڑکياں بدل ڈاليے که اب موسم کے بدلنے سے هوا کا رخ بدل گيا - آپکو اختيار هے که آپ اُس کا دروازه بهي جنوب سے شمال جانب منتقل کرديں که مصلحت يهي کهتي هے - يه سب کچهه گوارا هوسکتا هے ليکن ميں اس پر تو کبهي راضي نهيں هوسکتا آپ بنياد کي اينٹوں کا مسئله چهيڑ ديں - اور تمام قوتوں کو بجاے استحکام بنياد قديم کے ' ايک تاسيس جديد ميں صرف کريں مسلمانوں کي زندگي کي بنياد خدمت کعبه نهيں بلکه خدمت عالم هے ' اور وه دنيا کی جب هي خدمت کرسکتے هيں ' جبکه پہلے خود اپنے نفس و قلب کي خدمت کراليں ' **اور يه ممکن نهيں جب تک که موجوده حس مصائب کي بنا پر انهيں اسوۂ ابراهيمي و محمدي (عليهما الصلوة و السلام) کي پيروی ميں فنا هوجانے ' اور مٹ جانے کي دعوت نه دی جاے -**

مصلحت

ايک عالم منجمله عوالم عمليات جديده کے " عالم مصلحت " کا بهي هے -

ميں اس کا منکر نهيں - اس کے ليے بهي قران کريم نے همارے آگے بهت سے اسوه هاے جليلۂ نبويه پيش کيے هيں ' اور ان کے ذکر کا يه موقع نهيں ' ليکن افسوس که ميں " مصلحت " کے عفريت مهيب کي اُن لاتعد ولا تحصی قوتوں کا قائل نهيں هوں ' جو حقيقة الهيه شکست کها جائے - ميں تسليم کرتا هوں که ايک بهت بڑي چيز ' جس کي هم ميں کمي هے ' تنظيمات عمل (ارگنائزيشن) هے ' اور اسکے ليے صرف اتنا هی کافی هے که ايک مقصد مشترک سامنے هو ' اور سب ميں اس کے نام سے ايک رشته باهمی قائم هوجائے - ميں يه بهي جانتا هوں که مقصد کی ... دماغ هے نه که صفحات مقاصد انجمن - تاهم مشکل يه هے که جو راه اختيار کی گئی هے ' وه يا تو اصل مطلوب و مقصود تک پهنچنے والی هی نهيں هے ' اور يا پهنچنے والی هے تو اس قدر پيچ وخم ... بعد ' که اتنا وقت همارے پاس نهيں هے -

پهر آپ مقراض مصلحت کو شاخوں کي کانٹ چهانٹ ميں استعمال فرمائيے ' جڑ پر هاتهه کيوں ڈالتے هيں ؟

یہی سبب ہے کہ حضرۃ داعی اسلام علیہ الصلوۃ و السلام کو خاتم النبیین "فرمایا" اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آمۃ مرحومہ کی ہدایت کیلیے آئمۂ کرام اور مجددین عظام مامور ہوے ' مگر دروازۂ [نبو]ت کا سد باب ہوگیا - اُن تمام احادیث صحیحہ کا تفحص کرو' [ج]ن میں مجددین اسلام کے ظہور کی اطلاع دی گئی ہے ' اور [ا]س حدیث مشہور کو پڑھو' جس میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ [کو] " محدث " کے لقب سے یاد فرمایا ہے - ان سب سے نتیجہ [یہ]ی نکلتا ہے کہ اُمۃ مرحومہ کی اصلاح کیلیے " تاسیس " کا اب [س]د باب ہے ' اور صرف " تجدید و احیاء " کا سلسلہ باز رکھا گیا ہے - ([ا]ن اللہ تعالی یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مئۃ سنۃ ' من [یجد]د لہا دینہا)

پس آج بھی ہم کو اپنے ہر عمل میں صرف تجدید احکام شریعت ' اور احیاء سنت سلف صالح کی ضرورت ہے - ہم کو اپنے تمام کاموں میں چاہیے کہ گذشتہ اصولوں کو زندہ کریں ' اور اپنے اعمال حسنہ کے مٹے ہوے نشانوں کو اُبھاریں - ہم کو نئے مقصدوں کی ضرورت نہیں ' ہم کو نئی صداؤں کی احتیاج نہیں ' ہم کو آگے نہیں بڑھنا ہے ' بلکہ پیچھے ہٹنا ہے - ہمارے سامنے صاحب خلق عظیم کا اُسوۂ حسنہ موجود ہے - ہم اہل بیت نبوۃ مطہرہ اور صحابۂ کرام کے اعمال کو دیکھہ سکتے ہیں ' ہمارے پاس سلف صالح کے اعمال کی سراغ رسانی کے وسائل موجود ہیں - ہمارے پاس قران حکیم اپنی ہیئۃ و حقیقۃ اولی میں موجود ہے ' جبکہ اس کی آیتیں بطحا و یثرب کے ریگستانوں میں اسرار الہی سے پردے اٹھا رہی تھیں ' اور دنیا کو انسانیۃ اعلی کے اصولوں کا سبق دے رہی تھیں - پھر کیا ہے کہ ہم نئے مقصدوں کے متلاشی ہوں ؟ اور کیوں نئے اصولوں کی دعوت کی طرف ہمیں بلایا جاے ؟ نئے ولولوں اور نئے تماشوں کا بھی ہم نے تجربہ کرلیا - اب ہم اُکتا گئے ہیں ' اور اور زیادہ تجربے کی ہم میں سکت نہیں - ہمیں چھوڑ دو' تاکہ اپنی قدیمی وحشت کی ایک ادنے ادا پر ' تمہاری نئی دلفریبیوں کو قربان کرڈالیں :

من و بیدل حریف سعی بیجا نیستم زاہد !
تو و قطع منازلہا ' من و یک لغزش پاے

تشریح مزید

مثلاً آج کتنے ہیں جو یورپ کے جماعتی اصول کار کی تقلید میں صرف انجمنوں کے قائم کرنے ' کانفرنسوں کی تحریک کرنے ' اور انکے لنبے لنبے اصول و قواعد کے نظام لکھنے میں بڑی بڑی دواتوں کو سیاہی سے خالی کر دیتے ہیں ' لیکن کسی ایک شخص کو بھی یاد آتا ہے کہ خود ہمارے پاس جو قدرتی اجتماع کا سامان موجود ہے ' سب سے پہلے ' اُسی کو زندہ کریں ؟ ہم اگر مسلمان ہوں تو ہمارے لیے دن میں پانچ مرتبہ مسجد میں جمع ہونا ضروری ہے - مسجد ہی ہمارے لیے سب کچھہ تھی - اس کا صحن ہمارا پارلیمنٹ ہاوس تھا ' اسی کے محرابوں کے نیچے ہماری کانفرنسیں منعقد ہوتی تھیں - یورپ کی کانفرنسیں سال میں ایک مرتبہ یا دو بار ہوتی ہیں ' مگر ہماری کانفرنس کا اجلاس ہر آٹھویں دن جمعہ کا یوم عید تھا - اوروں کو انجمنیں قائم کرنی چاہئیں - اور انکے عہدہ داروں کی تلاش میں اپنے رہنماؤں کی منت کرنی چاہیے ' مگر ہمیں اسکی کیا ضرورت ہے کہ دن میں پانچ مرتبہ ہماری ہر مسجد انجمن ہے ' اور اسکا امام انجمن کا سکریٹری - پھر کیوں نہ ہم نئے اجتماعات کی تاسیس سے پہلے اسی اجتماع کی تجدید کریں ؟

اسی طرح ہمارا سالانہ اجتماع جو وادی منا و عرفات اور جبل فاران کی گھاٹیوں میں منعقد ہوتا ہے ' جو اُس ظہور کو یاد دلاتا ہے ' جبکہ خداوند سعیر اسکی چوٹیوں پر سے ایک ہاتھہ میں اعلان ہدایت کی کتاب ' اور ایک ہاتھہ میں قیام عدل کی تلوار لیکر چمکا تھا ' کیا ہمارے لیے ایک تمام عالم کا بین المللی اجتماع اعظم نہیں ہے ؟ پھر ہمیں تجدید کی ضرورت ہے یا تاسیس کی ؟

یہ تو ایک مثال تھی - اسی طرح ' اپنے اعمال کی ہر شاخ کو دیکھو -

با قاعدہ انجمنیں

آج ہمیں انجمنوں اور با قاعدہ جماعتوں سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا - ہمارے قدیمی دعوۃ و تبلیغ کے سلسلے کو زندہ ہونا چاہیے ' جبکہ ہر مسلمان کا وجود ایک انجمن تھا ' اور ہر آواز اپنے اندر ایک مشن رکھتی تھی - جبکہ اسلام وادی حجاز میں ظاہر ہوا ' اور چین و ہند اور جاوا و سماٹرا میں اسکے پرستار پیدا ہوے تو کونسی انجمن تھی ' اور کون اسکا پریسیڈنٹ اور سکریٹری تھا ؟ یہ کیا تھا کہ ایک عرب تاجر تجارت کا مال لیکر سماٹرا میں جاتا ہے ' اور ایک پورے مشن کا کام انجام دیتا ہے ؟

ہم کو بدستور اپنے کاموں میں سرگرم رہنا چاہیے ہم اگر تاجر ہیں تو تجارت کرینگے ' اگر معلم ہیں تو درس دینگے - لیکن جب پانچ وقت مسجدوں میں جمع ہونگے تو ہماری انجمن منعقد ہوگی ' اور سرگرم تقریروں کی جگہ ہمارے اندر سے آتش الہی کی چنگاریاں نکلکر ایک دوسرے کے دلوں سے ٹکرائیں گی -

ہم کو ہمیشہ اپنے کاموں کیلیے روپیہ کی تلاش ہوتی ہے ' اور اسکے لیے فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتے ہیں ' یہ بھی وہی راہ " تاسیس " ہے - حالانکہ فریضۂ زکواۃ کا ایک قدیمی حکم ہمارے پاس موجود ہے ' اگر تاسیس کو چھوڑ کر تجدید کریں ' تو ہمارے پاس کڑوروں روپے کا ایک بیت المال ہر وقت موجود رہے -

بڑی بد نصیبی یہ ہے کہ ہم جب کبھی کسی کام کے لیے اُٹھتے ہیں تو ہمارا منتہاء فکر اُس سطح سے بلند نہیں ہوتا جو برسوں سے ہمارے سامنے ہے - وہی عام انجمنوں کے قواعد ' وہی ان کے نظام ' وہی ان کے عہدہ داروں کی کشمکش کی رسم عام جو ہر شخص کے سامنے موجود ہے ' سامنے آجاتی ہے ' اور کبھی کوشش نہیں کرتے کہ رسم عام سے الگ ہوکر اپنی کوئی راہ پیدا کریں ' مرحوم (نظیری) کو اپنے زمانے کی شکایت تھی :

خلاف رسم دریں عہد فرق عادت داں
کہ کارہاے چنیں از شمار بوالعجبی ست !

اصل راز اسمیں یہ مضمر ہے کہ اس طریق کو اختیار کرے تو کون کرے ؟ آجکل بالعموم جو لوگ ارباب عمل و موسسین دعوۃ ہیں ' اگر وہ احیاء و تجدید اعمال اسلامیہ کیلیے اُٹھیں تو پہلی مصیبت اُنہیں یہ پیش آئے کہ خود اپنے آپ کو اُس دعوت کا مخاطب بنانا پڑے ' اور بھلا اس دور تمدن و تہذیب میں اس وحشت و ہمجیت کے لیے کون طیار ہوسکتا ہے ؟

خلاصۂ مباحث گذشتہ

اب بہتر ہوگا کہ "حزب اللہ " کے مقاصد اور طریق عمل کو پیش کرنے سے پہلے دفعہ وار اپنے خیالات کو بطور خلاصۂ بحث کے پیش کردوں ' تاکہ بیک نظر سامنے آجائیں ' اور ارباب فکر کو غلط فہمیوں سے دو چار نہ ہونا پڑے :

(۱) مسلمانوں کے مساعی و مجاہدات کا نصب العین حفظ کعبہ نہیں بلکہ حفظ عالم ہے ' اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ وہ اپنے اعمال و افعال میں ایک آخری تبدیلی کرکے ' احکام الہی پر عمل پیرا ہوکے ' اپنے قلوب و نفوس کا تزکیہ کرکے ' اپنے وجود کو اللہ اور اس کے دین مبین کے حوالے کر کے ' اپنے تئیں اسوۂ حسنۂ ابراہیمی و محمدی (علیہما السلام) کا پیرو بنائیں ' امر بالمعروف ' نہی عن المنکر ' دعوۃ الی الحق ' قیام صلوۃ ' ایتاء زکواۃ ' اور جمیع

اسی میں تمام قوتیں صرف نہ کرڈالو' اور اصلی راہ فوز و فلاح کو بھی تلاش کرو -

میں جو کچھہ کہہ رہا ہوں' ممکن ہے کہ ابھی لوگ نہ سمجھیں' اور بہت ممکن ہے کہ بہت سی جلد باز و بے خبر طبیعتیں غلط فہمیوں اور شبہات و وساوس کی شکار ہوں - لیکن الحمد للہ کہ وہ وقت دور نہیں' جب لوگ سمجھیں گے' اور جو آواز آج میرے منہ سے نکل رہی ہے' اطراف عالم اسلامی سے اس کی صدائیں اٹھیں گی - بشرطیکہ ہمارے لیے گرکر ابھرنا ابھی باقی ہے' اور بشرطیکہ اٹھانے والے کا ہاتھہ بڑھ چکا ہے ! و اللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم -

تاسیس یا تجدید ؟

جس شے کو میں مسلمانوں کا فراموش کردہ مقصد حیات سمجھتا ہوں' اور جس بھولی ہوئی بات کو از سر نو یاد دلا دینے کے لیے بے قرار ہوں' مجھے الزام نہ دیجیے اگر میں اسے بار بار دہراؤں - لیکن میں ایک حد تک دہرا چکا اور زندگی رہی تو ہزاروں مرتبہ دہراؤنگا - لیکن اب ختم مقالہ سے پہلے چاہتا ہوں کہ ایک دقیق مگر اصل اصول کی طرف اشارہ کردوں - اس وقت سرسری اشارے پر قناعت کرونگا' مگر آیندہ بصورت مستقل اسکی تفصیل ضروری -

منجملہ اُن عظیم ترین اختلافات کے' جو مجھہ میں اور کارفرمایان عمل میں ہے' ایک اصولی اختلاف یہ ہے کہ وہ آج جب کبھی کسی کام کے لیے اٹھتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ راہ "تاسیس" اختیار کریں' اور میں اللہ کی بخشی ہوئی بصیرت کی بنا پر مسلمانوں کے لیے اُن کے اعمال ملی میں سے کسی شاخ کے لیے بھی "تاسیس" کی ضرورت نہیں سمجھتا' بلکہ صرف "تجدید" کی - اور اس بارے میں الحمد للہ' اس درجہ متعصب و متقشف ہوں کہ ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی راے میں متزلزل نہیں ہوسکتا -

"تاسیس" کے معنی ہیں کسی کام کی از سر نو بنیاد رکھنی' اور "تجدید" کہتے ہیں کسی پیشتر سے موجود شے کو دوبارہ زندہ کرنے' اور اس کی گم گشتہ رونق و حیات کے واپس لانے کو -

کسی زمین پر ایک نئی عمارت کی بنیاد رکھیے تو یہ "تاسیس" ہے' لیکن اگر ایک عمدہ عمارت پیشتر سے موجود ہے' اور امتداد زمانہ و غفلت نگرانی کی وجہ سے ویران ہوگئی ہے - آپ اسکی شکست و ریخت کردیں' اور جو اینٹ جس جگہ سے نکل گئی ہے' پھر وہیں جمادیں' تو یہ "تجدید" ہوگی -

میرا عقیدہ ہے کہ آج حیات ملت و حصول عظمت ملی کے لیے مسلمانوں کو اپنے اعمال کی کسی شاخ میں بھی "تاسیس" کی ضرورت نہیں' بلکہ صرف "تجدید" کی ضرورت ہے کہ جن اصولوں کو ہم نے بھلا دیا ہے' ان کو دوبارہ زندہ کریں' اور جس متاع کو حاصل کرکے گم کردیا ہے' اس کے سراغ میں پھر نکلیں - ہمارا جیب و دامن آج کی طرح ہمیشہ خالی نہ تھا - اگر آج اوروں کے پاس لعل و جواہر ہیں' تو ہمارے پاس بھی اس کی کانیں تھیں - آج اگر ہم مفلس ہیں تو دوسروں کے لعل و جواہر کو نظر حسرت و طمع سے دیکھنے کی ضرورت نہیں' ہم کو اپنی گم کردہ کانوں کے سراغ میں نکلنا چاہیے' جن کی دولت لازوال تھی اور ہمیشہ لازوال رہیگی -

روشنی کے تم بھی متلاشی ہو اور میں بھی - اس لحاظ سے ہم دونوں کا مطلوب و مقصود ایک ہی ہے - لیکن پھر مجھہ میں اور تم میں اختلاف حال کا ایک سمندر حائل ہے - تم دوڑتے ہو' تا غیروں کے تمتماتے ہوے چراغوں سے اپنا چراغ روشن کرو' یا لکڑی چنتے ہو' تاکہ انہیں جلاکر ایک نئی انگیٹھی مشتعل کرو' لیکن میں روتا ہوں کہ پادشاہ کے لڑکے کے لیے کسی سوداگر کی الماری پر للچائی ہوئی نظر ڈالنا مناسب نہیں - میں پوچھتا ہوں کہ وہ تمہاری شمع کیا ہوئی' جسکی روشنی سے تمہارے گھر کا کونہ کونہ منور تھا ؟ دوسروں کے ہاں کیوں جاتے ہو؟ لکڑیاں چن کر نئی آگ کیوں سلگانا چاہتے ہو؟ اسی شمع کو کیوں روشن نہیں کرتے ؟ یہ کیسی بد بختی ہے کہ جن کے پاس کافوری شمعیں موجود ہوں' وہ کسی کے جھونپڑے کے دیا کو نظر حسرت سے دیکھیں ؟

اللہ نور السماوات والارض' مثل نورہ کمشکوة فیہا مصباح' المصباح فی زجاجة' الزجاجة کانہا کوکب دری یوقد من شجرة مبارکة زیتونة لا شرقیة ولا غربیة' یکاد زیتہا یضیء ولو لم تمسسہ نار' نور علی نور' یہدی اللہ لنورہ من یشاء' ویضرب اللہ الامثال للناس' واللہ بکل شيء علیم - (۲۴ : ۳۶)

"اللہ ہی کے نور سے آسمان اور زمین کی روشنی ہے - اسکے نور کی مثال ایسی سمجھو' جیسے ایک طاق ہے' طاق میں ایک چراغ' اور چراغ ایک بلور کی قندیل میں' قندیل اسقدر شفاف ہے' گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک درخشندہ ستارہ - پھر اس چراغ کی روشنی ایک ایسے شجر مبارکۂ زیتونی کے تیل سے ہے' جو نہ مغربی ہے اور نہ مشرقی - اسکے تیل میں یہ ایک عجیب خاصیت ہے کہ اپنے مشتعل ہونے میں وہ آگ کا محتاج نہیں - آگ اسے نہ بھی چھوئے تاہم وہ آپ سے آپ جل اٹھے گا - اس کے نور کا حال کیا کہا جائے کہ وہ تو نور علی نور ہے - اور اللہ کے ہاتھہ میں ہے کہ وہ جس کو چاہے اپنے اِس نور کی طرف ہدایت بخشدے - یہ چراغ کا بیان در اصل ایک مثال تھی' اور اللہ لوگوں کے سمجھنے کیلیے مثالیں بیان کرتا ہے' اور وہ ہر شے کی حالت سے واقف ہے"

اسلام ایک آخری دین الہی تھا' جس نے نہ صرف احکام شریعت ہی میں' بلکہ حیات قومی کی ہر شاخ میں ہم کو سب سے آخر اور سب سے بہتر اصول دیدیے' اور دنیا خواہ کتنی ہی بدل جائے' لیکن آزما لیا جا سکتا ہے کہ اُن اصولوں کی صداقت کو بدلنے کی ضرورت نہیں - اُسکا اعلان عام تھا :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا - (۵ : ۵)

آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین الہی کو کامل کردیا' اپنی نعمتیں تم پر تمام کردیں' اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا کہ وہ انسان کے فلاح کونین کے لیے کامل ترین شریعہ الہیہ ہے -

"تکمیل دین" اور "اتمام نعمت" کی اگر تشریح کروں تو دفتر کے دفتر مطلوب' اور لوگ اتنی ہی تمہید سے نالاں اور حرف مقصد کیلیے بیقرار: و خلق الانسان من عجل - تکمیل دین کے لیے ضروری تھا کہ ہمیشہ کے لیے اسکے پیرو اپنی تمام اصولی ضروریات میں مستغنی اور بے پروا ہو جائیں' اور انکو کسی نئی تلاش اور نئے اصولوں کی جستجو کی ضرورت باقی نہ رہے - پھر "اتمام نعمت" کا لفظ کہکر بتا دیا کہ جو اصول انہیں دیے گئے ہیں' وہ چونکہ آخری ہیں' اس لیے اعلی ترین بھی ہیں' اور اب انکے پاس زر و جواہر کی کانیں مہیا ہوگئی ہیں' پس انکو اوروں کے خزف ریزوں پر للچانے کی ضرورت نہ رہی -

رکھتا بلکہ بمرور زمانہ اور بہ اسباب متوارث قد و قامت میں بیرونی زیادات سے بڑھتا رہتا ہے -

اسقدر تمہید کے بعد ہم اصل مضمون پر نظر ڈالتے ہیں :

حیات کی تعریف

یہ زندہ ہے یا مردہ ؟

یہ وہ سوال ہے جو ہم کسی چیز کو زمین پر پڑا دیکھکر اپنے ساتھی سے کرتے ہیں - اس سوال کے ساتھہ جو فعل ہم سے سرزد ہوتا ہے ' وہ اوس چیز کا ہلانا ہوتا ہے ' اور جب ہم اوسکے اعضاء میں کوئی حرکت نہیں پاتے تو فوراً اُسے مردہ کہہ اوٹھتے ہیں -

یہ خیال عوام پر اسقدر حاوی ہے کہ وہ حیات اور حرکت کو لازم و ملزوم تصور کرتے ہیں -

لیکن غائر نظر کے بعد ہمکو اسکی غلطی صاف معلوم ہو جاتی ہے - اگر حرکت ہی حیات کی پہچان ہے ' تو پھر دریا میں بھی حباب ہے ' کیونکہ اوس میں بھی حرکت نمایاں ہے - ہوا میں بھی حیات ہے کیونکہ اوسکی حرکت کا احساس ہمکو ہر گھڑی اور ہر لمحہ ہوتا ہے - پس اس سے ثابت ہوا کہ حرکت کوئی معیار حیات نہیں ہوسکتی - ہم کو تو ایسی تعریف چاہیے ' جو حوادث عالم کے ہر طبقۂ اجسام ذی حیات پر جامع و حاوی ہو -

انسان چونکہ درجے میں سب سے بلند ہے ' اسلیے ہم حیات کی تعریف اون حالات کو دیکھتے ہوے تلاش کرتے ہیں جو اوسی سے متعلق ہیں - یہ تعریف تمام دوسرے درجات پر بھی جامع ہوگی - انسان میں عقل اور جسم ' دو متغائر چیزیں پائی جاتی ہیں ' اور ہم انہی سے حیات کی تعریف بناتے ہیں - عقل کی جان استدلال ہے ' اور جسم کی نشوونما ' اور یہی وہ چیزیں ہیں ' جن میں ہم حیات کی تعریف تلاش کرتے ہوے روانہ ہوتے ہیں -

اس سفر میں پہلی بات جو ہم ان دونوں پر صادق پاتے ہیں ' وہ یہ ہے کہ دونوں تغیرات کے طریقے ہیں - بغیر تغیر کے غذا خون نہیں بن سکتی ' اور نہ خون ریشہ - اسی طرح بغیر تغیر کے کسی خیال سے بھی کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا - غذا سے خون بننا اور خون سے ریشہ کی تولید ' یہ تو ایک صاف بات ہے ' لیکن کسی نتیجہ کے لیے خیالات میں تغیرات کا ہونا اولاً کسیقدر عجیب سا معلوم ہوتا ہے ' مگر ہم مثال میں اسکو واضح کردیتے ہیں -

آپکے سامنے ایک شے پڑی ہے - آپکو اوسکی ماہیت اور خواص معلوم کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے ' آپ اوسکو وزن کرتے ہیں ' سکی سختی نرمی معلوم کرتے ہیں - رنگت دیکھتے ہیں ' مزہ چکھتے ہیں ' اور اسی طرح اُسکے دوسرے خواص بھی یکے بعد دیگرے معلوم کرتے جاتے ہیں - اسطرح آپ کے پاس معلومات کا ایک ذخیرہ جمع ہوجاتا ہے اور آپ اُن سے نتائج مستنبط کرتے ہیں -

ظاہر ہے کہ اگر خیالات میں تغیر واقع نہوتا رہتا تو اسقدر معلومات بھی حاصل نہوتیں - کہا جائیگا کہ ایسے تغیرات ہم غیر ذی حیات مادہ میں بھی پاتے ہیں ' جو ہمیشہ حرارت میں ' رنگ میں ' وزن و قد و قامت میں گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں لیکن ذرا سے غور کے بعد معلوم ہوجائیگا کہ جن تغیرات کو ہم ذی حیات مادہ سے متعلق کر رہے ہیں وہ ان تغیرات سے بالکل مختلف ہیں - ہمارے ذی حیات مادہ کے تغیرات مسلسل ہیں - غذا سے لیکر اُسکے ریشہ بننے تک جس قدر تغیرات پیش آتے ہیں ' وہ سب مسلسل ہیں - چبانا ' نگلنا ' معدہ کی رطوبت میں حل ہونا ' جگر کے عروق سے ملکر صاف ہونا ' اور پھر خون بنکر ریشہ بننا ' یہ سب ایک سلسلہ میں بندھے ہیں - یہی حال استدلال کا ہے اور ہماری اوپر کی لکھی ہوئی مثال یہاں بھی صادق آتی ہے -

مگر ذی حیات مادہ کے تغیرات صرف مسلسل ہی نہیں ہیں بلکہ سلسلہ در سلسلہ ہیں - مثلاً معدہ دوران ہضم میں نگلی ہوئی غذا کے ساتھہ مصروف کار ہے ' یعنی رطوبت پیدا ہو رہی ہے ' اور غذا اوسمیں حل ہوتی جاتی ہے - یہاں معدہ تو اپنے کام میں مصروف ہے ' اور وہاں امعا اپنے کام میں - یہاں غذا ہضم ہو رہی ہے ' وہاں پہلی ہضم شدہ غذا خون بنکر ریشوں میں تبدیل ہورہی ہے - غرضکہ صرف ایک ہی سلسلہ نہیں چل رہا ' بلکہ اور بھی سلسلے جاری ہیں -

یہی حال استدلال حالت کا ہے - صرف ایک ہی سلسلۂ خیالات نہیں ہے بلکہ اور بھی سلسلے جاری ہیں - اسکی ادنی مثال کتب بینی میں ملتی ہے - کتاب پڑھ رہے ہیں ' اور مطلب سمجھتے جارہے ہیں - بحث کی برائی بھلائی بھی خیال میں آرہی ہے ' اور اسکے متعلق دوسرے مصنفین کی رایوں کا بھی لحاظ ہو رہا ہے - گویا کئی سلسلے ایک ساتھہ جاری ہیں - پڑھنا ' مطلب کا سمجھنا ' تنقید کرنا ' دوسرے مصنفین کی رایوں کا موقع بموقع لحاظ رکھنا وغیرہ وغیرہ -

انہی دونوں پیش نظر امور پر زیادہ غور کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تغیرات نہ تو مکرر ہوتے ہیں ' اور نہ یکساں ' بلکہ نہایت مختلف ' اور بلا لحاظ تقدم و تاخر - اپنے ہی نفس کی حالت دوران غور و خوض و استدلال میں دیکھیے ' کیا ہوتی ہے ؟ بار بار ایک ہی سی حالت محسوس نہیں ہوتی بلکہ ہر وقت نئی - مجھکو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ بھی کبھی کیفیت حس نفس ' ایک ہی بات پر ' مختلف اوقات میں غور کرتے ہوے مکرر یا یکساں رہی ہو - لیکن غیر ذی حیات اشیاء میں جسقدر بھی افعال واقع ہوتے ہیں ' وہ یکساں اور مکرر ہوتے ہیں - طبعی ' کیمیاوی ' کہربائی ' مقناطیسی ' دخانی وغیرہ بے شمار افعال اوسی ایک ہی حالت اور کیفیت کے ہمیشہ صادر ہوتے ہیں ' جو انکو آپسمیں متمیز کرتی ہے -

یہیں ہم کو ذی حیات اور غیر ذی حیات اشیاء میں ایک نمایاں فرق ملتا ہے - یہ فرق اوسوقت اور بھی نمایاں ہوجاتا ہے جب ہم مختلف تغیرات کو باہم متصل دیکھتے ہیں ' یہ تغیرات گو کیسے ہی مختلف ہوں ' مگر ایک دوسرے کے ساتھہ کچھہ اسطرح بندھے ہوے ہیں کہ ایک کے روکدینے سے دوسرے بہت سے رک جاتے ہیں - مثلاً سانس لینا روکدیا جاے تو دوران خون مع اپنے بہت سے ہمرکاب افعال کے بند ہوجاتا ہے - رنج و غم اور جوش و اشتیاق کا غلبہ ' بھوک پیاس کسطرح دور کردیتا ہے ؟ دماغ دل ' گردہ ' سب پر انکا اثر پڑتا ہے - حافظہ پر زور ڈالیے معاً آپ کو بہت سے واقعات یاد آجائینگے -

اسطرح حیات سلسلہ در سلسلہ لیکن مختلف تغیرات کے ایک مجموعہ کا نام ہے -

توضیح مزید

لیکن یہ تعریف بھی جامع نہوگی جب تک ہم ان تغیرات کی کوئی حد نہ مقرر کر دیں - ہمکو بہت نہیں تو کچھہ ایسے سلسلہ ہاے تغیرات ملینگے جو مختلف بھی ہیں اور سلسلہ در سلسلہ بھی - مثلاً برف کا پہاڑ جو ایسے تمام تغیرات کا اظہار

مذاکرۂ علمیہ

مقاصد حقیقیۂ اسلامیہ کی تجدید کریں ' اور اس طرح پھر اپنے تئیں اس فرمان الہی کا مستحق بنادیں کہ " الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ ' و اتوا الزکوۃ ' و امروا بالمعروف ' ونہوا عن المنکر - اگر انہوں نے ایسا کیا تو پھر زمین کی وراثت اور دین الہی کی فتح قطعی ھے ' کیونکہ انکی گذشتہ عظمت و فتح یابی انھیں اعمال پر مشروط تھی : وکان وعداً مفعولا -

(۲) پس محض روپیہ کا جمع کرنا ' اور خدمت کعبہ کے نام سے کسي انجمن کا قائم ھونا گو مفید ھے ' لیکن چونکہ محض اس سے مسلمانوں کے اندر کوئي انقلاب و تبدیلي پیدا نہیں ھوسکتي ' اور خدمت کعبہ کوئي اصل نصب العین نہیں ' اسلیے وہ کافي نہیں -

(۳) انجمن خدام کعبہ اگر مقاصد بالا کو اپنے اندر شامل بھي کرنا چاھے تو نہیں کرسکتي - اسکے دو سبب ھیں :

(الف) انجمن کا مقصد اصلي کسي اسلامي خدمت کے لیے روپیہ جمع کرنا ھے ' اور روپیہ جب ھي جمع ھوسکتا ھے ' جبکہ ایک بہت بڑي اور وسیع جماعت اسمیں شامل ھو - پس اگر انجمن کے شرائط ممبري میں کوئي قید سخت پابندي احکام اسلامي یا انقلاب زندگي کي ھوئي ' تو ظاھر ھے کہ بہت تھوڑے لوگ اس میں پورے اتر سکیں گے ' اور ایسا ھونا لازمي و ناگزیر - اور پھر ایسي حالت میں اس کا مقصد عظیمہ فوت ھوجائیگا -

(ب) مسلمانوں کے اندر تبدیلي پیدا کرنے اور ان کے اندر مجاھدانہ و جانفروشانہ ولولۂ اسلامي کی تجدید کے لیے محض کسي انجمن کا قیام اور صداؤں کا بلند کرنا بیکار ھے ' جب تک ایک جماعت اپنا عملي نمونہ پیش نہ کرے ' اور ایک اجتماعي اضطراب عمل ' اور شعلہ افروزانہ جوش کار ' دنیا نہ دیکھے ' اور بوجوہ و اسباب معلومہ انجمن خدام کعبہ میں یہ ممکن نہیں - اور اسکي تشریح غیر ضروري -

(۴) پس انجمن خدام کعبہ کو قائم ھونا چاھیے ' اور پورے زور اور قوت کے ساتھہ کہ اس طرح ایک قوت روپیہ فراھم کرنے والي اور خدمت حرمین الشریفین کا ولولہ تازہ کرنے والي بہم ھوجائیگی ' لیکن خدمت کعبہ کو اصلي مقصود و نصب العین کہکر قوم کي ھمتوں کو پست نہیں کرنا چاھیے ' اور اسلام کے مقررہ اور اعلان کردہ نصب العین حقیقي کو صدمہ پہنچانا نہیں چاھیے - اور یہ تصریح کہنا چاھیے کہ اصل شے اعمال میں تبدیلي اور اپني قوتوں کو وقف جہاد فی سبیل اللہ کرنا ھے -

(۵) جب یہ مراتب سامنے آگئے ' تو ان سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ھے کہ اصل کار ابھی باقي ' اور منزل مقصود کا نشان بدستور ناپید ھے -

(۶) اس کے لیے ضرورت ھے ایک ایسی جماعت کی ' جو مقاصد مذکورۂ بالا کو اپنا مقصد عمل بنائے - اور ھم سب کو انتہائي سعی کرني چاھیے کہ اللہ تعالے ھمیں اس کي توفیق دے - جماعت " حزب اللہ " سے مقصود صرف یہی ھے - اور انشاء اللہ العزیز کسي آئندہ نمبر میں اسکے تمام اغراض کی تشریح آپ ملاحظہ فرما لیں گے -

فلسفۂ حیات و ممات

از : مسٹر مسعود احمد عباسي

(۱)

تمہید

مادہ

آپ کے سامنے ھزارھا چیزیں ھیں - شکلیں بھي ان کي مختلف ھیں اور رنگ بھي ان کے مختلف - کوئي زھر ھے تو کوئي تریاق غور کیجیے ' ان میں کونسي بات مشترک ھے ؟

غور کرنے والے کہینگے کہ وزن میں اگرچہ کوئي شے ھلکي ا بھاري ھے لیکن وزن سے خالي کوئي نہیں -

مگر ھم کو روزانہ روشني اور تاریکی ' گرمي اور سردي سے واسطہ پڑتا ھے - کیا ان میں بھي وزن ھے ؟ کیا روشني میں کسي شے کا وزن اور ھوتا ھے اور تاریکي میں اور ؟ کیا حرارت پاکر کسي چیز کا وزن سردي کي حالت سے بڑھہ یا گھٹ جاتا ھے ؟

ان سب سوالوں کا جواب ھمکو نفي میں ملتا ھے ' اور ھم وزن دار شیاء کو مادي اور بے وزن اشیاء کو غیر مادي کہتے ھیں - لہذا ھر وہ چیز جس میں وزن ھے ' مادہ ھے -

یہاں سوال پیدا ھوتا ھے کہ وزن خود کیا شے ھے ؟ حقیقۃً یہ کوئی چیز نہیں ' بلکہ جس طرح اسکولوں کي رسن کشي میں ایک جماعت دوسري جماعت کے مقابلہ میں زور کرتي ھے اور اوسوقت ھر فرد کو قوۃ کشش کا احساس ھوتا ھے ' تھیک اسي طرح ھمکو کسي شے کے اوٹھاتے ھوے ایسي ھي کسي قوۃ کا احساس ھوتا ھے - یہاں ایک جماعت کي بجاے زمین ھے اور دوسري جماعت کي جگہ ھم خود - رسے کي جگہ وہ شے ھے جسکو ھم اوتھاتے ھیں اور وزن ایک کشش ھے ' جو زمین کي کشش کے خلاف عمل کرنے سے ' ھمکو محسوس ھوتي ھے -

مادہ کے اقسام

تجرب اور مشاھدات بتاتے ھیں کہ موجودات عالم کے دو درجے یعني نباتات اور حیوانات ' تغذیہ اور تنمیہ کے لیے ایک اندروني نظام رکھتے ھیں ' اور جب تک یہ نظام قائم رھتا ھے ' انکي سرسبزي اور شادابي بھي قائم رھتی ھے - کسی درخت کي چھال کے نیچے کا حصہ ' جسکے ذریعہ پیے ھوے عروق واپس ھوتے ھیں ' کات ڈالیے اور پھر دیکھیے کہ ساري شادابي کسقدر جلد غائب ھوجاتي ھے ؟

لیکن پتھر کو دور کردینے کے بعد بھي آپ چمک دمک میں کوئي تبدیلي دکھا سکتے ھیں ؟ نہیں کبھي نہیں - یہیں ھمکو دو قسم کے مادوں کا پتہ چلتا ھے : ایک ذي حیات ' دوسرا غیر ذي حیات -

ذي حیات مادہ وہ ھے ' جو پرورش کے لیے کوئي اندروني نظام رکھتا ھے ' اور غیر ذي حیات وہ ھے ' جو ایسا کوئي نظام نہیں

شئون عثمانیه

موتمر مالي

تاوان جنگ

قاریین کرام کو یاد هوگا موتمر السلم (پیس کانفرنس) میں
ے هوا تھا که تاوان جنگ کے مسئله پر اس موتمر مالي میں
ر کیا جائیگا ' جو دیون عثمانیه کے لیے پیرس میں منعقد هوگي -
فاء بلقان کو اس موتمر میں شرکت اور نه صرف شرکت
ہ بولنے کا حق بھی دیا گیا تھا -

اس مسئله میں نفس استحقاق کے علاوہ ایک اهم نقطه
ث یه بھی ھے که کہاں سے دیا جائے ؟ حلفاء اسکے متعلق دو
جوازیں پیش کرتے هیں - ایک یه که یه رقم جنگی کے اس دین
عدمي اضافے سے ادا کیجائے جو دول نے اصلاح مقدونیه کے لیے
صور کیا تھا - دوسرے یه که اس ضرورت سے سلطنت عثمانیه ۱۶ ·
لین پونڈ قرض کرلے ' اور اس قرض کی ضمانت میں یه اضافه
عول کردیا جاے - مجوزہ موتمر مالی کے جلسے پیرس میں هو رهے
س - ۲۵ - جون کے جلسے میں جبل اسود کے وکیل نے تاوان جنگ
ایک تحریر پڑھي ' اس تحریر میں ان ضروریات پر بہت زور
دیا تھا جنکی وجه سے (عدم استحقاق کی صورت میں بھی !)
لفاء کے لیے تاوان جنگ کا ملنا از بس ضروري ھے -

تحریر کي تلاوت جب ختم هوچکی تو عثمانی وکلا نے نہایت
ختی کے ساتھه اعتراضات کیے -

جبل اسود کے وکیل نے یه بھي بیان کیا تھا که موتمر السفراء
یں تاوان جنگ سے اصولاً اتفاق کیا جا چکا ھے -

یه غلط بیانی غالباً اعضاء موتمر کو مرعوب کرنے کے لیے کی گئی
ی ' اور اگر نامه نگار نوبي پریس کا قیاس غلط نہیں تو دوسري
جویزوں کي طرح اتحاد مثلث کی وزارتہاے خارجیه کی سازش کا نتیجه
ي - بہر حال هوا یه که اس روایت پر اتحاد مثلث کے تمام وکلا
ہر بلب رهے ' لیکن ائتلاف مثلث کے سرخیل یعني جرمني کے
یل نے نہایت شد و مد سے تکذیب کي - اس نے کہا که میں
ثوق کہه سکتا هوں که کم از کم جرمني حکومت نیز کسي جرمن
یل نے کبھي بھي تاوان جنگ کي تجویز سے اتفاق نہیں کیا -

حلفاء بلقان کو اگر تاوان جنگ دلایا گیا تو اس سے دولت
ثمانیه کي حالت بد سے بدتر هوجائیگي ' اور پھر اس صورت میں
ی ضمانتوں کے دینے کے قابل نه رهیگي جو بغداد ریلوے کے واسطے
س سے طلب کي جا رهي هیں - اس سے قطع نظر دولت عثمانیه
یں حلفاء بلقان اور نتیجه روس کي مداخلت بڑہ جائیگي -

یه اسباب هیں جنکي بناء پر جرمني اور نه صرف جرمني بلکه
سٹریا اور اٹلي کو بھي تاوان جنگ سے اختلاف ھے -

روس کو قدرةً حامی هونا چاهیے ' فرانس که فنا فی مرضات
روس ھے ضرور روس کے هم آهنگ هوگا -

معاهده کویت سے قبل انگلستان کی پالیسي پر ایک
حجاب کثیف پڑا هو تھا ' مگر حلقات سیاسیه کے آراء و قیاسات
سخت متضارب و متعارض تھے -

بعض اهل الراے کو امید تھي که کم از کم اس موقع پر انگلستان
عثمانیوں کی ضرور رهي پاسداري کریگا - نه صرف اسلیے که اس سے
اسکي وفاداري کے دعاوے کے و مبلغین کو ایک موقع تازہ حاصل هوگا '
بلکه اسلیے بھي که ابھي کویت پر انگلستان کے حقوق کو دولت عثمانیه نے
تسلیم نہیں کیا ھے ' اور چونکه دولت عثمانیه کے تسلیم کیے بغیر یه
حقوق یورپ کے نزدیک " قانونی " نہیں هو سکتے اسلیے یک گونه
ترکوں کي ملا طفت و دلداري ضروري ھے ' مگر دوسرے اهل نظر کي
یه راے تھي که انگلستان یورپ کے دیو کی مخالفت کبھی گوارا نه
کریگا ' اور تسلیم حقوق کے لیے کوئی فرنگیانه تدبیر اختیار کریگا -

معاهده کویت هوچکا ھے ' اور ڈاکٹر ڈیلن نامه نگار ڈیلی
ٹیلیگراف کی راے دفتر خارجیه کے اسرار و خفایا کے علم پر مبنی ھے
تو اب انگلستان کے هاتھه ترکوں کے بدلے فرانس اور روس کے هاتھه
میں هیں ! - اخفا کا پردہ پڑا هوا ھے جو غالباً عین وقت پر اٹھیگا -

تاوان جنگ کا مسئله هنوز غیر منفصل ھے ' اس عدم انفصال کے
لیے شکریه کا مستحق (اگر هو تو) جرمنی ھے ' ورنه اگر صرف انگلستان
کے اتفاق پر موقوف هوتا تو غالباً - ایم - سازنوف کی ایک جنبش
ابرو کب کا حسب دلخواہ فیصله کرچکی هوتی -

ترک و عرب

المؤتمر العربي

ترکوں اور عربوں کي باهمی بے لطفی کے متعلق خود ترکوں نے
جو خیالات ظاهر کیے هیں اُن کا ماحصل یه ھے :

دولت عباسیه اور دولت عباسیه کے ساتھه خلافت عربیه کا چراغ اس
آندھي نے گل کیا تھا ' جو سنه ۶۵۶ - میں صحراے تاتار سے اٹھي -
تاریخ اپنے آپ کو دهرا رهي ھے - عمل کے جواب میں رد عمل کي
تیاریاں هیں ' اور اب عرب سے ایک طوفان باد بپا هو رها ھے -
تاکه اس خاندان تاتار کي یاد گار اور آخرین خلافت اسلامیه
یعني دولت عثمانیه کے شیرازہ کو برهم کردے - لاقدر الله -

یه صحیح ھے که لا مرکزیت پس ماندہ اقوام کے لیے آب
حیات ھے ' مگر یه یاد رکھنا چاهیے که سم قاتل بھی ھے - اسلیے پہلا
سوال یه ھے که اسکي طلب میں جو لوگ سرگرداں هیں انہوں
نے پہلے اسکي مقدار خوراک ' طریقۂ استعمال ' اثناء استعمال میں
ممنوعات و محظورات اور ممد و معاون اشیاء کے متعلق بھي
واقفیت بہم پہنچائي ھے ؟ یه یاد رکھنا چاهیے که تلوار کا هاتھه
میں لینا جسقدر آساں ھے اتنا هي اسکا چلانا دشوار ھے - عرب نے
دبستان سیاست کي ابھي ابجد بھي ختم نہیں کی ھے -

کرتا ہے - یعني تغیر آب و ہوا سے ہمیشہ بڑھتا گھٹتا بھي رہتا ہے - نقل رحرکت بھي کرتا ہے - پاني کي دھار بھي جاري کرتا ہے - حرارت کي کمي بیشي کا اظہار بھي کرتا ہے - گویا ذي حیات اشیاء کي طرح بڑھنا ' گھٹنا ' تغیرات مزاج ' تغیرات رفتار ' تغیرات اخراج ' وغیرہ وغیرہ سلسلہ ہاے مختلفہ کا اظہار کرتا رہتا ہے - با ایں ہمہ یہ بالکل ممکن ہے کہ سالہا سال کے لیے یہ تمام سلسلے بہ تغیر آب و ہوا بند کردیے جائیں ' لیکن پھر بھی سلسلوں کے پھر کبھی ظاہر ہوجانے کی قابلیت میں ذرا بھی کمی واقع نہ ہو - یا اسکے برخلاف یہ سلسلے اپنی حالت اور کیفیت میں بجنسہ جاري رہیں' اور بڑھنا بالکل بند ہوکر پہاڑ کو معدوم کردے -

یہاں جو فرق ہم ذي حیات اور غیر ذي حیات میں پاتے ہیں ' وہ یہ ہے کہ غیر ذي حیات اشیاء میں یہ تغیرات غیر محدود اور بے پایاں ہیں ' مگر ذي حیات میں محدود - یہ ایک عظیم الاثر فرق ہے جو ذي حیات اور غیر ذي حیات اشیاء میں پایا جاتا ہے ' اور اب ہم حیات کي تعریف اسطرح کرتے ہیں کہ یہ " سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کے ایک محدود مجموعہ کا نام ہے " -

لفظ " ایک " یہاں غیر موزوں ہے ' کیونکہ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ کوئي مجموعہ ایسا اور بھي ہوسکتا ہے ' جو ذي حیات مجموعے کے علاوہ ہے ' لہذا ہم اسکو بھي ترک کردیتے ہیں ' اور اب حیات کي تعریف یوں کرتے ہیں کہ " یہ سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کے مخصوص اور محدود مجموعہ کا نام ہے " -

ایک اور مرحلہ ابھي باقي ہے

ہم نے حیات کي تعریف ڈھونڈنے میں صرف اندروني تغیرات کا لحاظ رکھا ہے' اور اسلیے یہ ابھي ناقص ہے' کیونکہ جبتک بیروني تغیرات کا انطباق اندروني تغیرات پر نہ کیا جاے ' حیات قائم نہیں رہ سکتي -

اسکي ہزاروں مثالیں ہمارے روزمرہ کے تجارب میں ملتي ہیں - مچھلي کو پاني سے علحدہ کردیجیے ' اور پھر دیکھیے کہ صرف بیروني تغیرات کے بدل دینے کي وجہ سے اسکا اندروني نظام کسقدر جلد بگڑ جاتا ہے ؟

ہوا میں سمیت پیدا کردیجیے' پھر دیکھیے کہ ہر شخص پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ ہمارے بدقسمت ملک میں جہاں ابھي تک آب و ہوا کي صفائي کا کچھہ لحاظ نہیں رکھا جاتا ' لاکھوں جانیں بدنصیب باشندوں کي ہر سال موت کے گھاٹ اوتر جاتي ہیں - صرف پاني کي خرابي سے دس لاکھہ انسان سالانہ نشانۂ اجل بنتے ہیں ! اسي سے ہوا کي خرابي کے نتائج کا قیاس ہوسکتا ہے -

یہ ضروري نہیں کہ آب و ہوا کا اثر فوراً ہي محسوس ہو - اکثر ایک پوري نسل کا زمانہ بھي اسکے لیے کم ہوتا ہے - موجودہ نسل کے قواے ذہني ' دماغي ' اور جسمي صاف بتا رہے ہیں کہ یہ ایسے ہي بیروني مضر تغیرات کا شکار ہیں - بیروني تغیرات میں آب و ہوا ہي شامل نہیں ہے' بلکہ قلت و کثرت غذا ' اور کمي و بیشي باشندگان بھي موثر ہیں -

لہذا اس مرحلۂ نظر کے طے کرنے کے بعد ہماري حیات کي تعریف یہ ہوتي ہے کہ " وہ سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کا مخصوص اور محدود مجموعہ ' بشرط انطباق تغیرات بیروني ہے " زیادہ وضاحت ' اور اختصار سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ " اندروني نظام کے بیروني نظام پر پیہم انطباق کا نام حیات ہے " یہاں نظام سے مراد وہ مجموعۂ تغیرات ہے ' جو ہم اوپر بیان کرچکے ہیں -

ممات

ممات کیا ہے ؟

یہي ' اندروني نظام کا بگڑ جانا - عمارت شروع کرنے سے پیشتر اینٹ اور گارا ' تختے اور کڑیاں ' جمع کیجاتي ہیں ' اور کام شروع کیا جاتا ہے -

یہ کام کیا ہے ؟ انھي مختلف چیزوں کا مناسب اور موزوں طریقہ پر لگا دینا -

مکان طیار ہو جاتا ہے - جو دیکھتا ہے تعریف کرتا ہے - ہر چیز خوشنما ہے کسي قسم کا عیب نہیں ' اور اسکا تو کسیکو گمان بھی نہیں ہوتا کہ زمانے کا ہاتھہ یا اوسکے حوادث اسکو کیسا بد شکل اور بالاخر مسمار کردینگے -

کون جانتا تھا اور کسکے شان گمان میں تھا کہ اسپین کا الحمراء ' وہ الحمراء ' جسمیں فرماں رواے غرناطہ جیسا با جبروت و شان و شوکت بادشاہ تخت نشیں تھا - وہ الحمراء ' جسکي مینا کاریاں اور گل بوٹے عجائبات روزگار میں سے شمار ہوتے ہیں' زمانے کے ہاتھوں اسقدر بدہیئت اور یہاں تک خراب و خستہ ہوجائیگا !

ہمارا نو تعمیر مکان بھی بالاخر یہي دن دیکھتا ہے - آج ایک کڑي گري اور کل دوسري - آج وہ کونہ گر گیا اور کل دالان بیٹھہ گیا - مٹی الگ اور اینٹیں الگ ' دروازہ اور کڑیاں دیمک کی نذر - ملبہ کا ایک ڈھیر پڑا ہے - راہ گیر دیکھتے چلے جاتے ہیں - کسي کو گمان بھي نہیں ہوتا کہ کبھي یہاں ایک سربفلک محل موجود تھا !!

اب صفائي شروع ہوتي ہے' اور ملبہ کو نیلام پر اوٹھا دیا جاتا ہے - دوسرے لوگ لیجاتے ہیں اور اپني ضرورتوں میں لگا دیتے ہیں - لیکن زمانہ اپني چکي میں اون مکانات کو بھي پیس ڈالتا ہے اور یہ سلسلہ ایسا ہي جاري رہتا ہے -

یہي حال حیات و ممات کا بھي ہے - مکان کا بننا ' اور حوادث کے مقابلہ میں اپنے وجود کو قائم رکھنا ' " حیات " ہے ' اور اوسکا گر جانا ' " ممات " - لہذا ہمکو ممات کي تعریف تلاش کرنیکي ضرورۃ نہیں' حیات کي تعریف ہي میں وہ بھي مضمر ہے -

اب ہم ذي حیات اجسام پر ایک نظر اسلیے ڈالتے ہیں تاکہ وہ راز معلوم کریں ' جو اونکے نظام کي ترتیب اور انتشار کا باعث ہے -

افشاء راز !

ذي حیات اجسام پر غور کیجیے - دیکھیے ' یہ نمودار ہونے کے بعد کسطرح پھلتے پھولتے ہیں ؟ نباتات میں سے ایک درخت لے لیجیے اور حیوانات میں سے ایک جانور ' اور پھر کہیے کہ کیا ان میں سے ہر ایک کو غذا کي ضرورت نہیں ؟ - کیا غذا کا زیادہ جز انکے جسم کو نہیں لگجاتا ؟ اور کیا انکو بہت سے حوادث کا مقابلہ نہیں کرنا پڑتا ؟

یہي تین باتیں ہیں جو ہم تمام نباتات اور حیوانات پر صادق پاتے ہیں ' اور انکو دوسرے لفظوں میں یوں بیان کرتے ہیں :

(۱) حصول قوۃ - (۲) تنظیم قوۃ - (۳) صرف قوۃ -

(۱) : حصول قوۃ

یہ بہت کھلي ہوئي بات ہے - کچھہ دنوں کھانا کم کھائیے پھر دیکھیے کیا حالت ہوتي ہے ؟ نہ بات کرنے کو جي چاہیگا ' اور نہ بولنے کي جرأت ہوگي - جسم میں طاقت بھي نہ رہیگي اور ایک قدم بھی نہ چلا جائیگا - یہ صرف آپ ہي پر صادق نہیں آتا بلکہ تمام حیوانات اور نباتات کا یہي حال ہے -

...نه ۱۹۱۲ ع سے بلغاریه میں ان معاملات کے متعلق زیادہ عملی ...پیدا هوگئی - کچهه روز کے بعد ان ریاستوں میں ترکی سے ... کرنے کے لیے ایک عام اتحاد هوگیا جس کا نام " اتحاد مالل ..." قرار پایا - یه کل انتظام اور اتحاد اول اول محض مدافعت ...ں سے قائم هوے تھے ' مگر جب گرمیوں کے موسم میں کوچا نه اور ...یں قتل عام هوا ' تو آخر اس اتحاد کی نوعیت تبدیل ...' اور اب اس میں حمله و هجوم و پیشقدمی کی شان آگئی - ...ں معامله میں کوئی تحریري معاهده نہیں هوا تها - البته ...ے ساتهه ایک عهد نامه ماه ستمبر میں ضرور هوا تها ' جو ...ا (سوئیٹزرلینڈ) میں تکمیل کو پهونچا تها -

...جبل اسود نے سب سے پہلے ترکوں کے خلاف جنگ بلقان ...هتیار اٹهائے تھے ' اور سب کے آخر میں لڑنا بند کیا هے - ...اسود اس قدر کیوں پیش پیش رها ؟ یوروپین مدبر اس مسئلے ... تک اچهي طرح حل نہیں کرسکے - بعض کا خیال هے که ...یوں نے پہلے پہل جبل اسود کو اسلیے بهڑا دیا تها که اول یه ...دمي کرلے بعد کو وہ بهی میدان جنگ میں اتر آئینگے -

جبل اسود کے دو وزیروں نے اس جنگ کی ضرورت پر سخت ...دیا تها ' مارتنوچ و پلامیناز یه (Martinoch and Plamenatz.) تھے ...ه ان دونوں وزیروں کی راے تهی که جبل اسود کے حدود ... توسیع اقتصادي حیثیت سے نہایت ضروري هے ' اور صرف یهي ...ع هے که اس سے فائده اٹها کر ملک کو وسیع کیا جاسکتا هے ' ...ه آینده ایسا موقع هرگز نہیں ملیگا -

اس چهوٹی سي ریاست کي اقتصادي حالت واقع میں بہت خراب ...ں - کیونکه روس کے بخل هی پر اس کو قناعت کرنا پڑتا تها بیرونی ...ا سے تعلقات قدرۃ سمندر کی طرف سے هوتے هیں ' اور وہ آسٹریا ... قبضه میں تها - اب موقعه تها که اپنا راسته سلطنت ترکي سے ... اس کی قدیم دشمن تهی غصب کرکے نکالے -

مفتوحه ملک کی تقسیم کا سوال اتنا اهم تها که اُس پر اول هی سے ...ر کرکے تجویز کو قرار داد کي شکل میں لا یا گیا - مناسب معلوم ...ا که بلحاظ قومیت رعایا ملک تقسیم هوگا - اور یهي سب سے بهتر ...عده هو سکتا تها -

عهد نامه برلن کے بعد سے ۳۵ - برس متواتر خونریزیوں کے جو ...اقعات هوتے رهیں هیں اُنکو فراموش نه کرنا چاهیے - اس وقت ...جو بہت سی بجا اور بیجا شرطیں پیش کي گئیں تهیں هم اُنکو یہاں ...نظر انداز کرتے هیں - اس میں مربع کلومیٹر رقبه تک درج تها ...ه فلاں ریاست کو یه ملیگا - چونکه معامله جمادات اور حیوانات کا ...نہیں تها ' بلکه انسانوں کا تها - جن کے سینوں میں دل اور دل میں ...جذبات تھے ' اس وجه سے ریاستوں نے فوجي لحاظ سے تقسیم کي قرار داد ...تصدیق مانی ' مگر یه بات بالکل ایسی هي تهي که اپني دیرینه فتوحات ...اور قومیت کا حوصله دے کر هر قوم اُس وقت کسی دوسرے قوم ...کے ماتحتی سے نکلنا چاهے - باکیلے (فرانس کا ایک قصبه جو ...پہلے انگلستان کے قبضه میں تها) کے باشندے انگریزي حکومت سے ...الحاق کی درخواست کریں - اور جغرافي حیثیت سے بلقان میں ...موازنۂ اقتدار کو قائم رکها جائے - یه ایسي بات تهي که بلقان میں امن ...و آشتي کی سبیل نه نکلتي - کیونکه بلغاریا کا پله همیشه بهاري ...رها هے -

علاوہ اس کے نمایاں فوجي کارروائیوں کی بہت سی روایتیں مشہور کي گئیں - یوناني بیڑہ کی کارروائیاں نہایت شد و مد سے نمایاں کي گئیں - غرضکه اس زمانه کے قارئین اخبار کو یه معاملات پڑہ کر پہلي نظر میں وهي واقعه آنکهوں کے سامنے آجاتا هے جب که میلاد مسیح سے قبل یونان سے ایران کی لڑائي هوئي تهي ' اور یوناني افسروں سے کہا گیا تها که هر شخص کے کام کے مطابق انعام تقسیم کردیں ' تو انهوں نے سارے انعامات اپنے هي نام کی ذیل میں مخصوص کرلیے تھے -

ریاستوں کي فوجیں نہایت بهادري اور جوش سے لڑیں ' مگر بلغاریا کا نقصان سب سے زیاده هوا هے - اِس عهدنامه کي رو سے گو بلغاریا کا زائد نقصان تو هوا ' مگر معاهده کے مطابق اُس کو ایک چپه زمین بهي زیاده نہیں مل سکتي -

فوجي اعتبار سے بهي تقسیم ملک کا لحاظ نہیں رکها گیا خوش قسمتي سے اس قسم کي بعض تجویزیں ایسے وقت پر بدل گئي تهیں - کیونکه اگر ایسا نهوتا تو لولي برغاس کي جنگ هي وقوع پذیر نه هوئي هوتي - جب اسطرح عملي کارروائی کے لیے میدان صاف هوگیا - تو آخري انتظام کے واسطے قومي اصول کو قائم رکها گیا - یه صاف ظاهر تها که اس اصول کے مطابق بلغاریا کو سب سے زیاده ملک ملیگا -

یوروپ سے ترکوں کے نکلنے سے ایک بڑا حصه ملک کا آزاد هوگیا - جسکو تمام مورخ اور سیاح بلا رعایت بلغاري نسل سے آباد بتاتے هیں ' یہاں تک که بلغاري پادري کے تعین سے پہلے بهي مقدونیه کو بلغاري هي کہا جاتا تها - بد قسمتي سے سرویا ' مانٹینگرو اور یونان کے واسطے ایسا معامله نہیں هے - ابهي انکے جائز ملک سے ان کو اس وقت تک محروم رکها جائیگا که مشرق ادنی کے متعلق اچهي طرح سے فیصله نهوجاے - جب آزادي کے دن آئینگے تب سرویا اور یونان بلغاریه سے بڑي قومیں هوجائینگی - اور اگر یه قومیں اتحاد پر قائم رهیں تو انکو بلغاریه کا دست نگر هوکر رهنا پڑیگا -

---

درود تاج

پیارے سني بهائیو - حضرت رسول مقبول کے شیدائیو - تاجدار مدینه کے غلامو - سبز گنبد والے بادشاه کے جمال اقدس پر قربان هونے والو - تمکو مژده اور تمکو مبارک باد که همارے عنایت فرما عالیجناب محمد یوسف حسین خانصاحب رئیس بریلی محله قلعه نے اپني محض محبت اور خوشنودي الله عز و جل و رضاے حبیب کریم صلی الله تعالی علیه وسلم کے درود تاج نہایت خوشخط اور عمده کاغذ پر معه اسناد و ترجمه کے هزاروںکي تعداد میں چهپوائے هیں خانصاحب موصوف نے بلا کسی اُجرت اور معاوضه کے تقسیم کرنیکا اعلان فرمایا هے جن صاحبوںکو درود تاج مطلوب هوں وہ بذریعه تحریر کے مفت طلب کریں -

دوشه علي قادري بریلوي - محله چاه چڑیماران

الهلال کی ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شهر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

اعلان دستور کے بعد سے جمہور عرب کے کان رموز سیاست سے ضرور آشنا ہوگئے ہیں ' مگر یقیناً آج بھی اسکے مفہوم و معنی ' اسکے طرق و وسائل ' اسکے مکاید و دسایس ' اسکے نتائج و عواقب سے اسیقدر بیگانہ ہیں جتنے کہ عہد حمیدی میں تھے -

زعما و روسا نسبۃً زیادہ باخبر ہیں مگر انکی واقفیت کا مصدر و منبع بلاد یورپ کی سیاحت ' بعض مولفات یورپ کا مطالعہ ' اور سب سے زیادہ وہ تعلیم و تلقین ہے جو وقتاً فوقتاً برطانی اور فرانسیسی سفارتخانوں میں دیجاتی رہی ہے -

ان تمام امور سے قطع نظر نجد اور حجاز عملاً خود مختار ریاستیں ہیں - پھر کیا انہوں نے اپنی اس خود مختاری سے فائدہ اٹھایا ؟ کیا انہوں نے اپنی اصلاح داخلی کی کوئی کوشش کی ؟ موجودہ روساء حرکت عربیہ اگر در حقیقت مخلص صادق ہیں تو انکا اولین فرض یہ تھا کہ وہ ان عملاً خود مختار صوبوں کی اصلاح کی کوشش کرتے ' اور اپنی اس کوشش میں کامیابی کے بعد شام و عراق کے لیے بھی استقلال داخلی کا مطالبہ کرتے - اس صورت میں موجودہ شور و غوغا ' اور حریت آفریں و تہدید آمیز خطبات کی ضرورت نہ رہتی - نجد و حجاز کی تمثیل کافی ہوتی - انکا دامن سوءظن کے کانٹوں میں نہ الجھتا -

اجانب و اغیار سے - کہ صیاد ملک و ملت ہیں اور مدت سے انکی گھات میں بیٹھے ہیں ' استغاثہ و استعانت کی حاجت نہ پڑتی ' کیونکہ خود تمام عالم اسلامی انکے ساتھہ ہوتا -

تحریک عربی کے متعلق یہ خود ترکوں کے خیلات ہیں - آیندہ بشرط فرصت انشاء اللہ العزیز ہم تفصیل کے ساتھہ لا مر کزیت کے متعلق اپنے اراء و افکار بھی لکھینگے - اسوقت ہم الموتمر العربی کے تیسرے جلسہ کی کاروائی پر اکتفاء کرتے ہیں ' جو تازہ عربی ڈاک سے موصول ہوئی ہے - شام کے عربوں نے اس تحریک کو بار آور بنانے کے لیے ایک کانگرس (موتمر) قائم کی ہے جس کا نام " الموتمر السوری العربی " ہے ' کانگرس کے تمام جلسے پیرس کی انجمن جغرافیہ کے ہال میں ہوے - آخری جلسہ ۲۳ - جون کو تھا - جلسہ کا اختتام شیخ احمد طبارہ نے اپنے طویل خطبے سے کیا ' جسمیں شیخ طبارہ نے اس مسئلہ پر خاص طور سے بحث کی کہ شامی اپنا وطن چھوڑ کے غیر ممالک کو کیوں جاتے ہیں حالانکہ غیر شامی اپنے ممالک سے شام کو ہجرت کرکے آ رہے ہیں -

شیخ طبارہ نے بے خانماں مسلمانان یورپین ترکی کے قیام شام کی تجویز کو شامیوں کے لیے خطرناک بتایا ' اور کہا کہ اس تجویز کا مقصد اصلی عربی نفوذ و اثر کو صدمہ پہنچانا ہے -

شیخ طبارہ کے بعد صبلی آفندی کھڑے ہوے - صبلی آفندی نے پہلے اپنے وطن پرستانہ جذبات کا اظہار کیا ' اسکے بعد یہ تجویز پیش کی کہ - لبنان کو (جہاں قریباً تمام تر ممتاز آبادی عیسائیوں کی ہے) سویٹزرلینڈ کے نمونہ پر خود مختاری دیجائے -

صبلی آفندی کے بعد اسکندر بک کھڑے ہوے ' اور بلاد عربیہ میں اصول لا مرکزیت پر اصلاحات کے روشناس کیے جانے کی ضرورت پر زور دیا -

اسکے بعد اجدی مشیر خدمت عسکریہ وغیرہ تجاویز پر بحث و مناقشہ شروع ہوا - گفتگو فرانسیسی میں ہوتی تھی - طویل اخذ و رد و مناقشہ و مناظرہ کے بعد یہ قرار دادیں طے پائیں -

(۱) سلطنت عثمانیہ کے بقاء و حیات کے لیے فوری کامل اصلاحات کا نافذ الاثر ہونا ضروری ہے -

(۲) یہ امر ضروری ہے کہ عثمانی عربوں کے حصول حقوق سیاسی کی ضمانت اس طرح کیجائے کہ انکو سلطنت کے مرکزی انتظام میں شریک کیا جائے -

(۳) شام میں تقسیم اختیارات کا وہ نظام فوراً نافذ کردیا جائے جو اسکے ضروریات اور اہلیت کے موافق ہو -

(۴) صوبۂ بیروت اپنا مطالبہ ایک خاص قرار داد (یعنی مجلس عمومی کے اختیارات کی توسیع اور اجنبی مفتشین [یورپین انسپکٹروں] کی تعیین) کی صورت میں ظاہر کرچکا ہے جسکو جمعیۃ عمومیہ نے ۳۱ - جنوری سنہ ۱۹۱۳ ع کو پاس بھی کردیا ہے - اسلیے یہ موتمر اسکے نفاذ کی درخواست کرتی ہے -

(۵) مجلس مبعوثان میں بلاد شامیہ اور بلاد عربیہ کے لیے عربی زبان سرکاری زبان تسلیم کیجائے -

(۶) خدمت عسکریہ بلاد شامیہ اور بلاد عربیہ کے لیے مقامی ہو - غیر معمولی شدید حاجت کی صورت اس میں استثنا ہوگا -

(۷) لبنان کی کمشنری کی مالی حالت کی اصلاح کی حکومت ضامن ہو -

(۸) عثمانی ارمن جو اصلاح چاہتے ہیں اس سے یہ موتمر ہمدردی ظاہر کرتی ہے -

(۹) ان تمام تجویزوں کی اطلاع حکومت عثمانیہ کو دیجائے

(۱۰) ان تمام تجویزوں کی اطلاع حکومت عثمانیہ کے دوستوں (فرانسیسیوں اور انگریزوں) کو دیجائے -

(۱۱) موتمر عربی جمہوریت فرانس کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتی ہے -

(۱۲) اسوقت سے لیکے اور ان تجاویز کے نفاذ تک کوئی عربی یا شامی اس موتمر یا اسکی ماتحت مجالس کے اذن خاص کے بغیر حکومت عثمانیہ کا کوئی منصب یا عہدہ قبول نہ کرے -

(۱۳) مذکورہ بالا تجاویز ہی شامیوں اور عربوں کی سیاسی فرد عمل ہیں - کسی امیدوار مبعوثیت کی اسوقت تک مدد نہ کیجائے جب تک اس فرد عمل کی حمایت کا وعدہ نہ کرلے -

مسئلۂ شرقیہ

بلقان لیگ

(مقتبس از ...ن ٹائمز - ۲۷ - جون - سنہ ۱۹۱۳ ع)

اتحاد بلقان میں مانٹینگرو (جبل اسود) کے شریک ہونے کا ... ل ہوئیدا - فرماں رواے جبل اسود (شاہ نکولس) ہمیشہ ترکوں کے خلاف عیسائی سلطنتوں اور ریاستوں سے معاہدہ کرنا چاہتا تھا - سنہ ۱۸۸۸ ع میں اس نے ایک یاد داشت اسی مضمون کی روس کو بھیجی تھی - جولائی سنہ ۱۹۱۱ ع میں جب طرابلس الغرب میں ہنوز لڑائی شروع بھی نہیں ہوئی تھی اس نے اپنے سفیر قسطنطنیہ کو لکھا کہ روسی سفارت سے گفتگو کرے ' جب ستمبر میں لڑائی کا اعلان ہوگیا تو سرویا ' بلغاریا ' یونان کو فوجی اتحاد اور جنگی کارروائی کے لیے آمادہ کرلیا - اس وقت تک سرویا ترکوں کی طرفدار پالیسی پر عمل کررہی تھی - مگر فوراً ہی یہ پالیسی بدل دی گئی ' جب شہزادہ ڈینلو سنہ ۱۹۱۲ ع میں صوفیہ گیا مانٹینگرو اور دوسری بلقانی حکومتوں میں مفاہمہ ہوچکا تھا

کو تنہا انجام نہیں دے سکتے تھے ' اس لیے موسیو پوانکارے
داد کی گئی - جو کچھہ دنوں سے فرانس کے رئیس الجمہور
یں - صاحب موصوف اسی غرض سے پچھلے ہفتے میں
تشریف لائے تھے - لندن ٹائمز اُن کی آمد کے متعلق
ھے :

شتہ ہفتہ کے چہار شنبہ کی صبح کو دفتر وزارت خارجیہ میں
بچن (وزیر خارجیہ فرانس) موسیو کمیبن (سکریٹری
خارجیہ فرانس) اور سر ایڈورڈ گرے و سر ارتھر نکلسن
ری وزیر خارجیہ انگلستان) کے مابین ایک طویل صحبت رھی -
پہر کو ایوان سینٹ جیمس میں وزیر خارجیہ انگلستان '
ریری اور موسیو پوانکارے میں ایک گھنٹہ سے زائد صحبت
اس میں فرانسیسی سفیر اور موسیو بچن بھی موجود تھے -

رٹر ایجنسی کو یہ ظاہر کرنے کی اجازت دی گئی ھے کہ میدان
صرف بلقانی پیچیدگیوں اور قیام امن ھی پر نہیں بلکہ تمام
متعلقہ ترکی پر وسیع تھا ' جس میں ترکی میں دونوں
ں کے مصالح بھی شامل ھیں -

مۃً فرانس اور انگلستان کے مشترکہ مصالح کے حوالے دیے
سی با قاعدہ دستاویز پر دستخط نہیں ھوے ' لیکن اس
ت نے یہ واقعہ منکشف کر دیا کہ دونوں حکومتوں ... ں میں
اتفاق ھے - دونوں حکومتوں کی موجودہ پالیسی کے نقطہاے
مستحکم کیے گئے -

ی ہفتہ کے پنجشنبہ کو موسیو بچن نے ریوٹر کے نامہ نگار
کو سینٹ جیمس پیلس میں باردیا - موسیو پوانکارے کی
ت انگلستان کے متعلق اثناء گفتگو میں فرانسیسی وزیر خارجیہ
ا :

یی سیاحت انگلستان کے متعلق رئیس کا خیال ھر نقطہ
سے اچھا ھے - وہ بہت گہرے طور پر اپنے استقبال سے متاثر
ھیں جو قوم ' حکومت ' اور پادشاہ کی طرف سے کیا گیا تھا - وہ
ایک دفعہ اور بیان کرسکتے ھیں کہ انکی سیاحت سے انگلستان
س میں سلسلہ مفاھمت کسقدر مستحکم ھوگیا ھے -

اس خدمت کا ثبوت جو اس مفاھمت نے دنیا کے بڑے
کے لیے انجام دی ھے - ان اعمال میں ملتا ھے جو اس نے
یورپ کے فوائد کے لیے بین المللی امن کی خدمتگذاری
کیے ھیں -

اس گفتگو نے جو میں نے سر ایڈورڈ گرے سے کی نہ صرف
ۃ کی تصدیق کردی بلکہ یہ ثابت کر دیا کہ سیاسی سوالات میں
ا ' اور قیام امن کے متعلق تمام امور میں خصوصا دونوں وزارتوں
سلیریز) کی راے میں بالکل بہمہ وجوہ اتفاق ھے - اس طرح
ل کی سیاحت نے دنیا کی قوموں میں مصالحت کا ایک اور
پیدا کر دیا ھے -

جامعۂ مصریہ

مسلمان کسی ایک امر میں آزاد کیوں ھیں ؟

حتی علی الموت لا اخلو من الحسد

مصر میں ایک آزاد قومی یونیورسٹی قائم کرنے کی تحریک جن دنوں زیر بحث تھی ' ڈیلی ٹیلیگراف کے ایک نامہ نگار نے اُسی زمانے میں تعریض کی تھی کہ " مصریوں کی قومیت مردہ ھو رھی ھے ' خود تو مبتلاے سکرات ھیں مگر اس ابتلا میں بھی یونیورسٹی کا شوق ھے " یہ موت واقع میں کوئی خیالی موت نہ تھی ' اس لیے کہ جس قوم کی مقہوریت اُس کے تمام اصناف زندگی پر محیط ھو اُس کو زندہ نہ سمجھنا چاھیے -

موت آنی تھی آتی رھی ' یونیورسٹی بننی تھی بن گئی . لیکن مزے کی بات یہ ھے کہ مرنے والوں کے ھات میں سواے ایک یونیورسٹی کے اور کوئی چیز نہیں جسے وہ اپنی کہہ سکیں - سلطنت و حکومت کی ھر ایک چیز میں وہ احتلال کے دست نگر ھیں ' مگر اس پر بھی یورپ کا یہ رشک کم نہیں ھوتا کہ ایک مرنے والی قوم ایک زندہ یونیورسٹی پر کیوں قابض ھے ؟ یونیورسٹی کا نصاب و نظام مرتب ھے ' شائع ھوچکا ھے ' اور ھر سال اُس کی با قاعدہ رپورٹ چھپتی ھے - عربی اخباروں میں ھر تین مہینے کے بعد اُس کے تعلیمی و انتظامی و امتحانی امور پر نہایت مفصل تبصرہ درج ھوا کرتا ھے ' اُس نے محض اپنی ھی درسگاہ میں طلبہ کی تعلیم پر کفایت نہیں کی ' بلکہ جاپان کی نظیر سے فائدہ اُتھا کر یورپ کے اکثر ممالک میں اعلی تعلیم کی تکمیل کے لیے لائق متعلمین کی ایک بڑی جماعت ھر سال بھیجا کرتی ھے ' تعلیم کے عمدہ نتایج کی مدح بھی ھوتی ھے اور ساتھہ ھی تعلیم گاہ (یونیورسٹی) کی مرمت بھی کی جاتی ھے ' صرف اس ایک جرم نے کہ یونیورسٹی گورنمنٹ کی محکوم کیوں نہیں ھے یورپ کی نظر میں اُس کی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھی ھے - ھندوستان میں آزاد مسلم یونیورسٹی کے نام سے جو اعراض کیا جاتا ھے جامعۂ مصریہ کا واقعہ بتا دیگا کہ اُس کا فلسفہ کیا ھے ؟

نیر ایسٹ کا نامہ نگار مصر سے لکھتا ھے :

مصری یونیورسٹی سنہ ۱۹۰۷ع میں قائم ھوئی ' جبکہ وھاں کی قومی جماعت (الحزب الوطنی) کے سروں میں پہلے پہل انگریزوں کی مخالفت کا سودا سمایا تھا - انہوں نے صاف الفاظ میں یہ اعلان کردیا تھا کہ کوئی انگریز ' گورنمنٹ کا کوئی عہدہ دار ' اور کوئی شخص جس کا تعلق یورپ کی کسی سفارت سے ھو اس میں شریک نہیں ھوسکتا - بیشتر افراد ایسے بھی تھے جو اس انتہا پسندی سے ھمدردی نہیں رکھتے تھے - کیونکہ اس میں کچھہ شبہ نہیں کہ ایسی یونیورسٹی جو گورنمنٹ کے حدود اختیار سے بالکل باھر ھو اعلی پایہ کی یونیورسٹی نہیں ھوسکتی - جو شخص مصری حکومت سے واقف ھے وہ خوب جانتا ھے کہ اگر انگریزی حکومت کی مدد اُس میں شامل نہو تو پھر اُس کے نتائج کا دور ھی سے کھڑے ھوکر انتظار دیکھنا چاھیے -

اس یونیورسٹی کی بنیاد بھی اسی طرح پڑی تھی کہ بڑے جوش و خروش و شان شوکت سے افتتاح ھوا ' مگر کسی کو یہ علم نہیں تھا کہ موجودہ طرز تعلیم کن اصول پر چلائے جائینگے - کونسل (یونیورسٹی کی مجلس انتظامی) نے ھنوز اس بات

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی لی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

برید فرنگ

بلقـــانیـــوں کي باهمـــي آویزش

یـــورپ کي گـــریـــه وزاري

بلقانیوں کي آویزش جب تک عثمانیوں سے تھی، یورپ خوش تھا اور اُن کو مخلصانه تبریک کے تحفے بھیج رہا تھا ' لیکن جب سے بلقانی آپس میں گرم ستیز هوے هیں وہ ان سے نہایت کبیده و برافروخته خاطر هے که ایسا نهو هلال کو اُس کي کھوئي هوئي عصمت واپس مل جائے - لندن ٹائمز ۴ - جولائي سنه ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں خونابه افشانی کرتا هے :

مقدونیه میں حلفاء بلقان آزاد کرنے والوں کے بھیس میں داخل هوے ' مگر وہ آج تمام ملک کو ان نزاعوں سے بد تر اور بے رحم تر نزاعوں میں ڈالنے پر مائل معلوم هوتے هیں جو عثمانی شہنشاهي میں بھي معلوم نہیں هوتی تھیں -

انکي ابتدائي ظفرمندي - جس نے یورپ کي مخلصانه مگر غالباً قبل از وقت آفریں و تحسین کا غلغله برپا کیا تھا - اس سے زیاده تاسف انگیز بلکه نفرت انگیز انجام نہیں رکھسکتی -

وہ اپنے اقربا کے پاس آزادي کا تحفه لے جانے کے لیے بڑھے تھے' مگر وہ ایک ایسي سر زمین میں بربادي پھیلا نے کي وجه سے ختم هو رهے هیں جو برداشت سے آزمائي جا چکی هے -

یورپ کي نسبت زیاده بڑي قوموں کي عام اجماعي راے اس موقعه پر لڑنے والونکي متعلقه ذمه داري کي بہت زیاده پروا نہیں کریگي -

وہ اغلباً حق اور باطل کي خوشنما ڈھلکي تصویروں پر غور کرنے کو نا منظور کردیگي' اور انکي مزید جنگ کی شرمناک غلطی پر دونوں جماعتیں یکساں سختي کے ساتھه ملامت کرنے کي طرف مائل هونگي -

عام خیال جو اس قسم کے معلومات سے حاصل کیا جاسکتا هے جیسے که اسوقت بہم پہنچتے هیں' یه هے که نئي جنگ کے شروع کرنے میں پہلے بلغاریوں نے سنجیدگي کے ساتھه کارروائي کي -

جبکه ایک طرف هم اس قطعي کارروائي کي بابت کمزور سے کمزور پسندیدگي ظاهر نہیں کرسکتے اسی وقت میں دوسري طرف هم بلغاریا کو اس بناء پر کسندیم بھي کرسکتے که وہ نمایاں باني فساد هے - جہاں سب مجرم هوں وهاں " طرف " کي بحث نہیں هوسکتي -

هم بہادري کے ساتھه حاصل کیے فتوحات پر تحسین و آفرین کے لیے تیار تھے' مگر اب هم کو لوٹ پر لڑنے والوں کي صورت میں تنزل کے لیے ' جسمیں سب برابر کے شریک هیں ' ملامت کے

علاوہ اور کوئي چیز نہیں ملتي..................

....

هم سے کہا جاتا هے که دول کو جنگ روکنا چاهیے' مگر کوئي سے ٹھیک طور پر کہنے کے لیے تیار نہیں که کیونکر انکو چاهیے -

اگر زار کي نصیحت اپنے پیش اندیشیده اثر میں نا کامیاب هو هے تو پھر کار فرما مداخلت سے کم کوئي شے فوراً ممکن نه هوگ کار فرما مداخلت ' خواہ کسي طرح ترتیب دي جائے ' اپنے میں بہت سے خطرات لائیگي جن سے بچنے کا خواهشمند کو هونا چاهیے -

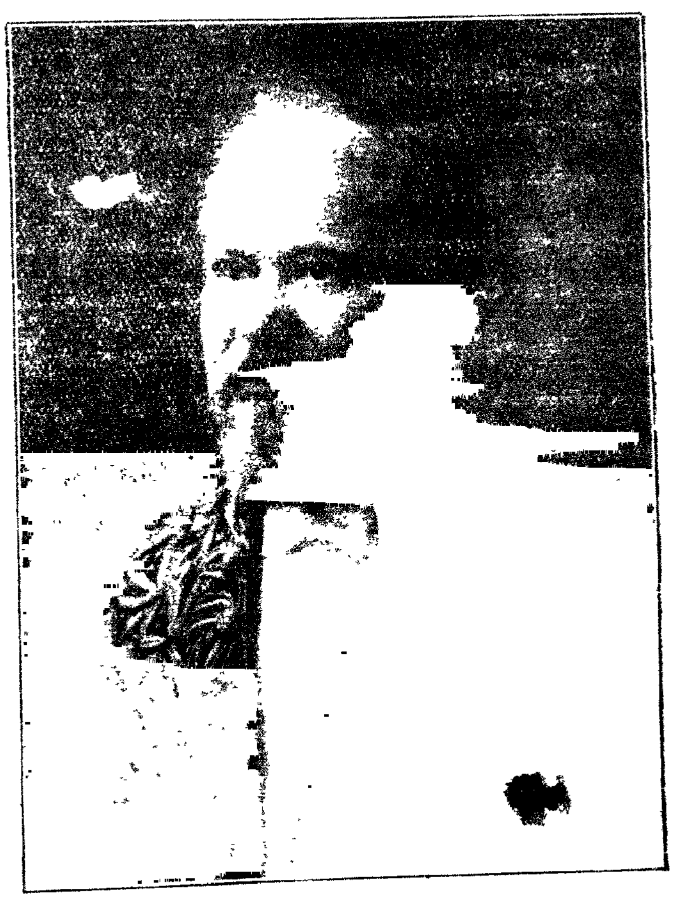
اتحاد یورپ ابھی ناکام نہیں هوا هے کیونکه ابھي تک مو هے اور اس کا مستحکم بلقان قیام میں مقامي جنگ کے روکنے اسے اپنی عدم قابلیت سے بہت زیاده اهم شے کا لحاظ کرتا -

اگر جیسا که آخرین خبروں سے مترشح هوتا یه برادر کش جنگ ایسے حدود تک پہنچگئی هے جنکے باقاعده اعلان جنگ محض ایک رسمي و اصطلاحی رہ جاتا هے ' تو د کے لیے محفوظ ترین راسته اس نئ جنگ کو مقامی رکھنا هے جیسا که انھو نے حلفاء اور ترکي کي جنگ میں کیا

مسیحیت اور مدنیت دونوں مناظرے ذلیل هوئي هیں جو اب تک منکشف هو رهے هیں -

ریاستہاے بلقان ایک ایسي بربریت میں گررهي هیں جو اُس بربریت سے کہیں زیاده گھري او شرمناک هے جو ترکوں کي طرف سے عمل میں آتي تھی -

وہ ان بلند امیدوں کو ڈھا رهے هیں جو انکے مستقبل کے متعلق قائم کی گئي تھیں' اور اپنے آپ کو خوفناک طور پر گرنے سے قریب کر رهے هیں -



موسیـــو پـوانـکارے

زائد سے زائد متحده یورپ جو کچھه ترکوں کو ثمرات فتح سے محروم رکھنے کے لیے غور کر رهے هیں کرسکتا هے وہ یه دیکھتے رهنا هے که انکے زود مشتعل میلانات کو پھیلنے نہیں دیا گیا هے -

جمهوریۂ استبداد کي حمایت میں

کہتے هیں جمهوریۂ فرانس کی شعاع حریت تمام اقوام عالم کے لیے یکساں فیض بخش هے ' لیکن لفظ " اقوام " غالباً صرف " پرستاران صلیب " کے لیے مخصوص هوگا ' ورنه فرزندان توحید کي حریت چھیننے میں فرانس کو جو انہماک هے اُس کے واقعات للیسیاے تا فلبلت کے اُس بلند منارے پر خط عبرت میں اب بھی منقوش نظر آ رهے هیں' جو پہلے ماذنه (اذان کا گنبد) تھا اور جہاں اب بجاے بانگ نماز کے ناقوس کا شور سنائی دیتا هے - جنگ بلقان کي ابتدا میں یورپ نے اُس وقت کی موجوده حالت کو برقرار رکھنے کا اعلان کیا تھا - موسیو پوانکارے اُن دنوں فرانس کے وزیر اعظم تھے - بلقانیوں کو جب فتح هوئي تو سب سے پہلے اُنھوں نے زور دیا که مغصوبه علاقے اب ترکوں کو واپس نه ملینگے - آجکل کي جنگ میں ترکوں کو جب فتح هوئي تو ضرور تھا که اس فتح کو شکست کي صورت میں تبدیل کرنے کي کوشش کي جاتي - سرایڈورڈ گرے

رظیفه پایا هے' اوراب وہ بفضله تعالی بر سرکار هیں آنسے درخواست ب جاے که کل روپیه یکمشت یا باقساط ادا فرمائیں - اسي غرض ، ایک رجسٹر مرتب کیا گیا هے جسمیں تمام قرض حسنه پانیوالے عداب کے نام' پتــه وغیرہ درج کیے جا رهے هیں اور اداے قرض سنه کي بابت ارنسے خط وکتابت بھي شروع کیجا رهي هے - ونسکه اکثر اصحاب کے پتے معلوم نہیں هیں' لہذا امید کیجاتي هے موجودہ اور آیندہ طلباء کو امداد دینے کی اشد ضرورت محسوس ماکر فارغ التحصیل حضرات جو تعلیمي وظائف حاصل کرچکے ں اپنے مفصل پته وغیرہ ضروري تفصیل سے پروفیسر عبد المجید احب قریشي نائب امین انجمن الفرض کو مطلع فرمائینگے ' رکچھه زر امداد بطور قرض حسنه آن کے ذمه هے اوسکو ادا فرماکر ـک اخلاقي فرض سے سبکدوش هونگے ' اور ایثار نفس ارر سا نمندي کي ایک قابل تقلید مثال قائم فرمائینگے -

آخر میں یه امر ظاهر کردینا ضروري هے که في الحال جمن الفرض کا سرمایه بوجه چندہ نه ملنے کے بے انتہا کم هوگیا ' حالات موجودہ میں امید نہیں هے که اس مد کے لیے معقول م جمع هوسکے - اوریهي حالت رهي تو سخت خطرہ هے که لیفوں کی تعداد بہت کم کرنا پڑیگی -

الفـــرض کے وفـــود

چونکه تعلیم کے مصارف بہت کثیر هوگئے هیں - اور کم تطاعت شریف مسلمان جن کی تعداد بدقسمتي سے زیادہ هے ے بچوں کو اعلی تعلیم نہیں دلا سکتے اسلیے ضروري هے که بزرگان انجمن الفرض کی جانب توجه فرمائیں جو ۲۳ سال سے غریب باء کو وظیفه دیکر اعلی تعلیم دلا رهي هے - وظیفه کا نام اب قرض سنه هے جس کا اصل مقصود شریف طلباء کي غیرت اور حمیت قائم رکھنے کا هے -

گرمیوں کي تعطیل میں کالج کے هر طالبعلم کا فرض هوتا هے جب گھر جائے تو اپنے عزیزوں' دوستوں اور بزرگان قوم سے کچھه نه ھه مانگ کر جمع کرے' اور کالج کھلنے پر انجمن کے سپرد کردے' مگر نکه اس طریقه سے کافی چندہ جمع نہیں هوتا اسلیے تجویز ي که علاوہ منفردہ کوشش کے لایق طلباء میں سے کچھه باے کالج منتخب صوبوں ' کمشنریوں اور اضلاع میں دورہ کرکے دہ جمع کریں - چند طلباء جو اسوقت سال رواں کی محنت سے فارغ ئے هیں بجاے اپنے گھر جانے اور آرام کرنے کے قومی گدائي کے کام پر ستعد هوکر همدردان و بزرگان قوم کی خدمت میں حاضر هوتے هیں -

امسال طلباء کالج کے حسب ذیل سات وفد مختلف حصص هند ں روانه کیے جا رهے هیں :

پنجاب میں دو ڈیپوٹیشن روانه کیے گئے هیں - ایک کے ناظم د الرحیم صاحب بی - اے - اور دوسرے وفد کے خلیل احمد حب بي - اس - سی هیں - ممالک متحدہ اگرہ و اودہ میں ں دو وفد بھیجے گئے - ایک کي نظامت نظیر الدین صاحب ، - اے - کے متعلق هے' اور دوسرے کي سید ظفر حسین صاحب ءم فورتھه ایر کلاس کے متعلق هے -

مشرقي بنگال میں ایک ڈیپوٹیشن زیر نظامت محمد الیاس حب برني - بی - اے - روانه هوا هے -

بهار میں بھي ایک وفد بھیجا گیا هے جسکے ناظم آغا مرزا حب متعلم فورتھه ایر کلاس هیں - حیدرآباد میں جو ڈیپوٹیشن هے اوسکے ناظم سید واجد حسین صاحب متعلم فورتھه ایر کلاس ں -

سنه ۱۱ و ۱۲ع میں انجمن الفرض کے پاس چندے کي آمدني ۱۴-۳۲۶۳ روپے موجود تھے - جو قرض حسنه سنه ۱۲ و ۱۳ع میں اس آمدني سے دیے گئے ان کي مقدار ۰-۵-۲۶۷۷۱ تھي - خرچ دفاتر وغیرہ ملا کر کل خرچ سنه ۱۲ و ۱۳ع میں ۰-۱۲-۲۹۳۸۶ هوا - یه واضح رهے که قریب چھبیس هزار کے جو زائد خرچ هوا وہ گذشته سالوں کي بچت سے دیا گیا - سنه ۱۲ و ۱۳ع میں مجموعي آمدني اس انجمن کي ۱-۱۱-۱۲۶۵۵ تھي' لیکن جو وظائف سال رواں کے لیے منظور هوچکے هیں انکي مقدار چوبیس هزار تک پہنچ گئي هے ' علاوہ اس کے دفتر وغیرہ لوازم کے خرچ بھي هوئے اور هونگے - اسوقت بہت سے مستحق غریب طلبا کي درخواستیں نہایت حسرت سے نا منظور کیجا رهي هیں ' اس صدمه سے بچنے کے لیے جو هم کو ایسي درخواستوں کے نامنظور کرنے میں هوتا هے هم اعلان کرتے هیں که جبتک موجودہ وفود اور منفردہ چندہ کے ذریعه سے آمدني نہو لے اور درخواستیں نه بھیجي جائیں - هم یه رقم غیر مستطیع شوقین مسلمان طلباء کو هرگز دینے کے قابل نہونگے ' اگر گذشته سالوں کي رقم همارے هاتھوں میں نہوگي - لیکن نہایت حسرت سے یه گذارش کرنیکي معافي چاهتا هوں - که اب همارے پاس جمع کچھه نہیں رها - اب جو کچھه غریب هونہار طلباء کے لیے تحصیل علم کا موقع ملیگا وہ صرف آپ حضرات کے دست کرم کا نتیجه هوگا - خدا نخواسته اگر قوم نے ایک سہل حصه آمدني سے غریب طلباء کي معاونت نه کی تو نه معلوم اسکا کیسا دردناک نظارہ هوگا - کسي قوم میں اس سے بڑي کوئي مصیبت نہیں که اوسکے افراد قوم کي غفلت سے جہالت وبے علمي کے شکار هوجائیں - مجھے امید هے که همارے سات وفود نہایت کامیاب واپس آئینگے -

انجمن الفرض کے فنڈ سے صرف اونہیں غریب بچونکو وظیفه نہیں دیا جاتا جو مدرسة العلوم علیگڈہ میں تعلیم پاتے هیں بلکه اونکي بھی مدد کیجاتي هے جو هونہار هیں' اور دوسرے کالجوں میں وہ تعلیم حاصل کرني چاهتے هیں جسکا انتظام سر دست مدرسة العلوم میں نہیں هے - مثلاً تعمیرات کي اعلی تعلیم انجینیرنگ کالج رڑکي میں ' یا ڈاکٹري کی تعلیم میڈیکل کالج میں - علاوہ اسکے انجمن نے تعمیر مسجد و دیگر عمارات کالج کو جو ابھی نا تمام هیں اپنے مقاصد میں شامل کیا هے' اور همدردان قوم کی مدد کي امید هی پر تعلیم دینیات کے ضروري مصارف کي کفالت کا بھي ایک حد تک بیڑا اوٹھایا هے ' جو اصحاب براہ الطاف چندہ عنایت کریں اپنے چندہ کے متعلق صراحت فرمائیں که وہ کس مد کیواسطے هے' اور رسید میں اوسکا کیوں کر اندراج هو؟ انجمن الفرض نام هے طلباء مدرسة العلوم اور دیگر نو عمر لوگونکي جماعت کا جو بذات خود کچھه نہیں کرسکتے - سواے اسکے که بزرگان قوم کي خدمت میں اپني عرضداشت پیش کریں اور متفرق قطرونکو جمع کرکے دریا بنائیں تاکه یه سرچشمه قوم کي پیاس کو بجھائے - اسی غرض سے ان میں سے چند لڑکے قوم کي خدمت میں حاضر هونا چاهتے هیں - میں امید کرتا هوں جیسي خوش نیتي سے یه نیک کام انهوں نے اپنے ذمه لیکر تکلیف گوارہ کي هے ویسي هي قوم کي طرف سے انکي قدر افزائي هوگي - اور بمصداق (هل جزاء الاحسان الا الاحسان) جس طرح اونهوں نے قوم کے سامنے گداگري کرکے اپنے غریب بھائیوں کي تعلیم کے لیے روپیه جمع کرنے کا بیڑا اوٹھایا هے ' قوم کي همت و سخاوت سے امید قوي هے که وہ بھي ان نونہالوں کي پوري قدر و منزلت فرماکر اونکي همت افزائي کریگي -

انجمن الفرض یا چندوں کے متعلق جو ضروري امور دریافت طلب هوں ان کے متعلق بزرگان قوم جسوقت چاهیں پروفیسر عبد المجید قریشي نائب امین انجمن الفرض سے خط وکتابت کرسکتے هیں -

مراسلات

رہي ہے ... تھا کہ کیا کیا مضامین رکھے جائینگے کہ آیندہ پروفیسر بنانے کے واسطے ممالک غیر میں طالب علموں کو بھیجنا شروع کردیا -

طبابت (مڈیکل سائنس) کی تجویز ہوئي مگر اُس کے واسطے ماهرین فن اور کثیر مصارف کي ضرورت تھي - قانون کے لیے فرانسیسي کالج اول سے موجود تھا - سائنس اور انجینیرنگ (هندسه) کے واسطے بھي رهي مشکلیں پیش آئیں جو ڈاکٹري کے متعلق پیش آئي تھیں - دینیات اس بحث سے بالکل خارج هي تھي - اب سواے علوم ادبیه اور زراعت کے کچھ نہیں رها تھا - اس کے واسطے بھی یہي دو اعتراض پیش ہوے ' کیونکه علوم ادبیه کي ضرورت اعلی تعلیم کے واسطے تھي - گورنمنٹ نے ابتدائي و ثانوي (سکینڈري) اور اعلی تعلیم کے نہایت اچھے اصول قائم کیے تھے ' مگر اس بات کي شکایت همیشه هوتي رهي که تعلیم ناقص ہے - تعلیم ایسي هوني چاهیے جس سے یورپ کي اعلی تعلیم کے لیے طلبه طیار هوا کریں - اس یونیورسٹي سے امید تھي مگر اُس کے کارکنوں کے دل میں جو بات تھي وہ یه تھي که گورنمنٹ کے کام سے کچھ اعلی کام هونا چاهیے -

فلسفه وغیرہ علوم عالیه پڑھانا مصریوں کو مفید نہیں هوتا ' کیونکه اُن کا منشا تعلیم سے علم حاصل کرنے کا نہیں ہے بلکه ملازمت ہے - اور یه کام گورنمنٹ اسکول پورا کردیتے هیں - پہلے موسم سرما میں قومي جماعت نے گورنمنٹ اسکولوں کے بہت سے طالب علموں کو اس یونیورسٹي میں داخل کرلیا ' مگر وہ بدستور قانون کے خدیوي اسکول میں تعلیم پاتے رہے ' کیونکه ان کے پیشه کي شہرت اسي پر منحصر تھي - یه بات زیادہ دنوں تک جاري نہیں رهي - تاهم یونیورسٹي کا نه کچھ نصاب تھا ' نه امتحانات ' نه کوئی ڈگري -

دوسرے سال تک یہی صورت رهي کونسل کے چند ممبروں نے کچھ تجویزیں پیش کیں ' مگر کچھ اثر نہیں هوا - کوئي ایسا کام نہیں هوسکتا تھا جس میں گورنمنٹ کو مداخلت دي جاتي - سنه ۱۹۱۰ ع میں امریکه کے سابق رئیس الجمہور مسٹر روزویلٹ (Mr. Rossevelt) کي تقریروں کي وجه سے یه سلسله تبدیل هوا - قومي جماعت کے بالکل ٹوٹنے سے امید ہے که اب اسکي حالت اچھي هوجائیگي ' اور یه اُسی صورت میں ممکن ہے که یونیورسٹي بالکل گورنمنٹ کے هاتھه میں دیدي جائے ' مگر افسوس ہے که یونیورسٹی کے پریسیڈنٹ اس قسم کي تجویز کو نہیں مانتے - جو لوگ اندروني حالات کو جانتے هیں وہ صاحب پریسیڈنٹ کے کام سے اچھي طرح واقف هیں ' اور اس قلیل مدت میں جو کامیابی انہوں نے حاصل کي ہے وہ بھي قابل ستائش ہے - اسمیں کوئي تعجب کی بات نہیں ہے اگر یه دیکھا جاے که وہ اپنے دشمنوں کو یونیورسٹی دے دینے پر راضي نہیں هوئے - مگر زمانه اُن کو جلد بتا دیگا که یه خیال غلط تھا - جو طالب علم یورپ اس غرض سے بھیجے گئے تھے که پروفیسر بنیں وہ جب واپس آئینگے تو یه دیکھینگے نه کوئي طالب علم وهاں نہیں ہے ' جسے وہ تعلیم دیں -

انجمن الفرض

(از نواب حاجي محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹري مدرسة العلوم علي گڑ

قوم آگاہ هوگي که چند سالہاے ماسبق میں انجمن الفرض سرمایه سے صدها غریب مسلمان بھائیوں کو امداد دیگئي جسکي وجه سے وہ محمدن کالج میں رهکر اپني تعلیم پوري ک اور آج وہ ماشاء الله قوم کے لیے مایۂ ناز هیں - چونکه ب تعالی اب کالج کے طلباء کي تعداد روز بروز بڑہ رهی ہے ' اور حسنه پانیوالوں کي تعداد میں بھي بے انتہا اضافه چلا جا رها ہے ' اس لیے ضرورت محسوس هوئي که اس س کو مستقل کیا جاے ' تاکه غریب طلبا کي زیادتی اور سرمایه کمی کی وجه سے اس امداد میں کمي نہونے پائے ' تجویز هوئي که جن صاحبوں نے اپنے دوران تعلیم میں کالج سے قرض

بقیه پہلے کالم کا

اکثر اشخاص کو افسوس هوا که آزاد یونیورسیٹي کي تجویز ٹوٹ گ مگر دو طرز تعلیم میں دو اصول رکھنے سے یه بہتر ہے که گورنمنٹ اصول پر عمل کیا جاے - جو علحدہ هونے سے بالکل هو جاتا ہے -

رومانیه بلغاریوں سے کیوں هم نبرد ہے

ترکي کے متعلق اپریل سنه ۱۹۱۳ ع کے فورٹ نائٹلی ریویو فیصله هوا تھا که اب اس سلطنت کو اپنے تئیں انگلستان حوالے کردینا چاهیے - جون سنه ۱۹۱۳ ع کے رساله نائنٹ سنچري (XIX Century) میں مسٹر السں بارکر (Ellis Barkar) لکھتے هیں که " ترکي کي شکست سے اتحاد ثلاثه (جرمني ' آسٹ اٹلي) کو سخت نقصان پہونچا ہے - جرمني کو ترکي سے امداد کي امید تھي وہ جاتي رهی ' کیونکه ترکي ایک بڑي فوج ساتھه روس پر جنوب کی طرف سے اور انگریزوں پر مصر کے طرف حمله کرسکتي تھی - علاوہ اسکے بلقاني ریاستوں کي قوت بڑہ گ چلے ترکي ان کو همیشه روکے رکھتي تھي - چند سال میں یه ریا روس کو دس لاکھه آدمیوں سے امداد دے سکینگي - جنگ میں ترکي کي شکست سے خصوصاً جرمني اور عموماً ایتلاف مثل (آسٹریا و اٹلی و جرمنی) نے ترکی کی امداد هی نہیں ہے ' بلکه رومانیا کی حالت کو بھی تذبذب میں ڈالدیا ہے - رو روس کے خلاف آسٹریا وغیرہ کی طرفدار تھی - نه اسوجه سے که روس سے کوئي عداوت تھي ' بلکه اس وجه سے که روس اور آ کے مابین وہ رہ نہیں سکتی تھی - اس وجه سے اُسے ضرورت ه که وہ کسي بڑي طاقت سے صلح کرکے رہے - آسٹریا کو پسند میں اُسے زیادہ امن کي صورت دیکھي ' کیونکه وہ اس ایتلاف مثلث کو زیادہ زبردست سمجھتی تھی " بلغاریا پر اگر وہ نه کرتی تو خود اُسی کے لیے نہیں بلکه ارکان ایتلاف مثلث لیے بھی خطرہ تھا -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲

جلد ۳

کلکته : چهار شنبه ۱۰ رمضان ۱۳۳۱ هجری

Calcutta : Wednesday, August 13, 1913.

نمبر ۷

فهرس

کامریڈ و همدرد کي ضمانت

حکام اپنے ضعف کی بندش زبان شکایت کي بندش سے کر رهے هیں' ظلم هو' جور هو' ستم هو' کچهه بهی هو مگر اُن کی یہی خواهش رهتی هے که عام نظریں ان واقعات کو دیکهیں' عام سماعتیں ان حوادث کو سنیں' عام دماغ ان کے نتایج سے اثر پزیر هوں' لیکن نه زبان پر کوئی لفظ آئے' نه قلم سے کوئی حرف نکلے - امتثال میں اگر تخلف هوا تو تعزیر و تعذیب کي پہلی قسط ضمانت سے سروع هوگی جو اس هفتے میں کامریڈ و همدرد (دهلی) سے دو هزار روپے کی مقدار میں لی گئی هے - قارئین الهلال و زمیندار و مسلم گزٹ کا فرض هونا چاهیے که اس مقدار کو اپنے مخصوص چندوں سے فراهم کریں - میں اس فنڈ میں ایک سو روپے نذر کرتا هوں -

ما لا بد منه

اعانهٔ مظلومان کانپور

کانپور کے مقدس فرزندان اسلام جو شهید هوے اُن کي پاک روحیں خدا کے حضور میں پهونچ چکي هیں' جهاں نه مسٹر ٹائلر کو قتل عام کي دسترس هے' نه مسٹر سم کو شعائر الله کي بے حرمتي کا موقع حاصل هے' نه پولیس کو بے گناهوں کے گهروں میں گهس کر انهیں پابه زنجیر کرنے کا حق هے :

یبشرهم ربهم برحمة منه	اُن کا پروردگار اُن کو اپني مهرباني و
و رضوان و جنات لهم فیها	رضامندي سے ایسي بهشت میں رهنے
نعیم مقیم' خالدین فیها	کي خوش خبري دے رها هے جهاں
ابـــداً' ان الـــلـــه	دائمی آسایش ملیگي' یه لوگ همیشه
عنـــده اجـــر عظیـــم	بهشت کي راحت میں مقیم رهینگے' بے
(۹ : ۱۹)	شبه الله کے هاں اجر و ثواب کا بڑا ذخیره

موجود هے -

لیکن شهیدوں کے اهل و عیال' جن کے گهرانے تو خدا کی رحمت سے معطر هوچکے هیں مگر اس وقت نظر بندي میں هونے کی وجه سے عوام میں مطرود و مخذول هو رهے هیں - اُن کی حالت عام نصرت و تعاون کی حاجتمند هے - جو لوگ اپنے گهروں سے گرفتار هو کے قید کیے گئے هیں وہ اور بهي قابل رحم هیں - ۱۰ - اگست سنه ۱۹۱۳ع کو میں خود مجسٹریت کانپور سے ملنے گیا که مجهے زندان کانپور کے اُن گرفتاران بلا سے ملنے کی اجازت دي جائے جو شهادت مسجد کے سلسلے میں پا بزنجیر هوے هیں - مجسٹریت نے اس کو منظور کرنے سے انکار کردیا - ۱۱ - اگست کو میں نے لفٹنٹ گورنر صوبه متحده کو تار دیکر خواستگاري کی که یا تو میري درخواست قبول هو یا وجوه انکار سے اطلاع دي جائے - مجسٹریت نے کانپور میں میرا قیام بهي جائز نه رکها' اس سے ظاهر هے که مظلوموں کے ساتهه کیا سلوک هو رها هے -

مسلمانوں میں اگر غیرت باقي هے تو عام چندے سے اس مسئلے کو حد تک پهونچائیں - میں اس فنڈ میں سو روپے کي ناچیز رقم پیش کرتا هوں -

فهرست زر اعانۀ مهاجرین عثمانیه
(٧)

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب سید محمد کاظم صاحب - بي - آئي - پی ریلوے اسٹورس جهانسي	٩	٣	٥
(به تفصیل ذیل)			
جناب سید منظور علي صاحب	٠	۴	٠
جناب حکمت الله خان صاحب	٠	٨	٠
جناب رحمت علیصاحب	٣	٠	٠
جناب سید روح الامین صاحب	٦	٢	٠
جناب سید تصور علیصاحب	٠	٣	٠
جناب محمد کاظم صاحب	٠	٠	١
جناب مولوي طفیل احمد صاحب	٠	٠	١
جناب محمد جان صاحب	٦	٧	٠
جناب امیر الله صاحب	٠	٢	٠
جناب اسیر الدین صاحب	٦	٣	٠
جناب ولي محمد صاحب	٠	٠	١

جناب غلام محمد صاحب ملتان	٠	١٣	٣
جناب حافظ علی احمد صاحب انصاري پلیڈر نکودر - جالندهر	٠	٠	٨
جناب محمد واحد صاحب ٹونک	٠	٠	٥
جناب غلام نبی صاحب گورکهپور	٠	٩	١۴
جناب سید فضل احمد صاحب باره بنکي	٠	٠	١٠
جناب غلام غوث صاحب لائل پور	٠	٠	٥
جناب محمد بخش صاحب	٠	٠	١
متفرق	٠	٠	٢
جناب سید شا حکیم محمد الیاس صاحب نواده	٠	٦	١
جناب سید علی محمد ذاکر صاحب مدراس	٠	٠	۴
جناب ظهور الحسن خانصاحب زارٹی پرتاب گڈه	٠	٠	١٠
جناب امداد علي صاحب - رامپور	٠	٢	٢٢
بذریعه جناب حکیم عبد النور صاحب - پٹنه	٩	٧	٢٠
(به تفصیل ذیل)			
جناب عبد النور صاحب	٩	٠	١
جناب مولوي عبد الکریم صاحب	٠	٠	٥
جناب منشي عزیز الحکم صاحب	٠	٨	٠
جناب عبد الرحمن صاحب	٠	٠	٥
جناب شاه عین الحق صاحب	٠	٠	١
جناب حکیم عبد الطیف صاحب	٠	٨	١
جناب محمد ظهور الحق صاحب	٠	٨	٠
جناب منشی امیر احمدي صاحب	٠	٣	٠

جناب مرزا بهادر بیگ صاحب - حیدر آباد دکن	٠	١٠	٦
جناب مولوي موید الدین حسن خانصاحب بتقریب سالگره فرزند جناب احمد محي الدین حسین صاحب نظام آباد دکن	٠	٠	٢١

	پائی	آنه	روپیه
جناب محبوبعلي صاحب - باؤ بازار	٠	٠	٨
جناب ولي محمد خانصاحب - باؤ بازار	٠	٠	٢
جناب ابراهیم صاحب بهیونڈي	٠	٠	١٠

بذریعه نیاز علی خانصاحب - سب ڈویزنل افس پشاور	٠	٦	٦١
(به تفصیل ذیل)			
مزدوران ماتحت مولوي رحمت علي صاحب سب اور سیر منگلاهیڈ	٠	٠	۴١
جناب محمد علي خان ٹهیکیدار	٠	٠	١٥
مزدوران ایضاً	٠	٠	٥
متفرق	٠	١	٠

بذریعه جناب عبد العزیز صاحب - لوئم - برهما (دو خریدار)	٠	٠	٢
ایک بزرگ از کانپور	٠	٠	١٠
ایک بزرگ جو اپنا نام ظاهر کرنا نهیں چاهتے	٠	٠	٨
جناب سید میر حسن صاحب - ملتان	٠	٠	٨
جناب حکیم خواجه عبد الشکور صاحب کانپور	٠	٠	٢

بذریعه جناب سراج الدین صاحب سکاردو کشمیر	٠	٠	٢٥
جناب سکریٹري صاحب علمی کلب بلگرام	٠	٥	٢
جناب احمد رضا صاحب - بین پٹنه	٠	٠	٢٠
جناب احمد الله خانصاحب - کا کوري	٠	٠	١
جناب سید علی صاحب - سشن جج در منگل دکن	٠	٠	٩۴
جناب حکیم احمد حسین صاحب گوما - کانگڑه	٠	٠	٢٥
جناب عبد الحفیظ صاحب هرگانوان - بربیگهه	٠	٨	٦
جناب محمد محسن صاحب ضلعدار باره بنکي	٠	٠	٣
جناب محمد گوهر علي صاحب معروف گنج - گیا	٠	٠	٢٠
جناب مولوي محمد ابراهیم خانصاحب رامپور	٠	٠	٥٠

بذریعه جناب عنایت الله خانصاحب انسپکٹر گوجرانواله	٠	٠	١٥
(به تفصیل ذیل)			
جناب خواجه محمد مودود صاحب	٠	٠	١
جناب منشي رحیم بخش صاحب سب انسپکٹر پولیس	٠	٠	١
جناب عنایت الله خانصاحب انسپکٹر	٠	١	٧
جناب محمد نصر الله صاحب	٠	٢	١
جناب مولوی محمد ابراهیم صاحب	٠	٠	٢
جناب منشي احمد حسن صاحب	٠	٠	٣
میزان	٦	٩	٢٨
سابق	٠	١١	٨۴٧
کل	٦	۴	٨٧٦

NTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

ہ پر تشدد شروع ہوا ' احاطۂ عدالت جججی غازی پور کي
د کے درختوں اور آس پاس کی کھپریلوں پر دست درازي
، صاحب جج (پنڈت سري رام) نے خدا کے گھر میں داخل
ر مسجد کے لوٹے اور بدھنیاں اپنے سامنے تڑوائیں '
انوں کے ضبط میں اب بھی فرق نہ آیا کہ ابھی مسجدکي حقیقت تو
ل سے محفوظ ہے - کانپور میں جب مسجد مچھلی بازار کا
حصہ شہید کیا گیا ' تو اس کے لیے بھی تاویل کرلی گئی کہ
حصہ مسجد میں داخل ہی نہ تھا ' اور اگر رہا بھی تو جب
مذہب کی راہ میں کشت و خون نہ ہو اور اہل مذہب
جانوں پر نہ آ بنے ' اس وقت تک مذہبی آزادي میں کیا
ہے - ۳ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو جب اس آزادي کا خون ہوا '
کے گھر پر جانیں فدا کرنے والے شہید کیے گئے ' تو عوام اس پر
خاموش ہیں کہ ہنوز شاہ جہاں کی مسجد اور شاہنشاہ کونین
بہت سے پرستار زندہ تو ہیں - دیکھنا ہے کہ اس مجروح
مخدوش زندگی پر بھی حملہ ہوا تب کیا ہوگا ؟

لایرون انہم یفتنـون فی	دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک یا دو
ل عام مرۃ او مرتین ؟ ثم	مبتلاے مصیبت ہوتے رہتے ہیں ؟
یتوبون ولاہم یذکـرون	اس پر بھی نہ تو توبہ ہي کرتے ہیں
۹ - ع - ۱۵)	اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں !

عهدۂ جنگ

سہ شنبہ کو ایم - میجر اسکیو کي اس دھمکي نے کہ اگر بلغاریا نے تخفیف شدہ حدود منظور نہ کیے تو رومانیہ شنبہ کو صوفیا پر قبضہ کر لیگی - ۷ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو صلح کرادي - عہد نامہ پر دستخط کے لیے ۱۰ - اگست کی تاریخ تجویز ہوئي تھي وہ بھی ہوگئي -

رومانیہ کے ساتھہ یورپ بھي مصر تھا کہ قوالہ ' کوچینا ' رزلق وشت بلغاریا ھی کے پاس رہیں ' لیکن حالات کي پیچیدگي نے روصد ہا مواقع کي طرح اس موقع پر بھي یورپ کے اس خیال کو کامیاب ہونے نہ دیا ' اور بالاخر قوالہ یونان کو ملا اور کوچینا اور رزدوست سرویا کو - تاوان جنگ کا سوال ہنوز غیر منفصل ہے - البتہ سرویا اور یونان کو ہیگ کي عدالت تحکیم میں اسکے مطالبہ کا حق دیا گیا ہے -

شاہ رومانیا اور قیصر جرمنی میں تبریک و تہنیت اور تشکر و امتنان کا مبادلہ ہوا - قیصر نے رومانیا کي مدبرانہ و دانشمند پالیسی کي شاندار کامیابي پر گرمجوشي کے ساتھہ مبارکباد دي - شاہ رومانیا نے قیصر کي مخلصانہ دوستي کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس صلح کا انتہائي آخري ہونا اپ ھي کے ہاتھہ میں ہے - قیصر نے دوبارہ نہایت گرمجوشي کے ساتھہ مبارکباد دي - اس کے جواب میں شاہ رومانیہ نے پھر اس موثر حصہ کا شکریہ ادا کیا ' جو جرمني نے رومانیا کے لیے اس قدر اہم و نازک واقعات میں لیا ہے - اس تہنیت و تحسین کے علاوہ قیصر نے ایم - میجر اسکو رئیس موتمر صلح بخارست کو عقاب سرخ کا تمغا بھی عطا کیا -

قیصر کی عزت افزائیوں سے صرف رومانیا ھي بہرہ یاب نہیں ' بلکہ یونان بھی اسکے ساتھہ شریک ہے - قیصر نے قسطنطین شاہ یونان کو جرمن فوج کا فیلڈ مارشل بنایا ہے - شاہ مذکور نے حکم دیا ہے کہ درہ دانیال سے لیکر سالونیکا اور جنینا سے لیکر ایڈریا تک تک تمام قلعوں میں ایک سو ایک توپیں بطور سلامي سر کیجائیں

اس عہد نامے کے بعد کیا جنگ کے کتے باندہ دیے جائینگے ؟ کیا
صلح کا فرشتہ انسانیت کو اپنے پروں کے سایہ میں لیلیگا ؟

ادرنہ پر ترک پوري مضبوطی کے ساتھہ قابض ہیں ' قسطنطنیہ سے زائرین کا ایک جم غفیر آیا ہوا ہے - ۳ - اگست کو جامع سلیم میں عظیم الشان جلسہ ہوا ' حاضرین کي تعداد ۳۰ - ہزار تھي سب نے بیک زبان کہا کہ " ادرنہ کے تخلیہ پر ہم مرجانے کو ترجیح دینگے "

عنان حکومت اس جماعت کے ہاتھہ میں ہے جس نے باسفورس کے قریب روسي بیڑے کی نمایش پر کہا تھا کہ تخلیہ ادرنہ کے لیے نمایش سے سنگین تر کارروائي کی ضرورت ہے - اتحاد یورپ کے جسم میں اختلاف کے جراثیم کافي تعداد میں موجود ہیں ' اور گو تخلیہ ادرنہ سے اصولاً سب متفق تھے مگر الفاظ پر اتفاق نہ ہوسکا ' مجبوراً علحدہ علحدہ ملاقاتوں نے اتحاد یورپ کي کمزوري کا نمایاں ثبوت دیا - یہ صحیح ہے کہ لندن میں قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے یہ سمجھا گیا ہے کہ قبضہ ادرنہ کا مقصد صرف شرف عثماني کا اعادہ اور بعض مالی مراعات کا حاصل کرنا ہے ' ورنہ دول کے مقابلہ میں یہ قبضہ جاري نہ رکھا جائیگا ' مگر جن لوگوں کو پیشقدمي کي داستان ' جس نے تمام یورپ کو خوف آمیز تعجب میں ڈال دیا تھا یاد ہے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ نتائج جو قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے مستنبط و مستخرج ہیں بازار اعتماد میں کیا قیمت رکھتے ہیں -

جرائد و صحائف یورپ کي عام راے ہے کہ " یہ صلح ایک دوسري جنگ کي تمہید ہے - ترکوں کے قبضہ ادرنہ نے اس مسئلہ کو اور بھی خاردار بنا دیا ہے " -

اگر جنگ ہوئي تو ایک فریق ترک ہونگے ' مگر دوسرا کون ہوگا ؟ بلغاریا اسدرجہ پامال ہوچکي ہے کہ اسکي زیست کا سہارا صرف یہ امید ہے کہ یورپ اسکو پامال نہ ہونے دیگا - سرویا کے متعلق یاد ہوگا کہ وہ بلغاریا کے خلاف ترکوں سے معاہدہ کرچکي ہے -

سرویا کي طرح یونان اور ترکي میں بھي بلغاریا کے خلاف معاہدہ ہوچکا ہے ' جسمیں یہ طے ہوا ہے کہ بحیرہ مارمورہ کي بندرگاہوں پر جو اس وقت بلغاریوں کے قبضہ میں ہیں گو وہ بارہي کے لیے ترکي یوناني بیڑے کو درہ دانیال سے گزرنے دیگي ' اور اسکے معاوضہ میں یونان عثماني بیڑے کو طرابلس اور سالونیکا جانے کے لیے بحیرہ ایجین سے گزرنے دیگا -

رومانیا ان سب میں تازہ دم ہے اسکے ' علاوہ ایک بار بخارست میں ظاہر بھي کیا گیا تھا کہ دول ادرنہ سے ترکوں کے اخراج کے لیے رومانیا سے درخواست کرسکینگي ' مگر سوال یہ ہے کہ کیا بلغاریا کے لیے رومانیا میدان میں اتریگي ؟

دول ستہ (انگلستان ' فرانس ' روس ' استریا ' جرمني ' اطالیہ) کے سفرا نے علحدہ علحدہ یاد داشتیں مرتب کي تھیں مگر سب کا مقصد ایک ھي تھا اور وہ یہی تھا کہ ایڈریا نوپل سے ترکوں کو دست بردار ہوجانا چاہیے - باب عالی میں یہ یاد داشت پیش ہوچکي ہے ' اور گو اس کا لہجہ چنداں درشت نہیں تاہم مفہوم یہی ہے کہ ترکی کو اگر اس نصیحت کے ماننے سے انکار ہے تو دول ستہ کو مناسب کارروائی پر مجبور ہونا پڑیگا - وہ مناسب کارروائي کیا ہوگی ؟ یہي کہ تمام سلطنتیں ترکوں کو جنگ کا الٹیمیٹم دیں اور گو خود آمادہ جنگ نہ بھی ہوں تاہم اس دھمکی سے کم از کم ترکوں کو کچھہ نقصان تو پہونچا دیں - " دنیا کي سب سے بڑي اسلامی سلطنت " انگلستان بھي اس انذار و تہدید میں شریک غالب ہے اور نہ ہونے کي کوئی وجہ نہ تھی اس لیے کہ وہ خوب جانتي ہے اور بات بھی یہي ہے کہ کچھہ ہو مگر اسکي مسلمان رعایا کے جذبات اخلاص و عقیدت و وفاداري میں کوئی فرق نہ آئیگا ' ان صبر آزما کوششوں کے مقابلے میں دوسري طرف دیکھو کہ ترک ابھي پچھلی ہزیمت سے اچھي طرح سنبھلنے بھي نہیں پائے ہیں ' انقلاب وزارت و اغتشاش داخلي نے پریشان کر رکھا ہے ' خزانہ اسقدر خالي ہے کہ مزید فتوحات کا سلسلہ تو قائم رکھنا غیر ممکن ہوگیا ہے ' موجودہ مقبوضات کا سنبھالنا بھی دشوار ہے ' مگر ایک ہمت ہے کہ یہ تمام مشکلیں بہادري سے انگیز کررہي ہے -

شذرات

لتصدن علی ما اذیتمونا (۱۴ : ۹) و ان عدتم عدنا (۱۷ : ۸)

و الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ، و یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ، و یفسدون فی الارض ، اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار (۱۳ : ۲۰)

جو لوگ خدا کے ساتھ پختہ عہد و پیمان کرکے پھر عہد شکنی کرتے ہیں ، جن تعلقات کو جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے اون کو توڑتے ہیں ، ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں ، یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور جن کا برا انجام ہونے والا ہے -

ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون ، انما یؤخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار ، مہطعین مقنعی رؤسہم ، لا یرتد الیہم طرفہم ، و افئدتہم ہواء (۱۴ : ۳۱)

یہ نہ سمجھو کہ خدا ان ظالموں کے اعمال سے غافل ہے ، وہ انہیں اُس دن تک کی مہلت دے رہا ہے جب کہ خوف کے مارے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی ، سر اُٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہونگے ، اُن کی بدحواسی کا یہ عالم ہوگا کہ نگاہ بھی پھر اُن کی طرف لوٹ کر واپس نہ آئیگی ، اور اُن کے دل ہوا ہو رہے ہونگے -

و ان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منہا ، و اذا لا یلبثون خلافک الا قلیلا (۱۷ : ۷۶)

یہ لوگ ملک سے تم کو دل برداشتہ کر چلے ہیں کہ یہاں سے تمہیں نکال باہر کریں ، ایسا ہوا تو یہ بھی تمہارے بعد چند روز سے زیادہ نہ رہنے پائینگے -

ایک زمانہ وہ تھا جب ہندوستان میں شرع اسلام کی حکومت تھی ، احتساب جاری تھا ، قانون شریعت کی پابندی فرض تھی ، سلطنت کا مذہب اسلام تھا ، اور اسلام ہی کے مطابق معاملات و مقدمات کے فیصلے ہوتے تھے ، شرع اسلام کا حکم تھا کہ کوئی فیصلہ جو مسلمان قاضی کی عدالت سے صادر نہ ہوا ہو نافذ الامر نہیں ہو سکتا - مسلمان نہ اُس پر عمل کرنے کے پابند ہیں اور نہ اُس کو فیصلۂ قطعی مان سکتے ہیں ، مدت ہوئی استبداد کا خود فراموش تحکم مسلمانوں کے دلوں سے تو اس حکم کو فراموش کرا چکا ہے ، لیکن ہنوز "مسلمانی در کتاب" باقی ہے ، اور عام کتب فقہیہ میں یہ مسئلہ مذکور ہے -

شاہ عالم پادشاہ دہلی نے بنگال و بہار و اوڑیسہ کی سلطنت جب انگریزوں کو تفویض کی تھی تو عطائے دیوانی و نظامت کے متعلق جو معاہدہ تحریر ہوا تھا اُس کی ایک خاص دفعہ یہ بھی تھی کہ انگریز ان صوبوں میں شرع شریف کے مطابق حکومت کرینگے ، اور اس باب میں کسی قسم کا تخلف یا تجاوز روا نہ رکھینگے - میر جعفر جب مشرقی ہندوستان سے دست بردار ہوا ، محمد علی خاں نے جب ارکاٹ و کرناٹک کی ریاست دی ، نواب وزیر نے جب صوبۂ الہ آباد و روہیل کھنڈ کا بخشش کیا ، سعادت علی خاں نے جب نصف سلطنت ہبہ کر دی ، مرہٹوں کے ممالک اسی طرح کمپنی نے جب صوبۂ آگرہ کے لیے معاہدہ کیا ، تو ہر ایک معاہدہ میں یہ شرط برابر ملحوظ رکھی گئی ، اور انگریزوں نے اقرار کیا کہ وہ معمولا زیر شرعیہ کے پابند رہینگے ، اسی بنا پر کمپنی کے زمانے میں ہندوستان کی عدالتوں اور کمپنی کی گورنمنٹ میں ان کی معدلت کا نقش موجود ہے - سنہ ۱۸۵۷ع کے بعد انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت جاتی رہی - عنان سلطنت براہ راست

شاہنشاہ ہند و انگلستان کے ہات آگئی ، اس تبدیل و تغیر سے نظم تو ایک حد تک بدل گیا مگر اساس تنظیم یا ما بہ النظام کا بدلنا ممکن نہ تھا - شاہنشاہی نے کمپنی کے تمام معاہدات جائز و نافذ قرار دیے اور ان کی مسئولیت اپنے سر لی - مسئولیت تو بہرحال باقی رہی ، لیکن معاہدے کو نافذ العمل بنائے رکھنے کی جو شرط تھی وہ گویا جزا کے لیے مشروط ہی نہیں ہوئی تھی -

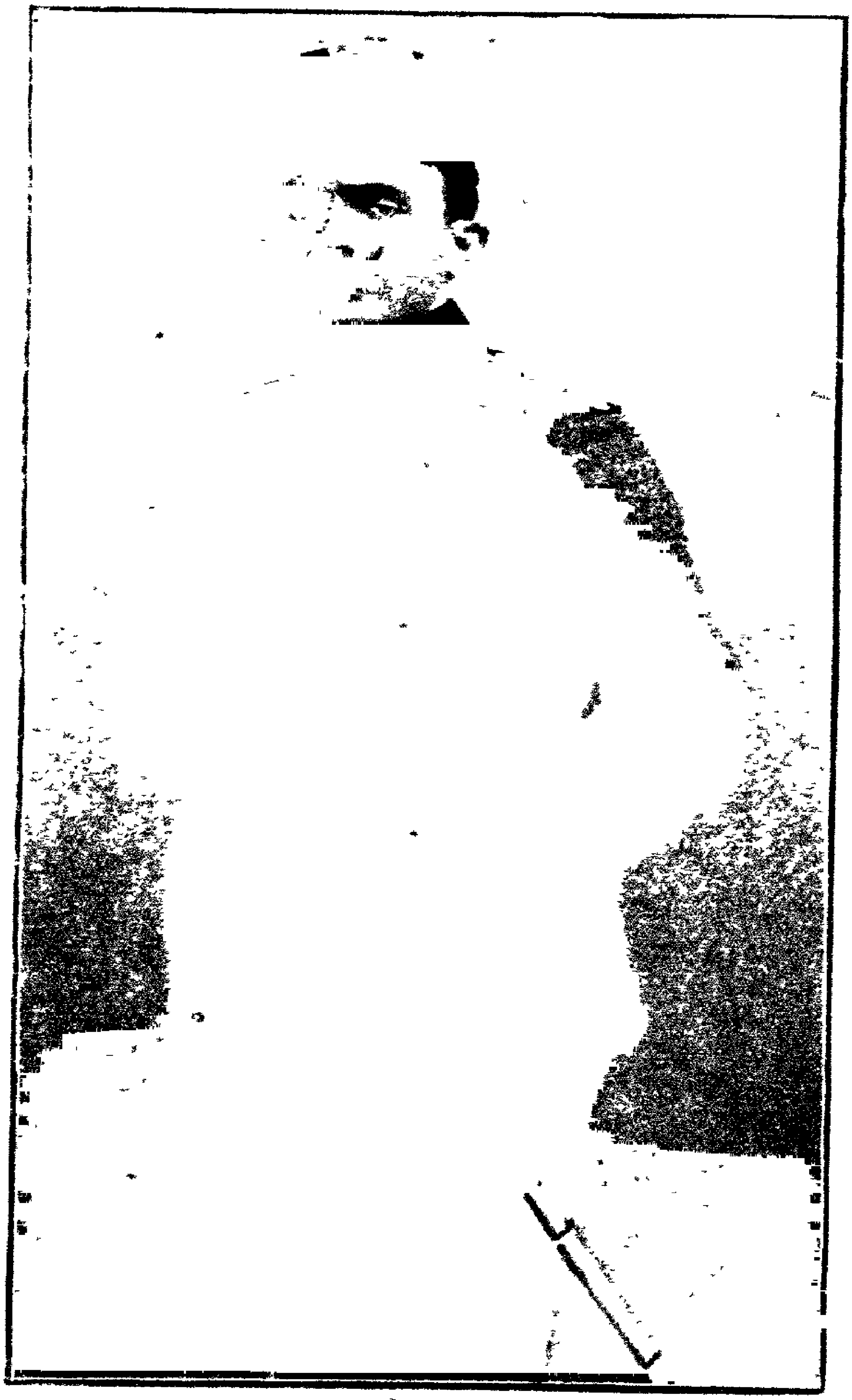
ابھی چند سالوں کی بات ہے ، لارڈ کرزن کی گورنمنٹ نے وزیر دکن (مہاراجہ کشن پرشاد) کی وساطت اور ریذیڈنٹ کی مجبور کن ضمانت سے فائدہ اٹھاکر نظام حیدرآباد (ہز ہائنس نواب میر محبوب علی خاں مرحوم) کی گورنمنٹ سے ۹۹ - سال کے لیے صوبہ برار کا اجارہ لیا ہے - اجارہ نامہ کی نقل بہ آسانی مل سکتی ہے ، اور اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ برار میں (۱) امتثال احکام مذہبیہ (۲) سکہ دولت آصفیہ (۳) خطبۂ نظام کے شرائط ہیں یا نہیں ؟ اور اگر ہیں تو کیا اس وقت بھی دفعہ اولیٰ کا نفاذ باقی ہے ؟

اسے بھی جانے دیجیے ، صوبۂ مدراس کی ذیل میں ایک بہت ہی مختصر اور چھوٹی سی عربی ریاست (جبہور) واقع ہے ، یہ ریاست خود مختار تھی - ایک عرب خاندان اس کا فرماں روا ہے ، رئیس کا سرکاری لقب (سلطان) ہے جو حکومت ہند میں بھی مسلم ہے ، عربی حکومتیں عموماً شرعی قانون رکھتی ہیں ، یہی دستور العمل جبہور کا بھی تھا ، کچھ زمانہ گزرا انگریزی سلطنت کی سطوت و مرحمت کو سلطان جبہور کی بدنظمی ناگوار گزری - ریاست کی عنان انتظام اپنے ہات میں لے لی ، شاید معاہدہ یہ ہوا کہ سلطان جبہور تادیب و تجربہ کے لیے ریاست کے نظم و نسق سے ہٹتے ہیں ، اُن کی نیابت میں یہ فرض گورنمنٹ ہند ادا کریگی ، سلطان اس موقت تبدیلی سے اصول حکومت میں فرق نہ آئیگا اساس انتظام وہی رہے گا جو اب تک رہتا چلا آیا ہے - خانوادۂ ریاست کو انتزاع امر کی زحمت بھی نہ اُٹھانی پڑے گی ، بلکہ زمانہ تادیب کے پورے ہونے پر سلطان جبہور کو یہ ریاست واپس مل جائیگی - ڈھائی برس مہینے ہوے جبہور میں صاحب کمشنر کا دورہ ہوا تھا ، رعایا کو امید تھی کہ تادیب کے بہت دن ہوچکے ، اس موقع پر وعدہ وفا ہوگا ، اور ریاست واپس مل جائے گی ، مگر "وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہوگیا ؟" جبہور میں بجائے قانون اسلام کے اس وقت تعزیرات ہند کی حکومت ہے - سلطان جبہور در بدر پھر رہے ہیں ، اور عدل و انصاف کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ "مواعید عرقوب" کا کیونکر اعادہ ہو رہا ہے -

حکومت نے جب پہلے پہل آئین نظامت کو توڑا ، رعایا خاموش رہی کہ التزام مذہبی سے بالکل انفک شوئی ہو جائے - قضات کے مناصب ٹوٹے ، ملک میں جب رہا نہ قاضی کی ایک خاص ضرورت ملاؤں کی جماعت پوری کردیا کریگی - شرعی عدالتیں ٹوٹیں ، قوم صبر کر گئی کہ "شرع محمدی" سے کام نکل جائیگا - مقدمات دینیہ میں جب مسلم ججوں کے فیصلے ناطق ہونے لگے - مسلمان اس پر بھی کے خوش تھے کہ قانون تو ہدایہ و عالمگیری ہی سے ماخوذ ہے - تعلیم قانون کا نصاب مسلمات فقہیہ پر حاوی تھا اور اخیر میں ہدایہ سے بڑا مستند کتاب امتحان لیا جاتا تھا ، یہ ضابطہ بھی ٹوٹا - ہندوستان اس بڑی ہی بڑی ناراضی کو دبائے رہا کہ مدنیۃ فرنگ نے مذہب و آئین میں حد فاصل و ممکرت باز رکھنے کے موثر دفعات موجود ہونگی - مذہب سے گورنمنٹ کی بے تعلقی کا اعلان ہوا ، پیروان مذہب نے اپنی شورش مخفی رکھی کہ ہنوز مذہبی آزادی برقرار ہے - مذہبی آزادی پر جب حرف آنے لگا ، لاہر پور (ضلع سیتاپور - اودھ) کی خانقاہ اور روضے کے سد باب کے لیے صاحب

ترا چنانکه توئی، هرکسے کجا داند ؟
بقدر طاقت خود میکنند استدراک

— * —



غازي انور بے

سنه ۱۹۱۰ میں

الہلال

۱۰ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

مشہد اکبر

ادرنہ کا دردناک نظارہ کانپور میں

اے محمد گر قیامت سربروں آری زخاک
سربرآر وین قیامت درمیان خلق بین
خون خلقے بے گناہ ہے برحریم مسجدت
زاستان بگذشت و مارا خون دل از آستین
پیروان دین حق را خون بہ خاک آغشتہ شد
از پے خاکے کہ ہر مسلم برو ساید جبین

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون٭ فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم٭ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون - (آل عمران)

زمین پیاسی ہے ' اوسکو خون چاہیے ' لیکن کسکا ؟ مسلمانوں کا ' طرابلس کی زمین کسکے خون سے سیراب ہے ؟ مسلمانوں کے ' مغرب اقصی کسکے خون سے رنگین ہے ؟ مسلمانوں کے ' خاک ایران پر کسکی لاشیں تڑپتی ہیں ؟ مسلمانوں کی ' سرزمین بلقان میں کسکا خون بہتا ہے ؟ مسلمانوں کا ' ہندوستان کی زمین بھی پیاسی ہے ' خون چاہتی ہے ' کسکا ؟ مسلمانوں کا ' آخرکار سرزمین کانپور پر خون برسا ' اور ہندوستان کی خاک سیراب ہوئی -

ہندوستان کی دیوی جوش و خروش میں ہے ' اپنی قربانگاہ کیلیے نذر مانگتی ہے ' کون ہے ہمت کا جوان جو اوسکی خواہش پوری کرے ؟ صوبۂ متحدہ کا بادشاہ (سر جیمس مسٹن) - بالآخر بادشاہ آگے بڑھا اور اوسنے اپنی وفادار رعایا (مسلمان) کا خون پیش کیا ' جو اپنی جان کے بعد اوسکو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب تھی !

مسلم ہستی تو اب کہاں بسیگی ؟ کہ تیرے لیے ہندوستان بھی امن کا گھر نہیں رہا ' وہ جسکو تو سب سے بڑی اسلامی حکومت کہتی تھی ' وہ بھی تیرا خون مانگتی ہے ' لیکن دشمنی سے نہیں ' محبت سے ' وہ تیری محبت و وفاداری کا امتحان لیتی ہے -

سر دوستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی '

ہمالیہ ! تو دنیا کا سب سے بڑا پہاڑ ہے ' تو تند و تیز ہوا کو روکدیتا ہے ' تو پر غیظ و غضب بادل کو ٹکرا کر پیچھے ہٹا دیتا ہے ' کیا تو ہمارے شدائد و مصائب کا طوفان نہیں روک سکتا ' کیا تو ہمارے حزن و غم کے بادل کو ٹکرا کر پیچھے نہیں ہٹا سکتا ؟

برٹش حکومت کہتی ہے کہ رعایا کے مذہب کا احترام ہوگا ' لیکن کیا وہ احترام اوس سے بھی کم ہوا جتنا ایک سڑک کے سیدھے ہونے کا ' برٹش حکومت کہتی ہے کہ رعایا کے خون کا احترام ہوگا ' لیکن کیا اوس سے بھی کم ' جتنا ایک راستے کی زینت و آرائش کا ؟

۳ اگست کی صبح ' انقلاب حکومت برطانیہ کی تاریخ کے بہادر سپاہی جسوقت ایک ضعیف و ناتوان و غیر مسلح مجمع کوپر گولیاں برسا رہے تھے ' اونہیں کیا خبر تھی کہ یہ گولیاں ان ناتوان انسانوں کے سینوں کو توڑ توڑ کر برطانی عدل و انصاف کو زخمی کر رہی ہیں ؟ اونہیں کیا معلوم تھا کہ اس گولی کا نشانہ اوس ستون کو کمزور کر رہا ہے جس پر حکومت برطانیہ کی عمارت قائم ہے ؟ وہ مسرور ہیں کہ ہم وفاداری کی خدمت ادا کرتے ہیں ' نادانو ! تم تو اوس سے عداوت کر رہے ہو جس سے محبت کا اظہار چاہتے ہو -

عیـــد ابـــدي خـــونریـــزي

وہ کیا عجیب منظر تھا جب کربلاے کانپور میں ' کئی ہزار سے زیادہ پا برطانی رعایا برہنہ سر ' برہنہ پا با چشم نم و با دل پرغم ایک سیاہ علم کے نیچے جو اسلام کی مظلومی و بیکسی کا نشان تھا ' کئی سو معصوم بچوں کے ساتھہ ' چند اینٹوں اور پتھروں کا ڈھیر لگا رہی تھی ' اور اوس کی زبان پر وہ دعا جاری تھی جو وقت تعمیر کعبہ ابراہیم و اسماعیل کی زبان پر جاری تھی -

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (بقرہ)	پروردگار اپنے گھر کے لیے ہماری ان چند اینٹوں کو قبول کر ' تو سن رہا ہے اور جان رہا ہے '

یہ پر اثر مقدس نظارہ ختم نہیں ہوا تھا کہ مسٹر ٹائلر (مجسٹریٹ کانپور) کی سپہ سالاری میں ایک مختصر سوار اور پیدل فوج تمام اسلحہ سے مسلح نمودار ہوتی ہے ' اور دس منٹ تک اپنی بندوقوں سے اڑا اڑا کر گولیوں کی ایک چادر ہوا میں پھیلا دیتی ہے - پردہ جب چاک ہوتا ہے ' میدان میں خاک و خون میں تڑپتی ہوئی لاشیں نظر آتی ہیں ' جن میں بعض معصوم جانیں بھی ہیں ' جو افسوس دم توڑ چکیں -

گورنمنٹ پریس کا فرشتۂ غیب ہم کو اطلاع دیتا ہے کہ میدان میں ۱۴ لاشیں تھیں ' پھر بتاتا ہے ۱۸ تھیں ' عقیدت مند دل اس کو تسلیم کرتا ہے ' لیکن عقل حجت طلب کو کیونکر سمجھائیں کہ ایک تنگ میدان میں ۱۰ ' ۱۵ ہزار آدمیوں کا مجمع ہے ' پولیس بے محابا ۱۰ منٹ تک بے پروائی سے اون پر گولیاں برساتی ہے ' ہر گولی ایک دور کے فاصلہ تک پھیلتی ہے ' اور صرف ۱۸ لاشیں اون کے صدمہ سے گرپڑتی ہیں - مسلمان اپنی زندہ دلی کا دعوی کرتے ہیں ' اون کو مسرور ہونا چاہیے کہ گورنمنٹ پریس بھی اون کے اس اعجاز کو تسلیم کرتا ہے -

حکومت قانون کے ماتحت ہے ' لیکن افسوس ہم زبان کے ماتحت ہیں ' ہم پر گورنمنٹ کا قانون حکومت نہیں کرتا ' ہم پر حکام کی زبان حکومت کرتی ہے - ایک ضعیف و کمزور مجمع جس کے ہاتھہ میں کوئی آلۂ ضرر نہیں ' جو کسی انسان کا ایک قطرہ خون نہیں گراتا ' جو کسی کی جائداد و عزت پر حملہ نہیں کرتا ' صرف ایک جنبش لب سے آغشتہ بخاک و خون ہوجاتا ہے -

بے شبہ وہ قانون کی مخالفت کرتا تھا ' لیکن اوس کی تادیب کیلیے عدالت کے کمرے ' اور قید خانوں کی کوٹھریاں تھیں ' سنگین کی نوکیں ' اور بندوقوں کی گولیاں نہ تھیں - برٹش مورخ ہمکو بتاسکتا ہے کہ برسٹل اور مانچسٹر کے کتنے ہنگاموں میں ان آتشبار ہتیاروں سے کام لیا گیا ہے ؟ ہم جانتے ہیں کہ وہ ہمکو حوالہ دیگا کہ برسٹل اور کانپور میں کتنی مسافت ہے ؟ لیکن اے معصوم مورخ ! براے خدا

همیں بتانا که برستل اور کانپور کی ذبي روح حقیقتوں میں اتنا فصل هے ؟

نصراني کہتے هیں که مسلمانوں کا اعتقاد هے که عورتوں میں ح نہیں' لیکن اے مقدس نصراني ! پیغمبر ناصره کے لیے بتایا کیا یه اعتقاد هے که مسلمانوں میں روح نہیں - هاں روح هے لیکن نے اونکو بے روح کردیا هے ' اون میں جان هے لیکن تونے اونکو ے جان کر دیا ' کیا تجھکو شریعت کا یه حکم یاد نه رہا که " تو خون مت کر " -

اسباب شورش

سر جیمس مسٹن کي سرکاري اطلاع کہتي هے که " معاملۂ انہدام مسجد کیلیے مسلمانان کانپور میں کوئی جوش نہیں صرف بیروني مسلمانوں کو جوش هے " واقعۂ قتل عام سے پہلے بھي یه غلط تھا ' که اگر یه سچ تھا ' تو مسلح سپاهي وقت انہدام مسجد کو کیوں گھیرے تھے؟ سنگینوں اور بندوقوں کي هیبتناک نظاروں سے کن کو ڈرایا جا رہا تھا ؟ اور اب تو حکومت صوبه متحده کو خود نظر آرها هوگا که لوازم تدبر و سیاست سے اوسکا خزینۂ حکومت کسقدر تہي تھا -

سر جیمس مسٹن کي سرکاري اطلاع کی شہادت هے که مسلمانان کانپور کا جوش جرائد اسلامیه کي بر افروختگي اور طعن و تشنیع و ملامت کا نتیجه هے ' لیکن وه کون تھا جس نے مسلمانوں پر غیرت کدبه اور جوش مصنوع کا الزام دیا تھا ؟ خود سر جیمس مسٹن ' وه کون تھا ' جس نے مسلمانوں کو طعنه دیا تھا که مسلمانوں کے جوش و غیرت کي حقیقت صرف چند الفاظ هیں ؟ صوبه کا نیم سرکاري اخبار پاینیر' اور پھر وه کون تھا جس نے مسلمانوں کو کہا تھا که انکی غیرت و حمیت کا جولانگاه صرف قلم کا میدان هے ؟ شہنشاهی انگلستان کي نیم سرکاري لندن ٹائمز -

سر جیمس مسٹن نے قصداً مسلمانوں کو چھیڑا ' اور اون کے اس جوش دیني اور ولولۂ اسلامي کو جھوٹا کہا جو ۱۳۰۰ برس سے جھوٹا نہوا تھا - اونھوں نے اون زیر خاک انگاروں کو راکھه کا ڈھیر سمجھا جو تیره سوبرس سے اسي طرح روشن رهے - سر جیمس مسٹن کے یقین کے لیے دلیل چاهیے تھي - فرزندان اسلام بڑھے اور اونھوں نے مقتل غم میں جاکر جسماني پرده جو فرمانرواے صوبه کے سامنے حائل تھا ' اُلٹ دیا ' اور دنیا کو نظر آگیا که در حقیقت اس پرده کے پیچھے سرخ انگارے تھے جو خود دوسروں کو نه پھونک سکے پر خود کو پھونک دیا -

سر جیمس مسٹن اب کیا چاهتے هیں ؟ کیا دعواے سابق کے یقین کے لیے کسي اور دلیل کے طالب هیں ' اگر حقیقت میں اونکي طلب صادق هے ' اور اونکي کوشش کامل هے ' تو هم بتاتے هیں که ان آهني زنجیروں میں بھی آگ هے جو اسیران مدافعت ملي کے هاتھوں اور گردنوں میں هیں - اونهیں خبر دار رهنا چاهیے که زنجیروں کي آهني جسمانیت دوسري آهني جسمانیت سے ٹکرا کر شعله نه پیدا کرے -

صوبه متحده کا طرز حکومت اوسیوقت ایک خونین منظر کا اشاره کر رها تھا جب اوسکا فرمانروا ایک طرف اسٹریچي هال (علي گڈه) میں اور دوسرے طرف مقامي دربار (گورکھپور) میں ایک سپیکر کي حیثیت سے نمودار هوا تھا - اوسنے دھمکي دي تھي که " بزور اس جوش کو فرو کرونگا " آخر ۳ - اگست کو اوس وقت جب که وه بریلي میں تھا ' اور ایک مسلمان ریاست (رامپور) اوسکا خیر مقدم کر رهي تھی ' اوسنے بزور اس جوش کو فرو کردیا -

همیں اسکا خوف نہیں که مسلمان ایک مسجد کے اعادۂ حرمت کي کوشش میں مقتول و مجروح هوے ' که یه اونکی خصوصیت ملي هے ' ایک هزار تین سو برس هوے که مسجد خلیل کی بقاے حرمت کے لیے سر بکف هیں ' لیکن اسکا خوف هے که حکومت متحده جن غیر قانوني گولیوں سے اپني وفادار رعایا کو مجروح کر رهی تھي اوس سے وه خود تو مجروح نہیں هو گئي ؟

روز حزن و ملال ملي

شہداے کانپور کی یاد همارے دل میں هر وقت تازه رهیگی ' هم اونکي برسي منائینگے ' هم اونکا مرثیه پڑھینگے ' هم اونکي مظلومي و بیکسي کو هر وقت یاد رکھینگے ' هم اونکے جرم حمایت دینی و مدافعت ملی کو روئینگے ' هم آینده سے ۳ - اگست کي صبح کو ' ۱۰ محرم کي دوپهر سمجھینگے ' که یهه هماري مظلومیت کي پہلي قسط تھي ' اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام و من توفیته منا فتوفه علی الایمان ' اللهم اجعلهم لنا ذخراً و اجعلهم لنا فرطا واجعلهم لنا شافعین و مشفعین -

۴ - اگست کي صبح کو هز آنر لفٹننٹ گورنر صوبۂ متحده اسپیشل ٹرین سے کانپور پهونچکر پہلے قتل گاه تشریف لائے جہاں اونهوں نے دیکھا هوگا که صرف ایک انساني ضد اور غلط کاري نے جو گورنمنٹ کے منشاے قانوني کے بالکل غیر مطابق تھي ' اوس دیوار کے نیچے جہاں چند روز پہلے تیشوں نے ایک معبد اسلام کي بے حرمتي کي تھي ' پرستاران دین حنیف دیوار کي ایک ایک اینٹ کو اپنے خون کا سرخ کفن پهنا رهے تھے که اوسکي هر اینٹ دین توحید کي ایک ایک سرد لاش تھي - انهوں نے اپنے گرم خون کے چھینٹے دیے که ان بیجان لاشوں میں حرکت پیدا هو ' حرکت پیدا هوئی اور اوس نے تمام هندوستان کو لرزا دیا -

هندوستان لرزتا هے ' کون هے جو اسکو تھامے ؟ هندوستان مضطرب هے ' کون هے جو اسکو تسکین دے ؟ هندوستان وقف فریاد هے ' کون هے جو اوسکي فریاد رسي کو آماده هو ؟

مقتولین کانپور ! تم پر نماز نہیں پڑھی گئي که تم معفور تھے ' هم گنهگار تمهاري مغفرت کي کیا دعا مانگتے ؟ لیکن سنا هے که تمکو کفن نه ملا ' گولیوں اور بندوقوں کے قطع و برید کے بعد تمهارے جسم اسپتال کي قینچیوں اور چھریوں کے دم آئینگے ' غزوۂ بدر کي لعیان میں شہداے اسلام کي لاشیں فرشتوں نے اُٹھالي تھیں' هم آج بھي یقین رکھتے هیں که اخفاے راز کیلیے اگر پولیس نے تمهاري لاشیں دریا میں نہیں پھینکیں' اور زمین میں نہیں دفن کیں تو یقیناً تمهاري لاشوں کو فرشتوں نے اوٹھا لیا' که رضوان الهي اونکا منتظر تھا -

مجروحین کانپور ! تم نے گولیاں کھائي هیں ! نیزوں سے تمهارے سینوں میں سوراخ کیا گیا هے ؟ تمهاري آنکھوں میں سنگینیں بھونکی گئی هیں ؟ تمهارے ایک ایک عضو کو زخموں سے چور کیا گیا هے ؟ تمهیں یاد هوگا که فرات کے کنارے بھي اسلام کا ایک قافله اسي طرح لٹا تھا' جسکے بعد بنوامیه کي تاریخ کا ورق الٹ گیا' و لن تجد لسنة الله تبدیلا -

معصوم بچو! اور ریاض اسلام کے نودمیده غنچو! تمهیں کس نے مرجھا دیا ؟ سر جیمس مسٹن کے الفاظ طعن نے تمهارے بے گناه و نا آشناے جرم دلوں کو مضطرب کردیا ' تم بڑھے که اپنے دهن زخم سے اس الزام کي تکذیب کرو ' اے طائران قدس ! آؤ که عرش کی سبز قندیلیں تمهاري منتظر هیں -

اخبارات کے سیاه حرفوں میں همارے لیے تنبیه و عبرت نه تھي ' قدرت نے خون کي سرخ تحریروں میں همیں نامۂ عبرت

هونگے ' کسیکي آنکهه میں نیزه کي اني چبهه گئی هے' کسي کا زخموں سے چور هے' کوئی خون تهوک رها هے' کسی کا سر پهٹ هے ' کسی کا دهڑ سنگین سے ٹکڑے ٹکڑے هوگیا هے ایک تسمه هے کسي کے هاتهه میں برچهوں کی نوکیں گهس گهس گئی ' کوئی تڑپتا هوگا ' اوئی تڑپ بهی نه سکتا هوگا ' کوئی کراهتا ' کوئی کراه بهي نه سکتا هوگا ' کیا اس عبرتناک منظر کو هز آنر کے سینه سے ایک آه نهیں نکلی ؟

قید خانه آئے' وهاں فرزندان اسلام کا ایک مجمع هوگا جن میں ره تهے جو میدان میں موجود نه تهے اور گهروں سے بلا کر اونکو قید یا ' ان ناکرده گناهوں کے هاتهوں میں زنجیریں هونگي ' جو مجرم کي نشاني هے ' اونکي صورت سے بے بسي چهروں سے زن و ملال اور آنکهوں سے مظلومیت ظاهر هوئی ' اور اونکے جو دو برس کے حوادث اسلامیه سے نازک هو گئے هیں دهڑک رهے ' ان سے مل کر هز آنر کي زبان سے ایک کلمه افسوس نهیں نکلا ؟

هز آنر جب کانپور کي گلیوں میں پهر رهے تهے (حسب بیان) انهوں نے بیوؤں کي دردناک گریه و زاري ' یتیموں کی پر زن و ملال فریاد و بکا ' اور مجروحین کے کراهنے اور دم توڑنے آوازیں سنیں ' لیکن کیا هز آنر کا قلب رقیق اس سے متاثر هوا ؟

تقریر آگره

هز آنر جب آگره تشریف لے گئے ' اور وهاں تقریر فرمائي تو ' نتائج کو عدالت کے سپرد کیا ' اور فرمایا که " حکام نے اوسوقت تک حمله کا حکم نهیں دیا ' جب تک حفظ امن کے لیے وه مجبور نهوگئے " ازراه لطف خسروانه هز آنر مستن ظاهر فرما سکتے هیں ' که مسلمان کن هتیاروں سے مسلح تهے ؟ اونهوں نے پولیس کو چهیڑا ' یا پولیس نے اونکو چهیڑا ؟ اونهوں نے کس کي جان لینے کا اراده کیا تها ؟ اونهوں نے کس کا گهر لوٹنا چاها تها ؟ کس نے اونکو اشتعال دیا ؟ تاکه بجا شور و غل کي اونکو سزا ملے جنهوں نے اپني رزولیوشنوں ' میموریلوں ' یاد داشتوں اور برقي پیغاموں سے حکام کو سخت تکلیف پهونچائی تهی' اور جنمیں بقول هز آنر و پاؤنیر جوش صحیح و غیرت صادقه موجود نه تهي' -

کیا هز آنر هم سے جوش صحیح کے اسي مفهوم کے طالب تهے ' جسکو اونهوں نے ۴ - اگست کو کانپور کي مچهلي بازار میں دیکها ؟ کیا پاؤنیر ' غیرت صادقه کي اسي حقیقت کا متقاضی تها ' جو ۳ - اگست کو ایک مسجد کے سامنے منکشف هوئي ؟ اگر یه سچ هے تو همارے جوش صحیح اور غیرت صادقه کا امتحان هونا تها وه هوچکا - هز آنر کو نه اب هماري جهالت پر افسوس کرنا چاهیے اور نه پاؤنیر کو هماري سرکشي سے خفا هونا چاهیے -

هز آنر آگره کي تقریر میں فرماتے هیں " انتشار مجمع اور تکمیل امن کے بعد حکام نے مقتولین و مجروحین کے ساتهه نهایت همدردي کي ' اور انتقام کا مطلق خیال انکے دل میں نه تها " هاں هم نے اوس همدردي کو دیکها جو تیشوں سے هماري مسجد کے ساتهه اور گولیوں سنگینوں اور نیزوں سے هماري سینوں کے ساتهه کي گئي' سر جیمس مستن کس همدردي کیطرف اشاره کر رهے هیں ؟ کیا اسکی طرف اشاره کرتے هیں که قیدیوں کو ایک چهٹانک کهانا ملتا هے ؟

هز آنر فرماتے هیں " حکام کے دل میں اب انتقام کا مطلق خیال نه تها " کیا انتقام کے بعد بهي انتقام لیا جا سکتا هے ؟ مجمع کے انتشار مجروحین کے نیم مرده اور مقتولین کے دم توڑنے کے بعد انتقام کے لائق کون تها ؟

مگر که زنده کني خلق را و بازکشي

هز آنر آگره کي تقریر میں ایک جگهه فرماتے هیں' که " حکام نے اوسوقت تک حمله نهیں کیا جب تک حفظ امن کی بنا پر وه اس کے لیے مجبور نهوگئے " هز آنر کے اس چهوٹے سے فقره کی جوامع الکلمی دیکهو که اس میں عدالت کانپور اور هائیکورٹ إله آباد کی وه دراز و طویل داستان جو کئی جلدوں میں اور کئی مهینوں میں تمام هوتی ' کلام کے ایک فقره میں اور وقت کے ایک لمحه میں ختم هوگئی' جس میں اونهوں نے بطور " ایمان غیب " جو هر نیک و ایماندار کا درجهٔ اقصی هے' جس سے میں هز آنر کو مستثنی نهیں کر سکتا ' صدق دل سے اسکو تسلیم کرلیا هے که نقض امن کے ذمه دار مسلمان تهے ' اور یهی الزام کے مستوجب هیں لیکن کیوں حضور! جناب کا یه فقره صحیح هے یا یه که " هم ابهی کسی کو الزام نهیں دے سکتے کیونکه یه عدالتوں کے طے کرنے کی چیز هے؟ "

اب کیا کرنا چاهیے ؟

هوا جو هونا تها ' اب اس سوال کا موقع هے که گورنمنت کو کیا کرنا چاهیے ' اور هم کو کیا کرنا چاهیے ؟

گورنمنت کو کیا کرنا چاهیے ؟

بیانات سابقه ' واقعات مذکوره ' اور انتقادات متصدره نے اس حقیقت کو بالکل منکشف کردیا هے ' که اس حادثه عظیمه کے ذمه دار هز آنر سر جیمس مستن ' مسٹر ٹائلر سیٹي مجسٹریٹ اور مسٹر سیم چیرمین مینوسپلٹي کے نا عاقبت اندیش ' نا انجام بیں ' غیر آیینی اور خلاف منشاے اعلان حکومت (حریت مذاهب) ' پالیسی ' اور پولیس کی بے ضابطه مداخلت اور غیر قانوني اشتعال انگیزي هے ' پس گورنمنت کا فرض هے که حکام سے نهایت سخت قانوني مواخذه اور پولیس پر اشتعال طبع کا جرم قائم کرے' سزا دلائے' اور پس ماندگان شهداے کانپور کے لیے کچهه ماهوار مقرر کردے -

یه ایک ایسي جائز خواهش هے جس کے انکار کي هم کوئي وجه نهیں پاتے' اس سلسله میں گورنمنت کو ان مغرور و ناعاقبت اندیش مشیروں سے بچنا چاهیے جو هر موقع پر گورنمنت کو سخت و درشت پالیسي کا مشوره دیتے هیں - یه سچ هے که توپ کے گولے' پهانسي کي ڈوري' اور قید خانه کي زنجیر' ان میں سے هر شے هر جسم کو مطیع و فرمانبر بنا سکتي هے ' لیکن قلوب کي اطاعت و فرمانبري کے لیے صرف ایک نگاه لطف اور ایک جنبش دست کرم کافي هے - پس سوال یه هے که گورنمنت همارے اجسام پر حکومت کرنا چاهتي هے جسکے تابع قلوب نهیں هیں ' یا قلوب پر حکومت کرنا چاهتي جسکے ساتهه اجسام کی حکومت بهی هے -

همکو کیا کرنا چاهیے ؟

کانپور کا واقعه اب فقط کانپور هی کا واقعه نهیں رها ' تمام هندوستان کا واقعه هوگیا ' پس تمام مسلمانان هندوستان کو چاهیے که :

اپني اپنی جگه پر' پر زور جلسے کرکے گورنمنت کو مظالم حکومت منعدده کیطرف متوجه کریں' کلکته ' بمبئی ' لکهنو ' لاهور ' پٹنه ' وغیره تمام بڑے شهروں سے ایک ایک قانوني مشیر مقدمهٔ کانپور کے لیے پهونچنا چاهیے - چنانچه همیں معلوم هوا هے که مسلمانان کلکته کیطرف سے عنقریب ایک بیرسٹر کانپور بهیجا جائیگا - اور کل پرسوں کے تاروں سے جو بمبئي وغیره سے آئے هیں یه معلوم کرکے خوشي هوئي که کئی بیرسٹر کانپور روانه هونے والے هیں -

مجروحین اور پس ماندگان شهداے کانپور کی اعانت کے لیے' معتبر اشخاص کي معرفت کانپور چنده بهیجنا چاهیے' اس کے لیے ضروري هے که خاص کانپور یا اوسکے متصل کسي شهر مثلا لکهنو میں اسکي صدر مجلس قائم کي جاے' جس میں صرف مخلص اور همدرد مسلمان شریک هوں' جو نهایت اخلاص و دیانت کے ساتهه جمع و تقسیم زر اعانت کي خدمت انجام دیں ' الهلال نے یه فنڈ کهول دیا هے اور بالفعل ایک سو روپے کا نذرانه پیش هے ' و الله المستعان و علیه التکلان -

و دستور تنبیه بهیجا - هندوستان کے مسلمانوں نے اوسکو پڑھا ' اور اوس سے تنبه و عبرت حاصل کی -

کانپور کا واقعه کانپور کا واقعه نہیں رہا بلکه وہ دنیاے اسلام کا واقعه ہے - مسلمانان عالم نے ہر ہر گوشه سے ہمارے پاس اپنے مصائب و آلام کی آغشته خون اطلاعات کا هدیه بهیجا تها ' ہم شرمنده تهے که ہمارے پاس اونکے تحفه کے لیے جو سامان تها ' اوسمیں خون کے قطرے نه تهے ' اب ہم شرمنده نہیں ' اے مسلمانان عالم ! ہمارے بہے ہوے خون ' کٹی ہوئی رگوں اور تڑپتی ہوئی لاشوں کا هدیه قبول کرو -

سرکاری بیانات

ایک منظر کی ایک هی تصویر هوسکتی ہے ' لیکن حادثه هائله کانپور کی سرکاری بیانات نے جو مختلف تصویریں کهینچی هیں اونکا نتیجه صحیح رہی ہے جو قانون شہادت کے رو سے ایسے مختلف و متضاد بیانات کا هو سکتا ہے ' ہم نہیں سمجهه سکتے که مسٹر ٹائلر (مجسٹریٹ کانپور) بحیثیت فریق دوم و مدعی علیه اسوقت جو شہادت دے رہے هیں بحیثیت مجسٹریٹ اونہوں نے کبهی ایسی شہادت اپنی مجلس حکومت میں قبول کی ہوگی ؟

سر جیمس مسٹن کے ورود کانپور کے قبل و بعد جو اطلاعیں شائع ہوئی هیں ' اون میں بیک نظر ایک عجیب عمومی اختلاف نظر آتا ہے -

(۱) هزآنر کے ورود کانپور سے قبل جو اطلاع شائع ہوئی ہے ' اوسمیں پولیس کی قوت و استیلا ' مسٹر ٹائلر کی عجیب و غریب بہادری ' قوت اقدام ' مسلح سپاهیوں کی محیر العقول قادر اندازی مجمع کی پریشانی ' بے سرو سامانی ' اضطراب فرار کو بتفصیل دکهایا گیا ہے - هزآنر کے ورود کانپور کے بعد ایک بزم مشق اور چابک دست مصور نے اس منظر کا جو مرقع طیار کیا ' اوسمیں ہم پولیس کو ساکن و غیر متحرک ' مسٹر ٹائلر کو ایک سپه سالار کے بجاے ایک ناصح مشفق کی حیثیت سے مجمع کے سامنے پاتے هیں - مجمع شدت جوش و غضب سے ڈهیلوں اور اینٹوں سے مسلح آگے بڑها ' اور اوسنے نہایت بیدردی سے پولیس پر حمله کیا ' اور اسقدر قریب پہونچ گیا ' که پولیس بمشکل حمله آور هوسکی - ۱۰ منٹ کے بعد غنیم کی فوج میگزین چهوڑکر جسمیں ڈهیلوں اور اینٹوں کی مقدار کثیر پائی گئی ' میدان سے بهاگ نکلی هوئی ' اور اسطرح بمشکل ' میدان فتح هوسکا -

(۲) غنیم نے مقتولین و مجروحین کی جو تعداد میدان جنگ میں چهوڑی ' بیان اول میں اوسکی مقدار ۳ مقتول اور ۷ مجروح بیان کی ہے - لیکن بعد کے بیانات سے یه مقدار بہت بڑهجاتی ہے ' اور خصوصاً جب ہم وہ مقدار بهی شامل کریں جنهوں نے اسپتال میں دم توڑا ' اور اکثر مجروحین سے متعلق طبی مشیروں کی مایوسی جب سنتے هیں تو ہم نہیں سمجهه سکتے که اس مقدار کو کہاں تک بڑهائیں

(۳) بیان اول میں سبب انعقاد مجلس کو نامعلوم بتلایا گیا ہے ' اور دوسرے میں یه ظاهر کیا گیا ہے که فانی تحریک اور مسجد کانپور کے متعلق کچهه تقریریں ہوئیں ' پهر دوسرے بیان میں نہایت وضاحت و تفصیل سے مقررین و خطباے مجلس کی پرجوش و پر تعصب تقریروں کا ذکر کیا گیا ہے ' جن سے مجلس تمام مجمع مسحور ہوگیا تها -

(۴) بیان اول سے ظاهر ہوتا ہے ' که حکام شہر کو اس اجتماع کثیر اور ابتداے شورش کی اطلاع نه تهی ' اور بے خبری میں

ان واقعات کی ابتدا هوئی ' لیکن دوسرے بیان میں ہم ایک فقرہ پڑهتے هیں که " مسلح پولیس جو پہلے سے طیار تهی " کیا اس سے یه واضح نہیں ہوتا که کارفرمایان شہر اس جلسه کی اهمیت سے پہلے سے واقف تهے ' اور نہیں ہم سمجهه سکتے که کن مصالح دمویه و مناظر خونین کی توقع میں حسب موقع مداخلت کے وہ منتظر تهے -

(۵) بیان اول میں غنیم کے هاتهوں میں صرف دو قدیم اور وحشیانه طرز کے هتیاروں کا ذکر ہے یعنی اینٹ اور پتهر ' بیان ما بعد میں ہم ایک اور خطرناک سلاح (لاٹهی) کا بهی باغیوں کے هاتهه میں هونا پڑهتے هیں -

(۶) پہلی رپوٹ میں مسٹر ٹائلر کی نسبت اتنا مذکور ہے که " وہ مسلح پولیس کی سوار و پیاده فوج کی جمعیت میں موقع پر پہونچے اس فوج کو پیچهے چهوڑکر پہلے وہ تنہا مسجد کے قریب آئے انپر بهی حمله هوا اور وہ ٹهر گئے " اس بیان سے ظاهر ہوتا ہے که مسٹر ٹائلر بهی حمله سے محفوظ نه رہے ' لیکن بیان ثانی میں اس کے متعلق ایک حرف مذکور نہیں " مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ شہر موقع پر پہونچے ' مجمع نے انکی ایک نه سنی اور پولیس پر حمله کر دیا " ایک ضلع کے حاکم و والی پر حمله هونا ' اس تاریخ کا سب سے بڑا واقعه هوسکتا ہے ' لیکن ہم کو اس " ترک واقعه " کے حقیقی اسباب معلوم نہیں جن کی بنا پر اس واقعه هائله کے ذکر سے اطلاعات سرکاری کی تاریخ کا دوسرا ایڈیشن خالی رہا -

(۷) پہلی اطلاع میں اون عجیب و غریب و غیر آئینی اسباب کا استعجال و سرعت واقعه نگاری میں ذکر ضروری نه تها جن کی بنا پر ' پولیس کو حمله کی ضرورت محسوس هوئی ' لیکن دوسری اطلاع میں ' نہایت بلیغ طرز ادا میں مذکور ہے که " مسٹر ٹائلر نے نہایت صبر سے کام لیا ' اور اوس وقت تک فائر کا حکم نہیں دیا ' جب تک پولیس اور پہرہ داروں کی حفاظت جان کے لیے فائر کرنا ضروری نہوگیا " اور انہیں الفاظ مصنوعه کی تکرار هز آنر اگرہ میں فرماتے هیں -

هزآنر کا قدوم کانپور

امید تهی که جب هزآنر سر جمس مسٹن کانپور کے مناظر خونیں کا ملاحظه فرمائینگے تو اونکا دل رحم و لطف سے بهر جائیگا ' اور حکام کی ناعاقبت اندیشی ' استحلال سفک ' انتہاک حرمت قانون ' اور سعی نقض امن سے اونکو کامل واقفیت کا موقع ملیگا -

اونهوں نے مسجد منہدم کو ملاحظه کیا ' در و دیوار شکسته سے اسلام کی بیکسی و بے نوائی کی مجسم تصویر نظر آئی ہوگی ' وہ میدان قتل میں تشریف لائے ' مظلوم اور نا کردہ گناہ لاشوں کا وهاں ڈهیر هوگا - بوڑهے اور ضعیف العمر ' انسانوں کو جو حمله کے لائق نه تهے ' ایک طرف مسجد کے نیچے پڑے دیکها هوگا جو خون میں تڑپ تڑپ کر ٹهنڈے هونگے ' دوسری طرف ننهے ننهے معصوم سینے سنگینوں اور برچهیوں سے سوراخ سوراخ نظر آئے هونگے ' غریب و فاقه کش نیچے درجه کے مسلمان جنکو میں اب نیچے درجه کا نہیں کہسکتا ' اوس سیده زمین پر نہاکر گرے هونگے ' جسپر غربت و افلاس کے پیرهن کا ایک تار باقی نه رکها تها ' هاں اب خون کی سرخ چادر بوند پوش بنیسی هوگی ' اونهوں نے نوجوان و نو عمر مسلمانوں کی ایک جماعت خون میں شرابور دیکهی هوگی جو اپنے کنبه کی تنہا امید اور اپنے زندگی کی تنہا قوت تهے ' کیا هزآنر کی آنکهوں میں آنسو نہیں ڈبڈبا آئے ؟

یہاں سے هزآنر نے شفا خانے کا رخ کیا ' شفا خانه کا صحن خون کی چهینٹوں سے رنگین دیکها هوگا ' ایک ایک پلنگ پر دو زخمی نظر

(۲) قلتم يجب التاني و التامل في مسألة نهضة العرب التي وافقرن على وجوبها في نفسها ، و عللتم هذا الوجوب بالخوف من دول اوربة -

نعم يجب التاني في ذلك كما يجب في سائر الامور و لاسيما المهم منها ، وطلاب النهوض من العرب لم يشذوا عن هذه القاعدة :

(الف) فقد الفوا بمصر حزب اللامركزية ، وجعلوه حزبا عثمانيا عاما وطلبوا التصديق علي برنامجه من حكومة الاستانه ولم يلحوا عليها في ذلك ولا في غيره -

(ب) والفوا المؤتمر في باريس ليعرفوا عالم المدنية بمقاصدهم وان اساسها الاستمساك بالعثمانية ، و مقاومة كل احتلال او تداخل اجنبي -

(ج) واحتجوا على اقفال الحكومة لنادى الاصلاح في بيروت باقفال المدينة كلها ثلاثة ايام لتعلم انه الراى العام -

(د) و ابي ضباطهم في الاستانة وشطلجة ان يدخلوا في الاحزاب السياسية مع حزب الحكومة او عليه لينظروا عاقبة الامر والاصلح للامة والدولة - وقد قدرت الحكومة الحاضرة مسالكهم هذه قدرها على علمها بقوتهم واستطاعتهم ان يحدثوا في المملكة ماشاؤا من المشاكل فطلبت الاتفاق معهم و البدء باعطائهم كل مايمكن البدء به من مطالبهم المبنية على اساس اللامركزية الادارية ، وسيعلن حزبنا ذالك في جرائد هذا اليوم و ربما نرسل اليكم صورة منه -

و نزيدكم امورا منها ان صديقنا السيد عبد الحميد الزهراوي الذي جعلناه رئيسا للموتمر العربى في باريس قد اختارته الحكومة الحاضرة للمشيخة الاسلامية و ربما يذكر ذالك في البرقيات العمومية اليوم -

فهل يقنع هذا البرهان الفعلي غلاة المنكرين علينا في الهند الذين يدفعهم احساس الغيرة بدون معرفة الحقائق الى انكار كل ما يخالف راى حكومة الاستانة وعملها و يستعجلون بسوء الظن حتى في اشهر المخلصين الذين لهم تاريخ معروف يشهد لهم بالدين و الاخلاص ؟

(۳) بقي لي كلمة في تعليلكم وجوب تاني العرب بالخوف من أوربة وهي اننا اذا قلنا يجب استعجال العرب خوفا من اوربة يكون اقرب الى الصواب -

من الامور القطعية التي لم تعد تخفي على احد ان الدولة العثمانية غير قادرة على حماية البلاد العربية ولا غيرها من اوربة ، وانه

بيداري و حركت و ترقي کے جو لوگ خواهشمند هیں وہ بهي اس قاعدۂ کلیه سے الگ نهیں هیں :

(الف) اُنهوں نے مصر میں حزب اللا مرکزیه (مجلس استقلال ولایات جس کا مدعا یه هے که هر ایک ولایت اپنے انتظام و اداره معاملات میں خود مختار هو' اور کوئي مرکز سلطنت سے وابسته نه رهے) قائم کي ' اس کو تمام عثمانیوں کي مجلس عمومي (جنرل کمیٹي) قرار دیا' قسطنطنیه کي گورنمنت (باب عالي) سے درخواست کي که مجلس کے قواعد و ضوابط کو مصدق مانے ' مگر نه اس تصدیق کے لیے مصر هوئے اور نه کسي دوسرے مطالبے کے منوانے پر اصرار کیا -

(ب) پیرس (دار الحکومۂ فرانس) میں ایک کانگرس قائم کي که تهذیب و تمدن کي دنیا اُن کے مقاصد سے آگاہ هوجائے' اور زمانه جان لے که مطالبۂ اصلاح کي بنیاد -

(۱) دولت عثمانیه کے ساتهه کمال وابستگي -

(۲) اور هر ایک غیر سلطنت کے قبضے یا مداخلت کا مقابله کرنا هے -

(ج) گورنمنٹ نے بیروت کا اصلاحي کلب بند کردیا' طالبان اصلاح نے اس پر اعتراض کیا ' اور اس اعتراض کو عام راے کا آئینه خیال دکهانے کے لیے تین روز تک شهر بهر میں کاروبار بند رکها -

(د) عرب افسران فوج نے قسطنطنیه و شتلجه کے لشکرگاهوں میں انکار کردیا که جب تک انجام کار معلوم نه هوجائے اور مسئلے میں غور و فکر نه هولے که قوم اور گورنمنٹ کے شایان شان کیا امور هیں' اس وقت تک وہ سیاسي جماعتوں میں' خواہ وہ حکومت کے موافق هوں یا مخالف' شریک نه هونگے - موجوده گورنمنٹ نے اُن کي اس روش کي قدر کي ' اُسے معلوم تها که ان لوگوں کو اس قدر طاقت و استطاعت حاصل هے که سلطنت میں جیسي مشکلیں چاهینگے پیدا کردینگے - گورنمنٹ نے خود هي اُن کے ساتهه موافقت کي خواهش کي' اور اُن کے مطالبات جو لا مرکزي استقلال کي بنیاد پر مبني تهے' ابتدائي صورتوں میں جهاں تک هوسکتا هے پورے کرنے شروع کردیے - اس خبر کو هماري مجلس آج کے اخبارات میں شائع کردیگي' اور غالباً اُس کي ایک کاپي آپ کے پاس بهي ارسال هوگي -

اس سے بهي مهتم بالشان امر کي هم آپ کو اطلاع دیتے هیں که همارے دوست سید عبد الحمید زهراوي جنهیں هم نے پیرس کي عربي کانگرس کا صدر نشیں بنایا تها' موجوده حکومت نے اُن کو منصب شیخ الاسلامي کے لیے انتخاب کیا هے - یه خبر بهي آج کی عام تار برقیوں میں شائع هوجائیگي -

هندوستان کے جن لوگوں کو اس معامله میں غلو هے ' جو همارے طرز عمل کو برا کهتے هیں' جن کے جوش احساس کا اقتضا یه هوتا هے که بغیر اس کے که واقعات سے آگاه هوں ان تمام امور کے انکار پر آماده هو جاتے هیں جو گورنمنٹ قسطنطنیه کي راے و عمل کے مخالف هوں ' جو مشهور ترین مخلصوں کي نسبت بهي' جن کي دیانت و اخلاص کي تاریخ شاهد هے' بهت جلد بدگمان هو جایا کرتے هیں ' کیا اس واقعي و عملي دلیل سے اُن کي تشفي نه هوگي ؟

(۳) رهي یه بات که یورپ کے خوف سے اهل عرب کو اپنے مطالبات میں جلدي نه کرني چاهیے' تو اس کی حقیقت یه هے که اگر هم کهیں که یورپ کے خوف سے اهل عرب کو مطالبۂ اصلاح میں جلدي کرني چاهیے ' تو یه زیاده موزوں هو گا -

مقالات

الترک و العرب

نشرنا في الهلال الخامس الصادر في ۲۵ - شعبان سنة ۱۳۳۱ ھ (۳۰ - يوليه سنة ۱۹۱۳ م) ما يقوله الاتراک في مطالبة العرب السوريين باصلاح بلادهم على وجه اللامركزية الادارية ، وها نحن ننشر ما يبديه العرب انفسهم بشان ذلک على ما کتب الينا فضيلة العلامة السيد محمد رشيد رضا صاحب مجلة المنار المصرية الغراء ، و نحن نرجئ ملاحظاتنا على هذه المسألة الى ان نستوفي البحث عنها في فرصة اخرى ، ان شاء الله تعالى ، قال حفظه الله :

صديقي الصفي الوفي الفاضل الغيور ابوالکلام احمد الدهلوي صاحب الهلال المنير -

السلام عليکم و رحمة الله و برکاته و بعد فقد تشرفت بکتاب منکم بعد کتاب - اما ماکتبتم بشان.......... ....

واما ماکتبتم بشان الاصلاح فمن حق غيرتکم واخلاصکم ان اذکر لکم فيه شيئا من رايي :

(۱) صورتم رايي في مسألة نهوض العرب و مسألة المؤتمر الاسلامي بغير صورتها الحقيقية و لولا ذلک لما کان لکم وجه للاستشکال والاستدراک ، و هکذا شان الناس کافة في تصوير اراء الناس اذا اخذوها من بعض ما يکتبون فيها بغير تدقيق ولا احاطة -

بل کان الاستاذ الامام يقول ان جمهور الناس لا يفهمون من قراءة اقوال الکاتب اکثر من عشرين في المئة من مراده واما اذا سمعوا کلامه من لسانه فانهم يفهمون منه ثمانين في المئة -

ولهذا امکنني ان افهم مولوي محبوب عالم صاحب بيسه اخبار هذا معظم رايي في مسألة الدولة بالکلام اللساني معه اربع مرات وما کان يتيسر لي ذلک بالمکاتبة اربعين مرة -

فهذه مقدمة للکلام يجب ان تراعي ومن فروعها قولکم : اننا لانعرف حقيقة حال الهند ، و قولنا انکم لاتعرفون حقيقة حال الدولة وان لم تعترفوا بهذا -

مسئلۂ " ترک و عرب " کے متعلق خود ترکوں کي جو راے ہے اور شامی عربوں کے مطالبۂ لامرکزیت کي نسبت قسطنطنیہ میں جو خیالات ظاہر کیے جاتے ہیں ، ۳۰ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ع کے الہلال میں اُن کی ترجماني ہوچکي ہے - آج کي اشاعت میں اہل عرب کے مطالبات خود اُن کي زبان میں درج ہیں ، جو ہمارے پاس علامہ سید رشید رضا اڈیٹر المنار مصر نے بھیجے ہیں - بالفعل ہم اس باب میں اپني راے محفوظ رکھتے ہیں ، آیندہ اسپر تفصیل سے بحث کرینگے ، ممدوح لکھتے ہیں :

قاہرہ - ۱۱ - شعبان سنہ ۱۳۳۱ ھ

میرے برگزیدہ و مخلص دوست اور پرجوش فاضل مولانا " ابوالکلام احمد الدہلوي " پروپرائٹر " الہلال "

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ، متواتر عنایت نامے شرف افزاے ورود ہوے ، آپ نے .... کے متعلق جو امور تحریر فرماے ہیں .... اصلاح کي نسبت جو ارشاد ہے اُس کے متعلق آپکے جوش اخلاص کو حق حاصل ہے کہ میں بھي اس باب میں کچھہ اپني راے عرض خدمت کروں :

(۱) عربوں کي ترقي ، اور اسلامي کانفرنس کے مسئلے میں آپ نے میري راے کي غیر واقع تصویر کھینچي ہے ، ورنہ اشکال کا نہ کوئي سبب تھا اور نہ دریافت کرنے کي حاجت پڑتي - عام دستور ہے کہ جب لوگ کسی راے کو ایسے لوگوں کے تحریروں سے اخذ کرتے ہیں جو بغیر تدقیق و جامعیت کے مضامین لکھتے ہیں تو اصل راے کي صورت بدل جاتي ہے -

استاذ امام (شیخ محمد عبدہ) کہا کرتے تھے کہ مضمون نگاروں کے اقوال پڑھکر عام لوگوں میں بیس فی صدي سے زائد اُس کے مفہوم کو نہیں سمجھتے ، لیکن وہي بات اگر اس کي زبان سے سنیں تو ۸۰ في صدی سمجھہ لیں -

یہی وجہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے متعلق میں نے یہاں اپني بیشتر رائیں مولوي محبوب عالم پروپرائٹر پیسہ اخبار لاہور کو صرف چار مرتبہ کي ملاقاتوں میں سمجھا دیں ، میرا خیال ہے کہ خط و کتابت کا اتفاق ہوتا تو چالیس مرتبہ میں بھي یہ کام آسان نہ تھا -

یہ اصول قابل لحاظ ہے ، اور آپ کا یہ ارشاد کہ " ہم لوگ (اہل مصر) ہندوستان کي اصل حالت سے نابلد ہیں " اور میرا یہ قول کہ " آپ لوگ (اہل ہند) مانیں یا نہ مانیں مگر دولۃ عثمانیہ کے حقیقي حالات سے بے خبر ہیں " اسي اصول پر متفرع ہے -

(۲) مسئلہ " بیداري عرب " کي اصل ضرورت سے تو آپ کو اتفاق ہے ، مگر آپ فرماتے ہیں کہ اس باب میں عجلت اچھي نہیں ، تامل درکار ہے - اس کا سبب آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ یورپ کے بہوت سے خوف لازم ہے -

بے شبہ اس باب میں پیش بیني و پس اندیشي فرض ہے ، یہي نہیں بلکہ جتنے مسائل ہیں ، اور خاص کر اُن میں جو اہم مسئلے ہوں ، سب کے لیے غور و فکر و تامل کي ضرورت ہے - عرب کي

نعم لم اقترح في هذه الايام عقد مؤتمر اسلامي عام كما اقترحت في سنة المنار الاولى تقريباً ، و انما اقترحت على اهل غيرة من مسلمي الهند و امثالهم ان يجمعوا ما يمكن جمعه من مال و يدخروه لمصلحة الاسلام نفسه و اصلاح الحرمين و وقايتهما ، ثم [يخ]تاروا من كل قطر تجمع فيه الاموال افراداً من الذين يثق بذمتهم [ا]صحاب الاموال ليبحثوا في طرق انفاقها ، و ذكرت الامير عمر باشا طوسون و النواب وقار الملك على سبيل المثال لشهرتهما ، و انما غرضي الآن هو جمع المال -

(٥) سألتموني عن الخدمة التي يمكن لمسلمي الهند ان [يؤ]دوها و ان افصلها لكم فاقول : ان الاجمال يغني هنا عن التفصيل ، [و] هو ان الذي يمكنهم ان يخدموا الاسلام به هو المـال ، فاجمع المال ، و انا زعيم باقناعك و اقناع كل عاقل مخلص يوكل اليه صرفه [ب]الطريق الذي يجب ان يصرف فيه -

[و]لو صرف المال الذي جمع في هذه السنة من الهند او من مصر على الاعمال التي ارى فيها وقاية الدولة و الاسلام من الخطر لكانت كافية في وضع الاساس الذي يبني عليه الاصلاح الذي يرجي به حياة الاسلام و بقاء الدولة -

(٦) ان عزمكم على انشاء صحيفة عربية تدعو الى الاتحـاد الاسلامي عزم شريف ، و اذا انفذتموه و كلفتموني المساعدة عليه بما هو في استطاعتي فأرجو ان لا آلو جهداً في مساعدتـكم ،

و لكنني اظن ان الجـريدة لا تروج كثيـراً بل لا ياتي مـن اشتراكاتها ما يكفي لنفقاتها الا اذا كان لـكم في الهند مساعدة خاصة فوق العادة -

و ما قلت هذا الا انني خلقت ناصحاً فاحببت ان اقول كلمة [ذ]كرى من الفوائد التي علمتنيها الاختبار -

و اسأل الله تعالى ان يخيب ظني في جريدتـكم من حيث [ر]بحها المالي بالاشتراك ، و يحقق رجائي فيها من حيث نفعها [و] حسن خدمتها للاسلام و امته التي خذلها اهلهـا و عقها اولادها في [ه]ذا الزمان ، و الله المستعان -

(محمد رشيد رضا)

مشہور اسلامي ممالـک میں اپنے قواعد و ضوابط اور دعوت نامه علانیه شائع کیا تھا - انگریز کچھه متعرض ہوے - حتی که پوچھا تـک نہیں ، مگر خود کسي مسلمان نے اُس کي دعوت قبول نه کي -

المنار کا جب پہلا سال تھا تو میں نے تقریباً اُسی زمانے میں عام اسلامي کانفرنس منعقد کرنے کے لیے توجه دلائی تھي ، مگر آجکل تو میں خاموش ہوں ، البته هندوستان جیسے ممالـک کے پرجوش مسلمانوں سے میري یه درخواست ہے که خود اسلام کے فوائد و مصالح اور حرمین کي صیانت و حفاظت کے لیے جہاں تـک ہوسکے سرمایه فراہم کریں ، اور جن جن ممالـک میں ان اغراض کے لیے سرمایه فراہم ہورہا ہو وہاں سے ایسے لوگ منتخب کریں جن کي ذمه داري و مسئولیت و تدین پر اہل سرمایه وثوق و اطمینان ہو - یه لوگ غور کریں که کن کاموں میں یه سرمایه لگانا چاہیے - مثال کے طور پر میں نے اس باب میں شاہزادہ عمر توسون پاشا اور نواب وقار الملـک کا نام لیا ہے ، جن کو وسیع شہرت حاصل ہے - فرعیات سے مجھے بحث نہیں ، میري اصل غرض یه ہے که سرمایه جمع ہو -

(۵) آپ نے مجھه سے دریافت کیا ہے که مسلمانان هندوستان اسلام کی کیا خدمت کرسکتے ہیں ؟ کس طرح کرسکتے ہیں ؟ اور اس کی تفصیل کیا ہے ؟ میں عرض کرتا ہوں که اجمال کافي ہے ، ابھي تفصیل کي ضرورت نہیں ، مسلمان اس وقت اسلام کي جو خدمت کرسکتے ہیں وہ یه ہے که سرمایه جمع کریں - پہلے آپ سرمایه جمع کیجیے ، میں اس بات کی ضمانت اپنے ذمے لیتا ہوں که آپ کو اور ہر مخلص مسلمان کو ، جس کے ہاتھ میں خرچ ہوگا ، اطمینان دلا دونگا که سرمایه لگانے کا بہترین طریقه کیا ہے اور کون سے کام میں صرف کرنا لازم ہے -

ترکوں کي اعانت میں اس سال هندوستان و مصر سے جس قدر روپیه فراہم ہوا ہے ، اگر وہ ان کاموں میں صرف ہوا ہوتا جو میري راے میں اسلام اور دولة عثمانیه کو خطرے سے بچا سکتے تھے ، تو داغ بیل ڈالنے کے لیے ، جس پر اصلاح کي بنیاد قائم ہوتي اور اسلام کي زندگي اور سلطنت کے بقا کي اس سے امید تھي ، یه روپیه کافي تھا -

(۶) مسلمانان عالم کو عام اسلامي اتحاد کی دعوت دینے کے لیے آپ ایک عربي اخبار شائع کرنا چاہتے ہیں ، یه نہایت شریفانه مقصد ہے ، اگر آپ نے یه کام کیا اور حتی المقدور مجھه سے اعانت چاہي تو امید ہے که میں آپ کی امداد میں کسي قسم کي کوشش سے باز نه رہونگا ، لیکن میرا گمان ہے که اخبار کي اشاعت زیادہ نه ہوگی ، حتی که سالانه قیمت اُس کے مصارف کے لیے بھي پوري نه آتیگی ، البته اگر هندوستان میں کوئي خاص اور غیر معمولي اعانت آپ کو حاصل ہو تو یه دوسري بات ہے -

میں نے یه بات محض اس لیے کہي که نصیحت و خیرخواہی میري سرشت میں ہے ، اور میں فطرةً ناصح پیدا ہوا ہوں ، تجربه و امتحان سے جو فوائد مجھے حاصل ہوئے ہیں آپ سے بھي میں نے اُن کا تذکرہ کردیا -

خدا سے میري دعا ہے که آپ کے اخبار کے باب میں میرا گمان غلط نکلے ، مالی حیثیت سے کامیاب ہو ، قیمت خریداري سے خاطر خواہ فائدہ ہوا کرے - سودمند و نافع و مفید ہونے اور اسلام ، جسے مسلمانوں نے اس زمانے میں چھوڑ رکھا ہے اور خود فرزندان اسلام اُس کے حق میں ناخلف بن گئے ہیں ، اُس کي بہترین خدمت کرنے کي حیثیت سے مجھے اس اخبار سے جو توقع ہے خدا کرے اُس میں کامیابي ہو ، والله المستعان - [محمد رشید رضا]

لا يمنع اوربة من اخذ ما تاخذ من الدولة ولا يحملها على ابقاء ما تبقي لها الا تنازع دولها الكبرى فيما بينهن وخوفهن من الشقاق والتغلب على انفسهن -

وقد علمنا من مصادر مختلفة انكليزية وفرنسية والمانية ان اوربة ترى من مصلحتها ابقاء آسية العثمانية على حالها الآن - قيل الى ان تمهل الدولة في اصلاحها خمس سنين وقيل اكثر من ذلك -

وقد بينت في المنار الاسباب التي تمنع اوربة من اخذ شئ من بلاد الدولة او اقتسام بلادها الاسيوية بالنفوذ والاحتلال العسكري فيها -

فاذا كان هذا هو الواقع الذي نجزم به ' وكان زوال هذه الاسباب ممكن بعد زمن قريب او بعيد ' فلماذا لا يجب ان نعجل باصلاح انفسنا قبل اتفاق الدول علينا اغتناما للفرصة قبل فواتها ؟ عسا نقدر على وقاية انفسنا -

اما تفصيل هذا الاصلاح وكيف يرجي ان يكون واقيا لنا فشرحه طويل ولا محل لذكره هنا ان كان يفيد ذكره اولا يضر -

واذا ظهر لنا اخلاص حكومتنا للعرب في هذا الاتفاق الجديد فاننا نعمل معها ونكون يدا واحدة ' ونسئل الله تمام التوفيق ودوامه '

(۴) انني لم اقترح في هذه الايام انشاء موتمر اسلامي عام ' لا لعدم وجود بلد اسلامي يمكن عقده فيه وكون اولي الاقطار به الهند او مصر وكلاهما تحت سيطرة الانكليز اعدى اعداء الاسلام كما قلتم ' بل لان المسلمين انفسهم غير مستعدين له استعدادا يرجي نفعه ويومن ضره '

وانا ارى ان المسلمين هم اعداء انفسهم وانهم لو عقلوا وهدوا الى رشدهم لكان بمكنهم العمل في كل مكان وان كانت الهند ومصر تحت سيطرة الانكليز اولى البلاد الاسلامية التي بموتمرهم '

والدليل على ذلك انهم يقولون في هذين القطرين ويفعلون ما لا يستطيع اخوانهم ان يقولوا ويفعلوا في غيرهما من الاقطار فان مسلمي روسية الذين هم من انبه مسلمي هذا العصر لم يستطيعوا ان يرسلوا اعانة للهلال الاحمر العثماني لمنعهم حكومتهم من ذلك منعا '

• وقد تالفت هنا لجنة لعقد موتمر اسلامي منذ سنين قليلة ونشرت قانونها ودعوتها في اشهر الاقطار الاسلامية جهرا فلم يتعرض لها الانكليز ولا بسوال ولكن لم يجب دعوتها احد من المسلمين -

یه ایک قطعي بات هے ' اور اب یه بات کسي سے بهي پوشیده نهیں هے ' که دولت عثمانیه بلاد عرب کو بلکه اپنے دوسرے مقبوضات کو بهي یورپ کي دست برد سے محفوظ رکهنے پر قادر نهیں هے - یورپ کو دولت عثمانیه کے علاقوں پر قبضه کرنے ' اور موجوده حالت کو منقلب کردینے سے صرف یه خوف مانع هے کہ اس صورت میں بڑي بڑي یوروپین سلطنتیں آپس میں دست و گریبان هو جائینگی ' یه سلطنتیں محض باهمي منازعت و فتنه و فساد سے ڈرتي هیں -

انگریزي و فرانسیسي و جرمن مختلف ذرایع سے هم کو معلوم هوا هے که یورپ اپني مصلحت کے لحاظ سے مناسب سمجهتا هے که دولت عثمانیه کے ایشیائي مقبوضات کي حالت بدستور قائم رهے - کها جاتا هے که ان مقبوضات کي اصلاح کے لیے دولت عثمانیه کو پانچ برس یا اس سے زیاده کي مهلت دي جائیگي - المنار میں هم ان اسباب کو بیان کرچکے هیں جو یورپ کو دولت عثمانیه کے علاقے غصب کرنے یا اس کے ایشیائي مقبوضات کو جنگي طاقت و فوجي قبضه کے ذریعه سے تقسیم کرنے سے روک رهے هیں -

اگر یه واقعه قطعاً پیش آنے والا هے ' اور اگر جلدي یا دیر میں ان وجوه و اسباب کا زوال ممکن هے ' تو کیوں نه هم وقت ضائع هونے سے پہلے فرصت کو غنیمت سمجهیں ؟ اور قبل اس کے که دول یورپ اتفاق کرکے هم پر حمله کریں هم اپني حالت آپ درست کرلیں ؟ شاید اس طرح هم اپنے آپ کو بچا سکیں -

اصلاح کي تفصیل کیا هوگي ' اور کیا امید هے ' که هم کو بچا سکیگی ؟ اس کی شرح طویل هے ' اور خواه اس کا تذکره سودمند هو یا نهو مگر یه اس کا موقع نهیں هے -

اگر یه ظاهر هوگیا که اس جدید اتفاق کی جو روش هماري عثمانیه حکومت نے قرار دي هے ' وه مخلصانه روش هے اور عربوں کے ساتهه اس کو اخلاص هے ' تو هم اس کے ساتهه مل کر کام کرینگے اور هم دونوں کے هات ایک هو جائینگے ' خدا کرے کمال توفیق و دوام رحمت شامل حال رهے -

(۴) میں نے آجکل کے زمانے میں عالمگیر اسلامي کانفرنس قائم کرنے کی خواستگاري نهیں کی ' یه اس سے قبل کا واقعه هے ' میري خاموشي اس بنا پر نهیں هے که کوئی اسلامي مملکت انعقاد کانفرنس کے لیے موزوں نهیں هے ' یا بقول آپ کے " اس مدعا کے لیے بهترین ممالک هندوستان و مصر هیں " مگر یه دونوں انگریزوں کے زیر تسلط هیں جو اسلام کے سب سے بڑے دشمن هیں - یه خاموشی اس بنا پر هے که خود مسلمان ایسي کانفرنس کے لیے آماده نهیں هیں ' اور نه ان میں ایسي استعداد هے که نفع کي امید اور نقصان کا خطره نه هو -

میري رائے هے که مسلمان اپنے دشمن آپ هیں ' اگر ان کو عقل هوتي اور سمجهه سے کام لیتے تو هر جگه کام کرسکتے تهے ' اور گو هندوستان و مصر انگریزوں کے ماتحت هیں مگر ان کی کانفرنس کے لیے سب سے بهتر مقام یهی دونوں ملک هوتے ' اس کي دلیل یه هے که هندوستان و مصر میں مسلمان جو بات کهتے هیں اور جو کام کرسکتے هیں اس پر کسی دوسرے ملک کے مسلمان قادر نهیں هیں - اسلامي دنیا میں اس وقت روس کے مسلمان سب سے زیاده بیدار هیں ' با این همه مجلس هلال احمر عثماني کے لیے وه چنده نه بهیج سکے -

چند سال هوے اسلامي کانفرنس منعقد کرنے کے لیے یہاں (مصر میں) ایک تمهیدي مجلس قائم هوئي تهي اور اس نے تمام

ن صرمـة الانصاري ن صائما فلمـا حضـر افطـار اتى امرأته فقال ـا اعـندک طعـام الت لا ولكـن انطلـق طلب لك وكان يومه عمـل فغلبتـه عينـه جـاءته امرءته فلمـا أنه قـالت خيبة لـک لمـا انتصف النهـار غشي عليه فذكر ذلك للنبي صلعم ... فنزلت كلوا واشـربوا حتى يتبين لكـم الخيط الابيض من الخيط الاسـود من الفجر (البقـره)

قيس بن صرمه انصاري نام ايک صحابي روزوں سے تھے' افطار کا وقت آيا تو وہ اپني بيوي کے پاس آئے اور اون سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھه کھانے کو ھے' انھوں نے کہا ھے تو نہيں ليکـن ميں چاکـر ڈھونڈھتي ھوں - قيس دن بھـر کام کرکے تھکے تھے سوگئے' بيوي آئيں تو افسوس کرکے رہ گئيں' جب دو پہر ھوئي تو قيس کو غش آگيا- يہ واقعہ آنحضرت سے بيان کيا گيا اوس وقت يہ آيت نازل ھوئي " اوس وقت تـک کھـاؤ پيـو جـب تـک رات کا تـاريـک خـط صبـح کے سپيد خـط سے ممتاز نہو جاے'

ايام جاهليت ميں دستور تھا کہ ايام صيام کی پوري مدت ميں مقاربت سے محترز رهتے تھے' ليکن چونکہ يہ ممانعت خلاف حکم فطري تھی اس ليے اکثر لوگ اس ميں خيانت کے مرتکب ھوتے تھے - اسلام نے اس حکم کو صرف وقت صوم تک محدود رکھا' جو صبح سے شام تـک کا زمانہ ھے -

احل لكـم ليلـة الصيام الـرفث الى نسائكـم' هن لباس لكـم و انتـم لباس لهن' علم الله انكم كنتـم تختانون انفسكم' فتاب عليكم وعفا عنكم' فالان باشروهن' و ابتغوا ماكتب الله لكم' (بقره)

تمھارے ليے روزہ کي شب ميں اپني بيويوں سے مقاربت حلال کی گئي' تمھارا اونکا هميشه کا ساتھه ھے' خدا جانتا ھے کہ تم اسميں خيانت کرتے تھے پس اوسنے تمکو معاف کيا اب اون سے ملو جاو اور خدانے تمھاري قسمت ميـں جـو لکھـا ھے اوس کو ڈھونڈ ھو'

بخاري نے اس آيت کي تفسير ميں لکھا ھے :

عن البراء بن عازب لمـا نـزل صوم رمضان كانوا لا يقربون النساء رمضان كله' وكان رجال يخونون انفسهم فانزل الله : علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم ب عل[illegible]ـكم

براء بن عازب سے روايت ھے کہ جب صوم رمضان کا حکم نازل ھوا تو لوگ رمضان بھر بيويوں کے پاس نہيں جاتے تھے' بعض لوگ اس ميں خيانت کرتے تھے' تو خدا نے فرمايا : خدا جانتا ھے کہ تم خيانت کرتے تھے پس تمکو اوسنے معاف کيا -

روزہ داروں ميں بوڑھے' کمزور' معذور' بيمار هرقسم کے لوگ ھوتے تھے' اسلام سے پہلے اور مذھب ميں ھم اس قسم کے معذور اصحاب کے ليے کوئي استثنا نہيں پاتے' اسلام نے ان تمام اشخاص کو مختلف طريق سے مستثنیٰ کرديا -

فمن كا منكم مريضاً او علي سفر فعـدة من ايـام اخـر' و علي الـذين يـطيقـونـه فـديـة طعـام مسـكيـن (البقره)

جو بيمـار ھو يا مسـافر ھو وہ ان کے علاوہ اور دنوں ميں قضـا روزے رکھه لے' اور جو بمشکل روزے رکھه سکتے ھيں وہ هر روزہ کے بدلے ايک دن کا کھانا ايک مسکين کو ديديں -

ليکن اس ممانعت ميں اوسنے اسقدر غلو نہيں کيـا کہ اگر با ايں همه حالات ضعف و عدم طاقت رضوان الهي روزے کا ثواب حاصل کرنا چاھيں تو نہ کرسکيں' بلکہ اسکو اونکي مرضي پر موقوف رکھا -

فمن تطوع خيرا فـهـو خيرله' و ان تصـوموا خيـرلـكـم ان كنتـم تعلمـون (بقره)

جو اپنے دل سے کوئي نيک بات کرے تو بہتر ھے اور روزہ رکھنا بہتر ھے اگر تمھيں علم ھو-

حالت سفر ميں آنحضرت نے روزے بھي رکھے ھيں اور افطار بھي کيا ھے' حسب اختلاف حالات' ليکن اگر کوئي شخص باوجود ضعف و عدم تحمل شدائد صوم' سفر ميں روزے رکھے' تو اسلام ميں يہ ثواب کا کام نہيں شمار ھوگا -

عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلعـم' في سفـر فرئ زحامـاً و رجلاً قد ظلـل عليـه فقـال ما هذا فقـالوا صائم فقال ليس من البر الصوم في السفر (بخاري)

جابر بن عبد الله سے مروي ھے کہ رسول الله صلعم ايک سفر ميں تھے تو ايک بھيڑ ديکھی اور ديکھا کہ ايک آدمي کو سايہ کيے لوگ کھڑے ھيں' پوچھا کيـا ھے ؟ لوگوں نے کہا ايک روزہ دار ھے' آپ نے فرمايا سفر ميں اسطرح روزہ رکھنا کوئي نيکي نہيں ھے-

عورتوں کے ليے مخصوص فطري عذرات کا لحاظ ضروري تھا اسليے ايام عاديہ' ايام حمل' اور ايام رضاعت ميں اون کے روزے معاف ھيں کہ وہ ضعف و ناتواني کے ايام ھيں' انکے بجاے انکي قضا وہ اور دنوں ميں کرسکتي ھيں -

قال النبی صلعـم اليس اذا حاضت لم تصـل ولم تصم (البخاري)

آنحضرت نے فرمايا ھے کہ کيـا عورتہ ان ايام ميں نماز اور روزہ نہيں چھوڑ ديتي ؟

عن ابن عبـاس وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قل كانت رخصة للشيخ الكبير و المرأة الكبيرة و هما يطيقان الصوم ان يفطرا ويطعما مكان كل يوم مسكينا و الحبلي والمرضع اذا خافتـا (ابوداؤد)

ابـن عبـاس سے مـروي ھے ... کـہ حاملـہ اور دودہ پلانے والـي اگـر اپنے ضعـف کا اوسـکو خـوف ھـو يـا بچـہ کا خـوف ھـو تو روزے نرکھے اور فديـہ دے حضـرت انـس سے مـروي ھے کـہ آنحضـرت نے فرمايـا کـہ حاملـہ اور مرضـع (دودہ پـلانے والـی) کے روزے معـاف کيـے گئـے ھيں -

عن انس' قال النبی صلعم ان الله وضع من الحامل والمرضع الصوم (ترمذي)

بھول چوک اور خطا و نسيان اسلام ميں مغفور ھيں' کہ خدا نے ھميں بتايا ھے کہ کہو:

ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطانا (البقره)

پروردگارا همارے نسيان و خطا پر هم سے مواخذہ نکر'

اس ليے اگر حالت صوم ميں کوئي بھول کر کچھه کھالے يا پي لے تو اس سے روزہ نہيں ٹوٹتا -

عن ابي هريرة قال جاء رجل الى النبی صلعم فقال : يا رسـول الله انی اكـلت و شربت ناسياً و انا صائم فقال اطعمک الله وسقـاک' (ابوداؤد)

ابو هريرہ سے روايت ھے کہ ايک شخص آنحضرت کے پاس آيا اور کہا يا رسول الله ميں نے بھول کر روزے کي حالت ميں کھا ليا- آپ نے فرمايا کچھـہ حرج نہيں تمھيں خدا نے کھلايا اور پلايا'

وثائق و حقائق

تیسیرات صوم

یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (بقرہ)

آیت عنوان اوس موقع کي آیت ھے جہاں خداے پاک نے صیام کا حکم دیا ھے -

یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (بقرہ)	خدا تمہارے ساتھہ آساني چاھتا ھے سختی نہیں -

لوگ پوچھینگے کہ صیام جیسے سخت اور مشکل العمل حکم میں خدا نے کیا آسانیاں ملحوظ رکھی ھیں ؟ جواب سے پہلے یہ جان لینا چاھیے کہ دوسرے مذاھب میں روزے کے کیا احکام ھیں ؟

انسان جسم اور روح سے مرکب ھے ' اس بنا پر اوسکی عبادت بھی جسم و روح سے مرکب ھونی چاھیے ' لیکن چونکہ اصل مقصود طہارت روح ھے نہ تکلیف جسم ' اسلیے تکالیف جسم کو اسقدر شدید اور نا قابل عمل نہیں بنا دینا چاھیے کہ وہ اصل مقصود قرار پاجاے -

اسلام اور دوسرے مذاھب میں ایک مختلف فیہ مسئلہ یہ بھي ھے ' کہ دوسرے مذاھب نے تکلیف و تعذیب جسماني کو بھي ایک قسم کي عبادت بتایا ھے ' اس تخیل کا اثر یہ ھے کہ ھندو جوگیوں نے ریاضات شاقہ کي اور عجیب و غریب ورزش جسمانی کي بنیاد ڈالي ' جس میں سالہا سال تک کھڑے رھنا ' شدید دھوپ میں قیام کرنا ' گرمی کے دنوں میں آگ کے شعلوں کے دائرہ میں بیٹھنا ' جاڑوں میں برھنہ تن رھنا ' دس دس برس تک ایک ھاتھہ کو ھوا میں بلند رکھنا ' سالہا سال تک ایک نشست پر قائم رھنا ' ایک ایک چلہ تک ترک اکل و شرب کرنا ' تقرب الی الله کے حقیقي راستے تھے -

یہیں جینیوں کا فرقہ پیدا ھوا ھے ' جو ناک ' کان ' اور منہہ کو بھي بند رکھتا ھے کہ کسي کیڑے کو اذیت نہو ' یہیں بودھہ کا فرقہ پیدا ھوا ' جسکے بھکشو جنگل اور پہاڑوں میں رھتے تھے ' اور گھاس اور پتوں پر اور بھیک کے ٹکڑوں پر گذر کرتے تھے - ھندو جوگي ' چلے کھینچتے تھے جن میں کھانا پینا بالکل چھوڑ دیتے تھے کبھي کبھي ایک دو لقمہ کھا لیتے تھے -

نصراني راھبوں نے رھبانیت کي بنیاد ڈالي ' جسکے رو سے شرعي بیاہ اون پر حرام ھوا ' ترک آسایش و لذائذ جسماني اون کي مرغوب عبادت تھي - قربانگاہ ' صلیب اور کنواري کے بت کے سامنے گھنٹوں کے بہل ' گھنٹوں تک جھکے رھنا ' ھاتھہ جوڑے کھڑے رھنا ' ایک پاؤں پر کھڑا ھونا ' خاص خاص قسم کي تکلیف دہ ریاضتوں میں مشغول رھنا ' کئي کئی روز کھانا پینا چھوڑ دینا زھد و تقوی کي انتہا تھی -

یہودیوں کے ھاں قرباني اسقدر طویل و کثیر رسوم پر مشتمل تھي جسکے صرف شرائط و ضروریات کا بیان تورات کے چار پانچ صفحوں میں مذکور ھے - افطار کے بعد ایک وقت صرف روزے میں کھاسکتے تھے ' اسکے بعد سے دوسرے روز کے وقت افطار تک کچھہ نہیں کھاتے تھے - بغیر کھاے ھوے اگر بد قسمتي سے نیند آگئی ' تو پھر کھانا مطلق حرام تھا ' ایام صیام میں بیویوں سے نہیں مل سکتے تھے -

لیکن اسلام اس تعذیب جسمانی اور ان ریاضتہاے شاقہ (خلاف منشاے دین سمجھتا ھے ' اسکے نزدیک یہ چیزیں انسانیت کي ضعیف گردن کے لیے بارگراں ھیں جنکو وہ نہیں اٹھا سکتیں قر(نے بندوں کو یہ دعا تعلیم کي ھے -

ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ' ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ (بقرہ)	پروردگارا ! ھم کو وہ بوجھہ نہ دے (ھم سے پہلے لوگوں کو دیا ' پروردگا(جس کے اٹھانے کي طاقت نہیں وہ بارگراں ھماري گردن پر نہ رکھہ '

چنانچہ خدا نے یہ دعا قبول کي اور ایک پیغمبر بھیجا جس(کي شان یہ تھي کہ :

یامرھم بالمعروف وینہاھم عن المنکر و یحل لھم الطیبات و یحرم علیہم الخبائث و یضع عنہم اصرھم ' والاغلال التي کانت علیہم (اعراف)	وہ نیکیوں کا یہود و نصاری کو حکم ک(ھے ' برائیوں سے اون کو روکتا ھے پاک چیزیں اون کے لیے حلال کرتا ھے اشیاے خبیثہ کو اون پر حرام کرتا ھے اور اون کي گردن سے اوس طوق زنجیر کو جو شدید احکام کي اونکے (

میں پڑي ھوي تھي علحدہ کرتا ھے -

اور اوسنے وعدہ کیا :

لا یکلف الله نفساً الا وسعہا (بقرہ)	خدا کسي کو اوس کي طاقت سے زیاد(کسي امر کا مکلف نہیں کرتا -

اور پھر فرمایا :

یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (بقرہ)	خدا تمہارے ساتھہ آساني چاھتا ھے سختي نہیں -

اسلام نے سب سے پہلے اوقات صوم کي تحدید کي ' بعض لوگ شدت اتقا سے عمر بھر روزے رکھتے تھے ' اسلام نے اسکو بالکل روکدیا آنحضرت نے فرمایا ھے :

لا صام من صام الابد (ابن ماجہ)	جسنے ھمیشہ روزہ رکھا اوسنے کبھي رو(نہیں رکھا -

اسلام کے سوا اور ادیان میں شب و روز کا روزہ ھوتا تھا ' اس(نے روزے کي مدت صرف صبح سے شام تک قرار دي -

حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر (بقرہ) ثم اتموا الصیام الی اللیل (بقرہ)	اس وقت سے جب رات تاریک خط ' صبح کے سپ(خط سے ممتاز ھو جائے ابتدا(شب تک روزے کو پورا کر(

آنحضرت نے صاف فرمایا ھے :

انما یفعل ذلک النصاري یعني الوصال و لکن صوموا کما امرکم الله " ثم اتموا الصیام الی اللیل فان کان اللیل فافطروا (الطبراني)	شب و روز کو ملا کر نصاری ر(رکھتے ھیں ' تم اوسطرح روزہ ر(جسطرح خدا نے فرمایا ھے روزہ رات کے ھونے تک پ(کرو ' اور جب رات شر(ھو جاے تو افطار کرلو -

رات کو سو جانے کے بعد پھر کھانا حرام تھا ' اسلام نے اسکو منسوخ ک(

روی البخاري کان اصحاب محمد صلی الله علیہ و سلم اذا کان الرجل منہم صائما فحضر الافطار فنام قبل ان یفطر لم یاکل لیلتہ ولا یومہ حتي یمسي و ان قیس	بخاري کي روایت ھے کہ صح(ابتداے اسلام میں جب روزہ ر(اور افطار کا وقت آجاتا اور وہ ا(کرنے سے پہلے سوجاتے تو پھر رات اور دن بھر دوسرے دن کي تک کچھہ نہ کھاتے اسي اثنا •

آتے هیں - انهي میں کبهي کبهي سبزه زار وادیوں کي جهلک دکهائي دیتی هے -

یه هے جزائر کا اصلي کریکٹر مع چند مستثنیات یعنی سواحل جو میں گهرے هوے هیں اور چٹانیں انکي حد بندي کرتی هیں حصه داخلي جو اکثر ایسے هوتے هیں که مشکل سے کم چیٹل اور مگر جا بجا بکثرت حیرت انگیز سرسبز اور دلفریب وادیان میں قیمتي سے قیمتي میوے - نارنگي ' انار ' انگور ' اور ' مصر فنانه مہتدات کے ساتهه پیدا هوتے هیں جب که ایک بعض جزائر کي یه حالت هے دوسري طرف زیتون کے کنج اور ڈهالو دونوں طرح کي زمین کے بیشتر حصے کو چهپائے هیں -

قبرص جوکه ان تمام جزائر میں سب سے بڑا هے اس تنگ (Promontry) کے علاوہ جو شمال و مشرق کي طرف نکلتا هوا لا گیا هے عرض میں ۵۰ - میل اور طول میں ۱۰۰ میل هے - گذشته زمانه میں اسمیں گهنے جنگل تهے - اسکے صنوبر کي لکڑي لبنان کے مشهور صنوبر کي لکڑي سے بهي بڑهي هوئي تهي -

اسکي دولت کے اصلي سر چشمے اسکے کانوں میں هیں - ایس سایپرم (Aes Cprium) نه عهد قبل تاریخ سے لیکے رومیونکے زمانه تک معلوم تها دنیا کا بهترین تانبا تها جسکا علم اگلوں کو تها - حقیقت کیپرم مذکورہ بالا لفظ کي محرف شکل هي سے همارا انگریزي لفظ کواپر نکلا هے -

اس جزیرے کا موجودہ نام سائپرس (قبرص) اس چهوٹے درخت (Sypros) کے نام سے مستعار جس سے تمام جزیرہ پٹا پڑا تها - یونانیوں نے رکها - یه پودہ لیرانت کي حنا هے جسکو مسلمان عورتیں اپنے ناخن اور بالوں کو شوخ نارنجي رنگنے کے لیے استعمال کرتي هیں -

قبرص میں پانی کے راستے بهت نا کافي هیں ' اور جب تک جنگل سازي کي اسکیم مستعدي کے ساتهه شروع نهیں کیجائے اسوقت تک اسکي خشک چٹانوں کے وسیع پهیلاو " جنگل زار جزیرہ " کي شهرت سے کبهي کبهي دو بارہ لذت یابي کے منصوبے کي مخالفت کرتے هیں -

زمین ضرب المثل کے طور پر زر خیز هے - اور اناج ' شراب ' شیشم السی بکثرت پیدا هوتي هے - یهاں عمدہ موسمي قیامگاهیں بهی هیں کیونکه گرمیوں میں جنوبي ساحل کي گرمي عموماً ناقابل برداشت هوتي هے سردیوں میں پہاڑوں سے شمال کي ٹهنڈي هوائیں اطالیا کي بهترین حالت کے مشابه هوتي هیں -

جغرافي طور پر کریٹ یورپ کا ایک حصه هے - کیونکه اسمیں سے گزرنے والا سلسله کوہ پیلو پونیسس (Peloponnesus) کي ایک طویل هے - اور علم الارض کي رو سے بهي یه یونان کا ایک ٹکڑا هے - وہ اڈا ایک بلند چوٹي هے جو ۷ - هزار قدم تک پهنچتي هے ' اور خوبصورت اسپراہ اونا یا کوہ سفید مغرب کریٹ کي ایک شکل هے - عهد قدیم میں کریٹ اپني سرسبزي اور صحت بخشي کے لیے مشهور تها ' اورگو ابهي یه یونان کے تاج میں سب سے زیادہ خوشنما جواهر خیال کیا جاتا هے مگر یه قیاس غالب هے که کریٹ میں بهي جنگلوں کے مٹانے سے کچهه نقصان هوا -

کریٹ کے دریا اگرچه بهت هیں مگر بیشتر حصه صرف پہاڑ کي تیز دهاریں هیں ' اور اسلیے گرمیوں میں خشک هو جاتي هیں -

تاهم وهاں زیتوں کے نه ختم هونے والے کنج هیں ' بحالیکه نارنگي ' لیموں ' حنا ' آنار ' اور بادام بکثرت پائے جاتے هیں -

ٹهیک جسطرح که خشکي شکاروں سے پٹی پڑي هے اسیطرح کریٹ کو جو سمندر محیط هے اُس میں عمدہ مچهلیوں کا انبار لگا هوا هے -

جنوبي طویل ساحل اپنے تمام طول میں مشکل سے کوئي محفوظ لنگر گاہ رکهتا هے - شمالی ساحل چند عمدہ بندر گاهیں رکهتے هیں ' خصوصاً دارالسلطنت کنیڈیا کے قریب کي . مشهور خلیج سوڈا - قبرص اور کریٹ دونوں میں اتنی آبادي هے که سب کي تعداد ۳ - لاکهه هوتي هے - کریٹ کي آبادي کسي قدر زیادہ هے -

ایجین کے متوسط القامت جزیروں میں سب کے جنوب میں جو سب سے زیادہ مشهور جزیرہ هے وہ جزیرۂ روڈس هے - اس کے حسن مناظر و آب هوا کي قدر لیوانت میں بهت زیادہ کیجاتي هے - روڈس مشرقي میڈیٹرینین کي صحت گاہ کي حیثیت سے دیکها جاتا هے - اگرچه سچ یه هے که اور جزیرے بهي ایسے هیں جو اس امتیاز کا دعوی کرسکتے هیں -

روڈس کي وسعت قریباً ۸ - سو میل هے اور اپني مثلث شکل کے ساتهه بلند کوہ ارٹیمیرا میں مرکز کي طرف مائل هوتا هے - یهاں جنگلوں کے کاٹنے کا سوال پیدا هوتا هے - گذشته زمانے میں ارٹیمرا کے ڈهالو حصے صنوبر کے گهنے جنگلوں میں ملبوس تهے -

آج یه جنگل خاص طور پر ندارد هیں - پنڈر نے یهاں کي زرخیزي کے ترانے گائے هیں مگر هجرت اور گذشته دست درازیوں نے یهاں کي زراعت کو افسردہ کردیا هے ' اور اب غله تک باهر سے لایا جاتا هے - ورجل نے اپنے ترانوں میں یهاں کي شراب کو دیوتاؤں کي دعوت کے شایاں کہا هے ' مگر اب ایسا نهیں کیونکه اب موٹے اور بهدے قسم کی هوتي هے - هارس نے کلیرم روڈن کے ترانے گائے هیں - یه تاهم نا قابل تاثیر رها هے ' یه اب بهی همیشه کي طرح خوشنما هے ' کیونکه اب تک کارامینین کے ٹهنڈے ٹهنڈے جهونکے رات کي گرمي کو معتدل بناتے هیں - یه جزیرہ سمرنا اور قسطنطنیه کا نباتي باغ (vegetable garden) هے اور زیتون کے وسیع کنجوں کے علاوہ اسمیں انجیر بهي پیدا هوتي هے ' جزیرهاے سهمي وکالمنس سمندر کا مرکز هیں جهاں اسفنج کثرت سے پائے جاتے هیں - گذشته زمانه میں ساموس جسکو آبناے کمیل ایشیاے کوچک سے علحدہ کرتا هے ' غیر معمولي زرخیزي کے لیے مشهور تها - یه اب تک زرخیز جزیرہ هے ' اور ویتهي میں ایک عمدہ بندرگاہ رکهتا هے - گو آبادي ۵ - هزار سے زائد هے مگر اب اپنے لیے آپ غله پیدا نهیں کرتا ' اور کاشت زیادہ تر انگوروں کو سنبهالے هوے هے - جس سے ساموس کي مشهور شراب بنتي هے ' اسکے علاوہ ایک روز افزوں مقدار میں تمباکو بهي بوئي جاتی هے - جزیرہ کي ساخت کوہ سنگ مرمر کي ساخت کے مشابه اور کثیر الماء وادیوں سے متقاطع هے -

شیاس جزیرہ بیرون خلیج سمرنا ایک دوسرے جزیرہ باغ هے اس کي سطح هومر کے " پتهریلي پهاڑي " کے لقب کی تصدیق کرتي هے ' لیکن جزیرہ میں بعض زرخیز اور خوشنما مقامات هیں - بهار میں خوشبودار نارنگیوں کے کنج هوا کو معطر کرتے هیں - لیموں کے درخت بکثرت پیدا هوتے هیں - شیاس جزیرہ کا خاص شهر بهي بندرگاہ هے -

ایجین میں آخري بڑا جزیرہ متیلین هے ' جو دنیا کے بهترین بندرگاهوں میں سے دو بندرگاهوں سے دندانه دار بنا هوا هے - یه دونوں بندرگاہ سمندر کے دو بازو هیں جن کے دهانے تنگ هیں ' اور آگے بڑهکے تهالي

شئون عثمانیہ

عن ابی هریرة قال النبی صلعم : من اكل او شرب ناسياً فلا يفطر فانما هو رزق الله (ترمذي)

ابو ہریرہ سے مروي ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے : جو بھول کر کھا لے یا پی لے تو اوسکا روزہ نہیں توتیگا ' وہ خدا کي روزي ہے '

اسي طرح وہ افعال جوگو منافي صوم ہیں لیکن انسان سے قصداً سرزد نہیں ہوئے بلکہ وہ اسمیں مجبور ہے - مثلاً محتلم ہوجانا ' بلا قصد قے ہوجاني ' ان چیزوں سے بھي نقص صوم نہیں ہوتا -

عن ابی سعيد ثلاث لا يفطرن الصائم : الحجامة و القيي و الاحتلام (ترمذي)

حضرت ابو سعید سے مروي ہے کہ تین چیزوں سے روزہ نہیں توتتا بچھنا یا سینگي کھنچوانے سے ' قے ہونے سے اور محتلمیت سے -

من ذرعه القيئ في شهر رمضان فلا يفطر و من تقيا عامدا فقد افطر ' (ابو داؤد)

جسکو خود بخود روزہ میں قے ہوجائے تو روزہ نہیں توتیگا ' البتہ جو قصداً قے کریگا اوسکا روزہ توت جائیگا -

عن رجل من اصحاب النبی صلعم ' قال قال رسول الله صلعم ' لا يفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم (ابو داؤد)

ایک صحابي سے روایت ہے انحضرت نے فرمایا ' قے ' محتلمیت اور پچھنے سے روزہ نہیں جاتا -

من ذرعه القيي وهو صائم فليس عليه قضاء و من استقاء فليقض (رواه ابو داؤد والترمذی و ابن ماجة و الحاكم)

جسکو خود بخود روزہ میں قے ہو اوسپر اوسکي قضا نہیں ہے (یعنی روزہ صحیح ہوگا) اور جو قصداً قے کرے اوس پر قضا ہے -

---

بعض لوگ اس حدیث کي بنا پر کہ " ایک بار آپ کو استفراغ ہوا تو آپ نے روزہ توڑ دیا " یہ نتیجہ نکالتے ہیں ہے کہ استفراغ رفع ناقض صوم ہے ' حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آپ نے نفل روزہ رکھا تھا ' اتفاقي استفراغ سے بنظر ضعف آپ نے روزہ توڑ دیا '

امام ترمذي لکھتے ہیں :

وروى عن ابي الدرداء و ثوبان و فضالة ان النبي صلعم قاء فافطر و انما معنى هذا الحديث ان النبي صلعم كان صائما متطوعاً فقاء فضعف فافطر لذالك ' هكذا روى في بعض الحديث مفسرا (جامع ترمذي)

ابو درداء ' ثوبان اور فضالہ سے روایت ہے کہ " آپ نے قے کي پھر افطار کیا " اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نفلي روزہ سے تھے اس میں آپ کو قے ہوئي اور آپ کو ضعف محسوس ہوا تو روزہ توڑ دیا ' اسي تفصیل کے ساتھہ یہ واقعہ بعض روایتوں میں مذکور ہے -

جزائر بحر ایجین

گذشتہ زمانے میں بحیرہ ایجین کے جزائر یورپ کي تاریخ اور دنیا کے خیالات کے ڈھالنے میں ایک ایسے دور کی تمثیل کرچکے ہیں جو اس سے بہت زیادہ تھا جسکي امید انکي وسعت آبادي سے کیجا سکتي ہے -

یہ جزائر پھر ایک بار آج مغربی ڈپلومیسي کي توجہ کو مشغول اور چند یوروپین وزارتوں میں غیر قلیل دلسوزي پیدا کر رہے ہیں -

مسئلہ شرقیہ کے حل میں جن سب سے زیادہ دلچسپ مسائل کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے انمیں سے ایک وہ مسئلہ ہے جسکا اثر ان جزائر کي آیندہ حالت اور ملکیت پر پڑتا ہے اسلیے غالباً انکي جغرافي' تاریخي ' تجارتي ' اور سیاسی حالت پر چند نوت قارئین کے لیے معقول دلچسپي کا باعث ہونگے -

بحیثیت مجموعی جزائر کی تقسیم اور تقسیم در تقسیم کئی مختلف (گروپ) میں کي جاسکتي ہے - موجودہ مقاصد کے لیے ہم اپني رائے سے ان جزائر کو خارج کیے دیتے ہیں جو یونان سے بہت هي قریب واقع ہیں اور اپني تمام توجہ ان دوسرے جزائر پر جمع کرتے ہیں جن پر سنہ ۱۹۱۲ع کے آغاز میں یوناني جھنڈے کے علاوہ کوئی اور جھنڈا لہرا رہا تھا -

قد کے اعتبار سے سرسري طور پر یہ تین درجوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں - پہلے دو جزیرے یعنے کریت اور قبرص (سائپرس) آتے ہیں انمیں سے موخر الذکر اگرچہ ٹھیک ایجین میں نہیں مگر تاہم مناسب طور پر اس حیثیت سے اس پر بحث کیجا سکتي ہے - اسکے بعد متوسط القد اور ساحل ایشیاء کوچک سے دور کے جزائر - رودس ' سامرس' سگیو' مٹلین ' و تھیسا آتے ہیں - آخر میں وہ بہت سے چھوٹے جزیرے رہجاتے ہیں جو رودس اور کریت کے تقریبا بیچ میں نقطونکي طرح واقع ہیں - یہ جزیرے یہاں سے شمال کي طرف مڑتے ہیں انکے پتھریلے ساحل بڑے جزیروں میں بلند ہیں - پھر ٹھیک مقدونیہ کے جنوبي ساحل کي طرف مڑتے ہیں اور ساحل ایشیاء کوچک کے پیچھے پیچھے کم و بیش دور تک چلے جاتے ہیں - بے ترتیبی کے ساتھہ ان جزیروں میں ایلمدیلیا ' سمي ' کوس ' پیٹنس ' نیکیرا ' اسکے بعد شمال کي طرف پیسرا ' تینڈوش ' ایمبروس ' سیمو تھریس کا حوالہ دیا جاسکتا ہے -

ہرہو کا منظر اپنے جنگلوں سے بھرے اور لب آب تک پھیلے ہوے سرسبز ڈھالو حصوں سے ایک سیاح کو جسقدر لطف دیسکتا ہے شاید هي سرسبز (ایونین) جزائر میں سے کوئي دوسرا جزیرہ اس سے زیادہ لطف دیسکتا ہو - یہ جزائر جوگرمیوں میں لیوانت کے صاف و شفاف فضا میں آفتاب کي ضیا ریزي کے وقت دریاے نیلم میں چمکتے ہوے جواہرات معلوم ہوتے ہیں - یہ اپنے بیشتر حصے کے طبیعي کریکٹر میں کوئي گہرا راز نہیں رکھتے ' جبکہ تمام جزیرے پتھریلے اور نا ہموار

میري غرض یه نهیں که آپکي اور الهلال کي تعریف و توصیف کروں - اول تو یه حق ادا نهیں هو سکتا ' دوسرے یه جانتا هوں که آپ جیسے منکسر المزاج اس مداحي کو نظر تحسین سے نهیں دیکھتے ' اور حقیقةً کسي کے منه پر اوسکي تعریف کرني ایک حد تک اوسکے خلاف نتیجه پیدا کرتي هے :

که وصافي خیر چنداں هنر * نباشد به میزان بالغ نظر

مدعا صرف اسقدر هے که الهلال اور آپ کي ذات کے ساتھه میرے تعلقات کا اندازه ' اور یه امر معلوم هوسکے که آپکي راے صائب مدیر الهلال کے ساتھه (جو قریب قریب هر ذي شعور کو اپنا گرویده بنا چکا هے) تعلق رکھنے والوں کے واسطے کس قدر قابل قبول و لایق عمل هے - اس میں شک نهونا چاهیے که آپکا جوش سچا جوش اور آپکي آواز ایک پُر درد آواز اور شائبه وحي هے ' جو خود بخود اپني طرف دلوں کو متوجهه کیے هے - جن لوگوں کو آپ کے مضامین سے ذوق اور آن سے مستفیض هونیکا موقع نصیب هوچکا هے وه اپنے پهلو میں ایک امید افزا جوش و ولوله رکھتے هیں ' اور منتظر هیں که آپکي ذات کسي عظیم الشان قومي مطرح نظر کي مبدا و معاد ' اور مملکت قلوب میں موجب انقلاب عظیم و تغیر (جو تبدیل موسم کے ساتھه تعبیر کیا جا سکتا هے) بن کر رهیگي - لوگ حیرت و استعجاب سے دیکھه رهے تھے که الهلال بدل و جان همارے احیا کي تدابیر میں مصروف اور مریض قوم کے واسطے نسخه فرید و علاج وحید کے تجویز کرنے میں مشغول هے ' لیکن اطباے قوم کي مختلف تدابیر میں مشغول هونے پر کوئي راے زني نهیں کرتا ' یعنے خود ایک جمعیت کے خیال میں محو هے مگر جمعیت خدام کعبه پر تنقیدي نظر نهیں ڈالتا - یه ایک ایسا خدشه تھا جو نه صرف میرے دل میں بلکه اکثر دلوں میں پیدا هوچکا تھا - الحمد لله که اس هفته کے الهلال دیکھنے سے یه خدشه جاتا رها ' اور یه کهنے کي جرات هوئي که مصلحان قوم اور بهی خواهان ملت کے لیے یه امر ضروریات سے تھا که بهبود قوم کے لیے جس کام کي بنیاد ڈالیں اس کے مشوره میں ایسے نفوس کو بھی شریک کرلیا کریں جنهوں نے اپني ذات کو قوم پر نثار اور حیات کو ملت پر قربان کر رکھا هے - خصوصاً جب که یه امر متحقق هوچکا که هماري قوم کي فلاکت و تنزل کي اصلي علت هماري نا اتفاقیاں ' اور مرض مهلک همارا باهمي نفاق ' اور جوش مذهبي کا سکون هے - اسپر بھي تن تنها کوئي علاج اور صرف اپنے اور اپنے هم خیالوں کے مجتمع هوجانے سے کوئي تدبیر کرسکنے کي امید سخت غلطي اور تیره بختي نهیں تو اور کیا هے - اس مرض مهلک کا علاج جس میں که آج هم مبتلا هیں اگر کوئي دنیا میں هے تو صرف یه هے که پھر وهي ملت اور اخوت کي روح همارے قالب بے جان میں پڑکر مذهبي حیات اور دیني جوش پیدا کردے (جو آج سے کچھه صدیوں پہلے همکو زنده کیے تھا) قوم کو اگر حرمین شریفین کي عظمت کا برقرار رکھنا اور اپني حیات و بقا کا شوق هے تو حصن توحید کا استحکام اور مذهب اسلام پر جاں نثاري ' اتفاق و اتحاد کي تلوار سے اعدا پر حمله ' اسکے موقوف علیه هیں - آج همکو اتني مهلت و فرصت نهیں که باهمي مناقشات اور موضوعات مختلفه پر تجربه کرسکیں - ضرورت یه هے که وقت اور موقع کو غنیمت سمجھه کر مصلحان قوم اور بزرگان ملت اپني جانکاه کوششوں سے مسلمانوں کو ایک سلسله میں منسلک اور اِن میں سے کام کے آدمیوں کو منتخب کر کے ایک آخري تدبیر میں مصروف هوجائیں - چونکه آپ اپني ذات و برکات کو خدمت اسلام پر وقف کر چکے هیں اس لیے ایک ادنی مسلمان کو آپ سے یه التماس کرنیکي جرأت هوئي که جیسي آپ کے جذب قلبي کي نقل و حرکت نے دنیاے قلوب میں ایک هلچل مچادي هے ' اسی طرح به نفس نفیس ایک حرکت جسماني سے بھی کام لیں ' اور اراکین انجمن خدام کعبه کے دلي مقاصد اور اپنے اغراض کو مواجهت میں منطبق کرلیں - میرے خیال میں یه امر نهایت اشد ضروري هے ' کیونکه قوم میں اس وقت ایک عارضي جوش و ماده قبولیت پیدا هوگیا هے ' جو اپنے سچے وفاداروں کي رهبري سے منتج هوسکتا هے - عجب نهیں که اسکے معدوم هونے پر کف افسوس ملنا پڑے - رهبران قوم سے بصد عجز التجا هے که خدا پر بھروسه کرکے کھڑے هوجائیں ' اور معبود حقیقي سے دعا هے که توفیق و مدد عطا فرمائے - وما ذلک علی الله بعزیز

الهلال کی اشاعت عمومي

(از جناب حکیم علام غوث صاحب طبیب یوناني خان پور ریاست بهاولپور)

کسي صاحب نے (نام یاد نهیں) بھوپال سے الهلال کي نسبت تجویز پیش کي که دو قسم کا رکھا جائے ' ایک اعلی جیسا که شائع هوتا رهتا هے ' دوسرا ادنی معری از تصویر و عمدگی کاغذ ' تاکه کم استطاعت لوگ بھي محروم نه رهیں -

میں نے اس تجویز کی مخالفت کي اور تفصیل کے ساتھه دلائل لکھے - افسوس یه هے که جناب مولوي محسن صاحب نے میري تحریر کو کمال افسوس سے پڑھا ' اور یهاں تک اون کا افسوس بڑھا که لب و لهجه اور طرز بیان سے بوے ناراضي آنے لگي ' اگر میرا مضمون ایسا هي تلخ اور دل آزار تھا تو کاش میرے دست و قلم سے نه نکلتا -

پشیمانم و خاک اندر دهن -

واقعه یه هے که روزانه الهلال اور ماهوار البیان کو عالم وجود میں لانے کي کوشش تھي - اسي اثنا میں الهلال کي اشاعت عمومي کا سوال پیدا هوا - جسپر میں نے لکھا که روزانه الهلال کے ارادے کو ملتوي کیا جائے کیونکه کثرت اشغل میں یهاں تک پھنس جائینگے که البیان اور هفته وار الهلال کے آب و تاب میں فرق آجائیگا - خدا نکرے ان کے پھیکے پڑجانے میں قومي ادبار کا صدمه پیش نظر هے - الهلال کو موجوده حالت پر رکھکر البیان جلدي نکالا جائے -

یاران طریقت نے البیان کي تجویز اور بحث تو چھوڑ دي الهلال موجوده کي اشاعت عمومي کا جھگڑا چھیڑ دیا -

میں بلا خوف تکذیب و تغلیط اپني ابتدائي راے پر قائم هوں اور یهی چاهتا هوں که دنیوي کاموں میں بحث آراے سیاسیه کے لیے الهلال هفته وار ' اور دیني کاموں میں علمي - تاریخي ذکر کے واسطے البیان ماهوار رکھا جائے ' اور سر دست الهلال میں ظاهراً و باطناً کوئي تبدیلي نه کیجائے - دلائل اور وجوه میں نے پہلے لکھدیے هیں - مستزاد براں یه هے که مساوات کا لطف جاتا رهیگا -

جناب مولوي محسن صاحب کا خامه عنبر بیز میري طرف مخاطب هوکر یه بھي رقمطراز هے که یه تجویز پیش کي هوتي که ایک فنڈ کھولا جاے اور کم استطاعت لوگوں کو نصف قیمت پر الهلال دیا جاے ' اور خود بھي ایک اچھا خاصه حصه لیا هوتا -

میں خیال کرتا هوں که تجویز نیک نیتي سے ظاهر کي گئي ' اور ایک حد تک مستحسن بھي هے ' مگر افسوس هے که اس سے

مراسلات

کي شکل ميں اسطرح چھوڑے ہوتے ہيں که بڑے سے بڑے بيڑے کو سنبھال سکتے ہيں اگرچه يه جزيره اپنے بعض حصوں ميں چٹيل اور ناھموار ہے - ليکن تاہم ہموار اور سرسبز زمين کا ايک بڑا حصه رکھتا ہے - زيتونکے کنج پہاڑ کے ڈھالو حصونکو بڑي حد تک چھپائے ہوے ہيں اور اس کا تيل ايک ايسي پيداوار ہے جس کي بہت قدر کيجاتي ہے - قديم صنوبر کے جنگل استقلال کے ساتھه غايب ہو رہيں ہے -

بقيه جزائر کي حالت تفصيل کے ساتھه بيان نہيں کيجا سکتي - يه کہنا کافي ہے که اسميں سے اکثر پہاڑي ہيں' اور سرسبز واديوں والے اور ايک ايسي آبادي کے متکفل ہيں جس کا طبعي ميلان ماھي گيري ' تجارت ' بحري سفر کي طرف ہے اور قريباً تمام صورتوں ميں اپنے چاروں طرف مچھلی کی عمده شکارگاھيں رکھتے ہيں -

واقعات عمان

مقتبس از نيرايسٹ ' ١١ - جولائي سنه ١٩١٣ ع

معلوم ہوتا ہے که ترکي حکومت سے عدم تشفي جو عرب اور ارمني' کرد ' اور شاھنشاھي عثماني کے ديگر عناصر نے ظاہر کی ہے ايک مرض متعدي ہے کيونکه عمان کے عربوں نے بھي اپنے بادشاہ اور امام سيد فيصل بن ترکي کے خلاف علم بغاوت بلند کيا ہے -

عمان کے عرب زياده تر خارجيت کی اس شاخ کے پيرو ہيں جو " اباضيه " کے نام سے مشہور مسلمانوں کا ايک فرقه ہے ' اور جس کي بنياد دوسري صدي ھجري ميں عبد الله بن اباضه نے ڈالي تھي - اس فرقـه کا ايک يه بھي عقيده ہے که جو امام شريعت اسلاميه کے مطابق حکومت نہيں کرتا وہ کافر ہے - يه فرقه دو جماعتوں ميں منقسم ہے ' ايک مذوانيه دوسرا غفيريه اور يه دونو ھميشه برسر پيکار رہتے ہيں -

سنه ١٨٨٨ ع سے سيد فيصل تخت نشيں ہے ' عرب اس سے ناراض ہيں - تقريباً ١٦ - برس ہوے شيخ صالح کي زيرسر گروھي ضلع شکوه کي مذواني جماعت کی طرف سے اس کي جان و تخت دونوں پر حمله کي کوشش کي گئي تھي ' اسوقت سلطان ايک کشتي ميں بھاگ کے قلعه جليله چلا گيا ' جہاں وہ کئي سال تک رہا - ليکن اسکا دارالسلطنت اور محل حمله آوروں نے لوٹ ليے - اسوقت سے حکومت برطانيه حکومت ھندوستان کي وساطت سے سلطان کے اقتدار کو سنبھالے ہوے ہے ' اور سلطان کو حکومت ھندوستان سے ايک ماھوار وظيفه ملتا ہے -

ايک خط سے جو مجھے ميرے دوست محمد بن سعيد بن سابق وزير سلطان نے بھيجا ہے اس بغاوت کي کسيقدر تفصيل معلوم ہوتي ہے -

يه معلوم ہوتا ہے که ١٩ - مئي کو مذوانيه اور غفيريه ميں مفاھمت ہوئي - دونوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کا اعلان کيا که آينده سے نه وہ انکا سلطان اور نه امام ' خروصي قبيلے کے ايک

دعوت الہلال

(از جناب مظہر الحق صاحب نعماني - ضلع باره بنکي)

آپ کے مساعي جميله کا شکريه صرف کسي فرد بشر کي زباني ادا ہونا غير ممکن ہے - حق يه ہے که اس تيره و تار زمانه ميں آپ وہ کام انجام دے رہے ہيں جو کسي زمانه ميں مخلصين امت نے انجام ديے تھے - آزاد بياني اور حق گوئي ميں سب سے اول اور اپني آپ نظير' اگر کوئي رساله ھندوستان ميں نظر آيا تو آپکي توجہات کا سرچشمه اور الہلال کا مبارک وجود ہے :

الفاظ او مہذب و روشن تر از قمر
معني ازو چو زھرۂ تابان گہه سحر
هر لفظ و هر معاني کاندر فصول اوست
نيکو تر از جواني و شيرين تر از شکر
صافي ز هزل و بدعت و پاکيزه از هوا
شايسته همچو دانش و بايسته چوں مطر
از خواندنش نه گيرد خوانندہ را ملال
گردد بصير هر که گمارد برو بصر
هر قصه را ز آيت قراں يکے دليل
هر فصل را ز قول پيمبر يکے خبر

[بقيه پہ کالم ٨]

عرب سليم بن رشيد نامي کو' که شروع ميں دونو جماعتوں کے مقاوي کي طرف سے مسند نشين کيے گئے ہے ' امام منتخب کيا - موخر الذکر رسم منزوا ميں ادا ہوئي' جو ايک داخلي شہر ہے اور جو مع اسکے قلعوں کے باغيوں نے ايک جنگ کے بعد گرفتار کيا ہے ' جسميں سلطان کے ساتھه وفادار رہنے والے باشندے بکثرت قتل کيے گئے - جسوقت يه خط لکھا جارہا تھا اسوقت نيا امام اور اسکے پيرو جو بکثرت ہيں ساحلي حصه کے علاوہ تمام ملک کو مطيع کرنے کے ليے تياريان کر رہے تھے -

ميرے اطلاع فرما لکھتے ہيں که ان واقعات نے سلطان کو بہت متاثر کيا' اس نے فوراً اپنے لڑکے سعيد يا سيد (انگريزي اسپيل کي وجه سے مشکوک رہ گيا ہے) نادر کي زير قيادت اپنے سپاھي ' يعني پي بارڈي ' مارٹينی رائفلوں سے مسلح عربوں کو اس بغاوت کے دبانے کے ليے منزوا بھيجا ہے - محمد بن سعيد کي راے ہے که يه ناممکن ہے که مٹھي بھر سپاھي کاميابي کے ساتھه انقلابيوں کا مقابله کرسکيں جو نئے امام کے دارالسلطنت کے قريب کے تمام گاؤں ميں تعداد اور طاقت دونوں ميں بڑھے ہيں' اور جنکا اثر تمام عمان پر نہايت سرعت کے ساتھه پھيل رہا ہے -

خط يه بيان کرتے ہوے ختم ہوتا ہے که معلوم ہوتا ہے که خود سلطان بے مدد اور بغاوت کے دبانے سے عاجز ہے اور بغاوت کے دبانے اور اسکے اقتدار کو برقرار رکھنے کے خيال سے مداخلت کے ليے حکومت برطانيه سے درخواست کي طرف مائل معلوم ہوتا ہے -

جہاں پر خال خال غریب مسلمان آباد ہیں ' اور جو ارکان اسلام و روایات سے بالکل ناواقف ' اور صرف نام کے مسلمان ہیں ' جنکو یہ بھی معلوم نہیں کہ آج کل دنیاے اسلام پر کیا گزر رہا ہے - ہم خاموش نہ رہا گیا ' جس جگہ پہونچا وہاں کے برادران اسلام کو جمع کیا ' اور انکو حالات سے آگاہ کر کے چندے کی درخواست کی گئی ' تو خداوند کریم کا شکر ہے کہ انہوں نے الہلال کے مضامین سے متاثر ہوکر حسب حیثیت فراخ دلی سے چندہ دیکر اپنے دور افتادہ بھائیوں کی مدد میں خوشی سے شریک ہوے ' اور کیوں نہ ہوتے آخر یہ بھی تو اسی سرور کونین کے نام لینے والے ہیں جنکے دین کی حفاظت کے لیے ترک جان دیتے ہیں ' چنانچہ اسوقت تک موضع بسی اور پارسولی کے بھائیوں سے ۱۶۶ - روپیہ علاوہ حاندسار کے پندرہ روپیہ کی رقم کے وصول ہوچکے ہیں ' جو بذریعہ منی آڈر مع مفصل فہرست ارسال خدمت ہے'

(از جناب محمد واحد علي صاحب مکانوي حال مقيم ٹونک راجپوتانہ)

آپ نے جس جد و جہد اسلامی کو اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے - میرے خیال میں اہل اسلام کیا خود اسلام آپ کا ممنون ہوگا ' خدا چوں کہ منصف ہے اس لیے اسکے انصاف پر بھروسہ اور پورا یقین ہے کہ خدا اپکا دین اور دنیا میں بھلا کریگا - جب سے الہلال جاری ہوا مجھہ میں تو اتنی استطاعت نہیں کہ اوسکو منگا سکوں ' مگر جس طرح ممکن ہوتا ہے ' جہاں جس کے پاس آتا ہے ' مانگ کر دیکھہ لیتا ہوں - الہلال کے مضامین ہي نے مجھے مشتاق بنادیا تھا کہ آپ کي زیارت کروں ' مگر جب سے کہ اعانت مہاجرین میں تیس ہزار روپیہ کا اپنے جیب خاص سے مدد دینے کا اعلان اپنے فرمایا ہے اضطراب زیارت بڑھتا جاتا ہے - میں عرصہ سے فکر میں تھا کہ میں بھي اسمیں کچھہ حصہ لوں ' مگر بے مایگی مجبور کیے ہوئے ہے - اب میں اپنے اور اپنے اہل وعیال پر تکلیف گوارہ کر کے بجاے آٹھہ روپیہ کے پانچ روپیہ بھیجتا ہوں - آپ اسکو اعانت مظلومین و مہاجرین ترکی کے لیے قبول فرمائیں - انشاء الله میں کوشش میں ہوں کہ بقیہ ۳ - روپیہ بھي کسیطرح بھیجوں - مجھے الہلال کے منگانے اور آپ جیسے بزرگ باہمت کو تکلیف دینے کي ضرورت نہیں ' میں اوسي طرح الہلال کو دیکھتا رہونگا جس طرح ابتک دیکھتا رہا -

(از جناب قاضي محمد عارف صاحب ہوشیار پور)

امداد مظلومین ادرنہ کے لیے جناب کي خدمت میں چھیالیس روپیہ ارسال کرچکا ہوں - انکي تفصیل یہ ہے :

پندرہ روپیہ میرے ایک عزیز نے ترک بھائیوں کی امداد کے لیے بھیجے تھے - تیرہ روپیہ بارہ آنے ایک انگریزي طلائي چوڑي کی قیمت ہے جو حاجي طالع محمد صاحب رئیس کمالپور ضلع ہوشیار پور نے اسکول میں چندہ کے موقع پر دي تھی - باقی سترہ روپیہ چار آنہ عملہ اسلامیہ ہائي اسکول ہوشیار پور سے مختلف موقعوں میں خصوصاً وصولي تنخواہ پر جمع کیا گیا تھا -

از راہ نوازش تفصیل بالا کے ساتھہ اس رقم کي رسید سے بذریعہ الہلال اطلاع دیں - یا اس خط ھی کو شایع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں -

آپکی تحریک نسبت زر اعانۂ مہاجرین پڑھکر دل بیخود ہوگیا ' مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ جنکو متاثر ہونا تھا وہ متاثر نہوئے - مفلس کے تاثر کا کیا اثر ہو سکتا ہے' لیکن بدیں خیال کہ قطرۂ قطرۂ سیلے گردد میں نے کمرہمت باندھي' اور پہلے اپنے گھر ھي سے ابتدا کي اسکے بعد لوگونکي طرف متوجہ ہوا - میري زبان میں وہ طاقت کہاں تھي کہ ایسے پرجوش مضامین بیان کرتا ' اور اگر کچھہ بیان بھي ہوتا تو آپکا سا پر درد دل کہاں سے لاتا جسکے پر مغز اور جوشلیے الفاظ دل میں گھر کر جاتے ہیں' لہذا الہلال کا وہ مضمون جان گداز جو زر اعانہ کے متعلق تھا خوب خوب پڑھکر سناتا پھرا ' لیکن کامیابي کي نمایاں صورت نہ بندھی - مجبور ہوکر محض ایک قلیل رقم جو صرف چند اشخاص کے ہمت کا نتیجہ ہے ....

...... آپکي خدمت بابرکت میں ارسال ہے ' اسکو قبول فرماکر فنڈ اعانۂ مہاجرین میں داخل فرمائیے -

(از جناب سید میر حسن صاحب - ملتان چھاؤني)

مبلغ آٹھہ روپیہ زر اعانۂ مہاجرین ترکي بذریعہ مني آڈر ارسال خدمت ہیں - اسکے عوض میں اخبار الہلال جاري نہ فرمائیں -

(از جناب کاظم حسین صاحب - خریدار الہلال)

حسب وعدہ دوسري قسط اعانۂ مہاجرین آج بذریعہ مني آڈر ارسال خدمت کي گئي ہے - یہ ایک صاحب کي طرفسے ہے جو اپنا نام کسي خوف کے سبب ظاہر کرنا نہیں چاہتے - افسوس ہے کہ یہاں پر اور بھي دو چار شخص ایسے تھے جو کچھہ دیسکتے تھے' مگر خوف کے سبب مجبور ہوگئے' حالانکہ خوف کي کوئي وجہ معقول نہیں تھي' اور اگر خدا نخواستہ ہوتی بھي تو اب کب تک دم نہ کشیدم ہوا کریگي اب پاني سرسے اوتر گیا استخارہ باقي نہ رہي - اس رقم کے ساتھہ دس روپیہ کي قسط اول سرمایہ جماعت حزب الله کے واسطے بھي بھیجدي ہے - اسمیں بھي زیادہ انتظار کي ضرورت نہیں معلوم ہوتي' بلکہ یہ تو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا - الله رحم کرے

(از جناب عبد الحکیم صاحب وکیل)

آپکا اشتہار متعلق اعانت مہاجرین بہت دلدوز ہے - مبلغ ۵۰ روپیہ بذریعہ مني آرڈر کے اعانۂ مہاجرین جنگ بلقان کے لیے ارسال خدمت ہے - چونکہ میرے کلب میں الہلال آتا ہے اور میں برابر پڑھتا ہوں اور میں اپکو کسي قسم کا جبر بھي دینا نہیں چاہتا ہوں اس لیے الہلال بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے - علاوہ اسکے میرے یہاں ایک مد وقف موضع ککڑبکا ہے اوس سے یہ روپیے بھیج رہا ہوں - صرف آپ سے استدعا ہے کہ اِس چٹھي کو بجنسہ الہلال میں درج فرمائیں - یہ اندراج باضابطہ رسید کا کام کریگا -

مبلغ ۱۴ - روپیہ ۱۲ - آنہ کا مني آڈر ارسال ہے مبلغ ۴ - روپیہ ۱۲ - آنہ قیمت الہلال ششماہي میں جمع کرلیجیگا اور مبلغ ۱۰ - دس روپیہ اعانہ مہاجرین میں درج فرمائیگا مگر فہرست اعانہ مہاجرین میں میرا نام ہرگز نہ چھاپئیگا -

اعـــلان

نمایش دستکاري خواتین ہند

حسب ہدایت ہر ہائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ سي - آئي - جي - سي - اِس - آئي - جي - سي - آئي - اے - اعلان کیا جاتا ہے کہ نمایش دستکاري خواتین ہند بسر پرستي علیا حضرت ممدوحہ شروع ماہ جنوري سنہ ۱۹۱۴ع بمقام بھوپال منعقد کیجاے گي ' لہذا امید ہے کہ تمام خواتین ہند اس نمایش میں گہري دلچسپي ظاہر کرکے ضرور اپنے اپنے ہاتھہ کي بنائي ہوئي نمایشي اشیاء وسط دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع تک آبرو بیگم صاحبہ

بھي مبں اتفاق نہیں کرسکتا - ایسی انجمن' ایسے فنڈ' ایسے چندے میرے نزدیک مدرسۂ کدائي هیں' تعلیم دریوزہ گري کے علاوہ اور کوئي کام نہیں کرسکتے - اسي کے بدولت قوم میں کسالت بڑھتي جاتي ھے - کہیں مصائب زمانہ آئے کمر همت کھول کر بیٹھہ گئے اور محتاج و دست نگر هولیے - اگر پانچ مدت کے لیے مان لیا جاے کہ یہ تجویز بر محل ھے تو اس سے بڑھکر یہ کہ مزدوري پیشہ لوگوں کو مزدوري دیکر نماز پڑھائي جائے - بھلا جب تک کوئي خود میدان میں نہ آئے کون زبردستي کھینچکر لاسکتا ھے یا دیکر اپنے یہاں رکھہ سکتا ھے ؟ اگر یہي طریق عمل رہا تو بہت مشکل ھے کہ قوم اُبھرے اور ترقي کرے -

بوقت صبح شود همچو روز معلومت
کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور

میں پوچھتاھوں کہ شادي ' ماتم ' توالد اور عقد وغیرہ امور دنیوي و رسمي میں تو حسب مقدور خرچ هوسکتا ھے مگر دیني اور علمي کاموں میں نہیں هوسکتا - ترغیب و تحریص سے مذاق پیدا کرایا جائے ' مذاق کے پیدا هونے پر خرچ کي سبیل خود نکل آتي ھے -

کاش جو طاقت انجمنوں کے قائم کرنے پر صرف کیجاتي ھے وہ اداے احکام اسلام اور قلع و قمع بدعات میں لگائي جاتي -

هم لوگوں کو نماز با جماعت اور افطار روزہ بمسجد ' جلسہ اور کلب سے زیادہ نافع هوسکتے هیں اور ایک زکوۃ کا التزام هزار فنڈ سے بہتر ھے - بدعات و اسراف کي جڑ اکھیڑ کر پھینک ڈالنا اور کلوا و اشربوا و لا تسرفوا کو پیش نظر رکھنا اور خرید الهلال کی طاقت بہم پہونچا لینا تجویز " الهلال کی اشاعت عمومی " سے بدرجہا مفید ھے -

بہرحال الهلال میں تبدیلي (جس قسم سے هو) میرے نزدیک ناموزون اور مضر ھے - البیان کا جلدي نکلنا مفید و نافع -

فکر هر کس بقدر همت اوست

الهلال

البیان کا اعلان پہلے هوا تھا ' اب وهي رسالہ " البصائر " کے نام سے شائع هوگا - ان شاء اللہ تعالی -

الهلال کی ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرهٹي هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

تاریخ سیاست اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مهاجرین

(جناب قاضي ممتاز علی صاحب خریدار الهلال)

میرے ایک کرم فرمانے آٹھہ روپے مجھکو اس شرط پر دیے هیں کہ اگر جناب والا زر زکوۃ کو مناسب سمجھیں تو مهاجرین کو دیدیں - اس امر کو جناب کي مرضي پر منحصر کرتے هیں - فہرست زر اعانہ میں چندہ الهلال منہا کرکے بغیر نام کے شائع کردیں

الهلال

بے خانمان مهاجرین شرعاً زکوۃ کے مستحق هیں' اگر آپ چاهیں تو زکوۃ کي رقم بھي بھیج سکتے هیں -

(از جناب قمرالدین صاحب - گیا)

اعانۂ مظلومان کي ضمن میں مبلغ ایک هزار ۱۰۰۰ - روپیہ ترکی فنڈ گیا میں روانہ کردیا ' باقي مبلغ ۵ - روپیہ اس فنڈ کا امداد مهاجرین کے لیے ارسال خدمت ھے ' اور میں کوشش کرکے انشاء اللہ بہت جلد جہانتک ممکن هوگا روانہ کرونگا - مہرباني فرما کر یہ چند سطریں شائع کرکے احسانمندي کا موقع دینگے -

(از جناب حبیب اللہ صاحب خریدار الهلال)

میں ' مشرق ' مسلم گزٹ ' الهلال کا خریدار هوں ' مگر سب سے پہلے فتح ایڈریا نوپل کي خبر مسرت اثر الهلال کے ذریعہ سے معلوم هوئي - ۲۳ - جولائي کا الهلال جس روز مژدہ مسرت لیکر پہونچا اوسی دن میں نے محفل میلاد شریف منعقد کي - بعد ختم ذکر رسول مقبول صلي اللہ علیہ و سلم چندہ کیا گیا اصحاب ذیل نے شرکت چندہ فرمائي بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت ھے :

جناب شیخ مولا بخش صاحب ایک روپیہ - جناب دین محمد صاحب ۲ - روپیہ - ظہیر الحق صاحب ایک روپیہ حبیب اللہ صاحب ایک روپیہ -

(از جناب شیخ ولي محمد عباسي صاحب میواڑ - خریدار الهلال)

جب سے مهاجرین عثمانیہ کے مصائب واحتیاج کے تار کا مضمون اور آپ کي اپیل دربارہ اعانت الهلال میں دیکھي ھے اُسوقت سے میرے دل کي عجیب کیفیت هورهي ھے -

گو میں کم استطاعت هوں تاهم میں نے اُسي وقت نصف تنخواہ بھیجنے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا - مگر ساتھہ هي اسکے شب و روز یہ فکر بھي دامن گیر تھي کہ اس ثواب عظیم میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھي شریک کرنے کي کوشش کروں - لیکن چونکہ اُسوقت سے اب تک میرا زیادہ قیام کسي ایسي جگہہ نہیں هوا جہاں کثیر آبادي مسلمانوں کي هو ' اس سبب سے کوئي بڑي رقم جمع هو نہ سکي - صرف اُس وقت سے ایسے دیہات میں دورہ کر رها هوں '

سکریٹري لیڈیز کلب بهوپال سنٹرل انڈیا بهیجکر مشکور فرمائینگی - سکریٹري صاحبه موصوفه هر خاتون کي درخواست پر قواعد نمایش وغیره بهیجدینگي -

اس نمایش کے ساتهه ساتهه پهول اور ترکاري وغیره کي بهي نمایش هوگي فــقــط

دستخط - اوده نراین بسریا
چیف سکریٹري دربار - بهوپال

فهـرست انعـــامـــات

متعلق

نمایش دستکاري خواتین

بمقـــام بهـــوپال

شرح خاص انعامات

تمغه طلائي ـــ کسي طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو کسي زنانه اسکول کي طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره ـــ اسکے بعد کسي طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے وسط هند کے کسي زنانه اسکول کي طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه طلائي ـــ کسي طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو بهوپال میں رهنے والي کسي هندوستاني بي بي کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره ـــ اسکے بعد کسي طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو وسط هند میں رهنے والي کسي هندوستاني بي بي نے بنایا هو -

شـــرح کام و انعـــامـــات

شرح کام	انعامات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغه طلائي - دو تمغے نقره - تین تمغے برونز یعنے کانسه -
۲ - ڈران تهریڈ یعنے کپڑے کے دهاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقره - تین تمغے برونز -
۳ - کلابتون کا کام سنهري و روپهلي	ایک تمغه طلائي - تین تمغے برونز -
۴ - سوزن کاري (کین وس - ساٹین - ریشم - مخمل - جالي - یا لینن پر)	ایضـــا
۵ - کروشي کا کام (سوتي)......	ایک تمغه نقره - دو تمغه برونز -
٦ - ایضـــاً (اوني)	۳ - تمغه برونز -
۷ - بنائي (نٹنـگ) کا کام (سوتي یا اوني)	ایضـــا
۸ - ربن یعنے فیته کا کام	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۹ - نقاشي (کسي چیز پر هو)	دو تمغے نقره - دو تمغے برونز -
۱۰ - اون - کپڑے - روئي یا مٹي کے نمونه پهول - پهل اور پودوں کے..............	دو تمغے برونز -
۱۱ - کشیده کا کام	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۲ - پوت کا کام (بیڈورک) ...	ایضـــاً
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پهنانا...	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۴ - واٹر کلر اور آئل پنٹنـگ (تصاویر آبي و روغني) ...	دو تمغے طلائي - ایک تمغه نقره -
۱۵ - کریول ورک......... ...	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱٦ - ویکر ورک	ایضـــا
۱۷ - پهول	دو تمغے نقره
۱۸ - ترکاري	دو تمغے نقره

(دستخـــط) آبرو بیگـم
سکریٹري پرنس اف ویلز لیڈیز کلب - بهوپال

فهرست زر اعـــانۀ مهـــاجرین عثمـــانیه

(۹)

	پائي	آنه	روپیه
جناب شیخ فتح دین صاحب وٹرنیري انسپکٹر محکمه آرمي ریمونٹ - لائل پور	۰	۰	۷
اهلیه جناب محمد عبد الغنی صاحب پارچه فروش ٹانڈرنجي - برهما	۰	۰	۲۵
جناب محمد فضل الرحمن صاحب - فارسٹ اینجینیر - اٹــک	۰	۰	۱٦۰
چنده مسجد اهل حدیث - بنیا پوکهر روڈ - کلکته	٦	۵	۱۰
جناب محمد سعید خانصاحب	۰	۰	۱۵
جناب شیخ مولا بخش صاحب - بیرنگیان مظفر نگر	۰	۰	۱
جناب دین محمد صاحب	۰	۰	۲
جناب ظهیر الحق صاحب	۰	۰	۱
جناب محمد عیسی صاحب	۰	۰	۱
جناب حبیب الله صاحب	۰	۰	۱
ایک بزرگ از قصور	۰	۰	٦۰
جناب ایس - عزیز - ایس - زاهد - ایس - سلیم صاحبان سوداگران آره	۰	۰	۲۰
جناب محمد اعظم صاحب جهت پت	۰	۷	۲
جناب مقصودي صاحب	۰	۰	۵۴
جناب نصیر حیدر صاحب سکریٹري دبي اسکالرسي کلب علیگڈه	۰	۰	۹
جناب مولوي ظهور الحق صاحب - اٹاوه	۰	۱۱	۷
جناب احمد الله خانصاحب - سب انسپکٹر پولیس - کاکوري - لکهنؤ	۰	۰	۱
جناب غلام علي الدین محمد صاحب باره - پٹنه	۰	۰	۸
جناب مولوي افضال الحق صاحب رامپور	۰	۸	۲
جناب محمد عبد العظیم صاحب - دسنه - پٹنه	۰	۱۰	۲
جناب مولوي شیر احمد خان صاحب برنیگر	۰	۰	۸
رحمت بي بي صاحبه جهان آباد	۰	۰	۲
جناب حکیم خواجه عبد الشکور صاحب کانپور	۰	۰	۳
جناب محمد قمر الدین صاحب مرچنٹ نواده - گیا	۰	۰	۵
جناب نواب زاده قمرالدین حیدر صاحب قیصر اسٹریٹ - کلکته	۰	۸	۲
جناب چودهري حکیم قیام الدین صاحب تحصیلدار محمد آباد	۰	۰	۵۷
جناب شیخ ولی اشرف صاحب علوي راے بریلي	۰	۰	۸
جناب عبد الرحمن صاحب	۰	۰	۸
جناب مدار و صاحب خیاط موضع مجادي دیواره مدید ڈاکخانه مهرا گنج - اعظم گڈه	۰	۰	۵
جناب مولوي مشتاق حسین صاحب پیشکار رامپور ریاست	۰	۰	۸
جناب غلام صمداني خانصاحب کورٹ انسپکٹر ریاست رامپور	۰	۰	۸
میزان	٦	۱	۵۰۲
سابق	۹	۷	۸۰۵۵
کل	۰	۹	۸۵۵۷

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين — القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

قیمت

سالانه ٨ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ١٢

جلد ٣ — کلکته: چهار شنبه ١٧ رمضان ١٣٣١ هجری — نمبر ٨

Calcutta Wednesday, August 20, 1913.

فهرس

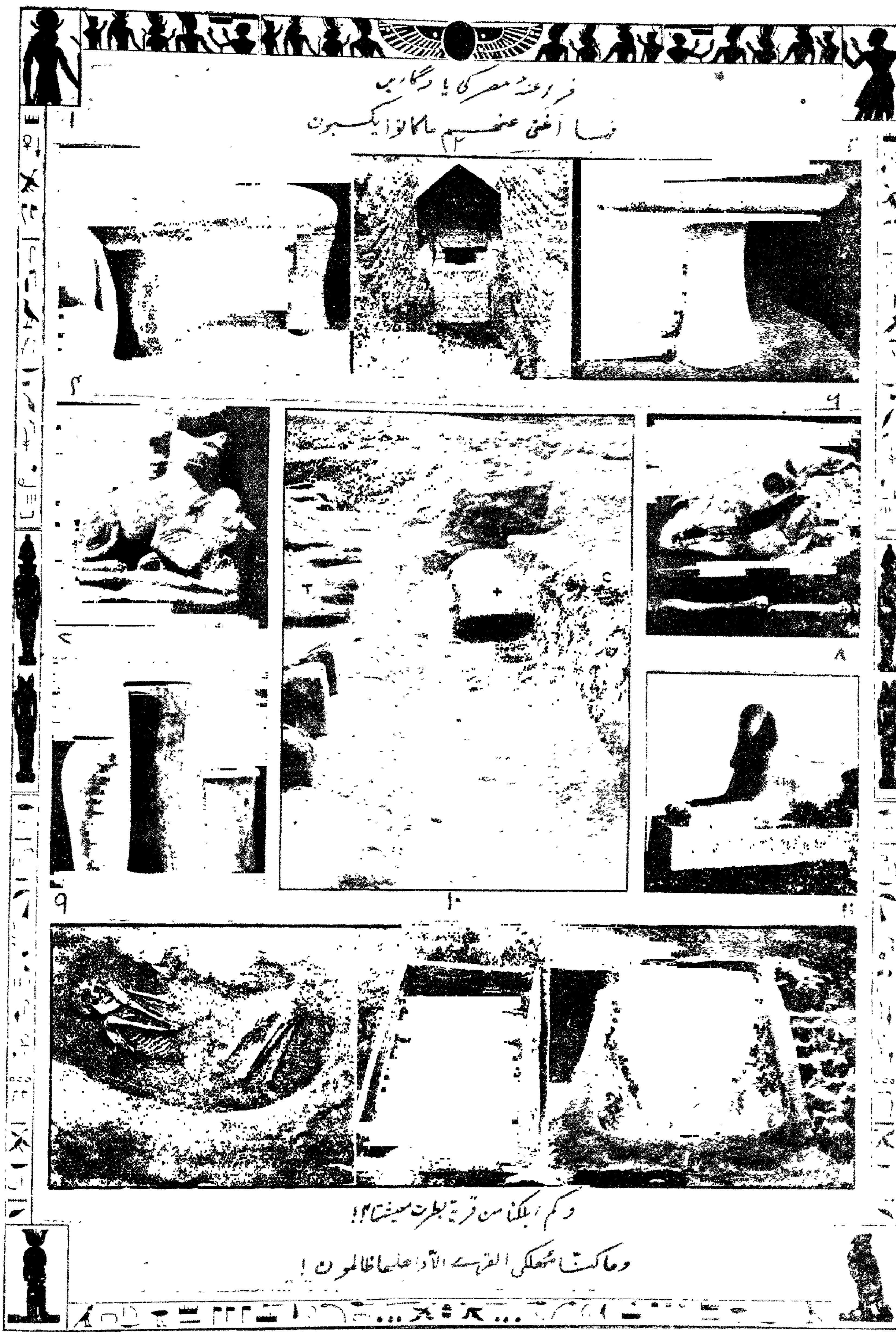
تصاویر

مالا بد منه

(١) سرمایه مسجد کانپور کے متعلق مسلمانان لکھنؤ کا ایک عظیم الشان جلسه ١٥ - اگست سنه ١٩١٣ع کو دوپهر کے بعد رفاه عام کی عمارت میں منعقد هونے والا تها - جلسه کی اطلاع ایک هفته قبل کثیر التعداد اشتهارات کے ذریعه سے دی جاچکی تهی' حکام ضلع نے وسیع پیما نے پر تمسخر انگیز احتیاطیں کی تهیں' مسلح پولیس پا برکاب رکهی گئی تهی' کارتوسوں کی کافی سے زائد مقدار تقسیم کر دی گئی تهی' رفاه عام کی تمام سڑکوں پر فوج کی حیرت انگیز جمعیت نگرانی کر رهی تهی' قصبات و دیهات سے صدها مسلمان جوق در جوق آرهے تهے' دو بج چکے تهے' جلسه برسر آغاز تها که سٹی مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس' سپاهیوں کی ایک فوج لیے هوئے' جس میں مسلح سپاهی بهی شامل تهے' موقع پر نمودار هوئے' اور لفٹنٹ گورنر کے خاص اختیار کی بناء پر جلسه کو روکدیا - هزارها مسلمان سخت مایوسی کے عالم میں اپنے اپنے گهر واپس گئے - اس تشدد سے شهر میں سخت اضطراب پهیلا هوا هے -

یه امر خاص طور پر قابل ذکر هے که میں دهلی سے لکهنؤ آیا که جلسے میں تقریر کروں اور ایک فریضهٔ ملی ادا کروں' مگر شهر میں یه عام خیال هے که میرا آنا حکام کو خاص طور سے ناگوار هوا -

(٢) اعانهٔ مظلومان کانپور کی رفتار بالکل هی رکی هوئی هے' ضرورت تو یه تهی که غیرتمند مسلمان فوق العاده جوش و خروش سے اس مقدس سرمایه میں حصه لیتے اور اس کی فراهمی میں قرون اولی کی اس نظیر کو تازه کرتے جب استمداد کی ایک آواز بلند هونے پر هر ایک مخلص مسلمان اپنے تمام سرمایه کو اسلام پر سے نثار کر دیتا تها' لیکن افسوس هے که بے حسی کچهه ایسی چها گئی هے که ادهر توجه تک نهیں' کیا میں باور کروں که اسلام اپنے فرزندوں کی حمایت کے لیے استغاثه کر رها هو اور مسلمان اس کی آواز سنیں' اس کی حالت دیکهیں' اور اس کے نتائج سے متاثر هونے پر بهی "لهم قلوب لا یفقهون بها' ولهم اعین لا یبصرون بها' ولهم اذان لا یسمعون بها' اولئک کالانعام بل هم اضل" کی تصویر بنے رهیں گے ؟ انا لله وانا الیه راجعون !



(۱) ترخان میں ابتدائی سلطنت جدید کی مرمریں میز — (۲) ایک عظیم الشان مقبرہ مع تابوت سنگین

(۳) بارھویں خاندان سلطنت کی ایک سنگین میز — (۴) ممفس کی حیوانی شکلیں

(۵) ایک خنجر کے مقابلے آثار — (۶) ترخان کے ظروف مرمر

(۷) ترخان کے تین خنجروں کے مقبرے — (۸) عہد رعمسس ثانی کا ایک سفنکس (جس کی شکل عورت کی اور جسم شیر کا ہے)

(۹) ترخان کے تین مقبرے — (۱۱) ایک پیدا ہنس

(۱۰) ایک مختصر مدفن

(۱۲) خاندانِ سلطنت اولیٰ کا ایک کھلا ہوا مقبرہ

اور غارتگري كو بربريت مين ان سفاكيون اور غارتگريون كے برابر بيان كر رهے هين جو تركون سے منسوب كيجاتي هين -

ايک شكست خوردہ پيچهے هٹنے والي فوج كا مزاج خطرناک هوتا هے ' وہ قابو سے باهر هو جاتي هے ' ليكن يه ياد ركهنا چاهيے كه نگرتا جو بلغاري مظالم كي حيثيت سے خاص طور پر علحدہ كر ديا گيا هے ' زيادہ تر ان عورتون اور مردون سے آباد هے جنهون نے آخر مين بلغاري مقاصد مين حصه ليا تها اور جو مذهبي حيثيت سے زيادہ تر عيسائي هين - اس سے زيادہ اچانک كوئي جنگ نهين هوئي اور اگر وہ بيانات صحيح هين جو قطرون كي طرح اس سرزمين سے ٹپک رهے هين تو يه سب سے زيادہ خوفناک واقعات هونگے جو كبهي نهين لكهے گئے -

مينچسٹر گارجين كا بيان هے :

تركون نے چتلجه سے اپني پيشقدمي كي جو تشريح بهيجي هے سكا موازنه اب رياست هاے بلقان كي حركتون سے كيا جاتا هے ' س سے تركون كي هت بڑي عزت ظاهر هوتي هے ' وہ يه جويز نهين كرتے كه س معاهدہ لندن كو باک كر ديا جاے ' بس پر ابهي ابهي هون نے دستخط ے هين ' بلكه وہ ط اينوس و ميڈيا قبضه كرنا چاهتے ن جو معاهدہ ان دلواتا هے - يه تشريح غالباً قدر معصوم نهين سقدر كه معلوم تي هے ' كيونكه ط اينوس و ميڈيا ، حد بندي ابهي ن هوئي هے ... تاهم وہ اپنے طرز ل كے جوهر سے علحدہ نهين هوے ' كيا اچها هوتا اگر عيسائي طنتين بهي ايسا هي برتاؤ كيے هوتين "

سوال يه هے كه اگر اب بهي يورپ كے تمدن كو تركون كے توحش ، شكايت هے تو كيا اس عالم آشوب مدنيت كو (لسان الغيب) اس بيان حال سے مناسبت هو سكتي هے جسكا ماحصل يه كه :

من ارچه عاشقم و رندر مست و نامه سياه
هـزار شكـر كه يـاران شهـر بے گنهند

نســاء قوامات على الرجــال

دنيامين كيا كيا كچهه هورها هے ' مرد كس انهماک مين هين ' عورتين كيا كر رهي هين ' قاهرہ كي فتاة النيل مر دون مين كيسے جذبات حريت بڑها رهي هے ' صعيد كي سارۂ بدويه نے ادبيات عرب مين كيا انقلاب پيدا كر ركها هے ' قسطنطنيه كي خاتونين كس انهماک كے ساتهه مردون كي حالت درست كرنے مين منهمک هين ' مگر ايک همارا ملک هے كه يهان عورتين تو عورتين مرد بهي اپنے فرائض سے بے خبر هين ' خواتين ترک كي ايک بهت بڑي شاندار مجلس قائم هوئي هے جو مركزي انجمن كي حيثيت ركهتي هے اور اس كي شاخين ملک كے مختلف مقامات مين قائم هين ' مجلس اپنے خزانے سے ' جس كا مدار صرف عورتون كے اعانات پر هے ' لڑكيون كو تعليمي وظائف ديتي هے ' ان كو تعليم دلاتي هے ' تربيت كا انتظام كرتي هے ' خانه داري (تدبير منزل) سكهاتي هے ' مذهب اور قوميت كا جوش بڑهاتي هے ' موزون و مناسب حال صنعتون كي مشق كراتي هے ' يتيم ' بيمار ' ضعيف ' نادار ' بے استطاعت بے كار عورتون كے معاش و كفاف كا سامان بهم پهونچاتي هے ' اور ان تمام فرايض كو خاص نگراني كے ساتهه حتى الوسع آداب اسلام كے مطابق انجام دلاتي هے ' چار هزار سے زائد مسلمان لڑكيان اسكول كا نصاب ختم كركے اس وقت تركي يونيورسٹي (دار الفنون) كي تعليم حاصل كر رهي هين اور طرز تعليم سے اس حقيقت كو ساري دنيا سے منوا نے پر آمادہ هين كه :

ولو كان النساء كمن ذكرنا	لفضلت النساء على الرجال
(هر جگه اگر ايسي هي	تو مردون پر يقيناً عورتون
عورتيں هونے لگيں	كي فضيلت مسلم
	هو جائيگي)

هندوستان كي پردگيان عصمت كو اگر ان واقعات سے عبرت پذير هونے كا عملي موقع خاطر خواہ حاصل نهين هے تو كاش مردون هي كو غيرت آتي اور ان حوادث سے كچهه سبق ليتے ' ليكن ايسي قوم سے كيا اميد هوسكتي هے جسے تازيانۂ حوادث كي زبانيں سورۃ القارعه سنا رهي هون مگر وهاں

" كچهه ايسے سوئے هيں سونے والے كه جاگنا حشر تک قسم هے "

كا عالم پيش نظر هو ' جب يهي بے حسي هے تو آرزوے ترقي كيون ؟ اور ملال تنزل كس ليے ؟

هـذي المـكارم لاغنـم و ادلال '



قسطنطنـيه كـي چـارهـزار مسلمـان عـورتين تـركي يونيـورسٹي مين ايـک علمي لكچـر سن رهـي هين

تصحيـح

۱۰ - رمضان (۱۳ - اگست) سنه ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ع كي اشاعت مين افتتاحيه (ليڈنگ آرٹيكل - صفحه ۴ - كالم ۲ سطر ۳۰) مين پندرہ هزار كے الفاظ غلط چهپ گئے هين ' دس پندرہ سو چاهيے '

شذرات

یـــورپ کیوں خاموش ہے ؟

ادرنہ فتح ہوگیا ‘ وزراے انگلستان کي آرزوئیں خون ہوگئیں ‘ مالک و قوم کو سختی سے سخت داغ اٹھانے پڑے ‘ یہ سب کچھہ ہوا مگر یورپ خاموش ہي رہا ‘ اس کا راز اب تک ظاہر نہیں ہوا تھا ‘ لیکن تازہ ولایتي ڈاک کے اخباروں نے یہ حقیقت منکشف کردي -

لندن ٹائمز ۱۸ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

ترکي نے وہ حرکت کي جس کے متعلق اسکے تمام بہترین احباب کو ‘ نہایت سرگرمي کے ساتھہ امید تھي کہ وہ نہ کریگي ‘ یعني وہ خط اینـوس میـڈیا کو عبور کر گئي ہے ‘ وزیر مستعمرات (سکریٹري آف اسٹیٹس) کو اس واقعہ کي اطلاع دینے کے لیے بلغاری نائب سفیر (Charge d Affairas) چہار شنبہ و دفتر خارجیہ میں آیا - اسکے بیان کي تائید صوفیا سے بھي ہوگئي ‘ اب اس بات میں کوئي شک نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے لولي برغاص پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے اور قرق کلیسا و نیز ادرنہ کي طرف بڑہ رہے ہیں -

ایم مدکوف نے سر ایڈورڈ گرے کے سامنے ان کي کارروائي کے خلاف اس بناپر اعتراض کیا ہے کہ یہ کارروائي اس عہد نامہ کا نقض ہے جو ترکوں اور حلفاء بلقان میں ہوا ہے اور جسکو یورپ کي منظوري حاصل ہوچکي ہے -

بے شبہ اس کارروائي سے اس عہد نامہ کو صدمہ پہنچتا ہے مگر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ آیا شعلہاے جنگ کو خود ہي دوبارہ مشتعل کرنے کے بعد دول عظمي کے شرائط کو صحیح و سالم خیال کرنے کا کوئي قانوني یا اخلاقي حق بلغاریا کو ہے ؟

اس کو محسوس کرنا چاہیے کہ اس نے اپني ستم آزمائي اور سنگدلي کے ہاتھوں (جسکي وجہ سے یہ بالکل ظاہر ہے کہ اس نے جنگ کي رہنمائي کي) اس ہمدردي اور تحسین و آفرین کو ایک بڑي مقدار میں ضائع کردیا جو اسکو یورپ میں اپني آزادي کے زمانہ سے لیکے ترکوں سے جنگ کے وقت تک حاصل تھي - اس نے دیدہ و دانستہ دول کے مشورے سننے سے انکار کیا ! اس لیے اب وہ یورپ سے امید نہیں رکھسکتي کہ وہ اسکي غلط کاریوں اور حماقتوں کے خمیازوں سے اسکو بچا لیگا -

حلفاء بلقان میں خانہ جنگي واقع ہونے سے ترکوں میں ایک شدید ترغیب پیدا ہوگئي ‘ اور ایسا ہونا یقیني امر تھا - اسکے روکنے کے لیے عقل اور طاقت کي ضرورت تھي ‘ مگر قسطنطنیہ کي موجودہ حکومت نہ قوي ہے اور نہ اس نے دانشمندي کے تمام آثار و علائم دکھائے ہیں -

ترکوں نے جو کارروائي کی ہے اس پر ہم متعجب نہیں ہوسکتے - کیونکہ ان کو عوام کي مدد حاصل کرنے کي ضرورت تھي ‘ گزشتہ چند ماہ کي ذلتوں اور نقصانوں کے بعد فوجي فتح و سربلندي کے برابر کوئي شي ہردل عزیز نہیں ہو سکتي ‘ لیکن ان کی یہ حرکت گو غیر متوقع تو نہیں مگر عاجلانہ اور خطرناک ضرور ہے - ادرنہ پر دوبارہ قبضہ کرلینے سے انہوں نے اس قانوني حیثیت کو ذبح کردیا ہے جو انکو عہد نامہ کی رو سے حاصل تھي - وہ یورپ میں اپني بقیہ شاہنشاهي کو ایسے وقت میں بیشمار خطروں میں ڈال رہے ہیں جب کہ انکا اقتدار بہت سے اطراف و اکناف میں سخت متزلزل ہو رہا ہے - ایک فوري امن مشرق قریب کي تمام سلطنتوں کے لیے درکار ہے مگر ترکی سے زیادہ کسی کے لیے ناگزیر نہیں -

فتح اس لیے بہت تھوڑے فوائد لا سکتي ہے مگر " پیچیدگیاں " جن کے لیے اس نے اپنے واسطے بے پروائي کا اب دروازہ کھول دیا ہے نہایت آساني سے اسکے روبرو بربادیوں کا سیلاب لا سکتي ہیں -

اسوقت جو کچھہ ہورہا ہے اس سے سر ایڈورڈ گرے کي دانشمند روش کی تائید ہوتي ہے ‘ موجودہ حالات میں نقطۂ مداخلت دائرۂ بحث سے خارج ہے -

جغرافي اسباب " اتحاد " کي مہیب مجموعي مداخلت کو ناممکن قرار دیتے ہیں ‘ سیاسي خیالات بھي یورپ کے حکم کي حیثیت سے دول میں سے کسی کي مداخلت کو نا قابل عمل قرار دیتے ہوے معلوم ہوتے ہیں -

یورپ کي سب سے بڑي ضرورت یہ ہے کہ مل کے کام کرنے کا سلسلہ جاري رہے - یہ جنگ افسوسناک ضرور ہے لیکن گو افسوسناک سہي مگر اتني خوفناک نہین جتني کہ دول عظمي کي باہمي جنگ ہوگي - " اتحاد " کا پہلا کام اپني حفاظت ہے - ممکن ہے کہ اس مقولہ میں کسي کو خود کامي کا شائبہ محسوس ہو مگر اس قسم کے احساس کا تموج صرف ان لوگوں کے کانوں سے متصادم ہوگا جو ابتدائي واقعات کو سامنے دیکھنے سے انکار کرتے ہیں " گویا ٹائمز اس وقت ترکوں کو دانشمند کہتا جب وہ سلطنت سے دست بردار ہوجاتے ‘ اور عین عقلمندی تو یہ تھي کہ یورپ کي رعایا ہوکر رہتے -

سجیـــۃ ولا کسجیـــۃ

ترک پہلے کسي زمانے میں منصور تھے ‘ مامون تھے ‘ مگر اب تو فقط سفاح رہ گئے ہیں ‘ اور یہ سفاکي انہیں اسلام سے وراثت میں ملي ہے ‘ یہ وہ الفاظ تھے جن کا اعادہ معـرکۂ بلقـــان کے دنوں میں بار بار ہوتا تھا ‘ لیکن حقیقت دیر تک پوشیدہ نہیں رہ سکتي ‘ وہي زبانیں جو بلقانیوں کي ستایش اور عثمانیوں کي نکوهش کے لیے کل تک وقف تھیں آج ان کا لہجہ بالکل هي بدل گیا ہے -

ارن لوکر اینڈ تھرون لکھتا ہے :

حلفاء بلقان آزاد کرنے والوں کے بھیس میں مقدونیہ میں داخل ہوے مگر وہ آج تمام ملک کو اس جنگ سے زیادہ سنگ دل جنگ میں ڈالنے کي طرف مائل ہیں جو عثماني فتح کے وقت سے کبھي کبھي معلوم ہوتي رہي ہے -

اسپیکٹیٹر کے الفاظ ہیں :

دول عظمي نے البانیا کو علحدہ کرکے نا اتفاقي کا سبب پیدا کیا ہے اور اس بحث کے تصفیے کي ذمہ داري دول پر عائد ہوتي ہے - ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ اس نتیجہ سے بچنا کیونکر ممکن ہے؟ البانیا کے حدود کھینچکر دول اپنا فرض ختم نہیں کر سکتے - ان کو تمام ریاستہاے بلقان کي حد بندي کرنا چاہئے -

مینچسٹر گوریر کي راے ہے :

وقت کي گردش کے پاس انکشاف کے لیے عجیب و غریب واقعات رہتے ہیں -

موجودہ زمانے کے لیے یہ بہت دور کي آواز ہوگي جب کہ گلیڈسٹون ترکوں کے کیے ہوے " بلغاري مظالم " کے خلاف فصاحت کی معرکہ آرائیوں سے سیاسي سرمایہ کا انبار جمع کر رہ آج بھی " بلغاري مظالم " ہیں مگر انگریزي ارباب صحافت (جرنلسٹس) یونانی فوج کے ساتھہ مل کے باغاریوں کے اعمال سفا

الهلال

١٧ رمضان ١٣٣١ هجري

وقت است که وقت بر سر اید

(١)

کشف ساق سے قرآن کا مدعا کیا هے ؟

جس وقت کا کهتکا تها وہ وقت آگیا آخر ' قدرت کاملہ نے اسلام پر کفر کے غالب هونے کے جو علامات بتائے تهے ' ایک ایک کرکے سب پورے هورهے هیں ' ارباب اقتدار هم سے مداهنت کے خواهشمند هیں اور هم اُن کي غرض پوري کرتے هیں ' وہ قسمیں کهاتے هیں ' حلف اُتهاتے هیں ' قانون بناتے هیں ' مذهبي احترام کا پیغام سناتے هیں که عبادت گاهیں قائم رهینگي ' عبادتیں قائم رهینگي ' شعائر الله قائم رهینگے ' مگر کوئي ایک چیز بهي قائم نهیں رهنے پاتي ' قول و قرار کرتے هیں ' هر بار اُس کا اعادہ کرتے هیں ' اور هر موقع پر اُس کو یاد دلاتے هیں ' هم جانتے هیں که یہ وعدے وفا هونے والے نهیں ' یہ عهد توڑنے کے لیے باندهے گئے هیں ' یہ قانون فسخ و ترمیم کے لیے بنا هے ' یہ اعلان اخفاے حقیقت کے لیے هوا هے ' اس اقرار سے ضرورت کے وقت انکار کي ادائیں بهي نکل سکتي هین ' سب کچهه هے ' مگر اس پر بهي هم اُن پر اعتماد کرتے هین ' اُن کي بات مانتے هین ' اُن کا حکم مانتے هین ' اُن کی اطاعت کرتے هین ' اور اُن کي خاطر سے اس حقیقت کو بهي نظر انداز کردیتے هین که واقعات و حوادث کي جو لوگ صریح تکذیب کرتے هوں ' منع خیر پر آمادہ هوں ' تعدي و تطاول مین حد سے بڑهه گئے هوں ' احکام اسلام کو پرانے ڈهکوسلے سمجهه رهے هوں ' چاهتے هوں که تمام دنیا پر اُنهین کا تسلط بیٹهه جائے ' سارا زمانه اُنهین کا حلقه‌بگوش رهے ' اور تسلط و اقتدار کے دائرے سے کوئي غریب مسکین آدمي بهي مستثنے نه رهنے پائے ' ایسے لوگوں کی اطاعت ممنوع هے ' اور اگر هم خود اس حکم کي اطاعت کرینگے تو همارا بهي وهي حشر هونے والا هے جو ان سرکشوں کا هوگا -

خطرات فراهم هو رهے هیں ' دل بندهه رها هے ' گهٹائیں چهارهي هیں ' مطلع مکدر هے ' کڑک اور کوندے کي پیشگوئي سننے والے کان ...ے هوگئے هیں ' طوفان احساس کو روکنے کے لیے آگ اور تلوار ... بند باندهے جارهے هیں ' جذبات کا اظهار معصیت هے ' جرم هے ' ... هے ' اکبر الکبائر هے ' وہ پاک هستیاں محل نقد مین کیوں کر ...تي هین جن کے رنگ و روغن خون مین نها نها کے نکهرے ... ' وہ جو کهیں حق هے ' جو کریں عدل هے ' من حیث ...

...ت قول رجهک شطرهم ولا تکن اول کافربهم -

... آنے والي خطرناک گهڑي کی ساقین کهل چکي هین ' بصارتین ... گئي هین ' اب چهروں پر ذلت کا چها رهنا باقي هے ' " سن ...رکه وہ بهي مساوات هوگئي " یہ کوئي فرض وحدس یا ظن ... مین کي باتین نهین هین ' ان کي پیش خبري خود کلام

الهي مین موجود هے ' سورۂ قلم میں هے :

فستبصر و یبصرون ' بایکم المفتون ؟ ان ربک اعلم بمن ضل عن سبیله و هو اعلم بالمهتدین -

عن قریب تم بهي دیکهه لوگے اور یہ کفار بهي دیکهه لینگے که تم دونوں فریقوں میں کون سا فریق مخبوط هے ؟ بے شک تمهارا پروردگار هي اُن لوگوں کو خوب جانتا هے جو اُس کے رستے سے بهٹکے هوے هیں ' اور وهي اُن لوگوں کو بهي خوب جانتا هے جو راہ راست پر هیں -

فلا تطع المکذبین ' ودوا لو تدهن فیدهنون ' ولا تطع کل حلاف مهین ' هماز مشاء بنمیم ' مناع للخیر معتد اثیم ' عتل بعد ذلک زنیم ' ان کان ذا مال و بنین ' اذا تتلی علیه ایاتنا قال : اساطیر الاولین ' سنسمه علی الخرطوم

تم جهٹلانے والوں کي اطاعت نه کرنا ' نه اُن کے کہے میں آجانا ' وہ تو یهي چاهتے هیں که تم مداهنت کرو اور ڈهیل دو تو وہ بهي ملائم پڑجائیں ' خبردار ! تم کسي ایسے کي اطاعت نه کرنا ' اور نه اُس کی بات ماننا ' جو بهت ساري قسمیں کهاتا هے ' آبرو باختہ هے ' لوگوں پر آوازے کسا کرتا هے ' چغلیاں لگاتا پهرتا هے ' اچهے کاموں سے لوگوں کو روکتا هے ' حد سے بڑهه گیا هے ' بدکار هے ' اکهڑ هے ' اور ان عیوب کے علاوہ بد اصل بهي هے - اس بنا پر که وہ مال و اولاد والا هے ' جب هماري آیتیں اُس کو پڑهه کر سنائي جاتي هیں تو کهتا هے که " یہ تو اگلے لوگوں کے ڈهکوسلے هیں " اچها ! دیکهو تو ! هم عن قریب اُس کے ناک پر داغ لگائینگے -

انا بلوناهم کما بلونا اصحاب الجنة اذ اقسموا : لیصرمنها مصبحین ' ولا یستثنون ' فطاف علیها طائف من ربک وهم نائمون ' فاصبحت کالصریم '

جس طرح هم نے ایک باغ والوں کو آزمایا تها اُسی طرح هم نے ان کافروں کی بهی آزمایش کی هے ' اُن باغ والوں نے قسمیں کهائی تهیں که " صبح هوتے هي هم اُس کے میوے ضرور توڑینگے ' اور اس میں کوئی استثنا بهی نه هونے پائیگا " وہ سوتے کے سوتے هي رهے که تمهارے پروردگار کي طرف سے باغ پر ایک ایسي بلا چهاگئي که صبح هوتے هوتے وہ بالکل هي خالي رہ گیا ' جیسے کوئي سارے میوے توڑلے گیا هو '

فتنادوا مصبحین ' ان اغدوا علی حرثکم ان کنتم صارمین ' فانطلقوا وهم یتخافتون ' ان : لایدخلنها الیوم علیکم مسکین '

سویرے جب وہ لوگ اُٹهے تو ایک دوسرے کو آواز دي که " تم کو میوے توڑنے هیں تو اُٹهو ! تڑکے سے باغ میں جا پهونچو " لوگ اُٹهے اور چل کهڑے هوئے ' آپس میں چپکے چپکے کهتے جاتے تهے که " دیکهنا ! آج کوئي غریب آدمي باغ کے اندر تمهارے پاس نه آنے پائے "

وغدوا علی حرد قادرین ' فلما رأوها قالوا : انا لضالون ' بل نحن محرومون ' قال اوسطهم : الم اقل لکم لولا تسبحون ؟ قالوا سبحان ربنا انا کنا ظالمین -

غرض یہ سمجهه کر که بس اب جاتے هي سارے میوے توڑلینگے ساز و سامان سے چلے اور سویرے پهونچ گئے ' باغ کو جب دیکها که اُجڑا پڑا هے تو کهنے لگے که " معلوم هوتا هے هم راسته بهول گئے ' نهیں راسته تو یهي هے ' هماري قسمت هي پهوٹ گئي " آخر اُن میں جو شخص سب سے اچها تها ' اُس نے کها که " میں تم سے کهتا نه تها که خدا کي تسبیح و تقدیس کیوں نهیں کرتے ؟ " ناچار سب کو اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا که " همارا پروردگار پاک هے ' همیں ظالم تهے "

فاقبل بعضهم علی

یہ سب هوچکا تو اُن میں هر ایک

دع المكارم لاترحل لبغيتها واقعد فانك انت الطاعم الكاسي

(بزرگی و شرف حاصل کرنے کا جاؤ بیٹھو' تم صرف بهانے پهننے کا خیال چهوڑ دو' تم اس کے قابل نہیں ہو کہ مرد میدان ہو)

ھفتۂ جنگ

ستنجی ' بلغراد اور بخارست کی طرح صوفیا میں بهی صلح پر اظہار مسرت کیا گیا اور کیوں نہ ہوتا کہ ملک مفتوح ہوتے ہوتے بچا ' فرڈنینڈ شاہ بلغاریا صلوۃ الشکر پڑھنے کلیسا گیا ' مشہور ترانہ سپاس تی ڈی ام (Te Deum) نہایت خشوع و خضوع و امتنان کے ساتھہ گایا گیا کہ خداوند نے اپنے فرزند کی بهیڑوں کو فنا کے بهیڑیے سے بچا لیا - مگر جس بات پر اتنی خوشی منائی گئی ہے اسکا انجام کیا بخیر ہوگا ؟ اسکا فیصلہ مستقبل کے ہاتهہ ہے - لیکن بلغاری وکیل ایم - تون چیل کو تو رومانیا اور بلغاریا میں ایک نئی جنگ کے سامان نظر آرہے ہیں -

شاید شجاعت ادبی کے یہ معنے ہیں کہ گو واقعات بہ بانگ دہل شکست کا اعلان کریں ' مگر اپنی زبان ' اعتراف سے آلودہ ہونے کے بدلے ہمیشہ عذر آمیز اور فریب کار تعبیریں تراشتی رہے - بلغاریا کے افسروں نے دشمن کے آگے ہتهیار ڈال دیے ' سپاہیوں نے لڑنے سے انکار کیا ' شاہ نے صلح کی التجا کی ' ملکہ نے " کارمین سلوا " سے رحم کی درخواست کی ' بایں ہمہ شاہ فرڈنینڈ کے نزدیک یہ شکست نہیں بلکہ انتہائی ماندگی ہے ' قومی صلح نامے میں ارشاد ہوتا ہے -

" ہم تهک کے چور ہوگئے ہیں ' مفتوح نہیں ہوے ! " معلوم نہیں شکست کسے کہتے ہیں ؟

اسی حکمنامے میں بلقان کی دوسری ریاستوں پر تو علانیہ " غداری " کا الزام لگایا جا رہا ہے لیکن رومانیا کے متعلق زبان حکم خاموش ہے - شاہ رومانیا نے بلغاریا کی صلح جویانہ روش پر شاہ فرڈیننڈ کو تحسین و آفرین کا جو تار بهیجا تها' اسکے جواب میں تو فرڈیننڈ نے یہ اقرار کیا ہے کہ اس خونریز جنگ یا بلغاریا کی کشمکش حیات و ممات کا خاتمہ رومانیا ہی کی قابل قدر مساعی کا نتیجہ ہے - مگر فوج جسکو بلا واسطہ ان تمام مصائب سے دوچار ہونا پڑا ہے رومانیا سے سخت خار کها رہی ہے ' وہ کہتی ہے کہ " اس عجز و درماندگی تک ہمیں رومانیا ہی نے پہنچایا - "

فوجیں اپنے اپنے مقامات پر واپس جا رہی ہیں' صوفیا کی فوج ١٦ کو صوفیا پہنچگئی ' شاہ فرڈینینڈ بنفس نفیس سب کے آگے آگے چلے مگر اس شان سے کہ جواہر نگار تاج کے بدلے پتوں کا ہار زیب سر تها - کہ وحشت و ہمجیت اور درندگی ' کی طرح یہ بهی ایک دیرینہ آبائی رسم ہے ' پس جب وہ رسمیں نہیں ترک کی گئیں تو یہ کیوں ترک کی جاے ؟

بیان کیا جاتا ہے کہ زندہ قوموں کی طرح مصائب نے بلغاریوں کے جذبات کو پامال نہیں کیا ' وہ نہایت سختی کے ساتهہ ان مصائب کے خلاف برانگیختہ ہو رہے ہیں - اگرچہ ان کی فوج شرمناک شکست و ہزیمت کی وجہ سے خاک بر سر آئی ہے مگر با ایں ہمہ اہل وطن نے پوری وطن پرستانہ گرمجوشی کے ساتهہ پهولوں کی بارش اور تالیوں کے خروش سے اس کا استقبال کیا -

بلغاریوں کی سبعیت و درندگی نے غیر بلغاری بلقانیوں کے دلوں میں اسقدر نفرت و عداوت اور ہیبت و دہشت پیدا کردی ہے کہ اب انکے نزدیک بلغاریوں کی محکومی سے سخت تر کوئی عذاب ہی نہیں' صلح نامہ بخارست کی رو سے جو جو مقامات بلغاری حکومت کے تحت تصرف آنے والے ہیں وہاں کے تمام غیر بلغاری اپنے ہاتهہ سے ' اپنے مکانات تو ایک طرف رہے' اپنے معابد و مساجد تک میں آگ لگا لگا کے بهاگ رہے ہیں ' بے کس مسلمانوں کا تو ذکر ہی کیا ؟ البتہ یونانیوں کی مدد کے لیے انکی حکومت کمربستہ ہے - مگر مہاجرین' کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ مخصوص انتظام کے باوجود بهی حکومت کافی مدد پہنچانے سے عاجز ہے -

اس سلسلہ میں یہ خبر بهی قابل ذکر ہے کہ ادرنہ کے مسلمانوں یہودیوں ' ارمنیوں اور یونانیوں نے مل کر ایک وفد انگلستان اس غرض سے بهیجا ہے کہ ان کو ہلال کے سایے سے نکال کے ان بلغاری بهوکے بهیڑیوں کے رحم پر نہ چهوڑ دیا جائے بلکہ ہلال ہی کے زیر سایہ رہنے دیا جائے - وفد کا بیان ہے کہ وہ وزارت خارجیہ کے سامنے کاغذات اور عکسی تصاویر کے ذریعہ سے ان انسانیت سوز مظالم کا نقشہ کهینچیگا جو بلغاریوں نے کیے ہیں -

مگر سوال یہ ہے کہ کیا انگلستان کو انکا علم نہیں ؟ کیا اس نے یورپین نامہ نگاروں کی چٹهیاں نہیں پڑھیں ؟ کیا اس نے وہ پمفلٹ نہیں پڑھے جو عثمانی کمیٹی نے شائع کیے ہیں ؟ پهر کیا وہ رپورٹ بهی نہیں پڑھی جو برطانی قونصل نے بهیجی تهی اور جسکی اشاعت کی دهمکی دے کر بلغاریوں سے صلحنامہ پر دستخط کرائے گئے تهے ؟ پس اگر ان جگر سوز اور دلگداز تحریروں سے اسکا دل نہ پسیجا تو کیا اب چند عکسی تصاویر اور کاغذات سے یہ پتهر موم ہوجائیگا ؟ کیا گلیڈسٹون کے " اصول زریں " کا نقض انگلستان کو گوارا ہوگا ؟ کیا انگلستان یہ دیکهلیگا کہ ادرنہ پر علم صلیب کے بلند ہونے کے بعد ہلال کا پرچم لہرائے - ؟ ...... امید خواہ کتنے ہی خوش گوار خواب دیکهے مگر گذشتہ تجربہ کی رائے نہایت تلخ ہے -

مسألۂ البانیہ

البانیہ اور جزائر آیجین کی قسمت کا کیا فیصلہ ہوا ؟ اس پر سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں ایک حد تک روشنی ڈالی ' انہوں نے بتاکید کہا کہ " سفراء کی موتمر البانیہ اور جزائر ایجین کے متعلق جو اسکے اجتماع کا مقصد اصلی تهی ایک اتفاق تک پہنچگئی ہے' ایک بین الاقوامی مجلس ترتیب دیجائیگی ' جو البانیہ کے لیے ایک ایسی خود مختاری قائم کریگی جو دول کے انتخاب کردہ شہزادے کے ماتحت ہوگی " -

انہوں نے بتایا کہ " بحری نقطہ نظر سے برطانیہ کو جزائر ایجین سے خاص طور پر دلچسپی تهی - ہماری پوزیشن یہ ہے کہ انمیں سے کوئی جزیرہ بهی کسی بڑی سلطنت کے پاس نہ جائے ' اسمیں ذرا شک نہیں کہ ترکی جب عہد نامہ کا اپنا حصہ پورا کر دیگی تو اطالیا فوراً جزائر مقبوضہ خالی کر دیگی "

اس سلسلہ میں انہوں نے اپنا روے سخن تهریس کے دوبارہ قبضہ ترکی کی طرف بهی پهیرا ' انہوں یہ تسلیم کیا کہ " بلقان کی تمام ریاستوں نے صلحناموں اور عہد ناموں کے ساتهہ بے پروائی کی' اور اس لیے اگر مجرم ہیں تو ترکی اور ریاستہاے بلقان دونوں ' بلکہ موخر الذکر زیادہ ' کہ ابتداء انہیں نے کی ' والبادی اظلم ' مگر تاہم انذار و تہدید کے لیے آپ نے صرف ترکی کو انتخاب کیا اور فرمایا کہ " اگر ترکی نے دول کے نصائح کو منظور نہ کیا تو مالی مشکلات یا دول میں سے کسی کی طرفسے مسلح مداخلت ' غرض کسی نہ کسی طرح مصائب و آفات کا سامنا کرنا پڑیگا " -

پل پرسے گزرنا پڑیگا ' جو ایماندار ہونگے وہ تو انوار الہیہ کی روشنی میں اس مسافت کو طے کرینگے ' مگر اہل کفر کے لیے روشنی کہاں؟ من لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور' بے چارے پل پرسے کٹ کٹ کے گرینگے اور دوزخ میں پڑینگے -

اسلام کے علمی زمانے میں ان روایتوں کے اخذ و رد میں کافی بحث ہوچکی ہے ' لیکن جب روایتیں ہی سرے سے مقطوع الاسانید ہوں ' متحتم الوضع ہوں ' بدیہی البطلان ہوں ' صدوق و ثقہ رواۃ نہ رکھتی ہوں ' تو اُن کو روایت سمجھنا اور ان سے استدلال کرنا ہی غلط ہے ' خوش فہموں کو اسلام پر اعتراض کرنے کے لیے اگر انہیں روایتوں کا سہارا ہے ' تو اہل نظر کو جواب دینا کیا ضرور ہے ؟

گرتو خوش باش کہ ماگوش بہ احمق نہ کنیم

(۲)

کشف ساق کے الفاظ ادبیات عرب میں کس معنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں ؟ اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے پہلے دو خاص مقدمے ذہن نشین کر لینے چاہئیں :

(۱) ہر زمانے ' ہر ملک ' ہر قوم ' اور ہر زبان کے خاص خاص محاورے ہوتے ہیں ' روحانیت کے ساتھہ کمال اتصال کو توراۃ کے محاورے میں خدا سے لڑنے اور کشتی کرنے سے تعبیر کرتے ہیں ' قرآن نجم و اشفاق کو آسمان کا رونا کہتا ہے ' اردومیں انکار کے لیے کانوں پر ہاتھ رکھنا مستعمل ہے ' حریفوں کو پامال کرنے کے لیے ایران کے قدیم محاورے میں " دشمن گزائی " کا استعمال تھا ' اعتلاء و اقدام کے لیے " بازو برافراختن " کہتے تھے ' و نحو ذلك ' ان سب میں محاورے کے اطلاق کو دیکھتے تھے ' الفاظ کے اصلی معنی سے بحث نہ تھی -

(۲) اسلوب تعبیر کی دو حیثیتیں ہیں (الف) حقیقت (ب) مجاز ' محل حقیقت و مجاز میں مختلف مناسبتیں ہوا کرتی ہیں ' جن سے ایک ہی لفظ جو پہلے کسی اور معنے کے لیے مستعمل تھا اب ایک جداگانہ معنے میں استعمال ہوسکتا ہے ' قرآن کریم ایک خاص مقام پر کہہ رہا ہے :

ما یکـــون من نجوی ثلاثـــة الا هـــو رابعهـــم ' و لا خمسة الا هو سادسهـــم ' و لا ادنی من ذلـــك و لا اكثر الا هو معهـــم	جہاں کہیں تین شخص گرم راز و نیاز ہوں وہاں اُن کا چوتھا خدا ہے ' پانچ ہوں تو اُن کا چھٹا شریک خدا ہے ' اس سے کم یا زیادہ جس تعداد میں بھی ہوں خدا اُن کے ساتھہ ہے -

یہ حقیقت اس مجاز سے وابستہ تھی کہ تین ہم صحبتوں کا چوتھا شریک اور پانچ شرکاے مجلس کا چھٹا جلیس اُن کے مکالمے سے آگاہ ہوتا ہے ' اُن کی راز داریاں اُس پر منکشف ہو سکتی ہیں ' اور وہ اُن کے خفایائے امور کو سن اور سمجھہ سکتا ہے ' آیت کا بھی یہی مدعا تھا ' اور اس کے لیے اس سے بہتر اسلوب ممکن نہ تھا -

ایک دوسری آیت میں ہے :

و اعلموا ان اللہ یحـــول بین المـــرء و قلبـــه	خوب جان رکھو کہ انسان اور اُس کے دل کے مابین خدا حائل ہوجایا کرتا ہے -

دل اور جسم کے مابین حائل ہونے والے سے بڑھ کر اور کون ہے جسے مخفی نیتوں کا حال معلوم ہوسکے ؟ یہاں بھی جناب الہی کو یہی غرض تھی ' لہذا حقیقت اس مجاز کے لباس میں نمودار ہوئی -

ایک اور موقع پر ہے :

واللہ لا یستحیی مـــن الحق	خـــدا کو اظہـــار حق میں کوئی شـــرم نہیں -

شرم (حیا) کی حقیقت یہ ہے کہ طبیعت میں ایک ایسا انکسار و انفعال پیدا ہو کہ ارتکاب قبایح سے نفس کو روک دے ' ظاہر ہے کہ شان الوہیت اس حقیقت سے نہایت ارفع ہے ' لیکن تجوز کے لیے یہاں ایک مجازی مناسبت موجود تھی ' یعنی شرمیلی طبیعتیں جس چیز سے حیا کرتی ہیں اُس کو ترک کردیا کرتی ہیں ' اس طریق تعبیر کو لے کر قرآن نے بتایا کہ شرم کرنے والے تو شرم کی بات کو ترک کردیتے ہیں ' مگر خدا کی بارگاہ اس سے بہت پرے ہے ' وہاں حقیقت حیا کی سمائی نہیں کہ حیا کرنے والوں کی طرح وہ بھی اظہار حق کو چھوڑ بیٹھے -

ایک مشہور آیت ہے :

الرحمن علی العرش استوی	خدا تخت پر کھڑا ہوا -

کھڑے ہونے (استواء) کی حقیقت میں استیلاء کا مجاز مضمر تھا ' اب بھی محاورے میں کہتے ہیں : بلغاریا کا تخت متزلزل ہوگیا ' یعنی اُس کے استیلاء میں ضعف آگیا ' پہلی صدی کا ایک عرب شاعر کہتا ہے :

قد استـــوی بشـــر علی العراق	من غـــیـــر سیف و دم مهـــراق
عہـــد اموی کا رکن سلطنت (امیر بشر) عراق کے تخت پر کھڑا ہوگیا	بغیر اس کے کہ تلوار چلائے یا خون بہائے

قرآن کو بھی یہ حقیقت اسی مجاز کے اسلوب میں نمایاں کرنی تھی -

سورۂ رحمان کی ہیبت ناک وعید ہے :

سنفرغ لکم ایها الثقلان	اے دونوں جماعتو! ہم عن قریب تمہارے لیے خالی ہوکر فراغت کیا چاہتے ہیں -

فارغ ہونے اور خالی ہو بیٹھنے کی حقیقت اس مجاز نے منقح کردی کہ جن لوگوں کے مشاغل کثیر ہوتے ہیں وہ کوئی خاص مہتم بالشان کام کرنا چاہیں تو اس مشغولیت کے عالم میں خاطر خواہ نہ کرسکینگے ' اس کے لیے اُنہیں ایک مخصوص وقت نکالنا ہوگا ' مفہوم کو دل نشین بنانے کے لیے قرآن کریم نے بھی اس تجوز کو لے لیا کہ لوگو! خبردار رہو ' تمہارا حساب کرنے کے لیے ہم عن قریب ایک خالی وقت نکالنے کو ہیں کہ اچھی طرح محاسبہ ہو اور کافی امتحان و اختبار ہوجائے -

(۳)

کشف ساق سے مراد کیا ہے ؟ علامہ ابن جریر اس کا جواب دیتے ہیں :

قال جماعة من الصحـــابة و التـــابعین من اهـــل التـــاویل : یبدو من امر شـــدید ...... و کان ابن عباس یقـــول : کان اهل الجـــاهلیة یقولون شمرت الحرب عن ساق (۱) ...... و عن عكـــرمة فی قوله یکشف عن ساق ' قال : هو یوم کرب ' و ذکـــر عن	مفسرین صحابہ و تابعین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ آیت " وہ دن جب ساق کھلیگی " کے معنے یہ ہیں کہ امر شدید ظاہر ہوگا ...... عبد اللہ بن عباس اس کی مثال میں کہا کرتے تھے " عہد جاہلیت کا محاورہ تھا کہ جنگ نے اپنی ساق سے ازار کو اُٹھالیا " یعنی پوری طرح لڑائی چھڑ گئی (۱) ...... عکرمہ سے بھی اس آیت کی تفسیر میں

(۱) تفسیر ابن جریر - ج ۲۹ ص ۲۱

بعض يتلاومون ' قالو : يا ويلنا انا كنا طاغين ' عسي ربنا ان يبدلنا خيرا منها ' انا الي ربنا راغبون ' — شخص دوسرے کے مونهه پر ملامت کرنے لگا کہ " افسوس ! همیں حد سے بڑهه گئے تهے ' شاید همارا پروردگار اس کے بدلے کوئي اس سے اچها باغ هم کو عنایت کرے ' اب هم اپنے پروردگار هی کی طرف رجوع هوتے هیں "

كذلك العذاب ' ولعذاب الاخرة اكبر ' لو كانوا يعلمون — ظالموں پر ایسا هي عذاب آتا هے ' اور انجام کار جو عذاب نازل هونے والا هے ' اگر اس کي حقیقت جان لیں تو معلوم هوگا کہ وہ اس سے بهي بڑا اور بہت بڑا عذاب هے -

ان للمتقين عند ربهم جنات النعيم — جن لوگوں میں تقوے (اسلامي کیرکٹر) هے ان لوگوں کے لیے بے شک اُن کے پروردگار کے پاس نعمت اور برکت والے باغ هیں -

أفنجعل المسلمين كالمجرمين ؟ مالكم كيف تحكمون ؟ ام لكم كتاب فيه تدرسون ان لكم فيه لما تخيرون ؟ ام لكم ايمان علينا بالغة الي يوم القيامة ان لكم لما تحكمون ؟ سلهم : ايهم بذلك زعيم ؟ ام لهم شركاء ؟ فليأتوا بشركائهم ان كانوا صادقين ؟ — کیا هم مسلمانوں کو گناہ گاروں کے برابر کردینگے ؟ تم لوگوں کو کیا هوگیا هے ؟ کیسے حکم لگایا کرتے هو ؟ کیا تمهارے پاس کوئي کتاب هے جس میں پڑهتے هو کہ جو تم پسند کروگے وهي تمهیں ملیگا ؟ یا تم نے هم سے قسمیں لے رکهي هیں جو روز قیامت تک چلي جائینگي کہ تم جس چیز کي فرمایش کروگے وهي تمهارے لیے موجود کردي جائیگي ' ان لوگوں سے پوچهو کہ ان میں کون اس کا ذمہ دار هے ؟ کیا ان لوگوں کے اور بهي شرکاے خدا هیں ؟ اگر هیں اور یہ اپنے دعوے میں سچے هیں تو انهیں حاضر کریں ؟

يوم يكشف عن ساق ويدعون الي السجود فلا يستطيعون ' خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة ' وقد كانوا يدعون الي السجود وهم سالمون — وہ دن آنے والا هے جب کہ ساق کهلیگي اور ان لوگوں کو سرافگندگي کي دعوت دي جائیگي ' مگر اُس وقت ان میں اتني قدرت واستطاعت کہاں ؟ اُن کي آنکهیں جهکي هونگي ' صورتوں پر ذلت چهاري هوئي ' یہ وهي لوگ هیں کہ پہلے جب انهیں سرجهکانے کو کہا جاتا تها تو اُس وقت یہ اچهے خاصے صحیح و سالم تهے -

فذرني ومن يكذب بهذا الحديث ' سنستدرجهم من حيث لا يعلمون واملي لهم : ان كيدي متين ' — هم کو اور ان لوگوں کو جو اس کلام کو جهٹلاتے هیں ' اپنے اپنے حال پر رهنے دو ' هم اسطرح پر کہ انهیں خبر بهي نہو آهستہ آهستہ ان کو گهسیٹتے اور ڈهیل دیتے چلے جارهے هیں ' بے شک هماري تدبیر نهایت پختہ و محکم هے -

ام تسألهم اجرا فهم من مغرم مثقلون ؟ ام عندهم الغيب فهم يكتبون ؟ فاصبر لحكم ربك ' ولا تكن كصاحب الحوت اذ نادي وهو مكظوم ' — یہ بات کیا هے ؟ یہ اس قدر سرگرن کیوں هیں ؟ کیا تم ان سے کسي بات کي اُجرت مانگتے هو کہ اس کے تاوان سے یہ دبے جارهے هیں ؟ یا ان کے پاس غیب کي خبریں آتي هیں اور یہ لکهہ لیا کرتے هیں ؟ بہر حال تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں ثابت قدم بنے بیٹهے رهو اور اُس مچهلي والے کي

لولا تداركه نعمة من ربه لنبذ بالعراء وهو مذموم فاجتباه ربه فجعله من الصالحين (٦٨ : ٢ — ٢٧) — طرح نہ هوجاؤ جس نے مغموم هوکر خدا کو آوازدي تهي ' پروردگار عالم فضل وکرم اگراُس کي دستگیري نہ کیے هوتا تو بڑے برے حالوں فضاے زمین پر پهینکا هوا پڑا رهتا ' لیکن پروردگارکو بندہ نوازي منظور تهي ' اُس نے نوازش کي اور پهر اپنے صالح بندوں میں (جو نیک و بہتر زندگي بسر کرنے کي صلاحیت رکهتے هیں) اُس کو شامل کرلیا -

(١)

کسف ساق (پنڈلي کهولنے) کي تشریحي کیفیت کیا هے روایتوں میں هے :

(١) قیامت کے دن مخلوقات کے روبرو خدا ممثّل هوگا ' مسلمان سامنے سے گزرینگے ' سوال هوگا : تم کس کي عبادت کرتے هو ؟ کہینگے : خدا کي ' خطاب هوگا : تم خدا کو پہچانتے هو ؟ کہینگے : پہچنوائیگا توکیوں نہ پہچانینگے ' یہ سن کر خدا اپني ساق کهول دیگا ' جتنے مسلمان هونگے دیکهتے هي سجدے میں سر جهکا دینگے ' منافقین کا گروہ سر جهکانا چاهیگا تو پیٹهہ سخت هوجائیگي ' یہ فرق امتیازي مسلمانوں کو منافقوں سے متمائز کردیگا (١)

(٢) قیامت کے دن کفار و مشرکین کے روبرو اُن کے بت لاے جائینگے کہ دیکهو تم انهیں کو پوجتے تهے ' اب انهیں کے ساتهہ جاؤ دوزخ میں جلو ' پهر مسلمانوں کي نوبت آئیگي ' خدا اپني ساق اُن کے لیے کهول دیگا ' سب کے سر جهک جائینگے ' منافقین سجدہ نہ کرسکینگے اس لیے جهنم میں گهر بسائینگے (٢)

(٣) اهل قیامت خدا کے روبرو چالیس برس تک ٹکٹکي باندهے کهڑے رهینگے ' برهنہ سر ' برهنہ پا ' برهنہ جسم ' غرق عرق چالیس برس تک اسي عالم میں رهینگے مگر کوئي بات تک نہ کریگا آخر میں خدا کي ساق کهل جائیگي اور پیشانیاں وقف سجود هوجائینگي (٣)

(٤) قیامت میں منادي هو گي کہ هرگروہ اپنے اپنے سرگروہ کے ساتهہ هولے ' بت پرست بتوں کے ساتهہ ' باطل پرست اپنے اپنے بے حقیقت پیشواؤں اور دیوتاؤں کے ساتهہ هولینگے ' اور سب آگ میں جهونکے جائینگے ' خاصان بارگاہ جب باقي رهینگے تو خدا اپني صورت بدل دیگا ' ساق کهل جائیگي ' اور منافقین کے علاوہ تمام اهل اسلام سربسجود هوجائینگے (٤)

انهیں روایتوں میں اُس عجیب و غریب پل (صراط) کا تذکرہ بهي هے جو تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ پتلا هوگا ' جهنم کے زبانے شررافشاني کررهے هونگے ' آگ کا دریا لهریں ماررها هوگا یہ پل اُسي کے وسط میں هوگا جس کو عبور کرنے پر باغ بهشت کي فضا ملیگي ' تاریکي قیامت کي محیط هوگي ' اس عالم میں

(١) محمد بن بشارا قال ثنا سفيان عن سلمة بن كهيل قال ثنا ابو الزهراء عن عبد الله قال يتمثل الله للخلق يوم القيامة الخ

(٢) يحيي بن طلحة اليربوعي قال ثنا شريك عن الاعمش عن المنهال عن عمرو عن عبد الله بن مسعود قال الخ

(٣) ابو كريب قال ثنا الاعمش عن المنهال بن قيس بن سكن قال حدثنا عبد الله وهو عند عمر يوم يقوم الناس لرب العالمين قال الخ

(٤) موسي بن عبد الرحمن المسروقي قال ثنا جعفر بن عون قال ثنا هشام بن سعد قال ثنا زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة الخ

وهذه الروايات بعضها واهية و بعضها من ضعاف الاخبار ' لايثبت منها حقيقة ولا يسمن ولا يغني من جوع ' وقد اكتفينا علي سرد مصاديقها حاذفا للفضول والله يقول الحق وهو يهدي السبيل -

مقالات

میں کون ہوں ؟ ؟

افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون ؟ فتعالی اللہ الملک الحق - لا الہ الا ھو، رب العرش العظیم

(از جناب عبد الغفار صاحب اختر - بي - اے - علیگ)

میں کون ہوں ؟ اور کیوں اس دنیا میں آیا ہوں ؟ کس قدر مشکل سوالات ہیں - مگر جب کبھی مجھے اس جسم خاکی کی غور پرداخت اور اس دوروزہ زندگی کے لیے سامان معیشت کے بہم پہونچانے کی مصروفیتوں سے چند لمحے بھی مہلت کے مل جاتے ہیں تو انہیں سوالات کے حل کرنے کی ادھیڑ بن میں مصروف ہوجاتا ہوں - اگرچہ ابتداے آفرینش سے لے کر آج تک ان سوالات کا حل مجھسے ممکن نہیں ہوا ' جب تک میں نے اوس رحمان و رحیم اور حکیم و علیم ہستی کے پیغاموں پر جس نے مجھے ' اور جو کچھہ میرے گرد و پیش ہے ' سب کو پیدا کیا ہے ' اور اس کی حکمت اور اسرار سے خود ہی واقف ہے کان نہیں دھرا ' اوس وقت تک میری ذاتی تحقیقات کا نتیجہ ہمیشہ حیرت اور سرگردانی ہی رہا -

لیکن ان پیغاموں کے منزل الی الناس ہونے کا حق ہی مجکو محض اس وجہ سے حاصل ہوا ہے کہ اس حقیقت کے دریافت کرنے کی فطرتی خواہش مجھہ میں موجود ہے ' اور میں تا بمقدور ان سوالات کے حل کرنے کی کوشش بھی کرتا رہتا ہوں - میری نظر محدود ہے ' ہو - میں تمام موجودات عالم کے مشاہدہ پر محیط نہیں ہوسکتا ' نہ سہی - یہ شرف میرے لیے کم کم ہے کہ تمام جمادات و نباتات اور کم درجہ کے حیوانات کے مقابل میں صرف میں ہی ایسی قوت کا مالک ہوں کہ اپنے نفس اور اپنے گرد و پیش کی اشیاء کے تعلقات پر غور کرسکوں ' اور سلسلۂ علل و اسباب موجودگی کے احساس سے ایک علۃ العلل تک سراغ لے جاؤں - یہ اسی قوت کا کرشمہ ہے کہ میں اس لائق سمجھا گیا ہوں کہ میری ہستی کے بعض رموز کا مجھپر انکشاف کیا جائے -

مشہور ہے کہ کسی بستی کے بسنے والوں نے ان سوالات کو بلا امداد انکشافات الہامی کے ' حل کرنے کی مستقل کوشش کی تھی ' معلوم ہوا ہے کہ وہ کسی حد تک کامیابی کی طرف بڑھے بھی تھے ' مگر افواہاً یہ سنا گیا ہے کہ وہ خطہ ہی غرقاب کردیا گیا - یہ قصہ خواہ غلط ہو یا صحیح ' مجھے اس سے چنداں بحث نہیں ' کیونکہ بعض روایات کی ترویج کا منشا ہی یہ ہوتا ہے کہ اون کے ذریعہ سے تمثیلی طور پر حقیقی امور پیش کیے جائیں - عام اس سے کہ وہ روایات واقعے کے صحیح بیانات پر مشتمل ہوں یا نہ ہوں ' کوئی خاص خطہ غرقاب ہوا ہو یا نہ ہوا ہو ' اس روایت سے اتنا نتیجہ تو ضرور نکلتا ہے کہ یہ معما وہاں والوں سے ابھی حل نہیں ہوسکا تھا کہ وہ لوگ فنا ہوگئے ' جنھوں نے اس کی تحقیقات کی طرف اقدام کیا تھا - یہ سعادت ایک ریگستانی جزیرہ نما کے باشندوں کی قسمت میں لکھی تھی کہ جن رموز کو انسانی تحقیقات حل کرنے سے عاجز رہی اون کا انکشاف الہامی طور پر وہاں کے باشندوں پر اونھیں کی زمین میں کیا جائے ' اور وہاں سے دنیا بھر میں پھیل جائے -

جو قومیں اپنی ذہنی قوتوں پر حد سے زیادہ بھروسہ کرتی ہیں ' جو تخلیق کی حقیقت اور علت غائی کے دریافت کرنے کے لیے صرف اپنے ہی ذہنی مکاشفات پر بھروسہ کرلیتی ہیں اور اضطراری طور پر خالق کائنات کے فیضان رحمانیت کی محتاج نہیں ہوتیں ' وہ الہامی انکشافات کے مورد اور منزل علیہ ہونے کی حقدار نہیں ہیں -

نیچر جب خالق نیچر سے جدا کرلی جاتی ہے تو وہ تنگ نظر اور حاسد ہوجاتی ہے ' اپنے رموز کے کنز مخفی کو کھلی دنیا میں نکالنے والوں سے دست و گریباں ہوجاتی ہے ' اور ہر قدم پر یہ کہتی ہے کہ : ان رموز کا جو حصہ تمہارے فہم و ادراک کے اندر آبھی سکتا ہے اوسے بھی الہامات ربانی کی مدد سے دریافت کرو ' اپنی قوت پر صرف وہیں تک بھروسہ کرو جہاں تک کہ تمہارا حق ہے ' کیونکہ تمہارا کتم عدم سے عرصہ وجود میں آنا اور پھر فنا ہوجانا یہ ایسے رازوں پر مشتمل نہیں ہے جنہیں تمہارا محدود ذہن دریافت کرسکے -

دنیا میں کس قدر بیشمار قومیں گزریں جن کی ترقی کے اسباب وہی تھے جن سے بعد کو اون کے تنزل کے سامان پیدا ہوگئے ' انکا یہ دعوے دھرا ہی رہ گیا کہ ہم اون رموز سے واقف ہوگئے ہیں جو اس عالم کون و فساد میں ترقی اور تنزل کے اسباب عادیہ قرار دیے جاسکتے ہیں - جب میں ان نمایشوں کو چشم عبرت سے دیکھتا ہوں تو مجھے بے اختیار خاقانی ہند کے یہ پر معنی الفاظ یاد آتے ہیں :

موت نے کردیا ناچار وگرنہ انساں
ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

اللہ اکبر ! انسان کے غرور نفس کو شکست دینے کے لیے کیا کیا سامان مہیا کیے گئے ہیں ؟ اور انسانی کمزوریوں کی کس قدر نمایاں نشانیاں موجود ہیں ؟ چشم عبرت واکرنے کی دیر ہے - بازیگر قدرت انسان کو فاعل مختار کا نام نہاد تمغا دے کر اوسے جد و جہد پر مکلف کرکے ' اوس کی محدود قوتوں کا تماشا دنیا کو دکھاتا ہے ' لیکن آخر میں اپنے ہی زبردست اور معجزنما ہاتھوں سے ہر کام کو انجام دے کر <u>تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیئ قدیر</u> کی حقیقت کا اعتراف کرنے پر انسان کو مجبور کردیتا ہے - انسان خود بینی سے اپنی ذات پر حد سے زیادہ بھروسہ کرنے پر آمادہ ہوتا ہے ' اور بزعم خود یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اوسے نیچر کے رموز سے پردہ اوٹھانے کی قوت عطا کی گئی ہے - لیکن جس قدر وہ اس کوشش میں سرگرم ہوتا ہے اوسی قدر زیادہ حیرت ' استعجاب ' گم شدگی ' اور وارفتگی کے دریاے ناپیدا کنار میں غوطے لگاتا ہے -

ابن عباس انه كان يقرء ذلك : يوم نكشف عن ساق ' بمعني يوم تكشف القيامة عن شدة شديدة ' و العرب تقول كشفت هذا الامر عن ساق اذا صار الى شدة (١)

یہی روایت ہے کہ وہ دن کرب و سختي کا دن ہوگا ' ابن عباس اس آیت کو یوں بھي پڑھتے تھے کہ " وہ دن جب ہم ساق کھول دینگے " یعني بڑي سختي برپا کرینگے ' جب کوئي بات نہایت سخت ہوجاتي ہے تو اہل عرب کہتے ہیں " اس بات کي ساق کھل گئي " (١)

عزبن عبد السلام لکھتے ہیں :

هو مجاز عن مبالغته في حساب اعدائه و اهانتهم و خزيهم و عقوبتهم ' فان العرب يقولون لكل من جد في امر و بالغ فيه : كشف عن ساقه ' و اصله ان من جد في عمل من الاعمال ' حرب او غيرها ' فانه يشمر ازاره عن ساقه كيلا يعوقه عن جده و سرعة حركته فيما جد فيه (٢)

آیت کے معنے مجازي ہیں ' مراد یہ ہے کہ دشمنان خدا کے محاسبہ و تذلیل و رسوائي و تعذیب میں مبالغہ ہوگا ' جب کوئي شخص کسي کام میں نہایت مبالغے کے ساتھہ کوشش کرتا ہے تو اہل عرب کہتے ہیں " اُس نے اپني ساق کھول دي " اس کی اصلیت یوں ہے کہ جب کوئي شخص کسي بڑے کام میں سرگرم ہوتا ہے ' خواہ جنگ ہو یا کوئي اور کام ہو ' تو ازار کو اوپر چڑھا لیتا ہے کہ تیزي و سرگرمی کے ساتھہ جو کام کرنا چاہتا ہے اوس میں حرج واقع نہ ہو (٣)

اس تشریح نے یہ حقیقت بھي واضح کردي کہ حدیث میں دامن جھاڑتے ہوئے چلنے کي نسبت جو وعید وارد ہے کہ : من جر ازاره بالخيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة (جو شخص غرور و تکبر سے تہ بند کے دامن جھاڑتے ہوے چلیگا قیامت میں خدا اُس کے جانب ملتفت نہ ہوگا) کا مفہوم اس ممانعت ہي پر حاوي نہیں ہے کہ تہ بند یا عبائیں یا پاجامے اس قدر نیچے نہ پہنے چاہئیں کہ موریاں قدم تک کو چھپا لیں اور زمین پر لوٹتي چلیں ' بلکہ اس کے ساتھہ یہ مدعا بھي مضمر ہے کہ مسلمان کو مغرور نہ ہونا چاہیے اور نہ فرط غرور سے اُس کے لیے غافل رہنا زیبا ہے ' خدا کتني ہي دولت دے ' کیسي ہي ثروت ملے ' کتني کچھہ منزلت بلند ہو ' مگر اُس کو ہر حال میں ہوشیار رہنا لازم ہے کہ جب کبھي اور جہاں کہیں مشکلیں پیش آنے والي ہوں وہ اُن کے حل کرنے کے لیے پہلے سے آمادہ و مستعد رہے - عہد جاہلیت کے مشہور سخن سنج (درید بن الصمه) کے کلام میں یہي مفہوم مخفي ہے :

كميش الازار خارج نصف ساقه -

ورنہ کون کہسکتا ہے کہ وہ اہل عرب جن کو ارتداد گوارا تھا ' ترک ملک و مال گوارا تھا ' دو عمر یہ کا مقابلہ گوارا تھا ' مگر تہ بند کا ٹخنے کے اوپر رکھنا گوارا نہ تھا ' وہ نصف ساق کے تہ بند پہنتے رہے ہونگے ؟

(٤)

مزید تشریح کے لیے مسئلے کو یوں سمجھنا چاہیے :

(الف) بے شبہہ خدا کے ساق نہیں ہے ' لیکن جنگ کے بھي تو ساق نہیں ہے ' با این ہمہ اہل عرب کہتے ہیں :

كشفت لهم عن ساقها و بدا من الشر الصراح

(جنگ نے اُن لوگوں کے روبرو اپني ساق کھول دي اور صاف و صریح خطرہ نمایاں ہوگیا) -

(ب) خطرے کے دانت بھي نہیں ہوتے ' مگر ادبیات عرب کا مشہور و معروف شعر ہے :

قوم اذا الشر ابدي ناجذيه لهم
طاروا اليه زرافات و وحدانا

(یہ وہ لوگ ہیں کہ جہاں خطرے نے اُنھیں اپنے دانت دکھائے کہ اُس کي جانب دو دو ایک ایک کرکے اُڑ چلے)

(ج) موت کے ناخن بھي تو نہیں ہوتے ' مگر ابو ذویب ہذلي کہتا ہے :

و اذا المنية انشبت اظفارها الفيت كل تميمة لا تنفع

موت نے جہاں اپنے ناخن مارے کہ پھر تم کسي ٹونے ٹوٹکے کو سود مند نہ پاؤگے -

(د) نرمي و نرم دلي (ذلت) کے بھي تو پر نہیں ہوتے جسے نیچے لاسکیں یا اوپر اُٹھا سکیں ' مگر اس آیت میں ہے :

و اخفض لهما جناح الذل من الرحمة

ماں باپ کے لیے مہرباني کے ساتھہ نرمي و ملایمت کے پر نیچے کرو یعني بچھادو -

(ہ) قرآن کے ہات بھي تو نہیں ہیں ' مگر قرآن خود کہہ رہا ہے :

مصدقاً لما بين يديه

قرآن کے دونوں ہاتھوں کے بیچ میں جو چیز ہے ' یعني تورات و انجیل جو اُس کے روبرو ہے ' وہ اُس کي تصدیق کر رہا ہے -

(و) کفر بھي تو ہات نہیں رکھتا ' مگر اُس کے تذکرے میں ہے :

ذلك بما قدمت يداك

یہ کیفیت تیرے دونوں ہاتھوں کي لائي ہوئي ہے -

(ز) عذاب بھي تو کوئي مجسم ہیکل نہیں ہے کہ اُس کے ہات پانوں ہوں ' مگر قرآن کا بیان ہے :

اني نذير لكم بين يدي عذاب شديد

سخت عذاب کے دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پڑنے سے میں تم کو ڈراتا ہوں

(ح) ملکیت رکھنے والوں میں ایسے لوگ بھي ہوسکتے ہیں جن کے داہنے ہات ٹنڈے ہوں یا سرے سے بنے ہي نہ ہوں ' خدا یہ سب کچھہ جانتا ہے اور پھر بھي کہتا ہے :

او ما ملكت ايمانكم

یا وہ جن کے مالک تمہارے داہنے ہات ہوے ہیں -

واقعہ یہ ہے کہ اُردو زبان کے ایک شاعر کے لیے جب یہ ادبي معذرت قابل پذیرائي ہے کہ :

ہرچند ہو مشاہدۂ حق کي گفتگو
بنتي نہیں ہے بادۂ و ساغر کہے بغیر
مقصد ہے نازوغمزہ ولے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنۂ و خنجر کہے بغیر

تو اہل نظر کی اس تحقیق پر کیوں نہ لحاظ کیا جائے کہ :

الغرض من هذا انه قد يعبر بالجوارح عن معان لا يصح ان يكون خارجة (١)

غرض یہ ہے کہ تعبیر کلام میں اعضاي جوارح کا تذکرہ کرتے ہیں اور اُس سے وہ معاني مراد لیتے ہیں جن کا اصل مفہوم سے الگ ہونا درست نہیں (١)

(لها بقية صالحة)

(١) ابن جریر - ص ٢٤

(٢) الاشارة الي الايجاز في بعض انواع المجاز - طبع قسطنطنیہ سنہ ١٣١٣ھ - ص ١١٠

[١] کتاب الاشاره - ص ٢٢

کي توبيخ سهني پڑي ' اور يه کم بخت اوسي نعمت کو مصيبت اور اوسي رحمت کو زحمت سے تعبير کرتا هے -

هاں ! اگر تو اپنے مالک کي عطا کي هوئي نعمت کو عدم استعمال اور کاهلي سے کهو بيٹهيگا ' اگر تو اپني قوتوں کو صحيح اعتدال اور امتزاج کے ساتهه کام میں نه لائيگا ' اگر تيري همت بلند نه هوگي ' اگر تو بزدلي کے ساتهه دنيا ميں اپنے فرائض کے انجام دينے سے جي چرائيگا ' اگر تو تمام مصيبتوں اور تکليفوں کو محض اپنے پروردگار کے ليے ' جس نے تجهے دنيا ميں چند روز رهکر کام کرنے اور اپنے هي طرف انجام کار واپس بلا لينے کے ليے بهيجا هے ' جهيلنے سے دم چرائے گا - اگر تو فاني آلام اور چند روزه مصائب کے مقابله کے ليے اپنے قلب کو آهني بناکر نه تهکنے والے عزم اور استقلال کے ساتهه ترقي اور نجات کے ليے جو تيري آفرينش کا مدعا اور مقصود هے ' محنت اور سعي کرنا اور نتيجه کو رب العلمين کي ضمانت ميں ديدينا اپنا شعار نه بنا ليگا - هاں ! اگر تو خلافت الهي کي پوري شان اپني هستي ميں نه پيدا کريگا ' تو کوئي وجه نهيں که تجهے هم پر جو اوس احکم الحاکمين کي بے چوں و چرا فرماں برداري کرنے والي هستياں هيں ' فوقيت اور برتري کا حق ديا جاے -

کوئي دم گزرتا هے که نيچر کي اونهيں مهيب طاقتوں کے ذريعه سے جن پر تو حاکم بنا کر بهيجا گيا هے ' امر الهي تجکو هلاک اور فنا کردے - اس بات پر غره نه کر که تجهے دنيا ميں مهلت ديگئي هے ' اس ليے که يهاں تو کامل انصاف هوتا هے ' اگر تو دنياوي طاقتوں پر حکمراني کرنے کي قابليت رکهتا هے تو وه ضرور تيرے ليے مطيع و منقاد بنادي جائينگي - ليکن تيري هستي ابدي سعادت کے ليے موزوں اور مناسب بنائي گئي هے ' اور تو دنيا و آخرت دونوں ميں فائز المرام هونے کے ليے پيدا کيا گيا هے - پس اگر تو اس سعادت کو نهيں حاصل کرسکتا تو تيري هستي کي بقا نا ممکن هے "

اِس آواز کے کانوں ميں پڑتے هي ميري نگاهيں بے اختيار اوٹهکر نيچر کي مهيب اور خوفناک قوتوں پر پڑتي هيں - اون کي غضب آلود نگاهوں سے صاف يه ظاهر هوتا هے که وه ايک اشارے کي منتظر هيں که مجهپر ٹوٹ پڑيں اور ميرے ٹکڑے اوڑا ديں - ميرا کليجه خوف سے کانپنے لگتا هے اور ميں خداوند قدير سے پناه کا خواستگار هوتا هوں -

سروش غيبي ميرے کانوں ميں پهر يهي سوالات ڈالتا هے که ميں کون هوں اور کيوں اس دنيا ميں بهيجا گيا هوں ؟ ميں غور کرتا هوں مگر اس کے حل سے اپنے آپ کو مجبور پاتا هوں - ميں غور کرتا هوں اور ميرا مضطر اور بيقرار دل خداوند قدير کي طرف بے اختيار مجهے رجوع کر ديتا هے - اب ميرے کان ميں نهايت شاندار اور فصيح لهجے ميں يه آوازيں گونجتي هيں :

" اے نا چيز اور بے حقيقت بندے ! تيري نجات اپنے هي نفس کي معرفت پر منحصر هے ' کيونکه اسي سے تو اپنے پروردگار کو پہچان سکتا هے - تو محض ايک بے حقيقت شے سے بتدريج ترقي کر کے دل و دماغ ' خيال و زبان ' هاتهه پانوں ' آنکهه ' ناک ' کان والا بنا اور اس درجه تک پهونچا که اب کائنات پر حکومت کرتا هے ' ليکن يه حکومت تيري اوسي وقت تک هے جب تک تو اپني اس حالت کي تکميل ميں کوشاں رهے ' اون ما به الامتياز قوتوں کو جو تيرے اقتدار کا باعث هيں تلف نه هونے دے ' سب سے بڑهکر يه که تو اپني تخليق کے منشاء کو سمجهے ' اور يه خيال کرے

که اس منتظم اور مربوط کائنات ميں جهاں هر شے کي ايک علت غائي پائي جاتي هے - جب ساري کائنات تيرے ليے وجود پذير هوئي هے ' اور تجهه ميں يه شعور موجود هے که اپني حقيقت پر غور کرسکے ' تو اس ادراک کا کوئي سبب تو ضرور هوگا ' اور تيري هستي مع اس ادراک کے آخر کسي کے ليے هوگي -

جبکه تو ديکهتا هے که اسي ادراک کے باعث دنيا و ما فيها تيري کامل تسلي اور راحت کے ليے کافي نهيں هيں تو اس سے ضرور کوئي شے ضرور تيرے ليے محل تسکين هوگي -

ياد رکهه ! که تو خاص خدا کے ليے هے - تيرا مرنا ' تيرا جينا ' تيرا سونا ' تيرا جاگنا ' تيرا چلنا ' تيرا پهرنا ' تيرا اٹهنا ' تيرا بيٹهنا ' غرض که تيرے سارے کام اوسي قادر ذوالجلال کے ليے هونے چاهيئں جو تيري تمام طاقتوں کا سهارا ' تيرے سارے علوم و جذبات کا مبدء ' منبع اور مرجع اليه هے - جسپر تو کامل بهروسه کرسکتا هے ' اور جس کے اندر تيري روح تسلي پاسکتي هے "

يه پر معني آواز سنتے هي مجهے ايسا معلوم هوتا هے جيسے کوئي بهولي هوئي باتيں ياد دلاتا هے اور ميرے دل سے هيبت اور خوف کا اثر زائل هوجاتا هے - ميں سوچتا هوں که کيا يهي وه خداوندي پيغام هے جو خدا کے برگزيده بندوں کے ذريعه سے پهونچايا جاتا هے ؟ ميرا دل گواهي ديتا هے که بيشک يه وهي پيغام هے -

اس يقين کے پيدا هوتے هي لازوال اميد اور ابدي راحت مسکراتي هوئي سامنے آجاتي هيں ' اور غير فاني کاميابي ايک پري تمثال نازنيں کي صورت ميں نمودار هوکر گوشۂ چشم سے مجهے اپني طرف بلاتي هے - محبت بهري نظروں سے ميري طرف ديکهتي اور تبسم کرتي هے ' اور جس قدر ميں آگے بڑهتا هوں اوسي قدر وه بهي ميري طرف کو بڑهتي هے - يهاں تک که اپنا اعجاز بهرا هاتهه ميرے سينے پر رکهتي هے ' اور طلسمي آواز سے کهتي هے که " تيرے ايمان اور استقلال نے مجهے تيري کنيزي کي عزت بخش دي هے "

آه ! اس دلفريب آواز کا کان ميں پڑنا اور ان نازک هاتهوں کا دهڑکتے هوے دل پر رکها جانا غضب هے - مجهپر فرط حيرت سے عالم بيخودي طاري هوجاتا هے ' اور ميں مبهوت هوکر آنکهيں بند کر ليتا هوں - چشم زدن ميں دو محبت بهرے هاتهه ميرے دونوں شانوں کو هلاتے هوے معلوم هوتے هيں - ميري آنکهيں کهل جاتي هيں - کيا ديکهتا هوں که وهي نيچر کي طاقتيں جو ابهي غضب آلود نگاهوں سے مجهے ديکهه رهي تهيں ميرے سامنے سر بسجود هيں - اميد و راحت ميرے بازوؤں کو سهارا ديے کهڑي هيں - غير فاني کاميابي کا هاتهه ميرے سينے پر هے ' اور وه آنکهوں ميں آنکهيں ڈالے ميرے سامنے کهڑي هے :

کيميائيست عجب معرفت درگه يار
خاک اوگشتم و چندين درجاتم دادند

الهلال کی ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو اپنے شهر کے ليے اسکے ايجنٹ بن جائيں -

چه شبها نشستم دریں سیر گم
که حیرت گرفت آستینم که قم

تحقیق اور تدقیق میں عمریں گذر جاتی هیں اور اوس حقیقت کا ایک شمه بھی دریافت نہیں هوتا ' جس کا شوق اور انہماک فطرت انسانی میں ودیعت کیا گیا ہے - لیکن اس عجز اور درماندگی سے یہ لازم نہیں آتا که میں هاتھ پر هاتھ دهرے بیٹھا رهوں ' اور اپنی تخلیق کی علت غائی او فوت هوجانے دوں - مجھے اس عجز اور درماندگی میں بھی ایک نتیجه خیز رمز کا پته چلتا ہے - میں اپنے خیال کو باوجود اس قدر آزادی اور وسعت کے ' کائنات پر محیط هونے سے عاجز پاتا هوں - کیا یہ کائنات کی زبردست وسعت کا ثبوت نہیں ہے ؟ کیا یہ زبردست وسعت اس امر کی شہادت نہیں دیتی که میری تخلیق کی علت غائی مسلسل ترقی پر ہے ؟ کیا اس سے اس امر کا ثبوت نہیں ملتا که اس وسیع اور پر از اسرار کائنات کا با کمال صانع کس قدر لا متناهی قوت و حکمت کا مالک ہے ؟

خود اس امر کا احساس میرے خیال کو ' جو تحقیق اور تدقیق ' استدلال اور استقراء کی پر پیچ وادیوں میں ' پڑا بھٹک رها تھا ' صراط مستقیم کی طرف پہنچتا ہے ' اور میرے دیدۂ دل کے سامنے سے شبہات اور اوهام کی غلیظ و کثیف ظلمت کو دور کرکے اوس پر ایمان اور اعتقاد کے نور کو طالع کرتا ہے ' جس پر نگاه ڈالتے هی میرے دل کو سرور اور اطمینان حاصل هوجاتا ہے ' کیونکه ایک لا متناهی قوت ' اور کیسی لا متناهی قوت ' جو صرف لا انتہا قوت هی نہیں بلکه لا انتہا حکمت و علم ' عدل و محبت کا منبع اور مخزن ہے ' میرا مبدء اور مرجع معلوم هوتی ہے - ایسے زبردست تعلق کا ادراک میرے لیے اپنی ذاتی کمزوری اور بے بسی کے احساس سے مل کر بے حد طمانینت بخش اور تسلی ده معلوم هوتا ہے ' اس خیال کے پیدا هوتے هی میں اپنے آپ کو کہیں سے کہیں پہونچتا هوا دیکھتا هوں ' اور خود بخود تسلی پا جاتا هوں -

میں کون هوں ؟ میں وہ هوں جس کے لیے کائنات کا هر ذره اپنا اپنا مقرر کرده کام انجام دے رها ہے ' اور اس طور پر وہ خدمتیں بجالاتا ہے جن کے لیے وہ مامور ہے -

میں وہ هوں جس کے لیے آفتاب هر صبح کو ' اپنا جہاں آرا جلوه دکھا کر ' نور کے بقعے چھوڑتا هوا ' دنیا کو گرم کرتا ' غلے اور پھول اور میوؤں کے درختوں کو اگاتا ' اون کے ثمار کو پکاتا ' میری آنکھوں کو کھولتا ' میرے هاتھ پاؤں میں چستی اور چالاکی پیدا کرتا ہے ' اور مجھے وقت کی شناخت سے بہره مند کرکے اوس کی قدر کرنا سکھاتا اور کام میں لگاتا ہے -

میں وہ هوں جس کے لیے باد صبا کے خوش گوار جھونکے اٹکھیلیوں سے چلتے ' هرے بھرے چمن کو شاداب کرکے میرے قلب کو مسرت اور میرے دماغ کو فرحت بخشتے هیں -

میں وہ هوں جس کے لیے شام کا سبز کاهی اور رات کا مائل سیاهی آسمان کبھی ستاروں کی جھلملاهٹ اور کبھی شفاف اور ٹھنڈی چاندنی کے ذریعه سے خوش نورپاشی کرکے اور نا معلوم تھپکیاں دیکر آرام دینے والی نیند کو بلاتا اور میرے قوی کو جو دن بھر کی محنت سے مضمحل هوگئے هیں ' از سر نو تازگی بخشتا ہے -

میں وہ هوں جس کے لیے مادہ حیات سے لدا هوا ابر آسمان پر لوهکتا ہے ' اور جاں بخش قطرات کی صورت میں زمین پر نازل هوکر چپے چپے کو سیراب اور شاداب کرتا ہے -

میں وہ هوں جس کے لیے خیال کی وسیع تفرج گاهیں کھلی هوئی هیں - میں وہ هوں جسکا دل و دماغ انعکاس انوار علوم و جذبات کا آئینه ہے - میں وہ هوں جس نے آغوش مادر میں تربیت پائی ہے - میں وہ هوں جس کے ذرا سے اضطراب پر بہت سے دل بے چین هوجاتے هیں - میں وہ هوں جس کے رنج و راحت میں شریک هونے کے لیے میرا ایک دلفریب هم جنس اپنی بیش بہا زندگی وقف کردیتا ہے ' اور اپنے شیریں کلام اور متبسم چہرے سے میری تمام کلفتیں دور کردیتا ' اور میری تمام مصیبتوں کو راحت سے بدل دیتا ہے -

لیکن آه ! وہ بھی تو میں هی هوں جس کی حالت کو ایک لحظه قیام نہیں ' اور جس کی صورت نوعیه جلد فنا هوجانے والی ہے - جو کاهلی اور تن آسانی کے گڑھے میں گر کر تمام روشنیوں سے محروم هوجاتا ہے ' جو غفلت کے خواب گراں میں پڑ کر موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے ' جس کے غنچۂ مراد کو جب یاس کی باد سموم پژمرده کردیتی ہے تو پھر تمام عالم کی بہاریں اور کائنات کی فضائیں اوسے شگفته نہیں کرسکتیں ' جس کے درد اور مصیبت کی راتیں کاٹے نہیں کٹتیں ' کروٹیں لیتے لیتے دونوں پہلو دکھنے لگتے هیں ' جو قحط اور خشک سالی کی مصیبتیں جھیلتا اور ایک ایک دانے کو ترس ترس کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتا ہے ' جس کو حسد ' بغض ' تعصب کا تنگ و تاریک قید خانه اپنی محدود چار دیواری سے باهر نہیں نکلنے دیتا ' جو جہل کی تاریکی میں بھٹک رها ہے ' جس کے لیے لحد کا تنگ غار انتظار کر رها ہے ' جس کی اذیتوں سے لوگ مسرت پاتے هیں ' جس کے مٹانے کو لوگ تلے هوئے هیں ' جس کی حسرتوں کا قریب اور دغا کے خنجر سے خون لیا جاتا ہے -

آه ! باری تعالی کی بےشمار مخلوق گرد و پیش ہے ' مگر میں اپنی قسمت کو سب سے زیاده سخت دیکھتا هوں - میرا هی امتحان کیوں اس قدر سخت مشکل ہے ؟ مجھه هی پر کیوں یہ ساری بلائیں نازل هیں ؟ میں هی کیوں تیر حوادث کا نشانه هوں ؟ میرے گرد و پیش بھاری بھرکم جمادات بھی هیں ' اور سحاب صفت متحرک هوا بھی ' دل لبھانے والی پھول پتیاں بھی هیں ' لچکنے والی ڈالیاں بھی ' اور ڈالیوں پر نغمه سرائی کرنے والے پرند بھی هیں ' سبزے سے لہلہاتے هوئے میدان بھی هیں ' هرے بھرے جنگل بھی اور اون میں اٹکھیلیاں کرنے والے چرند بھی هیں ' آب باران سے بہنے والے دریا بھی هیں اور لڑکھڑاتے هوئے نالے بھی - غرض که هر صنف کی مخلوقات موجود ہے لیکن میری برابر کوئی مورد آلام نہیں -

میں سمجھه گیا - وهی قوت جو مجھے اپنی حقیقت دریافت کرنے کی طرف مائل کرتی ہے ' میری ان تمام مصیبتوں کی جڑ ہے - یہ سارے کرشمے اسی کے هیں ' اور یہ سب زحمتیں اسی کے بدولت هیں - آه ! اے عقل ! اے کمبخت عقل انسانی ! تجھکو موت نہیں - انسان نے تیرا کیا بگاڑا تھا جو تو اوس کے پیچھے پڑ گئی ہے ؟ اور اوسکو ظلم و معدلت اور رنج و راحت کا امتیاز سکھا کر مورد آلام مصائب بنا رهی ہے ؟

" خاموش ! اے گستاخ بندے ' تیری اس یاوه گوئی سے ملاء اعلی کے تیوروں پر بل پڑنے لگا - تجھپر فرشتے لعنت کر رهے هیں ' سن وہ کیا کہتے هیں - کان لگاکر سن - وہ کہتے هیں که " اس ناشکر کو رب الارباب کی درگاه سے وہ نعمت عطا هوئی جس سے یہ اشرف المخلوقات اور خلیفة الله فی الارض کہلانے کا مستحق هوا ' اور هم پر اسے ترجیح دیگئی ' هم کو انی اعلم ما لا تعلمون

شهاب ثاقب جنکا سبب اصلی بعض اجزاے مادي کا هوا کے ساتهه تصادم هے ۱۲۵ - میل سے زیاده ارتفاع پر نظر نهیں آتے ' مگر یه ارتفاع خواه ۱۸۰ - میل هو یا ۱۲۵ - میل ' یه امر کسي طرح متحقق نهیں هوسکتا که اوپر کے طبقوں میں هوا کي ترکیب و امتزاج کس قسم کا هے ؟ ابر کي انتهائي بلندي صرف ۱۰ - میل هے اور گو غبارے اس سے کهیں زیاده بلند یعنے ۱۹ - میل تک جاسکتے هیں ' مگر انکي اوسط پرواز ۷ - میل سے زیاده نهیں کهي جاسکتي - پس اس سے زیاده بلندي پر مشاهده اور تجربه کا کچهه دسترس نهیں چل سکتا ' اور هماري معلومات ان طبقات بالائي کي نسبت اگر کچهه نهیں تو زیاده سے زیاده رقیع قیاسات کهي جاسکتي هیں -

البته - میل کے ارتفاع پر جو دو امر تجربه میں آگئے هیں وه یه هیں که بخارات مائیه وهاں کالعدم هیں اور درجهٔ حرارت جو زمین سے تدریجا کم هوتا جاتا هے وهاں پهنچکر قائم هو جاتا هے - یا ایک معتدبه فاصله تک برابر قائم رهتا هے - درجهٔ حرارت مقامات مذکوره میں ۵۵ - (مقیاس سنٹگرید) نقطهٔ انجماد کے نیچے هے -

مقامات مذکوره تک هوا میں بسبب حرارت آفتاب اور نیز بسبب زمین کي حرکت دوري کے ' برابر تموج اور تلاطم ملتا هے ' جس کي وجه سے مختلف غازوں کي ترکیب و امتزاج میں کوئي فرق نهیں پڑنے پاتا - وه آپس میں خوب ملي جلي رهتي هیں ' مگر اس سے بلندي پر کمي حرارت یا شدت برودت کي وجه سے ان بالائي اور زیریں تموجات کا پته کهیں نهیں چلتا ' جو نیچے کي هوا میں امتزاج کے باعث هوتے هیں - لهذا حکما کا قیاس هے که زیاده بلندي پر یه امتزاج ایسا نهیں هے جیسا که سطح زمین کے قریب هے ' بلکه وهاں مختلف غاز محض اپنے ثقل متناسبه کے اعتبار سے ته بر ته قائم هیں - جیسا که هم ایک ظرف میں تیل ' پاني اور پاره ملاکر اور خوب هلاکر چهوڑدیں ' تو تهوڑي هي دیر میں یه تینوں چیزیں اپني اپني جگه پر تلے اوپر قائم هوجائینگي -

پس اسي طرح قیاس کیا جاتا هے که اعلی طبقوں میں ایک خالص ته " هایڈروجن " کي محیط هے ' جسکے اوپر " هلیوم " هے -

گذشته سال پروفیسر (ویجنر) نے طبقهٔ " هایڈروجن " کي موجودگي کي نسبت بحث کرتے هوے بهت معقول ثبوت پیش کیے تھے ' اور فاصله تقریباً ۷۰ - میل بتایا تها - یه بهي کها تها که بردست قراین سے کها جا سکتا هے که اس سے زائد بلندي پر ایک غاز کا پته چلتا هے جسکا نام " جیوکارونیم " هے اور جو " هایڈروجن " سے کهیں زیاده هلکي هے -

یه غاز آفتاب میں ایک عرصے سے دریافت هوچکي هے ' مگر زمین پر ابهي اسکا کهیں پته نهیں - پروفیسر ناسینی البته خوش هیں که ایک مرتبه انهوں نے اس کي جهلک اٹلي کے کسي آتش فشاں پهاڑ میں دیکهه لي تهي ' مگر عام نظروں سے یه ذرک اندام پري ابتک غائب ' اور عام سطح سے ابتک دور هي دور رهتي هے -

مگر ایک بڑا نقص همارے معلومات متعلقه جوِّ شمسي میں یه هے که همکو اوس کي وسعت کا حال مطلق معلوم نهیں ' اور نه کسي موجوده آله کي مدد سے معلوم هونے کي کوئي امید هے - هم نهیں کهه سکتے که قرص کهانتک هے ' اور جو اس قدر هے ؟ اگر حکیم (آغست اشمط) کا قول تسلیم کیا جاے تو ماننا پڑتا هے که قرص کوئي شے هي نهیں ' محض ایک مرئي دهوکا هے - اگر یه تهیوري صحیح هے تو اسکي دریافت کا سهرا مرحوم (غالب) کے سر هے جو پہلے هی کهه گیا هے :

هیں ستارے کچهه ' نظر آتے هیں کچهه
دیتے هیں دهوکا یه بازیگر کهلا !

المسئلة والمناظرة

" حظ و کرب " یا " لذت و الم " ؟

(۱)

(مسٹر عبد الماجد بي - اے - از لکهنؤ)

۶ - اگست کے پرچه میں جناب نے پهر حظ و کرب کے مسئله کو چهیڑا هے ' اور اس سلسله میں وضع اصطلاحات علمیه کے متعلق کچهه عام مواعظ بهي ارشاد فرمائے هیں جو باعث صد مشکوري هیں - یه شاید عام دستور هے که مدعي کو آخري جواب کا حق حاصل هوتا هے ' پس اگر میں اس عام قاعده سے فایده اٹها کر جناب کے ارشادات کے متعلق دوباره کچهه گذارش کروں تو غالباً اپنے حدود سے تجاوز کرنے کا مجرم نه قرار پاؤں گا -

میں جواب و جواب الجواب کا ایک نه ختم هونے والا سلسله قائم کرکے اس مسئله کي مناظرانه حیثیت نهیں پیدا کرني چاهتا ' تاهم چونکه میرے نزدیک ایک علمي سوال کے حل کرنے میں جناب کو بعض غلط فهمیاں هو رهي هیں ' میں ان کا اظهار اپنے اوپر فرض جانتا هوں ' علی الخصوص اس حالت میں که اس کا تعلق براه راست مجهه سے بهي هے -

جناب کا یه ارشاد نهایت هي صحیح ' اور ایک نا قابل انکار حقیقت پر مبني هے که میں مثنوي زهر عشق یا فریاد داغ نهیں لکهه رها هوں - لیکن غالباً بیجا نه هو ' اگر میں بهي ایک مساوي درجه کا مبني علی الحقیقت دعوی جناب کے گوش گذار کردوں ' اور وه یه هے که میں عربي میں نهیں بلکه اردو میں کتاب لکهه رها هوں ' اور اسلیے مجهے یه بار بار یاد دلانا که " عربي زبان و علوم میں لذت و الم بعینه اسي پهلو کو ادا کرتا هوا مستعمل هے ' جسکا میں متلاشي هوں " مجهے ایک قطعي غیر متعلق بحث چهیڑ دینے کي ترغیب دینا هے -

سوال یه ' اور صرف یه هے ' که (Pleasure) اور (Pain) کا صحیح تر مفهوم اردو میں کون سے الفاظ ادا کرتے هیں ؟ جناب کا ارشاد هے که لذت و الم - اور میرا خیال هے که حظ و کرب ' آپ اپنے دعوی پر عربي لغت سے حجت لاتے هیں ' اور میں اپني تائید میں اردو محاوره و لغت کو پیش کرتا هوں - آپ اردو لغات سے استشهاد کرنے پر اظهار افسوس کرتے هیں ' لیکن میں سمجهتا هوں که اس سے زیاده افسوس ناک یه امر هے که خود اردو بولنے والوں کو اردو الفاظ کي تحقیق کے لیے عربی لغات کي جانب رجوع کرنا پڑے - آپ حیرت سے فرمائیںگے ' که حظ و کرب تو خاص عربی الفاظ هیں ' انهیں اردو کهنا کیونکر جائز هے ؟ لیکن عرض یه هے که جس وقت وه اردو عبارت میں استعمال کیے جارهے هیں ' وه یقیناً اردو هیں - ورنه اگر آپ کے اس اصول کو وسعت دي جاے ' که هر اردو لفظ کي تحقیق ' اس زبان کے لغت سے کرني چاهیے ' جس سے وه آیا هے ' تو اردو کے پاس باقي هي کیا ره جاتا هے ؟

اصل مسئله ختم هوگیا ' رها یه سوال که اهل فارس ' لذت و حظ کو مرادف سمجهتے هیں یا نهیں ؟ تو مجهے اس بحث سے اس موقع پر کوئي واسطه نهیں ' اسلیے که میں پهر یاد دلاتا هوں که میري کتاب جس طرح عربي میں نهیں ' اسي طرح فارسي

مذاكرۂ علميه

علم هيئت کا ایک صفحه

کائنات الجو

(از: مرزا محمد عسكري - بي - اے - لكهنوي)

جوّ ارض اور جوّ شمسي کا مقابله اور اونکے متعلق جدید تحقیقات

یه سن کے اکثر لوگوں کو تعجب هوگا، مگر محققین کا قول هے، که هم کو به نسبت خود اپنے جو کے آفتاب کے جو کا حال زیاده معلوم هے، اگر اس کا تصفیه آساني سے هو سکے که قرص آفتاب کي قلمرو کہاں تک هے، اور اوس کا حلقه کہاں سے شروع هوتا هے؟ جو شمسي میں متعدد غازوں کا جو ایک عظیم الشان تلاطم اور تموج برپا رهتا هے، اوس کا صرف مشاهده هي ممکن نهیں، بلکه اس کا رقبه اور اس کي سرعت رفتار بھي هم آساني سے بتا سکتے هیں، اور کچھه عرصه سے ان غازوں کے افعال و خواص، اور ان کا اپس میں تناسب بھي هم پر منکشف هوگیا هے -

تحليل شمسي اور آله " اسپکٹر اسکوپ "

شعاع شمسي کی تحلیل " اسپکٹر اسکوپ " کے ذریعه سے هوتي هے، جو علم طبعیات (فزکس) کا ایک بہت مشهور اور متداول آله هے - اس کے تجارب سے ثابت هو جاتا هے که اگر آفتاب محض ایک قرص نوری هوتا اور اوس کے چاروں طرف غازوں کا کوئي حلقه نهوتا، جیسا که هماری زمین کے چاروں طرف هے، تو همکو اس کي شعاع آلۂ مذکور کے اندر سے اس طرح نظر آتي، جیسے قوس قزح کے مختلف رنگوں کی ایک ناهموار پٹی هوتی هے،

مگر در اصل ایسا نهیں هے - مختلف الوان قوسی کے علاوه کچھه سیاه اور دهاری دار خطوط بھي جا بجا اوس روشني میں ملے جلے نظر آتے هیں، اس سے صاف نتیجه نکلتا هے که کچھه خارجي اشیا بطور ایک حجاب کے همارے اور آفتاب کے درمیان حائل هیں -

اب اگر هم بعض دیگر اشیا کی روشنی بھی اسي طرح اس آله کے ذریعه سے دیکھیں، تو اس میں بھی بعینه ویسے هی خطوط هم کو نظر آئینگے - اس سے معلوم هوا که وه غاز جو آفتاب کو گھیرے هوے هیں، اور یه چیزیں، دونوں ایک هی هیں -

اس آله کے ذریعه سے هم اون غازوں کا درجۂ حرارت اور وزن بھي بخوبي دریافت کر سکتے هیں -

مذکورۂ بالا تجربه کے علاوه جدید طرق عکاسي کے ذریعه آفتاب کی مختلف تصویریں بھي مختلف قسم کي مخصوص روشنیوں میں لي گئي هیں، جن سے عجیب عجیب انکشاف هوے هیں - آفتاب کی شعاعوں میں ایک خاص قسم کي روشني شامل هے جسکو سائینس کي اصطلاح میں " کاشیم " کی روشني کهتے هیں - فرض کرو که ایک عکسی پلیٹ پر سواے " کاشیم " کے اور کسي قسم کي روشني نه ڈالي جاے اور اسي شیشه سے آفتاب کا فوٹو لیا جاے تو یه فوٹو خاص " کاشیم " کي شعاعوں کا کها جائیگا -

اس اصول پر پروفیسر (هیلي) نے (جو رصدگاه شمسي واقع ماونٹ ولسن [امریکا] کے ایک مشهور استاد علم هیئت هیں) ایک آله ایجاد کیا هے جسکا نام " اسپکٹرو هلیوگراف " رکھا هے - اسکے ذریعه آفتاب کي مختلف تصویریں، جدید طریق عکاسي کے بموجب صرف ایک هي روشني میں مثلاً " کاشیم " " هایڈروجن " یا " کاربن " وغیره کي روشني میں لي گئي هیں، جن میں قرص کے چاروں طرف خاص رنگوں کے حلقے نظر آتے هیں -

جو ارضي

یه عجیب بات هے که خود اپنے گھر کا حال به نسبت پرائے گھر کے هم بہت کم جانتے هیں، یعنے زمین کے جو کے متعلق همارا علم اوتنا وسیع اور زیر مشاهده و استقرا نهیں، جتنا که جو شمسي کے متعلق هے - گو هوا کے دو مشهور جزو " اکسیجن " اور " نائٹروجن " ایک عرصه دراز سے همکو معلوم هیں، لیکن تیسرا جزو " آرگن " جسکے کاشف سائنس کے فاضل اجل لارڈ (ریلے) اور سر (ولیم ریمسے) هیں، اور جسکي مقدار هوا میں آبخرۂ مائیه سے کسي طرح کم نهیں، ابھي پورے بیس برس بھي نهیں هوے که دریافت هوا هے -

یهي حال غاز " هلیوم " کا بھي هے جو " آرگن " کے بہت بعد دریافت هوا - مگر اس کا وجود آفتاب میں بہت پیشتر سے معلوم تھا - " هلیوم " کے بعد البته بہت سے نئے غازوں کا پته لگا، مثلاً

(١) " نیون " منکشفه پروفیسر ریمسے جسکا ثقل مابین " هلیوم " اور " آرگن " کے هے - یعنے " هلیوم " سے زیاده بھاري اور " آرگن " سے زیاده هلکي - (٢) " کرپٹن " (٣) " زینن "

اگر " آرگن " بوجه قلت مقدار (سو حصوں میں ایک حصه) ابتک ناپید رهي، تو نمبر (٢) و (٣) به سبب اپني انتهائي لطافت و رقت کے پردۂ راز میں مخفي تھیں - نمبر (٢) هوا کے دس لاکھه حصوں میں سے ایک حصه، اور نمبر (٣) اس سے بھي بیس گني زیاده لطیف و رقیق هے - یعنے ٢ - کرور حصوں میں صرف ایک حصه هے !!

هوا کي بلندي سمندر کي سطح سے ایک سو اسي میل تسلیم کي گئي هے - یعنے اتنے فاصلے تک ایسے طبیعي منظر نظر آتے هیں جن کے واسطے هوا کي موجودگي کي ضرورت هے -

مثلاً قطب شمالي کا وه عجیب منظر جو " آرورابوریلس " (شفق شمالي) کے نام سے مشهور هے، اور ممالک قطبیه شمالي میں اس رات کے وقت نظر آتا هے - حکما اس کا سبب تموجات برقیه بتاتے هیں اس منظر کي کیفیت یه هے که ممالک مذکوره میں بعض اوقات افق شمال سے روشني کي دھاریاں آسمان میں سمت الراس تک کھینچي هوئي نظر آتي هیں - معلوم هوتا هے که لاکھوں شهاب ثاقب ٹوٹ رهے هیں - کبھي یه دلکش طلسمي نظاره بصورت قوسي مشرق سے مغرب تک، اور کبھي متموج شعاعوں میں بھي جلوه گر هوتا هے اس کا رنگ هلکے نارنجي سے لیکر گهرے سرخ تک هوتا هے - جب یهی مناظر قطب جنوبي میں نظر آتے هیں تو شفق ان کو جنوبي (آرورا آسٹریلس) کهتے هیں -

(۳)

(خدا بندہ - از جونپور)

الہلال مورخہ ۶ - اگست سنہ ۱۹۱۳ ع ' اور شاید اس سے قبل کے دو مختلف و متفاوت الاوقات نمبروں میں "حظ و کرب" کی ایک دل آویز ادبی بحث شائع ہوچکی ہے ' اس دائرے میں میرا نقطہ نظریہ ہے :

(۱) عربي و فارسي میں في الواقع "حظ" کا صحیح استعمال "لذت" و "راحت" کے لیے نہیں ہوا ' اور نہ ہوسکتا ہے ' اُردو میں بے شبہ یہ استعمال آجکل مروج ہے ' لیکن اساتذۂ لغت کا ہنوز اس پر اجماع نہیں ' پہر کیا ضرور ہے کہ علمي اصطلاح کي ترجماني کے لیے زبان میں جب ایک صحیح لفظ موجود ہے تو اُس پر غیر صحیح کو ترجیح دي جاۓ ؟

(۲) افسوس ہے کہ فارسي زبان کا کوئي معتمد و قابل استناد لغت نہ مرتب ہوا اور نہ موجود ہے ' ایک "شرفنامہ" تہا ' مگر اب تک شائع ہي نہیں ہوا ' رشیدي ' جہانگیري ' برہان ' مؤید الفضلا ' اس فن کي متداول کتابیں ہیں ' ان کي یہ حالت ہے کہ مشاہیر شعرا کے کلام سے لغت کا استقرا کرنے میں کنایات و استعارات و تشبیہات کو بہي لغت سمجھہ لیتے ہیں ' بلکہ بعض اوقات نسق کلام کے خصوصیات کا ایک جداگانہ لغت فرض کرلیتے ہیں ' اہل زبان آجکل کے "تولیے" کے مفہوم کو "آبچین" سے ادا کرتے تہے ' اس معنے میں عمومیت تہي ' اس میں کوئي تخصیص نہ تہي ' لغت آفرینوں کو شاہنامۂ فردوسي میں یہ مصرع مل گیا کہ :

ندارم بہ مرگ آبچین و کفن

موقع و محل کے سیاق نے اُن کو مجبور کیا کہ اظہار تنوع کے لیے ایک مستقل لغت قائم کردیں ' آبچین کے معنے اب اُس خاص تولیے کے لیے ہیں جس سے میت کو غسل دینے کے بعد لاش کو پونچھتے ہیں ' غرض کہ ایسے ایسے بکثرت شتر گربہ ' موجود ہیں جن پر نظر پڑنے کے بعد اس قسم کي کتابوں سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے -

(۳) اس گروہ کے بعد ایک اصطلاح آفریں گروہ پیدا ہوا جس کے سرخیل ایک ہندو کایستھہ (لالہ تیک چند مولف بہار عجم) اور ایک مسلمان افغان (خان آرزو مولف سراج اللغہ) تہے ' ان بزرگوں کي وسعت نظر اور تتبع عرب کي یہ کیفیت ہے کہ "بنگالا" کا ایک لغت قائم کرتے ہیں اور پہر "بنگالہ" سے تطبیق دینے کے لیے اخذ ورد کرتے ہیں ' ایک ایراني شاعر نے ایک سلام ظریفي کے موقعہ پر کہا تہا : یہ از زنان ہندوستاں ' اس کا دوسرا مصرع نہایت سخیف تہا ' اس میں ہندي زبان کے ایک فحش لفظ کو کسي قدر غلطي کے ساتھہ نظم کیا تہا ' لغویین نے یہ تو اعتراض کردیا کہ ایراني ہوکر ہندوستان کي صحیح زبان سے واقف نہیں ' مگر کسي نے نہ کہا کہ مسلمان ہوکر شاعري کي لطافت وطہارت کو فحشاء و منکر سے آلودہ و ملوث کررہا ہے ' صائب کا شعر ہے :

نشاط عمر ملاقات دوستداران است
چہ حظ برد خضر از عمر جاوداں تنہا ؟

میرے پاس دیوان صائب خود مصنف کے عہد کا موجود ہے اور اس میں یہ شعر یوں ہي مذکور ہے ' از روی فن بہي اس کي تائید ہوتي ہے ' لیکن اتفاق سے ان بزرگوں کو جو نسخہ ملا اُس میں شعر یوں تہا :

نشاط عمر ملاقات دوستداراں است
چہ حظ کند خضر از عمر جاوداں تنہا ؟

مفہوم تبدیل ہونے کے لیے اتني تبدیلي کافي تہي ' حظ کے معنے لذت وراحت کے بن گئے -

(۴) سب سے آخري جماعت فرہنگ اندراج کے ہم صفیروں کي ہے جن کي تخلیق کا مادہ زیادہ تر نولکشور پریس نے بہم پہونچایا تہا ' اس جماعت کے امام ملا غیاث الدین رامپوري (مولف غیاث اللغات) تہے ' جن کے تبحر کا یہ عالم ہے کہ "سفسطہ" کو "سقسطہ" فصل القاف میں لکہتے ہیں "فوارہ" کو "پہوارا" کا معرب بتاتے ہیں "ننگ" کو فارسي سمجھہ کر "ننگین" کا مخفف کہتے ہیں ' و نحو ذلک ' عہد جدید کي ایراني تالیف "فرہنگ انجمن آراي ناصري" گو تحقیق سے لکہي گئي ' مگر اُس کا ماخذ بہي زیادہ تر رشیدي وغیرہ ہیں ' ظاہر ہے کہ فن لغت میں ایسي کتابوں کي کیا وقعت ہوسکتي ہے ؟

(۵) ایک نیا لغت نویس فرقہ مستشرقین فرنگ کا پیدا ہوگیا ہے جن میں دو عجیب اضداد مجتمع ہیں :

(الف) یہ فرقہ اتباع و تقلید سے ایک قدم آگے نہیں بڑھتا ' حتي کہ اغلاط میں بہي اس کا طرز عمل تقلید کو فرض سمجھتا ہے -

(ب) یہ فرقہ اتباع و تقلید کو نہایت مذموم سمجھتا ہے ' خود اجتہاد کرتا ہے ' مگر اس اجتہاد سے جو بات پیدا ہوتي ہے وہ بسا اوقات مغربي ہو تو ہو مگر مشرقي تو کسي طرح نہیں ہوسکتي

اس فرقے کے شغف علمي و سعي تحقیق و نشر علوم و آثار کا میں جس قدر احسانمند ہوں اُسي قدر اس کي بے معنے بلند پروازیاں اذیت دیتي ہیں ' جن کي مفصل تشریح بشرط فرصت ایک جداگانہ مضمون میں کرونگا -

(۶) آپ کا یہ بیان شاید زیادہ مبالغہ آمیز نہوگا کہ تلاش کرنے سے جدید ترمیں علوم و فنون کي اُن اصطلاحوں کے لیے بہي جن کا مفہوم بالکل ہي نیا ہے ' عربي زبان میں بہت سے الفاظ مل سکتے ہیں ' میں اس ذیل میں فرانسیسي زبان کے بعض علمي مصطلحات کو بطور نمونہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو اپني تکوین کے ساتھہ ہي عربي لباس میں آگئے ہیں ' مثلاً :

(۱) ثروت	Patrimoine: ... ...
(۲) اشیای مثالي و قیمتي	Choses fonegibles & Ch. Non fonigbles : ... ...
(۳) حق مسیل	Servitude d'aqueduc & Serv. d'ecoulement des eaux : ... ...
(۴) ید	Possession / Occupation
(۵) استیلاء	Occupation / Appropriation
(۶) التصاق	Accession : ... ...
(۷) موجبہ و سالبہ	Presc. extinctive, Prescription Acquisitive : ...
(۸) حکمي	Interruption Civile—Civile : ...
(۹) استرجاع	Action Paulienne : ... ...
(۱۰) استصناع	Louage d'industrie : ... ...
(۱۱) ودیع	Depositaire : ... ...
(۱۲) ودیعۂ ناقصہ	Depot irregulier : ... ...
(۱۳) ودیعۂ جاریہ	Depot d'hotellerie : ... ...
(۱۴) حیازت	Gage : ... ...

میں بھي نہیں - لیکن چونکہ جناب اسي پہلو پر خصوصیت کے ساتھہ زور دے رہے ھیں ' یہانتک کہ جناب کو محض اسي کے واسطے اپنے پہلے دعوی میں ' جو (بہ قول جناب ھي کے) احتیاط اور حفظ آداب تحریر پر مبني تھا ' ترمیم کرنا پڑي ھے ' اسلیے مجھے بھي مجبوراً کچھہ عرض کرنا پڑتا ھے - جناب ایک ایسے لہجہ میں جو بہ ظاھر تنقید و تنقیح سے ارفع معلوم ھوتا ھے ' ارشاد فرماتے ھیں :

" اب میں مسٹر موصوف کو یقین دلاتا ھوں ' کہ فارسي میں کبھی کوئي پڑھا لکھا آدمي حظ کو لذت ' کے معني میں بولنے کي افسوسناک غلطی نہیں کر سکتا - حظ فارسي میں بھي ھمیشہ حصہ اور نصیب کے معنے میں بولا جاتا ھے "

اور اس کے ثبوت میں غالب کا ایک شعر پیش کرنا کافی سمجھتے ھیں جس میں حظ کو حصہ کے معنے میں استعمال کیا گیا ھے - اس سے قطع نظر کرکے ' کہ منطقي حیثیت سے یہ دلیل آپکے دعوے کے لیے کہاں تک مفید ھے ' مجھے صرف یہ کہنا ھے کہ واقعات اس قطعي اور غیر مفید فیصلہ کي تائید نہیں کرتے - افسوس ھے کہ بہار عجم وغیرہ اس وقت سامنے موجود نہیں ' ورنہ غالباً بہ قید صفحہ و سطر میں یہ بتا سکتا کہ فارسي کے متعدد لغت نویسوں نے حظ کو لذت و مسرت کے معنے میں استعمال کرنے کي " افسوسناک غلطي " کي ھے - خوش قسمتي سے غیاث البتہ میز پر موجود ھے - اس کي عبارت یہ ھے : " حظ بہرہ و نصیب و دریہار عجم نوشتہ کہ فارسیاں بہ معنے خوشي و خرمی استعمال کنند " (صفحہ ۱۷۴ مطبوعۂ کانپور)

اس سے بڑھکر یہ کہ مستشرقین یورپ کے فارسي لغات جس قدر میري نظر سے گزرے ھیں ' ان سب میں حظ کے معنے یا تو صرف " مسرت " کے دیے ھیں ' اور یا اسکے یہ معني منجملہ دیگر معاني کے تحریر کیے ھیں ' لیکن ایسا کوئي لغت نہیں گزرا جس میں حظ اور لذت کو مرادف قرار دینے کي افسوسناک غلطی نہ کي گئي ھو - آپ کي تشفي کي غرض سے میں چند لغات کي اصل عبارتیں درج ذیل کرتا ھوں ' اور اگر ضرورت ھوئي ' تو اس سے زائد شواھد حاضر کرنے کو تیار ھوں - پروفیسر پامر جو کیمبرج یونیورسٹي میں عربي کے پروفیسر ھیں ' اپنے مختصر فارسي ' انگریزي لغت میں لکھتے ھیں :

" حظ (hazz) Pleasure, Delight. حظ کردن To Enjoy "
(Concise Persian Dictionary) P. 199 - 200

یعنی ' حظ ' بہ معنی ' لذت و مسرت اور ' حظ کردن ' بہ معنی لطف اٹھانا -

ڈاکٹر ویکنس ' جنکا فارسي ' عربي لغت ' رچرڈسن کے مشہور و مستند لغت سے ماخوذ ھے ' لکھتے ھیں '

" حظ (hazz). Happiness (Wilkin's Persian Arabic and English Vocabulary.) p. 226.

اس میں میں نے اقتباس نہیں کیا ' بلکہ اس نے حظ کے معني ' صرف " مسرت " کے دیے ھیں -

مشہور محقق ' ڈاکٹر اسٹین گاس اپنے مبسوط لغت میں فرماتے ھیں :

" حظ (hazz). Being blessed with prosperity ... good fortunes : happiness . pleasure ; delight , flavour ; taste , a part, portion .... حظ فاني . The fading pleasure ; حظ کردن To enjoy ; حظ نفساني Sensual pleasure " (Stingass's Persian and English Dictionary). p. 423.

" یعني حظ ' کے معنی ھیں جایداد و دولت سے خوش بخت ھونا ' ... مسرت ' لذت ' انبساط ' ذایقہ ' مزہ ' حصہ ' ٹکڑا ' وغیرہ حظ فاني ' یعني فنا ھونے والی لذات - حظ کردن ' یعني لطف اٹھانا - حظ نفساني ' یعني لذات حسي "

ور فرمائیے کہ یہ اھل لغت ' نہ صرف " حظ " کو لذت کے معنے میں استعمال کرتے ھیں ' بلکہ اس سے جتنے ترکیب پیدا کرتے ھیں ' (حظ فاني ' حظ نفساني ' حظ کردن ' وغیرہ) ان سب میں بھي حظ کے معني لذت اور صرف لذت کے لیتے ھیں -

آخر میں یہ کہنا باقي رہ گیا ھے ' کہ میں ایک مدت کي سعی و تلاش کے بعد ' جو اگرچہ یقیناً محدود تھي ' مگر شاید نا قابل لحاظ نہ تھي ' اس نتیجہ پر پہنچا تھا ' کہ مسلمانوں نے صناف فلسفہ میں سے صرف دو چیزوں کو ھاتھہ لگایا تھا ' الہیات ور منطق قیاس ' اور اس لیے فلسفہ کي جدید شاخوں مثلاً منطق استقراء ' نفسیات (Psychology) ' علمیات (Epistemology) ' جمالیات (Esthetics) اور اخلاقیات اپنے جدید معني میں (Ethics) وغیرہ ' کے متعلق عربي زبان میں مواد موجود نہیں ' لیکن آج مجھہ سے یہ باور کرنے کے لیے ' کہا جاتا ھے کہ :

" فلسفہ میں بہتر سے بہتر صحیح عربي الفاظ مل سکتے ھیں ' بہ شرطیکہ تلاش کیے جائیں " -

یہ دعوی میرے لیے جس قدر حیرت انگیز ھے اس سے زیادہ مسرت انگیز ھے ' بہ شرطیکہ ' اس کي تائید واقعات کي زبان سے ھو ' اور اگر الہلال کي کوششوں سے اس سخت غلط فہمی کا پردہ میرے اور مجھہ جیسے صدھا ناواقفوں کے سامنے سے اٹھہ جائے تو بلاشبہ یہ اسکي ایک قابل لحاظ علمي خدمت ھوگي -

(۲)

—:*****:—

جناب خان بہادر سید امیر حسین صاحب

جناب والا ! حظ و کرب اور لذت و الم کے مقدمہ میں اگر میري گواھي کچھہ وقعت رکھتي ھو تو آپ اپنا گواہ مجکو قرار دے سکتے ھیں ' البتہ مجکو شبہ ھے ' راحت و الم کہوں یا لذت و الم ؟ مسٹر عبد الماجد صاحب سے چند روز ھوے اِلہ آباد میں مجھے ملنے کا شرف حاصل ھوا تھا ' اور میں نے ان سے درخواست کي تھي کہ تحریر مضامین فلسفہ کے لیے ایک فرھنگ کي ضرورت ھے - انھوں نے کچھہ مشکلات بیان کي تھیں ' اور انکا فرمانا بجا تھا - درحقیقت بڑا کام ھوگا اگر مسٹر ممدوح ایک مجموعہ الفاظ یکجا کرلیں ' تا کہ علمي خیالات کو اردو میں لکھنے میں مدد ملے -

معلوم ھونا چاھیے کہ الفاظ حظ و کرب یا لذت و الم کن انگریزي لفظوں کے مقابلے میں تجویز کیے جاتے ھیں - غالباً پین اینڈ پلیزر - مسٹر عبد الماجد صاحب کا ایڈرس ارشاد ھو تو ارادہ ھے کہ ان سے مراسلت کروں -

(۳)

کانپور سے میں ابھی واپس آیا هوں ' مجھے افسوس هے که سواے کانپور کے متعلق اکثر نہایت ضروري واقعات اخبارات میں پیش آئے هیں ' درحقیقت اب تبک جو کچھه شائع هوا هے اسکے پڑھنے سے اون هیبت ناک واقعات کا صحیح اندازہ هونا ممکن هی نہیں جو ۳ - اگست کو کانپور میں پیش آئے هیں -

مسجد میں داخل هوتے هي جو چیز پہلے نظر آتي هے وہ محراب کي یعنی مسجد کي پشت والي دیوار پر گولیوں کے نشانات هیں ' یہ نشانات اکثر چھت کي سطح زیریں پر بھي نظر آتے هین ' لیکن جو بات سب سے زیادہ توجه کے قابل هے وہ یه هے که مسجد کے اندر بھی محراب مسجد سے ۶ - ۷ فت کے فاصلے پر دونوں جانب گولیوں کے بے شمار نشان هیں ' بظاهر یه کسیطرح ممکن نہیں معلوم هوتا که یه نشانات بیرون مسجد سے چلائي هوئي گولیوں کے هوں ' یه نشانات اوسي صورت مین پڑسکتے هین که پولیس نے اندر آکر فیر کیے هوں -

خون کے نشانات اور بڑے بڑے چکتے بہت سے دیکھے گئے ' مسجد مین داخل هوتے هوے ممکن نہین که اوس خون آلودہ نشان پر نظر نه پڑے جو چوکھٹ کے اوپر کے حصه پر پڑا هوا هے ' یه خون آلودہ نشان اس امرکي مزید شہادت هے که خدا کے گھر میں تعدی و خون ریزي کیگئی - موقع پر مسلح پولیس کي موجودگي اس منظرکي هیبت مین اور بھي اضافه کرتي هے ' مگر ساتھه هی دیکھنے والے کو اوس مشہور مثل کي صداقت بھي جتاتي هے که " گھوڑے کي چوري هو جانے کے بعد اصطبل کے دروازہ مین قفل ڈالنا بے سود هے " -

اگر مسٹر ٹائلر پہلے هی احتیاط سے کام لیے هوتے اور مسجد کي طرف مسلح پولیس متعین کردیے هوتے تو غالبا بلوی هي نه هوتا ' آخري چیز جو مسجد مین مجھے دکھائي گئي وہ چند دریان تھین جو اون مقتولین و مجروحین کے خون مین ڈوبي هوئي هین جن پر مجسٹریت کے حکم سے فیر کیے گیے -

مسٹر ٹائلر کي عنایت سے میں جیل اور هسپتال میں بھي جاسکا ' میں نے مولانا آزاد سبحانی اور اون کے دوستوں کو جیل کي تکلیف دہ زندگي میں روزہ دار اور مطمئن و بشاش پایا ' بہت دیر تک ان صاحبوں سے باتیں هوتي رهیں ' میري روانگي سے کچھه پہلے مولانا آزاد نے اپنے هندوستاني هم مذهبوں تک پہونچانیکے لیے مجھے ایک پیغام دیا ' اونھوں نے فرمایا که " مہربانی کرکے مسلمان بھائیوں سے کہدیجیے که وہ هماري رهائي کي فکر میں اپنے اپکو پریشان نه کریں بلکه مسجد کي حفاظت کے لیے کوشش کریں " - کل ایک سو پانچ مسلمان اس جیل میں زیر حراست هیں جن پر مقدمه چلایا جانے والا هے -

جیل سے میں هسپتال گیا جہاں عمارت کے ایک گوشه میں ۳ - اگست کے زخمي پڑے هوے هیں ' ۱۰ - تاریخ کو جب میں اون لوگوں کو دیکھنے گیا هوں اونکي تعداد ۲۵ - تھي ' انمیں سے دو (اشفاق الهي - نور الهي) محض بچے هیں ' ایک ۱۱ سال کا هے اور دوسرا ۱۳ - برس کا هے ' اشفاق الهي کے دماغ میں گولي لگي هے ' جسکے صدمه سے وہ لب گور تھا ' ڈاکٹر نے مجھه سے کہا که نور الهي بھي چند گھنٹوں کا مہمان هے - وہ بڑا دردناک منظر تھا جب میں نے ان دونوں بچوں کو برابر برابر دو چارپائیوں پر پڑے هوئے دیکھا ' اشفاق الهي بالکل بے هوش تھا - لیکن نور الهي کي بہکي هوئي باتیں سننے والے کو یه بات یاد دلاتي تھیں که حکومت برطانیه کي تاریخ میں کبھي کسي مجمع پر ' خواہ یه هی صورت واقعه هو جو کانپور میں پیش آئي یا اس سے بھي زیادہ سخت هو ' اس طرح گولیاں نہیں چلائي گئي هونگي -

سنه ۱۹۰۷ ع میں جو بلوی کلکته میں هوا تھا وہ هم میں سے اکثروں کو اچھي طرح یاد هوگا ' بقرعید کے موقع پر کلکته و تناولي کے بلوے تو اوسی زمانه میں هوئے هونگے جب سر جیمس مسٹن گورنمنٹ کے سکریٹري مالیات تھے ' لیکن کیا اس طرح کلکته کے پریسیڈنسي مجسٹریٹ اور تناولي کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بلوائیوں کے قتل عام کا حکم دیا تھا جس طرح هز مجسٹی کي رعایا مجسٹریٹ کانپور کے حکم سے ذبح کي گئي ؟

اس بے رحمي سے تو میرے خیال مین کبھي بندر بھی نه مارے گئے هونگے -

مین اپنے موضوع سے دور هوگیا ' مین نے زخمیوں کے زخم دیکھے ' اون مین سے جو کوئي گفتگو کرسکتا تھا اوس سے مین نے دریافت کیا که اوس نے کیونکر اور کس صورت مین زخم کھایا هے ؟ مجھے اسکی ضرورت نہین هے که عدالت کے فرائض اپنے ذمه لے کر یه بیان کروں که یه لوگ کس طرح اور کیوں اوس وقت مسجد کے نزدیک موجود تھے ؟ لیکن کیا یه امر قابل غور نہین هے که بہت سے لوگ جنکے چھرے لگے تھے چھریاں کھا کر بھاگے ' پولس نے اون پر سختي سے حمله کیا اور کرچوں ' بھالوں ' اور سنا تو هے که تلواروں تک کا استعمال نہایت آزادي کے ساتھه کیا گیا ' اکثر لوگوں کا یه خیال هے که محض بندوق هي سے کام لیا گیا ' مگر کوئي امر اس سے زیادہ حقیقت واقعه سے بعید نہین هوسکتا -

اصل واقعه یه معلوم هوتا هے که گولیاں چلانے کے بعد بھي پولس نے بھالوں اور کرچوں وغیرہ سے مجمع پر نہایت وحشیانه حمله کیا ' اگر زخمیوں کے بیان کو صحیح مانا جاے تو پولس کا یه حمله نہایت سخت اور وحشیانه تھا -

اگر مجروحین کے بیاں سے قطع نظر بھی کرلی جاے تب بھي زخمیوں کی جو کیفیت تھی اوس کے دیکھنے سے خود ظاهر هوتا هے که یه زخم ایسے لوگوں کے لگائے هوے هین جو جوش انتقام کی اگ سے شرر بار هورهے تھے ' بھالوں اور بندوقوں کے کندوں کے زخم اکثر پشت اور سر کے پچھلے حصوں پر تھے جس سے صاف ظاهر هوتا هے که ان لوگوں پر اسوقت وار کیا گیا جبکه وہ بھاگ رهے تھے -

باوجود اسکے هز آنر همارے افسروں کي انسانیت سے بہت متاثر نظر اتے هیں ' اسي طرح پولیس کے اس طرز عمل سے که " بلوے کے فرو هوتے هي اونھوں نے نہایت فراخ دلي سے مجروحین کي مدد کي اور اوس حالت میں جو کچھه آرام اونکو پہونچانا ممکن تھا وہ پہونچایا " اور پھر اس طرز عمل سے که " مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کي سرکردگي میں پولیس نے تمام اس قسم کے فضول افعال سے اجتناب کیا جن سے انتقام کي بو آتي هے " هز آنر متاثر هوے بغیر نہیں رهے -

کیا کرچوں ' بھالوں ' لکڑیوں ' ڈنڈوں کا استعمال بھاگے هوے لوگوں اور اون زخمیوں پر جو زخم کھاکر گرچکے تھے ایک ایسا فعل نہیں هے جس سے انتقام کي بو اتي هے ؟ چوتھي اور پانچویں اگست کو اپنے دوران قیام کانپور میں سنا هے که هز آنر تین مرتبه هسپتال تشریف لیگئے ' هز آنر نے ذیل کے اشخاص کے زخمونکو بچشم خود دیکھا هے :

عبدالواحد - عبد الشکور - اعظم خان - محمد خان - عطا حسین - عبد الله - امیر الدین - علاؤ الدین - بخت علي - اور سلیمان - کیا زخمیوں کي حالت اور زخموں کا محل و موقع هز آنر کے افسروں کي انسانیت کو ثابت کرتا هے ؟ اور کیا زخموں کے دیکھنے کے بعد یه

شئون داخلیہ

مشہـــد کانپـــور

رویت و روایت

کلکٹر کانپور نے بلوے کے شہیدوں کي تعداد صرف بائیس دکھائي ھے - یہاں کے عام مسلمانوں کے خیال میں اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ھے' اس خبر کو عام شہرت حاصل ھے کہ اکثر زخمي بھي شہید کردیے گئے' اور انکو ٹھیلوں پر لادکر لیجاکے دریا میں بہا دیا - یہاں پر اکثر مقاموں سے جو بیرسٹر آئے ھیں' وہ ان خاص خاص لوگوں سے کچھہ معمولي طور پر حالات دریافت کرتے ھیں' جو نہ موقعہ واردات پر موجود تھے اور نہ بعد میں پہونچے - آپکو معلوم ھے کہ جو دلي خیرخواہ لیڈر قوم کے تھے سب حوالات میں بھردیے گئے' اور جو باقي ھیں وہ بیچارے قانوني شکنجے میں ایسے کھینچے ھوے ھیں کہ ذرا ھاتھہ پانوں ھلائیں اور حوالات کے سپرد کردیے جائیں کہ یہ اشتعال میں شریک تھے' گو وہ یہ کرسکتے ھیں کہ جو بیرسٹر صاحبان تشریف لاتے ھیں انکي توجہ اسطرف مبذول کرادیں - اکثر شہید مسجد متنازع کے قرب و جوار کے ھیں' اگر دس آدمي چاھیں تو تین گھنٹے میں اسکا پتہ لگاسکتے ھیں' اور اس بنا پر مقدمـــــہ کو تقویت ھوجائیگي - سو بیرسٹروں کے یہاں آنے کي خبر ھے - پانچ چھہ بیرسٹر واقعہ کے دوسرے دن سے یہاں پر موجود ھیں' مگر اسکي کسي کو فکر نہیں - ایک آیا دوسرا گیا - برابر یہ کیفیت ھے تار نہیں توٹتا'

سرکاري بیان پر ھم جرح نہیں کرنا چاھتے' لیکن دوسرے جانب کیا خود مظلوموں کا یہ بیان نہیں ھے کہ اصل میں یہ بلوا پولیس کے تشدد سے ھوا - مسلمان صرف جھنڈے کو مسجد کے منہدم حصہ پر نصب کرنے گئے تھے - پولیس کو خیال پیدا ھوا کہ یہ مجمع شروع ھوگیا مسجد بنانے کي غرض سے آیا ھے' اسنے تشدد شروع کیا' یہاں بھي جوش میں کب خیال تھا - ترکي بہ ترکي جواب - اھل پولیس بھاگ کھڑے ھوئے - کوتوال شہر آئے اور طرفین سے اینٹوں کا مینھہ برسایا گیا - کوتوال بھي وھاں سے غائب ھوئے - پھر کلکٹر صاحب مع سواروں اور پیادوں کے آئے' اور انھوں نے دور ھی سے فیر کا حکم دیا - دو یا تین فیر اوپر کیطرف کرکے پھر بلوا کرنے والوں کیطرف فیر کیے جانے لگے' اینٹوں سے ترکي بہ ترکي جواب دیاگیا - پھر کہاں بندوق اور برچھے اور کہاں اینٹ کي بوچھاڑ - پندرہ منٹ کے اندر لاش پر لاش گرگئي - مگر قدم پیچھے نہیں ھٹایا - سب اسي جگہ شہید اور زخمي ھوکر گرپڑے' تماشائي کئی ھزار کی تعداد میں جمع تھے' یہ کیفیت دیکھکر بھاگے -

کیا یہ واقعہ نہیں کہ سوار آگے بڑھے جو لوگ مسجد بنا رھے تھے ان لوگوں کو گرفتار کرلیا' اور گلیوں اور گھروں میں گھس کر جو تماشائي بھاگے جاتے تھے انپر بھي حملہ کیا - اکثر بھاگ گئے' اکثر زخمي ھوئے اور مرے - جن میں کئي ھندو تھے -

کیا یہ اتہام کہ کلکٹر نے کوئي زیادتي نہیں کی' اور مسلمانوں کا پہلے سے بلوے کا ارادہ تھا' اور ایک مولوي نے مسلمانوں کا جوش بہت بڑھا دیا' بالکل جھوت نہیں ھے ؟

کیا کلکٹر نے گرفتاران بلا کو سخت اذیت نہیں دي ؟ - یعني بندوق کے کندوں سے اکثر کو نہیں پٹوایا' اور سخت و سست نہیں کہا ؟

ممکن ھے یہ واقعات غلط ھوں اور یہ بھي ممکن ھے کہ صحیح نکلیں' لیکن گورنمنٹ کو غور کرنا چاھیے کہ ایسي حالت میں کہ عامۃ الناس' حکام کانپور کو ایک فریق سمجھہ رھے ھیں' کیا یہ مناسب نہیں ھے کہ ایک خاص غیر سرکاري کمیشن کے ذریعہ سے جسکو عام اعتماد حاصل ھو' ان معاملات کي تحقیق و تمحیص کرائي جاے ؟

اگر مسلمانوں کا پہلے سے ارادہ ھوتا تو تیس ۳۰ - پینتیس ۳۵ - ھزار آدمي شہر میں موجود تھا انکو لانے میں کونسا امر مانع تھا ؟ اور کچھہ نہیں تو ایک ایک ڈنڈا ھي لیتے آتے' یا جو جس کے پاس ھوتا - مولوي صاحب نے کون سي بات خلاف قانون کہي تھي ؟ انھوں نے کیا یہي نہیں کہا تھا کہ "یہ ایک چانس ھم اور سرکار کو دیتے ھیں' اگر ابکي بھي ھماري آرزوئیں برت کي ٹھوکروں سے پایمال کردي گئیں تو ھم خود مسجد بنانے کي کوشش کرینگے" - (ناظر)

(۲)

کانپور کے شفاخانے میں ایک زخمي بچہ تڑپ رھا ھے - ۳ - اگست کے مقتل میں یہ مجروح ھوا ھے' اور اب اس وقت بڑي بے تابي سے اپني ماں کو یاد کرکے کہہ رھا ھے :

اے میري پیاري اماں ! تو اسوقت کہاں تھي جسوقت زھر کي بجھي ھوئي چھري میرے اس ننھے سے جسم میں تیرائي گئي تھي' اور میں اپنے خون میں لوٹ رھا تھا - ھاے تو اسوقت ھوتي تو کیا کرتي ؟ مجھے گود میں لے لیتي' اور میرا خون ناحق جو تونے ۱۱ - برس سے اپنا خون پلا پلا کے پالا تھا اپنے دوپٹہ سے پونچھتي جاتي' مگر اچھا ھوا کہ تو نہ ھوئي - اب میرے زخموں کا درد جو میرے زخموں کے ٹانکے ٹوٹ جانے سے اور بھي بڑہ گیا ھے مجھے ایک لمحہ بھي چین نہیں لینے دیتا - ایک سنگین کا زخم کاري جو میرے پہلو میں ھے' یہي کمبخت مجھے کچھہ ساعت کا مہمان بنائے ھوئے ھے - اے میري ماں ! آ اور میرا آخري دیدار کرلے' مگر ھاي ! تو یہاں کیسے آسکتي ھے ؟ سنگینوں کے پہرے میں میں دم توڑ رھا ھوں - میں جانتا ھوں کہ تیرے کلیجے میں آگ لگي ھوئي' مگر گھبرا نہیں' میرا خون ناحق وہ خون نہیں ھے جو مسٹر ٹائلر کے دامن سے بغیر میرا خونبہا لیے ھوے دھل سکے -

اے ھندوستان کے مسلمانو ! تم اگر دیکھہ سکتے ھو تو میرے پاس آؤ' تمھاري قوم کا ایک ۱۱ - برس کا بچہ دم توڑ رھا ھے - میں اسوقت اپنے رسول کی گود میں ھوں' تمھاري قومي ھمدردي کا آنحضرت سے تذکرہ کرونگا - میں نامراد اسوقت دنیا سے جا رھا ھوں - میرے ننھے ننھے ھاتھوں سے میرا سلام او' میري بس یہي خواھش ھے کہ تم اپني اس مچھلی بازار کانپور کي مسجد کو جس پر میرے خون کي چھینٹیں ابتک نمایاں ھیں' ھاتھ سے نہ جانے دو - تم دور نہیں' میرا پیغام لیڈي ھارڈنگ کو پہونچا دو جنھوں نے ۴ - جون کو اعلان کیا تھا کہ جسقدر ننھے ننھے یتیم بچے اور بیکس لڑکے ھیں میں انکی ماں ھوں - کیا میري ماں یہ سنکے چپ ھو جائیگي کہ اسکا ایک بچہ مسٹر ٹائلر کے ظالمانہ حکم کي بدولت چور چور کردیا جاے' اور وہ کچھہ نہ کرے جبکہ سب کچھہ کر سکتي ھے -

اے قوم اگر تونے جائز طریق پر کچھہ نہ کیا اور چپ ھورھي تو میرے خون کي جوابدہ روز قیامت ھوگي - انــا للــہ و انا الیہ راجعون -

(نیاز - فتحپوری)

اس سے کیا ہوتا ہے کہ ہز آنر ایک مولویصاحب سے مشورہ کرتے ہیں جن کی ایک درخواست اوس جایداد کي واگذاشت کے لیے ۔ول گورنمنت کے سامنے پیش ہے جو سنہ ۱۸۰۷ع میں ضبط ہوگئي تھي ؟ - یا ہز آنر محض خان بہادروں سے استفسار راے کرتے ہیں ؟ استفسار بھی قانون اسلام کے متعلق ! اور وہ بھي ایسے حضرات سے جن کے معلومات ہز آنر سے بھي کم ہیں ' سب باتوں سے قطع ۔طر بھی کرلیجیے تب بھي جو شخص موقع کو جا کر دیکھیگا وہ سواے اس کے اور کچھہ نہیں کہہ سکتا کہ منہدم شدہ عمارت مسجد ۔یساھي ایک حصہ تھي جیسے کہ اور ہیں ' ہمیں مندرجہ بالا ۔موں کیلیے ڈیڑھہ لاکھہ روپے کی ضرورت ہے' کیا اوس قوم کے لیے ۔ رقم کچھہ بہت ہے جس نے دور افتادہ ترکوں کیلیے (۷۰) ستر ۔ھہ کے قریب بھیجے ہیں اور تیس لاکھہ علیگڈہ مسلم یونیورسٹي ۔یدیے جمع کردیے ؟ - ہرگز نہیں -

اسوقت نہ ترکوں کو یاد کرو اور نہ یونیورسٹي کے خواب دیکھو ' ۔ب تک کہ یہ بے حرمتي کا دھبہ اور یہ ناانصافی ' جو ابھی ۔ی اس سلسلے میں ہماري قوم کے ساتھہ کي گئي ہے ' قائم ہے ؟ رعایاے برطانیہ ہونے کي حیثیت سے اپنے فرایض سے نہ بھاگو ۔ر اپنے حقوق کے استعمال کرنے سے دریغ نکرو -

۔انا کہ مسٹر ٹ ڈیلر شاید بہت ہي طاقتور شخص ہوں ' مگر کیا ۔طاني قوم اون سے زیادہ طاقتور نہیں ہے ؟ اور کیا سر بیمفا ئلڈفلر ۔قتور نہ تھے ؟ روہیلکھنڈ کے مسلمانوں کے ایک ادنی نیازمند کي ۔ثیت سے ' میں اس تحریک کے لیے ' جو میں نے بیان کي ۔ ' ڈھائي سو روپے بھیج رہا ہوں ' مجھے امید ہے کہ روہیلکھنڈ ۔ مشہور قوم پرست ' اپنے کانپوري ہم مذہبوں کي مالي امداد ۔نے میں دریغ نہ کرینگے - اسلام اس ملک میں ہر مسلمان سے ۔سلمانان کانپور کي خاطر اپنے تمام فرایض کو سرانجام دینے کا متوقع ۔' اور خداي اسلام خود اس غرض کے لیے اپنے بندوں سے قرض ۔نگ رہا ہے - فمن ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً یضاعفہ لہ ؟

آنریبل ' سید رضا علي - بي - اے - ایل - ایل - بي
وکیل ھائي کورٹ الہ آباد

(٤)

۔چھلي بازار کانپور کے حادثے میں بہت سے بیگناہ مسلمان ۔ید ہوے ہیں اور ایک تعداد کثیر مسلمانوںکي زیر حراست ہے ۔کي امداد کے لیے لکھنو میں ایک کمیٹي قائم ہوئي ہے' جس کا ۔شا شہداء کے پس ماندوں کي مالي امداد اور ملزموں کے ۔مات کي پیروي کرنا ہے - اعزازي خازن سید ظہور احمد صاحب ۔ ہائیکورٹ لکھنو مقرر ہوے ہیں' زر چندہ خازن صاحب ۔وف کو بھیجنا چاھئے یا الہ آباد بنیک میں جس سے کہ ۔ کمیٹي نے حساب کھولا ہے ' داخل کردیا جائے اور اسکي ۔ خازن صاحب موصوف کو دیجائے -

(محمد وسیم - بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ - آنریري سکریٹري)

(٥)

۱۴ اگست سنہ ۹۱۳ ع کو انجمن معین الاسلام (کلکتہ) کے ۔ت ایک کمیٹي قائم ہوئي جس کے اغراض و مقاصد صرف ۔حد تک محدود ہیں کہ اہل و عیال شہداے کانپور کي امداد کرے ' زخمیوں اور قیدیوں کو مالي مدد دے اور مقدمات کے لیے کافی سرمایہ بہم پہونچائے - کمیٹي نے مختلف ذرایع سے چندے وصول کرنے کي تدبیریں شروع کردي ہیں .

(مخبر)

(٦)

حکام کانپور کی بے عنوانیوں کو ملحوظ رکھتے ہوے قدرةً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسٹر ٹائلر ' مسٹر سیم ' صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس ' اور پولیس وغیرہ کے دوسرے افراد و اشخاص پر ' جو مسلمانوں کے قتل و نہب و عدوان و غارت میں ' بشرطے کہ تحقیق کے بعد اشاعات عامہ صحیح نکلیں تو ' نہایت شرمناک حصہ لے چکے ہیں ' کیوں نہ با قاعدہ مقدمات دائر کیے جائیں ؟ میري راے میں ایسا ضرور ہونا چاھئے . (حکیم ایم - رکن الدین ' دانا)

(۷)

شہداے کانپور ! تم حق و صدق کے لیے شہید ہوئے یا نفسانیت کے لیے ؟ نفسانیت پیش نظر تھي تو ویل لکم ثم ویل لکم ' اور اگر اسلام کي راہ میں شہادت ہوئي تو کیا تمہاري خدمت اب ہم پر صرف اتني ھي فرض ہے کہ زمین کے ایک گوشہ میں تمہیں ہم سونپ دیں ؟ اور کیا تمہارا حق زمین پر اب صرف اسیقدر رہ گیا ہے کہ زمین کا کچھہ حصہ لیکر تم ہمیشہ کیلیے اوس میں راحت کي نیند سورہو ؟ نہیں تم تو ساري نعمتوں کے حقدار ہو - اور تمہارے خدا نے تمہیں اسي لیے بلایا ہے کہ وہ سب کچھہ تمہیں دیدے جسکے تم مستحق ہو -

اے وہ لوگو کہ ایک مرتبہ موت و حیات کی کشمکش سے چھوٹکر ہمیشہ کے لیے فنا و زوال سے محفوظ رہوگے - کیا تم اُن زخمیوں کو اپنے ہمراہ لینا پسند نہ کروگے جو قید میں جاں بلب ہیں ؟ کیا تم ایک مرتبہ مرکر لازوال حیات کو حاصل کرلوگے ' اور یہ بد نصیب اسي طرح اپني موت کي ایڑیاں رگڑتے رہیں گے -

اے زمین ! تو جسقدر عزت کرسکے کرلے - کیونکہ یہ بہت جلد تجھسے جدا ہوکر اپنے خدا کے پاس ہمیشہ کیلئے جانیوالے ہیں - تجھے بہت سي لاشیں میسر ہونگي بہت سے مخلصین ' بہت سے ہمدرد - بہت سے جوانمرد و بہادر ' بہت سے محبان وطن ' اور جاں نثاران ملت کي لاشیں تجھپر تڑپیں گي - لیکن یہ پرستاران دین حق ' یہ شہداے اللہ اکبر کي لاشیں ہیں ' یہ تجھے پھر کبھي نہ ھاتھہ آئیں گي - جتنا پیار اور محبت کرنا ہو کرلے - کہ وقت کم ہے - اور یہ بہت جلد تجھسے رخصت ہونیوالي ہیں -

اور اے آسمان ! تو بھي ان مظلوم لاشوں پر جتنا تاسف کرسکتا ہے کرلے - انکو ' کہ ان کي نگاہیں اب خود دنیا اور اوس کے تمام سامان و اسباب سے پھر گئیں - خوب اچھي طرح دیکھہ لے - نہ اس وقت کے بعد پھر ہمیشہ ان کے دید کے لیے تیري آنکھیں ترسینگي - مگر تجھے دیکھنا نصیب نہ ہوگا اور اس دن کے لیے گواہ رہ جس دن کہ خداوند قہار و جبار کا تخت انصاف بچھایا جائے گا ' ظالم و مظلوم ' قاتل و مقتول ' دونو حاضر کیے جائینگے - یہ مقتول لاشیں اگر واقع میں مظلوم و بے قصور تھیں تو اپنے قاتلوں کا دامن تھامکر " باي ذنب قتلت " کے معنے پوچھینگي اور اپنا سرخ خونیں کپڑا ھاتھہ مین لیے ہوئے باري تعالے کے سامنے حاضر ہوکر انصاف کي طالب ہونگی -

چوں بگذرد نظیري خونیں کفن بحشر
خلقے فغاں کنند کہ این داد خواہ کیست

(ابوالحسنـــات)

نہیں کہا جاسکتا کہ پولیس نے اپنے جذبات انتقام کی عنان ڈھیلی نہیں ہونے دی ؟ اگر ہم ایک شخص کو دیکھیں جسکے کرچیں بھوکی گئی ہوں ' بندوقوں کے کندوں اور لٹھیوں سے اوسکو زخمی کیا گیا ہو ' درآں حالے کہ وہ پہلے ہی بندوق کے چھروں سے گرچکا ہو ' تو اس سے پولیس کی انسانیت کا ثبوت تو کہیں نہیں ملتا -

باوجود اس کے کہ ہزآنر کا قول بھی ہے اور خیال بھی کہ " امن عام میں سخت اور غیر معمولی خلل واقع ہوا اور حکام اِس امر پر مجبور ہوے کہ اوسکو روکنے کے لیے جسقدر پولیس اونکے پاس تھی اوسکو کام میں لائیں " ابھی تو یہی ثابت کرنا ہے کہ آیا امن عام میں خلل واقع ہوا بھی تھا یا نہیں ؟ جو زخمی مجھسے دعوٰی کرنے کے قابل تھے اونکو تو یہ عام شکایت تھی کہ اوندر محض اسلیے فیر کیے گئے اور محض اسلیے انکو زخمی کیا گیا کہ اوس دن وہ اتفاقاً مسجد کے قریب موجود تھے ' خیر یہ معاملہ تو عدالت میں طے ہوگا -

یہ سب گو کہ اوس برتاؤ سے خوش تھے جو ہسپتال میں اونکے ساتھہ کیا جارہا ہے لیکن پولیس کی " انسانیت " کی لمبی چوڑی داستانیں سناتے تھے ' ہم نہایت زور و شور سے سن رہے ہیں کہ گرفتاریوں میں نہایت احتیاط برتی گئی ہے ' لیکن جو کچھہ میں نے کانپور میں سنا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے کئی دن بعد تک نہایت ہیبت ناک حالت رہی ' اس امر کا ثبوت خود مسٹر ٹائلر کا وہ اعلان امن ہے جو پانچویں چھٹی اگست کو انہوں نے شائع کیا ہے ' اگر اہل شہر انتہائی خوف اور بد حواسی کی حالت میں نہ تھے تو اس قسم کے اعلان شائع کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ؟ بعض اخباروں کے کارسپانڈنس — بلوے کے متعلق متعدد مسلمانوں سے ملاقات کی تاکہ حکام کے طرز عمل کی نسبت لوگونکے خیالات معلوم کریں ' لیکن کیا امید کی سکتی ہے کہ اس حالت میں جبکہ انتہائی ہیبت چھائی ہوئی ہو لوگونکے صحیح خیالات انکو معلوم ہوسکیں گے ؟ دراں حالیکہ اس قسم کے خیالات میں مسٹر ٹائلر کی جلد بازی اور بے پروائی پر حرف زنی ہوتی ہو ؟

یہ واقعہ بھی قابل غور ہے کہ باوجود اس کے کہ بہت سے کابلی عید گاہ کے جلسہ میں اور مسجد کے نزدیک موجود تھے اور باوجود اس کے کہ وہ اشتعال انگیز گفتگو کر رہے تھے ' اون میں سے کسی ایک شخص کے بھی ذرا سی چوٹ نہیں آئی اور نہ اون میں سے کوئی پکڑا گیا کانپور میں خیال یہ ہے کہ کابلی خاص طور پر اس کام کے لیے متعین کیے گئے تھے کہ لوگوں کو بھڑکائیں اور بلوہ کرائیں ' بہر صورت یہ ایک واقعہ ہے ' جو اون لوگوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے ' جو بلواے کانپور کے اسباب کی تحقیقات کریں -

اس سلسلے مین یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ مسٹر ٹائلر کے ذریعہ سے جو خود یقیناً ایک فریق ہین ' اس واقعہ کی تحقیقات پبلک کو ہرگز مطمئن نہین کرسکتی -

جو لوگ بلوائی کہے جاتے ہین صرف انھین کا طرز عمل اس قابل نہین ہے کہ اوس کی تحقیقات کیجا ئے ؟ بلکہ مسٹر ٹائلر نے خود بھی کچھہ کم حصہ نہین لیا ہے ' اگر یہ خواہش ہے کہ تفتیش کرنے والوں پر پبلک بھروسہ کرے اور وہ الزامات کو عدم طرفداری کے ساتھہ تقسیم کردیں ' تو یہ مقصد حاصل نہین ہو سکتا ' تاوقتیکہ گورنمنٹ سرکاری او ر غیر سرکاری کیونکا ایک ایسا کمیشن قائم نہ کرے جسمین یورپین اور مسلمان دونوں ہوں ' کمیشن کو پورے پورے اختیارات حاصل ہوں کہ وہ اوس بلوے کے اسباب کی اچھی طرح تفتیش کرے ' اور دیکھے کہ مسٹر ٹائلر کا یہ عمل یہانتک حق بہ جانب تھا کہ انہوں نے فیر کرنے کا حکم دیا ' اور پندرہ منٹ تک گولیوں کی بارش کو جاری رکھا ' جس میں خود مسٹر ٹائلر کو اعتراف ہے کہ ۵۰۰ کارتوس استعمال ہوئے ' انصاف اور اصول حکومت اسی کا متقاضی ہے کہ مسٹر ٹائیلر ایک منٹ بھی کانپور نہ رہنے دیے جائیں ' اس مبادلہ سے گورنمنٹ کی عظمت کو نقصان پہونچنے کا کوئی سوال پیش نہیں آسکتا - کسی کی خواہش نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اونکا درجہ توڑا جائے یا اون پر تہدید کیجائے ' جب تک کہ اچھی طرح تفتیش کرنیکے بعد اونکا قصور ثابت نہ ہوجائے اونکا درجہ اسی طرح قائم رہے -

میں ہزآنر کی انصاف پسندی سے اپیل کرتا ہوں ' وہ غور فرمائیں کہ آیا ایسی حالت میں کہ مسٹر ٹائیلر ضلع کے حاکم اعلی رہیں کیونکر ان ۱۳۰ - آدمیوں کے حق میں ' جو اسوقت زیر حراست ہیں ' منصفانہ عدلتی کارروائی کی امید کیجا سکتی ہے ؟ اور باتوں سے قطع نظر کرکے بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ کیا اونکی موجودگی مقامی پولیس کو جائز اور نا جائز طریقوں سے ملزموں کے خلاف ثبوت بہم پہچانے کی محرک نہ ہوگی ؟ اب بھی شکایتیں کی جارہی ہیں کہ ایک ضرورت سے زیادہ کارگزار افسر پولیس نے گواہوں سے اپنی مرضی کے مطابق شہادت دلانے کے لیے جبر و تشدد سے کام لیا ہے -

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ ایندہ ہمکو کیا کرنا ہے - کیا ہم ہاتھہ پر ہاتھہ پر رکھے رہینگے ؟ اور اون لوگوں کی لیے کوشش نکرینگے ؟ ہماری خود داری سے یہ امر بعید ہے کہ مقتولین کے پسماندہ نادار بے یار و مددگار رہیں ' سب سے زیادہ اہم تو یہ سوال ہے کہ کیا ہم مسجد کے منہدم شدہ حصہ کی واپسی کیلیے تمام قانونی اور باقاعدہ کوششوں سے قطع نظر کرلیں ؟

ہم نے اس فیصلہ کے خلاف ہزآنر سے اپیل کی تھی ' لکھنؤ میں ۱۵ آگست کو ہزآنر نے اس اپیل کی سماعت بھی فرمائی ' جس کا نتیجہ ظاہر ہے ' بدقسمتی سے اپیل کی سماعت سے پہلے ڈگری جاری ہو چکی تھی ' فرض کرلیجیے کہ سر جیمس مسٹن مسٹر ٹائلر کے ہم آواز ہیں ' تو کیا حضور وایسراے کو یہ اختیار سے نہیں ہے کہ کانپور میں ہمارے ساتھہ جو نا انصافی ہوئی ہے اوسکا مداوا کریں ؟ - کیا ہم وزیر ہند کی خدمت میں ایک وفد (ڈیپوٹیشن) نہیں بھیج سکتے جو ہمارے معاملہ کو انڈیا ہاؤس (دفتر وزارت ہند) کے سامنے پیش کرے ؟ کیا اوس دارالعدل میں بھی جسکا نام پارلیمنٹ برطانیہ ہے اور جس نے ہمیشہ سے ' ہندوستان اور ہندوستانیوں کے ساتھہ انصاف کیا ہے ' ہمارے ساتھہ انصاف نہ کیا جائیگا ؟ -

ہم کو عظیم الشان برطانی قوم کی عدل پروری اور انصاف پسندی پر بھروسہ ہونا چاہیے ' ہمیں شورش جاری رکھنی چاہیے اور تمام قانونی اور باقاعدہ طریقوں سے اپنے مقصد کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے - اگر ہماری شکایات محض خیالی نہیں ہیں ؟ اگر منہدم شدہ حصہ اصل مسجد کا حصہ ہے ؟ اگر قانون اسلام کی رو سے کوئی وقف کسی دوسرے کام کے لیے منتقل نہیں کیا جاسکتا ؟ غرضکہ اگر ہمارے مولوی اور ماہرین قانون اسلام کو مسٹر ٹائلر اور مسٹر سم سے بہتر جانتے ہیں ؟ تو ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ ہم ضرور کامیاب ہونگے - ہماری قوم نے اپنے اون ہم مذہبوں کی تکالیف رفع کرنیکے لیے جو ترکی میں رہتے ہیں ' نہایت فراخ دلی سے چندے دیے ہیں ' کیا وہ اپنے کانپوری عزیز و اقربا کو افلاس میں مبتلا دیکھہ سکتے ہیں ؟ کیا وہ ان زخمیون کو بے کسی کی حالت میں مر جانے دینگے ؟ کیا وہ اس سخت بے حرمتی کے دھبے کو مٹانے کی تمام قانونی کوششیں نکرینگے جس نے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سخت احساس پیدا کردیا ہے ؟

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
القرآن الحکیم

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱، مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, Macleod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۹ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲٤ رمضان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳
Calcutta : Wednesday, August 27, 1913,

فہرس

تصاویر

اطلاع

ایڈیٹر الہلال

ایڈیٹر الہلال مسوری سے کلکتہ آگئے ہیں - اب انکی تمام خط و کتابت بدستور دفتر کے پتے سے ہو -
(منیجر)

مالک "مسلم گزٹ" جواب دیں

بعض صحیح ذرائع سے مجھے کلکتہ آتے ہوے راہ میں معلوم ہوا کہ ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کے کسی پرائیوٹ حکم کی بنا پر مالک مسلم گزٹ نے مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم کو ایڈیٹری سے الگ کردیا، اور وہ حکماً مجبور کیے گیے کہ شام سے پہلے لکھنؤ چھوڑ دیں !!

واقعہ کی صورت یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے میر جان صاحب مالک مسلم گزٹ کو بلایا اور کہا کہ وہ فوراً مولوی سلیم صاحب کو الگ کردیں ورنہ وہ ایک مقدمہ قائم کرینگے -

اسی کی تعمیل تھی جو انھوں نے معاً کردی

میں بذریعہ اخبار کے علناً حالات دریافت کرنے پر مجبور ہوں - میر جان صاحب براہ کرم فوراً اصلی حالات شائع کردیں - اگر آیندہ ہفتے تک انھوں نے حالات شائع نہ کیے تو پھر مجھے جو کچھ لکھنا ہے، لکھونگا -
(ایڈیٹر)

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

از جناب محمد صفدر خاں صاحب خریدار الهلال

میرے گھر میں فرزند تولد ہونے کی خوشی میں میرے مکرم و مہربان میاں عنایت الله خاں صاحب انسپکٹر کو آپریٹو کریڈٹ سوسائیٹیز گوجرانواله نے مبلغ ٢٥ - روپیه نقد واسطے خیرات کرنیکے بطور صدقه نو مولود کے مجھے بھیجے جو میں اسی وقت بذریعه منی آڈر اپکی خدمت میں بھیجتا ہوں که مہربانی فرما کر اس رقم کو چندۂ مہاجرین و مساکین ترک کے فنڈ میں قبول فرمائیں - کیونکه ان سے زیادہ مستحق اسوقت کوئی اور نظر نہیں آتا ہے -

از جناب محمد بابو خاں صاحب از ڈانگدونجی

میری اهلیه نے حال میں انتقال کیا ہے - انکے ثواب رسانی کے لیے یہاں قران شریف پڑھا دیا ہے - ایسے موقع پر یہاں کھانا وغیرہ بھی کھلایا جاتا ہے - اس کار فضول کے عوض میں مبلغ دس روپیه بذریعه منی آرڈر روانه کرتا ہوں ، آپ اس کو اعانۂ مہاجرین میں داخل کر دیں - اگر مناسب سمجھیں تو اس خط کو بھی شایع فرمائیں -

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(١٠)

	پائی	آنه	روپیه
جناب عبد الرحیم صاحب	•	١٢	٧
جناب امتیاز علی صاحب - هیڈ ماسٹر - قائل اسکول - ملیح آباد - لکھنو	•	•	٤
جناب سجادی بیگم صاحبه - اترولی - علیگڈھ -	•	٨	١
جناب مولوی عبد الرزاق صاحب نوادہ - گیاوی	•	١٢	٣
جناب محمد بابو خانصاحب ڈانگدونجی	•	•	١٠
جناب نصیر الرحمن خانصاحب - بونگ گڈھ عیسی گڈھ	•	•	٥
جناب والدہ احمد علی صاحب بذت - مظفر نگر	•	•	١٠
جناب محمد صدیقی صاحب اگرہ	•	•	٥
جناب سید محمد اکبر صاحب - نائب تحصیلدار - گور تھا - جھانسی	•	•	٢٥
جناب محمد افضل خانصاحب وردی میجر زیارت - بلوچستان	•	•	٥
جناب قادر بخش صاحب - شاهجہانپور	•	١٤	٩
میزان	•	١٤	٨٤
سابق	•	٩	٨٥٥٧
کل	•	٧	٨٦٤٢

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون !

(٤٥ : ١٩)

البصائر

ایک ماهوار دینی و علمی مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

وسط شوال سے شائع ہونا شروع ہو جائیگا

ضخامت کم از کم ٦٤ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ٣ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه ہوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ، جن کی وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا ہوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ، تاریخ نبوۃ و صحابه و تابعین کی ترویج ، آثار سلف کی تدوین ، اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ، اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھی ہوگا - تا ہم یه امور ضمنی ہونگے ، اور اصل سعی یه ہوگی که رسالے کے ہر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف ذخیرہ فراہم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر ہوگی ، حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کی تحقیق ، تاریخ کے ذیل میں قران کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ، علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھی وہی موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه ہے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے که عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقی الا بالله - علیه توکلت والیه انیب -

القسم العربی

یعنی " البصائر " کا عربی ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع ہونا شروع ہو جائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ، احیاء لغة اسلامیه ، اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کی ترجمانی ہے -

الهلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ٢ - روپیه ٨ -

ممالک غیر : ٥ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (١٤) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

NTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

انهوں نے فوراً ایک جلسہ کیا جسمیں روس نے ایشیائي ممالک کے باشندوں میں اسلام کي اشاعت روکنے کے ذرایع پر غور و خوض کیا گیا اور یہ طے هوا که اس اسلامي سیلاب کی بندش کے لیے ایک کمیٹي قائم کیجاے جو روس کي مجلس ملی (انسن سینڈ) کے پاس ایک یاد داشت بھیجے اور یہ تجویز پیش کرے که ان مقامات پر مسلمانوں کو عیسائي بنانے کے لیے مبشرین نصرانیت (مشنریز) بھیجے جائیں - باایں همه عصبیت کہا جاتا ھے که یورپ کا تمدن کسي مذھب کي آزادي میں دراندازنہیں هوتا -

ترک و عرب

المؤتمر العربي السوري اور انجمن اتحاد و ترقي میں اتفاق هوگیا - عربوں نے اپنے طرف سے دو مندوب (ڈیلیگیٹ) مقرر کیے تھے - انجمن اتحاد و ترقی کے مندوب ایوب صبري تھے - مندوبین میں تمام گفتگو نہایت خوش اسلوبي کے ساتھه هوئي - اس اتفاق کے اصول اساسي یہ هیں :

(۱) عرب آل عثمان کی خلافت کو مانتے هیں -

(۲) دولت عثمانیه میں عربوں اور ترکوں کے حقوق برابر برابر هونگے -

(۳) عرب وعدہ کرتے هیں که دولت عثمانیه ، جو انتظامي محکموں اور عدالتوں میں انہیں عربي زبان کے استعمال کي اجازت دیتی ھے ، اسکی وہ مساعدت و معاونت کرینگے -

(۴) حکومت کي طرف سے عملی طور پر اصلاحات کے آغاز کے عرب منتظر هیں ، اور وعدہ کرتے هیں که وہ حتي الامکان اس باب میں دولت علیه کے لیے آسانیاں پیدا کرینگے -

(۵) عربوں کي یہ راے ھے که ولایات عثمانیه اصلاحات کے سخت محتاج هیں ، وہ موجودہ حالت کو دیکھه رھے هیں اور دولت علیه کے ساتھه اسکے مطمح نظر میں شریک هیں -

(۶) انجمن جوانان عرب اعلان کرتي ھے که ارباب غرض نے جو مشہور کیا تھا که وہ اجانب و اغیار کي مداخلت چاهتے هیں ، یہ کذب محض ھے -

وہ اتفاق نامہ (اگریمنٹ) جس پر فریقین نے دستخط کیے هیں ، لجنة المؤتمر العربي کے رئیس الرؤسا رفیق بک مولف اشهر مشاهیر الاسلام نے اُسے شائع کردیا ھے ، اُسکے خاص خاص دفعات یہ هیں :

(۱) تمام عربي شہروں میں ابتدائي اور ثانوي تعلیم عربي میں ، اور اعلی تعلیم اکثریت (مجاریتي) رکھنے والي جماعت کی زبان میں هوگي -

(۲) گورنروں کے علاوہ تمام اعلی عہدہ داروں کے لیے عربي دانی شرط هوگي - ان عہدہ داروں کے علاوہ تمام ملازم اسي صوبہ میں سے لیے جائینگے - دار السلطنت سے صرف قضاة اور روساء عدلیہ (چیف جسٹس) کي تقرري هوگي جو ارادہ سنیه کے ذریعہ سے هوتي ھے -

(۳) اوقاف کا انتظام انتظامي مجلسوں کے هاتھه میں دیدیا جائیگا جو مقامي اشخاص سے مرکب هونگي -

(۴) رفاہ عام کے کام ادارۂ محلیه (مقامي دفاتر) کے هاتھه میں دیدیا جائیگا -

(۵) فوج صرف قریب کے شہروں کي خدمات انجام دیگي - یمن ، حجاز ، عسیر ، وغیرہ ، وغیرہ ، میں جب فوج بھیجنا هوگی ، تو عربوں اور دولت عثمانیه کے تمام باشندوں میں سے ایک هي نسبت سے سپاهي لیے جائینگے -

(۶) مجالس عمومیه کي قراردادیں بهرحال نافذ هونگي -

(۷) اصولي طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ھے که مجلس وزارت اور تمام کیبنٹ کے مددگاروں اور مشیروں کے محکموں میں ، نیز دولت علیه کے تمام مجالس شوری میں کم ازکم تین عرب هونگے - شیخ الاسلام کے دائرہ (دفتر مشیخت اسلامیه) اور تمام دوسرے صیغوں میں بھي دو دو یا تین تین عرب هونگے - هر وزارت کے مختلف مرکزوں میں بھي کم ازکم ۵ - یا ۴ عرب لیے جائینگے -

(۸) عربوں میں سے کم از کم ۱۰ - کمشنر اور ۵ - گورنر مقرر کیے جائینگے -

(۹) مجلس اعیان میں عربوں کي ایک تعداد مقرر کي جائیگي جسکي نسبت ۲ - فیصدي هوگي -

(۱۰) هر ولایت میں جن صیغوں کے لیے ضرورت هوگي وهاں اجنبي مفتش خصوصي (اسپیشیلسٹ کمشنر) مقرر کیے جائینگے -

(۱۱) جن صیغوں کا انتظام مقامی گورنمنٹ کے هاتھه میں دیا جا رها ھے ، ان کو روپیہ کي ایک مقدار دیجائیگي جو اس صوبے کے بجٹ میں اضافہ کر دیجائیگي - اور جایداد کے ٹیکس کا حصہ تعلیم پر صرف کیا جائیگا -

(۱۲) اصولی طور پر تسلیم کیا جاتا ھے که سرکاري معاملات عربي زبان میں هونگے ، مگر اسکا نفاذ بتدریج هوگا -

(۱۳) مجالس عمومیه (جنرل اسمبلیز) کے اختیارات وسیع کردیے جائینگے - ان مجالس میں نصف مسلمان هونگے اور نصف غیر مسلمان -

امید ھے که یہ اتفاق مبارک ثابت هوگا ، اور اگر عربوں کے مطالبات واقع میں اخلاص پر مبني هیں تو آیندہ بجاے مشکلات پیدا کرنے کے وہ دولت عثمانیه کے دست و بازو بن کر کام کرینگے - گو اس تحریک میں یورپ کا هات تھا اور اُسي کے اشارے سے ترکوں کے خلاف عربوں میں شورش پیدا هوئی تھي ، لیکن موجودہ ترکی وزارت کی دانشمند پالیسي مبارکباد کي مستحق ھے که بغیر کسي سخت گیري کے اُس نے بڑي آساني سے اس مسئلے کو حل کردیا ، اور یورپ کي انقلابي کوششیں بیکار گئیں - رعایا کے مطالبات اگر اصولاً صحیح و جائز و قابل نفاذ هوں ، تو عموماً اس باب میں وهي حکومتیں کامیاب هونگي جو نرمي و نرم دلی کي روش سے یہ راہ طے کرینگي ، وحشي ترکوں کي حکمت نے تو اس مرحلے کو طے کرلیا ، لیکن مہذب انگریز بھي کیا اسی راہ پر چلینگے ؟

مقدمۂ رسالہ مظالم بلقان

۲۰ - اگست کو هائي کورٹ کلکتہ کے ایک مخصوص اجلاس کے سامنے رسالہ مظالم بلقان کا مقدمہ پیش هوا - استغاثه کي طرف سے مسٹر نارٹن نے ایک نہایت مبسوط اور مدلل تقریر کي ، اور ثابت کیا که اس رسالے کي اشاعت کي ممانعت حکومت هند کے قوانین نافذہ کے کسي دفعہ سے تعلق نہیں رکھتي - انهوں

شذرات

هذی فعالهم ، فاین المنصف ؟

يسومونكم سوء العذاب ،	كفار تمكو بڑي بڑي تكليفيں پهونچا رهے
يذبحون ابناءكم ،	هيں ، تمهاري اولاد كو ذبح كرتے هيں ،
و يستحيون نساءكم ،	تمهاري عورتوں كو ذلت كے ليے جينے
و في ذلكم بلاء من	ديتے هيں ، اس بات ميں خدا كي
ربكم عظيم (٢ - ع ٦)	جانب سے تمهارا بڑا امتحان هو رها هے

" مقدونيه ميں آؤ اور همارى مدد كرو " كے عنوان سے مظالم بلقان كے خلاف تركوں نے انگريزي عدل و انصاف سے جو اپيل كي تهي ، اُس كا كم ازكم اتنا اثر تو ضرور هوا كه هندوستان ميں گورنمنٹ هند نے اُس كي اشاعت جرم عظيم قرار دي - ٢٦ اگست سنه ١٩١٣ ع كو هائي كورٹ كلكته ميں سركاري ايڈوكيٹ (قانوني مستشار) نے اس كي وجه يهي بيان كی كه پمفليٹ ميں جنگ بلقان كو حروب صليبيه سے تشبيه ديگئي هے ، اسے مذهبي جنگ قرار ديا هے ، اور اس كے واقعات بهي مبالغه آميز هيں - ممكن هے ، منع نشر و اشاعت كے ليے يه چيزيں بهي ضروري هوں ، اور يه بهي ممكن هے كه اشاعت روک دينے سے واقعات مظالم زيادہ نماياں طور پر ملک ميں برملا نه هونے پائيں ، ليكن اس حقيقت كا اخفا كيونكر ممكن هے كه يورپ كے عام اخباروں ميں بهي وهي داستانيں ابتک شائع هورهی هيں جن كي اشاعت نے اس پمفلٹ كا داخله ممنوع قرار ديا هے -

ددہ آغاج كے فرانسيسي قونصل نے فرانسيسي سفارت كو ايک تار بهيجا هے جسميں ان فظائع و مظالم كو بيان كيا هے جو بلغاريوں نے مسلمانوں اور يونانيوں پر كيے هيں ، يه بهي لكها هے كه جنگي جهاز بهيجے جائيں تا كه بلغاريوں كے مظالم سے بهاگنے والے اسميں پناه لے سكيں -

اخبار " اريئون " كو خبر ملي هے كه رودستو كو چهوڑ نے سے پهلے اسميں آگ لگادي گئي ، اور ان تمام شهروں كے مسلمانوں اور يونانيوں پر جو ساحل بحيرہ مارمورہ پر آباد تهے سخت شرمناک مظالم كيے گئے -

اتهينس كي كمپني كو يه معلوم هوا هے كه مفتي دويران نے ن ٥ - هزار يتيم بچوں كي حمايت كے ليے اپيل كي هے ، جنكے ماں باپ كو بلغاريوں نے نهايت بيرحمی كے ساتهه ذبح كيا هے -

صوبۀ ادرنه ميں ايک مقام " ورنده " واقع هے ، جس كے محله " عاندقرر " ميں عثمان آفندي نامي ايک مسلمان كا گهر تها - ادرنه (ايڈريا نوپل) جب بلغاريوں كے قبضے ميں آيا تو تمام مسلمانان شهر كے ساتهه يه غريب بهي گرفتار هوا اور سب كی طرح اسے بهي عيسائي بنايا گيا - دارالحكومة بلغاريا (صوفيا) ميں هنوز يه بيچارہ قيد هے ، اور عيسائي هوجانے پر بهی اس كو رستگاري نهيں ملی هے - اُس كا اور اُس كے خاندان كے هر فرد كا نام بدل گيا هے - وہ پهلے عثمان تها ، اب هاران هوگيا هے ، اور يهي حالت اُس كے تمام ساتهيوں كي هے - قيد خانے سے اپنے بيٹے (جودت) كو جو تسخير ادرنه كے دنوں ميں ايک جنگي ضرورت سے قسطنطنيه بهيجا گيا تها ، اُس نے ايک خط لكها هے ، جو حسن وصفي آفندي كے ذريعه سے اخبارات ميں آيا هے - خط كا نماياں پهلو يه هے جس كي اطلاع كاتب نے مكتوب اليه كو دي هے ، وہ لكهتا هے :

" هم سب كے سب نصراني هوگئے - تمهاري ماں كا نام واشلينا ، تمهارے بهائي كا نام شوكا ، تمهاري بهن كا نام ماريه ، تمهاري لڑكي يثهرائن اور دوسري چهوٹي لڑكي كا نام هلين ركها گيا هے - اگر يهاں آنے كا اراده هو تو ديكهو خبردار ، نصراني هوے بغير نه آنا ، ورنه خير نهيں - ميرا نام پوچهو تو هاران هے ، اگر اپني بيوي كي خبر پوچهنا چاهتے هو تو وہ اپنے ديور كے يهاں دو مهينے سے هے - تمهارے خسر محمد آفندي قلبه ميں قيد تهے ، شريف بهي قلبه ميں قيد تهے ، مگر وہ نصراني هوگئے تو " رتولي " نام ركها گيا - يهاں آئے تهے مگر ميں نے انهيں ديكها بهي نهيں اور وہ اسكشه چلے گئے - سليمان تو بلغاري فوج كے ادرنه ميں آتے هي ريل پر سوار هوكے كوملجه چلے گئے - جو خط ميں نے اسكشه بهيجا تها وہ پهنچگيا - كركور بوياجي ارغلي (جسكا پهلے ابراهيم ساويش نام تها) كے ذريعه تم كو ايک خاص بات كي اطلاع دي تهي مگر وہ كهتا هے كه جب تک تم نه آؤگے وہ خبر نه ديگا -

اگر تمهارے دماغ ميں ذرہ بهر عقل هو تو همارے دستخطوں كو غور سے ديكهو ، اپنے ضمير كي طرف رجوع كرو اور همارے حالات سے نصيحت حاصل كرو - اگر اپنے دل ميں استيناس پاؤ تو فوراً چلے آو ، ليكن شرط يه هے كه پهلے (يور كي) هو لو پهر آو - شرف برق دلي ، ايوان ، اور تمهارے دوست ياني ، يور كی هوگئے هيں ، يونی يور كي تمهيں سلام كهتے هيں -

جتنے قيدي كه بلغاريا ميں تهے واپس آكے اپنے اپنے كاموں ميں مشغول هوگئے هيں ، اسكشه ميں رهتے هيں اور اب ٹهرنا بے معني هے ، نصراني هو جاو ، اور فوراً چلے آو ، اسكے علاوہ اور كوئي بات نهيں جو تمهيں لكهوں ، تمهارے شهر والے بالاخر نصرانيت ميں داخل هونے پر راضي هوے ، مگر به هزار دقت و دشواري "

ان واقعات كو پڑهو اور جمهوريۀ پيرس كے اهم سركاري اخبار طان كي اس خبر كے فلسفے پر غور كرو كه " سر ايڈورڈ گرے نے قبضه تراقيا و ادرنه اور خميازوں كے متعلق ايک طويل نوٹ بهيجا هے ، اس نوٹ ميں اهم اور قابل ذكر وہ حصه هے جسميں سر گرے كهتے هيں كه " ادرنه ميں عثماني فوج كا احتلال برطانيه عظمي كو مجبور كريگا كه وہ ايشيا ميں اصلاحات كے ليے اخلاقي اور مادي مدد دينے سے باز رهے ، اور باب عالي كو اُن تلخ نتائج و آفات سے دو چار هونے دے جو اسكے اس تهور و جرأت كي گستاخ پاليسي كا نتيجه هونگے جس پر وہ اسوقت چل رها هے "

اس قدر دشمن ارباب وفا هو جانا !

مسلمانان روس

روس كي دار السلطنت سنيٹ پيٹرسبرگ ميں اسوقت ١٠ - هزار مسلمان موجود هيں ، انهوں نے ايک انجمن قائم كر ركهي هے ، مفاوک الحال اور يتيم بچوں كے ليے اس انجمن كے متعلق ايک مدرسه هے جسميں روسي اور تركي زبان پڑهائي جاتي هے - گذشته سال اس مدرسے كے فارغ التحصيل لڑكوں كي تعداد ٢٣ - اور لڑكيوں كي تعداد ٧ - تهي - اس چهوٹے سے مدرسے كي اس كاميابي نے مبشرين (مشنريز) كے خيالات ميں ايک اضطراب و خوف پيدا كر ديا ،

[صحیفۂ الہلال]

حـادثـۂ فاجعـۂ ملیـه

مـرحــوم شـــوکت پاشـــا!











قاتلین، و سازش کنندگان انقلاب!

[۱] طوپال توفیق [۲] نظمي [۳] کورضیا [۴] حسن شوقي [۵] کاظم [۶] حقي [۷] محمد علي [۸] جواد [۹] داماد صالح پاشا، جو اس سوء قصد و سازش کا ترتیب دینے والا اور بانیان مخصوص میں سے ہے -

نے عدالت پر ظاہر کیا کہ یہ رسالہ عیسائیوں کے برخلاف کسی مذہبی جوش کو پیدا نہیں کرتا بلکہ چونکہ مظالم و وحشت ترکی کے خلاف اس میں مسیحیت کے نام پر اپیل کی گئی ہے اس لیے فی الحقیقت یہ عیسائیت کے عزت و شرف کا ایک اعلان ہے -

ایڈوکیٹ جنرل نے وجوہ ممانعت میں خاص طور پر اس پہلو کو نمایاں کیا کہ ان مظالم کو صلیبی جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے' اور یہ ایک عام مذہبی منافرت کی دعوت ہے - دوران بحث میں کامریڈ کی حیثیت کو اصرار کے ساتھہ صاف کیا گیا اور اسکی بریت کا کھلے لفظوں میں اعتراف ہوا - یہ ایک ایسی بات ہے جسکی گو ہمیں زیادہ خواہش نہ تھی تاہم خوشی کا موجب ضرور ہے -

فیصلہ ابھی محفوظ ہے - اور ہم آیندہ نہایت تفصیل سے حالات مقدمہ پر نظر ڈالیں گے - علی الخصوص اُن وجوہ ممانعت پر جو حکومت کے طرف سے پیش کیے گئے ہیں -

مسٹر محمد علی نے اس مقدمے کے ذریعہ ایک نہایت عمدہ راہ قانونی احتجاج و دفع جرائد کی کھولدی ہے -

ہفتۂ جنگ

بالاخر ترکوں اور بلغاریوں میں وہ تصادم ہوگیا جس کی پیشین گوئی ۱۹ - کو ریوٹر ایجنسی نے کی تھی -

ادرنہ سے ۲۵ - میل پر ادر تیکوئی نامی ایک مقام ہے - یہاں ترکوں پر بلغاریوں نے حملہ کیا - سخت جنگ ہوئی' حملہ آور پسپا ہوے' اور ایک کرنل اور ۲۳ - سپاہی گرفتار - ممکن ہے کہ یہ دوبارہ جنگ کی تمہید ہو لیکن اگر سابق کی طرح ابھی سے بلغاریوں کے لباس میں روسی سپاہی نہیں ہیں تو اس طرح کے حملوں کو تراش کے آخری تیر یا جاں بلب قوت کی حرکت مذبوحی سمجھنا چاہیے - بالفرض یہ حملے اگر جنگ کی صورت بھی اختیار کرلیں تو وہ جنگ ترکوں کے نقطۂ نظر سے زیادہ خطرناک نہ ہوگی' اس لیے کہ ترکی فوج میں نہ تربیت یافتہ سپاہیوں کی کمی ہے' اور نہ تجربہ کار و کہنہ مشق افسروں کی' اور سب سے بڑی بات تو یہ ہی کہ بر سر انتظام وہ جماعت نہیں' جو ان جاں نثاران وطن کو خالی کارتوس دیتی تھی -

ترکی کے خلاف روس کی کارروائی کے متعلق اخبارات اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں - اس سلسلہ میں روسی جنگی جہازکی باسفورس سے سیوا سٹوپل میں واپسی کو ٹائمز ایک معنی خیز اشارے کی حیثیت سے نقل کرتا ہے' اور کہتا ہے:

"وجود اس حالت کے کہ تمام فوج تھریس میں ہے' اور قسطنطنیہ اور ایشیاے کوچک غیر محفوظ حالت میں ہیں' روسی بیڑا بالکل پر امن طریقہ پر واپس آسکتا ہے -

تھریس میں ترکی پیشقدمی کی بابت مزید ملاقاتوں کے لیے دول باہم مصروف مشورہ ہیں' لیکن صوفیا میں یقین کیا جاتا ہے کہ دول ترکی پر دباو ڈالنے کی تدابیر غور کر رہی ہیں' - لندن میں کسی ایسی بات کا علم ابتک نہیں ہے جس سے اسکی تصدیق ہوتی ہو -

یونانیوں اور بلغاریوں کے تعلقات کی عجیب حالت ہوگئی ہے - موخر الذکر کو شکایت ہے کہ یونانی تخلیہ کی تاریخ سے ترکوں کو مطلع کر دیتے ہیں، تاکہ وہ آسانی سے قبضہ کرسکیں - بلغاریوں کے خلاف یونان ہمیشہ ترکوں کے ساتھہ ملکر کام کرتے رہے ہیں -

کارنیجی انٹر نیشنل پیس فونڈیشن نے ایک مشن مقرر کیا تاکہ وہ بلقان کے قتلہاے عام اور جنگ کے اقتصادی نتائج کی بے طرفی کے ساتھہ تحقیقات کرے -

لیکن با این ہمہ شاید "رموز مملکت" اسی کے مقتضی ہیں کہ تصفیہ تلوار کے بدلے قلم کی زبان سے ہو' ریوٹر کا بیان ہے کہ باب عالی نے بلغاری وکیل قسطنطنیہ سے براہ راست گفتگو شروع کی ہے' ریوٹر اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ "ادرنہ کے متعلق میلان دول کے استحکام کی وجہ سے باب عالی نے یہ محسوس کرلیا ہے کہ موجودہ مشکلات سے نکلنے کا بہترین ذریعہ بلغاریا سے براہ راست مفاہمت ہے"

ادرنہ کے متعلق باب عالی بدستور اپنی ارادے پر سختی سے قائم ہے' وہ اسکے لیے تیار ہے کہ ادرنہ کا معاوضہ کسی دوسری صورت میں دیدے' مگر اس کے چھوڑنے پر راضی نہیں' اور سچ یہ ہے کہ راضی ہو بھی نہیں سکتی' کیونکہ فوج کی بھی ایک عظیم الشان تعداد بطل طرابلس غازی انور بے کے زیر کمان بہر حال ترک ادرنہ کے خلاف ہے - اور جیسا کہ انھوں نے ماتان (پیرس) کے نامہ نگار سے ترجمانی جذبات کرتے ہوے بیان کیا' وہ کہتے ہیں کہ "ہم یہاں ہیں اور یہیں رہینگے' یا شہر کو اپنے ہاتھہ میں رکھیں گے' یا اس کی مدافعت کی راہ میں سب کے سب فنا ہو جائینگے"

ترکوں کی پیش قدمیوں نے دیرینہ خوشگوار آرزوئیں پامال کیں تو یورپ بپھرا' انذار و تہدید کے ہمہمے بلند ہوے' بیڑے کی نمایش ہوئی' ملاقاتیں ہوئیں' مگر یہ تمام ذرائع تخویف و ترہیب بے سود و بے اثر نکلے - وزارت اپنے ارادے پر بدستور قائم رہی' اب عملی کارروائی کا وقت آیا' مگر یہی وہ منزل ہے جہاں پہنچکے یورپ کی ترکتازیاں ختم ہو جاتی ہیں - فوائد و مصالح کا تعارض سنگ راہ ہوا' مداخلت نا ممکن نظر آئی - تجویز ہوی کہ ترکی سے مقاطعہ مالیہ کیا جاے یعنی اسکو یورپ کا کوئی سرمایہ دار ایک حبہ نہ دے اس شکیب آزما تازیانے کا استعمال ابھی زیر تجویز ہی تھا کہ اسکی ناکامی کے علائم و آثار ظاہر ہونے لگے" فرانسیسی سرمایہ دار حدکو زیادہ تر نقصان برداشت کرنا پڑیگا' اور جو اسوقت تک روس کی پالیسی کے لیے گراں قدر قربانیاں کر چکے ہیں مزید ایذا پر راضی نہیں" : غالبا یورپ کے اس شقاق باہمی اور عملی کارروائی سے عجز و درماندگی ہی کی بناء پر وائنا کے اہم سرکاری اخبار کا یہ خیال ہے کہ "مسئلۂ ادرنہ اپنی بین القومی حیثیت کھوچکا ہے اور آیندہ ترکوں اور بلغاریوں کا باہمی معاملہ رہجائیگا"

یورپ کو گمان تھا کہ ضعیف و بیمار ترک کے لیے یہی بہت ہے کہ ایڈریا نوپل کو غنیمت سمجھے' ترک اس کو غنیمت تو سمجھے مگر اس پر خاموش نہ رہے' انھوں نے ضلع گمرجنیا میں کچک بیدوب پر بھی بلغاریوں کو سخت نقصان پہنچا کے قبضہ کرلیا ہے -

صوفیا کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے کہ بلغاریا نے ترکوں کے قبضہ گومنجینا کے خلاف دول یورپ کے سامنے اعتراض کیا ہے - مجینا جیل سے پچاس میل اور میرتزا سے ساتھہ میل جانب مغرب واقع ہے - یہ خبر اگر صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کے پورا قصد کرلیا ہے کہ بلغاریا کو تباہ کرکے چھوڑینگے -

مقالات

الاولین و قلیـــل مـــن الاخرین (۵۶ : ۱۳) هیں ' کیونکه یه بارگاه الهی کے مقرب هیں' اور انکي جگه جنت کي خوشیاں اور رهاں کي نعمتیں هیں - پهر ان میں بهي بهت سے تو اگلوں میں هونگے ' اور کچهه پچهلوں میں سے -

السابقـــون السابقـــون !!

آیهٔ کریمهٔ مندرجهٔ صدر میں الله تعالی نے مختلف جماعتوں کو مختلف اسماء و صفات سے موسوم دیا هے - پہلے " اصحاب المیمنه " اور " اصحاب المشئمه " کا ذکر کیا هے ' پهر " سابقون السابقـــون " کي تعریف کي هے ' اور اسکے بعد " ثلة من الاولین " اور " قلیل من الاخرین " هیں -

میں دیکهه رها هوں که حادثهٔ خونین کانپور نے ان تمام جماعتوں کو دنیا کے سامنے کردیا هے - میں " اصحاب المیمنه " کو بهي دیکهه رها هوں ' جنهوں نے الله کی حزب و جماعت کا ساتهه دیا هے :

الا ' ان حـــزب الــلـــه هـــم الـغالبـون اور میرے سامنے " اصحاب المشئمه " کي صفوف نام بهي موجود هیں ' جنهوں نے اپنے قلوب و ایمان کو حزب الشیطان " کے حواله کر دیا هے :

اولئك حزب الشیطان ' الا ' ان حزب الشیطان هم الخاسرون (۵۹ : ۲۱)

پهر اس جماعهٔ مقدسهٔ مومنین ' و عباد الله المخلصین ' و حزب له الجلیل المتین ' یعنے " اصحاب المیمنه " میں سے بهی اعلي و اقدس ' " السابقون السابقون " کي جماعت هے جنهوں نے ایثار فی سبیل الله میں اوروںسے مسابقت کي اور جبکه کچهه لوگ الله کي طرف بڑهے ' تو انکے قدم سب سے آگے تهے - انهوں نے سب سے پہلے مظلومین کانپور کي اعانت و امداد کیلیے اپنے وقت و مال کا انفاق کیا - اسلیے ضرور هے که سب سے پہلے رهي بخشش گاه الهي سے اپنا اجر بهي حاصل کریں -

کچهه عجب نہیں که الله تعالي اپنے فضل نصرت فرما سے گروه گروه جماعت هاے انصار و معاونین کو کانپور بهیجدے ' اور اپنے بندوں کے دلوں کو اپني عبادت گاه کي راه میں مجروح و شهید هونے والوں کي مدد کیلیے کهولدے ' لیکن تاهم جو فضیلت و سعادت " السابقون السابقون " کو ملنے والي تهي ' وه مل چکي ' اور جو بخشش دروازے پر پہلے پہنچنے والوں کیلیے هوتي هے ' وه لینے والوں نے لیلي - اب اسمیں اور کسي کا حصه نہیں هو سکتا که :

اولئك المقربون - في جنات النعیم - ثلة من الاولین وقلیل من الاخرین!

جزاك الله عن الاسلام و المسلمین

یا مظهـــر الحق !

یقیناً مسٹر مظهر الحق بیرسٹرایٹ لا (بانکی پور) کي خدمات حسنه و عظیمه " السابقون السابقون " میں داخل هیں ' جنکے لیے الله تعالی نے اس عظیم و جلیل سبقت اور انفاق و ایثار في سبیل الله کا شرف روز اول سے مخصوص کردیا تها ' جو واقعهٔ شهادت کانپور کے بعد بلا تامل کانپور پهنچ گئے ' اور جذبهٔ خالصهٔ لوجه الله کے ساتهه مظلومان ملت اور بیکسان امت کا مقدمه اپنے هاتهه میں لے لیا - فی الحقیقت یه تاریخ اسلام کے ان واقعات ایثار و فدویت کا احیاء هے ' جنکے نظائر کبهي گو ایک زمانے میں همارے هاں قلت نه تهي ' لیکن افسوس که آج انکا هر طرف قحط هے !

وثائق و حقائق

وقت است که وقت بر سر آید

(۲)

کشف ساق کا مفهوم اور اُس کے نتائج

پچهلي اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظه فرمایا هوگا که سورهٔ نون والقلم کي مشهور آیت یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون (وه دن آنے والا هے جب که ساق کهلیگي اور لوگوں کو سر افگندگي کی دعوت دي جائے گي ' مگر اُس وقت اُن میں اتني قدرت و استطاعت کہاں ؟) کي تفسیر میں راویان اخبار و آثار نے کیا کچهه اختلافات کیے هیں - چار مختلف فصول میں ان مباحث کا استقصا هوچکا هے که :

(۱) کشف ساق کے یه معنے که قیامت میں في الواقع خدا کي ساقیں کهل جائیں گي ' صحیح نہیں ' جن روایتوں سے اس مفهوم کو تقویت دي جاتي هے علم اصول اُن کو خود قابل استناد نہیں سمجهتا -

(۲) ادبیات عرب میں عام قاعده هے که الفاظ کچهه اور هوتے هیں مگر محاورے میں اُن کے کچهه اور هي معنے لیے جاتے هیں ' طریق تعبیر کي بیشتر حقیقتیں مجاز سے وابسته هیں جن کو لفظوں کے ساتهه کچهه ایسا زیاده تعلق نہیں هوتا -

(۳) ادبیات عرب میں کشف ساق کے معنے نهایت سخت خطره (امر شدید) نمودار هونے کے هیں -

(۴) کشف ساق سے اگر خدا هي کي ساق کا نمودار هونا مراد هو جب بهي اس کے معنے تجسم نه هونگے ' کیوں که قرآن کریم نیز کلام جاهلیت جس میں قرآن اترا هے اور جو اُس کے انداز بیان کي نظیر هے ' اس مدعا کي تائید سے خاموش هیں ' یا یوں کہیے که اسلوب عربیت اِس قسم کے الفاظ کو اپنے اصلي معاني پر محمول نہیں کرتا - یه چاروں موضوع استیعاب ذکر و استیفاے نظر کي حد میں آچکے هیں ' لیکن مسئلے کي اهمیت کا هنوز یهي اقتضا هے که " کچهه اور چاهیے وسعت میرے بیان کے لیے " تکمیل بیان کے لیے بقیهٔ مباحث قابل ملاحظه هیں :

(۵)

قرآن کریم میں لفظ ساق تین مقام پر وارد هے :

(الف) سورهٔ نون والقلم میں جس پر بحث هوچکي او هنوز هوگي -

الہلال

۲۴ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

شہادت زار کانپور
یا
امتحان گاہ کفر و ایمان

جزاک اللہ عن الاسلام والمسلمین

یا مظہر الحق !!

انسانی خصائل و فضائل کے ظہور و آزمایش کیلیے ابتلا و مصائب ضروری ہیں :

و لنبلونکم حتی نعلم	اور ہم تم کو آزمایش میں ڈالیں گے
المجاھدین منکم	تاکہ معلوم کریں کہ کون کون تم میں
والصابرین ' و نبلو	مجاہد و صابر ہیں ؟ اور نیز تمہاری
اخبارکم -	اصلی حالت کو جانچ لیں -

شاید اب موسم بدلنے والا ہے کہ تنبیہ کے آثار و علائم پیہم اور غیر منقطع ہیں - جو کچھہ ہندوستان سے باہر ہوا ' وہ مسلمانان ہند کی غفلت شکنی اور تنبیہ کیلیے کافی نہ تھا ' اسلیے حکمت الہیہ نے سلانیک اور البانیا کی جگہ ' شہادت آباد کانپور کے حوادث محزنہ و سوانح الیمہ کو ہمارے سامنے کردیا ہے : اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ' ثم لا یتوبون ولا ہم یذکرون !

پس ہزار رحمت ہو تجھپر اے سرزمین مقدس کانپور ! اور تیری یاد گرامی ہمارے دلوں سے کبھی محو نہو ' کہ تیرے نہار خونیں نے ہمارے لیے حیات ملی کا چشمۂ حیات بہا دیا ہے !!

اگر لکھنے کی مہلت ملے تو ان نتائج عظیمہ کی تفصیل کیلیے دفتر کے دفتر چاہئیں ' جو اس حادثۂ خونین سے ہم حاصل کر سکتے ہیں ' اور جسکے بہے ہوے خون کے ایک ایک قطرہ سے حیات ملی کی ہر شاخ کو زندگی اور نشو و نما کا پانی ملسکتا ہے ' مگر میں اس وقت صرف ایک خاص نتیجۂ حسنہ کی طرف اشارہ کرونگا اور وہ ایک الہی آزمایش ہے جو آج ہر مسلم قلب کا امتحان لیگی ' اور منٹوں اور لمحوں کے اندر فیصلہ کردیگی کہ کون ہیں جنکے دلوں کی باگ اپنے خداے حی و قیوم کے ہاتھہ میں ہے ' اور کون ہیں ' جنکے سر اصنام حکومت اور طواغیت ہواء نفس کے آگے سربسجود ہیں ؟

فمنہم من یومن بہ ' ومنہم من لا یومن بہ ' و ربک اعلم بالمفسدین - اصحاب المیمنہ ' ما اصحاب المیمنہ ؟

دو صفیں تمہارے سامنے ہیں :

ایک طرف اللہ کی عبادت گاہ اور اسکا حرم محترم ہے - ان زخمیوں کی صفیں ہیں ' جنکے زخموں سے بے گناہی کا خون بہہ رہا ہے ' اور جنھوں نے مسجد الہی کی تکریم و تقدیس میں اینٹوں کے ٹکڑے رکھکر ' اسکے بدلے دشمنان حق و راہ کی گولیاں کھائی ہیں - پھر کچھہ معصوم بچے ہیں ' جنھوں نے نیا نیا اپنے خدا کو یاد کرنا سیکھا تھا ' مگر انسے ' جنکی عمریں اسکی محبت کے دعوے میں بسر ہوچکی ہیں ' بازی لے گئے ' اور جنمیں سے بعض اپنے خدا کے پاس پہنچ چکے ہیں ' اور بعضوں کیلیے رحمت الہی کا آغوش منتظر ہے -

پھر اس منظر اقدس و اعلی سے بالا تر ' وہ خداے قدوس ابراہیم و محمد (علیہما السلام) اور اسکے دین قویم اور ملۃ مرحومہ کی عزت و عظمت ہے ' جس کو ہمیشہ ظالموں نے بھلایا ہے ' پر مظلوموں نے اسی کے دامن میں تسکین پائی ہے - اور جس کو گو اُن لوگوں نے فراموش کردیا ہو ' جنکو اپنے خوں ریز اسلحہ و آلات کا غرور ' اور تاج و تخت حکومت کے نشۂ باطل سے سرگرانی ہو ' لیکن وہ لوگ تو نہیں بھلا سکتے ' جنھوں نے تیرہ سو برس سے اسکی الہی قدرتوں کے معجزے دیکھے ہیں ' اور اب بھی وہ اس وقت کے منتظر ہیں ' جبکہ ظلم با وجود قوت کے ہلاک ہوگا ' اور مظلومی با وجود بے سروسامانی کے فتح یاب ہوگی : وان الظالمین بعضہم اولیاء بعض ' واللہ ولی المتقین -

غرضکہ ایک جانب تو اللہ ' اسکے رسول ' اور اسکے مومنوں کی عزت و عظمت دنیوی عجز و تذلل اور بے سروسامانی و بیکسی کے اندر موجود ہے : و ان العزۃ للہ ' و لرسولہ ' و للمومنین -

اور دوسری جانب دنیوی حکومت کا قہر و جبر ' دنیوی طاقتوں کا مجمع ' قانون وقت کا غلط مگر قاہرانہ استعمال ' حاکم وقت کی نگاہ گرم ' اس کی ذریات کے مہیب و مخوف مناظر ' مکر کی ظاہر فریبی ' اور نفاق کی ولولہ اندازی ہے - دنیوی ناموس کی خواہش جو انسان کے پاؤں میں ڈالنے کے لیے شیطان کے پاس سب سے زیادہ بوجھل زنجیر ہے ' طیار ہو رہی ہے ' اور حرص و طمع کے ابلیس اپنے ساز و سامان جہنمی کے ساتھہ مصروف کار ہیں !

یہ دو راہیں ہیں ' جو آج ہر مسلمان کے سامنے کھول دی گئی ہیں ' اور ہدایت و ضلالت ' نور و ظلمت ' اور کفر و اسلام کی یہ دونوں راہیں اسی طرح ہمیشہ سے باز رہی ہیں -

پس سب سے بڑی آزمایش ہے ' جو آج درپیش ہے ' اور سب سے بڑا فیصلہ کن امتحان ہے ' جو کفر پرست و اسلام دوست صفحوں کو الگ الگ کردینے کے لیے آج مستعد ہے :

یوم تبیض وجوہ و تسود	وہ دن ' جبکہ بعض لوگوں کے چہرے
وجوہ ' فاما الذین اسودت	نور ایمان و فلاح سے چمک اٹھیں گے '
وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم	اور بعض کے سیاہ پڑ جائیں گے -
فذوقوا العذاب بما کنتم	روسیاہوں سے کہا جائیگا کہ تم نے اللہ
تکفرون -	پر ایمان لا کر پھر کفر کا ساتھہ دیا تھا -
و اما الذین ابیضت	اب اسکی سزا میں اس عذاب کا مزہ
وجوہہم ' ففی	چکھو ! مگر جو لوگ سفید رو ہونگے '
رحمۃ اللہ ' ہم فیہا	وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے - اور یہ
خالدون - (۳ : ۱۰۲)	رحمت دایمی اور ہمیشگی کی ہوگی -

بہت سے لوگ ہونگے جو آج اسلام اور اسکے پرستاروں کا با وجود مظلومی کے چارہ بیچارگی و بیکسی کے ساتھہ دینگے ' اور اپنے داہنی جانب کی صفوف ایمان و مومنین کی راہ اختیار کرینگے - پر بہت سے ایسے بھی ہونگے ' جنکے دلوں کی باگ خداے قدوس کی جگہ شیطان لعین کے ہاتھوں میں ہوگی - وہ انکو کھینچے گا ' یہاں تک کہ وہ منہہ کے بل اوندھے گرینگے ' اور دوسری جماعت کے آگے سر بسجود ہونگے :

و اصحاب المیمنہ ' ما	پس ایک گروہ تو داہنے ہاتھہ والوں کا
اصحاب المیمنہ ' و اصحاب	ہے ' اور داہنے ہاتھہ والوں کا کیا کہنا !
المشئمہ ' ما اصحاب	اور ایک بائیں جانب والوں کا ہے اور
المشئمہ ' و السابقون	بائیں ہاتھہ والوں کا کیا ہی برا گروہ
السابقون ' اولئک	ہے ! پھر ان دونوں کے علاوہ تیسرے
المقربون ' فی جنات	گروہ کے لوگ ' جو سب سے آگے ہیں '
النعیم ' ثلۃ من	اور وہ آگے ہی رہنے کے مستحق بھی

خدا کي ساق کا کهلنا مراد هے -

رهي بخاري کي مشهور حديث :

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : يكشف ربنا عن ساقه فيسجد له كل مومن و مومنة ' و يبقي من كان يسجد في الدنيا رياء و سمعة فيذهب ليسجد فيعود ظهره طبقا واحدا (۱)

ابو سعيد خدري کهتے هيں که ميں نے رسول الله صلى الله عليه وسلم کو ارشاد فرماتے هوے سنا که : همارا پروردگار اپني ساق کهول ديگا ' جتنے مسلمان مرد عورتيں هونگي سب کي سب سجدے ميں گر پڑينگي ' صرف وه لوگ ره جائينگے جو دنيا ميں دکهانے اور سنانے کے ليے سجدے کيا کرتے تهے ' وه اس وقت سجده کرنے چلينگے تو ان کي پيٹهه ايک تخته هو جائيگي (۱)

تو قطع نظر ديگر مباحث کے جو ترجيهه و تفسير قرآن کريم کي ايات کي کي جاتي هے ' ضرور هے که رهی اس حديث کي بهي کي جاے - نظام نيشاپوري کي اس لطيف توجيه کو بهي پيش نظر رکهيے جس ميں وه لکهتے هيں :

معناه يوم يشتد الامر و يتفاقم ' ولا كشف ثمة ولا ساق ' كما تقول للاقطع الشحيح : يده مغلولة ' ولا يد ثمة ولا غل ' و انما هو مثل في البخل .... و قال ابو سعيد الضرير : ساق الشيء اصله الذي به قوامه ' كساق الشجر وساق الانسان ' فمعنى الاية : يوم تظهر حقائق الاشياء و اصولها (۲)

آيت کے معنے يه هيں که اس دن صورت معامله نهايت سخت و شديد و دشوار هو جائيگي ' ورنه اصل ميں نه تو وهاں ساق کهلنے کا شائبه هے اور نه ساق هي هے که کهلي يا ڈهنکي رهی جائے ' مثلاً ايک بخيل کے هات تنگے هوے هيں ' تم اسے کهوگے که " اس کے هات بندهے هوے هيں " حال آنکه نه وهاں هات هيں اور نه بندش هے ' بلکه در اصل يه ايک مثل هے جس سے اظهار بخل منظور هوتا هے .... ابو سعيد ضرير کهتے هيں : ساق شے وه هے جس سے کسي چيز کا قوام وابسته هو ' جيسے ساق درخت ' ساق انسان ' اس بنا پر آيت کے معنی يه هونگے که اس دن اشيا کی حقيقتيں اور اصليتيں ظاهر هونگی (۲)

(۷)

يه جو کچهه پيش آنا هے دنيا هی ميں پيش آئيگا ' قيامت سے ان واقعات کو تعلق نهين هے ' قيامت تو وه دن هے که کسی کو کسي بات کي تکليف نه دي جائيگي -

نه رکوع هے ' نه سجود هے ' نه قعود هے ' نه قيام هے '

ليکن يهاں ارشاد هوتا هے :

يوم يكشف عن ساق و يدعون الى السجود فلا يستطيعون

وه دن جب خطره بڑه جائيگا ' لوگ سجده و اطاعت و سر افگندگي کے ليے بلائے جائينگے مگر نه کر سکينگے -

پهر کيوں کر ممکن هے که قيامت کے دن ' جو محاسبۂ اعمال کا روز هے ' عبادت کا حکم ديا جائے ' ابو مسلم اصبهاني لکهتے هيں :

لا ريب ان يوم القيامة ليس فيه تعبد و تكليف فهو زمان العجز او آخر ايام الدنيا فانه في وقت النزع ترى الناس يدعون الى الصلاة بالجماعة و هؤلاء لا يستطيعون الصلاة ' لانه الوقت الذى لا ينفع نفساً ايمانها .

بے شبهه قيامت کا دن عبادت کرنے کا دن نه هوگا ' اس دن کسی بات کے ماننے يا کسي کام کے کرنے پر کوئي مکلف نه هوگا ' وه عاجزي و ضعف کا وقت يا دنيا کا سب سے پچهلا اور نچلا حصه ايام هوگا ' ديکهو نزع روح کے وقت بهي نمازيوں کو نماز کے ليے پکارتے هيں ' جماعت کے ليے اذان ديتے هيں ' حي على الصلاة کي منادي سے ان کو مسجد ميں بلاتے هيں ' مگر وه نماز نهيں ادا کر سکتے ' وه ايسا وقت هوتا هے که ايسے وقت ميں کسي شخص کے ليے خدا پر ايمان لانا بهي نفع نهيں دے سکتا -

(۸)

به پاياں آمد اين دفتر حکايت همچناں باقي ' کهنا يه تها که کشف ساق کي ذيل ميں قرآن کريم نے کن امور کي تعليم دي هے ؟ اور ان کے خاص خاص نتايج کيا هيں ؟ اصل ميں تو يه " سودا " خواجه شيراز کے مخاطب کے اس " خط سبز " سے بهي زياده طراوت افزاي نگاه هے جس کي نسبت نقطۂ نظر نے " پاے ازيں دائره بيروں نه نهد تا باشد " کا فتوی ديا تها ' تاهم سلسله حقايق دراز سهي ' اس حلقے کي کڑياں کيوں کر ڈهيلي هو سکتي هيں که نقيدات الهيه کي بندش ميں ڈهيل دي جا سکے ' حقيقت کو " لقد وجدت مجال القول ذاسعة " کا جب خود اعتراف هے تو " فان وجدت لساناً قائلاً فقل " کي معذرت کرش تعابق کيا معنے ؟ زبان گويا کا کام شرح صدر سے لے سکتے هيں ' الهامي تعليمات کے بعض بعض خصائص هي کے تذکرے سے رفع ذکر ممکن هے ' ملاحظه هوں :

کشف ساق کے ما فرق و ما بعد آيتوں ميں جن مهمات امور کي تعليم دي گئي هے ' ان کے خاص خاص پهلو يه هيں :

(۱) مسلمانوں کے مذهبي جوش کو کفار کبهي اچهي نظر سے نهيں ديکهه سکتے ' وه ان کو خبطي کهينگے ' مفتون کهينگے ' گمراه کهينگے ' شوريده سر کهينگے ' مگر کهنے دو ' اس پاک ترين جذبۂ غيرت سے هٹنا نه چاهيے ' اس حالت پر قائم رهنا چاهيے ' تم بهي ديکهه لوگے اور وه بهي ديکهه لينگے که خبط کس کو هے ؟ وه زمانه عن قريب آنے والا هے جب که اپنے خبط و شوريدگي کا انهيں خود اعتراف کرنا پڑيگا ' مسلمان ان کے الزامات کے خوف سے مرعوب کيوں هوں ؟ اس کا علم تو خدا هي کو هے که راه راست پر کون هے ' اور گمراهي نے کسے گهير رکها هے ؟

(۲) کفار جو واقعات کو جهٹلاتے هيں ' حقيقت حال کو جهٹلاتے هيں ' اصليت کو چهپاتے هيں ' ماجرای وقوع کو غلط بتاتے هيں ' نقض امن کرتے هيں اور پهر اس کو حفظ امن کا لباس پهناتے هيں ' قتل کرتے هيں اور اسے جان بخشي دکهاتے هيں ' بات کچهه هوتي هے مگر اپني بات کي پچ ميں جمهور (پبلک) کو کچهه اور جتاتے هيں ' ايسے لوگوں کي اطاعت منع هے ' ان کي فرماں برداري جرم هے ' گناه هے ' موجب عذاب هے ' اس فلاسے کو توڑ دينا چاهئے ' اس اطاعت سے تبري فرض هے ' اس فرماں برداري پر نافرماني کو ترجيح هے ' ان کي تو خواهش هے که مسلمان مداهنت کريں ' خوش آمد کريں ' رياکاري کريں ' منافقت کريں ' تو انهيں بهي اظهار نفاق کا موقع ملے ' مگر ظاهر هے که مسلمانوں کے ليے يه صورت کس قدر خطرناک هے ؟

(۳) کفار کے عهد و پيمان کا تمهيں بارها تجربه هو چکا هے ' وه آبرو باخته هيں ' عزت نفس و شرف ذات کا انهيں لحاظ تک نهيں '

---

(۱) اخرجه البخاري عن ابي سعيد قال سمعت الخ وهذا الحديث عند هم من صرق في الصحيحين وله الفاظ في بعضها طول ' وهو حديث مشهور معروف ' وعلي بن ذلك فهو لا يجزم بتجسم ذاته تعالى شانه عما يقولون ' ولله في خلقه شئون ' والله يعلم وانتم لا تعلمون -

[۲] نيسا بوري - ج ۲۹ - ص ۲۳

وجوہ یومئذ ناضرۃ ‘ الی ربہا ناظرۃ ‘ ووجوہ یومئذ باسرۃ تظن ان یفعل بہا فاقرۃ ‘ کلا ‘ اذا بلغت التراقی ‘ وقیل من راق ؟ وظن انہ الفراق ‘ والتفت الساق بالساق ‘ الی ربک یومئذ المساق ‘ (۷۵ : ۱۱ و ۱۲)

اُس دن بہتوں کے مونہہ تروتازہ ہونگے ‘ جو اپنے پروردگار کو دیکھہ رهے ہونگے ‘ اور بہتیرے مونہہ اُس روز بگڑے بن رهے ہونگے‘ اُن کو گمان ہوگا کہ ایسی سختی اُن کے ساتھہ ہونے والی ہے کہ اُن کی کمر توڑ دیگی ‘ خوب سمجھہ لو کہ جب هنسلی تک جان آ پہونچیگی‘ اور لوگ چلا اُٹھینگے کہ کوئی جھاڑنے والا ہے ؟ یقین ہو جائیگا کہ یہ مفارقت کا وقت ہے ‘ اُس وقت پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائیگی ‘ تو یاد رکھہ کہ اُسی دن تجھے اپنے پروردگار کی طرف چلنا ہوگا -

---

اس آیت میں التفت الساق بالساق (پنڈلی سے پنڈلی مل جائیگی) کی تفسیر کئی طریقوں پر کی گئی ہے‘ بیس حدیثیں اس مفہوم کی مروی ہیں کہ التفاف ساق سے شدت امر مراد ہے - ان میں دو خاص حدیثیں یہ ہیں :

قولہ : والتفت الساق بالساق ‘ یقول : آخر یوم من الدنیا و اول یوم من الاخرۃ ‘ فتلتقی الشدۃ ‘ بالشدۃ ‘ الا من رحم اللہ (۱)

آیت کے یہ لفظ کہ " پنڈلی سے پنڈلی مل جائیگی " اس میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ : وہ دن دنیا کا سب سے پچھلا اور آخرت کا پہلا روز ہوگا ‘ اُس روز سختی سے سختی بھڑ جائیگی ‘ ہاں جس پر خدا رحم کرے وہ البتہ اس سے محفوظ ہوگا (۱)

یقول : التفت الدنیا بالاخرۃ ‘ وذلک شان الدنیا والاخرۃ‘ الم تسمع انہ یقول : الی ربک یومئذ المساق ؟ (۲)

اُس روز دنیا و آخرت میں تصادم ہوگا ‘ اور دنیا و آخرت کا یہی حال بھی ہے ‘ اس مطلب کی تائید میں کیا تم نے آیت کا یہ جزو نہیں سنا کہ " وهی روز ہوگا کہ تمہیں اپنے پروردگار کے حضور میں چلنا ہوگا " ؟ (۲)

التفاف ساق کی دوسری تاویلیں بھی کی گئی ہیں ‘ مگر ابن جریر کی نقاد نظر میں یہ سب مجروح ہیں ‘ لکھتے ہیں :

اولی الاقوال فی ذلک بالصحۃ عندی قول من قال : معنی ذلک والتفت ساق الدنیا بساق الاخرۃ ‘ وذلک شدۃ کرب الموت بشدۃ هول المطلع ‘ والذی یدل علی ان ذلک تاویلہ ‘ قولہ : الی ربک یومئذ المساق ‘ والعرب تقول لکل امر اشتد : قد شمر عن ساقہ ‘ وکشف عن ساقہ ... یعنی بقولہ التفت الساق بالساق : التصقت احدی الشدتین بالاخری کما یقال للمراۃ اذا التصقت احدی فخذیہا بالاخری لفاء (۱)

میرے نزدیک اس باب میں بہتر و صحیح قول اُن مفسرین کا ہے جو آیت کے معنے یہ بتاتے ہیں کہ دنیا کی ساق آخرت کی ساق سے مل جائیگی ‘ مطلب یہ ہے کہ موت کی شدت و کرب هول مطلع کی شدت سے دوچار ہوگی - اس مفہوم کی دلیل خود اسی آیت کا پچھلا جزو ہے کہ " اُس دن تجھے اپنے پروردگار کی طرف چلنا ہوگا " خطرہ جب بڑہ جاتا ہے‘ اور بات سخت ہوجاتی ہے‘ تو اہل عرب کہتے ہیں " فلاں امر کی ساق سے دامن اُٹھہ گیا " یا " اُس کی ساق کھل گئی "... آیت میں ایک ساق کے دوسری ساق سے مل جانے کے معنے یہ ہونگے کہ ایک سختی دوسری طرح کی شدت سے پیوست ہوگئی جس طرح کسی عورت کی ایک ران دوسری ران سے پیوستہ ہوگئی ہو تو اُسے لفاء (باہم پیوستہ ہو جانے والی) کہتے ہیں (۱)

(ج) سورۂ نمل میں جہاں ملکۂ سبا کو خطاب کیا گیا ہے :

قیل لہا : ادخلی الصرح ‘ فلما رأتہ حسبتہ لجۃ وکشفت عن ساقیہا ‘ قال انہ صرح ممرد من قواریر . (۲۷ : ۳٦)

ملکۂ سبا سے کہا گیا کہ محل کے اندر آؤ‘ اُس نے محل کو دیکھا تو پانی سمجھی ‘ اسی خیال سے اپنی دونوں پنڈلیاں اُس نے کھول دیں‘ سلیمان نے یہ دیکھکر کہا کہ یہ تو شیش محل ہے -

اس آیت میں کشف ساق کے معنے عام مفسرین نے پنڈلی کھولنے کے لیے ہیں ‘ مگر امام رازی نے تبعاً دو تین باتیں اور بھی بیان کی ہیں ‘ فرماتے ہیں :

(۱) انما فعل ذلک لیزیدہا استعظاما لامرہ ...

(۱) حضرت سلیمان نے شیش محل اس لیے بنوایا تھا کہ ملکہ سبا کی نظر میں اُن کی عظمت بڑہ جائے ...

(۲) کان المقصود من الصرح تہویل المجلس و تعظیمہ ....

(۲) تعمیر محل سے مجلس کو خوفناک و با عظمت دکھانا مقصود تھا ......

(۳) حسبت ان سلیمان علیہ السلام یغرقہا فی اللجۃ (۲)

(۳) ملکۂ سبا سمجھی کہ حضرت سلیمان اُس کو پانی میں غرق کیا چاہتے ہیں (۲)

یہ تاویلیں اگر صحیح ہیں تو ان کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ حضرت سلیمان (علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام) نے ملکہ سبا کو مرعوب کرنے اور اُس کے دل پر اپنی هیبت و عظمت کا سکہ بٹھانے کے لیے شیش محل تعمیر کرایا ہوگا ‘ ملکۂ سبا اُسے دیکھہ کر پانی سمجھی اور خیال کیا کہ سلیمان نے بد عہدی کی ‘ یہاں بلا کر مجھے غرق کیا چاهتے ہیں ‘ اس خیال کے آتے ہی ساق کھول دی ‘ یعنی غیظ میں آگئی ‘ گھبرا اُٹھی‘ ناراضی و ناخوشی بڑہ گئی‘ سخت ہوگئی ‘ خطرہ پیدا ہوگیا ‘ حضرت سلیمان نے یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا : یہ پانی کا تموج نہیں ہے ‘ شیش محل کا سراب ہے ‘ ملکہ یہ سن کر پچھتائی‘ اپنی بدگمانی سے پشیمان ہوئی اور کہا :

رب انی ظلمت نفسی‘ واسلمت مع سلیمان للہ رب العالمین (۲۷ : ۳۷)

میرے پروردگار ! میں نے (یہ بدگمانی کرکے) اپنی جان پر ظلم کیا ‘ اب میں سلیمان کے ساتھہ ہوکر رب العالمین کے لیے مسلمان ہوتی -

یہ مطلب اگر صحیح ہے تو حضرت سلیمان پر یہ اعتراض بھی وارد نہیں ہو سکتا کہ اُنھوں نے کیوں ایسی ترکیب کی کہ ایک پرائی عورت اپنی پنڈلیاں کھول دے اور وہ اُسے دیکھیں ؟ جب ایراد ہی رفع ہوگیا تو جواب دینے کے لیے کسی تاویل کی کیا حاجت ؟

(٦)

گذشتہ مباحث سے معلوم ہوتا ہے کہ :

(الف) قرآن کریم نے پنڈلی کے معنے میں ساق کا لفظ کہیں بھی استعمال نہیں کیا ہے -

(ب) قرآن کریم میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے قطعی ثبوت مل سکے کہ یوم یکشف عن ساق (وہ دن جب ساق کھلیگی) سے

[۱] علی قال ثنا ابو صالح قال ثنی معاویۃ عن علی عن ابن عباس قولہ الخ

[۲] محمد بن سعد قال ثنی ابی قال ثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس الخ

(۱) ابن جریر - ج ۲۹ ص ۱۰۷ -

(۲) تفسیر کبیر - ج ٥ - ص ۸۹

مذاكرۂ علميه

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

(مولانا السيد سليمان الزيدي)

تيس چاليس برس سے هندوستان ميں جديد اصطلاحات علميه کے رضع و تاليف کا مسأله در پيش هے - انگريزي اصطلاحات جو زيادہ تر لاطيني' يوناني' اور جرمن سے ماخوذ هيں' اُن کي شکل و صورت اور رضع و هيأت هندوستاني زبانوں سے اسي قدر متباين هے ' جس قدر ايک انگريز ايک هندوستاني سے -

هندوستان ميں هندو' اور مسلمان دو قوميں هيں ' دونوں کے پاس علوم و فنون و اصطلاحات کا قديم ذخيرہ موجود هے - ليکن بيسويں صدي کے بازار کيليے جن سکوں کي ضرورت هے ' وہ اونکے کيسے ميں نہيں ' احباب کہتے هيں - چونکه انکے کيسوں ميں يه سکے نہيں اسليے انکے قديم طرز کے دار الضرب ميں يه سکے نہيں ڈھل سکتے ' هندو دوستوں نے تو اسکی تکذيب اسطرح کردي که جديد اصطلا حات کی ايک ڈکشنري ترتيب ديکر يه بتاديا که سنسکرت کے قديم آلات ضرب بيکار نہيں ' ليکن کيا مسلمان بهی اسکی تکذيب کر سکتے هيں ؟ ايک جماعت کہتي هے که نہيں -

کيا عجيب واقعه هے که عربي زبان جو اسلام سے ۷۰ - ۸۰ برس بعد تـک ايک بالکل جاهل اور مفلس زبان تهی ' جسميں سامان تمدن کيليے الفاظ نه تهے ' جسکے پاس کوئی علم و فن نه تها ' جسکے پاس اصطلاحات کا وجود تـک نه تها ' جسميں فلسفۂ و رياضی کے دقيق مسائل کي برداشت کی قوت نه تهي ' چند مترجمين عرب و غير عرب کي کوششوں نے وہ وسعت پيـدا کردي که سينکڑوں علوم و فنون اوسکے ايک گوشه ميں سماگئے ' منطق' فلسفه ' رياضی اور طب کی هزاروں اصطلا حات جنکا عربي ميں تخيل بهی نه تها ' دفعةً اوسي عربي زبان ميں اسطرح پيدا هوگئے که حقيقةً گويا وہ اسيکے لئے بنے تهے - اس بنا پر سوال يه هے که وہ زبان جسکے پاس کچهه نه تها ' اور سب کچهه هوگيا ' اب جب اسکے پاس بہت کچهه هے کچهه اور کيوں نہيں هوسکتا ؟

اسوقت عربی زبان کے ذخيرۂ اصطلاحات کي فراوانی کا اندازہ اس سے هو گا ' که دو ضخيم جلدوں ميں' جنکے صفحات کي تعداد تقريباً چار پـانچ هزار هـوگی ' احمد تهانوي نے کشاف اصطلا حات الفنون کے نام سے عربی زبان کي اصطلاحات علميه کو جمع کيا هے ' اسکے علاوہ خوارزمي اور جرجاني وغيرہ کے مختصر رسائل اسی موضوع پر هيں -

ايک دوسري حيثيت سے عربی زبان کي وسعت اصطلاحات پر نظر ڈالو - قراءت ' تفسير' حديث ' اصول فقه ' فقه ' تصوف ' کلام' صرف' نحو' معانی و بيان' بديع' عروض و قافيه' منطق' طبيعيات ' الهيات ' هيأت ' اقليدس' فنون رياضيات مختصرہ ' مثلا علم الاکر ' علم المرايا علم مثلثات ' اسطرلاب وغيرہ' حساب' هندسه' کيميا ' جغرافيه' طب مع فروع کثيرہ' ان کے علاوہ اور بہت سے علوم و فنون عربي زبان ميں موجود هيں' هر علم وفن اپنے ساتهه سيکڑوں هزاروں اصطلاحات رکهتا هے اور يه تمام اصطلاحات اوس زبان کے خزانه کي مملوکات هيں جو آج غريب کہي جاتي هے ! !

ايک اور بات بهی پيش نظر رکهنی چاهيے - عربي زبان ميں علوم عقليه کا کثير حصه غير زبانوں سے منقول هوکر آيا ' جنميں زيادہ تر يوناني ' سرياني ' قبطي ' فارسي ' سنسکرت' زبانيں هيں ' چاهيے تها که ان زبانوں کے الفاظ مصطلحه عربي زبان ميں بهر جائيں ليکن طب کے سوا هم کہيں انکا نام و نشان بهي نہيں پاتے ' علم هيات عربي زبان ميں سنسکرت سے آيا ' ليکن هزاروں اصطلاحات فلکيه ميں سے سنسکرت کي صرف دو اصطلاحيں عربي زبان ميں آئي هيں : " ج " اور " جيب " - پہلے کی اصل " اُوچ " اور دوسرے کی " جيوا " فلسفه بفروعها يوناني سے آيا ' ليکن علوم و فنون فلسفيه کی تقريباً پانچ چهه هزار اصطلاحات علميه ميں غير عربي اصطلاحات جو يوناني هيں حسب ذيل هيں :

	اصطلاح	اصل يوناني	تشريح
(۱)	اثير	ايتهر	ايتهر
(۲)	اسطرلاب	استروايبان	اصطرلاب
(۳)	اسطقس	استائي کي اس	عنصر
(۴)	اقليدس	اركليدوس	اقليدس
(۵)	اقليم	کليما	اقليم (جغرافيه)
(۷)	اکسير	کسيرون	اکسير (کيميا)
(۸)	انبيق	انبيکس	قرع وانبيق (آله کيميا)
(۸)	جغرافيا	جيوگريفيا	علم جغرافيه
(۹)	شعری	سورئس	ستارہ شعری (فلـک)
(۱۰)	سفسطه	سافسٹيز	فلسفۂ مغالطه
(۱۱)	سفين	سفن	فانه (جر ثقيل)
(۱۲)	فلسفه	فيلاسفيا	فلسفه
(۱۳)	فيلسوف	فيلاسفس	فلاسفر
(۱۴)	فنطاسيا	فنٹسيا	حس مشترک
(۱۵)	جنس	جينس	جنس
(۱۶)	کيميا	کميا	کيمستري
(۱۷)	کورہ	کورا	پرگنه (جغرافيه)
(۱۸)	مجسطي	ميگسٹی	نام کتاب (هيئت)
(۱۹)	مخل	مولموس	آلۂ جر ثقيل
(۲۰)	منجنيق	ميگنيکن	علم آلات
(۲۱)	هيولی	هولا	مادہ

طب ' جسميں اصطلاحات سے زيادہ اسماے امراض و ادويه کي حاجت تهی ' تمام علوم عربيه ميں سب سے زيادہ غير عربی الفاظ کي محتاج تهي ' اسي ليے هم طب کے اندر گو اصطلاحات ميں کم ليکن امراض و ادويه کے ناموں ميں کسي قدر زيادہ غيرعربي الفاظ پاتے هيں ' ليکن پهر بهی ازروے قياس ايسي زبان ميں جسميں طب کا وجود تـک نه تها ' انکے الفاظ آئے بهي تو بہت کم آئے ' ان الفاظ

قسمیں کھاتے ہیں ' حلف اٹھاتے ہیں ' کہ یہ وعدہ استوار ہے ' اس میں دوام و استمرار ہے ' یہ عہد محکم ہے ' یہ قول و قرار قانونی حیثیت رکھتا ہے ' زبان سے سب کچھہ کہتے ہیں ' اور ہاتھہ سے کام لینے کے وقت ' کچھہ بھی یاد نہیں رکھتے ' ایسے لوگوں کے مطیع رہنا ذلت کی بات ہے ' اسلام اپنے فرزندوں کو ان کی اطاعت سے باز رہنے کی ہدایت کررہا ہے ' روکتا ہے ' منع کرتا ہے کہ خبردار ! یہ قسمیں کھانے والے ذلیل النفس ہیں ' ان کے حلف پر نہ جانا ' یہ ادھر کی بات ادھر لگاتے ہیں ' قوم میں تفرقے پیدا کراتے ہیں ' منع خیر کے لیے نہایت مبالغے کے ساتھہ آمادہ رہتے ہیں ' حد سے بڑھجاتے ہیں ' تعدی ان کا شیوہ ہے ' تطاول ان کی عادت ہے ' سرکشی ان کی خو ہے ' پاس عزت نہ رکھنے ' ناموس کی نگاہ داشت ضروری نہ سمجھنے ' اور خاص خاص حالتوں میں رضامندی کے ساتھہ حرامکاری تک کو قانونا جائز قرار دینے کی وجہ سے ان کی تو اصل تک محفوظ نہیں ' یہ تو صریح بد اصل ہیں ' پھر ایسے لوگوں کی اطاعت کیوں کر پسندیدہ ہوسکتی ہے ؟ ان کو تو اپنے مال و اولاد کی فراوانی و کثرت ' یعنی فرط دولت و تکثیر آبادی کی وجہ سے اتنا گھمنڈ ہوگیا ہے کہ آیات قرآنی کو پرانے ڈھکوسلے کہنے لگے ہیں ' مصر کی ایک برگشتہ خرد و بر افروختہ مزاج مسلمان لیڈی (پرنسس صالحہ) یورپ میں جاکر ایک روسی افسر سے شادی کرلیتی ہے ' اور آ سے مختار عام قرار دے کر اپنی جایداد کے لیے دعوی دائر کراتی ہے ' مصر کی شرعی عدالت پچھلے مہینے میں اس دعوی کو خارج کردیتی ہے کہ مسلمان عورت نے احکام اسلام کی قید سے آزاد ہوکر جب ایک نا مسلمان سے شادی کرلی تو پھر مسلمان کہاں رہی ' اور اب اس کو جایداد کے مطالبے کا کیا حق رہ گیا ہے ؟ صحافت فرنگ اس فیصلے پر سختی سے نکتہ چینی کرتی ہے اور عام جرائد و مجلات یورپ کی گزشتہ اشاعتوں میں فریاد ہوتی ہے کہ " اس آئین و اصول کے عہد میں اسلام کے احکام پر کیوں عمل ہوتا ہے ؟ یہ احکام تو صریحا پرانے ڈھکوسلے (اساطیر الاولین) ہیں "

جب اس بے باک جماعت کو جناب الہی میں بھی گستاخی سے باک نہیں ' تو حیف ہے کہ بندگان الہی ایسے سرکشوں کے مطیع رہیں ' ان کی اطاعت سے فورا کنارہ کش ہوجانا چاہیے ' یہ خروج بالکل بے محل ہے کہ مبادا ان فرمانی کی صورت میں کیسی پڑے ؟ کیوں کہ خدا ان سرکشوں پر عن قریب عذاب نازل کرنے والا ہے سنسمہ علی الخرطوم کی وعید آچکی ہے ' اور اب اس کے پورے ہونے میں بہت کم دیر رہ گئی ہے -

(۴) ارادہ تو کفار کا یہی ہے کہ باغ عالم (ممالک روے زمین) انہیں کے لیے مخصوص ہوجاے اور اس کے ثمرات سے ان کے علاوہ کوئی دوسری غریب قوم مستفید نہ ہونے پاے ' مگر ہنوز وہ خواب غفلت ہی میں رہینگے کہ شراع شان و شوکت میں بڑھتی جائینگی ' عظمت و رعب کا نیا ساز و سامان حاصل میں مل جائیگا ' چاہتے تو ہیں کہ دنیا کو فتح کرلیں اور دوام دولت و علام کی لیں ' مگر بجز محرومی و حسرت کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا ' اس وقت تو خدا کو بھولے ہوے ہیں ' لیکن انجام کار جب کبھی ان کی ہوش آویگی خدا یاد آئیگا جس کی اور جس کے شعائر کی تذلیل و تخریب میں وہ اس وقت سرگرم ہیں ' وہ بہت قریب وقت ہوگا کہ ان ظالموں کو اپنے جور و ستم کا اعتراف کرنا پڑیگا ' اپنی سرکشی پر پچھتائینگے ' ایک دوسرے کو الزام دینگے کہ علم نہ لیے ہوتے تو ملک و دولت سے کیوں محروم ہوتے ' اس محرومی کے عالم میں یہ امید ڈھارس بندھائے گی کہ ایک ملک گیا تو کیا ' شاید

اس سے بہتر کوئی دوسرا ملک قبضے میں آجائے ' لیکن یہ وہ عذاب نہیں کہ اس سے نجات ممکن ہو ' اور کچھہ اسی پر موقوف نہیں ' اس کے بعد جو آخری عذاب آئیگا وہ اس سے بھی خوفناک ہوگا -

(۵) مسلمان کفار کے مقابلے میں ضرور کامیاب ہونگے ' مگر کامیابی کے لیے شرط یہ ہے کہ تقوی (شریفانہ کیرکٹر) سے موصوف ہوں ' چاہنے کو تو کفار اب بھی چاہتے ہیں کہ مسلمان مجرم ثابت ہوں اور ان کے ساتھہ مجرمانہ برتاؤ کیا جائے ' اس غرض کی تکمیل کے لیے انتہائی کوشش کرینگے اور سب کچھہ کر دیکھینگے ' مگر خدا ایسی ناپاک و نجس تدبیروں کو کامیاب نہ ہونے دیگا !

(۶) خطرہ ہر سمت سے بڑھ چلا ہے اور اب اس کے منتہاے اشتداد کا وقت آیا ہی چاہتا ہے ' ظالموں کو اسلام کے روبرو اظہار تذلل و اطاعت کی دعوت دی جائیگی ' مگر وہ کچھہ ایسے بد حواس ہونگے کہ یہ بھی نہ کرسکینگے ' جو بھر کے آج اسلام کی توہین کرلیں مگر کل ہی سے ان کا تدریجی زوال اس طرح شروع ہوگا کہ بالفعل تو ان کو ڈھیل دی جارہی ہے ' لیکن آخر انہیں خبر بھی نہ ہوگی اور ان کی ہستی فنا ہوجائے گی ' خدا کی تدبیر بڑی پختہ و محکم ہے ' وہ یہ داؤ کھیل کر کے رہیگا -

(۷) کفار سے مسلمانوں کو کسی انعام کا طلبگار نہ ہونا چاہیے ' کسی احسان کا آرزومند نہ رہنا چاہیے ' مسلمانوں کی کوئی چیز ان کے قبضہ میں چلی رہے تو اس کا معاوضہ ملنے کی امید نہ رکھنی چاہیے ' جہاں کوئی امید نہیں ' توقع نہیں ' مطالبہ نہیں ' وہاں تو کفار سرگرداں ہی رہتے ہیں ' جہاں ان چیزوں کا قدم آئیگا وہاں کیا ہونا ہے !؟ مسلمان اگر کامیابی کے آرزومند ہیں تو حصول کامیابی کے وقت تک نہایت مستقل مزاج و ثابت قدم رہنا چاہیے ' حضرت یونس پیغمبر تھے ' با ایں ہمہ استقلال میں کچھہ فرق آنا تھا کہ مصیبت میں پھنس گئے ' خدا کی رحمت شامل حال نہوتی تو نجات ہی ممکن نہ تھی ' اسی طرح مسلمان اگر مستقل مزاج نہ رہے تو ابتلا سے مفر نہیں ' اور اگر صبر و ثبات و استقلال پر متمسک رہے ' تو یاد رکھو ' ثابت قدم ہر آفت بلا سے محفوظ رہیگا ' اور انجام کار فاجتباہ ربہ فجعلہ من الصالحین کا بھی مصداق ٹھہریگا ' واللہ ولی التوفیق -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور مہذب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

اثولوحیا	Theology	الهیٰات
ارثما طیقا	Arithmetic	حساب
ریطوریقا	Rhtorics	خطابت
بوطیقا	Poetic	شعر
اسطرانومیا	Astronomy	هیأت

لیکن حسب ذیل نام :

سوفسطیقا	Sophism	مغالطه
موسیقا	Music	علم الاصوات والنغم
کیمیا	Chemistry	علم التحلیل والتعقید
جغرافیا	Geography	علم تقویم البلدان

بصورت سفسطه ' موسیقی ' کیمیا ' اور جغرافیه ' جو عربي ناموں سے مختصر اور چھوٹے هیں ' اب تک مستعمل هیں -

امور سابقة الذکر سے حسب ذیل نتائج مستنبط هوتے هیں :

(۱) مترجم ایسے هونے چاهیئیں جو علوم قدیمه و جدیده دونوں سے باخبر هوں ' اور انگریزي داني کے ساتهه عربي زبان سے بهي واقف هوں -

(۲) اگر ایسے مترجم سر دست قوم میں موجود نہوں تو دو ایسے اشخاص کو مل کر کام کرنا چاهیے جن میں سے ایک علوم جدیده اور دوسرا السنه و علوم قدیمه کا ماهر هو -

(۳) اگر یه بهی ممکن نہو تو ترجمه کے بعد اصطلاحات کي موزوني ' طریقۂ ادا کي تسهیل ' اور دوسري ضرورتوں کے لیے ' ایک مجلس یا چند اشخاص معتبر کي نظر سے ترجمه کو گذرنا چاهیے -

افسوس هوا جب میں نے دیکها که میو کالج اجمیر کے ایک مسلمان پروفیسر نے پولیٹکل اکانومي پر ایک رساله لکها ' زبان اس قدر مهمل ' اصطلاحات اس قدر ناموزوں ' اور طریقۂ ادا اس قدر ژولیده تها ' که رساله عالم علمي میں بالکل روشناس نهوسکا - قابل غور هے که اوس وقت جب هندوستان میں انگریزي زبان عام نه تهي ' اور علوم جدیده سے لوگوں کو توحش تها ' یعنے ابتداے عهد انگریزي میں علامه تفضل حسین خاں لکهنوي مصنف رسائل ریاضیات جدیده ' غلام حسین خان جونپوري صاحب جامع بهادر خاني ' مولوي کرامت علي جونپوري (کلکته) مولوي محمد حسین لکهنوي لندني ' شمس الامراء بهادر حیدر آباد صاحب سلسلۂ شمسیه وغیره نے علوم جدیده پر جو کتابیں لکهي تهیں اور جو اصطلاحات قرار دیے ' گو علوم و مسائل اب بهت زیاده بڑه گئے هیں ' پهر بهي وه اب تک همارے جدید مترجمین کے لیے نمونه هیں -

(۴) اگر بعض عربي و فارسي اصطلاحیں بهم نه پهونچ سکیں تو خود اصل اصطلاحوں کو اردو میں لکهدینا چاهیے - آینده عربي کی طرح یا تو اون اصطلاحات کا قائم مقام پیدا هو جائیگا ' یا ترش کر رهي لفظ ایک خوشنما اور مناسب شکل اختیار کر لیگا ' آخر اردو میں آکسیجن ' نیٹروجن ' هائیڈروجن ' کیمسٹري ' ایوولیوشن ' اکانمي ' وغیره بهت سي علمي اصطلاحیں رائج هوگئی هیں اور لوگ اون کو اب بے تکلف سمجهتے هیں ' نطرون (یعني نیٹروجن) کا لفظ هم نے آٹهویں صدي هجري کے لٹریچر (آثار البلاد قزویني میں) دیکها هے ' کوئي ضرورت نهیں که کوشش کي جاے که نیٹروجن کی بجاے ' جو اب پهیل چکا هے ' نطرون استعمال کیا جاے ' جو عربي میں مستعمل هے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات میں سب سے پہلے علوم کا نمبر آتا هے ' همارے دوست مسٹر عبد الماجد چاهتے هیں جیسا که عند المکالمه ظاهر هوا ' که علوم کیلئے ایسے نام وضع کیے جائیں جن سے صفات اور فاعل بآساني و با ختصار بن سکیں ' جس طرح یورپین زبانوں میں بنتے هیں ' نیز شکل فاعلي و وصفي میں امتیاز ممکن هو ' مثلاً کیمسٹري ایک علم کا نام هے ' ماهر فن کیمسٹري کو کیمسٹ (Chemist) کهینگے ' اور کیمسٹري کي کسي چیز کو کیمیکل (Chemical) ' یه نهایت آسان طریقه ادا هے ' اردو میں بصورت صیغۂ واحد کیمیائي کهه سکتے هیں ' لیکن صورت فاعلي و وصفي میں کوئي امتیاز نهیں ؛ اکثر علوم کے نام میں اس سے زیاده یه مشکل پیش آتي هے ' مثلا علم الجمال ' علم النفس ' علم الاخلاق ' که یهاں کیمیائي کي ترکیب بهي جائز نهیں -

لیکن اولاً هم کهتے هیں که یه خصوصیات زبان هیں ' جنکي اصلاح نهیں هو سکتي ' ثانیاً اگر هم اختصار خواه اور سهولیت طلب هیں تو همکو جمالي و نفسي اور اخلاقي کهنا چاهیے ' وصف اور فاعل کا فرق طریقۂ استعمال اور سیاق وسباق عبارت سے ظاهر هوگا ' مثلاً " ایک اخلاقي کي یه راے تهي " یهاں صیغه فاعلي سمجها جاتا هے - " یه ایک اخلاقي مسئله هے " یهاں وصف هونا ظاهر هے " خوشنمائي اور نا خوشنمائي کا سوال نه کیا جاے که کثرت استعمال وتکرر سماع ' خود غازۂ روے نازیبا هے -

علوم کے نام میں اسماے مرکبه سے گهبرانا نه چاهیے ' خود یوناني اور جرمن علوم کے نام عموماً مرکب هیں اور کثرت استعمال سے واحد معلوم هوتے هیں ' مثلاً فزیا - لوجي ' جیو - گریفي ' تهیا - لوجي وغیره

هم یقین دلانا چاهتے هیں که منطق ' طبعیات ' الهیات اور ریاضیات میں ' اور خصوصاً ریاضیات میں بهت کم الفاظ کي تلاش کي ضرورت هوگي ' غالباً جن لوگوں نے جامع بهادر خاني تالیف غلام حسین اور علم الفلک عملي تالیف کرنل فاندیک امریکي وغیره دیکهي هے وه اسکي تصدیق کرینگے ' منطق کے فصول جدیده کیلیے بهي الفاظ موجود هیں ' طبعیات اور الهیات کا بهي یهي حال هے ' اصل دقت اون علوم میں هے جو بالکل نئے هیں ' پس کیوں نه ابتدا انهیں علوم اول الذکر سے کي جاے ؟

بهر حال اب کام شروع هونا چاهیے - آینده نمبر میں هم علوم کے نام سے ابتدا کرتے هیں ' هم سے زیاده جو اصحاب اس منصب کے مستحق هیں انکو دعوت هے که اس بنیاد پر عمارت بلند کریں ۔

فذکر ! ان نفعت الذکری ؟

حادثۂ کانپور کے متعلق قاهره (مصر) میں بهي ایک جلسه هوا ' جس کے متعدد مصادقات میں سے بعض یه هیں :

(۱) یورپ کی جانب سے کعبۂ شریفه کي نسبت جو خطره هے شهادت مسجد کانپور نے اُس کو تازه کردیا هے -

(۲) حاجیوں کي روانگي کا اجاره ایک انگریزي جهاز راں کمپني کو دینا ایک سیاسي حکمت هے ' اور اس سے شبه پیدا هوتا هے که یه کارروائي یورپ کي آرزوي دیرینه ' منع حج و اتحاد بین المسلمین کا پیش خیمه تو نهیں هے ؟

(۳) انگریزوں نے هندوستان کو مسلمانوں سے لیا هے ' اب اس موقع پر اسلامي معابد کي تخریب و انهدام هندوستان کي هزار ساله اسلامي عزت کا انهدام هے -

(۴) هندوستان کے جو لیڈر اس موقع پر خاموش هیں ' اور اب بهی حکومت کي درباداري و مجاملت میں سرگرم رهتے هیں ' اُنهیں بائیکاٹ کردینا چاهیے اور کسي مسلماں کو آینده اُن سے کوئي تعلق نه رکهنا چاهیے -

کي تفصیل چونکہ یہاں موجب تطویل ہے اسلیے ہم صرف بیان اعداد پر اکتفا کرتے ہیں :

نام زبان	اسماے امراض	اسماے ادویہ	اصطلاحات طبیہ
سنسکرت	۰	۱۲	۰
سریاني	۵	۳	۴
یوناني	۱۰	٦٦	۸
فارسي	۲	۴۳	۰

کیا یہ قابل حیرت امر نہیں ؟ کہ سیکڑوں بیماریوں کے ناموں میں عربي زبان کو صرف سترہ اتھارہ ' اور ہزاروں دواوں کے ناموں میں صرف ۱۲۴ غیر عربی الفاظ کی احتیاج ہوئی ؟ کیا اس سے عربي زبان کي وضع اصطلاحات علمیہ میں غیر معمولي وسعت ظاہر ہوتي ؟

خود عربی زبان سے جب یورپ کي زبانوں میں علوم و فنون کے ترجمے ہوئے ' تو سینکڑوں عربی اصطلاحات اور نام یورپ کي زبانوں میں پھیل گئے ' عہدے ' تجارت' اور جہاز راني کے متعلق جو الفاظ ہیں ان سے قطع نظر کرکے حسب ذیل الفاظ علمیہ جو اس وقت مستحضر ہیں پیش کي جاتي ہیں :

۱ ــــ ہیأت

آخرالنہر	Accarnar	برج حمل کا ایک ستارہ
اصطرلاب	Astrolabe	ایک آلۂ ہیأت
الدبران	Aldebraun	برج ثور کا ایک ستارہ
راس الغول	Alghol	ایک ستارہ
ارجل	Rogel	ایک ستارہ
السمت	Azimuth	ایک نقطۂ فلکي
العضادہ	Alidade	ایک جزء آلۂ اسطرلاب
العنکبوت	Alankabuth	,, ,, ,,
المناخ	Almanac	تقویم ' جنتري
النسر الطائر	Althair	ایک ستارہ
النسر الواقع	Wega	ایک ستارہ

۲ ــــ کیمیا

الاکسیر	Elixir	اکسیر
الانبیق	Alambec	ایک آلہ معروف بہ قرع انبیق
بورق	Borax	ایک نمک کیمیاوي
القلي	Alcali	,,
الکحول	Alcohol	الکہل
الکیمیا	Alchemy	کمیستري

۳ ــــ حساب

الجبر والمقابلہ	Algebre	جبر و مقابلہ
الخوارزمي	Algorism	حساب کي ایک قسم منسوب بہ خوارزمي
الصفر	Chiffre	صفر

۴ ــــ طب

جلاب	Juleps	جلاب
شراب	Serup	شربت
شربۃ	Serbet	شربت
عرق	Arrack	عرق

ان مثالوں سے یہ ظاہر ہوگا کہ عربي زبان جسطرح اور زبانوں سے اصطلاحات قرض لے سکتي ہے اسي طرح اوروں کو قرض دے بھي سکتي ہے -

اسلام کی گذشتہ تاریخ ہمیشہ مستقبل کیلیے چراغ راہ رہی ہے - ہمکو اسپر غور کرنا چاہیے کہ گذشتہ دور وضع اصطلاحات میں کیونکر یہ مشکل طے ہوسکي ؟ اور کیونکر عربي زبان اسقدر خوبصورت ' مختصر اور مناسب اصطلاحات پیدا کرسکي ؟

(۱) مترجمین ' خواہ وہ عرب ہوں یا غیر عرب ' ایسے متعین کیے جاتے تھے' جو زبان مترجم عنہ کے علا وہ خود عربي زبان سے کامل واقفیت رکھتے تھے - یعقوب کندي خود عرب تھا' ابن مقفع گو فارسی تھا مگر اتنا بڑا بلند پایہ ادیب تھا کہ اسکی عربي تصنیفات آج تک عربي علم ادب کا گراں بہا سرمایہ شمار کی جاتي ہیں - سالم جو بنو اُمیہ کے دربار کا ایک مترجم تھا' نہایت بلیغ و فصیح اللسان تھا - بلاذري جو تیسري صدي کے اواخر میں فارسي کا مترجم تھا' اسکي عربي تصنیفات ادب کا بہترین نمونہ ہیں - حنین جو مترجمین بغداد کا سرخیل تھا ایک طرف تو اسکندریہ میں ہومر کے کلام پر سر دھنتا تھا اور دوسري طرف بصرہ آکر خلیل بصری سے سیبویہ کے پہلو بہ پہلو عربیت کے نکتے حل کرتا تھا ' قسطا بن لوقا ایک دوسرا مترجم ایک طرف تو یوناني النسل تھا' دوسري طرف بچپن سے شام کا پرورش یافتہ تھا ' جسکي وجہ سے عربي زبان اوسکي زبان ثاني ہوگئي تھی -

(۲) یوحنا بن بطریق' ابن ناعمہ حمصي ' اور اسحاق وغیرہ جو عربی زبان سے کامل واقفیت نہیں رکھتے تھے ' اونکے اکثر تراجم کي کندي' ثابت بن قرۃ ' حنین ' اور فارابي وغیرہ تصحیح کرتے تھے' اور اسطرح کانٹ چھانٹ کر' حک واصلاح کے بعد' ایک مناسب ترجمہ رواج پاتا تھا - چنانچہ مجسطي کا' جو علم ہیأت کی مشہور کتاب ہے' عربی زبان میں تین چار بار ترجمہ ہوا اور ترجمہ کی اصلاح ہوئي -

(۳) بعض مترجم ایسے ہوتے تھے جو صرف لفظي ترجمہ کردیتے تھے' اور دوسرے اہل زبان اوسکي عبارات و مصطلحات کي تہذیب و انتخاب کرتے تھے -

(۴) غیر زبان کي اصطلاحات کے مقابلہ میں اگر عربي میں عمدہ لفظ ہاتھہ نہ آیا ' تو خواہ مخواہ اوسکی تلاش وجستجو میں وقت ضائع نہیں کیا گیا ' بلکہ اوسوقت بعینہ وہی لفظ عربی میں رکھدیا گیا ' بعد کو اگر وہي لفظ صیقل پاکر خوبصورت و متناسب ہوگیا تو باقی رہگیا ورنہ متروک ہوگیا اور دوسرا لفظ اوسکي جگہ پر پیدا ہوگیا - "جنس" کے لیے عربی میں کوئي لفظ نہ تھا - یہي لفظ عربی میں رکھدیا گیا ' اور پھر یہ اسطرح عربي میں کھپ گیا کہ چوتھي صدي میں یہہ یوناني لفظ ایک خاص عربی لفظ بن گیا تھا - تجانس و مجانسہ اوسکے مشتقات جاري ہوگئے ' اور خود متنبي کو کہنا پڑا :

من این جانس ہذا الشادن العربا ؟

آج کتنے اشخاص ہیں جو یہہ بھی نہ جانتے ہونگے کہ "جنس" عربي کا لفظ نہیں - "میٹر" کیلیے جسکو فارسي میں "مایہ" کہتے ہیں' عربی میں کوئي لفظ نہ تھا ' اوسکے لیے یوناني لفظ ہیولي رکھدیا گیا ' جو آج تک مستعمل ہے ' "ایساغوجي" "قاطیغوریاس" اور "اناالوطیقا" وغیرہ بعض الفاظ اسي طرح رکھدیے گئے تھے ' لیکن ' انکي جگہہ "کلیات خمس" "مقولات عشر" اور "برہان" نے لیکر اونکو بالکل بھلا دیا -

بعض علوم و فنون کے نام جنکے مقابل عربی نام اس وقت نہ مل سکے ' بعینہ عربي میں منتقل کرلیے گئے ' لیکن تھوڑے ہي دنوں میں اونکے لیے پھر عربي نام پیدا ہوگئے اور اب پہلے یوناني ناموں کو کوئي جانتا بھي نہیں ' مثلاً :

مراسلات

ایشیائي ترکي میں کیا حصہ ملیگا ؟

لندن ٹائمز کا خاص نامہ نگار یکم اگست سنہ ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

" استمپا آف تورن کہتا ہے کہ اجتماع کیل (Kiel) کے نتیجہ کے متعلق ابھي تک کوئی سرکاري مراسلت نہیں شائع ہوئي ہے ' لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ کس موضوع نے دو بادشاہوں اور اُن کے وزیروں کو مشغول کر رکھا ہے ؟

جو مسئلہ زیر بحث ہو سکتا ہے وہ صرف ایک ' اور ہمارے آجکل کے ڈپلومیٹک مسائل میں سب سے اہم ہے ' یعني کیا اطالیا کو تحالف ثلاثي میں اپني ایشیائي پالیسي کے لیے کوئي بنیاد ملیگي ' یا اس مدعا کے لیے اس کو کہیں اور دیکھنا چاہئے ؟

ملوک و وزراء کے علاوہ اور کوئي نہیں کہہ سکتا کہ کیا نقشۂ عمل طے ہوا ہے اور تکمیل کے کیا احتمالات ہیں ؟ اس اجتماع کے متعلق ناعاقبت اندیش اشخاص ہم کو اس امید کي اجازت دیتے ہیں کہ اتحاد جرمني و اطالیا بحر اڈریاٹک میں ہماري جگہ متعین کرنے کے بعد ہم کو میڈیٹرینین یا لیوانت کي طرف بڑھائیگا اور اگر مجمع الجزائر پر نہیں تو کسي مضبوط زمین پر تو ضرور ہمارے قدم جما دیگا نیز اطالیا جرمني کے ساتھہ ملکر ترکي کے تصفیہ کو ایک بعید ترین مستقبل کے لیے ملتوي کر دیگي - یہ اخبار مستند ہے اور عموماً اس کے خیالات قابل لحاظ ہوتے ہیں -

اسلام کي خدمت

ادرنہ پر ترک واپس نہ رہنے پائیں

یکم اگست کي اشاعت میں نیر ایست لکھتا ہے :

قسطنطنیہ میں دول کي طرف سے ملاقاتوں کي ضرورت ہوسکتي ہے - (یہ ملاقاتیں ہوچکیں اور ناکام رہیں) لیکن ان ملاقاتوں کي عمیر دباؤ ڈالنے سے نہیں کي جاسکتي ' بلکہ یہ ایک ایسي مداخلت ہوگي جسکا مقصد عثماني شاہنشاہي کو انجمن اتحاد و ترقي کي خود کشي کي سیاست سے بچانا ہوگا - حلفاء بلقان آپس میں صلح کرنے سے پہلے اس سرحد کي ضمانت کي ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں جو ان کو معاہدہ لندن کي رو سے ملي ہے - اگر موجودہ عثماني وزارت نہیں سمجھہ سکتي کہ اس ضمانت کے کیا معني ہیں ' تو پھر دخل ضروري ہو جائیگا ' دول یورپ جنھوں نے عثماني شاہنشاہي کے استحکام کي تائید کا اقرار کیا ہے یہ ہے کہ حکمرانوں کو غلطي سے محفوظ رکھنے کے لیے سنجیدہ عملي تدابیر اختیار کریں ... ...

اگر ادرنہ پر دوبارہ قبضہ اپنے دشمنوں پر ترکي فوج کي برتري سے عمل پذیر ہوا ہوتا تو تخلیہ کا سوال نہ تھا ' لیکن اس میں اگر کوئي خوبي ہے تو وہ انور بے کي ارزان فتح سے زیادہ نہیں ' اسي (ادرنہ) پر ترکوں کے قابض ہو جانے سے سواد قسطنطنیہ ریاستہاے بلقان کے قبضہ کے خطرہ میں پڑسکتا ہے ' لہذا اس وقت برطانیہ اسلام کي بڑے اچھا کر رہي ہے اگر وہ باب عالي سے ایک ایسا سوال کرتي ہے جو مسلمانان ہندوستان نہیں کر سکتے " وہ سوال کیا ہوگا ؟ یہي کہ باب عالي ادرنہ کو خالي کردے ' کیونکہ ظاہر ہے کہ یہ ایک عظیم الشان اسلامي خدمت ہے !!

فتنۂ شام

(جناب محمد فضل امین صاحب)

عہد قدیم کے استبداد نے بے خبري و غفلت کے زیر سایہ دولت عثمانیہ کو ہر حیثیت سے مجموعۂ ضعف و کمزوري بنادیا ' فرنگي مشنوں کو مدت دراز سے ملک شام و فلسطین مین اپني ریشہ دوانیوں کا موقعہ مل گیا ہے - جب سر جون ہیوٹ نے مصلحت ملکی کے لحاظ سے ٹوم براون سکول ڈیز کو جو الہ آباد کے میٹریکولیشن کے نصاب تعلیم میں شامل تھی ' درس سے خارج کرنا چاہا تو انہوں نے کہا تھا کہ " جب ایک اسکاٹ ماہر فن تعلیم نے الہ آباد کالج کي لایبریري میں اس کتاب کا نسخہ دیکھا تو اُسنے نہایت تحیر سے کہا کہ : ایسي کتاب اور دارالفنون ہندوستان کي لایبریري میں !! "
مگر قسطنطنیہ اور بیروت میں جتنے امریکي و فرنگي مدارس ہیں انکے کتب خانے دنیا بھر کے بغاوت افریں لٹریچر کا مخزن بنے ہوے ہیں - ان مشن کالجوں کے تعلیم یافتہ عرب جو مذہباً عیسائي ہیں ہمیشہ سے اسلامی سیادت کي مخالفت کرتے چلے آئے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ امریکہ میں جا آباد ہوے ہیں -

سنہ ۱۳ - ہجری مین ' جب مسلمانوں کي لڑائي اہل فارس سے ہورہي تھي ' تو عیسائي قبائل عرب بھي مسلمانوں کے ساتھہ ہوکر عربي عصبیت کیلیے اہل فارس سے لڑے تھے ' مگر آج فرانس و امریکہ کے مکاتب و مدارس نے ان عربوں کو بھي بے حمیت بنا دیا ہے -

گذشتہ واقعات نے بتادیا ہے کہ اقوام اسلام کی فلاح و بقاء ' خواہ وہ عرب ہوں یا عجم ' دولت عثمانیہ کے ساتھہ وابستہ ہے ' اسلیے مسلمان عربوں کا فرض ہے کہ حفظ دین و اعتصام بحبل اللہ المتین کو واجب سمجھہ کر فتنہ کو دبائیں ' والفتنۃ اشد من القتل

فان النار بالعودین تذکی
وان الحرب اولہا کلام

جب مسلمان یہ دیکھتے ہیں کہ عربونکا تعلیم یافتہ گروہ دولت عثمانیہ کا بدخواہ ہے ' تو ان کو نہایت صدمہ ہوتا ہے ' اور وہ اپنے بے گناہ عرب بھائیوں سے مایوسي بلکہ نفرت کا اظہار کرتے ہیں ' مگر حقیقت یہ ہے کے اس طعن و تشنیع کے مستحق عرب نہیں بلکہ عیسائي ہیں -

خدا کے فضل سے اب اہل عرب کي آنکھیں کہلتي جاتي ہیں ' انہون نے اطالیہ اور فرانس کے انسانیت سوز مظالم کا منظر ساحل افریقہ پر خوب دیکھا ہے - وہ انشاء اللہ ان سبز باغوں کو دیکھکر کبھی نہیں للچا سکتے ' جو دشمنان ملت اکثر انکو دکھایا کرتے ہیں -

ترکي مین عربوں کي ترقی کے لیے ہر طرف راہیں کشادہ ہیں ' ہم دولت عثمانیہ کي تعریف نہیں کرتے کہ حکومت اور سیاست کے

بريد فرنگ

مظـــالـــم بلقـــان

جنـگ تقريباً ختم هوگئي ، مگر سلسلۂ مظالم کا هنوز خاتمه نهيں هوا - ايم - رايدتهه ترهم نے سقوطري سے نير ايسٹ کو ايک مراسله بهيجا هے ، جو يکم اگست سنه ۱۹۱۳ع کي اشاعت ميں چهپا هے ، اس ميں لکهتے هيں :

" مجهے يه معلوم کرکے سخت تکليف هوئي که ميرے متعلق يه خبر اڑائي گئي هے که ميں يهاں صرف مالیسوري کيتهولک عيسائيوں کو مدد دے رها هوں - ميں يه کهنے کے ليے خوش هوں که مسٹر کرچين نے اسکي تکذيب کي هے - ميں آپ سے اس امر کے بيان کرنے کي اجازت چاهتا هوں که سرويوں اور جبليوں (مانٹي نيگرين) دونوں نے يه فيصله کرليا هے که " جب زمين ايک بار هماري هوجائيگي تو پهر مسلمانوں کا سوال باقي نهيں رهيگا " (جيسا که ميں نے جبليوں کو خاص طور سے بار بار اس فيصله کا اعلان کرتے سنا هے) اس فيصله پر عمل درآمد کے ليے نهايت وحشيانه طور پر ايسی کارروائي شروع کردي هے جس کي وجه سے مسلمان آبادي کا يهاں رهنا غير ممکن هو جائے -

وه صرف يهي نهيں کرتے که تمام گاؤں کو جلا ديتے هيں بلکه گهروں کي ديواروں کو ڈهاکے پتهروں کا ايک ڈهير لگا ديتے هيں - وه لباس ميں سے ايک کپڑا بهي نهيں چهوڑتے ، لوٹ کے مال کے بوجهه سے خميده کمر جبلي عورتيں جوق در جوق پارڈگورتزا آرهي هيں -

ايک بوسيني فدا کار (والنٹير) نے ، جس نے ولايت قوصوه کو لٹتے اپني آنکهوں سے ديکها تها ، نهايت تلخي سے بيان کيا که " ايک جبلي عورت ايک قميص چرانے کے ليے سو کيلوميٹر زمين طے کرکے آئيگي ! " -

يه لوگ بالکل بے رحم هيں - جب ميں نے ايک عورت سے جو چند بچوں کے کپڑے لوٹ کے لائي تهي ، کها : " بچے سردي کے مارے مرجائينگے " تو اس نے جواب ديا : " خدا نے چاها تو ايسا هي هوگا ، يه مسلمان هيں - ان کا مرنا هي اچها "

جبل اسود نے يورپ سے بآواز بلند فرياد کي که اسکو پهيلنے کے ليے سقوطري کے قرب و جوار ميں زرخيز ميدان درکار هيں - جب يه اعتراض کيا گيا که " يه زمينيں بڑي حد تک مسلمان دهقانيوں کي پرائيوٹ ملکيت هيں " تو هميشه يه جواب ملا که " ان کو چهوڑنا پڑيگا ، ان کو ايشيا جانے دو "

ان بد قسمتوں کے کهنڈروں کے معائنے کے ليے ان کے زيتوں اور ميوے کے درخت کاٹ ڈالے گئے ، گرادئے گئے - بهت سے مواقع پر جڑوں ميں آگ لگادي گئي که پهر دوباره نه اگنے پائيں - غرض بهاس ، غله ، غرضکه سب لوٹا گيا - مواشي ليليے گئے ، باغ اجاڑ دیے گئے اور جو کچهه بچا اسميں آگ لگا دي گئي -

جب سے که ميں يهاں يکم اپريل کو آيا هوں ، جس قدر سرمايه مجهے انجمن عانۂ مقدونيه نے ديا تها يا ميں خود جمع کرسکا تها ، اس کو تقسيم کرتا هوا ، تهوڑے پرائيويٹ ونوان کيے هوئے مقام سے دوسرے اور دوسرے سے تيسرے مقام پر جاتا رها هوں ، اس سرمايه کے علاوه وه کپڑے کي گٹهرياں بهي تهيں جو ميرے بعض انگريز دوستوں نے يا برطانی صليب احمر کے بعض ارکان نے دي تهيں ، مگر ميں برابر مزيد تاراج شده آباديوں کو ديکهتا اور ان کے حالات سنتا رها - ميرا سرمايه تقريباً ختم هوگيا هے - اس ضلع ميں برطاني صليب احمر کي طرف سے ايک پيني بهي نهيں بهيجي گئي هے - پهاڑي نهايت قابل رحم حالت ميں نيم برهنه اور نيم فاقه زده ، سروي فوج کے نقش قدم پر روزانه چلے آرهے هيں - ان ميں نصف بالکل کيتهولک هيں - سب نے يکساں تکليف اٹهائي هے - وه اپنے فاقه کش اور خان و ماں برباد خاندانوں کے ليے مدد مانگتے هيں ، ميں مجبوراً ان سے کهتا هوں که وه اپنے همسايوں سے کهديں که اب نه آئيں ، کيونکه سرمايه ختم هوگيا هے ! -

ان کے علاوه مجهے جبلي (مانٹي نيگرين) سرحد کے اندر ۲ - سو گهروں کے ليے ، جو بالکل جلا دیے گيے هيں ، ضروري اپيل کرنا هے - يه تمام مسلمان هيں - سقوطري کے مشرق ميں کيتهولک گهروں کي ايک تعداد هے جس کو جبليوں نے بالکل تاراج کرڈالا هے - ليکن جو گهر صرف لوٹے گئے اور جلائے نهيں گئے ، ان کو ميں مجبوراً مدد دينے سے انکار کرديتا هوں ، گو ان کي حالت بهي سخت قابل رحم هوتي هے - جن مظلوموں کي ميں نے مدد کي هے انميں سے تين ربع مسلمان تهے -...................

ان واقعات پر مجهے اس اضافه کرنے کا اور بهي افسوس هے که جبل اسود ميں پارڈ گورتزا کے گورنر نے سرحد کے ان مسلمانوں کو جن کے گهر جبليوں نے جلائے تهے ، غذا وغيره پهنچانے سے روکا .... گوميجي کے تمام مهاجرين بيان کرتے هيں که وهاں مسلمانوں کو بجبر آرتهوڈکس بنانے کا سلسله جاري هے - ترغيب کے ذريع ، تازيانے اور بالآخر موت کي دهمکي هے - مسلمان بچوں کو ان کے والدين کي مرضي يا اجازت کے بغير گرجوں ميں اصطباغ ديا گيا هے ...."

بلغاريا کے خونخـوار جرگے

جب تک مسلمانوں پر مظالم هوتے رهے يورپ کے کسی خبر نويس کو ان پر رحم نه آيا ، ليکن ستم پيشه بلغاريوں نے جب خود اپنے هم مذهب نصرانيوں پر مشق جفا شروع کي تو يورپي صحافة (يوروپين پريس) ميں واويلا مچ گيا - نير ايسٹ بلغاريوں کي نسبت لکهتا هے :

" اس امر کي شهادت نهايت قوي هے که بلغاري بڑي بےرحمي سے عورتوں ، مردوں ، اور بچوں کو ذبح کر رهے هيں ، اپني واپسي ميں جس شهر يا گاؤں سے گذرتے هيں اس کو خاک سياه کر ديتے هيں - جو کچهه هم يهاں سنتے هيں اگر اس کا ايک عشر بهي صحيح هے تو وه دوسري قوموں پر حکومت کرنے کے ليے موزوں نهيں ، وه اپنے حدود کے اندر جس قدر جلد هٹا دیے جائيں اسي قدر بهتر هے - اب تک انهوں نے نهايت ناراضي کے ساتهه ان تمام حرکات سے انکار کيا هے ، اور ان کا الزام سرکاري طور پر ان خانه بدوش جرگوں پر ڈالا گيا هے جو (اسي طرح کے يوناني جرگوں کے ساتهه مل کے) مقدونيا کے مختلف حصوں ميں زمانه دراز سے ايک عذاب بن رهے هيں - مگر يه ايک کهلا راز هے که حکام نے ان جرگوں کو غير بلغاريوں کے قلع و قمع کے ليے استعمال کيا ، گو سرکاري طور پر اس سے انکار کيا گيا هے -

اگر شاه فرڈيننڈ اپنے مقدونيه و تهريس کے دورے ميں ، جسے تين يا چار مهينے هوے ، ان خونخوار جرگوں سے مختلف مواقع پر علانيه معانقه اور بوسوں کے بعد ، ان ميں سے چند مشهور بدمعاشوں کو پهانسي ديديتے (جيسا که حال ميں ترکوں نے دوباره قبضۂ تهريس کے بعد چند باشي بزوقوں کے ساتهه کيا) تو يه انکار ايک حد تک تسليم کيا جا سکتا تها - ....

هيڈ کوارٹر سے ايک تار اس مضمون کا شائع هوا هے که ڈاکسٹي ايک مقام کي ۳۰ هزار آبادي ميں سے ۲۵ هزار نهايت وحشيانه طريقے سے ذبح کردیے گيے هيں - شاه قسطنطين نے قوالا کے قونصلوں کو عين موقع پر بلايا هے تا که وه خود آکے اس کي تصديق کريں

اپنی مثال بعینہ اُس مسافر کی طرح ہے جو ریل کے سامنے سے نکل جانے پر ایک عجیب بے بسی کے انداز سے منہ بناکر رہجاتا ہے ' اور جو صرف اپنی ذراسی غفلت کی وجہ سے اس حالت کو پہنچا -

خدا کرے کانپور کا قابل نفرت حادثہ اب بھی مسلمانوں کے لیے تازیانہ عبرت ہو - وہ اب بھی خبر دار ہو جائیں ' اور اپنے حقوق کی حفاظت بجاے غیروں کے سپرد کرنیکے خود اپنے ہاتھہ میں لے لیں - یہہ وہ وقت ہے کہ جب تک ہندوستان کے تمام مسلمان ہم آواز ہوکر گورنمنٹ سے زور اور اصرار کے ساتھہ کوئی بات نہ کہینگے اُنکی عرضداشت اور درخواست پر کان نہ دھرا جائیگا - بابو سرندر ناتھہ بنرجی نے ایک مرتبہ کہا تھا -

" ہم کو ہم آہنگ ہوکر صاف صاف بلا غلط فہمی پیدا کیے ہوے بولنا چاہیے - اُس وقت ہماری آواز سے کوئی چشم پوشی نہیں کرسکتا - وہی وقت ہوگا کہ ہم انگلینڈ سے اصرار کرسکیں ' اور انگریزوں کے سامنے اپنے حقوق پیش کرسکیں ' بلکہ اگر ضرورت ہو تو خود ملک معظم کی خدمت میں عرض کرسکینگے "

مصطفی کامل پاشا مرحوم کا مقولہ تھا : " حاکم کا برتاؤ محکوم کے ساتھہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ محکوم کا حال ہو - جب حکم راں لوگ اپنے محکوم جماعت کو دیکھتے ہیں کہ وہ براے نام زندہ ہے ' مگر حقیقت میں مردہ ہے ' اور زبانوں سے جو کچھہ کہتے ہیں اُس کا یقین اُن کے دل میں نہیں ہوتا ' اپنے حقوق کا مطالبہ وہ حق داروں کی طرح نہیں بلکہ دریوزہ گروں اور گداؤں کی طرح کرتے ہیں تو حکمران مغرور ہو جاتے ہیں اور اپنے محکوم لوگوں کو جانور سمجھکر اُن سے جانوروں ہی کی طرح برتاؤ کرتے ہیں "

پس اگر ہم آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو صرف اسی طرح سے ہماری زندگی ممکن ہے کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت خود اپنے ہاتھہ میں لے لیں - خائن اور قوم فروشوں کی بات نہ سنیں ' اپنے حقوق کا مطالبہ بہت استقلال اور مردانگی سے کریں - اور کبھی حق گوئی سے منہ نہ موڑیں - یہہ خوب اچھی طرح سے سمجھہ لیجیے کہ اگر آپ استقلال اور اصرار کے ساتھہ اپنے حق کو مانگئے ' اور اُس پر قائم رہے ' تو گورنمنٹ کبھی آپکی اس زبردست قومی آواز سے چشم پوشی نہیں کر سکتی - لیکن اگر آپ شروع ہی میں فرضی خطرات کے خیال سے گھبرا اُٹھے تو بے بسی کی موت یا بے غیرتی کی ذلیل زندگی کو آنکھوں کے سامنے ہر وقت رکھیے - قوم یا ملک کی خدمت میں سب سے پہلے ایثار نفس کی ضرورت ہے -

در رہ منزل لیلی کہ خطرہاست بجان
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

غبطة الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر عسقلانی - خدا بخش خاں کے کتبخانے کے ایک نایاب قلمی نسخہ سے چھاپی گئی - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ قیمت صرف ۸ - آنہ علاوہ محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپیاں رہگئی ہیں - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ - بیکر ہوسٹل ڈاکخانہ دھرمتلہ - کلکتہ -

نفثات مصدور

(جناب غلام حیدر خان صاحب)

(۱) مسلمانوں کے اداے فریضہ حج کی راہ میں مسیحی دنیا کی اندرونی تدبیروں سے ' جو نئے نئے قاعدے ' چیچک کا ٹیکہ ' قرنطینے ' واپسی کا ٹکٹ ' اور اسی قسم کی اور بہت سی رکاوٹیں سد راہ ہوتی جاتی ہیں کہ مسلمان اس عظیم الشان رکن کے ادا کرنے سے ہمت ہاردیں - کیا یہ سب کچھہ عثمانی سلطنت کے منشا سے ہورہا ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو ان مشکلات کو عثمانی سلطنت سے دور کرانا آپ کا فرض ہے - اور اگر ایسا نہیں تو دول کا کیا حق ہے کہ حیلہ و مکر سے ہم کو ایک اہم مذہبی فرض کے لیے ایک اسلامی ملک میں جانے سے روک دے ؟

ہمارا تو ایمان ہے کہ حج کے ارادہ سے راہ میں جان دے دینے سے بھی ہمارا فرض ادا ہو جاتا ہے ' پھر اس حالت میں جو کچھہ ہو رہا ہے کمبخت منافق رہنماؤں کے ذاتی اغراض و رسوخ کی خاطر ہورہا ہے جو قوم کو قعر مذلت میں گرانا چاہتے ہیں - مسلمانوں کی دینی حالت نہ معلوم کیسی پست ہوگئی ہے کہ اغیار کے عیب بھی صواب نظر آتے ہیں -

چند روز ہوے ایک مسلمان حضرت نے فرمایا کہ " مجھے ایام حج میں خوب تجربہ ہوچکا ہے کہ عرب کے بدوی حاجیوں کو بہت سی تکلیفیں پہنچاتے ہیں مگر جہاں فرنگیوں کا انتظام ہے وہاں ہر طرح کی آسایش ہے (حاجی صاحب کو کیا معلوم کہ قرنطینوں میں ایک ایک پیسے کے عوض کتنے کتنے روپے خرچ ہوتے ہیں) عرب جیسے تمام اسلامی ممالک پر اگر فرنگیوں ہی کا عمل دخل ہو جائے تو تمام تکلیفات رفع ہو جائیں ' اور بدوؤں سے بھی نجات مل جاے "

مجھے حاجی صاحب کے اس خیال سے سخت ملال ہوا کہ یا الہی ہم مسلمانوں کی کیا حالت ہے - رات کو اس رنج کی حالت میں القا ہوا کہ گویا موہبت الہی مجھسے خطاب کرکے کہہ رہی ہے کہ : کیسے مسلمان ہیں ؟ ڈھائی سو روپیہ حج کے لیے پلے باندھے اور چلے خدا پر احسان کرنے ! خدا تمہارے روپیوں کا بھوکا نہیں ' اگر وہ چاہتا تو اپنے گھر کو دنیا میں ایسے اعلی مقام میں جگہہ دیتا جہاں بجز باغوں اور بہشتوں کے کچھہ نہ ہوتا ' وہاں بجاے بدوؤں کے ملائکہ ہی نظر آتے -

مگر وہ تو صرف تمہارے دلوں اور تمہاری محبتوں کا اندازہ کرتا ہے کہ اوس کی راہ میں تم کہانتک اپنی عزیز جانیں خطرے میں ڈالکر اوسکے گھر کی زیارت کے عزم میں ثابت قدم رہتے ہو - جو اوسکے بندے ہیں اونکو تو توپوں کے دہانوں میں بھی بہشت ہی نظر آتی ہے ' وہ اگر چاہے تو اپنے بندوں کو ایک طرفة العین میں اپنے حرم کی سیر کرادے " میں بیدار ہوا تو میرے بدن پر ایک لرزے کی سی حالت طاری تھی -

(۲) میں نے یہ خبر پڑھی تھی کہ سرحدی اقوام ہوتی مردان وکوہاٹ کے علاقہ کے پانچ پانچ سو آدمیوں کے جرگوں نے اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنروں کی خدمت میں اس مضمون کی درخواست کی تھی کہ " ہم میں اور گورنمنٹ انگریزی میں عہد و پیمان ہے کہ جو ہمارے دوست وہ اُس کے دوست اور جو اوس کے دشمن وہ ہمارے دشمن ' اب چونکہ ظالم بلقانیوں نے ہمارے مسلمان بھائیوں پر طرح طرح کے مظالم کیے ہیں ' زن و بچہ ' بیمار و ضعیف ' ناتوان و ناچار سب کو تہ تیغ کر رہے ہیں اور

دروازے اسنے سب کے لیے کھول رکھے ہیں' کیوں کہ اگر وہ ایسا نہ کرتی تو وہ اسلام کي خلاف ورزي کي مرتکب ہوتي' ہمارے مذہب نے ترک' عرب اور عجم' سب کے جنسي و قومي و نسلي تفرقے مٹا دیے ہیں -

ہم نہایت حیرت سے سنتے ہیں کہ عیسائي عرب سے جو ہمیشہ سے شورہ پشت چلے آئے ہیں' آج ہمارے عثماني بھائیوں سے سنہ ۶۵۶ھ کے خروج تا تار اور تباہي بغداد کا بدلہ لینے اٹھے ہیں لیکن دراصل:

تم سے بیجا ہے مجھے اپنے تباہي کا گلہ
اسمیں کچھہ شائبۂ خوبي تقدیر بھي تھا -

ترک اپني رعایاے شام سے پوچھہ سکتے ہیں کہ آج تک اسلام کی پشت پناہ کونسی قوم بنی؟ صلیبي خطرات سے اسلام کیلیے کون سات سو برس سے اپنے فرزندوں کي قرباني کرتا رہا؟ صلیبي جنگوں کا سماں ابھي ہمیں بھولا نہیں' اور اب بھي دیکھہ لو' طرابلس میں اگر جانباز انور بے' عزیز بے' اور نشأت بے نہوتے' تو درندہ خو نصرانیوں کے ہاتھوں اسلام کا افریقہ میں خاتمہ نہ تھا؟ بلقان کے ستم پیشہ عیسائیوں نے صلیبي دشمني و عداوت کا علم بلند کیا تو انھوں نے کیا کچھہ بے حرمتي ہمارے متبرک مقامات کی نہ کي؟ اور روسیوں نے کس کس طرح ہمارے بے گناہ علما اور اشراف و سادات کو تہ تیغ نہ کیا؟ مشہد مقدس کي دیواریں اب تک انکي ستم گري پر نالاں ہیں

اسي بلقاني سیلاب کو اگر عثماني نہ روکتے' تو کیا ضمانت تھي کہ وہ دل دہلا دینے والے ارادوں کا پیش خیمہ نہوتا -

ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ خلافت موروثي شي ہے' پھر بھی اگر آج تم چاہو کہ جو محبت دنیاے اسلام کو ہفت صد سالہ روایات' عثماني قربانیوں' اور مجاہدات في سبیل اللہ کي بنا پر عثمانیوں سے ہے' وہ محو ہوجاے' تو یہ خیال محال ہے - ہاں ہم یہ مانتے ہیں کہ کمزوریوں سے عثماني بري نہیں' مگر اصلاح کا فرض ہم پر بھي اسي قدر واجب ہے جسقدر کہ اعیان و اکابر ترک پر ہے -

کہتے ہیں ترقي کي نشوونما اسلام کے اصولوں پر نہیں بلکہ والٹیر (Voltaire) کانت (Cont) اور ڈکارٹ (Dersus) کی انقلاب افریں تحریروں پر ہوري ہے' مگر کاش اے ملت فروشو! تمھیں بسمارک (Bismarck) کي وہ نصیحت یاد ہوتي جو اسنے جرمن ریچسٹاگ (ایوان شوری) میں کی تھي کہ:

" تم انگریزوں کي کورانہ تقلید کو کبھي مفید نہ پاؤگے' پروشیا کے نظم و نسق سیاست کي بنیاد انگریزوں سے بالکل مختلف ہے "

قومي و مذہبي روایات سے اگر تم بیگانہ تھے' اور یورپ کی تقلید ہي میں تمھیں معراج نصیب ہوتي تھي' تو کاش اس یوروپین مدبر اعظم کي نصیحت ہي سے تمھیں عبرت آتي اور تم بھي یہ کہسکتے کہ:

" مسلمانو! انگریزوں کي کورانہ تقلید کو تم کبھي بھي مفید نہ پاؤ گے' اسلام کي بناے سیاست انگلستان کے ایوان پالیٹکس سے مختلف اور بالکل مختلف ہے "

مطالبۂ حق پر اصرار

(جناب رحیم قدوائي)

" دنیا کي قومیں اپنے ہي بل پر ترقی کرتي ہیں - اگر ان کی آزادي چھین لیجاے تو وہ صرف اپني ہي کوششوں اور سرگرمیوں سے اس نعمت کو واپس لے سکتي ہیں - کوئي قوم دنیا میں محفوظ نہیں رہ سکتي' جبتک کہ وہ اپني ذات سے طاقتور نہ ہو - جو قومیں اپني ترقي کي حفاظت میں غیروںکی محتاج ہیں' انکی زندگی نہایت خطرناک ہے' اور وہ کبھی ترقی اور کامیابي کي بلندي پر نہیں پہونچ سکتیں " -

یہ وہ عظیم الشان فقرہ ہے جو (مصر) کے نامور محب وطن اور رہنما (مصطفی کامل پاشا مرحوم) کي زبان سے نکلا تھا' اور جس نے مصر کي سوتي ہوئي مخلوق کو چونکا دیا تھا - یہ وہ درست الفاظ ہیں جن کي تصدیق خود عالم پاک کرتا ہے -

اس مسئلہ پر غور کرنے کي ضرورت ہے کہ آیا ہمکو بذات خود متحرک ہونا چاہیے یا اپنے تمام اقتصادي' سیاسی' اور مذہبي معاملات کا بوجھہ گورنمنٹ کے سر صرف اس امید و توقع پر ڈال دینا چاہیے کہ وہ ہماري وفاداري کے صلے میں ہم سے خود ہي اچھا برتاؤ کرے گي؟

یہ کوتاہ بین اور سطحي نظر رکھنے والے حضرات جن کا یہ خیال ہے کہ گورنمنٹ ہماري بیجا خوشامد اور غلط چاپلوسي سے ہم پر اپنے الطاف و عنایات کی بارش کرے گي اور جو صرف اسي پالسی کو اپنا منتہاے خیال بنائے ہوئے ہیں' شاید انھوں نے ایک بہت بڑے مدبر کے اس قول کو نہیں سنا کہ " جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انگریز بے ایمانوں' نمک حراموں کو پسند کرتے ہیں' اور ان کو عزت و محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں' وہ سخت دھوکے میں ہیں - یہ سچ ہے کہ ان لوگوں سے جو اپني قوم سے نمک حرامي کرتے اور اپني ملت کي خدمت سے منہ چراتے ہیں اپنا کام نکال لیتے ہیں' مگر وہ ان کو نہایت نفرت کي نظر سے دیکھتے ہیں " - ایسے قوم فروشوں کے مضبوط پنجے سے اب وہ وقت آگیا ہے کہ قوم کو رہائي مل جائے - جو اپنے تمام دین و دنیا کي امیدوں کو ایک فرضي خوشامد کي صورت میں تبدیل کیے ہوے ہیں - ان سے ہمکو صاف الفاظ میں کہدینا چاہیے کہ: بس! ہم آپ کے پرفریب تھپکیوں سے بہت زمانے تک سوتے رہے' اب آپ خود ہوشیار ہوجائیں کہ ہم جاگنے والے ہیں' اب ہم صرف خوشامد ہي پر قناعت نہ کرینگے' بلکہ اپني عزت قائم رکھنے کیلیے کچھہ عملی کارروائی بھي کرنا چاہتے ہیں - زمانہ اب صرف باتیں بنانے ہي سے موافق نہیں ہوسکتا بلکہ کام کرنے سے - آپکي خوشامد اور چاپلوسي کا نتیجہ آپ کي آنکھونکے سامنے ہے' آپ بہ بانگ دہل چلا چلا کر یہ فرماتے ہي رہے کہ " دیکھیے دیکھیے ہم وفادار ہیں - ہمارے فلاں وطن بھائیوں پر ظلم ہورہا ہے' اسکو اپني ڈپلومیسی کی مشینیري سے روکیے' ورنہ ہمارا دل دکھیگا - ہمنے کبھی اپني ہمسایہ قوموں سے میل نہیں بڑھایا' ہر بات میں انکے مخالف رہے آپ کي ہاں میں ہاں صرف اسلیے ملاتے رہے کہ ہم سے آپ خوش رہیں اب ہم پر فلاں ظلم ہورہا ہے اس کا جلد انتظام کیجیے " مگر افسوس کہ

	پائي	آنه	روپيه
جناب خدا بخش ولد رکن الدين صاحب	۰	۸	۰
جناب غلام محمد صاحب	۰	۰	۱
جناب نواب سبزي فروش صاحب	۰	۰	۱
متفرق بروز جمه	۰	۰	۴
قيمت زيور بند اهليه فرزندم محمد اسمعيل	۰	۱۲	۲۲
قيمت چرم قرباني از جک بيگ	۰	۰	۴
متفرق بروز جمعه	۰	۰	۸
از دا با بلوچ	۰	۸	۰
جناب حافظ الله بخش صاحب	۰	۰	۱
جناب مرزا غلام نبي صاحب	۰	۰	۱
جناب لوزيں کشميري	۰	۰	۱
جناب نظام الدين زميدار صاحب	۰	۰	۲
جناب منشي نواب الدين صاحب	۰	۰	۱
متفرق جمعه	۰	۹	۰
جناب مياں کريم بخش کشميري صاحب	۰	۰	۱
متفرق	۰	۲	۲
(از قصبه جانکي ضلع سيالکوٹ)			
معرفت جناب لال دين از داماد			
سبزي فروش	۰	۴	۰
جناب محمد نصير پسر منشي نواب دين			
کتب فروش	۰	۰	[illegible]
مسمات رحيم بي بي معلمه زنانه	۰	۰	۱
جناب محمد اقبال ولد منشي نواب صاحب			
کتب فروش	۰	۰	[illegible]
جناب غلام رسول صاحب طالبعلم	۰	۰	[illegible]
جناب جيون کشميري صاحب ولد پير بخش	۰	۰	[illegible]
جناب مياں حسن محمد سکه دار صاحب	۰	۰	۲
جناب شيخ نظام دين صاحب	۰	۴	۰
جناب الله بخش صاحب	۰	۰	[illegible]
جناب مفتي محمد سعيد صاحب			
بتقريب ختنه فرزند خود	۰	۰	۵
جناب حافظ الله بخش صاحب مدرس	۰	۰	۳
معرفت جناب محمد اسعيل صاحب			
مدرس گورنمنٹ اسکول گجرات	۰	۰	۲۵
ميزان	۰	۶	۲۱۰
سابق	۰	۷	۸۶۴۲
کل	۰	۱۳	۸۸۵۲

(از جناب مير حبيب الله صاحب او رسير سالا کذق)

۵ جولائي سنه ۱۹۱۳ ع کے الهلال ميں فهرست اعانۂ مهاجرين
کي ميزان غلط هے -

چنده وصول شده	۶	۷	۸۱۷
ميزان سابقه	۶	۱۳	۵۱۰۲
ميزان	-	۵	۵۹۲۰

کل ميزان مبلغ - ۵۹۲۰ روپيه - ۵ آنه هوتي هے مگر اخبار ميں
۲۰۱۰ روپيه - ۵ آنه درج هے مبلغ - ۱۸۰ روپيه کي غلطي هے -

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم يوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ايک ماهوار ديني و علمي مجله
جس کا
اعلان پہلے " البيان " کے نام سے کيا گيا تها -

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائيگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قيمت سالانه چار روپيه مع محصول -
خريداران الهلال سے : ۳ - روپئه

اسکا اصلي موضوع يه هوگا که قران حکيم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقيقات کا ايک نيا ذخيره فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعليمات قرانيه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسي کے ذيل ميں علوم اسلاميه کا احياء ' تاريخ نبوة و صحابۂ و تابعين کي ترويج ' آثار سلف کي تدوين ' اور اردو زبان ميں علوم مفيدۂ حديثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات يورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تا هم يه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي يه هوگي که رسالے کے هر باب ميں قران حکيم کے علوم و معارف کا ذخيرہ فراهم کرے - مثلاً تفسير کے باب ميں تفسير هوگي ' حديث کے باب ميں احاديث متعلق تفسير پر بحث کي جائيگي - آثار صحابه کے تحت ميں تفسير صحابه کي تحقيق ' تاريخ کے ذيل ميں قران کريم کي تنزيل و ترتيب و اشاعت کي تاريخ ' علوم کے نيچے علوم قرانيه کے مباحث اور اسي طرح ديگر ابواب ميں بهي يهي موضوع وحيد پيش نظر رهيگا -

اس سے مقصود يه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قران کريم کو مختلف اشکال و مباحث ميں اس طرح پيش کيا جائے که عظمت کلام الهي کا وه اندازه کر سکيں - و ما توفيقي الا بالله - عليه توکلت واليه انيب -

القسم العربي

يعنے " البصائر " کا عربي ايڈيشن
جو
وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائيگا
اور
جس کا مقصد وحيد جامعۂ اسلاميه ' احياء لغة اسلاميه '
او ر ممالک اسلاميه کے ليے مسلمانان هند کے جذبات
و خيالات کي ترجماني هے -

الهلال کي تقطيع اور ضخامت

قيمت سالانه مع محصول هندوستان کے ليے : ۲ - روپيه ۸ - آنه
ممالک غير : ۵ - شلنگ -

درخواستيں اس پته سے آئيں :
نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹريٹ - کلکته

تاریخ حیات اسلامیه

کا ایک ورق

زر اعانۂ مهاجرین عثمانیه

(از جناب ملک حسین بخش صاحب موضع اروپ تحصیل ضلع گوجرانواله)

جناب مکرم - میرا بیٹا صلاح الدین بعمر ٣ - سال' دو ماه سے سخت بیمار هے' ٣ - روپیه صدقه ارسال کیا جاتا هے' اسکو چندہ ترکش ریلیف فنڈ میں شامل فرمالیں -

(از جناب اهلیه شیخ فیض بخش صاحب قصبه اترولي - ضلع علیگڈه)

مکرمي - تسلیم - میرے طرفسے مبلغ ایک روپیه مهاجرین ترکی کے خدمت میں بهیج کر مشکور فرمائیں' اور عزیزي برخورداري سجادي بیگم کے طرف سے ٨ - آنے جو اسنے جمع کیے تھے روانه فرمادیجیے - جو پاکٹ خرچ برخورداري کو ملتا هے' اوسمیں سے اسنے واقعي اصلي نیت سے جمع کیے هیں -
والسلام -

[بقیۀ مضمون صفحه ١٧ کا]

خلافت اسلامیه که محافظ حرمین شریفین هے' سخت خطرے میں هے' اس لیے سرکار کو لازم هے که همارے خلیفه کي امداد کرے اور اگر سرکار کسي وجه سے معذور هے تو هم کو زمته کي اجازت هوجائے کیونکه ایسی حالت میں هم لوگوں پر گهر میں بیٹهے هي بیٹهے جهاد فرض هوگیا هے" جواب میں اونکو اطلاع دي گئي که "اب صلح کي کوششیں هو رهي هیں اور بصورت عدم صلح مناسب صلاح دیجائے گی"

لیکن چونکه هنوز جنگ کا قطعي خاتمه نهیں هوا هے اور بقول ... تلمز اندیشه هے که شاید پهر جنگ سے بهي زیاده هولناک معرکه چهڑ جائے - لهذا جو اصحاب اس دیني فرض کے لیے اپني عزیز جانوں کو راه خدا میں قربان کرنے کو طیار هوں' میں اگرچه غریب آدمي هوں لیکن مبلغ ایک سو روپیه ایسے ایسے پانچ فدائیان اسلام کے لیے بطور زادراه جناب کے پاس جمع کرادونگا جو اپني درخواستیں معتبر خوانین کي تصدیق سے جناب کي خدمت میں ... - اگر ایسي تحریک جاري هوجائے اور هر ایک ... تک پهونچنے کا کافي زادراه بهم پهونچ جائے تو ... بڑا کام هوگا -

... کا بیجے حکم پر اصرار اور همارے لیڈروں کي ... جو کچهه مسجد کانپور کا حشر هوا وه ظاهر هے' اور جو ... حال هونے والا هے وه بهي ظاهر هے - آخر والي ... بهي تو مسلمانوں کے دوسرے درجه کے خلیفه ... هیں اور هماري گورنمنت کے همسایه اور دوست بهي هیں' ... نهیں که اس مسأله میں ان سے رجوع کیا جائے ؟

فهرست زر اعانۂ مهاجرین عثمانیه

(١١)

از جانب انجمن اسلام (راؤترا پور ضلع کٹک)
(به تفصیل ذیل)

	پائي	آنه	روپیه
جناب شیخ منصور صاحب سکریٹري انجمن مذکور	٠	٢	١
جناب شیخ غلام غوث صاحب (راؤترا پور)	٠	٠	١
جناب مرزا محمد یوسف "	٠	٠	١
جناب مرزا معصوم بیگ "	٠	٠	١
جناب شیخ گمانی محمد صاحب "	٠	٠	١
جناب منشي تراب خاں صاحب "	٠	٠	١
جناب مدسي یقین محمد صاحب "	٠	٠	١
دیگر باشندگان (راؤترا پور)	٠	٣	٤
جناب منشي عنایت علیخاں صاحب (دیئرپوري)	٠	٠	١
دیگر باشندگان (دیئر پور)	٠	٧	٤
جناب شیخ بهیکن صاحب باشندۂ کورانگ	٠	٠	١
جناب ناظر محمد صاحب " "	٠	٠	١
جناب نجیب خاں صاحب " لچهیپور	٠	١٢	٠
جناب فقیر محمد بانتا	٠	٨	١
جناب شیخ رحمو ناگبانی صاحب	٠	٠	١
جناب سید امیر صاحب فقیر پاڑا	٠	٠	١

(میزان ٢٣ روپیه)

جناب شهاب الدین احمد صاحب - کرسي گیا	٠	٠	١
جناب منیجر صاحب میگزین - قادیان	٠	١٥	١
جناب سید ردود صاحب - برین	٠	٠	٢
جناب سید فخر الله صاحب هنگي	٠	٠	١٠
جناب محمد هاشم صاحب	٠	٠	٥
جناب محمد عبد الغفار خاں صاحب چهپرا - راجپوتانه	٠	٠	٢٥
بزرگان بانکا ضلع بهاگلپور بذریعه جناب عبد الحمید خاں صاحب	٠	٠	٢٧
جناب ملک حسین بخش خاں صاحب مرضع اروپ - گوجرانواله	٠	٠	٣
جناب سید یوسف صاحب - بهرپال	٠	٠	١٠
جناب نبي بخش صاحب - هرشیار پور	٠	٨	٢

معرفت جناب غلام محمد صاحب

(به تفصیل ذیل)

جناب محمد بخش صاحب	٠	٨	٠
جناب حبیب الله صاحب	٠	٤	٠
جناب کهیتو زمیندار صاحب	٠	١٢	٠
جناب موهري الله صاحب	٠	٨	٠
جناب کریم صاحب	٠	٤	٠
جناب سید تجمل حسین صاحب	٠	٤	٠
جناب حاجي صاحب هسکي	٠	٨	٠

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مدیر مسئول و محرر خصوصي

احمد المكنى بابي الكلام الدهلوي

مقام اشاعت

۷ - ۱ مكلاوڈ اسٹریٹ

كلكته

قيمت

سالانه ۸ روپيه

ششماهي ٤ روپيه ۱۲ آنه

نمبر ۱۰ و ۱۱ — كلكته: چهار شنبه ۱ و ۸ شوال ۱۳۳۱ هجري — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 3, 1913rd, and 10th Septr. 1913.

فهرس

نمبر ۱۰ - ۳ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ ع

فهـرس

نمبر ۱۱ - ۱۰ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ ع

تصـــاویـــر

[۳۵]

اعــــلان

نمایش دســکاري خواتین هند

حسب هدایت هر هائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ سي - آئي - جي - سي - اِس - آئي - جی - سي - آئي - اے اعلان کیا جاتا ھے که نمایش دستکاري خواتین هند بسرپرستي علیا حضرت ممدوحه شروع ماہ جنوري سنه ۱۹۱۴ع بمقام بهوپال منعقد کیجاے گي ۰ لهذا امید ھے که تمام خواتین هند اس نمایش میں تهوري دلچسپي ظاهر کرکے ضرور اپنے اپنے هاتهه کي بنائي هوئي نمایشي اشیاء وسط دسمبر سنه ۱۹۱۳ع تک آبرو بیگم صاحبه سکریٹري لیڈیز کلب بهوپال سنٹرل انڈیا بهیجکر مشکور فرمائینگي سکریٹري صاحبه موصوفه هر خاتون کی درخواست پر قواعد نمایش وغیره بهیجدینگي -

اس نمایش کے ساتهه ساتهه پهول اور ترکاري وغیره کي بهي نمایش هوگی فقط -

دستخط - اودہ نراین بسوریا

چیف سکریٹري دربار - بهوپال

فهرست انعــــامــات

متعلق

نمایش دستکاري خواتین

بمقــــام بهـــوپـــال

شرح خاص انعامات

تمغه طلائی ـــ کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو کسی زنانه اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره ـــ اسکے بعد کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے وسط هند کے کسي زنانه اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه طلائی ـــ کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو بهوپال میں رهنے والی کسی هندوستانی بی بی کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره ـــ اسکے بعد کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو وسط هند میں رهنے والی کسی هندوستانی بی بی کے بنایا هو -

شــرح کام	و انعـامــات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغه طلائی - دو تمغے نقره - تین تمغے برونز یعنے کانسه -
۲ - ڈران تهریڈ یعنے کپڑے کے دهاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقره - تین تمغے برونز -
۳ - کلابتوں کا کام سنهري و روپهلی	ایک تمغه طلائی - تین تمغے برونز -
۴ - بسوزن کاري (کین وس - سائین - ریشم - مخمل - جالي - یا لینن پر)	ایضـــا
۵ - کروشي کا کام (سوتي)	ایک تمغه نقره - دو تمغه برونز -
۶ - ایضـاً (اونی)	۳ - تمغه برونز -
۷ - بنائي (نٹنگ) کا کام (سوتي یا اوني)	ایضـــا
۸ - ریبن یعنے فیته کا کام	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۹ - نقاشی (کسي چیز پر هو)	دو تمغے نقره - دو تمغے برونز -
۱۰ - اون - کپڑے - روئي یا مٹي کے نمونه پهول - پهل اور پودوں کے	دو تمغے برونز -
۱۱ - کشیده کا کام	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۲ - پوت کا کام (بیڈورک) ...	ایضـــا
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پہنانا ...	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۴ - واٹرکلر اور آئل پنٹنگ (تصاویر) آبي و روغني) ...	دو تمغے طلائي - ایک تمغه نقره -
۱۵ - کریول ورک..............	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۶ - ڈیکر ورک	ایضـــا
۱۷ - پهول	دو تمغے نقره
۱۸ - ترکاري	دو تمغے نقره

(دستخـــط) آبرو بیگـم

سکریٹري پرنس آف ویلز لیڈیز کلب - بهوپال

جارج پنجم بفضله فرمـــان روا ے

سلطنت متحده برطانیه عظمی و ائرلینڈ و برٹش ممالک هاے ماوراء البحر ملک حامي ملت و قیصر هند

هائي کورت اف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمـــالی بمقـــام الہ آباد

(آرڈر ۴۱ قاعده ۱۴ ایکٹ نمبر ۵ بابت سنه ۱۹۰۸ ع و قاعده ۲۴۰ و ۲۴۱)

صیغه اپیل دیواني

اپیل دوئم نمبر ۸۷۳ بابت سنه ۱۹۱۲ ع - مرجوعه یکم ماہ جولائي سنه ۱۹۱۲ ع

حکیم سید عنایت حسین ۰ مدعا علیه اپیلانٹ مسٹر بذرہ بهاري وکیل

بنام

مسماۃ بلقیس فاطمه وغیره مدعیاں ـــ رسپانڈنٹ

اپیل بناراضي ڈگري عدالت اڈیشنل جج ماتحت اول مقام آگره مورخه ۳۰ ماہ مارچ سنه ۱۹۱۲ ع

بمقدمه اپیل نمبر ۴۹۹ سنه ۱۹۱۱ ع

بنام

عبد اللطیف ٹهیکه دار سوپیر مسجد باري (بڑي) لین کلکته - مدعي

رسپانڈنٹ

مطلع هو که اپیل بناراضي ڈگري اڈیشنل جج ماتحت اول آگره اِس مقدمه میں حکیم سید عنایت حسین مدعا علیه اپیلانٹ نے پیش کیا اور اِس عدالت میں درج رجسٹر هوا اور اِس عدالت نے تاریخ ۲۱ ماہ اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع واسطے سماعت اِس اپیل کے مقرر کی ھے اور مقدمه تاریخ مذکور کو یا بعد اُس تاریخ کے جس قدر جلد مقدمه کي سماعت هوسکے عدالت کے روبرو پیش کیا جائیگا اگر خود تم یا تمهارا وکیل یا کوئي اور شخص جو قانوناً تمهاري طرف سے اپیل هذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز هو حاضر نه آئیگا تو اُس کي سماعت اور تجویز تمهاري غیرحاضري میں یکطرفه کي جائیگي *

آج بتاریخ ۲ ماہ اگست سنه ۱۹۱۳ ع به ثبت مهر عدالت حواله کیا گیا *

نوٹ ـــ طلبانه قابل اخذ یعني ۳ - روپیه حسب باب ۷ مداخل قواعد هائي کورٹ مورخه ۱۸ جنوري سنه ۱۸۹۸ ع وصول هوگیا ھے *

سوپرنٹنڈنٹ ڈپٹي رجسٹرار

RINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

الہلال

۱ شوال ۱۳۳۱ ہجری

مشہد اکبر

(۲)

و في ذالکم بلاء من ربکم عظیم

الخوف ، والجوع ، ونقص من الاموال ، والانفس ، والثمرات

یاایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر و الصلوة ، ان الله مع الصابرین - و لا تقولوا لمن یقتل في سبیل الله اموات ، بل احیاء ، ولکن لا یشعرون - ولنبلونکم بشي من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات ، و بشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبة قالوا انا لله و انا الیه راجعون - اولئک علیہم صلواة من ربہم و رحمة ، و اولئک هم المہتدون - (۲ : ۱۵۲)

مسلمانو! مصائب و ابتلا کے ورود پر صبر و صلوة سے مدد لو ، اور یقین رکھو که الله صبر کرنے والوں کے ساتھه هے -

جو لوگ الله کي راه میں قتل هوئے ، انکو مرده نه سمجھو - وه تو زنده هیں - البته تم انکي حیات کي حقیقت سے بے خبر هو !

الله تعالي تم کو آزمایشوں میں ڈالیگا که یه اسکا ایک قانون هے - وه خوف ، بھوکھه ، نقصان مال و جان ، اور هلاکت اولاد و اقارب کے مصائب میں تمھیں مبتلا کرکے ، تمھارے صبر و استقامت کي آزمایش کریگا - اور پھر الله کے طرف سے فلاح دارین کي بشارت هے اُن صبر و استقامت سے کام لینے والوں کیلیے ، جنکے ایمان و ایقان کے ثبات کا یه حال هے که جب کسي مصیبت سے دو چار هوتے هیں ، تو مایوسي و نا امیدي کي جگھه " انا لله و انا الیه راجعون " کہکر صبر و استقامت پر استوار هوجاتے هیں - یہي لوگ هیں که الله کي رحمت ان کے لیے هے ، اور یہي هیں جو دنیا میں هر طرح کي کامیابیاں حاصل کرتے هیں !

کانپور کے آخري حوادث جب شروع هوئے تو میں سفر میں تھا - اور سفر بھي میرے لیے مانع کار نہیں هوسکتا لیکن مشکل یه تھي که ایک مقام پر قیام نهونے کي وجه سے سکون و جمعیة خاطر ، جو جمع خیالات کے لیے ضروري هیں ، بالکلیه میسر نه تھے - جس زمانے میں که بندگان الہي کو جان اور زندگي بھي (جو هر ذي روح کا قدرتي حق هے) حاصل نهو ، تو مجھے سکون و جمعیة کے حاصل نهونے کي شکایت کا کیا حق هے ؟ اس لیے شاکي تو نہیں هوں ، البته معذرت خواه ضرور هوں که اس واقعه پر پوري تفصیل سے بحث نه هوسکي ، اور ایک مقالهٔ افتتاحیه کے سوا ، جو صرف اصل حادثه کے متعلق تھا ، اور کوئي تحریر اس اثنا میں نه نکل سکي - حالانکه بہت سي عبرت بخش بصیرتیں ان واقعات میں پوشیده هیں اور هلاکتوں اور خوں ریزیوں کے یہي حوادث هیں جن سے قومیں اور جماعتیں اپنے لیے زندگي حاصل کرسکتي هیں -

گو وقت گذر چکا هے مگر اصل یه هے که عیش ونشاط کي صحبتوں کیلیے وقت کي قید هوتي هے ، ماتم وفغاں کا کوئي وقت خاص معین نہیں - جب قدرت کي بخشش حیات میں سے اپنے لیے یہي ایک چیز باقي رهگئي هے ، تو خاص وقتوں کي کیا قید هے ؟ جب مہلت ملے ، بہتر هے که اس میں مشغول هوجائیں - بلکه جلانے والوں کي غفلت سے اگر آگ بجھنے لگے ، تو خود دامن سے هوا دے دیکر اور روشن کر دیں :

دلا یه درد و الم بھي تو مغتنم هے ، که آخر
نه نالهٔ سحري هے نه آه نیم شبي هے !

وذکر فان الذکری تنفع المومنین (۵۱ : ۵۵)

(پس) ذکر کر که ذکر و نصیحت صاحبان ایمان کیلیے ضرور نفع بخش هے -

سفک دماء و قتل نفوس !

۳ - اگست کي صبح کو جب آفتاب افق کانپور پر طلوع هوا تو اسکے لیے کوئي نیا نظاره نه تھا - اُسنے اس خون کو دیکھا جو همیشه بہا هے ، اُس نے لاشوں کي تڑپ پر نظر ڈالي جو همیشه تڑپي هیں ، اس نے قہقہهٔ وحشت کا شور اور آه مظلومي کي سسک سني جو اس عصیان آباد ارضي پر همیشه سني گئي هے - اس نے موت و حیات کو باهم کشمکش میں دیکھا ، اس نے روح وجسم کي

شذرات

اطلاع

(۱) جب سے الہلال نکلا ھے آجتک عید وغیرہ کے موقعہ پر کبھی تعطیل نہیں کي گئي - صرف آخر سال کي ایک تعطیل رکھي گئي ھے - اس مرتبہ عید عین بدھہ کے دن واقع ہوئي - منگل تک تین فارم طیار ھوکر چھپ گئے اور باقي جمعرات پر اٹھا رکھے کہ ایک دن بعد اخبار ڈاک میں پڑ جاے گا - لیکن با وجود وعدے کے عین وقت پر عملہ نے کام سے انکار کیا ' اور عید کے دوسرے دن چند آدمیوں کے سوا اور لوگ نہیں آے - جس قوم کو اپنے اعلی طبقوں کي اخلاقي حالت پر ماتم سے فرصت نہو' اسے دفتر کے ملازموں اور کمپوزیٹروں کي وعدہ خلافیوں پر شاید افسوس کا زیادہ حق نہیں - مجبوراً اس ھفتے دو نمبر ایک ساتھہ شائع کیے جاتے ھیں -

(۲) چونکہ ضخامت بہت بڑھگئي تھي اسلیے جلد دوم کي فہرست اسکے ساتھہ شائع نہو سکي - طیار ھے اور ایندہ نمبر کے ساتھہ حاضر ھوگي -

(۳) آجکل بحث و مذاکرہ کیلیے معاملات کي کثرت کا یہ حال ھے کہ قلم انتخاب پریشان ھو ھوکر رھجاتا ھے - اس ھفتہ شذرات میں " ھفتۂ جنگ " کے سوا (کہ نہایت ضروري و اقدم ھے) اور کوئي نوٹ نہ دیا جاسکا - ایندہ نمبر سے شذرات کے حصے کے صفحات بڑھا دیے جائیں گے اور " افکار و حوادث " اور " شئون داخلیہ " کے عنوانات کا اضافہ ھوگا -

(۴) " اعانۂ مہاجرین عثمانیہ " کي بقیہ فہرست آجکي اشاعت میں درج کردیگئي ھے - ایندہ ھفتے اسکي تفصیل شائع کردي جائیگي -

ھفتۂ جنگ

رفتار سیاست

اس میں شک نہیں کہ شئون و حالات سیاسیہ کي ناھمواري سلطنت بلغاریا اور وزارت عثمانیہ ' دونوں کیلیے تشویش بڑھا رھي ھے اور غالباً دونوں دل سے متمني ھوں گے کہ اگر اس حون زار حالت بلقان پر انساني سفاکي کا فسانہ پھر تمثیل نہ کیا جاے تو بہتر ھے - لیکن اگر پوچھا جاے کہ یہ ناھمواري اس کے لیے زیادہ موجب قلق و اصطراب ھے ؟ تو قرائن و آثار کي زبان سے کہدیگا کہ " بلغاریا " -

کہا جاتا ھے کہ بلغاریا اور دولت عثمانیہ میں مفاھمت کي سلسلہ جنباني باب عالي کي طرف سے ھوئي - ممکن ھے کہ یہ صحیح ھو - موجودہ وزارت نے اپني طبیعي فرصت شناسي اور رھنمائي سے موسم کو بدلتے دیکھکے براہ راست گفتگو کي کوشش کي تاکہ یورپ کي وساطت کي ضرورت نہ پڑے اور اسي طرح اس گراں قیمت بیس سے نجات مل جاے جو یورپ کے " دلال صلح " او قطعات ارضیہ ' حقوق تجاریہ ' مصالح اقتصادیہ اور مقدار سیاسي عوض نہ کسي نہ کسي صورت میں اچھہ نہ کچھہ دینا پڑتا ھے -

مگر اس پیشقدمي سے یہ نتیجہ نکالنا کہ دولت عثمانیہ کي موجودہ حیثیت بلغاریا کي تباہ شدہ حالت سے زیادہ نازک ھے ' قطعاً غلط ھوگا -

بلغاریا کي جنگي قوت ختم ھوچکي ھے اور اصل یہ ھے کہ وہ اسي دن ختم ھوچکي تھي جسدن استراحت کے لیے تین دن کي مہلت مانگي گئي تھي - اس کے بعد جو کچھہ ھوا وہ سرویا کي مساعدت عسکري اور کامل پاشا کي خیانت ملي کا ملا جلا نتیجہ تھا - اگر حامیہ ادرنہ کي آتشباري میں " خس و خاشاک کي طرح " جلنے کے لیے سرویا اپنے سپاھي نہ دیدیتي ' اور اگر کامل پاشا نے معاھدہ التواء جنگ کے وقت رسد رساني کي شرط لگا دي ھوتي ' تو اس نعي الیم یا خبر سقوط ادرنہ کي نوبت ھي نہ آتي ' جس نے تمام عالم اسلامي کو ماتمگسار بنا دیا تھا -

اس بربادي کے باوجود قبضۂ ادرنہ پر بلغاریا کا اس درجہ الحاح و اصرار غالباً اس امید پر تھا کہ اگر عثماني تیغ پھر نیام سے نکلي ' جسکي انھیں ذرا بھي امید نہ تھي ' تو دول کا یہ دست تحسین و آفرین جو ابتدا سے اس کي پشت پر ھے ' بڑھکے سینہ سپر ھوجائیگا اور وار کو روکیگا - مگر یہ امید امید کاذب تھي جو بالاخر اصلي حالت میں سامنے آ گئي اور جب عثماني شمشیر دوبارہ علم ھوي تو پھر کوئي ھاتھہ نہ تھا جو اسے روکتا : لیجعل اللہ ذالك حسرة في قلوبھم ' واللہ یحیي و یمیت ' واللہ بما تعملون بصیر (۳ : ۱۵۱)

ھاں ' چند زبانوں نے بیشک حرکت کي جنمیں اولیت کا فخر برطانوي زبان کو حاصل ھے ' مگر موجودہ سیاسي حالت کي اندروني روش اس سے زیادہ مہلت دینے کیلیے طیار نہ تھي - تلوار کي گردش کے آگے زبان کي معاندانہ جنبش ھوا میں ایک تموج پیدا کرکے رھگئي ' اور کاغذ کے صفحوں پر گو اسکي تصویر یادگار رھگئي ھے مگر معرکۂ جنگ کي زمین پر کوئي نقش نہ بیٹھہ سکا ! (ھموا بما لم ینالوا)

برطانیہ کے بعد اطالیا دوسري سلطنت تھي ' جس نے دوبارہ عثماني پیشقدمي اور استعادۂ ادرنہ کے ابتداء میں اعلان کیا تھا کہ " ترکوں کو ادرنہ ضرور خالي کرنا پڑیگا " مگر اب اسکي وزارت خارجیہ بھي ادرنہ کے وفد کے جواب میں اعلان کرنے پر مجبور ھوگئي ھے کہ غالباً " اب ادرنہ ترکوں ھي کے پاس رھیگا " فسبحان اللہ بیدہ الملک و ھو علی کل شي قدیر !

ایک طرف تو یہ حالت ھے - دوسري طرف وحشیانہ مظالم نے بلغاریوں کو اسقدر ممقوت و مبغوض عالم بنا دیا کہ بلقان کي دوسري قومیں انھیں انسان صورت درندہ سمجھتي ' اور انکي محکومي کو پیغام مرگ جانتي ھیں -

جن مقامات کے باشندوں کے پاس اسلحہ ھیں ' وہ انسے معرکہ آرا ھو رھے ھیں - جیسے کرجیلي اور اگودري - اور جن مقامات میں لوگوں کے پاس ھتھیار نہیں ھیں ' وہ اپني عمارات و مکانات اور مساجد و معابد میں آگ لگا کے بھاگ رھے ھیں !

کیا ان حالات کے بعد بھي اسمیں شک کیا جا سکتا ھے کہ موجودہ حالت ' عثمانیوں سے زیادہ بلغاریوں کے لیے اضطراب انگیز و بربادي بخش ھے ؟

بہر نوع بلغاریا اور دولت عثمانیہ میں مفاھمت کي جو تحریک شروع ھوئي تھي وہ اس ھفتے کامیابي کي پہلي منزل تک پہنچ گئي - یعني بلغاري مندوبین (ڈیلیگیٹس) جنمیں جنرل ساوفیکس قائد خصوصي (کمانڈر انچیف) اور موسیو توچیف (سابق وزیر بلغراد) بھي شامل ھیں ' دو فوجي مشیروں کي ھمراھي میں قسطنطنیہ روانہ ھوگئے - گفتگو کا دائرہ ادرنہ تک محدود نہ ھوگا ' بلکہ ان تمام مسائل پر مشتمل ھوگا جو بلغاریا اور دولت عثمانیہ کیلیے نزاع انگیز ھیں - عثماني روش سیاست کے متعلق جس قدر اعلان کیا گیا ھے ' اسکا مفاد یہ ھے کہ " ادرنہ اور قرق کلیسا کے بقاء قبضہ پر پورے زور کے ساتھہ اصرار کیا جائیگا - البتہ ان دونوں مقامات کے معاوضے میں ایسي مراعات کا منظور کرنا ممکن ھے جو بلغاریا کے لیے لائق قبول ھونگي " -

بلغاري پالیسي کے متعلق ابھي تک کوئي اعلان نہیں ھوا ھے -

پورے ایک دستہ کے مقابلے میں تنہا ایک مسلمان کي تلوار کافي هوتي تهي ' اور هر صداے تـکبیر بلند کرنے والي زبان اُس وقت تـک خاموش نه هوتي تهي ' جب تک کم از کم اپنے خون کے چند قطروں کے معاوضے میں دشمنان حق و الله کے خون کا ایک سیلاب عظیم اپنے سامنے نه دیکهه لیتي تهي ' تو یقیناً وہ ایک وقت تها ' جو مسلمانوں کے خون کي قیمت بتلا سکتا تها -

وہ (لیلة الهریر) (۱) کا معرکۂ عظیم ' جسمیں مسلمانوں کا صرف آلات آهنیں هي سے مقابله نه تها ' بلکه حریفان کاردان کا هر سپاهي بهي غرق فولاد و پیکر آهن تها ' تاریخ کے صفحوں پر آج بهي فرزندان اسلام کے خون کي قیمت بتلا سکتا هے - جبکه ایک تنها (قعقاع) نے مست و خونخوار هاتهیوں کے غول کے ساتهه پیل تن دشمنوں کے غول کو بهي خاک و خون میں تڑپا دیا تها ' اور پهر بهی اس کے خون کي پوري قیمت نهیں ملي تهي -

جبکه سنه ٦٣٥ - عیسوي میں رومیوں کے عظیم الشان مشرقي مرکز یعنی حمص کي طرف تنہا و جریدہ ایک مسلمان تلوار کے قبضے پر هاتهه رکهے بڑهرها تها (۱) ' اور دروازۂ شهر کي ایک پوري فوجي جمیعت پر بے باکانه حمله آور هوا تها ' تو اسلامي خون کي حرمت و عظمت پر یقیناً زمین کي مٹي کا ایک ایک ذرہ شهادت دیسکتا تها - وہ پهنچا ' اور تن تنها اس بے جگري سے دشمنوں پر ٹوٹا که شهر سے بهاگ کر تمام عیسائیوں نے (دیر مسجل) میں پناہ لی ' حالانکه اس کي فاتح تلوار کسي دوسري تلوار کي شرمندۂ اعانت و شرکت نه هوئي تهي ! !

جبکه ایک پورا شهر ' ایک پوري فوج ' ایک بهت بڑي فوج کي چهاؤني اپنا پورا خون دیکر بهي ایک مسلم و مومن کے خون کو بمشکل خرید سکتي تهي ' تو ضرور اُس وقت یه خون قیمتي ' اور اسکي روانی بهت نادر تهي -

(یرموک) کے میدان میں مسلمانوں کا خون ضرور قیمتي تها ' جبکه جانفروشان توحید کے سامنے خطباء جنـگ کي یه صدائیں بلند هورهي تهیں ' که :

اللــه اللــه ! انکـم زادة	" الله الله ! تم لوگ فرزند عرب هو اور
العرب و انصار الاســلام	اسلام کے انصار و حامي ' اور تمهارے دشمن
و انهم زادة الروم و انصار	رومي هیں اور شرک کے مددگار ! پهر یه
الشــرک ! اللهم ان هذا	کیوں هو که تم انسے خائف هو ؟ خدایا !
یـوم مــن ایا مــك	آج کا دن تیري عزت و عظمت کے دنوں
اللهم انـــزل نصـــرک	میں سے هے - اپني نصرت کي غیبي مدد
علی عبادک المومنین	اپنے مومن بندوں کیلیے بهیج دے ! "

اس وقت مسلمانوں کا خون کیوں نه قیمتي هوتا ' جب اسي یرموک کے میدان میں عکرمه بن ابوجهل اپنے ساتهه صرف چار سو مجاهدین جاں فروش کو لیکر ' چار هزار رومیوں کي لاشوں کا ڈهیر

[نوٹ صفحه ۴ کا]

تهے - ابو محجن ثقفي کا مشهور واقعه اسي معرکه میں پیش آیا تها - یه شراب نوشي کے جرم میں قید کردیے گئے تهے ' مگر جب معرکۂ کارزار گرم هوا تو جوش جهاد اور ولولۂ شجاعت سے مضطرب هوگئے - سپه سالار جنـگ کي بیوي سے پوشیدہ اجازت لي اور میدان جنـگ میں پهنچکر اور کشتوں کے پشتے لگا کر ' خود اپنے هاتهوں سے بیڑیاں پهن لیں اور قید خانے میں بیٹهه گئے -

عرب کے تمام مشهور قبایل اور اکثر اجلۂ صحابه اس معرکه میں شریک تهے اور اپنے عربي نیزوں سے هزارها ساله تخت کیاني کے ٹـکڑے ٹـکڑے کررهے تهے -

" خنساء " عرب کي مشهور شاعرہ اپنے چاروں بیٹوں کے ساتهه شریک جنگ تهي اور اپنے خطبات حربیه و رجزیه سے دلوں کي آتش شجاعت کو هوا دے رهي تهي - اس معرکے میں ایک ایک مسلمان نے پچاس پچاس کفار کو خاک و خون میں ملاکر دم لیا تها :

آگ تهے ابتداء عشق میں هم
هوگئے خاک ' انتهـا هے یه !

(۱) جنـگ قادسیه کا تیسرا معرکه " یوم العماس " تها اور چوتها " لیلة الهریر " -

" هریر " کتے کي آواز کو کهتے هیں ' اور آواز شدید کے معنوں میں بهي بولا جاتا هے - چونـکه یه معرکه رات تـک جاري رها اور اس هنگامۂ و رستخیز کے ساتهه ' که اسلحه کي جهنکار ' هاتهیوں کي چیخ ' اور نعروں کي گرج سے زمین دهل دهل پڑتي تهي ' اسلیے " لیلة الهریر " کے نام سے مشهور هوگیا -

ایراني اپنے ساتهه مست هاتهیوں کا ایک بهت بڑا غول لائے تهے اور اهل عرب نے اس مهیب جانور کو بهت کم دیکها تها ' اسلیے ابتدا میں اسکي وجه سے لشکر اسلام کو بهت دقتوں کا سامنا هوا - مجبور هوکر حضرت سعد نے نو مسلم ایرانیوں سے مشورہ لیا تو معلوم هوا که انکا اصلي اسلحه سونڈ هے اور الده هوکر یه کچهه نهیں کرسکتے - انهوں نے قعقاع ' عاصم ' حمال ' ربیل ' چار شخصوں کو اس کام پر متعین کیا - قعقاع برچها هاتهه میں لیکر بڑهے اور سب سے بڑے سفید هاتهي کي آنکهوں پر اس زور سے مارا که پہلے هي وار میں نشانه کام کرگیا - دوسرے هاتهه میں سونڈ کو سنـک سے الگ هوکر گر پڑي اور بے تحاشا اپني هي فوج کي طرف بهاگا - یه حالت دیکهکر اور هاتهي بهي اسکے پیچهے چلے اور چند لمحوں کے اندر ان خونخواروں سے تمام میدان خالي تها !

(۲) حمص کي فتح نه صرف اسلامي فتوحات کي تاریخ میں ' بلکه تمام تاریخ جنـگ و فتوحات میں انساني عزم و شجاعت کا ایک عجیب و غریب واقعه هے - یه اُس زمانے میں رومي سلطنت کا بهت بڑا مشرقي مرکز تها - حضرت خالد نے بعلبک کي فتح کے بعد ابن مسروق کو فوج دیکر روانه کیا - شرجیل حمیري بهي فوج کے ساتهه تهے - شهر سے کچهه فاصلے پر رومیوں سے مڈ بهیڑ هوگئي - شرجیل نے تنها سات افسروں کو قتل کیا اور یکه و جریدہ بے باکانه شهر کي طرف روانه هوگئے - دشمنوں نے دیکها که تنها ایک شخص بے فکر و خوف بڑها چلا آتا هے ! اس منظر نے سب کو خوف زدہ اور مرعوب کردیا - شهر کے قریب رومیوں نے نکلکر حمله کیا مگر اِنکي تلوار بے پناہ اور انکا عزم بے روک تها - تنها پورے دستے کے مقابلے میں پهاڑ کي چٹان بنکر جم گئے اور پہلے هي مقابلے میں دس بارہ سواروں کي لاشوں کا ڈهیر کردیا - بالاخر تمام فوج هیبت و رعب سے سراسیمه هوکر بهاگ گئي اور ایک قلعه نما گرجے میں جا کر پناہ لي - یه شجاعت و جانفروشي کے جوش میں بیخود تهے - تعاقب میں بڑهتے گئے اور خود بهي گرجے کے اندر چلے گئے - وهاں بهت بڑي تعداد رومیوں کي موجود تهي - چاروں طرف سے گهیر لیا - پهر بهي قریب آنے کي جرأت نه هوتي تهي - دور سے پتهر پهینکتے تهے - بالاخر پتهروں سے زخمي هوکر گرے اور شهید هوگئے -

یه شرجیل حمیري کي هیبت نه تهي - اسکا جسم لوهے کا نهیں بلکه تمام انسانوں کي طرح گوشت اور خون کا تها - یه اُس خدا کے سرجیل کي هیبت تهي ' جو همیشه اپنے جاں نثاروں کے اندر سے اپنے جلال و قدرت کا نظارہ دکهلاتا هے !

هیبت حـق ست ' این از خـلق نیست !
هیبت این مـــرد صـــاحب دلــی نیست !

مفارقت کے آخري اضطراب کا نظارہ کیا ' اسنے خون کے فوارون کا جوش و خروش ' زخموں کي تلملاهت ' ایڑیوں کي پٹک ' زندگي کے لمحات اخریں کا اضطرار ' غرضکہ انساني مذبوحیت کے تمام خونریز تماشے دیکھے -

لیکن ان میں سے کونسي چیز ایسي تھي ' جسکا نظارہ اسکے لیے نیا هوسکتا تھا ؟ وہ ایک نامعلوم ابتدا سے اس عجائب آباد هستي کا تماشائي ھے ' اس نے زندگي اور موت کے نہیں معلوم کتنے لا تعد و لاتحصی تماشے دیکھے ھیں ؟ یہ تماشہ خود انساني تاریخ کي نظروں کیلیے عجیب و نادر نہ تھا ' پھر اس نظارہ فرماے آسماني کیلیے اسمیں کونسي ندرت ھو سکتي تھي ؟

انسان نے اپنے حاکمانہ قوت کے گھمنڈ میں همیشہ خدا کے قانون امن و محبت کو توڑا ھے ' اور زور آوروں نے زیر دستوں کے ساتھہ همیشہ وهي کیا ھے جو آج کیا جا رها ھے - تاریخ عالم میں انساني رحم و محبت کے واقعات کم ھیں ' مگر خون ریزي و ھجمیت کي سرگذشتوں سے اسکے تمام صفحات رنگیں ھیں - دنیا کے اس عجیب و غریب درندے نے جس کا نام انسان رکھا گیا ھے ' جب کبھي موقعہ پایا ھے ' اپنے همجنسوں کو چیرا اور پھاڑا ھے اور شہر کي آبادیوں اور انساني بود و باش کي عمارتوں کے اندر وہ سب کچھہ هوا ھے جو جنگلوں کے بھت اور پہاڑوں کي غاروں میں هوا کرتا ھے - اسکي وحشت بہیمیت نے دنیا میں همیشہ حکمراني کي ھے ' اور شاید وہ وقت اخلاق کي امیدوں اور خانقاهوں کے حجروں سے باهر کبھي بھي آنے والا نہیں جبکہ فضلیت انساني رذائل حیوانیت سے اپني شکست کا بدلہ لیگي -

کانپور کے مذابح تو ایک خاص حیثیت رکھتے ھیں - ادعائي قانون و حکومت کي تاویلات و توجیہات کے ذریعہ اسکي خونین صورت پر چند پردے ڈالدیے گئے ھیں - اس سے قطع نظر کرکے دنیا کے اور تمام خونچکاں قطعات ارضیہ پر نظر ڈالیے ' اور انساني خون کے اس سمندر کا کوئي کنارہ ڈھونڈھیے ' جو مثل همیشہ کے آج بھي ہر سال سے بہہ رها ھے - پھر کیا انسان کي مذبوحیت نئي ' اور دنیا کا اخلاقي دکھہ پہلي مرتبہ ظاهر هوا ھے ؟ کیا خون کے جو سیلاب آج اسکي سطح پر بہہ رھے ھیں ' ویسے هي صدها سیلاب اسکے نیچے خشک نہیں هوچکے ھیں ؟ اگر کسي طرح زمین کي تمام مٹي ایک جگہ جمع کي جا سکتي اور خدا کوئي فرشتہ بھیج دیتا جو اسکے ذروں کو دباکر نچوڑ سکتا ' تو نہیں معلوم ' ایک ایک ذرہ سے خون کے کتنے قطرے ٹپکتے ' اور پھر پاني کے تمام سمندروں کو خون کا ایک نیا سمندر اپنے ساتھہ ملاکر کس طرح سرخ کردیتا ؟

پس جو کچھہ کہ آج دنیا میں هورها ھے ' وہ ایک بہت هی ادنے نمونہ ھے دنیا کي اس سیرۃ الیمہ کا ' جسکے ظہور پر تاریخ انسانیۃ ابتدا سے ماتم کرتی آئی ھے اور کرتی رهیگی - فراعنۂ مصر کے شخصی استبداد اور ظالم سدانیوں کی حکایتیں عہد عتیق میں بیان کي گئي ھیں ' اور قرآن کریم نے بنی اسرائیل پر اپني نعمتوں کا اظہار کرتے هوے انکا تذکرہ کیا ھے ' کیوں کہ اسکا سب سے بڑا فضل اپنے بندوں پر یہ ھے کہ انہیں ظالم حاکموں کے پنجۂ قہر سے رهائی دلاے :

واذ نجیناکم من ال فرعون یسومونکم سوء العذاب ' یذبحون ابناءکم و یستحیون نساءکم ' و فی ذالکم بلاء من ربکم عظیم - (۲ : ۲۷)

" اور اس وقت کو یاد کرو جب هم نے تم کو خاندان فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دلائي ' جو تم کو سخت سے سخت عذابوں میں مبتلا کرتے تھے - تمھاري اولاد کو تو ذبح کر دیتے مگر تمھاري عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تاکہ انکو ذلیل و رسوا کریں - یقیناً تمھارے پروردگار کے طرف سے تمھارے لیے اسمیں صبر و استقامت کي بہت بڑي آزمایش تھي "

لیکن کتنے فرعون ھیں جو اس دنیا کے هر دور و زماں میں انساني خوں کے سیلاب پر اپنا تخت حکمراني بچھا چکے ھیں ؟ اور بني اسرائیل کي غلامي و مظلومي سے بڑھکر کتني هي مظلوم و محکوم قومیں گذر چکي ھیں اور موجود ھیں ' جنکي لاشوں کے ڈھیر پر حاکمانہ " رعب و عظمت " کے محل تعمیر کیے گئے ھیں ؟

باغ عدن کا سانپ

دنیا میں انساني حکمراني کا گھمنڈ همیشہ انساني معصیت کا سب سے بڑا مبدء اور عارضی رها ھے ' اور اگر دنیا کي کوئي صورت ھے تو اس کے چہرے سے اس داغ کي سیاهي کبھي نہیں دھل سکتي - دنیا کي تمام درد انگیز مصیبتیں اسي کے سائے تلے سے نکلي ھیں ' اور انسان کي بربادي کا وہ خونخوار سانپ ' جسکو ادم کے ساتھہ باغ عدن سے نکالا گیا تھا ' جب وهاں سے نکلا ' تو اس نے اسي کے نیچے اپنا گھر بنا یا -

نیا قطرہ خونین

یہ همیشہ هوا ھے اور شاید همیشہ هوگا - دنیا کي بہت سي خوشیاں نئي ھیں ' مگر اسکا ماتم ایک بھي نیا نہیں - اس تمام خون کو جو اسکي انکھوں کے سامنے بہہ چکا ھے ' اگر جمع کیا جاے ' تو ایک طوفاں خیز سمندر هوگا ' جسمیں لکڑي کي کشتیوں کي جگہ انساني لاشوں کے ڈھیر هر طرف تیرتے نظر آئیں گے -

پھر آج جن واقعات پر هم ماتم کر رھے ھیں ' انکي حیثیت اس سمندر خونین کے سامنے اس سے زیادہ اور کیا هوسکتي ھے کہ چند نئے سرخ قطرے تھے جو اسکي موجوں میں ڈالدیے گئے ؟

۳ - اگست کو کانپور میں جو کچھہ هوا ' وہ بھي ایک قطرۂ خونین تھا ' جو اس سمندر میں ڈالدیا گیا ھے -

اسلامي خون کي قیمت

یہ مسلمانوں کا خون تھا - لیکن اس خون کي بھي اب زمین کي سطح پر کیا کمي رهي ھے کہ اسکو نادر و عجیب سمجھا جاے ؟

ممکن ھے کہ چھٹي صدي عیسوي میں اس خون کي دنیا میں کمي رهي هو ' جب (بدر) کے کنارے تین سو تیرہ بے سر و سامان مسلمان ' پچاس کم ایک هزار مغرور و قوي دشمنوں کے مقابلے میں بھي اپنا خون محفوظ رکھتے تھے ' اور چودہ مسلمانوں کا اگر خون بہتا بھي تھا تو اس حالت میں ' کہ ۷۰ - دشمنوں کي لاشیں میدان جنگ میں تڑپ چکي نہیں اور اتني هي تعداد مشکیں کسي هوي سامنے تھي ! !

ممکن ھے کہ مسلمانوں کا خون اس وقت کم یاب هو ' جب کہ (احد) کے دامن میں تین هزار دشمنوں کے نرغے میں ' جنمیں ۲ - سو شتر سوار اور ۷ - سو آهن پوش خون آشام تھے ' صرف ۷ - سو مسلمان پھنس گئے تھے ' اور جبکہ حضرۃ (انس) نے ستر زخم کھاکر اپني گردن کا خون زمین کے حوالے کیا تھا !

جنگ (قادسیہ) کا وہ معرکۂ اغوات (۱) ' جسمیں دشمن کے

---

(۱) مشہور جنگ قادسیہ (جو حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ایران کیلیے ایک فیصلہ کن جنگ ثابت هوي) هجرۃ نبوي کے چودھویں سال محرم الحرام میں پیش آئي تھي اور من جملہ دنیا کے ان عظیم الشان معرکوں کے تھي ' جنھوں نے چند دنوں کے اندر نقشۂ عالم کو یکسر پلٹ دیا !

اسکا دوسرا معرکۂ عظیم " یوم اغواث " کے نام سے مشہور ھے ' جسمیں دو هزار مسلمان شہید ' اور دس هزار ایراني مقتول هوے

عرب و وصال کي قيمت ديکر' اسے متاع کونين سے افضل و اعلی درجہ کا تها' ممکن نه تها که اسي کي دنيا ميں اسقدر بے قدر هوجاے که مٹي کي ٹوکرياں قيمت ديکر مليں مگر مسلمانوں کے خون کي کوئي قيمت هي نهو؟ ليکن اسکو کيا کيجيے که خود هم هي نے اپنے تئيں قدر و قيمت کا مستحق ثابت کيا تها' اور هم هي هيں که آج اسکي قدر و قيمت کو اپنے هاتهوں کهو بيٹهے هيں:

ذلك بان الله لم يک مغيرا نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم و ان الله سميع عليم (۸ : ۵۵)	اسليے که جو نعمت خدانے کسي قوم کو دي هو پهر وه کبهي واپس نهيں لي جاتي' تا آنکه خود وه قوم اپني صلاحيت اور قابليت کو بدل نه ڈالے اور بيشک الله تم سب کي باتوں کو سنتا اور تمهارے اعمال کو ديکهتا هے -

پس جس خون کے آج دنيا کے تمام حصوں ميں دريا رواں هيں' اگر ۳ - اگست کو کانپور ميں اسکے چند فوارے کچهه دير کے ليے بلند هوگئے تو کونسي اچهنبے کي بات هے؟ دريا کي موجوں ميں قطروں کو کون پوچهتا هے؟ اور هم جو مسلمانان عالم سے خون کي قربانيوں کا نظاره حاصل کر رهے تهے' خود بهي اس نظارے کے پيش کرنے سے کيوں عاجز رهتے؟ يه سچ هے که طرابلس کي خونين موجوں کے مقابلے ميں همارے پاس چند قطروں سے زياده نهيں' يه بهي ضرور هے که ايران کي سواليوں کا جواب اگر هم سے مانگا جاے تو هم ابهي کچهه نهيں بتلا سکتے - اسميں بهي شک نهيں که مقدونيا کي آتش زده آباديوں' خون کے سيلابوں' اور انساني لاشوں کے بسے هوے شهروں کے مقابلے ميں همارا جيب ماتم ابهي بالکل خالي هے - تاهم هماري شرمندگي مٹ گئي که همارے پاس خون کے بهرے هوے حوض نهيں تو چند چلو ضرور هيں' جنسے اپنے چهروں کي بے دردي اور بے حسي کي سفيدي چهپا سکتے هيں' اور خون سے منهه دهوکر اس قابل هوسکتے هيں که عالم اسلامي کي مجلس خونين ميں شريک هوسکيں!

آج تين سال سے تمام عالم اسلامي سوگ ميں هے - مسلمانان هند کے پاس دل و جگر کے ٹکڑے تهے مگر زخموں سے بها هوا خون نه تها - اس ماتم کدۂ مقدس ميں' جهاں شهداء کي پاک روحيں خدا کي اغوش سے نکلکر اپنے ماتم گذاروں کا آه و فغاں سننے کيليے آئي هوئي تهيں' بغير خون سے وضو کيے هوے کيونکر شريک هوسکتے تهے؟ (رابعۂ بصريه) نے ايک موقعه پر کها تها:

رکعتان في العشق لا يصح وضوء هما الا بالدم!	نماز عشق کي دو رکعتيں' جو ادا نهيں هو سکتيں جب تک که خون سے وضو نه کيا جاے!

پس اگست کي تيسري تاريخ پيغام شهادت ليکر آئي تا مسلمانان هند کي اس شرمندگي کو مٹادے' اور هم ممنون هيں سر جميس مسٹن بالقابه کے' جنکي بدولت دوچار کوزے خون کے هم نے بهي بهر ليے!

دعا کنيد بوقت شهادتم او را
که اين دميست که درهاے آسمان بازست

مذاکرۂ علميه

عربي زبان اور علمي اصطلاحات .

اسماے علوم

ايک مدت سے هم اراده کر رهے تهے که اصطلاحات علميه کے مباحث کا ايک مستقل سلسله شروع کيا جاے اور بعض سخت غلط فهمياں جو اسکي نسبت آجکل عموماً تعليم يافته اصحاب ميں پهيلي هوئي هيں' انکو بحث و مذاکره سے صاف کيا جاے -

اس سلسلے ميں سب سے پہلے "اسماء علوم" کا سوال سامنے آتا هے -

آج هم تمام علوم و فنون حديثه کي ايک فهرست مع عربي اصطلاحات کے شائع کرتے هيں' اور اسکے بعد ديگر مباحث مهمه کي طرف متوجه هونگے - هم کو اعتراف هے که يه فهرست جامع اور مکمل نهيں اور تلاش و تفحص اور مشوره کي ابهي اسميں بهت گنجايش هے - محض سرسري طور پر هم نے انگريزي ميں ايک فهرست مرتب کي اور اسکے سامنے عربي اسماء علوم کو لکهتے گئے - ضرورت اسکي هے که احباب اس سلسلۂ مضمون کے هر حصے کو غور و فکر کے ساتهه ملاحظه فرمائيں اور جو جو باتيں ذهن ميں آئيں اس سے مطلع فرماتے رهيں -

اينده نمبر ميں اس فهرست کے متعلق بعض ضروري ملاحظات هم جلد پيش کرينگے -

(A)	
Astrology	علم التنجيم' علم النجوم
Anthography	علم الرياحين
Anthology	مختارات'
Algebra	الجبر و المقابله
Anthropography	علم نوع الانسان
Anthropogeny	علم تکون الانسان
Anthropology	علم الانسان
Anatomy	علم التشريح
Anthropotomy	علم تشريح الانسان
Archaeology	علم الآثار
Antiquities	علم الدهور السابقه
Architecture	علم الهندسه' فن تعمير
Arthmetics	علم الحساب
Art	صنعت' فن
Astronomy	علم الهيئة' علم الفلک
Aesthetics	علم الجمال
(B)	
Bibliography	علم الوراقه
Biology	علم الحياة
Book - keeping	علم تدوين الحساب' علم مسک الدفاتر'

لگا دیتا اور پھر جان دیتا کہ اسلام کا خون رایگاں نہ گیا ؟ اس معرکے میں ایک تنہا (شرجیل) کا یہ حال تھا کہ چاروں طرف سے ہزاروں دشمنوں کی تلواریں پڑرہی تھیں ' مگر پھر بھی زمین کو اسکے خون کا ایک قطرہ نصیب نہیں ہوتا تھا ' کیونکہ اسکے خون کے بدلے اس سے بھی زیادہ قیمت کی ضرورت تھی !

ہاں ' جبکہ رومی و اسلامی سرحد کے انتہائی حصے میں ایک بڑھیا مسلمان کی صدا بغداد کے تخت پر (معتصم) کو مضطرب کر دیتی تھی ' اور اسکی فریاد کا جواب دینے کیلیے ساٹھہ ہزار تشنگان خون کو ساتھہ لیکر ' جوش و اضطراب کے پروں سے اڑتا ہوا رومیوں کے سر پر کرتا تھا ' تو اس وقت اس خون کی قیمت یقیناً بہت گراں تھی ' اور ایک مسلمان بڑھیا کی فریاد کے معاوضے میں روم کی ہزارہا سالہ عظمت و ابہت طلب کی جاتی تھی !!

* * *

دنیا طغیان و فساد میں مبتلا تھی ' نوع انسانی باہمی کشت و خوں ریزی میں ہلاک ہورہی تھی ' پس مسلمان بھیجے گئے تھے تاکہ انکا ' جو انسان کے خون کی عزت سے انکار کرتے ہیں ' خون بہائیں ' اور بندگان الہی کا خون محفوظ ہو - پس وہ اسلیے آئے تھے کہ خون بہائیں - اسلیے نہ تھے کہ انکا خون بہایا جاے - اسلام نے انکو زندگی اور قوت دی تھی - موت اور زخم اوروں کے حصے میں آئے تھا - انکے خون کا ایک ایک قطرہ ملکوں اور قوموں کا خون طلب کرتا تھا - اگر انکے جسم پر ایک زخم لگتا تھا تو انسانی جبروت و جلال کے بڑے بڑے تخت الٹ دیے جاتے تھے -

ان کے ہاتھہ میں تلوار تھی ' جسکی خون آشامی سے انسانی وحشت و خونریزی کی خون آشامی پناہ مانگتی تھی ' لیکن ان کو کسی تلوار کی چمک سے ڈر نہ تھا - وہ خدا سے ڈرنے والے تھے ' اس لیے خدا کی زمین بھی انسے لرزتی تھی -

" لا تخافوہم ' وخافون ان کنتم مومنین - (۳ : ۱۷۰) " کے وہ مخاطب تھے ' اور " لا تہنوا ولا تحزنوا !! " کی الہی تسکین نے ان کے دلوں سے خوف و خطر ہمیشہ کیلیے دور کردیا تھا - ان کا خون صرف اللہ کی راہ میں بہتا تھا ' اور خدا کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ جو خون اسکے نام کی عزت سے مقدس کیا جاے ' وہ اسکی زمین پر ارزاں قیمتوں پر فروخت ہو جاے !

وہ کیونکر اسکو پسند کرتا ؟ کیونکہ یہ تو وہ متاع عزیز تھی ' جس کو خود اس نے بھی خریدنا چاہا ' تو نعائم جنت کی سرمدی خوشیوں اور راحتوں سے کم میں اسکی قیمت نہ چکی !

ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنہ - یقاتلون فی سبیل اللہ ' فیقتلون و یقتلون ! ( )

اللہ نے مسلمانوں سے انکی جانوں اور مالوں کو خرید لیا تاکہ اسکے معاوضے میں انہیں حیات بہشتی کی دائمی زندگی عطا فرماے - کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور پھر کبھی اسکے دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور کبھی خود اسکی راہ میں مقتول ہوجاتے ہیں "

ان بیع را کہ روز ازل با تو کردہ ام
اصلا دراں حدیث اقالہ نمی رود !

یہاں جنت کا ذکر کیا گیا مگر فی الحقیقت پوچھیے تو اس خون کی قدر و قیمت تو اس سے بھی ارفع و اعلی تھی - جن مجاہدین حق و جاں نثاران راہ الہی کے دلوں میں اللہ کے عشق و محبت کا گھر ہو ' انکی قیمت جنت نہیں ہوسکتی - کیونکہ وہ تو جنت کے نہیں بلکہ رب الجنۃ کے طلبگار ہیں - یہی وجہ ہے کہ اس آیۃ میں " انفسہم " فرمایا - " قلوبہم " نہ کہا کہ یہ معاوضہ نفس و جان کا ہے - دل کا نہیں ہے - دل کا معاوضہ اگر ہوسکتا ہے تو جنت کا نظارا نہیں بلکہ خود پروردگار جنت کا قرب و وصال ہے - اور تلاش کیجیے تو اصلی قیمت اس خون کے بیچنے والوں کو ملی بھی یہی تھی :

و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا ' بل احیاء عند ربہم یرزقون - فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم ' الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ! (۳ : ۱۶۵)

" جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوے ' انکو مردوں میں شمار نہ کرو - وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس شربت وصال سے سیراب اور غذاے قرب و اتصال سے رزق اندوز ہیں - اللہ نے اپنے فضل سے انکو جو مقامات و مدارج عالیہ عطا کیے ' انسے شاد کام رہتے ہیں اور اپنی اس حالت سے ان لوگوں کو جو انسے پیچھے رہگئے ہیں اور انسے ملے نہیں ' بشارت دے رہے ہیں کہ اللہ کی راہ میں بڑھنے کیلیے جلدی کرو - انکے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ کسی طرح کا حزن و ملال ہے !! "

حضرۃ امام (جعفر صادق) علیہ و علی اجدادہ و آبائہ الصلوۃ والسلام نے اسی مقام کی طرف اشارہ کیا تھا ' جبکہ فرمایا :

یا ابن آدم ! اعرف قدر نفسک ' فان اللہ تعالی عرفک قدرک ولم یرض ان یکون لک ثمن غیر الجنہ ! -

لوگو ! اپنے نفس کی قدر و قیمت پہچانو ! یہ تو وہ متاع گرانمایہ ہے کہ اللہ نے اسکی قدر شناسی کی اور اسکے معاوضے میں جنت سے کم قیمت کے ملنے پر راضی نہ ہوا !

و فی المثنوی المعنوی :

ہدیہ کہ ہیچ خلقش ننگرد
از خلافت آن کریم ان را خرد
ہیچ قلبے پیش او مردود نیست
زانکہ قصدش از خریدن سود نیست
خویشتن را آدمی ارزاں فروخت
بود اطلس خویش را بر دلق دوخت !

فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ ' و ذالک ہو الفوز العظیم ! (۹ : ۱۱۲)

پس مسلمانو ! اپنے جان و مال کے اس سودے پر جو تم نے خدا سے کیا ہے ' خوش ہو ' کہ فی الحقیقت یہ بڑی ہی کامیابی تھی جو تمہیں پیشگاہ الہی سے حاصل ہوئی !

و لکن شتان ما بین الیوم و الامس !

غرضکہ ایک زمانہ تھا ' جب دنیا میں انکے خون سے بڑھکر اور کوئی شے نایاب و گراں نہ تھی ' مگر اب تو دریا کا پانی قیمتی ہے ' مگر مسلمانوں کے زخموں کا خون بہت ارزاں ہوگیا ہے - خاک و سنگ ریزے ٹھکرانے کیلیے نہیں ملینگے مگر پرستاران توحید کی لاشیں ٹھوکریں کھانے کیلیے ہر جگہ موجود ہیں - جنگل میں درختوں کے پتے جھومتے ہوے نظر آتے ہیں مگر اس سے زیادہ مسلمانوں کی لاشیں تڑپتی ہوئی دکھائی دینگی -

دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا ' جہاں ہمارا خون اپنی قیمت طلب نہ کرتا ہو ' مگر آج بازار جہاں میں اس جنس کس مخر کی ذلت کا یہ عالم ہے کہ چشم انسانیت دو دو آنسوؤں کی قیمت دینا بھی گوارا نہیں ! اللہ اللہ ! یہ وہی خون ہے جسکے معاوضے میں کبھی روم و ایران کے تخت خریدے جاتے تھے ' مگر :

ذالک بما قدمت ایدیہم ' و ان اللہ لیس بظلام للعبید ! (۸ : ۵۷)

یہ تغیر حالت انہوں نے خود اپنے ہاتھوں مول لیا ' ورنہ اللہ تو اپنے بندوں کیلیے کبھی ظالم نہیں ہوسکتا -

خدا کے ہاں قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں - بڑھا کر گھٹانا اسکی شان کریمی سے بعید ہے - وہ خون ' جس کے معاوضے میں اپنے

مقالات

انگلستان اور اسلام

علانیہ دشمني وکم بیني !

از : مسٹر هارمیتھس -

(ملخص بادنی تغیر)

موجودہ تاریخ کے طالب علم کے لیے اس عجیب انقلاب پر' جو شئون و حالات سیاسیہ میں جنگ کریمیا سے جنگ بلقان تک ظہور میں آیا ہے ' عمیق افسوس کیے بغیر' یادگار کریمیا Crimean Memorial سے گزرنا نا ممکن ہے - کیونکہ اس زمانہ میں انگلستان کی عزت (جو مشرق کي آزادي و مخلصي کا حامي وحید سمجھا جاتا تھا) اسقدر زیادہ ' اور اسکي سیاست مسلمانوں کے ساتھہ اسقدر همدردانہ تھي کہ قسطنطنیہ میں اس کا وکیل سر هنري لیرڈ ایک عرصہ تک (Maire du Palais) کا دور تمثیل کرتا رہا - یہاں تک کہ گلیڈسٹون نے اسکا وہ پرائیوٹ خط شائع کردیا جسمیں اس نے سلطان عبد الحمید کو' جسکے کامل اعتماد کي وجہ سے اس پر اس درجہ مہربانیاں تھیں' ذلیل ترین ممکن واقعات اور شرمناک مظالم کا ملزم قرار دیا تھا -

اس زمانے میں ملکہ وکٹوریا سے لیکے نیچے تک هر انگریز یہ خیال کرتا تھا کہ ترک مشرقي لباس میں انگریز هیں - انمیں تمام نیکیاں وراثتاً هیں اور وہ روس کي بربریت و فوضویت (انارکي) کے برعکس' انسانیت و تمدن کے وکیل هیں - اس زمانے میں ترکي اور برطاني سپاهي گرمجوشي کے ساتھہ معانقہ کرنے اور " هاتھہ میں هاتھہ خشکي اور تري دونوں میں " کے نعرے لگاتے ہوے نظر آتے تھے -

مگر آجکل ترکي (کم از کم برطاني ارباب سیاست کے اکثر حصے کي نظروں میں) زندہ رہنے کا کوئي حق نہیں رکھتي' اور اسکے بدلے بلقاني حلیف تمدن و ترقي کے حقیقي علم بردار هیں !!

بلقان کے صلیبي (کروسیڈر) عیسائیوں کي طرف سے (جو زبان سے مسیح (۴) کا دم بھرتے هیں اور اعمال میں اسکي مخالفت کرتے هیں) جنگ کا اعلان برطاني پریس کا ناگزیر جواب تھا ' جس نے غیر مشکوک طور پر انکي تائید کي اور انکو برطاني پبلک کے سامنے مخلص انسانیت اور مسیحي نجات کے مدافع کي حیثیت سے پیش کیا -

درحقیقت اس زمانے میں انگلستان کا میلان طبع عالم اسلامي کے لیے سخت یاس انگیز ہے ' جو دیکھتے هیں کہ حزب الاحرار (لبرل پارٹي) اپنے انصاف و حریت کي طویل الذیل تاریخي روایات کے باوجود' روسي سیاست کي هدایت پر چل رهي ہے - یہ صحیح ہے کہ عالم اسلامي کے بال و پر شکستہ ہونے کي وجہ سے کسي اسلامي شہر میں ابھي سنگین مصیبت کے پیدا ہونے کا خطرہ نہیں ہے ' اور یہي خیال ہے جس نے انگلستان کو اسلامي [

معاملات میں اسقدر جري کردیا ہے' مگر تاهم یاد رکھنا چاهیے کہ ۶۰ - ملین مسلمان اپنے پہلوں میں دل رکھتے هیں' اور یہ قدرتي امر ہے کہ اس "علانیہ دشمني اور کم بیني " نے (جسکو اب لفظي همدردي کي نقاب مسلمانوں کي نظروں سے نہیں چھپا سکتي کیونکہ انمیں بیداري اور بیداري کي وجہ سے بصیرت و تمیز پیدا ہوگئي ہے) ان زخمی دلوں میں ایک ایسي آگ پیدا کردي هو' جو گو اسوقت خاموش نظر آئے ' مگر درحقیقت اندر هي اندر روشن هورهي هو' اور برطاني شاهنشاهي کے لیے مصیبت کے وقت کي منتظر هو - (مگر یہ صحیح نہیں)

اسلیے جب تک سیاسي حیثیت سے ترکي اور انگلستان ایک دوسرے کے دشمن هیں' برطاني شاهنشاهي محفوظ ہے ' اور اسکي مسلمان رعایا قابل اطمینان حد تک کمزور ہے' اسوقت تک مظالم بلقان کے خاتمہ کے لیے انگلستان کوئي غیر نمایشي اور عملي کوشش نہیں کریگا -

اس نقطہ پر پہنچکر ایک شخص پوچھہ سکتا ہے کہ ان دو سب سے بڑي اسلامي سلطنتوں میں (کیونکہ انگریز فخر و مباهات کے موقع پر اپنے آپ کو دنیا کي سب سے بڑي سلطنت کہتے هیں) اس پھوٹ کا ذمہ دار کون ہے ؟

جیساکہ هم سابق میں بیان کرچکے هیں ' سنہ ۱۸۷۸ ع کي مہلک موتمر برلن تک سر هنري لیرڈ قسطنطنیہ میں مختار کل سفیر تھے - اس موتمر کے انعقاد سے کسي قدر پہلے عہد نامہ قبرص مختتم هوچکا تھا اور پوشیدہ طور پر اس پر دستخط بھي هوچکے تھے -

اس عہد نامہ کي رو سے یہ جزیرہ ترکي کي طرف سے انگلستان کو ان خدمات کے معاوضہ میں بطور " بخشش " کے دیا گیا تھا ' جو اس نے محض روس کي مخالفت کي بنا پر جنگ ترکي و روس میں انجام دیے تھے -

دوسرے وکلاء صلح کي طرح مسٹر ڈسریلی اور لارڈ سالسبري نے بھي یہ باهمي معاهدہ کیا تھا کہ وہ کسي پوشیدہ منصوبے یا ترکي کے ساتھہ خفیہ انتظام کے بغیر اس معاملے میں داخل ہوے هیں - مگر اخبار "گلوب " نے عہد نامہ قبرص کا خلاصہ یکایک شائع کردیا ' جس سے برطاني وکلاء کي سخت بے عزتي هوئي اور فرانسیسي اور روسي وکیلوں نے یہ دھمکي دي کہ وہ فوراً برلن چھوڑ دینگے اور اس طرح اس موتمر کے حقیقي طور پر نشست کرنے سے پہلے اس کو ختم کردیا جائگا - جب معاملہ اس حد تک پہنچا تو داهیۂ فرنگ یعنی پرنس بسمارک ایک " ایمان دار دلال " کي حیثیت سے بیچ میں آپڑا ' اور ایک راضي نامہ هوگیا جس میں برطاني وکلاء امور ذیل پر متفق هوگئے :

(۱) انگلستان کے اخذ قبرص کے معاوضے کي حیثیت سے فرانس کو اجازت دیجائیگي کہ سب سے پہلے مناسب موقع پر (انگلستان کي طرف سے کسي مخالفت کے بغیر) وہ تیونس پر بلا تامل قبضہ کرلے -

علم النباتات	Botony
علم الادويه	Bithology
علم الجراثيم	Bechtrology
(C)	
علم النقد ، علم الانتقاد	Criticism
علم الكيمياء	Chemistry
علم الخلق	Cosmology
علم تكون العالم ، علم بدء الخلق	Cosmogony
علم هيئة العالم ، جغرافيه رياضيه	Cosmography
(D)	
تمثيل	Drama
علم الحركة	Dynamics
(E)	
علم العلم	Epistemology
علم الاقوام	Ethnography
علم الاسباب و العلل	Etiology
علم قوى الانسان	Ethnology
علم الاخلاق	Ethics
فلسفه الاخلاق و العادات	Ethology
علم حشرات الارض	Entomology
علم الاقتصاد	Economy
اقليدس	Euclids
(F)	
كسور (حساب)	Fraction
(G)	
فلاحة الحدائق ، باغباني	Gordaning
تقويم البلدان ، جغرافيه	Georgraphy
طبقات الارض	Geology
تحرير اقليدس ، علم المساحه	Geometry
جغرافيه طبعيه	Geonomy
علم تكون الارض	Geogony
علم اقطاع الارض	Geodesy } Geodetics
(H)	
علم المياه	Hydrography
علم نواميس المياه	Hydrology
علم مياه البحر	Hydrometeorology
علم المائعات	Hydrostatics
	Hytology
حفظ الصحة	Hygaion
تاريخ	Hystory
(L)	
علم الحقوق	Law
منطق	Logic
(M)	
علم الجو	Meteorology
علم بعد الطبيعة	Metaphysics
علم الجاذبيه ، علم المغناطيسيه	Magnetism
رياضيات	Mathematics
علم جر ثقيل ، علم الالات	Mechanics
علم طب	Medicine
علم المساحة	Mensuration

علم المعدنيات	Metallogy
علم المعادن ، علم التعدين	Minerologe
فن مجاز و استعاره	Metafor
علم العرافه	Metoposcopy
فن مجاز	Metonymy
فن موسيقي	Music
(N)	
تاريخ طبعي	Natural History
فلسفة طبعيه	Natural Philosphy
فن تمريض ، فن تيمار داري	Nursing
(O)	
علم المناظر و المرايا	Optics
فلسفة امور عامه	Ontology
علم وجوه تسميه	Onsmalology
علم بيض الطيور	Oology
(P)	
علم الهواء	Pneumatics
فن عروض	Prosady
فن تشخيص (الامراض)	Pathology
علم الالسنة	Philology
فلسفه حكمت	Philosphy
علم الاصوات	Phonology
علم النور	Photology
علم فراسة الراس	Phrenology
علم النباتات	Phytology
علم النفس	Psycholgy
طبيعيات	Physics
علم الفراسة	Physiognomy
جغرافيه طبيعيه	Physiography
علم وظائف الاعضاء	Physislogy
علم الاقتصاد السياسي	Political-Economy
علم التعليم و التربية	Pedagoge
(S)	
علم الاستحضار	Spritesm
علم الاجتماع	Sociology
علم الاقتصاد المدني	Social-Economy
علم الجراحة (جراحي)	Surgery
(T)	
علم الغايات	Teleogy
علم الصنائع اليد (دستكاري)	Technology
علم تعبئة الجيوش ، علم الحرب (فن جنگ)	Tactics
الهيات	Theology
علم تخطيط البلدان ، علم تحديد البلدان	Topography
علم تشريح الحيوانات	Theriotomy
علم المثلثات	Trigonometry
(Z)	
علم الحيوانات	Zoology
علم تشريح الحيوانات	Zooanatomy } Zootomy

آثار عتیقه

رعمسیس ثاني فرعون مصر

علماے آثار نے آجکل (رعمسیس) ثاني کي متعدد یادگاریں دریافت کي هیں ' جو فراعنۂ مصر کے انیسویں خاندان کا تیسرا باد شاہ تھا - تورات کے سنین و اعمار کا حساب اگر کسي طرح غیر مشکوک ثابت هوجائے تو رعمسیس کا زمانہ میلاد مسیح سے تقریباً ۱۷۰۰ - برس پہلے' اور واقعہ هجرت سے ۲۲۰۰ - برس پہلے هوگا ' یعني یہ دریافت شدہ یاد گاریں آج سے تین هزار ۵۴۱ - برس پہلے کي هیں - مگر علماے فرنگ کي تحقیق ان کو بہت قدیم ثابت کرتي هیں ' کیوں کہ رعمسیس کا زمانہ اُن کي راے میں تورات کے ظن و تخمین سے متزاید ہے - اسي خاندان میں اسی بادشاہ (رعمسیس ثاني) کے بعد وہ (فرعون) تخت نشین هوا تھا' جسکا واقعہ حضرت (موسى) کے ساتھہ تورات اور قران مجید میں بتصریح مذکور ہے -

رعمسیس ثاني جسکے عہد کی یادگاروں کا مرقع آج شائع کیا جاتا ہے' اس خاندان کي کا سب سے بڑا باد شاہ تھا - اُس نے اپنے طویل عہد حکومت کے اندر مصر میں نہایت کثرت سے عمارتیں تعمیر کرائیں ' ممالك فتح کیے ' شہر آباد کیے ' دشمنوں کي مدافعت کی ' اور مصر کی ترقي تمدن میں عمر بھر لگا رہا - اسکی تمــــام عمارات و آثار پر' جو وادي نیل میں نہایت کثرت سے اب تــک محفوظ هیں ' اسکا نام منقوش نکلتا ہے -

رعمسیس اپنے باپ کے زمانے میں جب ولي عہد تھا ' تو همیشہ جنـگ اور فتوحات میں مشغول رهتا تھا - تخت نشیني سے پہلے هی اس کے کارنامے نہایت شہرت حاصل کرچکے تھے - تخت نشیني کے بعد اوس نے اور بہت سے عجائب وغرائب امور انجام دیے ' جسنے تاریخ مصر میں اُس کی جگہ نہایت ممتاز کردي ہے -

هیکــل شمس کے کاهن نے رعمسیس کي ولادت سے پہلے باد شاہ سے پیشگوئي کي تھي' کہ یہ بچہ بہت بڑا باد شاہ هوگا اور تمام دنیا پر حکومت کریگا - تخت نشیني کے بعد اس پیشگوئي کي خوشي میں رعمسیس نے اس هیکل کی عمارت وسیع کردي اور اس کي تعمیر میں بہت سے خوبصورت اضافے کراے -

رعمسیس نے آس پاس کی تمام قوموں کو زیر کرلیا تھا - مختلف قومیں اس کو خراج دیتي تھیں ' سب سے پہلي بار عہد شہزادگی میں اسنے عربوں پر حملہ کیا ' اور کہا جاتا ہے کہ اونکو اپنا مطیع بھي بنالیا - اس سے پہلے عرب کسی کے مطیع نہ تھے - گو یہ اطاعت بھي اوس کي واپسي کے بعد قائم نہ رهي - عرب کے سوا دوسري طرف اسنے افریقہ میں برقہ وغیرہ کو فتح کرکے حکومت مصر میں داخل کیا - سودان بھي اسکے زمانہ میں مصر سے متعلق تھا ' اور هرسال بطور خراج هاتھي دانت ' آبنوس کي لکڑي ' اور سونے کي ایک مقدار کثیر مصر کو ادا کرتا تھا -

بري معرکہ آرائیوں کے علاوہ بحري معرکوں سے بھي اسکے کارنامے خالي نہیں - اسنے بحر احمر میں ایک بیڑا طیار کیا جسمیں ۳۰ - سے زائد جنـگي جہاز تھے - آنکي مدد سے اسنے بحر احمر کے تمام سواحل پر جزائر بحر هند تـک قبضہ کرلیا - اور عین اُس وقت جب کہ اوسکے افسر اِن سواحل و جزائر پر قبضہ کر رهے تھے ' خود رعمسیس ایک خونخوار فوج لیے هوے ایشیا کي سلطنتوں کو تہ وبالا کر رها تھا - ایک ایک ملـک کو فتح کرتا هوا بالاخر هندوستان تـک پہونچا ' اور گنگا کو عبور کرکے بحر هند سے نکل آیا ! !

دوسري طرف ترکستان سے گذر کر وہ نہر طونہ (دریاے ڈینوب) کو عبور کرگیا - واپسي میں یورپ کے بعض شہروں سے گذرتا هوا روم ایلي میں داخل هوا' اور جزائر بحر روم کو اپني حکومت میں داخل کرلیا - یہ سفر رعمسیس کا آخري جنگي سفر تھا -

عظماے فاتحین میں رعمسیس هي وہ شخص ہے جسنے شکست خوردہ اور منہزم قوموں سے نہایت لطف و مہرباني کا برتاؤ کیا - سیاسي مجرموں کي خطائیں بخشیں ' مفتوح و مغلوب قوموں کے ساتھہ عدل و انصاف سے کام لیا ' اور اون سے بہت تھوڑا سا خراج وصول کیا - وہ رعایا کے اعتقادات و مذاهب کا بڑي فراخ دلي سے لحاظ کرتا تھا -

تعمیر کا کام قیدیوں سے لیتا تھا ' لڑائیوں میں جو قیدي هاتھہ آتے تھے' وہ مصر لاکر تعمیر کے کام میں لگائے جاتے تھے - اسکو فن تعمیر سے بہت شوق تھا - دو شہروں کي تزئین و آرایش میں خصوصیت کے ساتھہ دل چسپي تھي - ایک تو منف سے' جو اوس زمانہ میں مصر کا پایہ تخت ' اور دوسرے طیوہ سے ' جو مصر کا مذهبي مقدس شہر تھا - انھیں قیدیوں کے ذریعہ اسنے مصر میں بہت سے پل بھي تعمیر کراے ' نیز تجارت و زراعت کي ترقي کے لیے بھي اسنے بہت سی نہریں کھدوائیں کہ دریاے شور (سمندر) تک راستہ ایک هو جاے -

خانداني حسد و نفاق قدیم حکومتوں کی خاصتریں امتیازي خصوصیت رهی ہے - رعمسیس جب اپنے عظیم الشان فتوحات کے بعد مصر واپس آرها تھا ' اوسکا بھائي اوسکے استقبال کو مصر کے شہر تنیس تـک آیا اور نہایت تپاک سے اوس سے ملا - رات کو جب رعمسیس مع اپنے اهل و عیال کے سو رها تھا ' اوسکے بھائی نے مکان میں آگ لگادي ' رعمسیس مع اهل و عیال بڑي مشکل سے اس مصیبت سے نجات پا سکا - اوسکے بھائي کو جب اپني نا کامیابی کا حال معلوم هوا تو بھاگ کر یونان چــلا گیا ' اور وهاں مصري قوم کی ایک نو آبادي قائم کردي - آثار یونان میں اسکا نام دانوس مصري بیان کیا جاتا ہے -

رعمسیس کو ان عظیم الشان کامیابیوں نے نہایت مغرور و متکبر بنا دیا تھا - جو سلاطین اسیر هوکر اوسکے ساتھہ آئے تھے اون سے نہایت سخت تحقیر سے پیش آنے لگا ' اور روز و شب سواے فخر و غرور و تعدي طغیان و تذکرۂ فتوحات ' اوسکا کوئي کام نہ رها - آخر بشریت سے منزہ هوکر وہ ایک اور عالم کا مخلوق اپنے کو سمجھنے لگا ' پس خدا کا قانون ' جسمیں کبھي تغیر نہیں هوتا ' جاري هوا اور نہایت اهانت و تحقیر کے ساتھہ خود اپنے هاتھہ سے خود کشي کرکے دنیا سے رخصت هو گیا -

اولم یسیروا في الارض فینظروا کیـف کان عاقبـة الذین کانوا من قبلهم ؟ کانوا هم اشد قوۃ و آثارا في الارض' فاخذ هم الله بذنو بهم وماکان لهــم من الله واق (مــومــن)

کیا زمین میں پھر کر انھوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلوں کا انجام کیا هوا ؟ وہ جو ان سے قوت میں بھی ' اور یادگاروں میں بھي نہیں زیادہ تھے - خدا نے اونکے گناهوں کے بدلے اونکو پکڑلیا ' اور خدا سے کوئي بچانیوالا نہیں -

(۲) مصر' مالی انتظام میں فرانس کے ساتھہ قدم بقدم چلیگا -

(۳) شام کے لاطینی عیسائیوں کی حفاظت کی بابت فرانس کے قدیمی دعوے کو انگلستان منظور کرے -

جیسا کہ مسٹر بلنٹ ' (جو لارڈ کرامر اور کونٹ کورتی اطالی وکیل موتمر برلن کی سدہ پران انتظامات کو روشنی میں لاچکے ہیں) کہتے ہیں' مشرق اور شمال افریقہ کی آزادی کے خلاف یورپین جرائم کا نصف حصہ مخص " سازش قبرص " کا بواسطہ یا بلا واسطہ نتیجہ ہے - یہ مشورہ دیتی ہے کہ بوسینا فوراً آسٹریا کو دیدیا جائے - اس نے مقدونیہ میں معاملات کے ایک مستحکم تصفیہ کو درھم برھم کرنے میں مدد دی - اسی نے تیونس کو فرانس کی بیڑیوں کے نیچے ڈالدیا ' اور دول یورپ میں افریقہ کی عظیم الشان تقسیم کا آغاز کیا .... ان تمام امور کے علاوہ اسی نے ایک نہایت نازک وقت میں انگلستان کے اس تمام اثر و نفوذ کو جو اسے قسطنطنیہ میں حاصل تھا ' برباد کردیا اور انگلستان کی طرف سے تمام مسلمانان عام کے دل یک قلم تلخ اور متنفر ہوگئے

اسکے بعد ہی فوراً مسٹر گلیڈ سٹون نے "بلغاری مظالم" (یعنی وہ مظالم جو بلغاریوں پر کیے گئے تھے) اور مرد بیمار یعنی عبد الحمید کے خلاف اپنی معرکہ آرائی شروع کی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان پر سلطان عبد الحمید کا اعتماد اور اسکے ساتھہ لطف و عنایت ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئی اور اسکی جگہ گذشتہ تیس سال سے باسفورس پر جرمنی کا اثر غالب ہوتا رہا -

جب نوجوان ترک برسر اقتدار ہوے اور سنہ ۱۹۰۸ع میں " دستور " کا اعلان ہوا تو انہوں نے ایک مدافع حریت ملک سمجھکر انگلستان سے اعتقاد کامل رکھنے میں بالکل تامل نہیں کیا -

قسطنطنیہ میں جب کبھی سرجی - لوتھر سفیر برطانیہ کو سادہ دل ترکی پبلک دیکھتی تھی ' تو پرجوش جذبہ دینی تھی - معاملات یہاں تک بڑھے کہ ترکی برطانی اتحاد کی پیدایش کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں - شخصی حسد یا سیاسی رقابت ' کسی وجہ سے ہو' لیکن آسٹریا کو اسی اتحاد کی ہوا نے ہرزہ گوی پر آمادہ کردیا و بوسینیا ' اور بلغاریا کو عثمانی سیادت سے دعوی آزادی کی تلقین کرکے ' متوفی بیرن مارشل وان کی برسٹین (سفیر جرمنی) نے ترکوں کے آنے والے خطروں سے ٹھیک جول کی قیمت پیش کردی ' اور بالاخر انگلستان کے حق میں نوجوان ترکوں کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا ' جب انہوں نے دیکھا کہ وہ روس کے خلاف جو بلغاریا کے دعوی آزادی کی پشت پناہ ہے ' ترکوں کی مدد کرنا نہیں چاہتا -

بد قسمتی سے نوجوان ترکوں کے لیڈروں اور کامل پاشا میں (جو اسوقت وزیر اعظم تھا اور عام طور پر طرفدار انگلستان مانا جاتا تھا) سخت تلخی پیدا ہوگئی - جب کامل کو مجبوراً الگ ہوجانا پڑا تو انگریزی پریس نے ترکوں سے حریف معرکہ آرائی شروع کردی ' اور یہ اسلیے کہ نوجوان ترکوں کے لیڈروں کو ضروری معلوم ہوا کہ خانگی اختلافات کیوجہ سے کامل پاشا کو علحدہ کردیں اور جرمن اتفاق (German Coalition) کے ساتھہ کس مصرف تعلقی سے حتی الامکان بچیں ' جس کی دعوت دینے میں کامل پاشا نے کبھی پس و پیش نہیں کیا -

میں نے مختلف قابل اعتماد ترکوں کی گفتگو سے ' جنکے ساتھہ میں نے انگلستان اور ترکی کے تعلقات پر بحث کی ' یہ نتیجہ نکالا ہوں کہ وہ انگلستان کے ساتھہ ایک مکمل اور دائمی مفاہمت چاہتے ہیں - اسکا اظہار وہ ابھی تک مسئلہ خلیج فارس کے تصفیہ سے کرچکے ہیں' جسمیں انہوں نے اپنے مستقبل کی ایک حد تک قربانی کی ہے اور آیندہ بھی انگلستان کی تائید کے معاوضے میں مزید معقول قربانیوں کے لیے تیار ہیں ' لیکن افسوس ہے کہ کوئی انگریزی سیاسی جماعت اس اہم نتیجہ کے لیے ابتدائی کارروائی شروع نہیں کرتی - اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک تر یہ ہے کہ اسوقت انگلستان میں ترک اور غیر ترک ارباب سیاست موجود ہیں مگر مقتدر اخباروں کے قلم تحریر میں انہیں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کیا جاتا ہے اور انکی دفاعی تحریروں کے لیے ردی کی ٹوکری کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں نکالی جاتی - اگر برطانی شاہنشاہی کے دارالسلطنت میں ترکوں کے ساتھہ یہ سلوک کیا جا رہا ہے' اور انگریزی پریس (جو ترکوں کے لیے مفید تحریروں کے حق میں گو وہ کتنی ہی سنجیدہ اور مدلل کیوں نہ ہوں' سخت سنگدل ہے) انکے لیے ہر مضر چیز کی اشاعت میں اسدرجہ تیزدست ہے' تو کیا تعجب ہے اگر ترکوں اور انکے ساتھہ تمام عالم اسلامی کی امیدوں کی نظریں انگلستان کی طرف سے مایوسی کے ساتھہ پھر گئیں اور اب انہیں انگلستان سے اسلام کے ساتھہ ہمدردی کی امید اس سے زیادہ نہیں ' جتنی کہ روس سے ہے -

برطانی شاہنشاہی کی بہبودی کے لیے کیا بہتر ہے ؟ اسکا فیصلہ کرنے والے انگریزی ارباب سیاست ہیں ' لیکن کیا وہ ایران پر روس کے حملے اور میڈیٹیرینین کی طرف اسکی پیشقدمی کو جسکا نتیجہ عموماً تمام مسلمانوں اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں کی ناراضی و ناگواری ہوگا' ترکی کے ملاپ پر ترجیح دیدیگا؟ وہ ترک جنہوں نے سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر میں اپنے خلیفہ کا اثر انگریزوں کو مستعار دیا تھا اور سلطان عبد المجید خان نے ایک ارادۂ شاہی شائع کیا تھا جسمیں غدر کرنے والوں کو سخت برا کہا تھا اور مسلمانان ہندوستان کو انگریزی سلطنت پر حملہ آوروں کے ساتھہ عدم شرکت کی دعوت دی تھی ؟

جیسا کہ اس راقم نے ایک سربرآوردہ انگریز مدبر سے کہا تھا' قسطنطنیہ کا خلیفہ خواہ قوی ہو یا ضعیف ' مگر امیر المومنین کی حیثیت سے وہ ۶۰ - ملین مسلمانوں کا وزن اپنے ساتھہ رکھتا ہے -

---

مسجد کانپور

مسلمانان لندن کا جلسہ

۶ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع یوم چہار شنبہ ۲۷ کورینتھوز فٹ سنوائر لندن میں ہندوستانی مسلمانوں کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا ' جسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوے :

(۱) ہم ہندوستانی مسلمان مقیم لندن انہدام مسجد کانپور میں حکام کی ناجائز کارروائی کے خلاف سختی کے ساتھہ اعتراض کرتے ہیں اور جلد دوبارہ اسکی تعمیر کا مطالبہ کرتے ہیں -

حکام کی اس سخت کارروائی کے خلاف ' جس کا نتیجہ ۲۰ - مسلمانوں کی موت کی صورت میں نکلا ' ہم اپنے غیظ و غضب کے اظہار میں بالکل مجبور ہیں اور ان خاندانوں کی ' جن سے انکے اعزا چھین لیے گئے دلی تعزیت کرتے -

جلسہ کی کارروائی ہندوستان بذریعہ تارجاے اور یہاں کے پریس میں اسکی نقل -

خـــوان یـغـــمـــا

مغصوبات کی تقسیم

جنگ بلقان کے محاصل

تائمز نے ۸ - اگست سنہ ۱۹۱۳ ع کو اسکی تشریح کی ہے :

" چہارشنبہ کو نجارست میں سروی ' یونان ' اور رومانی وکلا نے صلحنامہ ترتیب دیا تھا - بلغاری وکیلوں نے ان شرائط میں تخفیف کے لیے سخت کوشش کی جو انکے حلیف اور ہمسایہ بھائیوں نے لگائے تھے - لیکن رومانیا کی طرف سے التواء جنگ کے طول سے انکار تھا - اپنی بے بسی دیکھکے انہوں نے وہ تمام شرائط منظور کر لیے جو انکے ناصحوں نے لکھوانے کے لیے انتخاب کیے تھے -

عہد نامۂ لندن کی روسے (جس پر ۳۰ مئی کو دستخط ہوے تھے) ترکوں نے تھریس اور مقدونیہ بلقانی حلیفوں کے حوالہ کردیا - تقسیم غنیمت پر فاتحین کی باہمی نزاع جو پہلے ہی سے سخت تھی ' ایک ماہ کے اندر علانیہ جنگ کی طرف رہنما ہوگئی -

آغاز جولائی میں رومانیا نے مداخلت کی تاکہ وہ ان لڑنے والوں میں صلح کرا دے ' اور ان سرحدی رعایتوں میں جو سینٹ پیٹر سبرگ میں پہلے ہی سے منظور کیجا چکی تھیں ' بلغاریہ سے توسیع کرالے -

یہ صلحنامہ نئی سروی ' بلغاری ' اور یونانی سرحدوں کا نقطۂ اجتماع سلسلہ کوہ بلیشا تزا کی شاخ پر مقرر کرتا ہے - بلغاری - سروی سرحد دریاے دارد اور استروما کے درمیانی حصے کے پیچ پیچ جاتے ہوے اسطرح مغرب کی طرف کسیقدر بلند ہوتی ہے کہ استروستزا بلغاریوں کے لیے چھوٹ جاتا ہے - کوچدہ اور در قوش سرویوں و ملینگے -

یونانی - سروی سرحد ' دوآئی ربن جھیل سے جنوب و مغرب ی طرف جیوجیلی سے (یہ مقام سروی ہے) گذرتی ہوئی ایک یسے نقطے تک جائیگی ' جو رتنیا سے ٹھیک شمال کی طرف ہے ور یہاں سے مغرب کی طرف مڑکے پریسبا جھیل کے جنوبی کنارے ہنچے گی - رتنیا اور فلورنیا مع اپنے ہیڈکوارٹر سے ۲۵ - کیلومیٹر تک سالونیکا منستر ریلوے کے ' یونانی ہونگے -

بلغاری - یونانی سرحد ڈوآئی ربن جھیل سے شروع ہوگی اور شرق کی طرف سلسلہ کوہ بلیشاتزا کے ساتھہ ساتھہ اس نقطہ تک جائیگی جہاں ریلوے دریاے میستا تک پہنچتی ہے - اسطرح کہ س نقطہ تک سالونیکا ریلوے ' اور اس کے بعد ڈراما ' قوالہ ' سر صار ' اور سیرس کو یونان کا ایک جزو بنا دیگی -

ایجین پر بلغاریا اور یونان کے ساحلی مقبوضات کو ایک کو وسرے سے دریاے میستا علحدہ کرتا ہے -

جبل اسود نے بلغاریا کے خلاف سرویا کو جو مدد دی ہے ں کے معاوضہ میں سرویا اسکو مشرق و جنوب کی طرف توسیع سک کی اجازت دیگی -

یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ جنوبی - مشرقی نو توسیع سلطنتوں ی آبادی یہ ہوگی -

ومانیا	۷۶۰۰,۰۰۰	بلغاریا	۵۰۰۰,۰۰۰
ونان	۴۵۰۰,۰۰۰	سرویا	۴۰۰۰,۰۰۰
انیا	۲۰۰۰,۰۰۰	جبل اسود	۵۰۰,۰۰۰

یہ تقسیم ہنگامی تصفیہ سے زیادہ خیال نہیں کی جا سکتی - ید کی جاتی ہے کہ روس اور آسٹریا ' دونوں بلغاریا کو ایجین پر ے سے زیادہ وسیع گذرگاہ دیے جانیکی خواہش کرینگے ' جتنی کہ ں کے حلیف دینے کے لیے راضی ہوے ہیں -

مدنـیت یـورپ کا ایک منظـــر

نہ بر ظلم ' بر عدل باید گریست

نائب قونصل برطانیہ کی رپورٹ

احرار بلقان و آزدگان بلغار مظلوم و بلاکش مقدونیہ کو ظالم ترکوں کی غلامی سے آزاد کرنے اٹھے تھے ' یہی سبب تھا ' اور اسی بنا پر بلقانیوں کو تمام یورپ کی اندرونی و بیرونی ہمدردی حاصل تھی - یہ آزادی کس طرح حاصل کی گئی ؟ اس کی بارہا تشریح ہوچکی ہے ' لیکن حال میں نائب قونصل برطانیہ کی جو رپورٹ مینچسٹر گارڈین نے ۷ - اگست سنہ ۱۹۱۳ ع کے نمبر میں شائع کی ہے ' وہ اس بحث کا قطعی فیصلہ ہے -

۱۹ - نومبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو ددہ آغاج میں تقریبا ایک سو بیس بے قاعدہ بلغاری سپاہی پہونچے ' یونانی تو نہیں دق کیے گئے مگر مسلمانوں پر تمام بخار نکالا گیا ' ترکی محلے تاراج کرکے جلا ڈالے گئے - عورتوں اور بچوں پر وحشیانہ دست درازیاں کی گئیں - اور بہت سے ترک ذبح کیے گئے - تعداد کا تخمینہ مختلف طور پر کیا گیا ہے - برطانی نائب قونصل کہتا ہے کہ ۳ - سو مشکل سے صحیح مجموعی تعداد کو پیش کر سکینگے - وہاں کا بشپ اس سے بہت زیادہ یعنی ۸ سو اندازہ کرتا ہے - لاشیں زاغ و زغن کے لیے خون میں آلودہ ' غیر مدفون پڑی سڑ رہی ہیں - ۲۴ - کو جنرل کواچیف (Kovatcheff) یہاں آیا اور تین دن شہر پر باقاعدہ قبضہ کیا تھوڑی فوج حفاظت کے لیے چھوڑی - گورنر مقرر کیا اور اسکے بعد بلیر روانہ ہوگیا - ۲۳ جولائی تک قبضہ جاری رہا - اسی تاریخ کو نائب قونصل نے ساڑھے تین بجے شب کو ایک غیر معمولی نقل و حرکت سنی - ۷ - بجے صبح کو اپنے گھر سے دفتر گیا یہاں اسے سپہ سالار فوج کا ایک خط ملا جسمیں اس نے اپنی روانگی کی اطلاع دی تھی - ایک بلغاری بھی نظر نہیں آتا تھا ' ۹ - بجے صبح کو سپاہی جماعتوں کی صورت میں واپس آئے - سپہ سالار نے ایم بیدیتی (M. Badetti) کو ساڑھے چار بجے ملاقات کے لیے ایک خط لکھا -

اس ملاقات میں سپہ سالار نے بہانہ کیا کہ اسکو تخلیہ کا حکم ملا ہے - اس رات کو تمام شہر میں روشنی نہیں ہوئی - یہ ایک ایسی حالت تھی جو آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی - تین بجے شب کو ایم بیدیتی نے آسمان میں ایک سرخ وآتشیں عکس محسوس کیا ' وہ باہر نکلے تو دیکھا کہ سائبانوں اور گوداموں کی ایک طویل صف جسمیں عثمانی قرض عام کا نمک کا گودام بھی شامل تھا ' جل رہی ہے اور بلغاری غائب ہیں - چاروں کے گوداموں اور تجارتی مال کی ایک مقدار کثیر کو جو تاجر لکا تھا اور روانگی کا منتظر تھا ' آگ نے جلا کے خاکستر کردیا - فورا شہر والوں کا ایک برائیگیڈ ایم وکم (M. Wykomm) کی ماتحتی میں ترتیب دیا گیا - وہ معاً اس گدام کی حفاظت کی طرف متوجہ ہوگئے جسمیں پیٹرولیم کے کئی ہزار پیپے تھے -

اگر کہیں اسمیں آگ لگ گئی ہوتی تو سارا شہر جل گیا تھا ' میں نے شہر کو دیکھنے سے بہت پہلے پنیتھر Panther سے دھویں کے بلند ہوتے ہوے بقعے - دیکھے یہ شہر اسوقت تک جل رہا ہے -

شئون عثمانیہ

بريد فرنگ

جنگ بلقان کے اسرار

لنڈن ٹائمز ۱۸ - جولائي سنه ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

" سالہا سال سے آسٹرین پالیسي کے مستحکم مقاصد میں ایک مقصد یہ بھي رہا ہے کہ اڈریاٹک کي طرف سرویا کے پھیلنے کو روکا جائے - اطالیا نے بھي ساحل اڈریاٹک کی طرف یونانی مقبوضات کي ہر معقول توسیع پر اسي قسم کے اعتراضات کیے ہیں - جب یہ واضح ہو گیا کہ ان دونوں طاقتوں نے یونان اور سرویا کے ان اطراف میں اپنی فتوحات کو اپنے ہاتھہ میں رکھنے کے نا منظور کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور یہ ارادہ کر لیا ہے کہ اگر ضرورت پڑي تو وہ خود مختارانہ کارروائي سے اپني مرضي کو بزور نافذ کرینگي تو اب " اتحاد " نے اپنے آپ کو اس خطرے کے رو در رو پایا جسکي طرف ۱ - جولائي کي سنه ۱۹۱۳ - کي شب کو سر ایڈ ورڈ گرے نے اشارہ کیا تھا -

مینشن ہاوس میں مسٹر اسکویتھہ کي تقریر کے بعد ' جسمیں وزیر اعظم برطانیہ نے یہ امید ظاہر کي تھي کہ ریاستہاے بلقان اپنے " ثمرات فتوح " سے محروم نہ کیے جائینگے ' یہ امر مشکل سے فرض کیا جا سکتا ہے کہ چند شکوک پیدا کیے بغیر سر گرے نے اصول عدم مداخلت سے اس سنگین علیحدگي کے ساتھہ اتفاق کیا ہو - لیکن یہ واقعہ ہے کہ انھوں نے ایسا کیا - اور بعض لوگ اس ملک میں ہیں جو اسکو بجا خیال کرتے ہیں - مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دول عظمی کي اس کارروائي نے اس حالت کو بھی ضرور برہم کر دیا جو قبل از جنگ باہمی گفتگو میں ان ریاستوں کے پیش نظر تھي -

بر ہمزن اسباب کے ساتھہ فتوحات کي وہ کثرت بھي مستزاد ہونا چاہیے جو حلفاء کو اس جنگ میں حاصل ہوئی اور جس نے بلغاریا سے " حصہ شیر " کا وعدہ کیا - ان حالات میں یہ امر یقیناً ناگزیر تھا کہ " اتحاد " کي کارروائي سے اپني حصہ کی کمي پر یونان اور سرویا کا غصہ اپنے اس ہمساز کے ساتھہ تیز و تند حسد کی شکل اختیار کرے ' جو خوش قسمتي سے کچھہ ایسے مقام پر واقع تھا کہ اس سے امن یورپ کے لیے اپنے حوصلوں میں سے کسي حوصلے سے دست بردار ہونے کی فرمایش نہیں کي گئي !

بلغاریا نے ایک سخت غلطي کي اور اب اسکے لیے سوا اسکے اور کچھہ نہیں رہا ہے کہ اپنی غلطی کے نتائج قبول کرے جس کے لیے وہ در حقیقت راضي معلوم ہوتي ہے -

بے شبہہ بہت سے لوگوں کے لیے یہ امر پر درد اور تعجب انگیز ہے کہ ان تمام متحد حلیفوں میں اختلاف ' جنگ تک رہنما ہوا ' اور جنگ نہایت سنگدلی کے ساتھہ کي گئي - مگر اس تعجب میں ان لوگوں کي طرف سے بمشکل حصہ لیا جاسکیگا ' جنھوں نے جزیرہ نماء بلقان میں گذشتہ بیس پچیس برس کے اندر (یعني جب سے کہ یورپ میں وراثت بلغاریہ کے مسئلہ کا دروازہ کھولدیا گیا ہے) پیش آنے والے واقعات کا معائنہ غور و فکر سے کیا ہے -

اسوقت سے لیکر اس جزیرہ نما کي محکوم قوموں میں ایک ایسي نہ ختم ہونے والي جنگ قائم رہی ہے ' جو گذشتہ تین ہفتہ کي علانیہ جنگ سے اپني نوعیت کي جگہ زیادہ تر اپني صفت (یعني شدت و خفت) میں مختلف تھی - یہ امر تعجب انگیز نہیں ہے کہ اس دیرینہ کاشت نفرت نے وہ خونیں پھل پیدا کیے جو ہم دیکھہ رہے ہیں ' بلکہ در حقیقت تعجب انگیز حالت یہ ہے کہ یہ جذبات ایک مدت کے لیے (اگر چہ وہ مختصر ھي سہی) اس درجہ رکے ' کہ ترکی کے خلاف ایک عام کارروائي کرنے دي - اس جزیرہ نماکي ابتدائي آبادي کا فیصلہ اس معیار سے کرنا مناسب نہوگا ' جو ہم نے اپنے لیے مقرر کر رکھا ہے اور جسکي تصدیق کي امید ابھي انمیں سے نہایت ہي قلیل جماعت سے بمشکل کیجا سکتي ہے "

ترک و ادرنہ

۸ - اگست - سنه ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لنڈن ٹائمز نے راے دي ہے :

" ادرنہ سے ترکوں کا اخراج یورپ کے لیے سب سے زیادہ عجلت طلب مسئلہ ہے ' مگر یہ اس سلسلہ کا پہلا حلقہ ہوگا جو اپنے پر صعوبت اور طویل ہونے کا خود اقرار کرتا ہے - مسئلہ شرق قریب کے عام حل سے ہم ابھی بہت دور ہیں - رومانیا نے جس استواري کے ساتھہ اس مسئلہ کے ایک حصہ کا ہنگامی حل ' اور نیز جس اعتدال کے ساتھہ اپنے مطالبات کا فیصلہ کیا ہے ' اس کے لیے وہ یورپ کے شکریہ کي مستحق ہے - مگر یہ حل محض ہنگامی ہي ہنگامی ہے ' اور یہ یقیني ہے کہ مجموعي حیثیت سے اس میں ایسے مواد موجود ہیں جو اس وقت اچھا خاصا مباحثہ برپا کر دینگے ' جب دول یورپ اس پر نظر ثاني شروع کرینگي -

پیچیدگیوں کے آغاز کے بعد سے جس اعتدال و ضبط نفس نے انکے اعمال پر نشان امتیاز لگایا ' اس سے ہمیں اس امید کے لیے کہ وہ ان مسائل کو اسی روح اور ویسي ہی کامیابي کے ساتھہ حل کرینگي ' ایک مستحکم بنیاد ملتي ہے -

بلقانیوں میں یورپ کے سامنے اپني ذمہ داري کے احساس کے پھیلانے سے زیادہ مسرت انگیز اور موثر واقعہ شاید ہي کوئي موجودہ تاریخ میں ہو - یہی احساس ہے جس پر ہمکو نہ صرف ان اختلافات کے تصفیہ کے لیے اعتماد کرنا چاہیے ' جو موجودہ حالات نے برپا کر دیے ہیں ' بلکہ ان سازشوں سے اجتناب کے لیے بھي ' جنگي کاشت کے لیے دوبارہ ساختہ بلقان ایک پر ثمر میدان دینے کا وعدہ کرتا ہے -

بلقان کا ایک مستحکم اتحاد بیروني سلطنتوں کو مداخلت کے لیے مشکل سے کوئی ترغیب دیگا -

ایسی نصف درجن بلقاني سلطنتوں کا سلسلہ جو ایک دوسرے کے خلاف مسلسل نقل و حرکت کرتي رہتي ہوں ' اور ایک طرف تو تنہا اور دوسري طرف گونہ گوں بندشوں میں ہوں ' یقیناً ان سلطنتوں کي طاقت کو اسی طرح کسي نہ کسي شدید ابتلاء میں ڈالدیگا ' جیسا کہ اطالیا کا حال پندرھویں صدي میں ہوا تھا -

بہچھ کی چادر ڈال کر پوري کوشش سے چھپایا جا رہا تھا -

بہرحال اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں کانپور میں قیام کرنے سے روکا گیا -

لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے ' لکھنؤ کے فرمانروا ے دوم یعني ڈپٹي کمشنر مسٹر فورڈ کي میز پر وہ ضخیم " مسل " تو ضرور رهي ہو گي ' جو ایڈیٹر " الہلال " کے قیام لکھنؤ کي روزانہ تاریخ پر مشتمل ہوگي ' اور جسے - سي - آئي - ڈي - کے پریشان حال مگر داستان گو محکمہ نے سول اینڈ ملٹري ہوٹل کے روزانہ طواف کے بعد مرتب کیا ہوگا ' تاہم کانپور کے معلسرا ے شاہي کي طرح " الہلال " کي داخل نہ ہوگي - اس لئے ایڈیٹر " الہـلال " کے متعلق کسي حکم کے نافذ کرنے میں یہ چھوٹا بادشاہ یقیناً اپنے شہنشاہ اعظم ' یعنے سر جیمس مسٹن کے فرمان کا محتاج تھا -

ایک عجیب مصیبت

یہ چند دن فرمانروایان لکھنؤ کے لیے کچھ عجیب کشمکش اور مصیبت کے ایام بلا تھے - جلسہ کا انعقاد بجائے خود ایک مصیبت تھي ' پھر اس پر ایڈیٹر " الہلال " کي موجودگي اور اس کا یقین کہ وہ قطعي شریک ہونگے ' تقریر کریں گے ' اور پھر نہیں معلوم ہندوستان میں یک بیک غدر برپا ہوجاے گا ' یا اس سے بھي زیادہ کوئي آسماني مصیبت نازل ہو جاے گي ' پہلي مصیبت پر گویا صدہا مصائب والم کا سنگین اضافہ تھا !

چند ہزار آدمیوں کے ذمہ دار ' بے ضرر ' اور قانوني مجمع میں یک مسافر کي شرکت اور تقریر سے اُس قوم کے فرماں روا پریشان ہو رہے تھے ' جو کئي ہزار میل کا سمندر طے کرکے تیس کرور آدمیوں پر حکومت کر رہي ہے ' اور جس کا ہر فرد اپني نسبت یہ قاہرانہ حسن ظن رکھتا ہے کہ وہ طاقتوں اور قوتوں کا ایک دیوتا ہے ! !

اس اثنا میں ہر روز بلا ناغہ کسي نہ کسي موقعہ پر ان سے دریافت کیا جاتا رہا کہ وہ ۱۶ - اگست تک ٹھہریں گے یا نہیں ' اور جلسے میں (جو ضرور منعقد ہوگا اور جس میں اب ان کي شرکت کي کوئي ضرورت نہیں !!) وہ شریک ہونگے یا نہیں ؟ پوچھنے والوں کي حالت قابل رحم تھي ' اور اس پریشان حالي میں ضرور کچھ نہ کچھ تسکین ہو جاتي ' اگر کہہ دیا جاتا کہ " قیام و شرکت کا ارادہ نہیں " لیکن حکام کي بے معني پریشاني اور ان کي ذریات کي مضحکہ انگیز بد حواسي خواہ مخواہ ظرافت و مزاح کي دعوت دیتي تھي - اس لیے اور زیادہ اصرار و تاکید کے ساتھ ہر مرتبہ وہ جواب دیتے تھے کہ -

" خواہ کچھ ہو ' مگر میں تو اب بغیر جلسے میں تقریر کیے لکھنؤ سے ٹلتا نہیں - اگر ایسا ہي ہے تو ہز آنر اپنے حکم خاص سے کرنے کي ممانعت کر دیں - "

ہز آنر کي تشریف آوري

سنیچر کو جلسہ تھا ' اور اُسي دن جناب راجہ صاحب محمود آباد کي زیر صدارت ڈیپوٹیشن جانے والا تھا - جمعرات کي شام کو ہز آنر لکھنؤ تشریف لانے والے تھے - اُسي دن مولانا ابوالکلام کو دهلي جانا چاہا ' کیونکہ جمعہ کے دن وہاں ایک جلسے کا انعقاد ضروري تھا ' اور مسٹر محمد علي کي عدم موجودگي کي وجہ سے چندے کي کارروائي اوس وقت تک پوري طرح شروع نہ ہوئي تھي ' اگرچہ تمام شہر اس کے لیے مستعد تھا -

ساڑھے چار بجے وہ کلکتہ میل سے روانہ ہونے کے لیے اسٹیشن پہنچے تو ہز آنر کي آمد آمد کا غل تھا ' اور افسران پولیس و حکام کي پوري پارٹي استقبال کے لیے موجود تھي - میں نے اس موقعہ کے جو حالات سنے ہیں ' میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر شخص کے لیے ایسے ہي دلچسپ اور مضحک ہوں گے ' جیسے کہ خود میرے لیے ہوے - مولانا کے نمودار ہوتے ہي جس طرح پریشاني چھاگئي ' جس طرح باہم کھلے کھلے اشارے ہونے لگے ' جس طرح خفیہ احکام جاري کیے گیے ' اور پھر جس طرح ایک صاحب متعین کردے گیے تا کہ وہ ان کے ہمراہ پلیٹ فارم پر ٹہلتے رہیں ' اور پھر جس طرح انہوں نے اپنا طول طویل سفر نامۂ کشمیر شروع کردیا ' وہ ایک نہایت ہي پُر لطف لطیفہ ہے ' اور اُس سے یہ مسئلہ بالکل حل ہوجاتا ہے کہ جو لوگ ایک تعلیم یافتہ ' ایک معزز ' اور جماعت کے ایک ذمہ دار رکن کي اسٹیشن پر محض موجودگي کو ایسي افسوسناک بد گماني کي نظر سے دیکھیں اور اس میں اس درجہ خود رفتہ ہوجائیں کہ اپنے جذبات کو ضبط نہ کرسکیں ' اُن سے کیا بعید ہے کہ ۳ - اگست کو مچھلي بازار کانپور میں پانچ چھ سو یا بقول خود ایک ہزار آدمیوں کے مجمع کو دیکھ کر (گو وہ نہتا اور محض بے ضرر مجمع تھا) اپنے آپے سے باہر ہوگئے ہوں اور بے تامل قتل عام کا حکم دے دیا ہو ؟ کہ

مشق ناز کر ' خون شہیداں میري گردن پر !

مولانا کا بیان ہے کہ اسٹیشن پر پہنچتے ہي ڈپٹي کمشنر کي موجودگي میں ان کے ایک خفیہ پولیس کے " دوست " اور نصر اللہ خان صاحب کوتوال حضرت گنج نے پوچھا : " کیا اب آپ تشریف لے جا رہے ہیں " ؟ میں نے کہا : " آپ مطمئن نہ ہوں - صرف ایک دن کے لیے جا رہا ہوں - ذرا دهلي میں بھي آتش افروزي کا سامان ہو جائے جس کا مواد ہر جگہ ہمیشہ سے موجود ہے - پھر رات کو روانہ ہوکر سنیچر کي صبح کو لکھنؤ پہنچ جاونگا یہاں کے جلسے میں تو اب میري شرکت ٹل نہیں سکتي - یہ دوسري بات ہے کہ میں ٹلنے پر مجبور کیا جاؤں یا خود جلسہ ہي ٹل جاے " -

غرضکہ اس طرح قبل اس کے کہ سنیچر کے دن ان کي موجودگي کا علم ہو ' خود انہوں نے ہي یہ کہہ کر اُس خوشي کے ساتھ پوري بے رحمي کي ' جو ان کے دهلي جانے کي خبر سے اِن بیچاروں کو تھوڑي دیر کے لیے نصیب ہوگئي تھي -

چنانچہ وہ ۱۶ - اگست کو ساڑھے نو بجے پھر لکھنؤ پہنچ گئے - اُسي دن دو بجے رفاہ عام میں جلسہ ہونے والا تھا -

بعض اشخاص کي طلبي

جہاں تک میں نے تحقیق کیا ہے ' جلسے کے اعلان کے بعد اُن چار حضرات سے کوئي پرسش وگفتگو نہیں ہوئي تھي ' جن کے دستخط سے اعلان شائع ہوا تھا - البتہ ضمني طور پر طرح طرح کے اظہار خیالات و آراء کي شہر میں افواہ ہے - عین ۱۶ - اگست کو گیارہ بجے ' جبکہ انعقاد مجلس میں صرف دو تین گھنٹے باقي رہ گئے تھے ' صاحب ڈپٹي کمشنر نے (غالباً) سید وزیر حسن صاحب سیکریٹري مسلم لیگ ' مسٹر نبي اللہ بیرسٹر ایٹ لا ' اور منشي احتشام علي صاحب کو طلب کیا - آخرالذکر دو صاحبوں کي نسبت سنا گیا ہے کہ کسي وجہ سے نہ جاسکے ' اور صرف سید وزیر حسن صاحب گئے - جو کچھ گفتگو ہوئي ' اس کو خود سید وزیر حسن صاحب بتلا سکتے ہیں ' مگر مشہور ہے کہ ڈپٹي کمشنر صاحب نے جلسے کے متعلق نہایت زور سے بے اطمیناني ظاہر کي اور کہا کہ کان پور کا سا بلوہ اگر یہاں بھي ہوگیا تو اس کا ذمہ دار کون ہے ؟

مراسلات

شہداء کانپور

لکھنو کا مجوزہ جلسہ

• ہندوستان کے انگریزی عہد کی آزادی کا خاتمہ

اگر ہم کو یاد رکھنا ہو تو اب ہندوستان میں ایسے دنوں کی کمی نہیں رہی جنہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے - یکم جولائی کی تاریخ مسلمان کبھی نہیں بھول سکتے ' جب کہ بندوقوں اور سنگینوں کے حصار میں کانپور کی مسجد کا ایک مقدس حصہ گرایا گیا ' اور اس طرح پورے فوجی سازوسامان کے ساتھہ اس اعلان کردہ مذہبی آزادی کا جنازہ اٹھا جس کے پتلے کو ایک صدی سے زیادہ عرصے تک ہندوستان میں زندہ و متحرک دکھلایا گیا تھا -

اسی طرح ۳ - اگست کی تاریخ خونین کی یاد بھی ہمارے صفحۂ دل سے محو نہیں ہوسکتی ' جس کا آفتاب خون کے فوارون لاشوں کے اضطراب ' معصوم بچوں کے زخم ہاے خونچکاں ' اور انسانی مظلومی و بیکسی کے اشک ہاے حسرت کے ساتھہ افق کانپور پر طلوع ہوا ' اور چھہ سو کارتوسوں کے وحشیانہ اسراف قوت کے بعد ' برطانوی انصاف و معدلت کے ادعا کی لاش مسٹر ٹائیلر کے دوش مبارک پر جگہ پا کر ' بالآخر گنگا کے کنارے دفن کردی گئی -

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ۱۶ - اگست کی یادگاری عظمت سے بھی اغماض نہیں کیا جاسکتا ' جو ان گذشتہ ایام عظیمہ کی زنجیر کارفرمائی کی تیسری کڑی ہے ' جس کا پہلا سرا تو ہز آنر سر جیمس مسٹن بالقابہ کے دست مبارک میں نہایت مضبوطی سے اٹکا ہوا ہے ' مگر معلوم نہیں ' اس کے آخری سرے کے پکڑنے کی عزت کس عظیم الشان فرزند برطانیہ کو حاصل ہوگی ؟

لکھنؤ کانپور سے میل ٹرین میں ایک گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے ' مسلمانوں کی تمام صوبے میں سب سے بڑی آبادی ہے ' اور تعلیم یافتہ علی الخصوص قانون پیشہ مسلمانوں کی اتنی تعداد صوبے کے صدر مقام تک میں نہیں - اس لیے قدرتی طور پر یہاں واقعات کانپور کا اثر سب سے پہلے نیز سب سے زیادہ نظر آتا تھا - ۳ - اگست کے حادثہ کے بعد ہی یہاں چند رؤسا و معززین کی ایک کمیٹی قایم ہوگئی تھی ' جس کا مقصد مقدمات کانپور کی قانونی و مالی اعانت ' اور وسایل مذہبی زراعانہ پر غور کرنا تھا -

• چند دنوں تک اس کمیٹی کی غیر باقاعدہ صحبتیں ہوتی رہیں مگر وقت ضایع گیا اور کوئی راہ فوری کارروائی کی نہیں نکلی - بالآخر رفاہ عام میں ایک ابتدائی مجمع غور و مشورہ کے لیے طلب کیا گیا اور اس میں قرار پایا کہ مصیبت زدگان کانپور کی اعانت کے لیے چندے کی فراہمی مقدم ترین کام ہے اور اس لیے آیندہ سنیچر یعنی ۱۶ - اگست کو رفاہ عام کے احاطے میں ایک جلسہ عام منعقد کیا جاے -

چنانچہ اس کا اعلان شایع ہوگیا ' جو بہت صاف اور بالکل غیر مشتبہ طریقہ سے مقصد انعقاد کو ظاہر کرتا تھا ' اور جس کے نیچے چار ذمہ دار معززین شہر کے دستخط تھے -

اعلان اگرچہ صرف دو چار دن ہی پہلے شایع ہوا تھا ' رمضان کا مہینہ اور گرمی کی شدت تھی ' اور لکھنؤ کی مقامی حالت اور عوام کے بعض ناگوار اختلافات زیر نظر تھے ' تاہم نہیں معلوم قتیلان ظلم اور شہیدان ملت کی یاد میں کونسی ایسی مقناطیسی کشش ہوتی ہے ' جس کے اثر کی قاہر و حاکم سلطنت کے آگے حکومتوں کی قوتیں اور تاج و تخت کی طاقتیں بھی بیکار ہوجاتی ہیں ؟ ایک دن کے اندر ہی جلسے کے انعقاد کی خبر شہر کے گلی کوچوں سے نکل کر تمام اطراف و نواح میں پھیل گئی - اور تمام لوگ مستعد ہوگئے کہ اپنے اپنے گھروں اور حلقوں کا چندہ لیکر ۱۶ - اگست کو لکھنؤ جائیں ' اور شہیدان راہ اسلام پرستی کی یاد میں نذر چڑھادیں :

بر سر تربت من چوں گذری ' ہمت خواہ
کہ زیارت گہ مردان جہاں خواہد بود

ایڈیٹر " الہلال " کا قیام لکھنؤ

بطور جملہ معترضہ کے یہاں یہ ظاہر کردینا ضروری ہے کہ ۷ - اگست سے ایڈیٹر " الہلال " لکھنؤ آکر مقیم ہوگئے تھے ' اور اس درمیان میں ایک دو مرتبہ کانپور وغیرہ گئے بھی تو پھر واپس آکر لکھنؤ ہی میں ٹھہرے رہے - یہ عام طور پر ہر شخص کو معلوم ہے کہ اس موقع پر ان کا قیام لکھنؤ حکام کو سخت ناگوار تھا اور یہ ناگواری اس حد تک بڑھہ گئی تھی کہ خفیہ نگرانی اور دلی مبغوضیت سے نکل کر علانیہ زبان تک بھی پہنچ گئی تھی - اور شاید اگر مصالح وقت ' عدم الزام قانونی ' اور ان کا عام شخصی اثر مانع نہ ہوتا ' تو کانپور کی طرح لکھنؤ میں بھی ان کے قیام کو روکا جاتا -

مجھے صحیح طور پر معلوم ہوا کہ جب اڈیٹر " الہلال " کانپور میں مسٹر ٹائلر سے ملے ' تو انہوں نے " الہلال " کے ان دو مضمونوں کا ذکر کیا جو مسجد کانپور کے متعلق شائع ہوے تھے ' اور دریافت کیا کہ " کیا وہ مضامین آپ ہی نے لکھے تھے؟ میرے پاس وہ پرچے موجود ہیں اور میں ابھی ان کو نکالوں گا "

اور اس کے بعد انہوں نے اپنے داہنی جانب کی اس الماری پر نظر ڈالی ' جس میں " الہلال " کے پرچے ایک عقیدت مندانہ شان تحفظ کے ساتھہ محفوظ تھے ' اور انکے سرخ ٹائیٹل پیج کے کنارے غیظ و غضب کے اس خونیں رنگ کو نمایاں کر رہے تھے ' جو اس وقت کانپور کے اس " سپہ سالار جنگ " کے اندر جوش مار رہا تھا ' اور جس کو ظاہری اخلاق و لطف ' اور نرمی زبان

تهي وه هوچکي - اسوقت اگر شیعه لاکهه کوشش کریں که یه
ات انکے مذهبي مباحث کي وجه سے بدل جاویں تو یه
ممکن هے - دیکهنا یه هے که ان حضرات نے اپنے زمانه خلافت یا
ضت میں اپنا طرز عمل کیا رکها؟ اگر شیعه انصاف کریں تو انهیں
ننا پڑیگا که ان حضرات کا اپنے اپنے دور حکومت میں وه طرز عمل
ر تها' جسے سنیوں کا توکیا ذکر اگر خود شیعه بهي اپنا شعار قرار
ں تو اخلاقي حد کمال تک بخوبي پهنچ سکتے هیں' اور جسے وه
ض شیعه رهنے کي حالت میں حاصل نهیں کرسکتے - دنیاوي
گي کي جو اخلاقي معراج هے' وه انهیں حضرات کے اقتصاد آثار
ں انکے لیے ممکن هے - اب رها یه امر که ان حضرات کے تعلقات
رات اهل بیت علیهم السلام کے ساتهه کیسے تهے؟ تو میں گو
ه هوں' مگر حضرات اهل سنت کو ایک حد تک ضرور
رر سمجهتا هوں - انکے سیر و تواریخ نے انهیں اس بات کے ماننے
مجبور کردیا هے که انکے تعلقات اهل بیت رسالت کے ساتهه ویسے
تهے جیسا که هونا چاهئیں' اور جیسا که اس وقت حضرات اهل
ت کا معتقد هے - بهت ممکن هے که شیعه ایسے موقع پر یه کهه
ں که حضرات اهل سنت نے اس مقام پر کافي تحقیق و تدقیق
خود اپنے یهاں کي سیر و تواریخ میں بهي کام نهیں لیا' ورنه وه یه
قائم نه کرتے - میں کهتا هوں که بفرض اگر انهوں نے ایسا هي
و یه انکي ایک قسم کي تقصیر و کمي قرار پا سکتي هے - تاهم
چندان قابل مواخذه بات نهیں - جو لوگ انمیں ایسے هوئے یا
ئے جو دقیقه رس و غائر النظر هوں گے کم از کم انکي راے عام
مهور سے ضرور خود بخود مختلف هوجائیگي - لیکن شیعوں کو
ضرورت هے که خواه مخواه انکے اتالیق بنیں' اور انکي اغلاط پر
متدنه کرنا اپنا حاصل عمر یا حاصل زندگي سمجهه لیں' اور
، اپنے اوپر جو آنے والي مصیبتیں هیں اس دار دنیا میں' انکا
ه لحاظ و پروا نه کریں؟ اس وقت اهل سنت با وصف اس
که ان کي تعداد کثیر' اونکي سلطنت کي وسعت و فسحت
ت زیاده' انکي مالي قوت بهت عظیم هے' اس پر بهي یه حال
ا هونیا که ترکي کي سلطنت پراخچه پراخچه هوگئي' ایشیاے
ک میں کچهه امید اس سلطنت کے بقا و سرسبزي کي
که یورپ سے نکلکر یه سلطنت ایشیاے کوچک میں اپنا اقتدار
عه اسلامیت کے سایه میں پیدا کرے گي مگر

خود غلط بود انچه ما پنداشتیم

تو بغیر جنگ و جدل گویا تمام ایشیائي حصه آخري
ین مغلیه دهلي کي طرح مثل صوبجات هند خود سر هو کر
پاش هونا چاهتا هے - جب اس کا یه حال هوا تو بیچاره ایران
ں وقت تک براے نام اپني اصلي حالت پر برقرار هے مگر
کا بهي کیا اعتبار هے:

اگر بمرد عدو' جاے شادماني نیست
که زندگاني ما نیز جاوداني نیست

اگر شیعه ان مذهبي مناظرات و باهمي جنگ و جدل کو چهوڑ کر
ملکي و سیاسي و علمي ترقي میں مصروف هوں - اور ایسے
ف هوں که اپنے سني برادران اسلام کے لیے ایک عمده نظیر
زندگاني دنیا کي ثابت هوں' تو سمجهنا چاهیے که خیر دنیا
ت دونوں سے وه بهره ور هیں' ورنه جب ان مذهبي اختلافات'
ات' و مشاجرات' و مکابرات' کي وجه سے وه اپني قومي' ملکي'
اهمیت کهو بیٹهے' تو یهودیوں کي طرح اگر انهوں نے
خواري کے ساتهه زندگي بسر کي بهي تو کیا لطف رها -
ایسے زندگي پر' اور تف ایسے مذهبي جنگ و جدل پر -

لیکن اس کے ساتهه هي میں اپنے سني بهائیوں سے بهي عرض کروں گا که اگر آپ اپنے ساتهه شیعوں کے اتحاد و مساعدت ظاهري کے نهیں بلکه قلبي محبت و اتفاق کي ضرورت محسوس کرتے هیں' تو گستاخي معاف' بقول حافظ شیرازي رحمة الله علیه

به حسن خلق توان کرد صید اهل نظر
به دام و دانه نه گیرند مرغ دانا را

آپ جانتے هیں که شیعه اگرچه تعداد میں نسبةً آپ سے قلیل هیں مگر بعون الله سبحانه' علماً و مالاً و فضلاً و کمالاً و عزةً و وجاهةً' نیز بحیثیت داراے ریاست و حکومت و اهمیت و سیاست ملکي و قومي هونے کے' کسي طرح اب بهي آپ حضرات کي مجموعي حالت سے بالا تر نسهي مگر کمتر بهي نهیں هیں - ظاهر هے که اگر وه آپ سے بوجه اپني دیرینه کدورتوں کے نهیں ملتے جو ازمنهٔ سابقه میں آپ کے اسلاف سے جب که آپ کو سلطنت و اقتدار حاصل تها' انهیں یا انکے اسلاف کے دل میں رهگئي هیں' اور جو بالتفصیل درج تاریخ هیں' تو انکي معذوري بهي واضح هے - اور قطع نظر اس کے جو طرز عمل آپ حضرات کا هر جگه اس زمانه میں بهي هے' اسکي تفصیل کو میں اس مقام پر محض اسوجه سے نهیں بیان کرنا چاهتا که:

من براے وصل کردن آمدم نے براے فصل کردن آمدم

پس ایسے طرز عمل کو اب بالکل خیرباد کهیے اور بعوض اس کے وه طرز عمل ان کے ساتهه اختیار ....

کیجیے که وه اپني دیرینه کدورتوں کو اور شکایتوں کو بالکل بهول جاویں' اور کسي قسم کي کاوش انکے دل میں آپ سے نه رهے - ابهي وه آپ سے اسلیے اتفاق کرنے پر گهبراتے هیں که برٹش گورنمنت کے سایهٔ عاطفت میں اتنے عرصه دراز کے بعد ایک حد تک آزادي ملي هے' ایسا نهو که پهر ادوار سابقه کے عود کرتے هي ان سے چهین لي جاے' اور وه مثل زمان سابق پهر اسیر پنجهٔ ظلم و ستم هوجاویں' حالانکه اس زمانه میں بهي انکے ساتهه جهاں کهیں بهي هیں طرز عمل نهایت خراب هے - گورنمنت برطانیه اس کو خوب سمجهه چکي هے که انمیں اور آپ میں اب اتفاق ناممکن هے - یه کیوں؟ صرف آپ کے طرز عمل سے - اب سوال یه هے که آیا کوئي صورت اتفاق کي ممکن الوقوع هے یا بالکل ممتنع الوقوع؟ اس کا جواب میں هرگز هرگز نفي میں نهیں دے سکتا' میرا خیال یه هے که ممتنع الوقوع نهیں هے مگر عسیر الحصول ضرور هے - تاهم حد امتناع تک نهیں پهنچتا -

ظاهر هے که کوئي شیعه اب بهي کسي سني کے منه پر تبرا نهیں کهتا - یه کیوں؟ محض به خوف قانون' اور بخیال تهذیب' لیکن کیا ان دونوں وجوه کے خیال سے باهم شیعه سنیوں میں اتفاق ممکن هے؟ حاشا و کلا' هرگز نهیں' ضرور هے که کچهه تو شیعه سنیوں کي طرفداري میں عملاً اپنے مقام سے هٹیں' اور کچهه سني شیعوں کي طرفداري میں اپنے مقام سے - جب تک یه نهوگا' دلي اتفاق و اتحاد نا ممکن هے -

آپ سوال کرسکتے هیں که اپنے احکام سے هٹنے کي کیا صورت هے؟ اس کا جواب یه هے که میرا مطلب یه نهیں هے که شیعه اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هوجاویں - ظاهر هے که وه خلافت کو جزو دین و مناط ایمان سمجهتے هیں' مگر اهل سنت مسئلهٔ خلافت کو ایک امر دنیوي سے زیاده وقعت نهیں دیتے' لهذا امام معصوم کي ضرورت سے تو وه دست بردار نهیں هوسکتے' هاں تبرے سے دست برداري ممکن هے - اسلئے که میري راے میں اس عالم وجود میں هرگز تبرے کا وجود نه هوتا' اگر بني امیه اپنے دور میں

کہا جاتا ہے کہ ان کو جواب دیا گیا کہ ایسا ہونے کي کوئي وجہ نہیں - یہ ایک ایسي افسوس ناک بدگماني اور بیجا خوف ہے جس کو پبلک کسي طرح گوارا نہیں کرسکتي - ہر شخص اس کي ذمہ داري لینے کے لیے طیار ہے - جلسے کا مقصد سوا چندہ جمع کرنے کے اور کچھہ نہیں ' اور اگر روکا گیا تو یہ ایک نہایت افسوس ناک اور اشتعال انگیز کارروائي ہوگي -

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اتنا بیان ان کے اطمینان کے لیے کافي نہ تھا - نہیں معلوم ان کے ذہن میں ایڈیٹر (الہلال) کا تصور اس درجہ خوفناک اور مہیب تھا کہ وہ ان کي موجودگي اور تقریر کے متعلق کسي طرح بھي مطمئن ہونا پسند نہیں کرتے تھے - انھوں نے ان کي موجودگي کو سخت خطرناک بتلایا اور اس درجہ مضطرب ہوے کہ کسي انسان کي تسلي دہي اور تشفي بخشي اس کے لیے موثر نہیں ہوسکتي تھي !

احکام جنگ ! !

ادھر تو یہ باتیں ہو رہي تھیں ' ادھر پولیس کے انتظامات کا عجیب حال تھا - معلوم ہوتا تھا کہ آج یا تو کسي خوفناک حریف پر حملہ ہونے والا ہے ' یا کسي مہیب غنیم کے لکھنؤ پر حملہ آور ہونے کي خبر ہے - والنٹیروں کو حکم مل گیا تھا کہ وہ طیار ہو جائیں اور یہ میں نے ایسے لوگوں سے سنا ہے جنھوں نے خود ان کو مسلح دیکھا تھا - کارتوس تقسیم ہوگئے تھے ' اور پولیس کي تمام چوکیاں کمربستہ حکم کي منتظر تھیں - وہ تمام راستے جو رفاہ عام کو گئے تھے ' پولیس کي صفوف اور قطاروں کا جو لانگاہ بن گئے تھے اور خود رفاہ عام کے احاطے کا تو یہ حال تھا کہ معلوم ہوتا تھا ' کوئي محصور گڑھي ہے اور ایک عظیم الشان غنیم اس کو گھیرے ہوے برسر حملۂ آخری ہے !

ان ہزارہا لوگوں سے جو بعد کو ملے معلوم ہوا کہ تمام ٹانگے والے رفاہ عام لے جانے سے انکار کرتے تھے اور خواہ کتنا ہي زیادہ کرایہ دیا جاے لیکن کسي طرح منظور نہیں کرتے تھے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان کو بھي پولیس کي طرف سے روک دیا گیا ہوگا -

جلسے کے انعقاد کي خبر کچھہ ایسي غیر معمولي سرعت سے پھیل گئي تھي کہ لوگوں کو تعجب ہے ' اور اس کو مظلومان کان پور کا تصرف باطني سمجھنا چاہیے - بارہ بجے کے بعد ہي سے اطراف لکھنؤ کے لوگ شہر میں پہنچ گئے اور صدہا اشخاص تو کاکوري ' بارہ بنکي ' سندیلہ ' ملیح آباد ' اور ہردوئي سے صبح ہي آگئے تھے - اب وہ جلسے کي شرکت کے ارادے سے سڑکوں پر سے گذرنے لگے -

ان کا بیان ہے کہ ہر قدم پر پولیس کے مسلح سپاہي ملتے تھے اور رفاہ عام جانے سے روکتے تھے - کبھي کہتے وہاں بلوہ ہوگا پکڑے جاؤگے ' مت جاؤ - کبھي کہتے کہ جلسہ روک دیا گیا - جو شخص جائیگا گرفتار ہوجائیگا - اس پر بھي صدہا اشخاص دوڑتے بھاگتے رفاہ عام پہنچ گئے کہ تحقیق کریں ' اصلیت کیا ہے ؟

باقي آیندہ منقول از " زمیندار "

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جالیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

لاتنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم

اهل تسنن و تشیع میں اتفاق کي ضرورت

اتفاق کیونکر ہو ؟

(از جناب مولانا شیخ فدا حسین صاحب معلم دینیات شیعہ ' مدرسۃ العلوم علي گڈہ)

شیعہ سني کے اتحاد و اتفاق کي ضرورت ' صرف یہي نہیں کہ اسي زمانہ میں محسوس کي جاتي ہے ' بلکہ عصور متقدمۂ اسلامیہ میں بھي اس کي سخت ضرورت تھي ' مگر وہ ضرورت ہمارے اسلاف کي سادہ منشي کیوجہ سے مطلق محسوس نہ ہوئي - مرض موجود تھا ' دوا بھي ممکن تھي ' مگر اس سے کام نہ لیا گیا - نتیجہ جو کچھہ ہوا وہ اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے - بعض اوقات شدت غفلت کي وجہ سے اجلاے بدیہیات و واضحات کے طرف بھي تنبیہ کي ضرورت ہوتي ہے - نظر بران اس مقام پر صرف اس قدر لکھنے کي ضرورت ہے کہ شیعہ سنیوں کا اختلاف راے اگر محض اختلاف راے تک ہي محدود رہتا تو چنداں حرج نہ تھا - نظیر میں صرف مسئلہ خلافت کو پیش کرتا ہوں -

بنیاد اس اختلاف کي صرف اس قدر ہے کہ شیعوں کے نزدیک بعد وفات رسول صلعم چونکہ وہ خاتم الانبیا تھے ' اور انکے بعد سلسلہ وحي نبوت ختم ہوچکا تھا لہذا انکي شریعت موبدہ ہے - اسکے نفاذ اور حقیقي طور پر عملدر آمد کے واسطے ضرور تھا کہ اس میں ذرہ برابر بھي خطا اور ضلالت منشاء رباني کي درپیش نہ آوے اور کلام خدا کا صحیح محل و مفاد رعیت خداوندي کے کانوں تک پہنچ جاوے - اس ضرورت سے ایک امام معصوم کا من جانب اللہ رعیت سے منتخب ہونا ضروري تھا کہ جسے خود پروردگار عالم انتخاب فرماے کیونکہ معصوم کا منتخب کرنا طرق بشري سے باہر ہے ' اسلیے یہ بمصداق آیۂ کریمہ " ماکان الیہ الخیرۃ " خدا ہي کو ایسا انتخاب فرمانا چاہیے تھا - اگر وہ ایسا نہ کرتا تو معاذ اللہ اعتراض اس کي ذات پر لازم آتا کہ اس نے ترک اصلح کیا جو ذات خداوندي سے محال ہے - ان خیالات کي وجہ سے شیعہ انتخاب خداوند کي ضرورت کو بضرورت عقل پسند کرنے پر مجبور ہوئے - ادھر اہل سنت نے ضرورت ایک خلیفہ و قائم مقام رسول کي تو ضرور محسوس کي ' مگر ان کے نزدیک صرف رعیت کي انتخاب کے وجہ سے کافي سمجھا گیا ' جو کہ کم از کم صحیح عقلي طور پر معلوم نہیں ہے - یہي وجہ ہے کہ عموما اہل سنت مسئلہ امامت و خلافت کو ضروریات دینیہ سے اور اصول دین سے نہیں مانتے بلکہ ایک امامت دنیویہ سے زاید اس کي وقعت نہیں کرتے -

صرف اس قدر مبناے اختلاف ما بین شیعہ اور سنیوں کے ہے ' لیکن اس اختلاف کي کسي حال میں یہ حد نہونا چاہیے تھي کہ جس حد پر شبانہ روز مشاہدہ میں آتي ہے - یہ ناگوار صورت جو اس اختلاف نے پیدا کي ہے اس کے اسباب کیا تھے ؟ اور ان کے دفع کي اب بھي کوئي تدبیر ممکن ہے یا نہیں ؟

اس میں شک نہیں کہ جو واقعات ہوچکے ' ہوچکے - اس زمانہ میں کوئي انھیں پسند کرے یا نہ کرے اب وہ واقعات بدل نہیں سکتے - مثلا حضرت ابو بکر یا حضرت عمر رضي اللہ عنہما وغیرہ کا انتخاب ہوگیا اور ہوچکا اور مقابل ان حضرات کے جناب امیر علیہ السلام کو جو ناکامي

اتقو الله ، ایہا لمسلمون !

دوازدهم رمضان ، و پارتي ليدي هارڈينگ
بخواتين اهل اسلام در شمله !

از جناب حاجي ميرزا ابو القاسم معلم فارسي محمدن کالج علي گڈه - مقيم حال شمله

حضرت مدير محترم مجلۂ مبارکۂ الہلال دام مجدهم - روز جمعه دوازدهم (۱۲) رمضان المبارک ساعت چهار ليڈي هارڈينگ بزنان مسلمانان و هنود يک پارتي داده بود' ولي اغلب مسلمان بودند و قريب پنجاه نفر زنان محترم ليڈران قوم با کمال افتخار اين دعوت را قبول کرده و رفته بودند ' بدون اينکه حفظ ظاهر کرده عذر بيا ورند که ماه رمضان و روزه هستيم !

کاغذيکه همان روز از آغا سيد مرتضي که در گراند هوٹل شمله شيرين سازست ' رسيد ' لفا فرستاده ميشود - بنده اطلاع دادم حالا بحث در اين مسئله فرض و حق شما ست -

نقل مکتوب آقا سيد مرتضى
موسوم به حاجي ميرزا ابو القاسم

قربانت کردم - بسيار افسوس دارم که نمي توانم بيايم ' زيرا که از کثرت خسته گي و غم و اندوه و پريشاني تا الان که ساعت نه ست ' افطار نکرده ام - صبح به جناب عالي عرض کردم که خواهم امد - انوقت هنوز آڈرهاي فوق العاده نيامده بود - ساعت ده آڈر براي دکان ختم شد - آڈر ديگر امد که امشب شب ناچ است - آئسکريم و پوڈينگ لازم است - بفاصله دو ساعت بعد آڈر ديگر آمد اي کاش بجاي‌ش قضائي براي بنده آمده و مرده بودم تا اسم خورند گان اين آڈر نشنيده بودم - آڈر اين بود که براي نود نفر زنان مسلمان و هنود که ساعت چار و تاول حال موعود هستند ' چاي و شريني و چکين پائے و اطالين کيک (که عجين با شراب ست) تيار و آماده نمايند - مختصراً انچه براي ناچ شب بود - زمين گذارديم و مشغول به آڈر نود نفر زنان شديم -

عرض وقتيکه حقير اين مطلب را از گوينده شنيدم ' بدنم بلرزه در امد - گفتم برادر! شايد بد فهميدۂ - يا آنکه جمعه دوازدهم نباشد - يا زنان مسلمان دعوت ندارند - گفت بخدا قسم ست - دعوت دارند ' و تماما خواهند آمد ! !

حقير بمحض انکه اين مطلب را شنيدم ' مثل انکه تمام دنيا بسرم خورد - گفتم خدايا ! مگر چه واقع شده ' و اين چه دعوتے است که ميخواهند ما مسلمانان را مفتضح و رسوا نمايند ؟ پس خدا يا اين زنهان ماند - باز بخود گفتم - اے احمق جاے که تو در اين جا هستي ' مثل دخمۂ شاپور است - فهميدي - در کوچه و بازار نه معلوم !

اقاجان ! نميدانم - چه شده ' و چه پيش امده که مسلمانان باين فضاحت اسلام سوز اميد وار فلاح و صلاح هستند ! و لو اينکه هيچ کدام زانها روزه نباشد ' محض به حفظ ظاهر نکردند ' يا اگر برروند در خوردن اقدام نکنند و معذرت بخواهند ' البته پزيرفته ميشد و بر احترام شان صد چندان بر افزوده مي شد - خداوند تعالى انشا الله اين مسلمانان متمدن ' روشن خيال ' و تهذيب فرما يان را نيست و نابود فرمايد !

غبطۃ الناظر

سوانح عمري شيخ عبد القادر جيلاني (رض) عربي زبان ميں تاليف ابن حجر عسقلاني - خدا بخش خاں کے کتبخانے کے ايک ناياب قلمي نسخه سے چھاپي گئي - کاغذ ولايتي صفحه ۵۶ قيمت صرف ۸ - آنه علاوه محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپياں رهگئي هيں - ملنے کا پته - سپرنٹنڈنٹ - بيکر هوسٹل ڈاکخانه دهرمتله - کلکته -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمانان هند کا ایک ورق

شهداء کانپور اعلى الله مقامهم !

مکتوب مدراس

جناب جس سرگرمي اور ولولۂ صادقانه سے قومي و ملي خدمات انجام دے رهے هيں ' ناممکن هے که قوم اس احسان عظيم کے صله سے عهد برآ هوسکے - ميں بلا مبالغه عرض کرتا هوں که مسلمانان هند ميں جو نئي اسپرٹ پيدا هوگئي هے ' وه الهلال هي کي بدولت هے جو خدا کرے کے ديرپا اور زنده رهے - خدا سے دعا هے که آپ جيسے مجدد وقت کو ' جس نے اپني زندگي قومي ' مذهبي ' اور ملکی خدمات کے ليے وقف کر دي هے ' ديرگاه زنده رکھے اور جن عظيم الشان فرايض کا بوجهه اٹهايا گيا هے ' ان ميں کاميابي عطا هو -

مسلمانان کانپور کے بے رحمانه و ظالمانه کشت و خون کا واقعه هر ايک مدراسي مسلمان کي زبان پر هے ' جس سے يہاں سخت جوش پهيلا هوا هے - چنانچه گذشته جمعه ميں شهداے ملت کے ليے غائبانه نماز پڑهي گئي - اور صداے احتجاج بلند کرنے کيليے جلسے منعقد هو رهے هيں - مدراس کے مسلمانوں کي طرف سے کسي بيرسٹر کو کانپور بهجوانے کي کا روائي بهي زير انتظام هے - شهدا و پس ماندگاں کي اعانت وغيره کے لئے اعانتي فنڈ کهولديا گيا هے ' جناب مطمئن رهيں -

عزيز الدين محمد - از مدراس

ايک مسلمان خاتون کے قلم سے :

واقعه مسجد کانپور و تحريک اعانت مجروحين کانپور شائع شده الهلال نظر سے گذري - کيا عرض کروں که دل ناتوان پر اسکا کيسا اثر پڑا ؟ اور دل مضطرب بار بار کيا کهتا هے ؟ افسوس صد افسوس که ميں زر و مال سے بالکل محروم هوں ' کيونکه ابهي ايک کمسن طالب العلم کي حيثيت رکهتي هوں -

ليکن اس دل بيقرار کو کيونکر سمجهاؤں ' جسکا اشاره يه هے که اور اگر کچهه نهيں هو سکتا تو اپنے اوپر تکليف گوارا کر - ايک لقمه کم کها مگر اپنے مصيبت زده بهائيوں کي مدد کر - قسم هے مجهے پاک پروردگار کي که ميرے پاس اس وقت سواے اس رقم حقير کے ' جسے ميں آپکي خدمت ميں ارسال کرتي هوں ' اور کچهه بهي نهيں - از راه نوازش اسے قبول فرما کر مجروحين کانپور کے فنڈ ميں داخل فرما ديجيے -

راقمه عاجزه " زاهده " از بهاگلپور

کون مسلمان هے جسکا دل کانپور کے دل هلا دينے والے حادثۂ ملي سے نه دکها هو ' اور پهر کون آنکهيں هيں جنهوں نے ان شهيدان ملت پر در آنسو نه بهائے هوں ؟

اے شهداء کانپور! تم چل بسے ' تم اپنے عزيز و اقارب سے جدا هوگئے - تم دنياے فاني سے بے تعلق هوگئے -

ليکن کيا تمهاري ياد بهي هم لوگوں کے دلوں سے محو هو جائيگي ؟ نهيں هرگز نهيں - تم ' جنهوں نے اپني عزيز جانيں اپنے عزيز مذهب پر قربان کرديں ' کبهي نه بهلائے جاؤگے - تمهارا نام هملوگ عزت کے

جناب امیر علیه السلام پر اس رسم منحوس کی بنیاد نہ ڈالتے ' لیکن جب کہ انہوں نے اتنے عرصہ دراز تک شیعوں کا اس بری طرح سے دل دکھایا ' تو شیعوں نے بھی جبراً یہ خیال کیا کہ اس سلطنت کی اصل بنیاد خلفاء راشدین نے ڈالی ہے ' اگر وہ دن نہ ہوتا تو یہ سلطنت بھی نہ ہوتی ' اور نہ یہ روز بد شیعوں کو دیکھنا پڑتا - اسوجہ سے وہ بری طرح خود حضرات خلفاء راشدین رضی الله عنہم کے مخالف ہوگئے اور " قتل الحسین یوم السقیفه " کا مضمون پیش آگیا ' انہوں نے اس درجہ افراط سے کام لیا کہ بنی امیہ تو گویا چھوٹ گئے اور خلفائے راشدین سب سے پیش ہوگئے - حالانکہ وہ میرے خیال میں اس قدر ملامت کے مستحق نہ تھے -

اس پر افت یہ ہوئی کہ امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے - اس شہادت نے بنی امیہ کی سلطنت کی جڑ کو تو ضرور ہلا دیا ' بلکہ برباد و تباہ کردیا ' مگر حضرات اہل سنت نے خود غلطی سے یا شاید عمداً ایسا ضرور کیا کہ شیعوں کے ساتھہ انہوں نے بدعات بنی امیہ کے رد و ابطال و ان کے اعمال و کردار پر اظہار غیظ و غضب و تنفر و بیزاری میں ہمدردی نہیں کی ' جس سے فطری طور پر شیعوں کو یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ اب بھی انکے ہم خیال اور انکے افعال و اعمال پر راضی و خوشنود ہیں اور انکا استصواب و استحسان کرتے ہیں - اب شیعوں کو قہراً یہ خیال ہوا کہ جب یہ لوگ ان کے افعال پر راضی ہیں اور ان کا استحسان کرتے ہیں تو اگر یہ اس زمانہ میں ہوتے تو ضرور بنی امیہ کا ساتھہ دیتے -

غرضکہ میں پہلے کہہ چکا کہ جب تک سنی شیعوں کے ساتھہ انکی دلی رنجش و ملال میں ہمدردی نہ کریں گے اسوقت تک شیعوں کو بھی کوئی وجہ تبرا سے دست برداری کی نہیں ہوگی - لہذا میری راے یہ ہے کہ سنیوں کو بہ استثنای خلفاء راشدین ' شیعوں کے ساتھہ ہر اس شخص کے برا کہنے میں ہمدردی کرنا چاہیے ' جس سے شیعہ ناراض ہوں اور اپنی ناراضی اپنے طرز عمل سے شیعوں پر ظاہر کریں - میں مصلحتاً ایک سنی بزرگوار اور نو جوان عالم و فاضل و مورخ صاحب کا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا ہوں جنسے غائبانہ بہت کچھہ ذاتیات کی وجہ سے ملال تھا ' لیکن اب جو میں نے انکے خیالات اس مسئلہ خاص میں معلوم کیے تو والله بالله ثم بالله ' میں انکا غائبانہ عاشق زار ہوگیا ہوں ' اور انکی صورت دیکھنے کے لیے بیقرار رہتا ہوں ' اور انشاء الله تعالی اپنے تئیں اور انکو اس ایۂ کریمہ کا مصداق سمجھتا ہوں : و نزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین - اب جو نتیجہ ان سنی بزرگوار کا اور میرا ہوا ' یہی نتیجہ کل سنیوں اور شیعوں کا ہوگا - باہم شیر و شکر ہوجاویں اور متفقہ کوشش سے اپنے مقاصد اسلامی میں اعلی درجہ کی کامیابی حاصل کریں -

منجملہ شیعوں کی شکایات کے ایک شکایت مسئلہ عزا داری امام مظلوم کی ہے - یہ مسئلہ عجیب و غریب نوعیت کے ساتھہ ہندوستان میں روز افزوں ترقی کررہا ہے - ادھر تو شیعوں کے ساتھہ ہندوں نے اس درجہ اس میں دلچسپی لے رکھی ہے ' کہ اگر شیعوں کا دل چیرا جائے تو اس میں ہندؤں کی اس ہمدردی سے انکی طرف میلان اور انکی محبت ضرور جاگزیں نظر آئیگی ' والیان ملک مہاراجؤں سے لیکر چمار لودھے ' کہاری اور نیچ ذاتوں تک ' سب کو آپ برابر امام حسین علیه السلام کا عزادار پائے ہیں - یہ کیوں ؟ اس کا کیا سبب ؟ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ انہیں شیعوں کی خوشامد ہے ؟ لا حول و لا قوۃ استغفرالله - اس سے بڑہ کر غلط خیال نہیں ہوسکتا - جب کہ اسلامی سلطنت ہندوستان میں قائم تھی ' تو اس زمانے میں مسلمان خود تعزیہ دار نہ تھے یعنے اہل سنت - اور شیعہ گروہ ایک نہایت گمنامی کی حالت میں تھا ' بجز یکہ شیعہ محمد شاہ دہلی کے زمانے میں خفیہ طور سے تعزیہ داری کرتے تھے - (دیکھو مجلس فضلی کی نسبت تذکرہ شعرا تالیف ڈی تاسی) پھر کون کہہ سکتا ہے کہ ہندؤں کو شیعوں کی خوشامد میں تعزیہ داری کا شوق ہوا ؟ علاوہ بریں اگر یوں ہی خوشامد پر کی جائے تو میں سوال کرونگا کہ ہندؤں نے اہل سنت کے رسوم مذہبی میں کوئی رسم کیوں نہ اختیار کی ؟ یا اب انگریزوں کی کوئی مذہبی رسم کیوں نہیں ادا کرتے ؟ ہندؤں کا تو یہ حال ادھر مسلمانوں کی یہ کیفیت کہ ہرسال ماہ محرم کے قریب تمام محرم میں اخباروں کے کالم تعزیہ داری کی تقبیح اس سے نفرت دلانے میں سیاہ کیے جاتے ہیں - ہزارہا اشتہار مخالفت کے آویزاں ہوتے ہیں - رسالے اور کتابیں اس کے رد و ابطال میں شائع کی جاتی ہیں - بت پرستی اس کا نام رکھا ہے - جو شخص کہ تعزیہ کو رکھے ' اس کی عورت اس پر حرام ہوجاتی ہے - نکاح سے نکل جاتی ہے - اولاد ولدالزنا ہوتی ہے انصاف کیجیے - کیا یہی باتیں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی ہیں ؟

لہذا سنیوں کو لازم ہے کہ قطعاً ان حرکات سے پرہیز کریں شیعوں کے ساتھہ عزا داری میں ہمدردی کیا کریں - نہ صرف یہ بلکہ اس میں حصہ بھی لیا کریں ' اور جو سنی ایسا کرتے ہیں میں اور سنیوں میں اب بھی اتفاق و اتحاد حقیقی کی جھلک نظر آتی ہے -

سنیوں کو لازم ہے کہ بروز عاشور عمدہ کپڑے پہن کر نہ نکلیں پان نہ کھایا کریں - سرمہ و کنگھی سے پرہیز کریں کہ ان سب باتوں سے شیعوں کی سخت دل آزاری ہوتی ہے اور ان کے دل میں ان کے طرف سے نفرت اور عداوت پیدا ہوجاتی ہے -

یہ ایک دنیا کا قاعدہ ہے کہ جب کسی کو کسی کے طرف کچھہ ملال ہوتا ہے تو وہ طرف ثانی کے ہر فعل و ہر حرکت بد نیتی پر محمول کرتا ہے - لہذا اس کا نتیجہ شیعہ ضرور یہ نکالتے ہیں کہ سنی معاذ الله دشمن اہل بیت ہیں !! میں معاذ الله کچھہ سنیوں کے خوش کرنے کے واسطے نہیں کہتا ہوں میرا دلی خیال یہی ہے کہ میری ایک آنکھہ شیعہ ہے تو دوسری آنکھ سنی ہیں - میں سنیوں کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھاتا ہوں مگر سنیوں کو ' نہ کہ ناصبیوں کو ' اور بڑی مصیبت عظمی یہ ہے کہ ہمیشہ ہوئے ہوں مگر اس زمانہ میں تو ضرور ناصبی ' سنیوں کے پردہ میں ہیں مثل مشہور ہے کہ گیہوں کے ساتھہ گھن بھی پس جاتا ہے - نافہمی کی وجہ سے بیچارے اصلی و حقیقی سنی بھی شیعوں کی عنایت سے محروم ہیں - افسوس !!

سنیوں کا ناصبیوں سے علحدہ ممتاز ہوجانا نہایت آسان ہے - بیچارے سنیوں نے اپنی سادگی سے بہت سے لوگوں کو جو در حقیقت ناصبی ہیں سنی سمجھا - ان لوگوں کو سنی بھی اپنے میں سے نکالدیں اور مثل شیعوں کے انکی برائی کا اعلان کردیں اور ان سے بیزاری ظاہر کریں - پھر دیکھیے کہ شیعہ ان کے ساتھہ کیسی محبت و الفت کا برتاؤ کرتے ہیں اور شیعوں کے ذریعہ سے انہیں کس قدر اپنے مقاصد میں کامیابی ہوتی ہے -

الہلال

۸ شوال ۱۳۳۱ ہجری

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

ملک حبش میں ایک اسلامی حکومت

ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری کے چند مجاہدین

گاہے گاہے باز خواں این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہاے سینہ را

(۱)

اللہ اللہ !! مسلمانوں کے خصائص قومی میں کیسے کیسے تغیرات ہوگئے ؟

ایک زمانہ تھا جب مسلمان دنیا میں حکومت کیلیے پیدا ہوتا تھا - محکومی کیلیے نہیں - ہر مسلمان سپاہی اور ہر سپاہی بادشاہ تھا - وہ جدھر رخ کرتا تھا' حکومت ہمیشہ اوسکے ہمرکاب ہوتی تھی - دنیا کے کسی گوشے سے ایک مسلمان اٹھتا اور جابرانہ سلطنتوں کو زیر و زبر کرکے عدل و ایمان کی ایک نئی حکومت قایم کردیتا - سنسان جنگلوں' ویران جزیروں' غیر آباد صحراؤں' اور وحشی ملکوں میں سے اوسکا گذر ہوتا تھا' لیکن تائید الہی کی فوج اسکے ساتھہ ہوتی تھی' اور ہر خرابۂ و ویران اسکی برکت سے مسکون و پر رونق' آباد و متمدن ہوجاتا تھا !

خراسان میں تنہا ابو مسلم اٹھتا ہے اور بنو امیہ کی حکومت کا خاتمہ کرکے عباسی خاندان کو پیدا کر دیتا ہے ! اکیلا عبدالرحمن عراق سے اندلس گیا اور صرف اپنی قوت شمشیر سے اوس عظیم الشان حکومت کی بنیاد ڈالدی' جو تین سو برس تک عظمت و جبروت کے ساتھہ قائم رہی !

تنہا عبد اللہ نے مغرب میں' اور اوسکے جانشین نے مصر میں دولت فاطمیہ کی تاسیس کی - یکہ و تنہا محمد بن تومرت نے اندلس میں موحدین کی سلطنت قائم کردی - ہندوستان و ایران میں تیمور' بابر' نادر' اور احمد کو دیکھو' صرف اپنی تلوار کے زور سے حکومتوں کا فیصلہ کرتے تھے - تم مسلمانوں کی کسی ایک ملک کی تاریخ اٹھالو' تم کو نظر آئیگا کہ ایک زمانہ تھا جبکہ دنیا ہر تیغ آزماے اسلام کا جوش و مسرت کے ساتھہ استقبال کرتی تھی' اور اوس کا ہر گوشہ گویا اسی لیے آباد و معمور تھا کہ کسی فرزند اسلام کا اوس طرف گذر ہو اور اوسکے گوش انتظار کو اپنی صداے تکبیر سے مژدۂ ورود اسلام سنا دے !!

لیکن آہ' یہ ایک قصۂ پارینہ ہے - وہ خاک جو کل بادشاہوں کو پیدا کرتی تھی' آج سپاہیوں کو بھی پیدا نہیں کرسکتی - ہند و ترکستان' ایران و مصر' افریقہ و بربر' جہاں کل تک صرف فاتح ہی پیدا ہوتے تھے' اب مفتوحی و محکومی کے امن سے بھی محروم ہیں - ایک ترک باقی ہیں' سو وہ بھی کشا کش حیات و موت میں گرفتار ! یہ تغیرات ہم سے پہلے سب پر گذرے' اور اب ہم پر بھی گذر رہے ہیں' پس آج کی مغرور قوموں کو کل کے نتیجہ سے بے خبر نہ رہنا چاہیے : وتلک الایام نداولہا بین الناس -

عرب و حبش

بر افریقہ کے جنوب میں' بحر احمر کے ساحل پر' بلاد یمن کے مقابل' ملک حبش (ابی سینیا) واقع ہے - عرب سے اس ملک کے قرابتی تعلقات ہیں - دونوں ملک آس پاس واقع ہیں - حسب تحقیقات جدیدہ' ملک یمن اور حبش میں اتحاد نسل بھی ہے - حبشی زبان یمن کی قدیم حمیری زبان سے بالکل مشابہ ہے - دوبار اہل حبش نے یمن کو فتح کیا - ایک بار حجاز پر بھی حملہ کیا تھا لیکن ناکام واپس آئے -

صبح نبوۃ محمدیہ

نبوۃ محمدیہ کی صبح اٹھی' مکہ بھی ظلمت کفر میں مبتلا تھا - داعی توحید مشرکین مکہ کے ظلم و ستم اور جور و شقاوت کا نشانہ تھا' اور معدودین اولین کی ضعیف و نحیف جماعت کیلیے " بلد امین " ستم پیشگان قریش کے ہاتھوں ایک ستم آباد اور ظلم کدہ بن گیا تھا -

مسلمانوں کیلیے یہ وقت کیسا صعب' اور یہ حالت کیسی شدید تھی ؟ عرب کا ایک ایک گوشہ جو اذان توحید سے نا آشنا تھا' اونکا دشمن ہو رہا تھا - مکہ اونکا وطن تھا سو وہ بھی اوسوقت مرکز جور و ستم اور عاصمۂ کفر و شرک بن گیا تھا - امن اور چین سے زندہ رہنے کی کوئی سبیل نہ تھی اور دشمنوں کے طرح طرح کے مظالم سے بالکل مجبور اور لاچار ہوگئے تھے -

اولین تعلقات حبش و اسلام

عرب سے متصل مصر' شام' اور عراق موجود تھا' لیکن قدرت الہی نے اس مظلوم و ضعیف گروہ کی حمایت و امان بخشی کا شرف ایک دوسرے ہی ملک کیلیے مخصوص کردیا تھا - یعنی ارض اسود حبش' جسکے بادشاہ کا لقب نجاشی (Nagus) تھا -

مسلمانوں کے دو مختصر قافلے چپ چاپ مکہ سے نکلکر کشتیوں کے ذریعہ ملک حبش پہونچ گئے - ان ستم رسیدہ مہمانوں کا نجاشی نے نہایت تپاک سے استقبال کیا' اور اوس تحفۂ توحید کو' جو وہ مکہ سے بادشاہ کیلیے لائے تھے' جوش و عقیدت کے ساتھہ دل میں جگہ دی -

مشرکین مکہ کو جب یہ حالات معلوم ہوے تو جوش عداوت سے بے قرار ہوگئے - معززین قریش کا ایک وفد گراں بہا تحائف کے ساتھہ بادشاہ حبش کے دربار میں حاضر ہوا کہ ان پناہ گزین مسلمانوں کو قریش کے سپرد کردیا جائے' لیکن بادشاہ اس سے پہلے خود اپنے آپ کو اسلام کے سپرد کرچکا تھا - ناچار وفد خاسر و خجل اور محروم و نامراد واپس آیا -

اولین قیام حبش اور واپسی

مسلمان ایک مدت تک نہایت آزادی و اطمینان کے ساتھہ حبش میں آباد رہے - آنحضرت نے جب مدینہ میں ہجرت فرمائی اور زمانہ بروے اسلام میں شہنشاہانہ قوت پیدا ہوئی' تو پناہ گزینان حبش کا آخری قافلہ سنہ ۷ - ھ - میں فتح خیبر کے موقع پر مدینہ واپس آگیا -

ساتهه لینگے ' اور تمهارا کام هملرگوں کے لیے مایۂ فخر و اعزاز رهیگا - تمهاري پاک روحیں همارے مردہ دلوں میں زندگي پیدا کرتي هیں -

یه نه سمجهو که تمهارے بچوں کو بهوک کي تکلیف هوگي اور تمهاري قابل احترام بیبیاں رنج و مصیبت میں دن کاٹینگي - تمهارے بچونکي پرورش همارے سر آنکهوں پر اور اونکي نگهداشت همارے فرائض دیني میں داخل - هم بهیک مانگ مانگ کر تمهارے بچوں کو روٹي کهلائینگے - اور بهوکے رہ رہ کر اونهیں آرام پهونچائینگے -

اسي غرض سے تمهارے ناچیز خادموں (ممبران دي مسلم فرنڈس) نے گهر گهر گدائي شروع کردي هے اور تمهارے بهائیوں سے پیسه پیسه دهیلا دهیلا جمع کر رهے هیں - پهلي قسط مبلغ ۴۲ - روپیه کي بهیجتا هوں - لله اس ناچیز هدیه کو قبول کرکے سرفرازي بخشو - اور یه نه سمجهو که هم لوگ اور کچهه نکرینگے - جبتک دم میں دم هے - اس نیک کام سے غافل نه رهینگے -

مهدي حسن - سکریٹري " مسلم فرنڈس " هزاري باغ

فهرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۱)

	پائي	آنه	روپیه
اڈیٹر الهلال	۰	۰	۱۰۰
مسلمانان غیور و اسلام پرست کوہ مسوري	۰	۰	۵۰۰
جناب نبي بخش صاحب هیڈ کلرک پولیس هوشیار پور	۰	۸	۳
جناب سید محمد یوسف صاحب - بهوپال	۰	۰	۵
جناب مولوي محمد یاسین صاحب مهتمم مدرسه بهار - پٹنه	۰	۰	۱۰
ایک حضرت	۰	۰	۵
جناب حافظ خورشید محمد خانصاحب بهوپال	۰	۰	۱۰
جناب مولانا عبد الله صاحب - بربیگها مونگیر دوسرے بزرگ از بریگیها مونگیر معرفت جناب عبد المنان صاحب گیلانوي	۰	۰	۲
جناب علي حسن صاحب - بین - پٹنه	۰	۰	۵
بي بي زاهده بیگم صاحبه سکندرپور - بهاگلپور	۰	۰	۲
جناب احمد محي الدین حسین صاحب نظام آباد دکن	۰	۰	۲
ممبران مسلم فرنڈس هزاري باغ	۰	۰	۴۲
میزان	۰	۸	۶۹۳

انجمن نعمانیه لاهور کا چهبیسواں سالانه جلسه

انجمن نعمانیه لاهور کا چهبیسواں سالانه جلسه اسکے اپنے مکان واقع ٹکسالي دروازہ مقابل تحصیل لاهور میں بتاریخ ۷ - ۸ - ۹ - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع مطابق ۶ - ۷ - ۸ ذیقعد سنه ۱۳۳۱ ھ بایام - منگل - بدهه - جمعرات هونیوالا هے جسمیں بفضله تعالی مشاهیر علما - مقررین - شعرا شریک هوکر حاضرین کو اپنے وعظ فیض بیان سے مستفید فرمائیں گے - برادران اسلام اس محض جلسه دیني میں جسمیں کوئي دنیاوي شائبه نہیں هے شریک هوکر ثواب دارین حاصل کریں - جو صاحب اپنا تحریري مضمون یا نظم بهیجنا چاهیں وہ قبل از اخیر ستمبر سنه ۱۹۱۳ ع ارسال فرمائیں - اور جو صاحب شریک جلسه هوکر انجمن کي عزت افزائي فرمانا چاهیں وہ ۳۰ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ ع تک مطلع فرمائیں *

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD. AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE 7/1 McLEOD STREET CALCUTTA

اصــلاح

اتهویں صدي کے اواخر میں یکے بعد دیگرے چند افسر جو فنون
جنگ کے ماهر تھے' مصر سے بهاگ کر حبشه کیطرف نکل آے - یہاں
پهونچکر وہ " حطي " کے درباریوں میں داخل هوگئے - اونهوں نے ایک
ٖوج مرتب کي ' اور اوسکو تیراندازي ' نیزہ بازي ' تیغ زني' اور
شهسواري کے فنوں سکهاے - اسکے بعد مصر کا ایک اور افسر فخر الدوله
ٖامي حبش آیا - اُسنے حکومت کے دفاتر اور صیغے ترتیب دیے -
اس تنظیم و ترتیب سے ملک مین ترقي و سر سبزي کے آثار
ظاهر هونے لگے - پادشاہ جو پہلے معمولي کپڑوں میں دربار کیا کرتا تھا '
ٖب ساز و سامان اور تزک و احتشام کے ساتھه مرکب و جلوس میں
ٖدکھانے لگا !

مسلمانوں پر مظالم

حبش پر مسلمانوں کے ان متواتر احسانات کا نتیجۂ معکوس
ٖیه نکلا که اسحاق بن داود جو اس زمانے میں حبش کا بادشاہ تھا
مسلمانوں کا سخت دشمن هوگیا - اوسکے ملـک میں جسقدر
ٖمسلمان آباد تھے' ارنکو طرح طرح کي تکلیفین پهونچائیں - بے شمار
ٖمسلمان مقتول هوئے ' هزاروں غـلام بنا کر فروخت کردیے گیے -
ٖاس سے بهي اوسکا دل ٹهنڈا نهوا تو شاهان یورپ کو اوسنے جنـگ
ٖصلیبي کي دعوت دي ' اور اس مقصد مشئوم کے انجام و اهتمام
ٖکیلیے ' حدود بلاد اسلامیه کي طرف فوجي اقدام شروع کردیا ' لیکن
ٖالله نے اُسے مهلت نه دي اور عین اس وقت که حدود اسلامي
ٖکي طرف بڑھ رها تھا ' فرشتۂ موت کا هاتهه اوسکي طرف بڑھگیا !
فوقي الله المسلمین شر ذلک -

زیلع کي ریاسة اسلامیه

قریش کا ایک خاندان حجاز سے آکر ایک مدت سے " زیلع "
ٖ- شهر " اوفات " میں متوطن هوگیا تھا - اپنے صـلاح و تقوي کي
ٖوجه سے اوسنے مسلمانوں میں شهرت و نیک نامي بهت جلد حاصل
ٖکي جسکے بعد حسب آئین اسلام اوسکو حق ریاست دیني حاصل
ٖهوگیا تھا - جس بزرگ خاندان کے عهد میں یه ریاست دیني '
ٖریاست سیاسي سے متبدل هوي ' اوسکا نام " عمر معروف به
ٖشمع " تھا -

چونکه اس صوبه کا کثیر حصه مسلمان تھا اسلیے ضرورت
ٖتھي که مسلمانوں کے مذاق و احتیاج کے مطابق اس صوبے
ٖکي حکومت هو - اس بنا پر شاہ حبش سابق نے عمر شمع کو
ٖ" اوفات " و اطراف اوفات کا گورنر مقرر کیا -
ٖعمر شمع نے ایک زمانه تـک نهایت نیکنامي و هر دلعزیزي
ٖکے ساتھه گورنر رهکر اپنا زمانۂ امامت ختم کیا -
ٖعمر شمع کي وفات کے بعد اونکے چار پانچ لڑکوں نے وراثتاً اس
ٖپر قبضه کیا اور " حطي " کي حکومت نے بهي اسکي
ٖتصدیق کردي - ان میں سے ایک کا نام حق الدین اور ایک کا نام
ٖصبر الدین محمد تھا ' جو ساتویں صدي کے اواخر میں اوفات پر
ٖحکمراں تھے - ایک
ٖدنیا '
ٖصبر الدین کے بعد اوسکا بیٹا علي بن صبر الدین امیر شهر
ٖ" اوفات " هوا - علي نهایت بلند حوصله اور دانشمند تھا - اوسنے بهت
ٖجلد " حطي " کي حکومت بالا سے آزادي اور اپني خود مختاري
ٖکا اعلان کردیا - گاؤں اور صحرا کي وحشي آبادي نے جو ایک مدت
ٖسے " حطي " کي زیر حکومت تھي ' " علي " کا ساتھه ندیا
ٖاور " حطي " نے علي کو جرم اعلان خود مختاري میں

امارت سے معزول کرکے اوسکے بیٹے احمد معروف به ارعد کو اوسکا
جانشین مقرر کیا ' اور علي کو قید کرکے اپنے ساتھه لے گیا -
علي آٹھه برس قید میں پڑا رہا ' لیکن اسکے بعد قصور
معاف کیا گیا ' اوفات کي ریاست پر دوبارہ حاکم مقـرر هوا -
اور احمد احرب ارعد کو دار الحکومت میں بلا لیا -
احمد حرب ارعد یہاں مدت تـک مقیم رها - یہاں اوسکے تین
لڑکے پیدا هوے جن میں سے ایک کا نام " سعد الدین محمد " تھا -
کچهه دنوں کے بعد " حطي " نے احمد حرب ارعد کو " علي " کے
پاس بهیجدیا - یہاں باپ کي ریاست میں کسي پرگنه کا افسر
مقرر کردیا گیا اور آخر اسي خدمت پر ایک لڑائي میں مارا گیا -
احمد حرب ارعد کے بعد اس پرگنه کي افسري پر اوسکے بهائي
ابو بکر بن علي کا تقرر هوا - احمد حرب ارعد کا ایک بیٹا جسکا
نام " حق الدین " تھا ' اپنے دادا علي کے پاس تھا - امور
سیاست سے کنارہ کش هوکر وہ کسب علم میں مصروف هوگیا -
علي اسکو نهایت حقارت سے دیکھتا تھا اور همیشه اسکو ذلیل
حالت میں رکھتا تھا - اسکے چچا " ملا اصفح بن علي " کو بهي
حق الدین سے سخت عداوت تھي - اسلیے علي نے حق الدین
کي تحقیر و تذلیل کا ایک نیا سامان فراهم کیا ' یعني اسکو ایک
پرگنه کے حاکم کے پاس اس غرض سے بهیجا که گاؤں کے ذلیل اور
چھوٹے چھوٹے کاموں پر اسکو لگا دیا جاے -
حسن تقدیر سے یہي سامان تحقیر عزت و شان کا نشان هوکر
چمکا - حق الدین نے اس حقیر فرض کو اس خوبي سے ادا کیا که
رعایا میں اوسے ایک عجیب و غریب هر دلعزیزي حاصل هوگئي
اسکا نتیجه یه هوا که رعایا نے پرگنه کے حاکم کو معزول کرکے حق الدین
کو اپنا امیر تسلیم کرلیا ' اور حق الدین نے اس دانشمندي اور عدل
و انصاف کے ساتھه اپني چھوٹي سي حکومت کا انتظام کیا که
ایک قلیل مدت میں ایک بڑي فوج کي سپه سالاري کے لائق
هوگیا !!

ملا اصفح کو حق الدین کي یه گستاخي برداشت نهوسکي - اوسنے
" حطي " کو حق الدین کي قوت کي اطلاع دي - " حطي " نے تیس
هزار فوج حق الدین کي تادیب کیلیے ملا اصفح کے پاس بهیجي -
حق الدین نے اپني مختصر جمعیت کے ساتھه ' جسمیں سے هر شخص
حق الدین کا عاشق تھا ' شاهي فوج کا مقابله کیا ' اور شکست دي -
شکست خوردہ فوج نے دار الحکـومت کا رخ کیا - حق الدین نے
دار الحکـومت تـک تعاقب کیا اور بالاخر ملا اصفح مارا گیا -
اس مهم کي کامیابي کے بعد اوسنے اوفات کي طرف مراجعت
کي جو زیلع پایه تخت اور اوسکے خاندان کا مستقر تھا - اوسکا دادا
علي زندہ تھا - اپنے بیٹے ملا اصفح کے مرنے کا اوسکو نهایت سخت
صدمه تھا - حق الدین سے اوسکي نفرت اور زیادہ بڑھگئي ' لیکن
وہ اپنے دادا کے ساتھه بکمـال عزت و احترام پیش آیا اور
اوفات کي حکومت پر جسکا وہ گویا مستحق تھا ' بدستور باقي رکھا -
حق الدین اب پورے صوبه کا مالـک تھا - اُسنے اوفات کي جگه
(جو اوسکے لیے ایک مرکز آفات تھا) وصل کے نام سے ایک دوسرے
شهر کي بنیاد ڈالي اور اوسکو اپنا مستقر حکومت قرار دیا - وصل کے
آگے اوفات سر سبز نهو سکا اور آخر اوفات کے تمام باشندے یہیں آکر
آباد هوگئے -

اعــلان جنـگ

" حطي " جو اپني شکست سے نادم تھا ' اوسنے متعدد بار
حق الدین سے اخذ انتقام کي کوشش کي ' لیکن بیکار گئي کیونکه

نجاشی جب تک زندہ رہا اوسکے تعلقات آنحضرت سے نہایت عقیدتمندانہ رہے - وہ مسلمانوں کی ہمیشہ امداد کرتا رہا - ام المومنین ام حبیبہ حبش میں بیوہ ہوگئی تہیں ' اور رہیں بالوکالۃ آنحضرت کے نکاح میں آئی تہیں - آنحضرت کی طرف سے ۴۰۰ - دینار انکے مہر کی رقم خود نجاشی نے ادا کی !

جزاء احسان

مسلمان ان احسانات کا معاوضہ وفاداری اور حسن اطاعت کے ساتھہ کرتے رہے - اثناے قیام حبش میں جب ایک باغی نجاشی کے مقابلہ میں ہنگامہ آرا ہوا ' تو مسلمانوں نے بادشاہ کیلیے فتح کی دعائیں مانگیں - آنحضرت کے عم زاد بھائی حضرۃ (زبیر) جو عشرۂ مبشرہ میں داخل ہیں ' اسی غرض سے گھوڑے پر دریا کو عبور کرکے میدان میں گئے ' تاکہ معلوم ہو کہ بادشاہ کو ہماری امداد کی احتیاج تو نہیں ہے ؟ نجاشی نے جب وفات پائی تو آنحضرت (صلعم) نے اوسکے جنازہ کی غائبانہ نماز پڑھی -

اس نجاشی کا جانشین مسلمانوں کیلیے بہتر نہ تھا - اوسکے عہد میں مسلمان حبش سے نکل آئے - سنہ ۹ ھ - میں جدہ کے سامنے حبشہ کی فوج ظاہر ہوئی تو آنحضرت (صلعم) نے ارادۂ جنگ کی جگہ ۳۰۰ - مسلمانوں کی ایک جمعیت تحقیق حال کیلیے بھیجی ' جو صلح و امن کے ساتھہ واپس آئی -

ایک تیغ زن اور زور آور قوم کیلیے کسی ملک پر حملہ کرنے کیلیے یہ کافی وجوہ ہیں کہ اوسنے اوس کے افراد کو تکلیف دی اور اوسکے ملک کی طرف فوجی پیش قدمی کی - لیکن اوس رحم مجسم نے ' جسنے فتح مکہ کے دن یہ کہکر اپنے شقی القلب دشمنوں کو چھوڑ دیا تھا کہ :

اقول لکم کما قال یوسف " لا تثریب علیکم الیوم " یوسف نے جسطرح اپنے دشمن بھائیوں سے کہا تھا میں بھی کہتا ہوں کہ " آجکے دن میری جانب سے تم پر کوئی ملامت نہیں "

نجاشی اول کے احسانات کو یاد کیا ' اور اپنے پیروؤں کو حکم دیا :

سالموا الحبشۃ ما سالمتکم " اہل حبش جب تک تم سے مصالحت رکھیں ' تم بھی اون سے مصالحت رکھو "

مسلمانوں نے ایک عالم کو تہہ وبالا کیا - افریقہ کو مصر سے مراکش تک پامال کردیا اور صحراے افریقہ کے ایک ایک گوشہ میں نئی نئی حکومتیں قائم کردیں ' لیکن اپنے وطن کے پاس کا ایک ملک ' جو قوت و استیلاء میں بہت ہی کم درجہ تھا ' جو مذہباً عیسائی تھا ' جو تمدن و تہذیب سے محروم تھا ' جو متعدد بار قبل اسلام اور ایک بار بعد اسلام اونکے وطن پر حملہ آور ہوچکا تھا ' اوانکے عالمگیر سیل فتوحات کی موجوں سے کیونکر محفوظ رہا ؟ ہاں ' اسلیے کہ درمیان میں ایک دیوار آہنی حائل تھی - اور وہ انکے خداے قدوس کا حکم تھا کہ :

ہل جزاء الاحسان الا الاحسان (الرحمن) نیکی کا معاوضہ نیکی کے سوا اور کیا ہے ؟

حبش کے ایک بادشاہ نے مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کو صرف تیرہ برس تک پناہ دی ' مسلمانوں نے اس نیکی کا یہہ معاوضہ ادا کیا کہ آٹھہ سو برس تک اوسکی ایک انگلی کو بھی اپنی ملک گیری کے سنگ گراں سے ٹھیس نہ لگنے دی ' جس سے تمام عالم ٹھوکر کہا کہا کر گر رہا تھا !

تاریخ و اخلاق کا یہ عجیب و غریب واقعہ دنیا کو کبھی فراموش نہ ہوگا !

اس ایک واقعہ ہی سے اقوام عالم کو معلوم ہوجانا چاہیے کہ مسلمانوں کی قوم نیکی کو نہیں بھولتی - وہ سات برس کی نیکی کا سات سو برس کی نیکی سے معاوضہ ادا کرتی ہے - آج بھی ہمارے حاکموں نے دنیا کے ہر حصے میں ہمارے ان قومی خصائص (نیشنل کیرکٹر) کا تجربہ کرلیا ہے - پھر آیندہ کیلیے بھی کوئی ہے جو مسلمانوں کی اس خصوصیت ملی کا ایک بار اور تجربہ کرلے ؟

ملک حبش

آٹھویں صدی ہجری میں حبش کا ملک ۱۲ - صوبوں پر منقسم تھا - سجرت ' تکرور ' امحرا ' اشاوہ ' داموت ' لامغان ' سہنو ' زنج ' عدل الامراء ' حماسا ' باریا ' زیلع -

پہلا صوبہ زمانہ قدیم میں مقام حکومت تھا جسکا نام پہلے اخشرم اور اتہرفرنا بھی تھا - لیکن آٹھویں صدی میں دار الحکومت امحرا قرار پایا جو مرعدی کے نام سے بھی موسوم ہے - آخری صوبہ جو زیلع ہے ' ساحل بحر احمر کے پاس یمن کے مقابل واقع ہے اور اسلیے وہاں عربوں کی کثیر آبادی موجود ہے - عربی نام اس صوبہ کا " طراز اسلامی " ہے -

ان ۱۲ - صوبوں میں سے ہر صوبے میں بادشاہ کی طرف سے ایک نائب تھا جو اپنے صوبے کا بادشاہ ہوتا تھا ' اور خود شاہ اعظم کا لقب " حطی " تھا ' جسکے معنی سلطان کے ہیں -

مذہب

ایک قدیم زمانے سے جسکی مدت چوتھی صدی بتائی جاتی ہے ' رومیوں کے عہد حکومت میں مصر کے ذریعہ اس ملک میں نصرانیت داخل ہوئی - یعقوبی فرقہ (Jacobite) جو اسکندریہ میں پیدا ہوا تھا اور جس کا مرکز عہد اسلام میں بھی اسکندریہ تھا ' تمام حبش میں آباد تھا - عہد اسلام میں بھی حبش کا بشپ اسکندریہ ہی کے بطریق کے انتخاب سے مقرر ہوتا تھا -

جب کسی نئے بشپ کے تقرر کی ضرورت ہوتی تھی تو " حطی " والی مصر کے پاس تحائف و ہدایا کے ساتھہ اسکی درخواست بھیجتا تھا - والی ' اسکندریہ کے بطریق کو اسکی اجازت دیتا تھا - وہ ایک بشپ کا انتخاب کرکے اسے حبش روانہ کر دیتا -

ہمارے مضمون کو ساتویں اور آٹھویں صدی سے تعلق ہے - اس زمانہ میں بھی حبش ایک نہایت ہی جاہل اور وحشی ملک تھا - مسلمان سیاحوں کا بیان ہے کہ اونہوں نے خواص تک کو کچا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے دیکھا ہے ! کپڑا سیکر پہننا نہیں جانتے تھے ' صرف ایک تہمد باندھلیتے اور ایک چادر اوپر سے اوڑھہ لیتے تھے !

حکومت

وحشیانہ اور غیر منظم حکومت وہاں قدیم سے تھی - نہ کاغذات کے دفتر تھے نہ فوج و عدالت اور عمال کے صیغے - تحصیل خراج کا کوئی طریقہ اونھیں معلوم ہی نہ تھا - لڑائی کے وقت ادہر ادہر سے لوگ جمع ہو جاتے تھے ' جنکے ہاتھوں میں پرانے طرز کے ہتھیار ہوتے تھے - فوج کے مقتولین کی تعداد معلوم کرنے کا ایک عجیب مضحک طریقہ تھا - کوچ سے پہلے ہر سپاہی ایک پتھر اٹھاکر ایک جگہ رکھدیتا تھا - جنگ سے واپسی کے بعد ہر سپاہی اپنے اپنے پتھر اٹھاکر دوسری جگہ رکھدیتے - آخر میں جتنے پتھر پڑے رہتے اور اونکا کوئی اٹھانے والا نہوتا ' اوسیقدر مقتولین کی تعداد فرض کرلی جاتی تھی !!

مقالات

وثائق و حقائق

خیز و در کاسۂ زر اب طربناک انداز !

احياء امة المانيه[1] كي صد ساله يادگار

جرمنی کا جشن ترقی اور عالم اسلامی کا ماتم تنزل !

تلك القرى ' نقص عليك من انبائها (۷ : ۵۹)

یه بستیاں هیں ' جنکے حالات عبرت و موعظت کیلیے هم تم کو سناتے هیں '

سنه ۱۹۱۳ - کے مصائب نے دنیاے اسلام پر قیامت ڈھا رکھي ھے -

لیکن آفتاب کي حدت جب انتہا کو پہونچ جاتي ھے تو زوال شروع ہوجاتا ھے ' حرارت ٹھنڈي پڑنے لگتي ھے ' دھوپ کے استبداد پر سایۂ رحمت غالب آجاتا ھے ' گرمي کو مجبور ھوکر اپنے سرگرم تشددات شخصیه کي اصلاح کرني پڑتي ھے ' مظلوم برودت جس سے دوپہر تک سرد مہري کا برتاؤ تھا ' دن کي حکومت میں اب وہ بھي شریک کرلي جاتي ھے ' اور بالاخر اُس کي مستقل مزاجي شام ھوتے ھوتے سورج کي ٹھنڈي گرمیوں کا خاتمه کردیتي ھے !

اگر یه سچ ھے تو یه بھي تسلیم کرنا چاھیے که کمال ضعف و تنزل کي تہه میں زوال قوة و ظلم کي حقیقت مضمر ھے ' اور اگر زندگي کے دن باقي ھوں ' اور اگر ھم اپني حالت کو بدلنا چاھیں تو اسي عہد ظلم و ستم کو دور امن و راحت کا فاتحه الباب بھي بنا سکتے ھیں - انھیں بربادیوں کي چوٹیوں پر ایوان ترقي و آزادي بھي تعمیر ھوسکتا ھے -

آج سنه ۱۹۱۳ ع میں جو حالت ممالک اسلامیه کي ھے ' سنه ۱۸۱۳ ع میں یہي حالت جرمني کي تھي - سنه ۱۸۰۷ ع کے معاهده نے اس ملک کي عزت و عظمت خاک میں ملا دي تھي ' فرانس نے اس کو تباہ کر رکھا تھا ' اسباب ترقي بیکار پڑے تھے ' قوم پر غفلت و جمود طاري تھا ' شریفانه زندگي بسر کرنے کي حس باطل ھوچلي تھي ' اور پورا ملک ایک بستر خواب غفلت تھا -

یه تباھیاں ھنوز منتہا کو پہونچنے والي ھي تھیں که یکایک قوم بیدار ھوگئي ' اشتداد مرض نے بیمار کو علاج پر آمادہ کردیا ' جنس " حمیت المانیه " قائم کي گئي ' اور اُس نے فقیه (عماره) کي اِي زبان میں فیصله کیا که :

العلم اول محتاج الى العلم

علم سب سے زیادہ علم جنگ کا حاجتمند ھے

و شفرة السيف تستغني عن القلم

اور تلوار کي دھار انسان کو قلم سے بے نیاز کردیتي ھے

پورے پچاس برس بھي گذرنے نه پائے تھے که جتنے لوازم تھے سب مکمل ھوگئے - جرمني کي نئي ابھري ھوئي قوتیں جوش طاقت سے مضطرب ھو ھوکر جنگ کے لیے اُٹھنے لگیں - بالاخر انتقام نے حب قومیت کے ساتھه مل کر فرانس کو شکست دي - اُنھیں فرانسیسیوں کے دارالحکومة (پیرس) کو گھیر لیا ' جنھوں نے کبھي برلن کو گھیر رکھا تھا ' اور جن کي فتوحات نے پروشیوں کي قومي عظمت تک کو فرنچ گورنمنٹ کا حلقه بگوش بنا دیا تھا !!

نصف صدي تو یوں بسر ھوئي ' دوسري نصف کا سرآغاز یه تھا :

(۱) نصف اول میں قوم نے جو مادي طاقت محکم کي تھي اُس کو محفوظ رکھنے کے ذرایع بہم پہونچائے گئے -

(۲) علوم و فنون میں حیرت انگیز ترقي کرکے ' اس علمي پیشرفت سے قومیت کي بنیاد استوار کي -

(۳) نئے نئے اکتشاف و اختراع سے اپني قوت بڑھائي -

(۴) تجارت و صناعت کو اس درجه ترقي دي که سارا ملک دولت مند ھوگیا -

(۵) تکثیر آبادي ' توسیع مقبوضات ' اشاعت علم ' نشر تعلیم ' تجارت گاھوں کي تاسیس ' اور مختلف ممالک میں جرمن بستیوں کے بسانے کے کام میں قوم اپني حکومت کا ھاتھ بٹاتي رھي - وقت کا ایک لمحه بھي ضائع نہونے دیا - ھر فرد ملت کو قومي ترقي کي تدبیروں پر عمل کرنے میں نہایت سرگرمي کے ساتھه انہماک رھا -

تمام یورپ سے جرمني کا حریفانه مقابله تھا - ھر لحظ یہي استغراق تھا که مواد ثروت کیوں کر بڑھیں ؟ اور ان مواد کي حفاظت کے لیے قوم کي جنگي طاقت کس طرح اس حد تک پہونچا دي جائے که جرمني کي فاتحانه عظمت کو ٹھیس نه لگنے پائے ؟ ملک بھر میں کوئي شخص ایسا نه تھا جو ان اغراض کي تکمیل کے لیے مزدوروں کي طرح دن رات کام میں لگا نه رھتا ھو -

کوششیں کبھي رائگاں نہیں جاتیں - ضرورت صرف اخلاص و استقامت کي ھے - سعي و تدبیر کا جو سلسله شروع ھو وہ مسلسل رھے ' اُس کي بنیاد صداقت پر ھو ' اور اُس میں زحمتیں پیش آئے سے انسان گھبرا نه اُٹھے - مقدمات مرتب ھونگے تو نتائج لامحاله ظہور پذیر ھونگے -

جرمن قوم کے سلسلۂ مساعي کا نتیجه آج تم خود دیکھه رھے ھو - سو برس قبل کي وھي کمزور جرمني اس وقت دنیا بھر میں اول درجه کي طاقت ماني جاتي ھے - تدبیر منزل ' سیاست مدن ' آداب و اخلاق ' نظام معاشرت ' فوج و لشکر ' بحریه و حربیه ' علم و ادب ' فنون جمیله ' صناعت و تجارت ' غرض که ملکي و قومي ترقي کي ھر شاخ اپنے قبضه میں کرلي ھے - روے زمین کے سلاطین اُس کي مداخلت سے خائف ھیں ' سمندر میں اُس کا تفوق خطرناک ھوتا جاتا ھے ' طیارات (ھوائي جہازوں) نے کرۂ ھوا کو اُس کے قبضه میں کردیا ھے ' اور جو بیمار کل بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑ رھا

[1] جرمني کو عربي میں " المان " کہتے ھیں - " امة المانیه " یعني جرمن قوم -

حق الدین سے اب جنگ، قسمت سے جنگ تھی - آخر کار حق الدین نے اپنی آزادی و خود مختاری کا اعلان کردیا ' جسکو حطی سیف ارعد اپنی موت تک نہایت تلخی سے سنتا رہا -

سیف ارعد کے بعد اوسکا بیٹا داود بن سیف تخت نشین ہوا - اس عہد میں حق الدین اطمینان سے حکومت نکرسکا - ۹ - برس کی حکومت میں شاہ امحرہ یعنی " حطی " کے مقابلہ میں اوسکو بیس سے زیادہ معرکے پیش آئے ' اور بالاخر آخری معرکہ (سنہ ۷۷۹) میں جاں بحق تسلیم ہوا -

حق الدین کے بعد اوسکا بھائی سعد الدین ابوالبرکات محمد جانشین ہوا - سعد الدین' حق الدین کیطرح شجاع و بہادر تھا' لیکن حق الدین کیطرح سریع الغضب اور مستعجل العمل نہ تھا - نہایت آسانی و تدبیر کے ساتھہ امور سیاسیہ کو انجام دیتا تھا - اس طرز سیاست نے حق الدین سے زیادہ اوسکو کامیاب بنا دیا - رعایا نے فوج میں داخل ہوکر فوج کی تعداد بہت بڑھا دی - لڑائیاں اکثر پیش آئیں' مگر سپاہیوں نے ہمیشہ ہمرکابی کی' اور حکومت کا رقبہ روز بروز زیادہ وسیع ہوتا گیا -

کثرت اعداد سپاہ کے بعد بھی سعد الدین امتحان شجاعت سے باز نہ آیا - ایک بار ۷۲ - سواروں کو لیکر حطی کی فوج پر ٹوٹ پڑا - ہزاروں کے حملہ میں ۷۲ - سپاہی کب تک کام دے سکتے تھے؟ گرفتار ہوگیا ' لیکن فوراً ہی ایک مسلمان سپاہی نے بڑھکر اوسے حبشی فوج کے ہاتھہ سے نجات دلائی -

اسکے بعد سعد الدین نے اپنی منتشر جمعیت کو مجتمع کیا ' اور اس زور سے حملہ آور ہوا کہ حطی کی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے - مال غنیمت کا وافر حصہ ہاتھہ آیا - چالیس ہزار گائیں صرف حصۂ سلطانی میں آئی تھیں !!

سلطان سعد الدین' جسنے میدان میں بارہا اپنی شجاعت و بہادری کا ثبوت دیا تھا ' آؤ دیکھیں کہ اپنی پرائیوٹ زندگی میں کتنا بہادر ہے ؟

فتح کے بعد سلطان نے اپنا تمام حصہ فقرا و مساکین اور اہل حاجت میں تقسیم کردیا اور اتنا بھی اوسکے پاس نہ رہا جس سے اوسکے کھانے کا سامان ہوسکے - آخر سلطان کی ایک بیوی نے اپنے مطبخ سے کھانا بھیجا !!

سبل بن عنان سلطان کا داماد تھا - جسکی ملکیت میں بارہ ہزار گائیں تھیں - سلطان نے زکواۃ کا حکم دیا لیکن اوسنے تعمیل نہ کی - سلطان اُس سے علانیہ ناراض ہوگیا - یہاں تک کہ سلطان کیطرف سے خود قدرت الہی نے اوس سے انتقام لیا اور وہ مع اپنے تمام سامان و دولت کے دشمنوں کے ہاتھہ گرفتار ہوگیا : فسبحان من ھو شدید العقاب !

الدقی یاتی

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت منفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

چگونہ رسد لشکرے را گریز ؟

دہائے سیاست

رومانیا کا ابتدائی سکوت اور انتہائی حملہ

۱۵ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے :

فرنیک فرٹر زئیٹنگ (Frankfurter Zeitung) میں اس عنوان پر بحث کی گئی ہے کہ رومانیا نے جنگ بلقان میں ابتداء کیوں حصہ نہیں لیا ؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ رومانیا کو بلغاریا کے طرف سے یقین دلا یا گیا کہ اس جنگ سے ملک گیری مقصود نہیں ہے - حقیقت میں یہ ایک دلچسپ مضمون کا موضوع ہے - اس مضمون کا گمنام کاتب ایڈیٹوریل فٹ نوٹ میں ایک ایسے شخص کی حیثیت سے روشناس کیا گیا ہے ' جسکے معاملات بلقان کے متعلق دقیق و عمیق معلومات ' نہایت اعزاز کے ساتھہ سنے جانے کا مستحق قرار دیتے ہیں - بقول اس مضمون نگار کے ' رومانیا نے گذشتہ موسم خزاں میں اسلیے کوئی کارروائی نہیں کی کہ وہ تیار نہ تھی - یکم اکتوبر کو اسکے پاس ڈھائی لاکھہ پیادوں کی رائفلیں تھیں - یہ ایک ایسی تعداد ہے جو پانچ آرمی کورکو جنگی حالت پر لانے کے لیے نا کافی تھی - تاہم اگر وہ مداخلت کرنے والی تھی تو اسے ۶ - لاکھہ آدمی فراہم کرنے تھے - اسی لیے آسٹریا کے کارخانہ اسلحہ سازی کو ایک لاکھہ مینلیچر ۴۰ - ہزار قرابین اور اسی قدر ریوالوروں کی فرمایش فوراً بھیجدیگئی - یہ اسلحہ ماہوار دوہزار سے تین ہزار تک' اور کل آگست سنہ ۱۳ ع تک دیے جانے والے تھے - اس سال کے آغاز میں سلستیریا کی بابت بلغاریا اور رومانیا کے تعلقات اسقدر کشیدہ ہوگئے کہ یہ مقدار بھی نا کافی معلوم ہوئی اسلیے اسٹریا کے محکمہ جنگ کو ترغیب دیگئی کہ ۷۰ ہزار پیادوں کی رائفلیں جو بالکل متروک طرز کی ہیں مع ضروری سامان جنگ کے رومانیا کے ہاتھہ فروخت کرڈالے اور ان تمام چیزوں کو ۱۰ - دن کے اندر دیدے - آسٹریا کی یہ کارروائی مشکل سے اسکی ناطرفداری اور بلغاریا کی خیراندیشی کے (جسکا دعوی کیا گیا تھا) موافق تھی - یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہی ۷۰ ہزار رائفلیں تھیں جس نے بلغاریا کو پیٹرسبرگ کے اتفاق (ایگریمنٹ) سے منفق ہونے کی ترغیب دی تھی - ہمارا مضمون نگار کہتا ہے کہ اسی زمانے میں رومانی حکومت نے ۱۱۹ - نورڈین فلیڈ مشین قسم کی توپوں کی - ۱۹۰ - صحرائی توپوں کی ' بیس باٹریوں کی ہلکی ہارٹزکی توپوں کی' اور دس باٹریوں اور پہاڑی توپوں کی جرمنی کے مختلف کارخانوں کو اور علی الخصوص توپوں کے سامان کی کثیر مقدار کے لیے کرپ کے کارخانے کو آرڈر دیدیا تھا -

ان تمام آرڈروں کی قیمت ۸۰ - لاکھہ ہوتی ہے جو ایوان (چیمبر) نے منظور کرلی - اسکے علاوہ اس نے مارکونی کمپنی سے برلن میں کہربائی منارہ روشنی (سرچ لائٹ) اور ۱۶ - لاسلکی اسٹیشن حاصل کیے - وہ ان چار تباہ کن جہازوں کی خریداری کے لیے بیچین تھی' جو انگلستان میں طیار ہورہے تھے مگر حکومت برطانیہ نے اس اعتراض کیا اس لیے اس نے نیپلس (Naples) کے پیٹرسن کارخانے میں ۱۱ - لاکھہ ۲۰ - ہزار کے چار تباہ کن جہازوں کا آرڈر دیا - یہ مضمون نگار آخر میں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ رومانی فنی اور اخلاقی دونوں نقطہ ہائے نظر سے اس حالت سے دور ہے جو اسکے لیے فرض کی جا رہی ہے - یقیناً جنگ کا کوئی جوش نہیں - تشکیل اور ساز و سامان دونوں میں بہت ایسی چیزیں چھوٹی ہوئی ہیں جنکے وجود کی خواہش کی جا سکتی ہے -

مراسلات

شہداء کانپور

لکھنو کا مجوزہ جلسہ

ہندوستان کے انگریزی عہد کی آزادی کا خاتمہ

فرمان نادری کا ورود

یہ سب کچھہ راستوں میں ہورہا تھا - جلسے کے شامیانے کے ارد گرد بھی پولیس کا مجمع موجود تھا ' تاہم جلسے کے روکنے اور نہ ہونے کی نسبت وہاں کوئی اطلاع نہ تھی - لوگ برابر جمع ہورہے تھے اور خواص کی آمد کے منتظر تھے -

لیکن ٹھیک دو بجے جو اعلان میں انعقاد جلسہ کا وقت بتلایا گیا تھا ' مجسٹریٹ شہر مع سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چند دیگر افسروں کے رفاہ عام پہنچے اور یہ حکم سنایا :

" ہز آنر لفٹننٹ گورنر کے حکم سے یہ جلسہ قطعی طور پر بند کیا جاتا ہے - کسی طرح کی کوئی کارروائی نہ ہو اور نہ لوگ جمع ہوں "

سید زہور حسن صاحب نے یہ حکم حاضرین کو سنایا اور لوگ متحیر و متعجب ' متاسف و متنفر ' اس عجیب و غریب حکم و طرز حکم کے اوصاف چنگیزی و انداز ہلاکو خانی پر غور و فکر کرتے ہوئے واپس گئے - ایسا عجیب حکم ' جس سے بڑھکر قانون کی عزت کو خاک میں ملانے والا ' اور پبلک آزادی کی صریح توہین کرنے والا حکم انہوں نے اپنی زندگی بھر میں باستثناء ظلم آباد کانپور ' کبھی نہیں سنا تھا !

مولانا ابو الکلام کا بیان ہے کہ وہ ہوٹل میں وقت مجلس کا انتظار کر رہے تھے اور چائے کے لیے طیار تھے کہ خفیہ پولیس کے ایک " دوست " پہنچے اور کہا کہ جلسہ ہز آنر کے حکم سے بند کردیا گیا ہے - اب آپ شرکت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں اور اس طرح ان کو اس واقعہ کا علم ہوا - پھر انہوں نے ٹیلیفون کے ذریعہ بعض دوستوں سے دریافت کیا اور اس خبر کی مزید تصدیق ہوئی ' تاہم تین بجے رفاہ عام آئے - جنگی تیاریوں کی اس عظیم الشان نمائش کا تماشا دیکھا - پنڈال بالکل خالی تھا اور پولیس کے افسر اس حاکمانہ اقتدار کے ساتھہ جا بجا بکمال فخر و غرور متمکن تھے ' گویا یہ شامیانے کی چھت ' کرسیوں کی صدہا قطاریں ' اسٹیج کا تختہ ' اور اس کے ارد گرد کا تمام ساز و سامان ' صرف انہی کے قدوم میمنت لزوم کے لیے فراہم کیا گیا ہے !!

چار بجتے بجتے یہ خبر تمام شہر میں پھیل گئی تھی ' اور رفاہ عام میں بالکل سناٹا تھا - تاہم کسی غیر مرئی غنیم اور غیر محسوس دشمن کا خوف و ہراس اس درجہ حکمرانان رفاہ عام پر طاری ہو گیا تھا کہ غریب پولیس کے سپاہی شام تک وہاں اونگھتے رہے ' اگرچہ ان کے افسر پتوں کی کھڑکھڑاہٹ اور ہوا کی سنسناہٹ سے بھی چونک چونک اٹھتے ہونگے !!

صوبہ متحدہ کا شہنشاہ

ایک زمانہ تھا ' جب قانون محض ایک شخص کی جنبش ابرو اور حرکت زبان کا نام تھا - اور ملک اور قوموں کی قسمتیں اُن ہاتھوں میں تھیں ' جن کو آج شخصی حکمرانی کا پیکر جبر و ظلم کہہ کر کوسا جاتا ہے - اور اُن کے وجود کو دنیا اور انسانیت کے لیے ایک لعنت الہی سمجھا جاتا ہے -

ان لوگوں کی مطلق العنانی کے قصے عجیب و غریب ہیں - ان کے حکم آناً فاناً ہوتے تھے - اور ان کے ارادے کی روک کے لیے دنیا میں کوئی قوت کارگر نہیں ہو سکتی تھی -

کہتے ہیں کہ وہ زمانہ گیا - دنیا شاد و خرم ہے کہ اب قانون کی حکومت ہے - آئین و دستور کا دور دورہ ہے - رعایا حکومت کی غلام نہیں ' بلکہ ذی روح مخلوق ہے ' جس کا ارادہ قابل تسلیم ' جس کی خواہش مستحق سماعت ' جس کے حقوق مسلم ' اور جس کی آزادی بے روک ہے -

ممکن ہے کہ یہ سچ ہو مگر موجودہ حالات کی واقعیت کو تسلیم کرتے ہوے اس کی صداقت کا اعتراف مشکل ہے - دور کے واقعات سے قطع نظر کیجیے ' اور تاریخ و جرائد کی ورق گردانی کی جگہ مشاہدے سے کام لیجیے - اگر کانپور میں ایک محترم اور مقدس مذہبی عمارت بجبر گرائی جاسکتی ہے ' باوجودیکہ تمام ملک متفقہ و متحدہ اس کی تقدیس پر مذہباً مضر ہے ' اگر ایک نہتے مجمع کا قتل عام کیا جا سکتا ہے ' باوجودیکہ اس میں آٹھہ آٹھہ برس کے بچے بھی شامل ہیں ' اور اگر لکھنؤ کے ایک ذمہ دار جلسے کو جو قانون کے مطابق پوری ذمہ داری اور بغیر کسی راز کے علانیہ منعقد ہوتا تھا ' اور ہر طرح ایک با قاعدہ اور نا قابل اعتراض مجمع تھا ' بغیر کسی قانونی سبب کے چند لفظوں کے شہنشاہانہ حکم سے بند کردیا جا سکتا ہے - تو نہیں معلوم وہ کونسی عہد برطانیہ کی آزادی ہے ' جس کی دیبی کے آگے ہمارے سروں کو شکر و امتنان کے بار عظیم سے ہر وقت سر بسجود دیکھنے کی خواہش کی جاتی ہے ؟ اور وہ کونسی قانونی اور آئینی حکومت ہے جس کی احسانمندی کے طوق سے ہمارے گلوں کو ایک لمحہ کے لیے بھی رہائی نصیب نہیں ہوتی ؟

کیا وہ یہی " آزادی " ہے جس کا جنازہ ۳ - اگست کو کانپور میں اُٹھا ؟ کیا وہ یہی آئینی اور قانونی حکومت ہے ' - جس کے تخت شاہنشاہی پر شہنشاہ مطلق سر جیمس میسٹن بہادر رونق افروز ہیں ؟

بعض لوگوں کی نسبت تاریخ میں افسوس کیا گیا ہے کہ انہیں جو زمانہ ملا ' وہ ان کے لیے موزوں نہ تھا - اگر قدرت کے کاموں میں بھی ایسا ہوا کرتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ

تبا ' آج قوتوں کا ایک عفریت مہیب ہے ! و تعز من تشاء و تذل من تشاء ' بیدک الخیر ' انک علی کل شی قدیر ! (۳ : ۲۶)

سنه ۱۸۱۳ ع کا زمانه جرمن قوم کی حس بیداری کا زمانہ تھا - یہی سال تھا ' جب اول اول ملک میں تحریک زندگی پیدا ہوئی تھی - اس بات کو اس وقت سو برس ہو چکے - اہل جرمنی آجکل اس فکر میں ہیں کہ اس سال (۱۹۱۳ میں) اپنے مبدء حیاۃ (۱۸۱۳ ع) کی یادگار منانی چاہیے ' چنانچہ اس جشن ملی کی طیاریاں بھی نہایت زور شور سے شروع کر دی گئی ہیں -

آہ ' جبکہ دنیا کی قومیں اپنی زندگی کی شادمانیوں میں مصروف ہیں ' تو ہمیں اپنی عظمت مرحوم کے ماتم سے فرصت نہیں - جبکہ ملکوں اور قوموں کی ترقیات و عروج کی یادگاریں منائی جا رہی ہیں ' تو ہمارے سامنے اپنی بربادیوں کی فہرست دھری ہے ' اور حیران ہیں کہ ماتم و فغاں کیلیے اپنے کس زخم کو تازہ کریں ؟

اوروں کو گرکر ابھرنے کی خوشی ہے ' مگر ہمارے لیے بام عروج سے خاک مذلت پر گرنے کی دائمی حسرت ہے - اوروں کے حصے میں اگر بہار کی نغمہ سنجیاں آئی ہیں تو کیا مضائقہ ؟ خزاں کے ماتم سے ہمیں بھی فرصت نہیں :

قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

وما ظلمهم الله ' ولكن كانوا انفسهم يظلمون !

اگر اس جشن عیش ونشاط میں نامرادوں کی شرکت منحوس نہ سمجھی جائے تو بد بخت ہندوستان کی طرف سے جرمنی کو پیام تہنیت قبول ہو - یہ مبارک باد ایک ایسے ملک کی طرف سے ہے ' جس نے عین اسی زمانے میں اپنا مال و متاع تاراج غفلت کیا ہے ' جبکہ جرمنی نے اپنے برباد شدہ کاشانۂ اقبال کی رونق دوبارہ حاصل کی تھی !

و بلوناهم بالحسنات	اور ہم نے انکو اچھی اور بری ' دونوں
والسيئات لعلهم يرجعون	حالتوں میں ڈالکر آزمایا کہ شاید
(ان فی ذلک	اب بھی اپنی غفلتوں سے باز آجائیں -
لآيات لقوم يعقلون)	اور بیشک اس انقلاب حالت میں

عبرت کی بہت سی نشانیاں ہیں صاحبان عقل و فہم کیلیے "

سنه ۱۸۱۳ ع کی جرمنی سے سنه ۱۹۱۳ ع کے ہندوستان کی حالت ملتی جلتی ہے - سوا اسکے کہ وہ باایں ہمہ مصائب و نوازل ' قائم تھی ' اور ہندوستان باایں ہمہ ادعاء اصلاح و نظم ' معدوم ہے - جرمنی میں سنه ۱۸۱۳ ع مبدء بیداری ہوا تھا اور اسی تاریخ سے جرمن قوم میں زندگی کے نئے حساس عمل پیدا ہوا تھا - کیا مناسب نہیں کہ ہندوستان کے لیے بھی سنه ۱۹۱۳ ع مبدء بیداری بنے ؟ تمام فرزندان ملک اس سال سے غفلت اور بے حسی کی زندگی ترک کرکے ملک کی فلاح و نجات کیلیے صرف قوی کا عہد مستحکم کریں ؟ اور قبل اس کے کہ رہبر سیاست آن کو دعوت دے ' "لسان الغیب" کی اس حکیمانہ نصیحت پر عمل کرنے کے لیے ملک بھر میں اعلان کردیں کہ :

خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز
پیشتر زانکه شود کاسۂ سر خاک انداز
عاقبت منزل ما وادی خاموشان است
حالیا غلغله در گنبد افلاک انداز

هندوستان کا انتظار غیر مختتم

محافظین برطانیه کی حکومت (کنسرویٹیو گورنمنٹ) کو آئرلینڈ کے لیے اندرونی آزادی (ہوم رول) کا حق تسلیم کرنے سے انکار تھا - بناے انکار یہ بات بتائی جاتی تھی کہ آئرش قوم اپنے ملک پر آپ حکومت کرنے کا تجربہ کھو چکی ہے - جب تک یہ صلاحیت پختہ نہو لے ' عطاے استقلال کے یہ معنی ہونگے کہ ملک میں فوضویت (طوائف الملوکی) پھیل جاے اور کوئی نظام قائم نہ رہے -

بعینه یہی صورت حال عرصے سے ہندوستان کیلیے بھی درپیش ہے -

ان دنوں مسٹر گلیڈ اسٹون انگلستان کی وزارت سے مستعفی ہو چکے تھے - انھوں نے ایک مشہور تقریر میں اس ایراد کو رد کیا تھا جس کا ایک فقرہ اب تک ضرب المثل ہے - انھوں نے کہا :

" مچھلی کے بچے پانی میں نہ رہینگے تو انھیں تیرنا کیوں کر آئیگا ؟ تم اس خوف سے کہ ابھی یہ بچے ہیں کہیں دریا میں ڈوب نہ جائیں ' ان کو خشکی پر رکھوگے اور سمجھوگے کہ بڑے ہوے پر شناوری کی طاقت آ جائیگی تو پھر دریا میں ڈالدینگے ' لیکن اگر ایسا کیا گیا تو یاد رکھو کہ غریب بچے مر جائینگے مگر ان میں تیرنے کی طاقت کبھی نہ آئیگی - انھیں ابتدا ہی سے پانی میں چھوڑ دو - وہ خود تیرنا سیکھ لینگے "

واشنگٹن نے جب امریکہ کو آزاد کرانے کی ٹھانی تھی تو اس پر بھی یہی اعتراض کیا گیا تھا کہ امریکن قوم آزاد بھی ہوگئی تو کیا ہوا ؟ جب ملک میں تعلیم و تہذیب ہی نہیں ہے تو یہ آزادی سنبھالی کیونکر جائیگی ؟

واشنگٹن نے جن الفاظ میں اس کا جواب دیا تھا ' موجودہ رئیس الجمہور (پریسیڈنٹ) امریکہ ولسن نے بھی اپنی تقریر میں انھیں فقرات کا اعادہ کیا ہے :

" ہر ایک قوم میں اپنے ملک پر حکومت کرنے کے فطری مواہب موجود ہوتے ہیں - ضرورت صرف ان سے کام لینے اور ان کو نشو و نما دینے کی ہے - ذہنی ترقی بے شبہہ مقدم ہے ' لیکن کیا آج تک کسی قوم کے دماغ محکومیت کے عالم میں بھی تعلیم و تہذیب سے آراستہ ہوے ہیں ؟ تم تعلیم پر زور دیتے ہو مگر کا دنیا حقیقی اور صحیح تعلیم کیلیے بھی اپنی حکومت کی ضرورت ہے "

سوال یہ ہے کہ ان حالات میں ہندوستان کو کیا کرنا چاہیے ؟ رفاہ عامہ کے لیے نظم حکومت میں تبدیلی اور اندرونی آزادی کی کوشش مقدم ہے یا تعلیم و تربیت کی ؟

لوگ کہتے ہیں کہ ابھی صرف انتظار ہی کرنا چاہیے - جب تمام ہندوستان صحیح معنوں میں تعلیم یافتہ ہو جائیگا تو اپنی حکومت کی درخواست بھی کر دیکھینگے ؟ اتنے دنوں تک عدالتیں اگر منشاے قانون پر عمل نہیں کریں ' حکام کو مساوات کا حق تسلیم کرنے سے انکار ہے ' قانون ساز مجلسوں میں رعایا کی راے معدوم ہے ' سرکاری راے کی اغلبیت جب چاہتی ہے ملک کے لیے اذیت رساں قانون وضع کر دیتی ہے ' حکام جس طرح چاہتے ہیں ہندوستانیوں کے مقابلہ میں قانون کا مفہوم بدل دیتے ہیں ' مسجدیں گرائی جا سکتی ہیں اور انسانوں کو بے دریغ قتل کیا جا سکتا ہے ' درباین ہمہ کوئی مضائقہ نہیں - ہم کو صرف تعلیم ہی میں مصروف ' اور صرف وقت آئندۂ مجہول ہی کا انتظار کرنا چاہیے !!

لیکن یاد رہے کہ لا ینظرون الا صیحة واحدة فاذا هم خامدون !

اسئلۃ واجوبتھا

قران کریم اور اصطلاح لفظ کفار

کفار سے مقصود کون لوگ ھیں ؟

(جناب مولوي احمد حسین صاحب از گجرات)

حضرت مولانا ! السلام علیکم - جناب اپني تحریر وتقریر کے ذریعہ آج عالم اسلامي کي جو خدمت عظیم انجام دے رھے ھیں اسکا شکریہ ادا کرنا ھم لوگوں کي طاقت سے باھر ھے - الہلال نے تنہا اس ڈیڑہ سال کے اندر جو لٹریچر فراھم کر دیا ھے ' وہ گذشتہ پوري نصف صدي میں پوري قوم بھي نہ کرسکي - جناب نے ایک ھي وقت میں اور ایک ھي رسالہ کے اندر پالٹیکس' مذھب ' علوم ' لٹریچر' اصلاح ' تجدید واحیاء ملت ' غرضکہ ھر صیغہ میں اعلی سے اعلی اور بہتر سے بہتر مواد فراھم کر دیا ھے - آپکي تحریر مبارک کي ایک سطر بھي ایسي نہیں ھوتي جو حرز جاں بنا کر محفوظ رکھنے کے قابل نہو - مجھے تو ابتدا سے اسي پر حیراني ھے کہ ایک ھفتہ کے اندر صدھا کاموں کے ساتھہ اسقدر مہلت آپ کو کیونکر مل جاتي ھے کہ بیس صفحوں کا ایسا رسالہ مرتب ھو جاتا ھے ؟ اور اسپر طرہ یہ کہ البصائر کا بھی آپنے اعلان کر دیا ھے !

علي الخصوص قران کریم کے متعلق جو کچھہ جناب کے قلم سے نکلتا ھے ' اور پھر جس طرح ھر پہلو اور ھر موضوع بحث میں آپ اُس سے مدد لیتے ھیں ' اور جیسي نظر اسکي ھر آیت اور ھر لفظ پر جناب نے کي ھے' اسکو تو سوائے فیض رباني اور موھبت الہي کے نہیں سمجھتا کہ کیا قرار دوں ؟ امر بالمعروف ' عید اضحی ' فاتحۂ سال گذشتہ ' مسئلۂ سود ' اور اور بہت سے مضامین جو شائع ھوے ھیں ' خدا را اُن سب کو جمع کرکے ایک رسالہ کي صورت میں بھي شائع کردیجیے - آجتک قران مجید کے یہ معارف و مطالب کسي کے قلم سے نہ نکلے - قران ھم روز پڑھتے ھیں اور تفسیروں کا بھی مطالعہ کرتے ھیں مگر حق یہ ھے نہ یہ انداز بحث اور یہ طریق تفسیر بالکل نیا ھے اور ھر مسلمان کو چاھیے کہ اسکو پورے غور و فکر سے پڑھے اور اپنے پاس رکھے -

پچھلے ھفتے " کشف ساق " کے متعلق جو مضمون شائع ھوا اور جسکي سرخي " وقت ست کہ وقت برسر آید " ھے' اسکو خاکسار نے نہایت دلچسپي اور شغف تمام سے پڑھا - البتہ ایک امر کے متعلق مجکو خدشہ ھے - نہایت ممنون ھونگا اگر چند سطور لکھکر تفہیم فرما دیں -

مضمون کے دوسرے نمبر میں جہاں آیات کے نتائج پر نظر ڈالي ھے وھاں جا بجا " کفار " کا لفظ آیا ھے اور جس حالت میں نہ تخلف عہد کریں ' انکي عدم اطاعت پر زور دیا ھے - دریافت طلب امر یہ ھے کہ " کفار " سے مراد کون لوگ ھیں ؟ نیز اُن آیات میں جن لوگوں کي طرف اشارہ کیا گیا ھے اور جس وقت کي خبر دي گئي ھے وہ بھي ابھی صاف نہیں ھوا اور تشریح مزید کي ضرورت باقي ھے -

میں نہایت ممنون ھوں اگر اس عریضہ کو بجنسہ الہلال کے کسي گوشے میں جگہ دیکر مجھے سرفراز فرمائیں - اور ساتھہ ھي جواب بھي مرحمت فرمادیں - گو میري تحریر اس قابل نہو' تاھم آپ کو میرے دل پر نظر رکھني چاھیے' جو سچي محبت و عقیدت کي وجہ سے ضرور مستحق توجہ ھے -

الہلال کا جواب

جناب کے اصرار سے مجبور ھو کر والا نامہ بجنسہ درج کردیا گیا ' ورنہ جناب کو معلوم ھے کہ فقیر اس قسم کي تحریرات کے اندراج سے عموماً معزرت خواہ ھوتا ھے - آپ حضرات اپني بزرگي اور حسن ظن کریمانہ سے اظہار لطف و نوازش فرماتے ھیں ' مگر یقین فرمائیے کہ اس سے ایک طرف تو میري شرمندگي بڑھتي ھے ' کہ اپني قدر و قیمت سے واقف ' اور اپني نارسائیوں اور کوتاھیوں کو دیکھہ رھا ھوں - دوسري طرف ڈرنے لگتا ھوں کہ کہیں ایسي صداؤں کي اشاعت میرے نفس شریر کو مدح و ستایش کا خوگر اور طالب نہ بنا دے کہ نفس انساني کیلیے اس غذاے مہلک سے بڑھکر اور کوئي شے اذیز نہیں - اسکے دسائس مخفي ' اور اُسکا فتنہ سخت و شدید ھے ' اور فتنہ گو خوابیدہ ھو مگر یہي صدائیں تو ھیں جو اُسے بیدار کرنے والي ھیں !

سلف صالح نے اپني خدمات کا نمونہ ھمارے سامنے رکھدیا ھے - اپني ھستي ھي کیا ھے کہ خدمت کا نام لیں اور اُمۃ مرحومہ کي شکر گذاري کو اپني طرف منسوب کریں ؟ خدمت ملت کي شرطیں بڑي کٹھن ھیں' اور اصلي منزلیں تو دور ھي ھیں - سب سے بہتر یہ ھے کہ ھم ایک دوسرے کیلیے دعا مانگیں کہ اس شرف عظیم و عزت جلیل کا ایک ادنے درجہ ھي ھمیں نصیب ھو جاے !

معافي خواہ ھوں کہ جناب کے ارشاد کي پوري تعمیل سے مقصر رھا اور تمہید کا کچھہ حصہ اشاعت سے رھگیا - الہلال کے صفحات قوم کیلیے ھیں - مدحت اشخاص کیلیے نہیں ھوسکتے -

" کفار "

قران کریم کے متعلق صدھا مباحث ایسے ھیں ' جن پر ارباب علم کیلیے بہت کچھہ غور و تدبر ابھي باقي ھے - ازانجملہ ایک مبحث اھم " کشف ساق " کے مفہوم و مقصود کا بھي ھے ' جسکا ذکر متعدد آیات میں کیا گیا ھے - اس مضمون میں بعض مستفسرین کي تحریک سے کوشش کي گئي تھي کہ اِن آیات کي تفسیر اسلوب و تحقیق جدید کے ساتھہ کي جاے - مگر در اصل وہ مضمون ابھي نا تمام ھے اور متعدد مباحث بیان میں آنے سے رھگئے ھیں -

مثلاً ان آیات کا محمل اصلي ' کہ اسکے متعلق نہایت اھم مباحث ھیں - ان تمام آیات میں خدا تعالی نے اُن لوگوں کے ارادوں اور کاموں کي نامرادیوں کي خبر دي ھے ' جو دین الہي کي بغض و عداوت میں مسلمانوں کو مٹانے کي کوشش کرتے تھے یا کوشش کرینگے - اور پھر اُن لوگوں کے وہ تمام خصائل رذیلہ ایک ایک کرکے بیان کیے ھیں ' جنکي مضمون مذکور کے دوسرے نمبر میں دفعہ وار تشریح کي گئي ھے' اور جنمیں تخلف عہد و میثاق کي خصلت پر علي الخصوص زور دیا گیا ھے -

آیات کریمہ کا مورد

آغاز عہد نبوت میں معاندین اسلام نے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کیے' انکي تباھي و بربادي کي جیسي کچھہ تدبیریں کیں' دین الہي کي تحقیر و اھانت میں جس شوخي و بے باکي سے کوشاں رھے' اور پھر جس طرح اپنے تمام عہدوں کو توڑا ' ھر وعدے کي خلاف ورزي کي' اپنے زیر دست مسلمانوں کو سخت سے سخت ایذائیں دیں ' اور باوجود اللہ کے بار بار مہلت دینے اور طرح طرح کي آیات بینہ و قاھرہ کے دکھلانے کے ' وہ اپني شیطنت و طغیان سے باز نہ آے ' اُن تمام اُمور کي طرف ان آیات میں مفصل اشارات کیے گئے ھین -

یہ زمانہ مسلمانوں کي غربت و بیکسي اور محکومي و زیردستي کا تھا - خدا نے انکو روکا کہ وہ اپني غربت کي وجہ سے دل شکستہ

سرجیمس میسٹن کي حالت ضرور قابل همدردي هے - اُن کے شاهنشاهانه امنگوں اور مطلق العنانه ولولوں کو دیکھه کر هر شخص افسوس کرے گا که ان کے ظہور میں کارکنان قضاؤ قدرنے یقینا بہت دیر کي - بہتر تھا اگر ان کو قرون مظلمه کي حکمراني کا دور نصیب هوتا - تاکه ایک طرف تو اُس " مذهبی جنوں " کے کرشمے بھی پوري طرح نظر آجاتے' جس کي نسبت ان کا دعوي هے که ۳ - اگست کو انہوں نے کانپور میں دیکھا - اور ساتھه هي عالم انسانیت پر حکمراني و مطلق العنانی کا بھي اصلي اور کامل موقعه مل جاتا - پھر سب سے زیادہ یه که " الهلال " کي خلش بھی مغل فرمانروائي نہوتي - اگر یه نہوتا تو کم ازکم انہیں تاتار کا دارالخلافه تو نصب هوتا - افسوس که قدرت نے ان کے ساتھه انصاف نہیں کیا !

الهـــلال

سچ یه هے که هر حکومت پر مصائب و مشکلات کے دور آیا کرتے هیں' اور هر خیر خواہ حکومت برطانیه کو رونا چاهیے که سرجیمس مسٹن کے هاتھوں وہ دوران کي حکومت پر طاري هوگیا - کوئی غلطي اس غلطي سے زیادہ سخت اور خطرناک نہیں هو سکتی' جس ایک غلطي کی وجه سے هزاروں غلطیوں کا دروازہ کھل جاے' اور ایک ٹھوکر ایسي لگے که اس کے بعــد چلنے والے کو اُٹھنا نصیب هی نه هو -

ایسي هي غلطي تھي' جو مسٹر ٹائلر نے کي اور اُسکي حمایت پر سرجمیس میسٹن اُٹھه کھڑے هوے - اب یه غلطي بغیر صدها غلطیوں کو اپنے دامن میں لیے سرجمیس مسٹن کو نه چھوڑے گي - انہوں نے بھي غلطیوں کے دیوتا کے آگے سراطاعت خم کردیا هے' اور جدھر وہ لے جانا چاهتا هے' خاموشي کے ساتھه جا رهے هیں - ایک پوري قوم' ایک پوري جماعت' چیخ رهي هے که مسجد کا متنازعه فیه حصه مسجد میں داخل هے اور یه ایک همارا مذهبي مسئله هے جس کو هم نے سمجھه لیا هے' مگر باایں همه وہ کہے جا رهے هیں که نہیں' تمہارے مذهب کا فیصله کرنیوالا میں خود هوں نه که تم بدبخت !

ایک معزز ترین اخبار کا ایڈیٹر کان پور جاتا هے - اور به حیثیت اخبر کے ایڈیٹر هونے کے زخمیوں اور قیدیوں کو دیکھنا چاهتا هے - لیکن اس سے کہا جاتا هے که اس کا کانپور میں قیام بھی گوارا نہیں اور جب سبب پوچھا جاتا هے تو کوئي وجه نہیں بتلائي جاتی - " الهلال " میں مسئله مسجد کے متعلق صرف دو مضمون نکلے هیں - ایک انهدام سے پہلے اور ایک بعد - یقیناً دونوں میں مسجد کے احترام دیني کو هر مسلمان کا فرض اور اس کے لیے انتہائي سعي و مجاهدہ کو ضروري بتلایا گیا هے' لیکن اگر ایسا بتلانا هي بغاوت انگیزي میں داخل هے' تو سرجیمس مسٹن کو اعلان کر دینا چاهیے که خود اسلام هي ایک بغاوت انگیز مذهب هے اور دنیا میں صرف ایڈیٹر " الهلال " هي نہیں' بلکه چالیس کرور مجرمین بغاوت موجود هیں - وہ کس کس پر برهم هوں گے ؟

پھر وہ کونسا بغاوت و فساد کا منتر تھ جو ایڈیٹر " الهلال " جیل خانے کے اندر پھونک دیتے' اور چند قیدي بکا یک ایک عظیم الشان مسلح فوج بن جاتے اور پھر مسٹر ٹائیلر کے بنگله کا محاصرہ لیتے ؟

لکھنؤ میں ایڈیٹر " الهـــلال " کا قیام کوئي راز نه تھا' کانپور کے مقدمات کي اعانت اور حالات کی تحقیق ان کا ایک پہلا مقصد تھا - جلسه ذمه دار اشخاص کے دستخط سے هوا تھا' اور اس کا مقصد سوا چندہ جمع کرنے کے کچھه نه تھا - آج برسوں سے ایڈیٹر " الهـــلال " صدها تقریریں کیچکے هیں - کلکته میں ایک ایک لاکھه آدمیوں کے مجمع میں انہوں نے تقریر کی هے اور اسي واقعه کے متعلق ایک دن پہلے دهلي میں تقریر کرچکے تھے - پھر آج تک کوئي بلوہ' کوئی هنگامه' کوئي بغاوت' کوئی بد امني وقوع میں آئي که لکھنؤ کے ایک ذمه دار مجمع میں پیدا هو جاتي ؟ کیا یه پبلک کي ایک نا قابل برداشت توهین نہیں هے ؟ اور کیا اس سے بڑھ کر بھي کسي قوم اور جماعت کے معزز ارکان کي نیتوں اور مقاصد پر حمله هوسکتا هے ؟ اگر واقعي لکھنؤ کے مجمع سے فساد کا اندیشه تھا' تو وہ " عظیم الشان حکمران قوم " کس لیے هے جو ایک صدي سے یہاں حکومت کر رهي هے ؟ پولیس کا فرض تھا که وہ دفع فساد کا پورا انتظام کر دیتي اور جتنی زیادہ سے زیادہ اپني تعداد مجمع کے اندر چھپا سکتي' چھپا دیتي - لیکن ایک با قاعدہ جلسے کو عین اجلاس کے وقت روک دینا قانون اور حریت عامــه کي صریح توهین هے -

نتـــائـــج

تاهم وقت اور حالات کے ممنون هیں که جو کچھه هوتا هے' اس میں همارے لیے فوائد اور نتائج کا کافی ذخیرہ هوتا هے - اگر لکھنؤ میں جلسه منعقد هوتا تو بھي مفید تھا' اور اب جو روک دیا گیا تو اس سے زیادہ مفید هے - برسوں کي سعی و کوشش اور بڑے بڑے مجمعوں کي پُرجوش تقریروں سے زیادہ ایک لمحے کي سختي دلوں کے لیے مؤثر هوتي هے - جلسے میں لوگ مصیبت زدگان کان پور کے لیے چندہ دیتے' مگر جب اُنہوں نے سنا که جلسه جبراً روک دیا گیا تو انہوں نے چندہ سے بھي زیادہ ایک قیمتي شے انہیں دے دي -

حق کو جتنا دباؤ گے اتنا هي زیادہ اُبھرے گا' اور یه گیند جتنی سختي کے ساتھه پھینکا جا ئگا اتني هی تیزي کے ساتھه اُچھلے گا - آگ اگر بھڑکي هے تو اس کے لیے پاني کي ضرورت هے' مگر افسوس که سرجیمس مسٹن تیل چھڑک رهے هیں - لکھنؤ کے جلسے پر حکومت چل سکتي تھي اس لیے بند کردیا گیا' لیکن شاید اُن کروڑها دلوں پر حکومت کام نہیں کرسکتي جو اس کا اثر همیشه کے لیے اپنے ساتھه لے گئے - زبان نه رک سکتي هے اور نه قلم چپ هوسکتا هے - سرجیمس میسٹن کس کس جلسے کو بند کریں گے' اور کس کس کے قلم سے هراساں هوں گے ؟ یه ایک نہایت افسوس ناک تجربه هے جو پچھلے کرچکے هیں' اور مبارک هو سرجمیس میسٹن کو' جو آگ سے کھیلنے کے لیے تیار هوئے هیں !!

عــام خــیال

عام لوگوں نے اس واقعه کو کس نظر سے دیکھا ؟

سب سے پہلے تو انہیں اس کا افسوس هے که سید وزیر حسن صاحب نے اس حکم کي ترجماني کي عزت اپنے سر کیوں لي ؟ اگر یه حکم دینا هي تھا تو مجسٹریٹ صاحب بہادر خود لوگوں کو دے دیتے - حکم سنانے کے لیے حلق اور زبان کي ضرورت تھي اور یه سید وزیر حسن صاحب کي طرح سٹي مجسٹریٹ کے پاس بھي موجود تھي -

پھر ان کا عام خیال یه هے که سرجیمس میسٹن اس طرح کي کارروائیوں کے ذریعه مقدمات کي اعانت سے مسلمانوں کو باز رکھنا چاهتے هیں' اور مقصود یه هے که کافي طور پر چندہ جمع نه هوسکے - کیونکه یه ظاهر هے که روپیه کي فراهمي هي سے مقدمات کي پیروي هوسکتي هے اور مقدمات کے چلنے هي سے واقعه مسجد کے سرار و رموز کھل سکتے هیں -

(مراسله نگار " زمیندار " لاهور)

فکاہات

(۱)

آپ ظالم نہیں زنہار ، نہ ہم ہیں مظلوم !!

ہم غریبوں کو نہ پہلے تھا ، نہ اب ہے انکار * کہ ہر اک شہر میں ہے آپ کے انصاف کی دھوم
یہ بھی تسلیم ہے ہم کو ، کہ یہ جو کچھ کہ ہوا * اس میں ملحوظ رہے عدل کے آداب و رسوم
آپ قانون کی حد سے نہ بڑھے اک سر مو * فیر کا حکم دیا آپ نے جب بہر ہجوم

* * *

یہ حقیقت بھی مگر قابل انکار نہیں * کہ بہ یک چشم زدن موت کو تھا اذن عموم
گولیاں کھا کے جو گرتے تھے جوانان حسین * سب یہ کہتے تھے : قیامت ہے کہ جھڑتے ہیں نجوم
گولیوں نے نہ نشان منبر و محراب پہ بھی * بسکہ درکار ہیں مسجد کے لیے نقش و رسوم
جا بجا خون سے مسجد ہے نگارین اب تک * یہ وہ صنعت ہے کہ تا حشر نہ ہوگی معدوم !
تا بہ زنجیر تھے محروم بھی ، تماشائی بھی * اور پولیس کو یہ تھا عذر ، کہ ہم ہیں محکوم !
واقعہ یہ ہے غرض ، کوئی نہ مانے ، نہ سہی ،
" آپ ظالم نہیں زنہار ، نہ ہم ہیں مظلوم "

(۲)

" وضو خانہ "

گفتی کہ " وضو خانہ " بہ تعظیم نیرزد
زان روے کہ آن خانہ نہ مسجد ، نہ کنشت ست
ما بندۂ فرمان تو ہستیم و لیکن :
" معشوق من آنست ، کہ نزدیک تو زشت ست " ! !

(۳)

بمبئی کی وفادار انجمن

ایک دن تھا کہ وفاداری مسلم کی متاع * ہر جگہ عام تھی اور نرخ میں ارزانی بھی
دفعۃً ہو گئی ہنگامۂ بلقان میں گم * قوم کو سخت مصیبت تھی پریشانی بھی
ہات آنے کا تو کیا ذکر نشان تک بھی نہ تھا * ڈھونڈھنے والوں نے گو خاک بہت چھانی بھی

* * * *

ہو مبارک تجھے اے بمبئی اے نازِ دکن ! * کہ ترے تاج میں ہے طرۂ سلطانی بھی
تیرے بازار میں وہ یوسف گم گشتہ ملا * جسکا مشتاق تھا خود یوسف کنعانی بھی
یہ الگ بات ہے اندھوں کو نہ آئے وہ نظر * گو اسی زمرہ میں ہے (یوسف ثوبانی) بھی

(وصاف)

هوکر مایوس نه هو بیٹھیں ' اور معاندین حق و صداقت سے ذرا بھی نه ڈریں - بعض ضعفاء ملت تھے جنکے اعزا و اقارب مکۂ معظمه میں تھے - وہ ڈرتے تھے که قریش انکی دشمنی کا انسے بدله نه لیں - بعض لوگوں کے عزیز و قریب حالت کفر میں تھے ' اور یه انسے عزیزانه نامۂ و پیام رکھتے تھے ' اور اس طرح دشمنوں کو انکے ذریعه حریف کے ارادوں اور حالتوں کی خبر مل جاتی تھی - (سورۂ ممتحنه) اور (عمران) میں ایسے لوگوں کو اس سے سختی کے ساتھه روکا ھے اور ان آیات میں بھی اس طرح کی کارروائیوں سے باز رهنے پر زور دیا ھے - کیونکه جن لوگوں کو الله ' اسکے رسول ' اسکے مومنوں ' اور حق و صداقت کی معیت و متابعت کا دعوا ھے ' انھیں سزاوار نہیں که اسلام کے اُن دشمنوں سے تعلقات رکھیں اور انکی اطاعت و پیروی کریں ' جنھوں نے پیروان اسلام کو گھر سے نکالا ھو' انکے چین اور آرام میں خلل ڈالا ھو' وعدے توڑے ھوں ' عہد و پیماں کا پاس نه کیا ھو' اور دین الہی کے ساتھه علانیه تمسخر و استہزا کرتے ھوں - پس کہا که جو ظالموں کا ساتھه دیگا ' اسکا شمار بھی ظالموں کے ساتھه ھوگا -

کشف ساق

اسکے بعد پھر مومنین مخلصین کی تسکین و طمانیت کیلیے حق کی فتح اور باطل کے خسران کی جابجا خبر دی ' اور ایک خاص فیصله کن وقت کی طرف اشارہ کیا جو بہت جلد آنے والا ھے ' اور جو زیردستوں کو بالا دست ' محکوموں کو حاکم ' مفتوحوں کو فاتح ' ماتم گزاروں کو عیش فرما ' اور خاک مذلت پر لوٹنے والوں کو عرش جلال و عظمت پر متمکن کر دیگا !!

یہی دن ھوگا ' جبکه شدت و کرب کی پنڈلی برهنه ھو جائیگی سختی و عذاب کا چہرہ بے نقاب ھو جائیگا ' ظالموں کو سرافگندگی کی دعوت دی جائیگی لیکن یه انکی طاقت سے باہر ھوگا :

یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون - خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة ' وقد کانوا یدعون الی السجود و هم سالمون '

اُس وقت انکی آنکھیں ذلت و شرمندگی سے جھکی ھونگی - چہرے ذلت و نکبت سے مسخ ھونگے - یه وهی مغرور فرزندان تھے که انھیں الله اور اسکے احکام کے آگے جھکنے کی دعوت دی جاتی تھی اور یه اچھے خاصے صحیح و سالم تھے ' مگر شیطان کی ڈالی ھوئی باگ اتنی سخت تھی ' که انکے سروں کو جھکنے کی اجازت نہیں دیتی تھی !

معجزۂ قرآنی

یه پیشین گوئیاں ایک ایسے عہد غربت میں کی گئی تھیں ' جبکه مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ تھا ' اور فتح و کامرانی ایک طرف ' انکو کسی گوشے میں چین سے بیٹھنے کی بھی مہلت نه تھی -

مگر معجزۂ الہی کے معجزات ایسے هی حالتوں میں عقول و دماغ انسانیه کو دعوت عجز و اعتراف دیتے هیں - نا قدرتوں کی فرماں روائی کا اعلان ' اور قوۂ الہیه کے جلال و جبروت کا اظہار ھو - یه ایک وعدۂ الہی تھا جو کامل بے سرو سامانی کے عالم میں دیا گیا تھا '

لیکن : وکان وعداً مفعولا - تھوڑے هی دنوں تک دنیا کو منتظر رهنا پڑا - یکایک واقعات و حوادث کا صفحه الٹا ' اسلام کی غربت اولی کا دور ختم ھوا ' ملائکۂ فتح و نصرت کے نزول سے خدا کی زمین بھر گئی ' اور هجرۃ نبوی علی صاحبها الصلوۃ والسلام کے ... سال (فتح مکه) کا معرکه پیش آیا - یہی وہ فیصله کن دن تھا ' جسکی ان آیات میں خبر دی گئی تھی ' اور یہی وقت موعود تھا ' جبکه " کشف ساق " کی حقیقت بے نقاب ھونے والی تھی - خدا کا تخت بچھا ' کفر کی فوج کو هزیمت ھوئی - محکوم حاکم ' مفتوح

فاتح ' زیردست بالا دست ' مطیع مطاع ' ضعیف زور آور ' اور پرستاران اصنام و طواغیت کی جگه عباد الله المخلصین کا دور خلافت و فتح مندی شروع ھوا : فسبحان الذي اذا اراد شيأ ان يقول له كن ' فيكون !!

پس فی الحقیقت اِن آیات میں جو خصائص خبیثه و رذیله و خصائل ردیه و رذیله بیان کیے گئے هیں ' وہ اپنے مورد اول کے اعتبار سے مشرکین مکه کے متعلق هیں ' اور اُن میں انقلاب حالت کی جو خبر دی گئی ھے ' وہ ایک پیشین گوئی تھی ' جس کا ظہور جنگ بدر هی سے شروع ھوگیا تھا - پھر فتح مکه کے بعد اعلان ھوا ' اور اسکے بعد اسلام کے ظہور عام ' خلافة اسلامیه کے قیام ' فتح ممالک و بلدان ' و خسائر اهل کفر و طغیان سے روز بروز زیادہ متحقق و متیقن ھوتا گیا ' اور انشاء الله تا قیام قیامت اسکے اعجاز و خوارق ظاهر هی ھوتے رهیں گے -

خصائص مخصوصۂ کلام الله میں سے ایک ممتاز خصوصیت یه ھے که اسکے اکثر بیانات و تنزیلات گو خاص مواقع و حالات سے متعلق هیں ' لیکن انکا انطباق اصولاً ھر زمانے میں ھوتا رها ھے - پس اِن آیات میں بھی جو امور بیان کیے گیے هیں ' گو وہ کفار مکه اور فتح بلدامین کے متعلق تھے ' مگر انکی صداقت آج بھی ویسی هی ھے ' جیسی ابسے تیرہ سو برس پہلے تھی -

تحقیق اطلاق لفظ کفار

رها آپ کا یه سوال که " کفار سے مراد وهاں کون لوگ هیں ؟ " تو یه تمام تفصیل بھی اسی لیے تھی تاکه مطلب بالکل واضح و بین ھو جائے - کفار سے وهاں مراد خاصکر مشرکین مکه هیں - انہی سے اسلام کا مقابله تھا - انھیں کے مظالم کا یوم الحساب آنے والا تھا ' اور انھیں کے مواعید و مواثیق مکذوبه تھے ' جنکا بار بار ظہور ھوا تھا ' و ضرور تھا که انکے نتائج سے وہ دوچار ھوں - اور پھر انکے علاوہ اسلام و مسلمین کے ساتھه یه سلوک اور جس گروہ کا ھوگا ' انشاءالله وہ اس وعید الہی کا مستحق ھوگا -

اهل کتاب اور کفار

قرآن کریم کا مطالعه کیجیے تو باول نظر واضح ھو جائیگا که اس نے اس بارے میں خاص اصطلاحات مقرر کر دی هیں اور هر جگه انہی کو استعمال کیا ھے - قرآن کریم کی اصطلاح میں " کفار " کے لفظ سے عموماً مشرکین مکه مراد ھوتے هیں - یہود و نصارا کیلیے اس نے " اهل کتاب " کی اصطلاح قرار دی ھے ' اور یه اسکی ایک رعایت خاص ھے جسکے ذریعه اس نے عیسائیوں اور یہودیوں کو عام مشرکین کے مقابلے میں امتیاز بخشا -

تمام قرآن کریم کا مطالعه کر جائیے هر جگه یہود و نصارا کو " اهل کتاب " اور عام طور پر مشرکین و عبدۃ الاصنام کو " کفار " کے لفظ سے مخاطب پائیگا - یه ضرور ھے که قرآن کریم نے الوهیت مسیح کے اعتقاد ' حضرت مریم کی پرستش ' اور قتل انبیاء و مرسلین کو صریح طور پر کفر کہا ھے ' لیکن ظاهر ھے که اس سے بڑھکر اور کیا کفر ھوسکتا ھے ' اور شرک کے معنی صرف بتوں کے پوجنے هی کے نہیں هیں بلکه انسانوں کی پرستش بھی اسمیں داخل ھے -

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم (۷۶ : ۵)
بیشک ' جن لوگوں نے کہا که خدا نے مسیح ابن مریم کی صورت میں ظہور کیا ' انھوں نے صریح کفر کیا -

پھر اسکے بعد کہا : لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة ' اور اس طرح اقانیم ثلاثه کے اعتقاد کو کفر قرار دیا -

ان تمام مواقع میں انکے اعتقادات کو کفر قرار دیا ھے ' تاهم خود انکو " کفار " کے لقب سے ملقب نہیں کیا گیا -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

(ششماہی ۴ روپیہ ۱۲)

نمبر ۱۲ کلکتہ: چہار شنبہ ۱۵ - شوال ۱۳۳۱ ہجری جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 17, 1913.

فہرس

تصویر

مرقع ایاب و ذہاب یا فتح قسطنطنیہ (صفحۂ مصورۂ خاص)

مجلس دفاع مسجد کانپور

Cawnpore Mosque Defence Association.

و لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لہدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا - ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز [۲۲ : ۴۰]

صدر مجلس : مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الہلال کلکتہ

خزانچی : مسٹر اے - رسول - ایم - اے - بیرسٹر ایٹ لا کلکتہ

سکریٹری : انریبل مولوی فضل الحق ایم - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ کلکتہ

(۱) مسئلۂ مسجد کانپور نے در اصل حفظ عمارات دینیہ و اوقاف خیریہ کا مسئلہ تمام مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا ہے - اور یہ نظیر اپنے اندر ایسے عواقب شدیدہ رکھتی ہے ' جنکا اگر اسی وقت علاج نہ کیا گیا تو عجب نہیں کہ مساجد و اوقاف کے قبض و تسلط کا سررشتہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلکر حکام کے اختیار میں چلا جاے - پس تمام پیروان اسلام کا فرض دینی ہے کہ وہ جب تک اس معاملے کو ایک انقطاعی فیصلے تک نہ پہنچا لیں ' ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے صرف اسی مسئلہ کے پیچھے اپنی تمام جد و جہد و قواء وقت و مال کو وقف کر دیں -

(۲) اسکے لیے باقاعدہ ' منظم ' مستقل ' اور متحدہ اجماعی جد و جہد کی ضرورت ہے - پس تمام اُن کوششوں کو جو مسئلۂ مسجد کانپور کے متعلق ملک میں ہو رہی ہیں ; ایک رشتۂ نظام میں منسلک کرنے ' اور اصل مسئلۂ مسجد ' نیز مقدمات زیر عدالت کیلیے تمام وسائل و ذرائع عمل کے اختیار کرنے کیلیے یہ مجلس قائم کی گئی ہے -

تمام خط و کتابت سکریٹری کے نام ادارۂ الہلال کے پتے سے ہونی چاہیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمانان ھند کا ایک ورق

شہداء کانپور اعلی اللہ مقامہم!

جناب ضیا الدین احمد صاحب طالعلم قصبہ بدھ ضلع مظفر نگر-

اسجگہ عید گاہ میں چندہ کانپور کي تحریک کیگئي - غریب مسلمانوں نے حرارت دیني سے کام لیکر اپني بساط سے بڑھکر کام کیا اور چند منٹوں میں ۴۱ - ۹ جمع ھوگیا - ازراہ کرم ان سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیجئے - رقم عنقریب روانہ کردیجائگي -

(جناب معین الدین احمد صاحب قدوائي ندوي -)

چونکہ میں کوئي حیثیت نہیں رکھتا اس لئے پہلے جو کچھہ مجھہ حقیر سے اسلام کي خدمت ھوسکي حتي الوسع ناچیز اور ذلیل رقموں سے کي ' اور لوگوں سے کہہ سنکر جو کچھہ بھي ممکن ھوسکا آپ کے خدمت میں ارسال کیا -

اب پھر اپني بے خانماں ماؤں اور بہنوں کیلئے اپني جیب خاص سے بچابچاکر اس حقیر رقم (تین روپیہ) کا مني آرڈر اس خط کے ساتھہ ارسال خدمت عالي کرتا ھوں اور انشا اللہ آیندہ بھي جو کچھہ ممکن ھوا بھیجونگا -

۲۰ اگست کا پرچہ ھم چند آدمي سن رہے تھے - اوس میں مظلومان کانپور کے لیے چندہ کي تحریک پڑھکر لوگوں میں فی الجملہ غیرت آئی اور حسب ذیل چندہ جمع ھوا جو آج بذریعہ مني آرڈ ارسال ارسال خدمت ہے -

جناب محمد ابرھیم صاحب	٠	٠	۱۰
جناب شرف الدین صاحب	٠	٠	۱
جناب فقیر محمد صاحب بوبیرے	٠	٠	۲
جناب شیخ صاحب ھانڈي	٠	٠	۱
جناب احمد صاحب بوبیرے	٠	۸	٠
جناب ابراھیم صاحب دھورو	٠	۸	٠
جناب امین صاحب فنیہ	٠	۸	٠
جناب نظام الدین صاحب بوبیرے	٠	۴	٠

بعد وضع کمیشن و مني آرڈر باقي ارسال خدمت ھیں -

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۲)

	پائي	آنہ	روپیہ
جناب غلام معین الدین محمد صاحب	٠	٠	۱۰
جناب مہدي حسن صاحب	٠	٠	۴۳
جناب محي الدین برکت علي صاحب قصوري	٠	٠	۱۰
جناب ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب - بکاني	٠	٠	۵
جناب غوث محي الدین صاحب مہتمم خزانہ حیدر آباد دکن	٠	٠	۳۵
خواتین مکھانہ بازار مونگیر بذریعہ جناب والدہ مجیب الحق صاحب	٠	٠	۱۵
جناب حکیم عبد الرزاق صدیقي صاحب سالار گدہ - پٹنہ	٠	٠	۱۰
جناب ابو طاھر محمد ظاھر حق صاحب - بہار پٹنہ	٠	٠	۴
جناب ظہیر الدین صاحب درزي بہار پٹنہ	٠	٠	۱
جناب امداد حسین خان صاحب فضل اللہ	٠	٠	۱۰
بذریعہ جناب محمد شرف الدین صاحب - بھیونڈي تھانہ	٠	٠	۱۵

جناب محمد افضل خانصاحب وردي میجر کچھہ - بلوچستان -	٠	٠	۳
جناب محمد عبد الحي - دھلي	٠	٠	۵
جناب محمد ھاشم خانصاحب - وکیل - ٹونک ریاست	٠	٠	۱
جناب سید قمر الدین صاحب قمر - بمبئي	٠	۴	۱
جناب صغیر احمد صاحب بمبئي	٠	۲	٠
جناب لشکر علي صاحب داروغہ - چک پکھي فیروز پور	٠	٠	۶
جناب غلام حسین وفضل کریم صاحب سوداگر - ٹوھانہ	٠	٠	۷
جناب جان محمد صاحب - برھما	٠	٠	۱
جناب محمد اشرف صاحب	٠	٠	۱۰
جناب میاں اللہ دتا صاحب	٠	٠	۱
میزان	٠	۶	۱۸۳
سابق	٠	۸	۶۹۳
میزان کل	٠	۱۴	۸۷۶

بقیہ

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

	پائي	آنہ	روپیہ
جناب سید علي محمد صاحب ذاکر مدني مدرس گورنمنٹ مدرسہ مدراس	٠	٠	۴
زوجہ محترمہ جناب مراد حسین خانصاحب ملتان	٠	٠	۱۰
بذریعہ جناب احمد علي صاحب (علیگ) از مظفر نگر جو حسب احباب نے عنایت فرمائے ھیں -	٠	٠	۵
(۱) جناب سید ناظر علي صاحب متولي			
(۲) مصباح الحق صاحب -			
(۳) جناب افتاب خانصاحب -			
والدہ محترمہ جناب سید الطاف علي صاحب			
ھمشیرہ صاحبہ جناب سید حمید علي صاحب			
بذریعہ جناب محمد صادق صاحب دوکٹي پشاور-			
جناب شیخ محمد عبد الرحیم صاحب	٠	٠	۲۵
جناب منشي محمد اسمعیل صاحب سب اورسیر	٠	٠	۵
جناب محمد صادق صاحب	٠	٠	۱۰
جناب عبد الواحد صاحب - سکندر آباد دکن	٠	٠	۵
جناب غلام حیدر صاحب - گوجرانوالہ	٠	۸	٠
بذریعہ جناب رسول احمد صاحب - بوریل ضلع بارہ بنکي (بتفصیل ذیل)	٠	۱	۳۴
والدہ جناب سید محمد عبد اللہ صاحب	٠	٠	۳۰
اھلیہ جناب سید نبي اللہ صاحب	٠	٠	۱
والدہ ابوالحسن صاحب	٠	٠	۴
	٠	٠	۳۵
فیس مني آرڈر	٠	۶	٠
	٠	۱۰	۳۴
جناب ایس انور شاہ صاحب - ھانگ کانگ چین	٠	٠	۲۲
جناب امداد حسین خانصاحب فضلکہ	٠	٠	۱۵
جناب محمد افضل خانصاحب آرمي میجر- کچھہ بلوچستان	٠	٠	۲
جناب عبد الطیف صاحب بھائي داؤد موساني صاحب - تاترہ	٠	٠	۵
جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل ھوشیار پوري	٠	٠	۸
جناب جان محمد صاحب ٹونجي - برھما	٠	٠	۵
میزان	٠	۹	۱۵۹
سابق	٠	۱۳	۱۵۲
کل	٠	٦	۱۲

افکار و حوادث

ارشاد الملوک

هز آنر سرجیمس مستن بالقابه نے حادثۂ خونین کانپور کے بعد ۷ - اگست کو آگره میں جو خطبۂ همایونی دیا تها ' وه اچهي طرح شائع هوچکا هے اور موافق و مخالف بحیثیں بهي هوچکي هیں ' تاهم همیں جو کچهه عرض کرنا تها ' وه اب تک باقي هے - انهوں نے فرمایا :

" مگر سب سے زیاده میں اُن لوگوں کي سنجیده ذمه داري سے متاثر هوا جو خود تو دور اور محفوظ هیں ' مگر جنهوں نے اپني تقریروں اور تحریروں سے ایک جاهل جماعت کے جذبات کو مشتعل کردیا اور جن پر خدا اور انسان کي نظروں میں یکساں بهت سا بے ضرورت خون بهانے اور مصیبت لانیکا گناه عائد هوتا هے - میري یه دعا هے که آگره کو ایسي المناک مصیبت کا کبهي سامنا نه کرنا پڑے "

سب سے پہلے تو هم اپنے تئیں مبارک باد دیتے هیں که هز آنر کي زبان مبارک بهي " خدا " کے لفظ سے نا آشنا نهیں - ستم زدگان کانپور کا ذکر کرتے هوے خدا انهیں یاد آهي گیا - کاش هز آنر فارسي کے ذوق آشنا هوتے تو هم مرحوم (غالب) کا یه شعر سناتے :

رواں فداے تو ' نام کے بردۂ ناصح !
زهے لطافت ذوقیکه در بیان تو نیست !

هز آنر نے لینے کو تو خدا کا نام لے دیا ' لیکن کاش انهیں معلوم هوتا که انکے مخاطب مسیحي نهیں بلکه مسلمان هیں ' اور انکے لیے یه " لفظ " اتنا سهل و آسان نهیں ' جتنا خود انکے لیے هے - وه ایک مصلوب جسد کے پوجنے والے نهیں هیں جو اپنے بے رحم خدا کو پکارتے پکارتے بالاخر دنیا سے چل دیا ' اور اب اسکے خون کے سوا ' جسکے کفارے میں اسکے تمام پوجاریوں کے گناه معاف هوگئے هیں ' اور اُسکے اندر کچهه باقي نهیں رها هے ' بلکه وه ایک حي و قیوم و قاهر و منتقم خدا کے پرستار هیں ' جو انکي دعاؤں کو سنتا ' انکي اعانت و نصرت فرماتا ' حق و عدل کو کامیاب ' اور ظلم و جبر کي پاداش کیلیے ایک عدالت رکهتا هے - انکو خدا تک پهنچانے کیلیے ' کسی خدا نے یهودیوں کے هاتهوں اپنا خون نهیں بهایا هے ' بلکه جب یهودیوں کي طرح خود انکا بهي دست تظلم سے خون بهایا جاتا هے ' تو پهر وه اپنے خدا تک پهنچ جاتے هیں - وه هز آنر کي طرح صرف مسیح هي کو زنده نهیں مانتے ' بلکه هر اُس مظلوم و مقتول جور و ستم کو بهي ' جسکا خون جرم بے جرمي میں بهایا گیا هو -

بہتر تها که هز آنر صرف انسانوں هي کا ذکر کرتے ' جنکي قسمت کي باگ انکے هاتهه میں دیدي گئي هے ' اور خدا کا نام نه لیتے جو انکي قسمت کا بهي مالک هے - معلوم نهیں ' هز آنر به حیثیت بیسیویں صدي کے ایک متمدن فرزند یورپ هونے کے ' مذهب و خدا پرستي کے متعلق کیا خیال رکهتے هیں ؟ یورپ آج ایک طرف تو ماده کے آگے سر جهکاتا هے - دوسري طرف مسیح کي پرستش سے بهي انکاري نهیں - پهلي صورت میں تو یه تذکره انکے لیے بالکل هي غیر ضروري تها - یورپ اب بهت آگے بڑهگیا هے اور خدا کا خوف زمانۂ وحشت کے توهمات تهے ' جن سے بیسیویں صدي کے عصر تمدن کے ایک تعلیم یافته دماغ کو کوئي هراس نهونا چاهیے -

دوسري صورت میں بهي ایک مصلوب جسم کے پرستار کیلیے بهت مشکل هے که وه ان لوگوں کو خوف الهي کا وعظ سنا سکے ' جو ایک زنده خدا کي پرستش کرتے هیں -

هم هز آنر کي مطلق العنان حکومت و فرماں روائي پر اس دور قانون و دستور میں صبر کر سکتے هیں - انکو اپنے ایک واعظ اور ملا کي حیثیت بهي دیسکتے هیں ' اگر علي گڈه کالج میں اسکي ضرورت پیش آجاے - انکو اپنا شیخ الاسلام اور مفتي و فقیه بهي مان لیں گے ' جیسا که وه کانپور کے متعلق فتوا دے رهے هیں - یه سب کچهه مان لینے کیلیے طیار هیں ' مگر خدا را " خوف الهي " کے وعظ سے تو همیں معاف هي رکهیں - انکي زبان سے سب کچهه سننا پڑتا هے اور سنتے هیں ' مگر " خدا " کا نام سنکر بے اختیار هو جاتے هیں - آه ! یهي تو وه نام محبوب و مقدس هے ' جسکي شهادت توحید کي صدا سے کانپور کي مسجد کي هر دیوار اور هر اینٹ مقدس کي گئي تهي ' اور اسي نام کي عزت تهي ' جسکے لیے بالاخر فرزندان الهي کو اپنا خون دینا پڑا !

از ما بحلے ' لیک مباد ایں همه بیداد
در حوصلۂ حلم خداوند نه گنجد

هز آنر سے کیا کهیں که وه اس لذت سے آشنا هي نهیں - ایک مسیحي قلب اس " مذهبي جنون " کي حقیقت کیا سمجهے گا ' جو همارے جسم کے ایک ایک قطرۂ خون کے اندر بهرا هوا هے - انهوں نے خدا کا نام تو سیکهه رکها هے ' لیکن ابهي اسکے کاموں سے بے خبر هیں - اگر " خدا " کا تصور کوئي ڈرنے کي چیز هوتي ' تو ۳ - اگست کا طرۂ خونیں حکمرانان عهد کے تاج غرور میں نه هوتا -

اسکے بعد هم کو اُس " جماعت " کے متعلق بهي غور کرنا هے ' جس کي " سنجیده ذمه داري " نے هز آنر کو اس درجه متاثر کیا ' اور جو انکي روایت کے مطابق اس حادثۂ فاجعه کي اصلي محرک هے -

یه لوگ عجیب و غریب هیں - انکي طاقتیں حیرت انگیز اور انکے کام پر اسرار هیں - وه اگرچه کانپور سے باهر هیں ' لیکن ایسي مخفي طاقتیں رکهتے هیں که ایک اشارے کے ساتهه هي سارے شهر کو جان دیدینے پر آماده کردیتے هیں - انکي حکومت کروڑوں انسانوں کے دلوں پر قائم هے - مسجد کے " وضو خانے " کي نسبت کانپور کے مسلمانوں کو کوئي اعتراض نه تها ' لیکن اس پر اسرار جماعت نے دو هفتے کے اندر هندوستان کي تمام اسلامي ابادي کو معترض بنا دیا اور جس چیز کو کل تک لوگ سر جمیس مستن کي نظر سے دیکهتے تهے ' اب اسلام کے خدا کي نظر سے دیکهنے لگے !

هم نهایت ممنون هیں هز آنر کے ' که انهوں نے سب سے پہلے همارے سامنے کسي ایسي سحر کار اور حکمران قلوب و ارواح جماعت کي مخبري کی ' جو کروڑوں مسلمانوں کے دلوں پر حکومت رکهتي هے ' اور اسلامي آبادیاں اسکے اشارے پر جان دینے تک پر آماده هوجاتي هیں - في الحقیقت اگر کوئي ایسی جماعت موجود هے ' تو جهاں تک جلد ممکن هو ' همیں اسکي جستجو میں نکلنا چاهیے - جن لوگوں کو خدا نے ایسي عجیب طاقتیں دي هوں ' انکے دیکهنے کا کون مشتاق نهوگا ؟ سر جیمس مستن نے جهاں ضمناً مخبري کا فرض انجام دیا هے ' وهاں اگر از راه رعایا پروري همیں اُن تک پهنچا بهي دیں ' تو یه احسان عظیم هوگا :

ڈهونڈه لاتے تمهیں اُس بت کو خدا را اے شیخ
تم خدا ترس تهے ' اک کام همارا کرتے !

شئون داخليه

کانپور کے مقدمات کي ابتدائي منزل طے هوگئي - اوائل اکتوبر سے سشن کا اجلاس شروع هوگا :

رهے نه دل ميں هوس ' آؤ يه بهي کر ديکهو !

اس حادثے کي عجيب و غريب نوعيت جو ابتدا سے رهي هے ' اسکا ظهور عدالت کي کارروائيوں ميں بهي موجود تها - ناظرين روزانه اخبارات ميں حالات پڑهتے رهے هونگے - صفائي کے وکلا کے ساتهه جو سلوک کيا گيا ' جس طرح مسٹر مظهر الحق کو غير معمولي ضبط و تحمل سے کام لينا پڑا ' جس طرح صفائي سے استغاثه کو مدد دينے کي عجيب خواهش کي گئي ' اور اقرار کرانا چاها که وه تاج کے طرف سے ايک مفيد و پر مصلحت درگذر کرنے کي صورت ميں اپيل نه کرينگے ؛ يه تمام باتيں هندوستان کے عدالتي لٹريچر ميں هميشه ياد گار رهينگي -

ايک بزرگ دوست لکهتے هيں -

" ان مقدمات کا بالاخر جو نتيجه نکلنے والا هے وه ابهي وقت معلوم هے - کون نهيں جانتا که موجوده حالات ميں انصاف کي حقيقت معلوم - پهر اس سے کيا فائده که هم لا حاصل اپنا وقت مقدمات ميں صرف کريں ؟ انهيں چهوڑ ديجيے که ان رسمي عدالتي کارروائيوں کے بعد بالاخر جو هونے والا هے وه آج هي کرديں "

ميں نے انکو لکها هے که يه سچ هے - اس انصاف کدے کا تو يهي حال هے :

خود کوزه و خود کوزه گر و خود گل کوزه !

تاهم مقدمات کو غير ضروري نه سمجهنا چاهيے - اسکے ليے بے شمار وجوه هيں - قانون نے کام کرنے کيليے ايک خاص ترتيب عمل مقرر کردي هے ' اور همیں چاهيے که اسي کے مطابق قدم بڑهاتے جائيں - خواه مايوسي کيليے کيسے هي سخت اسباب موجود هوں ' تاهم اسکي تمام منزليں طے کرنا ضروري هے - هم کو پوري قوت و سامان کے ساتهه مقدمه لڑنا چاهيے - همارے ساتهه قانون هے ' اور هم در اصل ۳ - اگست کے مظلوموں کيليے نهيں لڑ رهے ' بلکه " تعزيرات هند " اور حکومت هند کے قانون " اساس فرماں روائي " کو اسکي چهني هوئي عزت دوباره دلانا چاهتے هيں - هم کو يقين هے که مسٹر ٹائلر نے معصوم بچوں کے سينوں هي کو نهيں ' بلکه عظيم الشان " قانون " کے سر کو بهي زخمي کيا هے -

اصلي عدالت سلطان عدل کي هے ' اور وه دهلي اور اله آباد کي عمارتوں سے بے پروا هے - اگر هم ايک سو ايک هتکڑيوں کو نه کهلو سکے ' تو مشيت الهي سے چاره نهيں - ۳ - اگست کو خاک و خون ميں تڑپے تو هم نے کيا کيا ؟ ليکن سامنے هي هم واقعات کے چهرے کا بدنما نقاب توڑنا چاهتے هيں ' اور اگر ايسا کرسکے تو همارے تمام جد و جهد کي يه اعلي ترين خدمت هوگي - دنيا ديکهه چکي هے که يهي پر اسرار نقاب هے ' جسکے تحفظ کيليے مقدمات کو آگے نه بڑهنے کي ايک عجيب و غريب کوشش بنام عفو و رحم کي گئي تهي ' اگرچه وه بجنسه واپس کردي گئي -

پس کتني هي نا اميدي هو ' کتني هي رکاوٹيں ڈالي جائيں ' کتني هي همارے وکلا کے صبر و تحمل کيليے سخت آزمايشيں پيدا هوجائيں ' مگر مقدمات کو انتهائي جد و جهد کے ساتهه چلانا چاهيے - تاکه اس عدالت کے کاموں سے اُس بڑي عدالت کيليے سامان فراهم هوجاے ' جو تمام دنيا کي چشم عقل و انصاف سے عبارت هے - اور پهر وه ديکهه سکے که اصليت و حقيقت کيا هے ' اور عدالت و قانون کے ناموں سے اسکے ساتهه کيا کيا جا رها هے ؟

پهر اگر نتيجه ناکامي هي هے تو آج بهي کون هے جو کاميابيوں کے عيش کدے کے مزے لوٹ رها هو ؟ جهاں ۱ - جولائي کي تاريخ هميں ياد رهني هے ' جهاں ۳ - اگست هم بهولے نهيں هيں ' وهاں ايک تاريخ اور بهي سهي - جس دن هندوستان کي سب سے بڑي عدالت کي عمارت ميں هميں فيصله سنايا جايگا ' اُسے بهي ياد رکهيں گے !

هم جل رهے هيں - هم کو پاني کي ضرورت هے نه که تيل کي - ليکن اگر تيل چهڑکا جا رها هے تو اسکے شعلوں کي ذمه داري همارے سر نهيں هے -

پهر ان مقدمات کے ذريعه صدها ضمني فوائد هيں ' جن سے نهايت قيمتي نتائج هم حاصل کرينگے - مسلمانوں کے سچے ديني جذبات اور غيرت ملي کي يه ايک اصلي نمايش هوگي - انکے اندر قوت و ملال ' و تفاني جذبات و اغراض کو تمام عالم ديکهه ليگا - انکے دل ' جنکي افسردگي کا مدت سے ماتم چلا آتا هے ' دکهلا سکيں گے که اب بهي چهپے هوے شعلے اپنے اندر رکهتے هيں - حکومت کيلئے بهي يه ايک کشف حقيقت کا اصلي موقعه هوگا - وه سمجهه سکے گي که حکام کي روايات سريه سے ملک کي اصلي حالت بالکل مختلف هے ' اور کانپور کا مسئله کانپور هي کا مسئله نه تها ' بلکه تمام پيروان اسلام کا -

اب رهي هماري اميد و بيم ' تو اسکي کهاني بهي سن ليجيے - يه سچ هے که هم مايوس هيں مگر ابهي وه وقت نهيں آيا هے که ان معاملات ميں تاج برطانيه سے مايوس هوجائيں - هم کو يقين هے که يه جو کچهه هوا اور هو رها هے ' چند حکام کي نا عاقبت انديشانه عمل اور عجلت کا نتيجه هے ' اور يهانکي موجوده حکومت اعلي بهي اب اسکا ساتهه دے رهي هے - حکومت کو يقين دلايا گيا هے که يه کوئي مذهبي معامله نهيں هے ' اور نه اس سے مسلمانوں کو کوئي حقيقي صدمه پهنچا هے - محض چند آدميونکي پيدا کي هوئي شورش هے ' اور اسکے آگے جهکنا هميشه کيلئے اپنے تئيں ضعيف کردينا هوگا -

پس اگر هم نے اپنے مستحکم و غير متزلزل استقلال اور سعي و جهد قانوني سے اصل حقيقت ظاهر کردي ' تو ضرور هے که کهيں نه کهيں هم کو هندوستان کے گم شده انصاف کا سراغ مل جاے گا -

هم زخمي هيں مگر اب تک مرهم سے مايوس نهيں هوے - هم کو صبر کي تعليم دي گئي هے اور هم ابهي انتظار کرسکتے هيں - تاهم اگر آخر ميں بهي مايوس کرديے گئے تو پهر ياد رهے که هماري " مايوسي " هماري " اميد " سے بهي زياده پر خروش هوگي - اُس دن کيليے مايوس کرنے والوں پر افسوس هے : وذلک يوم الخروج ! (۵۰ : ۴۱)

الهلال

۱۰ شوال ۱۳۳۱

فتح قسطنطنیه

عزل و نصب

غلبت الروم في ادني الارض (۱)

٭ ۸۰۰ ٭

دو تصویریں

آجکي اشاعت کے ساتھہ دو تاریخي مرقع صفحهٔ تصاویر خاص پر شائع کیے جاتے هیں - بظاهر دیکھیے تو زمانهٔ قدیم کے ایک معرکهٔ انقلاب کي تصویریں هیں ' مگر غور کیجیے تو عبرت و بصیرت کا ایک پیام منقوش اور خطبهٔ مصورہ ہے ' جو انقلاب امم کے افسانهٔ غیر مختتم کا دفتر آپکے سامنے کھول دیتا ہے !

مسلمانوں کي خلافت و نیابت الهي ' اور وعدهٔ رباني کے ظهور و تکمیل کے صدها مرقعات میں سے یه بھي ایک مرقع عبرت ہے -

* * *

دنیا کو شعرا و صوفیا نے عموماً کسي کاروانسرا یا مسافر خانے سے تشبیه دي ہے - بعضوں نے اسے ایک پل قرار دیا ہے جو رهنے کیلیے نهیں بلکه صرف ایک بار گذر جانے کیلیے ہے - حکومتوں اور قوموں کے عروج و زوال ' اور ادیان و مذاهب پر نظر ڈالیے ' تو یه تشبیه بالکل صحیح ہے - اس کاروانسراے ارضي میں حکمراني و تاجداري کے مسافر یکے بعد دیگرے آتے هیں اور جاتے هیں - اپني اپني باري سے هر قوم تاج حکومت پهنتي اور تخت اقبال پر متمکن هوتي ہے - پھر قانون انقلاب فیصله صادر کرتا ہے اور وہ دوسرے کیلیے جگه خالي کر کے راهي فنا و تنزل هوجاتي هیں :

یکے همي رود و دیگرے همي آید

انقلاب امم

قرآن کریم نے اسي حقیقت کي طرف یه کهکر اشارہ کیا ہے که :

و تلك الایام نداولها بین الناس !

دوسري جگه زیادہ تصریح کي که :

و ما اهلکنا من قریة الا و لها کتاب معلوم - ما تسبق من امة اجلها و ما يستاخرون (۱۵ : ۵)

اور هم نے کبھي کوي انساني آبادي غارت نهیں کي مگر اسکي تباهي کیلیے ایک میعاد مقررہ پهلے سے لکھي هوئي تھي - کوي قوم نه اپنے زوال و فنا کے مقررہ وقت سے آگے بڑھ سکتي ہے اور نه پیچھے رہ سکتي ہے - جو وقت اسکے لیے مقرر ہے ' ضرور ہے که اسي وقت وہ دوسروں کیلیے جگه خالي کردے ! "

قانون انقلاب

لیکن وہ قانون انقلاب امم ' اور اجل مقدرۂ الهي کیا ہے ؟ اسکا جواب خود قرآن کریم نے بار بار اور به اعادہ و تکرار دیا ہے :

ذالك بان الله لم يك مغیراً نعمة انعمها علی قوم حتی یغیروا ما بانفسهم ' و ان الله سمیع علیم - (۸ : ۵۵)

" یه انقلاب حالت اسلیے هوا که یه الله کا قانون ہے - وہ کسي قوم کو نعمت تاج و تخت اور عظمت و جبروت دیکر پھر اسکو نهیں بدلتا ' جب تک که وہ قوم خود اپني صلاحیت کو بدل نه ڈالے اور بیشک وہ سمیع و علیم ہے "

دوسري جگه فرمایا :

فسیروا في الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین ؟ (۳ : ۱۳۱)

" تم سے پهلے بھي اس دنیا میں بهت سے انقلابات و حوادث گذر چکے هیں - پس زمین کي سیاحت کرو اور دیکھو که جن قوموں نے اپنے اعمال سے احکام الهي کو جھٹلایا ' انکا کیا نتیجه نکلا ؟ "

ایک اور موقعه پر فرمایا :

و ما کنا مهلك القری الا و اهلها ظالمون - (۲۸ : ۶۰)

" اور هم انساني بستیوں کو کبھي تباہ و هلاک نهیں کرتے ' مگر صرف اس حالت میں که وہ لوگ قوانین و احکام الهي سے سرتابي کرتے هیں "

سورۂ (هود) میں کها :

و ما کان ربك لیهلك القری بظلم و اهلها مصلحون (۱۱ : ۱۱۹)

" اور تمهارا پروردگار ایسا بے انصاف نهیں ہے که کسي آبادي کو ناحق برباد کردے اور وهاں کے لوگ خوش اعمال اور نیکو کار هوں "

اسکے علاوہ اور بهت سے مقامات میں اس طرف اشارہ کیا ہے - پس یهي وہ قانون الهی ہے ' جسکے بموجب قوموں اور ملکوں کے انقلابات هوتے رهتے هیں - دنیا خدا کا ایک گله ہے - اور وہ نوبت به نوبت مختلف قوموں کو اپني نیابت دیکر بھیجتا ہے تاکه اس گلے کي حفاظت کریں -

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته (الحدیث)

تم سب کي حیثیت کسي گلے کے چرواهے کي سي ہے ' اور هر چرواها اپنے گلے کي حالت کا ذمه دار اور مسئول هوتا ہے -

جو قوم اس فرض الهی کو ادا کرتي ہے ' تاج اقبال اور سریر عظمت پر اسکا قبضه رهتا ہے - لیکن جب احکام الهیه کي سرکشي اور نافرماني میں مبتلا هوجاتي ہے ' تو خدا اپني دنیا کو حکم دیدیتا ہے که اسکي فرماں برداري سے سرکش و متمرد هوجاے - جو شخص اپنے حاکم کا مطیع نهیں ' اُسے کیا حق ہے که اسکے ماتحت اُسکي اطاعت کریں ؟ ولکل درجات مما عملوا ' و ما ربك بغافل عما یعملون (۲ :)

پھر اُس قوم کا دور اقبال ختم ' اور آفتاب حیات غروب هوجاتا ہے ' اور حکمة الهیه کسي دوسري قوم کو بھیج دیتي ہے تا اسکے گلے کي حفاظت کرے ' اور اسکے آگے جھک کر تمام انسانوں کو اپنے آگے جھکاے :

و ربك الغني ذوالرحمه ' تمهارا پروردگار بے نیاز و رحمت فرما

(۱) یه آیهٔ کریمه فتح قسطنطنیه کا مادۂ تاریخ ہے " في ادنی الارض " سے ترجمه کیا گیا ہے - کیونکه " ارض " کا " ادنی (ض) ہے اور اسکے عدد ...

مسلمان همیشه سے رو رهے هیں که اُن میں باهم اتفاق نہیں ' کوئی متفق علیه لیڈر نہیں - کسی قسم کا اُرگنائزیشن نہیں - انکی حالت ایک بے سری فوج کی سی هو رهی هے ' جسکا مسٹر ٹائلر جیسا کوئی سپه سالار نہو -

لیکن سر جیمس مسٹن بہادر کی روایت اگر بغیر جرح کے تسلیم کر لی جاے (اور ظاهر هے که تسلیم کرنی هی پڑیگی - یه کچهه " مذهبی جنون " کے دیوانے یعنی مسلمانوں کی گردن توڑے نہیں ' جو مجروح هونے کیلیے هو) تو اس صورت میں همیں اپنی سالہا سال کی مایوسیوں میں یک قلم تبدیلی کر دینی پڑیگی - وہ کہتے هیں که ایک جماعت کسی " محفوظ " مقام پر (جو هز آنر کے دماغ مبارک کے محفوظ حجرۂ تخیل کے علاوہ یقیناً کوئی دوسری جگه هے) موجود هے - جسکو یه قوت حاصل هے که کانپور میں جوش نه تها ' اُس نے جوش پیدا کردیا - یہاں کے لوگ ساکت و صامت تهے ' انهوں نے انکو زبان دراز و فغاں سنج بنا دیا - وہ اپنی مسجد کے مطلوبه حصے کو مسجد نہیں سمجهتے تهے ' مگر انکے حکم سے مسجد یقین کرکے جان دینے پر آمادہ هوگئے - پهر اتنا هی نہیں ' بلکه تمام هندوستان کے مسلمانوں کے دل اس طرح انکی مٹهی میں هیں که به یک اشارہ ساحرانه و طلسمانه ' سب کے سب انهی کی سی کہنے لگے اور مسجد ! مسجد ! کا هر طرف شور مچ گیا !

سبحان الله ! اگر تمام مسلمانوں پر ایسی طاقت رکهنے والے موجود هیں تو همیں اپنی پراگندگی اور نا اتفاقی پر افسوس کرنے کی جگه ' یقیناً هز آنر کی رهنمائی میں انکی تلاش کرنی چاهیے - هز آنر بوجه اپنی رعایا نواز و رحیم و شفیق طبیعت کے اس جماعت سے خوش نہیں ' که اسکے احکام کی بدولت سپه سالار پولیس کو بحکم فرماں رواے کانپور ' چهه سو پچیس کارتوس صرف کرنے پڑے - اور اس طرح علاوہ چند جانوں کے نقصان کے ' گورنمنٹ هند کے حربی ذخیرہ کا بهی نقصان هوا ' لیکن تا هم اگر اس جماعت کا همیں پته لگ جاے ' تو هم کسی نه کسی طرح هز آنر سے آسکی صفائی کرا دیں گے - هم انسے عرض کرینگے که نفع کثیر کے مقابلے میں نقصان قلیل کو نظر انداز کر جائیے - ایک ایسی طاقتور اور حاکم کل جماعت کے پیدا هونے سے آپکی سات کروڑ رعایا اپنی تلاش قدیم میں کامیاب هوتی هے - اُسکا بکهرا هوا شیرازہ جمع هو جاتا هے ' اسکے تمام قومی اور دینی امراض کا علاج اصلی هاتهه آجاتا هے - صاحب نفوذ و اثر پیشواؤں کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رهسکتی - پس اسطرح کڑوروں انسانوں کو موت کے بعد زندگی نصیب هوتی هے - " رفاہ عام کے کاموں " کیلیے جب مسجد کا ایک حصه لیا جاسکتا هے ' کیونکه عامۂ خلائق کے نفع کثیر کے مقابلے میں ایک مخصوص جماعت کے نقصان قلیل کی پروا نہیں کی جاسکتی ' تو پهر همیشه کیلیے ایک قوم کی زندگی کے مقابلے میں مسجد کانپور کے صرف ایک هی واقعه کی پروا نہیں کرنی چاهیے -

بهر حال کسی نه کسی طرح سر جیمس مسٹن میں اور انمیں صفائی هو هی جاے گی ' لیکن هم انسے اشتیاق میں بے چین ' اور انکے دیدار کیلیے مضطرب هیں - کاش کسی طرح انکا کچهه نشان و سراغ مل جاے - مشکل یه هے که اس آستان کے نیچے سر جیمس مسٹن کے سوا آج کسی نے روح کو انکی نسبت معلومات نہیں ' اور جب تک وہ رهنمائی کیلیے آمادہ نہوں ' کچهه نہیں هوسکتا -

لکهنؤ میں مسجد کانپور کیلیے لا حاصل ڈپوٹیشن نے بیکار وقت ضائع کیا - اسکی جگه اگر اس جماعت کی سراغرسانی کیلیے التماس پیش کی جاتی ' تو عجب نہیں که هم اپنی ایک قدیمی جستجو کی کامیابی کے نیچے سے قریب پاتے -

هز آنر کو اس خون کی بڑی فکر هے که کس کا دامن اس سے ترکیا جاے ؟ کبهی انکو مسلمانوں کا مذهبی جنون یاد آتا هے - کبهی کانپور سے باهر کچهه پر اسرار لوگ نظر آجاتے هیں ' جنکو ایسی عظیم الشان قوتیں حاصل هیں که باوجود کانپور کی بے حسی اور رضا و سکوت کے ' اپنے ایک اشارے پر لوگوں کو میدان جنگ میں لا کهڑا کرتے هیں !

لیکن اگر انهیں صرف اس خون کے بوجهه هی کیلیے کسی دوسرے کاندهے کی تلاش هے تو اسکے لیے اس زحمت فرمائی کی ضرورت نہیں - نه تو وہ مسلمانوں کے مذهبی جنون کی جستجو میں نکلیں اور نه کسی " باهر کی " ایسی عجیب انقلابی طاقت والی جماعت سے خوف زدہ هوں - مسلمانوں کا خون اتنا قیمتی نہیں هے که اسکے لیے اتنی پریشانی اٹهائی جاے - وہ صاف صاف کیوں نه کہدیں که اسکی ساری ذمه داری خود مسلمانوں کے موجودہ عہد خونیں پر هے ؟ طرابلس میں هزاروں مسلمانوں کا خون بہا ' کیا هوا ؟ مقدونیا میں هزاروں لاشیں تڑپیں ' پهر کونسی قیامت آ گئی ؟ جب خود زمانه انکا خون بہانے پر تلا هوا هے ' تو هندوستان نے کیا قصور کیا تها که اسکی زمین چند قطروں سے بهی محروم رهتی ؟ اسمیں نه سر جیمس مسٹن کا قصور هے ' اور نه اسکے الزام سے انهیں گهبرانے کی ضرورت :

چه لازم ست که بدنام قتل ما باشی ؟
ستارہ و فلک و بخت و روزگارے هست !

هز آنر فرماتے هیں :

" سب سے زیادہ میں اُن لوگوں کی سنجیدہ ذمه داری سے متاثر هوا جو خود تو دور اور محفوظ هیں مگر جنهوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے ایک جاهل جماعت کے جذبات کو مشتعل کر دیا اور جن پر خدا اور انسان کی نظروں میں یکساں بہت سا بے ضرورت خون بہانے اور مصیبت لانیکا گناہ عائد هوتا هے - میری دعا هے که آگرہ کو ایسی المناک مصیبت کا کبهی سامنا کرنا نه پڑے "

لیکن یہی مضمون ایک دوسرے سیاح کانپور کی زبانی ان لفظوں میں بهی بیان کیا جا سکتا هے ' اور ایک هز آنر کے مقابلے میں سات کروڑ انکهوں کا مشاهدہ یہی هوگا :

" ان ساری جانفرسا مصیبتوں ' ان انسانیت سوز بے رحمیوں ' اس سفک دماء اور قتل اطفال ' اس نہب و سلب اور قهر و جبر ' بندوقوں کے طوفان اور سنگینوں کی سفاکی ' صدها اشک هاے حسرت اور نالہ هاے جانکاہ ' غرضکه ۳ - اگست کے تمام انسانی مصائب و هلاکت کی ذمه داری ' عند الله اور عند الناس ' صرف لوگوں پر عائد هوتی هے ' جنهوں نے حکومت کے بلند اور محفوظ تخت پر بیٹهکر مظلوموں کی داد و فریاد سے بے رحمانه اغماض کیا - انکے جوش کو بے اصل ' انکے احتجاج کو مصنوعی ' اور انکے قانونی مطالبه کو بے معنی بتلایا - تاج برطانیه کی عزت ' اور حکومت کی مذهبی آزادی کی روایات بهول گئے ' اور انهوں نے باوجود فرض ' انصاف ' فرصت ' اور حق کے ' وہ نہیں کیا ' جسکو کرکے ان تمام خونین مصائب کو یک قلم روک دے سکتے تهے - اور بالاخر انکا حاکمانه گهمنڈ اور بے نیازانه اغماض ' جو پہلے اخباروں کے صفحوں پر حرفوں کی سیاہ پوشی ' اور صحن هاے مجالس میں آہ و فغاں کے دهوئیں کی صورت میں موجود تها ' مظلوموں کے خون کا سیلاب بنکر مسجد کانپور کی منهدم دیوار پر سے گذر گیا ! !

گیرم که وقت ذبح طپیدن گناہ من
دیدن هلاک و رحم نه کردن گناہ کیست ؟

هم سب کی دلی دعا یه هے که خدا هندوستان کے آزردہ صوبوں کو ایسے حکام کی مصیبت سے محفوظ رکهے "

یونانی نبوت

فتح قسطنطنیه کے زمانے میں ایک عجیب یونانی پیشین گوئی شہر میں پھیل گئی تھی - مشہور (گبن) نے اسکو نقل کیا ہے - نادان مفتوحوں کو یقین تھا که ترک شہر پر قابض ہو جائیں گے - لیکن جب وہ (سینٹ ایا سوفیا) کے میدان میں پہنچیں گے تو ایک تلوار بکف فرشتهٔ غیبی اتریگا ' اور انکو قتل کرتا ہوا سرحد ایران تک بھگا دیگا !

رومیوں کو اسکا یہاں تک یقین تھا که فتح قسطنطینه کے بعد (سینٹ سوفیا) میں جمع ہوگئے اور غافل فرشتے کو چیخ چیخ کر بلانے لگے - فرشته تو ضرور آیا - اُس نے اپنے ملکوتی رحم و انصاف سے انکو پناه بھی دی ' لیکن فاتح قسطنطینه ' سرحد ایران تک نه بھگاے گئے ! یه فرشتهٔ فتح و نصرت ' یعنے (سلطان فاتح) جب داخل ہوا ' تو کہتے ہیں که (سینٹ سوفیا) کا پادری نماز میں مصروف تھا - نصف پڑھچکا تھا اور نصف باقی تھی - لیکن ترکوں کے داخل ہوتے ہی دیوار شق ہوئی اور پادری اُسکے اندر غائب ہوگیا - مشرقی عیسائیوں کو یقین ہے که کسی نه کسی دن مقدس پادری اپنی بقیه نصف نماز پوری کرنے کیلیے دیوار سے نکلے گا اور وہی دن ہوگا که پھر شاخ زرین ہلال سے نکل کر صلیب کے قبضے میں آئیگی اور قدیمی مسیحی دار الحکومت مسیحیوں ہی کیلیے ہوجائیگا -

انتظـــار غیـــر مختتم

صدیوں پر صدیاں گذر گئیں مگر انتظار اب تک باقی ہے - دیوار شق نہیں ہوتی ' اور مقدس ولی اپنی بقیه نماز کے پورا کرنے کا خداں خواہشمند معلوم نہیں ہوتا - نامرادیوں اور مایوسیوں کے بعد (جنگ بلقان) نے مسیحی امید کی ایک نئی شعاع روشن کی تھی ' اور ۹ - نومبر سنه ۱۹۱۲ - کو (گلڈ ہال) لندن میں (مسٹر ایسکویته) نے فتح قسطنطنیه کا ترانهٔ صلیبی گایا تھا -

مسٹر ایسکویتھ کا صلیبی خواب

وہ دیکھ رہے تھے که " باب مسیحیت " کھل چکا ہے ' سینٹ سوفیا کی دیواریں شق ہوگئی ہیں ' صلیبی جنگ کی فراموش شده مقدس گیتوں کی متبرک صدائیں گھنٹے کے شور میں ملی ہوئی بلند ہورہی ہیں ' " پراسرار پادری " اپنی انگلیوں سے صلیب کا لاہوتی نشان بناتا ہوا نکلا ہے ' اور روح القدس کا " کبوتر " بنکر صوفیا کے منارے پر بیٹھا رقص نشاط کر رہا ہے !

لیکن افسوس که اس صلیبی خواب کی تعبیر بھی الٹی نکلی - ثانی کروسیڈ کی تقدیس قبل از وقت ثابت ہوئی ' " ثمرات فتح " سے اپنے دامن بھر بھر کر مسٹر ایسکویته نے " فتح مند " بلغاریا کی طرف پھینکے ' مگر اُس بد نصیب کے ہاتھه ایک دانه بھی نه ملا - ایڈریا نوپل ہاتھه آکر پھر نکل گیا ہے - " سینٹ سوفیا " اب تک " جامع ایا صوفیا " ہے - ناقوس کی صدا اب تک اُسے نصیب نه ہوئی ' اور " فتح مند " بلغاریا کی نامرادانه شکست پر مسیحستان خون کے آنسو رو رہا ہے !

فالحسرة علی الکافرین ' و انه لحق الیقیـــن ' فسبح باسم ربک العظیم ! (۶۹ : ۵۰ - ۵۲)

اور اسمیں کچھه شک نہیں که یه جو کچھه که ہوا ' کافروں کیلیے موجب ماتم و حسرت ہے ' اور اسمیں بھی شک نہیں که یه ایک یقینی صداقت کا ظہور ہے - پس اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کرو ' جس نے دشمنان اسلام کو شادمانی کی جگهه حسرت نامرادی میں مبتلا کردیا "

همـوا بمـا لم ینالـو !

خدا تعالے نے دنیا میں اپنے کاموں کو اپنا نشان قرار دیا ہے - سورۂ (توبه) میں جہاں کفار و منافقین کا ذکر کیا ' وہاں انکی ایک مخصوص حالت یه فرمائی که :

و هموا بما لم ینـــالوا (۹ : ۷۵)

اور ان لوگوں نے اسلام کی مخالفت میں وہ کام کرنا چاہا ' جس کو وہ نه کر سکے !

اس صداقت کی حقیقتیں ظہور اسلام سے لیکر اس وقت تک ہمیشه ظاہر ہوئیں - ممکن ہے که اپنی بد اعمالیوں سے مسلمان اسکے مصداق ثابت نہوں ' لیکن اسلام تو ہمیشه اپنے اس معجزہ کے عجائب دکھلاتا رہیگا -

پس خدا نے دشمنان اسلام کے ارادوں کی نا کامی و نا مرادی کا خاص طور پر ذکر کیا ہے ' اور موجودہ جنگ اس نامرادی کی ایک نئی شہادۃ عظیمه ہے - جبکه ترکوں کی نا کامی حد انتہا تک پہنچ چکی تھی ' جبکه مسٹر ایسکویتھ فتح قسطنطنیه کی خبر چند گھنٹوں کے اندر سننا چاہتے تھے ' جبکه بلغاریا جرمنی کی طرح قسطنطنیه میں داخل ہونا چاہتی تھی ' تاکه عالم اسلامی سے اپنی عظمت کا اقرار کراے ' جبکه انگلستان مضطرب تھا که " باب مسیحیت " کو کھولنے والے " ثمرات فتح " سے محروم نه رہیں ' جبکه انکے تمام شیطانی مظالم سے انکار ' اور جبکه انکی تقدیس و تعظیم سے تمام انگلستان گونج رہا تھا ' اور پھر جبکه اسلام کیلیے خود مسلمانوں کی تمام انسانی کوششیں ختم ' اور ہر طرف سے کامل مایوسی اور انتہائی نا کامی کا ظہور ہوچکا تھا ' تو یکایک اُس بادل کی طرح ' جو انتہائی طپش و حرارت کے وقت یکایک پھیلتا اور ناامیدیوں کو پیغام رحمت الہی سے بدل دیتا ہے ' واقعات کا صفحه الٹا ' اور عقلوں کو متحیر اور ادراک انسانی کو عاجز کرتی ہوی آیة نصرۃ الہیه کا ظہور ہوا - چند گھنٹوں کے اندر ہی دنیا پلٹ گئی - انسان جب اپنی کوشش سے نا کام رہکر تھک گیا تھا ' تو خدا کا ہاتھه اپنی عزت کی حفاظت کیلیے بڑھگیا - جہاں کل تک امید کی شادمانیاں تھیں ' وہاں آج نا مرادی کا ماتم ہے ' اور جہاں نا کامی کی مایوسی تھی ' وہاں کامیابی کی برکتیں ہیں :

مستهم البأســاء و الضـــراء و زلـــزلـــوا ' حتی یقـول الـرسـول و الـــذین آمـنـــوا : متـــی نصــر اللــه ؟ الا ! ان نـصـــر اللـه قـــــریـــب ! (۲ : ۲۱۰)

یه وہ لوگ تھے که نہایت شدید سختیوں اور مشکلوں میں پھنس گئے اور انکے پاے ثبات ہل گئے ' یہاں تک که الله کا رسول اور مسلمان چیخ اُتھے که آخر الله کی مدد کب آئیگی اگر ایسی سخت مایوسی کے وقت بھی نه آئی ؟ جواب ملا که کیوں مایوس ہوگئے ہو ؟ سن رکھو که الله کی مدد کا وقت قریب آگیا !

جنگ (بدر) میں مسلمانوں نے مایوس ہوکر نصرۃ الہی سے پھر کامیابی حاصل کی تھی ' اور یہی امید بعد از یاس ' انکی آئندہ استقامتوں کا وسیله بنی : ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة - (۳ : ۱۱۹) -

موجودہ جنگ کے ان حوادث کے اندر بھی ہمارے مستقبل کے لیے ایک درس بصیرۃ موجود ہے - اپنی آخری فرصت سے فائدہ اتھانا ہے تو اتھا لیں - ایڈریا نوبل ہاتھه سے جا چکا تھا اور کامل پاشا کی وزارت نے انگلستان کے آگے سر تسلیم خم کردیا تھا - اُس وقت کہا جاتا تھا که ان نا کامیوں اور مایوسیوں کے بعد اسکے سوا چارۂ کار ہی کیا ہے ؟

ان يشا يذهبكم و يستخلف من بعدكم ما يشاء، كما انشاكم من ذرية قوم آخرين!

ہے - اگر چاہے تو تم کو چھوڑ دے اور تمہارے بعد جس قوم کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے، جیسا کہ دوسری قوموں کی نسل سے تم کو پیدا کرچکا ہے -

ایک اور مقام پر صاف تصریح کردی کہ اسکی نظر اعمال صالحہ پر ہے - اگر تم سرکشی کروگے تو وہ تم سے اپنا رشتہ کاٹ لیگا اور تمہاری جگہہ کسی دوسری قوم کو عزت و حکمرانی کا وارث بنا دیگا :

يا ايها الناس! انتم الفقراء الي الله و الله هو الغني الحميد - ان يشا يذهبكم و يات بخلق جديد و ما ذلك علي الله بعزيز (۳۵ : ۱۶)

اے لوگو! تم اللہ کے فضل کے محتاج ہو - اللہ تو غنی و حمید ہے - وہ اگر چاہے تو تم کو ہٹا دے اور تمہاری جگہہ کسی نئی مخلوقات کو لا کھڑا کرے، اور ایسا کرنا اللہ کیلیے کچھہ مشکل نہیں!

اس قانون کی بنا پر آغاز عالم سے کتنی قومیں خدا کی زمین کی وارث ہوئیں اور پھر دوسروں کیلیے جگہ چھوڑ کر خود ظلمت گمنامی میں چھپ گئیں؟ یہی قانون الہی تھا، جس نے بنی اسرائیل کی عظمت و جبروت کا مسلمانوں کو جانشین اور وارث بنایا، اور داؤد (ع) کے ہیکل میں جو کچھہ تھا، وہ ابراہیم (ع) کی قربانگاہ کو نصیب ہوا، تاکہ آزمایا جاے کہ مسلمان اس امانت کی کیونکر حفاظت کرتے ہیں؟

ثم جعلناكم خلائف في الارض لننظر من بعدهم كيف تعملون؟ (۱۰ : ۱۵)

پھر بنی اسرائیل کے بعد ہم نے تم کو زمین کی خلافت عطا کی، تاکہ دیکھیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں؟"

ظہور و تکمیل وعدۂ الہی

اس وعدۂ الہی کا ظہور دنیا کے گوشے گوشے میں ہوا - ہزارہا برس کے اندر صدہا تخت بچھے اور الٹے - کتنی سلطنتیں قائم ہوئیں اور مٹیں - لیکن اس دور ان سراے اقبال کا آخری قافلہ وہ تھا، جو سنہ ۶۸۷ - میں وسط ایشیا سے چلا اور بالآخر سنہ ۱۴۵۳ - میں یونانی اور رومانی عظمت کے مدفن، یعنی قسطنطنیہ میں داخل ہوگیا - یہ بھی انقلاب آباد عالم کا ایک عجیب و غریب تماشا، اور اس قانون الہی کی ایک عبرت انگیز تعمیل تھی، جب بیزنطانی حکومت کا مغرور تاج عین اپنی عظمت کے دروازے پر قسطنطین دریگا سیس (آخری فرمان رواے قسطنطنیہ) کے سر سے اتارا گیا تھا، اور (محمد فاتح) کے سر پر رکھا گیا تھا - پہلا سر خدا کے آگے مغرور تھا، اسلیے اسکی زمین پر بھی ذلت کے ساتھہ گرایا گیا - دوسرا اسکے سامنے سربسجود تھا، اسلیے اسکی زمین پر بھی سربلند و مغرور ہوا - وہ جب ۲۹ - مئی سنہ ۱۴۵۳ع - کو (سینٹ رومانس) کے عظیم الشان پھاٹک سے شہر میں داخل ہوا تو اپنے گھوڑے کی پشت پر سجدۂ عبودیت میں جھکا ہوا تھا!

فتح قسطنطنیہ

اس موقع میں دو تصویریں ہیں - پہلی تصویر فتح قسطنطنیہ کا آخری معرکہ ہے، جب دروازۂ شہر کی دیوار پر یونانی و رومانی عظمت کی الوداع تھی، اور چند گھنٹوں کے بعد اُس انقلاب کی گھڑیاں پوری ہوجانے والی تھیں، جو (سینٹ صوفیا) کے مسیحی معبد کو خداے واحد کی پرستش گاہ کی صورت میں بدل دینے والا تھا -

دوسری تصویر (سلطان محمد فاتح) کے رنگین داخلۂ شہر کی ہے، جس نے (سنیٹ صوفیا) کے دروازے کے سامنے پہنچکر اپنی سواری روک لی تھی - کیونکہ اسکے اندر شہر کی بقیہ آبادی جمع ہوکر (مریم) کے خاموش بت کے آگے چیخ رہی تھی، تاکہ وہ انکی مدد کیلیے دوڑے، اور اپنے آسمانی فرشتے کو انکی مدد کیلیے بھیج دے -

لیکن (مریم) کا مسکین بت بدستور چپ رہا، کیونکہ وہ پرستاران مسیحی و قدیم کے نیزوں سے خود بھی محفوظ نہ تھا -

جسطرح کہ اسکا بیٹا پیلاطوس کی عدالت سے بچنے کیلیے اپنے باپ کے سامنے بہت گڑگڑایا تھا کہ "ایلی ایلی لما سبقتنی" خدایا! میرے منہہ سے موت کے پیالے کو ہٹالے! (مرقس ۱۴ : ۳۶) لیکن بالآخر وہ نہ ہٹا اور رومی سپاہیوں نے اسکی ہتیلیوں میں میخیں ٹھونک کر صلیب پر چڑھا دیا!

اسی طرح آج اُسکی ماں بھی بے بس تھی - وہ جو اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا، اپنے بیٹے کے پرستاروں کی مدد سے بھی غافل ہوگیا - عین اُس وقت، جبکہ وہ اسمانی فرشتے کیلیے چشم براہ تھے، دروازہ ٹوٹا اور فاتحوں کی مہیب صورتیں انکی طرف بڑھتی ہوئی نظر آئیں! جن میں سب سے آگے نوجوان (سلطان محمد) تھا -

وہ آسمان کا فرشتہ نہ تھا، مگر زمین کا ایک رحم دل فرزند ضرور تھا - اور آسمان کے فرشتوں نے نہیں بلکہ ہمیشہ زمین کے فرشتہ خصلت انسانوں ہی نے زمین پر کام کیا ہے!!

اس نے آتے ہی تمام باشندگان شہر کو امان دیدی - اسکے رحم و انصاف کا سخت سے سخت متعصب مسیحی مورخوں کو بھی اعتراف کرنا پڑا ہے -

توصیۂ عبرت

غرضکہ یہ تصویریں قومی عروج و زوال، ایاب و ذہاب، اور عزل و نصب الہی کا ایک عبرت انگیز مرقع ہیں، جنمیں ایک قوم عظمت و اقبال کی متاع تاراج کرکے اپنے سریر فرماں روائی سے رخصت ہو رہی ہے، اور شہر کے دروازے پر جو کچھہ ہو رہا ہے، یہ گویا جانے والے ماتمی کا الوداعی نظارہ ہے، جہاں حسرت و نامرادی اسکی مشائعت کیلیے موجود ہیں!

دوسرا مرقع فتح یابی و فیروز مندی کا نیا قافلہ ہے جو انہی راہوں سے گذر کر شہر میں داخل ہو رہا ہے، جہاں سے کچھہ دیر پہلے اسکے پیشرو نکل چکے ہیں، اور پچھلے قافلے کی خونین نشانیاں جا بجا ابھی باقی ہیں!

لتفتحن القسطنطنیہ

ساڑھے چار سو برس گذر گئے، مگر اب تک یہ قافلہ یہیں مقیم ہے - انقلاب و تعبرت کے کتنے ہی اوراق ہیں جنکو دست حوادث نے الٹا، مگر یہ مرقع انقلاب و ذہاب امم، ابتک بدستور انظار عالم کے سامنے توصیۂ عبرت و عبرت کیلیے موجود ہے!!

امام (احمد) نے مسند میں ایک حدیث روایت کی ہے:

لتفتحن القسطنطينة، فلنعم الامير اميرها، و لنعم الجيش جيشها! (الحديث)

قسطنطنیہ فتح کیا جائیگا - کیا اچھا وہ امیر ہے جو اس فوج کا امیر ہو، اور کیا اچھی ہے وہ فوج، جو اس فتح عظیم کو حاصل کرے!

پہلی صدی ہی سے قسطنطنیہ پر اسلامی فوجکشی شروع ہوگئی تھی - امیر معاویہ کے عہد میں اسی کی دیواروں کے نیچے حضرت ابو ایوب انصاری نے راہ جہاد میں جام شہادت پیا، اور اسکے بعد آنے والے مجاہدین اسلام کے استقبال کیلیے وہیں رہگئے - بالآخر آٹھویں صدی میں (سلطان محمد فاتح) کے ہاتھوں یہ پیشین گوئی پوری ہوئی، اور ابتک اسکی صداقت غیر متغیر ہے!

مقالات

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحه

ملک حبش میں ایک اسلامی حکومت

(۲)

دربار حبش میں دعوة اسلام

حبش میں ایک اسلامي حکومت کے ظہور و قیام کے حالات تنہا مقصود هیں ' ورنه هجرة حبشه کے واقعات میں بہت سے امور تفصیل طلب تھے -

علي الخصوص قریش مکه کے معاندانه مساعي و تدابیر' اور باوجود مسلمانوں کي منتها درجه بے سروسامانی و بیکسي کے کامیابي و فتح یابي -

پروف دیکھتے ہوے گذشته نمبر میں خیال هوا تھا که واقعۂ هجرة حبشه کي کسي قدر مزید تفصیل کردیں اور اسکے بعد آگے بڑھیں - لیکن وقت بہت کم تھا' اسلیے مرتب صفحات میں ترمیم نه هوسکي - آج چاهتے هیں که گذشته نمبر کے بقیه حصے کو شروع کرنے سے پہلے بطور تتمة و تعلیق ' هجرة حبشه کي تشریح مزید کردي جاے - گذشته نمبر کے دوسرے کالم میں جہاں هجرة کا ذکر هے ' مندرجۂ ذیل سطور کو اسکا بقیه تصور کیا جاے -

(ابن هشام) نے اپني سیرة میں حضرة ام سلمه سے اس بارے میں روایات نقل کي هیں ' جو منجمله مہاجرین حبش کے تھیں - وہ کہتي هیں که نجاشي نے همارے ساتھ نہایت عمده سلوک کیا - هم بآزادي اپنے اعمال مذهبي ادا کرتے تھے اور چین اور آرام سے رهتے تھے - همارے خلاف وہ کوئي بات نه سنتا ' اور نه همیں کوئی تکلیف دیت پہنچا سکتا تھا -

لیکن جب قریش نے همیں ایک گوشۂ عافیت میں محفوظ دیکھا' تو یہاں بھي ظلم و ستم سے باز نه رهے - انھوں نے حجاز کي بہتر سے بہتر اور قیمتي سے قیمتی اشیا تحائف کیلیے جمع کیں' اور نه صرف نجاشي کیلیے ' بلکه حبش کے تمام بطریقوں اور پادریوں کیلیے بھي طرح طرح کے هدایا فراهم کیے - اس سے مقصود یه تھا که تمام ملک کو وہ همارے برخلاف سازش کرنے کیلیے آماده کرسکیں -

جب سامان فراهم هوگیا تو عبد الله بن ربیعه اور عمرو ابن العاص کو اس مہم کیلیے منتخب کیا اور وہ تمام تحائف و هدایا لیکر حبش پہنچے -

قریش مکه نے ان لوگوں کو هدایت کردي تھي که حبش پہنچکر پہلے نجاشي سے ملاقات نه کریں ' کیونکه ممکن هے که وہ اعیان دربار و رؤساء دینیه سے مشوره کرے اور مشوره کا نتیجه همارے خلاف نکلے - پہلے اچھي طرح قیام کرکے ملک کے تمام بطریق و رؤساء کلیسا سے ملاقات کرلینا - ان میں سے هر ایک شخص کو تحفه تحائف دیکر موافق بنا لینا ' اور جب یه سازش مکمل هوجاے تو پھر دربار کا رخ کرنا !

چنانچه اس وفد نے یہي طریقه اختیار کیا اور تمام بطریقوں سے ملکر کہا :

"همارے ملک کے چند سفیہه اور مفسد لڑکے هیں جنھوں نے همارا دین چھوڑ دیا اور آپ لوگوں کا دین بھي اختیار نہیں کیا - ایک نیا مذهب انھوں نے نکالا هے جس سے آپ اور هم ' دونوں بالکل ناواقف هیں ' اور کبھي اسکے احکام سننے میں نہیں آے - وہ بھاگ کر آپکے ملک میں آگئے هیں - انکے بارے میں پادشاہ سے التجا کرینگے - آپ اسے مشوره دیں که اُن لوگوں کو همارے حوالے کردے " -

اسکے بعد وہ دربار نجاشي میں پیش هوے اور تحائف کے گذراننے کے بعد انہي الفاظ میں اپني خواهش ظاهر کي - نیز کہا که " همیں ان لوگوں کي قوم کے اشراف و اعیان اور اباؤ اعمام نے بھیجا هے تاکه آپ انہیں همارے حوالے کردیں "

تمام بطریقوں نے بھي انکي تائید کي اور کہا که انکي درخواست لایق پذیرائي اور انکي خواهش بالکل حق بجانب هے -

لیکن نجاشي یه سنتے هي غضب ناک هوگیا - اس نے اپنے درباریوں پر نظر ڈالي اور کہا که یه کیسي بات هے جو تم مجھسے چاهتے هو؟ میں ایسے لوگوں کو بغیر تحقیق و تفتیش کیونکر انکے حوالے کردوں جو میرے ملک میں پناہ لینے کیلیے آئے هیں ؟ میں انکو بلاتا هوں اور انکے مقابلے میں اصل حقیقت پوچھتا هوں - اگر ان لوگوں کا بیان صحیح ثابت هوگیا تو پھر البته انکي درخواست لائق قبول هوگي -

چنانچه نجاشي نے مسلمانوں کو طلب کیا اور پوچھا :

" وہ کونسا دین هے جو تم نے اختیار کیا ' جسکي وجه سے تم نے اپني قوم کے دین کو بھي ترک کردیا اور همارے دین مسیحي کو بھي اختیار نہیں کیا ؟ "

مہاجرین مسلمین کي جماعت میں سے جعفر بن ابی طالب (حضرة امیر علیه السلام کے بھائي) کھڑے هوے اور انھوں نے جواب میں تقریر کي :

ساتویں صدي کے ایک داعي اسلام کي تقریر

" اے پادشاہ ! هم ایک وحشي قوم تھے - بتوں کو پوجتے تھے ' مردار کھاتے تھے ' فواحش میں مبتلا تھے ' قطع رحم اور قمار بازي همارا شیوه تھا ' اور هم میں سے هر قوي ضعیف کو تباہ کردیتا تھا -

یه حالت تھي که رحمت الہي جوش میں آئي اور خدا نے ایک مقدس رسول هماري طرف بھیجا ' جو هم هي میں کا ایک فرد تھا - جسکے نسب کي بزرگي ' خصائل کي پاکیزگي ' اخلاق حسنه کي عظمت کا هم میں سے هر شخص کو علم اور اعتراف هے - پس وہ آیا اور اس نے الله کي طرف هم سب کو دعوت دي که اسکي یگانگت کا اقرار کریں ' اس کے آگے جبیں نیاز جھکائیں - اسکے سوا اُن سب معبودان باطل کو چھوڑ دیں ' جنکي جہل و ناداني سے هم اور همارے آباؤ اجداد پوجا کرتے آئے هیں - اس نے

لیکن خدا کي نصرت نے (انور بے) کي صورت میں ظهور کیا ' اور ٢٣ - جنوري کو انجمن اتحاد و ترقي نے زمام حکومت پهر اپنے هاتهوں میں لي - اتحادي وزارت مایوسیوں سے بے خبر نه تهي ' مگر اس نے دیکها که اگر آخري نا کامي مقدر هو هي چکي هے ' تو خود اس کو لینے کیلیے کیوں دوڑیں ؟ جتني مهلت اور ملے سعي و جهد سے باز نه آئیں - کسے معلوم که کل کیا هونے والا هے ؟ ممکن هے که کوئي سبیل نجات پیدا هو جاے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگ نائے نزع نه کوشد کسے چرا ؟

پهر جو کچهه هوا وه ظاهر هے - مایوسی کامل پاشا کیلیے بهي تهي اور مرحوم شوکت کیلیے بهي - پہلے نے سررشتۂ صبر و استقلال هاتهه سے دیدیا - اسکا نتیجه جو کچهه تها ' معلوم هے - دوسرے نے صبر و استقامت کي راه اختیار کی - اسکا نتیجه آج تمام عالم کو حیرت و تعجب کا پیغام دے رها هے !! فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

مشهـــد اکبـــر

آج (شهادت اه کانپور) کے حوادث خونیں همارے سامنے هیں - اگر مسلمانوں نے " استعینوا بالصبر و الصلواة " پر عمل کیا اور سررشته صبر و استقامت اور جد و جهاد کو هاتهه سے ندیا ' تو انکي کامیابي یقیني و قطعي هے ' اور مایوسیوں هي کے اندر سے بشارت امید ملنے والي هے -

پر اگر همت هار بیٹھے ' اور خداے عزیز و حکیم کا ' جو انکا هر حال میں ساتهه دیتا هے ' ساتهه نه دیا ' تو پهر اُن نتائج معنزنه اور عواقب الیمه کیلیے هندوستان کے هر مسلم باشندہ کو طیار رهنا چاهیے ؟ جن کو اس وقت صرف عاقبت بیني هي کي دوربین سے دیکها جاسکتا هے : فبائی حدیث بعد الله و ایاته یومنون ؟

آج کي اشـاعت کے " برید فرنگ " میں ایک نوٹ " هموا بمالم ینالو " کے عنوان سے درج کیا گیا هے - اس میں " ریویو اف ریویوز " لندن کے ایک مضمون کا اقتباس هے - نه صرف انگلستان ' بلکه تمام یورپ کا یه مشهور رسا له بلغاریا کی نا کامیوں پر ماتم کرتا هے ' اور متحسر و متـالم هے که بلغاریا کو فتح مندي کے بعد پهر ذلت و نا مرادي نصیب هوئي - اس مضمون کي تحریک انهیں سطور کو پڑهکر هوئي تهي اور اسي لیے اسکا عنوان بهي " هموا بمالم ینالوا " قرار دیا دیا -

معاهدہ رومانیا و بلغاریا

چونکه حکومت بلغاریا نے رومانیا کے مطالبات سے اصولاً اتفاق کرلیا تها ' اسلیے بخارست میں اس خط (لائن) کے متعلق صاف صاف گفتگو کرنے میں تاخیر نہیں کی گئی ' جو آیندہ سرحد دوبروجه (Dobrudja) کو نشانزد کرنے والی هے -

ایک هي جلسه نے دونوں ملکوں میں اختـلافات دھمي کے تصفیه کي طـرف رهنمائي کي - ترتوکائي (Turtukai) ترتوکائي (Turtukai) تدریج (Baltchik) اور بالچک (Baltchik) ان تینوں شهـروں سے مغرب و جنوب میں ' دس اور پنـدره میل کے مابین ' نئي سرحد شـروع هوتی هے -

اسطرح رومانیا کو ایک دفاعي سرحد مل گئي هے ' اور وه اب قلعه هاے شملا (Shumla) اور رستچک (Rustchuk) کے انهدام کي بابت اپنا دعوی ' واپس لیتی هے -

• اس اتفاق (اگریمنٹ) کے شرایط اس عهد نامۂ عام میں شامل کردیے جاینگے ' جو پانچوں سلطنتوں کي تصدیق کے بعد بخارست میں پیش کیا گیا تها -

حـادثـۂ کانپـور

زمیندار لاهور میں حسب ذیل مراسله شائع هوا هے :

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم - میرا ایک مقدمه اپیل رام ناتهه اپیلانٹ بنام درگا پرشاد وغیره رسپانڈنٹان عدالت ججي کانپور میں تها - میں یکم اگست سے ١٨ - اگست تـک کانپور میں رها ٣ - اگست کا واقعه مسلمانوں کا نسبت مسجد مچهلي بازار میرے سامنے هوا - هم نے اپني آنکهوں سے دیکها که جاے وقوعه کے علاوه شهر میں جهاں مسلمان نظر پڑے بندوقوں کي فیر سے هلاک کر ڈالے گئے ' اور جاے وقوعه یعنی مسجد میں تو بے انتها مسلمانوں کو گولیوں سے فنا کر ڈالا اور کوئي ڈیڑه سو لاشیں بوروں میں بند کر کے جبکه هم اشنان کرتے تهے دریا میں عجلت کے ساتهه پهینکدي گئیں - یه بات قابل مشتهر کرنے کے هے - اگر آپ لوگ یا وکیل ملزمان کانپور اس امر کا کافي اطمینان هم کو دلائیں که سچي بات کهنے میں گورنمنٹ هم سے ناخوش نه هوگي تو هم شهادت دینگے اور یه سب حال مفصل جو هم نے دیکها تها بیان کرنے کے لیے تیار هیں - صرف هم یه خیال کرتے هیں اور ڈرتے هیں که گورنمنٹ و حکام هم سے بهت ناراض هونگے -

پنڈت رام ناتهه اوستهي زمیندار موضع میندها پرگنه کروال - ضلع باندہ

انگلستان بلغاریا کو اشتعال دلا رها هے

مسألۂ سرحد میں ترکی کی طرف دول یورپ کے میلان کا محور بعض ممالک پر اسکے قبضه کے جواز و عدم جواز کے اندر نہیں هے ' بلکه صرف وه امید هے ' جو ترکي کي حکومت ان ممالک کے بقاء و قیام کے لیے رکهتي هے -

٨ - اگست سنه ١٩١٣ع کے (نیر ایست) کي راے میں یه دعوی بیکار هے که انجمن اتحاد و ترقي ان ممالک کے کسی حصه کی حکومت کے بارے میں بهي اعتبار پیدا کرسکتی هے جو معاهدۂ لندن کي رو سے ترکوں کے لیے چهوڑ دیے گئے هیں - وه بلغاریا کو اشتعال دلاتا هے که بلغاریا اپنے حکام کی مجنونانه و بے اصول ڈپلو میسی کے خمیازے میں ان مصائب سے دو چار هوئي هے " با ایں همه اس قوم کي روح اور قابلیت ابهی باقي هے - اگر ضرورت هوئي تو وه صحیح ترین نگراني کي ماتحتي میں کسي دن اس فیصـله کي تنسیخ کي کوشش کے لیے اپنے آپ کو مدعو محسوس کریگي ' جسمیں ناانصافي یا انتهائی تذلیل کي بو آتی هے "

یه هے اسلام و اهل اسلام کي خدمت ' جو نیر ایست کر رها هے ' اور جس کے عوض میں گورنمنٹ اس کو هندوستان کے خزانے سے امداد دے رهی هے ! و ان الظالمین بعضـهم اولیاء بعض ' والـلـه ولی المتقین (٨١ : ٥٤)

بیڑوں پر کتنا روپیه صرف کیا ' اور اس بارہ سال کے اندر دونوں کي بحري طاقت میں ترقي کي نسبت کیا رهي ؟

قواء بحریه انگلستان و جرمني

۱۹۰۰ - سے ۱۹۱۳ - تک

سنه	انگلستان	جرمني
۱۹۰۰	۹۷۸۸۱۴۶ پونڈ	۳۴۰۱۹۰۷ پونڈ
۱	,, ۱۰۴۲۰۲۵۶	,, ۴۹۲۱۰۳۶
۲	,, ۱۰۴۳۶۵۲۰	,, ۵۰۳۹۷۲۵
۳	,, ۱۱۴۷۳۰۳۰	,, ۴۳۸۸۷۴۸
۴	,, ۱۳۵۰۹۱۷۶	,, ۴۲۷۵۴۸۹
۵	,, ۱۱۲۹۱۰۰۲	,, ۴۷۲۰۲۰۶
۶	,, ۱۰۸۵۹۵۰۰	,, ۵۱۶۷۳۱۹
۷	,, ۹۲۲۷۰۰۰	,, ۵۹۱۰۹۵۹
۸	,, ۸۶۶۰۲۰۲	,, ۷۷۹۵۴۹۹
۹	,, ۱۱۲۲۷۱۹۴	,, ۱۰۱۷۷۰۶۲
۱۰	,, ۱۳۲۷۹۸۳۰	,, ۱۱۳۹۲۸۵۶
۱۱	,, ۱۵۰۶۳۸۷۷	,, ۱۲۲۵۰۲۶۹
۱۲	,, ۱۳۹۷۲۵۲۷	,, ۱۱۷۸۷۵۶۵

اس نقشه کو بنظر امعان دیکھیے - صاف نظر آئیگا که جرمني نے سنه ۱۹۰۰ ع میں جسقدر روپیه (یعني ساڑھے تین ملین پونڈ) صرف کیاتھا ' سنه ۱۹۱۲ ع میں اُس سے سه چند بلکه اُس سے بھي زائد (یعني قریباً ۱۲ - ملین پونڈ) صرف کیا - اُسکے مقابلے میں انگلستان نے سنه ۱۹۰۰ - سے سنه ۱۹۱۲ - تک صرف چار ملین پونڈ صرف کیے !

اسکا قدرتي نتیجه یهي تھا که جرمني کے بحري قوی میں ۲۴۷ - في صدي ' مگر انگلستان کے بحري قوی میں صرف ۳۳ - في صدي کا اضافه هوا -

ضرور تھا که جرمني کے یه سرگرم مساعي انگلستان ایسے بیدار اور عاقبت اندیش ملک کي نظروں میں کھٹکتے اور وه کم از کم علي وجه الظن و التخمین ' اس غایت اصلي کو ضرور معلوم کر لیتا جو اسمیں پوشیده تھي -

اسیطرح یه هوا که جرمني نے اپنے مقصد کا بالکل اعلان شروع کردیا - ترقي کے پہلے هي سال یعني سنه ۱۱ - ع میں جب بحري لائحه (پروگرام) جرمن مجلس النواب (ریشتاگ) میں پیش کیا گیا تو اسمیں جنگي جهازوں کے لیے مبلغ خطیر کا مطالبه کرتے هوے وزیر جنگ نے کہا :

" جرمني کو اتنے بڑے بیڑے کي ضرورت هے که اگر کبھي دنیا کي سب سے بڑي بحري طاقت سے بھي جنگ هوجاے تو اسکے تفوق و برتري کو معرض خطر میں ڈالدے "

جرمني کے اس اهتمام و اعتناء اور مجاهر عزم مساوات و همسري نے انگلستان کو مجبور کیا که وه اپني ناطرفداري کو خیرباد کہکے محالفت روس و فرانس میں شامل هوجاے -

انگلستان کو یه ترغیب اسلیے اور بھي هوئي که جنگ روس و جاپان نے اتحاد فرانس و انگلستان کو کمزور کردیا تھا - پس اگر انگلستان روس کے ساتھه شامل نه هوتا ' تو اس صورت میں جرمني کي طاقت اپنے حلیفوں کي بنا پر انگلستان اور محالفت روس و فرانس ' دونوں کي علحده علحده طاقتوں سے زیاده هوجاتي اور ظاهر هے که یه صورت یورپ کے لیے عموماً اور انگلستان کے لیے خاصکر کسدرجه خطرناک تھي ؟ -

سنه ۱۹۰۷ ع میں انگلستان با قاعده محالفت روس و فرانس میں داخل هوگیا ' اور یه محالفت ثلاثیه ' " مفاهمت ثلاثیه " کے نام سے موسوم هوئي -

محالفت ثلاثیه صرف ان تین حکومتوں هي کي نه تھي ' بلکه در اصل رباعیه بلکه خماسیه تھي - اسلیے که جرمني کو دولت عثمانیه اور رومانیا کي دوستي پر بھي اعتماد تھا - اسکو یقین تھا که اگر یورپ میں جنگ چھڑ گئي تو یه دونوں محالفت ثلاثیه کي مدد کرینگے جرمني ' آسٹریا ' اور اطالیا نے اپنے اپنے سفیر بخارست بھیجے که محالفت ثلاثیه کے ساتھه رومانیه کے رشتۂ الفت و مودت کو قائم رکھیں - جرمني نے اپنے اشخاص ' اسلحه ' اور مال سے ترکوں کی مساعدت کي ' اور جب قیصر جرمني سنه ۱۸۹۹ ع میں دمشق گیا تو ایک دعوت میں جو خاص اسکے لیے کی گئي تھي ' یہاں تک کہدیا که وه آل عثمان اور ان تمام لوگوں کا دوست هے جو انکي خلافت کا اعتراف کرتے هیں " ! !

جرمني برابر دولت عثمانیه کي تقویت کي کوشش کرتي رهي کیونکه اسکو یقین تھا که جس طرح روس کي نقصان رساني کا ذریعۂ وحید رومانیا هے ' اسیطرح اسکا عقیده تھا که شاهنشاهي انگلستان کی تهدید و تضعیف پر قادر وحید صرف دولت عثمانیه هے -

جرمن قائدوں میں جنرل وان برنهارڈي کا پایه سب سے زیاده بلند هے - اُسے امور جنگ کے متعلق مهارت تامه ' اور اس موضوع پر تصنیف و تالیف اور انشاء فصول و مقالات میں قدرت کامله حاصل هے - وه اپني ایک نوتالیف کتاب میں لکھتا هے :

" ترکي هي ایک ایسي سلطنت هے جو انگلستان کو نقصان پہنچا سکتي هے - کیونکه نہر سویس شاهنشاهي برطانیا کے جسم کي شه رگ هے "

ایک دوسري کتاب میں لکھتا هے :

" جرمني کے لیے ترکي کا رشته لازمي هے - اسکو چاهیے که ترکي کو محالفت ثلاثیه میں داخل کراے اور اطالیا کو جنگ سے باز رکھے - کیونکه یهي ایک سلطنت هے جو مصر میں انگلستان کے موقف (پوزیشن) اور هندوستان کے مختصر سے راستے کو خطرے میں ڈالسکتي هے - روس اور انگلستان کے ساتھه همیں جنگ کي تیاري کرني هے تو ترکی کو اپنی جماعت میں ملالینا بھي ضروري هے "

ڈاکٹر بگ ایک بہت بڑا سیاح هے - وه اپني کتاب میں جو سنه ۱۹۱۱ ع میں شائع هوئي هے ' لکھتا هے :

" انگلستان پر جرمني کی کامیابی کی یه صورت نہیں هے که جرمنی اس پر بحر شمال کی طرف سے فوجکشی کرے - بلکه اسکی تدبیر یه هے که اسکے هاتھه سے مصر نکال لے - کیونکه جب مصر اسکے هاتھه سے نکل جائیگا تو نہر سویس پر اسکا اقتدار بھی فنا هو جائیگا - اور جب نہر سویس اسکے اقتدار و تسلط سے نکل آئیگي تو هندوستان اور مشرق قریب کا مختصر ترین راسته بھی اس کے لیے بند هو جائیگا - ان مقامات میں اسکا موقف شاهنشاهی کا مخدوش اور خطرات میں محصور هو جانا بالکل آسان هے - اغلب یه هے که اس کا اثر افریقیه کي برطاني مستعمرات (نوآبادي) پر بھي پڑے - پھر اگر دولت عثمانیه مصر پر دوباره قابض هوگئي ' تو یقیناً هندوستان کے ۷۰ - ملین مسلمانوں پر اسکے غلبه و تسلط کو ایک سخت دھکا لگے گا ' اور ایران و افغانستان میں بھي اسکا موقف تنگ هو جائگا - پس عثماني فوج کي تقویت و تدبیر اور دولت عثمانیه کي مالي مساعدت همارا ایک اهم فرض هے - عثماني قوت جتني زیاده هوگي ' انگلستان اتنا هي زیاده ضعیف هوگا "

ہم کو حکمت و دانائی کی تعلیم دی - اچھے کاموں کا حکم دیا - اُس نے بتلایا کہ سچائی کو اختیار کرو - کسی کی امانت ہو تو ادا کردو - اپنے اعزا و اقارب کے حقوق کو نہ بھولو - ہمسایہ کے ساتھہ بھلائی کرو - فواحش کے نزدیک نہ جاؤ - انسان کا خون نہ بہاؤ - فتنۂ و فساد سے بچو - یتیموں کا مال نہ کھاؤ - کسی پر تہمت نہ لگاؤ - صرف اللہ ھی کی پرستش کرو - پانچ وقت نماز ادا کرو - اپنے مال میں فقرا کا بھی ایک حصہ سمجھو - اور اسی طرح اور تمام برائیوں سے بچنے اور بھلائیوں کے اختیار کرنے کی طرف اس نے ہم سب کو بلایا -

یہی دین جدید ھے جسکو وہ لیکر آیا ' اور یہی تعلیم ھے جسکے لیے ہم نے اپنی قدیمی بت پرستی اور جہالت و نادانی کو خیرباد کہا - اسپر ہماری قوم ہماری دشمن ہوگئی اور ہم پر طرح طرح کے ظلم و ستم کرنے لگی - یہاں تک کہ ہم پر عرصۂ حیات تنگ ہوگیا اور بے بس ہوکر ترک وطن پر مجبور ہوگئے - پھر بھی ہم کو چین سے اللہ کی بندگی کرنے کی مہلت نہیں ملتی ' اور اے پادشاہ حبش ! یہ لوگ یہاں بھی پہنچ گئے ہیں تاکہ ہم کو پھر وہاں لیجائیں اور پتھر کی پوجا چھوڑ کر آسمان و زمین کے مالک کی پرستش کرنے کا ہم سے انتقام لیں "

نجاشی پر نزول روح القدس

حضرۃ جعفر تقریر کر رھے تھے اور صداقت الہی اندر ھی اندر جذبے چپکے اپنا کام کر رھی تھی - جب وہ خاموش ھوے تو نجاشی پر ایک عالم مدھوشی طاری تھا - اُس نے پوچھا کہ تمہارے نبی پر کوئی کتاب بھی اُتری ھے ؟ اور اگر اُتری ھے تو تم اسمیں سے کچھہ سنا سکتے ہو ؟

حضرت جعفر نے سورہ مریم کی تلاوت شروع کی اور نجاشی پر جوش تاثر سے عالم رقت طاری ہوگیا - وہ بے اختیار چیخ اُٹھا :

" بیشک بیشک ! یہ وھی صداقت کی روشنی ھے جو مسیح ابن مریم کی صورت میں چمکی تھی ' اور یہ دونوں نور ایک ھی مشکواۃ قدس سے نکلے ھیں - قسم خدا کی - میں ان پرستاران خدا کو کبھی تم ظالموں کے حوالے نہیں کرسکتا - جاؤ اور اپنی درخواست واپس لیجاؤ ! "

(سیرۃ ابن ھشام بر حاشیۂ زاد المعاد - جزو ... صفحہ ۱۰۰)

اعـــلان

صدارت اجلاس ہفتم آل انڈیا شیعہ کانفرنس

شیعہ کانفرنس نے عالی جناب آغا حسن صاحب قبلہ مد ظلہ العالی کو اجلاس ہفتم شیعہ کانفرنس کیلئے صدر تجویز کیا تھا - جناب موصوف نے اپنا قائمقام عالی جناب معلی القاب انوبل نواب سید محمد صاحب بالقابہ مدرس کو قرار دیکر صدر نشین اجلاس مذکورہ کا تجویز فرمایا ھے اور جناب نواب صاحب ممدوح نے منظوری بھی بھیجدی ھے -

(سید علی غضنفر عفی عنہ)

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

اختــلال تـــوازن دول

از ایک مغربی سیاسی شہیر : مسٹر ھوالس دارکر

ایک بڑی ضروری چیز یہ بھی ھے کہ موجودہ زمانے کے اہم سیاسی مسائل کی ' جنکا ذکر کثرت کے ساتھہ علم مباحث ' واقعات ' تار برقیوں ' اور اخباروں میں ہوتا ھے ' ایک مرتبہ اس طرح تشریح کردی جاے کہ اخبار بیں طبقہ کی معلومات اسپر حاوی ہوجاے اور پھر وہ ہر معاملہ پر فہم و واقفیت کے ساتھہ غور کرسکیں -

" توازن دول " کا ذکر آجکل اکثر ہوتا ھے مگر بہت سے لوگ اس کی پوری حقیقت سے واقف نہونگے - آج ہم ایک مشرح مضمون اس کے متعلق شائع کرتے ھیں -

وہ سیاست ' جسکا مرکز نظر توازن قوی ھے ' نہایت قدیم و دیرینہ سال ھے ' بلکہ اسکی ابتدا عمران و آبادی عالم کے آغاز سے ھے - اسکا مقصد سادہ و صاف الفاظ میں یہ ھے کہ " کسی ایک سلطنت کی قوت اتنی نہ بڑھے کہ وہ تمام عالم کو اپنے زیر نگیں کرلے "

اس سلسلہ میں ولیم فریڈرک اعظم شاہ پروشیا کے چند فقرے قابل اقتباس ھیں جو گو تعداد میں کم اور مختصر ھیں ' مگر اس سیاست کے اکثر پہلوؤں پر مشتمل ھیں - اس نے ایک موقع پر کہا تھا :

" امن یورپ کے حفظ و بقا کا سب سے بڑا سبب قواء دول کا توازن یعنے ہم وزن رہنا ھے - اسکی وجہ سے قوی ضعیف کو پامال نہیں کرنے پاتا کیونکہ وہ قوی کے خلاف متحد و متفق ہوکر کسی قوت کی شر انگیزیوں سے محفوظ و مامون ہو جاتی ھیں -

مگر جب یہ توازن فنا ہونے لگتا ھے تو دنیا میں عالمگیر غدر کا اندیشہ پیدا ہوجاتا ھے - ایسی حالت میں ممکن ھے کہ موجودہ سلطنتیں جو اپنے اندر تنہا مقاومت و مدافعت کی قوت نہیں رکھتیں ' مٹجائیں ' اور انکے انقاض و آثار پر ایک نئی قوی وسیع سلطنت قائم ہو -

رومیوں کے عہد عروج میں اگر مصر و شام و مقدونیہ کی سلطنتیں متحد ہوگئی ہوتیں تو کبھی مغلوب نہ ہوتیں اور اسکے پیروں میں غلامی کی وہ زنجیریں نہ پڑتیں جو بعد کو رومیوں نے ڈالیں - "

اصل سیاست توازن تو قدیم ھے ' مگر موجودہ توازن دول اپنے مخصوص حالات و اثرات کے لحاظ سے بالکل نیا ھے - اس کا آغاز اسوقت سے ہوتا ھے جب کہ جرمنی ' آسٹریا ' اور اطالیا نے ایک طرف ' اور فرانس و روس نے دوسری طرف باہم محالفت کی - اسوقت تک ان پانچوں سلطنتوں کے قوی کا یہ تناسب تھا کہ محالفت روس و فرانس ' محالفت ثلاثہ کے ہمسنگ سمجھی جاتی تھی - انگلستان اسوقت تک غیر طرفدار تھا ' کیونکہ براعظم یورپ میں اسکے اسدرجہ عظیم الشان مصالح نہ تھے ' جنکے لیے انگلستان اختلال توازن سے ڈرتا -

مگر جرمنی نے انگلستان کے ساتھہ چھیڑ چھاڑ شروع کردی - اس کا دیباچہ وہ تار تھا ' جو جرمنی نے سنہ ۱۸۹۶ ع یعنی آغاز جنگ ٹرنسوال میں کروجر بھیجا تھا -

اسکے بعد اس نے اپنی بحری قوت کی ترقی کی طرف توجہ کی - اس ترقی کا مقصد اصلی یہ تھا کہ بحری طاقت میں وہ انگلستان کے ہم پایہ ہوجائے - ذیل کے نقشے سے معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۰ - سے ۱۹۱۲ - ع تک انگلستان اور جرمنی نے اپنے اپنے

المراسلة والمناظرة

الفتنة اللغويه

" حظ و کرب " یا " لذت و الم "

از : الهلال

(۱)

وما لهم به من علم، ان يتبعون الا الظن، وان الظن لا يغني من الحق شئيا - (۵۳ : ۳۰)

اس بارے میں انکے پاس کوئی علم اور ذریعۂ تحقیق و یقین نہیں - محض اپنے گمان پر چل رہے ہیں' اور راہ ظن و تخمین کا یہ حال ہے کہ وہ حقیقت و علم کے سامنے کچھ بکار آمد نہیں !

جمع اضداد کی لوگوں نے عجیب عجیب مثالیں دی ہیں - ایک زمانے میں مسیح رکنا کاشی کے اس مصرعہ پر تمام اساتذۂ عجم نے طبع آزمائیاں کی تھیں :

روے دریا سلسبیل و قعر دریا آتش ست !

یہ تو خیالستان شعر کے افسانے تھے' مگر میں واقعی مثالیں دیکھتا ہوں - میرے سامنے مسلمانوں کا نیا تعلیم یافتہ فرقہ ہے -

یورپ کی ترقیات نے عجائب و غرائب کو واقعات بنا دیا ہے - ضرور تھا کہ اس خصوصیت عجیبہ کا اثر اسکے پیروؤں میں بھی کرشمہ ساز عجائب ہوتا کہ یہ بھی اسی آفتاب تا بندۂ فضل و علو کے ذرے' اور اسی شجر کمال و رفعت کے برگ و بار ہیں :

گرچہ خوردیم' نسبتی ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـــابـــا نیـــم !

ایک مرتبہ میں نے انہیں صفحات پر اس فرقے کے " جہل و علم " کے اجتماع نقیضین پر مرثیہ خوانی کی تھی - احباب کرام کو یاد ہوگا - آج " تقلید و اجتہاد " کے اجتماع ضدین پر متحیر ہوں کہ ان هذا لشي عجاب !

ہمارے تعلیم یافتہ دوستوں کا کچھ عجیب حال ہے انکے پانوں کو دیکھیے تو یورپ کی نا فہمانہ و کورانہ تقلید و عبودیت فکر کی زنجیریں لپٹی نظر آتی ہیں' مگر چہرے کی طرف نظر اٹھائیے تو زبان کو ادعاء اجتہاد سے فرصت نہیں ! اس سے بڑھکر دنیا میں جمع اضداد کا اور کونسا تماشا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص آپکے سامنے آے' اور عین اس وقت جبکہ اسکے پانؤں میں تقلید و استعباد کی زنجیریں پازیب کی طرح صدا دے رہی ہوں' اجتہاد فکر اور حریت راے پر بے تکان لیکچر دینا شروع کر دے !!

ہمارے دوستوں کا بھی یہی حال ہے - انکا سرمایۂ علم و دانش یورپ کی اسمی و سطحی تقلید سے زیادہ اور کچھ نہیں' تا ہم جن چیزوں میں وہ اپنے ائمۂ ہدی کی تقلید کرنا چاہتے ہیں' انہی میں اولین شے اجتہاد تھی اور ضرور تھا کہ اس تقلید مجتہدانہ کا سفر اسی منزل سے شروع ہوتا - قینچی ہاتھ میں ہو تو خواہ مخواہ جی چاہنے لگتا ہے کہ کسی چیز کو تراشیے - اس اجتہاد کی قینچی ہمارے چابک دست دوستوں کے ہاتھ آگئی تو بیکار بیٹھا نہ گیا - یورپ کے علم و عمل کے سررشتوں پر تو کیا چلتی کہ وہیں کے کارخانے کی بنی ہوئی تھی - پس اپنے یہاں کی جو چیز سامنے آگئی' وہی بلا تامل آلۂ مشق بنی - پھر اسکی روانی بے پناہ' اور اسکی کاٹ بے روک تھی !

سب سے پہلے مشرقی علوم و فنون' تہذیب و تمدن' اور اخلاق و اداب قومی سے اسکی آزمایش شروع ہوئی' اور تھوڑے ہی دیر میں سیکڑوں برسوں کے صفحات و اوراق قدیمہ پرزے پرزے تھے !

پھر غریب مذہب کی باری آئی - یہ کپڑا دبیز تھا' اسلیے مقراض اجتہاد کی روانی بھی زیادہ تیز و شدید تھی - پھر اسکا بھی وہی حشر ہوا' جو پہلی آزمائش کا ہو چکا تھا - اور جو کچھ باقی رہگیا ہے' نہیں معلوم اور کتنی گھڑیوں کا مہمان ہے ؟

کچھ دنوں سے یہ قینچی زنگ آلود سی ہوئی تھی' مگر میں ڈرتا ہوں کہ اب ایک نئی آزمایش شاید شروع ہونے والی ہے' اور مذہب و علم کے بعد " زبان " کا میدان جولا نگاہ اجتہاد بننے والا ہے -

ایک نیا فتنۂ لغویہ !

تمہید کی ان چند سطروں میں جو اشارات کیے گئے' یہ حالت عام تعلیم یافتہ فرقے اور انکے بعض صنادید و ائمۂ طریقت کی ہے' لیکن آجکل کے نوجوان تعلیم یافتہ اصحاب میں بعض اشخاص یقیناً ایسے بھی ہیں' جنکو اس عام حالت میں حق امتیاز و استثنا حاصل ہے' اور ہماری عام مایوسیوں میں وہ اپنے اندر ایک نمایاں نشان امید رکھتے ہیں -

میں انکی وقعت کرتا ہوں اور میری بہترین خواہش یہ ہے کہ انکے ذریعہ قوم کی وہ نا مراد امیدیں زندہ ہو سکیں' جو ۴۰ سال سے نئی تعلیم کے ساتھ وابستہ رہی ہیں اور مایوسی کے سوا انہیں کچھ نصیب نہیں ہوا ہے - اس طبقہ کی اس تعجب انگیز خصوصیت سے بھی' جو میرے لیے "جہل و علم" کے اجتماع نقیضین کی صورت میں ہمیشہ درد انگیز رہی ہے' الحمد اللہ کہ یہ نفوس معدودہ و قلیلہ مستثنی ہیں اور مطالعۂ علوم و ذوق تصنیف و تالیف سے نا آشنا نہیں -

انہیں چند لوگوں میں میرے عزیز دوست مسٹر " عبد الماجد " بی - اے - بھی ہیں - مجھکو یقین ہے کہ انکا ذوق علمی اردو زبان کو انشاء اللہ بہت فائدہ پہنچاے گا' اور علوم حدیثہ کے تراجم میں ان سے بہت مفید مدد ملیگی جو اب تک اردو زبان میں گویا مفقود محض ہیں -

لیکن مجھکو نہایت افسوس اور رنج ہے کہ " حظ و کرب " کے معاملے میں وہ ایک نہایت سخت غلطی میں مبتلا ہوگئے ہیں اور بجاے اسکے کہ جو مشورہ انکو دیا گیا تھا' اسکو تسلیم کرلیتے' محض لا حاصل بحث و مناظرے میں پڑگئے ہیں - حالانکہ یہ معاملہ انکے بس کا نہ تھا' نہ تو انکو اس بارے میں معلومات حاصل ہیں اور نہ انکے مذاق و مطالعہ کی یہ چیز ہے - انکو انگریزی سے ترجمہ کرنا چاہیے اور بس - اصطلاحات کے باب میں واقف کاروں کے مشورے کو قبول کرلینا ہی بہتر ہے - انہوں نے زبان کے متعلق ایک عجیب و غریب اجتہاد کیا ہے - یہ اجتہاد جسقدر غلط ہے' اتنا ہی متعدی ہونے کی صورت میں زبان اردو اور ادبیات علمیہ کیلیے مضر بھی ہے - انکی دوسری تحریر میں نے کلکتہ آکر پڑھی اور میں انکو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایک فتنۂ لغویہ ہے' جسکی ابتدا کا بار وہ اپنے سر لے رہے ہیں' اور خدا نہ کرے کہ وہ زیادہ متعدی ہو -

جرمن ارباب قلم کے ان خیالات نے ترکوں کو انگلستان کي نظروں میں سخت خطرناک بنادیا اور انکي تضعیف کي فکر دامنگیر هوگئي - سب سے پہلے اس نے آل عثمان کے عدو لدود یعني روس سے تعلقات بڑھاے' اور اسکي رضا و خوشنودي کیلیے حریت و انسانیه کے تمام مایۂ افتخار و مباهات مفاخر کو بهي قربان کردیا ' تا کہ ترکي کے جواب کے لیے روس اسکے هاتهه آجاے !

اس نے عالم اسلامي میں جهاں جهاں استقلال و خود مختاري تهوڑي بهت باقي تهي ' اسکي پامالی میں شرکت کي ' تاکه اگر آینده ترکوں سے جنگ چهڑ جاے اور اسلام کي اخوت ملي کی بناء پر یه جنگ ترکوں کے بدلے اسلام سے جنگ سمجهي جاے ' تو اس صورت میں ترکوں کو عالم اسلامي سے کوئی حقیقي اور موثر مدد نه پهنچ سکے - ایران کي بابت هماري موجوده سیاست خارجیه (فارن پالیسي) کے اصول اساسي یهي دو امر هیں -

جرمني کے مشهور اهل قلم ترکوں کی دوستی اسکے لیے اسدرجه ناگزیر بتاتے چلے آے تهے ' مگر جب اطالیا نے طرابلس پر حمله کرنا چاها تو جرمنی نے بالکل نه روکا - اس کا نتیجه یه هوا که ترکوں کے افکار و خواطر میں ایک هیجان عظیم' اور انکي سیاست میں ایک اضطراب شدید پیدا هوگیا -

اطالیا کے بعد ریاستهاے بلقان نے علم جنگ بلند کیا - یه جرمني کي دوستي کي دوسري آزمایش تهي ' مگر اس موقع پر بهي خلاف امید وہ ناطرفدار بنکے صرف تماشه هي دیکهتي رهي !!

اس موقع پر جرمني اور آسٹریا نے یه پالیسي اسلیے اختیار کي که انهیں یقین کامل تها که میدان ترکوں کے هاتهه رهیگا' اور اصل یه هے که یه یقین تو مفاهمت ثلاثیه کو بهي ' جو پرده کے پیچهے سے لڑا رهي تهي ' اچهی طرح تها - کیونکه اگر اسے یقین نه هوتا تو " جغرافیه یورپ کے بدستور بقا " کي سیاست کا اعلان نه کیا جاتا -

لیکن واقعات کي باگ انساني دماغ کے هاتهه میں نهیں هے - اعلان جنگ کے بعد جب واقعات تماشه گاه وجود پر یکے بعد دیگرے آے ' تو تمام دنیا کے یقین سے بالکل مختلف تهے !

ترکوں کو پیهم شکستیں هوئیں - یورپین ترکي کا بیشتر حصه انکے هاتهه سے نکل گیا - چند چهوٹي چهوٹی ریاستیں جو همیشه روس کا کلمه پڑها کرتي تهیں اور رومانیا و آسٹریا کے ساتهه بغض و عداوت کے اظهار میں مشهور تهیں ' یکایک معزز و سربلند هوگئیں !

مخالفت ثلاثیه ابهي تک محو تفرج و تماشه بیني تهی ' مگر اب اسکي آنکهیں کهلیں - اس نے محسوس کیا که سرزمین بلقان میں جو خونین افسانه (ٹریجیدي) تمثیل کیا جا رها تها ' وہ افسانه نه تها بلکه ایک اصلي هنگامۂ کارزار تها ' جسمیں وہ اور مفاهمت ثلاثیه معرکه آرا تهیں ' اور بالآخر اسکي غفلت سے اسکو شکست هوئي -

ترکي کي شکست سے مخالفت ثلاثیه کے دو اعضا کو خاص طور پر صدمه پهنچا - یه دونوں اعضا جرمني اور آسٹریا هیں - جرمني نے انگلستان کي تخویف و تهدید کے لیے ترکي کو تجویز کیا تها مگر یه اب کهاں ممکن تها ؟ جرمني کے احمقانه طرز تماشه دیکهنے نے ترکي کا دل توڑدیا اور آینده کیلیے وہ اسکي مودت و صداقت کا کیونکر اعتبار کرسکتي تهي ؟ پهر وہ خود بهي کمزور هوگئي ' اسکے حریف دیرینه روس کي قوت بڑهگئي ' اور وہ اور انگلستان اسوقت دست بدست هیں -

آسٹریا میں اسوقت ١٥ - ملین سلاوي رهتے هیں جنمیں صرف سروي ساڑهے پانچ ملین هیں -

ان آسٹروي سرویوں کي آبادیاں انکے هم نسل سرویا کے جوار میں واقع هیں اور جیسا که معلوم هے' روس اور آسٹریا کے تعلقات نهایت تلخ هیں - پس اگر کسي وقت ان دونوں سلطنتوں میں جنگ چهڑ گئي تو سرویا نصف ملین فوج میدان جنگ میں بهیج سکے گي اور یقیناً اس صورت میں آسٹریا کے سروي بهي روس هي کے ساتهه هونگے -

مختصراً یه که مخالفت ثلاثیه نے اسوقت ایک طرف تو ترکي کي دوستي کهوئي - دوسري طرف ریاستهاے بلقان کي عداوت مول لے لي - خصوصاً ان کارروائیوں کي وجه سے جو آسٹریا نے سرویا اور جبل اسود کے ساتهه کیں هیں -

جو کچهه میں کهه رها هوں ' اسمیں منفرد نهیں هوں - ایک ذي اثر جرمن پارٹي کے لسان الحال یعني اخبار " جرمانیا " کا بهي یهي خیال هے - وہ اپني ایک تازه اشاعت میں لکهتا هے :

" هم بار بار کهه چکے هیں که ریاستهاے بلقان کي کامیابي دراصل روس کي کامیابي هے ' پس اگر عام جنگ یورپ چهڑ گئي اور مفاهمت ثلاثیه ' مخالفت ثلاثیه کے مقابلے میں کهڑي هوگئي تو ریاستهاے بلقان مفاهمت ثلاثیه سے قطعاً مل جائیں گي -

آج تک همارا خیال تها که همیں انگلستان کے ساتهه جنگ کے لیے تیار هونا چاهیے ' لیکن ان اخري مهینوں میں حالات بالکل بدلگئے هیں ' اور اب همارا فرض یه هے که انگلستان کي جگه روس سے جنگ کے لیے تیار هوں - کیونکه اب " مسئله شرقیه " نے " منافرۂ جنس جرمني و سلافي " کي شکل اختیار کرلي هے "

حال میں جرمني نے هسپانیه کو ملانے کي کوشش بهي کي هے مگر آثار و علائم سے معلوم هوتا هے که اسمیں کامیاب نه هوگي اور هسپانیه مفاهمت ثلاثیه میں شامل هو جائیگي -

وہ یقیناً اردو هیں - یہ کوئي " حیراني " و سرگرداني کي بات نہیں - میں مدت سے اس " نکتۂ نادر " کو جانتا هوں اور با وجود جاننے کے ابتک میں نے کوئي " حیراني " اپنے اندر نہیں پائي هے - البتہ میري نئي " حیراني " یہ هے کہ آپ حرف مقصد سے خواہ مخواہ اعراض کرتے هیں اور دقت نظر سے کام نہیں لیتے - اس اصول سے ما نحن فیہ کو کوئي تعلق نہیں ' اور تحقیق و معارف کے سفر میں بڑي چیز یہي هے کہ مختلف راهوں کے حدود کو همیشہ ملحوظ رکھا جاے اور هر اصول کو اُسکي اصلي جگہ ملے -

یہی سبب هے کہ میں نے " عام النفس اور زهر عشق " کا سوال پیش کیا تھا مگر اپني نا رسائی عرض مدعا پر متاسف هوں کہ شرف استماع و فہم سے محروم رہا -

آپ صرف اس پر زور دیتے هیں کہ میں علم النفس کو عربي میں نہیں بلکہ اردو میں لکھہ رہا هوں' اور اردو میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا هے - پس میں " لذت " کو کہ عربي هے' اپني اقلیم قبولیت سے خارج البلد کرتا هوں - اور اسکي جگہ " حظ " کو کہ اردو هے' خلعت قبولیت سے سرفرازي بخشتا هوں - اگر اس رد و قبول مختارانہ اور عزل و نصب مجتہدانہ پر کسي کو اعتراض هے تو " دعوئے اجتہاد ' عام بول چال ' اور فرهنگ آصفیہ " کي عدالت عالي هوئي هے !

دارو گا هے بذا فرمود ' و در وے هرسہ را
منصف و صدر امین و صدر اعلي کردہ است !

اس مقدمے کي عاجلانہ ترتیب اور فیصلے کي جلدي تو قابل داد هے مگر شاید عدالت کے کاروبار میں ایک شے انصاف نامی کو بھی ضروري سمجھا گیا هے -

اب نے غلطیوں کا ایک اولجھا هوا مجموعہ سامنے رکھدیا هے -

یہ اصول بالکل صحیح هے کہ اردو میں جو الفاظ دخلیہ موجود هیں ' وہ تغیر معانی یا تغیر حروف و حرکات و صوت کے بعد اردو هوگئے - یہ بھی مسلم سہي کہ بول چال میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا هے ' تا هم اپکي قائم کردہ عدالت میں جانے کی کوئي ضرورت پھر بھي پیش نہیں اتی - کیونکہ میرا سوال یہ نہیں کہ الفاظ عربیۂ متغیرۂ اردو کو انکے اصلی معانیے لغویہ هی میں استعمال کرنا چاهیے اور هماري بول چال کوئي چیز نہیں - بلکہ یہ " اور صرف یہ تھا " کہ اردو میں جب کسي علم و فن کو لکھیں گے چونکہ اردو اپني علمي ادبیات میں عربي کے زیر اثر اور بکلي محتاج هے - اسلیے لامحالہ همدں عربي اصطلاحات کو مقدم رکھنا پڑیگا جب اصطلاحات عربیہ سے کام لیں گے تو اسکے وهي معاني معتبر هونگے جو عربي میں لیے جاتے هیں - اصطلاحات دوسري چیز هیں اور شعر و ادب دوسري شے - اگر عربي میں هم کو اصطلاحات نہ ملیں (لیکن ماننے کا حق ادعا علم و تلاش کے بعد هے نہ کہ پہلے) مثلاً بعض علوم حدیثہ و طبعیات جدیدہ کي شاخوں میں ' تو اُس صورت میں ہم نئے الفاظ وضع کرنا چاهئیں - لیکن انکي بھي دو صورتیں هیں - یا تو اصل انگریزي اصطلاحات لے لیں - یا انکي جگہ خود نئے الفاظ بنائیں - آخري صورت میں اگر عربي الفاظ سے مددلي گئي ' تو پھر بھي عربي زبان و لغت کا لحاظ رکھنا ضرور هوگا - کیونکہ هم اُن میں علوم و فنون مرتب کر رهے هیں - " مثنوي زهر عشق نہیں لکھ رہے "

ذرا تامل کو کام میں لائیے - دو چیزیں هیں اور دونوں بالکل مختلف حکم و حالت رکھتي هیں - ایک مسئلہ تو عام طور پر زبان میں الفاظ کے استعمال اور انکے معاني کے قرار دینے کا هے -

[بقیہ پہلے کالم کا]

دوسرا علمي اصطلاحات کا - خدارا میرے مطلب کے سمجھنے سے اب زیادہ اعراض نہ فرمائیے گا - میں نے یہ کہا تھا کہ دوسري صورت میں اردو اب تک تابع عربي هے - اور عربي الفاظ کو عربي هي کے متعارف معاني میں استعمال کرنا پڑیگا - اسکے لیے " عام بول چال " کي سند بالکل بے معنی ، و بے اثر هے -

جس اصول پر آپنے از راہ نوازش میري مفروضہ " حیراني " دور کرني چاهي هے - وہ پہلي صورت کے تعلق هے ' اور هماري موجودہ صحبت صورت ثاني سے تعلق رکھتي هے -

اگر آپ بحث صاف کرنا چاهتے هیں تو اسپر غور فرمائیے - یہ بہت صاف بات هے اور اصل راہ فیصلۂ و تحقیق - فرهنگ آصفیہ اور غیاث اللغات کي ورق گرداني میں بیکار وقت ضائع نہ کیجیے -

وثایق و حقایق

انسانیة کا ماتم !!

کیا دنیا کے استعباد کا ناسور بھر گیا ؟

ایک زمانا تھا جب شہنشاهوں کے تخت مطلق العناني بچھے تھے ' اور خدا کے بندوں کو خدا کي جگہ اسکے بندوں کي پرستش کرني پڑتي تھي - اُس زمانے میں پادشاہ هوتے تھے جو انسانوں کو غلام بنا کر انکي گردنوں میں اپني خود مختارانہ و معبودانہ فرماں روائي کي رسي باندھدیتے تھے - اس رسي کا سرا انکي اُن طلائي کرسیوں کے پاے میں بندھا هوتا تھا' جو بسا اوقات انساني خون پر کشتي کي طرح تیرتي ' اور انسانوں کي لاشوں پر منارے کي طرح نصب کي جاتي تھي !

هندؤں نے انکو خدا کا اوتار سمجھا تھا - مسلمانوں نے اپنے دور جہل و اسلام فراموشي میں اُنہیں " ظل اللہ " کا خطاب دیا تھا - انکي خلقت عام انساني خلقت سے ارفع و اعلی ' اور ملکوتیت و قدوسیت سے ممزوج یقین کي جاتي تھي - خدا کا عام قانون رحم و محبت ' اور فطرة کي بخشي هوئي حریت و زندگي انکے لیے بالکل بے اثر تھي - انکو مخاطب کرتے هوے " مالک رقاب الامم " کہا جاتا تھا - یعني بندگان الہی کي گردنوں کے وہ مالک هیں ' اور گو خدا کا عام قانون یہ هے کہ انسان کو زندہ رهنے دو اور قتل نہ کرو' مگر اس سے بھي بالا تر انکي حکمراني هے ' جو اپنے ایک اشارۂ ابرو پر صدها انسانوں کے سر گردنوں سے جدا کر سکتے هیں !

خدا زندگي کا خالق تھا پر اسکي زمین پر پادشاهان عالم موت اور خون کے دیوتا تھے ' جو اسکي طرح روحوں کو پیدا تو نہیں کرتے تھے ' مگر اس سے بالا تر هو کر اسکے پیدا کردہ انسانوں کو مار ڈالتے تھے !!

انساني دماغ کے خصائص ردیہ سے انکا دامن قدوسیت پاک تھا - انکا هر حکم قانون ' اور انکا هر فعل شریعت ' بلکہ شریعتوں کا بھي ناسخ تھا - خدا کے تصور کا ترقي یافتہ اور انتہائي درجہ یہ هے کہ اسکو تمام صفات حدوث سے منزہ ' اور تمام اوصاف مخلوقیت سے پاک سمجھا جاے - اسي طرح صرف فضائل و

علم و اخلاق میں اجتہادات ہوچکے ہیں - مذہب اسی خنجر اجتہاد کا قتیل ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کے مشق اجتہاد کیلیے یہ میدان کافی تھے - غریب زبان کو تو اب چھوڑ ہی دیجیے - پچھلے اشغال اجتہادیہ میں اب بھی مصروفیت کی آور گنجایش نکل سکتی ہے - اگر اس نئے مشغلہ کو از راہ ترحم ملتوی کردیا گیا تو کچھہ آپ لوگ بالکل بیکار نہو جائیں گے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات

اور حظ و کرب

ایک وقت میں انسان کس کس چیز کو لکھے ؟ مجھے اس بارے میں دفتر کے دفتر لکھنے ہیں مگر مجبور ہوں - میں آج پھر اپنے گذشتہ جملے کو دہراتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس مسئلے کو لوگوں نے اپنی نا واقفیت و عدم جامعیت لسانین کی وجہ سے جیسا کچھہ مشکل سمجھہ رکھا ہے ' ویسا نہیں ہے - گو مشکل ضرور ہے مگر اشکال سے تو کوئی کام بھی خالی نہیں ہوتا -

سردست " حظ و کرب " اور (Pleasure) اور (Pain) ہی کو ایک مثال قرار دیجیے اور کچھہ وقت عنایت فرمائیے -

میں نے اپنے دوسرے نوٹ میں حسب ذیل امور پر توجہ دلائی تھی :

(۱) عربی میں لذت و الم بعینہ انہی معنوں میں بولا جاتا ہے جنکی انہیں تلاش ہے -

(۲) حظ کا لفظ لذت کے معنے میں بالکل غلط ہے - لغت میں بھی اور اصطلاح میں بھی ' نیز اسکے معنی کو مفہوم ما نحن فیہ سے کوئی قرب و تعلق بھی نہیں - پھر کونسی مجبوری ہے کہ " لذت و الم " کو چھوڑکر " حظ و کرب " اختیار کیا جاے ؟

(۳) عربی کے بہت سے الفاظ ہیں ' جو فارسی میں آکر اپنے اصلی معانی لغویہ سے الگ ہوگئے - لیکن حظ فارسی میں بھی بمعنے لذت نہیں بولا جاتا - چنانچہ اشعار اساتذہ سے متحقق کہ حظ نصیب ہی کے معنی میں مستعمل ہے -

(۴) اردو ' فارسی کی طرح اپنے علمی ادبیات میں اب تک عربی کے محتاج ہے - اسکا کوئی خاص علمی لٹریچر نہیں - اپنی اصطلاحات نہیں - جتنی علمی اصطلاحات ہماری زبانوں پر ہیں ' سب کی سب عربی ہیں - پس اردو کے تراجم علوم میں الفاظ عربیہ کا استعمال ناگزیر ' اور اسلیے سند کیلیے اردو بول چال نہیں بلکہ عربی لغت و اصطلاح علوم کا حوالہ مطلوب - اگر لوگ حظ بمعنیے لذت بولتے ہیں تو بولیں - شعر میں ہم بھی کہدینگے - لیکن علم النفس کے مترجم کو اس سے کیا تعلق ؟

(۵) فرہنگ آصفیہ کے حوالے پر افسوس ہے -

(۶) لوگوں نے اپنی نا واقفیت سے مسئلہ اصطلاحات کو کچھہ سے کچھہ بنا دیا - فلسفہ میں ہر طرح کی عربی اصطلاحات ملسکتی ہیں -

مجھے افسوس ہے کہ آپ نے ان تمام امور میں سے کسی ایک پر بھی توجہ نہیں کی ' اور جبکہ آپ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی فکر میں سرگرم جواب ہوے تو ان دفعات میں سے ہر دفعہ کے متعلق غلط فہمیوں ہی سے اپنے استقبال کا کام بھی لیا !

آپ نے اپنے جواب میں میری معروضات کی جس قدر تشریح کی ہے - وہی غلط ہے تا باصل بحث چہ رسد ؟

امر اول کی نسبت آپ لکھتے ہیں :

" سوال یہ ہے اور " صرف یہ ہے " (؟) کہ Pleasure اور Pain کا صحیح مفہوم اردو میں کونسے الفاظ ادا کرتے ہیں ؟ جناب کا ارشاد ہے کہ لذت و الم ' اور میرا خیال ہے کہ حظ و کرب - آپ اپنے پر دعوے عربی لغت سے حجت لاتے ہیں ' میں اپنی تائید میں محاورہ و لغت کو پیش کرتا ہوں "

لیکن گذارش یہ ہے " اور صرف یہی نہیں بلکہ اور بھی اسکے بعد گذارشیں ہونگی " کہ آپنے دعوا ' حجت ' لغت ' اور استشہاد کے الفاظ کا خواہ مخواہ اسراف بیجا کیا - یہاں نہ توجج و براہین پیش کیے گئے ہیں ' اور نہ کسی استشہاد و استدلال کی ضرورت -

ان چیزوں کی وہاں ضرورت ہوتی ہے جہاں کسی بحث میں کسی اختلاف کی گنجایش ہو - حظ کے لفظ کیلیے نہ تو میں نے عربی لغت کا حوالہ دیا اور نہ کوئی شہادت پیش کی - حظ کے معنے اس آسمان کے نیچے صرف ایک ہی ہیں - یعنے قسمت و نصیب اور بس - قلیوبی اور روزانۃ الادب کا طالب العلم بھی اسکو جانتا ہے - ایک ایسی کھلی اور عام بات کیلیے مجھے کیا پڑی تھی کہ جوہری اور فیروز ابادی کی شہادتیں پیش کرتا ؟ پس نہ میں " حجت لایا ہوں " اور نہ دعوے کی کوئی اصطلاحی شکل در پیش ہے -

میں قطعی فیصلہ نہیں کرسکتا کہ آپکو جو غلطی اصل مسئلہ میں ہوئی ہے ' وہ زیادہ سخت ہے ' یا جو متواتر و مسلسل غلط فہمیاں میری تحریر کے سمجھنے میں ہوئی ہیں ' وہ زیادہ سنگین ہیں ؟ تاہم میرے لیے تو دوسری صورت اب پہلی صورت سے زیادہ درد انگیز ہوگئی ہے -

میں نے لکھا تھا کہ " فرہنگ آصفیہ کے حوالے پر افسوس ہے اور کیا کہوں ؟ " اور اسطرح بلا ضرورت کسی مذاق کے متعلق جرح و تنقیض کو بہتر نہ سمجھکر ٹالدیا تھا - مگر آپ نے اسکا یہ مطلب قرار دیا کہ مجھکو اردو لغت کے حوالہ پر تعجب و افسوس ہے !

سخن شناسی نۂ دلبرا خطا اینجاست !

اب مجکو کھولکر کہنا پڑا - اصل یہ ہے کہ میں " فرہنگ اصفیہ " کو اردو لغت کے اعتبار سے بھی قابل سند کتاب نہیں سمجھتا ' اور بالکل پسند نہیں کرتا کہ آپ کسی حوالۂ و سند کیلیے اسکی ورق گردانی کریں - افسوس اسپر نہ تھا کہ اردو لغت سے کیوں استشہاد کیا ہے - افسوس آپکی نا واقفیت پر تھا کہ فرہنگ اصفیہ کو اردو زبان کا معتبر لغت سمجھتے ہیں ' اور اس طرح بیفکر ہوکر اسکا حوالہ دیتے ہیں گویا وہ ایک مسلم و معروف کتاب ہے !

آگے چلکر آپنے " حظ " بمعنی مفروضۂ " لذت " کو اردو قرار دیا ہے ' اور غیر زبان کے مہلد و متغیر المخارج و المعانی الفاظ کے اردو ہونے کو ایک ایسا نکتۂ نادر و بدیع ' و تحقیق غریب و عجیب سمجھا ہے کہ میں اسے سنکر بے اختیار چونک اٹھونگا اور حیران و پریشان ہوکر شور مچانے لگونگا - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" آپ حیرت سے فرمائینگے کہ حظ تو عربی لفظ ہے اسے اردو کہنا کیونکر جائز ہے ؟ "

بالعجب ! آپ کبھی تو مجھے غلط فہمیوں میں مبتلا دیکھکر دست تحقیق و رہنمائی بڑھاتے ہیں ' کبھی خود ہی اپنی طرف سے مجھے " حیران " فرض کرلیتے ہیں - الحمد اللہ - نہ تو میں غلط فہمیوں میں مبتلا ہوں اور نہ ان حقائق عربیہ اور نکات عجیبۂ لغویہ پر متحیر ہوں - بغیر کسی " حیرانی " کے ہر شخص جانتا ہے کہ ہر زبان میں باہر کے الفاظ آکر بہ تغیر مخارج و معانی اس زبان میں شامل ہوجاتے ہیں - در اصل یہی تغیر نئی زبانوں کو پیدا کرتا ہے ' اور اردو تو مختلف زبانوں کے الفاظ کے مجموعہ ہی کا نام ہے - جو الفاظ عربی و فارسی یا انگریزی کے بادنے تغیر رائج ہوگئے ہیں

سطح زمین پرگذرنے والے واقعات کے اندر دکھلاو - جبکه ۳ - اگست کو کانپور کے اندر چند اینٹوں کے جمع کرنے کے جرم میں معصوم بچوں اور نہتي رعایا کا بے دریغ قتل عام کیا جا سکتا ہے' تو هندوستان کي آئیني حکومت ' حکام کي مسئولیت ' قانون کاحکم عام' اور کونسل کے پرشوکت هال کا حواله دینا بیکار ہے ! -

دنیا کے تغیرات پرساري دنیا کا ایمان ہے' مگر سچ یه ہے که اس پتھر سے بڑهکر اور کسي شے میں انجماد نہیں - یه کبھي نہیں بدلتي - تغیرات اسکے لیے بے اثر هیں - وہ اپني چادر بدل ڈالتي ہے مگر اپني صورت نہیں بدلتي - یه ضرور ہے که جمہوریت و قانون نے شخصي پادشاهتوں کے تخت الٹ دیے هیں جو زمین پر بچھاے جاتے تھے - لیکن وہ دل تو اب تک نہیں نہیں بدلے ' جو انساني خود پرستي و استبداد کے سینوں میں محفوظ هیں !

اب وہ تخت زرنگار کم هوگئے هیں ' جن پر مطلق العناني کے دیوتا بیٹھکر اپني پرستش کراتے تھے - لیکن اُن مغروروں کي تعداد میں کچھه بھي کمي نہیں هوئي جو بغیر تاج و تخت کے اپني خود پرستي اور حاکمانه گھمنڈ کي پوجا کرانا چاهتے هیں - لوگوں کے سر پر تاج نہیں ' لیکن دماغوں میں حاکمانه نخوت بدستور باقي ہے - پادشاہ کي زبان کي طرف اب ظلم منسوب نہیں هوتا مگر قانون کے نام سے ظلم کیا جاسکتا ہے - پہلے تخت مطلق العناني پر بیٹھکر پادشاهت هوتي تھي - اب قانون کے کتب خانوں میں بیٹھکر شہنشاهي کي جاتي ہے !

کیا هوا اگر تاریخ قدیم کے مشہور شہنشاہ دنیا میں نه رہے - (سر جمیس مسٹن) بالقابه تو موجود هیں - شہنشاهي کچھه سر پر تاج رکھنے هي سے نہیں هوتي - شہنشاهوں کا سا ادعا اور فرماں روائي کي سب ضد اُس سر میں هوني چاهیے ' جو تاج سے چھپاے جاتے تھے - تاریخ قدیم کو اگر اپنے دور شخصیت کے ایسے شہنشاهوں پر ناز هو جنہوں نے اپني خواهش کے آگے تمام درباریوں کي آہ و زاري اور سعي و سفارش کي پروا نه کي ' تو آپ بھي (سر جمیس مسٹن) کو بلا تامل پیش کر دے سکتے هیں' جو اس دور قانون و آئین میں کروروں انسانوں کي منت و التجا کو بے نیازانه ٹھکرا دینے کا فخر کرسکتے هیں -

ایک مطلق العنان شہنشاهي کے ضروري اجزا کیا هیں ؟ اچھي طرح تلاش کرکے چند لازمي اوصاف چھانٹیے اور پھر ایک ایک کرکے سامنے لائیے - ایک شہنشاہ کیلیے پہلي بات یه ہے که اس پر قانون کي حکومت نهو بلکه قانون اسکي زبان سے مترشح هو - اپنے ارادے میں مطلق العنان ' اور اپني رائیوں میں انساني مشورے سے بے پروا هو - وہ جو چاهے کرگزرے مگر رعایا کو کوئي حق نه هو که اپني خواهش کي تعمیل کا مطالبه کرے - اسکي هر رات شب قدر ' اور اسکا هر فعل عدل هو -

قانون کہتا ہے که مساجد محفوظ هیں مگر سر جمیس مسٹن کے لیے یه بالکل بے اثر ہے' کیونکه مسجد کے هونے نهونے کا فیصله انکے هاتھه میں ہے نه که کسي اور کے - وہ چونکه کہتے هیں که کانپور کي مسجد کا متنازعه فیه حصه مسجد نہیں ہے ' اسلیے اُنکے اوپر کوئي نہیں جو کہے که ایسا نہیں ہے -

مطلق العناني کے یہي معني هیں که جو چاهیں کرگزریں - پس شہنشاہ اعظم نے بھي جو چاها کیا -

ایک پوري قوم کہتي ہے که یه مسجد ہے اور مقدس - مگر وہ مجبور نہیں که کسي انساني راے کو تسلیم کرنے کیلیے جھکائے جائیں - علماے دیني کا فتوا بھي بیکار ہے - کیونکه پادشاہ کي

[بقیه پہلے کالم کا]

مرضي سب سے بالا ہے اور وہ اُسے تسلیم کرنا نہیں چاهتا - لوگ اسکے سامنے جاتے هیں اور عاجزي سے التماس رحم کرتے هیں ' مگر ذات اقدس شاهانه کے طرف سے جواب ملتا ہے که رحم سے بھي مقدم چیز شہنشاهي رعب و عظمت کي شان جلال و جبروتي کا تحفظ ہے ' پس اب انسانوں کو صبر ' اور زمین کے بسنے والوں کو سر اطاعت خم کردینا هي چاهیے -

رهي شیخ الاسلام ہے جو مسلمانوں کے مذهبي مسائل کي نسبت فتوا دیگا ' اور اس مجتهد اعظم اور صاحب امر آگے تمام علما کے فتوے بیکار هیں - کیونکه وہ پادشاہ ہے اور پادشاہ جو چاهے کرسکتا ہے !

بریدِ فرنگ

هـوا بمـالم ينالـوا !

انگلستان کا مشہور رساله (ریویو اف ریویوز) اپني تازہ اشاعت میں لکھتا ہے :

" تاریخ عالم میں مشکل سے ایسي کوئي خطرناک اور جانفرسا نظیر مل سکتي ہے ' جیسي که پچھلے مہینے بلقان میں انقلاب کي حالت میں ظاهر هوئي - اگرچه موسم گرما هي میں اس خطرہ کے آثار پائے جاتے تھے' تاهم امید باقي تھي که حلفاے بلقان امن سے اپنے مال غنیمت کو تقسیم کرینگے - روس نے پیشقدمي کرنے والے کو دھمکي دي تھي اور اسي وجه سے سینٹ پیٹرز برگ میں جو کانفرنس منعقد هونیوالي تھي' اس میں انفصال معاملات کي توقعات عام طور پر امید افزا تھیں - بهادرانه و نمایاں فتوحات کي ثمرچیني کا وقت ' اور ترکوںکو همیشه کے لیے یورپ سے نکاله دینے کي آرزو پوري هونیکا زمانه آگیا تھا -

جو جوهر مردانگي انہوں نے میدان جنگ میں دکھائے تھے' انکو اپني اندروني ترقي اور دیگر معاملات میں بھي صرف کرتے تھے - مگر بلغاریه کے دل میں هوس کا شیطان حلول کرگیا اور تمام جزیرہ نما پر قبضه کرنے کے خیال میں پڑگئي - اس بیہودہ کوشش میں اس نے افسوس که سب کچھه کھودیا - سرویا سے لڑي اور رومانیا جو موقع کي منتظر تھي' بیچ میں کود پڑي اور بلغاریه اپنے ساتھیوں سے نہایت درجه احمقانه اور ذلیل طریقه سے دست و گریباں هوگئي -

مگر اس سے بھي زیادہ سخت خطرناک اور افسوسناک واقعه وہ تھا' جو ترکوں کے دوبارہ قبضۂ ادرنه سے همارے سامنے آیا - ترکوں نے لندن کي صلح کانفرنس کا کچھه خیال نہیں کیا - اپني کھوئي هوئي زمین بہت تھوڑي کوشش سے واپس لے لي - انہوں نے حقیقتاً بلغاریه پر حمله هي کردیا - کوئي مورخ اور نکته چیں بلغاریه کے اس جرم کي معذرت نہیں کرسکتا که اس نے فتح کے بعد ذلت و نامرادي کي شکست کھائي - اُسکي تقدیر کا فیصله واقعات کے نہایت سخت الفاظ میں هوچکا ہے - افسوس صد افسوس غریب بلغاریا ! تجھه پر جس قدر افسوس کیا جاے کم ہے ! تین سو برس تک ترک تجھپر ظلم کرتے رہے - آخر کار تجھے گلیڈسٹن کي اعلى فصاحتوں نے اور وکٹر هیگو (Victor Hugo) کي موثر تقریروں

و مناقب هي انكي طرف منسوب هوسكتے تهے اور صرف اچهائيوں اور نيكيوں هي كے وه مضاف اليه تهے - برائياں اُسي وقت تـك برائياں تهيں ' جب تـك كه وه انسانوں سے سرزد هوتي تهيں - پر اگر پاشاهوں كي قدوسيت كا دست اراده انكي طرف بڑها ' تو پهر وه يكسر حسن و صواب هو جاتيں !

ظلم و جبر ' غصب حقوق و مال ' تعذيب وحشيانه اور خونريزي سفاكانه : يه تمام سخت سے سخت انساني جرائم و معاصي هيں جن پر قانون كي طرح پادشاهوں كے درباروں سے بهي سزائيں دي جاتي تهيں - تاهم پادشاه كيليے سب جائز تها - اگر ايـك قاتل كسي ايك انسان كو زخمي كردے تو اسكو بادشاه سولي پر چڑهاتا تها ' ليكن اگر وه خود هزاروں انسانوں كا خون سيلاب كي طرح بها دے ' تو كوئي نه تها جس كو اسپر حق حرف گيري هو - كيونكه ظلم اُسي وقت تـك ظلم تها ' جب تك كه پادشاه كي جگه كسي دوسرے سے سرزد هو - پادشاه اگر ظلم كرتا هے تو وهي عدل و انصاف هے -

تاريخ ميں فراعنۂ مصر كے حالات لكهے هيں ' اور جبا برۂ بابل وكلدان كي مطلق العنا نيوں اور معبودانه اختيارات كے نقوش و آثار اب تـك درياے فرات كے كنارے كے كهنڈروں اور ٹيلوں كے اندر سے برامد هو رهے هيں - علم اثار عتيقۂ مصر (اجپٹيا لوجي) ميں ايسے نقوش و رسوم هم نے ديكهے هيں ' جنميں فراعنه كے طريق تعذيب و قتل كے عجيب عجيب آلات كے نظارے دكهلاے گئے هيں -

ادنے ادنے قصوروں پر تا تاريوں نے بڑي بڑي آباديوں كے قتل عام كا حكم ديديا تها !

همارے كتب كلام و عقائد ميں عدل باري تعالے كے مباحث طلباء علوم اسلاميه نے پڑهے هونگے - معتزله كهتے هيں كه الله تعالى پر عدل واجب هے - شيعه علم كلام ميں بهي توحيد و نبوت و امامت كے ساتهه عدل كو تسليم كيا گيا هے ' مگر اشاعره كهتے هيں كه خدا پر كوئي شے واجب نهيں هوسكتي - وه ظلم بهي كرے تو ظلم نهيں - ظلم اُسي وقت تـك ظلم هے ' جبكه دوسرے كي ملكيت ميں تصرف هو - دنيا ميں جو كچهه هے وه اُسي كا ملـك هے - اپني ملـكيت ميں وه جو چاهے كرسكتا هے - لا يسئل عما يفعل -

پادشاهت كے اختيارات بهي ايسے هي تهے - جبكه پادشاه " مالك رقاب الامم " يعنے انسانوں كي گردنوں كا مالـك تها - اسكے ملـك ميں جو كچهه تها ' وه اُسي كا اور اُسي كيليے تها ' تو پهر بقول اشاعره ' اپني ملكيت ميں تصرف خواه كسي عنوان سے هو ' ظلم سے موسوم كيونكر هو تا يفعل ! ما يشاء و يختار

دنيا كي يه غلامي عام اور انساني حكمراني كا تسلط بے روك تها ' مگر چهٹي صدي عيسوي ميں جبكه روم و يونان اور مصر و اسكندريه جيسے مراكز علم و تمدن گرفتار تعبد انساني تهے ' عرب كے گمنام و مجهول خطے سے يكايك انساني حكومت كي جگه خدا كي حكومت كا اعلان هوا -

يه اسلام كي آواز تهي ' جس نے ايـك طرف تو اُن بتوں كو ٹكڑے ٹكڑے كر ڈالا ' جو حجاز كے معبد ابراهيمي كے اندر ركهے گئے تهے - دوسري طرف اُن انساني بتوں كو بهي سرنگوں كرديا جو طلائي كرسيوں پر بيٹهكر بندگان الهى كو اپنے آگے سربسجود ديكهنا چاهتے تهے - اسكا اعلان عام يه تها كه : " ان الحكم الا لله " حكومت كسي كيليے نهيں - صرف الله هي كيليے هے !!

اس سے بهي بڑهكر يه كه اُس نے صاف صاف هر طرح كے انساني اختيارات ملـك و حكم كے ادعا كو شرك قرار ديا :

ما كان لبشر ان يوتيه الله	كسي انسان كو يه حق نهيں كه الله
الكتاب و الحكم و النبوة '	اسكو كتاب يا حكم يا نبوت عطا كرے
ثم يقول للنـاس كونوا	اور وه انسانوں كو اپنے سامنے جهكاكر
عبادا لي من دون الله	گويا انسے كهے كه الله كو چهوڑكر ميري
(۳ : ۷۴)	پوجا كرو !

تاريخ نے اس دور حكمراني و حكومت كے حالات محفوظ ركهے هيں مگر وه اسپر ماتم كرتي هے كه يه دنيا كا بدترين عهد وحشت و ظلمت تها - اور پهر مژده سناتي هے كه " انقلاب فرانس " كي چمكائي هوئي شمشير حريت و مساوات نے انسان كے پانوں كي وه تمام زنجيريں كاٹ ديں ' جو شخصي حكمراني كي جباري ' اور پادشاهوں كے خود مختارانه اختيارات نے ڈهالي تهيں - اب قانون و دستور ' اور مساوات و جمهور كا دور دوره هے - تخت فرماں روائي اُلٹ گئے هيں ' اور پارليمنٹيں كهل گئي هيں - اشخاص كي جگه قانون كي ' اور زور و قوت كي جگه حق و برهان كي حكمراني هے !

پهر كيا يه سچ هے ؟

كيا واقعي دنيا كي مصيبتيں ختم هوگئيں ؟ كيا اسكي غلامي و مظلومي كا پرانا ناسور بهرگيا ؟ كيا حق اور قانون نے انسان كو اسكي چهني هوي عزت واپس دلا دي ؟ اور كيا اب وه سيلاب خونين بند هوجائيں گے - جو انسان كي گردنوں سے بهه كر كرۂ ارضي كے ذرے ذرے ميں جذب هوچكے هيں ؟

حقيقت يه هے كه تاريخ نے دنيا كو مژدۂ امن سنانے ميں جلدي كي - دنيا كي مصيبتيں ابهي كهاں ختم هوئيں ؟ اسكي پيشاني كے ناسور كو كس نے مندمل ديكها ؟ شايد اُسنے اپنے سوگ كے كپڑے اُتار ديے هوں ' مگر اُسكي صورت تو ابتـك ماتمي هے !

قانون اور اخلاق كي گردن پر انساني ظلم و تعدي كي چهري جس تيزي سے چل رهي تهي ' اب بهي چل رهي هے - البته پہلے ظلم و جبر كا ديو اپني اصلي صورت ميں آكر اُسے ذبح كرتا تها ' اب عدل و انصاف كے فرشته كا بهيس بدلكر چهري تيز كرتا هے !

هر شے كي صورت بدل گئي هے ' هر جسم نے نئے كپڑے پهن ليے هيں - هر چيز كا نام بدل ديا گيا هے - هر سطح متغير ' اور هر ظاهر متبدل هے - ليكن حقيقت كو ديكهيے ' تو اب بهي وهي هے جو پہلے تهي !!

دنيا جب تاريكي ميں مبتلا تهي تو قتل و غارت كرتي تهي - ليكن اب كه روشن هوچكي هے ' كن مشغلوں ميں رهتي هے ؟

پہلے انسان انسانوں سے لڑتے تهے ' ليكن اب كيا جنگل كے درندے انسان كا خون بہاتے هيں ؟ كيا اس خونريزي ميں ' جو صليب كے نام سے كي جاے ' اور اس خونريزي ميں ' جو تمدن كے ديوتا كي قربانيوں كيليے هو ' كچهه بهت زياده فرق هے ؟

پهر وه آزادي و مساوات اور حريت و انصاف كهاں هے ' جس كا فرشته ' امن كي منادي كرتا هے ؟ كبهي اسكا مراكش كے خرابے پر بهي گذر هوا ؟ كبهي ايران كي ويرانيوں پر بهي اس نے نظر ڈالي ؟ وه خون جو طرابلس ميں بها ' وه لاشيں جو بلقان اور روميلي كے ديهاتوں اور قصبوں ميں تڑپيں ' كيا اُس نوع انساني كي نه تهيں ' جسكو عدل و امن كا پيغام دينے كيليے وه زمين پر اُترا هے ؟

هم كو اسكا جواب عدالتوں كي محرابوں ' پارليمنٹوں كے دروازوں ' قانون كي مجلدات ' اور قلم و سياهي كے نقوش سے نه دو ' بلكه

مجھکو یاد نہیں کہ جناب سے نیاز حاصل ہے یا نہیں ؟ لیکن اب میں " الہلال " کے سبب سے جناب کو ضرور اچھی طرح جاننے کا فخر کرسکتا ہوں ' اور ہم دونوں کے الحمد للہ مسلمان ہونے اور اس وجہ سے کہ مسلمانوں پر یہ سخت وقت ایسا ہے کہ اگر اب بھی غفلت اور غرور کیا گیا تو شاید اینده تباہی ہی تباہی نظر اتی ہے ' میں نے ان سطروں کے لکھنے کی ڈرتے ڈرتے جرأت کی ہے - کاش جناب مجھہ سے اتفاق کرلیں ' اور اپکا دریاے خیال اوس طرف بہنے لگے ' جس طرف پانی کی ضرورت ہے تو مسلمانوں کا بے حد فائدہ ہو -

میری صغر سنی میں ایک زمانہ تھا جب پبلک معاملات کو گورنمنٹ کے حضور میں پیش کرنے والے ناپید تھے ' اگر اوس زمانہ میں جناب الہلال کو پالیٹکس کے واسطے نکالتے تو شاید موزوں ہوتا - مگر اب تو ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے بلکہ شاید ضرورت سے زیادہ اشخاص پیدا ہوگئے ہیں جو اس کام میں لگ رہے ہیں -

بدینوجہ اگر جناب اسی میں انحصار وقت کر دینگے تو کوئی مفید اضافہ نہ ہوگا - بلکہ اگر اپ حلم و بردباری سے سننا چاہیں تو بادب گذارش کرونگا کہ کبھی کبھی جناب کا جوش و خروش بے بیگانوں کی راحت میں خلل انداز بھی ہو جاتا ہے - الغرض جناب کی توجہ اشاعت اسلام کے واسطے محدود ہو جاے تو بے حد فائدہ رساں مسلمانوں کے واسطے ہو - میری راے میں یہ ایک فرض کفایہ ہے جس سے سبکدوشی اوس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ کچھہ مسلمان اس کام کے واسطے اپنے تئیں وقف نہ کر دینگے - اور جناب کا وجود باوجود اس بار کے اوٹھانے کے ہر طرح قابل اور ہر طرح اہل ہے -

آپکا ادنی خادم اور دینی نیازمند
اسماعیل

الہـــلال

نہایت ممنون ہوں کہ جناب نے ایک نہایت مفید اور ضروری بحث چھیڑ دی - انشاء اللہ عنقریب تفصیلی طور پر اپنی معروضات خدمت والا میں پیش کرونگا -

---

(اعــلان)

مولانا ابوالکلام ایڈیٹــر الہــلال

کی لکھی ہوئی حضرۃ سرمد کی اردو زبان میں پہلی سوانح عمری جسپر خواجہ حسن نظامی حسب ذیل راے دیتے ہیں کہ باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی نہیں جمع کرسکتا - اور باعتبار معانی یہ سرمد کی زندگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی - بلکہ مقامات درویشی پر ایک مستانـہ اور البیلا خطـبہ نظر آتا ہے " - قیمت دو ہی ڈھائی آنے (۲۰) -

آنے والے انقــلابات

کے دریافت کا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب ' جاماسپ نامہ کا ترجمہ طلب فرما کر دیکھئے - جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچ ہزار برس پہلے اس میں بحساب جفر و نجوم آجتک کی بابت جسقدر پیشین گوئیاں درج کی گئی تھیں وہ سب ہو بہو پوری اتریں - مثــلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربــلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ - قیمت دو ہی ڈھائی آنے (۲۰)

المشــــــــــتهـر

منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس دھلی

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمـــانان ہند کا ایک ورق

شہـــداء کانپور اعلی اللہ مقامہـــم

تقاضا کر رہی ہے مجھسے یہ میری پریشانی
مسلمانوں کی حالت پر کروں کچھہ مرثیہ خوانی
تماشا دیکھیے اندوہ و حرماں بڑھتے جاتے ہیں
سرشک خون سے کس کس کی جائیگی مہمانی ؟
شہیـدان ستم کا خون بول اٹھے گا لاکھوں میں
چھپانے سے نہیں چھپنے کی ظالم کی ستم رانی
بہا ہے خون پانی ہوکے کسکا آج مسجد میں ؟
ہوئی ہے مذبح ہندوستاں میں کسکی قربانی ؟
مسلمانو یہ گھر میں بیٹھہ کر رونیسے کیا حاصل
نہیں اسلام کا شیوہ ' یہی ہے کیا مسلمانی ؟
کمر ہمت کی باندھو ' اٹھہ کھڑے ہو نام حق لیکر
تمہارا فرض ہے اپنی مساجد کی نگہبانی
خدا کی راہ میں جو جان تک قربان کر بیٹھے
تمہارا فرض ہے انکے لیے اب زر کی قربانی
ہوے صید مصائب اسقدر اب اور بھی ہونگے
نہ چھوڑی ایسی حالت میں بھی گر تم نے تن آسانی

(سید محمد قمرالدین قمر حیدر آبادی - منیجر انصاریہ مڈیکل)
(ہال بمبئی)

مصیبت زدگان کانپور کی دائمی اعانت

دائمی اعانت کی پہلی مثال جلیل

از جناب مولانا محمد علی صاحب طبیب سیشن جج صوبہ ورنگل علاقہ نظام

شہدائے موصوف کے بیوگان اور اشخاص زیر کفالت کے لیے اور انکے یتیم اطفال کے لیے تا ختم تعلیم و عمر رشـد ' کفالت کرنی چاہیے - اسوقت جوش میں امدادی رقوم کا جمع ہو جانا ممکن ہے - اوس سے کوئی مکان یا دکانات یا باغات الغرض کوئی جائداد غیر منقولـہ لیلی جاے - یا کسی تجارت میں شرکت کی جاے اور اسکی امدنی سے ہمیشہ انکی اعانت ہوتی رہے -

میں اپنی ذات سے اتنا کرسکتا ہوں کہ حتے الامکان اپنی حیات تک پانچ روپیہ ماہانہ دیتا رہونگا ' لیکن ایسے انتظام کی توقع ہمارے دوسرے مسلمان بھائیوں کے مذاق کے لحاظ سے کسیقدر دشوار ہے - اور اگر خدمت گـزاران ورثاء شہدا کو ایسی توفیق خدا کرامت فرماے ' تو زہے قسمت - اسکا جواب جلد عنایت ہو -

میں ایک ضعیف القلب اور کثیر الہموم اور وسیع العـوایج شخص ہوں - اسوجہ سے میرے مزاج میں سراسیمگی کی حالت رہا کرتی ہے اور کسی ادنے سے واقعہ کی خبر سے بھی غیر معمولی طـور پر متاثر ہو جایا کرتا ہوں - آپکی آزادانہ اور بے باکانہ حق گوئی دیکھکر میرے قلب کی حالت دگرگوں ہو جاتی ہے -

مراسلات

نے چونکا کر آزاد کرایا - یورپ کے اخبار نویسوں کي جماعت نے تیرا ساتهه دیا ' اور اس سے بهي زیاده یه که روس نے تجهکو اپنے خزانے ' اپنے سامان ' اور اپنے آدمیوں سے مدد دي - لیکن افسوس که تونے وقت کي قدر نه کي ' اور آزاد هوکر پهر غلام بن گئي ! ! "

مسئلهٔ عرب

الفتنه نائمة ' لعن الله من ایقظها

عمان کي خبروں سے معلوم هوتا هے که اسوقت تک امام عمان برابر فتوحات حاصل کر رها هے - نزوا کے قریب کے چند مقامات ' جیسے استک ' ناکي ' اولی ' وغیره پر قبضه کر چکا هے - دو موخر الذکر شهروں کے قلعے سختي کے ساتهه حمله آوروں کا مقابله کرچکے هیں - اس کے متعلق بیان کیا گیا هے که وه سمیل پر بهي حمله کي تیاري میں هے - سمیل ایک اهم مقام هے اور مسقط کے درهٔ خاص پر حکمراں هے -

اپني جگه پر سعید فیصل بهي دوسرے ساحلي مقامات سے فوج فراهم کرکے اپني اگن بوت " نور البحر " پر سمیل کے قریب بهیج رها هے تا که اسکي قلعه بندي کرکے اپنے دار السلطنت اور انقلابیوں کے درمیان ایک سد حائل کردے - سید محمد سعید (نامه نگار نیویسٹ کا عماني دوست) اپنے ایک خط میں لکهتا هے :

" حالات بد سے بد تر هو رهے هیں - نئے امام نے سمیل پر قبضه کرلیا هے - معلوم هوتا هے که جب سید فیصل نے تهوڑي سي فوج کے همراه اپنے لڑکے سید نادر کو نزوا کي تسخیر کے لیے روانه کیا تها ' تو اسي وقت اس کوشش کي قسمت میں ناکامي لکهدي گئي تهي - سید نادر یه دیکهکے که دشمن کي جنگ آزمائي نا ممکن هے ' سمیل چلا گیا - جهاں اس نے اس فتنه کے دبانے کي کوشش سے پهلے مزید کمک کا انتظار کیا - لیکن اس عرصه میں امام نے نئے شهروں پر قبضه کرکے حیرت انگیز کامیابي حاصل کرلي تهي - ۴ - جولائي کو امام اور اسکي فوج نے باشندوں کي اعانت کي بدولت شهر پر قبضه کرلیا - سید نادر اور اسکي فوج نے قلعه میں پناه لي - وه اس مراسلت کي تحریر کے وقت سخت بے بسي سے اپني گرفتاري کي توقع کر رها هے "

اپنے آپ کو بے بس دیکهکر سید فیصل نے حکومت هند سے درخواست کي هے که اسکو مدد دیجاے ' تا که وه اپنے لڑکے کي مدد اور مسقط کي مدافعت کرسکے - اس موقع پر عمانیوں نے یه ظاهر کیا که انهیں اپنے سلطان کے ساتهه وفاداري بالکل نهیں رهي - انمیں سے ایک بهي اسکي مدد کرنا نهیں چاهتا - سلطان کي درخواست پر دو شهر سے چار سو سپاهي آگئے هیں - انکے علاوه بمبئي سے بهي ایک هزار سپاهیوں کے آنے کي امید هے -

یه فتنهٔ خوابیده کي ایک نئي مگر بے وقت کي بیداري هے ' جسکا سامان مدتوں سے موجود تها ' اور اب انگلستان کیلیے مسئلهٔ عرب کے متعلق بهت سے عمده کام شروع هو جائیں گے -

انا لله و انا الیه راجعون !

دعـــوت و تبلـــیغ اســـلام

ایڈیٹر الهـــلال اور اشغـــال سیـــاسیه

(از جناب نواب حاجي محمد اسماعیل خاں صاحب رئیس دتاولي)

میں نے الهلال کے اکثر مضامین کو بغور پڑها هے اور مجهکو اس کے عرض کرنے میں بالکل تامل نهیں هے که آپکا طرز تحریر اور طرز اداے خیالات نهایت اعلی اور موثر هے - آپکي معلومات بهي نهایت وسیع هیں - اور مسلمانوں میں ایسا وسیع المعلومات اور فصیح البیان بزرگ انکے واسطے باعث فخر هے - مگر میں اس عرض کرنے کي معافي چاهتا هوں که اپکے سیلاب بیان کا بهاؤ فائده رساں شکل اور صورت میں نهیں هے ' اور اس لحاظ سے میں قابل عفو هوں اگر اپني راے کا خلاصه عرض کروں -

چونکه جناب کے خیالات کا رجحان مذهب کي طرف خاصکر هے اسواسطے اگر جناب اوسي حصهٔ کار کو جو مذهب اسلام کي اشاعت سے تعلق رکهتا هے اختیار فرمائیں ' تو بالیقین آپکي ذات ستوده صفات مسلمانوں کے واسطے بے حد مفید هوگي - مجهکو نهایت افسوس هے که همارے علمي یا مذهبي درات اپنا حصهٔ زندگي پالیٹکس میں جلد صرف کرنے پر آماده هو جاتے هیں - مثلاً خود جناب ' یا جناب مولانا شبلي اسکي مثال هوسکتے هیں - کاش اگر آپ حضرات اپنا قابلیت صرف اعلاے کلمة الله کے واسطے وقف کردیں تو پالیٹکس کي نسبت بهت زیاده مفید ثابت هو - علي الخصوص اسوجهه سے کہ فی زمانہ ترقی اسلام بالکل ویران هے -

ندوة العلما کي رحلت سے مجهکو بهت امید بندهي تهي که ندوہ میں روشن خیال عالم پیدا هو جائینگے - مگر افسوس هے که مسلمانوں کي بد نصیبي کا بادل اوسپر بهي برسے بغیر نه رهسکا - بظاهر چند سالوں میں یه انسٹي ٹیوشن بند هو جائیگا یا مسلمانوں کے هم‌نواے قابل مصنفه هوے کي ایک جدید مثال بنجائیگا - یه تو ایک جمله درمیاني تها - میں نے چونکه جناب کي خدمت والا میں عرض کرنے کو قلم اوٹهایا هے ' لهذا اسکي بابت میں ختم کلام کرونگا - یعنی که میرے خیال میں اشاعت مذهب اسلام کي هندوستان کے اندر اور دوسرے ملکوں میں سخت ترین ضرورت هے اور مذهب اسلام کي سادگي کے اعتبار سے مجهکو تو یقین کامل هے که یه تعلیم ممالک متمدن میں ضرور قابل توجه اور لائق قبول هوگي - بشرطیکه موزوں مناسب طریقوں سے واقف اور ماهر علوم و روشن خیال بزرگوں کے ذریعه انکے روبرو پیش هو -

پس میري راے میں آپ اپني قابلیت ' اولو العزمي ' اور قوة تحریر و تقریر کے لحاظ سے اگر اس کام کو شروع کریں تو اس کے واسطے سرمایه بهم پهنچ سکنا آسان هے ' اور نیز یه کام بهي چل نکلے گا اور نهایت خوشي هوگي که آپکي قوت بجاے بیجا خرچ هونے کے برمحل اور کارآمد هوجائے گي -

میں اپکو یقین دلاتا هوں که میں نے نیک نیتي سے یه عریضه لکها هے ' اور میں اپ سے محبت رکهتا هوں اور اپکي دل سے تعظیم کرتا هوں -

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۲ شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 24, 1913.

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

Cawnpore Mosque De... Association.

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع
و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا -
و لینصرن الله من ینصره ان الله لقوی عزیز [۲۲ . ۴۰]

صدر مجلس : مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الہلال کلکتہ

خزانچی : مسٹر اے - رسول - ایم - اے - بیرسٹر ایٹ لا کلکتہ

سکریٹری : آنریبل مولوی ...ل الحق ایم - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ کلکتہ

(۱) مجلس کے سامنے اس وقت دو کام ہیں :

(الف) اصل مسجد کا دفاع

(ب) ماخوذین مقدمہ کی ...انت

(۲) امر اول کی نسبت مجلس نے اپنے ایک عام جلسے میں طریق عمل یہ قرار دیا ہے کہ ہز ... سلنسی ریسرائے ہند کی خدمت میں تمام مسلمانان ہند کا ایک متحدہ وفد اسی معاملے کو لیکر جائے - اسکے بعد دوسری منزل انگلستان کی ہے -

(۳) اسکے لیے تمام ... ملک میں با قاعدہ کام شروع ہو جانا چاہیے اور بغیر اسکے ممکن نہیں کہ ہر شہر میں " دفاع ... کانپور " کے نام سے مجالس قائم کی جائیں - اسکے متعلق مجلس نے ضروری کار روائی اس ہفتے سے شروع کردی ہے -

(٤) دوسرے امر کے متعلق کلکتہ میں چندے کی عام مجلسیں متواتر منعقد ہو رہی ہیں اور انکا سلسلہ جاری رہیگا جب تک شہر کے ہر حصے اور محلے میں جلسے نہولیں گے -

(٥) بنگال کے دیگر حصص کیلیے ایک وفد مرتب ہو کر روانہ ہونے والا ہے - اور ایک وفد تمام ہندوستان کا دورہ کرنے کیلیے بھی مرتب ہو رہا ہے - واللہ المستعان و علیہ التکلان -

فہرس

تصاویر

میں اس بات کے مکرر عرض کرنے کي معافي چاهتا هوں که جناب اپنے اظهار آرا میں کسیقدر لینت استعمال ضرور فرما یا کریں که زمانه حق گوئي کا نه رها - تاکه آپکا هلال زیاده عمر تک قوم کے کان کهولتا رهے - هملوگ هنوز خواب غفلت سے کسیقدر چونکے هیں - همکو بیدار کرنے اور اُتهاکر کهڑا کرنیوالے کي سخت ضرورت هے - هماري رفتار میں ابهي هزاروں رکاوٹیں هیں - الغرض حالات زمانه کي رعایت سے همکو غافل نهونا چاهیے - والسلام - ناچیز سید محمد علي طبیب سیشن جج صوبه ورنگل

انجمن رفاه المسلمین تندوره لعل گنج ضلع پرتاب گده کا ایک جلسه ۵ - ستمبر بروز جمعه سنه ۱۹۱۳ ع کو منعقد هوا - مولوي سید محمد اختر صاحب مدرس مدرسه تبلیغ الاسلام اور مولوي حبیب الله صاحب صدر انجمن نے وعظ بیان فرمایا اور واقعه کانپور کا نهایت وضاحت کے ساتهه تذکره کرکے زر اعانت امداد مظلومان کانپور کي تحریک کي - مبلغ ۱۲۵ روپیه ٦ - آنه علاوه زیورات اور کپڑے کے اوسیوقت وصول هوگیا - مولوي محمد یوسف شاه صاحب متعلم عربي گانوں میں گشت لگا کر نهایت درد ناک آواز میں شعر ذیل پڑهتے هوے دروازه دروازه گئے اور لوگوں سے وصول کیا :

اے خاصهٔ خاصاں رسل وقت دعا هے
اُمت په تیري آکے عجب وقت پڑا هے

یه عجیب موثر سماں تها - اس مناجات سے سارا گاؤں گونج رها تها - انجمن کے طرف سے چنده کي برابر کوشش جاري هے - جناب شمشیر خانصاحب رئیس کیمیه کي محنت وجاں فشاني کا شکریه ادا نهیں هوسکتا -

خادم قوم - محمد یوسف - سکریٹري انجمن رفاه المسلمین تندوره لعل گنج ضلع پرتاب گڑه

شهداء کانپور کا ماتم

زمین و آسمان نے تیري بربادي کي ٹهاني هے
سنبهل مسلم ! یه قرب روز محشر کي نشاني هے
جو جینا هے تو مرنا هے جو مرنا هے تو کیا ڈرنا ؟
سرائے دهر فاني میں هر اک شے آني جاني هے

دنیا دیکهه رهی هے که تمام روے زمین کے مسلمانوں پر مظالم و مصائب کي آگ برس رهي هے -

مراکو کے مسلمان' فرانس کے آتشکده کا ایندهن بن رهے هیں - عربوں کي هڈیاں صحراء طرابلس میں ٹهوکریں کها کر گم هوگئیں - پهر مسیح کے مسکین وغریب بلقاني بهیڑوں کے رحم و انصاف کا سیلاب اٹها' جس نے هزاروں خان و مان والوں کو بے سرو سامان کر دیا ' اور بیگناهوں کے خون کي ندیاں بها دیں !

ابهي ابهي کانپور میں جو شعبان هي میں محرم آگیا ' اسے دیکهکر رونگٹے کهڑے هوجاتے هیں - اس خونین منظر کا درد ناک نظارا ' قرعهٔ نذري کي شکل اختیار کرکے ' مدتوں اسلامي دنیا کے دلوں میں آتش ماتم کو مشتعل رکهے گا ! !

تمام دنیا اپني حکومتوں کو اپنے مال سے خراج اور ٹیکس دیتي هے - مگر مسلمان خون سے بهي خراج ادا کیا کرتے هیں -

افسوس اے کانپور کے شهیدو ! تم اپني مظلومیت لیکر عالم بالا کو چلے - زمین پر تمهارا خون کیڑوں مکوڑوں کے حوالے هوا اور تمهاري نعش کو پهولوں کي چادر نصیب نه هوي - تمهاري روح پاک ضرور رب العالمین کی بارگاه میں داد خواهی کے لیے حاضر هوگي - یاد رکهو که تمهارے بهائیوں کے دلوں پر تمهارے یوں چلے جانے سے جو کاري زخم لگا هے' وه همیشه ناسور بنا رهیگا - مسٹر ٹائلر کی گولیوں کي دهواں دار بوچهاڑ' اور اس کے سنگینوں کي چمک بجلي کي طرح مدتوں تک ان کے کانوں میں گونجتي اور آنکهوں میں چمکتي رهیگي - ان کے دل همیشه تمهاري یاد میں بیتاب و بیقرار رهینگے - تمهاري بیکسي اور بے بسي کي حالت ان کي آنکهوں کو مدتوں خون کے آنسو رولا ئیگي ! !

(خان محمد قریشي از کاماره شریف)

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه

(۱۲)

	پائي	آنه	روپیه
جناب محمد جان از دهلي	۰	۰	۲
جناب خیر الدین صاحب - قصور - لاهور	۰	۰	۴
جناب عبدالکریم خانصاحب - ویراراجندراپٹ - کورگ	۰	۰	۵
جناب محمد ابراهیم صاحب - بلدانه	۰	۰	۲
جناب معین الدین احمد صاحب قدوائي - ندوه لکهنؤ	۰	۰	۳
ایک بزرگ از بهرنگ گده	۰	۴	٦
از وقف شیخ ولایت علي صاحب مرحوم شهر لکهنو	۰	۰	۱۰۰
میزان	۰	۴	۱۲۲
سابق	۰	٦	۹۱۱۲
میزان کل	۰	۱۰	۹۲۳۴

فهرست زر اعانهٔ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۳)

	پائي	آنه	روپیه
جناب بزرگان سبیته (پٹنه) بذریعه انجمن اتحاد	٦	۴	۲۳
جناب محمد جان صاحب از دهلي	۰	۰	۵
جناب مستري غلام محمد صاحب گهڑي ساز بهاول پور	۰	۰	۱
جناب غلام نبي صاحب خیاط بهاول پور	۰	۸	۰
جناب جلال الدین صاحب	۰	۹	۰
میزان	٦	۵	۳۰
سابق	۰	۱۴	۸۷٦
میزان کل	٦	۳	۹۰۷

فهرست زر اعانهٔ همدرد و کامرید دهلي

	پائي	آنه	روپیه
ایڈیٹر الهلال	۰	۰	۱۰۰
جناب محمد افضل خانصاحب وردي میجر کچهه بلوچستان	۰	۰	۱
جناب سید قمر الدین صاحب قمر بمبئي	۰	۲	۰
جناب صغیر احمد صاحب بمبئي	۰	۲	۰
جناب سید باقر حسین صاحب بمبئی	۰	۱	۰
جناب سید محي الدین صاحب بمبئي			
جناب جان محمد صاحب - ٹونجي - برهما	۰	۰	۱
میزان	۰	۵	۱۰۲

PRINTED & PUBLISHED BY A. K AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET CALCUTTA

کیلیے مفید مگر اپنے لیے مضر نہیں - پھر اسمیں کیوں عذر ہو' اور یوں حرف شکایت زبان پر آے ؟ ہمارے سامنے تاریخ نے جو مواد رکھدیا ہے' وہ ہمارے لیے کافی ہے - ایسی باتیں ہمیشہ ہوئی ہیں اور ہوتی رہینگی - اور نتیجہ بھی ہمیشہ یکساں نکلا ہے اور نکلے گا - جو لوگ اس راہ میں قدم رکھتے ہیں' جب انکے سامنے آخری منزلیں موجود ہیں' تو ان ابتدائی منزلوں کے پیش آنے پر کیوں شاکی ہوں ؟

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

و افوض امری الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد !

رفتار سیاست

آخر کار ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کو ترکی و بلغاریا کی مجلس صلح منعقدہ میں امور اولیہ طے ہوگئے' مسئلہ حدود کا فیصلہ زیادہ تر ترکوں کے موافق ہوا' " دیموطیقا " کی نسبت بلغاریوں کو ابتدا کسی طور انکار تھا اور اسکے معاوضہ میں اپنے صرف سے ادرنہ سے بابا عسکی تک ریل بنا دینے پر راضی تھے' لیکن ترکوں نے روپیہ پر زمین کو ترجیح دی اور بالاخر " دیموطیقا " انکے حدود میں داخل کیا گیا -

دیموطیقا کی اهمیت کے خاص اسباب یہ ہیں کہ قبضۂ دیموطیقا ایک ریلوے لائن پر موثر ہے' جسکا اثر براہ راست بحیرۂ ایجین تک پہنچتا ہے - ترکی قبضۂ دیموطیقا سے بلغاریوں کا راستہ جانب بحیرۂ ایجین بیکار سا ہوجاتا ہے - دیموطیقا کی جانب غرب جو کوہستانی علاقہ ہے' بلغاری اوسمیں ریلوے کی تعمیر سے اس نقصان کی تلافی کرسکتے ہیں' لیکن یہ تجویز مصارف کثیرہ کی طالب ہے جسکے تحمل کی ابھی بلغاریا میں قوت نہیں -

۱۷ - ستمبر کے پیش کردہ اور ۱۸ - ستمبر کے منظور شدہ خط حدود کی تفصیل یہ ہے :

بنوس لائن سے یہ خط شروع ہوکر دریاے مرتزا کے برابر برابر آتا ہے - پھر " دیموطیقا " کے شمول کیلیے جانب مغرب مڑ کر براہ " سمانہ " اور " ہساندہ کوئی " شمال کی سمت مڑتا ہے' اور پھر جنوب کی طرف " مصطفی پاشا " کی مشرقی سمت سے مڑ کر " قرق کلیسا " کی شمالی جانب طے کرتے ہوے ملن استانبولو " پر ختم ہوجاتا ہے' اور اس سے بحیرۂ اسود کا تعلق ہو جاتا ہے -

مزید قسمت مسلمان اس تقسیم حدود کے بعد سے حکومت بلغاریا میں داخل کیے گئے ہیں' بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۷ چار برس تک ترکی جنسیت میں شامل رہنے کا اختیار دیا گیا ہے' اس مدت میں اپنے گذشتہ عہد کے رواج و عادات' اور رسوم کے پابند رہ سکتے ہیں' معنوی و مدت کے استقبال کیلیے طے ہو سکا ہے' یہ بھی طے پایا گیا ہے کہ بلغاری رعایا بننے کے بعد مسلمانوں کو مراعات اور امور مذہبی مراسم دینیہ پوری آزادی دی جائیگی - اونکے حقوق علی حالہا باقی رہیں گے' اور خدمت عسکریہ سے مستثنی کیے گئے ہیں -

تاوان جنگ یا مصارف اسیران جنگ کا سوال باقی تھا' بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے اسکا قطعی انکار کردیا' بلغاریا کو اسکے تسلیم بغیر چارہ نہیں -

اس درستانہ صلح کے بعد کسی واقعۂ منازعت و کشمکش کے سننے کیلیے طیار نہ تھے' لیکن لندن سے ۲۲ - ستمبر کو ایک تار پہونچا کہ امور تانویہ میں اختلاف و تنازع نے اب تک صلح نامہ پر دستخط ہونے نہیں دیا' لیکن جب بلغاریا' اصل مباحث مہمہ کے سامنے سر تسلیم خم کرچکا ہے تو امور تانویہ میں وہ کب تک سرکشی پر اڑا رہیگا ؟ امید ہے کہ آیندہ خبرین اختتام معاملات کی اطلاع پہونچائیں گی -

البانیا

ترکی سے علحدہ کرکے البانیا کو تنویم مقناطیسی (ہپناٹزم) کے ذریعہ یورپ جو خواب دکھا رہا تھا - افسوس کہ ارسکی تعبیر صحیح نہ نکلی - وما ہذا اول قارورۃ کسرت فی اوربا ! البانیا کی اغلب آبادی مسلمان ہے لیکن عجیب بات ہے کہ یورپ اوسکے لیے کسی ایک مسیحی شاہزادہ کی تلاش میں ہے - ۲۰ - ستمبر کا تار ہے کہ اسعد پاشا مدافع سقوطری نے جو البانیا کا وزیر داخلیہ عارضی بھی تھا' اپنی جمعیت کے ساتھ بغاوت کردی' دررزا میں جہاں وہ اپنی علحدہ حکومت قائم کرنا چاہتا ہے' سرکاری خزانہ پر بھی قبضہ کرلیا ہے' یونان و سرویا نے اپنے اپنے حدود متصلہ میں بے اطمینانی پیدا ہونے پر کارروائی کی دھمکی دی ہے - آسٹریا و اٹلی اور دیگر حکومتوں سے مخلوط کمیشن تجدید حدود کیلیے روانہ ہو رہا ہے -

۲۲ - ۸ پیغام برقی ہمکو ایک اور عجیب و غریب روایت سناتا ہے کہ (مفید بے) جو وزیر خارجیہ معین ہوا تھا' سفر یورپ سے واپس آگیا ہے اور اسعد پاشا کے مقابلہ میں اپنی جمعیت کو مسلح ہونے کا حکم دے رہا ہے' جسنے علم آسٹریا بلند کردیا ہے -

غزوۂ طرابلس

اس ہفتہ طرابلس کے متعلق ایک اہم خبر ریوٹر نے پہنچائی ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدافعت میں سرفروش عربوں نے (بروایت رومہ) بنغازی اور درنہ کے متصل ایک نخلستان میں اطالیوں کا مقابلہ کیا' سخت لڑائی کے بعد اطالیون کو عین وقت پر کمک پہونچ جانے سے " حسب دستور " دشمنوں کو شکست ہوئی' اور اونکو ایک نقصان کثیر کے بعد پسپا بھی ہونا پڑا - لیکن اس شکست کا عجیب تر نتیجہ یہ ہے کہ خود اطالی جنرل " توریلی " عربوں کے ہاتھہ سے مارا گیا - اسکے علاوہ اور دو اطالی افسر اور ۱۸ - سپاہی ہلاک' اور تین افسر اور ۷۰ سپاہی مجروح ہوے ہیں -

اس روایت سے علی رغم رومہ دو نتیجے مستنبط ہوتے ہیں : اول یہ کہ اٹلی باایں ہمہ تلف جان و مال' حدود بنغازی و درنہ سے آگے نہیں بڑھی' جہاں اوسکے قیام کو تقریباً دو سال کی مدت گذر چکی ہے - دوم یہ کہ اس معرکۂ عظیمہ کا نتیجہ یقیناً اٹلی کے خلاف نکلا ہوگا' جسکی سب سے قوی دلیل ایطالین جنرل کی مقتولی ہے' گو رومہ کا تار اس نتیجے سے منکر ہو -

مغرب اقصی

مراکش کو ایک مدت ہوئی کہ ہم رو پیٹ چکے تھے' لیکن ۱۷ ستمبر کے ایک پیغام برقی نے بشارت دی ہے کہ مولائی رسولی جو مراکش کے دوسرے حصہ میں فرانس سے بر سر پیکار تھا' اب اوسنے اہل اسپین کی طرف بھی توجہ کی ہے' کیونکہ اسپینی فوج کو وہ دبا رہا ہے' ناچار اسپینیوں کو امداد کیلیے مزید فوجیں طلب کرنی پڑی ہیں' و عاقبۃ الامر بید اللہ -

شئون داخلیه

ابتداے عشق !!

الھلال پریس کی ضمانت

تعزیر جرم عشق ھے بے صرفه محتسب
بڑھتا ھے اور ذوق گنه یاں سزا کے بعد

اطراف ملک سے بکثرت خطوط اور تار آرھے ھیں ' جن میں دریافت کیا جا رھا ھے که کیا ضمانت کی خبر صحیح ھے ؟

واقعه یه ھے که بعض امور کی اطلاع مجھے تقریبا دو ماه سے تھی ' مگر اجتک الھلال میں اسکی نسبت ایک حرف بھی نہیں لکھا - اسلیے که اپنا اصول کار ابتدا سے یه رھا ھے که انسان صرف کام کیلیے پیدا کیا گیا ھے ' پس اسکو چاھیے که صرف اپنے کام ھی میں مصروف رھے - یه بہت ھی ادنی درجه کی اور چھوٹی باتیں ھیں که لوگوں کا اسکے کام کے متعلق کیا خیال ھے ' اور حکام وقت اسے کیسا سمجھتے ھیں ؟

میری حالت الحمد للہ که عام حالت سے مختلف ھے - میں اپنے تمام کاموں کو ایک خالص دینی دعوة کی حیثیت سے انجام دیتا ھوں ' اور میرے پاس احکام دینی و معارف الہی کی لغت نہیں موجود ھے - بس میری نظر ھمیشه اس پر رھتی ھے که خدا کے ساتھه میرا رشته کیسا ھے ؟ اسکی فکر نہیں ھوتی که اسکے بندوں کی نظریں کیا کہتی ھیں ؟ اگر اللہ کی صداقت میرے ساتھه ھے ' تو میری طاقت لازوال اور میری حفاظت قطعی ھے - لوگ دیکھتے ھیں که آگ جلاتی اور پانی ڈوباتا ھے ' اور اسکو مولدین قدرت کے نام سے یاد کرتے ھیں - لیکن اس سے زیادہ محکم اعتقاد ' اور اس سے بڑھکر غیر متزلزل یقین کے ساتھه میں یه دیکھتا ھوں که حق و صداقت اور اللہ کا پیغام دعوت ھرحال میں فتح یاب و منصور ھوتا ھے ' اور باطل و ضلالت کے ساتھه دنیوی زندگی کا جوه لتنا ھی ساز و سامان ھو ' اور عارضی ترقی کامیابیاں خواه کتنی ھی آگے معرور کردیں لیکن بالآخر وه خاسر و نامراد ھی ھوتی ھے : و تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا ، والعاقبة للمتقین -

پس ھماری حفاظت اور نگرانی خود ھمارے اور ھمارے دلوں کے اندر ھے - اپنے سے باھر نه تلاش کرنا لاحاصل ھے : و فی انفسکم افلا تبصرون ؟

الھلال کی اشاعت کو ابھی مشکل سے ایک سال ھوا ھے - مگر وه پوری آزادی کے ساتھه اپنے دائرہ خدمت کی انجام دھی میں مصروف تھا - اگر پریس ایکٹ کے ادعائی مقصد سے مختلف نہوتا ' تو موجوده عہد مطبوعات کی اس مدت میں گورنمنٹ کا عمل کچھه بھی تعجب انگیز نه تھا ' که لکھنی پڑی سامنے ایک قدرتی اور لازمی تھا -

ایسی بد قسمتی سے جو حالت آج برسوں سے ھو رھی ھے ' اس کا نتیجه مشئوم تو یه ھے که نه صرف ھر حق گو کو ' بلکه ھر حق گوئی کے ارادہ کرنے والے کو اپنے تئیں سب سے بڑا مجرم سمجھنا چاھیے - بلکه وجودک ذنب ' لا یقاس به ذنب !

جب حالت یه ھو تو پھر ڈیڑھ برس سے زیاده زمانے کا بغیر کسی واقعه کے گذر جانا کیوں نه ایک محیر العقول واقعه سمجھا جاے ؟

فی الحقیقت یه ایک ایسا تعجب انگیز واقعه تھا ' جسے سوچتے سوچتے بہت سے لوگ گھبرا اٹھے تھے - البته خود مجھے ذرا بھی تعجب نه تھا - کیونکه " لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون " کی تفسیر میرے سامنے تھی ' اور دنیا کے قوانین سے بھی بالا تر ایک قانون تھا جس نے میرے دل پر نقش کردیا تھا که : واللہ ولی المتقین -

بہر حال ۱۸ - ستمبر کو دو ھزار روپیه کی ضمانت طلب کی گئی جس میں ۲۷ - تک داخل کرنے کی قید تھی مگر آج ھی (که ۲۳ - ویں تاریخ ھے) دو ھزار روپیه کے گورنمنٹ ضمانتی کاغذ عدالت میں بھیجدیے گئے ھیں - ضمانت کا روپیه تو اسی تاریخ سے بطور ایک سرکاری امانت کے علحده رکھدیا گیا تھا ' جس دن الھلال پریس کا ابتدائی سامان خرید نے کیلیے ھم نے روپیه نکالا تھا - سچ یه ھے که اس امانت کی حفاظت کرتے کرتے ھم اکتا گئے تھے ' اور اکثر یه وقت آگیا تھا که اگر کوئی مانگنے کیلیے نه آتا تو ھم خود ھی پیش کش کرنے کیلیے آگے بڑھتے - بارھا ھمیں خیال ھوا که کیا یه تیرِ عتاب صرف اوروں ھی کے حصے میں آیا ھے ' اور ھم اصلی مستحقین نظر کیلیے کچھه بھی نہیں ؟

نه نمی چاره لب خشک مسلمانے را
اے به دریا بچکاں کرده مئے ناب سدیل ؟

ھمارے ایک دوست تو اس تغافل پیشگی سے عاجز اکر پریس ایکٹ کی مذمت ھی کے شاکر ھوگئے تھے :

نے بھی جائیں دل کہیں ھم سے که قصه پاک ھو
یه حسینان جہاں بھی دلربا کہنے کو ھیں !

بڑی مدت کے بعد محرومی قسمت سے ضمانت کی پہلی منزل ھی طے نہیں ھوئی ھے تو آینده کی فکر کیلیے ھمیں وقت کیسے ملیگا ؟ بالآخر غنیمت ھے که خدا خدا کرکے خاموشی ٹوٹی ' اور پہلی منزل سے بہر حال گذر ھی گئے :

رھا کھٹکا نه چوری کا دعا دیتا ھوں رھزن کو !

البته ھم یه کہدینا ضروری سمجھتے ھیں که اس بارے میں ھمیں گورنمنٹ آف بنگال سے کوئی شکایت نہیں - ھم کو معلوم ھے که اصل حقیقت کیا ھے ؟ اور کل تک کیا تھا ' اور آج کیا ھو رھا ھے ؟

رجائیست که من می دانم !

ڈیڑھ سال تک جو کچھه ھوا ' وه گورنمنٹ بنگال کی مصلحت اندیشی ' اور ھمارے خاص حالات و نتائج پر مبنی تھا ' اور اب جو کچھه ھوا ھے ' یه دوسروں کی دانائی کا نتیجه ھے -

ھم نے اتنی سطریں بھی بمجبوری لکھیں ' که بے شمار خطوط اور تاروں کا فردا فردا جواب دینا ممکن نه تھا - ورنه ھم اس طرح کے واقعات کو اس درجه اھم نہیں سمجھتے که انکے پیچھے زیاده وقت صرف کیا جاے - یه اسطرح کی معمولی باتیں ھیں ' جو آجکل کے پریسوں کے دفتروں میں ھمیشه پیش آتی رھتی ھیں - اگر بعض حکام اعلی کو کسی اخبار کے دفتر سے کچھه روپیه لیکر رکھنے میں مصلحت نظر آتی ھے ' تو یه ایک ایسی فائده رسانی ھے جو دوسرے

الهلال

۲۴ شوال ۱۳۳۱ھ

الـغـذاء والـدواء

یعني

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

الا ' ان حزب الله هم الغالبون

۱۳۳۱ هجری (۱)

(۵)

انما وليكم الله و رسوله والذين امنوا ' الذين يقيمون الصلوة ويوتون الزكوة وهم راكعون - و من يتول الله و رسوله و الذين امنوا ' " فان حزب الله هم الغلبون " (۵ : ۶۲)

اے مسلمانو! تمهارا دوست الله هے ' اسکا رسول ' اور وہ لوگ ' جو الله اور رسول پر ایمان لا چکے هیں ' جو صلوة الهي کو دنیا میں قائم کرتے ' اسکي راہ میں اپنے مال کو خرچ کرتے ' اور سب سے زیادہ یه که هر وقت الله اور اسکے حکموں کے آگے جھکے رهتے هیں - پس جو شخص الله ' الله کے رسول ' اور ارباب ایمان کا ساتهي هوکر رهیگا ' تو یقین کرو که وہ " حزب الله " میں سے هے ' اور " حزب الشیاطین " کے مقابلے میں حزب الله هي کا بول بالا هونے والا هے !!

بیا ساقي ! زخود آگاهیم ده ! * شراب بزم " حزب اللهیة " ده !
شراب گرم و رخشان همچو خورشید * بپاے تخت ظل اللهیام ده !
نوید بخت کز شوقش برقصیم * زعشرتگاه شاهنشاهیم ده !
دلم تاریک و من سرگشته درخود * چراغ مي دربن کمراهیم ده !
خرد جان مرا مي کاهد ازغم * دهات دل ازین جانکاهیم ده !
فسون غفلت (فیضي) بس درازست
ازین دستان زبان کرتاهیم ده !

مدتے این مثنوي تاخیر شد
مهلتے بایست تا خون شیر شد

و العصر ' ان الانسان لفي خسر ' الا الذين آمنوا [illegible] ۱۷
تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - قسم هے اس عصر انقلاب اور دور [illegible] کي ' جو پچھلے دور کو ختم کرتا ' اور نئے دور کي بنیاد رکھتا هے ' [illegible] انساني کیلیے دنیا میں نقصان و هلاکت کے سوا کچھه [illegible] - مگر هاں وہ نفوس قدسیه ' جو قوانین الهیه پر ایمان لائے [illegible] صالحه اختیار کیے ' ایک دوسرے کو امر بالمعروف و نهي [illegible] منکر کے ذریعه دین حق کي وصیت کرتے رهے ' اور نیز صبر [illegible] کي بهي انهوں نے تعلیم دي (۱۰۳ : ۴) : اولئك على [illegible] من ربهم ' و اولئك هم المفلحون (۲ : ۴) "

یه هے جماعت " حزب الله " [illegible] مقصد وحید ' جسے غالباً هر شخص دن میں ایک دو مرتبه نماز [illegible] اندر ضرور پڑھتا هے ' اور یه هے خلاصه اسکے پیش نظر اغراض کا ' جو سورۂ " والعصر " کي صورت میں هر مسلمان کے آگے موجود هے - فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا !

گذشته چار صحبتوں میں جو کچھه عرض کرچکا هوں ' اس سے بهت زیادہ عرض کرنا تها ' مگر [illegible] سب یه نظر آیا که پہلے مختصراً اصل اغراض و مقاصد پر چهوڑدیے [illegible] ' اور اسکے بعد انکي هر دفعه [illegible] مضمون شائع کیا جاے :

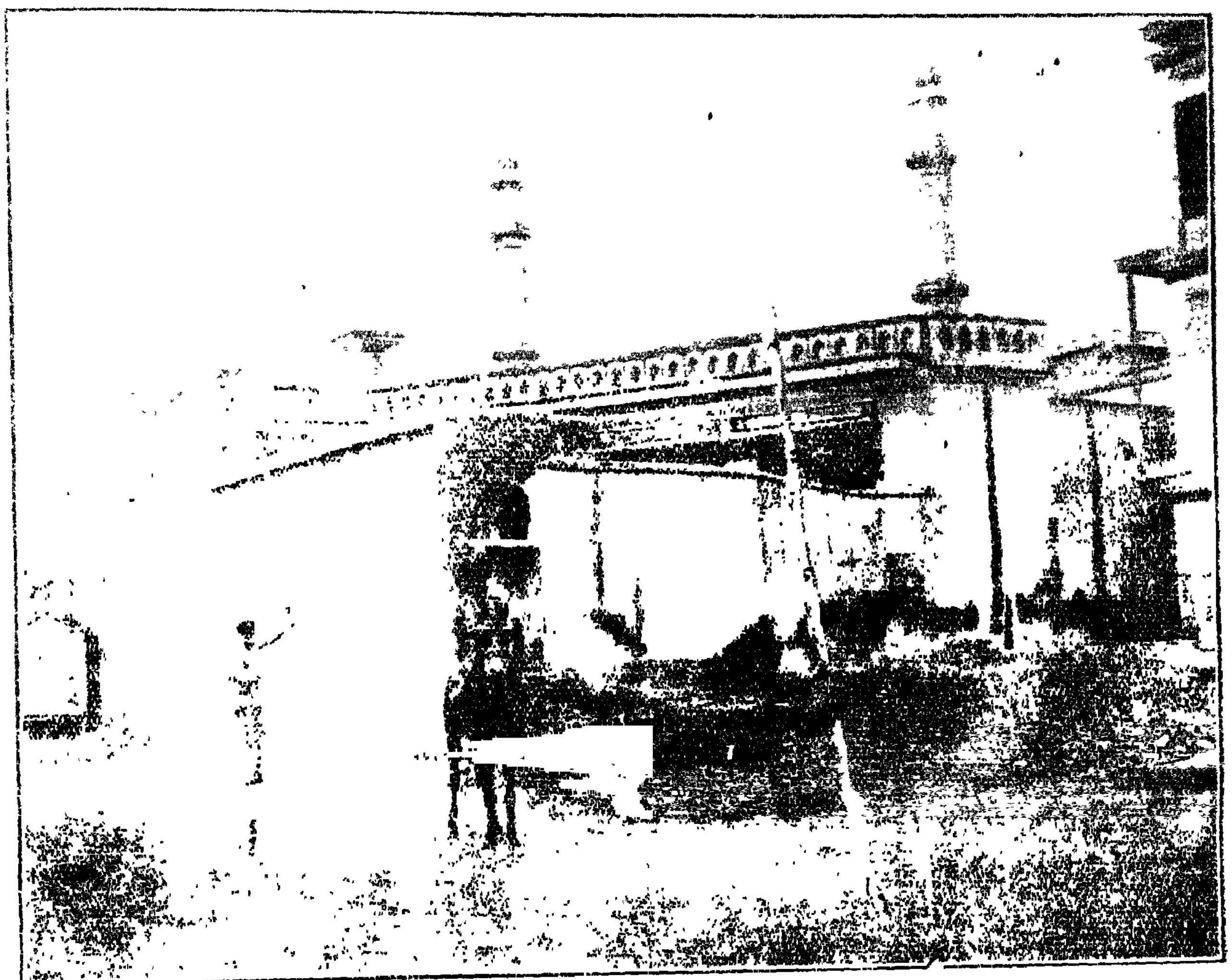
مخاطب اندکے نازک مزاج ست
سخن کم گو که کم گفتن رواج ست

تلاش مقصود

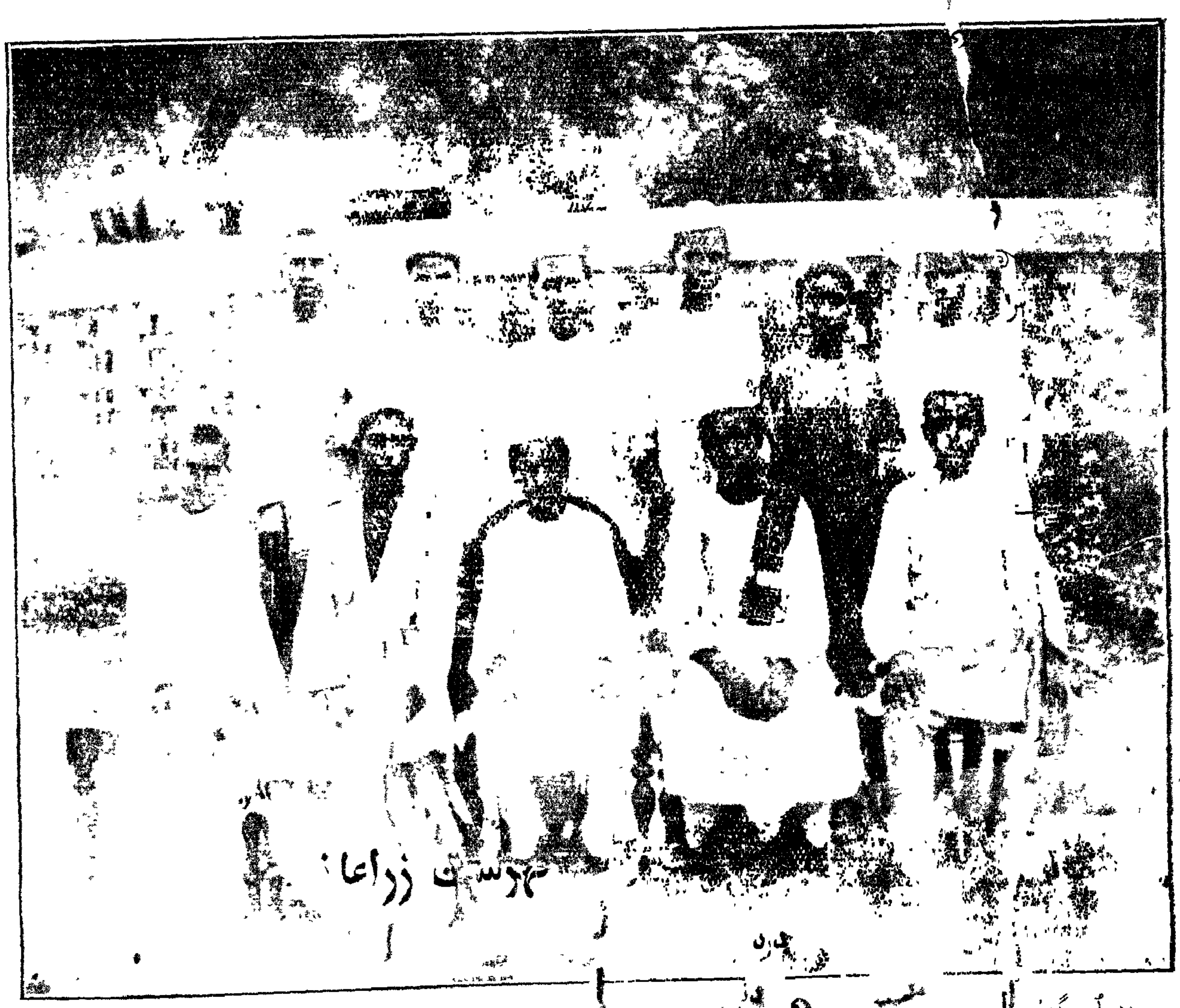
لیکن کم از کم آج پہلے مقصد کے متعلق [illegible] چند کلمات ضرور ضرور عرض کرونگا اور معافي خواہ هوں اگر ان احباب کرام کو شاق

(۱) یه ایک عجیب حسن اتفاق هے که جس آیة کریمه کي بنا پر اس جماعت کا نام " حزب الله " رکها گیا هے ' اس آیة کریمه کے عدد بقاعدۂ جمل ۱۳۳۱ هیں اور یهي هجري سن اس جماعت کي تاسیس کا هے !

حادثۂ فاجعۂ کانپور



مسجد مقدس کانپور کا ایک بیرونی منظر



یہ اُن گیارہ لڑکوں کی تصویر ہے، جو ۱۳ - اگست کو کانپور میں رہا کیے گئے - یہ معصوم بچے ہیں جنکو مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ کانپور نے [illegible] بجرم بغاوت گرفتار کیا تھا !!

هادي " الى صراط مستقيم " وہ مخاطب " انك لعلي خلق عظيم " وہ تاجدار کشورستان یزداں پرستي ' وہ فتح یاب اقلیم قلوب انساني ' وہ علم آموز درسگاہ " ادبني ربي فاحسن تاديبي " وہ خلوت نشين شبستان " ابيت عند ربي هو يطعمني و يسقيني " یعني وہ وجود اعظم و اقدس ' جسکے لیے دشت حجاز میں ابراهیم خلیل (ع) نے اپنے خدا کو پکارا : (ربنا وابعث فيهم رسولاً منهم ' يتلو عليهم اياتك و يعلمهم الكتاب والحكمة ' ويزكيهم - ۲ : ۱۲۱) جسکے نور مبین کي تجلي فاران کي چوتیوں پر موسی (ع) نے دیکھي ' جسکے عشق میں داؤد (ع) نے نغمہ سرائي کي ' جسکے جمال الہي کي تقدیس میں سلیمان (ع) اپنے تخت جلال پر جھک گیا ' جسکی طرف یوحنا (ع) سے پوچھنے والوں نے بیقرارانہ اشارہ کیا (۱) ' اور جسکے لیے ناصرہ کے اسرائیلي نبي نے اپنا جانا هي بہتر سمجھا ' وہ اپنے باپ سے جو آسمان پر هے سفارش کرے ' اور اسکو " جو آنے والا هے " جلد بھیجدے (یوحنا : ۱۶ : ۸) -

* * *

غرضکہ جب " وہ آنے والا " آیا ' اور خدا کي زمین آخري مرتبہ دولت گئي ' تا اسکي ابدي حکومت و جلال کا تخت بچھے ' اور اسکے فرمان آخري کا اعلان ہوا کہ :

ومن يبتغ غير الاسلام دينا ' فلن يقبل منه وهو في الاخرة من الخاسرين - (۳ : ۷۹)	" اب سے جو انسان احکام اسلامي کي جگہ کسي دوسري تعلیم کو تلاش کریگا ' تو یقین کرو کہ اسکي تلاش کبھي مقبول نہوگي ' اور اسکے تمام کاموں کا نتیجہ ناکامي و نامرادي هي هوگا ! ! "

تو وہ بھي اسي کي جستجو میں تھا ' جسکي جستجو میں سب تھے ' اور قبل اسکے کہ وہ اسکے لیے بیقرار ہو ' خود اس نے بڑھکر اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا :

ووجدك ضالاً فهدى (۹۳ : ۷)	اور اے پیغمبر ! هم نے تم کو دیکھا کہ هماري تلاش میں سرگرداں ہو ' پس هم نے (خود هي) تم کو اپني راہ دکھلا دي !

* * *

دنیا کي خوشي مرجھا گئي تھي - اسکا جمال صداقت پژمردہ ' اسکا چہرۂ هدایت زخمي هوگیا تھا - وہ پیمان و مواثیق ' جو عالم نے مقدس رسولوں کے سامنے ' انکے پاک پیغاموں کو سنکر باندھے تھے ' ایک ایک کرکے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے ' اور خدا کي رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھ گئي تھي - اسکا وہ جمال ازلي و ابدي ' جس سے پردے اٹھادیے گئے تھے تا اسکے ڈھونڈھنے والوں کو محرومي نہو ' اب پھر مستور و محجوب هوگیا تھا - اور اسمیں اور اسکے بندوں میں کوئي رشتہ باقي نہ تھا -

ہاں ' کوئي نہ تھا ' جو اسکو ڈھونڈھے - کوئي قدم نہ تھا ' جو اسکي طرف دوڑے - کوئي آنکھہ نہ تھي ' جو اسکے لیے اشکبار هو - کوئي دل نہ تھا ' جو اسکي یاد میں مضطرب هو - کوئي روح نہ تھي ' جو اسے پیار کرے - اسکي دنیا اس سے بے خبر تھي - اسکے بندے اس سے غافل تھے - انسان کا ضمیر مرچکا تھا ' فطرۃ کا حسن حقیقي عصیان عالم کي تاریکي میں چھپ گیا تھا - طغیان و سرکشي کے سیلاب تھے ' جو خشکي و تري ' دونوں میں امنڈ آے تھے ' اور جنکے اندر خدا کے رسولوں کي بنائي هوئي عمارتیں بہہ رهي تھیں -

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس (۳۰ : ۴۰)	خشکي اور تري ' دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشي سے فتنۂ و فساد پھیل گیا !

جبکہ یہ حالت تھي تو دنیا بگڑکر پھر سنوري ' انسانیۃ مرکر پھر زندہ هوئي ' اور خدا نے اپنے چہرے کو پھر بے نقاب کردیا - وہ جو شام کے مرغزاروں اور یروشلیم کے هیکل کے ستونوں سے روٹھہ گیا تھا ' اب پھر آگیا ' تاکہ دشت حجاز کے ریگستان کو پیار کرے ' اور اپنے راز و نیاز محبت کیلیے ایک نئي قوم کو چن لے - دنیا جو صدیوں سے اسکو بھلا چکي تھي ' پھر اسکي تلاش میں نکلي ' اور انسان نے اپنے مقصود و مطلوب کو کھوکر پھر دوبارہ پالیا :

قد جاءكم من الله نور و كتاب مبين ' يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ' و يخرجهم من الظلمات الى النور ' و يهديهم الى صراط مستقيم (۴ : ۱۸)	بیشک تمہارے پاس اللہ کے طرف سے ایک نور هدایت ' اور ایک کتاب مبین آئي ' اللہ اسکے ذریعہ سلامتي کے راستوں پر هدایت کرتا هے اس کي ' جو اسکي رضا چاهتا هے اور اسکو هر طرح کي گمراهي کي تاریکي سے نکال کر هدایت کي روشني میں لاتا ' اور صراط مستقیم پر چلاتا هے !

* * *

غرضکہ دنیا کي حیات هدایت و سعادت کي تاریخ بکسر تلاش و جستجو هے - اس نے اپنے هر دور میں [illegible] کھویا ' اور پھر هر دور میں اسکي تلاش کیلیے نکلي وہ جب [illegible] گري تو اسي کو هوکر گري ' اور جب کبھي اٹھي ' تو اسي کي تلاش کا ولولہ لیکر اٹھي - اسکے هادیوں نے جب کبھي اسے جگایا تو اسي کیلیے جگایا ' اور جب کبھي اسکا ہاتھ پکڑا ' تو اسي کي جستجو میں نکلنے کیلیے پکڑا - اس کي یہ تلاش همیشہ کامیاب هوئي اور اس نے جب کبھي پکارا ' اسے جواب ملا ' پایے [illegible] ملنے میں کبھي کبھي دیر نہ هوئي ' البتہ تشنگي کا ثبوت همیشہ مانگا گیا :

[illegible] سال حاجی خود ترجمان استحقاق
[illegible] دلیل آب جگر تفتگي و تشنہ لبي ست !

---

(۱) حضرۃ موسی ' حضرۃ داؤد ' اور حضرۃ سلیمان کي پیشین گوئیوں کے متعلق جو تلمیحات ان سطور میں کي گئي وہ مشہور هیں اور بار بار بیان میں آچکي هیں ' لیکن یوحنا سے پوچھنے والوں کے اشارے کي توضیح کردیني چاهیے - یہ [illegible] یوحنا کے اس موقعہ کي طرف اشارہ هے ' جب ولادت [illegible] یروشلیم سے یہودیوں کے کاهنوں کو حضرت یحیی (یوحنا) کے پاس بھیجا هے تاکہ ان سے پوچھیں کہ وہ کون هیں ؟ انہوں نے [illegible] " تو کیوں اصطباغ دیتا هے ' جبکہ تو نہ تو مسیح هے اور نہ نبي ' اور نہ هي " وہ " (یوحنا : ۲۵) یہاں پوچھنے [illegible] نے اس اشارۂ ضمیر غائب سے ضرور انحضرۃ (صلعم) مراد تھے [illegible] مسیح کے بعد آنے والے نبي کا ذکر شائع هوچکا تھا اور انتظار [illegible] کو اسي کا انتظار تھا - گر یہ تسلیم نہ کیا جاے تو پھر اس [illegible] کوئي مطلب نہوگا - کیونکہ مسیح کے بعد اور کوئي نبي [illegible] جسکی طرف اشارہ کیا گیا هو - [منہ]

بذریے جواب صرف اصل دفعات طریق عمل هي کے مشتاق هیں -

گذشته مطالب و بیانات سے اپ نے اندازہ کرلیا هوگا که اس عاجز کا مقصد کیا هے ؟ اخري نمبر کے خاتمے کي سطور میں عرض کرچکا هوں که همکو آج سب سے پہلے کس چیز کا متلاشي هونا چاهیے ؟

دنیا کي بیماریاں همیشه یکساں رهي هیں اسلیے انکا علاج بهي اصولاً ایک هي هونا چاهیے - وہ جب کبهي متلاشي هوي هے ' تو اسکي تلاش اُس جستجو سے کبهي بهي مختلف نه تهي ' جو جستجو که آج همیں درپیش هے -

* * *

ایک هي چیز تهي ' جسکي همیشه تلاش رهي - هم بهي آج اُسي کو ڈهونڈهیں گے -

جبکه اسي زمین پر ایسے هزاروں برس پہلے خدا کے ایک مخلص بندے نے اسکو درد اور تڑپ کي آوازمیں پکارا تها اور کہا تها که :

رب اني دعوت قومي لیلاً ونهاراً ' فلم یزدهم دعاءی الا فراراً ' واني کلما دعوتهم لتغفر لهم ' جعلوا اصابعهم فی اذانهم واستغشوا ثیابهم و اصروا و استکبروا استکباراً - ثم اني دعوتهم جهاراً ' ثم اني اعلنت لهم و اسررت لهم اسراراً - (۷۱ : ۹) قال نوح : رب انهم عصوني واتبعوا من لم یزده ماله و ولده الا خساراً (۷۱ : ۲۱)

خدایا ! میں نے اپني قوم کو رات دن حق و هدایت کي دعوت دي ' لیکن افسوس که میري دعوت کا نتیجه بجز اسکے اور کچهه نه نکلا که وہ اور مجهسے بهاگنے لگي - میں نے جب کبهي انکو پکارا ' تاکه وہ تیري طرف رجوع هوں تو انهوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹهونس لیں که کہیں میري آواز نه سن لیں ' اور اپنے اوپر سے کپڑے لپیٹ لیے که کہیں میرے چہرے پر نظر نه پڑ جاے اور ضد اور شیخي میں آکر اکڑ بیٹهے ! اس پر بهي میں نے هار نه مانا ' پهر انهیں پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچایا ' اور اسکے بعد ظاهر و پوشیدہ ' هر طرح سمجهایا ' لیکن خدایا ! با این همه سعي دعوت و اصلاح ' ان سرکشوں نے میرا کہا نه مانا اور اُنهي معبودان باطل کي غلامي کرتے هے جنکو انکے مال اور انکي اولاد نے فائدہ کي جگه الٹا نقصان هي پہنچایا "

تو وہ بهي ابدي حرم کو اُسي کي تلاش کا پته دے رها تها -

* * *

جبکه کالڈیا کے بت خانے میں ایک برگزیدہ نوجوان نے امر بالمعروف و نهي عن المنکر کا فرض ادا کیا ' جبکه اس نے اپنے عالَمه مِیں جهري کي ' اور اپنے فرزند عزیز کو محبت الہي کي بیچیني میں دشمنوں کي طرح زمین پر دے پٹکا ' جبکه اُس نے دنیا سے رخصت هوتے هوے اپنے خاندان اور دین حق کي پیروي کي وصیت کي اور کہا :

یا بني ان الله اصطفی لکم الدین ' فلا تموتن الا وانتم مسلمون ! (۲ : ۱۳۲)

دیکهو ! الله نے تمهارے اس دین اسلام کو تمهارے لیے پسند فرمایا هے ' پس همیشه اسي پر قائم رهنا ' دنیا سے جب گذرو ' تو اس حالت میں که تم مسلمان هو "

تو اُس نے بهي اُسي کو ڈهونڈها اور پایا تها -

* * *

جبکه تخت گاہ فراعنه کے ایک قید خانے میں کنعان کے قیدي نے دین الہي کا وعظ کہا ' اور جبکه اس نے اپنے ساتهیوں سے پوچها که :

یا صاحبی السجن ! ارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القهار ؟ ما تعبدون من دونه الا اسماء سمیتموها انتم و اباؤکم ما انزل الله بها من سلطان ' ان الحکم الا لله ' امر الا تعبدوا الا ایاہ - ذالک الدین القیم ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون (۱۲ : ٤۱)

" اے یاران محبس ! بہت سے مالک اور آقا بنالینا اچها هے یا ایک هي خداے قہار کے آگے جهکنا ؟ تم جو الله کو چهوڑ کر دوسرے معبودوں کي پرستش کررهے هو ' تو یه اسکے سوا کیا هے که چند نام هیں جو تم نے اور تمهارے پیشروں نے گهڑ لیے هیں ؟ حالانکه خدا نے تو اسکے لیے کوئي سند بهیجي نهیں - اے گمراهو ! یقین کرو که تمام جہان میں حکومت صرف اُس ایک خدا هي کیلیے هے ! اس نے حکم دیا هے که صرف اُسي کے آگے جهکو ! یهي دین اسلام کا سیدها راسته هے - لیکن افسوس که اکثر لوگ هیں جو نهیں سمجهتا ! "

تو اسکي نظر بهي اسي کے طرف تهي ' اور اسي کي تلاش تهي ' جسکا وہ سراغ دے رها تها !

* * *

وہ " شاطي وادي ایمن " اور " بقعهٔ مبارکه " کا مقدس چرواها ' جبکه کوہ سینا کے کنارے " اني انا الله رب العالمین " کي نداء محبت سے مخاطب هوا تها ' اور جبکه ایک ظالم و جابر حکومت کي غلامي سے نجات دلانے کیلیے اُس نے یکهٔ و تنها ' فرماں رواے عہد کے سامنے حریفانه کهڑے هوکر پیشین گوئي کي تهي که :

ربي اعلم بمن جاء بالهدی من عندہ ' ومن تکون له عاقبة الدار ' انه لا یفلح الظالمون - (۲۸ : ۳۸)

اے لوگو ! مجهکو جهٹلانے میں جلدي نه کرو ! خدا خوب جانتا هے که کون شخص اُسکي طرف سے سچائي لیکر آیا هے ' اور آخر کار کس کے هاتهه نتیجه کي کامیابي آنے والي هے ؟ یقین کرو که خدا کبهي اُن لوگوں کو فلاح نهیں دیتا ' جو برسر ناحق هیں ! "

تو وہ بهي اسي تلاش کا اعلان کر رها تها ' اور یهي تلاش تهي ' جسنے اُسے منزل مقصود تک پہنچایا تها -

* * *

وہ " ناصرہ " کا نوجوان اسرائیلي ' جو پچهلي کتابوں کي پیشین گوئي کے مطابق آیا تها ' تاکه عہد اسرائیلي کے خاتمے اور دور اسماعیلي کے آغاز کا اعلان کرے ' اور جبکه اس نے چلنے سے پیشتر ایک باغ کے گوشے میں اپنے نادان اور ناسمجهه ساتهیوں سے کہا تها که :

اني رسول الله الیکم مصدقاً لما بین یدي من التورة ومبشراً برسول یاتي من بعدي اسمه احمد (٦۱ : ٦)

میں الله کے طرف سے تمهاري طرف بهیجا هوا آیا هوں - میں کوئي نئي شریعت نهیں لایا ' بلکه میرا کام صرف یه هے که کتاب تورات کي ' جو مجهسے پہلے آچکي هے ' تصدیق کرتا هوں ' اور ایک آنے والے رسول کي خوشخبري دیتا هوں جو میرے بعد آئیگا اور جسکا نام " احمد " هوگا ! "

تو وہ بهي اسي وادي جستجو کا ایک کامیاب قدم شوق تها ' اور یہي گوهر مقصود تها ' جسکے لیے اُس نے اپنے بے عقل ساتهیوں کے جیب و دامن کو بیقرار دیکهنا چاها تها -

* * *

اور پهر وہ ظهور انسانیة کبری ' وہ مجسمهٔ نعمة الهیهٔ عظمی وہ معلم کتاب و حکمت ' وہ مزکي نفوس و قلوب انسانیت ' ...

مقالات

(۳)

مشہور (انقلاب فرانس) کے مصائب و شدائد کے بعد (جو یورپ میں حریت و جمہوریت کے مذہب کی سب سے بڑی اور آخری قربانی تھی) موجودہ جمہوریت کا اصلی دور شروع ہوتا ہے ' ہم نے بتلایا تھا کہ اس دور کے اساس اولین پانچ دفعات ہیں جیسا کہ مشہور فرانسیسی مورخ حال : CH. SEIGNOBOS نے اپنی تاریخ انقلاب تمدن میں تصریح کی ہے :

(۱) استیصال حکم مطلق و ذاتی - یعنی حق حکم و ارادہ اشخاص کی جگہ افراد کے هاتھ میں جائے - شخص ' ذات ' اور خاندان کو تسلط و حکم میں کوئی دخل نہو - اسی کے ذیل میں پریسیڈنٹ کا انتخاب بھی آگیا ' جس کو اسلام کی اصطلاح میں خلیفہ کہتے ہیں - اسکے انتخاب میں کسی حق خاندانی کو دخل نہیں - ملک انتخاب کرے اور اسی کو حق عزل و نصب ہو -

(۲) مساوات عامہ ' جسکی بہت سی قسمیں ہیں :

مساوات جنسی ' مساوات خاندانی ' مساوات مالی ' مساوات قانونی ' مساوات ملکی و شہری و غیرہ وغیرہ - اسی بنا پر پریسیڈنٹ بھی عام باشندگان ملک پر کوئی تفرق و ترجیح نہو -

(۳) خزانۂ ملکی (با صطلاح اسلام بیت المال) ملک کی ملکیت ہو - پریسیڈنٹ کو اسپر کوئی ذاتی حق تصرف نہو -

(۴) اصول حکومت " مشورہ " ہو ' اور قوت حکم و ارادہ افراد کی اکثریت کو ہو نہ کہ ذات و شخص -

(۵) حریت رائے و خیال اور مطبوعات (پریس) کی آزادی اسی کے تحت میں ہے -

یہی اصول اساسی ہیں جنکو پروفیسر (واٹسن زیلفی) نے انگلستان کے نظام حکومت کی مشہور و زیر درس کیمبریج تاریخ میں بیان کیا ہے -

لیکن جمہوری نظام حکومت کے یہ اصلی عناصر نہیں ہیں - اگر انکی تحلیل و تفرید کی جائے ' تو بہت سے مرکبات الگ ہو جائیں گے ' اور آخر میں صرف ایک ہی عنصر بسیط باقی رہیگا جو دفعہ (۱) میں بیان کیا گیا ہے یعنی :

" قوت حکم و ارادہ اشخاص و ذوات کے هاتھہ میں نہو - بلکہ جماعت و افراد کے قبض و تسلط میں "

مختصر لفظوں میں اسکی تعبیر اس ایک جملہ میں ہو سکتی ہے " نفی حکم ذاتی و مطلق "

باقی چار دفعات میں جو امور بیان کیے گئے ہیں ' وہ سب کے سب اسی کے ذیل میں آ جاتے ہیں - مساوات حقوق ملکی و قانونی ' اساس مشورۂ و انتخاب ' عدم اختیار تصرف خزانہ ملکی ' حریت آراؤ مطبوعات وغیرہ وغیرہ ' سب " نفی حکم ذاتی و مطلق " ہی کی تفسیر ہیں - (باقی بقیۂ صالحہ)

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

حبش میں ایک اسلامی حکومت !

آٹھویں صدی ہجری کے چند مجاهدین

(۳)

مزرع اسلام کی خونین آبپاشی !

دنیا میں سب سے زیادہ گراں قدر شے کیا ہے ؟ خون ' لیکن اسلام میں یہی جنس سب سے زیادہ ارزاں ہے - ممکن ہے کہ اور قومیں تجارت ' تعلیم ' اور صنعت و حرفت سے بنی ہوں ' لیکن اسلام کا باغ تو صرف خون ہی سے سیراب ہوکر طیار ہوا ہے ! حمزۂ شجیع کا خون ' فاروق اعظم کا خون ' علی مرتضی کا خون ' سید الشہداء کا خون ' اور اسی طرح اور صدها خون اسکی زمین پر برسے اور دنیا نے انقلابات دیکھیے - پس یا اولی الابصار ! خون کی ان سطروں میں بھی جو آج دنیا کے ہر حصے میں بہہ رہا ہے ' غور سے دیکھو کیا لکھا نظر آتا ہے ؟

بلوح تربت من والہ ایں رقم دیدم :
کہ آتشے کہ مرا سوخت ' خویش را هم سوخت !

بسیط ارض کا کون سا گوشہ ہے جو مسلمانوں کے رنگ خونین سے گلکار نہیں ؟ ایشیا مسلمانوں کا قربانگاہ ' اور یورپ انکا مذبح ہے - لیکن ایک اور قطعہ ملک افریقہ بھی ہے ' جو اپنی خشکی و بے آبی کیلیے مشہور ہے ' اور جسکی خاک کے ایک ایک ذرے کے اندر انقلاب و حوادث کے قرون و اعصار پوشیدہ ہیں !

آٹھویں صدی ہجری کی ابتدا سے لیکر اب تک وہ متواتر و مسلسل مسلمانوں کے خون کی بارش سے سیراب ہو رہا ہے ' لیکن اسکی تشنہ لبی میں ابتک کمی نہیں آئی !

مصر ' سودان ' زنجبار ' صحاری ' تیونس ' الجیریا (الجزائر) ' طرابلس ' مراکش ' وہ سرزمینیں ہیں ' جو بارھویں اور تیرھویں صدی کی اسلامی شہادتگاهیں ہیں ' لیکن مملکت (حبش) کی تاریخ ' افریقہ میں اس سے بھی قدیم تر شہادتگاہ کا نشان دیتی ہے ' جسکا زمانۂ تعمیر آٹھویں اور نویں صدی ہجری ہے ' اور دراصل ہمارا مضمون اسی غیر معروف نظارۂ خونین کی تلاش ہے -

سلطان [illegible] الدین شہید

حبش کے حملہ حکومت اسلامیہ پر ' جو تعصب نصرانی کا نتیجۂ عمل تھی ' ساتویں صدی کے اواخر میں (جیسا کہ گذشتہ نمبر میں بیان ہوچکا ہے) سلطان سعد الدین تخت نشین تھا - حسب واقعات متصدرۂ ان کر " حطی " یعنی شاہ حبش اس هزیمت عظیمہ کے بعد بھی دل سرد نہوا - سلطان نے " زمدہ " پر جہاں دشمن کی ایک بہت بڑی جمعیت موجود تھی ' چالیس سوار کے ساتھہ حملہ کیا اور کامیاب ہوا -

ا ـــ ار اسلام

الحريـــة فـى الاســـلام

نظـــام حكومـــة اســـلاميه

وامرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳٦)

(٤)

توطیــۂ مبـــاحث آتیه

اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

(الحریة فی الاسلام) کے سلسلے میں تین نمبر شائع هوچکے هین - اب همیں بقیه مباحث کي طرف متوجه هونا چاهیے - لیکن بهتر هوگا که اس سفرکي جتني منزلیں طے کر چکے هیں ' آگے بڑهنے سے پہلے ایک نظر اُن پر بهي ڈال لیں -

ربط و ترتیب بیان کیلیے ضرور هے که گذشته مباحث قاریین کرام کے پیش نظر هوں - یه مقالات مسلسل نمبر (۱) جلد (۳) سے نمبر (۳) تـک شائع هوے هیں -

(۱)

هم نے آغاز تحریر میں اُس سیاسي انقلاب پر ایک اجمالي نظر ڈالي تهي ' جو ظهور اسلام سے عالم انسانیة میں طاري هوا - هم نے اسر و غلامي اور استبداد و حکم ذاتي کي وه بیڑیاں دیکهي تهیں ' جنکے ذریعه انسانیت کے پاؤں جکڑدیے گئے تهے - پهر چهٹي صدي عیسوی کے آغاز میں هم نے اُس حرکۂ حریۂ الهیه کو بلند هوتے دیکها ' جو جبل (ابو قبیس) کي غاروں میں ڈهالاگیا تها ' مگر اسکي چوٹیوں پر سے چمکا تها - بالاخر وه چمکا اور بلند هوا - اور پهر اس زور و قوت سے اُن بیڑیوں پر گرا ' که " الحق لله العظم الکبیر ! " کے ایک هي ضربۂ بے امان و آهن پاش مُبیّنه سے اُن کے تمام آهنین حلقے ٹکڑے ٹکڑے هوکر گرگئے ' اور خدا کے بندوں کے پاؤں اسکي طرف دوڑنے کیلیے آزاد هوگئے !!

وقاتلوهـــم حتـــی لا تـــکون فتنـــة ' ویکون الدین کله لله (۲ : ۱۸۹)

" اور ان سے مقاتله کرو یهاں تک که الله کا سوا ظلم و معصیت ' اور ما سوا الله پرستي کے فتنه سے پاک هوجائے ' شریعت و حکومت تمام تسلط صرف الله هي کے لیے هوجائے ' دنیا مین اسکے سوا کسي اور حکم و تسلط کسي کو سزاوار نهیں "

وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها ' کذالک یبین الله لکم ایاته لعلکم تهتدون (۳ : ۱۰۰) (۱)

(۲)

اسکے بعد هم نے موجوده عهد جمهوریة و آیئني پر نظر ڈالي اور اسکے نظام و اساس کي جستجو و سراغ میں نکلے - هم کو چند اصول بتلائے گئے ' جنکي تاسیس کا فخر و ادعا موجوده " عصر منور " کا بنیاد شرف اور اساس امتیاز هے - لیکن هم نے مڑکر دیکها تو تیره سو برس پیشتر کے گذرے هوے " دور ظلمت " میں ایک هاتهه نظر آیا ' جو اسي مصباح فروزندۂ حریت و جمهوریت کي ضیا و نورانیت سے تمام ظلمت کدۂ عالم کي تاریکي کا تنها مقابله کررها تها !

بالاخر وه فتح یاب هوا ' ظلمت انساني پر نور الهي نے نصرت پائي ' اور وهي آفتاب ارشاد و هدایت هے ' جس سے کسب انوار و تجلیات کرکے آج دنیا کے تمام گوشوں نے اپنے اپنے چراغ کرلیے هیں :

یک چراغیست دریں خانه ' که از پرتو آں '
هر کجا مي نگري ' انجمنے ساخته اند !!

یا ایها النبي ! انا ارسلناک شاهداً ' ومبشراً ونذیراً ' وداعیاً الی الله باذنه ' وســـراجـــاً منـــیراً ! (۳۳ : ۴۵) -

" اے پیغمبر! هم نے تم کو دنیا کیلیے گواهي دینے والا ' سلطنت الهي کے قیام کا بشارت دهنده ' ظلم و عصیاں کے نتائج سے ڈرانے والا ' انسانوں کي غلامي سے بغاوت ' اور الله کي وفاداري کي دعوت دینے والا ' اور مختصر یه که هر طرح کي تاریکیوں کو مٹانے کیلیے ایک روشن و منور چراغ بناکر دنیا میں مبعوث فرمایا ! "

وه چراغ جو انساني هاتهوں سے بلند کیے گئے هیں ' بجهه سکتے هیں ' کیونکه خود انسان کے چراغ حیات کو قرار نهیں - پر جو " سراج منیر " الله کے مقتدر و غیر فاني هاتهوں سے روشن هوا هے ' اسکي نور ایدت کیلیے کبهي اطفاؤ زوال نهیں هو سکتا :

الله نور السماوات والارض ' مثل نوره کمشکواة فیها مصباح ! (۲۴ : ۳۵)

" الله هي کي لازوال روشني سے آسمان و زمین کي روشني هے - اسکے نور (هدایت نبوت) کي مثال ایسي سمجهو ' جیسے ایک (بلند و رفیع) طاق هے ' اور اُس پر ایک عمده و فروزنده چراغ روشن هے !! "

اللهم صل وسلم علیه ' وعلی اله الواصلین الیه !

[نوٹ پہلے کالم کا]

(۱) یه آیة کریمه سوره عمران کے اُس رکوع کي هے ' جس میں الله تعالی نے ظهور دعوت اسلامي و وجود حضرة رحمة للعالمین کو اپنا سب سے بڑا احسان و لطف قرار دیا هے ' اور اس نعمت کي قدر و منزلت کي طرف دنیا کو توجه دلائي هے - اسي سلسلے میں فرمایا که ظهور و دعوة اسلامي سے پہلے تم لوگوں کي حالت شدت ضلالت اور اسیر و غلامي سے ایسي تهي ' گویا ایک آگ کے گڑهے پر کهڑے تهے ' مگر الله نے حضرة رحمة للعالمین کو بهیج کر تمهیں اس هلاکت سے بچا لیا - اور اسي طرح وه تمهارے سامنے اپني قدرت و حکمت کي نشانیاں کهولتا هے ' تاکه تم هدایت پاؤ (منه)

میدان طرابلس و بلقان اور ایران میں جو کچھ نظر آیا، وہ اون لوگوں کیلیے بیشک عجیب ہے جو مسیحیت کے پانزدہ صد سالہ کار نامہ ہاے مظالم و سفاکی کی تاریخ سے ناآشنا ہیں - ممکن تھا کہ دنیا اس تاریخ کو بھلا دیتی، مگر وہ خود بار بار دنیا میں اپنے ان کارناموں کا اعادہ کرتی ہے تاکہ دنیا اوسکی خونخواری و سبعیت صفتی کو فراموش نکرے - پس دنیا بھلاتی تو نہیں مگر مسیح کے اس قول کو یاد کرکے کہ " تو اپنے بھائی کو سات بار نہیں بلکہ ستر کے سات بار تک معاف کر " ہمیشہ معاف کردیتی ہے !

مسلمان سپاہی ایک ایک کرکے بے رحمی سے مار ڈالے گئے تھے - اب قساوت و شقاوت کی کون سی منزل باقی تھی جو طے کرنی تھی ؟ جان نہ تھی لیکن لاشوں کے ڈھیر تھے - حبشی نصرانیوں نے وحشی درندوں کیطرح اپنی تلواروں سے اونکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا -

سلطان صبر الدین کو اسکے بعد ایک دوسرے معرکہ میں بھی شکست ہوئی، غنیم قریب آگیا مگر سلطان پیچھے نہ ہٹا - قریب تھا کہ دشمن گھیر کر اوسکو ہاتھوں سے پکڑلیں لیکن وفادار گھوڑے نے ہمت کی، دس ہاتھ کی چوڑی ایک کھائی سامنے تھی - جست لگا کے اوس پار پہنچ گیا -

اس سلطان کا طرز حکومت ہر دلعزیز تھا - اس نے آٹھ برس کی حکومت کے بعد سنہ ۸۲۵ کے حدود میں وفات پائی -

سلطان منصور سلطان صبر الدین کا بھائی اور سلطان سعد الدین کا بیٹا تھا، سلطان منصور ایسے وقت میں تخت نشین ہوا جب دشمنوں سے جنگ چھڑی ہوئی تھی - سلطان نے (جدایہ) پر حملہ کیا، جو حطی کا ایک دوسرا مقام حکومت تھا - حطی کا ایک رکن خاندان اوسوقت یہیں مقیم تھا، جنگ ہوئی، اہل حبشہ کو شکست ہوئی اور بادشاہ کا ایک رشتہ دار مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر بہت سے ہمراہیوں کے ساتھ مقتول ہوا -

۳۰ - ہزار اہل حبش بھاگ کر ایک کوہی قلعہ میں پناہ گزین ہوے - مسلمان دو مہینے سے زیادہ محاصرہ کیے پڑے رہے - اس مدت میں جنگ کا سلسلہ روزانہ جاری رہا، آخر قلعہ کی رسد ختم ہوگئی اور اب وہ آخری دن آگیا جب عموماً فوج محاصرہ عمل محاصرہ اور انتظار فتح کے شدائد سے بے قابو ہوکر مجنون ہو جاتی ہے -

مسلمانوں کو بھی جوش غضب میں مجنون ہو جانا چاہیے اور اونکو حق تھا کہ وہ اون سفاک دشمنوں سے، جنہوں نے اون کے شہر ویران کیے، اونکا ملک تباہ کیا، اونکی عورتوں کو ذلیل اور انکے بچوں کو غلام بنایا، اونکی عبادتگاہیں منہدم کیں، اونکے شہدا کی لاشوں کی بیحرمتی کی، اور متعدد بار اونکے آخری سپاہی تک کو قتل کرنے میں دریغ نہ کیا، وقت پاکر انتقام لیں، اور خصوصاً اوسوقت، جب ذلت سے خود انہوں نے ہی اپنے سر مسلمانوں کے پاؤں کے نیچے ڈالدیے ہوں -

۱۷

لیکن اسلام کی تلوار ہمیشہ احکام الہیہ کے ماتحت رہی ہے، وہیں اوٹھتی ہے جہاں خداے اسلام اوسکو اوٹھاتا ہے، اور وہیں جھک جاتی ہے جہاں اسلام کا خدا اوسے رکھدینے کا حکم دیتا ہے - مسلمانان حبشہ کو ایک طرف تو اپنے دشمنوں کے مظالم اور ظلموں کی تازہ داستانیں مجسم ہو ہوکر نظر آرہی تھیں، دوسری طرف آیۂ کریمہ :

وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله انه هو السميع العليم، وان يريدوا ان يخدعوك فان حسبك الله، هو الذي ايدك بنصره وبالمؤمنين (۸- ۶۳،۶۴)

اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی مائل ہوجاؤ - انکی شرارتوں سے نہ ڈرو، خدا پر بھروسہ رکھو - وہ انکی

[بقیہ پہلے صفحے کا]

شرارتوں کو خوب جانتا ہے - اگر وہ دھوکھا دینگے، تو خدا تمہارے لیے بس کرتا ہے، جسنے اس سے پہلے اپنی نصرت سے اور مومنوں کی جماعت سے تمہاری مدد کی ہے !

کی صداے قدسیت کانوں میں آرہی تھی - مسلمانوں نے عین اوس جنون طیش وغضب کے عالم میں، فرمان اسلام کے آگے سر جھکا دیا اور اپنے پیغمبر کے اوس اسوہ کو یاد کیا، جب اوسنے کعبہ کی دیوار کے نیچے اپنے ستانے والے اور خونخوار دشمنوں کو معاف کردیا تھا - سلطان نے اعلان کیا کہ جسکا جی چاہے مسلمانوں میں شامل ہو، اور جو چاہے اپنے قبیلۂ و وطن کو واپس جاے، کسی سے کچھہ تعرض نہوگا - اپنے شدید دشمنوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے اس رحمت و امن عام، اور اس اسوۂ رحم و اخلاق کریمہ کو دیکھکر دس ہزار نصاری نے اسلام کی حلقہ بگوشی اور محمد الرسول اللہ کی غلامی کا اعلان کیا - صلی اللہ علیک یا صاحب الخلق العظیم !

وثایق و حقایق

قصص القرآن
(۱)
قصص بنی اسرائیل

بصائر و مواعظ، نتائج و عبر

بنی اسرائیل، مذی مصر، فرعون، سامری، صنم طلائی، ارض مقدس، قوم جبار، دعوت جہاد، مرعوبیت و عصیان بنی اسرائیل، ظہور غضب الہی، چہل سالہ گمراہی، ندامت و استغفار -

توطیۂ سخن

سلسلۂ ابراہیمی (ع) میں دراصل صرف دو ہی صاحب شریعت رسول آئے - پہلا بنی اسحاق میں خاندان بنی اسرائیل کا اولو العزم پیغمبر، جس نے فراعنۂ مصر کی شخصی حکمرانی اور محکومی و غلامی سے اپنی قوم کو نجات دلائی - دوسرا اسکے مورث اعلی خلیل اللہ (ع) کی مقدس دعا کا مقصود و مطلوب، اور بنی اسماعیل کا نبی امی، جس نے نہ صرف اپنے خاندان، اپنی قوم اور اپنے وطن کو، بلکہ تمام عالم انسانیۃ کو انسانی حکمرانی کی لعنت سے نجات دلائی : وما ارسلناک الا كافة للناس بشیرا و نذیرا (۳۴:۲۳)

(مسیح ناصری) کا تذکرہ بیکار ہے - وہ شریعت موسوی کا ایک مصلح تھا پر خود کوی صاحب شریعت نہ تھا - اسکی مثال اون مجددین ملۃ قویمۂ اسلامیہ کی سی تھی، جنکا حسب ارشاد صادق مصدوق، تاریخ اسلام میں ہمیشہ ظہور ہوتا رہا - وہ کوئی شریعت نہیں لایا - اسکے پاس کوی قانون نہ تھا - وہ خود بھی قانون عشرۂ موسویہ کا تابع تھا - اس نے خود تصریح کردی کہ " میں توراۃ کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے کیلیے آیا ہوں (یوحنا - ۱۳ : ۲۵) " اوس نے کہا کہ " میرا مقصد صرف اسرائیل کے گھرانے کی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش ہے " (۱۵ : ۱۹) اسی لیے اس نے اپنی اصلاح کو صرف یہودیوں تک محدود رکھا، اور غیر قوموں میں وعظ کرنے کی ممانعت کردی -

* * *

حطي برافروختہ ہوکر ایک انقطاعي جنگ کیلیے آمادہ ہوا اوسکي فوج دس سرداروں پر منقسم تھي اور ہر سردار کے تحت امر دس ہزار سپاہي ' ناچار سلطان بھي مقابلہ کیلیے نکلا ' خاص سلطان کے ساتھہ پچاس سوار اور چند سردار تھے ' اور ہر سردار کے ساتھہ ایک چھوٹي سي جمعیت تھي - سلطان نے اپنے ضعف اور دشمنوں کي قوت کو محسوس کیا ' اپنے ہمراہیوں کے ساتھہ گھوڑے سے اترا ' اور ناصیۂ عبودیت کو زمین پر رکھا - سر اٹھایا تو قوتوں کے بادشاہ کو اپنے پاس پایا ' بمصداق " (۱) اطلب اللہ تجدہ تجاہک " سلطان نے فتح بین پائي ' اہل حبش اکثر قتل ہوے - اور جو بچے انھوں نے شکست اٹھائي !

سلطان اسوقت دار الحکومت سے ۱۲ منزل پر تھا کہ ایک مسلمان سردار " اسد " نامي " ناون حش " ایک حبشي سردار کے مقابل آیا اور کامیاب ہوا - حطي نے اب مسلمانوں کي بربادي اور حبشہ سے انکے اخراج عام کا فیصلہ کر لیا اور ایک فوج گراں لیکر حدود اسلامیہ میں داخل ہوا - محمد نامي ایک مسلمان سردار اپني ایک ہزار پیدل فوج کے ساتھہ روکنے کو بڑھا ' اس جمع عظیم کو روکنا مٹھي بھر آدمیوں کا کام نہ تھا ' لیکن مسلمان اگر عزت سے جي نہیں سکتے تھے تو عزت سے مر تو سکتے تھے - محمد اور اوسکي تمام فوج حفظ حدود اسلامیہ کي خاطر ایک ایک کرکے کٹ کر مر گئي ' صرف ایک مسلمان زندہ بچا کہ اس داستان شہادت کو مجامع اسلامي میں دہرا سکے -

حطي نے اس فتح غیر متوقع کے بعد " بارز " نام ایک امیر کو بقیۂ نسمات اسلامیہ کے قتل و قمع کیلیے آگے بھیجا ' سلطان جلدي میں اپني فوج کو جمع نہ کرسکا - ناچار عام باشندگان شہر کو جن میں علماے مدارس ' مشائخ تصوف ' کاشتکار و عوام ' غرضکہ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے مسلمان شامل تھے ' ساتھہ لیکر مقابل ہوا - نتیجہ وہي ہوا جو ہونا چاہیے تھا - مسلمانوں کو ہزیمت ہوئي اور ہزاروں علما و مشائخ و عوام شہید ہوے -

حسین شہید دنیا میں ایک بار پیدا ہوا ' لیکن واقعۂ شہادت حسین اسلام کے ہر دور انقلاب میں پیدا ہوتا رہا ہے ' اور ہوگا - سلطان سعد الدین ' موقف جنگ سے اٹھکر جزیرۂ زیلع میں پناہ گزین ہوا لیکن دشمنوں نے محاصرہ کرلیا اور شہر میں پاني بند کر دیا -

قوموں کے زوال و فنا کا ہمیشہ صرف ایک ہي سبب رہا ہے یعني " خیانت قومي " - بغداد کي تباہي ' اندلس کا زوال ' مغرب اقصی کي بربادي ' اور قسطنطنیہ و طہران کا صحر... ان میں سے کون سا واقعہ ایسا ہے جسمیں اس سبب مشئوم کا وجود نہ تھا ؟ تم کامل پاشا کو قسطنطنیہ میں روتے ہو ' لیکن بغور دیکھو تو اس برباد شدہ ملت اسلامي میں کامل نہ تھا ؟

سلطان سعد الدین محصور میں دورے زیلع کے کنارے تھا ' لیکن درحقیقت وہ رود فرات کے ساحل پر تھا اور جس اسکے لیے کوفہ کي سر زمین بنگئي تھي ' روزگار کوفہ ... میں پاني کي ایک بوند تک ... کا ملي ... خیانت کارنے محاصرین کي رہنمائي کي ' دشمن اندر ... سلطان تین دن کي پیاس کے بعد بھي اٹھا کہ ایک مسلمان کي طرح مردانہ وار جان دے - لیکن اٹھتے ہي پیشاني پر ایک زخم کھاکر گر گیا - قاتل کا نیزہ انکے بدن سے پار ہوگیا تھا ' لیکن باایں ہمہ تشنگي و زخمہاے کاري ' اوسکے خشک و تشنہ ہونٹھ حصول دولت شہادت پر متبسم اور کلمہ خوان تھے !

[۱] حدیث نبوي ہے کہ خدا کو ڈھونڈھو تو اوسکو اپنے سامنے پاؤ گے ! (منہ)

سلطان کا زمانۂ حکومت ۳۰ - سال تھا ' اور یہ رعایا کیلیے ہر طرح کي خیر و برکت کا عہد تھا -

سلطان کي ہزیمت و شہادت کے ' بعد قواے اسلامیہ پارہ پارہ کردیے گیے ' مسلمانوں کا قتل عام ہوا ' بلاد اسلامیہ ویران کیے گئے ' مسجدیں منہدم کي گئیں ' مسلمان بچے غلام بناکر فروخت کیے گیے ' سلطان کا خاندان پھر حبش سے بھاگ کر عرب میں پناہ گزین ہوا اور وہ سب کچھہ ہوا جو کسي اسلامي آبادي کے ساتھہ مسیحي استیلا و تسلط کے بعد ہونا چاہیے -

سلطان صبر الدین ثاني

ان مظالم و بربریت نصرانیہ کا سلسلہ بیس برس تک ممتد رہا - الیسو بن برس امیر یمن (ملک الناصر احمد بن اشرف اسماعیل) نے تھوڑي سي فوج دیکر سلطان زادوں کو حبش روانہ کیا - اس مرتبہ پہلے ہي معرکہ میں جو مقام سبارہ میں پیش آیا ' مسلمان مظفر و منصور ہوئے - سلطان کا بڑا بیٹا صبر الدین علي باپ کا جانشین ہوا - شوق جہاد في سبیل اللہ نے ۲۰ - برس کے مصائب و آلام کے بعد بھي سکون و راحت کي فرصت ندي ' فوراً آگے بڑھا کہ مسیح کے گلوں سے اونکي درندگي و سبعیت کا انتقام لے -

(ذکرمحرہ) اور (سرجان) وغیرہ متعدد مقامات فتح کرلیے اور آگے کا رخ کیا - شاہ حبش نے اپني تمام فوجي قوت لگادي ' دس سرداروں کے ماتحت بیس بیس ہزار فوج دیکر اونکو روانہ کیا ' اور اس جمع عظیم کا قائد عمومي (جنرل کمانڈر) ایک حبشي سردار کو قرار دیا جسکا نام " بخت بقل " تھا -

یہ سیلاب دل بادل مسلمانوں کے ایک شہر پر چھا گیا ' سلطان صبر الدین نے دیکھا کہ اتني بڑي جمعیت کے مقابلے میں باقاعدہ جنگ مفید نہ ہوگي ' اسلیے بے قاعدہ و غیر منتظم جنگ کا سامان کیا ' اور اس طرح ایک سال کامل انتشار و پریشاني و بے اطمینانی کے عالم میں بسر ہوا -

تاریخ سلم عجائب کونیوں کا ہمیشہ مجموعہ رہي ہے - جب کبھي غرور کثرت میں وہ اپنے خدا کو بھولے ہیں انھوں نے شکست کھائي ہے ' اور پریشاني و بے ساماني اور قلت و ضعف کے عالم میں جب کبھي اسکو یاد کیا ہے تو نصرت الہي نے بھي انکا ساتھہ دیا ہے -

سلطان صبر الدین نے ایک سال کي آوارہ گردي و پریشاني کے بعد خدا کو یاد کیا جسکو بھولا ہوا تھا - سلطان کا بھائي محمد علم بردار جہاد بنکر باہر نکلا (حرب جوش) جو ایک نو مسلم حبشي سردار تھا ' امیر محمد کے ساتھہ تھا ' پہلا معرکہ شہر (تري) پر پیش آیا - بالاخر حطي کے بہت سے سردار کام آئے ' اور اوسکي فوج کا بڑا حصہ مقتول ' اور باقي مجروح ہوا -

سلطان صبر الدین ' ایک قلیل توقف و آرام کے بعد خود پایۂ تخت ... کیطرف بڑھا - حطي کا ایک بہت بڑا افسر مقابل ہوا اور کام آیا - شہر کے وہ دروازے جن سے ہمیشہ اسکے سفاک حریفوں کي فوجیں نکلا کرتي تھیں ' اب خود اسکي امد کے منتظر تھے - فوج نے جب دیکھا کہ قصر شاہي کي حفاظت ممکن نہیں اسمیں آگ لگادي - سلطان کا ایک بھائي (قلعہ بروث) کے پھاٹک پر نمودار ہوا اور بصلح اوسکو زیر اطاعت کرلیا ' ایک اور مسلمان امیر " عمر " صوبہ نجب کي تسخیر کا عازم ہوا - حطي وہاں ایک ٹڈي دل فوج لیے پڑا تھا ' ایک شدید معرکہ پیش آیا ' جسمیں خون کے سیلاب بہہ گئے اور ایک ایک مسلمان سپاہي نے مر کر جان دي !

ا ههنا قاعدون ' قال
ب انی لا املك الا
نفسی و اخي ' فافرق
بيننا و بين القوم
الفاسقين ' قال فانها
محرمة عليهم اربعين
سنة ' يتيهون فی
الارض ' فلا تاس
على قوم الفاسقين
(۵ - ۲۳ ' ۳۹)

وہ بولے ' اے موسی ! ہم تو اس قوت والی قوم سے لڑنے نہیں جائینگے اور نہ اوس سرزمین میں داخل ہونگے ۔ تم جو کہہ رہے ہو ' اور تمہارا خدا جو حکم دے رہا ہے ' تو تم ہی دونوں جاؤ اور لڑو ' ہم تو یہاں بیٹھے ہیں -

موسی نے جناب الہی میں عرض کی ' خدایا ! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر زور نہیں رکھتا ' ہم میں اور اس گنہگار قوم میں تفریق کردے -

خدا اس قوم کی سرکشی سے غضبناک ہوا اور اوسنے کہا کہ وہ پاک زمین چالیس برس تک ان پر حرام رہیگی ' وہ زمین میں سرگردان و پریشان بھٹکتے پھریں گے - اے موسی ! ان گنہگاروں کا نجمہ غم نہ کھا -

و ادخلو الباب سجداً
و قولوا حطة نغفر لكم
خطاياكم و سنزيد
المحسنين ' (۲ - ۵۵)

دیکھو ' ارض مقدس کے دروازے میں جھک کر داخل ہو اور کہو کہ خدا ہمارے گناہ کا غبار جھاڑ دے ' تب ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور نیکوں کے درجہ کو بڑھائینگے -

نبوت محمدیہ کی حقیقت و نبوت کاملہ کے سینکڑوں دلائل ' معجزات و براہین و آیات ہیں ' جو سوا تیرہ سو برس ہوے ' مکہ میں کفار قریش کے سامنے ظاہر ہوے - اہل بصیرت نے انکو دیکھا اور قبول کیا - لیکن ایک معجزۂ محمدیہ ہے ' جو کسی زمانہ کے ساتھ متعین نہیں ' کسی آبادی میں محدود نہیں ' اور ناظرین و مشاہدین خاص سے مخصوص نہیں - اوسکو دنیا دیکھتی ہے اور قبول کرتی ہے -

وہ معجزہ ' امت مرحومہ کے حالات و حوادث کا اظہار اور اوسکے ہر زمانہ کے دور و تغیر و انقلاب کا بیان ہے - اوسنے ہمکو جس ظہور و فتح کی بشارت دی ' ہم نے اوسکو پایا - اوسنے ہمکو جن حالات و حوادث کی اطلاع دی ' ہم نے اونکو دیکھا - اوسنے ہمکو جن فتن و مصائب کی خبر دی ' ہم نے اونکا مشاہدہ کیا - آخر میں اوسنے ہم سے کہا :

لتتبعن سنة من كان
قبلكم (ای اليهود)
باعاً بباع و ذراعاً
بذراع و شبراً بشبر
حتى و دخلوا في
جحر ضب لدخلتم فيه

تم سے پہلے جو قوم تھی (یعنی یہودی) تمہاری حالت بھی بالکل اون ہی جیسی ہوگی - ایک گز ' ایک ہاتھ ' اور ایک بالشت کا بھی فرق نہوگا ' یہاں تک کہ اگر وہ سوراخ میں گھسے ہونگے ' تو تم بھی گھسوگے -

جسطرح بنی اسرائیل کا باپ یعقوب اپنے گھرانے کو لیکر ارض کنعان سے مصر آیا ' جہاں اوسنے خیر و برکت اور حکومت و قوت پائی ' اوسی طرح ہمکو بھی ہمارے بزرگ ارض عرب سے لیکر تمام اطراف عالم میں پھیلے - ہم نے جدھر رخ کیا ' خیر و برکت اور حکومت و قوت کی نعمتیں اپنے ساتھ پائیں - حضرت یوسف نے عزیز مصر سے کہا تھا کہ " اجعلني على خزائن الارض (۱۲ - ۵۵) " " مجھکو زمین کے خزانوں کی خزینہ داری پر متعین کردیجیے " لیکن ہمارے سامنے خود زمین نے اپنے خزانے اگل دیے اور پکاری کہ مجھکو قبول کرلو !

بنی اسرائیل ایک مدت تک مصر کی سرزمین میں عزت کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فرعون مصر نے اونکے جتھے توڑ دیے ' اونکے مناصب چھین لیے ' اونکے عزیز بیٹوں کا خون بہایا ' اور اونکی عورتوں کو ذلت کی زندگی کے لیے زندہ رکھا -

ہم بھی جس سرزمین میں گئے ' ایک مدت تک عزت کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فراعنۂ عصر نے ہمکو ہماری شہنشاہیوں سے معزول کردیا ' ہمارے عزت و جلال کے تخت کو الٹ دیا ' ہمارے بھائیوں اور فرزندوں کا خون بہایا - کبھی گرم ریگستانوں میں ' کبھی سنگلاخ زمینوں میں ' کبھی آباد شہروں میں اور کبھی کسی مقدس عمارت کی دیوار کے نیچے ! ! ہماری عورتیں بھی مردوں کے بعد زندہ رہیں کہ ذلت و نکبت قومی کے تماشے دیکھیں - بنی اسرائیل کا فرعون ایک تھا ' جو افریقہ کے ایک گوشہ میں صرف " الیس لي ملك مصر ؟ " پر مغرور تھا ' لیکن ہمارے سامنے فراعنۂ زمانہ کی ایک جمعیت ہے ' جسکا فرعون اکبر صرف " الیس لي ملك مصر " (کیا میرے قبضہ میں ملک مصر نہیں ہے !) ہی پر مغرور نہیں ہے ' بلکہ " الیس لي العالم كله ؟ " (کیا تمام دنیا میرے لیے نہیں ہے ؟) کا مدعی ہے ! !

خدا نے اس وقت بنی اسرائیل میں حضرۂ موسی کو کھڑا کیا جنہوں نے فرعون کی غلامی سے بنی اسرائیل کو نجات دلائی ' اور فرعون کو اوسکے نوکروں اور رتھوں کے ساتھ اوس بحر احمر میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے پانی کی ایک خلیج ہے -

ہم میں بھی ہر دور فرعونیت میں نئے نئے موسی اٹھے - جنہوں نے ہمکو فرعونوں سے نجات دلائی اور اونکو اونکے سامانوں کے ساتھ اوس " بحر احمر " میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے خونوں کا حقیقۃً ایک سرخ دریا تھا !

عبور بحر احمر کے بعد بنی اسرائیل میں (سامری) پیدا ہوا جسنے بنی اسرائیل کو دین موسوی سے بیزار کیا ' اونکی جمعیت سیاسیہ کو منتشر کردیا ' سونے چاندی کے زیوروں کو بزور سحر گائے کی صورت میں ڈھال کر خدا بنایا ' آستانۂ الہی سے مغرور ہوکر اپنا اور اوس اسرائیل کے گھرانے کا سر بتوں کے آگے جھکایا ' جسکو کہا گیا تھا :

" سن اے اسرائیل ! ! خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے " (۱)
" اور تو (بتوں) کے آگے خم مت ہو جیو نہ اونکی بندگی کیجیو اسلیے کہ میں خداوند تیرا خداء غیور ہوں " (۲)

مسلمانوں کے بھی ہر دور موسوی میں خود اونکی قوم سے " سامری " اٹھے جنہوں نے حق کے ابطال اور باطل کے احقاق کی کوشش کی - اسلامی ممالک کے دیگر افطاع و اطراف سے قطع نظر کیجیے ! خود اس ہندوستان میں بھی ایک " سامری " اٹھا ' جسنے اپنی جاہ و عزت کے جادو سے مسلمانوں کو عجیب و غریب کرتب دکھلائے - اوسنے ملت بیضا کی تحقیر کی ' قلوب کو مذہب سے بیزار کیا ' مسلمانوں کی جمعیت سیاسی کو منتشر کیا ' اور خدا سے مغرور ہوکر اصنام حیوانیہ کے آگے ' نہیں بلکہ " انسانی بتوں " کے سامنے اپنا اور تمام قوم کا " سر " جھکا دیا ' اور اوس خلیل کے فرزندوں کو بت پرستی کی دعوت دی ' جسنے کہا تھا :

ان ربكم رب السموات والارض
الذي فطرهن (۲۱ - ۵۷)

تمہارا خدا وہ ہے ' جو آسمان و زمین کا پیدا اور اونکا خالق ہے ! '

اور کہا :

ما هذه التماثيل التي انتم لها
عاكفون ؟ (۲۱ — ۵۳)

یہ کیسے بت ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو ؟

وہ خدا کی عجائب قدرت کا منکر تھا ' لیکن " انسانی خداؤں " کی قدرت و استیلاء سے مرعوب تھا - وہ گو ملکوت صفت انسانوں کے خوارق عادات ' اور دلائل معجزات کا قائل نہ تھا ' لیکن وہ خود شیاطین انس کے " عمل زہر لبی " کا معمول ' اور " سحر خوش لقبی " سے مسحور تھا - اوسنے سونے چاندی کے بتوں سے تبدیل

(۱) استثنا ۶ - ۴ [۲ خروج ۲۰ - ۵]

پس دو هي شريعتيں هيں ' جو سلسلۂ ابراهيمي ميں آئيں ' اور دو هي تهے ' جنكو خدا نے اپنے قانون كا ايلچي بنايا -

يهي سبب هے كه جب خدا نے موسى (ع) سے كلام كيا ' اور اسكو شريعة الهيه كے ظهور آخري كي خبر دي تو كها :

" تيرا خدا تيرے ليے ' تيرے بهائيوں ميں سے تيرے مانند ايك نبي بهيجے گا - تو اسكو مانيو ! ميں اپنا كلام اسكے منهه ميں ڈالونگا - جو كچهه ميں اس سے كهونگا - وه ان سے كهيگا ! " (تورات - كتاب : ٥ - باب : ۱۸)

اس ارشاد الهي ميں ظهور رسالة محمديه (على صاحبها الصلوة والتحيه) كي خبر ديتے هوے وجود منتظر اقدس كي دو خصوصيتيں بيان كي گئيں :

(۱) وه حضرة موسى كے مانند هوگا -

(۲) خدا كا كلام اسكے منهه ميں سے ظاهر هوگا ' اور جو كچهه خدا اس سے كهے گا ' وهي وه انسانوں كو سنائے گا -

قرآن كريم نے بهي ان دونوں خصائص نبوۂ محمديه كي طرف اشاره كيا -

دوسري خصوصيت كيليے سوره (والنجم) كے آغاز پر نظر ڈاليے ' جهاں فرمايا :

ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى (۵۳ : ۴)

وه اپني خودي اور راے سے كچهه نهيں كهتا - اسكے منهه سے جو كچهه نكلتا هے ' وه وهي هے جو اسپر وحي كيا جاتا هے -

پهلي خصوصيت كي سوره (مزمل) ميں تصريح كي :

انا ارسلنا اليكم رسولا شاهداً عليكم ' كما ارسلنا الى فرعون رسولا (۷۳ : ۱۶) '

هم نے تمهاري طرف ايك رسول بهيجا جو هدايت و ضلالت كا تم پر گواه هے - بالكل اسي طرح ' جيسا كه فرعون كي طرف حضرة موسى كو بهيجا تها -

غرضكه حضرة موسى سے حضرة داعي اسلام عليهما الصلواة والسلام كي مماثلت و مشابهت كو تورات اور قرآن ' دونوں نے بيان كيا هے -

* * *

جن لوگوں نے تورات كي اس بشارت بينه پر بحث كي هے ' انكے ليے هميشه يه ايك نهايت دلچسپ اور اهم سوال رها هے كه اس مماثلت كے اسباب و وجوه كيا هيں ؟ اور دونوں برگزيده رسولوں كے اعمال اور نتائج اعمال ميں وه كون كونسي مشابهتيں اور يكساں حالتيں هيں ' جنكي بنا پر لسان الله نے دونوں كو ايك دوسرے كا مثيل و مانند قرار ديا ؟

* * *

قرآن كريم كے قصص و مواعظ اور حكم و معارف كے متعلق " الهلال " كا جو انداز بحث [illegible] هے ' اسكے لحاظ سے اس موضوع بحث ميں بهي بهت سے [illegible] نكات [illegible] خاص هيں ' جنكو فرداً فرداً واضح كرنا هے - انشاء الله عنقريب " اسوۂ موسوي " كے عنوان سے ايك سلسلۂ مقالات شروع كيا جاے گا ' و اسي كے ضمن ميں يه بحث عظيم و مفيد بهي پيش [illegible] درق و نظر هوگي : وما توفيقي الا بالله -

قرآن كريم نے اپنے قصص و مواعظ ميں سب سے زياده حضرة موسى اور بني اسرائيل كا كيوں ذكر كيا ؟ اپنے نعمائم كے اعلان اور انذار و تعذيب كے اظهار ' دونوں كيليے زياده تر بني اسرائيل هي كے تذكره كو كيوں منتخب فرمايا ؟ انقلاب و حوادث كي تعبير و تمثيل كيليے دنيا كي اور بهت سي قوميں موجود تهيں ' ان سب ميں سے صرف ايك يهي قوم كيوں هر موقعه پر پيش كي گئي ؟

يه نهايت اهم سوالات هيں اور تفسير كلام الله كے ضروري اجزا جنكا جواب انشاء الله اسي مضمون سے ملے گا -

ليكن اس سلسلے كے اطراف بحث ميں سے ايك بحث خاص قوم بني اسرائيل اور امۂ مرحومۂ محمديه كي باهمي مماثلت و مشابهت بهي هے ' اور يه بهي دراصل اسي مماثلۂ اولى سے متفرع هے - وقت اور حالات كا اقتضا هے كه كم از كم آج ايك سرسري اور غير مرتب نظر صرف اس ٹكڑے پر ڈال ليں كه مستقبل كي فرصتوں پر (جس كي اميد هے مگر جس پر اختيار نهيں) كس كس ارادے كو ملتوي ركهيں گے ؟

سب سے پہلے ان آيات كريمه پر ايك نظر ڈال ليجيے ' جنكي طرف آگے چلكر هم كو اشاره كرنا هے :

حملنا اوزارا من زينة القوم فقذفناها فكذلك القى السامري ' فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار ' فقالوا هذا الهكم واله موسى (۲۰ : ۹۰)

اے موسى ! مصر سے هم لوگوں سونے چاندي كے زيور لے آئے تهے يهاں هم نے اونكو ركها ' اور اسي طرح سامري نے بهي ركها ' سامري نے ان زيوروں كو گلا كر ايك گاؤ ساله كي شكل كا بت بنايا ' جسميں آواز بهي تهي لوگ پكارے كه يهي تم لوگوں كا اور موسى كا خدا هے ' پهر -

و قد قال لهم هارون من قبل يقوم انما فتنتم به ' وان ربكم الرحمن ' فاتبعوني و اطيعوا امري ' قالوا لن نبرح عليه عاكفين (۲۰ : ۹۳)

هارون نے كها : لوگو ! تم ايك فتنه ميں مبتلا هوگئے هو ' تمهارا خدا تو بس وهي هے نهايت رحمت والا ' يهاں چلے آؤ ' ميرے پيچهے چلو ' ميري بات مانو ' ان گمراهوں نے كها ' هم اب اس طلائي خدا كو چهوڑ نهيں سكتے اور هم تو آخر تك اسي كے سامنے معتكف رهينگے -

---

و اذ قال موسى لقومه يقوم اذكروا نعمة الله عليكم ' اذ جعل فيكم انبياء و جعلكم ملوكا و آتكم ما لم يوت احدا من العلمين ' يقوم ادخلوا الارض المقدسة التى كتب الله لكم ولا ترتدوا على ادباركم فتنقلبوا خاسرين ' قالوا يموسى ان فيها قوما جبارين ' و انا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانا داخلون ' قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون و على الله فتوكلوا ان كنتم مومنين ' قالوا يموسى انا لن ندخلها ابداً ما داموا فيها فاذهب انت و ربك فقاتلا '

موسى نے اپني قوم سے كها : اے ميري قوم ! خدا كي نعمتوں كو ايك ايك كركے ياد كر ' اوسنے تجهكو حكومتيں ديں اور پادشاهياں بخشيں ' اور جو تجهكو ديا وه دنيا ميں كسيكو نهيں ديا ' اے ميري قوم ' ميري بات سن اور ارض مقدس ميں جسكو خدا تيرے حصه ميں لكهه چكا هے ' چل اور داخل هو ' اور پشت نه پهير ' كه خسران و نقصان ميں گرفتار هو جائيگي -

ليكن گنهگار قوم نے سرتابي كي اور كها : اے موسى ! وهاں تو ايك جبار و قوي قوم قابض هے - هم تو وهاں اوس وقت تك نهيں جائينگے جب تك كه خود وه نه نكل جائيں ' اگر وه اوس سرزمين كو چهوڑ كر نكل گئے تو پهر همكو وهاں جانے ميں كوئي عذر نه هوگا -

اس پر خدا كي نعمتوں سے بهره مند انسانوں نے كها كه ڈرو نهيں اور نه خدا كے وعده كو جهٹلاؤ - شهر كے دروازے ميں چل كر داخل هو جاو ' فتح تمهيں كو هوگي ' خدا پر بهروسه ركهو ' اگر تم ميں كچهه بهي ايمان هے -

ادبیات

کفران نعمت

وجد و مدح بادہ ! صوفي ! این چه کافر نعمتي ست ؟

منکر مے بودن و همرنگ مستان زیستن ؟

معترض هیں مجهپه میرے مہربانان قدیم * جرم یه هے : میں نے کیوں چهوڑا وہ آئین کہن ؟
میں نے کیوں لکھے مضامین سیاست پے به پے ؟ * کیوں نه کي تقلید طرز رهنمایان زمن ؟
کانگرس سے مجهکو اظہار براءت کیوں نہیں ؟ * کیوں حقوق ملک میں هوں هندؤں کا هم سخن ؟

* * *

خیر میں تو شامت اعمال سے جو هوں سو هوں * آپ تو فرمایئے کیوں آپ نے بدلا چلن ؟
آپ نے شمله میں جاکر کي تهي جو کچهه گفتگو * ما حصل اسکا فقط یه تها پس از تمہید فن :
" سعي بازو سے ملیں جب هندؤں کو کچهه حقوق * اس میں کچهه حصه ملے هم کو بهي بهر پنجتن
یعنے جاکر شیر جب جنگل سے کر لائے شکار * لومڑي پہنچے که کچهه مجهکو بهي اے سرکار من ! "

* * *

لیکن اب تو آپ کي بهي کهلتي جاتي هے زبان * آپ بهي اب تو اڑاتے هیں وهي طرز سخن
اب تو مسلم لیگ کو بهي خواب آتے هیں نظر * اب تو هے کچهه اور طرز نغمهٔ مرغ چمن
" ملک در اپني حکومت " چاهتے هیں آپ بهي * تها یهي تو منتہای فکر یاران وطن ؟
آپ نے بهي اب تو نصب العین رکها هے وهي * کانگرس کا ابتدا سے هے جو موضوع سخن
آپ بهي تو جادۂ (سید) سے اب هیں منحرف * اب تو اوراق وفا پر آپ کے بهي هے شکن !

* * *

جب یه حالت هے تو پهر هم پر هے کیوں خشم و عتاب ؟ * " منکر مے بودن و همرنگ مستان زیستن " ؟ ؟

فکاهات

مسجد کانپور کا وفد اور سر جیمس مستن کا جواب

کردم و شد !

حضرت لاٹ (۱) بفرمود که " فرمان فرمائے * نیست ممکن که دگر بگذرد از گفتهٔ خود "
صدر اعظم به سوئے قسمت بدنه سر ؟ * نگهے کرد و بفرمود که " من کردم و شد "

شیر برطانیه اور گربهٔ حریت

جناب لاٹ (۱) از فرمودۂ خود بر نمیگردد * که تمکین حکومت را سیاست بیشتر باید
ولے در قسمت بنگاله این اندیشه مي بایست * که " گربه کشتن اول روز مي باید اگر باید "

(۱) یعني هز انر سر جیمس مستن

(شبلي نعماني)

کیمداری کرکے ایک " صنم خاکی " بنایا ' جس سے صداے باطل پرستی اٹھتی تھی ' اور پھر کہا :

هــذا الهکــم و الہ مـــوسی (۲۰ - ۹۰)

دیکھو ' تمہارا اور موسی کا خدا یہ ہے !

اس دور فرعونیت و سامریت ھدی کے ھارون نے سمجھایا -

یاقوم ! انما فتنتم بہ ' وان ربکم الرحمان ' فاتبعوني واطیعـــوا امـــری (۲۰ - ۹۲)

لوگو ! تم فتنہ میں مبتلا ہوگئے ہو ' تمہارا خدا تو رہی رحمت والا خدا ہے ' میرے پیچھے چلو ' اور میری بات مانو !

لیکن " فرعون " سے ڈرنے والوں ' " سامری " کے پیرو کاروں ' اور " صنم خاکی " کے پرستاروں نے جواب دیا :

لن نبـــرح علیه عاکفین (۲۰ - ۹۳)

ہم تو کبھی اس خداے مجسم کو نہیں چھوڑینگے !!

جب بنی اسرائیل آگے بڑھے اور خدانے اونکو " نور علم و ھدایت " سے سرفراز کیا ' اور خود انہوں نے " گذشتہ " پر ندامت ظاہر کی تو اس عہد کے موسی صفت انسانوں نے کہا :

یقوم اذکروا نعمة اللــه علیکم اذ جعل فیکم ملوکا و آتاکم ما لم یوت احدا من العالمین - یقـــوم ادخلوا الارض المقدسه التي کتب الله لکم ' ولاترتدوا علي ادبارکـــم فتنقلبوا خسرین (۵ : ۲۴)

لوگو ! خدا کی نعمتوں کو یاد کرو ! اوسنے تمکو حکومتیں دیں اور شہنشاہیاں بخشیں ' اور پھر تمکو ایمان کی وہ قوت دی ہے جو دنیا میں کسی کو نہیں دی ' لوگو ! آؤ ' اوس ارض مقدس میں داخل ہوں جسکو خدانے تمہارے حصہ میں لکھا ' پیٹھ نہ پھیرو ورنہ خسران و نقصان اٹھاؤگے -

جو لوگ کہ " فرعون " کی جاہ و حشمت سے مرعوب اور " عمالقہ " کی قوت و استیلا سے دہشت زدہ تھے ' وہ بولے :

یا موسی ان فیهـا قومـا جبارین ' و انا لن ندخلها حتی یخرجوا منها ' فان یخرجوا منها ' فانا داخلون (۵ - ۲۵)

اے موسی اوس سرزمین پر آج ایک جابر و قاہر قوم قابض ہے ' جب تک وہ خود اوسکو چھوڑ کر نہ نکل جائے ہم تو اوس سرزمین میں قدم نہ رکھینگے

ان " اسرائیلیوں " کی نادانی کتنی عجیب اور انکی نا حقیقت شناسی کتنی درد انگیز ہے جو ایک " جابر و قہار قوم " کی سطوت و قہر سے خوفزدہ ہوئے ؟ اور پھر عجیب تر اور درد انگیز تر یہ کہ اوسنے کہا : " ہم ارض مقدس میں اوسوقت داخل ہونگے جب دشمن خود اسکو ہمارے لیے خالی کردینگے "

نادانو ! غور کرو ! یہ " قاہر و جابر قوم " خود " ارض مقدس " میں کسطرح داخل ہوئی ؟ کیا انکے دشمنوں نے شہر انکے لیے خود خالی کردیا ' جیسا کہ تم انسے امید رکھتے ہو ؟ یا خود اوسنے اون سے خالی کرلیا ' جیسا کہ درحقیقت ہوا ؟

ادخلوا علیهم الباب فاذا دخلتموه فانکم غالبون وعلی الله فتوکلوا ان کنتـــم مومنین (۵ : ۲۶)

چلو ' شہر کے دروازے میں داخل ہوجاؤ ' اور جب تم اوس دروازے میں داخل ہوجاؤگے تو تم ہی فتحمند و غالب رہوگے - مادی قوت و ساز و سامان کی پروا نکرو - خدا پر بھروسہ رکھو ' اگر تم میں ذرا بھی ایمان ہے -

" اسرائیلی " جو اپنے سینوں میں خوف زدہ قلوب رکھتے تھے ' اور قلوب میں قنوط و یاس کے سبب سے شرک و کفر کی سیاہی و ظلمت تھی ' ڈرتے کہ " قوم جبار " جو اون سے ظاہری ساز و سامان میں زیادہ ہے انکو پامال نہ کردے - اونھوں نے صاف کہا :

انا لن ندخلها ابداً ' ما داموا فیهـــا ' فاذهب انت و ربك فقاتلا ' انـــا ههنـــا قاعدون (۵ - ۲۷)

ہم ہرگز ہرگز اوسوقت تک اوس پر قبضہ کرنے نجائینگے ' جب تک کہ یہ قوت والی قوم وہاں موجود ہے ' تم جو کہہ رہے ہو اور تمہارا خدا جو حکم دے رہا ہے ' بس یہی دونوں لڑنے کیلیے جائیں ' ہم تو بس یہاں بیٹھے ہیں -

لیکن اے یہود کی زندگی جینے والو ! جب اوس " ارض مقدس " کو ' جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے ' اور جسے ابراہیم و اسماعیل و اسحاق سے خدانے تمہارے باپ دادوں کو دیا تھا - اس " قہار جبار قوم " نے پامال کردیا ہے ' اور تمہاری وراثت تم سے چھین لی ہے ' تو اب کس پامالی سے ڈرتے ہو ؟ اور اب کون سی وراثت باقی رہگئی ہے ' جس کے مالک بننے کی امید کرتے ہو ؟

اس عہد کے موسی نے یہہ کہا ' پر اونکا دل نرم نہوا اور نہ " ارض مقدس " پر اپنی جانوں کی قربانیاں چڑھانی گوارا کی کہ اونکے گناہوں کا کفارہ ہوتی ' بلکہ اونہوں نے اسکو جھٹلایا کہ " خدا جباروں سے لڑنے کا حکم دیتا ہے " - یہہ دیکھکر صالحین و مومنین نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاے :

رب اني لا املـک الا نفسي و اخي فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین (۵ - ۲۸)

خدایا ! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی اور پر زور نہیں رکھتا ' ان گنہگاروں میں اور ہم میں تفریق کردے -

خداے سنا اور مومنین و فاسقین میں امتیاز کیا ' اور وہ اکبر اپنے مخلصین کو بھی بخشا ' جس سے اونہوں نے اون فاسقین کو پہچانا ' جنھوں نے اپنے پکارنے والوں کی آواز نہیں سنی تھی - خدا کا کلام اون تک پہونچا لیکن اونہوں نے صاف کہا : " سمعنا و عصینا (۲ - ۸۷) " ہم سنتے ہیں اور نہیں مانتے ! " و اشربوا في قلوبهم العجل بکفرهم (۲ - ۸۷) " اوس صنم نقرئی و طلائی کی محبت اونکے کفر کے سبب اونکی رگ رگ میں سما گئی -

تب خدا کا غضب اس قوم پر بھڑکا ' اور اوسنے کہا :

فانهـا محـرمـة علیهـم اربعـین سنـة ' یتیهون في الارض فـلا تاس علي القـوم الفـاسـقـین (۵ - ۲۶)

اوس " ارض مقدس " میں داخل ہونا اب چالیس برس تک تمہارے لیے حرام کردیا گیا - سرگرداں و پریشاں ملک میں پھرتے رہو ! اے موسی ! ان گنہگاروں کا تم کچھ غم نہ کھاؤ -

لیکن اے خدا ! جن پر چالیس برس تک تیرا غضب بھڑکا وہ اپنی سزا کو پہونچ چکے ' اور اب وہ اپنی " چہل سالہ گمراہی " کے بعد تیری طرف جھکے ہیں ' اور جیسا تونے حکم دیا تھا ' ادخلوا الباب سجدا (۲ - ۵۵)

ارض مقدس کے دروازے میں خدا کے سامنے جھکتے ہوئے داخل ہو جاؤ

اب وہ صداقت و حریت کے اس دروازے میں داخل ہونے جاتے ہیں تاکہ " ارض مقدس " کو " جباروں " کی نجاست سے پاک کریں ' اور جیسا کہ تونے کہنے کیلیے کہا تھا :

حطـــة (۲ - ۵۵) خدایا ! ہمارے گناہ جھاڑ دے -

اب وہ کہتے ہیں کہ " ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا " پس اپنا وہ وعدہ پورا کر ' جو تونے کیا تھا کہ :

نغفر لکم خطایاکم و سنزید المحسنین (۲ - ۵۵)

ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور نیکوں کے مراتب و مدارج بڑھا دینگے

مباحثه اسکا نفاذ هو - اگر ممکن هو تو یه اخبار مفت تقسیم کیا جائے ورنه قیمت اتني کم رکھي جائے که غریب سے غریب شخص کو بھي اس کي خریداري گراں نه گذرے اور کوئي تکلیف نه هو - ایڈیٹر ایسا شخص منتخب هو جو سہل ترین عبارت میں بڑے بڑے نکتے لکھه سکے اور سمجھا سکے - نہایت ضروري ہے که هر مسلمان اس هنگامۂ رستخیز میں ایک باقاعده سپاهي بنجائے -

اردوے معلی علیگڈه کي ضمانت کا آج کل چنده هورها هے - مناسب هے که وهي اس صورت میں تبدیل کر دیا جائے ' اور اردوے معلی ابکے جاري هو تو جمہور مسلمانان هند کا آرگن هو - مشہور پولٹیکل مجاهد سید فضل الحسن حسرت موهاني اردو علم ادب میں جو دست گاه رکھتے هیں ' پڑھے لکھے حضرات اس سے نا آشنا نہیں - الهلال کے اکثر مضامین به سبب اسکي بلاغت اور عالمانه انداز کے اکثر ایسے ادمیوں کے سمجھنے سے ره جاتے هیں جنمیں بے شبه کام کرنے کي قابلیت هم سے زیاده هے اور جو توپ کے سامنے اس سے زیاده اچھي طرح جانے کے لیے طیار هیں ' جیسے که هم کسي بغایت نظر فریب و دل آویز تماشه کي طرف !

الهلال کے مضامین شروع سے آخر تک دیکھنے کے بعد یه یقین هوگیا هے که مولانا جو کچھه کررهے هیں اس سے صرف مسلمانونکي فلاح و بہبودي اور تجدید حیات ملي هي مقصود هے - نظر برین کون شخص اسکي مخالفت کرسکتا هے که مولانا کو جس تجویز کیلیے اسقدر اهتمام مد نظر هے ' وه مسلمانونکے لیے انتہا سے زیاده مفید هوگي ؟ هاں مولانا تو سب کچھه کرتے هیں مگر سوال یه هے اس ملت پرستانه سرفروشي میں هماري طرف سے بھي جاں بازي کا کوئي ثبوت بہم پہونچ سکتا هے یا نہیں ؟ هم بھي کچھه کرسکتے هیں یا نہیں ! محض الهلال کي صداقت شعاري ' راست بیاني ' انشا پردازي ' جرأت و ازادي ' علم و کمال ' اور لکھائي چھپائي کي تعریف کرنے سے نه تو ابتک کچھه هوا هے اور نه آئنده هونے کي امید هے - اب اسلامي حمیت میں داغ لگانے کا موقع نہیں - جلد سے جلد مولانا کي اس اسکیم " حزب الله " کے خیر مقدم کیلیے مستعد هوجانا چاهیے جسکا متوقع بار بار مولانا اس شرط پر بنا چکے هیں که لوگ بتوجه سننے کا اقرار کریں اور قبل اسکے که مولانا وه حدیث جان پرور سنائیں ' مسلمان اپنے اشتیاق کي روداد مولانا کو سنا دیں -

واعتصموا بالله ' هو مولاکم ' فنعم المولے و نعم النصیر -

الهلال کی ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگاله ' گجراتي ' اور مرهٹي [illegible] رسالوں میں الهلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

ترجمه اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمانان هند کا ایک ورق

شہداء کانپور اعلی الله مقامہم !

اعلان

لسان العصر

ایک مشہور اردو ادبي رساله هے ' جسمیں علمي ' اخلاقي ' تاریخي ' تمدني ' مجلسي ' صنعتي ' تجارتي ' اقتصادي ' اور سائنٹیفک مضامین ملک کے برگزیده اور مستند اهل قلم حضرات کے شائع هوا کرتے هیں - سالانه قیمت ۳ - روپیه هے - آجکي تاریخ سے جو حضرات اسکو خرید فرمائیں گے ' انکی قیمت میں سے موازي ۸ - آنه في خریدار سرمایه مصیبت زدگان کانپور میں داخل کردیا جائیگا -

المشتہر

سید وصي بلگرامي ایڈیٹر " لسان العصر " کواتھه ضلع آره براه ڈومراؤں

ایک ابلیسانه مکر و تلبیس !

ایک مکار ' جو اپنے تئیں ایڈیٹر الهلال ظاهر کرتا هے

[از جناب مولوي محمد یسین صاحب مدرس مدرسه اورنگ آباد ضلع گیا]

ایک امر قابل دریافت یه هے که ۹ - ستمبر کو بعد ظہر ایک شخص مولویانه لباس میں جنکے ترکي ٹوپي میں اور شیرواني میں سینے کے اوپر کاغذ کا هلالي نشان بنا هوا تھا ' ۲۳ - یا ۲۴ - برس کي عمر کے کوته قد ' خفیف اللحم مولا رنگ ' یہاں (اورنگ آباد) کے جامع مسجد میں پہونچے اور اپنا نام کشف الدجي اور وطن کونت کانپور بتائي اور آنیکا منشا محض کانپوري شہدا کے یتیم بچوں اور بیواؤں کي امداد اور اخراجات پیروي مقدمه کے لیے چندے کي تحریک بیان کي - چنانچه تقریر میں مچھلي بازار کي مسجد کے مختصر واقعات اور اپنے دو خاله زاد بھائیوں کے شہید هو جانیکي کیفیت بیان کي اور اپنے کو انجمن خدام کعبه کا ممبر اور کانپور فنڈ کا آنریري سکریٹري بیان کیا - یہاں جو کچھه چنده هوا اسکے حوالے کیا گیا - جمعه کو (۱۲ ستمبر) وه یہاں سے باره میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں ' جسکا نام کھریالواں هے ' جا کے ٹھہرے اور اپنا نام ابوالکلام آزاد ایڈیٹر الهلال بتایا - چونکه اسکے قول کا اعتبار نه کیا گیا ' اسلیے کھریالواں میں جو ۶۹ - روپیه چھه آنے چنده کے جمع هوے تھے ' وه بذریعه ڈاک آپ کے دفتر الهلال میں ارسال کیے جاتے هیں - مسلمانان اورنگ آباد نے جب ان سے اپنے نام کے تغیر کي وجه دریافت کي تو انہوں نے کہا که میرا نام کشف الدجي اور کنیت ابوالکلام اور تخلص آزاد هے - میں نے مصلحتاً اپنا نام مخفي کررکھا تھا - لہذا التماس هے که مہرباني فرماکر یه تحریر فرمائیں که آپ ۸ - ستمبر سے ۱۵ - ستمبر تک دفتر

مراسلات

حزب اللہ

قابل توجہ جمیع اخوان ملت

ز سرسقا راں دین قویم

[از جناب خواجہ حسن صاحب]

الہلال کي گذشتہ اشاعتوں میں مسئلۂ تلاش مقصود پر کافي روشني ڈالي گئي ہے جو لاریب اسوقت مسلمانوں کا اہم ترین فرض ہے - یہ جوش جو قدرۃ پیدا ہوگیا ہے ' بیجا نہ صرف ہوجائے - مولانا (یعني اڈیٹر الہلال) تحریر فرماتے ہیں کہ میںنے مختلف اسکیمیں لکھنے اور چاک کرنے کے بعد راہ مقصود کا راستہ پالیا ہے ' جس پر چلنے سے مسلمان یقیني شاہد مقصود سے ہمکنار ہوسکینگے - الہلال میں اب تک جو کچھہ لکھا گیا ' وہ اس اہم ترین ارادہ کے کتاب کي تمہید تھي - اس بارہ میں مولانا نے پیش خود جو تفکر کیا ہے ' اسکے اظہار کا شاید یہ طریقہ رکھا ہے کہ پہلے مسلمانوں کا شوق اور انکي صلاحیت دریافت کرلیں' پھر اسي مناسبت سے بتدریج اس ترقي و تنزل کے راز کو آشکارا کرتے رہیں - اس سے ضمناً ایک مقصود یہ بھي ہوسکتا ہے کہ مولانا کو اپنا اعتبار معلوم کرنا ہے کہ مسلمانوں کے دلمیں انکي جا نکاہیوں کا کہانتک اثر ہوا ہے ؟ اس سے یہ بھي ظاہر ہوجائیگا کہ في الحال مسلمانوں میں کام کرنے کي کہانتک قابلیت ہے' اور جو تحریک شروع کیجانے والي ہے وہ قبل از وقت تو نہیں ؟

جنگ طرابلس ایک مبارک جنگ تھي ' جسنے مسلمانوں کے مردہ مجسمہ میں ازسرنو روح حیات پھونکدي ' اور واقعي ایک حیرت انگیز ولولہ [illegible] کا پیدا کردیا ہے کہ مسلمان اپنے زندگي کا ثبوت دینے کیلیے (مدتوں کے بعد) مستعد و آمادہ نظر آرہے ہیں - اللہم زد فزد - اس احساس کو قائم رکھنے میں دیگر مصائب و آلام نے بھي بہت مدد دي - مثلاً مظالم بلقان - صلح کانفرنس لندن - واقعہ مسجد کانپور وغیرہم - جہاں یہ سب کچھہ ہے ' شہر خموشان اسلام میں زندگي کي چہل پہل شروع ہوگئي ہے اور ماتم خانوں میں ماتم رفتگاں کے ساتھہ ساتھہ بیماروں کے علاج معالجہ کي بھي فکر دورش بدوش ہے ' وہاں مصیبت یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسي پر بھروسہ نہیں رہا ' اور ایک عالمگیر بد[illegible] تفاني پھیل گئي ہے - آخر اعتبار کب تک اور کہاں تک ؟ اسکي حد بھي ہے ؟ اس زمانہ میں جبکہ تہذیب و آزادي [illegible] مسلا دھار بارش ہو رہي تھي' اور اکناف عالم میں ہر طرف [illegible] و ترقي کي طوفان آفریں آندھیاں بڑے زور شور سے چل رہي تھیں' اور جبکہ ہر بوالہوس کا شعار حسن پرستي تھا : دنیا کي وحشي سے وحشي اور ذلیل سے ذلیل قوموں نے میدان ترقي و تہذیب میں گوئے سبقت لیجانا چاہا اور بالآخر لیگئیں -

مسلمانوں نے بھي اپنے تئیں پیش کیا ' مگر اپني قوت بازو پر نہیں - اپنے جاہ پسند ' نمائشي ' مفسد لیڈرونکي قوت پر - سواري سامنے طیار تھي - مسلمانوں نے لیڈروں کے سہارے اس پر چڑھنا چاہا ' حالانکہ اگر چاہتے تو خود سوار ہوسکتے تھے - پھر لیڈروں نے کیا کیا ؟ بجائے اسکے کہ انکا ہاتھہ پکڑ کے سوار کرا دیتے ' انکو ظالمانہ و بے رحمانہ ایک دھکا دیدیا ' جس سے وہ گرے اور گرنے کے ساتھہ ہي قعر مذلت کي اس فضاے تیر و تار میں پہونچگئے' جہاں سے اب چالیس برس کے بعد نکلنا بھي چاہتے ہیں تو نہیں نکل سکتے خوف ہے کہ کہیں پھر اس سے زیادہ زور کے ساتھہ نہ دھکیل دیے جائیں - کچھہ مظلوموںکي اعانت کرنے والے ہاتھہ ہیں' اور کچھہ خوش قسمت ایسے بھي ہیں جنکے دلونمیں درد ملت ہے' مگر ہجوم یاس اور شدت بے اعتباري کا برا ہو' جس نے قوت تمیز و فیصلہ کے استیصال میں کوئي کسر اٹھا نہ رکھي ' اور اس لیے اس جنبش میں ایک ناگوار سا سکون پیدا ہوگیا ہے - اس خلاف امید اور ناگہاني چوٹ سے مسلمانوں کے ہاتھہ پاؤں میں اتني سکت ہي باقي نہ رہي کہ وہ اکبارگي اپنے بل پر کھڑے ہوسکیں - لامحالہ کسیکا ہاتھہ پکڑ کر چلینگے - گذشتہ لیڈروں نے مسلمانوں کے یقین و اعتماد کو اگر متزلزل کر دیا تھا تو موجودہ مصلحان قوم کي سیماب وشي نے رہي سہي اس بھي توڑ دي - ندوہ کا واقعہ اسیر شاہد ہے - کون کہہ سکتا تھا کہ علامہ شبلي جیسے سخت کریکٹر کے آدمي مضمون جہاد کے بارے میں ایسي غلطي کرینگے ؟

ہم نہایت آرزو مند ہیں کہ علامۂ موصوف ان تمام اعتراضات کو جو اخبارات میں شائع ہوئے ہیں' دیکھتے' اور تمام الزامات سے اپني پوري بریت کر دیتے - ہم دن کورات مان لینے کے لیے طیار ہیں مگر اس قحط الرجال میں ایک ایسے فرد فرید بزرگ قوم کو ہاتھہ سے کھوتے ہوے ہمارا دل دکھتا ہے - یہ ایک علحدہ مستقل مبحث ہے جسپر آیندہ کبھي خیالات کا اظہار کیا جائیگا - یہاں زیادہ موقع نہیں -

مولانا (یعني اڈیٹر الہلال) نہایت متفکر ہیں کہ انکو کام کرنے والے نہیں ملتے (مگر خدا کا شکر ہے کہ اس سے انکے پائے ثبات کو ذرا بھي لغزش نہ ہوئي اور آنکا دست حق نما برابر روز افزوں تیزي کے ساتھہ مصروف رہے) میں سر بگریباں ہوں کہ کام لینے والے کہاں ہیں ؟ حالت یہ ہے کہ کسي ایک تحریک پر بھي دو رائیں متفق نہیں ہوتیں - ضرورت اسکي ہے کہ تمام چھوٹے بڑے موتي ایک ہي رشتہ میں پروے جائیں - اسوقت اس ہارکي قیمت [illegible] جچیگي -

پس جنکے دلوں میں اسلام کا درد ہے اور جنکے دماغ کوئي مفید بات سونچ سکتے ہیں ' ان کو چاہیے کہ وہ سب ایک جگہ باقاعدہ جمع ہوکر مبادلہ خیالات کے بعد اس کام کو سب سے پہلے شروع کریں' جسکي ضرورت سب سے زیادہ ہو - ورنہ اس ہماہمي اور محشرستان تجاویز میں کسي ایک تحریک کا کامیاب ہونا معلوم -

اس متفقہ پالیسي کا ایک آرگن بھي ہو جسمیں ہر شروع ہونے والي تحریک مع اپنے فوائد و مضار کے درج ہواکرے جسپر تمام اسلامي اخبارات ناقدانہ نظر ڈالیں اور پھر بعد اظہار راے و بحث

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته - آج مبلغ آتهه روپے ارسال خدمت شريف هيں - ان كو به سلسله اعانۂ امداد شهداء كانپور جمع فرما ليجيے - يه روپے اپنے احباب كے حلقه سے جمع كركے ارسال كيے هيں جن كي تفصيل حسب ذيل بغرض اشاعت ارسال هے - كيا عرض كيا جاے ؟ زمانه نازك' ايام استبداد' اور مصائب مسلمين كا نصف النهار! مسلمانوں كے اعمال و افعال ناگفته به - قلب مضطر هے ليكن بے اختياري هے - واقعه كانپور ايسا واقعه هے كه اسكے لئے اگر جان سے بهي دريغ نه هو تو بجا هے مگر صد حسرت هے هم پر كه پيسه سے بهي دريغ هے !! اسكے بهي وجوه قوي هيں - محسوس كرنے والے مسلمان نهايت نازك حالت ميں هيں -

مرا درديست اندر دل اگر گويم زباں سوزد

اپنے طرف سے هر وقت طبيعت پريشان رهتي هے كه حق گوئي كا وقت نهيں - الله تعالے سے دعا هے كه وه اپنے فضل و كرم سے آپ اور آپ كے برگزيده اخبار كو' اور آپ كے ايسے صاحب قلب و دماغ اور صحيح الايمان مسلمانوں كو جمله آفات و مصائب اور دستبرد استبداد سے محفوظ ركهے - آمين ثم آمين -

الهلال

افوض امري الى الله' ان الله بصير بالعباد !

جناب سيد مهدي حسن صاحب معتمد انجمن دي مسلم فرندس هزاري باغ

بطل العظيم - مصلح قوم' حضرت مولانا' غالباً آپكو ياد هوگا كه انجمن دي مسلم فرندس هزاري باغ نے پهلي قسط مبلغ ۴۳ - روپيه كي براے شهداء و مجروحين واقعه كانپور بهيجي تهي جسكي رسيد آگئي تهي اور اسكے ساتهه ايك مضمون بهي بحيثيت معتمد بهيجا تها جو اميد هے كه آپكي مهرباني سے الهلال ميں چهپ جائيگا -

اب ليف دوسري قسط مبلغ ۵۰ - كي ارسال خدمت هے - اسميں دو چندے خاص طور پر قابل تذكره هيں -

اعانۂ عامه ۲۰ روپيه
مدو سردار (ايك مخير مسلمان) ۲۵ روپيه
(ايك طالبعلم) ۵ روپيه

هم برابر جاري هے - آپكے خط نے ايك نئي روح انجمن كے تن ميں پهونك دي هے !

(از جناب محمد قطب الدين صاحب - حيدرآباد دكن)

اخبارات كے مطالعه سے كانپور كے دلخراش حالات معلوم هوے - رهنمايان قوم جيسے عاليجناب مستر مظهر الحق وغيره' جو اسوقت مظلومين كانپور كي اعانت ميں همه تن مصروف هيں اور جو اپني بے بها خدمات سے قوم كو ممنون كر رهے هيں' عالم اسلامي كيليے قابل شكر هيں' اور ايسے هي همدردان اسلام سے پهر بهي اسلام كا كچهه نام و نشان باقي هے - ورنه آجكل كا زمانه تو مسلماني ... مسلمانان درگور كا مصداق هے - ميں ايك بے بضاعت طالبعلم هوں اور تحصيل سدهي پته كا ۱۲ - روپيه ۱۴ - انه پر جو مجهه سے جو كچهه هوا وه روپيه اپ كيخدمت ميں نهايت خوشي سے اعانت مقدمه كانپور كيليے روانه كيا گيا هے - دكن كے اصحاب استطاعت ذره سي توجه بهي كرتے تو بهت كچهه هم هوسكتا' ليكن افسوس هے كه اس ملك ميں مذهبي احساس بهت كم هے -

مجهے اپ كي نوازش سے كامل بهروسه هے كه ميرے اس معروضه كو اخبار كے كسي گوشه ميں جگه ديكر سرفراز فرمائنگے -

فهرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس كانپور

(۳)

روپيه آنه پائي

از بعض ملازمان دفتر الهلال — ۱۰ • •

بذريعه محمد افضل صاحب - وردي ميجر
موضع احمدون - كچهه — ۵۱ ۱۲ •

(به تفصيل ذيل)

محمد افضل صاحب ۵ روپيه - محمد فيروز خاں ۱ روپيه - محمد اكرم خاں ۱ روپيه - مير جان ۱ روپيه - ملا عبد النعيم ۱ روپيه - سيد ۱ روپيه صيف الدين ۱ روپيه - بوستان ۱۲ - آنه - ملا عباس ۱ روپيه - تاج مير ۸ آنه - خان محمد ۱ روپيه - نور گل ۴ آنه - خشنگ ۲ آنه عبد الخالق ۴ آنه - زينه خان ۷ آنه - ملا سيد احمد ۵ آنه متفرق ۴ آنه گل محمد ۸ آنه - الهداد ۸ آنه خانطمع ۸ آنه - وزير ۸ آنه اميد ۸ آنه ملك شاه محمد ۱ روپيه - باقي دار ۸ آنه غازي ۸ آنه - گلاب ۴ آنه الله ركها ۴ آنه - صديق ۴ آنه - فضل الهي ۴ آنه - محمد نور ۱ روپيه - كالو جان ۱ روپيه عبد الصمد صاحب ۸ آنه - مير فضل ۴ آنه بهتيد ر صاحب ۸ آنه الف صاحب ۸ آنه شيخ رقم شاه ۱ روپيه عبد العزيز ۴ آنه - محمد يوسف ۴ آنه عبد الكبير ۴ آنه عبد الخوشحال ۴ آنه ميرحسن ۴ آنه - ابوجان ۴ - آنه - نواب كاكا ۴ آنه تاج محمد ۸ آنه بهاء الدين ۸ آنه - عبد السلام ۴ انه خيرو صاحب ۴ انه - ملا يوسف صاحب ملا عبد الخالق صاحب ۱ روپيه - ابوبكر ۴ انه - كرنگ ۴ انه مقام ۴ آنه بنگل ۴ آنه قلندر ۴ دلاسا ۴ آنه - الرم ۴ آنه محمد امين ۴ آنه خداداد ۸ آنه فتم صاحب زعفران ۴ آنه - نعمت ۴ آنه عبد الشكور ۸ آنه حاجي رحمت ۴ انه بلند ۴ انه صالم محمد ۴ آنه محمد گل ۴ - آنه عثمان غنى ۸ آنه - عبدالقدوس ۳ آنه محمد شريف ۴ آنه محمد صاحب ۱ روپيه بابو صاحب ۱ روپيه ملك اكرم صاحب ۱ - روپيه شير محمد ۱ آنه - بدايت ۴ آنه ملتان ۴ آنه محمد شريف ۴ آنه - پير محمد ۴ آنه - عبد العزيز ۴ آنه عبد الله ۸ آنه ملا عبد القدوس صاحب ۱ روپيه ملا امير صاحب ۱ روپيه علي جمعه ۳ روپيه سلطان محمد صاحب ۲ روپيه روغن ... روپيه عليم صاحب ۱ روپيه -

بذريعه حافظ چراغ الدين صاحب قريشي -
امام مسجد ترپپ اتك — ۲۱ ۱۱ •

بذريعه جناب غوث محي الدين حسن صاحب -
حيدر آباد دكن — ۹۶ • •

(به تفصيل ذيل)

مولوي سيد معظم علي صاحب وكيل ۳۰ روپيه - مولوي ابراهيم عليصاحب صدر نشين ... روپيه - مولوي عبد الكريم خانصاحب معظم مال - مرزا احمد حسين بيگ صاحب ۱ روپيه - سيد قاسم صاحب صيغه دار ۱ روپيه - مولوي محمد طاهر صاحب ۱ روپيه - مير تصدق حسين صاحب امير عليبگ صاحب مال - غلام محمد صاحب عرف پيارو مياں ۴ روپيه - عبد الحق صاحب ۱ روپيه - سليمان داود خانصاحب ۱ روپيه - سيد تبارك عليصاحب ۱ روپيه - مولوي محي الدين عليصاحب ۱ روپيه - مير اوصاف عليصاحب ۵ روپيه - شيخ ديدار صاحب ۱ روپيه - علاوالدين صاحب ۱ روپيه - عبد الحي صاحب ۱ روپيه نعمت خاں صاحب ۱ روپيه - شيخ باقر صاحب جمعدار مال - مولوي برهان الدين صاحب وكيل ۵ روپيه - غضنفر علي صاحب ۵ روپيه -

الہلال چھوڑ کر کہیں تشریف لیگئے تھے یا نہیں ؟ بہتر ہو کہ آپ اپنا فوٹو شائع فرما کر کثیر التعداد مسلمانوں کو جعلسازوں کی عیاری سے بچنے کا موقع عنایت فرمائیں -

(الہلال)

آپ کو چاہیے تھا کہ آپ فوراً اسے پولیس کے حوالے کرتے وہ کوئی سخت مکار و ابلیس معلوم ہوتا ہے -

گیا اور " مسجد کانپور "

ایک ناچیز رقم ۹ - روپیہ کی یہانکے مسلمانوں سے وصول کرکے مرسل خدمت ہے - یہ جگہ ایک مختصر سا دھات ہے - مگر خاص شہر گیا کی حالت سنیے - وہاں دینے والے بہت ہیں مگر افسوس کہ مانگنے والوں اور لیکر بھیجنے والوں کی تعداد شاذ ہے - یونیورسٹی کیلئے اسی گیا سے سولہ سترہ ہزار روپیہ گیا اور بمقابلہ اوسکے جامع مسجد میں باوجود تحریک کرنے کے ' صرف پچاس روپیہ کے قریب عید کے دن وصول ہوے ! اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ چند خائنان ملت (جو خواہ مخواہ کے اپنے منہ آپ ہی لیڈر بنے پھرتے ہیں) لوگوں کو کسی قسم کی تقریر یا جلسہ کرانیسے روکتے ہیں اور طرح طرح کے بیہودہ اعتراضات اور مہمل باتوں سے ڈراتے ہیں - ۳ - شوال کو جامع مسجد میں ایڈریانوپل کے دوبارہ فتح کی خوشی میں میلاد شریف اور چراغاں ہوا - سنا جاتا ہے کہ تازہ سو روپیہ کا بیجا صرف اس ماتم کے زمانہ میں خوشی منانے میں کیا گیا - لوگونکا خیال تھا کہ مظلومان کانپور کیلئے چندہ کی تحریک ہوگی - چنانچہ بہتیرے لوگ روپیہ لیکر اور مستعد ہوکر گئے تھے کہ دینگے - مگر افسوس کہ نہایت مہمل طریقہ سے ایک آنریبل صاحب نے تقریر کی اور انکے بعد پیش امام وفاداری ' وفاداری ! کا راگ گاتے رہے - ڈرتے ڈرتے کچھہ واقعات بیان کیے (یعنی متولی مسجد کانپور مع جوتا پہنے چلے گئے وغیرہ وغیرہ) جسے لوگ سنکر اور برفروختہ ہوکر چلے آے -

بعض ایسے ہاتھوں سے چندہ کیا جا رہا تھا جن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں - اسقدر مجمع میں صرف تیس روپیہ کی رقم وصول ہوئی ! انہی آنریبل صاحب نے آجتک قوم کو نو ہزار روپیہ چندہ جنگ بلقان کا حساب نہیں دیا ہے - آپ اس بارہ میں اپنے اخبار میں بازپرس کیجئے - یہ آپکا قومی فرض ہے (ایک خیر خواہ قوم)

(اہلیہ شیخ فرید حسین صاحب قریشی از ملتان بقلم خود)

آپکا الہلال جسکی رویت بدر کامل کی صورت میں مہینہ میں چار بار نشئہ ما پیار اپنی نورانی العلامت قوت کا ثبوت دیتی ہے ' اور جس کے انوار معنی سے ہر مسلم کا تاریک قلب اسب ضیا کرکے نور ایمان حاصل کرتا ہے خوش قسمتی سے میرے شوہر کے نام جاری ہے - اور ہر وقت میرے مطالعہ میں رہتا ہے - ۲۱ - ۱۷ - مئی کی اشاعت میں دربارہ اعانت مہاجرین آپکا فقید المثال ایثار دیکھہ کر نہایت متاثر ہوئی - ایک حقیر رقم مبلغ ۱۰ - روپیہ کی بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے -

(جناب غرت محی الدین حسین صاحب از حیدر آباد دکن)

مبلغ ۹۶ روپیہ " بقیہ اعانۂ پسماندگان شہداء و مجروحین و بیحرمتی مسجد کانپور " مرسل خدمت شریف ہیں - اس سے قبل ۲۵ - روپیہ روانہ کیا تھا - متعاقب انشاء اللہ اور رقم بھی پہنچتی جائے گی -

مسجد فتح پور سیکری

قابل توجہ جمیع جرائد اسلامیہ

ایک زمانہ تھا کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کے وقت میں مسجد و مزار فتحپور سیکری کی وہ قدر و منزلت تھی کہ بلا وضو کے کوئی اندر جا نہیں سکتا تھا - اس گئے گذرے زمانہ میں بھی مسجد و مزار حضرت شیخ سلیم چشتی کی زیارت کی غرض سے جو صاحب تشریف لاتے تھے ' بیرون دروازہ جوتا اوتار کر اندر زیارت کرنے جاتے تھے - یہ مزار و مسجد اوقاف میں داخل ہے - اسکے اہتمام کے لیے سجادہ نشین متولی ہیں ' اور انتظام کی نگرانی وغیرہ کے لیے مسلمان پبلک کے انتخاب سے تین ممبر مقرر ہوتے ہیں - لیکن کچھہ عرصے سے ایک عجیب کارروائی یہاں کے حکام نے یہ کی ہے کہ مزار اور مسجد کے دروازے پر حسب ذیل نوٹس لگا دیا ہے :-

" جو اشخاص حضرت شیخ سلیم چشتی کے مزار اور فتحپور سیکری کی مسجد میں جاویں ' چاہیے کہ ویسی ہی تعظیم کریں ' جیسی کہ اپنی متبرک عمارت میں جاتے وقت کرتے ہیں ' یعنی انگریز صاحبان اپنی ٹوپی ' اور ہندوستانی صاحبان اپنے جوتے اوتار لیا کریں - مگر مسجد کے احاطہ میں اور زمین مسجد اور مقبرہ کے باہر اس پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

دستخط - جی - آر - ڈ پیر - ای - سی - اس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

اس اعلان کا نتیجہ یہ ہے کہ مزار کے اندر تمام انگریز جوتا پہنے جاتے ہیں ' اور مسجد میں تو جوتا اور ٹوپی ' دونوں پہنے ہوے ! حضرات معارف اسلامی اخبارات اور پیشوایان ملت توجہ کریں یہ بہت سخت دینی بے حرمتی ہے -

(از جناب سید محمد صدر صاحب عالم گیلانی)

حادثہ کانپور کے بے جان کردینے والے واقعات اخبارات میں پڑھ کر دل پاش پاش ہوگیا - اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے اس زلت دن کی ذلت اور مصیبت کی زندگانی سے ہم جملہ مسلمانوں کو نجات دے - آمین - کل بعد نماز جمعہ مصیبت زدگان کے امدادی فنڈ کے لیے کوشش کی گئی - باوجودیکہ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے مگر پھر بھی جملہ حاضرین مجلس نے اخوت اسلامی کا ثبوت دیا - چنانچہ مبلغ ۳۲ - روپیہ ۱ - آنہ وصول ہوے - جو بذریعہ منی آرڈر معرفت حافظ چراغ الدین امام مسجد صاحب روانہ کیے گئے -

(جناب ارمان صاحب دریاوی از شاہجہانپور)

یہ فہرست اس چندے کی ہے جو عید الفطر کے دوسرے روز بریلی میں شاہ آباد محلہ سے اعانت ورثاء شہداء و مجروحین کانپور کے لیے وصول ہوا - موعودہ رقم کی مقدار تو زیادہ ہے مگر جو کچھہ وصول ہوگیا تھا ' وہ ۸۲ - روپیہ ڈھائی آنہ کی رقم ہے - بعد وضع موازی ۱۰ - آنہ فیس منی آرڈر ' و ۲ - پیسہ افافہ کے ' بقیہ ۸۱ روپیہ ٦ - آنہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں -

(فہرست بعد میں شائع کی جائیگی کہ بہت طویل ہے - آپ مطمئن رہیں - الہلال)

ذیابیطس

ناک مرض ھے اس کا جلد علاج کرو

ات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آنا ھو یا پیاس زیادہ لگتي
ائقه خراب رهتا هو - رات کو کم خوابي ستاتي هو - اعضاء شکني -
- ضعف مثانه هونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا
ي هو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا هو - سر میں درد اور طبیعت میں
هو - تمام بدن میں یبوست کا غلبه رهتا هو - هاتھه پاتوں میں
دن رهے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا هوجاے اور تھنڈے پاني کو
- معدہ میں جلن معلوم هو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا
اعضاے رئیسه کمزور هوجائیں - ....
.... تو سمجھه لوکه مرض ذیابیطس هے -
ے پیشاب میں شکر هوتي هے انکو مندرجهٔ بالا آثار یکے بعد دیگرے
هیں - ایسے لوگوں کا خاتمه علي العموم کار بنکل سے هوتا هے - دنبل
ابھي گردن میں پیدا هوتا هے - جب کسي کو کار بنکل هو تو اسکے
یں فوراً شکر هونے کا خیال کرلینا چاهیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں
ل لوگ مرچکے هیں -

ض کي تشریح اور ماهیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبه کے فعل
ه یه کچھه خرابي ضرور هوي هے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي
ادنه روز کي محنت هے بعض دفعه .... کثرت
ت هوا هے - صرف فرق یه هے که اس حالت میں پیشاب میں شکر
ي بلکه مثانه کے ریشه وغیرہ پاے جاتے هیں - کبھي ابتداے عمر میں
تا هے -

**ر آپ چاهتے هیں که راج پھوڑا کاربنکل نه نکلے تو علاج حفظ
یه هے که هماري** ان گولیوں کو کهاؤ - شیریني - چاول ترک کردو -
ستي کروگے تو پھر یه ردي درجه ذیابیطس میں اس وقت ظاهر
جسه تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے هیں - جو لوگ
بتدا کي پروا نهیں کرتے وه آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے هیں
لاج پھر نهیں هوسکتا - یه گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي هیں اور
س کمي قواء اور جمله امراض ردیه سے محفوظ رکھتي هیں -

**ابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید هوتا هے که بوجه
طوبات جسم خشک هوجاتا هے** - جس سے غذائیت کي ضرورت
ي هے - یه عرق چونکه زیادہ مقوي اور مولد خون هے اسلیے بہت سهارا
دوا اور دوا دونوں کا کام دیتا هے -

حب دافع ذیابیطس

یه اس خطرناک مرض کے دفعه کے لئے بارها تجربه هوچکي هیں اور
ص جو ایک گھنٹه میں کئي دفعه پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے
سے اچھے هوگئے هیں یه گولیاں صرف مرض کو هي دور نهیں کرتیں
کهانے سے گئي هوئي قوت باہ حاصل هوني هے - انکھوں کو طاقت دیتي
ا حافظه درست رکھتي هیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي هیں -
ل - ضعف مثانه - نظام عصبي کا بگاڑ - اسهال دیرینه یا پیچش یا بعد
فوراً دست آجاتے هوں یا درد شروع هوجاتا هو یا رات کو نیند نه آني
شکایت دور هوجاتے هیں -

قیمت في توله دس روپیه

محمد خاں - ٹالیٹر والئي ریاست خیرپور سندهه —— پیشاب کي
مجھے ایسا حیران کر دیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام
ب کي گولیاں ذیا بیطس نه کھاتا تو میري زندگي محال تھي -
د رضا خاں - زمیندار موضع چٹه ضلع اٹاوہ —— آپ کي حب ذیا بیطس
ا تو فائدہ معلوم هوا - ن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے ب
۲ دفعه آتا هے -

نادر خاں - محله غرقاب شاہ جهاں پور —— جو گولیاں ذیا بیطس آپ نے
ا منور خاں صاحب اور محمد تقي خاں صاحب کے بھائي کو زیادتي
ذیابیطس کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوهاب ڈپٹي کلکٹر - غازیپور —— آپ کي بھیجي هوئي ذیابیطس کي
گولیاں استعمال کررها هوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبه کے اب دو تین مرتبه پیشاب
آتا هے -

سید زاهد حسن ڈپٹي کلکٹر اله آباد —— مجھے عرصه دس سال سے عارضه
ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر هوگیا قوت مردمي
جاتي رهي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور هوگئے -

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل —— پیشاب کي کثرت - جاتي رهي - مجھه کو رات
دن میں بہت دفعه پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت هوئي -

انکے علاوہ صدها سندات موجود هیں -

مجرب و آزمودہ شرطیه دوائیں جو بادائي
قیمت نقد تا حصول صحت
دیجاتي هیں

— * —

زود کن

داڑھي مونچھه کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا هوتے هیں -
۲ توله - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نهیں هونے دیتا نزله و زکام سے
بچاتا هے شیشي خورد ایک روپیه آٹھه آنه کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کهانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض هو دور -
۲ درجن - ایک روپیه -

حب قائممقام افیون

انکے کهانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے هیں في توله پانچ روپے -

---

حب دافعه سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رهنا عورت کے لئے وبال جان هے اس دوا سے
آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم هو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا هے بدبو زائل - ناسور
بھگندر - خنازیري گھاؤ - کاربنکل زخم کا بهترین علاج هے - ۲ توله دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردي چهره - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت
دو هفته دو روپے -

برء الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے
ایکروپے -

دافع درد کان

شیشي صدها بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني هو یا بادي ریحي هو یا سادي - خون جانا بند اور مسے
بخود خشک - قیمت ۲ هفته دو روپے -

سرمه ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي چھکے جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخي -
ضعف بصر وغیرہ * فیتوله مع سلائي سنگ یشب دو روپے -

پته —

حکیم غلام نبي زبدۃ الحکماء - لاهور

	پائي	آنه	روپیه
جناب سید عبد الله شاہ صاحب - هائي اسکول پشاور	۰	۰	۲
جناب ایس - اے - جبار صاحب ٹانگدرنگي	۰	۰	۱۷
بذریعه جناب سید مهدي حسن صاحب معتمد انجمن مسلم فرنڈس - هزاري باغ	۰	۰	۵۰
جناب محمد رفیق صاحب میڈورانها	۰	۰	۱۰
بذریعه ایک بزرگ جنکا نام پڑھا نہیں گیا	۰	۱۴	۸۳
جناب محمد ابراهیم صاحب دارجلنگ	۰	۰	۴
جناب ابو تراب مولوي عبد الرحمان صاحب گیلاني	۰	۰	۱۳
بذریعه جناب محمد قطب الدین صاحب سٹي پیٹ	۰	۰	۶
جناب غلام غوث صاحب ناندیٹر	۰	۲	۷
جناب محمد سید بن علی صاحب حیدر آباد دکن	۰	۶	۸
جناب ایس - ایم - پیارے صاحب مخدوم پور گیا	۰	۰	۹
جناب عبد الرزاق صاحب از نوادہ - گیا	۰	۱۵	۴
جناب منشي عبد المجید صاحب نارکل ڈانگه	۰	۰	۷
جناب کلیم عبد الحی صاحب بانکي پور	۰	۸	۲
بذریعه جناب سید محمد یحیی صاحب ریاست بهرتپور	۰	۰	۸

(به تفصیل ذیل)

جناب بابو نذیر احمد صاحب ۱ روپیه - جناب بابو ارشاد علي صاحب ۱ روپیه - جناب مرزا مظفر علي بیگ صاحب ۲ روپیه ۳ آنه - جناب مبارک علي صاحب ۱ روپیه - جناب عثمان علي صاحب ۱ روپیه - جناب مظهر علي صاحب ۲ آنه - جناب بابو بشیر احمد صاحب ۸ آنه - جناب گلشن صاحب ۱ آنه - جناب محمد حسین صاحب ۱ روپیه ۱ آنه -

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب عبد الاحد صاحب	۰	۶	۷۱
میزان	۰	۱۰	۴۸۳
سابق	۶	۳	۹۰۷
میزان کل	۶	۱۳	۱۳۹۰

فهرست زر اعانۂ مهاجرین عثمانیه

(۱۳)

	پائي	آنه	روپیه
جناب عزیز محمد خانصاحب - پربهني دکن -	۰	۰	۴۰
جناب ابراهیم سلیمان حسین صاحب ٹانگدرگي برهما -	۰	۰	۵۰
ایک بزرگ جنکا نام صاف پڑھا نہیں گیا -	۰	۰	۱۰
جناب حکیم عبد الحي صاحب - بانکي پور -	۰	۸	۲
جناب مولوي محمد عبد الودود صاحب - بمبئي	۰	۷	۲۶
جناب فضل احمد صاحب - فتح پور - بره بنکي	۰	۸	۲
خواتین کانپور بذریعه اس - ایم قاسم صاحب	۰	۰	۲۵
جناب شیخ امین الدین صاحب - میونسپل امشنر قصور	۰	۰	۵۴
بذریعه جناب فخر الرحمن خانصاحب محرر چرکهاري پیمبر پور	۰	۱	۳۲
بذریعه جناب قاضي فیض محمد صاحب - کوٹا راجپوتانه	۰	۰	۹۳

(به تفصیل ذیل)

	پائي	آنه	روپیه
جماعت میوه فروشان	۰	۰	۲۰
جناب محمد سلیمان صاحب	۰	۰	۳
جناب میر فیض علی صاحب	۰	۰	۲۵
جناب میر سرفراز علي صاحب	۰	۰	۱
جناب مولوي محمد ابراهیم صاحب	۰	۰	۵
معرفت جناب مولوي علی محمد صاحب	۰	۰	۴۰
میزان	۰	۰	۹۴
فیس منی آڈر	۰	۰	۱
میزان	۰	۸	۳۸۹
سابق	۰	۱۰	۹۲۳۴
میزان کل	۰	۲	۹۶۲۴

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

ماہ شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه ع موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابه و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تاهم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي ' آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسي طرح دیگر ابواب میں بهي یهي موضوع رسید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قران کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے که عظمت کلام الهی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب - پته : نمبر (۱۴) مکلاؤڈ اسٹریٹ کلکته

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7, 1 McLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

جلد ۳ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ - شوال ۱۳۳۱ هجری | نمبر ۱٤

Calcutta : Wednesday, October 1, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

مسلم گزٹ لکھنؤ

(انکشاف حقیقت)

(۱)

" مسلم گزٹ " کے معاملات کي نسبت سب سے پہلے میں نے ۲۴ - ویں رمضان المبارک کي اشاعت میں ایک مختصر نوٹ لکھا تھا اور مالک مسلم گزٹ سے دریافت کیا تھا کہ مولوي سید وحید الدین صاحب سلیم کي علحدگي کے متعلق جو واقعہ سننے میں آیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں ؟

اسکے بعد مسلم گزٹ کا ایک پرچہ آیا جسکے پہلے صفحہ پر مولوي صاحب کی علحدگی کی خبر اور انکی پرجوش خدمات کا اعتراف تھا اور سب سے آخري صفحہ پر اشتہارات کے اندر چھپا ہوا اعتذار و عفو طلبی کے متعلق بھي ایک نوٹ تھا ' جس میں لکھا تھا کہ مسلم گزٹ میں بعض مضامین قابل اعتراض نکل گئے ' انکے متعلق افسوس اور آیندہ کیلیے احتیاط -

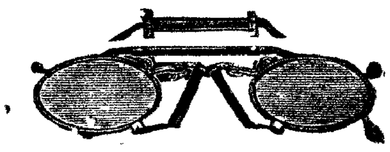
میں منتظر رہا کہ میر جان صاحب یا تو خود مسلم گزٹ میں میرے سوال کا جواب دیں گے ' یا پھر کسی خاص خط کے ذریعہ حالات سے مطلع کرینگے ' لیکن اس وقت تک کہ درمیان میں چار نمبر الہلال کے نکل چکے ہیں ' انہوں نے نہ تو اخبار میں کچھہ لکھا اور نہ بذریعہ خط کے جواب دیا -

تاہم اب اسکي ضرورت بھي نہ رہي - صوبجات متحدہ کي کونسل کے گذشتہ اجلاس میں انریبل سید رضا علي نے جو سوالات کیے تھے ' انمیں ایک سوال مسلم گزٹ کے متعلق بھي تھا - سرکاري جواب نے میر جان صاحب کو جواب کي زحمت سے بچا لیا ہے

[۳۳]

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہاں کرتے ؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلي و عمدہ پتھر کي عینک کم قیمت پر آساني سے نہین ملتي ؛ مگر اب یہ دقت نہیں رھي - صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر جو عینک ھمارے ڈاکٹروں کي تجویز میں ٹھہریگي بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن ہو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگي -



ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

غبطة الناظر

سوانح عمري شیخ عبد القادر جیلاني (رض) عربي تالیف ابن حجر - نایاب قلمي نسخہ سے چھپي ہے - صفحہ ٥٦ - قیمت ٨ آنہ علاوہ محصول ڈاک - منیجر سپرنٹنڈنٹ بیکر ھوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

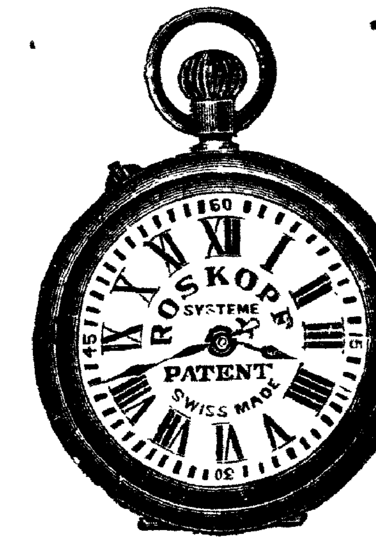
---

مسجد کانپور مچلی بازار

کے روزانہ مفصل و مستند حالات اور عدالت کي کل شائع کرنیکا اخبار آزاد کانپور نے انتظام کیا ہے - اجلاس عد پوري کارروائي دوسرے روز صبح کو شائع کر دیجاتي ہے - کي ایک روپیہ ماھوار قیمت مقرر کیگئي ہے - اشاعت برابر ڈاک سے ارسال ہوتے رھیں گے - منی آرڈر بنام کانپور آئے - واقعہ ۳ - اگست سے آخر ماہ تک کے کل حا موجود ھیں - قیمت ایک روپیہ - منیجر آزاد

---

[۳۲]



معزز شائقین - آجکل جو اشتہارت آپکي نظر سے گذرتے ھیں اسمیں زیادہ تعداد ایسے اشتہا ہوتي ہے جو پبلک کو دھوکا دینے کے لیے طرح طرح کي رنگ آمیزیوں سے کام لیتے ھیں - نتیجہ ظاہر ہے - مگر افسوس ہے کہ اسکے سواے پبلک کے سامنے کسي اصلي چیز کے پیش کر کوئی ذریعہ بھي نظر نہیں آتا - دو روپیہ آٹھ آنے کوئي بڑي رقم نہیں ہے - ایک مرتبہ آپ ھم اعتماد کرکے ھمسے اصلي ,ade System Raskopf Patent lever watch, Nickel Case, size 19. جسکا ڈایل چیني کا ہے - چابي ۳۰ گھنٹہ کي - ڈھکنا قبضہ دار - پشت کي طرف پرزوں کے آئینہ صرف دو روپیہ آٹھ آنے بھیجکر طلب کیجیے - اگر پسند نہو یا قیمت زیادہ معلوم ہو تو گھڑي اور محصول ڈاک ھمارے ذمہ - ایک سال کي گارنٹي کا پرچہ ھر ایک گھڑي کے ھمراہ ہوگا -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ٥ - ۱ ویلسلي اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. 5/1, Wellesley Street P. O. Dharamtallah, C a l c u t t a.

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ھر ایک اھل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاھیے - تازي ولایتي پودینہ کي ھري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ھوجانا ، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ھضمي اور متلي - اشتہا کم ھونا [illegible] کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ٨ - آنہ محصول ڈاک ٥ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

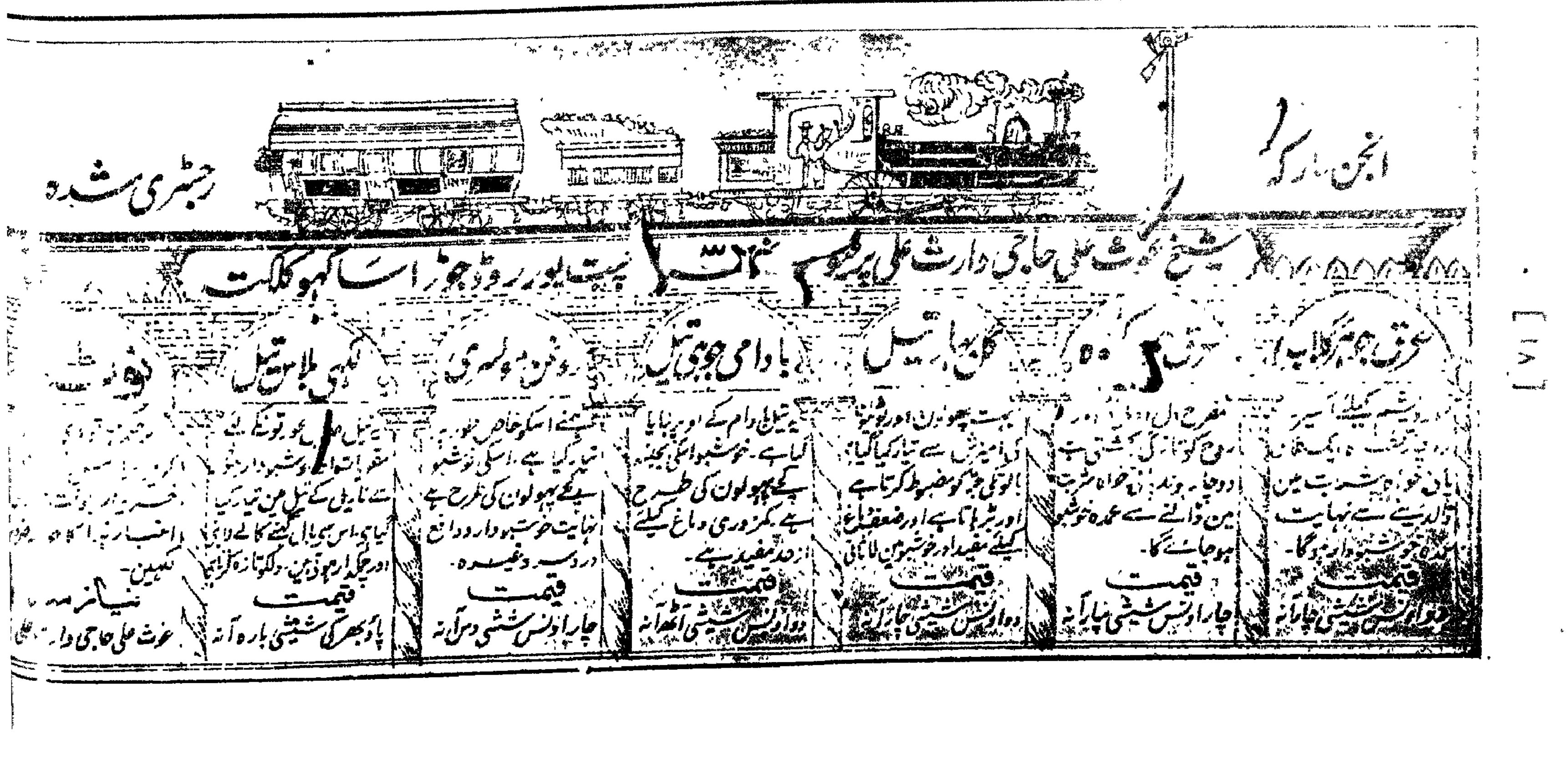
نوٹ — ھر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ھوجاتے ھیں - اور ا حفاظت نہیں ھوئي تو ھیضہ ھو جاتا ہے - بیماري بڑ سنبھالنا مشکل ھوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن عرق کافور ھمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام میں جاري ہے ، اور ھیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے - في شیشي ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک

ڈاکٹر ایس - کے - برمن نمبر ٥ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ



تو جواب ملا :

" سوال میں اصلي واقعات نہیں بیان کیے گئے - مسلم گزٹ کے مالک و پبلیشر نے جس تحریري بیان کے ذریعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ بتایا کہ ھے کن وجوہ کي بنا پر ایڈیٹر علحدہ کیا گیا ؟ اسکے انگریزي ترجمہ کي ایک نقل میز پر موجود ھے "

(مالک مسلم گزٹ کا تحریري بیان)

بوجہ وفات اپنے خسر کے میں گذشتہ دو ماہ یعني جون و جولائي میں فرخ آباد میں تھا - ان دوماہ کے اندر عموماً اور خصوصاً ۱۶ - جولائي کے مسلم گزٹ کي اشاعت کا لہجہ معاملات مسجد کانپور کے متعلق بوجہ مولوي وحید الدین سلیم اڈیٹر مسلم گزٹ کي خود رائي اور ضد کے قابل اعتراض تھا - اسکے لیے مجھے انتہا درجہ کا افسوس ھے - چونکہ اڈیٹر کے اپني خود رائي پر قایم رہنے کے مجھے اندیشہ ھے کہ باوجود میري موجودگي اور میرے سخت اقتدار کے' انکو خود رائي سے روک نہیں سکونگا ' اور ایسي حالت میں انکے تمام غیر معتدل رجحان کي ذمہ داري میرے سر عاید ھوجا ئیگي - اس وجہ سے ' اور نیز انھوں نے جو قابل اعتراض رویہ اختیار کیا ھے بطور اسکي سزا کے' آپکي تجویز کے مطابق مولوي وحید الدین سلیم کو اڈیٹري سے برخاست کرتا ھوں - میں مسلم گزٹ کي آیندہ اشاعت میں ان قابل اعتراض مضامین کي اشاعت پر افسوس ظاہر کرونگا -

دستخط : میر جان مالک و پبلیشر مسلم گزٹ

حادثۂ کانپور

تصحیح و تصدیق

حادثۂ کانپور میں شہدا کي تعداد کے متعلق ابتداء واقعہ ھي سے پبلک میں تشویش و اضطراب پیدا ھوا اور وہ بدستور قائم ھے - لوگ عقلاً بھي اس امر کے سمجھنے سے اپنے دماغ کو عاجز پاتے ھیں کہ پانچ سو سے زاید کارتوسوں کا جنگي اسراف صرف تیرہ چودہ انسانوں کي لاشوں ھي کو تڑپا سکا ؟

اسي سلسلے میں ایک مراسلۂ روزانہ معاصر زمیندار لاھور میں شائع ھوئي تھي جس کے نیچے ایک ھندو زمیندار (رام ناتھ بستھي) کے دستخط تھے - یہ مراسلۂ الہلال نمبر (۱۲) میں بھي نقل کي گئي ھے -

اس چھٹي میں نامہ نگارنے دو واقعہ بیان کیے ھیں :

(۱) " ھم نے اپني آنکھوں سے دیکھا کہ جاے وقوعہ کے علاوہ شہر میں جہاں کہیں مسلمان نظر پڑے' بندوقوں کے فیر سے ھلاک کردیے گئے "

(۲) " کوئي ڈیڑہ سو لاشیں بوروں میں بند کرکے دریا میں ڈالدي گئیں "

ھم ان دونوں حصوں کي مزید تحقیق میں برابر مصروف رھے اور اب اپني راے اس چٹھي کي نسبت شائع کرتے ھیں -

پہلا واقعہ جن لفظوں میں بیان کیا گیا ھے' ضرور ھے کہ انکي تصحیح کردي جاے - جن معاصرین نے اس چٹھي کو شائع کیا انکا بھي فرض ھے کہ اسکي طرف متوجہ ھوں - بظاھر الفاظ چٹھي صدر سے یہ مطلب نکلتا ھے کہ ۳ - اگست کو مچھلي بازار کے بعد تمام شہر کانپور میں بھي جہاں جہاں مسلمان پائے گئے' پولیس نے انھیں قتل کر ڈالا' حالانکہ یہ امر عقلاً بعید اور خلاف واقعہ ھے - اگر ایسا ھوا ھوتا تو آج کانپور میں سیکڑوں گھروں سے اپنے اعزا و اقارب کي مفقود الخبري کي صدائیں بلند ھوتیں اور اس حادثے کے بعد کانپور کي آبادي گھٹ جاتي - حالانکہ اسکے بعد ھزاروں مسلمان بدستور کانپور میں نظر آئے اور بہت سے محلے ھونگے جہاں سرے سے کوئي حادثہ ھوا ھي نہ ھوگا -

پس اصل یہ ھے کہ صاحب مراسلہ نے اپنے مطالب کیلیے صحیح الفاظ نہیں پاے - " جہاں کہیں " سے اسکا مقصود یہ نہوگا کہ تمام شہر میں " جہاں کہیں " پاے گئے ھلاک کردیے گئے ' بلکہ مطلب صرف یہ ھے کہ حادثہ' مچھلي بازار کي مسجد ھي تک محدود نہ رھا' اسکے علاوہ بھي دیگر مقامات میں مسلمانوں پر حملہ کیا گیا - چنانچہ اسکي تصدیق دیگر وقائع نگاروں کے بیانات اور اطراف مچھلي بازار کے آثار و علائم سے بخوبي ھوچکي ھے' اور ھم نے ذاتي طور پر بھي جس قدر تحقیق کیا' اس خیال کیلیے قوي وسائل و ذرائع موجود پاے -

دوسرے واقعہ میں ڈیڑہ سو لاشوں کا دریا میں پھینکا جانا بیان کیا گیا ھے - اس بیان میں مراسلہ نگار منفرد نہیں بلکہ شہر کي عام افواہ بھي ابتداء حادثہ سے یہي ھے' اور ھر شخص جو اس واقعہ میں مدعا علیہ کي حیثیت نہ رکھتا ھو' اس امر کے ماننے پر مجبور ھوگا کہ جو تعداد شہداء حادثہ کي بیان کي گئي ھے' وہ اپنے دیگر متعلقہ واقعات کے ساتھہ کسي طرح بھي سمجھہ میں نہیں آتي -

اب رھا بوریوں میں بند کرکے دریا میں ڈالا جانا' تو قطع نظر اسکے دیگر وسائل علم کے' یہ فرض در اصل پولیس کا ھے کہ وہ بتلاے کہ اگر بوریوں میں بند کرکے دریا میں نہیں ڈالا گیا ھے' تو پھر پانچ سو سے زائد کارتوسوں کے نشانے کہاں غائب ھوگئے ؟

چٹھي کے اس حصے کي نسبت بھي ھم نے تحقیق کیا اور نہایت قابل غور مواد اسکے متعلق ھمارے سامنے موجود ھے - لیکن چونکہ اب حادثہ کانپور کے متعلق ھر بات مقدمۂ زیر عدالت کا راز بنگئي ھے' اسلیے ھم اس وقت انھیں ظاھر نہیں کرینگے - ممکن ھے کہ اس سے ھمارے مقدمات کو نقصان پہنچے -

رفتار سیاست

دولۃ علیہ و بلغاریا

حوادث و انقلابات کي نسبت پیشینگوئي کرنا حقیقت یہ ھے کہ سطح ادراک بشري سے مافوق امر ھے : لا تدري نفس ما ذا تکسب غدا (۳۱ : ۳۷) کل تک بلگیریا جو سرخیل فتنہ گران بلقان اور اشد اعداے اسلام تھا ' کون کہہ سکتا تھا کہ اس درجہ مجبور ھوجاے گا کہ استانۂ باب عالي پر عاجزانہ سر جھکا دیگا' جسپر وہ کبھي بار جھک چکا تھا مگر اب اسے عار تھا ؟

۲۳ - ستمبر تک ریوٹر کا بیان تھا کہ امور ثانیہ پر ترکي اور بلگیریا میں اختلاف باقي ھے اور دستخط نہیں ھو سکے' بلکہ ۲۶ - کا تار تھا کہ بیقاعدہ ترکي فوج تھریس میں دیہاتوں کو جلا رھي ھے' اور دو ھزار پناہ گیر دیدي غاج آچکے ھیں - آخر کامل ایک ھفتہ کي خاموشي کے بعد ۲۹ - ستمبر کو اوسنے سنایا کہ صلح نامے پر فریقین کے دستخط ھوگئے' اور پھر ۳۰ - کو اوسنے وہ خبر سنائي' جو یقیناً اوسکو سنائي پسند نہ تھي' یعني " بلگیریا نے ترکوں کے اکثر مطالبات قبول کر لیے' تمام قدیم و جدید مقبوضات بلگیریا میں مسلمانوں کے وھي حقوق تسلیم کیے گئے جو طوائف نصرانیہ کو ترکوں نے اپني بے تعصبي سے اپني حکومت میں دے رکھے ھیں " اس خبر کے جزء ثاني متعلق حقوق اسلامیہ کو ریوٹر نے ایک '

اور هر شخص کا جو اصول اور صداقت کو انسانوں سے زیادہ درست رکھتا هو' فرض هے که اسکی حقیقت کے انکشاف سے اعراض نه کرے -

یه سوال کسی شخص کو ایڈیٹری سے برطرف کردینے کا نہیں هے - هر شخص جو کسی شخص کو اپنی اعانت کیلیے رکھتا هے' حق رکھتا هے که جب چاهے علحدہ بھی کردے - یه سوال مولوی سید وحید الدین صاحب کی ذات خاص کا بھی نہیں هے - اگر کسی وجه سے وہ علحدہ کردیے گئے یا هوگئے ' تو اسکا اثر مسلم گزٹ پر کیا پڑسکتا هے ؟ یا اُن باتوں پر کیا پڑسکتا هے جنکی وجه سے لوگ مسلم گزٹ کو پسند کرتے یا برا سمجھتے تھے ؟ اس طرح کے تغیرات همیشه کاموں میں هوا کرتے هیں' اور اگر کوی کام نیک اور اچھا هے ' تو اسکی زندگی کسی شخص کی موجودگی یا عدم موجودگی پر موقوف نہیں - مولوی صاحب جب مسلم گزٹ کے دفتر میں آئے هیں تو اُن خیالات کو لیکر نہیں آے تھے جنکی وجه سے مسلم گزٹ کو شہرت هوگئی - انکو مسلم لیگ کی مخالفت کا بالکل خیال نه تھا - نه تو وہ سیاسی مباحث سے دلچسپی رکھتے تھے اور نه مسلمانوں کی پولیٹکل روش کے متعلق کوی انقلابی خیال انکے پیش نظر تھا -

تاهم مسلم گزٹ نکلا تو حالات جمع هوے اور اس کے صفحات پر سے اصلاح و تغیر کی صدا بلند هوئی - مسلم لیگ ' علی گڈہ پارٹی ' اور هز هائنس سر آغا خاں کے متعلق اس نے مخالفت و نکته چینی شروع کردی' اور مسلم لیگ کے اس تغیر میں پورا حصه لیا ' جسکی وجه سے اسکو اپنا نظام بدلنا پڑا -

پس اسی طرح اب اگر وہ مسلم گزٹ سے علحدہ کردیے گئے تو اور لوگ مسلم گزٹ کے کام کو قائم رکھه سکتے هیں اور آزادی کی تحریک میں زندگی هے تو وہ خود اپنا سامان کرلے گی - کوئی اهل قلم یا کوئی ایڈیٹر کب تک اسکے جسم کے ڈھانچے کو تھامے رهیگا ؟

یه سب سچ هے اور ایک ایسی کھلی هوئی بات هے جس کو هر شخص تسلیم کرلے گا ' مگر اصلی سوالات یه نہیں هیں - یه تغیر اگر اُن اسباب و مصالح کے ماتحت هوا هوتا جو همیشه کاروباری دفاتر میں هوا کرتے هیں' تو گو ناواقفیت سے بعض نادان خریداران مسلم گزٹ اسپر معترض هوتے ' مگر عقل و فهم رکھنے والے لوگوں کو کوئی وجه اعتراض کی نه تھی - مگر مشکل یه هے که :

دوست نے خاطر دشمن سے کیا مجھکو هلاک
رنج یه هے که وہ کم حوصله نازاں هوگا

یه واقعه کچھه ایسے حالات کے ساتھه وقوع میں آیا هے جس نے مسلمانوں کے موجودہ ادعاء اصول پرستی و حریت پسندی کے عین دور عروج میں " اصول " کی سب سے بڑی توهین کی هے ' اور آینده کیلیے استبداد حکام ' و ضعف راے ' و تزلزل اقدام ' و عدم ثبات کار و اصول و فکر کی ایک ایسی مثال مشئوم و نظیر منحوس قائم کردی هے ' جس نے همیشه کیلیے پریس کی اندرونی آزادی عمل کو خاک میں ملا دیا ' اور اُن مهلک نقصانات سے کہیں زیادہ نقصان هندوستانی پریس کو پہنچایا ' جو پریس ایکٹ کا حربۂ بے امان پہنچا رها هے -

پریس ایکٹ کے بموجب پریس سے ضمانت لی جا سکتی هے ' پچھلی ضمانت ضبط کی جا سکتی هے - پرچے ضبط کرلیے جاسکتے هیں ' انتہائی صورت هو تو پریس کا تمام سامان بھی ضبط هوجا سکتا هے - تاهم یه تمام زنجیریں همارے خارجی اعمال و قوی کے گرد لپٹتی هیں اور خواہ انکی آهنی بندش هم کو گھر سے باهر کتنا هی مقید کردے ' لیکن اپنے گھر کے اندر ' اپنے دفتر کی میز کے سامنے ' اپنے قلمدان سے کام لیتے هوے ' هم بالکل آزاد هیں - لیکن مسلم گزٹ کا ضعیف القلب مالک اسپر قانع نہیں - وہ چاهتا هے که همارے اندرونی نظم و نسق کی آزادی بھی هم سے چھین لی جاے ' اور جبکه همارے دفاتر کے دروازے سی - آئی - ڈی کے غیر مؤثر احتساب کا جولا نگاہ بنے هوے هیں ' تو همارے کاروبار کی میز کے سامنے بھی ایک سخت مؤثر مداخلت کا پہرہ بٹھا دے !!

اس نے حکام کی اندرونی اور غیر با قاعدہ مداخلت کی سعی کو اپنے ضعف قلبی کے هاتھوں کامیاب کردیا اور اسطرح همیشه کیلیے ایک نیا حربه خود ڈھالکر پریس کے حریفوں کو دیدیا - یه حربه سب سے زیادہ مهلک هے - یه مسلم گزٹ کی اسی فیکٹری میں ڈھالا گیا هے ' جہاں کبھی ازادی راے اور حریت فکر کی خون آشام تلواریں ڈھالی جاتی تھیں - ایک عجیب تمسخر انگیز ادعا کے ساتھه اب تک مسلم گزٹ کی دیوار پر اس " تیغ حریت " کا اشتہار بدستور رهنے دیا گیا هے اور اس طرح همیں یقین دلانے کی کوشش کی جاتی هے که ایک هی سانچے میں سے غلامی و تعبد اور حریت و صداقت ' دونوں کیلیے آلات ڈهل کر نکل سکتے هیں ! اولئك الذین اشتروا الضلالة بالهدی ' فما ربحت تجارتهم و ماکانوا مهتدین !

اصل واقعه کے انکشاف سے یه تمام امور پوری طرح واضح هو گئے هیں -

مجھے جس واقعه کی اطلاع ملی تھی ' پہلے اسے دهرا لیجیے :

" ڈپٹی کمشنر صاحب نے مالک مسلم گزٹ کو بلا کر کہا که وہ مولوی سید سلیم صاحب کو ایڈیٹری سے علحدہ کردیں' نیز وہ لکھنؤ سے چلے جائیں ' ورنه وہ مجبور هونگے که مسلم گزٹ پر مقدمه دائر کریں اور اس طرح مالک مسلم گزٹ بھی مصیبت میں مبتلا هو -

اسی وقت میر جان صاحب مولوی صاحب کے پاس آے اور انسے کہا که آپ فوراً لکھنؤ سے چلے جائیں - مولوی صاحب اسی وقت پہلی گاڑی میں لکھنؤ سے روانه هوگئے - اس صحبت میں ایک اور صاحب بھی موجود تھے - اس واقعه کے وهی راوی هیں"

یه کہنے کی ضرورت نہیں که مسلم گزٹ کے متعلق ابتداء اشاعت سے حکام شہر کن خیالات میں سرگرم رهتے تھے ؟ پچھلی دفعه جب میں لکھنؤ میں تھا تو میر جان صاحب اکثر ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس آتے جاتے تھے کیونکه جس پریس میں مسلم گزٹ چھپتا تھا' اس نے آیندہ چھاپنے سے انکار کردیا تھا اور قاری عبد الولی مالک اسی پریس سے نیا ڈکلیریشن دلایا گیا تھا -

میر جان صاحب نے مجھه سے بارها کہا که مسٹر فورڈ نہایت برهم هیں اور مسلم گزٹ میں جو کچھه حادثۂ کانپور کے متعلق لکھا جا رها هے ' اس سے انکی آشفته مزاجی انتہائی درجه تک پہنچ گئی هے -

میں پسند نہیں کرتا که پرائیوٹ ملاقاتوں کی گفتگو سے اخبار کی کسی بحث میں کام لوں ' اسلیے اس حصے کو زیادہ تفصیل سے نہیں لکھونگا -

بہر حال اسکے بعد میں مسوری چلا گیا اور واپس هوتے هوے راہ هی میں یه واقعه معلوم هوا که مولوی سلیم صاحب الگ کردیے گئے هیں -

مالک مسلم گزٹ نے تو خاموشی اختیار کرلی لیکن پچھلی کونسل میں جب سوال کیا گیا که " کیا یه سچ هے که ایڈیٹر مسلم گزٹ کے علحدہ کردینے کیلیے مالک پر زور ڈالا گیا اور کہا گیا که بصورت عدم تعمیل مقدمه چلا یا جائگا " ؟

الهلال

۲۹ شوال ۱۳۳۱ هجری

الهـــلال پـريس كى ضمــانت

ایک نہایت اهم خزینۂ مدافعت کي تاسیس

مجلـــس دفاع مطابع و جـــرائد هند

یعني

انـڈین پـریس ایسـو سی ایشـن

INDIAN PRESS ASSOCIATION.

ذوق عصیـــاں کی افـــزائـش
تعزیـــر کے بعد

و اعدو لهم ما استطعتم من قـوة و من رباط الخيل، ترهبون بـه عدوالله و عدوكم، و اخرين من دونهم لا تعلمونهم، الله يعلمهم -

(۸ : ۶۲)

(الهـــلال اور پریس ایکٹ)

الهلال پریس کي ضمانت کے واقعه کو میں بوجوہ زیادہ اهمیت ...نہیں چاهتا تها - اور نه کوئي ایسي غیر معمولي بات سمجهتا ...جس کو بار بار لکها جاے - میں نے همیشه اپنے اُن معاصرین ...نہایت سخت ملامت کي نظروں سے دیکها هے ' جو ایسے موقعه ...شکوۂ و شکایت کا دفتر کهول دیتے هیں ' اپني خدمات اور حسن ...ت کا یقین دلاتے هیں ' اور باور کرانا چاهتے هیں که با ایں همه ... وفا دار هیں !

...لیکن مجهے انکي سعي لا حاصل پر همیشه افسوس هوتا هے - ...ایت وهاں هوني چاهیے جہاں توقع هو - لیکن جبکه اصلیت ...علوم اور مشکل لاعلاج ' تو پهر کم ازکم اپني استقامت کا وقار ...ه کهوییے !

وہ اپني خو نه بدلیں گے ' هم اپني وضع کیوں چهوڑیں ؟
سبـک سر هوکے کیا پوچهیں که هم سے سرگراں کیوں هو ؟

...بریت کي سعي عـدالت کے انـدر کي جاتي هے اور اپني ...داري کا یقین وهاں دلائیے جہاں صرف غیر وفاداري هي جرم ... - لیکن پریس ایکٹ کا دیوتا صرف غذا چاهتا هے - اسکو غذا کی قسم ...بحث نہیں - پهر اختیار غیر محدود ' مرافعه کا دروازہ مقفل ' وفاداري و بے وفائي ' امن پسندي و بغاوت ' خیر خواهي ...د خواهي ' حق گوئي و کذب پسندي ' کوئي حالت هو ' اسکے بڑهے هوے هاتهه کو روکنے کیلیے کوئي پناہ نہیں : مثله کمثل الکلب ' ان تحمل علیه یلهث ' او تترکه ' یلهث - (۷ : ۱۷۵)

(الهـــلال اور دعوۃ احیاء اسـلامي)

البتہ یه ضرور تها که الهلال کي حالت عام حالت سے مختلف هے - وہ کوئي سیاسي اخبار نہیں هے بلکه ایک دیني دعوۃ اصلاح کي تحریک هے ' جو مسلمانوں کے اعمال میں مذهبي تبدیلي پیدا کرنا چاهتي هے - اسکا ایڈیٹر بهي صرف یهي ایک دیني حیثیت رکهتا هے ' اور مقامي گورنمنٹ اسکي اس حیثیت سے بے خبر نہیں - بلا شبه ملـک کے بعض واقعات و حوادث کے متعلق اسمیں اظہار راے کیا جاتا هے ' لیکن وہ بهي محض دیني اور اسلامي نظر سے ' اور انهي اصولوں کے ماتحت ' جو ایک متبع قرآن کیلیے اسکے فرائض دینیه میں داخل هیں -

پس الهـلال اور پریس ایکٹ کا سوال بالکل اسلام اور پریس ایکٹ کا سوال هے ' اور اگر گورنمنٹ الهـلال کے کاموں پر مطمئن نہیں ' تو اسکے صاف معني یه هیں که وہ اُس دنیا کے عظیم الشان مذهب کي تعلیمات کي طرف سے غیر مطمئن اور مشتبه هے ' جسکے چالیس کرور پیرو اکناف عالم میں موجود هیں ' اور ۸۰ - ملین خود برٹش گورنمنٹ کے ماتحت هنـدوستان کے انـدر پهیلے هوے هیں -

الهلال اپنے هر خیال کو خواہ وہ کسي موضوع سے تعلق رکهتا هو ' محض اسلامي اصولوں کے ماتحت ظاهر کرتا هے ' اور کوئي اواز ایسي بلند نہیں کرتا ' جو اسلام کے قانون و دستور العمل ' یعني قرآن کریم سے ماخوذ نہو - اسکے عقیدے میں هر وہ پالیٹکس جو اسلامي تعلیم سے ماخوذ نہیں کفر هے ' اور اس نے اپني وفاداري و بغاوت کا سررشته بهي مثل اپنے تمام سر رشته هاے عمل کے ' اسلام کے مقدس اور الهي احکام کے سپرد کردیا هے - پس اگر وہ وفادار اور امن پسند هے ' تو وہ نہیں هے بلکه اسلام هے ' اور اگر وہ جادۂ وفا داري سے منحرف هے ' تو اسکے صاف معني یه هیں که خود مذهب اسلام سرچشمۂ بغاوت و بد امني هے - پهر اگر الهلال پریس ' ایکٹ کي دفعات کے تحت میں آسکتا هے ' تو هم کو اُس دن کا منتظر رهنا چاهیے جب پریس ایکٹ کي دفعه ۱۲ - کے بموجب " قرآن کریم " نامي ایک کتاب کا بهي سوال پیدا هوجائیگا ' اور برطانوي قوانین کا یه عجیب الخلقت فرزند اپنے سامنے صرف الهلال کے دار الاشاعت هي کو نہیں ' بلکه چالیس کرور پیروان قرآن کو پائیگا جو اسکي هر دفعه کے بموجب مجرم هونگے ' اور هر شخص کے هاتهه میں ایک حکم نامه هوگا ' جسمیں لکها هوگا که " سات دن کے اندر دو هزار روپیه عدالت میں داخل کردو " .

(فتح و شکست)

الهلال پریس کي مقامي گورنمنٹ اس مسئله سے نا واقف نه تهي - یه ایک دیا مسئله تها ' جو صرف الهـــلال هي سے تعلق رکهتا تها - اسلیے پریس ایکٹ کي مطلق العنانیوں سے تو نہیں ' لیکن الهلال کي اس حیثیت خاص کي بنا پر اسکا سوال عام حالات سے بالکل مختلف تها اور اسي لیے قابل غور هوگیا تها - اسـکا مسئله کسي پـریس کا مسئله نه تها جہاں اخبـار چهپتا هو ' بلکه اسلامي تعلیم کي ایک تحریک دعوت کا سوال تها ' اور پبلک دیکهنا چاهتي تهي که گورنمنٹ هنـدوستان کے موجودہ عہد کے ایک هي مذهبي اور اسلامي رسالے کي نسبت کیا کرنا چاهتي هے ؟

عجیب متحسرانه اور قابل رحم لہجه میں ادا کیا ہے' یعنی افسوس که "صلح نامه نے قدیم و جدید صوبہاے بلگیریا میں مسلمانوں کو نہایت آزادانه اور وسیع مراعات عطا کیے' ان مراعات و استحقاقات کا جو مسلمانوں کو ملے ہیں ' مقابلة وہي درجه ہوگا جو فرق نصرانیه کو ترکي میں حاصل ہیں "

اختتام صلح پر فریقین کے طرفسے صدر اعظم اور جنرل سؤف Savoff نے نہایت دوستانه اور واثقانه تقریریں کیں' باب عالي کا بیان ہے که شرائط صلح یونان کیلیے' شرائط صلح بلگیریا' بعینه اسّس و بنیاد ہونگے -

ان تمام مناظر صلح میں کوئي منظر ایسا نہیں ہے جس سے یه ظاہر ہو که ترکي کي روش یونان کے ساتھه کیا ہوگي ؟ لیکن ریوٹر کا بیان ہے که ترکي و بلگیریا کا یه مصالحانه اتحاد بلقان کے دور جدید کي تمہید ہے' جس میں یونان کیلیے سخت خطرات در پیش ہیں -

دولـــة علیه و یـونان

ان خطرات کي حقیقت چند ترکي جرائـد کے بیانات ہیں جنکو ریوٹر اپنے قیاس کي تائید میں پیش کرتا ہے - چنانچه ایک ترکي اخبار یونان کو دهمکي دیتا ہے که :

" وہ فوراً متنبه ہو که " سالونیکا " اور " ایپیروس " سے اوسکو بالاخر نـکلنا پڑیگا "

ایک دوسرا ترکي اخبار کہتا ہے :

" یونان اور سرویا ' ترکي بلگیریا کي متحده قوت حربیه کے سامنے بالکل بے حقیقت ہیں ' ترکي اور بلـگیریا کا اتحاد یقیناً اوسکے اعمال مستقبل کیلیے ضامن ہے "

ان خیالات کي في الحقیقت کوئي حقیقت ہو یا نہو' لیکن جیسا که باب عالي کے طرز بیان سے ظاہر ہے' کم و بیش انہیں شـــروط مناسبه پرہ یونان سے بھي صلح کریگا جن پر بلغاریا سے کرچکا ہے' اور یه بھي ایک واقعه ہے (جیسا که ریوٹر کا بیان ہے) که ایشیاء کوچک کي ترکي فوج میں نقل و حرکت پیدا ہو رہي ہے -

یونان خود ان واقعات و حوادث سے مضطرب ہے - شاہ یونان جو ابھي ابھي جرمني و فرانس سے اپنے اعمال نصرانیه کے صله میں تمغهٔ تحسین و امتیاز مانـگ رہا تہا ' مضطربانـه مراجعت کررہا ہے

۲۹ - کا پیام ہے که یونان ترکي سے انعـقاد مجلس صـلح کي تحدیدي تاریخ پوچھه رہا ہے - ۲۷ - کا تار ہے که ایشیاء کوچک میں ترکي فوج بڑے پیمانـه پر طیاري کررہي ہے ' یونان کا شاہي جہاز شـاہ کي سواري کیلیے روانـه ہوگیا ہے' یوناني افسر اپني اپني رخصتوں پر سے طلب ہو رہے ہیں ' اور پھر اس سے بھي تسلي نہیں ہوتي تو اسي تاریخ کو دول کے نام مرافعـه (اپیل) کرتا ہے که " الله دیدبي غاچ کے مسئله میں توقف نه کیجیے که ترکي کی بے قاعده فوج کے وجود سے مشکلات و خطرات میں افـزائش ہو رہي ہے " لیکن اب تـک دول کی طرف سے کوئي جواب شائع نہیں ہوا - ۲۷ - کو خود شاہ یونان لندن پہونچ گیا اور یوناني وزیر نے سراڈ ورڈ گرے سے وزارت خارجیه میں مـلاقات کي -

ترکوں نے تاریخ صلح کے متعلق ۲۸ - کو جواب دیا که بلـگیریا کےبعد ہي یونان سے معامله صلح شروع ہوجاےگا - لیکن بلگیریا و ترکي کے اتحاد نے مشکلات کو خطرناک حد تـک پہونچا دیا ہے اور ترکي اخبارات بالاعلان دیدبي غاچ ہي کا نہیں بلکه سالونیکا اور ایپیرس کا بھی مطالبه کر رہے ہیں - ۲۸ - کا بیان ہے که مغربي تھریس میں دوسو یوناني قتل کردیے گیے' لیکن عجیب تر یه که قاتلین کا نام مذکور نہیں - ۲۹ - کو شاہ یونان لندن سے یونان جانے کیلیے روانه ہوگیا -

البانیوں کے مظالم کا بیان حسب معمول مبالغه آمیز ہے - ادھر ۲۴ - کا پیغام ہے که مانٹي نگرو کے ساتھه ساتھه سرویا کي حالت بھي قابل اطمینان نہیں -

خود بلگیریا کا سرکاري اعتراف ہے که ۲۲ - ستمبر کو ۶ - ہـزار مسلح البانیوں اور سرویا کے دو سوار دستوں کے مابین دو گھنٹے تـک جنـگ جاري رہي' بالاخر سرویا کي فوج شکست کھا کر رتچاؤ Ritchevs کي طرف ہٹ گئي -

پھر ۲ - ستمبر کا تلغراف جو بلگرید سے بھیجا گیا ہے ظاہر کرتا ہے که ۵۰ ہزار البانی جدید طرز کی بندوقوں اور میکسم توپوں سے آراسته نہایت کامیابی کے ساتھه پریزرند Prezrend کی طرف کوچ کر رہے ہیں' جو سرویا کی نئی سرحد ہے - سرویا نئی کمک سرحد کی طرف بھیج رہا ہے' لیکن خیال کیا جاتا ہے که سرویا کی فوج کو انقطاعي حمله کے لیے طیار ہونے میں ابھي کئی دن درکار ہونگے -

معاملات یہاںتک پہونچ چکے ہیں ' لیکن کیا البانیاں اس آساني سے سرویا کو مٹا دیگا ؟ نہیں بلکه ایک ہاتھه فوراً غیب سے ظاہر ہوگا اور حسب دستور واقعات کے صفحه کو الٹ دیگا - چنانچه وہ ہاتھه بلند ہوتا ہوا نظر آرہا ہے جو ہمیشه مسیحي عدل و انصاف کي اعانت کیلیے بلند ہوتا رہا ہے ' یعني برطانیه کا دست مشورہ و تحریک !

لندن سے ۲۷ - کا تار پہونچـا ہے که برطـانیه ایک مـدت سے تحریک کر رہي ہے که ایک بین المللي کمیشن تحـدید حدود البانیا کیلیے متعین کیا جاے - آسٹریا کے سوا اور حکومتوں نے اسکو منظور کرلیا ہے اور اپنے اپنے طـرف سے کمیشن کے ارکان بھي مقرر کردیے - آسٹـریا کو عـذر تھـا که اسکـو اپني طرف سے بھیجنے کے لیے کوئي لائق شخص نہیں مـلا ' اب اوسکا بیان ہے که ایک افسر سے پوچھا گیا ہے - اگر اوسنے منظور کر لیا تو امید ہے که وہ شریک ہوسکے گي -

غـــزوهٔ طـــرابـلس

عربي اخبارات تو غزوات و فتوحات طرابلس سے ہمیشه لبریز رہتے ہیں لیکن دشمنوں کو یقین نہیں آتا - بہرحال انـگریزي اخبارات میں طرابلس کا نام ہي آجانا اس بات کي دلیل ہے که ابھي تـک بہادر و غیور عرب سرفروش راہ اسلام' اور مصروف دفاع وطن مقدس ہیں -

گذشـته ہفته میں اطالي جنـرل کے قتل کي خبر آئي تھي' اس ہفته رومه سے ۳۰ - ستمبر کي اطلاع ہے که :

" اطالي فوج کے ڈویزن نمبر ۴ - نے باغیون (؟) کي ایک بہت بڑي جماعت کو جو " تل الکازا " Telcaza اور سیدي رافه Sidirafa میں خیمه زن تھي' ۲۶ - اور ۲۷ - ستمبر کو دو دن کي سخت لڑائي کے بعد سارانیکا سے نـکال دیا ' اطالي فوجوں کا کمانڈر جنرل ویناي Vinai تھا - روئیں تن اطالیون کے ۴ - سپاہي مقتول اور ۲۴ - مجروح ہوئے - عربون نے " حسب دستور " ہزیمت اٹھائي اور چار سو مقتول اپنے پیچھے چھوڑ گئے "

لیکن کیا عجیب امر ہے که عرب ہر ہفـته شکست کھا کھا کے پیچھے ہـٹتے جاتے ہیں مگر اطالیا کے سلسلهٔ فتوحات میں کبھي کسي جدید زمین کا اضافـه نہیں ہوتا ؟

مغـــرب اقصـــی

ہفته ماضی میں خبر تھی که مولائی رسولی اسپینی فوجوں کو دبا رہا ہے' اس ہفته لندن کا ایک تار ۳۰ - ستمبر کو پہونچا ہے که میڈرڈ (پایه تخت اسپین) سے خبر آئی ہے که جنرل سلوسترے ایک سخت معرکه کے بعد رسولی کو ایک نہایت اہم جنگی موقع سے جسپر وہ قابض تھا' ہٹا دیا ہے ' اس سخت و عظیم معرکه میں صرف چار اسپینی کام آئے !!

الهلال پریس کے قیام کے ساتهه هي اس عاجز نے اس قدرت الہیه کے حقائق کا نظارہ کیا ' اور گذشته ایک سال تین ماہ کے اندر شاید هي کوئي سات دن ایسے گذرے هوں ' جو اس غیبي نصرت کے نشانات و آیات سے خالي رهے هوں - میں ایک بے سرو سامان ارادہ ' ایک تلخ و ناگوار متاع ' ایک بے پروا و مستغني صدا لیکر آیا تها - عجـز و تذلل اور مـداهنت و اعتراف جو جلب همدردي و توجه انظار کا سب سے زیادہ موثر نسخه هے ' میرے پاس نه تها ' بلکه اسکي جگه حق پسندي کي تند مزاجي ' اور نهي عن المنکر کي سخت گیري نے میري متاع سخن کے هر حسن کو عیب بنا دیا تها -

پهر یه کیا تها که ایک شش ماهي کے اندر هي حالات منقلب اور نتائج معجز عقول تھے ؟ وہ کون تها جس نے اپنے بندوں کے دلوں کو اپني انگلیوں سے پکڑ کے پهیر دیا ' اور دوستوں کو گرویدہ ' خصومت پسندوں کو دوست ' اور الد الخصام کو کفر کي جگه نفاق پر مجبور کردیا ؟ یه کس عجائب کار کي کرشمه سازي تهي که لوگ پهولوں کے ڈهیر پر سے گذر کر اسکي طرف بڑهے ' جسکے هاتهه میں پهولوں کے گلدستے کي دلفریبي نہیں بلکه نوک نشتر کي چمک تهي ؟ اگر یه اسی کي کارسازي نه تهي تو پهر کون تها ' جس نے ایک مطعون و مبغوض حکام ' اور مردود ارباب اقتدار و عز و جاہ کي محبت و هزاروں کے دلوں میں جگه دیدي ' اور جنهوں نے اس سے انکار کیا ' وہ یا تو خاسر و نا مراد هوے ' یا پهر اسي کي سي صدائیں بولکر اپنے لیے بهي جگه ڈهونڈهنے لگے ؟ افسحر هذا ' ام انتم لا تبصرون ؟ (۵۲ : ۱۵) افمن هذا الحدیث تعجبون و یضحکون ولاتبکون ' و انتم سامدون ؟ (۵۳ : ۵۹) و ان في ذلـك لایات ' و ما یعقلهـا الا العالمون (۲۹ : ۴۲)

(اصـرار و انـکار)

اس عاجز نے گو ارادہ کرلیا تها که واقعۂ ضمانت کے متعلق اس کے سوا اور کوئي کارروائي بالفعل نہیں کي جائیگي که مطلوبه رقم عدالت کے سپرد کردي جاے ' لیکن الله تعالے کے اس لطف و کرم اور اسکے عباد مخلصین و مومنین صادقین کي محبت و سرگرمیوں نے چار پانچ دن کے اندر هي اپنے اظهار حسیات مخلصانه و ابرازات عواطف غیورانه سے بالکل مجبور کردیا -

باهر کے احباب و مخلصین کا ابهي ذکر نہیں کرتا - سب سے پہلے اپنے اُن اخوان طریقت کے جوش اخلاص کا شکر گذار هونا چاهیے جنکي تعداد الحمد الله که شهر کلکته اور اطراف و جوار میں اسقدر موجود هے ' که اگر دو دو پیسه فی شخص بهي وصول کرلیا جاتا تو اسکي مجموعي تعداد صرف شهر کے اندر دو هزار روپیه سے یقیناً متجاوز هوتي !

ان مخلصین صادقین نے متعدد تجویزیں اسکي نسبت پیش کیں ' لیکن اس فقیر نے هر تجویز کو بشکریۂ تمام نا منظور کردیا که اسکي نسبت اپنے قلب کا فتوی نه تها ' اور " استفت قلبك " (اپنے دل سے هر موقعه پر فتوی طلب کرو) کے روحاني اصول کو مسلمانوں کے تمام اعمال و افعال کا دستور العمل هونا چاهیے -

آخري تجویز یه تهي که باهر کے احباب سے انکار کردیا جاے ' لیکن تاهم هر برادر طریقت کو ایک ایک آنے کے دینے کا موقع دیا جاے تاکه اس ذریعه سے اندازہ هوسکے که الهـلال کي ضمانت کي چوٹ کن دلوں پر جاکر لگي هے ؟ لیکن اس عاجز نے عرض کیا که ابهي اسکے دینے کا وقت نہیں آیا - فجزاهم الله تعالے عني و عن الاسلام و المسلمین خیر الجزا ' و وفقنا لله سبحانه و ایا هم لما یحبه و یرضاہ من العمل و الاعتقاد !

اسکے بعد عام قاریین الهلال و عموم ارباب ملت و اصحاب غیرت کي جماعت محترم هے ' جن کے بے شمار تلغرافات و مکاتیب هر ڈاک کي تقسیم میں پہنچنا شروع هوگئے ' اور ان میں سے بعض نے باصرار خواهش کي که فهرست اعانت میں انکو شرکت کا موقع دیا جاے ' لیکن جواب میں شکریے کے ساتهه اس سے روکا گیا ' تاهم انهوں نے اپني رقوم روانه کردیں - بعض نے اسـکا بهي انتظار نہیں کیا اور ضمانت کي خبر سنتے هي حسب استطاعت روپیه بهیجدیا - از آنجمله فقیر کے مخلص و محب قدیم جناب (حاجی مصلح الدین) صاحب هیں ' جنهوں نے بغیـر هیچ گونه پرسش و دریافت ' سو روپیے دفتر میں بهیجدیے - اور اسکا سلسله برابر جاری هے -

پہلے دن جس قدر منی آرڈر اِن رقوم کے آے انـکو بشکریۂ تمام واپس کردیا گیا ' لیکن دوسرے دن جب پهر روپیه پہنچا تو میں نے ایک دوسري حالت ' اور ایک بالـکل مختلف اثر کو سامنے پاکر مکرر غور کیا که اب کیا کیا جاے ؟

ضمانت دي جا چکي هے - ادارۂ الهلال سر دست کسي طرح کا بار اپنے لیے قوم پر ڈالنا نہیں چاهتا - تاهم خلوص نیت اور جوش اسلامي نے جس انفاق في سبیل اللـه کي راہ کهول دي هے ' اور باوجود اسقدر شدید مخالفت و اعراض کے احباب کرام هیں جو اپنے لطف و کرم سے باز نہیں آتے ' تو پهر مجهے کیا حق هے که اُس شے کو واپس کردوں ' جو حق پرستي اور نصرت صداقت کے نام پر سچے دلوں اور پر خلوص هاتهوں نے پیش کي هے ؟

یه خیال تها جو الله نے میرے دل میں ڈالا -

پس میں نے روپیه وصول کـر لیا اور لوگوں سے کهـدیا که باسم " ضمانت الهلال " روپیه لینے کیلیے میں اب آمادہ هوگیا هوں - البته اس حکم ضمانت کے نقصان مالي کي تلافي کیلیے نہیں ' آیندہ کے تحفظ کیلیے نہیں ' اپني کسي ذاتي غرض اور شخصي جلب نفع کے خیال سے نہیں ' بلکه ایک نہایت اهم اور اقدم ترین ملکي ضرورت کیلیے ' جسکا زخم مدت سے محتاج مرهم ' اور جس کا دکهه عرصے سے فغاں سنج مداوا هے - وہ ایک نہایت مقدس اور قابل احترام تحریک هے ' جو افکار انساني کي حریت کي حفاظت چاهتي هے ' ملک کو استبداد فکر و تقید لسان و خیال کي تحقیر سے بچانے کي آرزومند هے ' بسر زمین هنـد کي هر بهتري اور اسکے باشندوں کي هر فلاح کي اصل بنیاد ' اور ملکي ارزؤں کو پامالي سے محفوظ رکهنے کیلیے ایک اشرف و اعلي جهاد في سبیل الله هے - وہ جس طرح ملک اور رعایا کیلیے خیر خواهانه جذبات پر مبني هے ' اُس سے کہیں زیادہ حکومت و ارباب حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي اور سب سے زیادہ مفید خیر سگالي هے -

انـــڈین پـریس ایسو ســـي ایشـــن

(مجلس دفاع مطابع و جرائد هند)

یعنے ایک متحدہ اور طاقتور انجمن کا قیام ' جس کا مقصد هندوستاني پریس کے حقوق کي حفاظت هو -

الهلال کي ضمانت کیلیے جسقدر روپیه همدردان ملت عطا فرمائیں گے ' وہ اس انجمن کیلیے ابتدائي اور تاسیسي فنڈ کا کام دیگا اور اسکے ذریعه سے ایک خزینۂ دفاع حقوق مطابع (پریس ڈیفنس فنڈ) کي بنیاد پڑ جائیگي -

ارباب درد و کرم کیلیے اب پورا موقع هے که الهـلال کي ضمانت میں حصه لیں -

ليکن حالات ميں تغير هوا' زمين کي با اختيار عمارتوں ميں جبکه سناٹا تها' تو پهاڑ کي چوٹيوں پر سے مخفي صدائيں اٹهيں - عاقبت انديشي اور دانشمندي نے که خاموش تهي' شکست کهائي' اور شخصي ناداني اور بے صبري کو که منتظر مهلت تهي' فتح هوئي - اسي اثنا ميں مشهور هوا که هز ايکسلنسي گورنر بنگال شمله تشريف ليگئے هيں - پهر اسکے بعد هي الهلال کي ضمانت کا واقعه زمانے کے سامنے پيش آگيا -

يه فتح و شکست جو تحمل و بے صبري کے مقابلے ميں هوئي' يه عزل و نصب جو دانشمندي و ناداني ميں هوا' يه ذهاب و ذهاب' جو عقلمندي کي خاموشي اور ناداني کي جلدي ميں نظر ايا' اگرچه اپنے عواقب و نتائج کے لحاظ سے افسوس ناک هو' تاهم اُن لوگوں کيليے تو کچهه موثر نهيں هوسکتا' جنکي استقامت اور تزلزل کي رزمگاه الحمد لله که شمله اور دارجلنگ کي چوٹيوں سے بهي بلند تر هے' اور جو اپنے عزائم امور کا سررشته خود اپنے هاتهوں ميں نهيں رکهتے' بلکه نظام عالم کي اس انتهائي طاقت کے سپرد کرچکے هيں' جسکے وجود کي دنيا ميں سب سے بڑي نشاني سچائي اور هدايت کي فتح اور باطل و عدوان کا خسران هے :

برو ايں دام بر مرغ دگر نه
که عنقا را بلند ست آشيانه !

انکي کاميابي و ناکامي کا ميدان اُس زمين پر نهيں هے' جهاں چاندي اور سونے کے سکوں اور توپوں کي بخشي هوئي آزادي سے زندگي ملتي' اور اُسرو فقر سے هلاکت پيدا هوتي هے' جهاں ساز و سامان سے قوت' اور بے سروساماني سے بيچارگي هے' جهاں دنيوي حکومتوں کي نظر مهر مدارج و مراتب کو بڑهاتي' اور نگه قهر عزت وقوت کو گهٹاتي هے' جهاں انساني اراده حکمراں' اور اولاد آدم کا نفس مالک جزا و سزا هے' بلکه وه عجائب قدرت رباني اور خوارق نصرت الهي کي اُس ارض مقدس پر اپني فتح و شکست کے معرکے کو پاتے هيں' جهاں گليم فقر سے عظمت شاهي کا هاتهه نکلکر چمکتا' اور زندان مصائب کے اندر سلطان حريت کا تخت جلال و عظمت بچهتا هے' جهاں ظاهري بے سروساماني کے اندر باطني ساز و سامان پرورش پاتے' اور صورت کے ضعف و مسکنت کے اندر سے قوت و سطوت کا جمال معني پرتو افگن هوتا هے - جهاں حيات کا سرچشمه موت هے' اور جهاں کي زندگي يهاں کي موت سے شروع هوتي هے' جهاں کي فتح يهاں کي شکست مير منحصر هے' اور پهر اس سماء ارضي کے نيچے کون هے' جو وهاں کي فتح کو شکست سے بدل سکے؟ ولنعم ما قيل.

جمال صورت اگر وا کنی کنم' بينند
ده خرقهٔ پشمينې طلا مو باف ست

* ومن الناس من يشري نفسه ابتغاء مرضات الله' والله رؤف بالعباد (۲ : ۲۰۷)

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا' تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا والا تحزنوا' وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون - نحن اولياؤكم في الحيوة الدنيا و في الآخرة' ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون !! نزلا من غفور رحيم - و من احسن قولا ممن دعا الى الله و عمل صالحا و قال انني من المسلمين - (۴۲ : ۳۳)

"جن لوگوں نے الله کي ربوبيت کا سچا اقرار کيا اور پهر خدا پرستي کي راه ميں استقلال کے ساتهه جمے بهي رهے' تو اُن پر ضرور آسماني ملائکهٔ رحمت کا نزول هوگا' جو انکو بشارت دينگے که نه تو وه ڈريں اور نه کسي طرح غمگين هوں - نصرت و کاميابي کي وه بهشت عزيز' جسکا تم ايسے خدا پرستان مستقيم سے وعده کيا گيا تها' اب تمهارے هي ليے هے - پس اسميں رهو اور بے فکر و غم هوکر خوشي مناؤ - دنيا کي زندگي ميں بهي هم تمهارے حامي هيں اور آخرت ميں بهي ناصر و مددگار رهيں گے - وهاں بهي تمهارے ليے عيش و نعائم کي بهشت هوگي - تم جس راحت کو طلب کروگے' موجود پاؤگے - يه تمام کاميابياں اور نصرت و فلاح خداے غفور و رحيم کي طرف سے تمهارے ليے هے - پس اُس سے بهتر اور دنيا ميں کس کي صدا هوسکتي هے' جو الله کے بندوں کو الله کي طرف بلائے' اعمال صالحه اختيار کرے' اور کهے که "ميں الله کے آگے سر جهکا دينے والوں ميں سے' يعني مسلم هوں"

مبين حقير گدايان عشق را' کين قوم
شهان بے کمر و خسروان بے کله اند !

خدا کے کاروبار انسان کي ضد اور هٹ سے بے پروا هيں' اور اگر انسان کي سمجهه اُسکي نا سمجهي سے شکست کها جاتي هے' تو اسکے بندے اپنے صبر و استقامت کو شکست خورده کيوں پائيں؟

و ان الظالمين بعضهم اولياء بعض' والله ولي المتقين (۴۵ : ۱۸)

پس گورنمنٹ کا رويه کتنا هي افسوسناک هو' ليکن ميري نظر ميں تعجب انگيز کبهي بهي نهيں رها - البته جو لوگ ايسے موقعوں پر اپني بريت کي کوشش کرتے هيں' اور اپنے جرم کي تلاش ميں بے فائده نکلتے هيں' انکي حالت يقيناً تعجب انگيز هے - کيا جرم حق گوئي سے بهي بڑهکر اور کوئي جرم هوسکتا هے' جس کي پاداش و سزا کے استقبال ميں آنهيں تامل هے؟

جرم منست پيش تو گر قدر من کم است
خود کرده ام پسند خريدار خويش را

(اظهار حسيات مليه و اعانت ادارهٔ الهلال)

بهرحال خواه کيسے هي حالات هوں' ليکن تاهم ميں اس واقعه کو کسي طرح کي بهي اهميت دينا پسند نهيں کرتا تها - اسليے که خلاف توقع نهيں' اسليے که تعجب انگيز نهيں' اسليے که ايک عاجلة الورود' اور سب سے آخر يه که بالکل منتظر و موعود تها -

مقامي گورنمنٹ اور زمانه اس امر سے بے خبر نهيں که اگر ادارهٔ الهلال چاهتا تو اپني ايک صداء مختصر کے ساتهه هي تمام ملک کو اس واقعه کي طرف متوجه کرليتا - کم از کم کلکته ميں تو اسکے ليے صرف ۲۴ - گهنٹے کافي تهے' ليکن ميں نے پسند نهيں کيا که ايک معمولي سي بات کو وقت سے پهلے اهميت دي جاے -

(والقيت عليک محبة مني - ۲۰ : ۳۹)

اس ماده پرستي کے قرن ميں خدا کا نام ليتے هوے بهت سي روحيں هيں جو شرماتي هيں' مگر ميں کيا کروں که ميري روح کي تو تسکين صرف اسي نام ميں هے - ميں ديکهتا هوں که اسکے عجائب کاروبار قدرت ميں سے ايک کرشمهٔ محير العقول يه بهي هے که وه جب کسي تخم کي پرورش کرتا' اور کسي شاخ کو درخت بلند قامت بنانا چاهتا هے تو اپنے بندوں کے هاتهوں ميں سے اپنے دست قدرت کو بڑهاتا' اور انکے دلوں ميں سے اپني روح محبت کو ظاهر کرتا هے - پهر اقليم قلوب ميں اضطراب' اور صفوف ارواح ميں حرکت و اضطرار پيدا هوجاتا هے - کوئي دل نهيں هوتا جو اس تخم کي محبت سے خالي هو' اور کوئي روح نهيں هوتي جو اُس آسماني درخت کي الفت کو اپنے اندر سے دور کرسکے •

ا ارایـ ـلام

الحريـــة فـى الاســـلام

نظـام حكومـة اسـلاميه

واامرهم شورى بينهم (٤٢ : ٣٦)

(٥)

توطيـة مبـاحث آتيه

اور مباحث گذشته پر ايک اجمالي نظر

گزشته نمبر مين قلت گنجايش ' اور صفحات سابق و لاحق کے پہے چھپ جانے کي وجه سے مضمون بالکل ناتمام چھوڑ دينا پڑا ' اسليے آج پہلے اسکا بقيه حصه درج کرتے هيں اور اسکے بعد اصل موضوع کے مطالب آتيه کي طرف متوجه هونگے -

بقيه مقالۀ سابقه

(٤)

موجوده جمهوريت و حريت کا پهلا سال سنـه ٧٩ - سمجها جاتا هے جبکه ١٤ - جولائي سے (انقلاب فرانس) کي تحريک آغاز هوا اور رجال انقلاب نے مشهور قلعه (باستيل) پر قبضه ليا -

يه زمانه اگرچه انساني جذبات کي شورش و طوائف الملوکي ايک هيجاني دور تها اور ايک عهد کے اختتام کے بعد اور دوسرے کے آغاز سے پہلے ايسا هونا ضروري هے ' تاهم ايک جمعيۃ طنيه موجود تهي جو اسوقت تمام اعمال و امور انقلاب کي درست اپنے هاتهون ميں رکهتي تهي ' اور يه برابر قائم رهي ' لانکه سنـه ١٧٩١ - ميں اس نے فرانس کے پہلے دستور کا اعلان کيا -

يه جمعيۃ انقلاب سے پہلے ١٧ - جون سنه ١٧٨٩ - کو قائم هوي ي اور تمام دور انقلاب اسي کے زير حکومت رها -

(واقعۀ باستيل) کے بعد ٤ - اگست کي شب کو جمعيۃ نے مشهور "منشور انقلاب" شايع کيا تها جس نے تاريخ ميں اولين علان حرية " کے لقب سے جگه پائي هے - اسميں انقلاب کي ... کا اعلان تها اور دنيا کو بشارت دي گئي تهي که وه شاهد ... جو اپني رونمائي ميں انساني خون اور لاش کي پهلي ... قبول کرچکي هے ' اب وقت آگيا هے که برقعه الٹ دے دنيا کے سامنے اپنا نظارۀ امن عام کردے !

اس منشور ميں سب سے پہلے نظام حکومۃ قديمه کي بعض مصيبات بتلائی تهيں ' پهر مقصد انقلاب کی تصريح کی تهي ' اخر ميں اعلان عام تها که پچهلے عهد کے تمام اعمال و اثار اينده کے ليے کالعدم قرار دیے جاتے هيں -

اس منشور مين لکها تها که قديم نظام حکومت کا سب سے بڑا عذاب انسانيت پر يه تها که پادشاه کا تسلط جزو کل پر حاوي تها - اور اسکو " رئيس مطلق " کی حيثيت بغير کسي مراقبۀ و مسئوليت کے حاصل تهی -

پهر اسکے بعد اينده حالت کي الفاظ ذيل ميں تصريح کي تهي :
" جمعيۃ وطنيه نے جو کچهه کيا هے ' اسـکا خلاصه يه هے که اس نے حکومت مطلقه سے پادشاه کو محروم کرديا ' وه ملـک و امت کو اسکا مستحق قرار ديتي هے -

آج کے دن سے حکومۃ مطلقه منهدم هوگئی ' اور اهل وطن مين باهم امتياز و فضيلت کا دور ختم هوگيا - اب ملـک پادشاه سے ' اور وطنيۃ عدم مساوات سے آزاد هے !

جمعيۃ وطنيه گزشته زمانے کے ان تمام اثار و اعمال کو کالعدم قرار ديتي هے جنکي وجه سے حريت و مساوات اور حقوق عامه کو ايک ادنے سے ضرر کا بهي احتمال هے -

اب نه ارباب عزو دولت کيليـــے کوئي امتياز باقي رها ' نه زميندارون کيليـــے حق فضيلت و استيلا - وراثت سے کوئي حق پيدا نهيں هوتا ' اور نه طبقات و مدارج کا اختلاف کوي شے هے - تمام القاب و خطابات جو کل تـک لوگون کو حاصل تهے ' آج کے دن سے يقين کرليا جاے که بالکل بيکار و کالعدم هوگئے هيں -

محض وراثت کي بنا پر کسي کو حکومت سے وظيفه نهين ملسکتا - کسي جماعت کو يا کسي فرد واحد کو ايک ادنے سا بهی امتياز ان قوانين عامه سے بري هونے کا نهيں جو هر فرانسيسی پر نافذ هونگے "

(٥)

مبادی حريه

ليکن اب تـک نظام حکومت کا کوئي قانون مرتب نهين هوا تها - ايک مجلس تشريع (واضع قوانين) قائم کي گئي تهي ' تاکه فرانس کا دستور مرتب کرے - اس مجلس نے وضع قوانين سے پہلے بطور مبادي دستور و حريت کے چند دفعات مرتب کيں ' اور انهي کو تمام نظامات و قوانين کا اساس و اصل الاصول قرار ديا -

يه مبادي حريت ايک اعلان کي صورت ميں قلمبند کيے گئے تهے اور سنـه ١٧٧٩ - ميں چهپکر جمعيۃ کي طرف سے شايع هوے تهے -

حقوق انساني کا يورپ مين اعلان

ان مباديات کا خلاصه يه تها :

" انسان ازاد پيدا هوتا هے اور ازادي هي کيليئے زنده رهتا هے تمام انسان بلحاظ حقوق مساوي هيں -

حقوق طبيعي پانچ هيں : حريت ' تملک ' امن ' مقاومة -

زمیندار اور الهلال کا اب تذکرہ لا حاصل هے - مرض عالمگیر اور سیلاب هر طرف رواں هے - مجهے اپنے معاملات کی کچهه بهی فکر نهیں - میں نے روز اول هی سے اعلان کردیا تها که اگر میرے کاموں میں صداقت هوگی تو اسکی قوت هر حال میں نا قابل تسخیر هے ' اور اگر نیتوں میں کهوٹ هوگا تو باطل اپنی تباهی کا بیج خود اپنے اندر رکهتا هے ' اس کے لیے پریس ایکٹ کی ضرورت نهیں - لیکن مصیبت یه هے که اس مطلق العنانه استبداد کی تیغ سے اب کسی هستی کو امان نهیں - جو حالات نظر آ رهے هیں' انکی پیشیں گوئی مستقبل کے متعلق موجودہ حالت سے بهی زیادہ مخدوش هے - جب روزانه (حبل المتین) کلکته کو بهی پریس ایکٹ سے پناہ نه ملی' جس نے موجودہ اسلامی جوش و حرکت میں حصه لینے کا کوئی جرم نهیں کیا - محض واقعات و اخبار کی اسکے ذریعه شهر میں اشاعت هو جاتی تهی' تو پهر ظاهر هے که اوروں کو شکوہ و شکایت کا کیا موقع ؟

پریس ایکٹ کا جس وقت نفاذ هوا تها ' کها گیا تها که صرف تین سال کیلیے هے - اب وقت آگیا هے که ملک کا تمام تعلیم یافته اور حق پسند طبقه اپنی متحدہ قوت سے اسکا قانوناً مقابله کرے اور استبداد و مطلق العنانی کے اس دهبه سے اپنی گورنمنٹ کا دامن پاک کرے ' جس کے ساتهه ایک لمحه کیلیے بهی کوئی آئینی نظام حکومت جمع نهیں هوسکتا - (کامرید) پریس کے پچهلے مقدمے میں هندوستان کی سب سے بڑی عدالت کے سب سے بڑے جج نے جو رائیں دی هیں ' انکے بعد بهی ملک کا اسطرف متوجه نهونا غفلت و نادانی کی ایک بدترین مثال هوگی - اگر ایک ایسی انجمن قائم هوگئی ' تو اسکے ذریعه هندوستانی پریس کی هر شاخ کو تقویت پهنچ سکے گی' اور پریس ایکٹ کے سوال کو اس زور و قوت کے ساتهه اٹهایا جاسکے گا جو یقیناً کسی آخری فیصلے تک ملک کی رهنمائی کریگا -

(اعیان مطابع بنگال کی همدردی)

مجهکو نهایت خوشی هوی' جب میں نے اپنا یه خیال مقامی معاصرین عظام کے آگے پیش کیا ' جنکا حلقه فی الحقیقت هندوستانی پریس کا سب سے زیادہ وقیع حصه هے - انهوں نے هر طرح شرکت و اعانت کیلیے فوری آمادگی ظاهر کی - علی الخصوص مشهور آنریبل (بابو سریندرو ناتهه بنرجی) چیف ایڈیٹر (بنگالی) بوجود استماع مقصد ' سرگرم کار و سعی فرمانے هوگئے - اسی طرح بمبئی کے انگریزی و گجراتی اخبارات میں سے بعض اخبارات نے تار کے جواب میں بذریعه تار هر طرح کی آمادگی ظاهر کی هے -

اب ضرورت صرف اسکی هے که اردو پریس کے تمام ارکان اس تحریک اهم کے خیر مقدم کیلیے مستعد هوجائیں اور اپنے اپنے صفحات کا ایک بڑا حصه اسیر غور و بحث و تشویق و ترغیب فراهمی اعانت کیلیے وقف فرما دیں -

ائندہ نمبر میں اس مجلس کے متعلق مزید تفصیل الهلال میں شائع کی جائیگی -

(طالب اعانت)

آخر میں مکرر اعلان کرتا هوں که جو حضرات الهلال کی ضمانت کے واقعه سے متاثر هوکر امادۂ اعانت هوے هیں - اب ادارۂ الهلال بکمال تشکر و امتنان انکی اعانت قبول کرنے کیلیے مستعد هوگیا هے' کیونکه وہ فی الحقیقت " انجمن دفاع مطابع هند " کے فنڈ کی بنیاد هوگی - میرے بنگالی دوستوں نے دریافت کیا که اگر انجمن قائم هوگئی تو مسلمانوں کے طرف سے کس قدر مالی مدد ملے گی ؟ کیونکه کها جاتا هے که یه انکے جوش حیات کا اور هماری افسردگی کا زمانه هے - میں نے کها که جو قوم ایک ماہ کے اندر حادثۂ کانپور کیلیے ایک لاکهه روپیه جمع کرسکتی هے' باوجود اُن موانع کے جو اس راہ میں حائل تهے ' وہ اب ایک ایسے کام کیلیے جسکے بغیر نه مسجد کانپور کیلیے صدا بلند هوسکتی هے اور نه شهدائے اسلام کی داد خواهی کیلیے ' کیوں قیمتی سے قیمتی مالی ایثار کا ثبوت نه دیگی ؟

والله المستعان و علیه التکلان -

اصبروا و رابطوا !

(ایک مراسلة)

ضرورت هے که هر فرد مسلم سلسلۂ اخوت میں با قاعدگی کے ساتهه مربوط هو - اسکے لیے ذیل کی تدبیر خیال ناقص میں هے جو قوم کے فوائد کے خیال سے بغرض اشاعت و اعلان اور حصول آرا ارسال خدمت اقدس هے -

(۱) ایک با قاعدہ تمام هندوستان کے مسلمانوں کی قایم مقام جماعت کسی مناسب حصه ملک میں بحصول کثرت آراء عام مسلمین قایم کیجاے -

(۲) هر شهر بلکه هر قصبه میں جماعت مذکورہ کے ماتحت مقامی جماعتیں بحصول اکثریت مسلمانان مقامی قائم کیجائیں - ان جماعتوں کا مقصد اصلی مسلمانوں کے جذبات و حقوق کی نگرانی اور حصول نتائج و انجام دهی امور کی کما حقه کوشش کرنا هو -

طریق اجراے یه هے که مسلمان اخبارات تجویز هذا شایع کرکے خواهش کریں که فلاں تاریخ تک عام طور پر مسلمانان هندوستان ' هندوستان کے تین یا پانچ اشخاص (جتنے مناسب هوں - میری ناقص میں تعداد جسقدر کم هو بهتر هے) منتخب کرکے تحریرات جدا گانه یا متفقه کے ذریعه انکے نام کسی ایک معتمد مسلمان اخبار (الهلال بهتر هے) کو بهیجدیں - مدیر اخبار چند مقامی معتبر اشخاص کے نزدیک آن آرا کو محفوظ رکهیں - اور تاریخ مقررہ پر اشخاص مذکورین کے موجودگی میں بلحاظ اکثریت' صاحبان مجوزہ میں سے ارکان جماعة قایم مقام مسلمانان هندوستان کو منتخب کرکے اعلان کردیں -

اب جماعت مذکورہ مقررہ کی جانب سے اعلان هو که هر شهر و قصبه کے مسلمان اپنے اپنے شهر و قصبه کے تین تین معتبر و معتمد اشخاص کے نام دفتر جماعت میں بهیجدیں - جب یه نام موصول هوں تو تاریخ مقررہ پر بلحاظ اکثریت انتخاب کرکے صاحبان مذکور و عامه مسلمین کو بذریعه اعلان و تحریر اطلاع دیدیجاے که فلاں شهر میں فلاں فلاں اشخاص کی " جماعت ماتحت انجمن قایم مقام مسلمان هند " قایم کردیگئی هے اور اس جماعت ماتحت کے لیے چند مختصر آسان قواعد منضبط کردیے جائیں - اوس جگه کے مسلمانوں کو اپنے عام جذبات اور شکایات کی اطلاع اور علاج کار کیلیے سعی جماعت مقامی مذکورہ سے کرنا چاهیے - جماعت مقامی کو حسب هدایات جماعت اعظم دورہ کرنا چاهیے - ایک نهایت هلکا چندہ عام مسلمین پر قائم کردیا جاے جو جماعت مذکورہ کی ضروریات میں کام آے - مثلا ایک آنه فی کس فی ماہ ' جو زیادہ دے فجزاہ الله خیرا - اسطرح فضل خدا سے امید هے که مسلمانوں کی درماندگی پر پروردگار عالم علاج فرما دے - (از خریدار الهلال نمبر: ۲٦٦۸)

فرانس بھي اسي میں مبتلا تھا - دستور مرتب ھوتے تھے اور پھر نئے دستور کا مطالبہ کیا جاتا تھا - حکومتیں تعمیر کي جاتي تھیں اور پھر ڈھائي جاتي تھیں - سنہ ۱۷۹۵ - میں نئے دستور کا اعلان ھوا جو سنہ ۱۷۹۹ تک قائم رھا - اسي اثنا میں فرانس اور یورپ میں جنگ شروع ھوگئي جسکي بناء محرکہ در اصل فرانس کا انقلاب حکومت ھي تھا - اس بیروني مصروفیت سے اندروني نزاعات کي قوت بعضاً گھٹ گئي - یہاں تک کہ حالات نے ایک دوسرے انقلاب کا مقدمہ الٹا اور ملوکیت جو فرانس سے چلي گئي تھي ' پھر دوبارہ واپس لائي گئي -

اب تک سر رشتۂ حکومت ڈائرکٹروں کي ایک جماعت کے ھاتھہ میں تھا اور مختلف اداري و تشریعي ' اور نیابي و انتخابي مجالس قائم تھیں - اب انھوں نے دیکھا کہ زیادہ عرصے تک حکومت اپنے قبضے میں نہ رکھہ سکیں گے - وضع ملکي کو کسي نہ کسي طرح جنگي مہلت سے فائدہ اٹھا کر بدل دینا چاھیے - اسي سازش کا نتیجہ وہ انقلاب ثاني تھا ' جو ۱۸ - نومبر سنہ ۱۷۹۹ - شروع میں آیا ' اور مشہور فاتح یورپ : (نپولین بونا پارٹ) کي قوت سے پانچ سو نائبین ملک کي مجلس فوجي قوت سے توڑ دي گئي ' اور اس طرح عہد (کرامویل) کي تاریخ انگلستان کا پھر اعادہ ھوا ' جس نے شخصیت کو شکست دیکر ' پھر خود اپني شخصیت سے ملک کي جمہوریت کو شکست دي تھي !

اب ایک نئي مجلس اس غرض سے منتخب کي گئي کہ نئے دستور کو مرتب کرے - چنانچہ آٹھویں سال انقلاب کا دستور وضع کیا گیا - یہ دستور في الحقیقت (بونا پارٹ) کا گھڑا ھوا ایک جال تھا ' جو فرانس کو پھانسنے رکھنے کیلیے بنایا گیا تھا - بظاھر تو جمہوریت قائم کي گئي جسمیں دستور جمہوري کے تمام اعضاء بدستور موجود تھے ' مگر دماغ کي جگہ ایک قنصل کا عہدہ قائم کیا جو بیس برس کیلیے نامزد کیا جائیگا اور جو جمہوریت کے نام سے فرانس پر حکومت کریگا - تمام عمال کا تعین ' تمام فوج کي قیادت ' صلح و جنگ کا اختیار ' تمام اداري و تنفیذي قوي کا سر رشتۂ آخري ' اسکے سپرد کر دیا گیا - اسکي معاونت کیلیے دو نائب رکھے گئے مگر في الحقیقت وہ اپنے تمام کاموں میں ایک خود مختار حکمراں اور شہنشاہ مطلق تھا -

اس جمہوري شہنشاھي کے تخت پر (نپولین بونا پارٹ) متمکن ھوا -

(۷)

یہ سب کچھہ ھوا لیکن انقلاب فرانس اپنا کام پورا کر چکا تھا - اس پر یہ دور بھي گذر گیا - اسکے بعد ملوکیۃ و مطلق العناني کا ایک نیا دور شروع ھوا - تمام یورپ میں نظام مقیدہ کي حکومت قائم ھوئي - فرانس میں بھي انگریزي نظام دستوري قائم کیا گیا - با ایں ھمہ آخر میں فتح جمہوریت ھي کو ھوئي اور وھي انقلاب فرانس کا قائم کردہ اصل اصول بغیر کسي تغیر کے تمام حکومت کا بنیاد قرار پایا کہ " السلطۃ للشعب وحدہ ! "

یورپ کے دیگر حصص میں اگرچہ اس انقلاب کا اثر ملوکیۂ مقیدہ سے آگے نہ بڑھا ' مگر في الحقیقت ھر دستور و نظام حکومت میں بصور مختلفہ یہي اصل الاصول کام کر رھا ھے -

(تنبیہ)

اس مضمون میں جا بجا حکومت مقیدہ ' ملوکیہ ' دستوري ' وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے گئے ھیں - حکومت " مقیدہ " سے مقصود وہ نظام حکومت ھے جسمیں گو پادشاہ کے حقوق و تسلط حکم برقرار رکھا گیا ھو ' لیکن قانون و آئین کي پابندي کے ساتھہ حکومت کي جاے - " ملوکیۂ مقیدہ " سے بھي وھي مقصود ھے - " دستوري " سے مقصود پارلیمنٹري حکومت ھے - جسمیں پادشاہ قانون و جماعت کے ماتحت ھو ' اور یہ " نظام انگریزي " کے لقب سے مشہور ھے - صرف " ملکیہ " سے مراد حکم مطلق یا شخصی حکومت ھے - " جمہوري " نظام حکومت پادشاہ کے وجود سے بالکل خالي ھوتا ھے - حکومت صرف ملک کي اکثریۃ کرتي ھے اور نظم اداري کیلیے ایک شخص باسم صدر منتخب کرایا جاتا ھے - یہي طرز حکومت آجکل امریکہ اور فرانس اور بعض چھوٹي چھوٹي جمہوریتوں کا ھے -

آجکل کي اصطلاح کے مطابق اسلام ملکیۃ مقیدہ یا نظام دستوري انگلستان کے مطابق حکومت قرار نہیں دیتا جیسا کہ غلطي سے بعض لوگ سمجھتے ھیں ' بلکہ اسکا نظام خالص جمہوري اور شائبہ تشخص و ملکیۃ سے کلیۃ پاک ھے - کما سیأتي انشاء اللہ تعالی -

مکتوب آستانۂ علیہ

الهلال ادریا نوپل میں

مولانا دام مجدکم ! اپ ھندوستان میں بیٹھے اپنے قلم و زبان اور علم و فضل کو وقف راہ ملت کر رھے ھیں لیکن آپکو معلوم نہیں کہ جو حروف آپکے قلم سے نکلتے ھیں ' انکے نقوش کہاں کہاں اور کن کن کے دلوں میں اپنا گھر بناتے ھیں ؟

۹ - مئی سنہ رواں کے الهلال میں بعنوان " صفحۃ من تاریخ الحرب " ایک عجیب و غریب سلسلہ مضامین چھپا ھے - جسمیں دنیا کي بعض مشہور مدافع قوموں کے جانفروشانہ عزائم و اعمال کا حال لکھا ھے - یہاں (قسطنطنیہ میں) اب سے ۲۰ - روز قبل وہ ایک جماعت کے مطالعہ میں آیا اور اس نے پورے مضمون کا ترکي میں ترجمہ کرکے متعدد اخبارات میں شائع کر دیا - جو آپکي نظر سے گذر چکے ھونگے - نیز انھیں بجنسہ ادریا نوپل ایک ایسے بزرگ شخص کے پاس بھیجا ' جس نے اپني ھستي خدمت ملت و اسلام کیلیے نذر کردي ھے - اور جس سے آپ بخوبي واقف ھیں ....

کسقدر خوشي اور ناز کي بات ھے کہ ادریا نوپل میں یہ مضمون صرف پڑھا ھي نہیں گیا اور اسکے سحرکار اور شعلہ افروز افکار نے دلوں کو مسخر ھي نہیں کیا ' بلکہ اسپر پورا پورا عمل بھي کیا گیا - اور آج پندرہ دن سے ادریا نوپل اور قرق کلیسا کي تمام مسلم آبادي کیا مرد کیا عورت ' بلا لحاظ سن وسال قلعے اور مورچے طیار کر رھي ھے ' اور جو تصویر آپنے اھل قرطاجنہ کے دفاع کي کھینچي تھي ' وہ اسکي درو دیوار کے نیچے بجنسہ نظر آ رھي ھے !!

رنوق کے ساتھہ بیان کیا گیا ھے - کہ ۲۲ - ھزار آدمیوں کي رات دن کي محنت کي بدولت اسوقت ادریا نوپل سابق سے چہار چند مستحکم اور مدافعت کے قابل ھوگیا ھے !

خدا آپ کو اس عظیم الاثر اسلامي خدمت کا اجر عطا فرماے - یہاں کے تمام سر برا وردہ حلقے الهلال کے تذکرے سے معمور ھیں -

۲۸ - رمضان المبارک

ھرکہ - فابریقۂ ھمایوني

Imperial Fabrique de Herikı (Turkey)

(حریت) کے معنی یه هیں که انسان کو قدرت حاصل هو که هر اُس کام کو کرسکے ' جسسے بغیر کسی دوسرے کو نقصان پہنچاے ره نہ سکتا هے -

(تملک) سے مقصود اپنی ملکیت صحیح و قانونی کے قبض و تصرف کے کامل حق کا ملنا هے - یعنی هر شخص اپنی املاک کا مالک هو اور کوئی اس سے چھین نه سکے -

(امن) سے مقصود یه هے که هر شخص اپنی جگه پر محفوظ و بے خطر هو اور صرف قانون کی خلاف ورزی هی کی ایک صورت ایسی هو' جو اسکے امن میں خلل ڈال سکے -

(مقاومة) سے مقصود جور و ظلم اور حملهٔ و اقدام مجرمانه کی مقاومت هے - یعنی هر شخص اپنی حفاظت کے وسائل اختیار کرنے کی قدرت رکھتا هو' ظلم و جور کے خلاف احتجاج (پروٹسٹ) کرسکے -

قانون ارادهٔ عامه کا مظہر هے - پس هر وطنی کو حق هو که وه ذاتی طور پر یا بتوسط وکلا مجلس اعلی (سینٹ) میں شرکت کرسکے

هر وطنی بلحاظ وطنی هونے کے یکساں حکم سے موثر هو - اس بنا پر هر شخص کیلیے ممکن هو که وه بڑے سے بڑے عہدے کو اور اعلی سے علی وظیفه کو حسب اقتدار و اهلیت حاصل کرسکے -

کسی انسان کیلیے کسی حالت میں جائز نہو که وه کسی انسان کو قید کرسکے یا اور کوئی ایسا هی سلوک کرسکے - الا انہی صورتوں میں ' جو قانون نے مقرر کردی هوں ' اور اسی طریقه پر ' جو اُس نے قرار دیدیا هو - کسی شخص کیلیے جائز نہیں که وه کسی دوسرے کو اپنی راے کے اظہار سے روکے ' اگرچه وه دینی هو اور عام اعتقادات دینیه کے مخالف - البته اُس صورت میں اسکا اظہار روکا جاسکتا هے جبکه وه قانون کے لحاظ سے امن عامه کیلیے مضر هو -

هر وطنی کو پورا حق حاصل هے که اپنی راے و فکر کے مطابق گفتگو کرے اور لکھے پڑھے ' یا چھاپ کر شائع کرے -

اسی طرح هر وطنی کو حق توریع و اشاعت حاصل هے -

" حق تملک " ایک مقدس حق هے - کسی شخص کی طاقت نہیں که کسی کی ملکیت اس سے چھین سکے - البته مصالح عامه سب پر مقدم هیں - لیکن اسکے لیے بھی جب تک قانونی صورت نہو' کوئی شخص اپنی ملکیت سے دست بردار هونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا -

موجوده تحریک انقلاب کے مبادی مقاصد میں سے هے که " حق حکم و تسلط " اشخاص کو نہیں بلکه امت اور ملک کو حاصل هو - جمیع ابناء وطن اپنے تمام حقوق میں مساوی هوجائیں ' حریت سے متمتع هوں اور هر طرح مامون و مصئون رهیں - پس امه فرانساوی کا شعار وطنی حریت ' مساوات ' اور اخوت قرار پایا هے "

یه ایک حقیقت هے که یورپ کی موجوده جمہوریت کا مبدء سعادت مجلس تشریع فرانس کا یہی اعلان تھا - تاریخ نے اسے " اعلان حقوق الانسان " کے لقب محترم سے محفوظ رکھا هے اور همیشه محفوظ رکھیگی -

(٦)

هم نے اس حصهٔ بیان کو اسلیے کسی قدر طول دیا تا که انقلاب فرانس کی ابتدائی حد حریت و جمهوریت سامنے آجاے - نیز اندازه کیا جا سکے که یورپ کی موجوده جمهوریت کے خلاصهٔ امور و مبادی نظام و اساس کیا کیا هیں ؟

یه انقلاب فرانس کے نزدیک حریت ' و مساوات اور حسب حقوق انسانی کی انتہائی سرحد تھی - یہی مبادی حریت هیں جنکو انسانی آزادی کے سب سے آخری سوال کے جواب میں آج یورپ بتلا سکتا هے -

اس اعلان مبادی حریت میں بھی دراصل وهی ایک اصل اصول حریت اُسکی هر دفعه کے اندر موجود هے' جسکی طرف گذشته نمبر میں هم اشاره کر چکے هیں - تمام دفعات کا اگر خلاصه ایک جمله میں کرنا چاهیں تو صرف یہی هوگا که " السلطة للامه " یعنی حق حکم و تسلط صرف اُمت هی کیلیے هے -

چنانچه اسکے بعد یہی اصل اصول فرانس کی تمام دستوری اور جمہوری جماعات کے پیش نظر رها - انقلاب سے پہلے فرانس میں پارلیمنٹری حکومت موجود تھی لیکن شاهی حقوق و تسلط اور کلیسا کا عالمگیر استبداد اسدرجه قوی تھا که دراصل ایک شخصی تخت شہنشاهی حکومت مقیده کے نام سے حکمرانی کر رها تھا -

انقلاب کے بعد رجال انقلاب میں تفریق هوگئی - ایک گروه ملوکی مگر دستوری و مقید حکومت قائم کرنا چاهتا تھا - گروه غالب یہی تھا اور اسکے سامنے انگلستان کے دستور کا نمونه تھا - دوسرا گروه خالص جمہوری حکومت کے نظام بنانا تھا - یه جماعت اگرچه قلیل تھی مگر عوام اور کاشتکاروں پر اسکا اثر حاوی تھا - ۱۰ - اگست سنه ۱۷۹۲ - کو اس جماعت نے پیرس کے دیہاتیوں سے شورش کرا کے مجلس کو مجبور کیا که وه ایک ایسے نئے دستور کا اعلان کردے ' جو بادشاه کے وجود سے بالکل مستغنی هو -

اس غرض سے ایک نئی مجلس کا انتخاب هوا - منتخبه مجلس نے ایک سب کمیٹی قائم کی جسکے اکثر اعضاء ' مشہور انقلابی مصنف ' جان روسو Roussedu (۱) کے شاگرد تھے - انہوں نے اسی اصل اصول کو تمام نظام و قوانین کا محور قرار دیا که " السلطة للشعب وحده " حکم و تسلط صرف قوم هی کیلیے هے - اور ایک ایسا نظام مرتب کیا جو ملکیة (شاهی شرکت) سے بالکل خالی تھا - یه نظام تاریخ انقلاب میں " دستور سنه : ۱۷۹۳ " کے لقب سے مشہور هے -

لیکن دوسرے سال یه دستور بھی قائم نه رها - یه دور انقلاب در حقیقت انسانی جذبات کی شورش ' اذهان کی طوائف الملوکی اور طبیعت انسانی کے مطالبات مفرطه کا ایک هیجانی دور تھا - فرانسیسی قوم جو مدت سے معطل تھی ' سوچ سکتی تھی مگر کچھ کر نہیں سکتی تھی - لوگوں کی مثال (بقول وکٹر هیوگو victor Hug) " بالکل اُن قیدیوں کی سی هوگئی تھی ' جو مدة العمر قید خانے میں رهکر آزاد هوے هوں اور جیل کے احاطه سے نکلکر جب آسمان کی کھلی فضا کے نیچے پہنچیں تو حیران هوکر رهجائیں که اب اُنھیں کیا کرنا چاهیے ؟ "

یه حالت قدرتی هے اور همیشه ایک دور کے اختتام اور دوسرے کے آغاز کا درمیانی حصه دنیا نے ایسی هی حالتوں میں کاٹا هے -

---

(۱) جان جاک روسو مشہور فرانسیسی مصنف اور انقلاب فرانس کے محرکین اولین میں سے هے - سنه ۱۷۵۶ - میں اس نے اپنے افکار سیاسیه ایک کتاب کی صورت میں شائع کیے - اسمیں هر طرح کے استبداد دینی و ملوکی کو ظلم و معصیت بتلایا تھا اور جمہوری حکومت کی اهل فرانس کو ترغیب دی تھی - جمہوری حکومت کے اُس نے متعدد نظام مرتب کیے تھے ' اور سب کا ازلین اصول قوم کے تمام طبقات و جماعات میں مساوات قرار دیا تھا - سنه ۱۷۱۲ - میں پیدا هوا اور سنه ۱۷۷۸ - میں بعالم دیوانگی رخت بندھی - نغمات موسیقیه کو بصورت ارقام و خطوط مدون کرنے کا رهین موجد هے -

مقالات

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

حبشش میں ایک اسلامی حکومت !

آٹھوین صدی ہجری کے چند مجاہدین

دعوت اسلام

ہمارے ان دشمنوں نے جنکی بساط ہستی کا ایک گوشہ بھی خونریزی سے خالی نہیں' ہمکو ہمیشہ طعنہ دیا ہے کہ نخل اسلام صرف تلوار ہی کی دھوپ' اور صرف قہر و اکراہ ہی کی فضا میں پرورش پاتا ہے' لیکن تاریخ نے ہر موقع پر گواہی دی ہے کہ نشر دعوت اسلامی کا سبب قہر و اکراہ نہیں بلکہ صرف رضا و صلح' حسن اخلاق' اور اسوۂ حسنۂ مسلمین مخلصین رہا ہے -

نصارائے حبش اور مسلمانوں کے درمیان سیکڑوں معرکے پیش آئے' اور اکثروں میں مسلمانوں نے دشمنوں کے اجسام کو اطاعت سیاست اسلامیہ پر مجبور کیا' لیکن دلوں کو قبول دین اسلام پر کب اور کہاں مجبور کیا ؟ ہاں ہر موقع پر اسلام کے معجزۂ اخلاق و خدا پرستی کی ایک تلوار چمکتی تھی' جو رسوم و عقائد فاسدہ کے حصار سے گذر کر قلوب و ارواح کو مسخر کر لیتی تھی !

چنانچہ گذشتہ نمبر کے خاتمے میں تم پڑھ چکے ہو کہ دس ہزار حبشی نصرانیوں نے کس تلوار کی زور سے اسلام کے آگے سر اطاعت خم کیا ؟ یقیناً وہ فولاد کی تلوار نہ تھی بلکہ اخلاق اسلامی کا وہ حربۂ حسن و زندگی تھا' جس نے ہر زمانے اور ہر دور میں اپنے جوہر دکھائے' اور آج بھی الحمد اللہ کہ زنگ آلود نہیں ہے !

افریقہ اور شمالی نائجیریا میں آج جس سرعت سے اسلام خود بخود پھیل رہا ہے' اسکی روئدادوں نے مسیحی مشنوں کی عمارتوں کو ماتم کدہ بنا دیا ہے' لیکن دنیا دیکھہ رہی ہے کہ یہ تلوار کی کاٹ نہیں ہے - کیونکہ تلوار کا قبضہ تو اب ہمارے ہاتھہ سے نکلکر غیروں کے ہاتھہ چلا گیا ہے' اور ہماری گردنیں انکے آگے رکھدی گئی ہیں -

سلطان منصور کی گرفتاری

سلطان منصور ہزاروں مفتوح قلوب و اجسام کی جمعیت کے ساتھہ دس دن تک دشمنوں کے انتظار میں سر میدان پڑا رہا - "حطی" کو اس ہزیمت کی جب خبر ہوئی تو بے شمار فوج و سامان کے ساتھہ سلطان کے مقابلہ کو نکلا - ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں اس جمعیت عظیمہ کی مقاومت کی تاب نہ تھی' تاہم آخر تک استقلال سے لڑتے رہے کہ فرار عن الزحف شریعت اسلامیہ میں کفر ہے - بہت سے مسلمان سرداروں نے جان نذری اسلام کا حق ادا کیا' بالاخر سلطان منصور اور امیر محمد دشمنوں کے ہاتھہ گرفتار ہو گئے اور اس وقت تک آزاد نہوے جب تک کہ انکی روح زندان جسم سے آزاد نہ ہوئی -

یہ واقعہ سنہ ٨٢٨ - ہجری کا ہے' سلطان منصور کو صرف ٢٠ برس حکومت کا موقع ملا -

سلطان جمال الدین

کسی قوم کے خدا کی نظروں میں محبوب ہونے کی سب سے بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ اوسکی خاک افراد عالیہ اور اعاظم رجال کی پیدائش سے ہمیشہ اپنی نسل کی عظمت کو باقی رکھتی ہے - آج ہماری مصیبت عظمی یہی ہے کہ اشخاص و رجال کی پیداوار ہم میں کم ہو گئی - ہماری بزم سے جو فرد اٹھتا ہے' اپنی جگہہ خالی چھوڑ جاتا ہے - بس اوس دن پر افسوس' اگر وہ دن ہماری بد قسمتی سے آنے والا ہی ہو' جب ہماری مجلس کا ہر گوشہ بیٹھنے والوں سے خالی ہوگا ! !

اب ان ایام نحس و شوم میں' اون روز ہائے میمون و مسعود کی یاد کیا کیجیے' جب کہ اسلام کا گوشہ گوشہ اس شعر کی صداقت سے معمور تھا :

اذا مات منا سید' قام سید … قؤول لما قال الکرام فعول !

(ہم وہ ہیں کہ جب ہمارا ایک سردار ہم میں سے اٹھہ جاتا ہے تو دوسرا کھڑا ہو جاتا ہے - اور پھر وہ وہی کہتا ہے جو بزرگوں نے کہا تھا' اور وہی کرتا ہے جو بزرگوں نے کیا تھا)

نویں صدی ہمارے تخم اقبال کیلیے کوئی اچھا موسم نہ تھا' تاہم زمین میں پیداوار کی قوت ابھی باقی تھی - سلطان منصور کے بعد اوسکا دوسرا بھائی سلطان جمال الدین حکومۂ اسلامیۂ حبش کا فرمانروا ہوا - وہ اپنے اعمال جلیلہ کے لحاظ سے اون سلاطین اسلام میں جگہ پانیکے لائق ہے' جن پر تاریخ عالم ناز کرتی ہے -

ہر عہد انقلاب ملکی کشمکشوں کا موسم ہوتا ہے - بربر کی قوم جو اب تک حکومت اسلامیہ کے ماتحت تھی' اب آمادۂ بغاوت ہو گئی - (حرب جوش) ایک نو مسلم حبشی سردار اوسکی تادیب کی غرض سے روانہ ہوا -

صلح' جنگ' اور عفو !

حسب آئین اسلام :

وان طائفتان من المومنین اقتتلوا' فاصلحوا بینہما (٤٩ : ٩)	اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آمادۂ جنگ ہوں تو اون دونوں میں صلح کرا دو -

(حرب جوش) نے پہلے شرائط صلح پیش کیے' لیکن بربری اپنی خباثت و بغاوت پر قائم رہے - (حرب جوش) نے اسکے بعد کی دوسری آیت کی تعمیل کی - یعنی :

فان بغت احداہما علی الاخری' فقاتلوا التی تبغی حتی یفیئ الی امر اللہ (٤٩ : ٩)	اگر ان دوں جماعتوں میں سے ایک اپنی سرکشی پر اڑی رہی تو اوس سے اُس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ فرمان الہی کے طرف رجوع نہ کرے -

اب بربریوں کو ہوش آیا اور آواز صلح بلند کیا - پس (حرب جوش) نے تیسری آیت کریمہ پر عمل کیا :

ادبیات

نظام حکومة اسلامیه

مساوات اسلامي

(بدر) مین معرکه آرا جو هوا لشکر کفر * (عتبهٔ ابن ربیعه) تها امیر العسکر
سب سے پہلے وهی میداں میں بڑھا تیغ بکف ' * ساتھه اک بهائي تها ' اور بهائي کے پہلو مین پسر
اس طرح اُس نے مبارز طلبي کي پہلے : * " مرد میداں کوئي تم میں هو تو نکلے باهر "
سنکے یه لشکر اسلام سے نکلے پیہم * تین جانباز که اک ایک تها اوسکا همسر
سامنے آئے جو یه لوگ تو (عتبه) نے کہا : * " کس قبیله سے هو ؟ کیا هے نسب جد و پدر ؟ "
بولے : " هم وه هیں که هے نام همارا انصار * هم میں شیدائي اسلام هے هر فرد بشر
جاں نثاران رسول عربي هیں هم لوگ * اک اشاره هو تو هم کاٹ کے رکھدیتے هیں سر
بولا (عتبه) که " بجا کہتے هو جو کہتے هو * مگر افسوس که مغرور هے اولاد مضر
تم سے لڑنا تو همارے لیے هے مایهٔ عار * که نہین تیغ قریشي کے سزا وار ' به سر "
کہه کے یه اوسنے کیا سرور عالم سے خطاب : * " اے محمد ! یه نہین شیوهٔ ارباب هنر
بهیج اونکو ' جو هوں زنده مین همارے همسر * جنگ نا جنس سے معذور هین هم آل قریش '
آپ کے حکم سے انصار پهر آئے صف مین ' * حمزهٔ و حیدر کرار نے لي تیغ و سپر
ان سے (عتبه) نے جو پوچها نسب و نام و نشاں * بولے یه لوگ که " هاشم کے هین هم لخت جگر "
بولا (عتبه) که " نہین جنگ سے اب همکو گریز * آؤ ' اب تیغ قریشي کے دکهائین جوهر "

* * *

یا یه حالت تهي که تلوار بهي تهي طالب کفو * یا مساوات کا اسلام کے پهیلا یه اثر :
بارگاه نبوي کے جو موذن تهے (بلال) * کرچکے تهے جو غلامي مین کئي سال بسر
جب یه چاها که کرین عقد مدینه مین کہین * جا کے انصار و مهاجر سے کہا یه کهل کر :
" مین غلام حبشي ' اور حبشي زاده بهي هوں ' * یه بهي سن لو که مرے پاس نہین دولت و زر
ان فضائل په مجهے خواهش تزویج بهي هے ' * هے کوئي ' جس کو نه هو میري قرابت سے حذر ؟ "
گردنین جهک کے یه کہتي تهین که " دل سے منظور " * جس طرف اُس حبشي زاده کي اوٹهتي تهي نظر !!

* * *

عهد فاروق مین جس دن که هوئي اونکي وفات ' * یه کہا حضرت (فاروق) نے با دیدهٔ تر :
" اُٹهه گیا آج زمانے سے همارا آقا ! * اٹهه گیا آج نقیب حشم پیغمبر ! "

* * *

اس مساوات په هے معشر اسلام کو ناز * نه که یورپ کي مساوات که ظلم اکبر !

(شبلي نعماني)

کشاکش حریة و استبداد !

(رعب) وقف کشمکش هوں کیا کہوں کیا چپ رهوں ؟ * دلربا کہتا هوں میں جسکو وهي جلاد هے
ایک جانب مقتضائے جوش غم ' شور آفرین * اک طرف خوف ستمگر مانع فریاد هے
ایک حکم اُسکا ' که عذر نا توانی کا حریف ' * ایک آزادي مري ' جو نذر استبداد هے !

(رعب لکهنوي)

سلطان شهاب الدين

سلطان جمال الدين کا جانشين سلطان کا بهائي (احمد بدلائي) ملقب بشهاب الدين هوا - اسنے اپنے بهائي کے قاتل سے قصاص لیا - هميشه سلطان شهيد کے قدم بقدم چلا - عدل و انصاف کے ساتهه حکومت کي - اسکے عهد ميں راستے مامون اور غله ارزاں رها - یه سلطان، مورخ (مقريزي) کے عهد ميں (جو نويں صدي هجري کا مصنف هے) موجود تها - وه خود موضع (دکر) ميں تها اور اسکا بهائي خير الدين صوبۂ (زکله) ميں رهتا تها - شاهان حبش سے لڑائیاں بهي جاري تهيں -

خاتمه

خاتمه هر شے کا درد ناک هوتا هے اور خصوصاً فرزندان اسلام کا خاتمه ! هزار ساله حکومت کے بعد قواء اسلاميه هر جگه ضعيف هیں - (حطي) نے مسلمانوں کي حکومت کو سواحل تک محدود کردیا - مدت تک وه اسپر قانع رهے، بالاخر ایک فرنگي درندہ جو درسال سے صيد طرابلس کي فکر ميں هے، ناگهاں وهاں نمودار هوگیا، اور (زيلع) کے اکثر حصص کو اپنے پنجے ميں لے ليا : اللهم مالك الملك، تؤتي الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء، انك على كل شى قدير !

مضمون کا ماخذ

اس مضمون ميں هم نے اپني عادت کے خلاف کتابوں کا حواله نہیں دیا - اسليے که مضمون کا بڑا حصه در اصل ایک هي کتاب سے ماخوذ هے، اور اسکے علاوه مسلمانان حبشه کے حالات کيليے اور کوئي معتبر ذریعه بهي نهيں - مشهور مورخ مصر (علامۂ مقريزي) نے ایک رساله صرف مسلمان شاهان حبش کے حالات ميں لکها هے - اسکا نام : " الالمام، بمن في بلاد الحبشة من ملوك الاسلام " هے - اس مضمون کا ماخذ اصلي يهي تصنيف هے -

اسکے علاوه جا بجا بعض مطالب دیگر مصنفات سے بهي ماخوذ هيں، ليکن انکے ليے حوالے کي چنداں ضرورت نظر نه آئي - اردو میں پہلي دفعه یه حالات بیان کیے گئے هيں - امید که وسيلۂ موعظت و ذریعه عبرت و بصيرت هوں : و جاءك في هذه الحق و موعظة و ذكرى للمومنين (۱۱ : ۱۲۲)

اراده هے که اس سلسلے ميں دیگر غير معروف مقامات کے مسلمان حکمرانوں کے حالات کا بهي تفحص کریں اور انکے حالات مرتب هوکر شائع هوں - ارادوں کي وسعت کو کیا کيجيے که اسکي کوئي انتها هي نهيں - اصل شے توفيق کار هے اور وه الله کے هاته هے -

لغات جديده

مولفه

مولانا السيد سليمان الزيدي

تاريخ حيات اسلاميه

الهلال اور پريس ایکٹ

همت بلند دار که مردان روز گار
از همت بلند بجائے رسيده اند

استعينوا بالصبر و الصلوة !

فخر قوم، هادي ملت، السلام عليكم و رحمته الله و بركاته، آج صبح ابهي همدرد بلا، اور سب سے پہلے اسکے ضميمه پر نظر پڑي جسميں اول سرخي " الهلال سے ضمانت " نظر سے گذري، دیکهنے کے ساتهه هي سناٹا سا چها گیا، افسوس که الهلال بهي اس شمشير براں سے نه بچا، مگر خير، کچهه خوف نهيں، هم نهيں سمجهه سکتے که اس آئے دنکي ضمانتوں اور ضبطيوں سے گورنمنت کا منشا کیا هے ؟ کیا وه همارے جذبات کو پامال کرنا چاهتي هے ؟ کیا هماري صداقت انتما زبان کو بند کرنا چاهتي هے ؟ اگر يهي منشا هے تو هم بجاے دو هزار کے دس هزار کا ڈهير گورنمنت کے ایوان حکومت کے اگے لگادیں گے ليکن اپنے سچے جذبات کے اظهار سے باز نه آئيں گے -

یه ضمانت الهلال سے نهيں لي جا رهي بلکه قوم سے لي جا رهي هے، جو ان دو هزار کے عوض انشاء الله دس هزار پورے کردیگي، الهلال ايسي چيز هے جسپر بجاے روپيه کے قوم اپني جان تک نثار کرنے کيليے طیار هے، پهر یه دو هزار کیا بلا هے ؟ آپ ضمانت دیدیجیے اور قوم آپ کے نذر کردیگي، اور اپنے حق گو زبان وقلم کو رکنے نه دیگي خدا همارے ساتهه هے، یه دهمکیاں همارے سد راه نهيں هوسکتیں، ميں پانچ روپه کي حقير رقم اپنے الهلال محبوب پر سے نثار کرتا هوں - امید که جناب شرف قبوليت عطا فرماکر مجهے ممنون کرم فرمائیں گے -

جناب کا ادنى نياز مند

حسن مثنے رضوي

آج زميندار اخبار نظر سے گذرا - طلبي ضمانت کا حکم بهي سنا - جب اس بلا سے ان عام اڈيٹر ونکو نجات نهيں ملي جو قدیم روش سے هٹ کر نستباً راه صداقت و حريت پر لگ گئے هيں، تو بهلا الهلال کیونکر بچ سکتا تها جو آج سات کرور مسلمانوں کے دل اپني مٹهي ميں رکهتا هے ؟ مگر خير کسيوجه سے جلدي کرنا ممکن نه تها اسليے اب تک خاموشي رهي - اخر کار نادرشاهي حکم نے اپني قوت کي نمایش کر هي دي - ميں ایک غريب طالب العلم هوں - دو وقت کے کهانے کے سوا اور کوئي متاع میرے پاس نهيں - دل البته هے سو وه آپ پر پہلے هي دن نثار کر چکا هوں - اسليے ایک نهایت قليل رقم ۸ - آنے کي پيش کش هے - یه ميں نے اپني ٹوپي خریدنے کيليے بچا رکهي تهي - البته ان هزارها اخوان ملت سے جو الحمد الله که حلقه الهلال ميں شامل هيں، مستدعي هوں که اپنے زباني دعوؤں کا آج کچهه ثبوت بهي دیں -

(احمد حسين طالب علم مشن اسکول بمبئي)

فان فاءت فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا ، ان الله یحب المقسطین (۴۹ : ۱۰)

جب وہ باغي جماعت فرمان الہي کے طرف رجوع کرے توپھر باہم عدل و انصاف سے صلح کرادو! اللہ صلح کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے -

(حرب جوش) نے اس مہم سے فارغ ہوکر (حطي) کي طرف رخ کیا اور اوسکو شکست دي - (حطي) نے پھر ایک بڑي فوج جمع کي اور (جدایه) میں آکر خیمه زن ہوا - سلطان خود آسکے مقابله کو نکلا - اور مظفر و منصور واپس آیا ، اسپر (حطي) نے مسلمانوں سے آخري انتقام لینے کي کوشش کي اور عزم کرلیا کہ اس فتح کے بعد ملک حبش کے کسي گوشه میں بھي کوئي کلمه گوے اسلام زندہ نہ رہنے پاے -

سلطان نے بھي فوج کے اجتماع و اهتمام میں پوري قوت صرف کي اور آخر وہ ساعت آپہنچي جب کفر و اسلام کي دو قوتیں باہم ٹکرا گئیں - کامل تین مہینے تک اسلام کي تلوار برق بن بن کر ظلمت کفر کے بادل میں چمکتي رهي - تیسرے مہینے پردۂ ابر چاک ہوا تو نظر آیا کہ حبشان کي اقلیم اسود ، مقتولین کے خون سے یکسر سرخ ہے ، (حطي) جان لیکر بھاگ گیا ہے ، اور مسلمان مال غنیمت کے خزانوں کو باہم تقسیم کر رہے ہیں ! !

اسکے بعد سلطان نے ایک دوسرے انقطاعي معرکہ کي طیاریاں شروع کیں اور عساکر اسلام کي ایک ایسي جماعت کے ساتھہ ، جس سے بڑي کوئي جمیعت حبش میں علم اسلامي نے کبھي جمع نہ کي تھي ، روانہ ہوگیا -

(حطي) مقابله سے عاجز تھا - پانچ مہینے تک شہر بہ شہر آوارہ پھرتا رها - سلطان اوسکے پیچھے پیچھے تھا - بالآخر سلطان مظفر و منصور غنائم کثیر کے ساتھہ دارالخلافت کي طرف مراجعت فرما ہوا -

اسکے بعد بھي ایک اور معرکۂ شدید و صعب پیش آیا - مسلمانوں نے ۲۰ - دن کي مسافت طے کرکے دهاوا کیا - غنیم کي فوج تازہ دم تھي ، اور دونوں طرف جمیعت عظیمه صف آرا ، تاہم مسلمانوں نے ہزیمت نہ اٹھائي ، اور ہر فریق دوسرے فریق کا بازو دبا کر ہٹ گیا -

سلطان کي شہادت

خانداني مناقشات قدیم حکومتوں کا جزو لاینفک ہیں - سلطان جمال الدین گھر سے باہر دشمنوں سے هنگامه آرا تھا اور گھر میں اوسکے عم زاد بھائي اسکے لیے سازشوں کا دام بچھا رہے تھے ! چنانچه افسوس کہ سنه ۸۳۵ - میں سات برس کي حکومت کے بعد بھائیوں کے هاتھه سے شہید ہوا ، حالانکہ دشمنوں کي تلوار سے اسے کوئي خوف نہ تھا ! !

سلطان جمال الدین اپنے عہد میں جمال چہرۂ اسلام اور رونق مجلس ملت تھا - فتوحات کي کثرت اور رقبۂ حکومت کي وسعت میں اپنے پیشروؤں سے همیشه اقدم اور علم و فضل کا همیشه قدردان رها - اوسکے دربار میں فقہا و علما کا مجمع رهتا تھا - عدل و انصاف میں وہ تعلیم اسلامي کا ایک صحیح اور کامل ترین نمونه تھا -

مساوات اسلامي

ایک عدیم النظیر مثال

اوسکي زندگي کا ایک واقعه بھولنے کے لائق نہیں - وہ عدل و مساوات اسلامي کي ایک مثال جلیل و عظیم ہے -

هم جب کہتے ہیں کہ اسلام کا نظام حکومت جمہوري ہے ، هم جب کہتے ہیں کہ مساوات بین الناس اصل نظام حکومت اسلامیه ہے ، هم جب کہتے ہیں کہ عدل عمومي اساس بناے خلافت نبوي ہے ، تو اسپر مخالف کہتے ہیں کہ یہ متاع عزیز تمھاري دکان میں کہاں ؟ یہ مصنوعات و مخترعات تو یورپ کي نقل و محاکات ہیں - لیکن اے غریب مدنیۃ اسلامي ! اور اے ناآشناے حقیقت ملت حنیفه ! تجھے کیا بتائیں کہ همارے امانت خانوں میں اس جنس کي کتني فراواني ہے ؟ مدینه ، دمشق ، بغداد ، اور قرطبه کے افسانے تجھے کب تک سنائیں ؟ اور دور خلافۃ اسلامیه کا مرقع مقدس تیرے لیے کیونکر نظر افروز ہو ؟ دیکھہ ! وحشت زار افریقه میں ، جسکا هر باشندہ بیسویں صدي کے یورپ کے نزدیک احقر خلق اللہ اور مستحق هر ذلت و لعنت ہے ، هم نے عدل و مساوات کي کیسي مثالیں پیش کي تھیں ؟

سنا ہوگا کہ امریکه کے حبشیوں کو فرزندان تہذیب سپید نے تیل چھڑک چھڑک اسلیے زندہ جلا دیا تھا کہ اوسکے ایک بھائي نے ایک یوروپین کو دنگل میں زیر کردیا تھا ، خود افریقه میں تم نے سنا ہوگا کہ یورپ کي ایک عظیم الشان اور مدعي تہذیب و مدنیت حکومت کے ایک بہت بڑے جنرل نے ، ایک بوسیدہ لاش کي هڈیوں کے مدفن کو اس جرم میں کھود ڈالا تھا کہ اوسنے اپنے وطن مقدس کي محافظت کي تھي !

لیکن اسي افریقه کے ایک گوشے میں چارسو برس پیچھے چلو ، هم تمھیں ایک دوسرا منظر دکھاتے ہیں -

سلطان جمال الدین کے ایک چھوٹے سے بچے نے کھیل میں اپنے ایک هم عمر لڑکے کا هاتھه توڑ دیا - شہزادے کي شکایت ایک غریب لڑکے کے والدین کیا کرتے ؟ خاموش ہو رہے - اتفاقاً کچھہ دنوں کے بعد خود سلطان کو اسکي اطلاع ہوگئي - بر سر دربار شہزادے کو قصاص کیلیے طلب کیا - یہ کیا عجیب اور ما فوق العادہ منظر تھا ! سلطان باپ تخت پر متمکن تھا - مجرم فرزند سامنے کھڑا تھا ، غریب لڑکا اور اوسکے والدین دوسري جانب تھے - سلطان نے قصاص کا حکم خود اپني زبان سے دیا - امرا شفاعت و سفارش کیلیے اپني اپني جگہ سے اٹھے ، مگر اس پیکر عدل نے صاف انکار کردیا - خود اولیاء مدعي نے شہزادے کي معافي کا باواز بلند اعلان کیا - اسپر بھي سلطان راضي نہوا - بالاخر دربار کو اس منظر کي تاب نہ رهي - هر طرف سے آہ گریہ و بکا بلند هوگئي ، سلطان سفارشوں کي صداؤں ، عفو و درگذر کي آرزوں ، اور گریہ و بکا کے شور میں زنجیر محبت پدري کو توڑ کر آگے بڑھا ، اور خود اپنے هاتھه سے قصاص لیا ! !

کس کیلیے ؟ ایک غریب لڑکے کیلیے ! کس سے لیا ؟ اپنے جگر گوشے اور اپنے جان و دل سے عزیز تر محبوب فرزند سے لیا ! !

آہ ! کوئي چیز اوسکو اداے فریضۂ مساوات اسلامي سے نہ روک سکي ! !

یورپ ! تو مساوات کا کس منہہ سے مدعي ہے ، جب ایک سڑک کي راستي تو کبھي تجکو رعایا کے خون سے زیادہ عزیز ، اور ایک پورے ملک کي قیمت تیرے بازار مساوات میں ایک گورے انسان کے خون سے زیادہ گراں ہے ؟

شاهان حبش کي موت و انقلاب

(حطي) اسحاق بن داود بن سیف ارعد ، سلطان جمال الدین کے عہد میں مرگیا - یہ واقعه سنه ۸۳۳ - کا ہے - اسکے بعد (اندراوس بن اسحاق) بادشاہ ہوا - چار مہینے کے بعد یہ بھي مرگیا ، اسکي جگہ پر اسکا چچا (هربناي بن اسحاق) تخت نشین ہوا ، یہ بھي چند مہینوں سے زیادہ زندہ نہ رها - ان سب کے بعد اسحاق کا بیٹا (سلومون) بادشاہ ہوا اور آخر عہد تک قائم رها -

عسر و یسر' اوج و حضیض ' اور صدق و کذب ' سب لازم و ملزوم ہیں اور قوانین قدرت مقتضي هیں که اِنسان دونوں کو آزمائے -
هاں تاریخ عالم یه بتاتي هے که زمانه کي گردش نے حامیان صداقت کو همیشه چکر میں رکھا هے -

صدق و کذب کے مقابله میں اگرچه کوته بیں نظریں اس عارضي فتح کو جو انسانوں کي بد باطني کے سبب سے کذب کو بدولت پر حاصل هوتي هے' دائمي جاننے لگتي هیں' مگر ماضي کے واقعات اس کي تردید کرتے هیں اور بالاخر سچي فتح صداقت هي کو نصیب هوتي هے -

مصیبت و آزمایش دنیا میں صرف انساني طبائع کي مستقل مزاجي ' حقیقي شکر گزاري ' اور سچي هدایت کي ازمایش کے لیے هوتي هے -

مبارک هے وہ شخص جو ایسي آزمایش میں پڑے' اور پھر قابل رشک هے وہ ذات جو ایسي آزمایش میں سے کامیاب هوکر نکلے - میں بذات خود ایسي گردش اور ایسي مصیبت کو نعمت عظمی سے تعبیر کرتا هوں - اپنے لیے همیشه اسي امر کا خواهشمند هوں اور اسي لیے آپ کو بھي بحیثیت ایک مخلص کے همیشه اس قسم کي مصیبتوں اور اس قسم کي آزمائشوں میں پھنسا هوا دیکھنا چاهتا هوں - قومي جذبات کا پاکیزہ درد وہ درد هے' جس کي لذت سے شاید هي کوئي اِنسان واقف هوکر گریز کرے - میں تو ایسے درد کو خدا سے چاهتا هوں -

دنیا اعتباري هے - هم دیکھتے هیں که ایک شے هي مختلف موقعوں کے لیے حسن و قبح ثابت هوئي هے - پا به زنجیر هونا اور قید بھگتنا صرف جرم و گناہ کي پاداش کے لیے هوتا هے اور اسي لیے اس کو عوام نفرت و حقارت کي نگاہ سے دیکھتے هیں' مگر یهي زنجیریں ایک حیثیت سے قابل زینت زیور تصور هوتي هیں ' جبکه انسان اپنے فرائض دین اور واجبات قومي کے لیے پا به زنجیر' طوق به گلو' اور بالاخر مگر سب سے مبارک' سربر دار هو -

هلال نکلا - بدر بنا ' گہن لگا ' تھوڑي دیر رهیگا ' مگر هلال پھر هلال هوکر عروج اختیار کریگا - انشاء الله - مجھے دلي همدردي هے - میں اپني طرف سے چھه روپیه چھه آنه کي ناچیز رقم خدمت والا میں پیش کرتا هوں !

گر قبول افتد زهے عزو شرف

میں بھي فوراً تار دیتا مگر وہ چھه آنه کے پیسه بھي ضائع هوتے دیکھکر اسي رقم میں شامل کردیے گئے -

آپ کا مخلص خادم

احقر - ایڈیٹر افغان - پشاور

السلام علیکم - اخبار زمیندار سے معلوم هوا که الهلال سے بھي - هزار کي ضمانت طلب کي گئي هے ' اسکے معني یه هیں که علمبرداران کلمۂ توحید سے ضمانت مانگي گئي هے - مبلغ ایک روپیه کي حقیر رقم آج ارسال خدمت هوگي - یقین رکھیے که آپکي کوششیں بیکار نہیں گئیں - وہ اپنا کام پورا کرچکي هیں اور اب ان آنسوؤں سے کچھه نہیں هوتا -

(احمد علي بی - اے)

ترجمه اردو تفسیر کبیر

اسکي نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

شہداء کانپور اعلی الله مقامهم !

الله الله ! ایها المسلمون !

سنگ را دل خوں شود از نالهاے زار من
این دل فولاد تو یک ذرہ سوهاں گیر نیست ؟

یه ان یتیم اور بیواؤں کي درد بھري آواز کي فغاں سنجي هے جنکو کانپوري شهدا اپني ابد الاباد مفارقت کا صدمه دے کر جام شهادت نوش فرما گئے اور ان کیلیے یک شبینه نان جویں اور هفت روزہ ستر پوشي کا سامان بھي نه چھوڑ گئے - بلکه ان کے رهے سهے ممدو معاون جو دن بھر مزدوري کرکے شام کو پیٹ پال لینے کا کوئي ذریعه بہم پہنچا سکتے تھے' وہ بھي اسي رنج و غم میں بجرم دیوانگي طوق و سلاسل پہن کر محبوس پڑے هیں !

زین مصیبت قوم را بادیدۂ پرخون نگر
گر ندیدستي سحاب خوں چکاں را بر زمیں

اب انکے بچوں کي آہ و زاري اور بیکس بیوہ اور بے بس ماؤں کي بیقراري کا سننے والا بجز اس ذات برحق کے کون هے ؟

مسلمانو! خدارا هوش میں آؤ' اپنے جذبات اسلامي کا اثر دکھاؤ ! قوت ایماني کا ثبوت دو! تم مسلمان هو' تمهارے دلوں سے نعرۂ الله اکبر کي صدائیں بلند هوتي رهي هیں ' تمهارے هاتھوں نے دنیا کو مسخر کرلیا تھا' تمهاري همدردیوں نے اعدا کے دلوں میں جگه کرلي تھي' اور تمهاري فیاضیاں ضرب المثل هوچکي هیں - ابھي ابھي اس گئے گذرے زمانه میں بھي یونیورسٹي اور جنگ طرابلس و بلقان میں اپني پھٹي جیبوں سے کرم و بخشش کا شاهانه ثبوت دے چکے هو:

اے که بودي افتخار دین و دنیا پیش ازیں
داستانت یاد دارد هم زمان و هم زمین

پھر کس خوف ' کس بے حمیتي ' اور کس بے حسي نے تمکو کانپوري مظلوموں کي اعانت سے روک دیا ؟ گورنمنت تو تمکو ان همدردیوں سے نہیں روکتي' قانون جایز حقوق کے طلب کرنے سے مانع نہیں هوتا - طلب و استدعا کے هاتھه قطع نہیں کیے جاتے - منصف حکام ان همدردیوں سے برهم نہیں هوتے - پھر کیا تم اپني مساجد و معابد کي حرمت برقرار رکھنا نہیں چاهتے ؟ کیا اپنے حقوق کي پامالي پر تمکو تاسف نہیں هوتا ؟ کیا مظلوم اور بے قصوروں کي اعانت تمهارے ملک میں جایز نہیں ؟ فبای حدیث بعد الله و ایاته یومنون ؟

فخر قوم مسٹر مظهر الحق جیسے فداے قوم سے همدردي کا سبق لو اور اپني زندگي کا ثبوت دو:

شیر شو' شیرانه در صحراے شیران پاے نه '
مرد شو' مردانه پند ناصحان را گوش دار!

هندوستان میں سات کرور مسلمانوں کی آبادي هے' اگر ایک پیسه في نفر کا اوسط رکھه کر بھي کانپوري مظلوموں کي عزا داري کیجاتي تو (۱۰,۹۳,۷,۵۰) دس لاکھه ترانوے هزار سات سو پچاس روپیه جمع هو سکتا تھا! حالانکه تخمینۂ اخراجات صرف دو ڈھائي لاکھه بتایا جاتا هے جو ایک چوتھائي آبادي مسلمانان هند کی پورا کرسکتي هے - کیا هم ایسے گئے گذرے که دین الهي کے ایسے مهتم بالشان کاموں میں ایک ایک پائي چندہ کا بھي اوسط پورا هونا هم سے مشکل پڑگیا ؟ یاد رکھو که یه ارس آزادي کي پهلي منزل هے جس میں چل کر بیٹھا کانه اپنے حقوق کو تم گورنمنت سے طلب

من از آں حسن روز افزوں که یوسف داشت ' دانستم
که عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را

مولانا المعظم

مبارک هو که الهلال کے حسن و جمال و صدق مقال نے باوجود اپنے مخصوص اثر اور قوت و عظمت کے ' اسدرجه سحر کاري کي که بالاخر گورنمنت عالیه تاب صبر نه لاسکي - البته یه عجیب بات هے که صرف دو هزار روپیه هي میں اوس سے سردست راضي هورهي هے ! حضرت آپ تو ازاد هیں - پهر بقول سعدي :

قرار درکف ازادگاں نه گیرد مال
نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال

آپکي جیب تو خالي هوگي مگر ناظرین الهلال یقیناً علي قدر مراتب اس رقم کے ادا کرنے میں ذرا بهي تامل نه فرمائینگے - آج هندوستان میں اس سرے سے اُس سرے تک لاکهوں عشاق الهلال پهیلے هوے هیں - قصبوں اور دیہاتوں تک میں اسکے سیکڑوں جان نثار موجود هیں' روپیه تو کیا شے هے' جان تک پیش کرنے کیلیے حاضر هیں - ابهي یه خبر اچهي طرح مشتهر نهیں هوئي هے - خدا را جلد اپنے اراده سے مطلع فرمائیے اور عجلت کیساتهه گورنمنت اور الهلال میں رشتۂ محبت مستحکم کرا دیجئے -

خوشا وقتے و خرم روزگارے که یارے برخورد از وصل یارے

والسلام

مظهر الحق نعماني - ردولوي

افتخار المسلمین ' رأس الموحدین حامي اسلام ' مرجع خواص و عوام' ادام الله مجدکم !

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - همدرد سے معلوم هوا که الهلال سے بهي دو هزار روپیه کي ضمانت طلب کیگئي هے - یه سنکر جو صدمه میرے قلب محزوں پر هوا - اوسکے تشریح خارج از تحریر هے - الله تعالی جناب کو حوادث ارضیه و سمائیه سے همیشه محفوظ رکهے ! آمین - جو اصلاح جناب نے گمراهان بادیۂ ضلالت کي بذریعه الهلال فرمائي هے ' اور جس خوش اسلوب پیرایه میں قران کریم کے حقائق و معارف سیاسیه سب سے پہلي مرتبه قوم کے سامنے پیش کیے هیں ' اوسنے غافلونکو بیدار' جاهلونکو هوشیار' اور بے دینونکو دیندار بنا دیا هے ' اور اسکي خدائي روکو اب کوئي روک نهیں سکتا - اونکے دلونمیں ایک پائدار حرارت آزادي کي پیدا هوگئي هے -

مولانا - آپنے اپنے اس طرز عمل سے قلوب مسلمین میں وه وقعت اور عظمت پیدا کرلي هے جسمیں دوسرونکو کم حصه ملا هے - و ذلك فضل الله یوتیه من یشاء

محمد اسحاق مدرس مدرسه اسلامیه
از قصبه لاهر پور - ضلع سیتا پور

اخبار زمیندار میں یه دیکهکر که آپسے بهي ضمانت طلب کي گئي هے ' طبیعت کو جس درجه صدمه پهنچا ' عرض نهیں کرسکتا - صاف صاف کیا کہوں ؟ بس دعا هے که خداوند کریم گورنمنت پر اور هم سب پر رحم فرمارے - اب وه ایسے لوگوں پر متوجه هونے کي آخري غلطي کر رهي هے ' جنکے ایک اشارۂ چشم کے کروروں انسان منتظر هیں !

میري یه لفظي همدردي هي نهیں هے - اپني حیثیت کے مطابق عملي خدمت گذاري کرنے کیلیے بهي جان و دل سے حاضر هوں -

---

مجهے معلوم نهیں که الهلال کے ناظرین کا دائره کسقدر وسیع هے ؟ تاهم سیلوں ' برما ' افریقه ' عدن ' اور هنگ کانگ تک اسکے اوراق لوگوں کے هاتهوں میں دیکهے گئے هیں - میرے طرف سے یه تحریک درج اخبار فرما دیجیے که هم ناظرین اسکو اپنا دیني فرض تصور کرتے هیں که رقم ضمانت اپني جیبوں سے ادا کردیں ' اور آئنده بهي جب کبهي ضرورت هو تو چند لمحوں کے اندر روپیوں کا ڈهیر لگادیں - ناظرین الهلال سے درخواست هے که وه اپني حیثیت کے مطابق رقوم اعانت دفتر الهلال میں بمد ضمانت بهیجدینگے -

همدرد و کامریڈ کے ضمانت فنڈ میں بهي دفتر زمیندار کو پیشتر بهیج چکا هوں -

نیاز مند مجید حسن بي - اے - ایل - ایل - بي

طلبي ضمانت کا حال معلوم هوا - میرے خیال میں جس دن آپنے اپنا مقدس رساله نکالا تها ' اوسي دن سے اس حکم کے متوقع هونگے - مگر امید هے که یه حکم بلکه اسي قسم کے صدها احکام آپکے اُن ارادوں کیلیے جو ارادۂ الہي کے ماتحت هیں' پر کاه کے برابر بهي وزن ثابت نهونگے - ٨ - روپیه ضمانت فنڈ میں پیش کرتا هوں امید که قبول فرمائیں گے -

پانچ روپیه ٹونک سے بهي اپکے خدمت میں روانه کیے جا چکے هیں -

حسن مرتضی رضوي (امروهه)

تیغوں کے سایه میں هم پلکر جواں هوے هیں
خنجر هلال کا هے قومي نشان همارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نهیں هم
سو بار کر چکا هے تو امتحاں همارا

یا مولانا

السلام علیکم ' مبارک هیں آپ لوگ - که معشوق کي نظر عنایت سے بهي محروم نهیں ' اور پهر قوم میں وه رتبه که بڑے بڑونکو نصیب نهیں ' میں کهه نهیں سکتا که مجهے کسقدر خوشي هوئي جسوقت که میںنے زمیندار میں یهه دیکها که سر جمیس مسٹن صاحب کا کاري مگر تفریح بخش وار آپکے دل کو بهي مجروح کرگیا - انشاء الله ائنده فتح و نصرت کي اس کو ابتدا سمجهیے (ا - ا - علوي قیس) - ار کا کوري - لکهنؤ -

---

خدا جناب کو اپنے مقدس ارادوں میں کامراني نصیب کرے اور مصائب روزگار کے مقابله میں فتح و نصرت عطا فرمائے ! آپ کے لیے میري طرف سے تلقین صبر و استقلال کي تو هوبهو ایسي هي مثال هے ' جیسي آفتاب کو شمع دکهانا ' یا دریا کے آگے رواني کے معنے بیان کرنا ' لیکن پهر بهي دو چار الفاظ طبیعت کے اصرار سے حوالۂ قلم کیے دیتا هوں -

مگر حیران هوں که کیا لکهوں اور کس پیرایه میں اپنے مافي الضمیر کا اصلي نقشه کاغذ پر کهینچوں ؟ تلاطم جذبات سلسلۂ خیالات کو قائم رهنے نهیں دیتا ' اور پرواز تخیل اظهار مطلب سے مانع هے - جب سے میں نے طلبي ضمانت کا حال سنا هے ' سوچ رها هوں که آپ کو مبارکباد دوں یا قوم سے اظهار همدردي کروں ؟ ایسے زنده افراد قوم کي موجودگي پر فخر کروں یا اپني شومي قسمت پر ماتم ؟ لیکن جانتا هوں که یه جو کچهه هوا هے ' کوئي نئي بات نهیں - مشاهدات روزانه اِس امر کي تصدیق کرتے هیں که دنیا کي تمام هستیاں اپني اپني ضد کي بدولت قائم هیں' حیات و ممات '

محمد حسین دکنی ' اور مولوی غیاث الدین رامپوری کی سند دوں ؟

اسکے بعد آپ " واقعات " کو " دلایل " کے معنی میں استعمال کرتے ہوے لکھتے ہیں :

" افسوس ہے کہ بہار عجم وغیرہ اس وقت سامنے موجود نہیں ورنہ غالباً " بقید صفحه و سطر " میں بتا سکتا کہ فارسی کے متعدد لغت نویسوں نے حظ کو لذت و مسرت کے معنی میں استعمال کرنے کی " افسوس ناک غلطی " کی ہے "

" عظیم الشان بہار عجم " کے نہ ملنے پر آپ کو جو افسوس ہے ' اسمیں مجھے آپ سے ہمدردی ہے ' مگر ساتھہ ہی خود غرضانہ اسکی خوشی بھی ہے کہ اگر خدا نخواستہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی یہ تیغ بے امان آپکے ہاتھہ آجاتی تو نہیں معلوم میری معروضات کی مسکین ہستی کا کیا حال ہوتا ؟

پھر لطف یہ ہے کہ آپ " بقید صفحہ و سطر " بتلا دیتے ' اور اسکے بعد غالباً قرنوں اور صدیوں تک کیلیے " حظ بمعنی لذت " کا علم ثبوت سرزمین لغات فارسیه و اصطلاحات علمیه میں نصب ہو جاتا !! و ذلک مبلغهم من العلم !

اسکے بعد دلائل و اسناد کی ایک عظیم الشان صف رو نما ہوتی ہے جسکے سر خیل حلقهٔ حضرت " غیاث اللغات " ہیں اور انکے پیچھے پیچھے علامهٔ پامر ' مولانا رینکنس ' محقق استین گاس ' فارسی لغات کی موت و حیات کا سر رشته سنبھالتے ہوے تشریف لا رہے ہیں ' اور سب کے آخر میں خود جناب ہیں ' جو فن لغت کی اس مہیب نمایش کے بعد مجھے دعوت غور و فکر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں :

" غور فرمائیے کہ یہ " اہل لغت " نہ صرف حظ کو لذت کے معنے میں استعمال کرتے ہیں بلکہ اس سے جتنی ترا کیب پیدا ہوتے ہیں ' اُن سب میں بھی حظ کے معنے لذت اور " صرف لذت " کے لیتے ہیں " !

جب آپکی واقفیت کا یہ حال ہے تو ارباب علم انصاف کریں کہ اب میں کیا کہوں ؟ آپ کو کون سمجھاے کہ کسی فارسی لغت کا نولکشوری پریس میں چھپنا ہی دلیل وقار نہیں ہے ' اور نہ اسمیں آپکے حسب مطلب حظ کے لفظ کا ملجانا مستند ہونے کا کوئی ثبوت - اب غالب کے " ایک " شعر پر معترض ہیں ' جس نے (قاطع برہان) لکھکر ہمیشه کیلیے ہندوستانی لغت نویسوں کی آبرو مٹا دی ' مگر مسکین ٹیک چند کے نہ ملنے پر آپکو افسوس ہے ' اور پورا یقین ہے کہ اگر (بہار عجم) کسی طرح میسر آجاتی تو " بقید صفحہ و سطر " بتلاکر آپ اس بحث کا خاتمہ کر دیتے - حالانکہ جہاں (محمد حسین دکنی) کو کوئی نہیں پوچھتا ' وہاں (ٹیک چند) کا نام لینا ایک ایسی بات ہے ' جو صرف آپ ہی سے ممکن تھی -

" بہار عجم " کے نہ ملنے کے " افسوس " کے بعد " خوش قسمتی " سے غیاث اللغات آپکی " میز " پر نکل آتی ہے - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" خوش قسمتی سے غیاث البتہ میز پر موجود ہے اور اسکی عبارت یہ ہے .... "

افسوس ہے کہ آپکی اس " خوش قسمتی " میں بھی مجھکو " بدقسمتی " سے خلل انداز ہونا پڑیگا - میں پوری ذمه داری کے ساتھہ آپکو بتلانا چاہتا ہوں کہ غیاث اللغات کا نام فارسی لغات کی بحث میں لینا نہایت تمسخر انگیز ہے - استدلال تو بجاے خود رہا ' کوئی فارسی دان شخص اپنی میز پر اسکو جگہ دیکر آپکی طرح خوش قسمت ہونا بھی پسند نہیں کریگا -

اسکے بعد آپنے چند انگریزی لغات کا حوالہ دیا ہے - یہ حوالے تمام پچھلے حوالوں سے بھی بڑھکر افسوس ناک ہیں - آپ کو اردو سے تو اتنی ہمدردی ہے کہ عربی لغات کے ذکر پر متاسف ہوتے ہیں اور لکھتے ہیں :

" اس سے زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ خود اردو بولنے والوں کو اردو لغات کی تحقیق کے لیے عربی لغات کی جانب رجوع کرنا پڑے "

رجوع تو کسی نے نہیں کیا تھا - لیکن بہر حال آپکو اسپر افسوس ضرور ہے - پھر خدا را مسکین فارسی پر بھی رحم کیجیے ' جسکی لغات کیلیے باوجود ہزاروں دواوین و کلام شعراء فرس کے ' آپ ہمیں (پامر) کی چوکھٹ پر ناصیه فرسائی کی دعوت دے رہے ہیں - محض اس حق کی بنا پر کہ " وہ کیمبریج میں عربی کے پروفیسر ہیں " !!

اِن مباحث میں آپکی معذوری واضح ہے ' تاہم ایک غلطی تو آپکا ادعائی اصرار ہے ' اور پھر دوسری غلطی ثبوت کیلیے لاحاصل کوشش کرنا - اسی کا نتیجہ ہے کہ آپنے اپنے طریق اثبات و استدلال میں اُس سے زیادہ افسوس ناک غلطی کی ہے ' جو موضوع بحث میں آپ کرچکے ہیں -

اغــلاط استــدلال

ایک شے ہے دعوا اور ایک چیز ہے استدلال - آپنے دونوں میں غلطیاں کیں - آپ فرماتے ہیں کہ حظ بمعنی لذت اصطلاحات علمیه میں صحیح ہے ' اور پھر دلائل پیش کرتے ہیں - اپکے دعوے کی نسبت عرض کرچکا ہوں - لیکن اس سے زیادہ غلطیاں آپکے طریق استدلال نے پیدا کردیں :

(۱) آپنے یہ غلط اصول قائم کردیا کہ اردو کی عام بول چال اصطلاحات علمیه میں مستند ہے -

(۲) آپنے ضمناً فرہنگ آصفیه کو اردو لغات کی بحث میں قابل استناد قرار دیا ' حالانکہ (مصنف فرہنگ معاف رکھیں) اسے یہ حیثیت حاصل نہیں -

(۳) پھر اس غلط فہمی کا دروازہ کھولدیا کہ لغات فارسی کی بحث میں غیاث اللغات کی سند معتبر ہے - اسکا نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگ بلا تکلف غیاث کا حوالہ دینا شروع کردینگے اور پھر دوبارہ اس لغوی ابیجی ٹیشن کا ارباب فن کو مقابلہ کرنا پڑیگا جو مرحوم غالب نے (قاطع برہان) لکھکر اپنے سامنے آمادۂ پیکار پایا تھا -

(۴) اس سے بھی بڑھکر ظلم اکبر یہ کیا کہ فارسی لغات کی بحث میں انگریزی کی فارسی لغات کو مستند قرار دینے کی بدعة سیئۂ کبیرہ کی بنیاد رکھی ' جو فی الحقیقت ایک اشد شدید " فتنۂ لغویہ " ہے اور جو اگر چل نکلا تو اردو اور فارسی زبان کا بھی مذہب و اخلاق کی طرح خدا حافظ !

پس مجھکو جو اس تفصیلی تحریر کی ضرورت ہوی تو صرف اصل بحث ہی کے متعلق ازالۂ اغلاط کا خیال محرک نہ تھا ' بلکہ زیادہ تر یہ خیال کہ آپکے طریق استدلال کے اغلاط نے اصل غلطی سے بڑھکر چند غلطیاں اور پیدا کردی ہیں ' اور وہ ایسی ہیں کہ اگر انکو ظاہر نہ کیا جاے تو لغات و زبان کے متعلق ایک اصولی غلط فہمی میں لوگ گرفتار ہوجائیں گے - اگرچہ واقف کاروں کیلیے انکی غلطیاں بالکل واضح و غیر محتاج انکشاف ہیں -

پس ضرور ہے کہ اس حصۂ بحث کے متعلق میں یہ ظاہر کردوں کہ :

(۱) غیاث اللغات کوئی مستند لغت نہیں - اسکا حوالہ فارسی لغات کے مباحث میں بیکار ہے -

المراسلة والمناظرة

الفتنة اللغوية !

حظ و کرب یا لذت و الم ؟ (۱)

ما لهم بذلك من علم ان يتبعون الا الظن (۵۳ : ۳۰)

(۲)

اسکے بعد آپ لکھتے ھیں :

" اگر آپ کے اصول کو وسعت دي جاے کہ ھر اردو لفظ کي " تحقیق " اُس زبان کے لغت سے کرني چاھیے جس سے وہ آیا ھے تو اردو کے پاس باقي کیا رھجاتا ھے ؟ "

آپنے " تحقیق " کا لفظ لکھا ھے - اور گو میں نے اس اصول کي طرف کہیں اشارہ نہیں کیا مگر واقعي ھر لفظ کي " تحقیق " تو اُسي زبان کي لغت ھي سے کرني پڑیگي ' جس سے وہ آیا ھے - یہ تو ایک قدرتي اور ناگزیر امر ھے - لیکن میں سمجھتا ھوں کہ غالباً یہاں آپکا مقصود " تحقیق " نہیں ' بلکہ " صحت استعمال " اور " جواز استعمال " ھے - جلدي میں آپ تحقیق کا لفظ لکھہ گئے ھیں -

پھر یہ کیسي عجیب بات ھے کہ آپ علم الفاظ اور مخصوص اصطلاحات علمیہ میں فرق کرنے سے اپنے تئیں معذور ظاھر کر رھے ھیں ' حالانکہ اگر آپ چاھیں تو اس فرق کو محسوس کرنا کچھہ مشکل نہیں - میں ابتدا سے کہہ رھا ھوں کہ اردو کے عام الفاظ کا سوال نہیں بلکہ اصطلاحات علمیہ کا ھے - میں نے کہیں یہ اصول پیش نہیں کیا کہ ھر مہمل لفظ کا استعمال اُسي وقت صحیح ھو سکتا ھے جبکہ وہ اپنے اصلي زبان کي لغت سے بھي اُن معاني میں صحیح ثابت ھو جاے - میري گذارش تو صرف " اصطلاحات علمیہ " تک محدود ھے اور اسي لیے " مثنوی زھر عشق اور علم النفس " کا سوال آپکے سامنے پیش کر چکا ھوں - آپ سنتے ھیں ' میرے سوال کو دھراتے ھیں ' اسکو " ایک نا قابل انکار حقیقت " قرار دیتے ھیں مگر پھر جواب نہیں دیتے ! فیصلہ ھو تو کیونکر ؟

خموش اگر کوشش تو و نالہ اثر نالۂ من
انچہ البتہ بہ جاے نہ رسد فریاد ست

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۱]

کر سکوگے اور اپني حریت و آزادي کا سچا ثبوت بہم پہنچا سکوگے - اگر اس وقت تم نے اپني حیات طیبہ کي کوشش نہ کي تو پھر اپنے آپ کو ھمیشہ کیلیے زندہ در گور سمجھو - ایسي آزادي و حریت پسندي کے زمانہ میں بھي خاموش رھے تو پھر خاتمہ ھے -

گونہ گردد قوم ما بیدار ازین خواب گران
روئے اسایش نہ بیند تا بہ روز واپسین

مظہر الحق نعماني ردولوي
ضلع بارہ بنکي

آپ نے جس نکتۂ علم اللسان کي طرف اشارہ کیا ھے اور خود بخود میري " حیراني " کي علاج فرمائي پر متوجہ ھوے ھیں ' میں اسکو دو مرتبہ خود وکیل میں لکھہ چکا ھوں ' جبکہ چند الفاظ عربي و انگریزي کي بحث چھڑ گئي تھي -

اِن دلائل و براھین واضحہ و بینہ کے بعد آپنے اِس بحث کا خاتمہ کر دیا ھے اور عدالت برخاست ھو گئي - چنانچہ آپ لکھتے ھیں :

" اصل مسئلہ ختم ھو گیا "

گر یوں ھي تو قاعدہ اچھا ٹھہر گیا

اگر کسي " مسئلے کے ختم کرنے " کا یہي طریقہ ھے کہ اصلي فیصلہ طلب امور کو نذر تجاھل و تغافل کر کے اختتام بحث کا اعلان کر دیا جاے ' تو پھر بحث میں صرف وقت کرنے سے کہیں بہتر خاموشي و اعراض ھے - ھم کو کوئي شخص مجبور نہیں کرتا کہ ھم بولیں - لیکن اگر بولیں گے تو پھر بات کرنے والوں ھي کي طرح بات کرني پڑیگي -

میں نے اس بارے میں جو کچھہ لکھا تھا اسکو گذشتہ نمبر میں چھہ دفعات کے اندر عرض کر چکا ھوں - مسئلے کے " خاتمے " کا حال ھے کہ اُن میں سے کسي ایک امر کے متعلق بھي آپنے غور نہیں کیا اور جتنا کچھہ کیا ' اسکا بھي یہ حال ھے کہ وہ گویائي پر خاموشي کي ترجیح و تقدم کي ایک مثال تازہ سے زیادہ نہیں !

* * *

اس بحث سے فارغ البال ھو کر آپنے " حظ " کو بمعني مفروضہ لذت فارسي سے ثابت کرنا چاھا ھے - حالانکہ پہلي بحث کي طرح یہ موضوع بھي آپکے بس کا نہ تھا اور آپکے لیے اور نیز ھر اُس شخص کیلیے جو آپکے سي حالت رکھتا ھو ' یہي بہتر ھے کہ وہ اُن امور میں دخل نہ دے جنسے نا واقف ھے -

میں ھمیشہ اپني معروضات میں بحث کے اُن پہلوؤں سے نہایت احتراز کرتا ھوں ' جنسے مخاطب کي واقفیت یا علم کے متعلق کوئي مخالف خیال پیدا ھوتا ھو کہ یہ طبائع کو رنجیدہ اور بحث کو مقصد سے دور کر دینے والي باتیں ھیں - اور اسي بنا پر " حظ و کرب " کے بارے میں بھي میں نے با وجود ضرورت کے اس سے احتراز کیا ' لیکن آپ کا لا حاصل اصرار بڑھتا جاتا ھے اور اس سے ضمناً زبان اور فارسي لغات کے متعلق نہایت سخت غلط فہمیاں اوروں کے لیے پیدا ھوجانے کا خوف ھے - اسلیے اب مجبوراً عرض کرتا ھوں کہ آپ اُن کاموں میں کیوں پڑتے ھیں جنکي نسبت نہ تو آپ کو علم ھے اور نہ واقفیت ؟ میں نے (حظ) کے متعلق غالب کا ایک شعر لکھدیا تھا ' اور صرف اسلیے کہ اتفاقاً اُس وقت یاد آ گیا - کوئي لفظ سند یا استدلال کا وھاں نہ تھا - اسپر آپ متعجب ھو کر لکھتے ھیں :

" اور اسکے ثبوت میں غالب کا " ایک " شعر پیش کرنا آپ کافي سمجھتے ھیں ' جس میں حظ کو حصے کے معني میں استعمال کیا گیا ھے "

میں نے بطور سند کے تو لکھا نہیں تھا - کیونکہ ایک ایسي بات لکھہ رھا تھا ' جس سے آپکو مستثنیٰ کر دینے کے بعد ھر فارسي داں واقف ھے - لیکن اگر اسکو تسلیم بھي کر لیا جاے تو آپکے اس " ایک " پر زور دینے کا مطلب بالکل سمجھہ میں نہیں آتا - کیا آپکا مطلب یہ ھے کہ اس موقعہ پر دو چار سو شعروں کي ضرورت تھي ؟ اگر غالب کا شعر پیش نہ کروں تو کیا ٹیک چند بہار

(۲) اتنا هي نہیں بلکہ بہار عجم وغیرہ لغات جو آجکل چھپکر شائع ہوگئے ہیں ' قطعاً غیر معتبر' تمسخر انگیز' اغلاط سے مملو' اور نا قابل استناد ہیں - جن حضرات کي ان کتابوں پر نظر ہے ' اور جنھوں نے وہ مباحث دیکھے ہیں جو " برہان قاطع " کي اشاعت کے بعد تحریر میں آے' نیز اُن رسائل پر بھي نظر ڈالي ہے' جو ان لغات کي حمایت میں مثل موید البرہان' ساطع برہان' تیغ تیزتر' قاطع قاطع' وغیرہ وغیرہ لکھے گئے' اور پھر قاطع برہان کے اُس دوسرے ایڈیشن کو بھي دیکھا ہے جو (درفش کاویاني) کے نام سے شائع ہوا تھا ؛ ان سے یہ امر پوشیدہ نہیں -

(۳) یورپ کے بعض مستشرقین نے جو لغات لکھي ہیں انکا حوالہ بہ حیثیت سند لغت کے بالکل غیرمعتبر ہے - عام طور پر مستشرقین فرنگ کا یہ حال ہے کہ وہ مشرقي علوم و السنہ کے متعلق بعض اپنے مخصوص مباحث علمیہ میں نہایت مفید و نادر مطالب پیدا کرلیتے ہیں جن پر خود اس زبان کے بولنے والوں کو دسترس نہیں ' لیکن اسکے یہ معني نہیں ہوسکتے کہ لغات و ادب کي بحث میں انکي سند معتبر ہو -

اب صرف دو مطلب باقي رہگئے - اصل مبحث' اور مطالعات علمیہ کے متعلق جو چند سطور آپنے مضمون کے آخر میں لکھے ہیں - سو انکي نسبت آیندہ نمبر میں عرض کرونگا کہ یہ ایک مفید اور نتیجہ خیز مبحث ہے اور اسکو اخر تک پہنچانا ضروري -

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

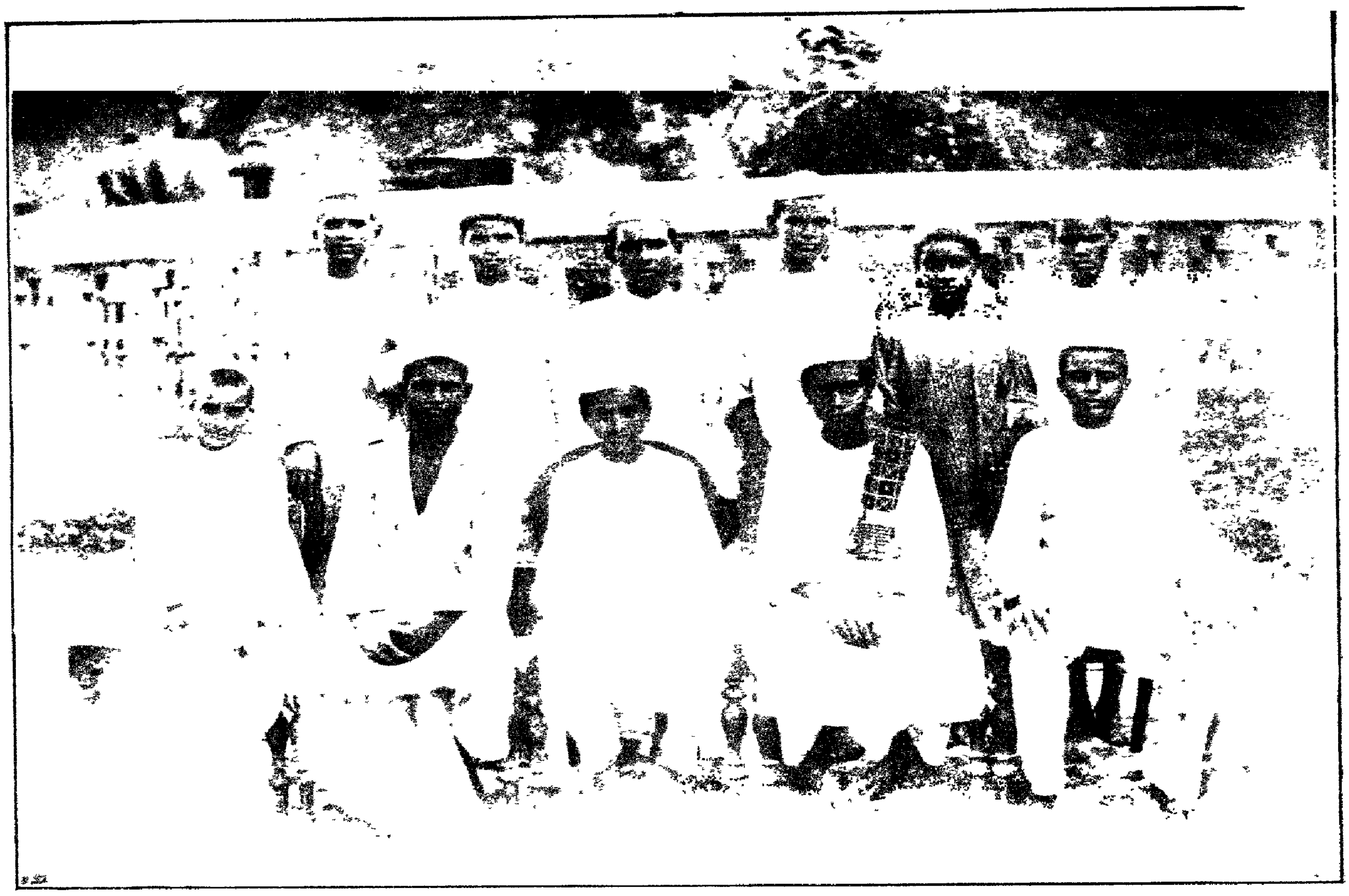
تفصیل اُس رقم کي جو جناب ارمان صاحب بریلوي نے شاہجہانپور سے بھیجي تھي' اور جو گذشتہ نمبر میں درج ہوچکي ہے -

	پائی	آنه	روپیه
جناب عبد الخالق صاحب	٠	٠	۵
جناب عبد الاحد ارمان صاحب	٠	٠	۵
جناب ایضاً از متعلقین خود	٠	٠	۲
ایضاً زکات و صدقة الفطر	٠	٠	۳
جناب سراج الدین صاحب	٠	٠	۴
جناب مولوي محمود حسن صاحب	٠	۸	۲
دختر صاحبه ایضاً	٠	۵	۲
صدقة الفطر جناب مولویصاحب موصوف	٠	۸	٠
جناب احمد یار خانصاحب	٠	٠	۳
جناب منشي سید احمد صاحب	٠	۴	۲
جناب منشي عبد الستار صاحب	٠	٠	۲
جناب مولوي عبد الباري صاحب	٠	٠	۲
جناب سید عابد حسین صاحب	٠	٠	۲
جناب مولوي رفیع الدین صاحب	٠	٠	۲
جناب ڈاکٹر نعیم الله خانصاحب	٠	٠	۲
جناب حافظ فدا حسین خانصاحب	٠	٠	۱
جناب سید حسین شاہ صاحب	٠	٠	۱
جناب حکیم ولایت حسین صاحب	٠	٠	۱
جناب منشي منظور احمد صاحب	٠	٠	۱
جناب منشي عبد الغني صاحب (زکاة)	٠	٠	۱
جناب منشي عبد الماجد صاحب	٠	٠	۱
جناب منشي عبد الحمید خانصاحب	٠	٠	۱
جناب سید رضا علي صاحب	٠	٠	۱
جناب نبي احمد خانصاحب	٠	٠	۱
جناب سید عاشق علي صاحب	٠	٠	۱
جناب ڈاکٹر محمد حسن صاحب	٠	٠	۱
جناب عنایت حسن صاحب	٠	٠	۱

	پائی	آنه	روپیه
جناب ولي الله خانصاحب	٠	٠	۱
جناب شفقت حسن صاحب معنوي	٠	٠	۱
جناب شیخ امام بخش صاحب	٠	٠	۱
جناب بہاري صاحب	٠	۱۰	٠
جناب حافظ علي حسن صاحب	٠	۸	٠
جناب حبیب الله خانصاحب	٠	۸	٠
جناب برکت علي صاحب	٠	۸	٠
اهلیه منشي برکات احمد صاحب	٠	۸	٠
جناب والده صاحبه عبد الاحد صاحب	٠	۸	٠
جناب اکرام الله صاحب	٠	۸	٠
معرفت جناب سعادت علي صاحب	۶	۸	٠
جناب وزیر خانصاحب	٠	۸	٠
جناب بابو مجید احمد خانصاحب	٠	۸	٠
جناب منشي حکمت یار خانصاحب	٠	۸	٠
جناب سید انور احمد صاحب	٠	۴	٠
جناب نیاز احمد صاحب	٠	۴	٠
جناب ننھے بیگ صاحب	٠	۴	٠
جناب احمد بخش صاحب	٠	۴	٠
جناب عزیز صاحب	٠	۴	٠
امة الحبیب صاحب	٠	۴	٠
جناب والده عزیز صاحب	٠	۴	٠
جناب علي احمد خانصاحب	٠	۴	٠
جناب مسیح الله خانصاحب	٠	۴	٠
جناب محبوب خانصاحب	٠	۴	٠
جناب چاند خانصاحب	٠	۴	٠
جناب ڈاکٹر یعقوب خانصاحب	٠	۴	٠
مدرسه نسواں - شاہ آباد	۹	۴	٠
جناب امجد علي صاحب	٠	۴	٠
جناب مولا بخش صاحب	٠	۴	٠
جناب میاں جان خانصاحب	٠	۴	٠
جناب ظہور احمد صاحب	۶	۳	٠
جناب سید کرامت علي صاحب	٠	۳	٠
جناب سید فضل امام صاحب	٠	۲	٠
جناب سید بشارت علي صاحب	٠	۲	٠
جناب سید شرافت علي صاحب	٠	۲	٠
جناب الا نجي ملازمه عبد الاحد	٠	۲	٠
جناب منشي احمد حسن صاحب	٠	۲	٠
از فرزندان حافظ علي حسین صاحب	٠	۲	٠
جناب هدایت شاہ صاحب	٠	۲	٠
جناب ممتیاز خانصاحب	٠	۲	٠
جناب هدایت الله صاحب	٠	۲	٠
جناب کریم الله صاحب	٠	۲	٠
جناب سدن صاحب	٠	۲	٠
جناب مظفر حسین صاحب	٠	۲	٠
جناب مولوي تراب علي صاحب	٠	۲	٠
جناب اکرام الله صاحب	٠	۲	٠
جناب انعام الله صاحب	٠	۲	٠
جناب اسد علي صاحب	٠	۲	٠
جناب حمید الله خانصاحب	٠	۲	٠
جناب بشیر الدین صاحب	٠	۲	٠
جناب نبي بخش صاحب	٠	۲	٠
جناب منیر خانصاحب	٠	۲	٠
جناب [illegible]ن خانصاحب	٠	۲	٠
جناب سعادت علي صاحب	٠	۲	٠
جناب نظیر خانصاحب	٠	۲	٠
جناب منّھو	٠	۲	٠
جناب حمید الله صاحب	٠	۲	٠
جناب اسمعیل بیگ صاحب	٠	۲	٠

باقي آینده

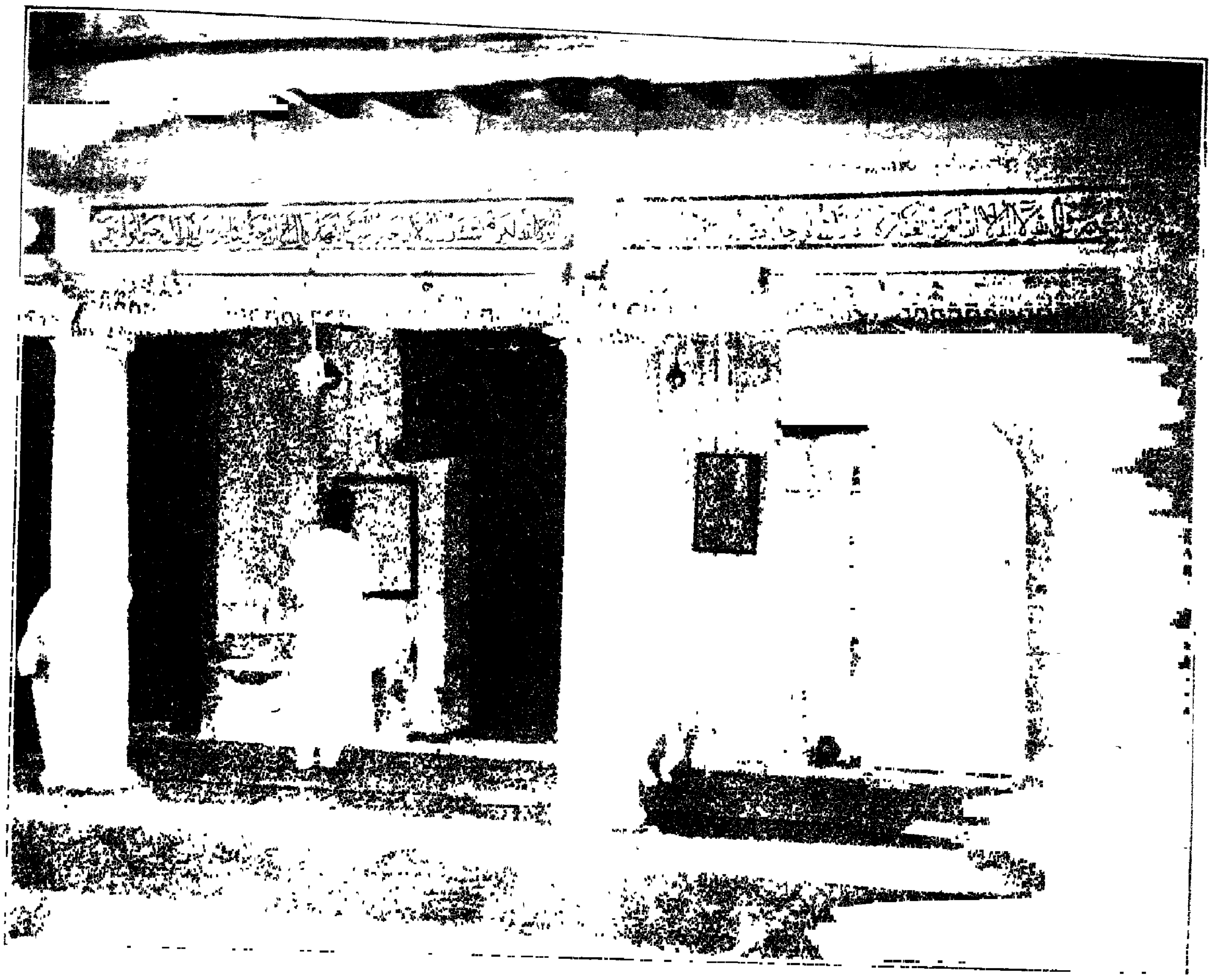
PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA



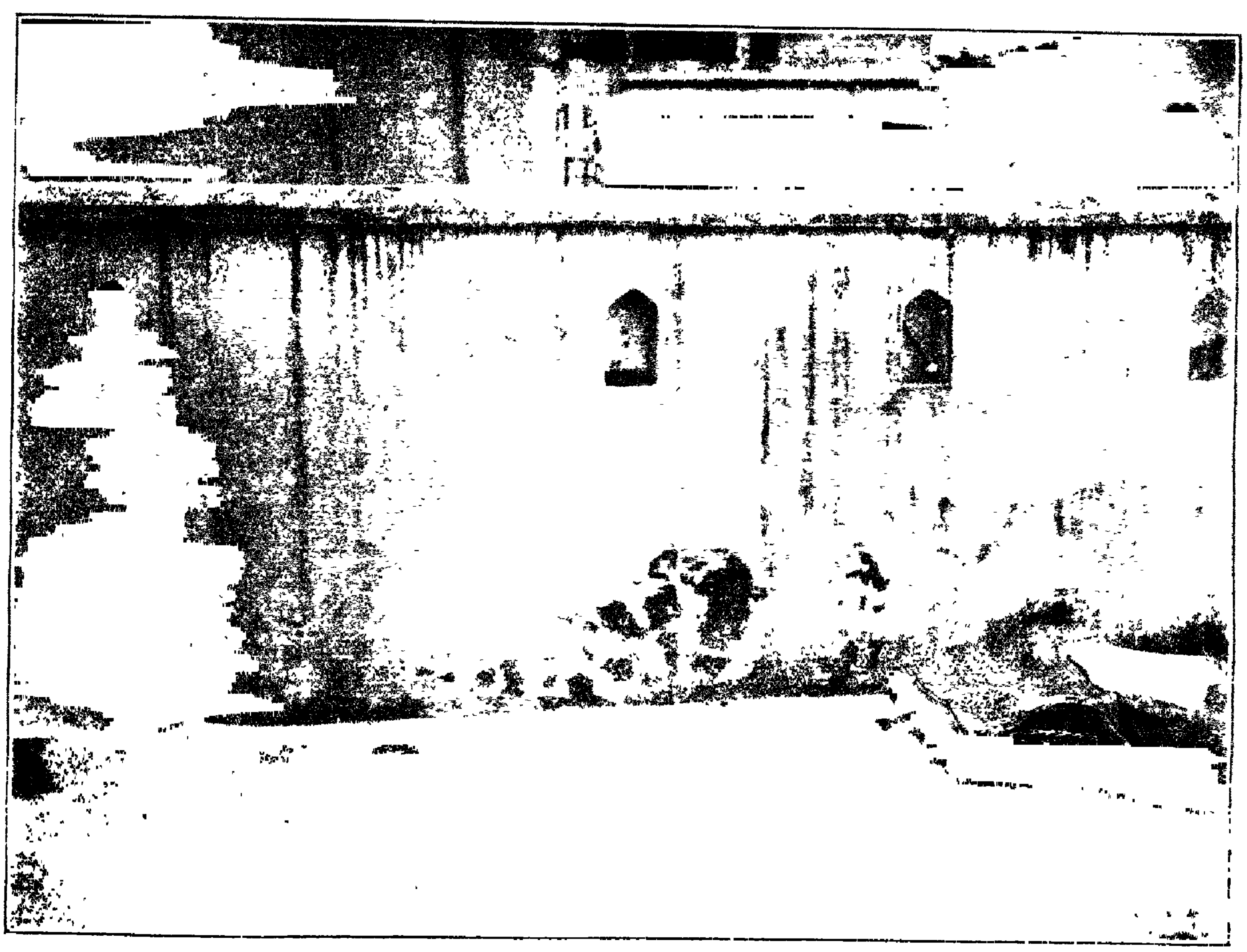
یہ اُن چند لڑکوں کی تصویریں ہیں، جو ۱۳ - ستمبر کو کانپور میں رہا کیے گئے - یہ معصوم بچے ہیں
جنکو مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ کانپور نے دربار کے بجرم بغاوت گرفتار کیا تھا !!



آخری دن جو چار لڑکے رہا کیے گئے -



مسجد کانپور کا اندرونی منظر



مسجد کانپور کا صحن اور نقوش خونیں!

مسجد صحن کی تصویر ہے - سفید جو دھبے نظر آرہے ہیں وہ ان شہدا کے خون کی یادگار ہے
جنہیں جوں جلال احمد صاحب مسجد میں لائے - خون کے فوارے نے دور تک
اپنی چھینٹوں کے نشان قائم کردیئے ہیں

حـــادثـــه فاجعـــه علميـــه

وفات مـــولانـا شبلـي نعمـــانـي

و ما كان شبلي هلـكه هلك واحـد
و لـكـنـه بنيان علم تهـد مـــا



فقيد العــلم مولانــا شبلي نعماني رحمــه الله تعالى

نہايت رنج و افسوس کے ساتهه شمس العلماء مولانا شبلي نعمانی کے وفات کی خبر درج كي جاتي هے ' اس ماتم كيليے صرف يه مرقع رنج و غم كافي نهيں كه اسكے ليے تو الهلال كا ايک پورا نمبر بهي كافي نه هوتا ' ليكن اسوقت تو يه رونا هے كه هم دل كهول كر اس شهيد علم كا ماتم بهي نهيں كرسكتے ' اسليے اپني خوں نابه فشانيوں كو دوسري فرصت كيليے ملتوي ركهتے هيں - درد رسيدوں كے ماتم كيليے كوئي وقت معدود نهيں هے ' آبلۂ دل هر وقت پهوٹ بهنے كيليے تيار رهتا هے - نشتر غم كي كهٹـک چاهيے ' اور وه اس حادثه فاجعه علميه كي بدولت دل ميں هر وقت موجود رهيگی -

اسلامي مقدس مقامات كي مدافعت كے ليے مستعد هيں اور انكے قيام كے ليے حمله آوروں سے جنگ آزما هونگے - مگر سلطنت عثمانيه نے خود كشي كرلي هے اور " اپني قبر اپنے هاتهه سے كهودي هے " -

۱۳ - نومبر كو لندن كا ايك تار موصول هوا هے جسميں يه بيان كيا گيا هے كه پيترو گريـڈ كے ايك يه سركاري اطـلاع نامه ميں يه دعوى كيا گيا هے كه مقام كپريكم كے محاذ ميں ايك خونريز جنگ هوئي - عثماني فوج پسپا كردي گئي جو جرمن افسروں كے زير كمان هماري فوج كے بازو كو گهير لينے كي كوشش كررهي تهي - تمام مفتوحه مقامات نهايت مستحكم اور مضبوط هيں -

۱۴ - نومبر كو دارالامراء كا جو اجلاس [illegible] كريو نے دولت عثمانيه كا ذكر كرتے [illegible] كے ساتهه هماري جنگ نهيں هے - دولت [illegible] خواه جو كچهه هو مگر اسلام باقي رهے گا - اسلامي [illegible] كا تعلق تركوں كے ساتهه نهيں هے بلكه عـربوں كے سـاتهه [illegible] كے ساتهه جنگ هماري خواهش كے بالكل خلاف هوئي هے اور مسلمانوں نے اپني وفاداري' اطاعت ' اور امداد كے ثبوت كيليے جس عجلت سے كام [illegible]يا هے اسكو هم نهايت هي شكر اور قدر كي نگاه سے [illegible]يكهتے هيں -

۱۷ نومبر كي خبـروں كا [illegible]فاد يه هے كه ارض روم كي [illegible]عه بندي هورهي هے - [illegible]وفري پريس كا بيان هے كه [illegible]لت عثمانيه نے اطاليا كے [illegible]ـال سے مصر پر حمـلے كا [illegible] نسخ كر [illegible]

[illegible] هے كه عثماني [illegible] [illegible]سكا " ارض روم " اور [illegible] [illegible] تك پهنچگئي - عثماني فوج [illegible] [illegible] پر قابض هونے كي [illegible] كي [illegible] ناكام رهي -

هفته جنگ

[illegible] هفته بهي گزر گيا مگر جنگ نے هنوز كوئي فيصله كن صورت اختيار كي - ۱۲ - نومبر كو پيرس كا جو سركاري اطلاعنامه [illegible] اس كا بيان هے كه كهرے كي وجه سے جنـگ ميں [illegible] پيدا هوگئي هيں انكا كوئي عمده انسداد يا [illegible] هے -

[illegible] اور [illegible] كے مقامات پر پوري طـرح [illegible] اور " لينـگ مارك " كے [illegible] كي هے -

[illegible] كو جو تار بهيجا هے اس [illegible] سے خبريں حسب خواه آرهي

هيں - بلجيم ' اور شمال فرانس ميں حليفوں نے خوفناك حملوں كو روكديا هے اور جارحانه اقدام كي تجديد كردي هے - وه متعدد مقامات كيطرف بڑهے هيں خصوصاً شمال " ميسينس " ميں جو " ايپرس " كے نزديك واقع هے - ارمنيٹريز كے نواح ميں بهي انگريزي سپاهيوں نے خفيف ترقي كي هے - " لابيسي " اور " اراس " كے نواح ميں بهي دشمن كا حمله پسپا كرديا گيا -

۱۳ نومبر كو جو پيرس كا سركاري اطلاعنامه آيا هے اس سے معلوم هوتا هے كه گذشته چند دن ميں " لابيسي " اور وريوٹے كے مابين جو فتوحات هوئے هيں انكے استحكام كا كماحقه انتظام كرديا گيا هے - اسكے علاوه يه امر بهي قابـل ذكر هے كه هم (فرانسيسيوں) نے " مقام لورلي كے " محاذ ميں ترقى كي هے جو " ريمس " " بيري اور بيك " كے درميان ميں واقع هے ' اور دشمن كے وه حملے پسپا كرديے هيں جو " كوٹے - سينـٹي ميراين " كي شمالي بلـنديوں اور [illegible] مشرق ميں هوے تهے - " بحر شمال " اور آرمنيٹريز كے جنگ ميں حمله آور فوجوں كا جارحانه اقدام ترقي پذير هے - كل سارا دن دشمن كے حملوں كو پسپا كرنے ميں گذرا اور يه دن همارے اس كارنامے كي وجه سے هميشه مشهور رهے گا - [illegible] دشمن كو " ايپرس " [illegible] پسپا كيا - [illegible] نے ايپرس " برسوٹ " اور " آرمنيٹريز " كے درمياني ميں ترقي كي هے - اور انگريزي فوجوں نے جرمن فوج كے [illegible] حملوں كو پسپا كرديا هے -

پيرس كا ايك سركاري [illegible] مظهر هے كه [illegible] [illegible] كے بقيه حصوں پر كوئي اهم واقعه قابل ذكر نهيں هوا هے ايك [illegible] ميں يه بيان كيا گيا هے كه كل سے همارے ميسره يسر " نيورٹ " اور " لانس " كے مابين سخت جنگ شروع هوگئي هے -

باوجوديكه همارے جنـگي مقامات پر دشمن كے سخت حملے هوے هيں مگر انكے استحكام عام ميں كوئي فرق نهيں آيا [illegible] نے " لمبرڈائز " پر دوباره قبضه كرليا هے [illegible] اس [illegible] سے آگے بڑه گئے هيں -

غروب آفتاب كے وقت جـرمن " [illegible] " كو لے لينے ميں كامياب هوگئے - نواح شهر كي زمينوں پر هم ابتك قابض هيں اور ابهي تك [illegible] همارے زير اثر هے جو " نيورٹ اور ايپرس " كے مابين واقع هے - يه وه مقامات هيں جهاں پر نهايت هي جانبازانه [illegible]

گو متعدد مقامات [illegible] نے بهي حمله كيا مگر تاهم عموما اس [illegible] دشمن [illegible] - شمال " سوآسنس " اور [illegible]

الهـلال پريس كے [illegible] كي ضبطي

بنگال گورنمنٹ نے ۱۶ - نومبر سنه ۱۹۱۴ع كو الهـلال پريس كي دو هزار كي پهلي ضمانت ضبط كرلي ' اور الهـلال كے دو نمبر مورخه ۱۴ و ۲۱ - اكتوبر سنه ۱۹۱۴ع بهي جو ڈبل نمبر كي صورت ميں ايك ساتهه شائع هوے تهے ' ضبطي ميں آے ' بنگال گورنمنٹ نے جن مضامين كو قابل اعتراض قرار ديا هے وه " حديث الجنـ[illegible] " اور " سقوط انٹورپ " هيں - ايك بلجين تصوير بهي قابل اعتراض قرار دي گئي هے جسكے نيچے قرآن حكيم كي يه آيت درج هے :

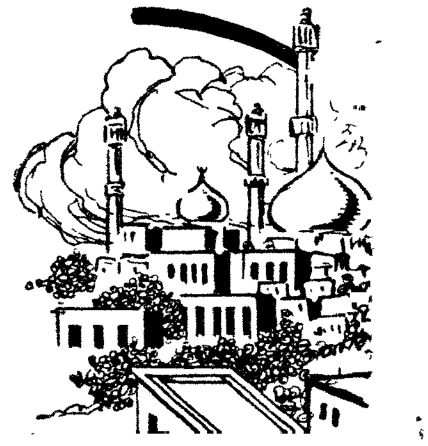
و ما ظلمهم الله و لكن كانوا انفسهم يظلمون

[illegible] مولانا اسوقت دورے ميں تهے اور ان كي عدم موجودگي [illegible] ضبطي و خانه تلاشي كا وارنٹ آيا - دفتر كي [illegible] سے انكو اس واقعه كي اطلاع ديگئي تو انهوں نے بذريعه تار [illegible] فرمائي [illegible]

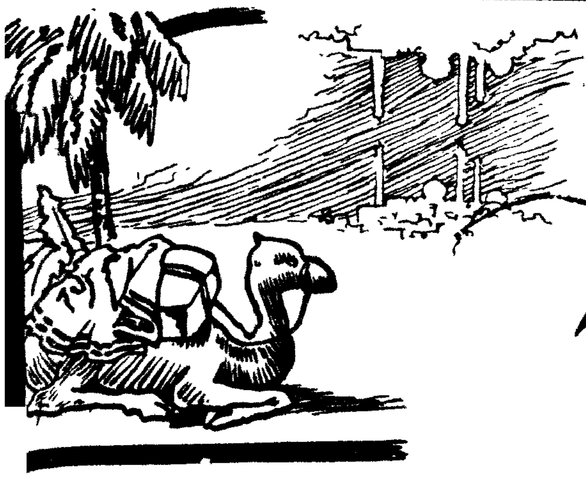
[illegible]

[illegible] اور انشاء الله العزيز ركهينگے - اسليے هم حسب هدايت اس پرچه كو شائع كرديتے هيں ' اور " الهـلال " كي آينده زندگي كي [illegible] ناظرين كرام كو كامل توقع دلاتے هيں - و من يقنط من رحمة ربه الا الضالون (۵۶ : ۱۵)

[سب ايـديٹـر]



شئون اسلامیه



اس جنگ عظیم میں دولت عثمانیه کي شرکت کو آج دو هفته سے زاید هوچکے هیں - گذشته اشاعت میں هم نے دولت عثمانیه کي شرکت پر ایک اصولي و اساسي بحث کي تهي جو با اینہمه سعي اختصار و ایجاز اسقدر طول هوگئي که " شئون اسلامیه " میں وقایع و اخبار کیلیے گنجایش نه رهی - اسلیے اس هفته میں همارا یه اراده تها که بالکل ابتداء سے شروع کریں تاکه تمام حالات قلمبند هوجائیں اور اس سلسله کی تمام کڑیاں قارئین الهــلال کے پیش نظر رهسکیں - چنانچه گذشته تین هفتوں کے تمام واقعات ایک ترتیب خاص کے ساتهه کمپوز کرالیے گئے تهے مگر عین وقت پر شمس العلماء مولانا شبلي مرحوم اور الهــلال پریس کی ضمانت کے دو اندوه ناک سانحے پیش آگئے - جنکا اس نمبر میں تـذکره ناگزیر تها اور حسب قاعـده آخرین فارم کے علاوه اور تمام فارم چهپ چکے تهے اسلیے بجز اسکے اور کوئی صورت نه تهي که اسي فارم میں گنجایش نکالي جاتي -

پس بمجبوري سلسله وار حالات سے دست کش هونا پڑا اور اس پوري داستان کا صرف وه حصه لے لیا گیا جسکا ذکر اس هفته کے تاروں میں آیا هے -

۱۱ نومبر کے تاروں کا ماحصل یه هے که لندن کا ایک تار مورخه ۹ نومبر مظهر هے که بلغاریا کے وزیر ایم - پیٹو جیرف نے ٹائمس کے ایک قائم مقام سے یه بیان کیا هے که دولت عثمانیه اور بلغاریا میں کوئي مفاهمت خصوصاً ایسي جسکا تعلق عثماني فوج کے تهریس سے گزرنے سے نہیں هوئي -

لندن کے مورخه ۹ نومبر کے ایک دوسرے تار میں یه اطلاع دیگئي هے که " مدللي (بریسلا) " کی طرح کے ایک کروزر نے دره کوه قاف کے " پوتي " نام مقام پر گوله باري کي جسے روسی فوج نے توپوں اور بندوقوں کي آتشباري سے بهگا دیا - اسي تاریخ کے ایک دوسرے تار میں یه اطلاع دي گئي هے که ترکوں نے جده کي تمام روشنیوں کو گل کر دیا هے -

۱۱ نومبر کو وزیر هند نے جو تار وائسراے کو دیا هے اس میں وه لکهتے هیں که پرنس صباح الدین نے ' جو عثمانی حزب الاحرار کے باني هیں ' سلطان المعظم کو یه تار دیا هے که جرمنی کے حمایت میں آپ کے تلوار اٹهانے سے آپ کي وفادار رعایا میں بدلي پهیلي هوئي هے - آپ کی رعایا کے دل اتحادیوں کے هاتهه میں نہیں هیں -

۱۴ نومبر کے تاروں میں ایک طویل تار ۷۷ صفحه کے " وهائٹ پیپر " کے متعلق هے - اس تار کا بیان هے که وهائٹ پیپر میں ایسے گونه گوں واقعات بیان کیے گئے هیں جن سے جرمنی کي مسلمانوں میں انگریزوں کے خلاف خیالات کي اشاعت اور عثماني و جرمن اشتعال انگیزوں اور سازشوں کا سراغ ملتا هے - عثماني وزیر اعظم نے انگریزي سفیر مقیم قسطنطنیه کو بارها یقین دلایا که دولت عثمانیه ناطرفدار رهیگي اور اپنے بیڑے پر جرمن عمله مقرر نہیں کریگی لیکن مراسلات سے ظاهر هوتا هے که انور پاشا کا (جو جرمنی کے زیر اثر هیں) اقتدار دن بدن بڑهتا گیا یهانتک که وسط اکتوبر میں انهیں کامل اختیارات حاصل هوگئے - بهرکیف آخر اکتوبر میں عثماني حکومت کے ارکان نے باستثناے انور پاشا جنگ سے علحده رهنے کی کوشش کي -

مراسلات سے معلوم هوتا هے که آخر ستمبر میں جرمني شازشونکي وجهه سے دولت عثمانیه میں بے اطمیناني پهیلنے لگی ۴ - ستمبر کو سفیر انگلستان نے وزیر داخله سے ملاقات کي اور کها دولت عثمانیه کا جنگ میں شریک هونا نهایت پر خطر انور پاشا کے دل میں هندوستاني اور مصري بغاوتوں کے متعلق خیال جاگزیں هے وه محض مضحکه انگیز هے - وزیر داخله نے که دولت عثمانیه انگلستان کو دو جنگي جهاز قیمتاً دینے کیلیے تیار هے کیونکه اسے روپیه کی اشد ضرورت هے -

وهائٹ پیپر جرمنی کي ان خفیه شازشوں کے تذکروں سے ' هے جو اس نے بلاد اسلامیه خصوصاً مصر میں کي هیں -

عثمانی وزیر اعظم نے اسکا اقرار کیا که اسٹریا اور جرمني نے سازشوں میں شریک هونیکے لیے هم پر دباؤ ڈالا مگر همنے رد کر دیا -

انگریزي سفیر مقیم قسطنطنیه کا بیان هے که دولت عثمانیه مفلس هو رهي هے ا[illegible] جنگ هونیکي کوئی وجهه نہیں تاهم همیں شک هے که جرمني اسے اپنے هاتهه میں لیلیگي -

اسی تاریخ کو مسٹر اسکویتهه کي اس تقریر کا اقتباس موصول هوا هے جو انهوں نے گلڈ هال میں کي هے - اس میں انهوں نے کها که " کهلے هوے روسي بندرگاه پر گوله باري اور مصري مقبوضات میں ناجایز حملے جاري حلیفوں نے اسکو نهایت ضبط و تحمل اور صبر و استقلال کے دیکها لیکن جب پانی سر سے گذر گیا تو هم اس منطقیانه نتیجه نکالنے پر مجبور هوے که دولت عثمانیه هم سے علانیه دشمنی هے - یه عثماني پبلک نہیں یه حکومت عثمانیه هے جو تلوار اٹهائي هے اور میں اس امر کے اظهار میں ذرا بهي پس و پیش نہیں کرتا که عثمانی حکومت تلوار هي سے تباه هوگي - سلطنت عثمانیه کے لیے ' هم نے نہیں ' بلکه اسي نے خود ساز موت (نل) بجایا هے یه ساز موت نه صرف یورپین ترکي کے لیے بلکه اس میں ایشیائي ترکي بهي شریک هے - مجهے امید مجهے اسکا یقین هے که عثماني حکومت ' جو زمانه قدیم میں تریں قطعات ارض کیلیے صاعقه هلاکت بني هے ' مع اپنے بربادي اور سامان تباهي کے نیست و نابود هو جائیگي " -

" سلطان (المعظم) کي مسلم رعایا سے هماري کوئي جنگ هے - همارے ملک معظم کے زیر حکومت [illegible] مطیع اور فرمان بردار مسلمان رهتے هیں اور یه هملوگوں سے بعید هے که انکے مقامات اور انکے مذهب کے خلاف اعلان جهاد کریں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱، مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۵ — کلکتہ : چہار شنبہ ۷ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 8, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

همـوا بمالـم ينالـوا ! کچھہ دنوں سے مشہور تھا کہ پوشیدہ طور پر ایک جلسے کی طیاریاں ہورہی ہیں جو دہلی میں منعقد ہوگا - اسکے صدر ہزہائینس نواب صاحب رامپور ہونگے ، اسمیں مسلمانوں کو تعلیم دی جاے گی کہ بغاوت (جو وہ کر رہے ہیں) اچھی بات نہیں گورنمنٹ کے وفادار رہیں تو بہتر ہے -

معتبر اشخاص کی روایت سے معلوم ہوا تھا اصل مقصد جلسہ دو باتیں ہیں :

(۱) بعض اسلامی جرائد کی مخالفت -

(۲) مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن صاحب کے سفر کی عدم اہمیت کا اعلان -

خاص رقعے چھاپے گئے تھے - حاذق الملک حکیم اجمل خان ، نواب حاجی محمد اسحاق خان ، انریبل مسٹر شاہد حسین بیرسٹر ایٹ لا ، اسکے خاص ارکان و اساطین انجام بتلاے گئے ہیں اور قلب کے اندرونی جوش ، اور بیرونی القاء ، دونوں اجزاء محرکہ سے اس معجون وفاداری کی ترکیب کی اطلاع ملی ہے - و نحن نحکم بالظواہر -

بعض اشخاص کو میں نے جلسے کے حالات کے متعلق تار دیے مگر انہوں نے وقت کے بعد اطلاع دی !

بہر حال ۲ - اکتوبر کو بارہ بجے دہلی میں جلسہ منعقد ہوا - نواب صاحب رامپور اسی وقت آے اور شریک مجلس ہوے -

لیکن جلسے سے زیادہ جلسے کی روئداد پر اسرار ہے -

کلکتہ میں ۳ - کی صبح کو میں نے (انگلش میں) دیکھا تو اسمیں ایک تار جلسے کے متعلق شائع ہوا تھا ، اور اسکے شاندار

مغرب " ریلي " میں هماري فوج کي ترقي کے علاوہ میدان جنگ میں اورکوئی تغیر نہیں ہوا ہے - هم نے مقام کرنکورت میں جو یوري کے جنگل کے شمال میں واقع ہے دشمن کو خاص طور پر بري طرح پیچھے ہٹا دیا -

لندن کے ایک تار مورخہ ۱۱ نومبر سے معلوم ہوتا ہے کہ پیرس کے ایک سرکاري اطلاعنامہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ دن بھر دشمن کے حملے ہوتے رہے مگر وہ بے سود ثابت ہوے " ملیر ڈائز " پر دشمن نے جوابي حملہ کیا مگر پسپا کردیا گیا -

لندن کا ایک ۱۳ نومبر کا تار یہ بیان کرتا ہے کہ انگلستان کے سرکاري بیان سے اس امر کي تصدیق ہوتي ہے کہ فلانڈاس کے معرکے نہایت شدید تھے - جن میں انگریزي فوج کا بہت نقصان ہوا مگر تاهم دشمن کے نقصانات نسبتاً زیادہ ہوے -

گولوں کي پیہم بارش ' اور پیادہ فوج کے مستقل حملوں کے باوجود (جو درهم برهم کردیے گئے تھے) " [illegible] " کي مدافعت تاریخ جنگ کي حیرت انگیز اور تعجب انگیز [illegible] شمار کي جائیگی -

اسکے بعد هي جو دوسرا تار موصول ہوا ہے اسکا بیان [illegible] گذشتہ چند دن میں شمال لائسن " خصوصاً اولی بیکی - وتس شیٹی - میسبنس کے خط جنگ پر نہایت سخت لڑائیاں ہوئیں زینورتي - فریکلنگ هین کے خط پر بھي متعدد جنگیں ہوئیں - هم نے دشمن سے ٦ کلدار توپیں چھین لیں اور ۱۰۰ قیدي گرفتار کیے -

پیرس کا ایک [illegible] اطلاعنامہ مظہر ہے کہ هم نے شمال کی جانب اپنے تمام [illegible] کو مستحکم کرلیا ہے - دشمن شب کے وقت [illegible] سے [illegible] اور هم نے انکو پسپا کردیا تھا - پھر دشمن کے خلاف پھر جارحانہ اقدام شروع کردیا ہے - دشمن نے " [illegible] " کو عبور کرلیا تھا اور بعض بائیں ساحل کے جہاں وہ هو گیا تھا [illegible] زمین پر قابض ہے - هم نے اسے تمام مقامات سے بھگا دیا ہے - قلب میں بھي همکو مقام سراوسي لی ویل اور مقام اکلي کے جنگل کے شمال و مشرق میں فتح حاصل ہوئي ہے '

ضلع ارگن میں جرمن فوج پر پر زور حملے ہوے مگر اس سے کچھہ نقصان نہیں ہوا -

[illegible] کے ایک تار مورخہ ۱۳ نومبر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جرمن توپخانہ درحقیقت متصل گولہ باري کرتا رہا - اس اثناء میں ایپرس جنگ کا مرکز رہا ہے - چنانچہ تین ہفتے سے زاید عرصہ ہوا کہ جرمن توپخانہ شب و روز اس پر گولہ باري کررہا ہے -

متحدہ فوجوں کی قوت میں کمک کے ذریعہ سے برابر اضافہ ہو رہا ہے - اخیر کمک نواح گیلو و بدت میں بھیجي گئي ہے جو ایپرس کے شمال میں واقع ہے - ڈاسمیو میں بھي فوجي مدد بھیجي گئی ہے -

میدان جنگ کے تمام انگریزی مقامات کو مستحکم کرلیا گیا ہے -

۲۱ نومبر کو پیرس کا جو سرکاري اطلاعنامہ مورخہ ۱۴ نومبر کو موصول ہوا ہے اسکا بیان ہے " لاسگنی " - اسني - اور بیري اوبیک کے محاذ میں جرمن فوج کے حملے ناکام رہے - " ارگن " میں سخت جنگ ہو رہی ہے - دشمن نے " فورث ڈي پیرس " اور سنٹ هیو بر [illegible] دوبارہ قابض ہوجانیکي ناکام کوشش کی - " وردن " پر جرمن کے متعدد حملے ہوے مگر پیادہ فوج کے آگے بڑھنے سے پہلے همارے توپخانے نے انہیں روک دیا ہے - موسم خراب ہے - " لورین " اور " ووہیرے " میں کوئی واقعہ قابل اطلاع نہیں ہوا ہے -

دشمن نے بمقام نیوپورٹ " گریٹ برج ہڈ " پر حملہ کیا مگر ناکامیاب رہا -

جرمن فوج کے متعدد حملے روک دیے گئے جو " ایپرس " کے جنوب و مشرق کي طرف ہونیوالے تھے - " [illegible] " " آراس " تک هم نے خفیف ترقي کي ہے -

۱۵ نومبر کو پیرس کے جس سرکاري اطلاعنامہ کي اطلاع دي گئي ہے اسکا بیان ہے کہ ندي سے شمال " لي اے " تک کي جنگ همارے موافق ہوئي - جرمن کے حملے پسپا کردیے گئے جو شمال " زونی بیک " اور جنوب " ایپرس " میں ہوے تھے - موخر الذکر مقام پر جرمنوں کو سخت نقصانات برداشت کرنا پڑے -

ایمسٹر ڈم کا ایک تار مظہر ہے کہ متحدہ فوج کے پٹرول اوستنڈ تک [illegible] -

۱۵ نومبر کو پیرس [illegible] اطلاعنامہ موصول ہوا ہے اس کا بیان ہے کہ بحر شمال [illegible] میان میں جو خط جنگ واقع ہے اسپر گذشتہ ایام کے بنسبت آجکل جنگ کي شدت کم ہے - دشمن نے ڈکسمیوڈ کے مشرق اور دوسرے راستوں سے " ایسر " کو عبور کرنیکي فضول کوشش کي - اسکے تمام حملے روک دیے گئے میدان جنگ کے تمام مقامات پر هم جمے ہوے هیں - " ایپرس " کے شمال ' و مشرق اور جنوب و مشرق سے دشمن کے حملے ہوے مگر همارے خط جنگ کے متعدد نقطوں پر یہ حملے پسپا کردیے گئے اور اسی طرح انگریزي فوجوں نے بھي دشمن کو بھگادیا - مشرق " آرمینٹریز " اور " اراس " کے مابین جو خط جنگ واقع ہے اسپر بھي سخت جنگ ہوئی اور گولوں کی بارش کي گئي -

هم نے " ٹریکمالی زان " کولے لیا ہے جو " اسنی " کے شمال میں واقع ہے -

همنے " ٹریکمالی مونٹ " کے شمال ' " نوران " کی جنوب و مشرق ' اور " کروے " اور " ریگنی " کے ما بین خفیف ترقي کي ہے - محاذ " ویلی " میں دشمن نے همارے فوجوں کے مقابلے میں [illegible] " شونی " اور " سون پیر " پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے) جس پر حملہ کیا [illegible] پسپا کردیا گیا - اسي طرح " بیري اوبیک " میں بھي [illegible] " ارگنی " میں سخت توپخانوں کی سخت [illegible] اور " پونت - [illegible] ہے - دشمن کا [illegible] وسجس میں برف [illegible]

پیرس کا ایک سرکاري اطلاعنامہ [illegible] ہے کہ دریاے [illegible] دشمن کے حملے کم شدید [illegible] بعض مقامات پر هم نے بھي جارحانہ پہلو اختیار کیا ہے [illegible] کے جنوب [illegible] ترقي کي ہے - هم نے [illegible] سے [illegible] ایک دیہات پر دوبارہ قبضہ [illegible] - جنوب " ایپرس " میں [illegible] پر دشمن مستحفظ فوج کے ایک حملہ کو پسپا کردیا ہے -

مفید جرمن افسروں کا بیان ہے کہ آغاز جنگ میں " امالسز " پر ۵۰۰۰۰۰ جرمن تھے - ان افسروں کا تخمینہ ہے ۹۰۰۰۰ جرمن سپاہ اور جرمن جنرل کام آچکے هیں -

لندن کے مورخہ ۱۳ - نومبر سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیجیلیت نامي جرمن اخبار کا ایڈیٹر جو [illegible] میں شریک ہے یہ لکھتا ہے کہ اهل جرمني نے [illegible] بدلدیا ہے جو وہ انگریزي فوج کے عسکري اوصاف [illegible] تھے - اس ایڈیٹر کا بیان ہے کہ [illegible] جو انگریزي [illegible] فوج ہے اس کا شمار بہترین افواج [illegible] فرانسیسي اور جرمني توپخانوں کے هم [illegible] ایڈیٹر بھي بیان کرتا ہے کہ هماري بحري توپیں [illegible] بربادي اور تباهي پھیلا رهي هیں -

Printed and published by A. [illegible] at the HILAL [illegible] ptg. and publg. House, [illegible] Street, CA[illegible]

مجلس دفاع مطابع و جرائد هند

INDIAN PRESS ASSOCIATION.

گذشته اشاعت میں میں نے ایک افتتاحیه کے ذریعه اس تجویزکو پیش کیا تها - اس هفتے نهایت کثرت سے اسکي نسبت مراسلات و مکاتیب ادارۂ الهلال میں پهنچي هیں اور جن میں سے بعض مشاهیر ملک و اکابرین ملت کي هیں - میں ائنده انکا اقتباس شائع کرونگا - کیونکه انسے اندازه کیا جاسکے گا که پریس ایکت کے بیجا تشد دات نے ملک میں کس درجه بے چیني اور تشویش پیدا کردي هے اور مطابع و جرائد کے دفاع کا خیال کس قدر بر وقت اور عام خواهش کے مطابق تها که بمجرد اعلان ' هر طرف سے صداؤں نے اتهکر اُسکا ساتهه دیا !

(اغـاز عمـــل)

میں نے سب سے پہلے یه تجویز انریبل (بابو سریندر و ناتهه بینرجي) اور (بابو موتي لال گهوش) ایدیٹر (امرتا بازار پتـر کا) کے سامنے پیش کي - میں نهایت متشکر و ممنون هوں اِن دونوں بزرگان ملـک اور مشهور اعیان مطابع کا ' جنهوں نے هر طرح اعانت و شرکت کا وعده فرمایا ' اور با وجود پوجا کي عام تقریب کے اپنا قیمتي وقت دینے کیلیے آماده هوگئے -

هم کو ایک ایسي مجلس قائم کرني هے جو عام اور وسیع هو - جسمیں وه بد بختانه و نا مبارک تفریق نهو جو هندو مسلمانوں کے سوال کي صورت میں هرجگه پیدا کي جاتي هے - جس میں ملک کے هر حصے سے ارباب مطابع و جرائد شریک هوں اور کوئي حصه ایسا باقي نه رهے جهاں کے پریس کے قائم مقام اسمیں نهوں - پهر اسکا ایک مرکزي مقام هو اور اسکي شاخیں تمام صوبوں میں قائم هو جائیں - یه بصورت ال انڈیا ایسو سي ایشن کے بهي هو اور بصورت پراونشیل جماعت کے بهي -

اسکے لیے باهمي مشورۂ و مبادلۂ آرا کي ضرورت هے اور نهایت وسیع پیمانے پرتعاون و اشتراک عمل کي - پس هم مجوزین نے اپنا فرض یـه سمجها هے که اپني تجویز کو کاغذ کے صفحوں سے ایک وسیع مجمع تک پهنچا دیں ' پهر تمام امور کا فیصله وهي اجتماع کرلیگا -

چنانچه اسي غرض سے ۲ - اکتوبر کو دو بجے ایک جلسه انڈین ایسو سي ایشن کے هال میں قرار پایا - اسکا اعلان گو ادارۂ الهلال سے دیا گیا مگر ایڈیٹر الهلال کے علاوه چار دیگر وقیع ترین اخباروں کے ایڈیٹروں کے بهي اُسکے نیچے دستخط تهے - باتفاق عام (انریبل بابو سریندر و ناتهه بینرجي) صدر جلسه منتخب هوے اور کافي غور و مباحثه کے بعد طے پایا که پوجا کي بڑي تعطیل کے بعد ائنده نومبر میں ایک عظیم الشان جلسه کلکته میں منعقد کیا جاے اور وه تمام امور مهمه کے متعلق و سائل و ذرائع عمل اختیار کرے -

اسکے بعد اس جلسے کے اهتمام و انتظام کیلیے حسب ذیل اشخاص کي ایک کمیټي مقرر کي گئي :

(۱) انریبل بابو سریندر و ناتهه بینرجي - ایـڈیٹر (بنگالي)
(۲) بابـو کـرشنـــو کـمـار متـر ایـڈیٹـر (سنجیـوني)
(۳) بابو موتي لال گهوش ایـڈیٹـر (امرتا بازار پتر کا)
(۴) مولوي مجیب الرحمن صاحب ایـڈیٹر (مسلمان)
(۵) مـولوي محمد اکرم صاحب ایـڈیٹـر (محمدي)
(۶) ایـڈیٹـر (بهارت متر)
(۷) ابو الکلام ... ایـڈیٹـر (الهـلال)

(تعویـق کار)

بلا استثنا یه سب کي خواهش تهي که جهاں تـک ممکن هو جلد کام شروع کردینا چاهیے - لیکن ایک بڑي دقت پوجا کي بڑي تعطیل کي وجه سے پیش آگئي هے - جن حضرات نے اس موسم میں کلکته کو دیکها هے ' اُنکو معلوم هے که یه وقت تمام بنگالیوں کیلیے سال بهر میں ایک خاص وقت تفریح و محافل اور سیر و سیاحت کا هوتا هے - تمام دفاتر سرکاري بند هوجاتے هیں - ریلوے کمپنیاں بهي نصف کرایے کي رعایت کردیتي هیں - اکثر لوگ شهر سے باهر چلے جاتے هیں ' اور جو لوگ رهتے هیں انهیں اپنے مراسم تقریب اور محافل تفریح و نشاط سے مهلت نهیں ملتي -

پس اسلیے تقریباً ناممکن هے که اس زمانے میں کوي کارروائي یهاں کي جاسکي - پهر یه بهي هے که خط و کتابت اور اعلان و اشاعت کیلیے بهي جلسے سے پہلے کافي وقت ملنا چاهیے - اسلیے نومبر سے پہلے جلسے کا انعقاد یوں بهي موزوں نه تها

بهر حال امید هے که یه جلسه اپنے مقصد مهم کیلیے ایک کامیاب آغاز عمل ثابت هوگا اور الله تعالی کا فضل هر حالت میں مطلوب - مندرجۂ صدر کمیټي کا انتخاب عارضي هے - وه صرف ' انعقاد جلسه تک هے - اسکے بعد مجوزه کانفرنس کا اجلاس تمام امور مهمه کا فیصله خود کرلے گا -

(ایسـوسي ایشـن کي ضرورت)

آج ملـک کا یه حال هے که اگر اُسے ایک جسم فرض کیجیے تو اس جسم کا کوي حصه زخم سے خالي نهیں - یکسر زخموں کا ایک پیکر خوں چکاں هے ' جسمیں سر سے لیکر پانوں تـک ٹیس اور ٹپـک کے سوا کچهه نهیں هے !

درد هے جاں کي عوض هر رگ و پے میں ساري
چاره گـر هم نهیں هونے کے جو درمـاں هوگا !

قومي و ملـکي زندگي کي کوئي شاخ ایسي نهیں جو تمام تر محتاج عمل ' و فغاں سنج اعانت نهو - علی الخصوص مسلمانوں کیلیے تو یه ایک اشد شدید دور مصائب و ابتلا هے - انکي همت و عزم اور استقلال و غیرت کیلیے اس سے بڑهکر آزمایش کا موقعه کبهي نهیں آیا - جو مرثیه خوان ملت همیشه " آخري وقت " کهکر غافلوں کو ڈرایا کرتے تهے ' غالباً انکا مقصود یهي وقت تها - وه هندوستان سے باهر دیکهتے هیں تو اسلامي ممالـک کا هر گوشه ماتم کده نظر آتا هے اور حیران رهجاتے هیں که کس کس فریاد پر کان دهریں ' اور کس کس کي مصیبت پر آنسو بهائیں ؟ خود هندوستان کے اندر دیکهیے تو قدم قدم پر ضرورتیں متقاضي ' مصائب فریادي ' شدائد فغاں سنج ' اور عزائم کیلیے آزمایش در پیش - اپني تعلیم سے ابهي وه فارغ نهیں هوے ' کوئي با قاعده سیاسي تحریک گویا شروع هي نهیں هوي ' مسلم یونیورسټي کي طرف سے دل ٹوٹ چکے هیں ' ندوه کا خاتمه سامنے هے - باهر کے چندوں کي فهرستیں اب تـک کهلي هوي هیں - لاکهوں مهاجرین کي خانماں بربادي کے مناظر سامنے هیں اور دار الخلافۂ اسلامي پر ابتـک امن و صلح کا دور شروع نهیں هوا -

ان سب پر مستزاد حادثۂ فاجعۂ کانپور ' جسکے زخم نے تمام پچهلے زخموں کي ٹیس بهلا دي - ابتک اسکي مسجد مقدس کے محراب و منبر اپني حالت زار پر مرثیه خوان هیں ' اور زندان مصائب کے اندر ایک سو چهه فرزندان اسلام هیں ' جنکے هاتهوں میں اس جرم پر هتکڑیاں پهنا دي گئي هیں که انهوں نے تعمیر مسجد مقدس الهي کیلیے ۳ - اگست کو اینٹیں چني تهیں !

خدا گواه که گر جرم ما همیں عشق ست
گنـاه گبر و مسلمـان بجرم ما بخشند !

هماري مصیبتوں کي یه ایک فهرست خونیں هے جو نظروں کے سامنے هے ' اور آلام و غموم کا ایک حصار تاب گسل هے جس نے چاروں

عذرانات کي ترتيب ميں دفتر انگلشمين کے غير معمولي زحمت اٹھائي تھي - بعد يہي تار ديگر اخبارات ميں بھي بھيجا گيا اور دراصل يہ وہ " سرکاري " اطلاع تھي جو جلسے کے طرف سے دي گئي تھي -

ليکن اسکے بعد ھي چار بجے (امپائر) نکلا اوسکے نامہ نگار نے اپنے مشاھدات کے مطابق جو تار بھيجا تھا ' اس ميں شائع ھوا تو يہ صبح کے تار سے بالکل مختلف تھا اور سرے سے جلسے کي تکميل و برھمي ھي کے متعلق دونوں ميں اختلاف تھا -

اسکے بعد ادارۂ الهلال ميں مخصوص اطلاعات پہنچيں - انريبل سيد رضا علي کا تار شايع ھوا - دھلي اور لاھور کے معاصرين کے نامہ نگاروں نے حالات شايع کيے - يہ سب اس " سرکاري " اطلاع سے بالکل مختلف بل متضاد تھے ' جو ۳ - کي صبح کو اخبارات ميں پہنچي تھي -

جلسے کي کارروائي " سرکاري " اطلاع ميں يہ بيان کي گئي ھے کہ بالاتفاق هزهائنس نواب صاحب رامپور صدر صاحب ھوے اور انہوں نے ايک تحرير پڑھي - اس تحرير کا خلاصۂ امور يہ تھا :

(۱) بعض اسلامي اخبارات کو اس طرف متوجہ کرنا چاھئے کہ وہ " معتدل اور مائل بہ صلح لہجہ " اختيار کريں -

(۲) حادثۂ ' کانپور کے متعلق موجودہ حالت کا خاتمہ کرديا جاے ميں پسماندگان شہدا کيليے لوکل گورنمنٹ سے وظايف مقرر کرادونگا

(۳) اس بارے ميں اگر گورنمنٹ کے ساتھہ صلح اميز رويہ اختيار کيا جاے تو يقيناً مسلمانوں کي جائز خواهشوں پر حکام پوري توجہ کرينگے -

اسکے بعد انريبل مياں محمد شفيع ' انريبل سيد رضا علي ' مسٹر حامد علي خاں ' نواب مزمل الله خاں وغيرہ نے تقريريں کيں ' اور مندرجہ ذيل رزوليوشن پاس ھوا :

" يہ جلسہ صدر کي پيش بہا نصيحت کو پسند کرتا اور ان ضروريات کي اھميت کو تسليم کرتا ھے اور مناسب سمجھتا ھے کہ ھندوستان کے تمام حصوں سے مسلمانوں کے قائم مقاموں کا ايک باضابطہ جلسہ منعقد کيا جاے جو ان امور کي تکميل کيليے تدابير اختيار کرے "

مزيد براں قرار پايا کہ هزهائينس نواب صاحب کسي قريبي تاريخ ميں مجوزہ جلسے کا انتظام کريں چنانچہ انہوں نے سر راجہ صاحب محمود آباد کو تار ديا ھے کہ وہ اس جلسے کا سکريٹري ھونا منظور کريں -

افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ روئداد صحيح نہيں ' اور جن حضرات نے اسکي تصنيف و تدوين کي زحمت گوارا فرمائي ھے ' کاش وہ سمجھتے کہ غلط بياني اور اخفاے حقيقت کي معصيت سے نہ تو دنيا ميں کاميابي خريدي جا سکتي ھے اور نہ اس چادر ميں ناکامي چھپائي جا سکتي ھے -

(امپائر) اور اسکے بعد کي متواتر اطلاعات نے اس شان تدرع و حجاب آرائي کو چند گھنٹوں سے زيادہ مہلت نہ دي ' اور بالآخر تمام واقعات لوگوں کے سامنے آگئے -

سب سے پہلي بات فيصلہ طلب يہ ھے کہ يہ جلسہ جن اغراض سے کيا گيا تھا ' وہ عمل ميں لاے جا سکے يا نہيں ؟ اور جلسہ تکميل تک پہنچا يا برھم ھوگيا ؟

اس روئداد کے پڑھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ جلسہ پوري طرح کامياب ھوا ' حسن اتفاق راے سے صدارت کي کرسي پر نواب صاحب بيٹھے تھے ' بالکل ويسے ھي اتفاق راے سے يہ رزوليوشن بھي پيش ھوا اور پاس ھوا ' اور گويا اس رزوليوشن کا پيش کرنا ھي جلسہ کا مقصود اصلي تھا ' جسکے حاصل کرنے ميں کوئي دقت پيش نا آئي -

چنانچہ رزوليوشن پر تقرير کرنے والوں کي جو فہرست دي گئي ھے ' اسميں مسلسل نواب مزمل الله خاں ' مسٹر حامد علي ' اور انريبل سيد رضا علي کے نام دے گئے ھيں -

مگر اصل حقيقت اس کے بالکل متضاد ھے ' جيسا کہ اب سب کو معلوم ھوگيا ھے - يہ جلسہ اس ليے منعقد نہيں ھوا تھا کہ نواب صاحب کے نصائح و وصايا لوگوں کو سنا دئے جائيں اور پھر ايک آئندہ جلسے تجويز کرکے جلسہ ختم ھو جاے ' بلکہ اسليے کہ اسي جلسے کو تمام مسلمانان ھند کا قائم مقام جلسہ قرار ديکر انکے ليے ايک پوليٹکل نظام عمل تجويز کيا جاے - بعض اخبارات کے خلاف رزوليوشن پاس ھوں - مسٹر محمد علي کي نيابت سے اختلاف کيا جاے اور لوگ پکاريں کہ اب نواب صاحب رامپور کو انگلستان تشريف ليجانا چاھيے -

مگر ان تمام باتوں ميں سے ايک بات بھي نہو سکي - انريبل سيد رضا علي اور ايک خاص جماعت بغير بلاے جلسے ميں پہنچ گئي تھي - انہوں نے نہايت زور سے اس جلسے کي مخالفت کي اور ثابت کيا کہ محض چند رؤسا کا جلسہ تمام قوم کا قائم مقام نہيں ھو سکتا - اگر ايک بہتر کسي مقام پر خوش پوشاکوں کي جمع ھو جاے تو وہ قوم کي نائب نہيں ھو سکتي - جلسے کے انعقاد سے پہلے بھي اسلامي اخبارات ميں مخالفت کي صدائيں اٹھہ چکي تھيں نتيجہ يہ نکلا کہ مخالفت کا مقابلہ نہيں کيا جاسکا اور ايک دوسرے جلسے کي تجويز کا اعتراف کيا -

اسلامي اخبارات کي مخالفت ميں کوئي کارروائي نہو سکي مسٹر محمد علي اور سيد وزير حسن کے متعلق پوري کارروائي ميں ايک لفظ بھي نظر نہيں آتا - نواب صاحب رامپور کي اسلامي نيابت اور سفر انگلستان کو تو گويا ارباب جلسہ نے بالکل بھلا ديا تھا -

ان حالات سے بغير کسي بحث کے ثابت ھوتا ھے کہ جو جلسہ تجويز کيا گيا تھا ' وہ منعقد نہو سکا ' اور قبل اسکے کہ اپنے مقصد اصلي تک پہنچے درھم برھم ھو گيا -

اب رھي يہ بات کہ جلسے کي ناکامي کے بعد جو کارروائي کي گئي ' اسکا کيا حال ھے ؟ مجوزہ جلسے کا خيال کيسا ھے ؟ نواب صاحب کے نصائح و وصايا کس عالم ميں نظر آتے ھيں ؟ تو ان کي نسبت آئندہ لکھيں گے -

---

البصائر

افسوس کہ البصائر شوال سے جاري نہوسکا - نئي مشينيں منگوائي گئي تھيں ' انکے ليے مکان زير تعمير تھا - اول تو اسميں دير لگي - پھر مشين روم بن گيا تو موٹر وغيرہ کے لگنے ميں دير ھو رھي ھے - پوجا کي تعطيل کي وجہ سے دفاتر بند ھيں - اميد ھے ذيقعدہ ميں پہلا نمبر ضرور نکل جائيگا -

(منيجر البصائر)

مسلم گزٹ لکھنؤ

(۲)

اس واقعہ کے دو پہلو تھے :

(۱) گورنمنٹ کے ایک حاکم نے مالک مسلم گزٹ کو اسکے لیے مجبور کیا یا نہیں کہ وہ ایڈیٹر کو علحدہ کرے ؟

(۲) مالک مسلم گزٹ کا مولوی صاحب سے رویہ اور ادعاء حریت و حق پرستی کا حشر -

سب سے پہلے امر اول کی نسبت غور کیجیے - پھر سمجھہ میں نہیں آتا نہ آنریبل مسٹر برن کو کیونکر سمجھایا جائے کہ لفظ " جواب " کا جو مطلب انھوں نے اپنے ان عجیب و غریب جوابات سے ظاہر کیا ہے ' وہ اس مطلب سے بالکل مختلف ہے جو ہر زبان کی لغت میں مسطور ہے ' اور ہر زبان کا بولنے والا یقین کرتا ہے - سوال کا منشا یہ تھا کہ مجسٹریٹ نے مالک مسلم گزٹ پر ایڈیٹر کی علحدگی کیلیے زور ڈالا یا نہیں ' اور ڈالا تو کس قانون کی بنا پر ؟

اسکا جواب صرف یہی ہوسکتا تھا کہ یا تو وہ واقعہ سے انکار کریں یا اسکی وجہ بتلائیں ' مگر وہ کہتے ہیں کہ " سوال میں پورے واقعات نہیں بیان کیے گئے " پھر بتلاتے ہیں کہ وہ " پورے واقعات " یہ ہیں کہ مالک مسلم گزٹ کی ایک تحریر کا ترجمہ موجود ہے - لیکن اس تحریر کا وجود خود اس امر کی علانیہ شہادت دیتا ہے کہ مالک مسلم گزٹ اور مسٹر فورڈ میں ایڈیٹر کی علحدگی کا تذکرہ آیا ہے اور وہ کوئی تحریر اس سے لکھواکر اپنے قبضہ میں لے رہے ہیں - یہ اس بات کے ثبوت کیلیے کافی ہے کہ مسٹر فورڈ نے مالک مسلم گزٹ پر زور ڈالا ' کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ تحریر وجود ہی میں کیونکر آتی ' اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی میز سے صعود کرکے کونسل ہال کی میز تک کیونکر مرتفع ہوتی ؟

اسکے علاوہ خود اس تحریر ہی میں یہ جملہ بصراحت موجود ہے کہ " آپکی تجویز کے مطابق " میں ایڈیٹر کو علحدہ کیے دیتا ہوں - پھر اسکے بعد اس امر کے ثبوت کیلیے اور کیا باقی رہجاتا ہے کہ مسٹر فورڈ نے مالک مسلم گزٹ پر اس بارے میں زور ڈالا تھا ؟

البتہ بعض الفاظ ہیں جنکے معانی ہمیشہ ایسے موقعوں پر ایک خاص اصطلاح کے ماتحت آجاتے ہیں - اگر کوئی حاکم کسی بارے میں نہایت ہی سخت زور ڈالے اور اپنے اقتدار سے کام لے ' تو اسکا نام یہاں کی اصطلاح میں " راے " اور " خواہش " سے زیادہ نہوگا - کوئی حاکم اپنے حاکمانہ اقتدار سے کام لیکر کیسی ہی سخت مداخلت کرے ' لیکن مداخلت کا نام ہمیشہ یہاں " مشورہ دینے " کے ہیں -

پھر سوال یہ ہے کہ اس تحریر کے پیش کرنے کے بعد وہ کون سا جواب تھا جو انریبل سید رضا علی کو ملگیا ؟ اسکے بعد بھی تو یہ سوال بدستور باقی ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کس قانون کی بنا پر ایسا کیا ؟

اس تحریر نے بالکل پردہ اٹھا دیا - لطف یہ ہے کہ خود انھوں نے ہی پردہ اٹھایا جنسے امید بالکل برعکس تھی - واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس ملاقات میں مالک مسلم گزٹ سے علحدگی کیلیے کہا گیا ہے اور جس کی صحیح و اصح خبر مجھے ملی تھی ' اسی ملاقات میں یہ تحریر بھی لکھوائی گئی ' تا کہ نادان و کمزور مالک مسلم گزٹ اچھی طرح پھنس جاے -

ہر حاکم کو جسے قانون نے عدالتی اختیار دیے ہوں ' پورا حق حاصل ہے کہ جس کسی پر چاہے ' مقدمہ قائم کرے ' اور پھر جوڈیشل اور ایگزیکٹیو اختیارات کی یک جائی کی وجہ سے جس طرح چاہے اسکا فیصلہ بھی کردے - لیکن یہ اختیار تو اب تک قانون کی مجلدات میں درج نہیں کیا گیا ہے کہ وہ کسی شخص کو بلا کر غیر با قاعدہ اور غیر قانونی طور پر دھمکاے اور اس سے وہ کرانا چاہے جو قانون وقت بھی نہیں کرسکتا ؟

ایڈیٹر کو بھی بعض حالتوں میں مثل پرنٹر و پبلیشر کے سزا دی جا سکتی ہے ' لیکن مجبور کرکے دفتر سے نکالا نہیں جاسکتا - اسکی مثال بد بختی سے مسلم گزٹ ہی نے قائم کی -

معاملے کا دوسرا پہلو مالک مسلم گزٹ کے متعلق ہے ' اور افسوس ہے کہ انکے ساتھہ ہمدردی کرنے کا پبلک کو کسی طرح مشورہ نہیں دیا جاسکتا - وہ ایک طرف حریت و صداقت اور جاں نثاری و فدویت کے اظہارات سے لوگوں کو طرح طرح کی توقعات میں مبتلا کرنا چاہتے تھے ' دوسری طرف اس تحریر میں نہایت ذلت اور عاجزی کے ساتھہ اپنے قصوروں کیلیے ہاتھہ جوڑ رہے ہیں ' اپنے تئیں ایڈیٹر کے آگے عاجز بتلاتے ہیں ' اور لکھتے ہیں کہ میں تعمیل حکم اور معذرت خواہی کیلیے طیار ہوں !

کچھہ مضائقہ نہ تھا اگر انکا اصلی خیال یہی ہوتا - کوئی حرج نہ تھا اگر وہ آزادانہ نکتہ چینی کے مخالف ہوتے - اعتدال اور احتیاط کا ملحوظ رکھنا کوئی قابل اعتراض و تذلیل بات نہیں ہے - لیکن ایسی حالت میں ضرور تھا کہ وہ اپنے تئیں حکام کے اثر سے آزاد رکھتے اور اپنے طور پر جو چاہتے کرتے - انکو فوراً ہر ایسی خواہش کے جواب میں صاف صاف کہدینا تھا ' کہ اگر آپ مقدمہ قائم کرنا چاہتے ہیں تو شوق سے کیجیے - جب اس کام کو اختیار کیا ہے تو کب تک عدالت کے نام سے کانپیں گے ؟ لیکن آپکو اسکا کیا حق ہے کہ مجھسے تحریر لکھوائیں ' میرے انتظامی امور میں دخل دیں ' اور کسی شخص کو مجبور کریں کہ وہ لکھنؤ چھوڑ کر چلا جاے ؟

مسلم گزٹ غالباً آجکل میں بالکل بند ہوجائیگا مگر ان حالات کے بعد اسکا بند ہو جانا ہی بہتر ہے - قوم کی آزادی و حق پرستی کی تحریک میں اگر جان ہے تو اسے اسطرح کے سینکڑوں اخباروں کے بند ہونے کی ذرہ برابر پروا نہیں - یہ واقعات سوا اسکے کہ استبداد کی یادگاروں میں تعداد کا اضافہ کرتے رہیں ' اور کوئی اثر نہیں ڈال سکتے -

یہاں تک لکھہ چکا تھا کہ معلوم ہوا ' مسلم گزٹ بند ہوگیا ہے اور ایک ماتمی اور الوداعی تحریر شائع کی گئی ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم مجبور ہیں - ہم نے جو کچھہ اپنی اس تحریر میں لکھا تھا جو کونسل کے جواب میں دکھلائی گئی ' اور پھر جو کچھہ اخبار میں لکھا ' اسمیں کوئی تناقض نہیں - حکام کا دباؤ اظہار حق سے باز رکھتا ہے اور خوشامد ہم سے بن نہیں آتی وغیرہ وغیرہ - پس اسکے سوا چارہ نہیں کہ اخبار بند کردیں - انا للہ و انا الیہ راجعون -

مسلم گزٹ اگر بند کردیا گیا تو بہت سے اخبار نکلتے ہیں اور بند ہوتے ہیں ' اور ہر زندگی کیلیے موت کسی نہ کسی وقت آتی ہی ہے - مگر افسوس یہ ہے کہ مسلم گزٹ تو بند ہوگیا لیکن اپنی جگہ اپنی ایک ایسی مہلک نظیر چھوڑ گیا جس کے نقصان کا کوئی اندازہ نہیں کیا جاسکتا -

بہتر تھا کہ مسلم گزٹ نہ نکلتا ' کیونکہ اسکی اشاعت سے جس قدر فائدہ ہوا تھا ' اس سے زیادہ اسکے مرض الموت سے نقصان پہنچا '

طرف سے گھیر لیا ہے - پھر کس کس زخم پر پٹي باندھيں ' اور کس کس مرض کیلیے نسخۂ شفا لکھوائیں ؟

تن همه داغدار شد پنبه کجا کجا نہي ؟

تاهم اگر غور کیجیے تو اِن تمام زخموں کے لیے کوئي ایک مرهم هوسکتا ہے تو وہ یهي انجمن "دفاع مطابع و جراید هند" کي تاسیس ہے - مسلمانوں میں جو نئي زندگي اور بیداري گذشتہ تین سال کے اندر پیدا هوگئي ہے اور پھر توفیق الهي نے تنبه و اعتبار کے مسلسل و پیهم اسباب فراهم کرکے اسکو اس درجه تک پہنچا دیا ہے که کسي کے وهم و گمان میں بهي نه تها ' وهي صرف ایک رشتۂ آخري ہے جو اِن تمام مایوسیوں میں امید کا چراغ روشن کرتي اور یقین دلاتي ہے که یه سفر بغیر کسي منزل مقصود تک پہنچاے نہیں رهیگا ' اور هجوم آلام و مصائب کے اس شب تاریک ' بیم موج و گرداب حائل میں کبهي نه کبهي ساحل مراد نظر هي آ جایگا :

و ما ذلک علي الله بعزیز !

لیکن یه آثار حیات ' یه علائم تیقظ و بیداری ' یه حرکت و جستجوے مقصود ' یه جد و جهاد حق و صداقت ' اُسي وقت تک ہے ' جب تک که افکار و آرا کو فرصت نشر و اعلان ' اور مطبوعات و جرائد کو حریت اشاعات و اظهارات حاصل ہے - جب تک سوتوں کو جگایا ' اور بے خبروں کو هشیار کیا جا سکتا ہے ' جس وقت تک صدائیں کهل کر بلند هو سکتیں ' اور قلم بغیر کسي مراقبۂ مستبدۂ حق و صداقت کا ساتهه دیسکتا ہے -

لیکن اگر پریس کي آزادي کا خاتمه هوگیا جیسا که هورها ہے ' تو پھر نه تو اصلاح و طلب حقوق کو قیام ہے ' نه اظہار صداقت اور دعوت حق و حریت کي راہ باز - نه مصائب اسلامي پر رنج و غم کے آنسو بہ سکتے هیں اور نه فرزندان اسلام کي خانماں بربادیوں پر دلوں کو آه و فغاں کي اجازت ہے - ملک کي تمام مصیبتیں لا علاج ' اور ملکي فلاح و ترقي کیلیے حصول امن و آزادي خواب و خیال - آج اسلام کے ماتم کدوں میں سب سے زیادہ ماتم و فغاں سنجي مسجد کانپور اور اسکے شهداء مقدسین و معترمین کي قربانیوں پر ہے ' لیکن اگر پریس کے حقوق کا قانوني دفاع نه کیا گیا تو پھر کون مساجد کي فریادوں کي ترجماني کریگا ؟ کون قهر و جبر کي دست درازیوں پر شکوه سنج فریادي هوگا ؟ اور کیونکر ملک و قوم کو اپنے آلام و مصائب کے اظهار کا موقع ملے گا ؟ -

پس في الحقیقت مطبوعات و جرائد کے حقوق کا حفظ و دفاع اولین فرض ملک و ملت ہے اور اسکي اپیل سب سے زیاده هماری قوتوں کے اتفاق کي مستحق اور صرف وقت و مال کي احق ہے - هندوستاني پریس کا نظم و استحکام اور اتحاد و تعاون بهي اسي کے ذریعه هو سکتا ہے - یه کیسے افسوس کي بات ہے که جس ملک میں حیوانات تک کے حقوق کي محافظت کیلیے انجمنیں قائم هوں ' وهاں مطابع و جرائد کي حفاظت کیلیے چند نفوس و افراد کي ایک جمعیة بهي نهو ؟

الهلال اگر اپني ضمانت کا بار قوم کے سر ڈالتا ' تو احباب و معاونین کے لطف و کرم سے مطلوبه رقم هي نہیں بلکه اس سے چهار چند رقم چند دنوں کے اندر جمع هو جاسکتی تهي ' مگر اس نے ایسا نہیں کیا - ابتدا سے اسکا اصول کار یه رها ہے که اپني سالانه قیمت کے سوا (که وه بهي بلحاظ اسکے مصارف کے نصف قیمت سے زیاده نہیں) اور کسي شے کا وه قوم سے طالب نہیں هوا -

لیکن اب که یه تمام سرمایه ایک اهم ترین ملکي غرض کیلیے وقف کردیا گیا ہے ' وه کچهه حرج نہیں دیکهتا که صداے اعانت بلند کرے - الله کے فضل سے امید ہے که انعقاد جلسۂ مجوزه سے بهت پہلے وه ضمانت الهلال کے نام سے ایک گرانقدر رقم مهیا کر سکے گا - فا السعي مني و الا تمام من الله تعالی -

افکار و حوادث

همّوا بما لم ینالوا

(۹ : ۷۵)

همیں دو هفتے پیشتر سے بعض امور کي اطلاع تهي ' اور متعدد موثق ذرائع سے شملۂ و رامپور سے انکي نسبت مفصل تحریریں دفتر میں پہنچ چکي تهیں - مگر هم همیشه واقعات کے ظهور کا انتظار کرتے هیں اور ارادوں اور نیتوں کے معاملات کو عفو و درگذر کا مستحق سمجهتے هیں -

مومن کو چاهیے که اپنے اندر اخلاق الهي پیدا کرے : " تخلقوا با خلاق الله ! " -

الله کے اخلاق کا یه حال ہے که اس نے همارے ارادوں اور نیتوں کي لغزشوں کو معاف کر دیا ہے ' اور جزا و سزا کا احتساب صرف اعمال جوارح و جسم پر مرتب هوتا ہے -

سورۂ بقر میں یه آیت جب نازل هوئي :

و ان تبدوا ما في انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله (۲ : ۲۸۴)	تمهارے دلوں کے اندر جو جو باتیں هیں خواه تم انکو ظاهر کرو یا چهپاؤ ' لیکن الله کے علم سے تو مخفي نہیں ' وه ان سب کا تم سے حساب لیگا -

تو صحابۂ کرام بہت غمگین هوے که خطرات قلب اور حدیث نفس کا احتساب مشکل ہے - نہیں معلوم کس وقت کیسا خیال گذرے اور قیامت کے دن اسکا جواب دینا پڑے ؟ اسپر اسي رکوع کي یه مشهور آیۂ کریمه نازل هوئي :

لا یکلف الله نفساً الا وسعها - (۲ : ۲۸۶)	الله تعالی کسي انسان پر تکلیف شرعي قائم نہیں کرتا مگر وهاں تک که اس کے بس اور قدرت میں ہے

اعمال کي طرح خیالات کي نیکي بغیر توفیق الهي ممکن نہیں اور اسمیں انسان مجبور ہے -

البته منافقین اس سے مستثنی هیں که انکا کفر انکے دل هي میں هوتا ہے ' گو ظاهر میں ایمان کے مدعي هوتے هیں -

پس هم بهي همیشه اعمال و واقعات پر نظر رکهنا چاهتے هیں اور اُس وقت تک کچهه پروا نہیں کرتے ' جب تک که ارادے عملي ظهور تک نہیں پہنچ جاتے -

اگر ایسا نهو تو پھر نقد و اختبار کا پیمانه نہایت تنگ هوجاے - هم کو تو ایسے لوگوں کي خبر ہے جو شب کو بستروں پر لیٹتے هیں تو اُن ارادوں اور خیالوں میں هوتے هیں ' جن میں سے اگر ایک ارادے کو بهي تکمیل و ظهور کي خدا مهلت دیدے ' تو تمام مسلمانوں کے گهر شیطانوں کي بستیاں بن جائیں اور ایک مسلم بهي دنیا میں نه ملے جو کفر کي لعنت سے آزاد هو -

لیکن یه الله کا لطف و فضل ہے که وه ان منافقین و دجالین اور مفسدین خاسرین کے ارادوں کو همیشه ناکام رکهتا ہے اور انهیں کبهي مهلت نہیں ملتي که اپني نیات فاسده و اقدامات مفسده کو عمل و ظهور تک پہنچا سکیں !

و لولا فضل الله علیك و رحمة لهمت طائفة منهم ان یضلوک '	" اور اگر الله تعالی کا فضل اور اسکي رحمت تمهارے شامل حال نه هوتي تو ان لوگوں میں ایک گروه تو تم کو

الہلال

۷ ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری

مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ

اسلام میں مساجد کی حیثیت دینی

انجمن اسلامیہ لاہور کا رزولیوشن

(۱)

اجعلتم سقایۃ الحاج و عمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ و الیوم الآخر و جاہد فی سبیل اللہ؟ لا یستون عند اللہ - و اللہ لا یہدی القوم الظالمین - (۹ : ۱۹)

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد کے آباد رکھنے کے کام کو اُس شخص کے کاموں جیسا سمجھ لیا ہے، جو اللہ اور روز آخرۃ پر سچا ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ اللہ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے - اور پھر وہ ظلم کرنے والوں کو کبھی راہ راست نہیں دکھلاتا -

(و اغلظ علیہم !)

مجکو تمام دنیا کی طرح معلوم ہے کہ صبر و تحمل اور ضبط و حزم بہر حال غیظ و غضب اور عجلت و بے صبری سے بہتر ہے، میں جانتا ہوں کہ تسامح و روا داری اور نرمی و لینۃ کی انسانی قلوب پر حکومت ہے، اور سختی و خشونت انسان کے ملکوتی فضائل کی فہرست میں داخل نہیں - میں نے قرآن کریم میں پڑھا ہے کہ جب ایک داعی حریت اور مجاہد فی سبیل الحق کو خدا نے مصر کے شخصی فرماں روا کے پاس بھیجا تھا تو کہا تھا کہ " قولا لہ قولا لینہ " - میں دنیا کے اُس سب سے بڑے شخص کی نسبت بھی سن چکا ہوں جسکو کہا گیا تھا کہ " فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم، و لو کنت فظاً غلیظ القلب، لانفضوا من حولک (۱)

اور پھر الحمد للہ کہ اپنے رب کریم کی بخشش سے صبر کی طاقت اور تحمل کی عادت بھی رکھتا ہوں -

تاہم بعض موقعے ایسے ہیں، جہاں پہنچ کر میری طاقت صبر جواب دیدیتی ہے - سررشتۂ تحمل بے اختیار ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے - میں اللہ کی رحمت و عفو کو بھول جاتا ہوں - از فرق تا بقدم اسکے قہر و غضب اور غیظ و جلال کی چادر اوڑھ لیتا ہوں -

پھر میری قدرت سے باہر ہوتا ہے کہ اپنے غصہ کو ضبط کروں - میری زبان میرے قابو میں نہیں رہتی - وہ اسکو دیکھتی ہے جو گو رحمن و رحیم ہے لیکن قہار و جبار بھی ہے !

میری پہلی حالت اگر " قولا لہ قولا لینہ " (اے موسی و ہارون ! فرعون کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرنا) کے تابع تھی، تو یہ دوسری حالت " و اغلظ علیہم " (اے پیغمبر ! دشمنان حق کے ساتھ راہ حق میں نہایت سختی کرو !) کے ما تحت ہوتی ہے -

(جہل و ادعا)

ان مواقع مہیجہ اور مناظر صبر ربا میں سے ایک سب سے بڑا تاب گسل موقعہ وہ ہوتا ہے، جب دیکھتا ہوں کہ جہل مذہب کے ساتھ علم مذہب کا دعوا کیا جاتا ہے، اور وہ لوگ، جو اسلام سے وہی نسبت رکھتے ہیں جو ایک جاہل مریض کو علم طب سے ہوتی ہے، مدعیانہ باہر نکلتے ہیں اور اسلام کی طرف اُس چیز کو نسبت دیتے ہیں، جس سے حاشا کہ وہ پاک و بری ہے -

میں انسانی جہل و عصیاں کے سخت سے سخت مناظر پر خاموش رہ سکتا ہوں، لیکن ایک لمحہ کیلیے بھی مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ اسلام کے متعلق جہل و بے خبری کے ساتھ دعوا کیا جاے اور میرے قلم و زبان سے کسی طرح کی بھی نرمی و درگذر ایسے لوگوں کے حصے میں آے - اگر ایک شخص جاہل ہے تو اسپر سب کو افسوس ہوگا لیکن غصہ کسی کو بھی نہیں آئیگا، لیکن جو شخص با وجود جہل مطلق کے، کسی شے کے متعلق عالمانہ و مدعیانہ اپنی نمایش کرتا ہے، تو اسکا گناہ جہل نہیں ہے بلکہ ابلیسیانہ تمرد و سرکشی ہے، اور پھر اسکو ذلت و حقارت کے سوا اور کچھ نہیں مل سکتا -

(المرشدون الجاہلون)

ہماری بد بختی نے خود ہماری بربادیوں کے سامان کر دیے ہیں - قوم کے قدرتی پیشوا علماء مذہب تھے - اگر قران مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح کا جامع ہے تو جس جماعت کے پاس قران کا علم ہوگا، وہی ملت مرحومہ کی دینی و دنیوی پیشوائی کی اہل ہوگی - لیکن ہمارا مرض پاؤں میں نہیں بلکہ دماغ میں ہے - ہمارے پاؤں میں لنگ نہیں ہے مگر دماغ میں قوۃ ارادہ باقی نہ رہی - علما نے اپنے فرائض کو سب سے پہلے خیرباد کہا، اور پھر انہی کی ضلالت سے قوم کی تمام گمراہیوں کی توالد ہوئی -

اب حالت یہ ہے کہ ایک گلہ ہے جس کا کوئی چرواہا نہیں - نئے لوگ مسند پیشوائی پر بیٹھے ہیں - انکا جہل مرکب اور نفس خادع جو کچھ انکے قلب پر القا کرتا ہے، اُسی کو اسلام کی طرف منسوب کر دیتے ہیں - ہر شخص جو قلم پکڑ سکتا ہے شیخ الاسلام ہے، ہر اخبار کا ایڈیٹر جو چند آدمیوں کا وقت خرید سکتا ہے مفسر قرآن ہے - ہر انگریزی داں، ہر خطاب یافتہ، ہر سیکریٹری، ہر متولی، حق رکھتا ہے کہ اپنے ہر القاء شیطانی کو تعلیم اسلامی قرار دے، اور اپنے ہر ہیجان نفسانی کو اجتہاد دینی سے تعبیر کرے: الا انہم ہم المفسدون و لکن لا یشعرون (۲ : ۱۲)

پھر یہ کون ہیں جو ہمارے سامنے آتے ہیں اور اپنے احکام و اوامر ہم پر نافذ کرتے ہیں؟ ان میں سے کتنے ہیں جنھوں نے علوم دینیہ کی تحصیل کی ہے، اور کتنے ہیں جنکو قرآن و سنت کی خبر ہے؟ جہل مطلق کے سوا کیا ہے جسے وہ پیش کرسکتے ہیں، اور تعبد حکام کی بخشی ہوئی ذلت عزت نما کے سوا کونسی شے

(۱) انحضرۃ کو مخاطب کرکے اللہ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ اُس نے تمھیں لوگوں کے ساتھ نرم دل بنایا، ورنہ اگر آپ سخت دل اور غصہ ور ہوتے تو کبھی لوگ آپکی طرف کشش نہ ہوتی اور ساتھ چھوڑ کر الگ ہو جاتے -

اگرچه موت سے نہیں ' کیونکہ اس متعدي و مسموم مرض کے بعد اسکا مرجانا هي بہتر تھا -

مالک مسلم گزٹ کو معلوم ہونا چاهیے که مسلم گزٹ کي موت کي پوري ذمه داري خود آنہیں پر هے - حکام کا جبر و تشدد کہاں نہیں هے اور کیوں نه هو؟ کیا انہوں نے مسلم گزٹ کو اس امید پر نکالا تھا که حکام اسکو اپنے بچوں کي طرح اپني گودیوں میں کھلائیں گے ؟ کیا انکو یه امید تھي که همیشه حکام کی طرف سے انکي راہ میں سہولتیں بہم پہنچائي جائیں گي ؟ کیا وہ اس وهم و خبط میں تھے که مسلم گزٹ کیلیے ڈپٹي کمشنر صاحب لکھنو انریري منیجر کي خدمت انجام دینگے ؟ یه تو اول روز سے کھلي هوئي بات تھي که مسلم گزٹ جس روش پر چلنا چاهتا هے وہ حکام کو پسند نہیں ' هر آن و هر لمحه اسکے تمام ارکان کو سخت سے سخت آزمایشوں کیلیے مستعد رهنا تھا اور هر وقت آن باتوں کي بلکه آن سے بھي بڑھکر شدائد کي توقع رکھني تھي ' جوکه پیش آئیں - پھر اگر ان دقتوں اور مشکلوں کے مقابلے کي طاقت نه تھی تو کس نے منت کي تھي که ازادي کا دعوا کیجیے اور مسلم گزٹ نکالیے ؟

سمندر طغیاني پر هے - موجیں پہاڑ کي چوٹیوں تک اچھل رهي هیں - آسمان پر سے ایک دوسرا سمندر هے جو بہہ رها هے - پھر اگر کشتي چلانے والے هونگے تو اسي حالت میں چلا کر کنارے تک پہنچا دینگے - انکے لیے ایک پرسکون و پرامن سمندر نیا نہیں پیدا کیا جائیگا -

اصل یه هے که مسلم گزٹ کے نکلنے اور پھر اس میدان میں آنے کي بھي ایک تاریخ هے اور لوگوں کو معلوم نہیں - یه بھي عجاب اتفاق هے که مسلم گزٹ نکلا اور آس سے قدرت نے وہ کام لیا جس کا کسي کو سان و گمان بھي نه تھا - ضرورت هے که اب اسکو لکھا جاے اور بوقت فرصت لکھونگا -

سب سے زیادہ افسوس اس پر هے که بغیر کسي علانیه کارروائي اور باقاعدہ قانوني حملے کے ' پریس کے حریف ایک وسیع الاشاعة اخبار کو بند کرادینے میں کامیاب هوگئے' اور اس طرح بد ترین مثال جو قائم هوسکتي تھي ' هوگئي -

اگر میر جان صاحب سے کہا گیا تھا که هم مقدمه چلائیں گے تو کونسي قیامت آگئي تھي ؟ اسمیں عاجزي کرنے اور گڑگڑانے کي کونسي بات تھي ؟ صاف کہدیتے که مقدمه قائم کیجیے اور قانون کے مطابق کارروائي کیجیے - پھر یا تو با قاعدہ کارروائي هوني اور وہ هر حال میں موجودہ حالت سے هزار درجه بہتر تھي ' اور یا پھر سردست ملتوي رهي جاتي اور بحالت موجودہ بھي اغلب یہي تھا جیسا که خود میر صاحب کو معلوم هے -

لیکن وہ دھمکي سے ڈر گئے اور بغیر کسي زحمت و مشقت کے وہ سب کچھه کردیا ' جس کا کرنا پریس کے حریفوں کے لیے آسان نه تھا -

اخبار بند کرنے کي بڑي وجه یه بتلائي گئي هے که اگر اخبار جاري رکھا جاے تو حکام کي سختي سے اب اسمیں اصلي روح حریت باقي نہیں رهیگي - اور ایسي حالت میں بہتر هے که بند هي کردیا جاے -

اسمیں کچھه شبه نہیں که اگر ایک شخص اپنے ضمیر و ایمان کے ساتھه کام کرنے کا موقعه نہیں پاتا تو اسکے لیے یہي بہتر هے که کام ترک کردے - اپنے تئیں استبداد حکام سے محصور پاکر اگر میر صاحب نے مسلم گزٹ کو بند کردیا تو یه بہت اچھا کیا - لیکن افسوس هے که کسي بھي کارروائي چند هفتے پیشتر کي جاتي تو یه تمام واقعات پیش هي کیوں آتے ' جنکي بدولت ایک بد ترین مثال حکام کے سامنے آگئي هے ؟

جب میر صاحب کو بلا کر مجبور کیا گیا تھا که وہ معافي مانگیں اور ایڈیٹر کو علحدہ کردیں ورنه آنپر مقدمه چلایا جایگا ' تو فی الحقیقت اس " جنازہ " کے اتھانے کا اصلي وقت وهي تھا' نه که اسکے بعد -

آنکو سونچنا چاهیے تھا که میري حالت اس طرح کي زندگي کیلیے موزوں نہیں هے جو اخباروں کیلیے مقدمات و عتاب حکام ' و فشار عدالت میں صرف هو - پس معافي نامه لکھنے ' ایڈیٹر کو فوراً علحدہ کرنے ' حکام کي غیر با قاعدہ و قانون مداخلت کي ایک مثال قائم کرنے کي جگه ' بہتر هے که مسلم گزٹ هي بند کردیا جاے -

اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور هم سب کي همدردي کے مستحق هوتے - بعض لوگ کہتے که ڈرگئے اور پرچه بند کردیا ' مگر صاحبان عقل سمجھتے که بحالت موجودہ نکلنے سے اسکا نه نکلنا هي بہتر تھا اور کیا ضرور هے که هر شخص اپنے تئیں مخمصوں میں گرفتار کرائے ؟

اصل یه هے که وہ گھبرا گئے - اب اسکے سوا چارہ نہیں که هم سب انہیں معاف کردیں - لیکن افسوس که انکي قائم کردہ مثال کے نتائج کبھي قوم کو معاف نه کرینگے !

اعلانات

انجمن هدایت الاسلام دهلي کا چوتھا سالانه جلسه بتاریخ ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ ذیقعدہ سنه ۱۳۳۱ هجري مطابق ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع یوم شنبه - یکشنبه - دوشنبه بمقام دهلي باڑہ هندو راؤ منعقد هوگا - معزز علماء کرام اور واعظین دور دور سے مدعو کیے گئے هیں -

(از جانب)

ابو محمد عبد الحق حقاني سرپرست - حاجي محمد اسحق سوداگر ناظم و حاجي عبد الصمد نائب ناظم - پیرزادہ محمد حسین جج پنشنر نائب سرپرست - محمد حسن خان عرف نواب خضر پنشنر تحصیلدار نائب ناظم - نظام الدین احمد سفیر و مہتمم انجمن

(جہنم سے تیسرا خط) اس سلسلے کے متعلق الهلال میں ریویو کیا جا چکا هے - اب اسکا تیسرا تکرہ بھي شائع هوگیا هے - مولوي شرف الدین احمد صاحب ریاست رامپور کے پتے سے ملسکتا هے -

آریه سماج کے باني مہرشي سوامي دیا نند سرسوتي جی کي یادگار میں حسب معمول اخبار پرکاش لاهور کا رشي نمبر دیوالي کے موقعه پر ۲٤ - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع کو بڑي آب و تاب سے شائع هوگا - جس میں بلا لحاظ مذهب و ملت هندوستان کے برگزیدہ اصحاب اور مشہور و معروف اهل قلم کے زبردست مضامین (نظم و نثر) رشي جیون اور آن کے کام کے متعلق درج هونگے - پرچه کو هر پہلو سے مفید اور دلچسپ بنانے کي غرض سے اس سال پانچ انعام مشتہر کیے گیے هیں - پندرہ روپیه اس شخص کو دیا جاویگا - جو رشي دیا نند کے متعلق صحیح واقفیت بہم پہنچائیگا - پندرہ اور دس روپیه کے دو انعام دو عمدہ نظموں کے لیے دیے جائیں گے - چوتھا انعام پندرہ روپیه کا آس شخص کی نذر هوگا - جو رشي جیون کے متعلق نہایت اعلی ڈراما یا کہاني لکھکر بھیجیگا - پانچواں انعام پندرہ روپیه کا نقد یا تمغه کي صورت میں اس شخص کو دیا جائیگا - جو رشي نمبر کے ایک هفته بعد تک سب سے زیادہ پرکاش کے خریدار بنائیگا - (خریداروں کي تعداد بیس سے کم نہیں هوني چاهیے) قیمت ڈیڑھ آنه (۱٠) هوگي - في سیکڑہ ٦ روپیه ۸ آنه

آپ کا داس

کرشن بي - اے - ایڈیٹر پرکاش - لاهور

[فلا] تدعوۂ مع الله احدا - (۱۸ : ۷۲)

پس مسجدوں میں الله کے سوا اور کسي کي بندگي نه کرو !

اس جملے نے اُن تمام اعمال کي نہي عام کردي' جو خدا کے سوا [کسي] اور کیلیے انجام دیے جائیں' خواه وه لساني هوں یا بدني - [ابن جریر] (طبري) نے حضرة ابن عباس سے یه تفسیر نقل کي هے که :

[قال] افردوا المساجد بذکر الله تعالی ولا تجعلوا لغیر الله فیها نصیبا - (تفسیر : ۲۹ : ۷۱)

یعني مسجدوں کو صرف الله کے ذکر کیلیے مخصوص کردو ! الله کے سوا غیروں کیلیے وهاں کے ذکر و عبادت میں کوئي حصه نہو -

امام طبري' امام رازي' حافظ ابن کثیر وغیرهم اپني تفسیر میں [ل]کهتے هیں :

[قا]ل قتادہ : کانت الیهود النصاری' اذا دخلوا [کنائ]سهم اشرکوا بالله ' [فام]ر الله نبیه ان [یوح]دوه وحده -

" قتاده نے اس آیة کے شان نزول میں کہا : یہودیوں اور عیسائیوں کا قاعده تها که جب اپنے گرجوں میں جاتے تهے تو الله کے ساتهه اسکے ذکر میں بندوں کو بهي شریک کرتے تهے - پس الله نے اپنے نبي کریم کو حکم دیا که مسجد کو صرف الله هي کیلیے مخصوص' اور صرف اُسي کے ذکر کیلیے محدود کر دیں "

ان اقتباسات سے مندرجۂ ذیل نتائج مقصد مساجد کے متعلق حاصل هوتے هیں :

(۱) مساجد کي تعمیر اور اُنکا قیام صرف اسلیے هے تاکه وه عمارتیں الله کے نام سے مخصوص کردي جائیں - انکا مقصد صرف یه هونا چاهیے که الله کے لیے هوں اور اسي کے ذکر و عبادت کیلیے وهاں لوگ جمع هوں -

(۲) یهود و نصاری کا قاعده هے که وه اپنے گرجوں میں خدا کے ساتهه انسانوں کا بهي ذکر کرتے هیں اور اس عقیدت و طاعت اور ذوق عبادت کے ساتهه ' جو صرف الله هي کیلیے مخصوص هے - اس آیة میں اس سے روکا گیا اور فرمایا که مسجدیں الله کیلیے هیں' نه که انسانوں کے ذکر کیلیے -

(۳) پس آجکل جو لوگ پادشاهوں کیلیے بعض مسجدوں میں دعائیں مانگتے هیں اور شاهي تاج پوشیوں کي تہنیت میں شور و غل مچاتے هیں ' اس ایت اور اسکے شان نزول سے بالکل ممنوع ثابت هوگیا اور ایسا کرنا " لا تجعلوا لغیر الله تعالی فیها نصیبا " میں داخل -

[۲]

سورۂ (جن) کي اسي آیة کے ساتهه کا ٹکرا هے :

وانه لما قام عبد الله یدعوه' کادوا یکونون علیه لبدا - (۱۸ : ۷۲)

" اور جب خدا کا بندۂ مخلص (یعني حضرة داعي اسلام) الله کي عبادت کیلیے کهڑا هوتا هے تو لوگ اسکے گردا گرد جمع هو جاتے هیں اور اسطرح نزدیک آ آکر دیکهتے هیں گویا قریب هے که لپٹ پڑیں گے "

اس آیة کے شان نزول میں متعدد اقوال هیں - حضرة (ابن عباس) سے مروي هے که جب انحضرة نماز پڑهنے کیلیے کهڑے هوتے یا قرآن پڑهتے' تو حرص استماع میں لوگ هجوم کرکے ایک دوسرے پر گرنے لگتے اور نہایت قریب آجاتے - الله نے اسکي ممانعت کی - امام (ابن جریر) نے تفسیر میں بروایت (سعید بن جبیر) دوسرا قول نقل کیا هے :

لما راوه یصلی و اصحابه یرکعون برکوعه و یسجدون بسجوده ؛ قال : عجبوا من طواعیة اصحابه له -

" جب انحضرة صلی الله علیه وسلم اور آپکے اصحاب کو نماز میں اسطرح دیکهتے که سب کے سب انکے جهک جانے کے ساتهه هي جهک جاتے هیں اور انکے سجده کرنے کے ساتهه هي سجده میں گرجاتے هیں تو انکي اس عجیب اطاعت و فرماں برداري پر انکو نہایت تعجب هوتا اور متحیر هو هوکر دیکهنے لگتے "

حافظ عماد الدین (ابن کثیر) نے اپني تفسیر میں بروایة حسن نقل کیا هے :

قال الحسن : لما قام رسول الله صلعم یقول لا اله الا الله ویدعو الناس الی ربهم ' کادت العرب تلبد علیه جمیعا (حاشیه فتح البیان جلد : ۱۰ - صفحه : ۹۵)

جب انحضرت (صلعم) کهڑے هوتے ' لا اله الا الله کہتے' اور لوگوں کو الله کے طرف دعوة دیتے' تو اهل عرب هجوم کرکے پہنچتے اور ایک دوسرے پر چڑهه آتے -

اصل یه هے که اس آیت میں خدا تعالے نے اُس حالت کي طرف اشاره کیا هے جو آغاز اسلام میں انحضرة اور آپکے ساتهیوں کي تهي - جب آپ نماز پڑهنے کیلیے قیام فرما هوتے ' ایک جماعت آپکے جاں نثاروں کي آپکے پیچهے صف بسته کهڑي هوجاتي' اور خشوع و خضوع اور انقطاع و قنوت کے ساتهه یه مقدس گروه ایک ان دیکهي هستي کے تصور میں بیخودانه مصروف رکوع و سجود و مشغول تسبیح و تکبیر هوتا ' تو یه منظر کفار عرب کیلیے نہایت تعجب انگیز هوتا اور وه اس عجیب طریق قیام و رکوع اور صفوف و متابعت امام کي عظمت و رعب سے مبہوت هوجاتے - پهر انهوں نے اپني شوخي و سرکشي سے اس منظر عبادت کو ایک تماشه سا بنا لیا اور نماز کے وقت جمع هو هوکر هجوم کرنے لگے اور دیکهنے کے شوق میں ایک دوسرے پر ٹوٹنے لگے - وه اکثر تماشه دیکهنے والوں کي طرح بڑهتے بڑهتے اس قدر قریب آجاتے' گویا لپٹ پڑنے کے ارادے سے بڑهر هے هیں - پس یهي اصل حقیقت هے' جسکي طرف امام ابن (جریر) نے ایک روایت نقل کرکے اشاره کیا هے اور اسکا اقتباس اوپر گزرچکا هے -

اب غور کیجیے که اس ایۃ کریمه سے مساجد کے متعلق کیا بات نکلتي هے ؟ اس سے ثابت هوتا هے که اپنے ضعف و مرعوبیت اور اطاعت احکام غیر الله کي عبودیت سے اجکل مسجدوں کے متولیوں اور انجمنوں کے سکریٹریوں نے جو روش اختیار کر رکهي هے ' اُس نے مساجد اسلامیه کي عظمت کو اسي طرح تاراج ضلالت کر دیا هے جیسا که ظهور (مسیح) کے وقت یروشلیم کے هیکل کا حال هوگیا تها -

اس آیت میں آغاز اسلام کي جس حالت کي طرف اشاره کیا گیا هے' بد بختي سے آج هم اپني تمام عظیم الشان مساجد میں وهي حال دیکهه رهے هیں - دهلي و آگره کي جامع مسجد اور لاهور کي تاریخي مساجد همیشه یورپین حکام اور یورپ کے سیاحوں کا تماشه گاه رهتي هیں - وه اکثر عین نماز کے اوقات میں آتے هیں اور بالکل اسي طرح ' جسطرح اهل عرب تعجب سے بطور تماشے کے مسلمانوں کو مصروف نماز دیکهتے تهے' قریب آ آکر همارے صفوں کا تماشه کرتے هیں اور کوي نہیں هوتا جو اس تضحیک شعائر الله سے انهیں باز رکهے اور روکے !!

اسلام اپنے اعمال و احکام دینیه کے اندر اقوام وثنیه کے مندروں اور رومن کیتهولک عیسائیوں کے خانقاهوں کي طرح کوي راز نہیں رکهتا - اُس نے بکمال کشاده دلي اجازت دي هے که غیر قوم ک[ے]

ہے جسپر انہیں ناز ہے ؟ بیشک ' اچھا کپڑا اور شاندار مکان ایک انسان کو سوسائٹی میں ممتاز کرسکتا ہے - اگر ایک شخص کے پاس کوئی گراں معاوضہ نوکری ہے ' کوئی قیمتی جائداد ہے ' یا کوئی سرکاری خطاب ہے ' تو کچھہ ہرج نہیں اگر وہ ان چیزوں سے اپنے دل و دماغ کو خوش کرے ' لیکن اسکے یہ معنے تو نہیں ہوسکتے کہ اُسے دنیا سے ناجائز مطالبات کرنے کا حق بھی حاصل ہوگیا ہے ' اور جہل و علم کے جو قدرتی حدود ہمیشہ سے یکساں طور پر موجود ہیں وہ اسکی خاطر توڑ دیے جائیں ؟

(حکم اقفال مساجد و منع خطبات سیاسیہ)

ملـۃ مرحومہ کی مصیبتوں کی مثالیں ہمیشہ پیش آتی رھتی ھیں - آجکل پنجاب میں یہ مسئلہ چھڑ گیا ھے کہ مساجد میں پولٹیکل امور پر تقریر کرنا جائز ھے یا نہیں ؟ اسکی ابتدا (انجمن اسلامیہ لاھور) کے ایـک اعلان سے ھوئی ' جس میں اپنے زیر انتظام (شاھی مسجد لاھور) کی نسبت حکم دیا گیا ھے کہ اسمیں پولیٹیکل تقریریں نہ کی جائیں - ثبوت میں یہ دلیل پیش کی جاتی ھے کہ مسجد ذکر الہی اور عبادت و طاعت کیلیے ھے' نہ کہ پولیٹیکل ھنگاموں کیلیے -

میں نے انجمن اسلامیہ لاھور کا وہ رزولیوشن نہیں دیکھا - معلوم نہیں اسکے اصلی الفاظ کیا ھیں ؟ لیکن اخبارات میں مندرجۂ صدر الفاظ کو بار بار دھرایا گیا ھے - اسکی مخالفت میں مجلسیں منعقد ھو رھی ھیں اور تجاویز پاس کی جا رھی ھیں - لیکن افسوس کہ اسلام کے احکام مذھبی اور مومنین اولین کے اسوۂ حسنہ کی بنا پر ابتک کسی نے اسپر نظر نہیں ڈالی -

(انجمن اسلامیہ لاھور) کے سکریٹری خان صاحب مسٹر بشیر علی خلف الصدق خان بہادر مولوی برکت علی مرحوم ھیں - مجھے جہاں تـک معلوم ھے' نہ تو انھوں نے دینی تعلیم پائی ھے اور نہ اِن امور و مباحث کی نسبت کوئی واقفیت رکھتے ھیں - رزولیوشن انھوں نے تنہا پاس نہ کیا ھوگا بلکہ ارکان انجمن کے مشورے سے ھوا ھوگا ' لیکن ارکان انجمن کی نسبت بھی جہاں تک مجھے معلوم ھے ' ان میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اِن چیزوں کا اھل ھو -

پھر وہ کونسا حق امر دینی انھیں حاصل تھا ' جسکی بنا پر یہ اعلان انکے قلم سے نکلا ؟

اس سے بھی قطع نظر کیجیے - اسکے بعد کا سوال اس سے بھی زیادہ اھم ھے - یہ تسلیم بھی کرلیا جاے کہ انجمن اسلامیہ علماء دینیہ ' رؤساء روحانیہ ' اور مجتہدین ملت کی ایک انجمن ھے ' لیکن پھر بھی اسکی حیثیت اس سے زیادہ نہیں ھوتی کہ محض لاھور نامی ایک شہر کی انجمن ' جسکے سپرد شاھی مسجد کا انتظام کر دیا گیا ھے تاکہ وہ اسکی خدمت انجام دے اور بس - پھر کیا مساجد اسلامیہ کے متعلق اوامر و نواھی کے اعلان کا حق صرف مسلمانوں کی ایک انجمن کو شرعاً حاصل ھوسکتا ھے ؟ اور کیا وہ مجاز قرار دی جاسکتی ھے کہ جس کام کو چاھے مسجد میں ھونے دے اور جس کو چاھے روک دے ؟

اسلام میں حق امر و حکم کسی کو نہیں - وہ دنیوی انتظام و حکومت میں جب کسی ایک فرد کے استبداد کو تسلیم نہیں کرتا اور کہتا ھے کہ " ان الحکم الا للہ " تو اسکے احکام دینیہ کیونکر تابع ارادۂ اشخاص و جماعات مخصوصہ ھوسکتے ھیں ؟ اس نے یہ حق صرف قرآن کو دیا ھے ' یا پھر دنیوی امور میں اُس اجماع کو جو تمام مسلمانوں کی اکثریۃ راے سے عبارت ھے -

(خطـہ الهـلال)

میں نے اپنے کاموں کیلیے ایک راہ اپنے سامنے دیکھلی ھے اور صرف اسی پر چلنا چاھتا ھوں - میں خاص خاص اشخاص و جماعات کی باھمی نزاعات و معاملات میں وقت صرف کرنا پسند نہیں کرتا - (الهـلال) کو نکلے ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ' لیکن نہ تو کبھی میں نے لاھور کی مختلف جماعتوں کے منافسات شخصیہ کی نسبت کچھہ لکھا اور نہ (زمیندار) اور اسکے مخالف گروھوں کے جھگڑوں کی نسبت کوئی راے دی - اصول کے ماتحت کام کرنے والوں کو اپنی نظـر بلند رکھنی چاھیے اور انـکا وقت بہت قیمتی ھے -

تاھم میں دیکھتا ھوں کہ (انجمن اسلامیہ) کے اس اعلان نے ایک سخت افساد دینی اور فتنۂ ملی کا دروازہ کھول دیا ھے اور وہ اسلام کے احکام کے متعلق سخت غلط فہمی پیدا کرتا ھے - مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا وسیلۂ فوز و فلاح مساجد کے مجامع ھیں ' اور انکا رشتہ جس قدر مساجد سے بڑھیگا ' اتنا ھی وہ اپنے تمام دینی و دنیوی محاسن سے بہرہ اندوز ھونگے - انکے تمام درد دکھہ کا علاج ھمیشہ یہیں سے ملا ھے اور اب بھی یہیں سے ملے گا - لیکن یہ اعلان چاھتا ھے کہ اس دور تنزل و اسلام فراموشی میں ' جبکہ اسلام کی قدیمی سنتوں کے احیاء کی ضرورت ھے ' اس سنۃ حقیقیۂ اسلامیہ کی بچی بچائی ھستی بھی ضائع کردے -

پس میں مجبور ھوں کہ تمام اعراض و اطراف شخصیہ سے بکلی غض بصر کرکے ' اور پنـجاب کے مقامی مناقشات احزابـیہ (پارٹی فیلنگ) سے بے خبر ھوکر ' محض ایک اسـلامی مسئلہ کی حیثیت سے اسپر نظر ڈالوں -

(موضوع بحث)

ھمارے سامنے یہ مسئلہ زیر بحث ھے کہ مساجد اسلامیہ صرف پانچ وقت کی نماز اور جمعہ ھی کیلیے ھیں یا کسی اور کام کے لیے بھی ؟ اگر اور کاموں کیلیے بھی ھیں تو باصطلاح حال پولیٹکل مجالس ان میں منعقد ھوسکتی ھیں یا نہیں ؟

میں مساجد اسـلامیہ کے متعلق بعض دیگر اھم مطالب کو بھی ضمناً عرض کرونـگا کہ کسی نہ کسی پـیرایـۂ و تقریب پر ضروری خیالات لوگوں کے سامنے آجائیں -

(القـــران الحکیـــم)

(مفردات) میں ھے :

" المسجد بکسر الجیم : موضع السجود "

اگرچہ " مسجد " کے مفہوم کے متعلق مفسرین نے طرح طرح کے اقوال نقل کیے ھیں مگر صاف بات یہی ھے جو امام (راغب) نے لکھی ھے - یعنے مسجد بکسر جیم ھے اور اس سے وہ مقام مراد ھے جہاں فاطر السماوات والارض کے آگے جبین نیاز زمین پر رکھی جاے - اسی کی جمع ھے " مساجد " -

پس " مسجد " کا مقصود اسکے نام سے ظاھر ھے - سورۂ (جن) میں اللہ تعالی نے اسکے مقصد کی تحدید کی :

وان المساجد للہ ! مسجدیں صرف اللہ ھی کیلیے ھیں (۱۸ : ۷۲)

اس سے ظاھر ھوا کہ مساجد کے متعلق پہلا حکم الہی یہ ھے کہ وہ صرف اللہ ھی کیلیے ھیں - یعنے انکے اندر صرف وھی اعمال انجام دیے جا سکتے ھیں جو مخصوص اللہ کیلیے ھوں -

اسکے بعد فرمایا :

مقالات

ـى التقوى هے - يه گويا اس مسجد كا احق هونا به حيثيت اسكے ـدن كے تها - اسكے بعد رهاں كے لوگوں كي صفائي پسندی كا ذكر ـد هے ' يعني محل كي طرح به حيثيت حال كے بهي وه اقدم و افضل هے - چونكه مسجد نبوی ميں آنے والے زياده تر مومنين مخلصين تهے ' اسليے وه صاف و پاكيزه رهتے تهے اور صفائي كو كه وصف اسلام و ايمان هے پسند كرتے تهے - برخلاف مسجد ضرار كے بانيوں كے ' كه بوجه نفاق وكفر پسندی كے علائم اسلام اُن ميں مفقود نهيں' اسليے عموماً نجاست اور گندگي كي حالت اور ميلے بهدے رهنے ميں كوئي هرج نهيں سمجهتے تهے - خدانے فرمايا كه يه فرق اللـه كي نظر ميں بهت اهم اور وقيع هے كيونكه وه صاف ستهرا رهنے والوں كو دوست ركهتا هے -

افسوس كه آج مسلمانوں كي يهي سب سے بڑي خصوصيت جو انكو منافقين و كافرين سے ممتاز كرتي تهي ' غيروں كے حصے ميں آگئي هے اور انكو صفائي اور پاكيزگي سے محروم سمجها جا تا هے - يورپ آج جسماني صفائي اور پاكيزگي كا خواه كيسا هے نمونه هو' ليكن اسكي يه حالت اسكے تمدن و ترقي معاشرت كا نتيجه هے نه كه مسيحيت كا - گزشته صديوں ميں عيسائيوں كے يهاں ضرب المثل تهي كه صفائي كافروں (مسلمانوں) كا شعار هے' اور پكا عيسائي وه هے جسكے جسم پر برسوں كا ميل جما هوا هو - حروب صليبيه (كروسيڈ) كي تاريخوں سے اسكا پته چل سكتا هے -

برخلاف اسكے مسلمان مذهباً مجبور هيں كه صاف رهيں - اپنے جسم كي روزانه بلكه دن ميں پانچ بار صفائي كريں - صاف كپڑے پهنيں - بد بودار چيزيں نه كهائيں - مساجد ميں جائيں تو اچهے سے اچها كپڑا پهنكر اور لطيف سے لطيف عطر لگا كر - يه مشهور آيت سب كو معلوم هے كه " خذوا زينتكم عند المساجد "

ممكن هے كه اس آيت ميں طهارت و تطهير سے طهارت معنوي يعني طهارت من الذنوب و المعاصي مراد ليا جاے اور كها جاے كه ظاهري طهارت و صفائي مقصود نهيں - ليكن اول تو قران كريم كے الفاظ اس طرح كي توجيه كيليے كوئي قرينۂ بينه نهيں ركهتے - پهر بكثرت احاديث صحيحه اسكي موید هيں' جنكو تفاسير ميں ديكهنا چاهيے - اس سے بهي بڑهكر يه كه مفسرين صحابه و تابعين نے اس آيت ميں طهارت سے طهارت ظاهري هي مراد ليا هے اور امام (رازي) نے اس تفسير كے بعد تصريح كردي هے كه " وهذا قول اكثر المفسرين " يه قول (يعني طهارت ظاهري) اكثر مفسرين كا هے -

الهلال كی ايجنسي

هندوستان كے تمام اردو' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے جو باوجود هفته وار هونے كے روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايك عمده اور كامياب تجارت كے متلاشي هيں تو اپنے شهر كے ليے اسكے ايجنٹ بن جائيں -

دعـوة و تبليـغ اسـلام

ايڈيٹر الهـلال اور اشغـال سياسيه

غفلت عموم مسلمين و علماء دين از اهم ترين فريضۂ اسلامي

(۲)

(از جناب نواب حاجي محمد اسماعيل صاحب رئيس دتاولي)

مخدومي حضرت مولانا ابو الكلام صاحب اداد زاد مجدهم !

غالباً اسوجه سے كه ميں نے جديد درخواست خريداري نهيں بهيجي ' كئي مهينے سے ميں اخبار (الهـلال) كے پڑهنے سے محروم رها - آج اتفاق سے ايك دوست كے هات ميں ميں نے ۱۷ - ستمبر كا پرچه ديكها - ميں اوسكو اولٹ پلٹ كر پڑه رها تها كه اوسكے صفحه ۲۶ ۸۷ - ميں ميرا ايك پرانا خط ديكهنے ميں آيا جو چند مهينے پيشتر ميں نے جناب والا كي خدمت مبارك ميں بهيجا تها - كئي مهينے كے توقف كے بعد مجهكو اوس پرچه كے ديكهنے كے اتفاق هونے سے جس ميں آپ نے مجهكو ياد فرمايا ' اپني يا آپ كي كرامت كي طرف خيال گيا - جسكا آخري فيصله يهي كيا گيا كه مجهه سے گناهگار كا كرامت كو اپنے ساتهه منسوب كرنے سے بهتر يهي هے كه جناب هي كي كرامت اسكو قرار ديا جاے كه اوسي پرچه ميں يه خط چهاپا گيا جسكو ميں ايك مدت كے بعد پڑهنے والا تها - بهر حال بوجه اون فقروں كے جو " الهلال " كي طرف سے آخر ميں درج هيں اور نيز بوجه اوس عنوان كے جو اس نياز نامه كا جناب كي طرف سے عطا هوا هے' ميں نے اپنے تئيں خوش نصيب كها اور ميرے دلكو اس سے اطمينان هوا كه ميں ايك بڑے شخص كو اس ضروري سوال كي طرف مزيد متوجه كرسكا -

مخدومي حضرت مولانا ! يه كهنا كه پاليٹكس سر سے پاؤں تك مسلمانوں كي قومي حيات كے واسطے ايك جز و لا ينفك نهيں هے ' صريح غلطي هوگی - مسلمانوں پر كيا موقوف هے ؟ هر ايك قوم كے وجود كي برقراري يا اوسكي ترقي كے واسطے ملكی معاملات و حالات پر بحث كرنا اور كرتے رهنا لازمۂ انسانيت خصوصاً اس زمانه ميں هے ' اور نهايت خوشي كي بات هے كه اس ضرورت كو هم مسلمانان هند بهي ايك مستقل ' با رعب ' اور فياض گورنمنٹ كي تعليم دهي اور بركات كے سبب سے سمجهنے لگے هيں اور اپنے حقوق كي حفاظت پر دلداده نظر آتے هيں اور انشاء الله تعالی اسكا انجام (گوكه اسوقت غلطيوں كے غبار ميں اسـلامي پاليٹكس آلوده هو رها هے) اچها هي هوگا - مسلمانوں كا شيرازه قومي جو بكهرا هوا هے' يك جا هو جائيگا - اور وه يه كهه سكيں گے كه وه بهي ايك زنده قوم دنيا ميں هيں -

ليكن جسطرح يه كهنا كه زندگي كے واسطے صرف غله هي كي ضرورت هے' غلط هے ' كيونكه حيات كے واسطے پاني اور ميوا وغيره كا

مذهب کے لوگ اسکي مسجدوں میں آسکتے هیں' اور مسلمانوں کي تمام طاعات و عبادات کا مطالعه کر سکتے هیں - لیکن تاهم وه اپنے تسامح دیني میں موجوده مسیحیت کي فرضي بے تعصبي کي طرح اسدرجه فیاض نہیں هے که اپني عبادت گاهوں کو تماشه گاه بنا دے ' اور لوگ بطور تماشه دیکھنے کے رهاں جمع هو هوکر نظاره کریں !

(جامع مسجد) دهلي نے بد بختي سے اس بارے میں اپني جو روایات قائم کر دي هیں ' وه اس آیة کي پوري تفسیر ' اور هتک ابنیهٔ مقدسهٔ اسلامیه کي امثال مشئومه میں خاص طور پر یاد گار هیں -

اس بارے میں دوسري مفید مانعت فیه آیة سورهٔ (توبه) کي متعلق (مسجد ضرار) هے - لیکن اس سے پہلے "مسجد ضرار" کا مختصر حال سن لینا چاهیے -

(مسجـــد ضــــرار)

حضرة (ابن عباس) اور دیگر صحابهٔ کرام سے شیخین و ترمذي و نسائي و احمد و ابو یعلي و حاتم و ابن خزیمه وغیر هم کبار محدثین رحمهم الله نے روایت کي هے که جب آنحضرة (صلعم) نے مکه معظمه سے هجرت کي اور مدینے تشریف لاے تو سب سے پہلے بني عمر و بن عوف کے محلے میں شهر کي اصلي آبادي سے باهر اترے - اسکے بعد شهر میں قیام فرمایا اور مسجد نبوي کي بنا پڑي - لیکن اپکے اولین قیام گاه میں بهي لوگوں نے ایک مسجد بنا لي اور آنحضرة بهي اکثر وهاں تشریف لیجا کر نماز پڑهنے لگے - یه مسجد "مسجد قبا" کے نام سے ابتک مدینے میں موجود هے - یه مسجد بن چکي تو بعض رؤساء منافقین نے مسلمانوں میں تفرق ڈالنے اور ضعفاء قلوب کو اپني نیات فاسده و مضله کا آله بنانے کیلیے کہا که تم اپنے لیے ایک دوسري مسجد بناؤ اور اپني علحده جماعت قائم کرو- حضرة ابن عباس نے ایک دوسري روایت میں (ابو عامر الراهب) کا نام لیا هے که وه اس شرارت و دسیسه کاري کا محرک اصلي تها - بهر حال لوگ آنحضـرة کے پاس آے اور اپني مسجد میں چلنے اور نماز پڑهنے کي خواهش کي - الله تعالے کو انکا ارادهٔ نفاق و افساد في الملة معلوم تها- اس نے آپکو جانے سے روکا اور اس مسجد کو "مسجد ضـرار" کے لقب سے یاد کیا - نیز فرمایا که :

"لاتقم فیه ابدا" اس مسجد میں هرگز هرگز جاکر قیام نه کرنا !

یه هم نے بروایت مشهور لکها - ورنه صحاح و مسانید میں وه روایتیں بهي موجود هیں ' جن میں مسجد ضرار کو مسجد قبا کي جگه ' مسجد نبوي کے مقابلے میں بنانا ظاهر کیا هے - امام ابو الحسن (واحدي) نے اسباب النزول میں یه تمام روایتیں جمع کر دي هیں (کتاب مذکور صفحه : ۱۹۵)

چنانچه سورهٔ (توبه) میں اسکا ذکر فرمایا هے :

و الذین اتخذوا مسجداً ضراراً و کفـراً و تفریقـاً بین المومنین و ارصاداً لمن حارب الله و رسوله من قبل و لیحلفن ان اردنا الا الحسنی ' والله یشهد انهم لکاذبون - لاتقـم فیه ابـداً - لمسجـد اسس علی التقـوی من اول یوم احق ان تقـوم فیه ' فیه رجـال یحبـــون ان یتطهـــروا ' و اللــه یحب المتطهریـــن - (۹ : ۱۰۸)

" اور جن منافقوں نے اس غرض سے ایک مسجد بنا ڈالي کي که مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں ' خدا و رسول کے ساتهه کفر کریں ' مسلمانوں میں پهوٹ ڈالیں ' اور ان لوگوں کو پناه دیں جو الله اور رسول سے ساتهه قتال کر چکے هیں ' تو الله گواهي دیتا هے که یه بالکل جهوٹے هیں اگرچه قسمیں کها کر کہتے هیں که همارا اراده اس کام سے سواے نیکي کے اور کچهه نہیں - اے پیغمبر ! تم کبهي بهي اس مسجد میں جاکر کهڑے نہونا ! هاں وه مسجد مقدس ' جس کي بنیاد روز اول هي سے تقوی و پرهیزگاري پر رکهي گئي هے ' یقینا اسکي مستحق هے که تم اسمیں نماز کیلیے کهڑے هو - کیونکه اسمیں ایسے لوگ هیں جو صاف اور ستهرا رهنے کو پسند کرتے هیں اور الله بهي صاف رهنے والوں دوست رکهتا هے "

اس آیت سے چند امور واضح هوے :

(۱) مساجد کي تعمیر سے ایک بڑا مقصود اتحاد و اتفاق بین المسلمین اور جمع کلمهٔ ملت و دفع تشتت و تفریق هے - یهي مصلحت وجوب جماعت اور قیام جمعه و عیدین میں بهي مضمر هے پس الله باهمي پهوٹ اور تفرقه کو پسند نہیں کرتا - مسجد کي تعمیر و قیام نیز اسکي جماعت و اجتماع اور ذکر و عبادت بلکه جمیع اعمال متعلقهٔ مساجد میں کوئي بات ایسي نه هوني چاهیے ' جس سے مسلمانوں میں باهمي نا اتفاقي پیدا هو اور الگ الگ دهڑے بندي کي جاے - اگر بد بختي سے مختلف جماعتیں هوگئي هیں اور دل صاف نہیں ' تو کم از کم اسکے اثرات کو مسجد تک متعدي نه هونا چاهیے اور وهاں کے اعمال کو بالکل نا اتفاقي سے پاک رکها چاهیے -

(۲) اجکل مسجدوں کي تولیت ' نئي مساجد کي تعمیر اور قدیم مساجد کے انتظام و اهتمام کي جماعتوں کے حالات پر نظر ڈالیے تو سدها مثالیں ایسي ملیں گي ' جن کے اندر صرف جذبهٔ افتراق اور نیت فاسدهٔ نفاق کام کر رهي هے' اور اس طرح جس هواے نفساني سے هم نے خود اپنے گهروں کو نجس کیا هے' اسي سے خدا کے گهر کو بهي آلوده کرنا چاهتے هیں - پهر کتني مسجدیں هیں جو اتحاد و جمع کلمهٔ مسلمین کي جگهه اور افتراق و تشتت کلمهٔ اسلام کا موجب هوتي هیں؟ اور کتني اسلام کي عبادت گاهیں هیں جنے ایمان و صحن اتحاد و اتفاق کي جگه فتنهٔ و فساد بل قتال و جدال دین المسلمین کا گهر بنادیے گئے هیں؟ : ولا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاء هم البینات ' اولئک لهم عذاب عظیم (۳ : ۱۰۲)

(۳) اسي طرح هر ایسي تحریک جو مساجد کے متعلق تفریق و نا اتفاقي کا موجب هو' جائز نہیں که خدا نے اس آیت میں ایسي مساعي کو علامت نفاق و خصوصیت منافقین خاسرین قرار دیا هے -

(حکم طهارت ظاهري)

(۴) اگرچه موضوع بحث کے خلاف هے لیکن بطور جملهٔ معترضه اس آیهٔ کریمه کے متعلق ایک فائدهٔ جلیله کي طرف اشاره کرنا ضروري -

مسجد ضرار کے مقابلے میں جس مسجد کي الله تعالے نے تعریف و توصیف کي هے ' خواه وه مسجد قبا هو یا مسجد نبوي ' لیکن ایک بهت بڑا وصف یه فرمایا که :

فیه رجـال یحبـون ان یتطهـروا' والله یحب المتطهرین -

" اس مسجـد میں ایسے لوگ هیں جو صفائي اور ستهرائي کو پسند کرتے هیں اور الله بهي صفائي پسند کرنے والوں کو دوست رکهتا هے "

اس سے ثابت هوتا هے که اسلام کي نظر میں صفائي اور پاکیزگي کا درجه کیسا بلند هے ' اور اس نے صاف و پاک رهنے پر کس درجه زور دیا هے ؟ اولین وصف اس مسجد کا یه بیان کیا که وه موسس

افکار اسلام

الحریة فی الاسلام

نظام حکومة اسلامیه

و امرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳۶)

(٦)

توطیۂ مباحث آتیه
اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

بقیه مقالۂ سابقه

(۱)

" انقلاب فرانس " یورپ کي موجودہ جمهوریت و حریت کا سرچشمه تسلیم کیا جاتا هے - هم نے مختصر طور پر اسکے اعلانات اساسات کي تشریح کي تاکه ایندہ مباحث کے سمجھنے میں آسانی هو - گزشته نمبر میں فرانس کا جو " منشور حریت " نقل کیا هے اور جس میں مبادي حریة و مساوات بیان کیے گئے هیں' اس سے اگر تشریح قوانین و تکرار مقاصد و اعادۂ مطالب کو الگ کر دیا جاے تو اصل اصول نظام جمهوریت کے وهي چند دفعات رهجاتے هیں جنکو اس مضمون کي اولین قسط میں هم نے بیان کیا تها اور پهر ابهي تهوڑا هي عرصه گزرا هے که مکرر دهرا چکے هیں - یعنی بصورت تقسیم مواد' منع حکم ذاتي' مساوات عمومي' انتخاب رئیس' اور اصول شوری : یهي چار دفعات اصل اصول قرار دیے جا سکتے هیں - اگر ان عناصر مرکبه کي بهي تفرید کي جاے تو پهر صرف ایک هی اصل الاصول آخر میں باقي رهجائیگا یعني " منع حکم مطلق و ذاتي " یا " السلطة للشعب وحده " : حق تسلط صرف قوم هي کو حاصل هے -

(احکام اسلامیه و نظام خلافة راشدہ)

"انهي دفعات اربعۂ نظام جمهوریة کو پیش نظر رکهکر هم نے احکام اسلامیه و اعمال مسلمین اولین کا تفحص کیا تها' اور ایک ایک دفعه پر ترتیب وار بحث کي تهي - گو بحث اجمالي' اور نظر سرسري تهي' تاهم حسب ذیل نتائج تک پهنچنے میں ضرور رهنما هوئي هوگي :

(۱) اسلام هر قسم کے ذاتي و شخصي تسلط کي نفي مطلق کرتا هے - اس نے روز اول هي سے جو نظام حکومت قائم کیا' وہ خالص جمهوري اور شائبۂ شخصیت سے پاک تها - تصریحات کلام الله اور سنت مسلمین اولین سے بغیر کسي توجیه و تاویل کے ثابت هوتا هے که " حکومت جمهور کي ملک هے - ذات اور خاندان کو اسمیں دخل نہیں " یهي اصول خلاصۂ نظام جمهوریة حاضرہ هے -

(۲) نفي حکم ذاتي کا پهلا نتیجه مساوات عمومي افراد بشر هے - یعني خانداني' ملکي' قومي' اور مالي امتیازات کوئي شے نهیں - اسلام نے پہلے هي دن اعلان کر دیا : " لیس لاحد علي احد فضل' الا بدین و تقوی "یعني کسي ایک انسان کو دوسرے انسان پر کوئي فضیلت نهیں هو سکتي' الا اسکي دیني فضیلت اور حسن عمل -

(۳) نظام جمهوریه کا تیسرا رکن رئیس جمهوریه' اور اسکا تقرر بذریعۂ انتخاب هے - رئیس جمهوریة کو اسلام خلیفه کهتا هے اور " اجماع " سے مقصود قوة اکثریة انتخاب هے -

(۴) اسي ضمن میں تکمیل جمهوریة صحیحه کیلیے ضرور تها که خود " رئیس جمهور " کو عام افراد ملک کے مقابلے میں کوئي امتیاز خاص حاصل نهو - مساوات حقیقي کے یه معني هیں که جس شخص کو رئیس جمهوریة منتخب کیا گیا هے' وہ اپنے تمام حقوق قانون و مال میں بهي مثل ایک عام باشندۂ شهر کے نظر آے - پس اس حیثیت سے بهي تفصیلي نظر ڈالي گئي تو اسلام کا خلیفه اس شان میں سامنے آیا که پهٹي هوئي چادر اور دو وقت کي غذا کے سوا اسکے پاس اور کچهه نه تها !

(۲)

ان مباحث کے ضمن میں هم پر اس سے بهي زیادہ خصائص الهیۂ اسلامیه کا انکشاف هوا - هم نے صرف یهي نهیں دیکها که جو کچهه آج جمهوریة و حریة' اور مساوات و آئین کے نام سے دکهلایا جا رها هے' وہ سب کچهه اسلام کے پاس موجود هے' بلکه یه بهي نظر آیا که موجودہ عصر تمدن کے یه تمام مناظر فخیمه ابتک اس حقیقت عظمی و اصلیت کبری سے خالي هیں' جنکو تیرہ سو برس پہلے وہ ظاهر کر چکا هے -

(یورپ کي ناکامیاب جستجوے مقصد)
(اور انقلاب فرانس کي ناکامي)

حریة صحیحه اور اسلام کے تعلق پر بحث کرتے هوے دو پهلو پیدا هوجاتے هیں - ایک پهلو بحث کا یه هے که آج یورپ کے بازار حریت میں بهتر سے بهتر جو متاع دکهلائي جاسکتي هے' وہ همارے امانت خانوں میں تیرہ سو برس سے موجود هے -

دوسرا حصه وہ هے جهاں نظر آتا هے که صرف وہ متاع ناقص هي نهیں' بلکه اس سے بهي اعلی و اشرف اشیا همارے پاس موجود هیں -

هم نے گزشته مباحث میں اس دوسرے حصۂ بحث پر بهي کهیں کهیں نظر ڈالي هے اور اسکا خلاصه حسب ذیل هے :

(۱) اسلام نے اپنے نظام حکومت سے بکلی پادشاہ کے وجود کو خارج کردیا اور ایک کامل جمهوریت قائم کي جسمیں صرف ایک پریسیڈنٹ باسم خلیفه رکها گیا هے - برخلاف اسکے یورپ میں جمهوریت کی تحریک اب تک پوري طرح کامیاب نهو سکی -

اسکا بڑا حصه اب تک تاج و تخت فرماں روائي کے آگے عاجزي کرنے پر مجبور هے - امریکه اور فرانس' صرف یهي دو بڑي جمهوریتیں انقلاب فرانس کا کامیاب نتیجه هیں - انکے علاوہ چند چهوٹي چهوٹي جمهوریتیں هیں مگر انکا شمار بڑے ملکوں میں نهیں -

بهي لزوم هے - اسي طرح يه خيال كر لينا كه هندوستان كے اندر مسلمانوں كي قومي حيات كا بقا فقط پالتيكس پر زور دينے هي ميں هے' غلط هے - اوس طرز حكومت كي بنا پر جو انگريزوں كي هندوستان ميں هے' ميري ايك راے ابتداء عمر سے رهي هے اوس سے انحراف كرنے كي ضرورت اسوقت تك ثابت نهيں هوئي - اور وه يه هے كه " جس شے كي همكو سب سے كم ضرورت هے وه پاليتكس پر توجه هے " ان وجوه سے ' كه اول تو انگريزي طريق ملك داري هندوستان كي كسي قوم كو جس ميں مسلمان بهي شامل هيں' پامال نهيں هونے ديگا - دوم اس سے بهي زياده ضروري اور مفيد كام مسلمانوں كي توجه كا محتاج هے يعني (اشاعت اسلام) - مگر شايد مجهه سے زياده كسي دوسرے كو اس كا ملال نه هوگا ' جبكه ميں ديكهتا هوں كه ميرے هم مذهب اولتي چال چل رهے هيں اور روز بروز اونكي توجه پوليٹكل مسايل پر بحث كرنے پر بڑهتي جاتي هے اور وه كام جس سے زياده دنيا اور دين دونوں كا فايده هے' كس مپرسي ميں پڑتا اور دور بڑهتا جاتا هے - همارے علما اور پيشوايان دين (جسطرح كه جناب والا خود هيں يا شمس العلما مولانا شبلي هيں) افسوس كه اپنے فرايض كو بهول چكے هيں اور ايسي تو - تو - ميں - ميں ميں جس سے اونهيں الگ رهنا زياده مستحسن تها ' پڑگئے هيں - ميں پهر عرض كرونگا كه ميں معاملات ملكي ميں توجه كرنا غير ضروري نهيں جانتا ليكن بلا شبه يه قطعاً غلطي هے كه سب گروهوں كا فقط يهي كام رهجاے كه وه حكام پر نكته چيني ميں منهمك هو جائيں اور اپنے تمام دوسرے كام بهول جائيں - اگر هندوستان كے امن و عافيت اور حكومت هند كے بركات كو قدرشناسي سے ديكها جاے تو سب سے زياده اوسي ميں صلاحيت اسكي هے كه هندوستان كے اندر مسلمانوں كا ايك ذيعلم اور محب اسلام گروه ايسا بننا چاهيے جو اشاعت اور برقراري اسلام كا كام اپنے ذمه لے - ميں جناب كي علمي قابليت اور وسعت معلومات كے ساتهه آپكے اخلاق كے اوپر بهروسه كركے اس عرض كرنے كي جرات كرونگا كه اگر جناب كو پالتكس پر بهي توجهه كرنے كا شوق هے تو اسكو آپ كيوں بهولے پڑے هيں كه اشاعت اسلام بهترين پالتيكس اور ازدياد نفوس اعلى ترين قومي قوت اس زمانه ميں هے - شمس العلما مولانا شبلي معاف فرمائينگے اگر عرض كيا جاے كه اونهوں نے ندوه كو چهوڑ كر پوليٹكل نظموں كو مسلمانوں كے حق ميں مفيد يا اپنے واسطے موجب نام آوري قرار ديا هے - اگر آپ حضرات ان فضوليات كو چهوڑ ديں' اور ايسے علما كے پيدا كرنے ميں ' جو يورپ كا علمي مقابله كرتے هوے اونكے واسطے روحي فضيلت كا اور تلقين اسلام كا باعث هوں' اپنے آپ كو مصروف كرديں' تو بلا شبه عند الناس اور عند الله دونوں جگه زياده مقبول هونگے - اشاعت مذهب جيسي ضروري تحريك سے جسطرح مسلمانان عالم (يعني اندرون هند اور بيرون هند) غافل هيں وه هرطرح نهايت افسوس ' ملامت اور مواخذه كے لائق هے اور يه سب الزام علما كے سر سب سے اول هے -

يورپ كا كوئي حصه ايسا نهيں هے جهانكے علما اپنے عقايد اور دين كي تلقين كے واسطے دور دراز ملكوں ميں صديوں سے مارے مارے پهرتے' مرتے' اور كٹتے نه هوں - مگر همارے هم مذهبوں كا كون ايسا ملك يا سلطنت هے' جسنے مسلمان گروه اس كام كے ليے باهر بهي نكلے هوں ؟ سچ تو يه هے كه انهوں نے اسكا اقدام بهي بطور ايك ضروري خيال كے نهيں ليا هے - مگر هم هندوستان كے مسلمان دوسرے ملك كے مسلمانوں پر اوسوقت تك الزام نهيں لگا سكتے جب تك كه خود كچهه كر نه دكها ليں ' اور كوئي معقول جواب اس الزام كا همارے علما كے پاس ايك ايسے ملك اور زمانه ميں نهيں هے جبكه ازادي اور علم كي نهريں بهه رهي هيں - هندو جيسي كانسرويٹو قوم تك تو اپنے دين كي اشاعت كرنے لگي اور مسلمان جيسے لبرل مذهب والے كچهه نه كريں ؟

الغرض ميں نهايت ادب اور عاجزي سے معافي مانگ كر جناب سے عرض كرنے كي جرات كرونگا كه پالتيكس كے اس حصه سے جس ميں فضول گوئي اور دشنام دهي كے سوا كچهه نه هو' محترز رهكر اپني تمام قابليت و لياقت اور الله كي بخشي هوئي قوت اصلاح و خدمت پالي تكس كے اوس حصه پر صرف كيجيے جس سے مسلمانوں كي تعداد دنيا ميں بڑهے - مسلمان علما ملكوں ملكوں جائيں' اپني نيكيوں اور علمي قوت اونپر نمودار كريں' اور نيز هندوستان ميں بهي كم علم مسلمانوں كو مرتد هونے سے بچائيں - مگر يه جب هي هوگا جب كه جهوٹي راه راست سے آپ حضرات خوش نه هونگے اور دنيا كے بهت سے كاموں ميں سے يه ايك هي كام (يعني اشاعت اسلام) اپنا مركز نظر اور منتهاے خيال نه بنا ليں گے -

جناب كا ادنى ترين خادم :

(اسمعيل)

(الهلال)

اس مكرر توجه فرمائي كا مكرر شكريه - جناب مولانا شبلي نعماني آجكل سيرة نبوي كي تدوين ميں مصروف هيں نه كه پوليٹكل نظموں كا ديوان ترتيب دينے ميں - رها مسئلهٔ تبليغ و دعوت اسلام ' تو ضرورت هے كه اس موضوع اهم و اقدم پر پوري تفصيل كے ساتهه اپني معروضات پيش كروں ' اور انشاء الله پهلي فرصت ميں اسكو لكهونگا -

---

شيعه كانفرنس بمقام جونپور

قلعهٔ جونپور كا ميدان اجلاس كيليے تجويز هوا هے - اس سے زياده هوادار اور پرفضا كوئي اور جگه اس نواح ميں نهيں هے قلعه سے استيشن ريلوے تقريباً پون ميل كي دوري پر هے ' اور بالكل سيدهي سڑك وهانسے يهانتك آئي هے - قلعه كے پهاٹك پر كوتوالي شهر هے اور اندر شاهي زمانه كي عمده مسجد اور مختصر سا خوشنما باغ بهي هے جو شام كو تفريح كيليے دلچسپ جگه هے - هم نے اپنے سرفراز كنده مهمانوں كيليے اس چهوٹے شهر ميں سواري كا بهي اهتمام كيا هے جو گاڑيوں كے آمد كے اوقات پر ريلوے استيشن پر موجود رهينگي - استقبال حضرات تشريف آوران كيليے والنٹيرس موجود اور هر طرح كي مدد دينے كي كوشش كرينگے - نرخ كرايه گاڑي اور قلي والنٹيرس سے معلوم هوگا

معزز مهمانان اضلاع غير كيليے قلعه كي مسطح زمين پر خيمے ڈالے جا رهے هيں جنميں همارے كرم فرما قيام فرمائينگے - اس ليے غريب جونپور نے اپنے اوقات كے مطابق تين دن كيليے كچهه نان و نمك كا بهي سامان كيا هے جسے اميد هے كه همارے بنده نواز قبول فرما كر عزت بخشينگے - اسكے علاوه كهانے پينے اور ديگر چيزوں كي مختلف دكانيں بهي خاص نگراني ميں مهيا رهينگي كه كسي صاحب كو كوئي تكليف نهو - اقسام شيريني و سگرٹ و پان و ديگر مفرحات مثل ليمونيڈ وغيره كي بهي كافي دكانيں هونگي كه جمله ضروريات عند الموقع پوري هوتي رهيں - جونپور كے مشهور تيل و عطر و تمباكو نوشيدني كي دكانيں بهي موجود هونگي - جهانتك ممكن هوگا هے خاص سواريان يكجا رهينگي بشرطيكه قبل سے ورود كي اطلاع ملے -

شيخ محمد قاسم وكيل - سكريٹري انتظاميه كميٹي اجلاس شيعه كانفرنس مقام جونپور

مراسلات

تاریخ حیات اسلامیه

الهلال اور پریس ایکت

(دعوة دينية الهلال)

ایک مشهور بزرگ ملت تحریر فرماتے هیں :

الهلال آغاز اشاعت سے میری نظر سے گذرتا هے - اورکم از کم کوئي تحریر جناب کے قلم سے اسمیں ایسي نهیں نکلي هے جس کو میں نے اول سے آخر تک بغور و فکر نه پڑها هو - میرا یه عقیده هے که آج نه صرف هندوستان میں ' بلکه ممالک اسلامیه میں بهی کوئي رساله ایسا موجود نهیں هے جو مثل الهلال کے اسلام کی اصلي اور حقیقي دعوت کا احیاء کرتا هو -

آپکي تحریرات سے واضح هوتا هے که آپکا نقطهٔ نظر صرف مذهب و قرآن هے اور الله تعالی نے آپکو یه ایک مخصوص قابلیت عطا فرمائي هے که هر معاملے اور مسئله پر مذهب هي کے لحاظ سے نظر ڈالتے هیں' اور آپ سے بهتر آجتک کسی نے اس دعوے کا ثبوت پیش نهیں کیا هے که قرآن مسلمانوں کي تمام ضروریات ترقي پر جامع هے - اس بنا پر گو الهلال کا انداز بحث بے باک اور اظهار صداقت و حق گوئي تلخ تهي' تاهم وه تبلیغ اسلام کا ایک ارگن تها ' اور مجهکو کبهي یه خطره نهیں گذرا تها که گورنمنت اسکي نسبت بهي ضمانت کا سوال اٹهائیگي -

اس خیال کا ثبوت پچهلے پندره مهینوں میں برابر ملتا رها - الهلال نے هر موقعه اور هر معامله پر اسقدر بے لاگ اور بے پرده حق گوئي کی که آجتک اسکي مثال مذهبي نظر میں تو کوئي نهیں - آجکل کي ازادي کے جوش و خروش میں بهي کسي کو اسکي جرأت نهیں هو سکتي - لیکن وه حق گوئي به حیثیت پولیٹکل نکته چیني کے نه تهي بلکه به حیثیت ایک دیني داعي کے تهي اور هم نے همیشه گورنمنت کي خاموشي کو اسي دانشمندي پر معمول کیا که وه حقیقت سے واقف اور اسکي حیثیت سے با خبر هے اور اسی لیے الهلال کے کاموں میں مداخلت کر کے تمام پیروان اسلام کی اصلاح و دعوت کے سب سے بڑے کام کو نقصان پهنچانا پسند نهیں کرتي -

جناب کو معلوم هے که بعض امور و مسائل کے متعلق خاکسار کو الهلال سے اختلاف رها هے اور دو تین مرتبه اسکي نسبت بالمشافه اور بذریعه مراسلات اپني معروضات پیش بهي کرچکا هون - مثلاً جناب نے اشاعت الهلال کے ساتهه هي اس بحث کو چهیڑا که مسلمانون کیلیے سلف گورنمنت کي خواهش ضروري هے ' حالانکه میں اپنے عقیدے میں اب تک اسے قبل از وقت سمجهتا هوں اور سر دست اُن معاملات کو هندو مسلمانوں کي متحده جدو جهد کا مستحق سمجهتا هوں جنکے نتائج کے حصول پر سلف گورنمنت کا ملنا موقوف هے - با ایں همه آپنے اس مبحث کو مثل تمام لوگوں کے محض اجکل کے لبرل خیالات یا هندو بهائیوں کي دیکها دیکهي اور یورپ کي ازادي کے اتباع کي بنا پر نهیں لکها ' بلکه اسکو مذهبي حیثیت سے ثابت کیا اور ظاهر فرمایا که هر مسلمان کا بحیثیت مسلمان هونے کے فرض هے که وه ایسا چاهے - جب یه صورت پیش آئي تو میں نے آپ کو لکهدیا که گو میري راے میں ابتک کچهه تزلزل نهیں هوا تاهم آپنے جس خوبي اور دلنشیں طریقه سے اسکا مذهبي و اسلامي پهلو بیان کیا هے اس نے میرے دل کو نهایت متاثر کیا اور میں اب اسکو مذهباً مسلمانوں کا ایک دیني مطالبه یقین کرتا هوں مگر اسکي جد و جهد کا وقت یه نهیں سمجهتا -

آپنے گو اپني اس تحریک میں کامیابي حاصل کي اور ال انڈیا مسلم لیگ کو انقلاب پر مجبور کردیا تاهم واقعات سے آپ پر منکشف هوگیا هوگا یا آئنده هو جائیگا که صرف سلف گورنمنت کے تصور سے کچهه نهیں هوسکتا -

بهرحال الهلال همارا ایک دیني مصلح هے - وه مسلمانوں کو عمل بالقرآن و السنة کي کامل و اکمل دعوت دیتا هے - الله نے اسکے ساتهه جو اسباب اثر و حسن قبول کے جمع کردیے هیں ' وه آجتک کسي اهل قلم کو هندوستان میں نصیب نهیں هوے - پس اسکے وجود کے قیام سے بڑهکر کوئي اهم مسئله آج در پیش نهیں - کیونکه عرصے کے بعد یهي ایک حقیقي اور مفید بیج هے جو هم اپني زمین میں بو سکے هیں -

هماري تمام مفید تحریکوں اور کاموں کے قیام کا یهي وسیله هے اور خدا نخواسته اگر اسکي حفاظت نه کرسکے تو پهر تمام مسلمان اپني سب سے بڑی دیني و قومي دولت کهو بیٹهیں گے - الهلال جیسے رسائل بمنزلهٔ جڑ کے هوتے هیں اور ترقي کي تمام توقعات مثل شاخوں کے - سب سے پهلے جڑ کي حفاظت چاهیے ' پهر شاخوں کي - • • • • • • •

• • • • • • • • •

معلوم هوتا هے که بد قسمتی سے جو غلط پالیسي اس وقت همارے صوبے نے اختیار کر رکهي هے اور جس کي پیروي پنجاب نے بهي کي هے ' اسکا اثر آپکي گورنمنت بنگال تک پهنچ گیا هے - اور وه دانشمندي اور پر مصلحت پالیسي جو اب تک اُس نے الهلال کے متعلق اختیار کر رکهي تهي ' اب افسوس ناک طریقه سے بدل دي گئي هے - اسی کا نتیجه هے که الهلال کا ایک پرچه ضبط کر لیا گیا اور پهر ضمانت طلب کی گئی - جس مضمون کی بنا پر یه ضبطي عمل میں آئي هے ' اسمیں اول سے لیکر آخر تک ایک سطر بهي ایسي نهیں هے جس سے تاج برطانیه کي وفاداري پر حروف آتا هو - البته صوبجات متحده کے حکام پر نکته چینی کي هے اور اگر حکام کی شکایت بهي تاج کي وفاداري کے خلاف هے تو پهر تو واقعي هندوستان میں زندگي بسر کرنا همارے لیے دشوار هوگیا - گورنمنت اخبارات کے معاملے میں سخت غلطی کررهی هے - اسکے

(۲) انقلاب کي اصلي روح مساوات هے - اور صرف شاهي اقتدار و تسلط کے روک دينے هي سے جمهورية صحيحه قائم نهيں هوسکتي - تا وقتيکه نوع بشر ميں مساوات حقيقي قائم نهو - اس بنا پر گو فرانس کے انقلاب نے شاهي اقتدار کي مطلق العناني سے دنيا کو نجات دلا دي' تا هم وه " مساوات حقيقي " کے قيام ميں کامياب نهوسکا - مختلف درجات و طبقات امت کا اختلاف بدستور باقي هے - دولت کے اقتدار کي لعنت سے ابتک دنيا نے نجات نهيں پائي' اور تميز ادنى و اعلى کے عذاب اليم کي زنجير اب تک اسکے پاؤں ميں پڑي هے -

(۳) يه کيا هے که اب تک پادشاه هے جو ملکي خزانے سے کروڑوں روپيه ليتا اور با وجود ايک عام باشندهٔ شهر هونے کے عام باشندوں سے ارفع و اعلى رهتا هے ؟

اب تک وه عظمت و جبروت کے اس عرش مقدس پر متمکن هے' جهاں تک زمين کے عام باشندوں کي رسائي نهيں ؟

شاه انگلستان سترلاکهه پچاس هزار روپيه هر سال تن تنها اپنے اوپر صرف کرتا هے اور جرمني کا حکمراں نوے لاکهه - پهر کيا بايں همه يورپ کو مساوات انساني کے ادعاء کا حق حاصل هے ؟

اسکي آبادي ابتک اُن اميروں کے ايوانوں سے رکي هوئي هے جو چاندي سونے کے گهمنڈ ميں اپنے هم جنسوں کے ساتهه سب کچهه کرسکتے هيں - پهر وه مساوات کهاں هے جسکے فرشتے نے تمام اکناف يورپ کو اپنے پروں ميں چهپا ليا هے ؟

ليکن اسلام نے روز اول هي مساوات کي حقيقي تصوير دنيا کو دکهلا دي - اسکا اولين قدوس پادشاه جس طرح زندگي بسر کرتا تها تم پڑهچکے هو - اسکے خلفانے صاف کهديا که " حلال و قوتي و قوت اهلي " يعني مجکو صرف دو جوڑے کپڑے کے اور اپني اور اپنے اهل و عيال کي مايحتاج غذا چاهيے اور بس !

حضرة ختم المرسلين نے قبيلهٔ مخزوم کي ايک عورت کي نسبت رؤساء قريش سے' حضرة (ابوبکر) نے اپني خلافة کي اولين مجلس ميں' حضرة (معاذ) نے سردار رومي کے آگے' (مغيره بن شعبه) نے ايراني سپه سالار کے سامنے' اور واقعهٔ اجنادين ميں رومي سپه سالار کے آگے اسکے مخبرے' جو تقريريں کي تهيں' انکو تمام گذشته نمبروں ميں پڑهو' اور پهر مساوات يورپ کا مساوات اسلامي سے مقابله کرو !

(۳) ليکن مساوات کے بهي مختلف درجے' اور اسکي مختلف قسميں هيں - يه سچ هے که انقلاب فرانس نے اپنے اعلان حريت ميں تمام ابناء وطن کو مساوي قرار ديا' ليکن کيا تمام ابناء ادم کو بهي درجه و حقوق ميں مساوي قرار ديسکا ؟ وه عدم مساوات جو ايک محدود رقبهٔ زمين ميں هو' زياده مستحق نفرين هے' يا وه' جو تمام دنيا اور دنيا کي تمام قوموں ميں پهيلا هوا هو ؟ اگر تم ايک سرزمين کے رهنے والوں کو ايک درجے ميں رکهنا چاهتے هو تو يه دنيا کے دکهه کا اصلي علاج نهوا - دنيا اُس مساوات کيليے تشنه هے جو ابناء وطن کي طرح مختلف وطنوں اور قوموں کا امتياز بهي مٹادے اور اسود و ابيض' مغرب و مشرق' متمدن و غير متمدن' غرضکه خدا کے تمام بندوں کو ايک درجے ميں لاکر کهڑا کردے - تم ابهي ابهي انقلاب فرانس کي سرگذشت سے فارغ هوے هو - تم نے وه اعلان حرية پڑها هے' جس کو تاريخ عظمت کے ساتهه اپنے سينے سے لگاے رکهتي هے' ليکن کيا اسميں اول سے ليکر آخر تک کسي جگه بهي اس مساوات کا ذکر هے جو کسي خاص سرزمين کو نهيں بلکه تمام عالم کو اپنا پيغام نجات سناتا هو ؟ اسکي هر دفعه کو مکرر پڑهه لو - تم هرجگه "وطن" هي کا نام پاؤگے' اور انقلاب فرانس کا بلند سے بلند مساوات کا تخيل اس سے زياده نهوگا که " فرانس " کا هر باشندہ ايک دوسرے کے برابر هوجاے -

ليکن خدا کي زمين جو صرف فرانس اور يورپ هي کي اقوام سے آباد نهيں هے' اپنے اس زخم کيليے کهاں مرهم ڈهونڈهے' جس نے ايک قوم اور وطن کو دوسري قوم اور وطن پر فضيلت ديدي هے

يورپ سے اسکو تسکين نهيں مل سکتي' ليکن اسلام هاتهه اسکو مرهم بخش سکتا هے - اُس نے صرف اپنے وطن او سرزمين هي کو مساوات باهمي کا حقدار نهيں سمجها' بلکه اسکا اعلا ايک عالمگير مساوات کا فرمان تها - جبکه اُس نے کهاکه

يا ايها الناس انا خلقناکم من ذکر وانثى وجعلناکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم ! (۴۹ : ۱۳)	" اے لوگو! هم نے تم کو مرد و عو کے اتحاد سے پيدا کيا' اور تم مختلف قوموں اور خاندانوں مي تقسيم کرديا - ليکن اس اختلا قوم و نسل سے کوئي امتياز و شرف حاص

نهيں هوسکتا' کيونکه اس سے مقصود صرف يه هے که تم باهم ايک دوسرے سے شناخت کيے جاو - ورنه تم ميں سب سے زياده الله کے آ افضل وهي هے جو سب سے زياده متقي اور نيک اعمال هے ! "

تو اسکا اعلان مساوات صرف مکه اور حجاز هي کيليے نه تها بلک تمام عالم کيليے تها !!

اسلام صرف وطن هي کي محبت ليکر نهيں آيا - اُسک پاس تمام عالم کے عشق کا پيغام هے - اس نے جو کچهه ک تمام عالم کيليے کيا' اور صرف وهي تها جو يه کرسکا : وما ارسلناک الا کافة للناس بشيرا ونذيرا (۳۴ : ۲۳) دنيا کا خدا "رب العالمين تها' جسکي ربوبيت عامه ميں کوئي خصوصيت وطن و مقام نهيں پس اسکا پيغام امن و نجات بهي " رحمة للعالمين " هوکر آيا که وما ارسلناک الا رحمة للعالمين (۲۲ : ۱۰۷) -

(۴) اگر يورپ مساوات انساني کے اصلي راز کو پاليتا تو اشتراکي (سوشيا ليزم) کي بنياد نه پڑتي - امرا کے اقتدار' دولت کي ظالما تقسيم' طبقات عامه کي تذليل و تحقير' ارباب اقتدار کا استبدا جماعات و افراد کا قانوني امتياز' يه اور اسي طرح کے اسباب هيں جنکي وجه سے اشتراکية کي بنياد پڑي اور روز بروز بڑهتي جات هے - يورپ کے ادعاء مساوات کي سماعت کرتے هوے کوئي و نهيں که هم اشتراکيه کي شهادت سے کان بند کرليں - ابهي لوگوں - دو سال پيشتر کا وه موقعه بهلايا نهوگا جب مسٹر (لائڈ جارج) - امراء انگلستان کے ٹيکس سے بري هونے کے خلاف سعي کي ته اور اسکي وجه سے طبقهٔ خواص ميں ايک سخت جوش پهي گيا تها -

(رجوع به مباحث بقيه)

پس ان مباحث کے بعد اب همارے ليے صرف مفزيں اور باقي رهگئي هيں :

(۱) حکم " مشوره " اور " اصول شوراء اسلاميه " - اس ضمن ميں اُن آيات کريمه پر ايک مفسرانه نظر ڈالني چاهيے جن ميں حکم شورى ديا گيا هے -

(۲) بعض شکوک و اعتراضات کي تحقيق جو اس بارے م پيدا هوتے هيں - ازانجمله وه شبهات جو انقلاب عثماني کے زما ميں بعض جرائد و مجلات ميں شائع هوے تهے' اور حال م ايک تحرير کے ذريعه انکا اعاده بهي کيا گيا هے - يه تحرير روز (پيسه اخبار) لاهور ميں شائع هوري هے -

اينده نمبر سے هم ان دونوں بحثوں کے طرف متوجه هونگے والله الهادي' و عليه اعتمادي -

البته یه بهي سمجهه لینا چاهیے که اسلام نے هم کو آزادي مانگنے اور آزادي کے حاصل کرنے ' دونوں کي تعلیم دي هے - هم جب حاکم تھے تو هم نے آزادي دي تهي ' اور اب هم محکوم هیں تو یهي چیز طلب کرتے هیں - هم خدا کي مرضي اسي میں یقین کرتے هیں که قوموں اور ملکوں کو اپنے اوپر حکومت کرنے کیلیے طیار کیا جاے - یورپ خود اسي اصول پر کار بند هوکر ازادي حاصل کرچکا هے - پس هم انگلستان سے آج اسي شے کے طلبگار هیں جس کیلیے کل تک وہ خود بهي بیقرار تها -

بیشک ' اگر اسلام کے ماتحت پالیٹکس کي راہ همارے سامنے هوئي تو هم ایک طاقتور گروہ هونگے - بے خوف هونگے اور اظہار حق میں بے باک هونگے - کیونکه هم مسلمان خدا کے سوا کسي سے نہیں ڈرتے ' لیکن اسلام هی کے بتلاے هوے اصولوں کی وجه سے قانون اور تخت حکومت بهی هماري طرف سے بالکل بے خطر هوگا - چونکه هماري راہ صاف اور غیر مشتبه هوگی ' اسلیے هماري نیت اور هماري زبان بهی ایک هوگی - هم جوش میں بهی آئیں گے لیکن همارا جوش قانون اور حفظ امن کے اندر هوگا - کیونکه خدا نے هم سے کہا هے که زمین پر فساد نه کرو -

اب تک مسلمانوں کے جو لیڈر قوم کو چپ اور غافل رکھنے کی کوشش کرتے رهے ' وہ اندر هی اندر پهوڑے کو بکاڑتا اور راکهه کے اندر چنگاریوں کو دبانا چاهتے تهے ' لیکن اگر هم اس راہ پر آ گئے تو همارے زخم دل میں پوشیدہ نہیں ' بلکه کهلے هوے چہرے پر هونگے - هماري شکایتوں کے پهوڑے اندر هي اندر پک کر جسم امن و قانون کو نقصان نہیں پونچائیں گے ' بلکه توٹ کر بہه جائیں گے - هم شور ضرور مچائیں گے مگر دل میں پهر کچهه باقي نه رهیگا - فریاد ضرور کرینگے مگر اپنے اندر شکایتوں کي آگ نہیں پالیں گے -

پس گورنمنت کیلیے مصلحت اسي میں هے که همکو سچا مسلمان بننے کیلیے چهوڑ دے ' کیونکه مسلمان هونے کے بعد هم اپنے نفس کیلیے اور نیز تمام عالم کیلیے یکساں طور پر ایک مفید هستي بن سکتے هیں - "

(الهلال جلد اول نمبر : ۹ - صفحه : ۸ -)

لیکن اصل یه هے که اب همارے حکام کا معیار وفاداري اس اصلي اور قدرتي معیار وفا و بے وفائي سے بالکل مختلف اور ممتنع الفهم هے ' جو دنیا نے همیشه سمجها هے ' اور هم بهي بوجه عقل و ادراک رکهنے کے سمجهتے هیں - بس اب ان فکروں میں پڑنا هي نہیں چاهیے - حق اور صداقت انسان کي غلط فهمیوں کے حد ضرر سے بہت اونچي هے - جو لوگ کام کرنا چاهتے هیں وہ صرف اپنے کام هي کو دیکهیں اور هر طرف سے آنکهیں بند کرلیں :

و عسی ان تکرهوا شیئاً و هو خیر لکم ' و عسی ان تحبوا شئیاً و هو شر لکم و الله یعلم و انتم لا تعلمون ! (۲ : ۱۲۲)

ادبیات

احرار قوم

اور طفل سیاست

یه اعتراض آپ کا بیشک صحیح هے : * احرار قوم میں هیں بہت خامیاں ابهي
چلتے هیں تهوڑي دور هر ایک راهرو کے ساتهه * گم گشتهٔ طریق هے یه کارواں ابهي
زود اعتقادیاں هیں ' تلوں هے ' وهم هے * هو جاتے هیں هر ایک سے یه بد گماں ابهي
دل میں نه عزم هے نه ارادوں میں هے ثبات * جهیلے نہیں هیں معرکهٔ امتحاں ابهي
بے اعتدالیاں هیں اداے کلام میں * باهر هے اختیار سے ان کے زباں بهي
هر دم هیں گو مسایل ملکي زباں پر * ان میں سے ایک بهي تو نہیں نکته داں ابهي

* * *

یه سب بجا درست ' مگر سچ جو پوچهیے * جو کچهه که هے ' یه هے اثر رفتگاں ابهي
یه هے اُسي سیاست پارینه کا اثر * گو شمع بجهه چکي هے مگر هے دهواں ابهي
موزوں نہیں هے جنبش اعضا تو کیا عجب * شب کے خمار کي هیں یه انگڑائیاں ابهي
چلنے میں لڑکهڑاتے هیں اک اک قدم په پانوں * چهوٹے هیں قید سخت سے یه خسته جاں ابهي
بیکار کردیے تهے جو خود بازوے عمل * گو کهینچتے هیں ' پر نہیں کهنچتي کماں ابهي
آئے کہاں سے قوت رفتار پانؤں میں * کچهه بیڑیاں هیں پانؤں کي بند گراں ابهي
غوں غاں هے ' کچهه مباحث ملکي نہیں هیں یه * ایک طفل هے سیاست هندوستاں ابهي

(شبلي نعماني)

ترجمه اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانهٔ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصهٔ اول ۲ - روپیه - ادارهٔ الهلال سے طلب کیجیے -

مشیر اسکے خیر خواہ نہیں اور سچے خیر خواہوں سے وہ بد ظن ہے - اب تک آس نے پنجاب کے اخبارات کو پریس ایکٹ کا نشانہ بنایا تھا لیکن اب الہلال کی جانب متوجہ ہوکر اپنی غلطی کو انتہائی درجہ تک پہنچا دیا ہے - اسکا نتیجہ یہی نکلے گا کہ مسلمانوں کی بے چینی لا علاج ہوجائیگی - انکو اس وقت الہلال سے بڑھکر کوئی شے محبوب نہیں - میں اُن علما و صوفیاء سے واقف ہوں جو الہلال کی جلدیں بنوا کر اس احتیاط سے اپنے حجروں میں رکھتے ہیں' جیسے مقدس کتابیں یا اپنا عمر بھر کا اندوختہ کوئی رکھتا - ہے جس دن الہلال خاکسار کے یہاں آتا ہے' یقین فرمائیے کہ اس دن کم از کم پچاس ساٹھہ آدمی اُسکی زیارت کیلیے آتے ہیں اور برخوردار .... اسکو چھپائے پھرتا ہے کہ کہیں لوگ لے نہ لیں ! ہفتہ بھر تک ہر شخص کی درخواست ہوتی ہے کہ سب سے پہلے اسی کو دیکھنے کا موقعہ دیا جائے - پچھلے دنوں ایک عزیز دوست مدراس سے آئے تھے - انہوں نے اس سے بھی بڑھکر عجیب و غریب شوق و عشق کے واقعات چشم دید بتلائے تھے -

ایسی حالت میں اس کارروائی سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں ہر درجے کے لوگوں میں گورنمنٹ کی طرف سے کیسی افسوسناک بدظنی پیدا ہوجائیگی ؟ لوگ سمجھیں گے کہ گورنمنٹ اب اسکو بھی پسند نہیں کرتی کہ اسلام کا کوئی دینی ارگن اپنے قوم و ملۃ کی اصلاح کرے -

مسلمانوں کی وفاداری کی طرف سے خواہ نخواہ گورنمنٹ متردد ہوتی ہے - گورنمنٹ کے ارکان و مشیروں کو معلوم نہیں کہ الہلال نے دنیا میں آتے ہی اپنی تعلیم کے متعلق کیا کہا تھا ؟ الہلال کی جلد اول کی کسی اشاعت میں آپنے کسی بزرگ کے خط کے جواب میں ایک لیڈنگ ارٹیکل لکھا تھا - اسمیں لکھا تھا کہ " گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ ہمیں اسلامی تعلیم کی نشر و اشاعت کرنے دے کیونکہ اسکے لیے بھی سب سے زیادہ بہتری اسی میں ہے - اسکو معلوم ہونا چاہیے کہ جس شخص کا ہاتھہ قران کریم سے رکا ہوا ہوگا وہ بغاوت کا بم نہیں پکڑ سکتا "

مجھکو اصلی الفاظ یاد نہیں مگر قریب قریب یہی الفاظ تھے - پس کتنی صحیح اور سچی بات تھی جو الہلال نے پہلے ہی ظاہر کردی ہے - اسلام ایک دعوت امن ہے اور الہلال اسکی طرف داعی ہے - پھر ظاہر ہے کہ اس سے بڑھکر سچی اور مستحکم وفاداری کا داعی کون ہوسکتا ہے ؟

تمام دنیا اگر ہزار مرتبہ وفاداری کا وعظ کرے تو ہم پر اتنا اثر نہیں پڑسکتا' جس قدر الہلال کے اس ایک جملہ سے ہوتا ہے - کیونکہ مسلمان ہر چیز کو مذہب کی راہ سے قبول کرتے ہیں اور چونکہ الہلال کو مذہبی عقیدت سے دیکھتے ہیں اسلیے اسکے ہر حکم کو ماننا فرض سمجھتے ہیں - پھر یہ کیسی شدید غلطی ہے کہ گورنمنٹ اپنی اصلی وفاداری (نہ کہ غلامانہ و خوشامدانہ) کی تعلیم کے تنہا ذریعہ سے' احسانمند ہونے کی جگہ اور مخالف ہو رہی ہے ؟

میرا یہ عریضہ بہت بڑھگیا - اپنے خیالات سے مجبور تھا - الہلال کے متعلق اگر عرض کرنا چاہوں تو ایک دفتر طیار ہوجائے کیونکہ صدہا خیالات اسکی نسبت میرے دماغ میں گزرتے ہیں -

خیر جناب کے نو روپیہ داخل کردیا اور آیندہ کیلیے بھی انشاء اللہ وہی ذات اسکے مقدس کاموں کی حافظ و ناصر ہے' جسکی تعلیم کو پھیلانا آپ اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں اور جسکی راہ میں آپنے اپنی جان و مال تک کو لگا دیا ہے - خدا گورنمنٹ کے حکام کو نیک سمجھہ دے - در اصل یہ ہماری ہی شامت اعمال ہے کہ بعض حکام کی سمجھہ الٹی ہوگئی ہے - ایک الہلال کی وجہ سے کروروں مسلمان دلوں کو صدمہ پہنچانا چاہتے ہیں -

میں نے یہ واقعہ سنتے ہی تار دیا تھا کہ اعانتی فنڈ کھولا جائے لیکن جناب نے اسکو غیر ضروری بتلایا - لیکن الحمد للہ کہ اب انجمن دفاع حقوق مطابع کے قیام کا اپنے اعلان فرمایا ہے اور یہ وہ تحریک ہے جو خود خاکسار کے پیش نظر تھی اور عنقریب اسکے متعلق ایک چٹھی اخبار ہمدرد دہلی کو لکھنا چاہتا تھا - بہرحال ۱۵ - روپیہ کی حقیر رقم اس مد میں قبول کیجیے - ایندہ انجمن مذکور کی نسبت بعض ضروری امور عرض کرونگا و السلام

(الہلال)

اگرچہ اس گرامی نامہ میں اعلان نام کی نسبت کوئی ممانعت نہ تھی' مگر بعض وجوہ سے یہ فقیر خود مناسب نہیں سمجھتا کہ اسکا اعلان کیا جائے اصل شے خیالات ہیں جنکی اشاعت کی نسبت اُنکا ارشاد تھا' اور بعض مقامات کے حذف کے بعد اسکی تعمیل کردی گئی - آغاز اشاعت (الہلال) سے ابتک ہزاروں مکاتبات و رسائل آ چکے ہیں' جن میں از راہ لطف و کرم الہلال اور اسکے کاموں کے متعلق اظہار حسن ظن کیا گیا ہے' غیر معمولی توصیف و تمدیح کا مستحق قرار دیا ہے' اور اُس شوق و ذوق کا تذکرہ کیا ہے' جو الہلال کے ساتھہ اُن بزرگوں کو ہے - لیکن ہمیشہ انکی اشاعت کو فقیر نے غیر ضروری سمجھا' اور ہمیشہ شکریہ کے ساتھہ معذرت کردی کہ انکی اشاعت سے مجبور ہوں -

لیکن اب واقعہ ضمانت کے ضمن میں اسطرح کے جو خیالات ظاہر کیے جاتے ہیں' انکو ایک حد تک حذف کردینے کے بعد شائع کردیتا ہوں کہ بزرگوں کے اظہار لطف و کرم کے مقابلے میں اسدرجہ انکار' فی الحقیقت کفران نعمت و نا شکر گزاری میں داخل ہے -

(۱) " سلف گورنمنٹ " کے متعلق جناب نے تحریر فرمایا ہے - گذارش ہے کہ میں تو اپنی راے پر بحمد للہ کہ بدستور قائم ہوں کیونکہ وہ راے میری نہیں ہے بلکہ تعلیم اسلامی سے ماخذ ہے - رہا مصالح وقت اور مسلم لیگ کی حالت - تو یہ تو میں نے کبھی بھی عرض نہیں کیا تھا کہ مسلم لیگ صرف اپنے مقاصد کے صفحات پر چند سطریں سوٹ ایبل سیلف گورنمنٹ کی بھی بڑھا دے اور اسکے بعد پھر کنج بے عملی و تعطل میں معتکف ہوجائے اصل شے کام اور کارکن افراد کا اجتماع' نیز ایک اصول و نصب العین کے ماتحت تمام معاملات ملکی میں ازادی و سرگرمی سے حصہ لینا ہے - لیگ اب تک ان امور سے ویسی ہی محروم ہے جیسی کہ ہمیشہ سے تھی' اور جب تک اسکے عناصر و اجزاء کا مسئلہ صاف نہوگا یہی حالت رہیگی -

(۲) جناب نے الہلال کی جلد اول کی جس اشاعت کا حوالہ دیا ہے وہ نمبر (۹) اشاعت ۸ - ستمبر سنہ ۱۹۱۲ ہے - اس موقعہ کے اصلی الفاظ یہ ہیں :

" گورنمنٹ کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ہم مسلمان سچے مسلمان ہو جائیں تو جس قدر اپنے نفس کیلیے مفید ہوں' اتنے ہی گورنمنٹ کیلیے' اور اسی قدر اپنے ہمسایوں کیلیے - اسکو بھولنا نہیں چاہیے کہ اگر ہم سچے مسلمان ہونگے تو ہمارے ہاتھہ میں قران ہوگا اور جو ہاتھہ قران سے رکا ہو' وہ بم کا گولا یا ریولور نہیں پکڑ سکتا -

دیده دیگر قومي همدردي کا ثبوت دیا هے ' لیکن امید هے که با همت حضرات اس موقعه پر بهي اپني غیرت دیني کا ثبوت دینگے - فدوي قبل ازیں اپني بساط کے موافق هر ایک فنڈ میں جو کچهه هوسکا شرکت کرچکا هے - آج پانچروپیه کا مني آڈر ارسال خدمت گرامي هے اور امید وارکه یه ناچیز رقم الهلال ضمانت فنڈ میں داخل کرکے ممنون و مشکور فرمائینگے -

(محمد عبد الواحد - سوداگر سکندرا باد - دکن)

حضرت مولانا ! رساله الهلال نمبر ١٣ - میں شذون داخلیه کے زیرعنوان بمجرد قرأة (الـهلال پریس کي ضمانت) سخت افسوس ہوا ' اور معاً دل میں یه خدشه پیدا هوا که اب الهلال جیسے زنده ...ز مصلح مسلمین رساله کے بهي نشانۂ حکومت هو جانے کے بعد خون هیني پهر آسي فلالت و ادبار کے تاریک گڑهے میں جا پڑینگے ' اور پهر آنکي غفلت سابق صعور لا حق پر چها جائیگي ' کیونکه اب الهلال کي غفلة شکن تحریریں اور ولوله خیز اور حیات افزا الهامي اثر کے مقالات بعض عمال سلطنت کے جبر سے مسلمانوں کے گوش زد نه هوسکیں گے اور چار ناچار الهلال کو طرز بیان اور پرایۂ زبان بدلدینا پڑے گا - اس خدشه کے پیدا هوتے هي میں نے افسردگي کے ساتهه پرچه رکهدیا اور دل بیٹهه گیا - وکفي بالله شهیدا که هم اور نه صرف هم بلکه حضرت والد صاحب مدظله بهي آبدیده هوگئے اور مشار الیه نے عرصه تک افسوس فرمانیکے بعد دعا فرمائي که خداوندا ! اپني نصرت غیبي الهلال کے شامل حال رکهه کیونکه وه خلوص دل سے تیرے دین کا مددگار اور تیري مرضات کا طالب هے -

خاکسار کي نظر دیر تک الهلال پر گڑي رهي - لیکن پهر دل کي دلا ویزي مجبور کن هوئي که کم از کم ایک نظر تو ڈال لو - دل ناخواسته اٹهایا اور آسي ضمانت ستاني کے مضمون پر نظر پڑي - لیکن چند الفاظ کے پڑهتے هي اپ کے صبر و شکر ' همة استقلال ' عزم مصمم ' و ثبات اراده نے میرے پژ مرده دل کو شاداب کردیا اور میں ایک بے اختیارانه جوش کے ساتهه اٹهه بیٹها - پهر نو وهي میں تها اور وهي الهلال - وهي نگاه شوق تهي اور وهي آسکا محبوب و مطلوب - دل بڑهه گیا ' همة بلند هوگئي ' اول سے آخر تک پڑهه گیا ' باغ امید کو سر سبز پایا اور سابق کي طرح آج بهي نخل مراد کو بارور دیکها ' فالحمد الله علي ذلک -

ابو تراب عبد الرحمن گیلانوي
گیلاني - مونگیر

" الهلال " سے ضمانت طلب هوئي - مجکو آپکي وه درد انگیز دعا هے جو الهلال کے صفحوں پر همیشه مانگي گئي هے که " خدا ... آزمایشوں میں مجهے ڈالے ' تاکه میرے دائمي استقامت کا ... هو " یه اسکي استجابت کا آغاز هے اگرچه في الحقیقت ... تو بهت سی هوچکی هیں اور دنیا دیکهه چکي هے - یقین ... که آج کروروں قلوب اسلام آپکے ساتهه هیں ' اور آپنے جو بیج ... ' وه بار آور هوچکا -

(محمد مکرم از کیرانه)

(الهلال)

... دعائیں جن آزمائیشو کیلیے هیں وه دوسري هي ... اور شاید اب دور نہیں - اِن چهوٹے چهوٹے واقعات کو اُنسے کیا ... ؟ انتظار کیجیے - اني معکم من المنتظرین !

جناب مولانا وبالفضل اولینا دام مجدکم - السلام علیکم ورحمة الله و برکاته - بلا شبه ضمانت جو آپ سے طلب هوئي هے تمام قوم و ملت کو نهایت هي شاق هے اور اسلیے هر ایک اهل دل کو اسکا رنج هے ' لیکن " عسی ان تکرهو شیا وهو خیرلکم " خدا کا کلام هے اور امید هے که اسي میں کچهه بهتري هوگي - مجهکو سخت افسوس هے که کارکنان سلطنت کیا ایسي موٹي سي بات کو بهي نهیں سمجهتے که اس ضمانت کے لیے جانے سے الهلال کے ارادت مندوں کو جو هزاروں لاکهوں کي تعداد میں هیں کیا رنج نهوگا ؟ اور اگر وه اسبات کے قائل هیں تو کیا یه امر سلطنت کے لئے کسي علاج کا باعث هوسکتا هے که صرف دو هزار روپیه کي خاطر اسقدر افراد کے دل میں سلطنت کي طرف سے رنج کا بیج بو دیں جو برگ و بار لاکر ایک درخت تناور بن جاوے اور پهر اس سے طرح طرح کے دل خون دل نتائج پیدا هوں ؟ زمیندار کي ضمانت ضبط هونے سے کسقدر افراد کو رنج پهونچا هے اور کیا اسقدر ناراض شخصوں کي تعداد میں هوروز اضافه هونا سلطنت کے لئے مفید نتائج کا مثمر هوسکتا هے ؟ هرگز نهیں لیکن اب انکو کون سمجهاوے ؟ خدا هي انکو عقل سلیم عطا فرمائے که ان کارروائیوں سے درگزر کریں اور بدستور مسلمانوں کو وفادار رهنے دیں جو خود انکے حق میں مفید هے اور مسلمانوں کے اس اعتقاد کے متزلزل نهونے میں بهي ' که برٹش گورنمنت انکے حق میں آیه رحمت هے -

خاکسار عطا محمد عفي عنه (امرتسر)

السلام علیک - قبل ازیں ایک نیاز نامه جس میں ایک روپیه کے ٹکٹ براي ضمانت فنڈ همدرد و زمیندار تهے ارسال خدمت کرچکا هوں امید که مشرف خدمت اقدس هوا هو - قدرت حق هے که اگلا زخم بهرا نه تها که ایک اس سے بهي گهرا زخم آ موجود هوا !

بهر حال جاے شکر هے که یه آزمائش هماري استقامت کیلیے صبر ربا نهیں هوسکتي - باري تعالی اپنے فضل و کرم سے اسلام اور جملـه اهل اسلام کو خیر و برکت ' فتح و ظفر ' عزت و ایمان ' عطا فرمائے - آمین یا رب العالمین -

ایک روپیه بذریعه ٹکٹ ضمانت فنڈ ارسال خدمت هے -

محمد افضل - کوئٹه - بلوچستان

انڈین پریس ایسوسي ایشن

زر اعانۂ ضمانت الهلال

جو مجلس دفاع مطابع و جرائد هند کے خزینه میں منتقل کردیا جائگا

(١)

جناب حاجي مصلح الدین صاحب	١٠٠
ایک محترم بزرگ ملت	١٥
جناب محکم الدین محمد امین صاحب	٥٠
ایک بزرگ از علي گڈه	١٠
ایک خاتون اسلام پرست از حیدراباد دکن -	١٥
جناب امداد حسین خان صاحب اسٹیشن ماسٹر فاضلکا	٥
جناب ایچ محمد یوسف صاحب اینڈ کو - مدراس	٥
جناب عبد الواحد صاحب سوداگر سکندر آباد دکن	٥
جناب احمد حسین صاحب	١

(دعـوۃ الہیـہ الهـلال)

طبائع جـز کشش کارے ندانند
حکیمان ایں کشش را عشق خوانند

جناب فاضل اجل ' مصلح امت ' طبیب ملت ' حکیم اخلاق ' فخر اسلام ' مولانا ابوالکلام - السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

میں ادھر سفر کی کشاکش میں مبتلا رہا ہوں - اخبارون کے دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا -

آج " الہلال پریس کی ضمانت " کا حال الہلال میں پڑھکر ایک عجیب حالت کا مورد ہوا - متضاد کیفیتوں کا اجتماع ایک وقت میں ممتنع الوقوع سمجھا جاتا ہے لیکن طرفہ یہ ہے کہ میرے دل و دماغ میں دو متضاد کیفیتوں کا اجتماع ہوگیا : حزن و ملال بھی اور فرح و سرور بھی ! !

حزن اسلیے کہ ایک طائر سدرہ پرواز کو (جسکی صفیر پر طائران سفلی بھی پر افشانی کو طیار ہیں) دام میں لانے اور قفس میں بند رکھنے کی کوشش کی گئی -

فرح و سرور اسلیے کہ جناب اوس منزل تک پہونچ گئے جس منزل سے انبیا و صدیقین ' و شہدا کو سابقہ پڑتا رہا ہے - اگر خدا کو منظور ہے تو آگے کامیابی ہی کامیابی ہے :

در پس ہر گریہ آخر خندۂ ایست

ان دونوں کیفیتوں کی حالت میں متحیر تھا کہ جناب کو لکھوں تو کیا لکھوں ؟ ہمدردی کا عریضہ یا مسرت کی مبارکباد ؟

بڑی سوچ اور غور کے بعد مبارکباد عرض کرتا ہوں - اگر تاریکی ضلالت قوم کو قاطبۃ نہ گھیرلے ' تو طلوع آفتاب ہدایت کی امید اور روشنی پھیلنے کی توقع کیونکر ہوسکتی ہے ؟ اگر کانٹوں کا لحاظ رکھا جائے تو پھولوں تک کب ہاتھ پہونچ سکتا ہے ؟ جس کام میں ہاتھ ڈالا جائے بشرطیکہ طلب صادق ہو ' تکالیف کی منازل طے کرتے ہوے گوہر مقصود کو حاصل کر لینا لازمی ہے - بہرحال ضمانت ایک نیک خیال ہے - خدا مبارک کرے -

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہدایت کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوے تو کیا کیا مصائب نہ پیش آئے ؟ آگ میں ڈالے گئے ' وطن سے نکالے گئے ' سب کچھہ ہوا ' مگر خدا نے ساتھہ نہ چھوڑا - خدا کی یاری اور یاوری سے غالب و منصور ہوکر رہے -

اس واقعہ کی مشابہت و مماثلت حضرت پیغمبر آخر الزمان روحی فداہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے ہے کہ جب آپ سے ہدایت کی آواز بلند کی تو ایذا رسانی کے لیے قوم اوٹھہ کھڑی ہوئی - باقاعدہ اور مکمل کمیٹی بنائی گئی جسکا میر مجلس ابو لہب تھا ' اور مکہ کے سردار اسکے ممبر تھے - ریزولیوشن یہ پاس ہوا کہ محمد (صلعم) کو ہر طرح سے اوذیت دیجائے - بت رات میں اسکی ہنسی اوڑائی جائے - تمسخر اوڑایا جائے - سخت تکلیف دیجائے - اونکی سچا سمجھنے والوں کو بھی انتہا درجہ کی تکالیف میں مبتلا کیا جائے - اس تجویز پر جسقدر عمل ہوا ' ماہرین فن تاریخ و سیر سے پوشیدہ نہیں - بسا اوقات نبی کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تاکہ رات کی اندھیری میں آپ کے پاؤں زخمی ہوں - گھر کے دروازے پر کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا تاکہ صحت و جمعیت خاطر میں خلل پیدا ہو - لیکن تاہم خدا نے تو ساتھہ نہ چھوڑا - آپ غالب اور منصور رہے - بلکہ تبت یدا ابی لہب و تب ' ما اغنی عنہ مالہ وما کسب ' سیصلی ناراً ذات لہب وامراتہ ' حمالۃ الحطب فی جیدھا حبل من مسد -

اگر الہلال کی حالت کو ان واقعات سے تطبیق دیجائے تو پوری مطابقت ہوتی ہے - الہلال کی پہلی آواز ہدایت نے کلوخ در خانۂ زنبور کا کام کیا - سربرآوردگان قوم بگڑے ' تخریب کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوے - مگر خدا نے ساتھہ نہ چھوڑا - مجھے لکھنو کا گمنام خط (جو الہلال کی پہلی جلد کے کسی پرچہ میں شائع ہوا تھا) نہیں بھولتا جس سے ابولہب کی یاد تازہ ہوجاتی ہے - با ایں ہمہ الہلال کی روش میں کوئی فرق نہ آیا اور وہ اپنا کام کیے چلا جاتا ہے :

زعشق آفاق را پر دود کـردہ
خرد را چشم خواب آلود کردہ

اگر اب ضمانت لی جاتی ہے تو لی جاے ' تاہم الہلال سے امید ہے کہ وہ ہدایت عامہ سے باز نہیں رہیگا -

امام محمد ابن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو امیر بخارا نے کہلا بھیجا کہ حدیث اور تاریخ نبوی محل شاہی میں سنا جایا کریں - آپ نے جواب دیا کہ میں علم کی ذلت گوارا کرنا نہیں چاہتا - مسجد میں آکر سنا کریں - امیر نے کہا کہ جب تک میں اور میرے شاہزادے مسجد میں رہا کریں مجلس عام نہو - امام نے فرمایا کہ میں ہدایت نبوی کو محدود نہیں کرسکتا - اگر مجلس کی بندش کا حکم دے دیں تو یہ دوسری بات ہے - مجھکو بھی خدا کے نزدیک عذر کا موقع ملجائیگا - امیر نے امام کو خارج البلاد کردیا ' وہ تکلیف سفر کو مرحبا اور آسائش وطن کو خیرباد کہتے ہوئے چلدیے مگر کلمۂ حق نہ بیچا - لیکن پھر کیا ہوا ؟ ہر طرف سے نزول ہدایت و برکات الہی تھا ! !

تم مرے پاس ہوتے ہوگویا * جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

گورنمنٹ اظہار عقائد مذہبی اور تبلیغ ہدایت دینی میں دخیل نہیں ہوتی - یہ جو کچھہ ہو رہا ہے ہمارے ہی بھائی برادران طریقت کی کوشش کا نتیجہ ہے -

الہلال کا سخت انتظار ہے اور اب بے تابی کی حد تک پہونچ گیا ہے -

تیغ ہندی و خنجر رومی * نکند آنچہ انتظار کند

(حکیم غلام غوث طبیب ریاست بہاولپور)

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ - اخبارون کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ الہلال کے لیے دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے - اس خبر کے دیکھنے سے نہایت سخت صدمہ گزرا - قبل ازیں اخبار ہمدرد و کامریڈ سے بھی طلب کی گئی تھی - افسوس ہے کہ ایسے نامی گرامی رسائل جو نہ صرف اخباری حیثیت ہی سے اعلی درجہ کے ہیں ' بلکہ ہم مسلمانوں کے لیے باعث ترقی و بہبودی ہیں ہر طرف سے بحر الم میں گرے ہوے نظر آتے ہیں - خدا اس کشیدگی کو دور کرے اور حاکم و محکوم میں اخلاص و اتحاد پیدا ہو - الہلال کے متعلق ہم لوگوں کا افسوس اسلیے بھی شدید ہے کہ اسے محض ایک اخبار کی حیثیت سے نہیں دیکھتے بلکہ فی الحقیقۃ وہ ہمارا ایک دینی مصلح اور مذہبی معلم ہے ' اور خدا نخواستہ ہم اس سے محروم ہوگئے تو یہ ہماری انتہائی بد قسمتی ہوگی - دو ہزار کا فراہم ہوجانا باہمت لوگوں کے لیے کوئی بڑی بات نہیں اگر ہر خریدار صرف ایک ہی روپیہ اس فنڈ میں دیدے تو بھی مطلوبہ رقم سے زیادہ رقم جمع ہوجا سکتی ہے :

قطرہ قطرہ بہم شود دریا

اگرچہ تقریباً دو سال سے ہم مسلمانوں نے مختلف چندے مثلاً طرابلس ' ترکی مہاجرین ' و کانپور فنڈ میں اپنی ہمت

لا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
۱۰ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

Presented by M. Ajmal Khan Sb.

16

١٦ | کلکتہ : چہار شنبہ ١٤ - ذیقعدہ ١٣٣١ ہجری | جلد ٣

Calcutta : Wednesday, October 15, 1913.



فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

جناب مجید حسن صاحب بی اے • • ۲
جناب احمد علی صاحب بی اے • • ۱
جناب احمد بہائی صالم جی رنگون • • ۵
جناب احمد حسین صاحب طالبعلم ازدبئی • ۸ •
جناب برکت الله صاحب از مدراس • • ۳
جناب احمد حسین خاں صاحب وکیل • • ۲
جناب ضیاء الدین خاں صاحب وکیل • • ۲
جناب مولانا قطب عالم شاہ صاحب • • ۱
جناب شاہ نظیر عالم صاحب • • ۱
جناب مولانا سعادت علی صاحب مدرسہ عالیہ
رامپور • • ۱
جناب سید حسن صاحب محلہ قلعہ - ٹونک • • ۵
جناب حسن مرتضی صاحب امروہہ • • ۸
جناب شمش الدین احمد صاحب
ڈسٹرکٹ ہسپتال علیگڈہ • • ۱
ایک بزرگ رامپور • • ۱۰
جناب رب نواز خاں صاحب دہلی • • ۱
جناب ایڈیٹر صاحب افغان پشاور • ۶ ۶

(باقی آیندہ)

زراعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

جناب عبد الحی خانصاحب -
حیدر آباد دکن • ۷ •

جناب غلام مصطفی صاحب صیغہ دار خزانہ
صرف خاص حضور نظام حیدر آباد دکن • • ۳۵
جناب منشی خان محمد صاحب - درگئی • • ۵
جناب منشی اسمعیل صاحب درگئی • • ۳
جناب منشی چراغدین صاحب درگئی • • ۲
جناب منشی محمد شریف صاحب • ۱۲ •
جناب محمد عبد السلیم صاحب حیدرآباد دکن • • ۳
جناب سید شفقت حسین صاحب - افضل
گنج - حیدر اباد دکن • • ۲
جناب سید حسن صاحب رضوی - ٹونک
راجپوتانہ • • ۵

غیور مسلمانان مانگرول بذریعہ
جناب محمد نظام الحق صاحب عباسی • • ۱۵
جوبلی اسکول بھاگلپور کے لڑکوں کی ہمدردی
کا نتیجہ • ۴ ۷

جناب حافظ چراغ الدین صاحب قریشی
- اٹک • • ۲

جناب محمد نظام الحق صاحب عباسی
مانگرول • • ۵

بذریعہ طفیل احمد خانصاحب -
گوجر ٹولہ - رامپور • • ۴۳
جناب مرزا حبیب احمد صاحب -
کٹل منڈی - حیدر آباد دکن • ۱۰ ۳
جناب علاؤ الدین صاحب فرخ - بھوپال • ۲ ۱۰
جناب احمد حسن صاحب • • ۹
جناب محمد عبد العزیز صاحب هنسوری
بروز عیدالفطر بمقام سرالہ ضلع امراوتی عیدگاہ مسجد کانپور کیلئے

چندہ جمع کیا گیا جو بذریعہ ی آرڈر مبلغ ۵۲ روپیہ ۷ آنہ ارسال خدمت ہے چندہ دھندگان کی تفصیل حسب ذیل ہے -

جناب محمد نظام الدین صاحب • • ۵
جناب شیخ نبو صاحب • • ۱۰
جناب محمد علی الدین صاحب • • ۶
جناب محمد وزیر الدین صاحب • • ۱
جناب سید محبوب صاحب • • ۱
جناب وفادار خانصاحب • • ۱
جناب عظمت الله صاحب • • ۱
جناب شیخ سبحان صاحب • • ۱
جناب شیخ بھولو صاحب • • ۱
جناب یسین خانصاحب • • ۱
متفرق • • ۱۶
پردہ نشین خاتونان اسلام پرست • • ۸
جسمیں سے ۹ آنہ منی آرڈر کمیشن منہا کیا اور بقیہ باون روپیہ ارسال خدمت ہے -

جناب مولوی درست محمد خانصاحب - پیش امام
سورتی مسجد - منگیل بازار - برھما • ۴ ۶
مسلمانان ٹھکری والہ ضلع لائل پور - ۶ ۲ ۳۶
بذریعہ ایس - اے - رحمان صاحب
بہاری - حال مقیم بلوچستان • • ۲۵
مسماۃ بو بو بذریعہ ایچ - ای - ایس -
محمد عبد الصمد صاحب - • • ۶
جناب ڈاکٹر عبد الواحد جترو
بذریعہ جناب بابو سلامت
و رمضان خانصاحب • ۱۵ ۱
جناب غلام مصطفی صاحب - صیغہ دار
صرف خاص حضور نظام دکن • • ۷۵

بقیہ چندہ شاهجہانپور

جناب نتھے خانصاحب • ۱ •
جناب الہ خاں صاحب • ۱ •
جناب ننھے خاں صاحب • ۱ •
جناب نیاز احمد صاحب • ۱ •
جناب نتھے خاں صاحب • ۱ •
جناب ننھے خاں صاحب • ۱ •
جناب عبد الرزاق صاحب • ۱ •
جناب طفیل صاحب • ۱ •
جناب سدن صاحب • ۱ •
جناب شرافت صاحب • ۱ •
جناب نبی جان خاں صاحب • ۱ •
جناب فضل صاحب • ۱ •
جناب احمد علی صاحب • ۱ ۱
جناب عبد الغفار صاحب • ۱ •
جناب عزیز احمد صاحب • ۱ •
جناب کفایت خاں صاحب • ۱ •
جناب پھندن خاں صاحب • ۱
جناب موتی خاں صاحب • ۱
ایک مسماۃ • ۱

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر خصوصی

کلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ١٦ — کلکتہ : چہار شنبہ ١٤ - ذیقعدہ ١٣٣١ هجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 15, 1913.

فہرست

تصاویر

ایک اجتماع عظیم !!

۱۲ - اکتوبر کا عام جلسۂ کلکتہ

۱۲ - اکتوبر کو جو عظیم الشان عام جلسہ کلکتہ میں منعقد هوا تھا ' وہ بھي همیشہ یادگار رهیگا ' مثل آن چند جلسوں کے ' جو پچھلے دنوں جنگ طرابلس و بلقان کے موقعہ پر کلکتہ میں منعقد هوے تھے ' اور جو صرف کلکتہ هي کي خصوصیات میں سے هیں -

افسوس ہے کہ اسکي تفصیلي روئداد مسئلۂ کانپور کي وجہ سے همیں نکالدیني پڑي اور قلت وقت سے مزید صفحات کي گنجایش نہیں -

جلسہ کا وقت دو بجے کا قرار دیا گیا تھا - هالیڈے اسٹریت کا نہایت وسیع میدان ایسي عظیم الشان مجالس کیلیے شہر بھر میں واحد ایسي هي جگہ ہے - بارہ بجتے بجتے تمام شہر میں جلسے کا اثر محسوس هونے لگا اور دور دور سے جوق جوق شرکاء جلسہ کے گروہ آنے لگے - دکانیں بھي بند کردي گئیں تھیں اور بعض مشہور اسلامي آبادیوں سے با قاعدہ جلوس کي صورت میں لوگ آئے تھے ' جنکے هاتھوں میں جھنڈیاں تھیں اور پرجوش قومي نظموں کے ترانے زبانوں پر - دو بجے تک میدان بھرگیا اور تلاوت کلام مجید کے بعد تحریک صدارت سے کارروائي شروع هوئي -

جلسے کے صدر جناب پرنس غلام محمد شریف آف کلکتہ تھے جو میسور کے مشہور خاندان شاهي کي یادگار هیں - مسلمانوں کے علاوہ هندو معززین نے بھي باوجود پوجا کي تقریب کے جلسے میں شرکت کي تھي اور بعض نے کارروائي میں حصہ بھي لیا -

جلسے میں ۸ - تجویزیں پیش هوکر بالاتفاق منظور هوئیں - جو کسي جگہ درج هیں - آخر میں ایڈیٹر الهلال نے موجودہ حالات پر ایک مبسوط تقریر کي اور دعاء استقامت و توفیق عمل پر جلسہ ختم هوا -



مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

دازي كي جاے - يه خيال كرنا فضول هے كه يه زمين جسكے اوپر ان تعمير هوگا كس كي ملكيت هوگي ؟ ليكن يه ضرور هے كه س زمين كو به حيثيت گذرگاه استعمال كرنے كي عام پبلک بهي اسي طرح مستحق هوگي جس طرح وه لوگ جو مسجد ميں نماز پڑهنے كيليے آئيں گي - اب متوليوں كو چاهيے كه اوپر كي چهت اور نيچے كي پخته سطح مينوسپلٹي كے نقشه كے مطابق بناليں -

اب ميں ارن لوگوں كي نسبت چند الفاظ كهنا چاهتا هوں جن پر ۳ - اگست كے بلوے كا الزام قائم كيا گيا هے :

ميں تمهارا باپ هوں اور تم ميرے بچے هو - بچے جب كوئي بيجا حركت كرتے هيں تو باپ كا فرض هے كه ارن پر رحم كر كے ارن كو سرزنش كرے تا كه وه عقل سيكهيں اور آينده غلطي نه كريں - ميں يه باتيں آپ لوگوں سے بالذات نهيں كهتا بلكه ارن لوگوں سے كهتا هوں جن پر بلوے كا الزام هے اور جو ۱۰ - هفتے سے قيد هيں -

يه لوگ اگر جبرو ظلم كے مجرم هيں تو انهوں نے نه صرف قانون حكومت كے خلاف كيا ' بلكه اس عظيم الشان مذهب اسلام كے نهايت مشهور ' عالم گير ' اور مسلمه اصول كے بهي خلاف كيا جسكے يه پيرو هيں -

گورنمنت كا فرض هے كه قانوني طاقت كو برقرار ركهے ' اور ميں بحيثيت اعلى افسر حكومت هند هونے كے كهتا هوں كه وه هر حالت ميں قائم ركهي جائگي - عام حالات كي رو سے گورنمنت كا يه فرض تها كه وه ان كو عدالت كے سپرد كركے سزا دلاے ' ليكن گذشته ايام قيد ميں وه كافي تكليف اُٹها چكے هيں اور ميں پہلے هي كهه چكا هوں كه ميں كانپور ميں امن ليكر آيا هوں ' پس ميں اپنا رحم دكهانا چاهتا هوں -

جو لوگ كه اس فتنه كے باني هيں ' اور جنكي ترغيب سے يه نقصان پهونچا هے ارن كا بهي كچهه خيال نه كرنا چاهيے -

چونكه مسئله مسجد كے حل هونے كي ايک صورت نكل آئي هے ' اسليے ميں چاهتا هوں كه جن معاملات مسجد سے لوگوں كے جذبات كو اشتعال هوا هے ' اسكو وه بالكل بهول جائيں -

ميں يقين كرتا هوں كه اگر اس فتنه كي تحريص و ترغيب دلانے والوں كو بهي معاف كيا جاے تو ان لوگوں كي بے اعتدالانه تقريروں اور نا جائز صرف جوش و فصاحت سے جو حسرتناک نتائج ظهور پذير هوے ' وه آينده ارنكے ليے باعث تنبه هونگے ' كه آينده اس قسم كي بے اعتدالانه تقريروں سے احتراز كريں -

ميري خواهش هے كه ملزمين بلوى جن مصائب ميں مبتلا هيں اب ارن سے انهيں نجات دي جاے - ميں نے اسي وجه سے سر جيمس مسٹن اور مسٹر بيلي كے ساتهه متفق هوكر لوكل گورنمنت سے فهمايش كي هے كه تعزيرات هند كي دفعهٔ ۴۹ - كي رو سے جن لوگوں پر مقدمه سشن ميں پيش تها ' واپس لے ليا جاے -

ميں اميد كرتا هوں كه معاملات مسجد اور مقدمهٔ بلوى كے متعلق يه تصفيه نه صرف كانپور ميں بلكه تمام هندوستان كے مسلمانوں ميں امن و سكون پيدا كردے گا ' اور پهر كسي خاص زمين يا اور كهيں ايسا نه كيا جاے جس سے يه خاص واقعه هميشه كے ليے يادگار ره جاے ' نيز مجهے اميد هے كه تمام مسلمان بادشاه كي وفاداري ميں متحد هوں گے ' اور اخلاص كے ساتهه سركاري حكام كے ساتهه ملكر قانون و انتظام كے استقرار اور اس وسيع اور صورت سرزمين كي ' جسميں هم رهتے هيں ' صلح و خوشي و ترقي ميں كوشاں رهينگے "

عدالت كے ايک غير معمولي اجلاس ميں جسميں ايک كثير مجمع موجود تها ' سركاري وكيل نے كها : " لوكل گورنمنت نے مجهكو هدايت كي هے كه تينوں مقدمات ميں جو اشخاص ماخوذ تهے ارن پر سے مقدمات اُٹها ليے جائيں اور ارنكو رها كر ديا جاے "

مسٹر مظهر الحق نے جواب ميں كها كه ميں بخوشي اسكو قبول كرتا هوں -

ما خوذ ين اوسي وقت گاڑيوں ميں بيٹهكر جو پہلے سے طيار تهيں ايک بهت بڑے اجتماع كے ساتهه جسكو باترتيب ركهنے ميں پوليس كو بڑي زحمت هوئي اپنے اپنے گهروں كو واپس آے -

(الهـــلال)

پرچه بالكل مرتب تها كه كانپور كا يه واقعه شائع هوا ' اسليے ديگر مضامين نكالكر اسے درج كرديا گيا - ميں اپني مفصل راے آينده اشاعت ميں دونگا كه اب گنجايش بالكل نهيں رهي - اميد هے كه مسلمان هر موقعه پر سمجهه اور غور و فكر سے كام ليں گے اور جلدي كے نتائج و خيمه سے بچيں گے ' جو كچهه وه اس وقت كر بيٹهيں گے پهر واپس نهيں مليگا ' اور نه وقت هي واپس آيگا -

اجتمـــاع عظيـم : ۱۲ - اكتـوبر

كي منظـور شـده تجـاويـز

(۱) مسلمانوں كا يه عظيم الشان عام جلسه جس ميں هزاروں مسلمان هر درجه اور هر طبقه كے موجود هيں ' اُس واقعه پر اپنے منتهى درجه افسوس اور دلي رنج كو ظاهر كرتا هے كه اردو هفته وار جرنل " الهلال " سے گورنمنت بنگال نے ضمانت طلب كي اور اُسكي ايک اشاعت كو قابل ضبطي قرار ديا - يه عظيم الشان مجمع الهلال كو مسلمانوں كا ايک ديني مصلح اور قومي آرگن تسليم كرتا هے اور پوري صداقت اور كامل وثوق كے ساتهه ظاهر كرتا هے كه الهلال سے ضمانت كا لينا گويا تمام پيروان توحيد سے ضمانت طلب كرني هے -

(۲) مسلمانوں كا يه عظيـم الشان مجمع مسجد كانپور كے مسئله كو تمام موجوده اسلامي مسائل ميں سب سے زياده اهم يقين كرتا هے ' اور مسلمانوں كا فرض ديني سمجهتا هے كه آخر تک اپني هر طرح كي آئيني جد و جهد كو جاري ركهيں -

(۳) يه جلسه پورے استقلال اور استقامت كے ساتهه مسجد كانپور كے متعلق اسلامي مطالبات كي تشريح كرتا هے جو حسب ذيل هيں : (الف) مسجد مچهلي بازار كانپور كے مغصوبه حصے كي واپسي (ب) تمام ماخوذين كانپور كي بلا استثنا و بعزت و توقير رهائي - (ج) ايک مخلوط كميشن كا تقرر جو حادثهٔ ۳ - اگست كي تحقيق كرے اور اسكے فيصلے كا سركاري اعتراف -

(۴) يه جلسه ۱ - اكتوبر كے ارس جلسے كي تمام كارروائيوں كي مخالفت كرتا هے جو دهلي ميں قابل اعتراض ' مخفي ' اور پر اسرار طريقه سے منعقد هوا تها - نيز اس امر كا اعلان كرتا هے كه مسلمانوں كے ديني و قومي معاملات ميں وه كسي والي رياست كو اپنا رهنما تسليم كرنے سے مجبور هے ' اور مسجد كانپور جيسے ديني معاملات ميں صرف اپنے علماے دينيه هي كے احكام كو قابل قبول سمجهتا هے -

(۵) بعض غير قائم مقـام حلقوں سے يه صدائيں بلند كرائي گئي هيں كه اسـلامي اخبارات كا موجوده رويه بے اعتدالانه اور قابل اصـلاح هے - ليكن يه جلسه اسطـرح كي تمام آوازوں كو صـرف ايک محـدود طبقه كے خود غرضانه اظهارات سے زياده وقعت نهيں ديتا - اور اُن اسلامي اخبارات پر اپنا پورا اعتماد ظاهر كرتا هے جنهوں نے

شذرات

"گم شده صلح" کي "واپسی"

هزایکسلنسي لارد هارڈنگ کي دانشمندی اور مزید دانشمندی کي ضرورت

(خلاصهٔ تاغرافات عمومي و خصوصي)

کل ۱۴ - اکتوبر کو ۹ - بجکے ۳۵ - منٹ پر هزایکسلنسي وائسراے اسپشیل ٹرین سے کانپور پهونچے - اسٹیشن پر آنریبل مسٹر ڈي - سي - بیلي قائم مقام لفٹننٹ گورنر صوبجات متحده ' آنریبل سید علی امام ' اور دیگر سرکاري ارکان نے هزایکسلنسي کا استقبال کیا -

اسٹیشن سے وایسراے نے مع سرکاري رفقا کے مسجد مچهلي بازار کا رخ کیا - وهاں آنریبل سر راجه محمود آباد - مسٹر مظهر الحق - مولانا عبد الباري فرنگي محلي - اور دیگر معززین موجود تهے ' جنهوں نے استقبال کیا - هزاکسیلنسي مسجد کے اندر داخل هوے - انهوں نے جوتا نهیں اتارا مگر ایک خاص قالین بچهادیا گیا تها جس پر قدم رکها - وه تقریباً ۲۰ - منٹ تک اندرون مسجد کا معائنه کرتے رهے - اس اثنا میں مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلي سے نهایت بے تکلفي سے گفتگو فرمائي اور اونکي وساطت سے مسلمانوں کو یه پیغام دیا که " اب اس واقعه کو وه بالکل بهول جائیں "

اسکے بعد ویسراے مع جماعت سرکٹ هوس تشریف لاے ' جهاں لوکل مسلمان روساء اور معززین خارجه کا ایک وفد منتظر ورود تها - مسٹر سید فضل الرحمان وکیل کانپور نے حسب ذیل اڈریس پڑها ' اور نواب سید علي خاں صاحب نے ویسراے کے سامنے پیش کیا :

" هم مسلمانان کانپور نهایت فخر و مسرت کے ساتهه یاد کرتے هیں که حضور کي آخري تشریف آوري کانپور میں اس وقت هوئي تهي ' جبکه همارے هردلعزیز و محبوب بادشاه سابق یعني کاینگ اڈورڈ سابع کي یادگار کي بنیاد رکهي گئي هے ' جو نهایت صلح جو اور صلح پسند تهے -

هم نهایت متاسف هیں که همارے شهر کا امن ۳ - اگست کے واقعهٔ مچهلي بازار کي وجه سے متزلزل هو گیا هے -

هم نهایت زور سے اُن لوگوں پر نفریں کرتے هیں ' جنسے یه غیر قانوني کام ظهور میں آیا که انهوں نے خلاف قانون پتهر پهینکے یا کسي دوسرے غیر قانوني طریق سے پیش آے - هم لوگ حضور کو یقین دلاتے هیں که هم مسلمانان کانپور اپنے شهنشاه کے مطیع قانون اور وفادار رعایا هیں -

هم لوگ اس مشهور همدردي سے اچهي طرح واقف اور اسکے لیے ممنون هیں جو بد قسمت و مصیبت زده انسانوں کے ساتهه حضور کے دل میں جاگزیں هے - هم حضور کي اس فیاضانه اعانت مالي کے لیے نهایت شکرگذار هیں جو ان بیواؤں اور یتیموں کیلیے کي گئي هے جنهوں نے موجوده مهلک حادثے میں نقصان اُٹهایا هے -

هم لوگ حضور کو یقین دلاتے هیں که حضور کے انصاف و همدردي پرهمیں کامل اعتماد هے - اور اسي جوش سے هم لوگ طیار هیں که واقعات موجوده کي بنا پر جو جدید سوالات درپیش هیں اون کا تصفیه حضور کے هاتهه میں دیدیں - حضور دل سے هماري قوم کے بهترین فوائد کو ملحوظ رکهتے هیں "

هز اکسلنسي وایسراے نے اسکا مفصل ذیل جواب دیا :

" حضرات !

اسوقت جو اڈریس آپ نے پڑها هے ' میرے لیے نهایت تشفي بخش هے - کیونکه اوس میں نه صرف میري همدردي و انصاف پر اعتماد ظاهر کیا گیا هے بلکه اوس چیز کو ظاهر کیا هے جس کو میں نهایت قیمتي سمجهتا هوں یعني شهنشاه کي وفا داري' اور جسکي نسبت میں یه خیال کرکے بهت خوش هوتا هوں که اس ملک کے مسلمانوں کي وه خاص خصوصیت هے -

اگر مجهے کامل طور سے آپکي قوم کي وفاداري کا یقین نهوتا ' تو آج میں شمله سے کانپور نه آتا - مجهے ضروري معلوم هوتا هے که میں اس تیقن کا اعاده کروں جسکا اظهار میں نے ابهي ابهي کونسل میں کیا تها ' که گورنمنٹ کي پالیسي میں رعایا کے مذهبي جذبات و امور کي نسبت کوئي تغیر نهیں هوا ' اور آپ جانتے هیں که یه کهنا بالکل صحیح هے -

ترقي و تمدن کي رفتار کے ساتهه همیشه یه ممکن هے که سڑکوں ' ریلوے لائنوں ' اور نهروں کے بناتے وقت موجوده عمارات مقدسه و غیر مقدسه سامنے آجائیں ' لیکن میں یقین دلاتا هوں که گورنمنٹ نهایت غور و فکر کے ساتهه ان لوگوں کے حقوق و فوائد کا لحاظ کریگي جن کو اس سے نقصان پهونچنے کا اندیشه هے اور همیشه کوشش کریگي که اس قسم کے مسائل کو ایسے طریق سے حل کرے ' جس سے سب کو اطمینان هو -

یه جانکر که آپکے لفٹننٹ گورنر کے اخلاق رحیمانه اور فیاضانه هیں ' میں محسوس کرتا هوں که اگر آپ اس مسئله کے حل کرنے کي اسي قدر فکر کرتے جسقدر که میں نے کي هے ' تو آپ [illegible] مسجد کے حل میں اور نیز سر جیمس مسٹن کي خواهشوں کے پورا کرنے میں کامیاب هوتے - اگر ایسا هوتا تو ۳ - اگست کا وه غمناک و حسرتناک واقعه پیش نه آتا اور بیوه عورتوں اور یتیموں کو اپنے شوهروں اور سرپرستوں کا غم نه کرنا پڑتا -

یه واقعات اب ایک تاریخ ماضي هے جس کو میں امید کرتا هوں که بهلا دیا جائیگا - میں شمله سے صرف آپ لوگوں میں امن [illegible] کے خیال سے آیا هوں - آپ نے اپنے اڈریس میں یهه یقین [illegible] که میں دل سے آپکي قوم کي بهتري کا خواهاں هوں ' کها هے [illegible] واقعات موجوده کي بنا پر جو مسائل پیدا هوگئے هیں انکا فیصله آپنے هاتهه میں چهوڑ دیتے هیں - یه بالکل سچ هے اور میرے دل میں آپکي قوم کي بهتري ملحوظ هے -

میں نے اس مسئله پر نهایت غور کیا هے ' اور اس مشکل [illegible] حل کرنے کي ایک شکل پیدا کي هے -

میں نهایت غور و فکر کے بعد اس فیصله پر پهونچا هوں که [illegible] مچهلي بازار میں ۸ - فیٹ بلند ایک چهت بنائي جاے [illegible] دالان اوسي طرح بنا دیا جاے جسطرح پهلے تها لیکن اوس سے [illegible] قدر بلندي پر اور نیچے کي زمین گذرگاه کے لیے چهوڑ دي [illegible] بغیر اس کے که مسجد کے دالان کي هئیت میں کوئي [illegible]

الهلال

۱٤ ذیقعده سنه ۱۳۳۱ هجری

د اسلامیه اور خطبات سیاسیه

میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیه لاهور کا رزولیوشن

(۲)

(منع ذکر الهي و سعي تخریب مساجد)

ک اور آیة کریمه جس میں مساجد کا ذکر هے ' سوره بقر هے :

اظلم ممن منع الله ان یذکر ه و سعی فی اولئك ما کان ان یدخلوها الا ین - (۲ : ۱۰۸)

" اور اس سے زیادہ ظالم کون هوگا جو الله کي مسجدوں میں خدا کے ذکر و دعوة کو منع کرے اور (اس طرح) اسکي خرابي کے درپے رهے ؟ ایسے لوگ تو خود اس لائق نهیں که مسجدون میں آنے پائیں مگر (پاداش عمل کے خوف سے) ڈرتے ڈرتے "

اس آیت میں اس شخص یا اس جماعت کو سب سے زیادہ ظلم قرار دیا هے ' جو مساجد میں ذکر الهي کو روکے اور اسکي رابي کیلیے سعي کرے - مفسرین کرام نے مختلف روایات جمع ی هیں که اس سے کونسي جماعت خاص طور پر مقصود تهي چه حکم عام هے ؟

امام (طبري) نے اسکے متعلق دو قول نقل کیے هیں - پهلا قول ان رواة کا هے جو اسے نصاری کے طرف نسبت دیتے :

بعضهم الذین وا مساجد الله ذکر فیها اسمه ' النصاری و المسجد المقدس .... اخرون بل عنی عزوجل بهذ الایة شرکي قریش اذ منعوا الله (صلعم) من مسجد الحرام (تفسیر ري - ۱ : ۳۹۷)

پس بعض نے کہا که جو لوگ مساجد میں الله کے ذکر سے مانع هوے ' وہ نصاری هیں اور مسجد سے یہاں مقصود مسجد بیت المقدس هے - اور بعضوں نے کہا که نهیں ' بلکه اس آیة میں الله تعالی نے مشرکین قریش کا ذکر کیا هے ' جبکه انهوں نے انحضرة صلی الله علیه وسلم کو مسجد حرام یعنے خانۂ کعبه میں جانے سے روکا اور الله کي عبادت سے مانع هوے -

امام موصوف نے دونوں قولوں کے متعلق روایات و آثار نقل یے هیں اور پھر آخر میں خود قول اول کو ترجیح دي هے - کیونکه :

مشرکي قریش مکه سعوا قط في تخریب المسجد و ان کانوا قد منعوا في بعض الاوقات رسول الله و اصحابه من الصلاة فیه ' فصح ان الذین وصفهم الله بالسعي في خراب مساجده غیر الذین وصفهم الله بعمارتها (۱ : ۳۹۸)

مشرکین مکه نے کبھي مسجد حرام کي تخریب کي کوشش نهیں کي اگرچه بعض اوقات آنحضرت اور صحابه کو اسمیں نماز پڑھنے سے روکا هو - پس اس سے ثابت هوا که جن لوگوں کي نسبت الله تعالی نے اس آیت میں بیان کیا هے که وہ مساجد کي خرابي کے درپے هوتے هیں ' وہ ان لوگوں کے سوا کوئي دوسري هي جماعت هے - کیونکه مشرکین قریش تو مسجد حرام کے آباد رکھنے والوں میں سے هیں ' نه که خراب کرنے والے ' اور اس حیثیت سے الله انکا وصف کرچکا هے "

لیکن نهایت تعجب هے اس مفسر جلیل اور امام النحریر پر ' که اس آیت کي صحیح ترین تفسیر سے کیوں کر اس نے چشم پوشي کي ' حالانکه مشرکین عرب کے سوا اور کوئي جماعت یہاں مراد لي هي نهیں جا سکتي ' اور جس قدر دلائل اسکے خلاف بیان کیے گئے هیں ' ان میں سے ایک بهي قابل اعتنا نهیں -

تفصیل کا موقعه نهیں - باختصار وجوہ ذیل اسکے لیے موجود هیں :

(۱) قول اول کے متعلق جس قدر روایات امام موصوف نے نقل کي هیں ' عموماً ان راویوں سے مروي هیں ' جو ضعیف ' غیر معتبر ' اور ائمۂ فن کے آگے مجروح هیں -

(۲) ان روایات کا ما حصل یه هے که نصاری بیت المقدس کي تخریب کے درپے هوے - مثنی ' بشر بن معاذ ' حسن بن یحیی ' اور موسی وغیرہ نے مجاهد ' قتادہ ' اور سدي سے روایت کي هے که :

اولئك النصاری حملهم بعض الیهود علي ان اعانوا بخت نصر البابلي المجوسي علي تخریب بیت المقدس - (تفسیر ابن جریر ۱ : ۳۹۷)

اس آیت میں اشارہ نصاری کي طرف هے - انکو بعض یهودیوں نے ابھارا تھا که بیت المقدس کي تخریب میں بخت نصر بابلي اور مجوسي کي اعانت کریں -

ایک دوسري روایت میں رومیوں کا بهي ذکر هے :

حدثني موسی قال : الروم کانوا ظاهروا بخت نصر علي خراب بیت المقدس ...... من اجل ان بني اسرائیل قتلوا یحیی بن زکریا ' (ایضاً)

موسی نے مجھسے سدي کا قول نقل کیا که یہاں مقصود رومي هیں ' انهوں نے بخت نصر سے بیت المقدس کو خراب کرایا - اور یه اسلیے کیا که بني اسرائیل نے حضرة یحیی بن زکریا کو قتل کر دیا تھا -

همنے یه دو روایتیں اسلیے نقل کیں تاکه همارے علماء کرام اندازہ کرسکیں که همارے تفسیري علم روایات و آثار کا کیا حال هے اور کس طرح رطب و یابس اور غث و ثمین کا انهیں مجموعه بنا دیا گیا هے ؟ امام ابن جریر اس جلالة و عظمت کے شخص هیں که نه صرف اپنے دور و زمان میں بلکه تاریخ اسلام میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے هیں - وہ صرف مفسر هي نهیں بلکه محدث بهي هیں اور مورخ بهي - با این همه بلا ادنی نقد و بحث کے ' ان روایات کو نقل کرکے ترجیح دے رهے هیں ' جنکو ایک معمولي بچه بهي ' جس نے انهي کي تاریخ کے سوانح و سنین یاد کرلیے هوں ' بے اختیار موضوع کهدےگا - جب تفسیر طبري کا یه حال هے تو پھر ان متداول تفاسیر کي احادیث و آثار کا کیا پوچھنا جنکے اقتباسات بغیر نقد و بحث کے علماے حال کي زبان پر هوتے هیں اور جو اسي سے ماخوذ هیں ؟

افکار و حوادث

طبائع و اخلاق انسانی کی بو قلمونی درحقیقت ایک حیرت انگیز چیز ہے - بساط ارض کا ہر گوشہ نقش و نگار کی ایک ممتاز نوعیت رکھتا ہے ' لیکن چشم جمال پسند اچھے کو اچھا اور برے کو برا کہنے پر مجبور ' اور سلطان حق کی طرف سے اسکے لیے مامور -

ہم نے اسپین اور ہندوستان میں طبائع و اخلاق گونا گون کے دو مرقع دیکھیے - شاہ اسپین نے اپنے قاتل کو جسنے اوسکی جان لینے کیلیے اوسپر حملہ کیا تھا ' معاف کردیا ' لیکن ہندوستان کے ایک چھوٹے سے صوبہ کا امیر اون مقتولین کو بھی معاف نہیں کرتا ' جنکی جانین اوسکے سپاہیوں نے بالکل غیر آئینی طور سے لی تھیں ! !

ہم نے اخبارات میں پڑھا کہ مسٹر ٹائلر نے مقتولین و مجروحین کے ورثہ کو تقریباً تین تین چار چار روپے حوالے کیے - اے افسوس اسلام کے فرزندوں پر ' جنکے لہو کی قیمت صرف تین چار نقرئی سکے ہیں ! ! اور اے خوش قسمتی اوس ایک گورے سپاہی کی ' جسکی جان کل ملک کے امرا سے زیادہ قیمتی ہے ! !

دنیا میں کوئی شر ' شر محض نہیں - مصائب و بلایا شر ہیں مگر یہ بھی منافع و فوائد سے خالی نہیں - (غزوۂ احد) میں مسلمانوں پر جن مصیبتوں کا نزول ہوا ' خداے پاک نے اون کا ایک فائدۂ جلیلہ و منفعت عظیمہ یہ بتایا تھا :

و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم ' و لیمحص ما فی قلوبکم ' و اللہ علیم بذات الصدور - (۳ — ۱۴۸)	" تاکہ تمہارے سینوں میں جو منافقانہ اسرار پوشیدہ اور تمہارے دلوں میں جو خیانت کارانہ ضمائر مخفی ہیں ' خدا اون کو علی الاعلان ظاہر کردے ' اور وہ تو سینوں اور دلوں کے اسرار و ضمائر سے خود بھی واقف ہے "

پس آج بھی ہم جن مصائب میں گرفتار ہیں گو وہ بدترین احوال عالم ہیں تاہم ہمارے لیے منفعتوں اور فائدوں سے خالی نہیں - ہم میں اس سے پہلے مومنین مخلصین اور منافقین خائنین میں کوئی افتراق و امتیاز نہ تھا - ان مصائب عظمی نے بحمد اللہ کہ دونوں جماعتیں الگ کردیں - تاہم ہم کو ہندوستان کے ہر شہر اور شہر کے ہر محلے اور کوچے میں سراغ رسانی کے لیے نکلنا پڑتا ' لیکن مسلمان ممنون ہیں اپنے اُن پرستاران اہرمن و مدعیان یزداں پرستی کے ' جنھوں نے اس زحمت سے انہیں بچالیا اور اپنی زبان اعمال سے خود آکر کہدیا کہ " تم جنکے متلاشی ہو وہ ہم ہیں "

[بقیہ مضمون صفحہ ۳ - کا]

• مسجد کانپور کے معاملہ میں قوم کے اصلی جذبات کی ترجمانی کی ہے -

(۶) یہ جلسہ اپنے اُن قابل احترام برادران ہنود کی ہمدردی کا نہایت شکرگذار ہے ' جنھوں نے واقعۂ کانپور کے متعلق بلا روو رعایت حق کا ساتھہ دیا - نیز تمام ہندو مسلمانوں سے التجا کرتا ہے کہ وہ ملک کے عام مصائب سے عبرت پکڑیں اور متحد ہوکر اپنے حقوق کی حفاظت کریں -

(۷) یہ عام مجمع ہندیان افریقہ کے مصائب و جد و جہد کے ساتھہ اپنی پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ' اور عدالت افریقہ کے اوس وحشیانہ فیصلہ کو جو طریقۂ نکاح اسلامی کو غیر قانونی قرار دیتا ہے ' نہایت غیظ و نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور برٹش گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی وسیع حدود حکومت میں ماتحت ریاستوں کو مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت سے باز رکھے -

پریس ایکٹ کا ہاتھہ جسکی نسبت سالہاے گذشتہ کی امپیریل کونسل میں ہمکو یقین دلایا گیا تھا کہ شورش بنگالہ کا کام ختم کر مشلول ہوگیا ہے اور اب کبھی اوسمیں جنبش نہوگی ' حکام افسر و صوبہ ہاے ہند کے اعجاز مسیحانہ و عمل مسیحیانہ سے اوسمیں وہ قوت پیدا ہوگئی ہے جو پہلے بھی نہ تھی - اس ایک سال اندر جن اعمال شدیدہ و مستبدہ کا ظہور ہوا ' وہ اوسکی اظہار قوت کیلیے کافی ہیں - لیکن تاہم کیا کیا جاے کہ ہمارے اوپر ایک ہاتھہ اس سے بھی زیادہ پرزور و قوی ہے ' جسکے " بطش شدید " سے ہم ڈرتے ہیں اور با ایں ہمہ حق کہتے ہیں - یہ امید بالکل فضول ہے کہ کبھی بھی وہ لوگ ہم سے خوش ہونگے جنکے لیے ہمارے پاس خوشی نہیں ہے - ہم اگر انکی خواہشوں کی پیروی کریں تو وہ ہم سے خوش ہوں ' لیکن سوال یہ ہے کہ ہم انسان کی پرستش کرکے خوشی حاصل کریں یا خدا کی راہ میں غم اٹھائیں ؟ ہم خاص کر اپنے معاملے کو سونچتے ہیں تو وہ فیصلۂ اسمانی یاد آجاتا ہے جو تیرہ سو برس پہلے خداے اسلام کرچکا ہے :

و لن ترضی عنک الیہود و لا النصاری حتی تتبع ملتہم ' قل ان ہدی اللہ ہو الہدی ' و لئن اتبعت اہواء ہم بعد الذی جاءک من العلم ' مالک من اللہ من ولی و لا نصیر - (۲ : ۱۱۴)	اور تم سے یہود و نصاری کبھی راضی نہونگے جب تک کہ تم انہی کا طریق و ملت اختیار نہ کرلو - پس ان لوگوں سے کہدو کہ اللہ کی ہدایت تو وہی ہدایت ہے جس پر ہم چل رہے ہیں - اور اگر تم نے اسکے بعد کہ تمہارے پاس اللہ کے طرف سے علم صحیح آچکا ہے ' انکی خواہشوں کی پیروی کی تو پھر جان لو کہ تم کو اللہ کے غضب سے بچانے والا نہ تو کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار !

ہم سے ضمانتیں لی جاتی ہیں کہ ہم حکام کا دل دکھاتے ہیں ' لیکن اون حکام سے کون ضمانت لے جو رعایا کا دل دکھاتے ہیں ؟ ہمکو تہدید کی جاتی ہے کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں ' لیکن اونکو کون تہدید کرسکتا ہے جو ایسا کرتے ہیں ؟ ہمکو سزا دی جاتی ہے کہ ہم آئین حکومت کے خلاف کرتے ہیں ' لیکن اونکو کون سزا دے جو آئین رحم و انسانیت کے خلاف کرتے ہیں ؟ فسیعلم الذین ظلموا ' ای منقلب ینقلبون ؟

ہمکو شرم دلائی جاتی ہے کہ معاملہ مسجد مقدس کانپور کو صرف سیاسی اغراض سے مذہبی اہمیت دی گئی ہے ' حالانکہ یہ بالکل غلط ہے " و اللہ یعلم انہم لکاذبون " - آنریبل سر جیمس مسٹن اور لارڈ ہارڈنگ اور ناظرین اس وقت جو کچھہ ہو رہا ہے ' کیا وہ بھی مذہبی اغراض سے سیاسی اہمیت نہیں دی جا رہی ہے ؟ جو شرم دلانے والے خود نہیں شرماتے ؟ ویل للمطففین ! بس یہہ یقین ہے -

پریس ایکٹ کا مطابع اسلامیہ کے ساتھہ اس وقت جو برتاؤ ہے ' اوس سے متاثر ہوکر بعض مسلمان جرائد لکھتے ہیں کہ " پریس ایکٹ کی تنقید کے وقت صرف اسلیے اوس کی تائید تھی کہ یہ ہندوں کے ساتھہ مخصوص رہیگا ' ہمیں کیا خبر تھی کہ خود مسلمانوں کے ساتھہ بھی کبھی یہی ہوگا ؟ " ہم معاصر موصوف کی آخر بینی ' عاقبت اندیشی ' ہمدردی وطنی ' اور سب سے آخر مصائب مطابع اسلامیہ کیلیے ترحم و تاثر قلب کی بے اختیارانہ داد دیتے ہیں ' مگر پوچھتے ہیں کہ کیا غلامی و تعبد کا ایک خاصہ بے حیائی اور دیدہ دلیری بھی ہے ؟ بدبختی یہ حد ہوگئی کہ اپنے ہم وطنوں کو عمداً نقصان پہنچانے کا اقرار کرتے ہوے بھی ہمیں شرم نہیں آتی ! قتل اللہ امثالہم -

نما يعمـر مساجد الله
ن آمن با لله و اليوم
لاخـــر و اقام الصلـوة
و اتى الزاكـــواة ولم
يخـــش الا اللـــه
(۹ : ۱۹)

در حقيقت الله كي مسجدوں كو تو وهي شخص آباد رکهتا هے ' جو الله اور آخرت پر سچا ايمان لايا ' نماز قائم كي ' زكواة ادا كي ' اور نيز جس نے الله كے سوا اور كسي هستي اور قوت كا ڈر نه مانا !

يه آيت همارے سلسلۂ آيات متعلقۂ مساجد ميں آئيگي كه نهايت اهم اور تشريح طلب هے ' ليكن يهاں صرف يه دكهلانا مقصود هے كه الله نے مساجد كي تعمير و آبادي اور خدمت و توليت كيليے ايمان واسلام كو شرط بتلا يا اور يه كه اعمال كفريه كے ساته يه شرف جمع نهيں هوسكتا -

اسي طرح ايک اور آيت بهي هے :

هم الذين كفروا وصدوكم
عن المسجد الحـرام -
(۴۸ : ۵۲)

يه اهل مكه وهي تو هيں جنهوں نے الله اور اوسكے ساته كفر كيا اور تم كو مسجد حرام جانے سے روكا -

ان تمام آيات كريمه كے مطالعه سے بغير كسي دوسري طرف رجوع كرنے كے واضع هو جاتا هے كه :

(۱) قران كريم مشركين مكه كي نسبت هر جگه كهتا هے كه انهوں نے مسلمانوں كو مسجد حرام ميں جانے سے روكا -

(۲) قران كريم تعمير مساجد كيليے ايمان با لله و عمل صالح كو شرط قرار ديتا هے اور كهتا هے كه جو اعمال كفريه و شركيه ميں مبتلا هيں ' وه مسجد كے اباد كرنے والے كيسے هو سكتے هيں ؟

پس اس سے ثابت هوگيا كه آية زير بحث ميں بهي منع و تخريب مساجد سے يقيناً مشركين مكه هي مراد هيں ' اور جو انكے اعمال تهے ' وهي اعمال هيں جنكو قران كريم نے " اظلم " يعنے كمال ظلم و عدوان سے تعبير فرمايا هے - رها امام (طبري) كا اعتراض تو وه ان آيات سے خود بخود رفع هو جاتا هے - كيونكه قريش مكه اپنے تئيں مسجد حرام كے آباد ركهنے والوں اور متوليوں ميں سے سمجهتے تهے ' مگر خدا نے صاف صاف كهديا هے كه انكا ايسا سمجهنا غلط هے - وه آباد كرنے والے نهيں بلكه في الحقيقت اسكي تخريب كے درپے هيں - كيونكه وه ذكر الهي كو روكتے اور مومنوں كو اسميں داخل هونے نهيں ديتے -

(حكم آية كريمه عام هے)

اصل يه هے كه اس آيت ميں كسي مسجد كا ذكر هو - وه مسجد ايليا هو يا مسجد حرام - مشركين مكه مقصود هوں يا رومي بت پرست ' ليكن اسميں شک نهيں كه مساجد الهي كے متعلق ايک حكم عام هے جو قران نے ديا هے ' اور جو جماعت ' جو قوم ' جو حكومت ' ايسا كريگي ' اسكا مصداق هوگي :

و هذا حكم عام لجنس
مساجـد اللـه و ان
مانعها من ذكر اللـه
مفرط في الظلم ' ولا
بأس ان يجي الحكم
عامـــاً و ان كان
السبب خاصاً (نيشا
پوري حاشيه طبري -
۱ : ۳۷۴) (۱)

اور يه حكم عـام هے تمام مسجدوں كيليے ' جو كوئي كسي مسجد ميں ذكر الهي كو روكے وه سخت ظالم هے ' اور اسميں كوئي حرج نهيں كه كسي آيت كا حكم عام قرار ديا جاے اگرچه سبب نزول آيت خاص هو -

صاحب (احكام القران) بهي اس سے متفق هيں :

انه كل مسجد ' لان اللفظ
عام ورد بصيغـة الجـمع

اس سے مقصود هر مسجد هے - كيونكه لفظ عام بصيغۂ جمع وارد هوا هے ' پس

فتخصيصه ببعض المساجد
او ببعض الازمنـة محال

بعض مسـاجد يا بعض زمـانوں كي خصوصيت كرنا بالكل محال هے -
(منـقول از رازي)

(نتائج بحث)

(۱) قريش مكه اپنے تئيں باني كعبه قرار ديكر فخر كرتے تهے - اسكي خدمت و عزت انكے ليے موجب شرف و افتخار تهي - مگر انهوں نے مسلمانوں كو مسجد ميں جانے اور ذكر الهي سے روكا اور اپنے بتوں كا اسكو پرستش گاه بنايا - اسپر الله نے كها كه تم سے بڑهكر دنيا ميں اور كون ظالم هو سكتا هے كه خدا كے گهر ميں آنے سے روكتے هو ؟

پس جو لوگ مسلمانوں كو مسجدوں ميں آنے سے روكيں وه گو مدعي اسلام اور توليت مساجد هوں مگر في الحقيقت انكي حالت بهي مثل مشركين مكه كے هوگي اور سب سے بڑے ظلم كرنے والے هونگے -

پهر آج كتني هي مسجديں هيں ' جن ميں مسلمانوں كو جانے سے روكا جاتا هے اور كها جاتا هے كه يهاں آكر اپنے خدا كا ذكر نه كرو ؟ هر فرقه دوسرے فرقے كے ساته ايسا هي سلوک كرتا هے اور محض چند اختلافات و نزاعات كي بنا پر مسجد كے دروازے مسلمانوں پر بند كردیے جاتے هيں - كتنے مقدمات هيں جو صرف اسي بنا پر هندوستان كي عدالتوں ميں هو چكے هيں ' اور كتني خونريزياں هيں جو مساجد كے صحن ميں صرف اسليے كي گئيں كه جنكو مساجد ميں آنے سے روكا گيا تها ' وه بد بختي سے مسجد ميں چلے آئے تهے ؟

ابهي تهوڑي دير كے بعد آپ پر واضح هوجائيگا كه جس شے كو لوگ آج سياست يا سياسي مباحث سے موسوم كر كے خوف زده هوتے هيں ' يعنے حفظ حقـوق دينيه و اسلاميـه و رد استبداد و جبـر حكومت ' وه بهي في الحقيقت ذكر الهي هي ميں داخل هے كيونكه وه امر بالمعروف او ر نهي عن المنكر اور اسلام كا جهاد مقدس لساني هے - پهر اگر ايسا ثابت هوگيا تو كيا ان مباحث و مذاكره سے روكنے والے اس آية كريمه كے مصداق نهونگے ؟ اعاذنا الله تعالى !

(۲) يه عجيب بلاغة قراني هے كه هر موقع و مطلب كو اپنے ليے بهترين لفظ ملتا هے اور اگر اسكو الگ كر ديا جاے تو پهر اسكي جگه دوسرے لفظ سے نهيں بهر سكتي - اس آيت ميں " اظلم " كا لفظ فرمايا كه " ظلم " كا افعل التفضيل هے - " ظلـم " كي تعريف يه هے كه " وضع الشي في غير موضعه و التصرف في حق الغير " (مفردات) يعني كسي شے كا اسكي اصلي جگه كے خلاف كام ميں لانا يا بنانا اور دوسرے كے حق ميں تصرف كرنا -

پس يهاں منع مساجد كو ظلم سے تعبير كيا كه مسجدين جس غرض سے بنائي گئي هيں ' مانعين مساجـد چاهتے هيں كه اسكے خلاف كاموں ميں لائي جائيں - وه الله كے نام سے پكار دي گئي هيں پس انساني ملكيت ان ميں باقي نهيں رهي - اب انسانوں كے ذكر و ستايش كا انكو گهر بنانا (حسب تعريف ظلم) دوسرے كے حق ميں تصرف كرنا هے -

---

(۱) تفسير نيشا پوري در اصل تفسير كبير امام رازي كا اختصار هے اور اختصار بهي بجنسه - پس يه عبارت امام رازي هي كي سمجهيے - تفسير كبير كي جلدوں كي الماري نظروں كے سامنے هے اور ميں انهيں ديكهه رها هوں ' مگر رات كے دو بج چكے هيں - سر ميں سخت درد هے - نفس آسودگي پسند اٹهنے نهيں ديتا - اسليے نيشا پوري هي كے حوالے پر اكتفا كرتا هوں - يه تفسير طبري كے حاشيے پر چهپي هے -

اصل یه ہے که همارے یہاں ایک کام جمع روایات تھا اور ایک نقد و انتخاب ' پہلا کام پہلوں کا تھا اور دوسرا پچھلوں کا - پہلوں نے اپنا فرض ادا کیا مگر پچھلوں نے غفلت کی -

تاهم اگر وسعت نظر ' تحقیق و تفتیش سے کام لیا جاے تو محققین کی بھی کسی فن اور کسی دور میں کمی نہیں رهی - بغیر کسی اجتہاد جدید کے ' هم صحیح ترین روایات و تاویلات کا مجموعه مرتب کرسکتے هیں ' اور یہی ایک اصولی فرق ہے جو آجکل کے مدعیان اجتہاد کو صاحبان علم و فن سے الگ کردیتا ہے -

ان روایات کا موضوع هونا ظاهر ہے - اول تو (بخت نصر) کو عیسائی تخریب بیت المقدس پر آماده کرتے هیں ' حالانکه عیسائیت کا ظهور بھی (بخت نصر) کے زمانے میں نہیں هوا تھا - پھر بعض یہود کا عیسائیوں کو آماده کرنا ظاهر کیا ہے اور دوسرے راوی اپنی تحقیق کا یه قیمتی اضافه فرماتے هیں که عیسائیوں سے مقصود روم کے عیسائی هیں - اور پھر یه که انکو حضرة یوحنا کے قتل کا بدله لینا تھا ! !

ان غریبوں کو معلوم نہیں که عیسائیت روم میں کب پہنچی ' اور بخت نصر کا مذهب کیا تھا ؟ اسکو دنیا بھی لکھتے هیں اور مجوسی بھی ' اور پھر یوحنا کے قتل کا انتقام اسکی وجه قرار دیتے هیں ' حالانکه یوحنا کا واقعه تو خود رومیوں کے عهد تسلط شام میں هوا ہے ' اور اس وقت بخت نصر کی ریزه کی هڈی بھی اسکی قبر میں گل سڑ گئی هوگی !!

چنانچه (امام رازی) اور (نیشاپوری) نے اس خبط تاریخی کو بالخصوص محسوس کیا اور (ابوبکر رازی) کا یه قول نقل کیا ہے که : " لا خلاف بین اهل العلم بالسیر ان عهد بخت نصر کان قبل مولد المسیح بزمان " (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(۲) امام موصوف ایک بہت بڑی وجه قول اول کے ترجیح کی یه بیان کرتے هیں که اس آیت میں منع ذکر الہی کے ساتھه تخریب مسجد کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اگر مشرکین مکه اسکا مورد قرار دیے جائیں تو یه اسلیے غلط هوگا که انهوں نے کبھی بھی تخریب مسجد حرام کی سعی نہیں کی - وه تو اوسکو آباد رکھنے والے هیں -

لیکن امام موصوف کی اس توجیه پر تعجب ہے - حافظ (ابن کثیر) نے اپنی تفسیر میں اسکا نہایت عمده جواب دیا ہے - اسکا نقل کر دینا کافی هوگا :

و اما اعتماده علی ان قریشا لم تسع فی خراب الکعبة ' فای خراب اعظم مما فعلوا ؟ اخرجوا عنها رسول الله و اصحابه و استحوذوا علیها باصنامهم (فتح البیان - ۱ : ۳۷۰)

" اور امام طبری کا اس پر زور دینا که قریش مکه نے تو کبھی خانۂ کعبه کی خرابی کی سعی نہیں کی ' تو اسکا جواب یه ہے که جو کچھه انهوں نے کیا اس سے بڑھکر اور کیا تخریب کعبه هوسکتی تھی ؟ انهوں نے الله کے رسول اور اسکے ساتھیوں کو مسجد سے نکلنے پر مجبور کیا اور اسکو اپنے بتوں سے بھر دیا ' یہی تو سب سے بڑی اسکی بربادی تھی "

(۳) پھر روایات پر اگر نظر ڈالی جاے تو حضرة ابن عباس اور ابن زید کی روایات اسی تفسیر کی مؤید هیں جو عکرمه ' سعید بن جبیر ' اور عطاء کی روایت سے خود امام موصوف نے نقل کی هیں -

(۴) البته حضرة ابن عباس کی جو روایت ہے ' اگر اس سے اتنا تذکره نکالدیا جاے که " رومی عیسائی تھے " تو اس آیه کا اشاره بیت المقدس کی آخری تباهی کی طرف بھی بلا تکلف قرار دیا جاسکتا ہے ' جس میں رومیوں نے بیت المقدس کی مسجد کی دیواریں ڈھا دی تھیں اور وه اسی طرح منہدم پڑی رهیں تا آنکه فتح بیت المقدس کے بعد حضرة عمر نے انکو تعمیر کیا :

الایة نزلت فی ططلوس الرومی و اصحابه من النصاری و ذلك انهم غزوا بنی اسرائیل فقتلوا مقاتلهم و سبوا ذراریهم و حرقوا التوراة و خربوا بیت المقدس و هذا قــول ابــن عبـــاس (اسباب النـــزول واحـدی صفحه : ۲۴)

یه آیت شاه تیٹس رو... اسکی فوج کے حق میں ... هوئی ہے "جو عیسائیوں میں ... تھا " اسلیے که انهوں نے یہود... پر حمله کیا ' اور انکو قتل کر... نیز تورات کے نسخے جلا دیے... بیت المقدس کی عمارت خ... کردی - یه قول ابن عباس کا ...

" من النصاری " نے اس روایت کا اعتبار کھو دیا ' ورنه ب... بیانات صحیح تھے - رومیوں کے آخری حملۂ بیت المقدس ... یه سب باتیں هوئی هیں - البته آیت کا سیاق و سباق اور ... و موقعه رومیوں کے ذکر کے بالکل خلاف ہے -

امام (رازی) نے ایک اور توجیه کی ہے - وه اس ... یہود کو قرار دیتے هیں - بعد کی آیتوں میں تحویل قبله کا ذ... اسلیے وه کہتے هیں که تحویل قبله (یعنی بیت المقدس ... جگه کعبه کی طرف منهه کرکے نماز پڑھنے) کے بعد یہودی لوگوں ... کعبے کی طرف متوجه هونے سے مانع هوتے تھے ' " ولعلهم سع... ایضا فی تخریب الکعبة " پس خدا نے انکو اظلم فرمایا ' ... ارباب فہم کو یه بتلانا ضروری نہیں که یه توجیه ب... کوئی وزن نہیں رکھتی - (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(تحقیق منع مساجد و سعی تخریب)

اصل یه ہے که اس آیت میں مشرکین مکه هی کا ذکر ... قرآن کریم کی تفسیر کا اصول یه هونا چاهیے که سب سے پ... قرآن کے مبہمات و غرائب اور محذوفات و ضمائر کی تفسیر خو... قرآن هی سے پوچھی جاے - یه قرآن کریم کا ایک خاص امتیاز ہے ... که اسکا ایک تذکره دوسرے تذکرے کیلیے مفسر و مشرح هوتا ہے

اب دیکھیے که قرآن کریم نے دوسرے مواقع کس طرح ا... کی تفسیر کرتے هیں؟ سوره (انفال) میں مشرکین مکه کا ذکر کر... هوے فرمایا :

و ما لهم الا یعذبهم الله و هــم یصـــدون عن المسجد الحرام و ما کانوا اولیـــاوه ' ان اولیـــاوه الا المتقـــون و لکـــن اکثرهـــم لا یعلمـــون (۸ : ۳۴)

" اور اب کونسی وجه ہے که مشرکین م... تو مسلمانوں کو مسجد حرام میں ج... سے روکیں اور خدا انکو عذاب میں گرفتار نه کرے ؟ حالانکه یه گو اسکے متولی هونے کے مدعی هیں مگ... فی الحقیقت اسکے اهل نہیں - اسکے مستحق تو صرف الله سے ڈرنے وال... یعنے مسلمان هیں "

اس آیت میں صریح طور پر مشرکین مکه کی نسبت فرمای... که وه مسلمانوں کو مسجد میں جانے سے روکتے هیں - خواه ی... ... صلح (حدیبیه) کے بعد کی هو خواه آغاز اسلام کی -

دوسری جگه فرمایا :

ما کان للمشرکیـــن ان یعمروا مسـاجـــد اللـــه شاهدین علی انفسهـــم بالکفر - اولئك حبطت اعمالهم و فی النـــار هم خالـــدون (۹ : ۱۸)

مشرکوں کو کوئی حق نہیں که الله کی مسجدوں کو آباد بھی رکھیں اور اپنے اعمال سے اپنے اوپر کفر کی شہادت بھی دیتے جائیں - یہی لوگ هیں جنکے تمام کام برباد و ضائع هیں اور یہی هیں که دائمی عذاب انکا رفیق ہے -

اس آیت میں شرک و کفر کو تعمیر و خدمت مساجد کے منافی فرمایا که دونوں چیزیں جمع نہیں هوسکتیں - پھر اسکے بعد والی آیة میں زیاده تصریح کی :

مذاکرۂ علمیه

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

استـدراک

(از مولوي ابوالمکارم عبد الوهاب صاحب ' بيارمدرسه هوسٹل ' کلکته)

میں نے نہایت دلچسپي سے ۳ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ کے الهلال [میں] " عربي زبان اور علمي اصطلاحات " کے عنوان سے ایک [مض]مون پڑھا' علوم و فنون کے انگریزي و عربي نام اگر استقصاء [او]ر تـکمیل کے ساتھه یکجا مرتب کردیے جائیں تو درحقیقت یه [ا]یک نہایت بیش قیمت چیز هوگي' اور اون کے لیے نہایت مفید هوگی جو عربي اور انگریزي ' دونوں زبانوں کي تصنیفات علمیه کا مطالعه کرتے هیں - اس مفید سلسله کي تکمیل میں حصه لینے کے لیے میں بھي شرکت کرنا چاهتا هوں - ایک ضمیمه عربي [او]ر انگریزي اسماے علوم کا پیش کش خدمت هے -

علم ترکیب ابدان الحیوانات	Histology	1
علم الجنین و الشکیر	Embryology	2
فن ترکیب الادویه	Phormocology	3
فن تصور	Photography	4
فن تصویر	Painting	5
فن ماهیة العظام	Osteology	6
علم بالاحوال الاعصاب	Neurology	7
علم علاج الاسنان	Odontology	8
علم اعضاء البشر و الحیوانات و النباتات ..	Organology	9
علم الرمل	Geomancy	10
علم زراعت	Geoponics	11
علم تعریف ماهیة السماء	Ouranography	12
فن نقش الجواهر	Glyptics	13
فن نقل الصور	Glyphography	14
فن القواعد البسیطه	Gnomonics	15
علم وضع الخط	Orthography	16
علم طبائع الطیور	Ornithology	17
علم ماهیة الجبال	Orology	18
علم طبائع الحیات	Ophiology	19
علم اصول معالجة العیون	Opthalmotology	20
علم وزن الاوقات	Metronomy	21

(الهـــلال)

آپکے ذوق عملي اور توجه فرمائي کا شکـریه - " مسئلـه [وض]ع اصطـلاحات " کے چھیـڑنے سے مقصود یہي هے که اس [شو]رش فتنه زا کو خاموش کیا جاے جو دنیا کو اس غلط فهمي میں مبتلا کرنا چاهتي هے که اردو میں علوم حدیثیه و فنون جدیده کے لیے مناسب الفاظ نہیں ملتے - حقیقت یه هے که همارا رونا صرف اسي کا نہیں هے که اردو کا دائـرۂ زبان و مصطلحات تنـگ هے ' بلـکه رونا اس کا هے که همارے دوستوں کا میدان علمي تنـگ هے !

کیا عجیب بات هے که اردو زبان کي یتیمي و بے کسي پر اس وقت ماتم کیا جارها هے حالانکه نادان ماتم کرنے والوں کي کوتاه نظري ماتم کي زیادہ مستحق هے - وہ نہیں دیکھتے که عربي زبان ام لغات اسلامیه هے - زندہ هے - اور اپنے بچوں کی پرورش کے لیے کافي اسباب و سامان اپنے پاس رکھتي هے -

لوگ معترض هیں که مصطلحات اردو کے لیے عربي زبان کي مراعات استحقاق پر کیوں زور دے رها هوں ؟ یه کیوں ضروري قرار دیا جاتا هے که حتی الامـکان عربي هي کے الفاظ اردو کي ادبیات علمیه میں استعمال کیے جائیں ؟ لیکن شاید یه نکته اونکي نگاہ سے مخفي هے که صرف عربي هي نہیں بلکه هر عامي زبان اپني ماتحت زبانوں کیلیے ایسے هي حقوق کا مطالبه رکھتي هے -

دنیا کي تمام موجودہ زبانیں دو قسم کي هیں : اصلی اور فرعی :

اصلي سے مقصـود وہ زبانیں هیں ' جو دوسري زبانوں کي پیدایش و خلقت کے لیے خمیر و عنصر هیں ' مثلا عربي ' سنسکرت ' لاطیني ' یوناني -

فرعي اون زبانوں سے عبـارت هے جنکـي ترکیب و خلقت صرف ایک یا متعدد السنۂ اصلیه سے هوئي هے -

حسب استمرار عادت اغوبه جس طرح السنۂ فروعیه اپنے عام الفاظ و لغات میں السنۂ اصلیه کي محتاج هیں ' اسي طرح اصطلاحات علوم اور مصطلحات فنون میں بھی وہ اونکي موهبت و فیاضی کی دست نگر هیں - غور کیجیے که تمام یورپین زبانیں با ایں همه کثرت اختراعات و وسعت علوم ' اپني اصطلاحات میں لاطیني و یوناني الفاظ کي مقروض هیں اور آج بھي که بیسویں صدي هے ' یورپ میں جب کوئي ' علم ' فن ' مسئله ' یا آله نیا وضع هوتا هے تو اوسکے تسمیه کیلیے لندن ' پیرس اور برلن کي زبانوں کي جدید ڈکشنریوں کے طرف مراجعت نہیں کي جاتي ' بلکه روما نے اور اتھنز بوسیدہ صفحات لغت کي طرف -

یہي حال سنسکرت اور اوسکي فرعي زبانوں کا هے ' آج بنگاله ' گجراتي ' اور مرهٹي زبانوں میں وضع اصطلاح کي ضرورت هوتي هے تو سنسکرت هي کے الفاظ هر جگه ان مفلس گدا گروں کا کشکول سوال پُر کرتے هیں -

اصطلاحات حدیثه کا سوال جانے دیجیے ' مسلمان آج تمام اطراف عالم میں پھیلے هیں - اونکي زبان هر جگـه ایک نہیں هے ' لیکن مصطلحات دینیه و علمیه اب تک ایک هیں اور ایسا هی هونا بھي چاهیے - پھر کوئي سبب نہیں که ۱۳ - سو برس کا استحقاق آیندہ کے لیے اوس سے سلب کرلیا جاے -

اس کے بعد چند معروضات دفعه وار عرض کرتا هوں :

(۱) ضرور هے که وضع و تسمیۂ اصطلاحات میں عربي زبان کے ثقیل ' معلق اور نادر الاستعمال الفاظ استعمال نه کیے جائیں که یه

خدا نے عمارت مساجد کا مقصد حقیقی جسکے لیے وہ موضوع هیں، خود هي بار بار بتلا دیا ھے - مثلاً سورۂ (نور) میں مشہور تمثیل مصباح و زجاج کے بعد فرمایا :

في بیوت اذن الله ان ترفع و یذکر فیها اسمه ' یسبح له فیها بالغدو و الاصال - (۳۶ : ۲۴)

" یه چراغ ایسے گھروں میں روشن کیا جاتا ھے ' جنکي نسبت خدا نے حکم دیا ھے که انکي عظمت کي جاے ' اور اُن میں الله کا ذکر اور اسکے نام کي تقدیس هو - ان میں الله کے بندگان مخلص و مومن صبح و شام تسبیح و تقدیس میں مصروف رهتے هیں "

مسجد جب اس کام کیلیے وضع هوئی ' تو مانعین مساجد ظاهر ھے که اسکے موضوع سے اُسے محروم رکھنا چاهتے هیں اور یہی معني هیں ظلم کے - شرک کو بھی خدا نے اسي لفظ سے تعبیر کیا ھے : " ان الشرك اظلم عظیم (۳۱ : ۱۳) " شرک سب سے بڑا ظلم ھے " کیونکه انسان کا سر جو صرف الله کے آگے جھکنے کیلیے ھے ' اسکي زبان ' جو طرف اسي کي تسبیح و تقدیس کیلیے ھے ' اسکے قدم ' جو صرف اسي کے طرف بیتابي اور بیقراري سے دوڑنے کیلیے هیں ' جب کسي دوسرے کیلیے اپنے تئیں وقف کردیں تو یه ظلم هوگا کیونکه ظلم " وضع الشي في غیر موضعه " کو کہتے هیں -

اگر یه سچ ھے تو پھر وہ خبیث روحیں کیوں اپنے اوپر ماتم نہیں کرتیں ' جو اس ظلم اعظم کي مرتکب ' اور اس وعید الهي کي مصداق هیں ؟ کیا جنھوں نے آج خدا کي مقدس مسجدوں کو ' جو صرف اسي کے لیے تھیں اور اسي کے نام کي عظمت کیلیے ' غیروں کیلیے بنا دیا ھے ' جہاں انساني حکمراني کے فرمان چلتے اور دنیوي استبداد و تسلط کے احکام نافذ هوتے هیں ' اس حکم الهي کے ماتحت " اظلم " نہیں هیں ؟ وہ اشرار و ارذال ' جو آج خدا کے گھروں کو شیاطین کي پرستش و غلامي کا مندر بنانا چاهتے هیں ' جنکي ابلیسانه آرزو یه ھے که مساجد الهي کا صحن مقدس جو ملائکۂ سماویه کے نزول علوي کا رحمت کده تھا ' زمین کي ارواح خبیثه کي ناپاک قوتوں کا شیطان کده بن جاے ' کیا اپنے مورث اعلی قریش مکه سے کچھه زیاده مختلف هیں ' جنھوں نے مسجد حرام کے طاقوں میں پتھر کے بت رکھدیے تھے ؟

کیا تم نے بارها نہیں دیکھا که عین اُس منبر معظم کے پہلو میں ' جو صرف الله هي کے احکام مقدسه کے اعلان کیلیے تھا ' اور عین اس محراب معظم کے نیچے ' جو صرف اُسي کے آگے جھکنے کیلیے مخصوص هوا تھا ' غیروں کے نام کي تقدیس و تسبیح کي گئي ' اور جو جگه که الله کي غلامي کیلیے بنائي گئي تھي ' اسکو دوسروں کي غلامي سے ناپاک کیا گیا ؟ قریش مکه کو خدا نے " اظلم " کہا - اسلیے که انھوں نے خدا کے دار کو روکا اور مسجد کي طاقوں میں پتھر کي مورتوں کو سجایا ' تو وہ ' جو آج مسجدوں میں اسکے حکموں کو روک کر غیروں کے حکموں کي منادي کرتے اور پتھر کي بیجان مورتوں کي جگه زندہ بتوں کے آگے گردنوں کو جھکاتے هیں ' کیا اُس سے زیاده " اظلم " اور ان سے زیاده خدا کے بے امان غصے اور اسکے جلال و غیرت کے هیجان کے سزاوار نہیں هیں ؟

مسجد خدا کیلیے بنائي گئي ھے تاکه صبح و شام اسکے نام کي وهاں پکار بلند هو : یسبح له فیها بالغدو و الاصال ! - پس اُسے خدا هي کیلیے چھوڑ دو - اسکے دشمنوں کو دعوت نه دو که وہ تمھارے گھروں کي طرح خدا کے گھر پر بھي قبضه کرلیں ' اور اسکو اپني انساني پرستش و تعبد کا مندر بنائیں - تم جو اپنے تاج و تخت کي حفاظت نه کرسکے ' ایسا نه کرو که خدا کے تخت معبودیت کي تقدیس کو بھي غیروں کي بدولت بٹه لگادو - اُس نے تم کو اپني عبادت کیلیے ایک مقدس عمارت دي ھے ' پس اسي کے آگے جھکو اور اسي کو پیار کرو - وهاں اسکے دشمنوں کیلیے دعائیں نه مانگو اور نه پاد شاهتوں کي پوجا کیلیے هاتھه اُٹھاؤ - اسکے گھر میں صرف اُسي کو مانو که خدا کے گھر میں انسانوں کي تسبیح و تقدیس تمھارے لیے زیبا نہیں -

(۳) ایک صاف اور عام فہم نتیجه جو اس آیت سے نکلتا ھے وہ اسکے حکم کي عمومیت اور هر زمانے اور هر دور کیلیے وعیدہ الهي کي صداقت ھے - الله تعالے نے اس آیت میں دو چیزوں کا ذکر کیا ھے - منع ذکر الهي اور سعي تخریب مساجد - ایک صورت تفسیریه ھے که دونوں کا مفہوم ایک هي شے قرار دیا جاے اور تخریب مساجد کي سعي کو منع ذکر الهي کا نتیجه سمجھه جاے ' جیسا که (ابو مسلم) کا خیال ھے اور جیسا که (شیخ علي المهائمي) نے اپني تفسیر میں لکھا ھے :

" و یذکر فیها اسمه و اذا منع لم یهتم بعمارتها فکانما " سعي في خرابها " (تفسیر مهائمي صفحه : ۵۷)

" و یذکر فیها اسمه " یعني جب که اُس نے لوگوں کو ذکر الهي سے روکا تو مساجد کي آبادي کا اهتمام نہیں کیا - اور ایسا کرنا یه معني رکھتا ھے که گویا اُس نے مساجد کي خرابي کي سعي کي -

پس اس تفسیر کي بنا پر سعي تخریب کے معني بھی " منع ذکر الهی " کے هوے -

لیکن اگر عطف کی بنا پر دونوں میں فصل کیجیے تو پھر (امام رازي) نے اسکی تشریح یوں کی ھے :

السعي في تخریب المسجد قد یکون لوجهین : احدهما منع المصلین و المتعبدین والمتعهدین له ' فیکون ذالك تخریباً - و الثاني بالهدم والتخریب (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۶)

" تخریب مسجد کی کوشش دو طرح سے هوگي - ایک صورت تو یه ھے که نماز پڑھنے والوں ' عبادت گذاروں ' اور وابستگان مساجد کو مانع هوں - پس ایسا کرنا بھي فی الحقیقت مسجد کي تخریب هوگي - دوسري صورت یه ھے که اسکي عمارت کو منهدم کیا جاے اور حقیقی معنوں میں اسکی تخریب هو "

اس سے ظاهر هوا که " سعي في خرابها " میں دونوں صورتیں داخل هیں اور آیت کا حکم عام -

پس جب کبھي کوئي شخص یا گروہ کسی مسجد میں دائمي یا عارضي ' تھوڑي دیر کیلیے یا زیاده عرصے کیلیے ' نمازیوں کو جانے سے روکے ' جن لوگوں نے خدا کے گھر میں پناہ لي ھے انپر حمله آور هو اور وهاں کے عبادت گذاروں کا خون بہاے ' تو وہ بھي همارے نظروں میں اُنہیں مشرکین مکه کي سي جماعت هوگي جنھوں نے مسجد حرام میں جانے سے مسلمانوں کو روکا تھا ' اور جو سلوک هم نے انکے ساتھه کیا تھا ' اسي کي وہ بھي مستحق هوگي - نیز اس سے بڑھکر کوئي " اظلم " نہیں اور نص صریح اس پر شاهد -

تخریب کی یه پہلی صورت ھے - دوسري صورت حقیقی معنوں میں تخریب ھے ' یعنے مسجد یا اسکے کسی حصے کو منهدم کرنا ' تو ظاهر ھے که یه صورت بھی جس شخص یا جس گروہ سے سرزد هو وہ اس آیت کریمه کی بنا پر " اولئک ما کان لهم ان یدخلوها الا خائفین - لهم فی الدنیا خزي و لهم فی الاخرة عذاب عظیم " کی وعید کا مستحق هوگا -

(ینتبع)

شاہ گزرا ہے) ایسے موقع پر اپنی غلطی کے تسلیم کرنے میں پس و پیش نہ ہوتا تھا ' بلکہ نہایت متانت اور سنجیدگی سے ' بھڑکے ہوئے جوش کو ٹھنڈا کر دیتا تھا -

بہت سے لوگ اکبر کے پوتے اورنگ زیب کی ...گے مگر کیا وہ اسکے اس طریق سیاست ... جو اسکے مرنے کے بعد ظہور میں آئے ' بہول ...ے تو مرہٹوں نے سیواجی کی ماتحتی میں زور ...ے مرنے کے بعد ہی خود مختاری کا اعلان کرکے ایک ...ت قائم کرلی - دوسری طرف تمام صوبے ماتحتی سے ...محمد شاہ میں ان لڑائیوں کی بدولت جو اورنگ زیب ...ں میں ہوئی تہیں ' کہاں طاقت رہی تھی کہ انپر چڑھائی ... براے نام دہلی و اگرہ کا بادشاہ تھا - بالآخر مسلمانوں ...الشان حکومت کا شیرازہ جسکو اکبر کی پالیسی نے ...اس جابرانہ پالیسی کی بدولت آسانی سے بکھر گیا -

...سے وقت میں جبکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا خون ...ت کے خلاف جوش میں ہے ' یہ واقعہ کہیں ان بھڑکے شعلوں پر ہوا کا کام نہ دے ' جسکا نتیجہ آیندہ چلکر خطرناک ...ے گا - واقعۂ تقسیم بنگال اسکی ایک بیّن مثال ہے - تقسیم کے ...ع برکس کو خیال تھا کہ اسکا نتیجہ " انارکی " کی صورت میں ...ہوگا - گو اب اسکا الحاق کیا جا چکا ہے مگر کیا کوئی بتا سکتا ...کہ اس سے اہل بنگال کے اس جوش میں فرق آگیا جو الحاق سے ...تر تھا ؟

اپنی غلطی کا اعتراف اسوقت کرنا جبکہ وقت ہاتھہ سے جا چکا ...ے فائدہ ہے - مقتضاے حکمت یہی ہے کہ ظہور نتیجہ سے ...ہی انسداد کردیا جائے - بہرحال ابھی وقت ہے کہ سرجیمس ...اس پر غور کریں - ہمارے خیال میں اپنی غلطی کے ...چاہیے میں پس و پیش نہ کرنا چاہیے - ورنہ ان کو اس وقت زیادہ ...ہوگا جبکہ وہ اپنی اس غلطی کے نتائج کو واقعات کی صورت ...دیکھینگے -

مخترعات حربیہ اور مصائب اسلامیہ

فن طیارہ کی حربی خدمت کی آزمائش

دنیا میں جب کوئی نیا آلۂ سفاکی و خونریزی ایجاد ہوتا ہے ہمارا دل کانپ اٹھتا ہے کہ دیکھیے کون سی اسلامی آبادی اس کی ...شگاہ قرار پاتی ہے ؟

ڈاکٹر اپنے اختبارات تشریحیہ کے لیے مردہ جسم کی تلاش کرتے ...ں - پس یورپ کو بھی حق ہے کہ وہ اپنے اختبارات حربیہ کے لیے ...ی مردہ قوم کے اجسام میتہ کو تلاش کرے ' جس سے معلوم ہو ...یہ آلۂ مخترعہ ان کے مقصد سفک و قتل میں کہاں تک ...مفید ہوسکتا ہے ؟

...مہلک ترین آلۂ حرب جس کا نام " میکسم توپ " ہے اسکی ...ت سیر و اتلاف جان کی آزمایش کے لیے سیاہ ہستان افریقہ ...ں سب سے پہلے ہمارے ہی اجسام میتہ کی نمایش ہوئی ' غرقاب ...کشتیوں نے جو جنگی جہازوں کی موت کے لیے سب سے زیادہ کارگر ...ہیں ' اپنے فوائد لاتحصی کا ثبوت سب سے پہلے معرکۂ دولت علیہ ...روس ہی میں دیا تھا -

...تلاش مقصود کا قصور ہوتا اگر طیاروں کے جنگی فوائد و منافع ...اہمیت کے لیے بھی جلد سے جلد کسی اسلامی آبادی کا انتخاب نہ کرلیا جاتا ' چنانچہ " امن کے شاہزادوں " نے اپنے سفاکانہ و خونخوارانہ اختبار و امتحان کے لیے بہت جلد طرابلس کے ریگستانوں اور بلقان کی پہاڑوں کو منتخب کرلیا ' آخر مناظر خونین کی نمائش اور اس جدید مخترعۂ حربیہ کی آزمائش ہوئی - اس آزمایش و اختبار مشئوم کے نتائج اب نہایت خوشی و مسرت کے ساتھہ ہمارے خونناک ممتحن و مختبر شایع کر رہے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ ان معرکوں نے آثار علمیہ کو کہاں تک ترقی دی ! !

امریکہ کا مشہور علمی رسالہ " سائنٹیفک امریکن " ۱۳ - ستمبر سنہ ۱۳ - کے نمبر میں نتائج مذکورہ کی طرف حسب ذیل اشارات کرتا ہے :

" موجودہ مغربی فوجی نمایش و نقل و حرکت سے جو سبق سیکھا گیا اسکی مزید توضیح و تصحیح میدان جنگ طرابلس و بلقان سے ہوگئی - فرانس اور جرمنی ہوائی جنگ کے لیے طیار رہیں ' ایک کی بری طیاری مکمل ہے اور دوسرے کی بحری - آسٹریا اور انگلستان کی جنگی نمایش سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں حکومتیں بھی ایک حد تک اس جنگ کے لیے مستعد ہیں -

سنگستان بلقان سے زیادہ ریگستان طرابلس کے معرکوں سے آلات ہوائیہ کی کامیابی کا امکان ظاہر ہوتا ہے - طرابلس کی آب و ہوا اور جغرافی حالات طیارہ کے لیے موافق تھے - گو اطالی طیّار تربیت یافتہ نہ تھے ' تاہم وہ کامیاب ہوے ' لیکن بلقان میں اس کی آب و ہوا اور اندرونی اور جغرافی حالات کی بنا پر بہت سی مشکلات کا سامنا پڑا ' جس کے لیے ترتیب و تنظیم کی سخت ضرورت محسوس ہوئی ' جو یہاں مفقود تھی ' اور جو صرف فرانس میں کاملاً اور جرمنی میں کسی قدر موجود ہے -

طرابلس میں اطالیہ کے مقابل فقط بے قاعدہ عرب اور چند با قاعدہ ترکی فوج تھی - بلقان میں اسکے برخلاف دونوں طرف با قاعدہ و آراستہ فوجیں تھیں ' توپیں کثرت سے ہر موقع پر موجود تھیں ' اور حصار کا انتظام نہایت عمدہ تھا - طرابلس میں طیارے نہایت آسانی سے گردش کرکے محفوظ مرکز پر پہونچ جاتے تھے -

نیز طرابلس ایک ریگستانی ملک ہے جو صرف کہیں کہیں شاداب ہے ' اصل لڑائی ایک قلیل حصہ میں محدود تھی اور کثرت سے طیاروں کی ضرورت نہ تھی کہ فوج کی ہر نقل و حرکت کے موقع پر موجود رہیں - ملک قابل زراعت نہیں ' صرف چند نخلستان اور شاداب مقامات ہیں - صحرا نشین عرب ہمیشہ حسب موقع ایک نخلستان سے دوسرے نخلستان میں منتقل ہوتے رہتے ہیں ' اس لیے دشمن قدرتی طور پر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نہایت آسانی سے بہ لطائف الحیل نکل جا سکتا ہے - عرب کی بے قاعدہ فوج ابھی مصروف پیکار ہے اور پھر اپنے ہتیار کھول کر امور معاش میں مشغول ' اس لیے طیاروں کے ذریعہ دشمن کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے ' اگرچہ ملک کا صاف منظر اور عجیب و غریب نیلگوں فضا تلاش مقصود کے لیے نہایت موافق تھی -

ان وجوہ سے صحیح طور پر طیاروں کی کوئی فوجی حیثیت نہ بلقان میں تھی اور نہ طرابلس میں ' اور نہ حقیقی طور سے طیاروں کو فوج کا پانچواں حصہ بنایا گیا جیسی کہ اب فوجی تجویز ہے - اطالیہ نے لڑائی کے آخر زمانہ میں چند اجرتی طیاروں کو نوکر رکھہ لیا تھا ' لیکن بلقان میں صرف نو تعلیم بلقانی اور کچھہ اجنبی طیار تھے -

خود عربي کے لیے بھی بار ھیں، پھر دوسري فروعي زبانوں کا کیا سوال -

(۲) الفاظ مصطلحه حتی الوسع مختصر اور چھوٹے ھوں که زبانوں پر بآساني رواں ھوسکیں، بڑے بڑے فقروں کو الفاظ مصطلحه قرار دینا خلاف آئین وضع اصطلاح ھے -

(۳) اکثر حضرات وضع اصطلاح میں اس بات کی کوشش کرتے ھیں که دوسري زبان میں اوس اصطلاح کا جس قدر مفہوم ھے وہ بتمامه اردو میں منتقل کرلیا جاے - اس سے دو نتیجے پیدا ھوتے ھیں - یا تو اونکو اردو کي قلت ثروت و تنگ داماني کي شکایت ھوتي ھے که اوسمیں اداے مفہوم کي قدرت نہیں، جیسا که اکثر احباب اسکے شاکي ھیں، اور یا پھر حسب وسعت مفہوم، الفاظ کثیرہ میں اپنا مفہوم ادا کرنا پڑتا ھے -

سب سے پہلے اس پر غور کرنا چاھیے که " اصطلاح " کي حقیقت کیا ھے؟ اصلاح کی تعریف صحیح یہ ھے که "ایک جماعت کا کسي خاص وسیع مفہوم کے بار بار ادا کرنے کے لیے ایک مختصر و مناسب لفظ فرض کرلینا، جسکے بولنے سے حسب فرض و وضع، وہ مفہوم دھن میں آسکے" پس اگر اس اصطلاح مفروض کے لیے ضروري ھے که وہ اپنے الفاظ سے اپنے مفہوم کے تمام معاني و مطالب ادا کردے تو پھر وہ اصطلاح کہاں ھوئي؟ وہ تو عام گفتگو کا ایک ٹکڑا ھے -

خود انگریزي اصطلاحات پر غور کیجیے - وہ جن معاني کي طرف اشارہ ھیں، اونکے الفاظ کب ان سب کو محیط و جامع ھیں؟ اس کي مثالیں آپکو تمام اصطلاحات میں موجود ملیں گی - پس در حقیقت الفاظ اصطلاحات ھمکو مفہوم لغوي نہیں سمجھاتے، بلکه محض فرض اور وضع و تسلیم عام سے عبارت ھیں -

(۴) - سب سے آخر یه که جن السنۀ اصلیه سے آپ الفاظ مستعار لے رھے ھیں، اون کے قواعد و ضوابط لسانیه کي رو سے وہ صحیح ھوں -

ان وجوہ متذکرہ کي بنا پر آپ کی مصطلحات موضوعه کي نسبت " الہلال " کے حسب ذیل ملاحظات ھیں :

۱ - Embryology کا ترجمه " علم الجنین والشکیر " کیا گیا ھے - دفعۀ اول کي رو سے " شکیر (۱) مغلق اور نادر الاستعمال لفظ ھے لیکن اس سے چارہ بھي نہیں - انتظار کیجیے که استعمال سے عام ھوجائے -

۲ - Histology کے لیے " علم ترکیب ابدان الحیوانات " بڑا لفظ ھے - " علم ترکیب الاجسام " کافي ھے -

۳ - Photography کے لیے " فن تصویر " کافي نہیں " فن تصویر شمسي " چاھیے که عموم میں خصوص ھوجاے -

۴ - Osteology " علم ماھیة العظام " کي جگہه صرف " علم العظام " کافي ھے، ماھیت کي تخصیص کی ضرورت نہیں اور نه خود اصل اصطلاح میں کوئي لفظ ایسا ھے -

۵ - Neurology " علم باحوال الاعصاب " میں " احوال " بے کار ھے که یه خود سمجھا جاتا ھے - پس " علم الاعصاب " جیسا که خود انگریزي میں ھے، کافي ھے -

۶ - Odantology " علم علاج داء الاسنان " ثقیل الترکیب اور غیر ضروري الفاظ پر مشتمل ھے - " علم علاج الاسنان " صحیح مفہوم ادا کرتا ھے اور کافی -

(۱) شاخ، کونپل، نباتات کي ابتدائي حالت جو ابھي حیز تکون میں ھو - (منه) .

بریدِ فرنگ

حادثۀ فاجعۀ کانپور

مشہور اخبار ٹروتھ (Truth) اپني تازہ اشاعت میں حادثۀ [illegible] پر بحث کرتے ھوے لکھتا ھے :

" سر جیمس مسٹن جن سے ھمیں بہت کچھه امیدیں تھ[ـیں] گذشته واقعۀ کانپور میں بمشکل انسے کوئي مدبري کي علا[مت] ظاھر ھوئي ھے، ھر ایک آدمي جانتا ھے اور جو نہیں جانتا جاننا چاھیے که مشرق میں صرف مذھب اور مذھب ھي ا[یک] ایسي چیز ھے جس کو جس قدر اھمیت دي جائے کم [ھے] خصوصاً ایسے وقت میں (جبکه مسلمان جنگ بلقان کي [وجه] سے سخت مشتعل ھورھے ھیں) صرف ایک سڑک کو چوڑا کر[نے] کي غرض سے انکے جوش کو بھڑکانا درحقیقت اپني ناقابل [...] بے وقوفي کي نمایش کرنا ھے -

گلي کے موڑ کي درستگي کچھه زیادہ ضروري نہیں ھے [...] وہ ھر ایک حصه کو جسکا تعلق انکي کسي مقدس عمارت سے ویسا ھي مقدس سمجھتے ھیں جیسا که اصل عمارت کو - ھم دیکھکر تعجب ھوتا ھے که سر جیمس مسٹن جیسے تجربه کار [...] نے اسکو محسوس نه کیا جو في الحقیقت اینگلو سکسن ق[وم کے] دامن عقل پر حماقت کا ایک افسوس ناک داغ [...] -

خیر، یه سب کچھه تو ھوا - یہاں تک بھي حرج تو نه تھا، مگ[ر] موقع پر جب که سر جیمس کو اپني غلطي کا اعتراف کرنا [...] تھا، یوں صاف انکار کردیا که گویا انھوں نے کچھه کیا ھي نہ[یں] اس حصۀ مسجد کو تعمیر نه کرانا، انکي ناداني کي ایک [...] دلیل ھے - مجھکو تمام حالات کا علم ھے - گورنمنٹ [...] اس [...] بھي بے خبر نہیں ھوں که مشرق میں کسي گورنمنٹ و مذھب کو اپنے [...] کي کوئي بات آساني سے کبھي بھي ماننی نه چاھیے [...] یه کہے بغیر نہیں رہ سکتا که اکبر اعظم کو (جو [...] مشرق [...]

پچھلے کالم کا بقیه مضمون

۷ - Organology کے لیے " علم اعضاء البشر و الحیوانات و النباتات " ایک نہایت طویل ترکیب ھے - " علم الاعضاء " کفایت کرتا ھے اور " اعضا " میں اعضاے انسان و حیوانات و نباتات داخل ھیں -

۸ - Ouranography " علم تعریف ھیئة السماء " کي جگہه " علم اشکال الفلک " زیادہ مناسب ھے، " تعریف " اصل میں موجود نہیں - لفظ " ھیئة " Astronamy کے مقابل میں مستعمل ھوچکا ھے، اور " سماء " سے زیادہ (علم ھئیت) میں لفظ " فلک " بولا جاتا ھے - ھاں " اجرام سماویه " البته مصطلح ھے -

۹ - Optholmotology " علم اصول معالجة العیون " بھي بہت طویل ھے، " علم معالجة العیون " کہیے -

۱۰ - Metronomy " علم وزن الاوقات " صحیح نہیں، وزن اشیاء ثقیله کا ھوتا ھے، وقت کا نہیں البته " تقدیر " کہه سکتے ھیں یعني " علم تقدیر الاوقات " مگر عربي میں پہلے سے اسکے لیے " علم المواقیت " کا لفظ موجود ھے -

ي خاندان روز بروز ضعیف هوتا گیا یعني عاقبة الامر جیسا که
شه اهل ملک بیروني قوم پر غالب آتے هیں ' سامي خاندان
مصر قدیم کا باشندہ تھا ' غالب آگیا اور سامیوں کو مصر سے نکالدیا
ے بني اسرائیل جودر اصل دوسرا سامي خاندان تھا اور عهد
ف (ع) سے مصر کے ایک سرسبزو شاداب قطعۂ ارض پر قابض
' ملک میں باقي رہ گیا -

" اسرائیل کي اولاد برو مند اور فراواں هوئي ' اُس نے نہایت زور
ا کیا ' اور زمین اُن سے معمور هوگئي ' تب مصر میں ایک نیا
شاہ (یعني نئي بادشاهي) جو یوسف کو نہ جانتا تھا ' پیدا هوا
اوسنے اپنے لوگوں سے کہا :

دیکھو ! بني اسرائیل هم سے زیادہ قوي تر هیں ' آؤ هم اونکے
ہ ایک دانشمندانہ چال چلیں ' تا نہو کہ جب وہ اور زیادہ هوجائیں
جنگ پڑجاے تو همارے دشمنوں سے مل جائیں ' هم سے لڑیں
ملک سے نکل جائیں -

اسلیے مصریوں نے اون پر خراج کے لیے محصل بٹھاے تاکہ
سخت کاموں کے بوجھہ سے اون کو ستائیں - ان محصلوں نے فرعون
لیے شہر (فیثوم) اور (رعمیس) میں خزانے بنواے "
روج باب ۱ : ۱۴)

لیکن سنن الهیه کا یہ قاعدہ جاري ہے کہ قوت حاکمہ ملت
کومہ کو جسقدر دباتي هے اوسیقدر وہ اور اُبھرتي هے ' اور جسقدر
ے مظالم میں اشتداد هوتا هے ' اتنا هي خیال انتقام ' ملت
حکومہ کے بازوؤں میں زور اور ارادوں میں عزیمت پیدا کردیتا
-

مصریوں نے اسرائیل کي اولاد کو جتنا دکھہ دیا وہ اور زیادہ
ي کہ ایسا هونا سنت الهي کا اقتضا تھا -

* * *

م نے دیکھا هوگا کہ ربڑ کے ایک گیند کو جب ایک بچے نے
ارے سامنے زمین پر پٹکا تھا تو رد عمل کیلیے جس قوت دفع
وہ پٹکا گیا تھا ' اوسي قوت دفاع کے ساتھہ وہ زمین سے بلند هوا -
م کے مواد فاسد کو اگر نکلنے کا راستہ ندوگے تو کیا وہ آخر کار ناسور
ر باهر نہ بہہ جائیگا جسکا اندمال موت کے سوا ممکن نہیں ؟

کوہ آتش فشاں کي حقیقت کیا هے ؟ اوس حرارت و جوش
، ایک لہر هے جسکو زمین سے نکلنے کي راہ ندي گئي - آخر الامر
قات زمین کي دیواروں کو توڑ کر قلۂ کوہ کو هلاتي هوئي باهر
ي ' اور دور دور تک آبادیوں کو بے نشان کردیا !

لوگ مکانوں میں پاني نکلنے کیلیے راستے بناتے هیں کہ اگر
ا نہو تو ایک هي برسات میں مکانوں کي بنیادیں هل جائیں -

* * *

مصري اب بني اسرائیل کي کثرت و قوت سے خوف زدہ هوے
ہوں نے بني اسرائیل سے کام لینے میں سختي کي - ذلیل '
ردانہ ' اور نیچے درجہ کي هر قسم کي خدمت اون سے لیکر اونکي
ندگي تلخ کردي " کیونکہ اونکي وہ ساري خدمتیں جو وہ کرتے تھے
شقت اور ذلت کي تھیں " (خروج ۱ : ۱۵)

(۳)

فطرت اپني ضرورتوں کو آپ پورا کرتي هے - ایک صحرائي
وان اگر کسي کوهستان میں پہونچ جاے تو چند نسلوں کے بعد
هستاني زندگي کے لائق اوسکے ناخن ' پنجے ' جبڑے ' اور رؤئیں خود
د هو جائینگے - اگر کسي گرم ملک کے حیوان کو برفستان میں
ورش کرو تو چند انقلابات نسلیہ کے بعد شدید برودت و برف کے
مس کے لائق وہ خود اپنا جسم طیار کرلیگا -

جب زمین میں گرمي ' هوا میں تپش ' اور موسم میں امس
هوتي هے تو دست نصرت الهیه بارش کیلیے ابر کي چادر خود هوا
میں پھیلا دیتا هے - اگر ایسا نہو تو مدبر عالم کي شان تدبیر و تهیۂ
اسباب کي تحقیر هو - وہ هر ضرورت کو پیدا کرتا هے اور پھر خود هی
اوسکے لیے تهیۂ سامان و اسباب کرتا هے ' وما ذالك علیه بعزیز -

پس جب کوئي قوم مضطر و مضطرب ' شدائد و خطرات سے
محاط ' آلام و مصائب کا مرجع ' قهر و جبر و اکراہ کا نشانہ ' انواع تشدید
و تعذیب کا هدف هو ' تو یقین کرو کہ خداے مدبر عالم کا دست
تدبیر مصروف کار هے ' اور سد ضرورت کیلیے وہ خود هی سامان پیدا
کر رها هے ' کیونکہ خود اسي نے تو پہلے ضرورت بھي پیدا کي -

بني اسرائیل مصر کي سر زمین میں انواع قهر و تعذیب میں گرفتار
تھے ' ضرورت پیدا تھي ' پس خدا نے نظر اُٹھائي ' اور اوسنے موسیٰ
کو "وادي طوي" میں "جبل طور" کے نیچے کھڑا دیکھا ' وہ پکارا :

اذهب الی فرعون انه طغی (۲۰ : ۲۵)
موسیٰ ! فرعون کے پاس جاؤ ' اب اوسکا طغیان حد کو پہونچ چکا -

موسیٰ (ع) تنہا لیکن حق و صداقت کي جمعیت غیر مرئیہ
کے ساتھہ ساتھہ ' جبل طور سے اُترا ' اور دربار شاهی کا رخ کیا - اُس
نے فرعون کو خطاب رباني سنایا :

فارسل معنا بني اسرائیل ولا تعذ بهم قد جئتك بآیة من ربك ' والسلام علی من اتبع الهدیٰ ' ان قد اوحي الینا ان العذاب علی من کذب و تولی - (۲۰ : ۴۹)

بني اسرائیل کو همارے ساتھہ جانے دے ' انهیں دکھہ نہ دے ' هم خدا کي نشاني تیرے پاس لائے هیں ' اگر اس نشاني کي اطاعت کریگا ' تو سلامت رهیگا ' ورنہ خدا نے همکو بتایا هے کہ جو اس نشاني کو تسلیم نہ کریگا وہ آخر الامر گرفتار عذاب هوگا -

(۴)

وہ ' جو دنیاوي سار و سامان پر مغرور ' حکومت فانیہ کے نشہ سے
چور ' اور اپني قوت و استیلا اور قهر و جبر پر متکبر هیں ' وہ هر صداے
اصلاح ' اور هر نداے موعظت کو اپنے لیے صاعقۂ موت اور صیحۂ
قیامت سمجھتے هیں : یحسبون کل صیحة علیهم (۶۳ : ۴) وہ صداے
اخلاص و موعظت کے استماع کي قوت نہیں رکھتے کہ اون کا دل اون
سے کہتا هے : " یہ صداے اخلاص و موعظت نہیں ' هماري حکومت
قائمہ کیلیے دراے رحیل هے "

وہ اعمال تنبیہ و اصلاح کے دیکھنے کي قوت نہیں رکھتے کہ اونکا
نفس اونکو کہتا هے : " یہ اعمال تنبیہہ و اصلاح نہیں ' هماري عزت
و قوت کے غیر فاني جسم کیلیے سازش قتل و سامان موت هے "

کبھي وہ داعي و منادي حق کو خطاب کرتا هے :

" میں تمهاري آواز سے ڈرتا هوں کہ اوس سے میرے کنگرۂ
حکومت کو لرزش هوتي هے "

کبھي وہ خود اپني قوم کے افراد صالحہ کو آواز دیتا هے :

" هاں ! اسکي صداے جاذب اور نداے دل ربا سے متاثر نہ هونا !
یہ تم کو اپني آواز مقناطیسي سے معمول کرکے حکم دیگا کہ ان میٹھے
چشموں ' ان سرسبز میدانوں ' اور ان بلند خیموں سے نکل جاؤ
کیونکہ اب ان کا مالک آتا هے اور تم ان پر بغیر حق کے قابض تھے "

فرعون نے موسیٰ کو کہا جو اُس عهد کا داعي اور حق کا منادي
تھا : اے موسی ! کیا اس لیے تو همارے اجئتنا لتخرجنا ' من

مقالات

باب التفسير

قصص القران

(۲)

قصص بني اسرائيل

بصائر و مواعظ ، نتائج و عبر

(توطئۀ تاریخیه)

اس سے پہلے که اصل مضمون شروع کیا جاے همکو پندرهویں صدي (ق م) میں مصر کے سیاسی حالات پر ایک نظر ڈالني چاهئے -

تقریباً دو هزار قبل مسیح حدود عرب سے ایک سامي قوم جو مختلف قبائل کا مجموعه تهي ' مصر پر حمله آور هوئي ' اور اسکو فتح کیا - عرب اسکو عاد ' ثمود ' اور معین وغیره قبائل کا مجموعه سمجهتے هیں ' اسرائیلي اوسکو " عمالیق " کهتے هیں ' اهل بابل و عراق کے هاں اوسکا نام " عریبي " اور " عمورائي " هے ' اور خود مصري اوسکو بنظر تحقیر " شاشو " اور " هیک شاش " یعني " شاهان بادیه " اور " شاهان چرپان " کهتے هیں ' کیونکه که عرب کے سامي بادیه نشین در حقیقت اونٹوں کے چرواهے تهے -

مصر ' عهد قدیم سے دو حصوں پر منقسم هے : مصر بالا اور مصر زیریں - مصر زیریں بالکل بحر احمر کے کنارے حدود عرب کے مقابل واقع هے ' نهر سویز کے کهودنے سے پہلے بحر روم اور بحر احمر کے مابین ' ایک چهوٹا سا خشک قطعه حاجز تها ' جو مصر ' و حدود عرب و جزیره نماے سینا سے ملاتا تها - نهر سویز اسي خشک قطعۀ ارض کو کاٹکر اور ان دونوں دریاؤں کو باهم ملاکر بنائي گئي هے ' در حقیقت اس نهر نے اوس دیوار کو جو مشرق و مغرب یا یورپ و ایشیا کے درمیان حائل تهي ' منهدم کردیا ' جس سے سیلاب فتنۀ و بلاکو مغرب سے مشرق میں داخل هونے کے لیے نهایت آسان راسته مل گیا -

شاشو یا عمالیق اسي خشک راسته سے ' جزیره نماے سینا هوکر مصر زیریں میں چلے آئے - مصر کے خاص باشندے جو سام کے بهائي " حام " کي اولاد تهے ' شکست کهاکر مصر بالا میں چلے گئے - ان سامي فاتحین نے یہاں ایک عظیم الشان حکومت قائم کي ' جو تقریباً تین چار سو برس تک عمالیق کیلئے نشان فخر و امتیاز رهي - عام سامي قبائل مختلف اوقات و حالات میں اپنے هم نسب و خاندان قوم کے پاس بغرض استمداد و استعانت آتے جاتے رهتے تهے -

یهي سبب هے که بیسویں صدي (ق م) میں سرخیل قبائل سامیه حضرۃ ابراهیم خلیل کو بابل و عراق یعني کلدان سے حدود مصر و شام کي طرف آتے هوئے دیکهتے هیں ' اور پهر جب اس ملک میں قحط نمودار هوتا هے ' تو حضرت مع اپني بیوي ساره کے یہاں سے مصر کا رخ کرتے هیں - مصر زیریں کا سامي بادشاه جب ایک سامي خاندان کي آمد کي خبر پاتا هے ' اور اوسکے ساته خاتون کا هونا بهي سنتا هے ' تو اوسکو اپنے قدیم خاندان سے کے شرق میں نکاح کا پیغام دیتا هے ' لیکن یهه سنکر که وه شو خاتون هے ' سوء قسمت پر افسوس کرتا هے ' اور بالاخر س اتصال خاندان اسطرح حاصل کرتا هے که اپني بیٹي " هاجر حضرت کي خدمت میں دیتا هے ' جس سے اسماعیلي عرب نسل پیدا هوتي هے - (۱) حضرت ابراهیم اپني دونوں بیویوں کے بیل ' گدها ' خچر اور اونٹ وغیره بهت سامان جهیز میں لیکر واپس آتے هیں -

حضرة ابراهیم کے دو بیٹے اسماعیل و اسحاق هوئے - اس ملک عرب میں آباد هوئے اور اسحاق (ع) کنعان میں باب کے جانشین هوئے اسحاق سے یعقوب پیدا هوئے - جنکا نام " اسرائیل " تها - انکي اولاد " بني اسرائیل " یعني فر اسرائیل کهلائي ' اور خدا نے خود اپني زبان سے آنهیں برکت دي

حضرت یعقوب کے باره بیٹوں میں سے جنکي نسل سے بني اس کے باره گهرانے قائم هوئے ' ایک بیٹے حضرت یوسف تهے - به کے اوسي تحاسد برادرانه سے مغلوب هوکر ' جس نے اس سے اسي گهرانے کے دو اور بهائیوں یعني " اسماعیل و اسحاق " افتراق کردیا تها ' اپنے بهائي یوسف کو ایک اسماعیلي قاف هاته جو عرب سے مصر کو جا رها تها ' بیچ ڈالا - عجائب ایام دی آخرالامر بني اسحاق اور بني اسماعیل کا اس عجیب ط سے اتصال هوا -

مصر پهنچکر اسماعیلي قافله نے حضرت یوسف کو ایک مه سردار کے هاته فروخت کر ڈالا ' جهاں " عزیز " کي بیوي حضرت یوسف کا واقعه پیش آیا اور انهیں قید خانے جانا پڑا ' ، تعبیر خواب کي تقریب سے شاه مصر کے دربار میں پهونچے - بادش جب یه معلوم هوا که یه ایک سامي النسل نوجوان هے ' نهایت مسرور هوا که وه فرزند سے محروم تها ' اور رفته رفته اوسنے حکومت حضرت یوسف کے هاته میں دیدي -

حضرت یوسف نے اب مناسب سمجها که اپنے خاندان کو ا سے جهاں وه مبتلاے قحط تها ' مصر بلا لیں ' کیونکه یهاں اب اوس لیے حکومت کا سامان تها - حضرت یعقوب مع اپنے خاندان کے آگئے - شاه مصر نے بزرگ خاندان سام کا استقبال کیا اور جا مناصب انکو عطا کیے - حضرت یعقوب نے اتحاد نسل کے اظ لیے کها که " هم بهي اے پادشاه چرواهے هیں "

(۲)

اس واقعه سے تقریباً تین سو برس بعد تک اسرائیل کي ملک مصر میں بڑهتي اور پهیلتي گئي ' لیکن خود اصل حک

---

(۱) یهودیوں نے اس قصه کي که " شاه مصر نے زبردستي حضرت ساره تصرف میں لانا چاها تها اور بالاخر حضرت ساره کي کرامت دیکهکر اور یهه اسکا شوهر موجود هے ' اپنے اراده سے باز رها " صرف یهي حقیقت اصلي هے جو بیان کي - مزید تفصیل البصائر کے باب التفسیر میں هوگی

حضرت هاجره ام اسماعیل کو لونڈي کهنا بهي یهودیوں کي حاسدانه جهالت هے انسوس هے که مسلمان بهي غلطي سے اسکا یقین کرتے هیں - حالانکه خود یهودی تاریخ سے اسکي پوری تردید هوتي هے - منه

مراسلات

فتنۂ عمان

[مرسلۂ حضرۃ الادیب الفاضل احمد محمد شبیلي سکریٹري سلطان عمان]

چونکه بندہ " الهلال " کے مطالعین میں سے ہے ' اسلیے مجھے ایک گونه مجاز حاصل ہے ' که عمان کے متعلق جو غلط فہمیاں واقع ہو رہي ہیں ' انکو رفع کروں اور اصلي بغاوت کا سبب ظاہر کروں کیونکه مسئله عمان آج کل مطمح انظار جمیع بلاد و جرائد ہو رہا ہے -

" عمان " کے متعلق آپ نے دو یا تین مضامین شایع کیے ہیں ' میري نظر سے بھي گذرے ' جنکو شاید آپ نے جرائد اجنبیه سے اقتباس کیا تھا ' مگر جس منصفانه طریقه سے آپ نے اس فتنه کي نسبت اپني راے کا اظہار کیا ہے ' اسکے لیے اپ مشکور ہیں -

اکثر اخبارات نے اس شورش کے باب میں کج رائي اور افترا پردازي کو استعمال کیا ہے ' جسکو میں حقیقت حال سے لا علمي پر محمول کرتا ہوں ' یہه کوئي اصول بحث نہیں ہے که کسي تلغراف کے مختصر مضمون پر رائے زني کر دي جاے ' یا محمد بن سعید (صدیق نیرایسٹ) جیسے معکوس وطن پرست نامه نگار کے مضمون پر آمنا و صدقنا کہدیا جاے - یا دو متنازع گروہ میں سے ایک کو اپني خواهش کے مطابق مخطي اور دوسرے کو مصیب ٹھہرا دیا جاے - یه سراسر غلطي اور ناداني ہے : " و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل "

یه آپ جانتے ہیں که بادیه نشین اعراب میں ہمیشه لڑائي جھگڑے ہوا کرتے ہیں - خصوصاً سرزمین " عمان " کے اندروني حصه میں ' جہاں مدنیت نام کو نہیں ہے - جتنے شعوب و قبائل ہیں ' سب آپس میں ایک دوسرے کے سخت مخالف ہیں ' یه قبائل دو گروہوں میں منقسم ہیں : " هناوي " اور " غافري " (جنکو بني هنا و بني غافر بھي کہتے ہیں) انمیں ہمیشه خانه جنگیاں ہوتي رہتي ہیں اور جب کبھي عارضي اتفاق ہو جاتا ہے تو اپنے حاکم سے بر سر پرخاش ہو جاتے ہیں جس سے ان کا منشا محض سلب و نہب ہوتا ہے -

سنه ۱۳۱۲ ھ میں قبائل هناویه کے قریباً چار سو مسلح اشخاص سلطان " مسقط " کے بھائي کي وفات پر تعزیت کے لیے مسقط آئے ہوے تھے ' جنکو سلطان موصوف نے نہایت عزت کے ساتھه اپنے محل کے ایک حصه میں فروکش کیا تھا - مگر اِن میزبان کش مہمانوں نے وہ نمک حرامي کي ' جس کي نظیر مشکل سے ملیگي - یعني نصف شب کے وقت جبکه تمام مخلوق غفلت کي نیند سو رہي تھي ' پہرہ داروں پر حمله کردیا ' اور درمیاني دروازہ توڑ کر محل سرا ہي میں گھس پڑے اور بندوقیں چلاني شروع کردیں -

سلطان ایک مأمون جگه سے شب بھر انکا تنہا مقابله کرتے رہے - اور ایسا مقابله کیا که دشمنوں کو یه گمان تھا که انکے ساتھه کئي آدمي ہیں جو بارش کي طرح گولي برسا رہے ہیں ' مگر حقیقت میں وہ تنہا تھے - الغرض صبح تک سلطان نے پینتیس ۳۵ آدمیوں کو اپني گولیوں کا نشانه بنا دیا ' اور جب یه دیکھا که صبح کي روشني انکي تنہائي کو ظاہر کریگي تو محل کو خیرباد کہکر ایک مخفي راستے سے اطمینان کے ساتھه " قلعۂ جلالي " میں پہونچگئے ' جو محل سے تقریباً چار سو قدم کے فاصله پر ایک ٹیکري پر واقع ہے - (اسي واقعه کو نیر ایسٹ لکھتا ہے که " سلطان کشتي میں بیٹھکر فرار ہوگیا تھا اور قلعۂ مذکورہ میں چند سال تک پناہ گزیں رہا)

وہاں سے وہ دشمنوں کا مقابله کرتے رہے - یہاں تک که سلطان کے انصار بني بو علي تحت قیادت امیر عبداللہ بن سالم مسقط آ پہونچے اور بلوائیوں سے لڑ کر اکثر مقامات پر قبضه کر لیا -

المختصر اکیس (۲۱) روز کي خونریز لڑائي کے بعد ایک صلحنامه قرار پایا (زباني) جس پر فریقین متفق ہوگئے اور پانچہزار بدوؤں نے ایک ہي روز میں مسقط چھوڑ دیا اور اپنے وطن کو روانه ہوگئے - اثناے راہ میں سالار قوم شیخ صالح بن علي کو ایک نا معلوم مقام سے بندوق کي گولي آلگي جس سے جانبر نه ہوسکا اور جس گدھے پر سوار تھا اسي کي پشت پر اپنے کیفر کردار کو پہونچا : والجزاء من جنس العمل -

ان دنوں جو شورش برپا ہے ' یه اسي کے لڑکے کي شرارت ہے جسکا نام عیسی بن صالح ہے ' مگر باني فتنه ایک اندھا شخص ہے جسکو عبداللہ بن حمید السالمي کہتے ہیں - یه شخص خود کو علامۃ الدهر و مصلح العصر و مجدد طائفۂ اباضیه تصور کرتا ہے - یه دونوں اشخاص سلطان کے وظیفه خوار ہیں - اور جتنے لوگوں نے انکا ساتھه دیا ہے وہ بھي سلطان ہي کے نعمت پروردہ ہیں اور انکي عوائد جمیله سے ہمیشه سرفراز ہوتے رہے ہیں - مگر کفران نعمت نے انہیں ابھارا اور محسن کشي پر آمادہ کردیا - جس کي پاداش انہیں ضرور ملني چاہئے ' عاجلاً او آجلاً -

بظاہر جو بغاوت کے اسباب بتائے جاتے ہیں یه صرف حیلے حوالے ہیں که بدویوں نے انسداد اسلحه کي وجه سے بلوا کر دیا ہے - ممکن ہے که یه وجه بھي ہو ' مگر في الحقیقت یه ایک قدیم دشمني کے نتائج پر مبني ہے اور اُس کور باطن و ظاہر کو ملک گیري کا خیال پیدا ہوگیا ہے - تعجب تو یه ہے که عبداللہ بن حمید نے اپنے ہي داماد کو امام عادل مقرر کیا ہے اور اسي کے ہاتھه پر سب سے بیعت بھي کرائي ہے - اس سے معلوم ہوسکتا ہے که وہ کہاں تک حق پر ہے ؟

اس وقت تک جس قدر ممالک باغیوں کے قبضه میں آئے ہیں سب بلا حرب و قتال ' کیونکه عبداللہ نے پہلے ہي سے بدویوں کو اور ان ممالک کے باشندوں کو ملا رکھا تھا - اور عہد و پیمان کر لیا تھا - علاوہ ازین انکو یه بات سمجھا دي تھي که امام اور اسکے ساتھیوں پر بندوق کي گولي کارگر نه ہوگي ' جسکو جاہلوں نے سچ مان لیا اور ابھي تک معتقد ہیں ' غرض اس قسم کے مذہبي پہلو سے اسنے اپنے کو معتقد علیه بنا لیا ہے -

" اسمائل " پر امام کا حمله ہونے سے پیشتر سید ناد ر کے ہمراہ تین ہزار سے زیادہ فوج تھي اور شہر کے باشندے بھي امداد و مدافعت کے لیے سینه سپر نظر آتے تھے مگر امام کي آمد پر ساري فوج اور

ارضنا بسحرک یموسی؟ (۲۰ - ۵۹)

پاس آیا ہے کہ اپنے زور سحر سے ہم کو ہماری حکومت سے بے دخل کردیے ؟

پھر اپنی قوم کے اُن رجال صالحین کی طرف مخاطب ہوا جن کا قلب حق کا مستقر، جن کے کان استماع صداقت کے لیے مستعد، اور جنکے ہاتھہ اعانت ضعفا کیلیے بلند رہتے ہیں اور جنکی حسب تدبیر الٰہی کسی عہد و ملک میں کمی نہیں ، اور کہا :

ان ھذان لسحرن یریدان ان یخرجاکم من ارضکم بسحرھما و یذھبا بطریقتکم المثلی ، فاجمعوا کیدکم ثم ائتو صفا ، وقد افلح الیوم من استعلی - (۲۰ : ٦٧)

یہہ ساحر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمکو تمہارے ملک و حکومت سے بے دخل کردیں ، اور تمہارے بہترین طریقۂ و تہذیب کو برباد کردیں ، کوئی تدبیر متفقاً سوچو ، اور پھر صف بہ صف مقابلہ کیلیے آجاؤ - آج جو بالادست رہا ، وہی کل کو کامیاب ہوگا -

و جب کوئی ضعیف و کمزور قوم آمادۂ اعانت حق ہوتی ہے ' تو اعداے حق و صداقت اپنی قوت و طاقت کے عجیب و غریب کرشموں سے اوسکو مرعوب کرنا چاہتے ہیں ، اونکے فرمان سزا اور وہ تعزیری تحریریں زہرناک سانپوں کی طرح ادھر اودھر دوڑتی نظر آتی ہیں ، حالانکہ وہ بے جان ہوتی ہیں -

فاذا حبالھم وعصیھم یخیل الیه من سحرھم انھا تسعی (۲۰ - ٦٩)

جادوگران فرعون کی رسیاں اور ڈنڈے اونکے زور سحر سے ، ایسا خیال ہوتا تھا کہ (گویا) سانپ بن بن کر دوڑ رہے ہیں !!

ناصر حق اور داعی صداقت چند لمحوں کے لیے خوف سے کانپ جاتا ہے کہ آخر وہ بھی انسان ہے -

فاوجس فی نفسه خیفة موسی - (۲۰ : ۷۰)

حضرۃ موسی نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا -

مگر پھر معا خداے مجیب الدعوات کی آواز غیر مسموع دل کو تسلی بخشتی اور روح کو اطمینان دیتی ہوئی سنائی دیتی ہے :

لا تخف انک انت الاعلی ! (۲۰ : ۷۱)

اے ناصر حق و صداقت ! ! خوف نہ کر کہ غلبہ تیرے ہی لیے ہے -

ہاں ! تیرے پاس شمشیر آہنی نہیں لیکن تیرے دہنے ہاتھہ میں لکڑی کا ایک خشک آلہ ہے - اس " آلۂ معجزنما " سے دشمنوں پر حملہ آور ہو کہ یہ اون کی شہرت کا چراغ گل ، اُن کے سازو سامان کی نمائشی چمک کو دھندلا ، اور اونکے سفاکانہ امن اور جابرانہ عدل کے ایوان کو متزلزل کردیگا :

والق ما فی یمینک تلقف ما صنعوا ، انما صنعوا کید سحر ، ولا یفلح الساحر حیث اتی - (۲۰ - ۷۲)

موسی ! اپنے دہنے ہاتھہ کی لکڑی ڈال دے - انہوں نے اپنے تصنع و فریب سے جو کچھہ بنایا ہے اسکو نگل جائیگی ، یہ صرف ساحرانہ فریب و تدبیر ہے ، جو کسی طرح آخر کامیاب نہیں ہوسکتی -

(٦)

صداقت ایک معجزہ ہے جو اپنی تاثیر کے لیے شرمندۂ اسباب نہیں - وہ جو دشمن ہیں ، وہ جو عداوت رکھتے ہیں ، وہ جو اپنی قوت و استیلا پر مغرور رہیں ، صداقت کا جب ظہور ہوتا ہے تو منہہ کے بل گر پڑتے ہیں کہ ہم نے صداقت آسمانی کو بادلوں سے اُترتے دیکھا اور قبول کیا :

فالقی السحرۃ سجدا قالوا : آمنا برب ھارون و موسی (۲۰ : ۷۳)

" ساحر جو اپنی قوت سحر کے زور پر موسی کے مقابلہ کو نکلے تھے ، حق کا نشان دیکھہ کر اطاعت کے لیے سجدہ میں گر پڑے ، اور پکار اُٹھے : ہم نے خداے ہارون و موسی کا نشان دیکھا اور قبول کیا "

شریر فرعونیوں کی آنکھیں روشن ، لیکن دل اندھے ہوتے ہیں ، اسلیے کہ وہ اپنی قوت پر مغرور اور نشۂ حکومت سے مخمور ہیں - لوگ جب روشنی کو چشمۂ خورشید سے طلوع ہوتے ہوے دیکھتے ہیں ، تو کہتے ہیں کہ روشنی طلوع ہوئی اور ہم نے دیکھا - وہ جو کہتے ہیں کہ " روشنی طلوع ہوئی اور ہم نے دیکھا " دل کے سچے ہیں اور آنکھہ کے بھی ، لیکن فرعونی اُن سے کہتے ہیں کہ جب ہم نے نہیں کہا کہ دیکھا ، تو تم نے کس کو دیکھا اور قبول کیا ؟

فرعون نے کہا : کیا تم میری ہیبت سے نہ ڈرے ؟ کیا تم میرے زور حکومت سے مرعوب نہوے ؟ کیا تم میری قوت تعزیر سے خوف زدہ ہوکر نہ کانپے ؟ تم کس کی صدا کو قبول کرتے ، اور کس کی روشنی کو نور کہتے ہو ؟ تم کہو کہ نہ ہم سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں ، ورنہ تم دیکھتے ہو کہ جلاد کی تلوار تمہارے سامنے ہے اور سولی کا درخت تمہارے پیچھے -

قال : آمنتم قبل ان آذن لکم ، انه لکبیرکم الذی علمکم السحر ، فلاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ولاصلبنکم فی جذوع النخل ، ولتعلمن اینا اشد عذابا و ابقی (۲۰ : ۷۴)

فرعون بولا ! بغیر میرے کہے تم نے قبول کرلیا ، موسی تم سب کا سحر میں استاذ ہے - اس قبول سے فوراً انکار کرو ، ورنہ تمہارے ہاتھہ پاؤں ٹکڑے کردیں گے ، اور تم کو کسی درخت کے تنہ میں لٹکا کر سولی دیدیں گے ، دیکھو تو کسکا عذاب سخت اور دائمی ہے ؟

لیکن جو سنتے ہیں وہ کیونکر کہیں کہ نہیں سنتے ؟ اور جو دیکھتے ہیں وہ کیونکر کہیں کہ نہیں دیکھتے ؟ پھر اے قہر و ظلم کے تخت پر بیٹھنے والو ! اے حکومت فانیہ کا تاج سرپر رکھنے والو ! اے قوانین ظالمہ و قواعد جائرہ کی تلواریں چمکانے والو ! اور اے جلا وطنی اور سولی سے ڈرانے والو ! ہم تمہاری قوت جانتے ہیں لیکن مانتے نہیں - ہم تمہاری طاقت سے بے خبر نہیں ، لیکن ہم کو اوس کا ڈر بھی نہیں - تمہاری قوت و طاقت سے بھی پرے ہم ایک اور قوت و طاقت کو دیکھتے ہیں - جسم تمہارے ہاتھہ میں ہے لیکن دل تمہارے ہاتھہ میں نہیں - پس جو کچھہ کرنا ہو کر گذرو کہ دل نے جسکو دیکھا ہے اوسکے قبول و دعوت سے آسمان کے نیچے اُسے کوئی شی روک نہیں سکتی - کیا یہی جواب نہ تھا ، جو موسی پر ایمان لانے والوں نے فرعون کو دیا تھا ؟

لن نوثرک علی ما جاءنا من البینت والذی فطرنا ، فاقض ما انت قاض ، انما تقضی ھذه الحیوۃ ، انا آمنا بربنا لیغفر لنا خطیانا وما اکرھتنا علیه من السحر ، والله خیر و ابقی ، انه من یات ربه مجرما فان له جھنم لا یموت فیھا ولا یحیی ، ومن یاته مومنا قد عمل الصلحت فاولئک لھم الدرجت العلی ، جنت عدن تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ، وذلک جزاء من تزکی -

"اے فرعون ! ہم کو خدا کی جو نشانیاں پہونچ چکی ہیں جس نے ہم کو پیدا کیا ، اوس کو چھوڑ کر تیری اطاعت نہیں کرسکتے ، تجکو جو کچھہ کرنا ہے کر گذر ، تیرا حکم صرف ہماری اس دنیاوی زندگی ہی تک ہے اور بس ، ہم اپنے خدا کے احکام کو قبول کرچکے ، تا وہ ہماری خطاؤں سے درگذرے اور جن برائیوں کے کرنے پر تونے مجبور کیا اوسکا بہلا دے - ہمارا خدا نیک اور دائم ہے - خدا کے احکام کا جو مجرم ہوگا ، اوسکے لیے جہنم ہے ، جسمیں نہ تو زندگی ہے کہ اوسمیں مسرت نہیں ، اور نہ موت ہے کہ تکلیف سے نجات نہیں ، اور جو خدا کے احکام کو مانے گا اور اوسکے بتاے ہوے نیک کاموں کو کریگا ، اوسکے لیے درجات عالیہ ہیں ، نیز باغ جاوید جسکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ، اور در اصل یہ پاک لوگوں کے ایمان و ایقان کا پاک اجر اور پاک جزا ہے ! "

ادبیات

شرایط صلح

لوگ کہتے هیں که حکام هیں آمادهٔ صلح * یه اگر سچ هے تو جز خوبي تقدیر نہیں
لیکن انعام گران قدر و وظایف کي طمع * یه حقیقت میں کوئي صلح کي تدبیر نہیں
مایهٔ بحث اگر هے تو فقط مسجد هے ' * دیت قتل شہیدان جوان میر نہیں
داد خواهِ حق مسجد هیں اسیران جفا * ورنه اُن کو گلهٔ سختي تعذیر نہیں
هم سے خود ذوق اسیري نے یه کانوں میں کہا * که " خم طرهٔ محبوب هے ' زنجیر نہیں "

* * *

جزو مسجد کو اگر آپ سمجھتے هیں حقیر * آپ کے دهن میں اسلام کي تصویر نہیں
آپ کہتے : " وضوخانه تها ' مسجد تو نه تهي " * یه بجا مسئلهٔ فقه کي تعبیر نہیں
آپ اس بحث کي تکلیف نه فرمائیں که آپ * حامل فقه نہیں ' واقف تفسیر نہیں

* * *

بند کرتے هیں جو یه آپ جراید کي زباں * یه بهي کچهه مانع آزادي تحریر نہیں
اور بهي برهمي طبع کا سامان هے یه * فتنهٔ عام کے دبنے کي یه تدبیر نہیں
فتح اسطرح کیا کرتے هیں اقلیم قلوب : * تیر ترکش میں نہیں ' هات میں شمشیر نہیں
آور هي کچهه هے گرفتاري دل کي تدبیر * سختي طوق و گران باري زنجیر نہیں
جبر سے برهمي عام کا رکنا هے محال * یعني اس خواب پریشاں کي یه تعبیر نہیں

* * *

داد خواهوں سے هز آنر نے جو ارشاد کیا * که " یه حکم ازلي قابل تغئیر نہیں "
حسن ظن کے جو گنه گار تھے ' یه بول اُٹھے : * اس مرقع میں بهي انصاف کي تصویر نہیں !
هم اسیران محبت سے یهي هے جو سلوک * پهر نه کہیے گا که فتراک میں نخچیر نہیں

(شبلي نعمانيْ)

فکاهات

گناه نفع بخش

مپرس حال شهیدان کانپور زمن * که بیدریغ حریفان زدند تیغ هلاک
پولیس را صلهٔ خدمتش عطا کردند * " از آں گناه که نفعے رسد به غیر ' چه باک ؟ "

(اشعري)

کل رعایا برگشته هوکر دشمنوں سے جا ملي' جیسے قرق قلعه سي اور لولو برغاس کے موقع پر عیسائي سپاهیوں نے ترکوں کا ساتهه چهوڑ دیا تها - سید نادر صرف اپنے پچاس همراهیوں کے ساتهه رهگئے تھے - اس موقف حرج کو دیکهکر انہوں نے قلعـه بند هونا مناسب سمجـها' اور ایک مهینه تـک اپنے چند ساتهیوں کے ساتهه هزاروں محاصرین کا مقابله کرتے رهے' اور عبد الله کے اس گولي نه لـگنے والے طلسم کو توڑ ڈالا' ایکے صرف دو آدمي کام آئے اور دشمنوں کو اپني لاشوں کے لیے نیا قبرستان آبادکرنا پڑا -

اخر میں جسوقت قلعه کي رسد میں کمي واقع هونے لگي تو سید نادر سے ایک عارضي صلح کي تحریک کي جسکو فوراً امام نے منظور کر لیا' اس ترکیب سےسید نادر اپنے رفقا کے ساتهه بعزو احتشام قلعه سے نکل کر مسقط آپہونچے' چونکه التوا کي میعاد پندرہ روز کي مقرر تهي اسلیے اسکے ختم هونے پر امام نے قلعه کو اپنے قبضه میں لے لیا'۔

اس هفته کي ڈاک سے معلوم هوا هے که امام کے مریدوں میں اختلاف واقع هو رها هے' حمیر اور عیسے بن صالح اپنے اپنے وطن کو چلے گئے هیں' عبد الله اور امام (سمائل) میں مقیم هیں' (سمائل) کے بعض عربوں نے جو بني رواحه کہلاتے هیں سلطان کي خدمت میں ایک درخواست پیش کي هے جسمیں مالي اور سلاحي امداد کا مطالبه کیا هے - سلطان نے اس درخواست کو نامنظور کردیا - برٹش گورمنٹ کو مسقط سے خاص دوستانه تعلق هے - اس بناپر اوس نے سلطان کي امـداد کے لیے کافي استعداد بہم پہونچائي هے' اور مسقط سے کچهه دور پر چهاؤني ڈال رکهي هے' تاکه اگر بدویوں نے هجوم کیا تو باهر هي باهر روک دیے جائیں -

خاتمه پرمیں بهي آپکي طرح یهي کہونگا که " الفتنه نائمة لعن الله موقظها " و قال الله تعالی : ضرب الله مثلا' قریة کانت آمنة مطمئنة یاتیها رزقها رغداً من کل مکان' فکفرت با نعم الله' فاذا قها الله لباس الخوف والجوع بما کانوا یصنعون - بندہ : ابوالحارث ۲۰ شوال سنه ۱۳۳۱

(الهلال)

مسلمان آج جن مصائب میں مبتلا هیں' ان کي بنا پر اب یه سوال باقي نہیں رها هے که زید حق پر هے یا عمر؟ سوال یه هے که فوائد اسلامیه کي کس کي ذات سے امید هے؟ عمان بقیه ارض مقدس اسلامي کا ایک ٹکڑا هے' اس لیے بہرحال اوس کو مقدس رهنا چاهیے - لیکن یهه دیکهکر هر مسلم قلب کیوں نه دو نیم هو که مسلمان ابهي تـک زید وعمر هي کا سوال کر رهے هیں -

سرزمین عرب کا ایک ایک گوشه تقدیس و تمجید کي ایـک ایک اقلیم هے' پس جو اجنبي هاتهه اوس کے ایک گوشے کو ناپاک کرتا هے' وہ تقدس و مجد اسلامي کي ایک پوري اقلیم کو تباہ کر رها هے' اس لئے همکو صرف اوس تیغ آزمائے مقدس کا انتظار هے' جو اپنے ایک وار سے دست نجس اجنبي کي جنبش کو باطل کردے که دامان قدس و مجد اسلامي مصئون رهے' فهل من رجل یصون ثوب الاسلام؟

میں نے آپکي تمام تحریر میں صرف اس سطر کو ڈرتے ڈرتے پڑها هے که " برٹش گورنمنت کو مسقط سے خاص دوستانه تعلق هے اس بنا پر اوس نے سلطان کي امداد کے لیے کافي استعداد بہم پہونچائي هے " هم یورپ کي محبت هي سے ڈرتے هیں که وہ عداوت کي پہلي منزل هے - المودة تتبعه التجارة و التجارة تتبعه الرایه' اس لیے هم مسلمانان عالم یه نہیں پوچهتے که سلطان کے ساتهه کیا خیانت هوئي؟ هم یه پوچهتے هیں که عمان کے ساتهه کیا خیانت هوئي؟ هم اس خبر کے طالب نہیں که سلطان کي امداد و اعانت کے کیا اسباب بہم پہونچائے جا رهے هیں؟ بلکه یهه جاننا چاهتے هیں که عمان کي امداد و اعانت کے کیا اسباب بہم پہونچ رهے هیں؟ فهل من مجیب؟

تاریخ حیات اسلامیه

الهـــلال اور پـــریس ایـــکت

زان دل شوریده را بر نارک خود مي نهم
کا شیان مـرغ مجنوں شد دل شیدائے من

اس عهد مذلت و مصیبت میں که هر مسلم هستي کیلیے جینا ننگ و عار هے' همیں اپنے دل و جان' دونوں اسلیے پیارے هیں که ایک تو الهـــلال کے سوز عشق سے داغدار' اور دوسرا درد محبت سے بیقرار هے - الهلال کي محبت کو هم تو سچے دل سے گویا خدا اور رسول کي محبت سمجهتے هیں - همیں وہ بهولي هوئي تعلیم یاد دلائي گئي هے جسے فراموش کرکے هم خسر الدنیا والاخرہ کے پورے مصداق بنچکے تھے - هم اپنے اعتقاد میں اسي شخص کو مسلمان جانتے هیں جو الهلال کا سچے دل سے والہ و شیدا هو - وہ جسد بے روح جنهیں کل تک دنیا و ما فیها کي خبر تک نه تهي' آج متحرک هي نہیں هیں بلکه میدان عمل میں اهل قوت سے بهي آگے نکل جانے کا قصد کرتے هیں - اهل بصیرت دیکهیں که یه الهلال هي کي صدائے حق انتما کا معجزۂ مبین هے - کسے خبر تهي که یه عروس حق و صداقت بے نقاب هوتے هي اپنے جمال باطل سوز سے دلوں کو مسحور کرکے اک تازہ روح پہونکدیگا؟ ذالک فضل الله یوتیه من یشاء -

ضمانت الهلال کي یکا یک خبر سنکر دل کو بہت قلق هوا طبیعت دیر تک بیچین رهي' لیکن جب اس واقعه کي حقیقت پر غور کیا تو چپکے چپکے اک خیال نے تسکین دیدي' اور دل خون گشته اس نو عروس غم سے یه کہکر هم پہلو هو گیا :

کام جاں را تازہ کردي ای غم لـذت سرشت !
ے غلط گفتم' چه غم ای من وائے سلوائے من !
من که مستي کردن از خون جگر آموختم
ننگ هوشم باد گر جز خوں بود صهبائے من

بجائے شکوہ کے گورنمنت بنگال کا شکریه ادا کرنا چاهیے که اسنے اپني خوشي یا کسي کے ایما سے الهلال کي ضمانت لیکر اسمیں اور چار چاند لگا دیے - لیکن اسکےساتهه هي اسے یاد رکهنا چاهیے که تنکوں سے دریا کا سیلاب نہیں رک سکتا - دو هزار اور دس هزار کي ضمانت تو کیا بلا هے؟ اس دریائے رحمت الہي کي رواني کو انشاء الله پهانسي کي سختي بهي نہیں روک سکتي - هزاروں کیا بلکه لاکهوں جانفروش اپنا زور نا تواني دکهانے کیلیے ایک اشارۂ چشم کے منتظر هیں - گورنمنت هند کو خوب معلوم هے که الهلال اک اسلامي مذهبي رساله هے - اس کے مٹانے کي تمسخر انگیز سعي کرنا گویا مسلمانوں کے مـذهبي جـذبات کو پامال کـرنا هے - تمام مسلمان باستثنائے چند ملت فروش منافقین کے' گورنمنت کي ایسي کارروائیوں کو نہایت غیظ و اضطراب کي نظر سے دیکهه رهے هیں - کبتک اس جور بیجا اور ستم نا روا کے هم مورد رهیں گے؟ اور کہانتک هم اپنے دلي جذبات اور مذهبي تقدیس کو پامال هوتے دیکهیں گے؟ کاش وہ گردنیں جو ان جبر و استبداد کي رسیوں کے حلقوں کو زینت گلو سمجهتي هیں' کٹ جائیں' تا که قوم کے جسم کو اس وبال دوش سروں کے بارسے نجات حاصل هو - اب تو مسلمان مسلمان هوکر زندہ رهنا چاهتے هیں - آخر اس بت پرستي کي کوئي حد بهي هے؟

شہداء کانپور اعلي الله مقامهم

بخدمت جميع محررين جرائد اسلاميه و بزرگان ملت

واقعات حادثۂ هائله کانپور پر میں نے غور کیا ھے' اوس بناء پر میں یہ بلا خوف تردید که سکتا ھوں که همارے بزرگان قوم نے اسوقت تک بجز پیروي مقدمـه کے کوئي سبیل ایسي نہیں نـکالي' نه کوئي ایسي راے قایم کي ھے' جسکے ذریعـه موجوده ما خوذین کانپور اور معفور شہدائے کانپور کي بیواؤں اور یتیموں اور پس ماندگان کے گذاره کي صورت دائمي طور پر ھو سکے' اوسوقت تک که اونمیں کے چند نفوس اپني مدد آپ کرنیکے قابل ھوجائیں یا اپنے پیروں پر آپ کهڑے ھو سکیں -

جو چنده که ابتک وصول کیا جا رها ھے اور آینده وصول کیا جائیگا ' اوسکي نسبت میں یه دیکهه رها ھوں که صرف مقدمه اور صرفۂ وفد ولایت کے لیے ھے- لیکن کسي صاحب نے اسوقت تک اس معامله میں که (آینده مجروحین اور شہدا کے ورثا کا کیا حشر ھوگا ؟) کوئي تجویز پیش نہیں کي میرے خیـال میں یا تو موجوده چنده مسجد مچهلي بازار کانپور میں سے ایک مستـقل رقم تجارت میں لگا کر اسکا حافظ احمد الله صاحب ' محمد هاشم صاحب اینڈسنس تاجران کانپور کو منیجر مقرر کر دیا جاے که اوسکے منافع سے بیوگان و یتیمان کانپور کي اخیر وقت تک (جیسا که میں اوپر عرض کر چکا ھوں) خبر گیري ھوتي رھے -اور یا جو اور تجویز سب صاحبوں کے نزدیک مناسب ھو عمل میں لائي جاوے - اگر اسوقت اسطرف توجه نہوئـي تو ایندہ بعد برآمدگي نتیجه مقدمات عجب نہیں که ان مصیبت زدوں کي حالت نہایت دارک ھو جاے - تمام جرائد اسلامیه سے امید ھے که میري اس تحریک کو اپنے اپنے جرائد میں درج فرما کر بتائینگے که ورثاء و پس ماندگان شہدائے کانپور کا آینده مستقبل کیا ھوگا ؟

محمد علی' افسوس' وکیل -

حادثـه فاجعـۂ کانپـور



حادثۂ کانپور کے معصوم زخمي ! !

ایک اٹهه برس کي لڑکي' جسکا شانه چهروں سے زخمي ھوگیا تها !

زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

فہرست زر اعانۂ مصیبت زدگان کانپور معرفت جناب احمد حسین صاحب ٹرانس مین' دهورلا سالامتي ریلوے' پونا -

به تفصیل ذیل :

جناب احمد حسین ٹرفس مین ۴ روپیه - جناب امرسنگه صاحب ٹهیکیدار ۱ روپیه - جناب مسو را صاحب ۸ آنه - جناب جعفر صاحب ۱ روپیه جناب مرزا احمد علي بیگ صاحب ۱ روپیه - جناب علی بهائي صاحب ۴ آنه - جناب گلزار خان صاحب ۴ آنه - جناب عالم علیخاں صاحب ۱ روپیه - جناب محمد خان صاحب ۵ روپیه - جناب احمد علي ٹکٹ کلکٹر جی - ائی - پی ریلوے ۱ روپیه - جناب حکیم عبد الرحمن صاحب ۱ روپیة جناب احمد صاحب ۴ آنه جناب امیر صاحب عطار ۸ آنه جناب فتح محمد صاحب ۱ آنه - جناب عبد الرحمن صاحب ۲ آنه جناب شیخ محبوب صاحب ۱ آنه - جناب مصطفی صاحب آنه - جناب امیر صاحب جناب راجو صاحب ۱ آنه جناب عثمان صاحب بٹري والے ۸ آنه جناب مقبول صاحب کیرج اگزامنر ۸ آنه - جناب عبد الرزاق صاحب هیڈ سگنلر ۱ روپیه -

جنـاب اقدس بعد سلام علیکم کے عرض پرداز ھوں که مسلمانان شہر اودے پور سے جو چنـده پس مانـدگان شہدائے کانپور کیلیے ابتک وصول ھوا اوس میں سے ایکصد روپیـه بذریعه مني ارڈر ارسال خدمت کیا جاتا ھے فہرست چنـده دهنـدگان بغرض اشاعت عقب سے روانه خدمت کیجاویگي -

یهه چنده ممبران مسلم کلب اودے پور که اور خصوصا سیکریٹري صاحب الب مذ کور کی سعي سے ھوا ھے - اور کوشش جاري ھے -

ترجمـه اردو تفسیـر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه مئیں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

اعـــلان

ضـــرورت

ایـک نوجوان گریجوایت جو معزز خاندان سے هیں اور معقول آمدني رکهتے هیں - اپني شادي کي خاطر کسي شریف خاندان سے خط وکتابت کرنا چاهتے هیں - خط وکتابت بنـام عاصم معرفت الهـلال -

در بازوے قدرت تو مضمر   صد زور کمان آفرینش
برخیز کہ شور کفر برخاست   اے فتنہ نشان آفرینش

پانچ روپیہ کي حقیر رقم ضمانت الہلال کے فنڈ میں داخل کیجاتي ہے ' قبول فرمائیں - اور اس مضمون کو اخبار میں تھوڑي سي جگہ دیں -

داعي بالخیر ' سید عبد الحکیم' سیف '(رئیس شاہجہان پور)

اللہ تعالی اپکي سعي بلیغ کو بار آور کرے اور اپکے متبعین کو استقامت دائمي عنایت فرماے - جس کوہ وقاري سے آپ اپنے ارادہ پر مستقیم ہیں خداوند اسلام سب مسلمانوں کو جلد اسي روش پر لاے -

گورنمنٹ نے اگر ضمانت لي ہے' تو کیا ہماري جانوں کو بھي اسنے لے لیا ہے ؟ نہیں ہماري جانیں تو اس قادر ذو الجلال کي ملک ہیں - جسنے ہمیشہ راستبازوں ' حق گوؤں ' اور صادقوں کي مدد کي ہے -

پہلے میرا دل مضطرب تھا ' بلکہ دوسرے معنوں میں نا امید تھا مگر الحمد للہ کہ اپکي تحریروں نے مطمئن کردیا ' یعني مسلمان بنا دیا - میرے پاس کیا ہے جو میں آپکي نذر کروں ؟ ہاں اوس خداے کریم کي دي ہوئي جان حزیں ہے جو غیر اللہ کے آگے کسي قسم کا بھي عجز کرنیکو کفر تصور کرتي ہے ' یا پھر اس جان کا جمع شدہ عرق - جو بصورت روپیہ پیسہ کے ملتا ہے - علاوہ قیمت الہلال اور البصائر میں ایک روپیہ ماہوار ہمیشہ کیلیے نذر کرونگا اگر قبول فرمائیں تو جواب آنے پر انشاء اللہ تین ماہ کي تین قسطیں بذریعہ مني آڈر بھیجدونگا -

گر قبول افتد زہے عز و شرف -

آپکا ادني خادم - جان محمد

حضرت مولانا - السلام علیکم - ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہسکتے کہ وہ مصلح و معلم جرائد اسلامي جنکو آج ہم اپني جان و مال سے بھي زیادہ عزیز رکھتے ہیں' حکام کے جبر و تشدد سے ان شاء اللہ کچھہ بھي نقصان نہیں اٹھائیں گے' بلکہ یہ انکي تحریک صداقت کو اور قوي و محکم کریگا - ۳ - اگست کے اندوہناک واقعۂ کانپور سے ابتک کتنے اخبارونکا گلہ گھونٹا جا چکا لیکن پھر اُس سے کیا ہوا ؟ کیا مسلمانوں کا جوش سرد ہوگیا ؟

" الہلال " کا ابتک بچ جانا تعجب انگیز تھا اسلیے کہ یہ تو اور بھي ہر ایسے معاملے میں جو گورنمنٹ اور مسلمانوں کے درمیان غلط فہمي پیدا کرتے ہیں' آزادانہ ' مگر از روے مذہب ' نکتہ چیني کرتا تھا - تاکہ گورنمنٹ اور رعایا کي کشیدگي اندر ہي اندر نشو و نما پا کر خطرناک نہ ہونے پاے - ہاں یہ ضرور تھا کہ اس امر سے بعض حکام کے جور و ظلم البتہ آشکارا ہو جاتے تھے - با ایں ہمہ " الہلال " سے دو ہزار کي ضمانت طلب کي گئي ہے - یہ ضمانت " الہلال " سے نہیں بلکہ مسلمانان ہندوستان سے لي گئي ہے -

دو ہزار روپیہ کي کیا حقیقت ؟ اگر دس دس ہزار کي بھي ضمانت لي جاتي تو قوم اپني جان بیچکر گورنمنٹ کے خزانے میں داخل کر دیتي - گو مسلمان مفلس' غریب اور فاقہ مست ہیں مگر اسلام کي محبت سے ابتک انکے دل خالي نہیں اور اپني جان تک اسپر سے نثار و قربان کر دینے کیلیے سر بکف ہیں ' میں

یہ حقیر رقم الہلال ضمانت فنڈ کے لئے بذریعہ مني آڈر ارسال خدمت کرتا ہوں - امید ہے کہ انجناب اِس حقیر و ناچیز ہدیہ کو قبول فرمائینگے -

خـــادم المسلمـــیـــن
خواجہ سید منظور احمد - آرہ

بحضرت مولانا المکرم ' ذي المجد و الکرم -

الہلال کے خبر ضمانت اور اسکے ۲۷ - اگست کے نمبر ۹ کي ضبطي نے قاریین الہلال کے نہیں' بلکہ عموماً مسلمانان ہندوستان کے دل ہلادیے - یہ ایک استبداد عظیم ہے جو مسلمانان ہند کو احاطہ کیے ہوے ہے' تحریري آزادي ساب ہونیکو ہے - آزادي تقریر کا جنازہ اٹھہ چکا - تعجب نہیں آگے چلکر مسلم ہستي سے کہا جاے کہ " وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب - الہلال کي نور افشاني ماخوذ ہے انوار قرآنیہ سے - جب تک قرآن دل و زبان پر ہے آجکل کي عدالت میں الہلال کیا اہل قران ہونا ہي بڑا نا قابل عفو جرم ہوگا - کیوں نہیں قرآن کریم کا ہمسے مطالبہ کیا جاتا کہ حق و باطل متصادم ہوں اور ان دونوں میں سے کوئي ایک ہستي باقي رہجاے ' اور تنازع بقا کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے منفصل ہو جاے - خدا آپ کے ارادونمیں برکت عنایت فرماے ' اور اشاعۃ حق کے ارادہ میں جس قدر مانع و مزاحم ہیں انکو دور فرماکر اس دور استبداد میں ان الباطل کان زہوقا کي تفسیر دکہلا دے - مجروحین کانپور کي اعانہ کے لیے بھي چندہ فراہم کر رہا ہوں عنقریب مرسل خدمت ہوگا -

محمد سعد اللہ - کرت پور ' بجنور

حضرت من دامت برکا تہم -

الہلال قومي اور مذہبي رسالہ ہے اوسکي ضمانت کا واقعہ اسلام کي ضمانت کا مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کو پوري توجہ کرني چاہیے ورنہ کیا عجب ہے کہ اسطرح احساس مذہبي ہي معدوم کر دیا جاے -

ضمانت فنڈ میں في الحال (۵ - روپیہ) بذریعہ مني آڈر روانہ کرتا ہوں جو میرے لیے موجب برکت ہوگا -

حافظ حقیقي سے یہي دعا ہے کہ وہ حضرت کو اپني حفاظت میں رکھے اور اوسکي نصرت ہمیشہ حضرت کي رفیق رہے ' آمین ثم آمین -   خادم - خریدار نمبر (۱۹۲۵)

[illegible]ناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

[illegible]ات مرض : جس کو بار بار پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی [illegible] ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - [illegible] ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا [illegible] ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں [illegible] ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں [illegible] جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو [illegible] - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا [illegible] اعضاء رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

[illegible] کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے اگر مندرجہ بالا آثار دیئے بعد دیگرے [illegible] ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل [illegible] بھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے [illegible] یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں [illegible] لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل [illegible] نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی [illegible] روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت [illegible] ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں سکر [illegible] ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں [illegible] ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ [illegible] یہ ہے کہ **ہماری** ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر [illegible] ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ [illegible] آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں [illegible] علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور [illegible] کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ [illegible] رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت [illegible] ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا [illegible] اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

[illegible] گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کےلئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور [illegible] مرض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے [illegible] سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں [illegible] کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی [illegible] ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - [illegible] - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد [illegible] فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی [illegible] شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

[illegible] محمد خاں - ٹالپٹر والئی ریاست خیرپور سندھ سے پیشاب کی [illegible] مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام [illegible] کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

[illegible] رضا خاں - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ - آپ کی حب ذیابیطس [illegible] کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۴۹ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب [illegible] ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

[illegible] خاں - محلہ قرقاب شاہ جہاں پور - جو گولیاں ذیابیطس آپ نے [illegible] شکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زندگی [illegible] دینے کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

[illegible] گولیاں استعمال کررہا ہوں - بیشک م - ۵ دفعہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسین ڈپٹی کلکٹر الہ آباد - مجھے عرصہ دس سال سے علاوہ ذیابیطس کے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض [illegible] -

[illegible] علام پوسٹما سٹر جنرل - پیشاب کی کثرت جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

--- * ---

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

---

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

---

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۱ تولہ دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

---

بر الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چلو سو مریض کے لئے ایکروپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

---

سرمہ منیرۃ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

---

پتہ -

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

جناب احمد حسین صاحب هیڈ رافسمین
دهند - پونا
... کوشش و سعی منتظم ... مسلم کلب ...
شیخ ولی محمد صاحب کرد اور اوده ...
میواڑ
مسلمانان غیور موضع بیم ...
بذریعه احمد رضا صاحب
جناب محمد یعقوب ...
جناب حافظ ...
پیش امام - ... ۱۰
جناب اکبر ...

...	-	-	۳۰
جناب ...	-	-	۷
...	-	-	۲

... عثمانیه

... صاحب راج محل	-	-	۱
... - محله سید نگریان گوجرانواله	-	۸	۷
... محمد عبد المجید صاحب - ... زرای - جالندهر	-	-	۱
جناب مبارک حسین صاحب - کلکته	-	-	۲۵

جناب من ! چار پانچ ماه قبل سے براے امداد ترکی ومصیبت ... جنگ بلقان کچهه چنده جمع هوکر پڑاتها - لیکن چند وجوه ... نع ارسال تهے - کل مبلغ ۱۲۵ روپیه روانه خدمت هے -
یہاں اسلام براے نام هے - بڑے جد و جهد کي یه رقم نتیجه هے.
ش - ع - ز - بهاري مقیم لاهري ' بلوچستان
(تفصیل ۱۲۵)

جناب میر بلوچ خانصاحب ترمکي	-	-	۱۰
جناب میر تاج محمد خانصاحب ترمکي متعلم	-	-	۳۷
جناب محمد رحب صاحب	-	۸	-
جناب سبها گه گوله صاحب	-	۱	۳
جناب بشیکه صاحب	۶	-	-
مسمات سهیني بیوه	-	۲	-
مسمات بختاور بیوه	-	۲	-
جناب الله رایه گوله	-	۲	-
جناب ضمیر صاحب گوله	-	۱	-
جناب بگوهت صاحب	-	۲	-
جناب مزار صاحب نجار	-	۸	-
جناب محمد شریف صاحب زرگر	-	-	۲
جناب شیر محمد	-	-	۲
جناب فلو صاحب	-	۴	۱
جناب محمد شفیع صاحب	-	-	۱
جناب گوزا صاحب	-	-	۱
جناب مراد خانصاحب ترمکی	-	۸	-
مسماة مرادن بیوه	-	۲	-
جناب الهی بخش صاحب	-	-	۲
جناب دهنی بخش صاحب	-	-	۴
جناب محمد عظیم وحاجی زرگر	-	-	۱
... ب دایه	-	-	۱
... سید حسن شاه شمس صاحب	-	۹	۲
... ب عبد الحکیم صاحب	-	-	۱
جناب کلاقي صاحب	-	۱۳	-
جناب بهنموز	-	۲	-
جناب کابر صاحب	-	۲	-
جناب زربهر صاحب	-	۲	-
جناب میر مهر الله خان صاحب	-	-	۱
جناب حیدراني صاحب	-	۸	-
جناب ملاقائم الدین صاحب	-	-	۱
جناب موسی خان صاحب	-	۸	-
جناب فقیر گل شاه	-	-	۱
جناب پیر بخش صاحب	-	۲	-
اچرو رند میراسي	-	۸	-
باجهی دتا صاحب	-	۸	-
جناب اله بخش صاحب	-	۸	-
جناب اله دتا صاحب	-	۸	-
جناب عبد الغفور صاحب	-	-	۲
جناب مرزاخانصاحب	-	۲	-
جناب صالح محمد صاحب	-	۶	-
مسمات حلیما	-	-	۱
جناب طالب نود هان صاحب	-	-	۴
جناب شیخ محمد صاحب	-	-	۲
جناب گل حسن خانصاحب	-	-	۱
جناب سهو صاحب	-	-	۱
جناب دوست محمد صاحب	-	-	۵
جناب راجد بخش صاحب	-	۸	-
جناب سفر صاحب	-	-	۱
جناب پاندهي صاحب	-	۸	-
جناب حامد صاحب	-	-	-
جناب حاجي صاحب	۶	۳	-
جناب سالنداد صاحب	-	۲	۶
جناب قاضي عبد الحق صاحب	-	۱۰	۲
جناب عمر صاحب	-	-	۱
جناب ملا تاج الدین	-	-	۱
جناب بري صاحب	-	۸	-
جناب دیگر تجار صاحب	-	۸	۱
جناب عبد الرحیم	-	-	۱
جناب حمزه خانصاحب	-	-	۱
مسمات عزبي بیوه	-	۲	-
جناب سلطان صاحب	-	۸	-
جناب گگزاي صاحب	-	۴	۲
جنناب گپت خرات صاحب	-	-	۱
جناب سر بواه تمندر صاحب	-	-	۱۸
جناب گپت خیرات	-	۴	-
جناب محمد صاحب	-	-	۱
جناب نوداني صاحب	-	۴	۱
جناب ولي محمد صاحب	-	۲	-
جناب امام بخش صاحب	-	۲	-

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
(القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

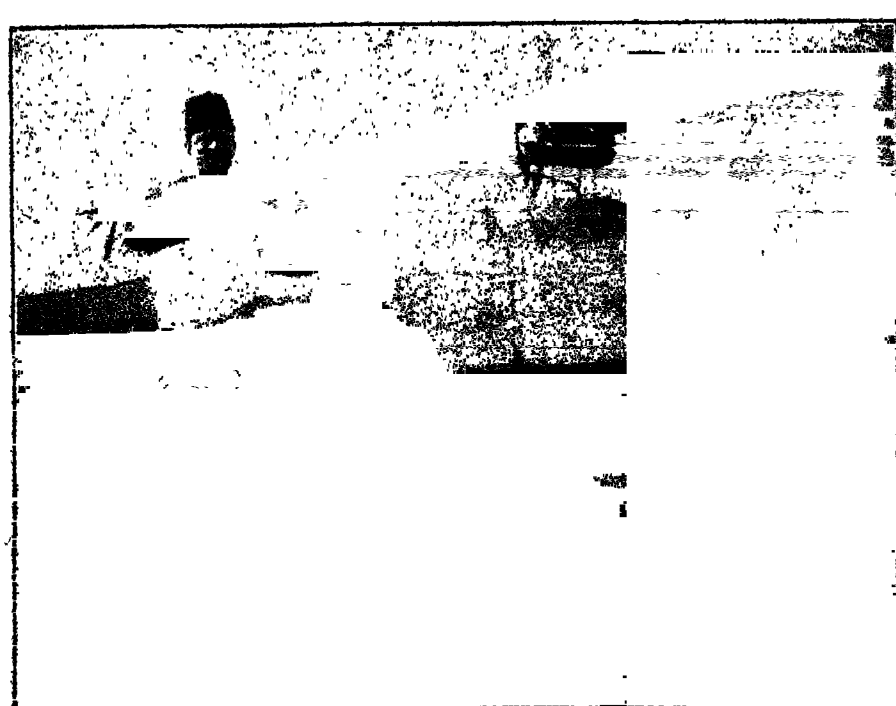
مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۷ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۱ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 22, 1913.



حادثۂ فاجعۂ کانپور



احمد خان شروانی

ڈاکٹر ناظر الدین (لکھنو) — سید راس مسعود — مسٹر مظہر الحق — مسٹر تصدق حسین (علی گڈھ) / سید فضل الرحمن (کانپور) — ڈاکٹر محمود (بانکی پور) / خواجہ عبد المجید (علی گڈھ)

اجرش دہد خدائے کہ کردست یاری
با آں کسے کہ یار و ناصر نہ داشتند !!

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

[۱۹]



مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر وپروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

غبطۃ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱، مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششاهی ٤ روپیه ۱۲

نمبر ۱۷ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۱ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 22, 1913.

فہرس

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

۱۹ - اکتوبر کو انجمن کی جانب سے ٹون ہال کلکتہ میں ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا ' تا کہ مسئلہ مسجد کانپور کے تازہ تغیرات کی نسبت غور و فکر اور اظہار راے کیا جاے - باوجودیکہ صرف ایک دن پیشتر ہی اسکا اعلان کیا گیا تھا ' لیکن جلسہ عظیم الشان اور مجمع نہایت کثیر تھا -

مجملاً اسکی روئداد اخبارات میں چھپ چکی ہے - تفصیلی حالات شاید آئندہ نمبر میں شائع کیے جاسکیں - جس اعتدال اور حزم و احتیاط کے ساتھہ اس معاملے کی نسبت اس جلسے میں تجاویز منظور کی گئی ہیں ' ارباب فہم نے انکی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ کر لیا ہوگا -

سب سے آخری تجویز یہ تھی کہ :

" نظر بہ حالات گذشتہ ' عمارات و اوقاف دینیہ کے حفظ حقوق و دفاع کیلیے نہایت ضروری ہے کہ مسلمان اپنی تمام تر کوششوں سے با قاعدہ کام لیں - اسلیے یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ " انجمن دفاع مسجد مقدس کانپور کلکتہ " کو اینده " حفظ حقوق و دفاع عمارات دینیہ " کے نام سے بدستور قائم و جاری رکھا جاے "

یہ کہنا ضروری نہیں کہ گذشتہ تجربے آیندہ کیلیے کس قدر موثر اور عبرت انگیز سبق دیچکے ہیں - یہ مسئلہ ہمیشہ سے اہم تھا لیکن اب تو اسکی اہمیت انتہائی درجے تک پہنچ گئی ہے - امید ہے کہ اخوان ملت اس کام میں انجمن کی اعانت فرمائیں گے

ابو الکلام (صدر) — (آنریبل) فضل الحق (سکریٹری)

لیکن هر واقعه کي مختلف حیثیتیں هوتي هیں اور ان تمام جذبات مسرت و امتنان کے هجوم میں' اسپر افسوس کیے بغیر میں نهیں رهسکتا که بهت سے لوگ واقعه کو مختلف نظروں سے نه دیکھنے میں ایسي غلطي کر رهے هیں' جس پر شاید انکو کسي وقت تاسف هو' حالانکه کام وهي سچا اور پر صداقت هے' جس کیلیے امتداد زمانه کے ساتھه ساتھه مسرت اور خوشیاں بھي بڑھتي جائیں' اور جسکے لیے کبھي بھي تاسف نهو-

۱۴ - اکتوبر کا واقعه چند چیزوں کا مجموعه هے - مسئلۂ مسجد کانپور نے مختلف صورتیں اختیار کرلي تھیں - ایک مسئله هے مسجد کے متنازع فیه زمین کا - اور ایک مسئله هے متهمین کي رهائي کا -

ایک شے هے کانپور کے وفد کا اڈریس' اور پھر سب سے آخر سامنے آنے والي چیز هے هز ایکسلنسي کي تقریر' جسمیں اِن تمام امور کا اعلان کیا گیا -

کیا مجھے وہ حضرات جو ۱۴ - اکتوبر کي شام سے مصروف کار هیں' بتلا سکیں گے که انکے اظہارات کس چیز کے متعلق هیں' اور تائید و اتباع کے سوا انهوں نے کیا خود بھي اسپر کچھه غور کیا هے ؟

(دالان)

اولین مسئله مسجد کے دالان کا تھا' لیکن اگر میں یه کهنے سے خاموش رهوں تو یه میرے ایمان کا انتہائي ضعف هوگا که اسکا مسئله اب تک منفصل نهیں هوا هے - نه صرف مسلمانوں کیلیے' بلکه حضور ویسراے کي اُس قیمتي اور یادگار انصاف فرمائي کے دائمي اور مستحکم هونے کیلیے بھي نهایت ضروري تھا که وہ مسلمانوں کے مذهبي اظهارات اور علماء کرام کي شرعي تصریحات کے مطابق هوتا - وہ انتہائي مقصد جو حضور ویسراے کي اس مداخلت کے اندر مضمر هے' کس درجه شریفانه' اور کس درجه محبوب القلوب هے ؟ یعني انهوں نے مسلمانوں کے غم و الم کو دور کرنا چاها' اور انکي خواهشوں کو پورا کرکے برٹش انصاف کے سب سے بڑے قیمتي اصول " عدم مداخلت مذهبي " کے احترام کو همیشه کیلیے محفوظ کردیا - پھر کیا یه کوئي خوشي کي بات هوتي اگر ایک ایسي اعلي نیت اور بهترین عمل کو هم ایسي حالت میں چھوڑ دیں' جو مسلمانوں کو کامل تسکین دینے' اور انکي تمام شکایتوں کے دور کرنے میں کسي طرح' اور کبھي بھي ناکام ثابت هو؟ اگر ایسا کیا جاے تو در حقیقت یه ویسراے کي محبت فرمائیوں کا هماري طرف سے کوئي اچھا معاوضه نهوگا -

حضور ویسراے نے ٹوٹے هوے دلوں کو جوڑنا چاها تھا' پس ضرور تھا که هم انهیں مدد دیتے' تاکه اسطرح یه ٹکڑے باهم ملا دیے جاتے که پھر دیکھنے والوں کو یه بھي بتلانا مشکل هوتا که ٹوٹا بھي هے تو کهاں سے ؟

دل شکسته دراں کوچه مي کنند درست
چنانکه خود نشناسي که از کجا بشکست ؟

لیکن اگر بال رهگیا تو وہ دیکھنے والوں سے گذشته کي مخبري کریگا اور بھولنے والے پچھلي یاد کو نه بھلاسکیں گے !

یه جو آوازیں بعض اطراف سے اٹھه رهي هیں - یه جو مراسلات کانپور سے آ رهي هیں' یه جو خود ۱۴ - اور ۵ - اکتوبر کے بعض حالات و واقعات کانپور هیں - کیا اسي بات کا نتیجه نهیں هیں ؟ ترجمه :

ملگیا شیوں مبارک باد میں !

اصل مسئله زمین کي ملکیت کا مسئله هے اور افسوس که هز ایکسلنسي نے اس کو صاف کرنا غیر ضروري بتلایا -

ممکن هے که اسمیں کچھه مصلحتیں هوں' تاهم بهت آساني سے ممکن تھا که زیادہ صبر و انتظار کے ساتھه معاملے کے هر پہلو کو صاف کرلیا جاتا - آوروں کو جلدي هو تو هو' لیکن الحمد لله که خود مسلمانوں کو اس معاملے میں جلدي کرنے کي کوئي وجه نه تھي -

ایک صورت یه هے که زمین کا وہ ٹکڑہ بجنسه واپس کردیا گیا - اب متولي اُس زمین کو اس طرح استعمال کرینگے که اُس جانب ایک دروازہ بنائیں گے - چھت کیلیے دو کھمبے کھڑے کریں گے - نیچے کا حصه انکي ملکیت هوگي قانوناً و علناً' اور اس طرح یه اصول شرعي برابر قائم رهیگا که " کسي مسجد کا کوئي حصه مصالح مسجد کے سوا اور کسي کام میں نهیں لگایا جا سکتا " -

دوسري صورت یه هے که مسجد کا جسقدر حصه حکام کانپور نے لینا چاها تھا' وہ بجنسه سڑک کو دیدیا گیا - البته مسجد کے اوپر صحن کے ساتھه ۸ - فیت کا برامدہ سا نکال لینے کي اجازت دیدي گئي هے' جس کي اجازت هر شهر کي مینوسپلٹي هر مکان کو خاص شرائط کے ماتحت دیدیا کرتي هے -

وہ نیچے کي زمین که اصل معامله هے' سڑک میں بدستور شامل رهیگي - البته یه ایک خاص بے اصولي جائز رکھي گئي هے که اتنے حصے کو متولیان مسجد اپنے صرف سے طیار کرا دیں -

پس اسکو اچھي طرح صاف هو جانا چاهیے که کونسي صورت قرار پائي هے ؟ یه کوئي عقل مندي کي بات نهیں که " زمین ملگئي' زمین ملگئي " کا شور مچا کر لوگوں کو واقعه کے سمجھنے کي مهلت نه دے جاے اور وهي معامله مشتبه اور پیچیدہ هو کر رهجاے' جسکي بدولت مسلمانوں کو اس درجه نا قابل تلافي نقصان عزت و جان گوارا کرنے پڑا' اور جسکي وجه سے خود حکومت کو بھي اس درجه پریشاني اور حیراني سے اُٹھاني پڑي -

حضور ویسراے کے فیاضانه ارادہ کي صحیح تکمیل اور اسکي سچي قدر داني جب هي هوسکتي هے' جب که انکے فیصلے اور اعلان کو اسطرح معلق چھوڑ دینے کي جگه اسکو اس حالت تک پهنچانے کي سعي کي جاے' (حالانکه پہلے هي هوني تھي) که وہ اپنے اصلي مقصد کو حاصل کر سکے -

میں سمجھتا هوں که اگر یه معامله اچھي طرح صاف کردیا جاتا تو کانپور کے عام مسلمان بھي بالکل مطمئن اور شاد کام هوجاتے اور باهر بھي هر طرف طمانیۃ هوتي -

میں هرگز یه راے نه دونگا که مسلمان اس معاملے میں کوئي نیا ایجي ٹیشن شروع کریں' اسکي کوئي ضرورت نهیں - البته یه ضرور هے که اس معاملے کو کار کن ذرائع سے صاف هو جانا چاهیے که اب بھي وقت باقي هے - اور مجھے امید هے که شاید ایسا بآساني هو سکے گا -

(باقي آینده)

شذرات

گم شدہ امن کي واپسي

لارڈ هارڈنگ کي يادگار دانشمندي

۲ - جولائي اور ۱۴ - اکتوبر

الا ' ان حزب الله هم الغالبون !

فوقع الحق و بطل ما كانوا يعملون - فغلبوا هنالك و انقلبوا صاغرين ! (۷ : ۱۱۵)

جو حق بات تهي وہ سب پر ثابت هوگئي ' اور جو کچهه باطل پرستون نے کيا تها ' سب ملیا میٹ هوگیا - پس فرعون اور اوسکے ساتهیون نے شکست کهائي اور حکم الهي سے ذلیل و خوار هوگئے -

هے ایک خلق کا خون اسکے حوالہ کشان پہ میرے
سکهائي طرز اُسے دامن اُٹها کے آنے کي !

" مسئله مسجد کانپور " کي تاریخ میں هر واقعه یادگار هے - اُس کا آغاز بهي یادگار تها اور اُس کا اتمام بهي - اسکي ابتدا بهي ناقابل فراموش هے اور اُسکي انتہا بهي - اُسکے وہ ایام وسطی جو درد و غم ' آہ و فغاں ' حق طلبي ' و داد خواهي میں بسر هوے - وہ بهي یادگار رهیں گے ' اور وہ ایام آخریں ' جو جوش و خروش ' جہد و جہاد ' سعي و تلاش ' اتحاد و اجتماع ' اور بالآخر فتح و انہزام کي صورت میں نمایاں هوے ' وہ بهي کبهي نہ بهلاے جا سکیں گے :

والله يؤيد بنصره من يشاء ' ان في ذالك لعبرة لاولى الابصار ! - (۳ : ۱۲)

البته هر شے کي یاد یکساں نہیں هوتي ' اور هر یاد اپنے ساتهه ایک خاص اثر رکهتي هے - زخم بهي یاد رهتے هیں اور دست مرهم بهي - لیکن پہلي یاد کے ساتهه همیشه دل میں ٹیس اٹهتي هے ' اور دوسري کا همیشه شکریه کیا جاتا هے - خوں ریزي کو ذکر کرتے همیشه دنیا نے نفرت کي هے ' مگر اصلاح کي کوششوں کو همیشه تعریف ملي هے کہ یہ انکا قدرتي حق هے -

(۲ - جولائي) اور (۳ - اگست) کي طرح (۱۴ - اکتوبر) بهي یادگار رهیگي ' مگر وہ یادگار ' ظلم و ناانصافي ' بے رحمي و ناداني ' مغرورانه هٹ اور جاهلانه گهمنڈ ' سفاکانه اقدام اور جابرانه خوں ریزي کي یادگار نہیں ' بلکه ۱۴ - اکتوبر اُس عقل و تدبر ' دانشمندي و دانائي کي یادگار هے ' جس نے همیشه حق و صداقت کا ساتهه دیا هے ' اور جو اگر دنیا سے اٹهه جائے ' تو پهر ظلم و ناانصافي کے بے امان دیو وحشت کے بسنے والوں کو کبهي بسنے نہ دیں -

هندوستان کا انصاف گم هوگیا تها - برطانیه کے خزانے کا سب سے زیادہ قیمتي موتي کهو گیا تها - لیکن مبارک هو لارڈ هارڈنگ کو کہ انہوں نے اسے واپس دلا دیا !

* * *

یہ یادگار صرف عقل و دانائي هي کے ایک ایسے معرکے کو یاد نہیں دلاتي ' جسمیں بالآخر دانائي کو فتح هوئي اور ناداني کو شکست کا اعتراف کرنا پڑا ' بلکه اس سے بهي زیادہ موثر عبرۃ اسکے اندر حق و باطل کي کشمکش اور بالآخر حق کي فتح یابي کی هے - وہ صداقت جس نے همیشه فتح پائي هے ' اس واقعه کے اندر ایک صدائے تقویت سُناتي رهتي هے کہ اُسکي قوت سے لوگ مایوس نہوں - اس نے اپني مثالوں کو همیشه دهرایا هے ' اور وہ اب بهي اپني مثالیں تازہ کرسکتي هے - متهمین هنگامۂ کانپور کا مسئله في الحقیقت حق و باطل کا ایک مقابله تها - باطل کي قوتیں حکومت کے گهمنڈ اور تسلط کے غرور میں پوشیدہ تهیں مگر حق کي بے سروساماني کے اندر بهي اسکا قدیمي معجزہ موجود تها - گو اس کي آواز سے بار بار غفلت کي گئي ' اُسکي صداؤں کي بارها تحقیر هوئي ' داد خواهي کي فریادوں کو بار بار ٹهکرایا گیا ' تاهم اسکي قوت ناگزیر اور اسکا جلال بے غل تها - بس آخر اُس نے اپني طاقت کا اعتراف کرایا جیسا کہ همیشه کرایا هے اور جیسا کہ همیشه هوگا : وقل جاء الحق و زهق الباطل ' ان الباطل كان زهوقا !

اس فتح و شکست کو اُس فیصلے میں ڈهونڈهنے کي ضرورت نہیں ' جو مسجد کانپور کے متنازع فیه حصے کا کیا گیا ' اور نہ تو اسے هر انسان کي تقریر میں تلاش کرنا چاهیے - اس فتح و نصرت کیلیے صرف اسقدر کافي هے کہ جو لوگ اس مسئلے کو اغماض و بے دردي سے طے کرنا چاهتے تهے ' انہوں نے اپني محبت کے اظہار کو ضروري سمجها ' اور جن لوگوں کو صرف زخم هي کا مستحق سمجها گیا تها ' انکے لیے بالآخر ایک مرهم بهي طیار کیا گیا ! !

* * *

جو کام جس طرح سے کیا جاے ' اگر وہ غرض حاصل هوجاے تو یقیناً خوش هونا چاهیے - مجهکو اس امر سے نہایت خوشي هے کہ اس دانشمندانه عمل نے لاکهوں مسلمانوں کے غمگین اور مایوس دلوں کو یکایک مسرور کردیا اور جس درجه نادان اور بے درد (نہ کہ مخلص و رحم دل) سر جیمس مسٹن کے متمردانه رویه نے غلطي کي تهي ' اتني هي لارڈ هارڈنگ نے تدبر و انصاف فرمائي سے کام لیا - انہوں نے مقدمات اٹها لیے اور مسجد کي زمین میں مداخلت کرنے کي اصلاح کرني چاهي - هر وہ آنکهه ' جو ایک سوچهه بے جرموں کے هاتهوں میں سر جیمس مسٹن کو هتکڑیاں ڈلواتے دیکهه چکي هے ' ۱۴ - اکتوبر کے اس منظر کو محبت و تشکر کي نگاهوں سے دیکهے بغیر نہیں رهسکتي کہ لارڈ هارڈنگ کے هاتهه پدرانه محبت کے اظہار کے بعد ' انکو بلا استثنا رها کر دینے میں مصروف هیں !

الهلال

۲۱ ذیقعدہ : ۱۳۳۱ ھجری

مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسـلامیہ لاھـور کا رزولیـوشن

(۳)

(حقیقت تعبد و پرستش)

ممکن ہے کہ تم کہو : مساجد میں انساني حکومتوں کے احکام و اعلان ' اور انسانوں کي تعریف و تمجید پرستش و تعبد میں داخل نہیں - پرستش تو صرف اُسي کي کرتے ہیں جسکے لیے مسجدیں بنائي گئي ہیں - اُسي کے آگے عبادت کیلیے کھڑے ہوتے ' اور اُسي کی حمد و ثنا خطبوں میں بیان کرتے ہیں - البته انسانوں میں جو لوگ بڑے ہیں ' جنکا دربار عزت بخش اور جنکا حکم و اقتدار بہت وسیع ہے ' انکي تعریف کرتے ہیں اور انکے لیے دعا مانگتے ہیں -

اگر میں اسکا جواب دوں - اگر میں اسلام کي توحید اور اسکے مزاداده شرک کي تشریح کروں - تو میں اپنے موضوع بحث سے بہت دور جا پڑونگا اور اب بھي اتنا نزدیک نہیں جتنا کہ ہمیشہ ہونا چاھیے - مگر میں کہونگا کہ میں نے جو آجکل کے مشرکین ہوا پرست کو قریش مکہ کے مشرکین اصنام پرست سے تشبیہ دي تو ...! وہ تو تمہارے اس کہنے میں بھي موجود ہے - در اصل توحید اسلامي کے متعلق یہ ایک عالمگیر ضلالت ہے جس میں آج مختلف صورتوں کے اندر عالم اسلامي گرفتار ہے - لوگ بھول گئے ہیں کہ اسلام کا مایۂ شرف محض اعتقاد توحید نہیں بلکہ تکمیل توحید ہے - اور تکمیل توحید کي اصل و اساس " توحید فی الصفات " ہے -

(توحیـد فی الصفـات)

مشرکین مکہ کبھي بھي خدا کے منـکر نہ تھے - وہ کبھي یہ نہیں کہتے تھے کہ جن بتوں کي ہم پوجا کرتے ہیں یہی خالق ارض و سموات ہیں :

ولئن سالتهـم من خلـق السمـاوات والارض و سخر الشمس والقمـر؟ ليقولـن الله ، فانى يوفكـون ؟ (۲۹ : ۶۱)

" اور اگر ان مشرکین عرب سے تم پوچھو کہ وہ کون ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ' اور سورج اور چاند کو اس ترتیب و نظام عجیب پر مسخر کردیا ؟ تو بے اختیار بول اٹھیں گے کہ کوي نہیں ' صرف الله ! جب حالت یہ ہے تو پھر یہ گمراہ کہاں بھٹکتے چلے جا رہے ہیں ؟ "

پھر سورۂ (زمر) میں فرمایا :

ولئن سالتهـم مـن خلـق السمـاوات والارض ' ليقولن الله ' قل افرءيتم ما تدعون مـن دون اللـه ان ارادنـي اللـه بضر ' هل هن كاشفات ضره ؟ او ارادني بـرحمـة ' هـل هن ممسـكات رحمته ؟ قل حسبـي الله ' عليـه يتـوكل المتـوكلـون ! ! (۳۹ : ۳۹)

اور اے پیغمبر ! اگر تم ان مشرکین مکہ سے پوچھو کہ کون ہے جس نے ان آسمانوں اور اس زمین کو پیدا کیا ؟ تو ضرور اسکے جواب میں یہي کہیں گے کہ " الله نے " ! پھر تم انسے کہو کہ اگر الله مجکو تکلیف پہنچانا چاھے تو وہ تمہارے معبود ' جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ھو ' میري تـکلیف کو دور کرسکتے ہیں ؟ یا اگر الله مجھہ پر اپنا فضل و کرم کرنا چاھے تو کیا وہ اُسے روک سکتے ہیں ؟ اے پیغمبر ! انسے کہدو کہ میرے لیے تو بس (وھي) خدا بس کرتا ہے (جس کے وجود سے تم بھي انکار نہیں کرسکتے) اور بھروسہ کرنے والے اُسي پر بھروسہ کرتے ہیں ! !

پس اگر اپنے اعمال مشرکانہ کے ساتھہ تم بھي خدا کا اقرار کرتے اور اسکو عبادت صفوف و محراب کا مستحق سمجھتے ھو ' تو تمہارے مورث اعلی بھي ایسا ھي سمجھتے تھے - انکو الله کے وجود سے انکار نہ تھا - جب انسے پوچھا جاتا تھا کہ با وجود اس اقرار کے بتوں کو اپنا قبلۂ عبادت کیوں بناتے ھو ؟ تو جواب میں کہتے تھے :

ما نعبدهم الا ليقربونا الـي اللـه زلفـى (۳۹ : ۴)

ھم انکي پرستش صرف اسلیے کرتے ہیں کہ یہ ھمارے لیے وسیلۂ شفاعت ہیں - اور تاکہ ہمیں الله کا مقرب بنا دیں -

سورۂ (یونس) میں بھي انکا قول نقل کیا ہے :

و يعبدون من دون الله ما لا يضرهم و لا ينفعهم و يقولـون هـؤلاء شفعـاؤنا عنـد الله - (۱۰ : ۱۹)

" اور الله کے سوا یہ اُن چیزوں کي پرستش کرتے ہیں جو فی الحقیقت نہ تو انہیں نقصان پہنچانے کي قدرت رکھتي ہیں اور نہ نفع پہنچانے کي - اور جب پوچھو تو کہتے ہیں کہ یہ ھمارے بت خدا تو نہیں مگر ھمارے لیے شفیع و وسیلۂ تقرب ضرور ہیں - "

پھر کیا یہي جواب نہیں ہے جو آج تمہاري زبانوں سے بھي نکل رہا ہے ؟

تم بھي مدعي اسلام ھو ' خدا کو مانتے اور اسکے آگے عبادت کیلیے کھڑے ہونے سے منکر نہیں ' لیکن با ایں همه تم نے دنیوي قوت و طاقت اور عزو جاہ کے انسان صورت بتوں کو اپني تعبدانہ عاجزي و تذلل کا مستحق سمجھہ لیا ہے -

قریش مکہ نے اپنے بزرگوں کي مورتیں بنا رکھي تھیں - تم نے دنیوي تاج و تخت اور حکام و امرا کو انکي جگہ دیدي ہے - تم اُن سے اسطرح ڈرتے اور انکے نام سے کانپتے ھو ' جو صرف خدا ھي کے ساتھہ سزاوار تھا - تم انکا ذکر اس احترام و عظمت سے کرتے ھو ' جو صرف خدا ھي کا حق خالص تھا - تم انکے آگے اس عاجزي و ذلت سے جھکتے ھو ' جو صرف خدا ھي کے سامنے زیب دیتي تھي - تم انکے احکام جائرہ اور اوامر مستبدہ کي اس طرح بلا چون و چرا تعمیل کرتے ھو ' جس کا حق خدا کے سوا اور کسي ھستي کو نہ تھا - تم خدا کے گھر کے اندر انکا ذکر کرتے اور انکي تعریف و تہنیت میں گیت گاتے ھو ' اور انکے حکموں اور فرمانوں کا منبروں پر چڑھ چڑھکر اعلان کرتے ھو - پھر اگر یہ شرک فی الصفات نہیں ہے تو کیا ہے ؟ کیا شرک و بت پرستي بغیر پتھر کي مورت اور بغیر قرباني کے بچھڑے کے ممکن نہیں ؟ کیا بت پرستي کا گھر دل اور ارادہ نہیں بلکہ مندر کا کلس اور پوجا کا چبوترہ ہے ؟

رفتار سیاست

(دولت عثمانیه اور معاهدات دول)

گذشته هفته غم اور مسرت ' دونوں قسم کي خبروں سے خالي رها - مدت هوئي ' اطلاع ملي تهي که ترکي اونهیں شرائط و معاهدات پر یونان سے صلح کریگي ' جن کو بلگیریا نے قبول کرلیا هے - یونان کو اس سے انکار تها - پهر خبر آئي که ترکي وکیل صلح اتهنز گفتگو کے لیے پهونچ گیا - اسکے بعد چند روز تک ریوٹر کي زبان خاموش رهي ۱۲ - اکتوبر کو سب سے پهلا فقره جو اوسکي زبان سے نکلا وه یه تها که شاه یونان نے فوجي جائزه لیتے هوے گیارهویں پلٹن کے افسروں کو خطاب کر کے کها :

" اگر یونان اس وقت بلقان کے حالات سیاسیه کا مالک هے تو یه صرف تمهارے هي زور و استقلال کا نتیجه هے - میں مطمئن هوں که اب کوئي جنگ نه هوگي اسلیے که هم کامل طور سے طیار هیں ' اور کامل اطمینان نه هونے تک هم مضبوط و مستقل رهینگے "

۳ - دن کے کامل سکوت کے بعد ۱۵ - اکتوبر کو قسطنطنیه سے تار آیا که حکومت نے یونانیوں کے ایک ناگهاني حمله سے متنبه هوکر یه فیصله کرلیا هے که دردانیال بند کردیا جاے - صرف دن بهر دو گهنٹے کے لیے کهولا جاے گا - دوسرا تار اس کے ساتهه یه تها که یوناني رعایا کے قسطنطنیه سے اخراج کا مسئله یوناني اخبارات اور حکومت کے گذشته واقعۂ غیظ و اشتعال کي بنا پر گورنمنٹ کے زیر غور هے -

اسي تاریخ کو وائنا سے بحوالۂ تلغراف سالونیکا ' ایک آسٹرین پریس کي اطلاع تهي که " کانبي " کے قریب یوناني اور ترک سواروں میں دو گهنٹے تک ایک خون ریز جنگ هوئي ' یونانیوں نے ترکوں کو پیچهے هٹا کر " قادم کوئي " پر قبضه کرلیا هے - لیکن افسوس هے که اس فتحمندانه اور مسرت انگیز خبر کي پهر کوئي تصدیق اتهنز سے موصول نه هوئي ' اس لیے اسکي صحت مشتبه هے -

اسکے بعد کي آخري خبر یه هے که گفتگوے صلح شروع هوگئي هے -

(مشکلات مالیه)

گذشته جنگ کے غیر متوقع مصارف نے هر شریک جنگ حکومت کو مشکلات مالیه میں مبتلا کردیا هے - بلغاریا کا حال تو بهت دنوں پہلے هي کهل چکا ' رومانیا جسکي جنگي تاریخ صرف پیش قدمي هي پر ختم هوگئي ' اوسکو بهي (حسب تلغراف ۱۹ - اکتوبر) ایک هزار اسٹرلنگ بحساب ساڑهے چار فیصدي سود قرض لینا پڑا - (جاوید بے) وزیر مالیه عثمانیه ایک مدت سے فرانس سے قرض لینے کے لیے کوشاں تهے - آخر ۵ - فیصدي پر اونکو ایک معتد به رقم شام کي فرنچ ریلوے لائن کي بعض شرائط پر مل گئي - ۱۳ - کا تار هے که مجلس وزراے عثماني نے ان شرائط کو تسلیم کرلیا هے - کوشش هے که اسي قسم کے شرائط پر جرمني سے بهي ایک قرض لیا جاے اور وه اسکے لیے طیار هے - اللهم وفق العثمانیین للخیر بلا دهم ' وارزقهم سداد الراي و حسن الدبه -

(البانیــــا)

سرویا کي فوج بدستور البانیا کے حدود پر مجتمع هے اور به نگاه حرص اپنے شکار کو دیکهه رهي هے - لیکن استریا نے ' اور اب جرمني نے بهي سرویا کو سخت تهدید کردي هے که نا عاقبت اندیشي نه کرے - اسد پاشا نے ایک اور هنگامه برپا کیا تها لیکن نا کامیاب رها -

افکار و حوادث

مسئله کانپور کے متعلق سر جیمس مسٹن نے بار بار کها که میں نے جواز انهدام حصۂ مسجد کے متعلق بعض علما سے بهي پوچه لیا هے - گذشته هفتے خان بهادر شاه ابو الخیر غازیپوري کانپور گئے تهے - مسٹر مظهر الحق نے باصرار ان سے لکهوا لیا که " میں نے نه تو بالمشافه اور نه تحریراً ' کسي طرح بهي هز آنر کو جواز انهدام کا فتوی نهیں دیا هے "

لیکن هم اپنے محترم دوست سے پوچهتے هیں که تمام علماے هندوستان میں سے صرف شاه ابو الخیر هي اونکو کیوں مشتبه نظر آئے ؟ اور پهر هم اپنے دوست کو اونکي اس غلطي پر بهي متنبه کرنا چاهتے هیں که سر جیمس نے علما کا حواله دیا تها ' نه که خاں بهادروں کا - ایسي حالت میں ایک خان بهادر سے مشتبه هونے کي کوئي وجه نه تهي - بهتر هوگا اگر خاں بهادر اپني تحریر پریس سے واپس لے لیں -

سنا هے که دهلي کے بهي کسي صاحب سے لوگوں نے اسي قسم کي تحریر کا مطالبه کیا هے ' لیکن هم پهر اپنے دوستوں کو سر جیمس کے خاص لفظ " علما " کي طرف توجه دلاتے هیں که وه علما سے مطالبه کریں ' نه که دوسروں سے - ان صاحب نے اس شور و غل میں خاموشي کو بهتر سمجها هے - هم ان کو خاں بهادر سے دانشمند تر اور عاقل تر سمجهتے هیں ' یه دوسري بات هے که " السکوت نصف النطق " بهت سے لوگوں کو یاد هو -

لیکن کیا شاه ابو الخیر نے اس مسئله میں حدیث " المستشار موتمن " (جس سے مشوره لیا جاے اوسکو مشورۂ نیک دینا چاهیے اور نیز اخفاے راز میں امانت داري کرني چاهیے) پر تو عمل نهیں فرمایا هے ؟

حضور وایسراے کے فیصلۂ کانپور کے متعلق بعض ایسے اشخاص ' جماعات ' مقامات ' اور مجالس کي طرف سے بهي تشکر و امتنان کے رزولیوشن عجیب و غریب سرعت کے ساتهه پاس هو رهے هیں ' جن کا نام مسجد کانپور کے مسئلے کي پوري تاریخ میں کهیں نظر نهیں آتا - اس سے ظاهر هوتا هے که مسجد کانپور کي مصیبت اونکے لیے اسقدر اهم اور قابل اظهار نه تهي ' جسقدر که کانپور کي مسرت !

لیکن اگر یه سچ هے که جو رویا هے اوسي کو هنسنا بهي چاهیے تو هم حیرت سے پوچهتے هیں که جو روئے نهیں ' وه آج هنستے کیوں هیں ؟ جنهوں نے یه نهیں کها که هم " شکایت کرتے هیں " وه یه کیوں کهتے هیں که " هم شکریه ادا کرتے هیں " ؟ جن کو کسي چیز کے گم هو جانے کا غم نه تها ' وه آج کس چیز کے ملنے کي خوشي کر رهے هیں ! اور پهر وه ' جو " باغیوں " کے " فتنه " میں شریک نه تهے ' آج اون کي " مسرت " میں شامل هو کر زبان حال سے یه کیوں کهتے هیں که " هم بهي قلباً باغي تهے گو موافقت کا اظهار نه تها " ؟ قیامت کي نسبت بعض روایتوں میں آیا هے که منافقوں کي پیشانیوں پر ایسي نشانیاں نمایاں هوجائیں گي جنسے وه تمام صفوف محشر میں پهچان لیے جائیں گے - سچ یه هے که ۳ - اگست کو مسلمانوں پر قیامت آگئي اور مومنوں اور منافقوں میں همیشه کیلیے امتیاز هوگیا !!

بشارت کی صداقت صرف فتح مکہ هي کے وقت ظاهر نہیں هوئی ' بلکہ تاریخ اسلام کے هر دور اور هر عهد میں اپنا معجزہ دکھلا تی رهی هے - تمام واقعات سے قطع نظر کرکے " مسجد کانپور " هي کے معاملے پر نظر ڈالیے - ایک جماعت اسکے لیے بد قسمتی سے مانع و مخرب هوی اور غلط فهمیوں نے ضد اور نفسا نیت کے ساتهه بعد اس آیت کا پورا منظر همیں دکھلا دیا - لیکن تاهم اسی آیت میں خدا نے آخرکی فتح و کامیابی اور مانعین کی شکست و ... کی بهی خبر دی هے - پس ضرور هے کہ وہ حرف حرف پورا هو - ضرور هے کہ جو نکالنے والے تهے ' وہ خود هی نکالے جائیں - یقینی هے کہ جنهوں نے مسلمانوں کو شکست دینی چاهی تهی ' وہ خود هی شکست کهائیں - چنانچہ بحمد اللہ کہ اس بشارت کی تصدیق ۱۴ - اکتوبر سے شروع هوگئی هے - کسے معلوم کہ اس آغاز کا انجام کیا هوگا ؟ تا هم فتح و شکست کا فیصلہ تو هوگیا -

(٥) سب سے آخري نتیجہ یہ هے کہ منع مساجد سے بڑهکر اللہ کی نظر میں کوئي فسق و کفر نہیں ' اور اسي طرح اُن لوگوں سے بڑهکر کوئی محبوب نہیں جو اسکي مسجد کي آبادي کیلیے سعي و کوشش کریں کہ یہ عظیم ترین عبادات و عمل ایماني هے :

ظاهرها يقتضي ان يكون الساعي في تخريب المساجد اسوء حالا من المشرك ' لان قوله " و من اظلم " يتناول المشرك لانه تعالى قال : ان الشرك لظلم عظيم ' فاذا كان الساعي في تخريبه في اعظم درجات الفسق ' وجب ان يكون الساعي في عمارته في اعظم درجات الايمان (تفسير كبير : ۴۷۷)

اور اس آیت کا ظاهر اس مطلب کیلیے مقتضي هے کہ مساجد کي تخریب کي سعي کرنے والا مشرک سے بهي بڑهکر بد تر هو - اسلیے کہ اللہ تعالی نے اس فعل کو سب سے بڑا ظلم فرمایا اور شرک بهي ظلم هے - پس یہ شرک سے بهي زیادہ عظیم کفر هوا - اور پهر اسي طرح اس سے یہ بهي ثابت هوتا هے کہ جب مساجد کي تخریب کیلیے سعي کرنے والا سب سے بڑے فسق کے درجوں میں هے ' تو یقیناً مساجد کي آبادي و تعمیر کا ساعي ایمان کے اعظم و اعلی درجات کا رکهنے والا هوگا -

پس جن مومنین مخلصین نے مسجد کانپور کي تعمیر و آبادي کیلیے سعي کي ' انهیں اللہ تعالی کا شکر گذار هونا چاهیے کہ یہ ایک بڑي توفیق تهي ' جو اُس نے عطا فرمائي - اور پهر ضرورت استقامت و استقلال ' اور ثبات کار و عزائم امور کي هر حال میں هے - و ما النصر الا من اللہ تعالی -

(تیسري آیت)

انما يعمر مساجد الله من آمن بالله و اليوم الآخر و اقام الصلوة و آتى الزكوة و لم يخش الا الله ' فعسى اولائك ان يكونوا من المهتدين (۹ : ۱۹)

اللہ کي مسجدیں آباد کرنے والا تو وہ شخص هوسکتا هے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا ' نماز قایم کي ' زکات ادا کي ' اور پهر یہ کہ وہ کسي سے نہ ڈرا مگر صرف اللہ سے - تو بیشک ایسا شخص قریب هے کہ هدایت یافتہ اور فوز و فلاح سے کامیاب هو -

یہ آیت اس سے پہلے بهي ایک جگہ لکهي جا چکي هے ' مگر اسکے نتائج نہایت اهم اور غور طلب هیں -

(۸) اس آیت کا شان نزول عام طور پر یہ بیان کیا گیا هے کہ مشرکین مکہ تعمیر و تولیت کعبہ کے فخر پر بہت نازاں تهے اور کہتے تهے کہ اس بزرگي اور سعادت کے بعد اور کیا چاهیے ؟ خدا تعالے نے اسکا رد کیا اور فرمایا کہ شرف تعمیر و تولیت مسجد کے مفید هونے کیلیے چند شرطوں کا هونا بهي ضروري هے - بغیر انکے ادعاء شرف مفید کسب سعادت نہیں -

چنانچہ امام (طبري) نے ایک روایت نقل کي هے کہ :

حدثنا ابن حميد عن ابن اسحاق قال : ثم ذكر قول قريش انا اهل الحرم و سقاة الحاج و عمار هذا البيت ولا احد افضل منا ' فقال " انما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الاخر " اى ان عمارتكم ليست على ذالك - (۱۰ : ۶۷)

ابن اسحاق سے ابن حمید نے روایت کي هے کہ قریش مکہ کہتے تهے کہ هم اهل حرم هیں - حجاج کو پاني پلانے والے هیں اور مسجد حرام کو آباد رکهنے والے هیں - کوئي شخص هم سے افضل نہیں هوسکتا - خدا تعالے نے انکا رد کیا کہ " اللہ کي مسجدوں کو آباد رکهنے والا وهي شخص هو سکتا هے جو اللہ پر ایمان رکهے " یعنے تمهارا متولي کعبہ هونا اسکے لیے کیا مفید هے ؟

بعض مفسرین تابعین نے اسکے شان نزول میں خاص طور پر حضرة (عباس) کا بهي ذکر کیا هے :

لما اسر العباس يوم بدر ' اقبل عليه المسلمون معيروه بكفره بالله و قطيعة الرحم و اغلظ على له القول ' قال له : الكم محاسن ؟ قال : نعم ' انا لنعمر المسجد ونحجب الكعبة و نسقى الحاج ' فانزل الله عز وجل رداً على العباس (اسباب النزول للواحدي صفحه : ۱۸۱)

جب حضرة عباس بدر میں قید هو کر آے تو مسلمان اُنسے ملے اور انکو کفر پر اور قطع رحم پر ملامت کي - حضرة علی علیہ السلام نے کہا کہ " کیا ان اعمال کفر و شرک کے ساتهہ کوئي خوبي و نیکي بهي تمهارے پاس هے ؟ " عباس نے کہا کہ " کیوں نہیں ' هم هي هیں کہ مسجد کو آباد رکهنے والے ' کعبہ کے پاسبان ' اور حاجیوں کو پانی پلاتے هیں - اس سے بڑهکر اور محاسن کیا هونگے ؟ " اسپر اللہ تعالے نے یہ آیة نازل فرمائی -

اِن تصریحات سے ثابت هوا کہ مشرکین مکہ با وجود اعمال کفریہ و شرکیہ ' خدمت و تولیت مسجد پر بہت فخر کرتے تهے اور کہتے تهے کہ جب یہ خدمات همیں حاصل هیں تو پهر اور اعمالِ حسنہ کي همیں کیا ضرورت ؟ اِن چیزوں کے مقابلے میں اور کونسي عبادت و سعادت دیني هو سکتي هے ؟ مگر اللہ نے فرمایا کہ یہ تمهارا خیال باطل هے - محض خدمت و تولیت کعبہ کوئي شرف نہیں - ایک عمارت کے خادم و پاسبان هو جانے سے روح اور قلب کو کیا نفع هو سکتا هے جو سعادتوں کا گهر اور شرف و عزت کي اصلي جگہ هے ؟ اصلي چیزیں کچهہ اور هي هیں - اور جب تک وہ نہوں ' اُس وقت تک اِن باتوں سے کچهہ حاصل نہیں هو سکتا -

پهر انکي تفصیل بالترتیب بیان کي کہ وہ تعداد میں چار هیں :

(۱) ایمان باللہ اور روز آخرت کا یقین -

(۲) صلواة الهي کو قائم کرنا -

(۳) اداء زکات -

(۴) اللہ کے سوا اور کسي هستي اور طاقت سے نہ ڈرنا -

گویا یہ چار شرطیں هیں ' جنکو تعمیر و تولیت مسجد کیلیے اللہ نے ضروري فرمایا هے -

مسجد اللہ کي عبادت کیلیے هے ' پهر ظاهر هے کہ جو شخص اسلام کے اعتقاد و عمل سے محروم هے ' وہ کیونکر اُسکا آباد کرنے والا اور اُسکا متولي هو سکتا هے ؟ '

پھر تم بھی تو یہی کہتے ہو کہ "ما نعبدهم الا لیقربونا الی اللہ زلفی" ؟ تم بھی تو یہی جواب دیتے ہو، جبکہ تم پر توحید کی لعنت اور ایمان باللہ کی پھٹکار پڑتی ہے کہ "ھؤلاء شفعاؤنا" ؟ یعنی یہ حکام، یہ ارباب اقتدار، یہ امراء و رؤسا، گو مالک حقیقی نہیں مگر ہمارے لیے وسیلۂ تقرب، و ذریعۂ شفاعت، و موجب ترفع درجات و ازدیاد اعزاز ہیں ؟

مگر یاد رکھو کہ وہ زندگی جسکے اعزاز و ترفع کی نفسانی خوشیوں کیلیے تم یہ سب کچھہ کر رہے ہو، دائمی نہیں - وہ وقت بھی آنے والا ہے جبکہ مالک الملک حقیقی کا تخت جلال و جبروت بچھایا جائیگا اور پوچھا جائیگا :

اين شركاؤكم الذين كنتم تزعمون ؟ - (٦ : ٢٢)

"آج کے دن کہاں ہیں وہ تمہارے ٹھہراے ہوے معبودان باطل، جنکو تم خدائی میں شریک سمجھتے اور اسلیے انکے آگے جھکتے تھے ؟"

اور پھر جبکہ تم اپنے ان حکام و امرا کو ڈھونڈھوگے کہ :

هل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا او نرد فنعمل غير الذي كنا نعمل ! (٧ : ٥١)

"آج کے دن ہمارے لیے کے سفارش کرنے والوں اور وسیلہ ہاے تقرب میں سے ہے کوئی سفارشی کہ یہاں بھی ہماری سفارش کرے، یا ہمیں پھر دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جاے تاکہ جیسے عمل ہم پہلے کرتے تھے، اسکے خلاف ایماندارانہ عمل کریں !"

لیکن اس دن کیلیے ان سب پر افسوس اور ان سب کیلیے حسرت، جنھوں نے آج زمین پر اللہ کو بھلا دیا ہے - یقیناً وہ بھی اس دن بھلا دیے جائینگے اور جس طرح انھوں نے آج خدا کے دین مقدس کو اپنے اعمال سیئہ سے ہنسی کھیل بنا دیا ہے، اسی طرح اس دن بھی انسے تمسخر کیا جائیگا کہ :

الذين اتخذوا دينهم لهوا و لعبا و غرتهم الحيوة الدنيا، فاليوم ننساهم كما نسوا لقاء يومهم هذا، و ما كانوا بآياتنا يجحدون !! (٧ : ٤٩)

"ان لوگوں نے دین الہی کو ہنسی کھیل بنا رکھا تھا، اور دنیا کی زندگی اور جاہ و عزت کی ہوس نے انہیں دھوکے میں ڈالدیا تھا - پس آج کے دن ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دینگے جس طرح کہ یہ لوگ دنیا میں آج کے دن کو بھلا بیٹھے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے !!"

(بقیہ نتائج بحث)

گذشتہ سے ملحق

(٤) اس جملۂ معترضہ کے گذشتہ نمبر کی بہت سی جگہ لیلی تھی کہ اس آیت سے مقصود بیت المقدس کی تخریب کا کوئی واقعہ ہے یا مشرکین مکہ کا ظلم اور شر تھا ؟ لیکن یہ اعلان مصالح سے خالی نہ تھا -

اس امر کے ثابت ہوجانے کے بعد کہ اس آیت میں مشرکین مکہ کی طرف اشارہ ہے، بغیر کسی تردد کے ہم اس نتیجہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ خداے مشرکین مکہ کو اسلام و پیروان اسلام کی طرف سے جس سلوک کا مستحق قرار دیا تھا، ہر زمانے اور ہر دور میں ظالمین مساجد اسی سلوک کے مستحق ہونگے - مشرکین مکہ کا سب سے بڑا جرم سورۂ توبہ کے نزول کے ساتھہ یہی بتلایا گیا تھا کہ "و صدوا عن المسجد الحرام" وہ مسجد سے مسلمانوں کو روکتے ہیں - پس جب کبھی کوئی شخص، کوئی گروہ، کوئی قوم، کوئی طاقت، ہمارے ساتھہ ایسا کریگی، تو ہم مجبور ہونگے کہ اسے بھی سورۂ (توبہ) کے احکام کا مستحق سمجھیں -

اسلام و مسلمین کے حقوق دینیہ کا حفظ و احترام ایک معاہدۂ صلح تھا جو مسلمانوں اور قریش مکہ میں قرار پایا تھا - پر مکہ والوں نے اسے توڑ دیا اور خدا کو اعلان کرنا پڑا کہ :

براءة من الله و رسوله الى الذين عاهدتم من المشركين، فسيحوا في الارض اربعة اشهر، واعلموا انكم غير معجزي الله، و ان الله مخزي الكافرين - (٩ : ٢)

"جن کے ساتھہ تم مسلمانوں نے صلح و امن کا عہد و پیمان کر رکھا تھا، اب اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے انکو صاف جواب ہے - پس اے اہل مکہ ! امن کے اب چار مہینے ہی باقی رہگئے ہیں، جنمیں خوب چل پھر لو - اور اچھی طرح جان لو کہ تم خدا کو کسی طرح بھی نہ ہرا سکوگے نیز یقین رکھو کہ اللہ آخر کار کافروں کو مسلمانوں کے ہاتھوں رسوا کرنے والا ہے"

لیکن یہ واقعہ اسی زمانے سے مخصوص نہیں - ہر زمانے میں امن و صلح کے ایسے ہی معاہدے مسلمانوں اور غیروں میں ہوتے ہیں، اور اب بھی دنیا کے متعدد وسیع ٹکڑوں کا امن ایسے ہی معاہدوں پر موقوف ہے - پس آج بھی جو گروہ اس معاہدہ کو توڑیگا، وہ ذمہ دار ہوگا ان تمام نتائج امن شکن اور عدم صلح و آشتی کا، جنکا پیدا ہونا اس فسخ عہد سے لازمی اور ناگزیر ہے -

(٤) ایک اور بھی عبرت انگیز اور بصیرۃ افزاے ایقان و ایمان نتیجہ اس آیۂ کریمہ سے نکلتا ہے -

جو دشمنان حق و اللہ کہ مسجدوں سے مانع اور اسکے مخرب ہوں، انکی نسبت اس آیت میں فرمایا کہ :

اولئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين (٢ : ١٠٨)

ایسے لوگ اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر اس حالت میں کہ ڈرتے ڈرتے -

یعنی جن لوگوں نے ایسا کیا انہیں دخول مسجد کا حق نہیں -

امام (رازی) نے تفسیر میں حسب عادت متعدد وجوہ تفسیر پیش کیے ہیں - وجہ ثانی میں لکھتے ہیں :

ان هذا بشارة من الله للمسلمين بانه سيظهرهم على المسجد الحرام و على سائر المساجد و انه يذل المشركين لهم حتى لا يدخل المسجد الحرام واحد منهم الا خائفا يخاف ان يوخذ فيعاقب او يقتل، و قد انجز الله صدق هذا الوعد (جلد اول : ٤٧٦)

"یہ فی الحقیقت اللہ کے طرف سے مسلمانوں کیلیے ایک بشارت ہے کہ عنقریب اللہ تعالی انہیں مسجد حرام اور تمام مسجدوں پر قابض کردیگا، اور نیز وہ مشرکین کو انکے آگے عاجز و ذلیل بنا دیگا، یہاں تک کہ ان میں کوئی شخص مسجد حرام میں داخل نہوسکیگا مگر اس حالت میں کہ اپنے مظالم کے انتقام سے ڈرتے ہوے اور قتل و ہلاکت کے تصور سے کانپتے ہوے - اور اگر غور کیا جاے تو اللہ تعالی نے بہت جلد ہی اپنی اس بشارت کو پورا کردکھایا، اور جیسا کہا تھا، ویسی ہی حالت مومنوں کو نظر آگئی"

اس سے امام موصوف کا مقصود یہ ہے کہ اس آیت کا یہ ٹکڑا دراصل ایک بشارت کے رنگ میں ہے - اور خدا تعالی مسلمانوں کو ظالمین و مخربین مساجد پر جو فتح و نصرت دینے والا تھا، اسکی ان لفظوں میں خبر دی گئی ہے -

آسمان کی صداقت زمین کے دور و زمان سے مقید نہیں - پس

مقالات

ان فـي ذالک لایات لقـوم یوقـنون !

آیر اینڈ هوم رول بل

(۱)

اجمال تاریخي

دنیا میں بصیرت کي کمي نہیں ' دیدۂ عبرت نگاہ کي کمي ہے - ہر واقعہ جو مرسم (۱) عالم پر ظاہر ہوتا ہے ' ہمارے لیے خزینۂ نتائج و عبر' و گنجینۂ مواعظ و نظر ہے' لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہم واقعات کو داستان کي طرح پڑھتے ہیں ' اور حقائق کو نغمۂ و ترانہ کي طرح سنتے ہیں ' پر افسوس کہ صحیفۂ عبرت کي طرح پڑھتے نہیں !

وکاین من آیۃ في السموات والارض' یمرون علیها' وهم عنهـا معـرضـون ! (۱۲ : ۱۰۵)

اسمان و زمین میں عبرت کے لیے کتني هي نشانیاں ہیں' جن پر سے لوگ سرسري گذر جاتے ہیں اور اپني غفلت سے ان کي حقیقت تک نہیں پہونچتے !

ایک عرصے سے آیر لینڈ کے هوم رول بل کا مسئلہ انگلینڈ میں درپیش ہے اور روزانہ تار برقیوں میں برابر انکا ذکر ہوتا ہے' مگر بہت سے لوگ ہونگے جنھوں نے اسپر اس لحاظ سے نظر نہ ڈالي ہوگي کہ خود ہمارے لیے اس واقعہ میں کس درجہ موثر مواعظ و بصائر موجود ہیں ؟

آیر لینڈ انگلینڈ کے قریب ایک وسیع جزیرہ ہے جو نسل ' مذهب ' اور زبان میں انگلینڈ سے بالکل مختلف ہے - سنہ ۱۱۲۹ میں امراء آیر لینڈ کي ذاتي مخاصمات و منازعات کا نتیجہ انگلینڈ کے استیلا کي صورت میں ظاہر ہوا جیسا کہ ہر جگہ اور ہمیشہ ہوا ہے ' اور بارھویں صدي سے (جبکہ اس قبضہ کي ابتدا تھی) یہہ غیور و شجیع قوم اس وقت تک کہ بیسویں صدي کا آغاز ہے ' برابر اپني آزادي و استقلال کے لیے کوشاں و جانفشاں رهي ہے - آخري تدبیر هوم رول بل یعني قانون استقلال داخلي و اداري کي صورت میں نمودار ہوئي تھي جو بارها ابھري اور پھر دبا دي گئي - اخر الامر لبرل پارٹي کے آخري اقتدار نے اسکو موجودہ حالت تک پہنچایا جسکي مخالفت و موافقت کي صداؤں اور ہنگاموں نے آج انگلینڈ کے یونین حکومت کو متزلزل کر دیا ہے -

چونکہ یہ واقعات ہمارے لیے موجب کمال موعظت و بصیرت اور [illegible] تنبیہ کار ہونگے' اسلیے ان سے واقفیت حاصل کرنا ان تمام فرزندان ملک کے لیے نہایت ضروري ہے ' جو کام کرنے کے لیے راستوں کے متلاشي ہیں' اور اگر راہ دیکھتے ہیں تو دست رهنمائي نہیں پاتے -

(جغرافي حالات)

برٹش امپائر کي یوروپین مقبوضات میں (جو چند چھوٹے بڑے جزیروں کا مجموعہ ہے) آئر لینڈ ' انگلینڈ کے بعد اهمیت میں دوسرا جزیرہ ہے - اس کي وسعت انگلینڈ کے تین چوتھائي حصے کے برابر ہے - اس کا پایہ تخت شہر ڈبلن ہے جو لندن کے بعد برٹش امپائر میں دوسرا شہر ہے -

آئر لینڈ بلحاظ آبادي انگلینڈ سے بہت پیچھے ہے - اس کي آبادي انگلینڈ کے صرف پانچویں حصے کے برابر ہے - کل آبادي ۵۹ ' ۷ ' ۴۲ ' ۵ ہے ' جس میں ۳'۹۱'۱۴'۴ کیتھولک ہیں ' ۴'۵۲ یہودي اور باقي پروٹسنٹ مذهب کے مختلف فرقے -

جزیرہ چار صوبوں پر منقسم ہے :
السٹر ' لینسٹر ' مونسٹر ' کانوٹ -

(السٹر) کي زیادہ آبادي نو باشندگان اسکاٹ لینڈ کي ہے ' اور یہي ٹکڑا آیر لینڈ کا صنعت و کارخانہ جات میں سب سے آگے بڑھا ہوا ہے -

(لینسٹر) قدیم انگریزوں کي نو آبادي ہے -

(مونسٹر) آیر لینڈ کا گرم ترین صوبہ ہے ' اور یہي اس جزیرہ کے قدیم باشندوں کا ' جن کو " کیلٹک " Keltic کہتے ہیں ' مسکن و موطن ہے -

(کانوٹ) آیر لینڈ کا سب سے کم تعلیم یافتہ اور سب سے کم زرخیز حصہ ہے -

هم نے آیرلینڈ کے قدیم باشندوں کا نام " کیلٹک " بتایا ہے - کیلٹک قبیلہ ' گیلگ (Galic) قوم کي ایک شاخ ہے جو اهل اسکاٹ لینڈ و انگلینڈ سے بالکل مختلف ہے ' لیکن آیر لینڈ میں ان کا نام ملیشین (Milesians) ہے - هنري دوم کے عہد میں یہ جزیرہ فتح ہوا تو السٹر میں ایک بڑي تعداد انگریزوں کي بھي آباد ہوگئي - رفتہ رفتہ اسمیں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ اب ایک بڑي آبادي ہوگئي ہے -

آیر لینڈ کي معلومات تاریخ قدیم' نویں صدي (ق م) سے شروع ہوتي ہے - اس زمانے میں آیر لینڈ پر " مجلس ملي " ایک منتخب بادشاہ کے ماتحت حکمراں ہوتي تھي ' جو رؤساء قبائل سے مرکب تھي -

یہ نظام حکومت سنہ ۳۰۰ (ق م) تک قائم رہا - اس عہد میں " هوگوني " نامي ایک اولو العزم بادشاہ تخت نشین ہوا ' جسنے بہت سے مغربي جزائر کا حکومت آیرلینڈ میں اضافہ کیا ' بعض ممالک سے خراج بھي وصول کیے' اور ترتیب و تنسیق کے لیے ملک کو ۲۵ - صوبوں پر منقسم کر دیا -

تاریخ نے ہمیشہ بتایا ہے کہ بحالت ضعف حکومت عمومیہ ' تخت حکومت پر اتفاقات عصر نے جب کبھي کسي قوي الارادہ' راسخ العزم' اور شجیع القلب سلطان کو بٹھا دیا ہے ' تو حکومت اپنے عام ضعف کو کھوکر مجبور ہوگئي ہے کہ آیندہ نسل سلطاني کے لیے اپنے تخت کو خالي کر دے - چنانچہ اس قدیم عہد تاریخ میں بھي یہي ہوا' اور آئر لینڈ کا تاج جانشینان " هوگوني " کے سروں کے لیے مخصوص ہوگیا -

اس وقت سے تیسري صدي مسیحي تک جو ان ممالک کي نصرانیت کا آغاز عہد ہے' اس خاندان کے مختلف اجزا برسر

[۱] مرسم یعنے اسٹیج -

اِن چار شرطوں میں آخری شرط سب سے زیادہ اهم ' اور اسلیے سب سے آخر میں ظاهر کی گئی هے که دراصل خلاصۂ ایمان باللہ اور اصل حقیقت اسلامیه هے - اللہ پر ایمان رکھنے والے قلب کی حقیقی علامت یه هے که " لم یخش الا اللہ " - وہ کسی سے نه ڈرے مگر صرف اللہ سے - نه تو ما فوق الفطرۃ قوتوں کا اعتقاد اسکو ڈرا سکے ' نه دشمنوں کی هیبت وجبروت کا خوف - نه کفر کا ساز و سامان ' اور نه ضلالت کی قوت و احاطه - تاج و تخت کی سطوت اسکو مرعوب نه کرسکے ' اور دنیوی سزا و جزا کی وعید اُسپر بالکل غیر موثر هو - وہ جس قدر اللہ سے ڈرنے والا هو ' اتنا هی اللہ کے سوا دوسری قوتوں سے بے خوف اور نڈر هو -

(۳) اس اٰیۃ کریمه کو پیش نظر رکھکر موجودہ حالت پر نظر ڈالیے تو حالات کیسے درد انگیز ' اور مشاهدات کس درجه گریه آور هیں ؟ وہ مذهب الهی ' جس نے اپنے دشمنوں کے غرور باطل کا رد کیا تھا ؛ آج خود اپنے پیروؤں کو اُسی غرور ضلالت اور فخر کفر آمیز میں مبتلا پاتا هے ' اور وقت آگیا هے که جس طرح کلام الهی نے مشرکین مکه کے دعوئے تولیت کعبه و تعمیر مساجد کو اس اٰیۃ کریمه کے نزول سے جھٹلا یا تھا ' اسی طرح آج خود مدعیان اسلام و ایمان میں سے انکی معنوی ذریت اور غیر جسمانی نسل کے ادعائے باطل کو بھی جھٹلاے اور اسی اٰیۃ کا اُنهیں مخاطب قرار دے -

یه آیت همیں بتلاتی هے که مساجد کے متولی اور پاسبان وهی هوسکتے هیں جو ایمان باللہ و یوم الاخرۃ کا اپنے اعمال سے ثبوت دیں ' جو صلوۃ الهی کو قائم کریں اور زکواۃ ادا کریں - جنکا سب سے بڑا نمایاں وصف ایمانی یه هو که وہ اپنے تمام اعمال و افعال میں نڈر اور بے خوف هوں ' اور اللہ کے سوا کوئی نهو جو انهیں ڈرا سکے اور اپنی قوت و عظمت سے مرعوب کرسکے - پھر ان لوگوں ' اُن انجمنوں ' ان اماموں ' اُن منتظموں کو ' جو اپنے اعمال کے اندر اِن خصائص ایمانی کا کوئی ثبوت نهیں رکھتے ' کیا حق حاصل هے که اللہ کی مساجد کے متولی اور اُسکے گھر کے پاسبان هوں ؟ یه آجکل کے مغرور و سرکش متولی ' جو ٹھیک ٹھیک مشرکین مکه کی طرح مساجد کی تعمیر و تولیت پر کافرانه ناز کرتے هیں ' کیا ٹھیک ٹھیک اس آیت کے مخاطب و مصداق بھی نهیں هیں ؟ کتنے هیں جو مساجد کے اوقاف کو اپنے ابلیسانه اغراض دنیویه کا وسیله ' اور اپنے شیطانی عیش و آرام کا ذریعه بنانے کیلیے مسجدوں پر قابض اور اسکے لیے هر موقعه پر اپنے استحقاق کے اظهار کیلیے مستعد رهتے هیں ؟ حالانکه جن مسجدوں کی تولیت کا اپنے تئیں مستحق سمجھتے هیں ' ان میں ان بندگان نفس کو پانچ وقت کی نماز پڑھنے کی بھی توفیق نهیں ملتی ' اور عین اُس وقت که انکے زیر انتظام مساجد میں بندگان الهی کی صفوف اللہ کے آگے سر نیاز جھکاتی اور اسکی تسبیح و تقدس میں مصروف رهتی هے ' وہ اپنے دار الخبائث کے اندر مصروف فسق و معاصی ' و مشغول نفس پرستی هوتے هیں !!

کتنے متولی هیں ' جو قیام صلواۃ و اداء زکواۃ کے حکم کو اپنے لیے بھی قابل عمل سمجھتے هیں حالانکه وہ اُسی خدا کا حکم هے ' جسکی عبادت کے گھر کی پاسبانی کا انهیں غرور هے ؟

• پھر ان سب سے زیادہ اُن بندگان شیاطین و عبدۃ الاصنام کی حالت محتاج نظر هے ' جنهوں نے مساجد کے انتظام و تولیت میں دخل حاصل کرکے انهیں غیروں کے احکام کفریه اور حکومتوں کے فرامین جائرہ کے ماتحت کر دیا هے ' اور هر وقت دنیا کی شیطانی قوتوں کے خوف سے لرزتے اور دنیوی حکام کے ڈر سے روتے رهتے هیں - هر وہ شخص جو قران کو کلام الهی ' اور اسکے احکام کو واجب التعمیل سمجھتا هے ' بتلاے که کیا انهیں مساجد کے متولی اور منتظم هونے کا حق حاصل هے ؟ مسجدوں کا خدا تو کهتا هے که صرف وهی مومن مخلص اور مسلم قانت مسجد کا متولی هوسکتا هے ' جسکا وصف نمایاں " لم یخش الا اللہ " هو ' پھر وہ جو خدا کے سوا دوسروں سے ڈرتے اور اسکو چھوڑکر غیروں کے سامنے جھکتے هیں ' کیونکر اسکی مساجد کے محافظ اور پاسبان هوسکتے هیں ؟ وہ خداء غیور جس طرح خود اپنی صفات میں کسی کی شرکت گوارا نهیں کرسکتا ' اپنی مسجد کی مقدس عمارتوں کے اندر بھی اپنے سوا کسی دوسرے کے خوف اور هیبت کو نهیں دیکھه سکتا " و الغیرۃ من صفات حضرۃ الربوبیۃ " - اسکے گھر کا وهی خادم هوسکتا هے جو صرف اس گھر کے مالک هی کا غلام هو ' اور اس ایک آقا کی غلامی کیلیے اور تمام آقاؤں سے کٹ چکا هو - (مسیح) نے کها که ایک غلام دو آقا کو خوش نهیں کرسکتا - لیکن قران نے بھی اس سے زیادہ بلیغ و موثر مثال دی هے جبکه اُس نے کها که :

ما کان لرجل من قلبین فی جوفه (۳۳ : ۴)	اللہ نے کسی انسان کے پهلو میں دو دل نهیں رکھے هیں - دل ایک هی هوتا هے -

پس اگر تمهارے پاس دل ایک هے ' تو تمهارا سر بھی دو چوکھٹوں پر جھک نهیں سکتا اور تمهاری غلامی کیلیے دو آقا بھی نهیں هوسکتے - یا تو تم خدا کیلیے هوگے ' یا پھر اسکے سوا دوسروں کیلیے - اگر تم اسکے لیے هو تو پھر غیروں سے کیوں ڈرتے اور اُنکے حکموں کے آگے کیوں جھکتے هو ؟ پھر اگر ایسا نهیں هے تو یاد رکھو نه نافرمانی گناہ هے مگر شوخی کفر هے - تم غیروں سے ڈر کر انکی غلامی کرتے هو تو کرو ' مگر یه کیا هے که پھر خدا کے گھر کی غلامی و خدمت کا بھی دعوا کرتے هو ؟

(۴) پس اس آیۃ کریمه نے صاف صاف یه امر بتلا دیا هے که اللہ کی مساجد کے متولی صرف وهی لوگ هوسکتے هیں جو ایمان باللہ ' قیام صلوۃ ' ایتاء زکواۃ ' اور " لم یخش الا اللہ " کی ایمانی علائم اپنے اندر رکھتے هوں - اور جو ایسا نهو ' وہ کسی طرح اسکا مستحق نهیں که خدا کے گھر کی عزت کو اُسکی تولیت و تعلق سے بٹه لگایا جاے - اسلیے هر مسلمان کا فرض دینی هے که وہ اپنے جهاد فی سبیل الحق اور امر بالمعروف میں اس چیز کو بھی داخل کرلے ' اور جهان جهان ایسے لوگ مساجد پر قابض هوں ' انکے هاتھ سے مساجد کا انتظام لیلیا جاے ' اور ایسے لوگوں کے سپرد کیا جاے ' جو سچے مومن هوں ' اعمال حسنه و صالحه انکا شعار هو ' لم یخش الا اللہ کے مصداق ' اور جمیع اوصاف و خصائل ایمانیه سے بهرہ اندوز هوں -

مگر اسکے لیے ضرور هے که لوگ حالت کو محسوس کریں اور اپنی قوت سے کام لیں - مسلمانوں کی غفلت اور عدم احتساب نے مساجد کے منتظمیں کو بے پروا اور اپنے کاموں کی طرف سے بالکل بے غم کردیا هے - جو استبداد و خود رائی آج ادنی و اعلی کا رکنوں میں پیدا هوگئی هے ' وہ بھی اسی کا ایک نمونه هیں - مساجد کے اوقاف پر جس طرح وہ چاهیں تصرف کریں - مسجدوں کے اندر جس طرح کے احکام چاهیں ' نافذ کریں - اسکے دروازے جب چاهیں کھولیں اور جس پر چاهیں بند کر دیں - پس جب تک که مسلمان احتساب کیلیے آمادہ نهونگے اور اپنی اجماعی قوت سے کام لینا نه سیکھیں گے ' اس حالت کا انسداد محال هے - (یتبع)

فن مکالمۃ

(از مراسله نگار ادیب ' صاحبزادہ مولوي ظفر حسن صاحب)

به بستان روکه از بلبل طریق عشق گیري یاد
به مجلس آے کز حافظ سخن گفتن بیاموزي

۱) قل لهم فی انفسهم قولا بلیغا — (لوگوں سے ایسي بات کہو که انکے دل میں اتر جاے)
۲) قولوا قولا سدیدا — (پخته بات کہو!)
۳) (قولا له) قولا لینه — (نرمي سے بولو!
۴) قولوا قولا معروفا — (نیک اور اچھي بات کہو!)

امتحان سراي عالم میں انساني کامراني و فائز المرامي' مقصد وري و قسمت وري' فیروز مندي و کامیابي ' غرضکه تمام دنیاري وز و فلاح ' في صدي ننانوے حصه زبان کے هاتهه هے - اس مضغۂ وشت نے ' جس پر بتیس دانتوں کا پهره هے' با ایں همه تقید پابندي ' آهني قلعے تسخیر کیے هیں' ممالک فتح کیے هیں' وجوں کو شکستیں دي هیں ' گداگروں کو پادشاه بنایا هے' خاک لود و ژولیده مو سروں پر تاج مرصع کار رکها هے' اور بوریائے مسکنت و اورنگ جهانداني پر جا بچهایا هے - اور پهر اس ظلمت کدہ هستي میں اگر کسي نے کفر و ضلالت کي اقلیموں کو فتح کیا هے' اور وهم پرستي و خام اندیشي کي تاریکي کا پرده چاک کیا هے' تو وہ یهي شمشیر عالمگیر' اور وہ اسي تلوار آبدار کي چمک هے - اسي نے انساني دلوں میں تثلیث کي جگه توحید کو' آتش پرستي کي جگه یزداں پرستي کو' اور اصنام ساکت و صامت کي جگه خدائے حی و قیوم کو دلوائي ' کفر اندیشي و باطل پرستي کي گهٹا دور کي ' اور نور ایمان و ایقان سے صفحۂ عالم کو جگمگا دیا !!

اسلام نے اپني حقانیت کي حجت زبان کو قرار دیا هے - (۱) اسلام کے هاتهه میں اگر کوئي ایسا عصا هے جو چشم زدن میں اژدها بنجائے اور طرفة العین میں زمین کے اندر سے چشمۂ شیریں نکالدے' تو وہ بهي عصائے زبان هے ! اسکے پاس اگر کوئي ایسا ساز نغمه هے جسکي آواز جن و انس' پرند چرند' اور شجر و حجر کے دلوں کو اپني طرف کهینچ لے ' تو وہ بربط زبان هي هے' اور پهر اسلام کو اگر کوئي جمال عالمگیر و حسن جهاں تسخیر حاصل هے ' تو وہ یهي حسن گفتار هي هے :

آنچه خوباں همه دارند ' تو تنها داري !

تاریخ کامیابي و فرخحالي کا هر صفحه سلطان زباں کا ثنا سنج و مدح طراز هے - اسکي هر سطر ایک ترانۂ توصیف' اور اسکا هر لفظ ایک زمزمۂ تحمید هے - اسکي صاف صاف شهادت هے که اس تیره خاکدان ارضي میں زبان هي نے آدم زاد پر فردوس فلاح و گلشن اسلام کے دروازے کهولے ' وہ آلۂ وحید زبان هي هے جسنے انسان کے لیے قصر کامراني تعمیر کیا ' سامان عیش و نشاط ترتیب دیا ' اور زمین پر سلسبیل و کوثر کي نهریں جاري کردیں' تاکه وہ ان سے بهره مند و حظ اندوز هو' اور دنیا میں باغ هاے جنت کي لذتیں لوٹے - پهر وہ مضراب زبان هي تهي' جسنے ساز هستي کے نغمه هاے مخفي آشکار اور سرود فطرت کے ترانه هاے مضمر کو سر بازار کردیا ' اور انسان کو اس کے ترنم لطیف و تغنی سحر تاثیر سے لطف اندوزي و فیضیابي کا موقع دیا - اور پهر زبان هي وہ کلید خاص هے ' جس نے گنجینه هاے مقفل و دربسته کو ایک لمحه کے اندر صرف دست و نظر کردیا !

خامه کلیدے که در گنج راست
زیر زباں مرد سخن سنج راست

پهر زبان هي وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کي دهار سے زیاده تیز ایک صراط امتحان هے' جسکے نیچے حسرت و یاس کا جهنم شعله زن هے' اور جسکي سرحد بهشت مسرت و کامراني کے اندر ختم هوتي هے - اگر پاے گفتار کو لغزش هوئي تو طعمۂ رنج و تعب هوگئي' ورنه عیش دائمي و انبساط سرمدي سے هم آغوشي هے - اگر اسکا حسن استعمال اوج مراد و معراج نشاط تک پهونچا دیسکتا هے' تو اسکا سوء استعمال حضیض نامرادي و تحت الثراے ناکامي پر پٹک بهي دیتا هے' اور جسطرح زبان کے حسن استعمال نے غریب کو امیر' فقیر کو بادشاہ ' محتاج کو غني ' مغلوب کو غالب ' مفتوح کو فاتح ' بزدل کو شجاع ' ظالم کو رحمدل ' اور کافر کو مومن بنا دیا هے' اسیطرح اسکے سوء استعمال نے بادشاهوں سے بهیک منگوا دي هے- شهزادوں کے هاتهه میں کاسۂ احتیاج دیدیا هے ' ایک عالم کو دشمن بنا لیا هے اور لا تعد و لا تحصی مصائب و آلم کے پهاڑ انسان کے سر پر لا توڑے هیں -

* * *

تاریخ انگلستان شاهد هے که چارلس اول نے درشت کلامي کے دیوتا کو اپنا سر نذر کیا ' هنري دوم کے الفاظ طامس اے بیکٹ کي هلاکت کا باعث هوے ' فریڈرک اعظم کے زهر آلود فقرات جنگ' جنگ هفت ساله (Seven years war) کا موجب بنے ' اور پهر کون نهین جانتا که جب انگلستان کي حالت بهت نازک تهي ' برطاني فوج دل شکسته هو رهي تهي ' فرانس کے رعب سے تمام برطانیه کے جسم میں رعشه تها ' تو (نیلسن) کے الفاظ هي تهے'جسنے بحري فوج کے ٹوٹے هوے دل پهر جوڑ دیے ' هاري هوے همتوں کو پهر چاق چوبند کر دیا ' بزدلوں کے اندر روح شجاعت از سر نو پهونک دي' اور پیچهے هٹنے والے قدموں کو سب سے آگے بڑها دیا ! !

زمانه جانتا هے که (نپولین) کي کامیابي کا راز هاتهه نه تها بلکه زبان تهي- اسکي زبان کي مٹهي میں فرانس کا دل تها - یهي زبان تهي جسکي دستگیري نے اُسے سپاهیوں کي ادنی صف سے نکالکر فرانس کے تخت پر جا بٹهایا - پس نپولین کو بادشاہ بنا دیا اسکے اقوال نے ' نه کے اسکے افعال نے - یعني اُسنے ' جو اُسنے کها تها - نه اُسنے' جو اُسنے کیا تها ! !

* * *

جون کا مهینه هے ' اٹهارریں صدي عیسوي کا آفتاب قریب غروب هے - برٹش پارلیمنٹ کے روبرو وارن هسٹنگس (هندوستان کے ایک گورنر جنرل) کا مقدمه پیش هے ' رچرڈ برنسلے شیریڈن اُٹهتا هے - مخالفت میں کامل ساڑهے پانچ گهنٹه تقریر کرتا هے - لیکن سامعین کا کیا رنگ هے ؟ کیا اُسکے طولانی خطبه سے گهبرا رهے هیں ؟ اسکي طویل تقریر سے اُکتا گئے هیں ؟ نهیں' بلکه اسکے برخلاف هر شخص سر تا بقدم گوش هے ' حیرت هے ' جو جس پهلو بیٹها هے ' اسي پهلو بیٹها رهگیا هے - گویا پتهر کے بت جا بجا کرسیوں پر نصب کردیے گئے هیں - تنفس میں ابتري هے ' آنکهیں گو کهلي هیں لیکن خطابت کے مسمریزم سے هر شخص معمول و مدهوش هے- فریقین اسطرح محو سماعت هیں که ما بہ النزاع قطعاً فراموش هے - هسٹنگس کي موافقت و مخالفت کا کسي کو خیال نهیں - هر قلب (غالب) کي اس فلسفه سنجي کا مصداق جامد هے :

(۱) فاتوا بسورة من مثله (منه)

حکومت رهے - روساء قبائل همیشه ایک دوسرے پر حملے کیلیے فرصت اور موقع کی تلاش میں رهتے تھے - سنه ۹۵ ق م میں دو مدعیان سلطنت پیدا هوے ' اور جزیرہ شمالاً و جنوباً دو حصوں میں منقسم هوگیا ' لیکن ایک هی سال کے بعد پهر بدستور ایک متحدہ حکومت قائم هوگئی -

اس ملک کا آخری بت پرست تاجدار ایک نہایت اولوالعزم بادشاہ تها جس نے نه صرف ملک کی ترتیب و تنظیم هی میں سعی بلیغ کی ' بلکه آئرلینڈ سے نکل کر فرانس ' اسکاٹلینڈ ' اور انگلینڈ پر بهی حمله آور هوا ' اور آخر نہر " لوار " کے ساحل پر ایک تیر اجل پیغام کا نشانه هوکر ' اپنی اولوالعز مانه امیدوں کے ساتهه رخصت هوگیا -

یه تیسری صدی مسیحی تهی - پوپ کے نائب ان دور و دراز ممالک میں نشر مسیحیت کیلیے مصروف کار تھے - اس وقت سے پانچ صدی تک برابر کوششیں مصروف رهیں ' تا آنکه پانچویں صدی کے اختتام پر تمام آئرلینڈ نے بپتسمه پاکر " آدم کے موروثی گناہ " سے نجات حاصل کی اور مسیحیت میں داخل هوگیا -

تاریخ نصرانیت کا ایک ایک صفحه شاهد هے که جب کوئی قوم " باپ اور بیٹے کے جلال " پر ایمان لائی هے ' تو سب سے پہلے اس سے مسیح کے اس حکم کی تعمیل کرائی گئی هے که :

" یه مت سمجهو که میں زمین پر صلح پهیلانے آیا هوں ' صلح پهیلانے نہیں بلکه تلوار چلانے آیا هوں ' کیونکه میں آیا هوں تا که بیٹے کو باپ سے ' بیٹی کو ماں سے ' اور بہو کو ساس سے جدا کروں " (متی ۱۰ : ۳۴)

انهوں نے همیشه اپنے غیر نصرانی بهائیوں کو نہایت تعذیب و تکلیف کے ساتهه قبول نصرانیت پر مجبور کیا یا پهر اونکے خون سے زمین کو رنگین کیا -

آیرلینڈ میں غیر نصرانی قبائل کے ساتهه جو کچهه هوا ' اوسکے انتقام کے لیے ۱۰۰ - برس کے صبر و تحمل کے بعد نارتهه میرلینڈ اور ڈنمارک کے روساء نے آیرلینڈ پر حمله کردیا اور فتح کیا - پهر اس عہد میں بهی وہ سب کچهه هوا ' جو نصرانیوں نے ۱۰۰ - برس پہلے اس سرزمین پر کیا تها - کنیسے لوٹے گئے ' " فرزندان پدر آسمانی " جلا وطن کیے گئے ' مدارس نصرانیه بند هوگئے ' مذهبی کتابیں جلاکر خاکستر کا ڈهیر کردی گئیں - اور ' آنکهه کے بدلے آنکهه " موسی کی شریعت کا قانون هے -

آخر الامر نیال سوم شاہ ایرلینڈ کے زیر علم اهل آیرلینڈ کی ایک فوجی طاقت مجتمع هوئی ' جو اگرچه حمله آور کو ملک سے نکال نه سکی ' تا هم ان کو نہایت کمزور کردیا ' اور با ایں همه ضعف ' وہ روساء قبائل دو باهم لڑا لڑا کر دو صدی بعد تک سواحل پر جمے رهے -

سنه ۱۰۰۲ ع منسٹر کے ایک بادشاہ نے ڈنمارک والوں کو سواحل سے بهی نکال دیا اور اسطرح جزیرہ کا کامل الاقتدار بادشاہ هوگیا لیکن کون نہیں جانتا که حکومت وطنیه کے زوال و فنا کا صرف ایک هی سبب هوتا هے ' یعنی ملک کے امراؤ روساء کی باهمی نا اتفاقی و خیانت وطنی - امیر لینسٹر کی دعوت و ترغیب سے ' جو امیر منسٹر کی اس غیر معمولی کامیابی سے دل گرفته تها ' ڈنمارک نے سنه ۱۰۱۴ - میں پهر حمله کردیا لیکن نا کام رها -

بیرونی دشمن گو نا کام رها اور یه اکثر هوتا هے لیکن خود اندرونی دشمن جب ملک میں پیدا هوجاتا هے تو وہ کبهی نہیں مرتا ' جب تک که خود ملک کی رونق و سلامتی نه مرجاے - چنانچه ملک کے چاروں صوبے باهم معرکه آرا هوگئے -

انگریز قوم اپنی قومی خصوصیات و امتیازات اور حیل سیاسیه میں نه صرف آج هی نامور هے ' بلکه آج سے ۸ - سو برس پہلے بهی وہ اسی طرح تهی - آج مصر اور دیگر اقطاع عالم میں وہ جو کهیل رهی هے ' لیکن اسکی مشق ۸ - سو برس ادهر سے کر رهی تهی ' تب کہیں جا کر اس دور جدید میں اس سبکدستی اور صفائی سے اپنا پولیٹکل ڈراما حسب موقع دکهلا سکی هے ' جسے وقتاً فوقتاً ممالک شرقیه کے اسٹیج پر شروع کرتی هے اور ختم کرتی هے -

لینسٹر بادشاہ ' سنه ۱۱۶۹ ع میں هنری دوم شاہ انگلینڈ سے طالب اعانت و نصرت هوا ' اور اسطرح آیرلینڈ کے دستر خوان تاجداری پر خود اوسنے انگلینڈ کو دعوت دی - سنه ۱۱۶۹ ع میں جو برطانی فوج آیرلینڈ میں داخل هوئی تهی ' آج سنه ۱۹۱۳ ع تک که ۷۳۵ برس هوچکے هیں واپس نہیں آئی هے ' پهر مصر و زنجبار اور مسقط کے لیے لوگوں کو کیا جلدی پڑی هے ؟

هنری شاہ انگلینڈ کا قبض و استیلا کے جواز کے متعلق یه استدلال هے که پوپ نے سنه ۱۱۷۷ ع میں اهل آیرلینڈ کی گردنیں اوسکو بخش دی هیں ' اور اسکی ایک سند بهی لکهکر حوالے کردی هے -

(آئرلینڈ کا جہاد آزادی)

لیکن جو قوم که اپنی گردن کی خود اپنے تئیں بهی مالک نه سمجهتی هو ' وہ پوپ مفروض کی اس سند مجعول کو دیکهکر کیونکر اپنی گردن دوسری قوم کے آگے ڈال دیتی ؟ اس کشمکش کا نتیجه ظاهر تها -

انگلینڈ کا اس دعوے پر برابر حمله آورانه اصرار رها ' اور آیرلینڈ کا همیشه مدافعانه انکار بهی قائم رها - لیکن اس هنگامۂ خارجی میں آیرلینڈ کی داخلی شورش بهی کم نہوئی ' نارمن جو اس جزیرے کے دوسرے باشندے تهے ' همیشه قدیم آیرش باشندوں سے برسر پرخاش رهے اور اکثر حالتوں میں غالب رهے -

ان احزاب کی تسکین کے لیے ایک تجویز یهه عمل میں لائی گئی که جزیرہ کا حاکم خرد شاهزادہ جان بنایا گیا - وہ سنه ۱۱۸۵ ع میں ۶۰ - جهازوں کا ایک بیڑہ لیکر ' آیرلینڈ کی طرف روانه هوا ' لیکن هزیمت هوئی اور واپس آکر خود سابق انگریز گورنر شاهزادہ کے خلاف سازش میں شریک هوگیا - سنه ۱۲۱۰ ع میں شاهزادہ پهر واپس آیا - اور انگلو نارمن روساء کو ' جنهوں نے اس وقت بڑی قوت پیدا کرلی تهی ' کمزور کردیا -

اس سے فراغت پاکر جان نے محکمے قائم کیے ' عدالت جاری کی ' سکے ضرب کیے ' ڈبلن میں ایک مجلس انتظامی کی بنیاد ڈالی - پهر سنه ۱۲۱۶ ع میں هنری ثالث نے تمام آیرلینڈ کو معافی دیدی ' اور اونکو شخصی آزادی بخشی ' لیکن تاهم ان میں سے کوئی جز بهی تشنه کامان حریت و استقلال کو تسکین نه دے سکی -

انگلینڈ ابهی اسی طرح با هم دست و گریباں تهے که اسکاٹ لینڈ کی سرزمین نے (اڈورڈ بروس) نامی ایک نیا مدعی پیدا کیا ' جسکی سعی و کوشش نے اسکاٹلینڈ کو بهی آیرلینڈ کی طرح انگلینڈ کے لئے مصیبت کدہ بنا دیا - اتحاد مصائب مصیبت زدوں کو متحد کر دیتا هے - آیرلینڈ کے اکثر امرا نے اڈورڈ بروس کو اسکاٹلینڈ کی طرح آیرلینڈ کی حمایت کی دعوت دی ' اوسنے قبول کیا اور انگلو نارمن قبائل کو شکست دے کر اکثر حصوں پر قبضه کرلیا ' اور اس طرح آیرلینڈ کا بادشاہ منتخب هوا -

(لها بقیة صالحة)

ـے هیں' اور مجردات کے اصول خالص کي تعلیم دیتے هیں - مگر فنوں کا کام بس، اسي قدر هے که ان کلیات و مجردات و حقائق متحققه و مکتشفه سے بهرہ اندوز هوں' اور اعمال انساني کے لئے علوم سے اسباق مفیدہ حاصل کرکے سهل وآسان اور موصل الی المقاصد راهیں تهرائیں -

مثال کے لیے علم تشریح (Anatomy) اور فن جراحي (Surgery) کو لیجیے - علم تشریح جسم انساني کے اعضا وجوارح کے حالات و تعلقات باهمي کو ظاهر کرتا هے - مگر فن جراحي صرف ان مباحث و کلیات سے فائدہ اُتهاتا هے' اور اپنے اصول و قوانین کو علم تشریح کي نظریات و حقائق سے اخذ کرتا اور اسطرح عمل جراحي کے لیے ایک ذخیرۂ هدایات و تنبهات فراهم کر دیتا هے -

اگر ناظرین کرام دوران تعریف " فن مکالمة " میں اجازت دیں ' تو بطور جملۂ معترضه کے کهه سکتا هوں که جسطرح فن جراحي یکسر علم تشریح پر مبنی هے' اسي طرح بعینه " فن مکالمة " بهي منه تر علم النفس سے ماخوذ هے - فن مکالمة بتاتا هے اور علم النفس اصول کو ثابت کرتا هے - پس جو جسکا مطلوب هو' وہ اسي طرف متوجه هو:

به بستاں رو که از بلبل طریق عشق گیري یاد
به مجلس آے کز حافظ سخن گفتن بیاموزي

اب جبکه فن کي ماهیت و حقیقت ظاهر هوگئي ' تو سوال یه هے که مکالمة کے معني کیا هیں ؟

الهلال :

(۱) یه مضمون کئي نمبروں میں ختم هوگا - ابهي صرف تمهید هي هے - آپنے عنوان " فن مکالمة " رکها هے - جب تک که اصل مبحث شروع نهو' نهیں کها جا سکتا که آپکا مقصود اصلي کیا هے ؟ لیکن مثالوں سے معلوم هوتا هے که آپ تقریر و خطبات کے متعلق لکهنا چاهتے هیں - اگر یهي مقصود هو تو اسکے لیے تو " فن خطابت " پیشتر سے ایک عمدہ لفظ موجود هے' اور " مکالمة " کي ضرورت نهیں -

(۲) آغاز مضمون میں آپنے " فاتو بسورة من مثله " کي طرف اشارہ کیا هے اور فصاحت بیان کو اسلام کا سب سے بڑا حربۂ اثر و تسخیر قرار دیا هے - میں سمجهتا هوں که اس سے اپکا مقصود یه هوگا که مذهب نے بهي اس وسیلۂ تاثر سے کام لیا - ورنه اس آیت میں محض فصاحت و بلاغت بیان هي کي تحدي نهیں هے - و تقصة بطولها - اسلام کے اسلحۂ اثر ایک دو هي نهین بلکه بهت سے هیں' اور اسکي بڑي تلوار فطرة انساني کي مطابقت اور تعلیم صحیح و ارشاد الهي هے - یهي معني هیں اس ایت کے که " ذلک الدین القیم "

(۳) خطابت کے عجیب و غریب اثرات کي مثالیں تاریخ عرب سے بهي بکثرت ملسکتي هیں اور وہ نهایت موثر اور دلچسپ هیں - علی الخصوص دور جاهلیة -

شئون عثمانیه

برید فرنگ

برطانیه از روے معاهدہ' دولت عثمانیه کي اعانت پر مجبور هے

اثر: کاتب شهیر و انصاف دوست' مسٹر بلنٹ

مشهور اسلام دوست انگریز اهل قلم اور سیاسي مصنف' مسٹر " بلنٹ " نے حسب ذیل خط " ویسٹ منسٹر گزٹ " کے اڈیٹر کے نام شائع کرایا هے :

" جناب من ! ممنون هوں که آپ نے میرا پهلا خط شائع کردیا -

آپ نے اپنے ایک مقالۂ افتتاحیه (لیڈنگ آرٹیکل) میں ان فقروں کو لکهتے هوئے که " هم دولت عثمانیه کي زندگي کے ضامن نهیں هیں " (میں اس اظهار سے باز نهیں رہ سکتا که) ایک نهایت افسوس ناک غلطي کي هے -

معلوم هونا چاهیے که حکومت برطانیه ' از روے معاهدۂ دفاعیه ۴ - جولائي سنه ۱۸۷۸ ع (دیکهو کتاب ازرق Blue Book عدد ۳۸ - سنه ۱۸۷۸ ع) روسیوں سے عثماني ایشیا کي محافظت و مدافعت پر مجبور هے -

برطانیه کي وزارت خارجیه اس معاهدے کي پابند هے' جیسا که ابهي ابهي گذشته سال وزیر خارجیه نے خود اپني زبان سے اس کا اعتراف کیا هے -

انگلستان نے اس معاهدے میں دولت عثمانیه سے وعدہ کیا هے که اگر روس کبهي عثماني ایشیا کے کسي حصه پر حمله آور هوگا تو وہ همیشه اپني جنگي قوت سے دولت عثمانیه کي اعانت کرے گا' اس کے معاوضه میں دولت عثمانیه نے اصلاحات کے جاري کرنے اور مسیحي رعایا کے حقوق کي حفاظت کا وعدہ کیا' اور جزیرۂ قبرص کے انتظامات انگریزوں کے سپرد کردیے که وہ عثماني ایشیا کي حفاظت کے لیے اس اهم جنگي موقع سے کام لیں -

ان تصریحات کے بعد در حقیقت اوس وقت تک کے لیے ' جب تک که یه معاهدہ فسخ نهو' اور قبرص دولت عثمانیه کو واپس نه دیا جاے' انگلستان مجبور هے که قانوناً اور اخلاقاً اس معاهدے کي عزت کرے' خواہ اوسکي جنگي قوت بحر متوسط میں کسي حد تک متغیر کیوں نه هوجاے -

اس بنا پر اس وقت دول عظمي کے مقابلے میں روس کي خواہ کسي حد تک بهي بے چارگي هو' لیکن اس معاهدہ کي تصدیق و تعمیل سے وہ کسي طرح عذر نهیں کرسکتا - اسکي مثال بعینه اوس معاهدہ کي سي هے' جو ایک انسان کي حفاظت و مدافعت کے لیے دوسرا شریف انسان کرتا هے -

پس انگلستان کو اوس روس کے مقابلے میں اس معاهدے کي

بذرق بیخبـر از در در آمـدم ' معـرم
بوعده ام چه نیاز رز انتظـار چه حظ !

لوگن جیسا وارن ھسٹنگس کا طرفدار ' دوران تقریر میں ایک گھنٹه بعد اپنے ہم نشین سے کہتا ہے : " بس یہ تمام لفاظی ہی لفاظی ہے ' دلیل اور ثبوت کا نام نہیں " دوسرا گھنٹه گذرنے پر کہتا ہے : " کیسی عجیب و غریب خطابت ہے ؟ " تیسرے گھنٹے کے بعد کہتا ہے : " واقعی مسٹر ھسٹنگس نے کچھه انصاف نہیں کیا " مگر قبل اسکے که تقریر ختم ہو زور سے چیخ اٹھتا ہے : " درحقیقت ھیسٹنگس ظلم و انصاف کشی کا ایک شیطان عظیم ہے " !!

ھاؤس آف کامنس کا ایک ممبر التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرتا ہے اور اس امر کا اظہار و اعتراف کرتا ہے که به حالت موجوده ' اسکا دل و دماغ صحیح ووٹ دینے کے قابل نہیں -

یه ہے زبان کا اثر ' اور یه ہے الفاظ کی تاثیر !!

* * *

خیر ' یه تو تاریخی واقعات ہیں - ہماری انفرادی زندگی میں شب و روز اس قبیل کی باتیں پیش آتی رہتی ہیں - اس رساله کے ہر پڑھنے والے کو تجربه ہوگا که کسطرح ایک محب عزیز کی بات نے نشتر کا کام کیا ' اور کسطرح ایک لفظ نے دشمن کا دل صاف کر دیا ؟ اور پھر ذرا سی دیر میں دشمن دوست ' اور دوست دشمن ہوگیا ؟

یه نه سمجھنا چاہیے که الفاظ کا اثر وقت کے ساتھه ختم ہوجاتا ہے ' نہیں ' بلکه وقت کے گذر جانے اور مہینوں ' سالوں اور صدیوں کے بعد بھی دیکھا گیا ہے که امتداد زمانه نے شراب تاثیر کو اور تیز کر دیا ہے اور الفاظ اپنے اندر وہی کھٹک ' وہی اثر ' وہی درد ' اور وہی طپش رکھتے ہوئے نظر آئے ہیں - اعمال انسانی پر انکی حکومت برقرار رہی ہے اور اکثر بزرگان دین و قوم اور کبار خاندان و قبیله کے اقوال نے اس پیکر معصیت و عصیان یعنی انسان کو برے کاموں سے بچایا ہے اور ہر موقعه پر سامنے آکر ایک قاہر و جابر مانع کا کام دیا ہے !

انسان کا دل کچھه عجیب طلسم زار تاثیر و تاثر ہے - کبھی اس سینۂ نفرک میں ہوا کی ٹھیس سے بال پڑ جاتا ہے ' اور کبھی اس آئینه عجیب کا غلیظ و دیرینه زنگ آن واحد میں دور ہو جاتا ہے -

مگر ایسا کیوں ہے ؟

ماہرین علم النفس جانتے ہیں که لفظ میں کیا تاثیر ہے ' لبونکی حرکت میں کیسا سحر ہے ' اور زبان کو دل کے اندر کیسا کچھه دخل عظیم حاصل ہے ؟ اس رسالے کا مقصد وحید ' اسی مسئله کی علم النفس کی روشنی میں تعلیل ' چند اہم نتائج علمیه کا انتزاع ' اور فن مکالمۃ کی سرسری تدوین ہے -

پس سب سے پہلے ہم " فن مکالمۃ " کی تعریف کیطرف رجوع ہوتے ہیں که " فن مکالمۃ کہتے کسکو ہیں ؟ " لیکن اس سوال میں که " فن مکالمت " سے کیا مراد ہے ؟ دراصل دو سوال پوشیده ہیں ' یا یوں کہیے که یه سوال دو سوالوں سے مرکب ہے - پہلا سوال یه ہے که " فن " کیا چیز ہے ؟ اور دوسرا یه که " مکالمۃ کیا شے ہے " ؟

" علم " و " فن " کی بحث و تفریق ' علم منطق کا ابتدائی مبحث ہے - اکثر رسائل اسی بحث سے شروع کیے جاتے ہیں ' اور عجیب عجیب موشگافیاں دیکھاتی ہیں ' مگر " علم " و " فن " کا مسئله ارباب منطق کے ہاتھه میں جاکر ' نہایت خشک اور غیر دلچسپ بحث بنجاتا ہے - برخلاف اسکے ہمارا قلم " فن مکالمۃ " کے مباحث دلچسپ و مفید لکھنے کے لئے مضطرب ہے - لیکن کیا کریں که قارئین کرام کو اُن مباحث سے فائدۂ تام حاصل نہوگا تاوقتیکه مسئله " علم " و " فن " پر ایک گونه اُنھیں عبور حاصل نہو جاے که یہی فن مکالمۃ کا اساس اولین و بنیاد مباحث ہے -

پس ہم اس مسئلۂ اہم کے طرف خاص طور پر متوجه ہوتے ہیں که اگر عمارت کا سنگ و بنیاد ہی درست و راست نہیں تو نقش و نگار کی خوبی و حسن کو لیکر کوئی کیا کریگا ؟ حسن فضول و مفاد مجرد ' دونوں فن نفیس کی نظر میں قبیح و قبیح تر ہیں - کمال ہر صنعت حسن و افاده ' دونوں کے انضمام پر منحصر ہے اور کمال ہر کار ' حسن آرائی و کارمندی ' دونوں کی آمیزش لطیف کا نام ہے - دیکھو ' چشم و ابرو کی یکجائی کا کیا اشاره ہے ؟ آنکھ جو که بذات خود ایک آلۂ مفید ہے ' محراب ابرو کے بغیر ایک روزن دیوار سے زیاده نہیں ' اور ابرو جو اپنی جگه پر مظہر حسن و جلوه گاه جمال مجرد ہے ' آنکھه کے بغیر ایک دیوار شکسته کی محراب کے سوا اور کیا ہے ؟

بہوں پاس آنکھه قبله حاجات چاہئے

سب سے پہلے ہم " علم " اور " فن " کے متعلق ایک تمہید مختصر پیش کرینگے ' جو یوں بھی بجاے خود نفع و دلچسپی سے خالی نہوگی - اسکے بعد " مکالمۃ " کے مباحث کی طرف متوجه ہونگے اور وہ طریقے بتائے جائینگے ' جن پر عمل کرنے سے انسان اپنی زبان سے ایک عالم کو تسخیر کر اے سکتا ہے ' اور ساری دنیا کو اپنی مٹھی میں لیلے سکتا ہے که جسطرف چاہے اُسے پھیر دے !!

(علم و فن)

علم عبارت ہے مجموعۂ کلیات و مجردات و نظریات سے جو مظاہر فطرت کی توضیح و تشریح کرتا اور موجودات عالم کے وجود و ظہور کے شرایط و قوانین بتلاتا ہے - علم اس بات کو ثابت کرتا ہے که کسی شے کے وجود پذیر ہونیکے کیا اسباب ہیں ' کسی چیز کے معرض شہود میں آنیکے کیا علل ہیں ' اور مناظر و مظاہر کائنات کے بواعث تخلیق کیا کیا ہیں ' اور نیز کیا طریق وقوع ہے ؟ علم بتلاتا ہے که کیوں سمندر سے ابخرات اُٹھے ' کسطرح بادل بنے ' کیوں پہاڑوں سے ٹکرا کر برسے ' ہوا نے کسطرح ہاتھوں ہاتھه انکو ہر جگھه پہونچایا ' کسطرح برگ خشک لب کو سیراب کیا ' مرجھاے ہوئے پودے سرسبز و شاداب ہوگئے ' اور سوکھی کھیتیوں کو ہرا بھرا کر دیا ؟ علم ہی ہے جو اُس مشاطۂ اعجاز کار سے تعارف کراتا ہے ' جسکے ہاتھوں شاید فطرت کے افزائش حسن و جمال کا کام انجام پاتا ہے ' جسکا دست آرائشگر عروس ہستی کی چہره پردازی و حسن افروزی کا آله وحید ہے ' جسکی انگلیاں معشوق قدرت کے بالوں کا شانۂ حسن افزا ہیں - جس سے کائنات عالم کے شباب حسن کا نکھار قائم و برقرار رہتا ہے : ربنا ما خلقت هذا باطلا !!

غرضکه علم کا موضوع بحث ' موجودات ہستی کے درمیان جو علاقه ہاے سببیت وجود گزیں ہیں ' انکا اکتشاف اور مظاہر فطرت کے انداز ظہور کی تعین و تحدید ہے اور بس -

بر خلاف اسکے " فن " نام ہے اُن اصول و ہدایات کے مجموعه کا جو کسی علم کی نظریات پر مبنی ہوتے ہیں اور اسطرح اُس علم میں ثابت و مبرہن ہوکر ' شمع راه عمل ' اور رہنمائے بصیرت و عبرت ہوتے ہیں ' یعنی " فن " کو ان اصول و قوانین کی حقیقت و ماہیت سے کچھه بحث نہیں ہوتی اسلیے که یه تو علم کا موضوع خاص ہے - فن کا کام ' محض ان اصول متحققه و قوانین مکتشفه کو عمل کے سانچے میں ڈھالنا ' اور انسے استفاده حاصل کرنا ہے - علوم نظریات و کلیات کا اثبات اور حقائق و مظاہر فطرت کا انکشاف

مراسلات

ن سلطنتوں میں جو جہاز بنتے هیں ارن میں ۲۰ - ۲۰ بلکہ ان سے ي زیادہ توپیں هوتي هیں' جن میں سے هر ایک کا قطر ۵ - ۵ - ٦ - انچ کا هوتا ہے -

" رشادیه " کي ترتیب و تنظیم اور سلاح بندي ایک کمیٹي کي ر مراقبه هوئي هے جسکے رئیس کمانڈر حقي بـک تھے -

لندن کے سفیر عثماني توفیق پاشا نے اپني تقریر میں رشادیه کي قریب کرتے هوے فرمایا :

" رشادیه امید هے کہ ملـک و حکومت کي حفاظت حمایت نہایت شجاعت و بہادري سے کرے گا اور کسب سعادت ترقي راہ میں آگے بڑھتا رهے گا "

آگے چلکر سفیر موصوف نے کہا :

" دولت عثمانیه کي آرزو صرف یہ هے کہ وہ سکون و امن کے ساتھہ دنیا میں باقي اور اپني وسیع حدود فرمانروائي کي ادبي مادي ترقي میں کوشاں اور جانفشاں رهے' اور اس فوز و کامیابي کے حصول میں دولت عثمانیه حکومت برطانیه کي اعانت پر اعتماد رتي ہے "

(سر ; ینسنت کلارق) کارخانهٔ (ریکارز) کے ایک منیجر نے سفیر موصوف کے جواب میں ایک فصیح تقریر کي جسکے آخري فقرے یہ تھے :

" رشادیه کي حسن قسمت و نیک فال هونے کي سب سے بڑي علامت یہ هے کہ وہ عین عید کے روز پاني میں آتارا گیا' جو مسلمانوں کے نزدیک سب سے زیادہ مبارک دن هے "

سابق متولي مسجد کانپور

گذارش هے کہ جناب کو بخوبي معلوم هوگیا هوگا کہ میں مسجد مچھلي بازار کے معاملہ میں بے قصور هوں - میرے خلاف جو مضمون جناب کو کانپور سے گئے وہ غلط تھے - لہذا قبل بھي عرض کرچکا هوں - اب بھي گزارش هے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو دوبارہ شایع فرمادیں - ورنہ خیر جو راے اقدس هو - میں هر طرح خوش هوں - مگر یہہ ضرور عرض کرونگا کہ خدا شاهد هے - میں نے اپني منظوري زباني یا تحریري کسي حاکم کو نہیں دي - فقط -

(فدوي کریم احمد - بساطی بازار کانپور)

(الهـــلال)

مخبر نے کانپور میں دونوں مرتبہ آپسے زباني کہدیا تھا مجھے اس بارے میں کوي خاص کاوش تو هے نہیں - ایک دیني معاملہ تھا - آپکے خـلاف سرکاري و غیر سرکاري معلـومات پہنچیں تو بے اختیار قلم سے مخالفانہ خیالات ظاهر هوگئے - الحب في الله و البغض في الله اصل و اساس ایمان هے - هر شخص کا معاملہ الله کے ساتھہ هے - وہ نیتوں کا علیم هے - اگر واقعي آپ بے قصـور هیں تو اس سے زیادہ اور خوشي کي کیا بات هوسکتي هے ؟ الله تعالی هم سب کو توفیق دے کہ صبر و ثبات کے ساتھہ راہ اسلام پرستي پر قائم رهیں -

ایـک اقتصـــادی تجـــویـز

(ایک خاتون غیور و ملت پرست کے قلم سے)

مجلس خدام کعبه کے قیام پر تمام مسلمانوں کو اسکا خیر مقدم کرنا چاهیے - میں نے سرمایہ مجلس کے مصارف کو بغور پڑھا لیکن ذیل کے خیالات نے جو هر وقت میرے لیے کاهش جان هیں ' بے اختیار مجبور کیا کہ جو تجویز عقل ناقص میں آئي هے' اسکي طرف ارکان مجلس خدام کو ضرور توجهه دلاؤں -

جب جنگ تراپي واتلي شروع هوئی تو برادران اسلام اپنے مظلوم بھائی بہنوں کے مصـائب سے بیتاب هوگئے اور اطالوی مـــال کو بائیکاٹ کردیا - لیکن چند هي دنوں کے بعد وہ بیتابي ایسی هـی دور هوگئي' جیسے کسي کي کہنی میں چوٹ لگ جاے اور وہ کچھہ اضطراب کے بعد اسے بھول جاے - اگرچہ بفضل خدا جنگ بلقـان نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام مسلمانوں کے دلــوں میں پھر غیرت قومي کي ایک لہر سي پیدا کـــر دي ' لیکن افسوس ' جتني کوشش هـم نے اطالي ثروت کو اقتصادي نقصان پہونچا نیکي کي تھي ' اسکے عشر عشیر سعي بھي اُن طاقتوں کي اشیاء تجـارت کو (جو اس شرمناک اسلامي خوں ریزي کي موجب تھیں) بائیکاٹ کرنے کے لیے نہیں کي ' اور کسیکو اتنا بھي احساس نہوا -

حقیقت یہ هے کہ لوگ مجبور بھي هیں - کریں تو کیا کریں ؟ جو چیزیں ملتي میں وہ سب یورپ کي مصنوعات هیں ' اور اس طرح اهل یورپ همارا خون طرح طرح سے چـوس رهے هیں لیکن اب تو خون بھي باقي نہیں رها -

حقیقت یہ هے کہ هم اپني تلوار سے خود هي اپنا گلا کاٹ رهے هیں اور دشمنوں پر اپني خونریزي کا الزام قائم کرتے هیں - کیا یہ تلوار ان کے هاتھہ میں خود همنے ' ارن کي تجارت کو ترقي دیکر نہیں دیدي هے ؟

اب ذرا غور فرمایيے کہ ادھر تو هم جنگ بلقان کے مـجروحین کے لیے چند روپے بقہرو اکراہ چندے میں دیتے هیں اور اُدھر اهل یورپ هم سے بصد فریب لاکھوں روپے روزانہ وصول کرتے هیں - هندوستان میں مسلمانوں کي تعداد سات کروڑ بتائي جاتي هے - ان میں بہت سے رؤساء و امرا هیں جو روزانہ سیکڑوں روپے کا مال خریدتے هیں' اور جـــو غریب و مفلس هیں ' وہ بھي کم از کم یورپ کي چند چیزیں تو ضرور خریدتے هیں - اور یہ تمام چیزیں یورپ کي مصنوعات تجارتي هوتي هیں - اس سے آپ لوگ خیال فرماسکتے هیں کہ هم کسقدر روپیہ روزانہ دشمن کي نذر کرتے هیں ' اور یہ وهي همارا روپیہ هے جس سے همارے ملکوں پر گولہ باري کي جاتي هے اور همـــارے بھائیوں کي جانیں تلف کیجاتي هیں - اسي کی بدولت آج هـم اپني سلطنتوں کو غارت کر بیٹھے اور نوبت بایں جا رسید کہ خانـــہ کعبہ بھي معرض خطر میں هے -

عزت بھولنی نہ چاہیے تھی' جسکے خوف سے متاثر ہوکر سرادورڈ گرے نے ایام گذشتہ میں دولت عثمانیہ کو یہ نصیحت کی تھی:

" ادرنہ کی حوالگی میں دولۃ علیہ اب تاخیر نہ کرے' ورنہ ممکن ہے کہ روس ایشیائی صوبوں کی طرف پیش قدمی کردے گا "

اس وقت عثمانی رجال سیاست اڈورڈ گرے کی روسیوں کے ساتھہ قلبی میلان و انعطاف سے نا واقف نہ تھے' اور نہ اس پر اسرار نصیحت کی اس حقیقت سے نا آشنا تھے کہ اس سے جتنی ترکوں کے ساتھہ خیر اندیشی ظاہر ہوتی ہے' اوس سے کہیں زیادہ سلافی اقوام کے ساتھہ ہمدردی و طرفداری ظاہر ہوتی ہے' اور یہ روس کے مصالح کا عین مقتضی ہے -

یہ نا معلوم امر نہیں ہے کہ ادرنہ یورپ میں ایک مستحکم اور قلعہ دار شہر ہے - اسلیے ظاہر ہے کہ انگلستان کیلیے اوسکی حفاظت کوئی اہم چیز نہیں' اور اسی لیے معاہدۂ قبرص میں یورپین عثمانی صوبوں کے اندر اصلاحات و نظمیات کی دفعہ نہیں بڑھائی گئی پس یہ بالکل صاف ہوگیا کہ سر اڈورڈ گرے نے جن ہمدردانہ الفاظ سے ترکوں کو خطاب کیا' ان کا مقصود یہی تھا کہ ترک ادرنہ چھوڑ کر خط امیذوس و میڈیا تک ہٹ آئیں اور حق ہے کہ ترک سر اڈورڈ گرے پر یہ الزام قائم کریں کہ وہ بھی یورپ کے اوس طریق سیاست میں شریک ہیں جس کا مقصود عثمانی صوبوں کی غارتگری ہے - اس کا کیا مطلب ہے کہ ایک حریف کو تو آگے بڑھایا جاے' اور دوسرا ترکوں سے خطاب کرے کہ مقابلہ کی حاجت نہیں' تم یہاں اور پیچھے ہٹ آؤ' جیسا کہ طرابلس میں آخر ہوچکا ہے ؟

سر اڈورڈ گرے کے ان چند مختصر فقروں سے بظاہر ترکوں کو کوئی نقصان نہیں ہوا' لیکن حقیقت میں اونکو متعدد نقصانات پہونچائے گئے - سلافی اقوام کی اسکے ذریعہ تشجیع کی گئی کہ تم نہ ڈرو' روسی اور انگریز تمھارے ساتھہ ہیں' اور ترکوں کو ایشیا کی حفاظت کے لیے ادرنہ سے فوج کا ایک ٹکڑا ایشیا میں منتقل کردینا پڑا -

بظاہر حالات معلوم ہوتا ہے کہ آپ معاہدۂ قبرص کو نا قابل التفات اور گویا معدوم سمجھتے ہیں' لیکن مجھے شک ہے کہ وزارت خارجیہ آپ سے متفق نہ ہوگی' کیونکہ سر اڈورڈ گرے نے گذشتہ سال نہایت صریح الفاظ میں اٹلی کے قبضۂ جزیرۂ رودس کے وقت اس کا حوالہ دیا تھا' گو وہ ترکوں کے لئے مفید نہ تھا - وزارت خارجیہ نے کہا تھا کہ " انگلستان نے روس سے عثمانی ایشیا کی محافظت کا عہد کیا ہے' نہ کہ تمام دول عالم سے "

ان وجوہ سے میں اوس وقت تک' جب تک کہ انگلستان قبرص پر قابض ہے' اس امر کیلیے اوسے مجبور پاتا ہوں کہ وہ روسیوں سے ایشیاے عثمانی کی حفاظت کرے .... "

* میں آج بغرض دیکھنے مسجد مچھلی بازار کانپور کے آیا - مجھے چند معزز دوستوں سے معلوم ہوا کہ میری نسبت یہ غلط فہمی عام ہو رہی ہے کہ میں نے کوئی فتوی اپنا مہری یا دستخطی بحضور ہز آنر بالقابہ پیش کیا ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ منہدمہ حصہ مچھلی بازار کانپور کا جزو مسجد نہیں ہے حالانکہ یہ افواہ محض غلط ہے میں نے کوئی فتوی یا کوئی تحریر مسجد مذکور کے متعلق نہ لکھی ہے اور نہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو دی ہے - نہ کوئی گفتگو اسکے متعلق ہز آنر یا کسی دوسرے حاکم سے کی ہے - لہذا آپ میری دستخطی تحریر ہذا اپنے معزز اخبار میں شائع فرما کر مجھکو قوم کی بدگمانی سے بری فرمائیے فقط -

دستخط فقیر محمد ابو الخیر غازی پوری ٨ - اکتوبر ١٩١٣

عالم اسلامی

رشادیہ

عثمانی زرہ پوش جہاز

حمیدیہ کے بعد' جسکی تاریخ بنا سنہ ١٨٨٠ ہے' ٣ - ستمبر سنہ ١٩١٣ - پہلا موقع ہے جب حکومت عثمانیہ ایک زرہ پوش جنگی جہاز کی مالک ہوئی ہے -

سلطان کے نام سے اس جدید مدرعہ (آہنی جنگی جہاز) کا نام " رشادیہ " رکھا گیا ہے - رشادیہ کی طیاری کے لیے مئی سنہ ١٩١١ ع میں انگلستان کے کارخانہ (ویکا ورز بارو) کو حکم دیا گیا' اور اسکے تین مہینے بعد دولت علیہ اور کارخانہ داروں کا باہمی معاہدہ طے ہوا - ٦ - دسمبر سنہ ١٩١١ ع رشادیہ کی طیاری کا روز افتتاح' اور ٣ - ستمبر سنہ ١٩١٣ تاریخ تکمیل ہے -

رشادیہ تاریخ مذکور سے بہت پہلے طیار ہوچکا تھا' لیکن اس اثنا میں دولت علیہ جن حوادث و انقلابات میں مبتلا رہی' نیز وقتاً فوقتاً مدرعۂ مذکورہ میں جن نئی نئی اصلاحات و اضافات کی فرمائشیں ہوتی رہیں' ان کی بنا پر کام بدیر ختم ہوا' لیکن تاخیر کا نتیجہ بہت بہتر ہوا -

رشادیہ کا طرز بنا اوس جدید انگریزی جہاز کی طرز کا ہے' جسکا نام " جارج پنجم " ہے - رشادیہ وزن' قوت آلات' سرعت سیر' استحکام و سلاح بندی اور اپنی بڑی بڑی توپوں کے لحاظ سے بالکل " جارج " کے مساوی و مقابل ہے' بلکہ " رشادیہ " کی سکنڈ باٹری قوت و شدت میں " جارج " سے کہیں زیادہ مضبوط و مستحکم ہے -

" رشادیہ " کا بار ٢٣ - ہزار ٹن' طول ٥٢٥ - فیٹ' عرض ٩١ - فیٹ' عمق ٢٨ - فیٹ ہے' اور اوسکے انجن کی طاقت ٣١ - ہزار گھوڑوں کے برابر ہے - اسکی متوسط رفتار ٢١ - میل ہے' اور سطح فوقانی ١٢ - انچ کی فولادی چادر سے چھپی ہے - اس میں چار فوقانی طبقے ہیں جو ١٢' ٩' ٨' اور ٦ - انچ کی مختلف الضخامۃ چادروں میں لپٹے ہوے ہیں - سب سے آخری اور داخلی طبقہ جو بالکل سطح آب کے برابر ہے' نہایت محفوظ و محکم ہے -

سلاح بندی کے لحاظ سے " رشادیہ " تمام انگریزی جہازوں سے ممتاز ہے - اسکی پہلی باٹری جو دس توپوں سے مرکب ہے اور جن میں سے ہر ایک کا قطر ٥ - ١٣ - انچ ہے جہاز " جارج " سے مشابہ ہے - اسی طرح دوسری اور چوتھی صف کی توپیں بھی بالکل " جارج " کی طرح ہیں - چوتھی صف کی توپوں میں سے جہاز کے مقدم و موخر حصہ میں بغرض حفاظت چار حرکت کرنے والی توپیں بھی موجود ہیں - دوسری باٹری ١٦ - توپوں سے مرکب ہے - ہر توپ کا قطر انچ ہے' نیز بالکل محفوظ اور سامنے سے کھلی ہوئی ہیں - ضرورت کے موقع پر آٹھہ توپیں داہنے بائیں' اور چھہ چھہ آگے پیچھے چلائی جا سکتی ہیں - طرز " جارج " کے اور جہاز جو موجود ہیں' ان کی دوسری باٹری میں چھہ چھہ توپیں ہیں جن میں سے ہر ایک کا قطر صرف ١٤ - انچ ہے -

" رشادیہ " بحریۂ عثمانیہ کی ترقی کا دوسرا زینہ ہے اگر ہم " حمیدیہ " کو پہلا زینہ سمجھیں - البتہ یہ بھی جو کچھہ ہوا' امریکا' فرانس' روس' اور اٹلی کی قوت بحریۃ کے مقابلہ میں' ہیچ ہے -

المسئلۃ والمناظرۃ

چند اور نئے الفاظ ! !

" اکاذیب " اور " شرمناک "

بسلسلۂ حظ و کرب

از مسٹر عبد الماجد بی - اے - لکھنؤ

۱۷ - ستمبر کے الہلال میں صفحہ ۲۲۱ - سے لیکر صفحہ ۲۲۳ - تک انشا پردازی و خطابت کے پردہ میں جن پیہم " مغالطات " کا طومار یکجا کر دیا گیا ہے ' انکی داد " منطق " کے طلبا دینگے میں اگر انکی " پردہ دری " کرنا چاہوں بھی ' تو شاید اپنے دوسرے مشاغل کو کافی صدمہ پہنچائے بغیر نہیں کرسکتا - البتہ اُن متعدد " بیباکانہ اکاذیب " میں سے ' جو اس مضمون کی زیب و زینت کا باعث ہو رہے ہیں ' ایک بات کا صاف کردینا میں ہر حال میں ضروری سمجھتا ہوں - یہ قطعاً غلط ہے ' کہ میں اس معاملہ میں " واقف کاروں " سے مشورہ طلب کرلینے ' یا انکے مشوروں کے تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہوں ' میں خود ' بلا الہلال کے دربار سے کوئی ہدایت پائے ہوے ' ملک کے اُن متعدد تعلیم یافتہ حضرات سے مشورہ طلب کر چکا ہوں ' جو میرے نزدیک مشورہ دینے کے اہل ' یا بہ قول آپکے ' " واقف کار " ہیں - میں نے اس مسئلہ میں مشورہ حاصل کیا ہے مسٹر سید کرامت حسین (سابق جج ہائی کورٹ) سے جو علوم عربیہ میں کمال رکھنے کے علاوہ فلسفۂ جدید (خصوصاً فلسفۂ اسپنسر) کے بھی عالم ہیں - میں نے استفادہ کیا ہے ' مولانا حمید الدین بی - اے (پروفیسر میور کالج الہ آباد) سے جنکی جامعیت علوم مغربیہ و مشرقیہ سے شاید آپکو بھی انکار کی جرأت نہ ہو - میں نے استشارہ کیا ہے مولوی عبد الحق بی - اے (صدر مہتمم تعلیمات حیدرآباد) سے ' جو علاوہ علوم مغربی سے واقفیت کے عربی میں بھی کافی دستگاہ رکھتے ہیں ' میں نے مشورہ حاصل کیا ہے خان بہادر میر اکبر حسین (الہ آبادی) سے ' جو علاوہ اردو زبان میں سند (Authority) ہونے کے فلسفہ جدید کا خاصہ مذاق رکھتے ہیں - اور میں نے مشورہ طلب کیا ہے اپنے شہر کے پروفیسر مرزا محمد ہادی بی - اے (کرسچن کالج) سے جو علوم قدیمہ و جدیدہ دونوں میں مشہور قابلیت رکھتے ہیں - حضرات موصوف کے علاوہ میں نے اور بھی اُن متعدد تعلیم یافتہ لوگوں سے استصواب راے کیا ہے ' جنکی علمی و ادبی قابلیت کی شہرت ابھی غالباً اُس فضا میں نہیں پہنچی ہے ' جس میں الہلال کا نشو و نما ہو رہا ہے -

اور پھر میں نے بعض اُن سنجیدہ مذاق اصحاب سے بھی تبادلۂ خیالات میں کبھی تامل نہیں کیا ' جو چند دنوں سے آپکے اسٹاف میں ہیں - بعض حضرات سے ان مسائل پر کئی کئی گھنٹہ گفتگو ہوئی ہے - میرے لائق دوست مولوی سید سلیمان نے جس محنت سے وضع اصطلاحات علمیہ پر ایک تحریر شایع فرمائی ہے ' نیز میرے ایک دوسرے دوست (" خدا بندہ " از جونپور) نے اسی مسئلہ کے متعلق الم پر مضمون تحریر فرمایا تھا ' میں اسکا اعتراف کرتا ہوں - ہاں یہ جرم مجھہ سے بلا شبہ سرزد ہوا ہے (اور شاید آپکے ضابطۂ تعزیرات میں یہ جرم ناقابل معافی ہو) کہ میں نے اُس شخص سے دستگیری کی التجا نہیں کی ' جس نے گو اپنی خطیبانہ سحر بیانیوں سے ایک بہت بڑی جماعت کو مرعوب و مسحور کر رکھا ہے ' مگر جسکے " خالص کمالات علمی " کا ثبوت مجھے ابتک باوجود " سعی و تلاش " کے نہیں مل سکا ہے -

رہا آپکا یہ دعوی ' کہ عربی میں فلسفہ کی بہتر سے بہتر اصطلاحات موجود ہیں بہ شرطیکہ تلاش کی جائیں ' تو اسکے متعلق میں نے اپنے پچھلے خط میں جو سوال کیا تھا ' وہ بدستور قائم ہے - مجھے بتائیے کہ میں سایکالوجی ' ایپیسٹما لوجی ' ایتھکس ' (اپنے جدید معنے میں) اور منطق استقراء کی مصطلحات کس کتبخانہ میں تلاش کروں ؟ کس کتاب میں ڈھونڈھوں ؟ مصر کے نامور فضلا ' مشہور مستشرقین یورپ ' اور خود ہندوستان کے مستند ترین فضلا (مثلاً شمس العلما مولانا شبلی نعمانی) تو اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں ' لیکن الہلال کو اپنے دعوے پر اصرار ہے ' اور چونکہ یہ دعوی الہلال نے کیا ہے ' اسلیے کسی دلیل کی بھی حاجت نہیں ' محض اسکا اعادہ و تکرار کافی ہے - لیکن یاد رکھیے کہ یہ خطیبانہ حربے ' عوام فریب تقریروں و تحریروں میں خواہ کتنے ہی کارگر ہوتے ہوں ' لیکن علمی مباحث میں انکا استعمال قطعاً بے محل و غیر موثر ہونے کے ساتھہ " بیحد شرمناک " ہے - سیاست اور مذہب مدت سے آپکی تیغ خطابیات کے زخم خوردہ ہو رہے ہیں ' اب مہربانی کرکے علمی مسایل کی جان پر تو رحم فرمائیے -

الہلال :

سخت شرمائے وہ ' اتنا نہ سمجھتا تھا انہیں
چھیڑنا تھا تو کوئی شکوۂ بیجا ہوتا !

اب تک تو صرف " حظ و کرب " کے متعلق بحث تھی ' لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ آپکی لغات و مصطلحات جدیدہ و مخترعہ میں اور چند الفاظ و اصطلاحات کا بھی اضافہ ہوگیا ہے - اگر وضع و اختراع کی رفتار ایسی ہی تیز رہی تو مجھے ہمت ہار دینے کا علانیہ اعتراف ہے :

بدانکہ ما سپر انداختیم اگر جنگ ست !

اب تک تو صرف یہی مصیبت تھی کہ آپ " حظ و کرب " کا مطلب وہ نہیں سمجھتے جو سمجھنا چاہیے ' لیکن یہ تو بڑی مصیبت ہوئی کہ اب مغالطات ' منطق ' پردہ دری ' بیباکانہ اکاذیب ' کمالات علمیہ ' اور بے حد شرمناک کے متعلق بھی مجھے خوف پیدا ہوگیا ہے کہ آپ انکے معانی سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ اِن الفاظ کو کن موقعوں پر بولنا چاہیے ؟ میں نے اسی لیے آپکی تحریر میں اسطرح کے الفاظ کو ان ورقتی کاموں سے ممتاز کر دیا ہے -

اگر میں چاہوں تو بغیر " اپنے مشاغل کو صدمہ پہنچائے " اِن الفاظ کے معانی بھی عرض کرسکتا ہوں جو افسوس ہے کہ مثل " حظ و کرب " کے آپ کو معلوم نہیں - لیکن چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ غصہ میں آگئے ہیں ' اور آدمی غصہ میں آکر گالیوں پر اُتر ہی آتا ہے ' اسلیے آپکو معذور سمجھتا ہوں اور آپکے غصہ پر ہنستا ہوں - کاش آپکو یاد رہا ہوتا کہ مسائل علمیہ کا فیصلہ گالیوں اور محض ادعائی الزام سے نہیں ہوتا - (اکاذیب) اور (شرمناک) کے استعمال کیلیے محض ان دو لفظوں کو مثل حظ و کرب کے سن لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُنکے مواقع استعمال کو بھی مثل " حظ و کرب " کے معلوم کرنا چاہیے -

اب سوال یہ ہے کہ یورپ کی ترقی کا راز اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث کیا ہے ؟

سبب یہ ہے کہ ہم محنت ' مزدوری ' اور تجارت کو ننگ و عار جانتے ' اور ملازمت کو باعث افتخار و امتیاز سمجھتے ہیں -

آپ اور قوموں پر نظر ڈالیے - ہر طرف تجارت کی گرم بازاری ہے - ہمیں اپنے ہندو بھائیوں کی ترقیے تجارت پر نہایت مسرت ہوتی ہے کہ وہ بفضلہ تعالی ہم لوگوں جتنے غیروں کے محتاج نہیں - کپڑا بنتا ہے ' صابون تیار ہوتا ہے ' دیا سلائی بسکٹ تمام ضروری چیزیں طیار کرکے غیر ملکی مصنوعات سے مستغنی ہو سکتے ہیں ' مگر حیف ہے مسلمانوں پر ' جنہوں نے غلامی اور حلقہ بگوشی کے سوا اب تک کچھہ نہ جانا - تمام قومیں ترقی کے مدارج طے کرچکیں ' لیکن ہم جہاں سے چلے تھے ' وہیں موجود ہیں :

شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی
دران دیارکہ زادی ' ہنوز آنجائی

جب سے اٹلی کی جنگ شروع ہوئی ہے ' میں نے بذات خود بیلیں ' فیتے ' کنارہ ' خریدنا بند کر دیا - بلکہ کپڑا اور عام چیزیں بھی بہت دیکھکر خریدتی ہوں - میں نے اپنی تمام بہنوں سے عہد لیے ہیں اور بزرگوں سے استدعا کی ہے کہ وہ ہرگز کنارہ بیلیں نہ خریدیں اور جہانتک ممکن ہو ان اعداء اسلام ممالک کی اشیاء کی خریداری سے پرہیز کریں (جو ہمارے اسلامی ممالک کے درپے آزار ہیں) مجھے اپنی اس کوشش میں بفضل خدا بہت کامیابی ہوئی -

مجھسے ایسا سوال کیا جاتا ہے ' کہ کپڑا بھی تو یورپ ہی کا بنا ہوا ہوتا ہے - اسکا سوا اسکے اور کیا جواب ہوسکتا ہے کہ جتنا ہم گناہ کم کریں بہتر ہے - یہ گناہ ہم بدرجہ مجبوری کرتے ہیں اور وہ اپنی زیبائش کے لیے ' اسکے متعلق میں رسالہ " خاتون " کے ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۲ کے پرچے میں ایک مفصل مضمون لکھہ چکی ہوں -

جسوقت کپڑا خریدا جاتا ہے تو دل دکھتا ہے کہ افسوس یہہ ہمارا روپیہ ہمارا ہی خون بہائیگا ' مگر کچھہ چارۂ کار نظر نہ آتا تھا ' الحمد للہ کہ انجمن خدام کعبہ قائم ہوگئی - یہہ انجمن نہ صرف ہمارے مصائب ہی کو دور کریگی بلکہ اگر چاہے تو تمام قوم میں ایک روح حیات پھونک دے سکتی ہے - یتیم خانوں کی حفاظت اور ترسیع ' جہازوں کی فراہمی ' یہ وہ دو کام ہیں کہ اگر فصل خدا شامل حال ہے تو مسلمانوں کی زندگی میں ہو جائینگے -

لیکن پھر اسکا ایک پہلو تاریک بھی نظر آتا ہے اور وہ دیمک جو عرصہ سے مسلمانوں کو کھا رہا ہے ' کام کیے ہی جایگا ' یعنی غیر ملکی مصنوعات کی خریداری ' جسکی بدولت رہی کولہ بارود بنکر ہمارے لیے آئیگی - اگر ترکی کو آپ پانچ چار لاکھہ روپیہ سالانہ بھیجدیا کرینگے تو اس رقم قلیل سے خانہ کعبہ کی کیسا حفاظت ہوسکتی ہے ؟

ان وجوہ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک ثالث رقم سے جو حفاظت کعبہ کیلیے حکومت حافظ حرمین کو بھیجنے کی تجویز ہے ' ایک کپڑے کا کارخانہ کھولا جاے ' اور اسکے منافع سے ایک مناسب رقم حفاظت کعبہ کیلیے جمع کی جاے ' یا بھیجی جاے ' اور باقی کل منافع کارخانہ کی توسیع کیلیے اور رفتہ رفتہ کارخانوں کی تاسیس میں صرف ہو ' اور ان ہندوستانی مصنوعات کیطرف بھی خاص توجہ کی جاے جن کے بنانے والے اگرچہ مسلمان ہوتے ہیں مگر ہمارے افلاس و کم مایگی کے باعث اغیار اوس سے فائدے اٹھاتے ہیں - اگر انکو ترقی دیجائے ' اور ان سے خود مسلمان فائدہ اٹھائیں تو اسلامی تجارت میں عجیب خوش حالی پیدا ہوجاے .

میں یہ ضرور کہونگی کہ اگر انجمن نے اسطرف توجہ نہ کی تو ان چندوں سے مسلمانوں کی ازدیاد غربت کے سوا کوئی اور فائدہ حاصل نہوگا - اگر کوئی خدمت و امداد کعبہ کا دعوی بھی کرے تو غلط ہے ' بلکہ وہ حقیقت میں دشمنوں کی خدمت و امداد کررہا ہے ' اسلیے وہ بجاے خادم و ناصر کعبہ ہونے کے ' دشمن و برباد کن کعبہ ہے -

دوسری تجویز یہ ہے کہ ترکی میں بھی انجمن خدام کعبہ کی شاخ قائم کیجائے اور انجمن کے بیت المال کا بھی یہی مصرف وہاں قرار دیا جائے -

حج کے موقعہ پر لاکھوں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے ' اگر ان کی کھالیں جمع کی جائیں اور اس سے عرب میں چمڑے کے کارخانے قائم کیے جائیں تو وہاں کی ساختہ مصنوعات اسلامی دنیا میں نہایت فروغ بخش ثابت ہونگی - یقین ہے کہ ہمارے ترک و عرب بھائی عرب و ترکی میں اس مفید تجویز کو پسند کرینگے اور یہ نیک تجویز ترکوں ' عربوں ' اور ہندی مسلمانوں کے اس رشتۂ اخوت کو جو کبھی کبھی مشنوں کے جانے سے قائم کیا جاتا ہے ' زیادہ مستحکم و مضبوط کردیگی - داعیہ

عاجزہ مکرم جہان ' از شملہ

سیاہ نپولین

حریت دل ڈھونڈھتی ہے ' رنگ نہیں

" ڈبلن ریویو " میں مسٹر گریہم Graham نے توسینٹ (Toussaint) کے حالات شائع کئے ہیں - اس عجیب و غریب آدمی کو مضمون نگار نے " سیاہ نپولین " کے نام سے تعبیر کیا ہے -

مسٹر گریہم کہتے ہیں کہ یہ شخص سان ڈامنگو San Damingo میں بہ حالت غلامی سنہ ۱۷۴۳ ع میں پیدا ہوا تھا - پچاس برس تک جزائر غرب الہند میں زراعت کی مزدوری کرتا رہا مگر اس طویل زمانۂ غلامی میں اسکے دل سے آزادی کا خیال ایک لحمہ کے لیے بھی جدا نہ ہوا - یہ ایک چنگاری برابر اسکے سینے میں سلگتی رہی - بالاخر اس چنگاری نے اس روغن آتشیں میں آگ لگادی جو تمام امریکہ میں چھڑک دیا گیا تھا - آخر کو انٹیلس (Antilles) سے یہ آگ نمودار ہوکر تمام براعظم امریکہ میں بھڑک گئی ' اور بالاخر اس میں اس ملک کی غلامی جلکر خاکستر ہوگئی -

اس نے اپنے ملک میں دائمی فتنۂ و فساد اور مصیبت و فلاکت کو دیکھا جسکی وجہ سے اس مظہر غیرت حق کو جوش آگیا اور اس نے انسان کو وہ حقوق دلاے جو اسکے ہم نوع انسانوں نے صرف اختلاف رنگ کی وجہ سے اس سے چھین لیے تھے ' اور جس نے سیاہ انسانوں کو وحوش اور بہائم بنا رکھا تھا - اگرچہ اسکی کوششیں زیادہ روز تک سرسبز نہ رہنے پائیں - اور اسکے ملک کے غدار ' اور نمکحرام گروہ نے ' جو غلامی کو حریت پر ترجیح دیتا تھا اور جو ہر جگہہ موجود ہے اور ترجیح دیتا ہے ' اسے گرفتار کرادیا ' مگر تاہم اس ہمت کے بادشاہ نے کبھی نا امیدی اور خوف کو اپنے پاس آنے نہ دیا - اس نے اپنی بلند ہمتی اور اولوالعزمی سے تاریخ عالم میں کام کرنے اور کوشش کرنے کا ایک نیا باب کھول دیا ہے -

Toussaint توسینٹ کی صرف فوجی قابلیت نے اسے سیاہ نپولین کا خطاب خود اہل یورپ کے زبان سے دلایا ہے - جن کا وہ دشمن شدید تھا ' اور جس پر اسکو فخر تھا - (بقیہ برید فرنگ)

...بلکہ اُن لوگوں کو شرمانا چاهیے جو آج چالیس سال سے علمي توقعات کا مرکز هیں ' جنهوں نے یورپ کي علمي زبانوں کي تحصیل کي هے ' اور جو فی الحقیقت خدمت علم انجام دینے کیلیے تمام ملک میں صرف ایک هي گروہ هے - وہ اگر اپنے علمي کمالات کا ثبوت دینے میں مقصر رهے هیں تو انکے لیے افسوس ناک هے - نہ کہ میرے لیے -

اپنے " تلاش " کا بهي لفظ لکها هے کہ " با وجود سعي و تلاش ' علمي کمالات کا کوئي ثبوت نہیں ملا " لیکن یہ تلاش ویسي هي تلاش تو نہ تهي ' جیسي آپنے " حظ " کي تحقیق و جستجو میں حضرت غیاث اللغات اور علامہ پامر کي رهنمائي میں کي تهي ؟ اگر ایسا هے تو پهر صورت حال دوسري هي هوجاتي هے -

آخر میں آپسے پهر کہونگا کہ محض دوسرے کو ادعائي الزام دیدینے ' غصے میں آکر روٹهہ جانے ' مخاطب کو جاهل کہدینے اور گالیوں کے دینے سے کسي بحث کا فیصلہ نہیں هوسکتا - آپ لکهنے پڑهنے کا کام کرنا چاهتے هیں تو اپني طبیعت کو بدلیے - اس مضمون کو آپنے غیظ و غضب کے عالم میں لکهـا هے ' اسلیے قابل معافي هے - لیکن ایک علمي مذاق رکهنے والے شخص کو اسدرجہ غصہ زیب نہیں دیتا - آپنے میري تحریر کے متعلق نہایت افسوس ناک طریقہ سے بلا قصد غلط بیانیاں کي هیں - اگر میں چاهوں تو زیادہ سخت الفاظ لغت میں مل سکتے هیں - لیکن پهر اس سے کیا حاصل ؟ بحث و مباحثہ سے مقصـود کسي لفـظ کي تحقیق و صحت کا کشف هے نہ کہ اور کچهہ - میں نے اپني تمام تحریر میں کوئي لفظ سخت نہیں لکها اور بہتر تها کہ آپ اسکا جواب دیتے - جواب کي جگہ آپنے جو طریقہ اختیار کیا ' وہ میرے لیے بہت مایوسي پیدا کرتا هے - تا هم میں هنستا هوں ' اور ایسي نادانیوں کو هنسکر ٹالدینا هي بہتر هے -

رها مسئلۂ اصطلاحات علمیہ ' تو اسکي یاد دهاني کي ضرورت نہ تهي - میں خود اب اس بحث کو آخر تک پہنچاے بغیر کب چهوڑ نے والا هوں خواہ آپ اس سے بهي زیادہ غصے میں آ آکر بگڑتے رهیں - میں لکهتا رهونگا ' تا انکہ اصطلاحات علمیہ کا مسئلہ ایک حد تک صاف نہ هو جاے -

میں بہت خوش هوں کہ گو آپنے اپنا مضمون بازار کے کسي چبوترے پر سے شروع کیا ' لیکن خاتمہ ناصحانہ انداز میں هوا هے - آپ نے محبت علم و عشق فن سے بیقرار هوکر نصیحت کي هے کہ " مذهب اور سیاست تو تیغ خطابیات سے زخمي هوچکے هیں ' اب علم پر رحم کیجیے "

• اللہ اللہ ! آپ کو بهي مذهب کے زخمي هونے کا درد هے ! !

ایکہ مي بینم ' بہ بیداریست یا رب یا بخواب ؟

یہ ایک نہایت مسرت انگیز خبر هے - تا هم مذهب و سیاست کي تو آپ چنداں فکر کریں نہیں - اُسکي تو آپ حضرات کي خدمات عبرت افزا سے تلافي هو هي گئي هے اور هو رهیگي - رها علم ' تو اللہ اسکے زخموں کو اپکے دست مسیحائي سے مرهم پٹي مبارک کرے - بلکہ اس تقسیم سے غریب " زبان " رهگئي تو کوئي مضائقہ نہیں - خوش قسمتي " سے فرهنگ اصفیہ اور غیاث اللغات اپکي " میز " پر موجود هي هیں - خدا اس " خوش قسمتي " سے همیشہ قوم و ملت کو بہرہ ور اور شاد کام فرماے ! !

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد !

حیران هوں کہ " مذهب و سیاست " کا لفظ کس آساني سے لوگ بول اٹهتے هیں ! و یحسبونہ هنیاً و هو عند اللہ عظیم :

هر بو الهوس نے حسن پرستي شعار کي
اب آبروے شیوۂ اهـل نظـر گئي !

تاریخ حیات اسلامیہ

الہـــلال اور پـــریس ایـــکٹ

حافظ صبور باش کـہ درراہ عاشقـــي
هرکس کہ جاں نداد بجـاناں نمیرسـد

آخر کار جس شہید حریت کو اپني آزادي کا سچا ادعا تها ' جس مجنوں صداقت کے رگ رگ سے وارفتگي ٹپکتي تهي ' اسکے پاؤں میں بهي عارضي بیڑیاں پڑ هي گئیں !

اللہ اللہ ! جس محو توحید نے زمانہ کا عیش حیات خود پر حرام کیا کہ گمراهان وادي عشق کي رهنمائي کرے ' جس شمع حریت نے گم کردگان راہ مقصود اور سرگشتگان کوچۂ غفلت و ضلالت کے لیے اپني متاع زندگي تک نذر کردي ' تاکہ ضیـاء حق و صداقت سے ظلمت کدۂ ملت کو منور کردے - وہ علم بر دار حرب الهي ' جو جاں بکف هم سرشاران غفلت کي نادانیوں پر بیچین هوکر آیا ' اور بیقرار هوکر مد هوشان بادۂ غلامي کے بازو جهنجهوڑ ے ' هم کو چونکایا ' پرانے درد محبت کو تازہ کیا ' جسکو رقیبوں کي صحبت هوسناکي نے هم سے چهین لیا تها ' بهولے هوے عہد اسیري و پیماں وفا کیطرف اشارہ کیا ' اور آہ وہ ' کہ هم نے اوسکو نادانوں کي طرح الزام فریب کاري دیـا ' اور کیونکـر ندیتے کہ کفار کا سحر شرارت پوري طرح کارگر هو چکا تها - لیکن اسپر بهي وہ ملول نہوا ' بار بار غمخوار-انہ ' غمگسارانہ ' اور شفقت فرمایانہ شان تحمل سے نیم مضطرب اواز میں یهي سوال کرتا رها :

زکـدام شہر آئي کہ بدوستـاں نہ پرسي
مگر اندراں ولایت کہ توئي وفا نباشـد ؟

هاں اے استبداد پرستو ! آخر اسکے لئــے بهي وہ دن آهي گیا کہ جرم عشق میں مبتلاے مشکلات هوا ' اور ابهي کیا هوا هے ؟

ازیں فزوں نتـواني بمن جفـا ' ورنـہ
تو آں نئي ' کہ جفاے تواني و نکني

اے کافر نعمتـو ! یہ کیـا شرف نفس هے کہ جس ذات گرامي نے اپني جان کو اسیر آلام و مصائب کیـا ' تاکہ تمهیں اس صهباے حریت کے جام پلادے ' جس سے کہ وہ خود بهي خود رفتہ تها ' آخر اُسي کو خود عاشق صفت بهي بننا پڑا کہ تم کو مانوس عشق بنا دے ؟

پهر اوس سے اسقدر بے پروائي اور بے توجهي ؟ یہ کیا بہائم صفتي هے کہ ایسے جان نثار ملت کو دشمنوں کے حوالے کر دیا جاے ' جو نہیں چاهتے کہ تم میں حس بیداري پیدا هو اور جو تمهارے متاع درد کے یقیناً غارتگر هیں ؟ آہ یہ کیوں هے کہ تم خاموش هو ؟

الہـلال ' یہ پشیمان محبت ' آہ اب کیوں نہ مجبور کیا جاے کہ وہ جنکی طرف بے انتہا توقع اور امیـد سے ملتفت هوا تها ' وہ اوس سے یوں دامن کش رهیں ! اسکے لیے سخت اذیت هے کہ تمکو تباہ هوتا دیکهے اور ساکت رهے ' دیکهتا رهے کہ اغیار کا زهر رگ و پے میں ساري هو رها هے اور پهر خاموش رهے - کاش کہ اس فدا کار جانسوز کي قدر کي گئي هوتي اور اس کو اعـدا کے حمـون سے محفوظ رکهنے کي کوشش کي گئي هوتي - نادانو ! کیا اتنا نہیں سمجهتے کہ تمهارا حریف اگر آج قلعہ کي پہلي منزل پر هے تو کل چوتي

غصے میں آنکو کچھہ نہ رہا تن بدن کا ہوش
کیا لطف ہم نے شب کو اُٹھائے عذاب میں !

اب آپ اور بگڑیں گے اور کہیں گے کہ مسائل علمیہ میں ایسے عاشقانہ شعروں کا پڑھنا " اکاذیب " ہے - " بہتان " ہے - " بے حد شرمناک " ہے - لیکن خیر ' " بیحد شرمناک " اقدامات تو پہلے ہی کرچکا ہوں ' اب کیا ہے کہ دو گھڑی کیلیے آپکے عشوہ طرازانہ غیظ و غضب سے جی بھی نہ بہلاؤں ؟

گالی سے کون خوش ہو مگر حسن اتفاق
جو تیری خو تھی ' وہ ہی مرا مدعا ہوا

البتہ یہ ضرور کہونگا کہ آپ کو تحریر و تالیف کا شوق ہے - آپ علمی مباحث میں مشغول رہنا چاہتے ہیں - بہتر ہے کہ طبیعت میں صبر و سکون پیدا کیجیے اور نکتہ چینی سے گھبرا نہ اٹھیے - آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اصلاح و مذہب کے کاموں میں جس قدر سختی ضروری اور بعض حالتوں میں سخت سے سخت الفاظ کا استعمال تک بھی عین عدل و انصاف ہے' اتنا ہی علمی مباحث میں اس سے احتراز کرنا چاہیے - اپنی رائے پر نہایت سختی سے قائم رہیے ' مخالف کا سخت سے سخت پیرایۂ نقد میں جواب دیجیے ' مگر دشنام آمیز الفاظ کا استعمال اور غلط الزام دہی کسی طرح جائز نہیں - ذرا سی بات پر بگڑ اٹھنا ' اور مخاطب پر بغیر کسی ثبوت کے کذب و افترا اور اعمال سخریہ کا الزام لگانا ' لوگوں کی نظر میں آپکے وقار کو کھودیگا ' اور جن کاموں میں آپ رہنا چاہتے ہیں انکے لیے نہایت مضر ہوگا - سب سے زیادہ یہ کہ اس طرح کی طفلانہ برہمی آپکی اس حیثیت کو صدمہ پہنچا رہی ' جسکے آپ خواہشمند ہیں ' یعنی علمی زندگی کے اخلاق اور آداب سے خارج ہوگی - اور پھر ویسے بھی آپ جانتے ہیں کہ کسی راہ چلتے ہوئے آدمی کو گالی دیدینا اس خیال سے ' کہ شریف آدمی ہے مارےگا نہیں ' کوئی اچھی بات نہیں ہے -

اگر میں آپ سے پوچھہ بیٹھوں کہ " اکاذیب ' بہتان ' بیحد شرمناک اور معاملات " جیسی تعبیرات میں سے کسکے لیے آپکے لیے ایسی مشکل ہو ؟

" بہتان " اور " شرمناک " کا یہ حال ہے کہ میں نے چند سطروں میں آپکو ابتداءً توجہ دلائی اور مجبوراً ' موجودہ مضمون کے عنوان میں تبدیلی نہیں کرسکتا تھا - اسکے بعد بھی ... - میں نے اسکے متعلق پھر چند سطریں لکھیں - آپ کو چاہیے تھا کہ اسپر غور کرتے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ' لیکن آپ نے فرہنگ آصفیہ ' غیاث اللغات ' بہار ' و بہدس ' اور اسٹینڈرڈ کی سند سے استشہاد اٹھا یا اور بلا تامل پٹک دیا - اسپر میں نے لکھا کہ اس موضوع کے علاوہ چند در چند غلطیاں ایسی پیدا ہوگئی ہیں جنکی وجہ سے زبان اور وضع اصطلاحات و استناد و استشہاد کتب کی نسبت لوگوں کو سخت غلط فہمی ہوگی اور ایک فتنہ تخریب کا دروازہ کھل جائیگا - پس میں نے غصے سے اپنے خیالات ظاہر کیے - تاہم بحث سے پہلے آپکے شوق علمی کی تعریف کی - آپکو علم و تعلیم یافتہ طبقہ کی چہل سالہ خدمت دوقی سے الگ پاتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں - اسکا اظہار کیا ' اور پورے مضمون میں کہیں بھی کوئی سخت لفظ یا " شرمناک " الزام آپ پر نہ لگایا کہ ایسے مباحث میں ان باتوں کا موقعہ ہی کیا تھا -

میں نے اول سے آخر تک اصولاً بحث کی اور پھر آخر میں دفعہ وار نتائج بحث پاش کردیے - ان تمام دفعات میں سے ایک دفعہ کی نسبت بھی آپنے کچھہ نہیں لکھا اور نہ کوئی جواب دیا - آپکو " اپنے اشغال " کے مضروب و مجروح ہونے کا خوف ہے ' لیکن افسوس کہ آپ کو ایک کالم سے زیادہ لاحاصل دشنام دہی اور ادعائی الزام کی فرصت ملگئی ' مگر میرے سوالوں کے جواب دینے کا موقعہ نہ ملا ؟ میں نے استعمال اصطلاحات ' عام بول چال اور اصطلاحات علمیہ کے اختلاف ' الفاظ مہندہ و دخیلہ کی حقیقت ' غیاث الغات اور فرہنگ آصفیہ کے حوالے ' انگریزی لغات سے استشہاد ' اور متعدد امور کی نسبت جو کچھہ لکھا ' اسکا کیا علاج ہے کہ آپکو اسمیں صرف " اتہام " - " بیحد شرمناک " " معاملات " اور " اکاذیب " ہی نظر آیا ؟ اور اسپر ستم جا نکاہ یہ کہ اپنے اشغال عظیمہ اور اعمال علمیہ کو ٹھیس لگنے کے خوف سے ثبوت و دلیل کی فرصت بھی نہیں !

کیا خوبیاں ہیں میرے تغافل شعار میں !

" انشا پردازی " اور " خطابت " جس سے کام لینے کی اپنے اس تحریر میں نہایت غیر مخفی سعی کی ہے' بار بار آپکی زبان پر آتا ہے - خطابت فن تقریر کو کہتے ہیں - غالباً خطابت کو آپ خطابیات کے معنوں میں بول گئے ہیں - اگر ایسا ہی ہے تو اسکے لیے بھی آپکو صبر و انتظار کے ساتھہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے - اگر آپ یا آپکے ساتھہ اور لوگ بھی اس نادانی میں مبتلا ہوں کہ مباحث علمیہ کے لیے ضروری ہے کہ انکا طرز تحریر قصداً نہایت روکھا پھیکا ' اور غیر انشا پردازانہ رکھا جاے - اگر ایسا نہیں ہے تو وہ کوئی علمی بحث ہی نہیں ' تو یہ نہایت سخت غلطی ہے - یہ ضرور ہے کہ علمی مباحث کو عام ادبیات سے مختلف ہونا چاہیے - لیکن اس اختلاف کی بنا طرز تحریر نہیں بلکہ مطالب کا اختلاف ہے -

یہ اسکی تفصیل کا موقعہ نہیں - لیکن حظ و کرب کے متعلق میری تحریر کوئی علم و فن کا مقالہ نہ تھا بلکہ آپکے مضمون پر ایک سرسری نقد تھا - اگر انشا پردازی سے آپکا مقصد یہ ہے کہ اس کی عبارت اچھی اور اسکے الفاظ اور جملے بلیغانہ تھے تو کوئی شخص آپکے اس تعریض کا مطلب نہ سمجھہ سکے گا کہ کسی مضمون کا خوش عبارت و بلیغ الفاظ ہونا اسکے پیش کردہ مطالب کے غلط ہونے کیلیے کیونکر مستلزم ہے ؟ اگر ایک شخص اپنے ہر طرح کے مطالب کو اچھی عبارت میں لکھہ سکتا ہے تو یہ اللہ کا ایک فضل ہے اور یقیناً خوشی کی بات ہے - پھر آپ اسکے لیے غمگیں کیوں ہیں ؟ کیا آپ نے جواب دینے کیلیے یہ بھی ایک شرط ہے کہ مضمون " غیر انشا پردازانہ ہو " ؟

آپ نے تمام مضمون میں صرف ایک ہی بات موضوع بحث کے متعلق لکھی ہے - یعنی یہ کہ اپنے اس بارے میں ارباب علم سے مشورہ کیا ہے - لیکن آپنے کچھہ نہیں بتلایا کہ کس بارے میں مشورہ کیا ہے ؟ لذت و الم کے غیر کافی ہونے میں یا حظ و کرب کی صحت میں ؟ تاہم اگر یہ سچ ہے کہ اِن حضرات نے حظ و کرب کو صحیح بتلایا ہے تو مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوسکتا کہ ان سب سے غلطی کی ہے' جس طرح میں خود بھی اپنے خیال میں غلطی پر ہوسکتا ہوں - آپ کم ازکم اس امر کو صاف کردیں کہ آپکا استفتا کس سوال پر مشتمل تھا ؟ تاکہ اس سے جواب کا تعلق و مفہوم متعین ہوسکے -

آپنے بے فائدہ یہ لکھکر اپنی طبیعت کو خوش کرنا چاہا کہ میرے علمی کمالات کا کوئی ثبوت نہیں - بھائی ' معلوم نہیں کہ علم سے آپکا مقصود کیا ہے ؟ کہیں حظ و کرب اور اتہام و شرمناک کی طرح اس بارے میں بھی کوئی اختراع خاص نہو کیونکہ اب آپکے ہر لفظ کے متعلق شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں - خیر' کچھہ بھی مقصود ہو' لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپنے اپنے ترکش طنز و تشنیع کا سب سے زیادہ قیمتی تیر ایک ایسے نشانے کی فکر میں ضائع کیا' جہاں اسکے صرف کی بالکل ضرورت نہ تھی - میں نے آجتک کبھی بھی یہ دعوا نہیں کیا کہ علم و فن کا میں ماہر ہوں -

ذیابیطس

...ک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

...ات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ... خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - ... ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ... اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں ... - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں ... رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو ... - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ... اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

... پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار پائے بعد دیگرے ... - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کار بنکل سے ہوتا ہے - دنبل ... گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کار بنکل ہو تو اسکے ... یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ... لوگ مرچکے ہیں -

...کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل ... کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی ... روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ... ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں سکر ... بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں ... ہے -

...اپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ... ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ... سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ... تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ ... آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں ... پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور ... کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

...طس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ ... ات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت ... ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا ... اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

... اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور ... جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں میں ... اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں ... سے کھوئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی ... درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - ... ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد ... دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ... دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

... خاں - تالپٹر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی ... ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام ... کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

... خاں - زمیندار موضع چتہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس ... فائدہ معلوم ہوا - ... میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب ... دفعہ آتا ہے -

... خاں - محلہ غرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے ... خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی ... کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

... سید زاہد حسین ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس ... کررہا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹ ماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

---

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

---

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

---

برالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

---

سرمہ سبز کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فی تولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

---

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

پر پہنچ سکتا ہے ' جسکے بعد قلعہ میں ہر طرح کا تغیر و تبدل ایک ذرا سي چیز ہوگي ؟ کہاں ہے وہ دعوئے آزادي و استحقاق داد حریت طلبي ؟ غم نصیب ترکوں اور بد قسمت ایرانیوں پر بیجا دباؤ اور انکي حق تلفي گوارا نہیں ' چالیس کرور فرزندان اسلام کي رهنمائي پر فخر ' قولاً اور فعلاً اسلام کے سچے فرزند ہونیکا ادعا ' سلف گورنمنٹ کي اهلیت کا اظہار ' جوش و خروش حق پرستي ' هنگامۂ حق طلبي ' اور حریت کے نام پر قرباني کا دعوی ؟ ؟

هم چلے هیں کہ معترضوں کي ' مسلمانوں کو ایک مردہ قوم کہنے والوں کي ' تکذیب کریں ' هم اٹھے هیں کہ انکو اپني حیات کا زندہ ثبوت دیں ' هم بڑھے هیں کہ ثابت کردکھائیں کہ مسلمان وهي مسلمان هیں جیسا کہ کبھي تھے ' مگر ابھي ایک هي قدم رکھا تھا ' رکھا بھي نہیں ' رکھنے کے لیے اٹھایا هي تھا ' اور اٹھانے میں بھي انتظار امداد غیبي ' مصلحت اندیشي ' اور دور بیني مانع اقدام تھي ' کہ با ایں همه دعوے ضبط و استقلال و صبر و استقامت ' نگار حریت کي پہلي هي نگاہ امتحان و قہر نے بتا دیا کہ هماري پختہ مغزي تاب مقاومت نہیں رکھتي !

میں ابتدا سے دیکھ رہا تھا کہ یہ نیا دور ولولۂ حریت اور یہ مجسمۂ ایثار و آزادي کتني عمر پاتا ہے ؟ افسوس کہ ان اولوالعزم دعوؤں کي حقیقت گذشتہ هفتوں میں صاف ظاهر ہوگئي کہ ابھي سب سوداے خام هي ہے - اے مدعیان سوداے عشق ! جب عدو کي پہلي هي نگاہ قہر تمہارے لئے عابیت سوز و همت ربا ہے ' جب حریف حیلہ جو کے روکنے اور دور باش کہنے کي همت اور طاقت تم میں نہیں ہے ' تو پھر اپنے دعوؤں کو واپس کیوں نہیں لے لیتے ؟ جب تمہارا شیوۂ مردانگي اس قابل نہیں تو پھر تمہارا قلب ' تمہاري جان ' تمہارا سر ' تمہاري هستي کس جھوٹے وعدۂ وفاداري عشق کیلیے ہے ؟ هوسناک مدعیونکي ضرورت نہیں ' بہتر ہے کہ تم اسلام اور اسکے داعي (الہلال) کي پرستاري دوسرے اهل ظرف کیلیے چھوڑ دو - ضبطي اور ضمانت تمہید ہے اس امر کي ' کہ رفتہ رفتہ الہلال کو هم آغوش گمدمي (خدانخواستہ) کردیا جاے ' اور هم اوسیطرح خاموش بیٹھے رهیں جسطرح ابتک ضیاع حیات ملي پر همیشہ خاموش رہے هیں - آہ اغیار خندہ زن هیں کہ هم هي وہ خام کاران راہ عمل هیں ' جو دعوئے اهلیت ملک راني کرتے هیں ' هم هي وہ رسوا کن ' هیں جو ترکي و ایران کي حفاظت کرنے چلے تھے ' میں پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں روح غیرت و تاثر باقي ہے ؟ اگر ہے تو اسکا ثبوت ؟

در دهرنسے بگل عذارے نرسید
تا بر دلش از زمانہ خارے نرسید
در شانہ نگر هزار بصد شاخ نشد
دستش بسر زلف نگارے نرسید

سید محمد عبد المهیمن موهاني - بی - اے

الہلال

جناب کے اس فدا کارانہ جوش ملي اور مخلصانہ محبت فرمائي کیلیے کمال متشکر و دعا گو ہوں : زاد نا اللہ سبحانہ و ایاکم حمیۃ الاسلام ! لیکن چند امور کي نسبت گذارش ضروري ہے :

• (۱) اپنے جوش محبت میں معاونین الہلال کو الزام دیا ہے کہ واقعۂ ضمانت میں امتحان استقامت نہ دیسکے - پھر کہیں " ناقدر داني " کہیں " نادانی " کہیں " پہلو تہی " کے الفاظ لکھے هیں - لیکن یہ فقیر انکو یقین دلاتا ہے کہ اگر رجوع خلق اللہ و محبوبیت قلوب عباد اللہ نعمائے الہیہ میں سے کوئي قیمتي نعمت قرار دي جاسکتي ہے ' تو میں نہیں عرض کر سکتا کہ اس کریم ذرہ نواز نے اپني یہ نعمۃ عظیمہ کس درجہ مجھہ پر مبذول فرمائي ہے الحمد اللہ کہ الہلال کو اپنے احباب و اخوان کرام سے ابداً شکایت نہیں وہ اپنے هر طرف محبت و خلوص کے ایسے مظاهر پاتا ہے ' جنکا حاصل ہونا اس دنیا میں کسي انسان کیلیے سب سے بڑي فیروز مندی ہے : فیا لیت قومي یعلمون ' بما غفرلي ربي وجعلني من المکرمین

نہ صرف اپنے مقامي اخوان طریقت هي میں ' بلکہ هر جگہ ایسے لوگوں کو پاتا ہوں جو مجھے اپنے حسن ظن سے داعي حق سمجھ کر صرف جان و مال تک سے دریغ نہیں رکھتے - میں ایسے مخلص مومنین کو دیکھتا ہوں جو میري محبت میں مضطرب اور میري الفت میں استقامت شعار هیں - میں ایسے محبین صادق کي صدا هاے خدمت نواز اور ندا هاے الفت شعار کو سنتا ہوں جو مجھسے گو دور هیں ' لیکن میرے قرب کے خواهاں اور میرے لقا کے متلاشي هیں - پھر ان سب کے بعد میرا نفس کثیف و قلب عصیاں کار ہے ' جسکو غرق ندامت و خجالت ہو کر دیکھتا ہوں اور اس کرشمہ ساز قدرت کي نیرنگ آرائیوں پر محو حیرت رهجاتا ہوں - یہ کیا بوالعجبي ہے کہ سنگ ریزے کو اپنے بندوں کي نظروں میں لعل و جواهر دکھلا دیا ہے ' اور جو کہ خود اپني نظروں میں حقیر ہے ' اسکو دوسروں کي نظروں میں عزت دیا ہے ؟ آہ ! وہ جو گناہوں اور بدیوں میں ڈوبا ہے ' کہاں جو کہ اسکو خدا کے نیک بندے پیار کرتے هیں ؟ وہ جو اپني محرومي کا ماتمي اور اپني نارسائي پر فریادي ہے ' اس کرشمہ سنج پر کس کے آگے روے کہ جسکو اپني محبت کامل سے محروم رکھا ' اسي کي محبت اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالدي ؟ و واللہ لو ان ذنوبي قسمت علی جمیع اهل الارض ' لوسعتهم ' و استدعو الخسف والهلاک ' فکیف بمن یحملها وحدہ ؟ ولکن سبحان من سبقت رحمتہ غضبہ !!

زبندگي بنشیني بہ تخت سلطاني
اگر تو خدمت محمود چوں ایاز کني
زناز کي ابرو پے بمنزل مقصود
مگر طریق روش از سر نیاز کني
اگر بناز براند ' مرو ' کہ آخر کار
بصد نیاز بخواند ترا و ناز کني !

آپ جوش محبت میں بیخودانہ لکھہ گئے ' لیکن آپنے نظروں سے میرے دوستوں کو نہ دیکھا - جو کچھہ ہے ' اسکے اللہ کا شکر گذار اور اخوان ملت کے ثبات محبت کا رهین ہوں - شکایت نہ کیجیے کہ الحمد اللہ هر طرف سامان تشکر وافر ہے فالحمد للہ رب العالمین -

(۲) باقي الہلال کی دعوت کے قیام اور اعداے معاندین صداقت کے ارادوں کي نسبت جو چند اشارات آپنے کیے هیں یہ تو هر حالت میں ناگزیر ہے - تاهم یاد رکھیے کہ جو لوگ اول هي سے آخري امتحان و قرباني کیلیے سر بکف ہو چکے انکے لیے جادۂ ملت پرستی کي یہ ابتدائی منزلیں کیا کٹھن هو هیں ؟ الحمد اللہ کہ الہلال کے کاموں کي نسبت مطلب اور شاد کام ہوں - حق اور هدایت صادقہ کا ظہور گو انسانوں هستي کے اندر سے ہو ' لیکن في الحقیقت وہ کار و بار الهي جنکو خود هي وہ شروع کرتا ہے ' خود هي اسکی حفاظت کرتا اور پھر خود هی انجام تک پہنچا دیتا ہے : و مما انعم اللہ به علي ' تعویلي في الشدائد والمصائب کلها علی اللہ تعالی بیدہ ملکوت کل شي وهو علی کل شي قدیر ! !

مکن تغافل ازیں بیشتر کہ مي ترسم
گماں برند کہ ایں بندہ بے خداوند ست

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مدیر خصوصی

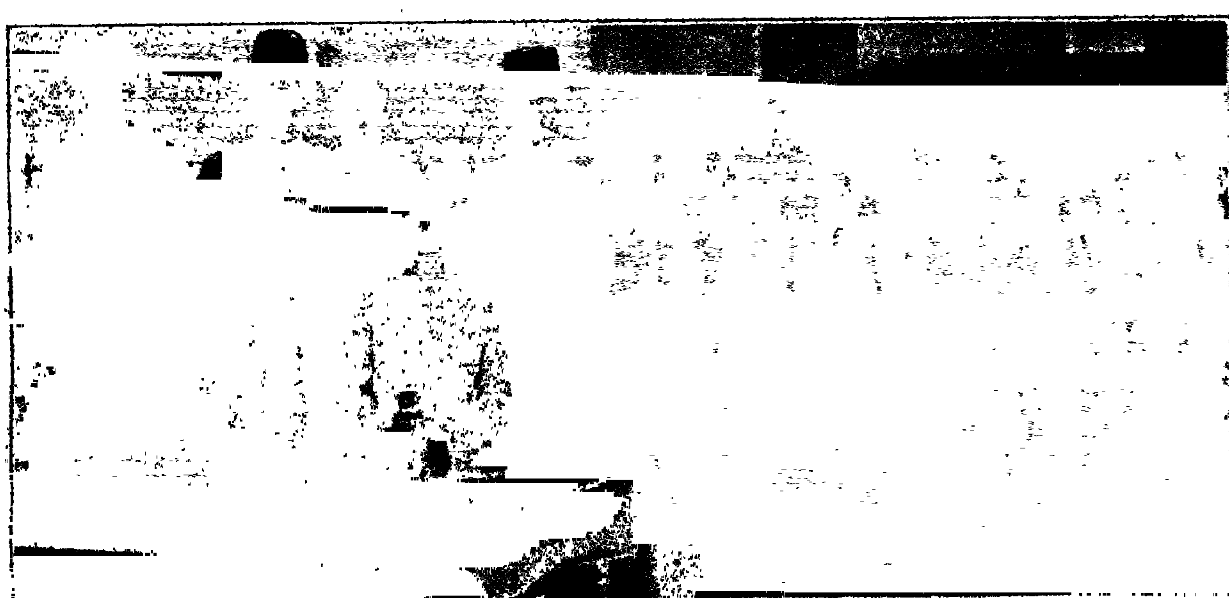
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۸ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۸ . ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 29, 1913.





His Excellency LORD HARDINGE G. C. M. G., G. C. V. O., &c. &c.
Who on the memorable date of 14th October 1913 came down to Cawnpore as a
Messenger of "Peace and Mercy", and gave back to the Country the lost peace and good-will.

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائده کرتا ہے هر ایک اهل رعیال والے کو گهر میں رکهنا چاهیے تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بهي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بهي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نهایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ هو جانا' کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي - اشتها کم هونا ریاح کي علامت رغیره کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۹]



مسیحـــا کا موهنـــي کسم تیـــل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبو دار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود ور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں ہے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي ہے نه تو سردي سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے

قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصول ڈاک -

مســیحـا مکســچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي ہے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نهیں هوئي تو هیضه هوجاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بهتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتهه رکهو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے' اور هیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نهیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتهي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

المشتـــهر و پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

غبطــة النــاظــر

سوانح عمري شیخ عبد القادر جیلاني (رض) عربي زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمي نسخه سے چهپي ہے - کاغذ ولایتي صفحه ۵۶ - قیمت ۸ آنه علاوه محصول ڈاک - ملنے کا پته سپرنٹنڈنٹ بیکر هوسٹل - دهرمتله - کلکته -

اعـــلان

نمایش مندرجه عنوان جو جنوري سنه ۱۹۱۳ع میں قرار دیگئي تهي وه اب ۱۶ سے ۲۶ مارچ سنه ۱۹۱۳ع تک هوگئي بغرض آگاهي هر خاص و عام اطلاع دیجاتي ہے -

حســب الحکـــم
ارد هندائي بسریا
چیف سکریٹري بهوپال دربار

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲

جلد ۳ — کلکته : چهار شنبه ۲۸ - ذیقعده ۱۳۳۱ هجری — نمبر ۱۸

Calcutta: Wednesday, October 29, 1913.

شذرات

گم شده امن کي واپسی

(۲)

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

اجتماع ٹون هال کلکته - ۱۹ - اکتوبر

اس سلسلے میں بهتر هوگا که پهلے ۱۹ - اکتوبر کو مسلمانان کلکته کا جو جلسه "مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور" کے زیر اهتمام ٹون هال میں منعقد هوا تها' اسکي روئداد شائع کردي جاے که اسکے ضمن میں بعض ضروري مطالب آجائیں گے - اور لوگ اسکے تفصیلي حالات دریافت کررهے هیں -

(صبر و فکر)

اگر دنیا میں انساني غلطیوں کي کوئي فهرست مرتب کي جاے تو میں سمجهتا هوں که اس تعجیل طینت حیوان کي اکثر غلطیاں جلد بازي اور عدم فکر و صبر کا نتیجه هونگي - قرآن کریم نے اسي فطرة انساني کي طرف اشاره کیا هے' جبکه فرمایا که :

خلق الانسان من عجل !

تصاویر

ایڈیٹر الهلال کی تقریر

جلسۂ ۱۹ - اکتوبر میں

دوسري تجویز کے متعلق

(نور و ظلمت)

برادران ملت ! مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کو شروع هوے چهه ماہ ' اور انهدام حصۂ متنازع فیه کو تین ماہ سے زائد زمانه گذرگیا - یه زمانه اس عصر مظلمه کا ایک تاریک ترین حصه تها ' جو آج تین سال سے زمین کے بہت بڑے حصے پر چهایا هوا هے - اور جو منجمله تاریخ کي اُن یادگار قرون ظلمت کے هے ' جبکه روشني مظلوم اور تاریکي فتح یاب هوتي هے -

یه مسجد مقدس کانپور کا مسئلۂ خونین تها ' جس کے ماتم میں هم نے یه پورا زمانه بسر کر دیا هے -

آج اس وسیع اور تاریخي هال کے اندر جو لوگ موجود هیں ' انهوں نے اس گذشته سه ماهي کے اندر بارها مجهے اپنے سامنے پایا هے - انکو یاد هوگا که میري فریادیں کس قدر پر از غموم ' اور میرا ماتم کس درجه شدید تها ؟ میں نے همیشه کہا که یه ایک خالص دیني اور اسلامي مسئله هے اور اسکے لیے هر طرح کي سعي و کوشش داخل جهاد في سبیل الله - میں نے همیشه اُن متهمین جرم بے جرمي کي تقدیس کي ' جنکے ایک سو چهه مقدس هاتهوں میں بیڑیاں ڈالي گئیں - اور میں همیشه اُس مقدس خون کے احترام میں رویا ' جو ۳ - اگست کو مشهد مقدس مچهلي بازار میں حافظین مسجد الهي ' اور ناصرین حرمت شعائر الله کا بہایا گیا - وہ ایک ظلم صریح تها اور میں نے اُس ظلم کے اعلان میں کمي نہیں کي - وہ جبر و قهر کي ایک منحوس و مشئوم مثال تهي ' اور میں نے انساني فسق و معصیت سے نفرت کرنے کي توفیق پائي - یه انصاف کي ایک یادگار قرباني تهي جس کیلیے حکومت کے عصیان و غرور نے چهري تیز کي - اور ظلم کے خونخوار عفریت کي پرستش تهي ' جس نے انسانیت اور عدل الهي کا جسم پارہ پارہ کیا - پس میں نے انصاف اور انسانیت کے جنازے پر ماتم کیا ' میں نے حق کي شهادت پر آنسو بہاے ' میں نے عدل کي مظلومیت پر انسانوں کو دعوت آہ و بکا دي !

لیکن اے اخوان غیور ! یه حالت تهي ' که یکایک حالات میں تغیر هوا اور اوراق حوادث نے اپنا ایک نیا صفحه الٹ دیا - یه ماتم و غم سنجي دراصل ایک معرکه آرائي تهي ' جس نے حق و باطل ' ظلم و انصاف ' اور نادانی و دانشمندي کو باهمدگر صف آرا کر دیا تها - حق بے سر و سامان تها ' جیسا که همیشه رها هے ' اور انصاف مظلوم و مقهور تها ' جیسا که همیشه اسکو پیش آیا هے -

تاهم وہ حکیم و قدیر ' جسکي قدرت کے کرشمے مخفي ' اور جسکي حکمت کي تلوار همیشه نیام میں رهتي هے ' غافل نه تها - و ما الله بغافل عما تعملون - هر چند حق سے اعراض کیا گیا ' اور صداقت کو بار بار ٹهکرایا گیا ' مگر اُس حق کي دنیا میں تحقیر کي جا سکتي هے جو انسانوں کي فغاں سنج زبانوں سے نکلتا هے ' پر کسي تو تحقیر کرنے پر کوئی قادر نہیں ' جو حق کے پیچهے رهکر اوسکو ابهارتا ' اور پهر آخر میں فتح یاب کرتا هے ؟ وکم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله - بالآخر حق ظاهر هوا ' اور باطل نے شکست کهائي - ان الباطل کان زهوقا - جن لوگوں کو بار بار کہا گیا تها که تم صرف زخموں هي کے مستحق هو ' انکے لیے ۱۴ - اکتوبر کو اُسي کانپور کے اندر ' جسمیں مچهلي بازار کي مسجد ۳ - اگست کے حادثه کي افسانه خواني کر رهي هے ' ایک مرهم بهي طیار کیا گیا !!

حضرات ! میں که زخموں کیلیے همیشه رویا هوں ' آج اس دست مرهم بخش کے شکریه کیلیے کهڑا هوا هوں (چیرز) -

(علاج کا اصلي وقت)

حضرات ! زخموں کیلیے مرهم کا شاید اصلي وقت وہ هے ' جبکه زخم لگتا هے ' اور دیر هوے میں همیشه ڈاکٹروں نے خوف ظاهر کیا هے که زخم نا قابل اندمال نهو جاے - تاهم میں بالکل پسند نہیں کرتا که وقت کا سوال چهیڑوں - میں صرف مرهم کا شکریه ادا کرنا چاهتا هوں - یه مرهم قیمتي هے اور میں سمجهتا هوں که اگرچه زخموں سے خون بہت بهه چکا هے ' تاهم مرهم مجرب هو تو وہ هر حال میں مفید هو سکتا هے - هم سب کي یقیناً آرزو هوگي که یه علاج سریع الاثر اور قوي النفع ثابت هو (چیرز) -

(موضوع شکر)

لیکن اے حضرات ! هر واقعه کي مختلف حیثیتیں هوتي هیں ' اور هر حیثیت مخصوص نظر و بحث کي طالب - میں سمجهتا هوں که آپ رزولیوشنوں کي ترتیب اور انکے محرکین و موئیدین کے منقسم فرائض کے بارے میں غلطي نه کرینگے - ۱۴ - اکتوبر کا واقعه کئي چیزوں کا مجموعه هے - لیکن میں دوسرے رزولیوشن کي نسبت عرض کر رها هوں - میرا موضوع اس وقت محدود هے -

(عزیز گم گشته)

حضرات ! هندوستان کا انصاف گم هوگیا تها - هم اسکي تلاش میں نکلے هم نے آسے کانپور میں بار بار تلاش کیا ' مگر جس قدر تلاش کیا ' اتنا هي وہ اور زیادہ گم هوتا گیا - هم نے کانپور کي سرکاري عمارتوں اور کانپور کي عدالت ' دونوں جگه ڈهونڈها اور دونوں جگه ناکام رهے - پهر هم لکهنؤ آے اور هم نے سرکٹ هاؤس کي دیواروں کے نیچے اس یوسف عزیز کو ڈهونڈها ' مگر اُس کي صداے وجود کہیں سے نه اُٹهي - هم نے نیني تال کي خوش فضا چٹانوں اور اسکي جمیل و حسین گهاٹیوں میں آوارہ گردي کي ' مگر هم منزل کي جستجو میں جسقدر نکلے ' اتنا هي وہ هم سے دور هوتي گئي - همارے دل گو نہیں تهکے تهے ' مگر همارے پانوں تهک گئے تهے - همارے ارادوں نے گو جواب نہیں دیا تها ' مگر هماري همت نے جواب دیدیا تها -

تاهم هم نے پاے تلاش کو تیز ' اور صداے جستجو کو بلند تر کیا ' اور بالآخر جو گم گشته انصاف همیں زمین پر نہیں ملا تها ' وہ زمین سے بلند تر ' یعني (شمله) کي چوٹیوں پر سے خود بخود نمودار هوگیا (چیرز)

(شمله اور نیني تال)

حضرات ! هندوستان کے جغرافیے میں همیشه یه پڑهایا جاتا هے که (نیني تال) کا پہاڑ (شمله) سے بہت چهوٹا هے - وسعت میں بهي تنگ هے ' اور بلندي میں بهي کوتاہ هے - میں سمجهتا هوں که اگر جغرافیه اب اس مساحت کي تعلیم دینا چهوڑ دے ' جب بهي همالیه کي شاخوں کے متعلق هماري معلومات غلط نهوگي - کیونکه اب همیں بغیر جغرافیه کي مدت پذیري کے یقین هوگیا هے که واقعي شمله نیني تال سے بہت زیادہ وسیع ' اور اس کي چوٹیاں اُس سے بہت زیادہ ارفع و اعلی هیں ! (چیرز - مسلسل اور دیر تک)

صبر ناگوار ہے مگر جلد ہي خطرناک ہے - نہ وہ شکایت مستحق توجہ ہے جو صبر و قدر کے عنصر سے خالي ہو' اور نہ وہ شکر قیمتي ہے' جو صبر و قدر کے بغیر ظہور میں آئی ہو-

۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں جو کچھہ ہوا' اسپر کسي کو زیبا نہیں کہ چپ رہے - جن زبانوں نے ناداني کي شکایت کي ہے' انہیں دانائي کي تعریف بھي ضرور کرني چاہیے - لیکن دماغ کا کام زبان سے پہلے نہیں بلکہ اسکے بعد ہے - اور نہ کبھي نہیں بھولنا چاہیے کہ وقت اپنے ساتھہ ہماري زبان سے نکلي ہوئي باتوں کو بھي لیجاتا ہے' اور پھر نہ وہ خود آتا ہے اور نہ ہماري زبان کو واپس کرتا ہے -

۱۴ - اکتوبر کے تلعراف کے ساتھہ ہي لوگوں نے اپنا کام شروع کردیا - میں اس سے خوش ہوں اور اللہ کا شکر گذار ہوں کہ اس نے حالات میں مسرت انگیز تبدیلي کي اور تین ماہ کے اندر ہي مسلمانوں کے جوش و خروش کو اصولاً فتح مند کیا' لیکن تاہم یہ بات میري سمجھہ میں نہیں آئي کہ جو جلسے تمام اطراف ہند میں اُسي دن شام کو یا اسکے دوسرے دن منعقد ہوے (کیونکہ بدھہ ہي کے دن سے کارروائیاں جلسوں شروع ہوگئي تھیں) انہوں نے اس واقعہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرکے' اور شکر و حزم' دونوں کے ملحوظ رکھنے پر کتنے دقیقے اور کتنے لمحے صرف کیے؟

پھر کتنے لوگ ہیں' جنھوں نے عواقب پر بھي نظر رکھي' اور اسکو بھي سوچا کہ آج' کل کیلیے کیا نظیر پیش کریگا؟

کلکتہ میں تفصیلي اطلاعات اُسي دن دو بجنے کے بعد پہنچ گئي تھیں مگر یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کہ اظہار راے میں جلدي کي جاے - صرف اصل واقعہ کي اطلاع کافي نہ تھي اور دیگر معلومات کے بھي حاصل کرنے کي ضرورت تھي - پس جب کافي طور پر غور کیا جاچکا' تو "مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور" کي جانب سے اعلان شائع کیا گیا کہ اتوار کے دن ٹون ہال میں جلسہ ہے -

(افتتاح مجلس)

جلسہ کا افتتاح تلاوت کلام اللہ سے ہوا' اور قاري عبد الرحمن صاحب نے سورۂ حشر کا آخري رکوع تلاوت کیا: یا ایہا الناس! اتقوا اللہ' و لتنظر نفس ما قدمت لغد' و اتقوا اللہ' ان اللہ خبیر بما تعملون!

جلسے کے صدر پرنس غلام محمد منتخب ہوے جو جنوبي ہند کے مشہور شاہي خاندان میسور کي یادگار اور کلکتہ کے شرف ہیں - انکي تقریر اگرچہ انگریزي میں موجود تھي لیکن عام سامعین کے خیال سے انہوں نے اسکا ترجمہ اردو میں سنایا' جسکا خلاصہ بعد ظہار تشکر یہ تھا:

" ایک ہفتہ سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا ہے کہ ہم سب ہالیڈے اسٹریٹ کے میدان میں جمع ہوے تھے جبکہ ہمارے دل غمگین' اور ہمارے جذبات مجروح تھے - ہم نے مسجد کانپور کے متعلق اپنے مذہبي مطالبے کو دہرایا تھا اور گورنمنٹ سے التجاے انصاف اور نیک سے درخواست ہمت کي تھي - آپکو یاد ہوگا کہ اس موقعہ پر میں نے آپکو توجہ دلائي تھي کہ عدال کے ساتھہ اپني جائز کوششوں کو جاري رکھیے اور گورنمنٹ انصاف سے مایوس نہ ہوجیے -

پس کو معلوم تھا کہ ایک ہفتے کے اندر ہي واقعات متغیر اور صورت حال متبدل ہوجاے گي' اور پھر ہمیں اسقدر جلد جمع ہونا پڑیگا؟ الحمد للہ کہ ہماري سعي ضائع نہ گئي اور ہمارا سچا جوش اثر کیے بغیر نہ رہا - ہز ایکسیلنسي لارڈ ہارڈنگ نے بالاخر اس معاملے میں مداخلت کي اور اس طرح تمام مسلمانوں کے دلوں کو اپني جانب کھینچ لیا "

آخر میں آنھوں نے کہا:

" آپکو یاد ہوگا کہ اس جلسے میں مولانا ابو الکلام نے مسجد کانپور کے متعلق تین مطالبات اپني تقریر میں پیش کیے تھے - الحمد للہ کہ انکا ایک حصہ پورا ہوگیا ہے' اور جتنا باقي رہگیا ہے' اسکے لیے بھي ہمیں مایوس نہ ہونا چاہیے اور پورے اعتماد کے ساتھہ امید رکھني چاہیے کہ ہماري خواہشوں کا پورا لحاظ کیا جائیگا - "

(زمین کا فیصلہ)

اسکے بعد مولوي ابوالقاسم نے پہلي تجویز پیش کي:

"یہ جلسہ پورے استقلال و ثبات کے ساتھہ شریعت اسلامي کے اس مسلم قانون کا اعلان کرتا ہے کہ کسي مسجد کي زمین کا کوئي حصہ' کسي صورت' اور کسي ہیئت میں' مصالح مسجد کے سوا اور کسي کام میں نہیں لایا جاسکتا' اگرچہ اسکے اوپر چھت ڈالکر مسجد سے اُسے ملا دیا گیا ہو"

مولوي ابوالقاسم صاحب نے نہایت تفصیل سے اس تجویز کي ضرورت بیان کي - انھوں نے کہا کہ کسي جماعت کي خواہشوں میں تبدیلي ہوسکتي ہے' کوئي گروہ اپني آرزؤں میں کمي بیشي کرسکتا ہے' لیکن کسي مذہبي اصول اور قانون شریعت میں تبدیلي نہیں ہوسکتي - اسلامي مساجد کي زمین کا کوئي ٹکڑہ ہمارے اصول شریعت کي بنا پر مسجد کے مصالح کے سوا دوسرے کاموں میں نہیں لیا جا سکتا - اسکے دلائل واضح اور روایات ناقابل تاویل ہیں - پس ہمارا فرض ہے کہ اس موقعہ پر بھي اپنے اصول دیني کا صاف صاف اعلان کردیں - کیونکہ بعض اوقات خاموشي سے بڑھکر اور کوئي شے مضر نہیں ہوتي -

مولوي محمد اکرم صاحب ایڈیٹر اخبار محمدي نے اسکي تائید کرتے ہوے دلائل شرعیہ کي تشریح کي اور بالاتفاق پاس ہوا -

(شکریہ)

اسکے بعد انریبل مولوي فضل الحق ایم - اے نے دوسري تجویز پیش کي:

" یہ جلسہ ہز ایکسلنسي لارڈ ہارڈنگ بالقابہ کي اِس یادگار انصاف فرمائي کا نہایت مسرت و انبساط کے ساتھہ شکریہ ادا کرتا ہے کہ انھوں نے اس معاملہ میں مداخلت فرمائي اور تمام متہمین حادثہ ۳ - اگست کو رہا کردیا "

قابل محرک نے اُن درد انگیز اور جگر شگاف واقعات کو دہرایا جو آغاز مسئلۂ مسجد سے اب تک واقع ہو چکے ہیں' اور اُس افسوس ناک تغافل و قساوت کي طرف اشارہ کیا جو اس معاملہ کي نسبت ۱۵ - اکتوبر سے پہلے تمام حکام کا رہا ہے - انھوں نے سر جیمس میسٹن کا ذکر کیا اور وہ جواب یاد دلایا جو انھوں نے لکھنو کے ڈیپوٹیشن کو دیا تھا' اور پھر کہا کہ حضور ویسراے نے اُن باتوں کي عین وقت پر تلافي کي اور ہماري نا قابل فراموش شکر گذاري انکے ساتھہ ہے -

اس تجویز کي تائید میں ایڈیٹر الہلال نے تقریر کي - یہ تقریر بہت تفصیلي تھي - اسکا کچھہ حصہ مرتب کرکے یہاں درجہ کردیا جاتا ہے :

افکار و حوادث

یورپ کو فخر ہے کہ اوس نے غلامی کا قانوناً اور عملاً ابطال کیا ' اور انگلینڈ مدعی ہے کہ اس شرکت فخر و مباہات میں انگریز سرمایہ داروں کا حصہ زیادہ ہے - ہم بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ افراد کی غلامی یورپ نے اور علی الاخص انگلینڈ نے دنیا سے مٹا دی ' لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قوموں اور مملکتوں کی غلامی اسی نسبت سے اور زیادہ مستحکم اور مستبد بھی کردی - پہلے نخاس کے میدانوں میں غلام افراد کی بیع و فروخت ہوتی تھی - اب وزارت خارجیہ کے ایوانوں میں اقوام و ممالک کی بیع و فروخت ہوتی ہے !!

ہم نے ۲۳ - اکتوبر کا تار پڑھا : " افواہ ہے کہ کسی دوسرے افریقی علاقے کے معاوضے میں زنجبار جرمنی کے حوالے کردیا جائے گا جو اس وقت تک برٹش نفوذ کے تحت میں تھا " - کیا یہ قوموں اور مملکتوں کی غلامی اور اونکی بردہ فروشانہ بیع و فروخت نہیں ہے ؟ پھر یورپ کو کس چیز پر ناز اور انگلینڈ کو کس چیز کا ادعا ہے ؟ ما لکم کیف تحکمون ؟

بعد کی خبر ہے کہ " زنجبار کے متعلق گذشتہ خبر بالکل بے بنیاد ہے " لیکن اس تغلیط سے کیا حاصل کہ بولی ' بولی جاچکی ' اور غلام میدان بردہ فروشی میں کھڑے کیے جا چکے - اب اگر خریداروں سے معاملہ صاف نہ ہوسکا اور بیع فسخ ہوگئی ' تو بدبخت غلاموں کو اسکی کیا خوشی کہ کل پھر کوئی دوسرا خریدار موجود ہوگا !

بنارس ' فیروز پور ' اور مدراس کی بعض مجالس اسلامیہ نے ایسی تجویزیں شایع کی ہیں کہ جناب نواب حاجی محمد اسحاق خان سے درخواست کی جاے کہ وہ کالج کی سکرٹری شپ سے علحدہ ہوجائیں ' لیکن جس طریقہ سے یہ کارروائی کی جا رہی ہے ' ہم اسے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے ' اور موقعہ ملا تو کبھی اس بارے میں بھی لکھیں گے - مگر ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ جدید ناظم صاحب ندوۃ العلما کو کیوں بھول گئے ؟ انسے درخواست کیوں نہیں کی جاتی کہ از راہ کرم اس مسند کو خالی کردیں ؟

کالج کے سکریٹری سے ان لوگوں کو شکایت ہے کہ وہ انتظامی اور سیاسی پہلوؤں کو محفوظ نہ رکھہ سکیں گے ' اور یہ کہ وہ قوم کی آزادانہ تحریکوں کے مخالف ہیں ' لیکن ندوے کا ناظم تو ندوے کے مذہبی و علمی ستونوں کو توڑ رہا ہے ' جن پر ندوے کی عمارت قائم کی گئی تھی - وہ نہ ندوے کے اغراض سے آشنا ہے اور نہ مقتضیات عصریہ سے واقف ' اسکے پاس نہ تو تجربہ ہے اور نہ علم - پھر کس امید پر کہا جاے کہ اس عہد پر ابلہی میں ندوہ ' ندوہ رہے گا ؟ ہم کو بہ تحقیق معلوم ہوا کہ اب ندوے کا مقصد عملاً ایک انگریزی اسکول اور پنجاب کے مولوی فاضل کا اور یتیم مدرسہ ہے اور بس - فیا للبلاھۃ و یا للھلاکۃ !

مدراس و بمبئی کے تعلیمی صیغوں سے ایک " اقرار نامۂ وفاداری " شائع ہوا ہے ' جس پر سرکاری ' نیم سرکاری ' اور نیز امدادی مدارس کے معلمین سے اس امر پر " صدق قلب " سے اقرار کیا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ شہنشاہ کے وفادار و مطیع ' اور ہر قسم کی سیاسی جد و جہد اور طلب حقوق سیاسی سے محترز رہینگے - نیز اپنے شاگردوں میں شہنشاہ کی وفاداری و جاں نثاری کے جذبات پیدا کرینگے -

عجب نہیں کہ لوگ اس اقرار نامے کو بھی بیسویں صدی کے عجائب میں شمار کریں - اولاً اس کی تخصیص ان صوبوں میں کیا ہے ؟ ثانیاً ہر ہستی جو ہندوستان میں وجود پذیر ہوتی ہے وہ پہلے ہی سے " الست بربکم " کے جواب میں " بلی ! " کہکر پیدا ہوتی ہے - اس لیے جب تک برطانیہ ہندوستان پر قابض ہے ' اطاعت شعاری اوسکا جوہر ہے ' پھر اس خارجی ایجاب و قبول کی ضرورت کیا ہے ؟ کیا مدراس و بمبئی کے تعلیمی افسر لوگوں کے قلب کی اطاعت پر قانع نہیں جو قلم اور زبان کی اطاعت چاہتے ہیں ؟

رفتار سیاست

(دولت علیہ و یونان)

وائنا سے ۱۵ - اکتوبر کو یونان و ترکی کے درمیان جس جنگ کی خبر آئی تھی ' آخر اتھنز اور قسطنطنیہ ' کہیں سے اوس کی تائید نہ ہوئی - اس لیے یقیناً وہ غلط تھی -

۲۴ - اکتوبر کا اتھنز سے تار ہے کہ " یونان اور ترکی کے درمیان گفتگو بصلح و آشتی آگے بڑھ رہی ہے اور عن قریب ختم ہونیوالی ہے "

شروط و معاہدات کی طرف اب تک تاروں میں کوئی اشارہ نہیں ' اسلیے حقیقت حال مخفی ہے -

(البانیا و سرویا)

گذشتہ ہفتے تک سرویا ' البانیا کے دروازے پر کھڑی ' مکان کے اندر جھانک رہی تھی کہ اہل مکان کی غفلت اسے نصیب ہو ' لیکن مشکل یہ ہوئی کہ ایک طرف تو خود مکان والے جاگ اٹھے - دوسری طرف وائنا کی پولیس نے ڈانٹ کر پوچھا کہ دروازے پر کون کھڑا ہے ؟ ناچار مایوس واپس انا پڑا !!

۲۰ - اکتوبر کا لندن سے تلغراف ہے کہ سرویا نے دول کو اطلاع دی ہے کہ اوس نے اپنی فوج کو البانیا سے واپسی کا حکم دیدیا - لیکن تنہا مدعا علیہ کا بیان کافی نہ تھا - اب وائنا سرکاری طور پر بیان کرتا ہے کہ " حقیقتاً سرویا نے البانیہ سے فوج ہٹا لی اور یہ کہ اس طرح مصالح یورپ اور نیز امن عام کی اس نے بڑی خدمت کی ہے "

(بلغاریا)

تھریس کے بعض علاقے جو از روے صلح بلغاریا کو ملے تھے ' بلغاریا نے صرف اس لیے اب تک ان پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ اگر یونان و ترکی میں جنگ منتظر چھڑ جاے تو ترک آسانی سے یونانی علاقوں میں داخل ہوسکیں - اب چونکہ یونان و ترکی کی صلح تقریباً مختتم ہے ' اس لیے آہستہ آہستہ بلغاریا کی فوج قبضہ کے لیے آگے بڑھ رہی ہے -

اس سے پہلے یہہ خبر آچکی ہے کہ اس علاقے کے مسلمانوں نے اپنی خود مختاری کا اعلان کردیا ہے - اب ۲۳ - کا لندن سے تلغراف ہے کہ بلغاریا کی فوج تھریس میں آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی ہے ' لیکن مسلمان جو گذشتہ تجارب کے تلخ نتائج حاصل کرچکے ہیں پوری طرح مزاحم ہیں - (مصطفی پاشا) اور (مالکو تیرنوو) کو بلغاریا نے برباد پایا - دریاے (آردا) کے جنوبی گاؤں اب تک جل رہے ہیں جن میں ترک باشی بزوقوں نے آگ لگا دی تھی !

جمال بے قسطنطنیہ کے فوجی گورنر مسلمانوں کو جو بلغاریا سے نہایت برافروختہ ہیں ' تفہیم و نصیحت کرنے کے لیے گوملجینا پہونچ گئے ہیں ' تا کہ وہ بلغاری حکام کی اطاعت بلا مزاحمت قبول کرلیں اور شروط صلح کی خلاف ورزی نہو - والمستقبل بید اللہ تعالی - یفعل مایشاء و یختار -

(وفاداري کي بنياد اميد هے)

حضرات ! آپکو ياد هوگا که ميں نے گذشته اتوار کے عظيم الشان مجمع ميں کيا کہا تها ؟ اجازت ديجيے که ميں آج پهر ايک مرتبه دهراؤں اور ميں خيال کرتا هوں که برٹش انڈيا کے هر باشندے کو هميشه دهرانا پڑيگا - ميں نے آپسے کہا تها که گو هم زخمي هيں اور همارے زخم بہت گہرے هوگئے هيں ' تاهم مايوس نہيں هيں - هم اگر مايوس هو جاتے تو هماري حالت موجوده حالت سے بالکل مختلف هوتي - هماري زندگي اس عقيدے پر هے که برٹش حکومت ايک کانسٹي ٹيوشنل گورنمنٹ هے - اس نے هميشه دعوا کيا هے که اسکي بنياد قانون اور حقوق پر هے نه که شخصي استيلا اور جبر و تحکم پر - پهر هم بهي مسلمان هيں اور همارے مذهب نے هم کو سکهايا هے که حکم کسي طاقت کے ليے نہيں ' اور کوئي انسان انسانوں پر محض اپنے تخت و تسلط کے زور سے حکومت کرنے کا حق نہيں رکهتا که ان الحکم الا الله - بس جبکه همارے سامنے يه شاندار مگر اتنا هي موثر دعوی موجود هے ' تو کوئي وجه نہيں که هم مايوس هو جائيں -

(جاهدوا في سبيل الله)

هميں حق کي راه ميں جهاد کرنا چاهيے که جهاد سعي و کوشش کو کہتے هيں ' اور پوري قوت ' پورے اتحاد ' پورے استقلال ' اور کامل ثبات و عزم کے ساتهه اپنے مطالبات حقه کو پيش کرتے اور دهراتے رهنا چاهيے - اگر انصاف اس سر زمين ميں گم هو جاے تو هميں اسکي گمشدگي پر ماتم کرنا چاهيے ' پر مايوس هونا نه چاهيے - بہت ممکن هے که اسکا سراغ حکام کے بنگلوں کے اُن برامدوں ميں نه ملے ' جہاں حاکم و محکومي کے فرق کو نماياں کرنے کيليے سائلوں کو بہت دير تک ٹهلنا پڑتا هے - بہت ممکن هے که اسکا سراغ اُن عدالتوں کي شاندار عمارتوں کے اندر نه ملے ' جہاں قانون کا غلط استعمال ' اور انساني غلطي و غلط فهمي ' اور تعصب و نفسانيت مرتہيں کرتي هے - بہت ممکن هے که اسکا پته صوبوں کے فرماں رواؤں اور گورنروں کے گورنمنٹ هاوسوں ميں بهي نه چلے ' جہاں با اقتدار و حاکم انسانوں کے ساتهه " رعب حکومت " کے عفريت کو بهي بسنے کي بسا اوقات اجازت ديدي جاتي هے - بلکه ميں کہتا هوں که بہت ممکن هے که دهلي اور شمله ميں بهي آپ اسکي صدا نه سنيں ' جهاں بهر حال انسان هي رهتے هيں ' اور آدم کي اولاد بلا استثنا اپنے اندر نيکي اور بدي کي وه تمام قوتيں رکهتي هے جو خدا نے اسکو وديعت کي هيں -

ليکن تاهم اے حضرات ! هماري زندگي اور هماري وفاداري صرف اس ايک هي اميد پر هے که برٹش حکومت کا انصاف هر جگه گم هو سکتا هے ' ليکن " تاج " کے سايے ميں اسکو گم هونے کي جگه نہيں مل سکتي ' کيونکه وه جگه صرف اُسکے نماياں هي هونے کيليے هے - (چيرز)

(نــذارت و بشــارت)

يه واقعه اس عقيدے کي ايک تازه نظير هے - وه حق مانگنے والوں کيليے ايک پيغام مراد ' اور چپ رهنے والوں کيليے ايک تازيانۂ تنبيه و غيرت هے - اب وه لوگ کہاں هيں ' جو کہتے هيں که نه مانگو ' اسليے که مانگنا گناه هے ؟ اب وه منافقين و خائفين کيوں همارے ساتهه بهي شريک شکر گذاري هو رهے هيں ' جو کہتے تهے که شکايت نه کرو ' کيونکه شکايت کرنا بغاوت هے ؟ اگر يه بيج جو بويا گيا تها ' بغاوت کا تها ؛ تو آج وفاداري کے جس پهل کو لينے کيليے وه بهي دوڑ رهے هيں ' وه کہانسے آيا ؟ کيا يه سب کچهه اُسي چيز کا نتيجه نہيں هے ' جس سے روکا جاتا تها اور جس سے ڈرايا جاتا تها ؟ (چيرز)

(انـگلو انــڈين پــريس)

حضرات ! اس واقعه کو ابهي چار پانچ دن هي گذرے هيں مگر اتنے عرصے کے اندر هي اُس تعصب اور حاکمانه غرور کے پتلے نے زهر کي قے کرنا شروع کرديا هے ' جس کا دماغ نشۂ نخوت سے معطل ' اور جسکے جذبات هيجان خود پرستي سے مجنونانه هيں - ميرا مقصد اُس انگلو انڈين طبقه سے هے ' جو بد قسمتي سے هميشه اسکا مخالف رها هے که هندوستان پر حق و انصاف کے ساتهه حکومت کي جاے - اسکے خيال ميں حضور وائسرائے نے اس مدبرانه انصاف کے ذريعه حکومت کے رعب کو زخمي کرديا اور اسکے مزعومه حريف بغاوت کو تلوار پکڑا دي - مگر کاش وه سمجهتا که " رعب حکومت " کے فرضي ديوتا کو زخمي کرنا بہت بہتر هے اس سے ' که دس کروڑ مخلوقات الهي کے دلوں کو زخمي کيا جاے (چيرز)

وه کسي انقلاب آفرين جماعت سے بہت ڈرتا هے ' جو اسکے وهم و خيال کے خواب ميں بہت مهيب ' اور اسکے تصور باطل اندیش ميں کسي پيدا هونے والي بغاوت کا مقدمة الجيش هے - ليکن اگر (بائبل) نے اس جمله کي صداقت اب تک باقي رکهي هے که " جو بويا جاتا هے ' وهي کاٹا بهي جاتا هے " تو هميں تعجب هے که جن لوگوں نے خوف اور ڈر کا بيج بويا نہيں ' وه خوف کے پهل سے کيوں کانپ رهے هيں ؟ (چيرز)

(ويل للمطففيــــن)

حضرات ! ميں سمجهتا هوں که انساني خود غرضي کي مثال اس سے بڑهکر اور کوئي نہيں هوسکتي - يه کيسي عجيب بات هے که انسان خود اپنے ليے جس چيز کو جائز نہيں رکهتا ' دوسرے کيليے اُسي کا خواهشمند هوتا هے ؟ انگلستان کي سرزمين انصاف و حقــوق کا مامن سمجهي جاتي هے - اسکے بسنے والوں نے صديوں کي جد و جهد سے اپنے حقوق حاصل کيے هيں اور حکومتيں کو شکستيں دي هيں - بس هم بهي آج انگلستان سے وهي چاهتے هيں جو خود اس نے چاها (چيرز) - پهر اسکے فرزندوں کا يه نمونه کيسا وحشيانه هے که وه انصاف کے نام سے چڑتے اور حاکمانه جبر کي پرستش کرتے هيں ؟ (چيرز)

سچ يه هے که (مسيــح) کو اسکي زندگي ميں بهي اسکے ساتهيوں نے نه سمجها ' اور اسکے بعد بهي اسکے ماننے والے اس سے دور هيں - کيا يه اينگلو انڈين مسيحي خدا کے فرزند کو کبهي بهي جواب نه دينگے ' جبکه وه پکارتا هے که " تو دوسروں کے ساتهه بهي وهي سلوک کر ' جو تو چاهتا هے که دوسرے تيرے ساتهه کريں " ؟ (چيرز)

يهي انساني کمزوري هے جسکي طرف قرآن کريم نے اشاره کيا هے اور اسکو " تطفيف " سے تعبير کيا هے که : ويل للمطففين الذين اذا اكتالوا على الناس يستوفون واذا كالوهم او وزنوهم يخسرون لين دين ميں کم دينے والوں کيليے کيا هي تباهي اور هلاکت هے ! جب وه دوسروں سے ليتے هيں تو وزن ميں ٹهيک ٹهيک ليتے هيں ' پر دوسرے کو دينے کا وقت آتا هے تو گهٹا گهٹا کے ارا بچا بچا کے ديتے هيں !!

(باقي آينده)

البصـائـر

معافي خواه هوں که نئے پريس کي تکميل ميں غير متوقع تاخير کے اسباب پيدا هو رهے هيں - اسليے اس وقت تک پرچه شائع نہو سکا -

منيجر البصـــائر

الهلال

۲۸ ذیقعده : ۱۳۳۱ هجری

مساجد اسلامیه اور خطبات سیاسیه

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیه لاهور کا رزولیوشن

(٤)

(چوتهي آیت)

گذشته نمبر میں جس آیت کي بحث پر ختم مقاله هوا تها' اسکے بعد هي سورة (توبه) میں فرمایا :

اجعلتم سقایة الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن آمن با الله و الیوم الاخر و جاهد في سبیل الله ؟ لا یستون عند الله ' والله لا یهدي القوم الظالمین (۹ : ۱۹)	کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پاني پلانے اور مسجد کے آباد رکهنے کے کام کو اُس شخص کے اعمال عظیمه جیسا سمجهه رکها هے' جو الله اور روز آخرت پر سچا ایمان لانا ' اور اُسکي راه میں جهاد کرتا هے ؟ الله کے نزدیک تو یه دونوں برابر نہیں هوسکتے

اور وه ظلم کرنے والوں کو کبهي راه راست نہیں دکهلاتا "

یه آیة کریمه موجوده حالات کے انطباق و تصدیق کے لحاظ سے ایک عجیب و غریب آیت هے' اور اسي لیے اسکو مضمون کے پہلے نمبر میں زیر عنوان رکها گیا تها -

اصل میں یه آیت بهي متعلق هے تیسري آیة کے ' جس پر گذشته نمبر میں بحث کي گئی تهي یعني :

انما یعمر مساجد الله من آمن با الله و الیوم الاخر و اقام الصلواة و آتی الزکواة و لم یخش الا الله ' فعسی اولائک ان یکونوا من المهتدین (۹ : ۱۹)	الله کي مسجدیں آباد کرنے والا تو وه شخص هوسکتا هے جو الله اور یوم آخرت پر ایمان لایا ' نماز قایم کي ' زکات ادا کي ' اور پهر یه که وه کسي سے نه ڈرا مگر صرف الله سے - تو بیشک ایسا شخص قریب هے که هدایت یافته اور فوز و فلاح سے کامیاب هو -

اسي کا بقیه تکره متذکرۂ صدر آیت هے - لیکن نظر به اهمیت مطلب ضروري هے که اسپر مستقل اور علحده نظر ڈالي جاے -

(تشریح و تفسیر)

گذشته نمبر میں شان نزول بیان کیا جا چکا هے مشرکین مکه کو اپني تعمیر و تولیت مسجد پر نہایت غرور تها ' اور موسم حج میں حجاج کي خدمت اور انکو پاني پلانے کے کام پر نہایت نازاں تهے - انکا یه غرور باطل اور افساد فخر یہاں تک بڑهگیا تها که ان کاموں کے مقابلے میں اور کسي عمل صالح اور عبادت الهي کو وقعت نہیں دیتے تهے ' اور بادام کے ایسے دانوں سے تیل نکالنا چاهتے تهے' جن میں چهلکے کے سوا اور کچهه نه تها - حضرة عباس ایمان لانے سے پہلے جب اسراء بدر میں آئے هیں اور حضرة امیر علیه السلام اور اُن میں گفتگو هوئي هے' تو گذشته نمبر میں تم پڑهچکے هو که اُنهوں نے قریش مکه کے اس فخر و غرور باطلانه کو کیسے ادعا اور تحدي کے لہجے میں ظاهر کیا تها ؟

پس پہلي آیت میں خدا تعالی نے اسکا رد کرتے هوے ان شرایط اربعۂ ایمانیه کو بیان کیا ' جنکے بغیر تعمیر و تولیت مساجد کچهه مفید نہیں - اسکي تشریح هو چکي هے - اسکے بعد اس آیت میں زیاده صراحت کے ساتهه اُن دو کاموں کا ذکر کیا جن کا اُنهیں متمردانه و سرکشانه غرور تها' یعني سقایة حاج اور خدمت و تولیت مسجد - اسکے بعد نہایت موثر اور مسکت پیرایه میں اسکي نسبت سوال کیا اور اصلي و حقیقي اعمال صحیحۂ و وسیلۂ محبوبیة الهي کو پیش کیا - پهر خود هي اپنے انداز مخصوص رباني میں اسکا جواب دیا ' تا دماغ ضلالت اندیش سونچیں' اور قلوب غفلت شعار متنبه هوں !

هذا توبیخ من الله تعالی لقوم افتخروا بالسقایة و سدانة البیت ' فاعلمهم جل ثناءه ان الفخر في الایمان با لله و الیوم الاخر و الجهاد في سبیله ' لا في الذي افتخروا من السدانة و السقایة - (تفسیر امام طبري - ۱۰ : ٦۷)	یه آیت الله کي طرف سے اُن لوگوں کیلیے زجر و توبیخ هے جو حجاج کو پاني پلانے اور مسجد حرام کي پاسباني پر فخر کرتے تهے - پس الله نے انکو خبر دي که یه کوئي فخر کي بات نہیں هے - اصلي فخر تو الله اور یوم آخرت پر ایمان رکهنے والوں ' اور الله کي

راه میں جهاد کرنے والوں کے لیے هے "

امام (طبري) نے اسکے متعلق متعدد آثار صحابۂ و تابعین رضوان الله علیهم نقل کیے هیں -

تیسري آیت کے ضمن میں جو کچهه لکها جاچکا هے ' اسکي اس آیت سے تائید و نشر اسم مزید هوتي هے - خدا تعالی نے دو شخصوں یا دو جماعتوں کو پیش کیا هے - ایک شخص حاجیوں کو پاني پلاتا هے اور مسجد کا متولي هے - دوسرا شخص الله اور روز آخرت پر ایمان لایا هے اور اسکي راه میں جهاد کرتا هے -

پهر فرمایا که الله کے نزدیک تو دونوں درجے میں برابر نہیں هوسکتے - کہاں محض تولیت مساجد و سقایة حاج ' اور کہاں مرتبۂ مومنین مخلصین و مجاهدین صادقین ؟ کہاں خدمتگذار مکان اور کہاں پرستار مکین ؟ کہاں وه ' جو اسکے گهر کي پاسباني کا مدعي مگر خود اپنے دل کي پاسباني سے غافل هے ' اور کہاں وه جس نے اپنے مسجد قلب کو عصیان نفس کي آلودگي سے پاک کیا اور اپني قوتوں کو صرف اسکے گهر هي کیلیے نہیں' بلکه خود اسکي راه میں قربان کردیا ؟ و هل یستوي الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(حقیقة جهاد)

" جهاد " جهد سے نکلا هے ' جسکے معني سعي ' تعب ' کوشش ' اور کسي کام کے کرنے میں بمقابلۂ دشمن صعوبات کے اُتهانے کے هیں :

استفراغ الوسع في مدافعة العدو ظاهراً و باطناً - (مفردات راغب اصفهاني)	دشمن کے حملے کے دفاع میں اپني پوري طاقت سے کوشش کرنا ' خواه وه دشمن ظاهري حمله آور هو جیسے اعداء' حق و صداقت و حکام ظالم و جابر ' یا باطني جیسے نفس و مظاهر شیطانیه

پس الله کي صداقت اور عدل کي راه میں تکالیف و صعوبات کا اُتهانا ' انتهائي سعي و کوشش کرنا ' اور ایثار و فدویت سے کام لینا ' ظاهراً بهي اور باطناً بهي ' " جهاد مقدس و اقدس " هے -

[بقیه مضمون صفحه ۱۶ - کا]

پس یه تو میں کبھی نہیں کہہ سکتا کہ ان بزرگوں کو مجھے اطلاع نه دیدے اور اخفا محض کا الزام دیا جاے کیونکه یه واقعه کے خلاف ہے - البته واقعی حالت جو پیش آئی ' وہ میں نے بیان کردی اور هر شخص کو اسکا حق ہے کہ سمجھے کہ وہ کیسی حالت ظاہر کرتی ہے -

(۵) اسکا صاحب وعده کے متعلق مجھکو اسقدر معلوم ہے که مولوی ظفر علی خاں صاحب کو اسکی اطلاع تھی اور انھوں نے بالکل پسند کرلیا تھا -

اصل پوچھیے تو اشخاص کی اطلاع و مشوره اصل شے نہیں ہے' بلکه بہلی چیز اصولاً مسئله کی صحت و عدم صحت کا سوال ہے -

(۶) " کانپور کی سڑک سے واقعات مخفي رکھے گئے "

اسمیں مجھے شک ہے - سید فضل الرحمن صاحب ' حافظ احمدالله صاحب ' شیخ محمد قاسم صاحب ' شیخ نذیر الدین صاحب ' حاجی عبد القدوم صاحب ' حافظ محمد حلیم صاحب ' نیز تمام متولیان مسجد غالباً مشوره میں شریک اور اس مسئله میں پوری طرح متفق تھے ' اور ہیں - تاہم میں یقین کے ساتھ عرض نہیں کرسکتا -

(۷) میں نے ۱۲ - اکتوبر کے جلسے میں تیسرا رزولیوشن پیش کرتے ہوے جو شرائط پیش کیے تھے ' یه فیصله اسکے مطابق نہیں اور یه کوئی پوچھنے کی بات نہ تھی - بالکل ظاہر ہے -

(۸) مسٹر مظہر الحق ڈیپوٹیشن میں کو شریک نه ہوے - ڈیپوتیشن صرف کانپور کے مخلصین معززین کا تھا اور میں سمجھتا ہوں که انکا یه سوال بے موقعه ہے - شاید ہی کسی مسلمان شخص کا ایثار آج تمام ہندوستان میں اسقدر واضح اور غیر محتاج دلیل و بحث ہے ' جس قدر مسٹر مظہر الحق کا - حضور ویسراے کی ملاقات اور انکے شکیب ہیلد کرنے کا اگر انھیں شوق ہو تو اسکے لیے وہ شاید مسجد کانپور کے معاملے میں بڑے کی جگه ' زیاده کم قیمت اور آسان وسائل رکھتے ہیں -

یه جناب کے سوالات کے اصلی جوابات نہیں ہیں اور نه میں اسکا تشفی بخش جواب دیسکتا ہوں - البته جتنا حصه میرے متعلق ' یا میری معلومات میں تھا ' میں نے عرض کردیا - آخر میں چند الفاظ اور بھی کہونگا :

(۱) مسٹر مظہر الحق کی حیثیت اس معاملے میں لیڈر یا مفتی کی نه تھی ' بلکه ایک مشفق وکیل کی - وہ ۳ - اگست کے متہمین کے دفاع کیلیے آئے تھے نه که مسجد کے متعلق شرعی فیصله کرنے - انھوں نے اپنا فرض کامل طریقه سے انجام دیا - انکے تمام موکل رہا ہوگئے - اور انکی خدمات بے داغ اور انکا احسان نا قابل فراموش ہے -

(۲) رہا فیصلۂ مسجد ' تو اسکے متعلق میں جناب مجیب کی راے پوچھتے ہیں - میں تو کہنا ہوں که پہلے میں بھی - شاید تمام اردو جرائد میں بھی ایک آواز نے حسن کے تعلق کی سے انکار کردیا - میں خالصه کہتا ہوں که اس بارے میں فیصله کنندوں نے غلطی کی اور پھر ان کا بدعملی کی - شرکے کرنے میں سمجھنے کے شرعی علام کی چند مشورے کے اندر طے کردیا پہر دہ تھا -

(۳) شکوک ظاہر کرتے جائیں اور اعتراض صحیح تو رکھتا وہی جو مستحدث اور استبداد ہے ' جسنے تمام خالق پر دو سال سے مسلمانوں بطور پہنچائے رکھے ہیں - تاہم عدل و انصاف و عدم افراط و تفریط ہماری تمام کاموں کا بنیادی اصول ہونا چاهیے - مہراجه صاحب محمود آباد اور جناب مولانا عبد الباري نے اس معاملے میں جو کچھه کیا ' نہایت خوش نیتي سے کیا - پس مسلمانوں کو انکي شکر گذاري سے اس درجه اغماض نه کرنا چاهیے ' جو انکے لیے ہر حال میں ناشکري کي ایک مثال مشہور بن جاے - نه کوئی اچھی بات نہیں که انسان صرف نکته چیں اور شاکی ہی ہو ' اور شکر و امتنان کو بھول جاے - جو اچھي نیتوں سے کوشش کرتے ہیں ' انکو انکا قدرتي حق دینے میں بخل نه کرو - البته اتباع اور پیروي ہر حال میں صرف اصول اور شریعت کی ہے ' نه که اشخاص کی - اور غیر مسئول الله اور اسکي وحي کے سوا اس سطح ارضي پر کوئی نہیں - اگر کسي سے سعي و کوشش میں غلطی ہوتي ہے تو اسکو پوري آزادي سے ظاہر کیجیے - اور اسمیں کسي شخص کی پروا نه کیجیے - ہم مسلمانوں نے صاحب وحي (روحي فداه) کے حضور میں اپنے شکوک و اعتراض ظاہر کیے ہیں - ہم نے ائمه پر اعتراض کیے ہیں اور غزالي و رازي کي غلطیاں ظاہر کرتے ہیں - جب اسلام کی تعلیم حریت کا یه حال ہے تو " تا بدیگران چه رسد ؟ "

دعوت نشر و اعلان حق و صداقت جو بذریعۂ تقریروں ' عام جلسوں ' اور مجالس مواعظ و خطب کے عمل میں آئے -

میں نے اس جہاد کو اشرف و اعظم جہاد اسلیے کہا کہ یہ حقیقت جہاد لسانی هي تمام مجاهدات کي بنیاد اور هر طرح کے جہاد کیلیے وسیله و ذریعه ہے - تم اپنے نفس شیطان کے مقابلے میں اٹھو ' یا شیطان ضلالت و ظلم و جبر کیلیے - تم کو راہ صداقت میں مال و متاع کي ضرورت هو ' یا جان و زندگي کي - تم کو انسانی سروں سے نکلے هوے غرور استبداد و استعباد کو وادي سینا کے درخت کي طرح توڑنا هو ' یا بد اخلاقي و نفساني ضلالت کو دور کرنے کیلیے ناصرہ کے واعظ کي طرح اپني مظلومانه قرباني اور اپنے خون شہادت کي تلاش هو - تم موسی کي طرح دشمن کو شکست دینا چاهو ' یا مسیح کي طرح دشمن سے شکست کہا کر فتح حاصل کرنا چاهو - غرضکه کسي قسم کے جہاد کیلیے مستعد هو ' مگر سب سے پہلے تمهیں اُن زبانوں هي کي تلاش هوگي جو جہاد لساني کے ذریعہ بندگان الهي کي غفلت دور کریں ' اُنکو خدا کا پیغام سنائیں ' انکے دلوں کے اندر محبت صداقت کي افسردہ انگیٹھي کي آگ کو بهڑ کا دیں ' انکو تفکر و تدبر کي دعوت دیں ' انکو غفلت و اعراض کے نتائج سے ڈرائیں ' اور بالاخر خدا کي بخشي هوئي قوۃ بیان و معجزات حقانیت کي پیدا کي هوئي طاقت گویائي سے ایسي جانفروش جماعتیں پیدا کر دیں ' جو حق و صداقت کے عشق میں مضطرب اور جہاد في سبیل الله کے جوش سے دیوانه وار هوں ! !

دنیا میں اصلاح کے بیج نے همیشه سب سے پہلے " جہاد لساني " هي کي سطح پیدا کي ہے - اور یهي پہلي انیت ہے ' جس پر بڑي بڑي عمارتیں بني هیں اور بڑے بڑے شہر بسائے گئے هیں - تمام انبیاء کرام اور رسل عظام جو اصلاح کي دعوہ لیکر آئے ' انہوں نے اپنے الهي کار و بار کو وعظ هي سے شروع کیا ' همیشه وعظ هي کرتے رہے ' اور دنیا سے رخصت بهي هوے تو وعظ هي کرتے هوے - گویا اصلاح و دعوہ ایک درخت ہے ' جسکا بیج بهي وعظ ہے ' جسکے لیے پاني بهي وعظ ہے ' اور اخر میں جسکا پهل بهي وعظ هي هوتا ہے !

(حضرۃ نوح) نے پتهروں کي بارش میں وعظ کہا - (خلیــل الله) نے بتکدۂ کے بت خانے کے پوجاریوں کے سامنے تقریر کي - (بني اسرائیل) کے نجات دهندے نے بهي اپنا کام اسي سے شروع کیا اور اس نے فرعون کے تخت کے آگے اور فرعونیوں کي بهیڑ کے سامنے ' دونوں جگه وعظ هي کے حربۂ الهي سے کام لیا -

(افتــاب کنعــاني) جس سے مصر کے قید خانے میں اُجالا هوا ' وہ بهي زندان مصائب کے اندر گویا هوا تو وعظ هي تها ' جو اسکي زبان پر جاري هوا -

پهر ' جو (ناصرہ) میں پیدا هوا ' (کفر نحوم) میں بسا ' اور جس نے (گلیل) کي گلیوں سے اپني مقدس منادي شروع کي - اس نے بهي اپنا کام وعظ هي سے شروع کیا اور وعــظ هي پر ختم کیا -

جب (یهودیه) کي آبادي اور (یروشلم) پہاڑي بهیڑ اسکے گرد هو لي ' تو اُس نے کوہ (زیتون) کي ایک چٹان پر سے اپني منادي کي - اور پهر جب وہ عیــد (فطیر) کے آخري دن اپنے شاگردوں کے ساتهه (فسح) کي روٹي توڑ رها تها ' جو اُسکے جہاد في سبیل الله کي آخري رات تهي ' تو اُس وقت بهي وہ وعظ هي میں مصروف تها ! !

اور سب سے آخر (اسلام) کي تحریک الهي کي ابتدائي تاریخ پر نظر ڈالو ' جو وعظ سے شــروع هوئي اور وعــظ هي پــر ختم هوئي -

وہ اصلاح انسانیت کا آخري ظہور اکبر ' جس نے موسی کي طرح حمله نہیں کیا ' اور مسیح سے زیادہ عــرصے تــک صبر کیا ' گو بدر کے کنارے اور اُحد کے دامن میں تلوار کا جواب تلوار سے دینے پر مجبور هــوا ' تاهم اسکا اصلي حــربــه وعــظ هي تها - اس نے تورات کے حامل کي طرح قتال خونین نہیں کیا بلکه همیشه جہاد لساني هي کو هر جہاد پر مقــدم رکها - نوح کي طرح اسپر پتهر پهینکے گئے ' پر اُس نے نوح کي طرح بد دعا نہیں کي اور یه نہیں کہا که :

رب لا تذر علی الارض　　اے پروردگار ! ان کافــروں میں سے
من الــکافــرین دیارا !　　کسي کو بهي زندہ نــه چهوڑ که روے
(۷۱ : ۲۵)　　زمین پر آباد نظر آے !

بلکه کہا تو یه کہا کــه : " رب اهــد قومي ' فانهم لا یعلمون " ! خدایا ! میري قوم کي هدایت کر ' کیونکه وہ نہیں جانتے !

خدا نے بهي اسکا سب سے بڑا وصف بتایا تو یهي بتــایا که وہ اُسکي آیتیں پڑهتا اور اسکے طرف سے اُسکے بندوں کو تعلیم دیتا ہے :

هو الذي بعث في الا میئن رسولا منهم ' یتلو علیهم آیاته و یــزکیهم ' و یعلمهــم الکتاب و الحکــمه ' و ان کانوا من قبل لفي ضلال مبین ! (۶۲ : ۲)

پس زبان هي کا جہاد وہ اشرف و اکمل جہاد ہے ' جو حکم الهي کے ماتحت ' اُسکے برگزیدہ رسولوں کي اصلي سنت ' تمام مجاهدات حقــه کا بنیاد اولین و وسیله وحیــد ' اور انساني نیکي و هدایت کا اصلي سرچشمه و منبع ہے !

(عود الی المقصــود)

پس فرمایا که : " اجعلتم سقایة الحاج و عمارۃ المسجد الحرام کمن آمن بالله و الیوم الاخر و جاهد في سبیل الله ؟ "

آیا تم نے حاجیوں کے پاني پلانے اور مسجد کي تعمیر و تولیت کے کام کو اُس شخص کے کاموں جیسا سمجهه رکها ہے ' جو اللــه اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اسکي راہ میں جہاد کرتا ہے ؟

مشرکین مکــه کو تولیت مسجد پر ناز تها ' مگر الله کا رسول اور اسکے ساتهي ایمان بالله اور جہاد في سبیل اللــه میں مصروف تهے - خدا نے کہا که دونوں هرگز هرگز برابر نہیں هوسکتے -

اس آیت میں پہلے ایمان باللــه و الیــوم الاخرہ کو فــرمایا کــه في الحقیقت تمام انساني نیکیوں کي جڑ ہے ' اور کوئي انساني شرف ایسا نہیں جسکي شاخ اسي جڑ سے نه نکلتي هو - اسکے بعد جہاد کا تذکرہ کیا اور جہاد میں هر قسم کا جہاد داخل ہے -

یه دلیل ایک واضح بات تهي - اسي لیے انسان کي قدرتي دانائي کے اعتماد پر اسکے لیے صرف سوال کا کر دینا ہے کافي تها - دلیل کي حاجت نه تهي ' اور یه قرآن کریم کا انداز مخصوص ہے - هر شخص جانتا ہے که مکان کي محبت مکین کي وجه سے هوتي ہے اور اینٹ چونے کے اندر کوئي پر اسرار تقدیس نہیں ہے - اگر ایک شخص خدا کي راہ میں اپني قوتوں کو قربان کر رها ہے ' تو اسکے مقابلے میں اُس شخص کي کیا حیثیت هوسکتي ہے جو صرف اسکے گهر کي پاسباني کا مدعی ہے ؟

ان اشارات کے بعد ضروري ہے که اس آیت کے بعض نتائج مہمه کي طرف متوجه هوں -

(نتــائج بحث)

(۱) اب تم ذرا آجکل کے متولیوں ' پیش اماموں ' اور اُن انجمنوں کو دیکهو جنکے زیر انتظام کوئي مسجد ہے یا مسجد کے اوقاف هیں - انکے اُس فخر و غرور باطــل کو دیکهــو ' جس کا نشه همیشه '

پھر یہ خواہ وطن کیلیے ہو، خواہ قوم کیلیے - علم کی راہ میں ہو یا خدمت انسانیت کیلیے - زمین کے کسی خاص محدود حصے کی بھلائی کیلیے ہو، یا تمام دنیا کیلیے - ہر حالت میں وہ جہاد ہے، اور جس بخت بیدار کو اسکی توفیق ملے، وہ مجاہد فی سبیل اللہ -

افسوس کہ "جہاد" کی حقیقت کی تشریح کا یہ موقعہ نہیں - متعدد مقالات (الہلال) میں نکل چکے ہیں، جن میں حقیقت جہاد کے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اور بڑا اچھا ہو اگر اس وقت قارئین کرام کے پیش نظر رہیں - علی الخصوص وہ مقالات جو (الہلال) کی گذشتہ جلدوں میں "عید اضحی" اسوۂ ابراهیمی" فاتحۂ جلد دوم "امر بالمعروف" وغیرہ کے عنوانوں سے شائع ہوچکے ہیں -

ان مضامین میں پوری تفصیل کے ساتھ یہ امر واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ "جہاد" کو محض "قتال" کے معنوں میں لینا ہمارے بعض متاخرین مصنفین کی غلطی اور یورپ کے معترضین کی سخت نادانی ہے - "جہاد" ایک لفظ عام ہے اور خود قرآن کریم نے "جہاد" و "قتال" کے عموم و خصوص کے فرق کو بار بار نمایاں کیا ہے - بعض احادیث و آثار اس بارے میں بکثرت مروی - ہر وہ سعی و کوشش، ہر وہ انتہائی جہد، ہر راہ عمل کی سختی کی برداشت اور تلاش مقصود کے ابتلا و مصائب کا تحمل، جو حق کیلیے ہو، عدل کیلیے ہو، انسانیت کیلیے ہو، صداقت و حقیقت کی خاطر ہو، نیکی کے قیام اور بدیوں کے استیصال کی راہ میں ہو، جو اللہ کی مرضی کے تابع اور جو شیطان رجیم کی آرزوں کے مخالف ہو: در اصل جہاد فی سبیل اللہ ہے، پھر خواہ وہ سیاسی ہو یا اخلاقی، اور ہماری اصطلاح میں دینی ہو یا تمدنی -

(اسوۂ نبوت)

حضرۃ (نوح) علیہ السلام نے اس راہ میں پھونکا اور اعمال و عقائد کے بتدکان الہی کو روکا - یہ اصلاح اعتقادات و اعمال دینیہ کا جہاد تھا - حضرۃ (ابراهیم) نے کلدانیا کے صنم کدوں سے ارض الہی کو پاک کیا اور کواکب پرستوں کو دعوۃ توحید کی - انہوں نے اسکے جلانے کیلیے آگ سلگائی اور اسکی ہلاکت کے مشورے کیے - یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا - حضرۃ (موسی) علیہ السلام فرعون مصر کی شخصی حکومت اور جابرانہ غلامی سے قلع و قمع کیلیے آئے اور اپنی قوم کو مصریوں کی غلامی و محکومی سے نجات دلائی - یہ ایک پورا پولیٹکل اور سیاسی جہاد تھا - مگر یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا!

حضرۃ (مسیح) بنی اسرائیل کے گم شدہ اخلاق کی تلاش میں آے - ظالم یہودیوں کے آگے عہد پر نمونہ اور (پلاطوس) کے بے رحم سپاہیوں کے آگے سونے کانٹوں کا تاج رکھا، تا وہ صلیب پر لٹکائے جائیں اور جو لکھا ہے، وہ پورا ہو -

یہ ایک اخلاقی جہاد تھا، اور اس اخلاقی مجاہد نے اس راہ میں اپنی عظیم قربانی کرکے فی الحقیقت اسکی پوری تکمیل کردی، پس یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا -

حضرت (ختم المرسلین) علیہ الصلوۃ و السلام نے تمام عالم کی صلالتوں اور تاریکیوں کو دور کیا جاہلا اور اپنی اور اپنی جماعت مقدس کی زندگی اس راہ میں صرف کردی - یہ محض اصلاح اقوام و زمین کا کوئی خاص نقطہ نہ تھا، جسکو ہم نے پالیٹکس، تمدن، اخلاق، اور مذہب کے نام سے تقسیم کردیا ہے، بلکہ انکی دعوۃ عام، اور انکی اصلاح عالمگیر تھی - آپ دنیا کے سب سے بڑے خدا نما انسان کا جہاد، ہر اصلاح انسانی اور دفع ہر فساد ارضی کیلیے تھا - صلی اللہ علیہ و علی جمیع الانبیاء و المرسلین، و علی آلہم و صحبہم اجمعین!

(والذین معھم)

یہ تو اسوہ ہاے جلیلۂ نبویہ ہیں، جنکو جہاد فی سبیل اللہ کا نمونہ بذکر پیش کیا گیا - لیکن پھر ان سب کے ماتحت اور زیر ظل، صدیقین و شہدا، اور صالحین و قانتین امت کے اعمال مجاہدانہ، و عزائم حق پرستانہ ہیں، جنکے ان گنت اور بے شمار نمونے ہمارے سامنے موجود ہیں -

انبیاء عظام کے اعمال دنیا میں کشت زار اصلاح کیلیے بمنزلۂ تخم کے ہوتے ہیں اور انکے متبعین و مومنین کے اعمال الہیہ بمنزلۂ اشجار و اثمار کے:

کزرع اخرج شطأه فآزره فاستغلظ فاستوى على سوقه يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار - (۴۸ : ۲۹)

"مثل اس کھیتی کے کہ اس نے پہلے زمین سے اپنی پہلی کونپل نکالی، پھر اس نے غذا حاصل کی تو ہوا اور مٹی سے جذب کرکے اس کونپل کو قوی کیا، پس وہ بتدریج بڑھتی اور موٹی ہوتی گئی - یہاں تک کہ کھیتی اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی، اور اپنی سرسبزی و شادابی سے کسانوں کو خوشی بخشنے لگی - خدا نے یہ ترقی انہیں اسلیے عطا کی، تا کہ کفار اس کو دیکھکر غصے میں جلیں"

پس جو مومنین مخلصین اپنے اعمال کی روشنی آفتاب نبوت سے کسب کرتے ہیں، اور اپنی قوتوں کو کسی نہ کسی صورت میں حق و صداقت اور دفع فساد و ظلم کی راہ میں وقف جہاد فی سبیل اللہ کردینے کی توفیق پاتے ہیں، وہ اس تخم دعوۃ کے برگ و بار ہیں - خدا انکو انبیاء و صدیقین کی معیت کا شرف عطا فرماتا ہے اور انکے کاموں کو بھی اعمال نبوت کی طرح ابدی مقبولیت ملنے لگتی ہے: ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين، و حسن اولئك رفيقا (۴ : ۷۱)

(جہاد لسانی)

حقیقت جہاد کی طرح جہاد فی سبیل اللہ کے وسائل و ذرائع بھی عام ہیں اور ان کو صرف تلوار ہی کے قبضہ کے اندر سمجھنا غلطی ہے - جہاد حق کی راہ میں سعی و کوشش ہے - خواہ وہ زبان سے ہو، خواہ مال سے - خواہ تلوار و نیزے سے ہو، خواہ خون مظلومیت سے - خدا کی سچائی اور انسانی ظلم کے انسداد کی راہ میں اپنی قوتوں کا صرف کرنا، کسی صورت اور کسی شکل میں ہو، داخل معنی و حقیقت جہاد ہے -

قرآن کریم میں ہر جگہ "جاهدوا باموالكم و انفسكم" آیا ہے - یعنے جہاد اپنے نفوس اور اپنے اموال کے ذریعہ کرو - نفوس کے جہاد میں ہر طرح کا ذریعہ جہاد آگیا - امام احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان وغیرہم نے حضرۃ (انس) سے روایت کی ہے کہ:

جاهدوا المشركين باموالكم و انفسكم و السنتكم!

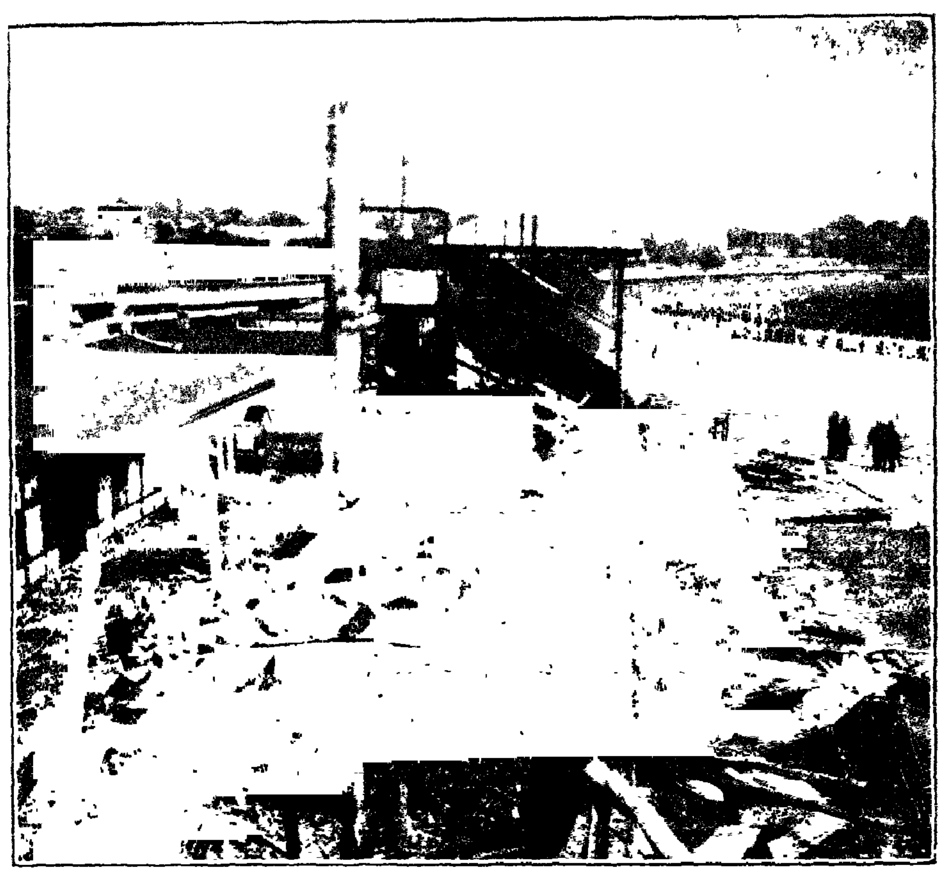
جہاد کرو اپنے مال سے، اپنی جان سے، اور بذریعہ اپنی زبان کے!

اس سے ثابت ہوا کہ جہاد نہ صرف جان و مال، بلکہ زبان سے بھی ہوتا ہے -

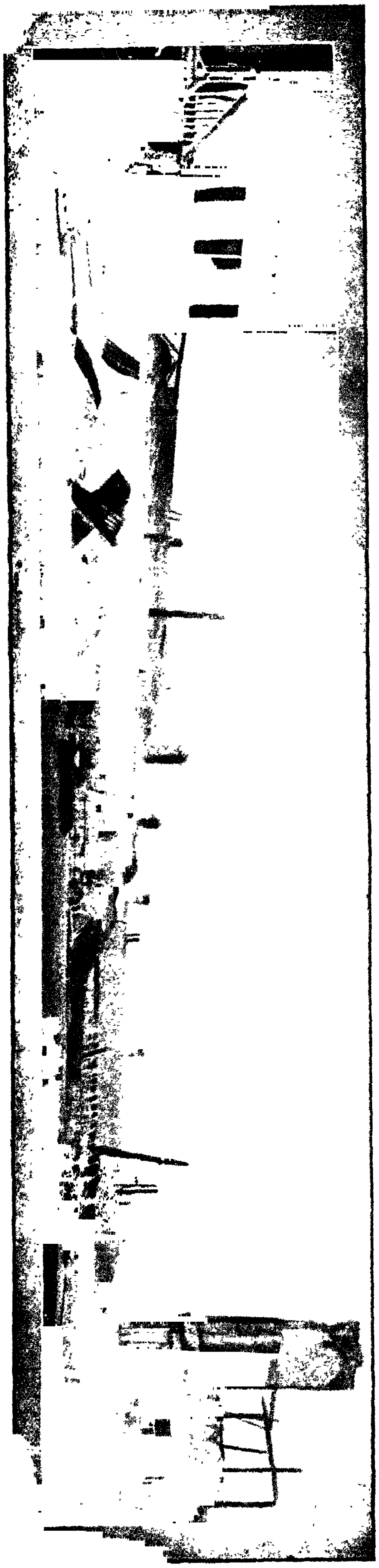
فی الحقیقت "جہاد لسانی" اشرف ترین جہاد ہے - اس سے مقصود ہے بذریعہ مواعظ و خطب، اور بوسیلۂ تقریر و کلام کے لوگوں کو دعوۃ الہیہ دینا، ظلم و جبر شخصیت و استبداد کا رد اور قلع و قمع کرنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، اور وہ تمام اشاعت تعلیم



مشہور اقتراعیہ ' جس نے گھوڑ دوڑ کے میدان میں ملک معظم
کے گھوڑے کو پکڑلیا تھا -



ایڈنبرا کے ریس کورس کی عمارت ' جس کو ایک اقتراعیہ نے
آگ لگاکر جلا دیا -



انگلینڈ کا ایک مشہور کارخانہ جس کو اقتراعیہ فدائیوں نے جلا کر برباد کردیا - لاکھوں روپیہ کا نقصان عظیم ۔

انھیں سرگراں رکھتا ھے ' اور انکے اُن اعمال مشرکانہ و عصیان شعارانہ کا احتساب کرے ' جنکو وہ با وجود کوشش کے خدا کی طرح اُسکے بندوں سے بھی نہیں چھپا سکتے -

دیکھو ! وہ کیسے شریر اور کیسے سرکش ھیں ؟ انکا غرور کس درجہ مغروران قریش کے کافرانہ غرور سے اشبہ ھے ' جنکے حق میں یہ آیت نازل ھوئی تھی ؟ ٹھیک ٹھیک مثل انکے یہ بھی مساجد کی تولیت اور اسکے ممبروں کے موروثی مدعی پر نازاں ھیں ' اور کہتے ھیں کہ یہ تو ھمارے گھر ھیں ' جنکے اندر سب کچھہ کرنے کا ھمیں اختیار حاصل ھے - خواہ ھم اُسے مشرکین مکہ کی طرح بتوں کی پوجا کا گھر بنا دیں ' خواہ غیروں کی تعظیم و تعبد کیلیے اسکے صحن میں فرش و قالین بچھائیں - خواہ اُس محراب عبادت کے نیچے ' جہاں اللہ کے آگے جبین نیاز جھکائی جاتی ھے ' غیروں کی تعریف و ثنا اور تسبیح و تہلیل کی صدائیں بلند کریں - خواہ اُس ممبر پر چڑھکر ' جو صرف ذکر و تحمید الہی و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیلیے ھے ' غیروں کے حکموں کا اعلان کریں : قاتلهم الله ' انی یوفکون !

(۲) وہ اُن بندگان الہی کے دشمن ھیں ' جنھوں نے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان و یقین کرکے ' خدا کے سوا دوسروں کا خوف اپنے دل سے نکال دیا ھے ' اور جنکو خدا تعالی نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر ' اور وعظ و ہدایت مومنین و قلع و قمع فساد و عدوان کافرین کی توفیق دی ھے ' اور جو اسکی راہ میں " جہاد مقدس لسانی " کی سنت انبیا و صدیقین کو زندہ کرنا چاھتے ھیں - حالانکہ جن مسجدوں کی تولیت و امامت کا انھیں غرور ھے ' انکا خدا تو کہتا ھے کہ سب سے بڑی نیکی ایمان باللہ ' اور سب سے بڑا عمل جہاد فی سبیل اللہ ھے - مسجدوں کی تولیت کا فخر باطل ' اور اسکا ادعاء القاء شیطانی سے زیادہ نہیں - پھر انھیں کیا ھوگیا ھے کہ جس چیز کو خدا باطل کہتا ھے ' اسکا غرور کرتے ھیں ' اور جنکو خدا پیار کرتا ھے ' انکے دشمن ھوگئے ھیں ؟

(۳) جہاد کی حقیقت سے تم پر واضح ھوگیا ھوگا کہ اشرف و اعلی جہاد ' جہاد لسان و قلم ھے کہ بنیاد جمیع مجاهدات مقدسہ کی یہی ھے - اور ظلم و جبر کا استیصال ' اور حقوق انسانیت و مسلمین کا مطالبہ جہاد فی سبیل اللہ میں داخل - پس یہ جو کہتے ھیں کہ مسجدوں میں وعظ و خطبات کو روکدو ' کیونکہ وہ " سیاسی " ھیں ' تو اسکا صاف مطلب یہ ھے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کو روکنا چاھتے ھیں ' اور سیاست کے نام سے حفظ حقوق مسلمین و دفع ظلم و جبر کی سعی مراد لیتے ھیں - پھر مجھے ان لوگوں کو یاد کرنے کیلیے کوئی موزوں لقب بتلاؤ جو جہاد فی سبیل اللہ و الحق کے مانع اور احکام قرانیہ پر اپنے آراء شیطانیہ کو ترجیح دینے والے ھیں ؟ میں اگر انکو کفر پرست کہوں تو تم کہوگے کہ یہ ایمان و کفر کی بحث ھے - میں اگر انکو مشرک کہوں تو تم پکاروگے کہ یہ بہت ھی بڑی جسارت ھے - ھاں یہ جسارت ھے ' لیکن جن ظالموں نے اللہ کے آگے جسارت کی ھے ' کیوں نہ ھم بھی انکے لیے جسارت کریں ؟ وہ نہ مومن ھیں نہ مسلم انکا حال یہ ھے جو کہا گیا : نومن ببعض و نکفر ببعض ' و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا -

ان لوگوں کی اصطلاح میں جس چیز کو سیاست اور پالیٹکس کہتے ھیں ' اسلام کے نزدیک عین دین و مذھب ھے ' اور جہاد فی سبیل اللہ میں داخل - تمہ سیاتی انشاء اللہ - پس جہاد فی سبیل اللہ کیلیے مساجد سے بڑھکر اور کونسی جگہ بہتر ھوسکتی ھے ؟

اقتراعیات

(سفر جسٹ عورتیں)

عورت یورپ میں بہت دنوں تک مظلوم رھی ھے اور اب بھی ھے - وہ شادی سے پہلے باپ کی اور شادی کے بعد شوھر کی ملک ھے - وہ نام کا بھی حق نہیں رکھتی کہ شادی سے پہلے وہ باپ کے نام میں اور شادی کے بعد شوھر کے نام میں مدغم ھوجاتی ھے ' وہ مالی معاملہ اپنے نام سے نہیں کرسکتی ' وہ کوئی جائداد اپنے نام سے نہیں خرید سکتی ' وہ موروثی جائداد میں بھی کوئی مداخلت شوھر کے سامنے نہیں کرسکتی -

نصرانیت جو یورپ کا اسمی مذھب ھے ' افسوس کہ وہ بھی ان معاملات میں اس طبقۂ ضعیف کی دستگیری نہیں کرتا ' کیونکہ اسکے صحیفۂ الہیہ میں " لهن مثل الذی علیهن " (قرآن حکیم) کی آیت نہیں ھے -

اب جبکہ ھر طبقہ اپنی حریت و آزادی کے لیے سرگرم راہ سعی و طلب ھے ' انگلینڈ کی نصرانی عورتیں بھی اُٹھی ھیں کہ مردوں سے اپنے حقوق مغصوبہ واپس لیں ' جس طرح ان کی بعض بہنیں امریکا وغیرہ بعض ممالک میں کچھہ حقوق واپس لے چکی ھیں - ان کے دعاوی و مطالب حسب ذیل ھیں :

(۱) مساوات سیاسی Political Eguality یعنی پارلیمنٹ ' میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں عورتوں کی نامزدگی و انتخاب -

(۲) حریت مالی و شخصی Economic & Persanal یعنی وہ اپنے مال و جائداد میں اپنی زندگی کی جس روش کے لیے جس قسم کا تصرف چاھیں ' کرسکیں -

(۳) حریت دماغی Intellecheal مرد جس طرح اپنی ترقی و ارتقا کے لیے مختلف دماغی راستے تلاش کرتے ھیں اور اسکے لیے جو وسائل و تدابیر اختیار کرتے ھیں ' حق ھے کہ عورتیں بھی ان سے محروم نہوں -

ان مطالب کے حصول کے لیے انگلینڈ کی عورتیں ایک مدت سے جانفشاں ھیں ' اور سعی و مقصد میں کسی خطرے کی پروا نہیں کرتیں - کامیابی کی راہ انگلینڈ کی عورتیں وہ سمجھتی ھیں جسکو ھندوستان کے مرد اب تک نہیں سمجھتے -

مسز پنکھرسٹ حقوق طلب عورتوں کی لیڈر یعنی " سیدة الاقتراعیات " ھیں - ۳ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ع کو انھوں نے اولڈبیلی کے اجلاس میں بکمال حریت و استقلال کہا :

" خواہ کتنے ھی دنوں کی سزا ملے ' مجھے اس کی پروا نہیں ' میں اپنے ارادے سے کبھی باز نہ آؤنگی ' میں جس وقت یہاں سے قید خانے جاؤنگی ' اوس وقت سے کھانا چھوڑ دونگی - اس حالت میں اگر مرگئی تو بہتر ھے ' ورنہ اگر بچ کر نکلی تو اپنے حقوق کے لیے پھر مصروف پیکار ھو جاؤنگی " -

آجکی اشاعت کے ساتھہ ایک مرقع شائع کیا جاتا ھے - جس سے اقتراعی تحریک کی زور و قوت کا اندازہ ھوگا - وزارۂ انگلستان علی الخصوص مسٹر ایسکوئتھ کے ساتھہ اس تحریک کا جو سلوک رھا ھے ' اسکو اخباروں میں آپ پڑھچکے ھیں - اس مرقع میں پہلی تصویر اس اقتراعیہ کی ھے جس نے پچھلے دنوں ملک معظم کے گھوڑے کو گھوڑ دوڑ میں پکڑ لیا تھا - اسکے بعد دو تصویریں ان دو مشہور عمارتوں کی ھیں ' جنکو آگ لگا کر عورتوں نے جلا دیا اور کئی لاکھہ پونڈ کا نقصان عظیم ھوا !

مقالات

ان في ذالـک لايات لقـوم يوقنون !

آيـرليـــنڈ هـــوم رول بـــل

(۲)

ليکن آير لينڈ کے ليے يه اطميذان ديرپا نه رها - سنه ۱۳۱۸ ميں انگلينڈ کي فوج نے اڈورڈ بروس کو سخت هزيمت دي ' اور آخر اسي معرکه ميں وه کام آيا - ليکن اس فتح سے جو انگلينڈ کو ميدان جنگ ميں هوئي ' ايوان صلح کے اندر کوئي کاميابي نه هوئي - آيرلينڈ بدستور مرجع اضطراب و مسکن شورش و التهاب رها -

بلکه انگلينڈ کے مصائب و مشکلات کي گره پہلے سے زياده سخت هوگئي' يعني نارمن اور آيرش اجناس باهمي مصالحت و مزاوجت سے ايک متحد النسل' متحد اللسان ' اور متحد الاراده قوم بن گئي جس نے اپني متفرق قوت کو وطن عزيز کي محافظت و مدافعت کے ليے مجتمع کر ليا -

سنه ۱۳۶۱ - ميں اس عقده کے حل کے ليے انگلينڈ نے ايک اور تدبير کي جو اس کے ترکش سياست کا اب بهي آخري تير هے' يعني اڈورڈ ثالث نے ايک فرمان جاري کيا جس کا مضمون يه تها :

" آير لينڈ کے تمام مناصب اور عهدے صرف اهل ملک اور ان انگريزوں کے ليے مخصوص رهينگے جنهوں نے آيرش قوميت بذريعه مزاوجت قبول کرلي هے "

اس فرمان عطاے حقوق نے ملک ميں ايک سياسي سکون پيدا کر ديا ' ليکن دوسري طرف اجتماعي و اقتصادي حالات کي سطح مطمئن ميں ايک دوسري جنبش بهي نمودار هوگئي ' يعني انگريز اسب حقوق ملکي کے ليے نهايت کثرت سے آيرش قوميت ميں داخل هونے لگے - اس تحريک سے آير لينڈ اور انگلينڈ ' دونوں کو نقصان پهونچا - اول کو اقتصادي و اجتماعي' اور دوسرے کو سياسي' اس ليے دونوں گهبرا اُٹهے' يهاں تک که سنه ۱۳۶۸ ميں شهزاده (لائنل) کي زير نظارت اس کو ملک کے ليے خيانت کبرى قرار ديا گيا -

اسي چودهويں صدي کے اواخر ميں (رچرڈ ثاني) شاه انگلينڈ نے آهستگي' سکون ' اور اطميذان کي جگه' زور اور قوت سے ملک ميں سکون و اطميذان پيدا کرنا چاها ' ليکن کون نهيں جانتا که جو پاني پر حکومت کرنا چاهتا هے' وه آهستگي و سکون سے اوسکي سطح متحرک کي جنبش باطل کرسکتا هے ' پر زور آزمائي و قوت نمائي دريا کي لهروں کو اور زياده شديد الحرکة اور خوفناک بنا ديگي !

(رچرڈ) اور اوسکا جانشين ' دونوں لڑے ليکن نا کامياب رهے - (هنري رابع) نے ايک قاعده جاري کيا که بغير کسي معزز انگريز کي ضمانت کے جو شخص آير لينڈ ميں جانے يا وهاں سے آنے کي کوشش کريگا ' مقتول هوگا - هنري سابع نے تسکين فتن کے ليے بندش استبداد کو زياده سخت کيا - اوسنے قرار ديا که نه تو کوئي ملکي مجلس بغير اذن حکومت انگلينڈ منعقد هوگي ' اور نه اوسکا کوئي قانون بغير تصديق انگلينڈ نافذ هوگا - سنه ۱۴۹۵ ميں سر اڈورڈ (بريڈگس) نے جو انگلينڈ کي طرف سے آير لينڈ کا گورنر جنرل تها ' آيرلينڈ کي مجلس وطني کے اختيارات و احکام کو لغو قرار ديا تا آنکه انگلينڈ کي پارليمنٹ اوسکي تصديق نه کر دے -

(اصــلاح مسيحيت کــي تاسـيس)

اب تـک ان دونوں ممالـک کے درميان صرف قومي اور سياسي اختلافات تهے ' اب وه زمانه آگيـا جب (ليوتهر) نے نائب سينٹ پطرس کے اس اختيار کا انکار کيا که " جو تم زمين پر باند هوگے وهي آسمان پر باندها جائے گا ' اور جو زمين پر کهولو گے ' وهي آسمان پر کهولا جاے گا " اور ايک جديد فرقه کي بنياد ڈالي' جو اب " پروٹسٹنٹ " کے نام سے مشهور هے اور موجوده مسيحيت و تمدن کي تاريخ کا ايک نهايت اهم مگر نهايت تفصيل طلب حصه هے -

(انگلينڈ و آئرلينڈ ميں مذهبي اختلافات)

(بعض عملي مفاسد نصرانيت)

اس وقت يورپ کي اکثر حکومتيں بحالت تغير و انقلاب تهيں - ترک مسلمانوں کي سياسي قوت ' دين اسلام کي سادگي ' اور تعليم توحيد کي حقيقت سے روز بروز يورپ متاثر هوتا رها - بالاخر (ليوتهر) نے ان اثرات کو قبول کيا اور اوسکي عام دعوت دي' سلاطين و ملوک يورپ ' پوپ کي مداخلت سے گهبرا اُٹهے تهے ' انهوں نے ليوتهر کي کے سايۂ پناه کو غنيمت سمجها -

(ليوتهر) کي اصلاح کي تاريخ ميں يه ياد رکهنا چاهيے که اسکو سب سے بڑا الزام مسلمان هونے کا ديا گيا تها - نيز کها جاتا تها که اس نے قرآن کريم کا ايک قديمي لاطيني ترجمه کسي محفوظ خانقاه کے مخفي حجروں ميں رهکر پڑها هے اور اُسي کا اثر تها ' جو اسکي دعوت کي صورت ميں ظاهر هوا - (چمبرس انسائيکلو پيڈيا) ميں اسکي پوري تفصيل هے اور (برٹانيکا) ميں اسکي طرف اشاره کيا هے - انشاء الله ايک مستقل مضمون ليوتهر کي اصلاح کے متعلق لکها جائيگا ' جس سے معلوم هوگا که اسلام کي دعوت بالاخر کن کن صورتوں اور بهيسوں ميں اپنا کام کرتي رهي ' اور جن لوگوں نے اُسے قبول نهيں کيا تها' انهيں پهر دوسري صورت ميں اُسے قبول کرنا پڑا -

انگلينڈ ميں اس وقت (هنري ثامن) بادشاه تها ' جس کو متعدد امور ميں پوپ سے مخالفت هوگئي تهي اُن ميں سے ايک امر يه بهي تها که اسکي متعدد بيوياں تهيں -

(تعدد ازدواج) گو اصول نصرانيه کي رو سے صحيح هے ' ليکن رومن کيتهولک مذهب ميں قديم ملکي و قومي رسوم کي بنا پر ناجائز تها ' پوپ نے (هنـري) کے اس فعل کو ناجائز قرار ديا ' ليکن وه باز نه آيا ' اور ليوتهر کے دامن ميں آکر پناه لي ' جهاں اسکو تعدد ازدواج پر کوئي تنبيه نهيں کي گئي ؛

ان واقعات سے متعدد نتائج ضمناً ظاهر هوتے هيں :

...اهل ملک میں ایک عام اتحاد قائم هوگیا ' جس کا نام تاریخ ... ذخیرۂ انگلستان میں اتحاد کیل کیني Kil Kenuy (۱) هے -

ایک مجلس انتظامي منتخب هوئي جس نے زمام حکومت ... هاتهوں میں لے لیا - مجلس کے ۲۴ - ممبر تھے ' جنمیں پانچ ... عہدہ دار اور باقي عام ملکي اشخاص تھے -

... مجلس نے استقلال آیر لینڈ کا اعلان کیا ' ایک حکومت موقتہ ... بنیاد ڈالي ' محکمے قائم کیے ' سکے مضروب هوے ' اعلی ... عہدہ دار متعین کیے گئے ' اور اسطرح آیر لینڈ کو وہ گم شدہ آزادي ... ملگئي ' جس کا ایک مدت سے وہ متلاشي تھا -

(اغتشاش و قتل و سلب)

...انگلینڈ جو اس وقت خود دستوري و استبدادي حکومتوں کي ... کشمکش میں مبتلا تھا ' اسي فوجي عمل کے بالکل نا قابل تھا ' ... لیے اوس نے اُس بے امان هتیارسے کام لیا ' جو آج بھي ایک ... بہترین حکومت کا بہترین اور محفوظ ترین حربہ هے - یعنے سیاست ... تفریق ' و نشر عداوت ' و ترغیب خائنین ' و تالیف منافقین وطن -

آیر لینڈ کا نظام عمل پراگندہ اور شیرازۂ حکومت منتشر هوگیا - ... سنہ ۱۶۴۹ - میں وہ عہد آگیا جب مشہور (کرامویل) نامي ... سپاهي حمایت حریت کے نام سے تخت انگلینڈ کا مالک ... اور ملک ایک موروثي بادشاہ کے پنجے سے چھوٹ کر ایک ... نئي بادشاہ کے پنجے میں آگیا - (کرامویل) ایک شجاع ' اور راسخ ... عزم انسان تھا - اوس نے آیر لینڈ کے موجودہ ضعف سے فائدہ ... اٹھا ' ایک ایک کرکے رومن آیر لینڈ کے تمام قلعہ مسخر کرلیے ' ... تمام جزیرہ میں ایک عام سیاسي سکون پیدا هوگیا - آیر لینڈ ... تاریخ میں یہ پہلا دن تھا ' جب انگلینڈ ' تمام جزیرہ کا کا ملاً بلا ... نزاع اپنے کو مالک کہہ سکتا تھا -

لیکن اب بھي مشکلات کا خاتمہ نہ هوا ' اور نہ درحقیقت ... کسي اسي غیر وطني حکومت کي مشکلات کا خاتمہ هوسکتا هے - ... ۱۶۸۸ - میں ایک نئي شورش آیر لینڈ میں رو نما هوئي - ... (جیمس دوم) نے جو انگلستان کے تخت کے لیے کوشاں تھا ' انگلینڈ ... میں ناکامیاب هوکر آیر لینڈ کي طرف رخ کیا - آیرش قوم نے جوش ... و خروش اور عزو احتشام کے ساتھہ اوس کا استقبال کیا ' اور ایک ... زبردست آیرش اور فرنچ افسروں کے تحت قیادت اوس کي ... اعانت و حمایت کے لیے آمادہ هوگئي - در اصل اس پردے میں ... آیر لینڈ کي اعانت و حمایت ملحوظ تھي -

... ولیم (ولیم آف اورنگ) جو برطانوي سپاہ کا قائد تھا ' اوس نے ... ۱۶۹۰ - میں اس حسن تدبیر سے جنگ شروع کي کہ آیر ... لینڈ کي استقلال طلب فوج بالکل ناکام رهي - اور ۱۲ - جولائي سنہ ... ۱۶۹۱ - میں نہایت سخت هزیمت اُٹھا کر ' بالاخر ۳ اکتوبر سنہ ۱۶۹۲ ! ... سوا برس کي مدافعت کے بعد ' چند شرائط پر سب نے هتیار ... ڈالدیے -

انگریزي قوم نے فتح کے بعد اپنے اخلاق کي کوئي عمدہ مثال نہیں پیش کي - شرایط صلح جو یورپ کي رسم و عمل کے مطابق توڑ نے هي کي چیز هے ' توڑ دیے گیے ' نا فرماني و سرکشي کا آیر لینڈ سے پورا معارضہ لیا گیا ' اونکي جائدادیں ضبط کرلي گئیں ' مظالم کا ایک سلسلۂ مہیب شروع هوگیا ' تمام خاندان تباہ هوگئے ' لوگ بھاگ بھاگ کر دوسرے ملکوں میں چلے گئے - جن کے پاس پاے رفتار نہ تھے ' وہ ظلم و ستم کي زنجیریں پہننے پر مجبور کیے گئے - غرضکہ متصل و مسلسل ۱۰۰ - برس تک ' مظلوم و مفلوک انسان ' منہدم ایوان و عمارات ' اور خشک و بے رونق میدانوں کے سوا آئرلینڈ میں اور کچھہ باقي نہ رها تھا ' آئرش اور کیتھولک هونا ' اس قطعۂ ارض میں سب سے بڑا جرم انساني تھا -

اٹھارھویں صدي کے قوانین سیاست میں اس جرم کے مرتکب کے لیے هر قسم کي سزا جائز تھي - اوسے خود اپنے ملک و وطن میں کوئي حق حاصل نہ تھا ' وہ اعلی عہدوں کا مستحق نہ تھا ' وہ فوج میں بھي نوکر نہیں هوسکتا تھا ' وہ کوئي هتیار اپنے پاس نہیں رکھہ سکتا تھا ' وہ عام حقوق ملکي سے متمتع هونے کا بھي حقدار نہ تھا ' عجب نہیں کہ ان میں سے اکثر باتوں کو پڑھکر ایک هند نژاد متعجب نہ هو ' کیونکہ وہ ایک مدت سے ان تمام باتوں کا عادي هوگیا هے ' اور اسلیے اسے شکایت نہیں ' لیکن اس شدت درد محرومي کي تکلیف اس دل سے پوچھو ' جسکا احساس ابھي مفقود نہیں هوا ' اور جسکي قومیت ابھي جسم میت نہیں هوگئي هے !!

اعانۂ مسجد کانپور

کا ایک مصرف

میں ایک اهم قومي مسئلہ کے طرف آپکي توجہ مبذول کراتا هوں - امسال حج میں مسلمانوں کو اسوقت تک جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑا هے - اور سال آیندہ سے جو مصیبتیں آنیوالي هیں ' انکا خیال کرتے هوے ' اور نیز حجاج کو جن مصائب اور تکالیف کا سامنا ایام حج میں کرنا پڑتا هے ' انکا لحاظ رکھتے هوے مناسب هے کہ هم ایک کمپني قومي سرمایہ سے قایم کریں جو حاجیوں کے لیے جہاز بہم پہنچا دے ' اور اُنکي هر طرحکي عافیت کا خیال رکھے - اسوقت موقع حاصل هے اور وقت هے کہ هم اس اهم کام کو کرلیں - روپیہ کي بھي معقول رقم اسوقت مسلمان جمع کر سکتے هیں - عید اضحي کا زمانہ قریب هے اور موقع هے کہ اس اجتماع سے فائدہ اُٹھایا جاے -

کانپور کے فنڈ میں ایک لاکھہ روپیہ تقریباً محفوظ هوگا :- (اُن چندوں کو ملا کر جو اسوقت متفرق شہروں میں لوگوں کے پاس جمع هے) میرے خیال میں مناسب هوگا کہ اس رقم کو بھي اسي نیک مصرف میں لگا دیا جاوے -

اس کمپني سے جو منافع هو ' اسکا ایک حصہ پس ماندگان شہداے کانپور پر صرف کیا جاوے - اسوقت میں علیل هوں اور ان چند سطور کو ضروري سمجھہ کر بھیج رها هوں - امید هے کہ آپ انکو نہ صرف شایع فرماد ینگے ' بلکہ اپني قیمتي راے بھي اس بارہ میں دینگے - حضرت نواب وقار الملک بھي اگر اس بارہ میں اپني راے مبارک سے عوام کو شرف مخاطبت بخشیں تو بہت مناسب هو -

(خاکسار سید احمد حسین)

---

(۱) کلکني در اصل آئرلینڈ کے ایک شہر کا نام هے جو برطانوي ... لیڈروں نے جا کر بعہد اسٹرانگ بو Strong-Bow آباد کیا تھا - ... عہد سے اڈورڈ رابع تک انکو فرامین متعلق آبادي وغیرہ ملتے ... - ملکہ الزبتھہ کے عہد میں اسکے اطراف کے قصبات کو ملاکر ایک ... مستقل صوبے کي حیثیت دیدي گئي - جیمس اول نے اسکي ... وسعت دي - پارلیمنٹیں بدفعات اسمیں قائم هوئیں - کرامویل نے پھر ... اسے فتح کیا - اسي شہر میں یہ اتحاد واقع هوا تھا - اور اسي ... نسبت سے اسکا نام " اتحاد کلکني " هوگیا - (انسا یکلو پیڈیا ... برٹانیکا حرف کاف)

(ا) مذهب پروٹسٹنٹ اپنے وجود میں اسلام کا ممنون ہے -

(ب) مذهب پروٹسٹنٹ کے نشو و ظہور کے وجوہ و اسباب سیاسیه و اجتماعیه هیں -

(ج) تعدد ازدواج اصول نصرانیۃ کی روسے جائز ہے کیونکه تورات میں یہه اجازت موجود ' انجیل میں اسکا ذکر متروک ' ایک بادشاہ نصرانی کا اسپر عمل ' اور مدعی اصلاح جدید و رئیس و موسس فرقه پروٹسٹنٹ کا سکوت !! پھر اسکے بعد اور کیا ثبوت چاهیے ؟

بہرحال یه اسباب تھے جن کی بنا پر هنری شاہ انگلینڈ پروٹسٹنٹ فرقه کی حمایت پر آمادہ هوگیا • انگریزی قوم جو آزادی کی فطری طالب اور حریت کی طبعی طلبگار تھی ' اس جدید مذهب کی تقلید و قبول کے لیے اپنی هر شے نثار کرنے لگی -

(هنری اور الزبیتهه)

اس تغیر و انقلاب دینی نے اوس خلیج کو جو انگلینڈ و آیرلینڈ کی دو قوموں کے درمیان حائل تھی ' اور زیادہ عمیق و وسیع کردیا ' سنه ۱۵۳۷ میں ڈبلن پایه تخت آیرلینڈ میں ایک انگریزی دربار منعقد هوا ' جس نے یه فرمان سنایا که آج سے باباے روما (پوپ) کی جگه شاہ انگلینڈ خود ملک کے کلیسا کا مالک ہے - آیرلینڈ کو آج سے کوئی حق نہیں که وہ پوپ سے کسی امر میں بھی مکاتبت و مراسلت کرے - نیز آج جو شخص شاہ انگلینڈ کی اطاعت کا حلف نہیں اٹھائیگا ' خیانت کا مجرم اور باغی قرار دیا جاے گا -

اس کے بعد هنری نے شاہ آیرلینڈ کا لقب اختیار کیا ' حالانکه باقاعدہ اور منظم حکومت اوسکی اب تک صرف جزیرے کے ایک چھوٹے سے حصے هی میں محصور تھی !

یه احکام رعبن کے ایسے قطعے میں جو وطن ' قومیت ' زبان ' اور اب مذهب میں بھی بالکل مختلف تھا ' هر شخص سمجھه سکتا ہے که کتنے حوادث مختلفه اور کیسے کیسے مصائب گوناگوں کے باعث هوئے هونگے ؟ تاهم هنری چونکه ایک قسی القلب ' ظلم پیشه ' اور جابر الحکام بادشاہ تھا ' اسلیے فتنے نے زیادہ سر اٹھانے کی پوری مهلت نه پائی -

ملکه (الزبیتهه) کے عہد حکومت میں جبکه زمام حکومت ایک عیش پسند ' ناز آفرین ' لیکن مغرور و متکبر ملکه کے هاتھه میں تھا ' جو استیلاے ممالک پر بھی اوسی قدر قدرت رکھتی تھی ' جس قدر فاتح قلوب پر ' جسکا دراز بہادروں سے بھی اوسی قدر پر رهتا تھا ' جس قدر عشاق سے ' کیتھولک فرقے نے پروٹسٹنٹ پر نہایت خون ریز ' وحشیانه ' اور خوفناک مظالم کیے ' لیکن جو معدت کے عنصر سے بنی تھی وہ عداوت کیونکر کرسکتی تھی ؟ بالآخر نتیجه یه هوا که مظالم میں شدت اور عداوت و انتقام میں ارزیاد هوتا رہا -

الزبتهه هندوستان کے (اکبر اعظم) ایران کے (عباس صفوی) اور ترکی کے (سلیمان قانونی) کی همعصر تھی - اور ترقی ممالک و امن و نظم میں بھی اپنے ان مشرقی معاصرین کی طرح اسکا عہد شاندار اور مستند رها -

الزبتهه نے آیرلینڈ کی تسکین و تامین کے لیے دو تدبیریں کیں ' ایک طرف تو ایک جنرل کو آیرلینڈ کی تسخیر کامل کے لیے روانه کیا - دوسری طرف برطانی انگریزوں کی تعداد کثیر کو آیرلینڈ میں مستقل اقامت کا حکم دیا - انھوں نے " السٹر " کا صوبه اپنے لیے منتخب کیا ' تاکه ملک کے اندر انگلینڈ کی طرف سے ایک شدید و باسل قوت همیشه موجود رہے -

یہی " السٹر " ہے جو آج (هوم رول بل) کی وجه سے معرکه گاہ محشر خیز بنا هوا ہے -

لیکن با وجود کثرت فتوحات و کثرت تعداد ' اهل برطانیه اور نسل آیرلینڈ اپنے جہد وجہاد سے باز نه آئی • الزبتهه کے آخرین پندرہ سالوںکے اندر آیرلینڈ و برطانیه کی تلواریں همیشه نیام سے باهر رهیں ' لیکن دونوں کے مقاصد ایک دوسرے سے متضاد تھے - ایک اپنی حریت و استقلال کے لیے سرفروش تھا ' دوسرا غلبۂ و استیلا اور جبر و قہر کے لیے بے قرار - دیو باطل فرشتۂ حق سے دست و گریباں تھا ' اور طوق غلامی حریت و استقلال کی گردن میں زبر دستی حلقۂ گلو بننا چاهتی تھی -

شرارۂ جنگ خوفناک حد تک مشتعل هوگیا - طرفین کے خسائر و نقصانات کا اندازہ ۳۰ - لاکهه پونڈ ' اور ۲ - لاکهه جانوں سے کیا جاتا ہے !!

سنه ۱۵ - ۵/ میں سرجان (بیروٹ) نے جو انگلینڈ کی طرف سے آیرلینڈ کا حاکم تھا ' ایک دربار منعقد کیا ' جس میں رؤساے آیرلینڈ و برطانیه شریک تھے -

(جیمس) اول نے بھی الزبتهه کی روش سیاست کو ملحوظ رکھا اور بدستور آیرلینڈ کے صوبه السٹر میں آباد هونے کیلیے پروٹسٹنٹ برطانی خاندان مسلسل آتے رہے -

(قرون خونین)

سنه ۱۶۴۱ ع میں جبکه انگلینڈ دستوری حکومت کی کوششوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھا ' اور امرا کے سلب قدرت ' جمہور کی حریۃ و احترام حقوق ' اور نائبین ملک کے توسیع اختیارات کے لیے بادشاہ اور امرا سے لڑ رہا تھا ' تو آئرلینڈ نے بھی عزم کیا که جس چیز کو انگلینڈ اپنے بادشاہ اور امرا سے مانگ رہا ہے ' وہ انگلینڈ سے اپنے لیے بھی طلب کرے -

صلح و آشتی سے کبھی بھی یه متاع نہیں ملی جیسا که دنیا کی تاریخ بتا رهی ہے ' بس دونوں نے اپنے اپنے حریفوں کے مقابلے میں تلوار کھینچ لی - انگلینڈ نے نائب شاہ کا سر اتار لیا ' اور آیرلینڈ نے لاکھوں برطانی انگریزوں کو جسم بے سر کردیا - آیرلینڈ کا صوبه " السٹر " جو پروٹسٹنٹ اور برطانی انگریزوں کا مسکن تھا ' روزمن یعنی اهل آیرلینڈ کے غیظ و غضب اور انتقام و قہر کی بجلی وهاں گری ' اور برطانی آبادی کا خرمن خاکستر هوکر رهگیا - صرف چند دنوں کے اندر پچاس هزار انگریز اس شورش میں طعمۂ اجل هوے تھے !!

بچوں اور عورتوں پر کوئی رحم نہیں دیا گیا ' مردوں کو صرف تلوار اور گولی هی سے نہیں ' بلکه آگ ' پانی ' بھوک ' اور سردی سے هلاک کیا گیا - شوهر بیبیوں کے رو برو ' اور بچے ماؤں کے سامنے قتل هوے - لڑکیاں اور تمام عورتیں بے حرمت کی گئیں - غرض که وحشت وسبعیت ' درندگی و سفاکی کا کوئی ایسا حربۂ جہنمی نه تھا ' جو استعمال نه هوا هو -

(اتحاد و استقلال)

اس جوش انتقام سے فارغ هوکر آیرلینڈ نے جو زیادہ تر کیتھولک تھا ' حلف اٹھایا که عقائد و مقاصد فرقۂ کیتھولک کی محافظت و مدافعت کے لیے اپنے خون کا آخرین قطرہ تک نثار کرنے کیلیے طیار ہے -

ایک سال کی شورش کے بعد سنه ۱۶۴۲ - میں آیرلینڈ کی ایک مجلس ملکی مجتمع هوئی - سن مذکورہ کی ۲۳ - اکتوبر کو

پس مکالم کا فرض اولیں یہ ہے کہ اگر وہ سامع کو اپنے کلام سے مسحور و متاثر کرنا چاھتا ہے ' تو اسکي توجہ کو اپني طرف مائل کرے ' اور جب تک سلسلۂ مکالمت جاري ہے ' " جلب توجہ " کے اصول کا دامن نچھوڑے ' اور نیز ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے ' جو سامع کے لیے باعث دلچسپي و دلپسندي ہوں -

(مکالمۂ کے ابتدائي اصول)

اب سوال یہ ہے کہ وہ باتیں کیا ہیں ' وہ کونسے امور اور وہ کون سے وسائل ہیں ' جنکے اختیار کرنے سے مخاطب ہمہ تن متوجہ رہتا ہے - اسکا خیال بھٹکنے نہیں پاتا ' دلچسپي قائم رہتي ہے ' اور جو بات مکالم کے منہہ سے نکلتي ہي ' دل میں اتر جاتي ہے ؟

یہ وہ وسائل و ذرائع ہیں ' جو علم النفس کي کلیات و نظریات سے مستنبط ہوتے ہیں ' اور دوران مکالمت میں ہمکو تنبیہ و ہدایت کرتے اور بصیرت بخشتے ہیں -

سب سے پہلے ' یعنے کلام کرنے اور اصول مکالمت کے استعمال باقاعدہ سے پہلے ' مکالم کو چاہیے ' اس امر کا اندازۂ صحیح کرلے کہ مخاطب کون ہے ؟ اسکي قومیت کیا ہے ؟ مذہب کیا ہے ؟ عمر کیا ہے ؟ مذاق کیا ہے ؟ کن باتوں کو پسند اور کن باتوں کو ناپسند کرتا ہے ؟ استعداد علمي کا کیا حال ہے ؟ اور عادات و اطوار کیسے ہیں ؟ یعني دوران مکالمت میں اس کا برابر لحاظ رکھنا چاہئے کہ مخاطب ہندوستاني ہے یا انگریز ؟ مسلمانوں میں سے ہے یا ہندو ؟ جوان ہے یا بوڑھا ؟ مرد ہے یا عورت ؟ شاعر ہے یا فلسفي ؟ سخن طرازي و دانش آموزي مقبول ہے یا محض نالۂ حزیں ؟ (۱) ان میں سے اکثر امور تو مذہب و ملت کے معلوم ہوتے ہي منکشف ہوجاتے ہیں ' اور تعین مذاق و عادات شخصي اور استعداد علمي کا بہت بڑا حصہ وضع و قطع اور لباس و گفتگو سے معلوم ہوجاتا ہے - باقي امور تواتر و تکرار ملاقات سے واضح ہوجاتے ہیں - بہرکیف انسان کو چاہیے کہ جسقدر معلومات اسے حاصل ہوں ' ان سے فائدہ اٹھانے میں غفلت نہ کرے -

اثرات و نتائج ' غلطي کي اصلاح کردینگے - پسندیدگي و ناپسندیدگي کلام اس معاملہ میں ایک عمدہ مشیر ہے - پس جیسا کچھ مزاج مخاطب کا اندازہ ہو ' اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے ' اور اس تخمین و انداز پر جو امور موثرہ متفرع ہوتے ہیں ' انکو اختیار کرنے میں پس و پیش نکرنا چاہیے - بات بات پر عادات شخصي ' استعداد علمي ' و مذاق مخاطب سے رہنمائي طلب کرنا چاہیے - لفظ لفظ پر مخاطب کي حالت و سیرت خاص سے مشورہ کرنا چاہیے - بلکہ حرف حرف پر جذبات حالیہ و کیفیات لاحقہ کا خیال رکھنا چاہیے -

یعنے شاعر سے طرز مکالمت اور ہو ' فلسفي سے اور - رند سے انداز مخاطبت اور ہو ' اور زاہد سے اور :

ما مرد زہد و توبۂ و طامات نیستم
با ما بجام بادۂ صافي خطاب کن

پہلے دیکھہ لو کہ مزاج کا رخ کسطرف ہے ؟ پھر روئے سخن مطابق حالت کرو - پہلے اندازہ کرلو کہ ہوا کسطرف چل رہي ہے ؟ پھر کشتي کو اوسي جانب چھوڑ دو کہ ساحل مقصود تک پہونچنے کي یہي راہ ہے - تاثیر کلام کا بیشتر حصہ طبیعت شناسي و جذبات روزي کے اندر مضمر ہوتا ہے -

مخاطب کي حالت نفس ' و کیفیت قلب ' و روش مزاج کے تعین امکاني کے بعد ' جن امور کا دوران مکالمت میں لحاظ رکھنا فرض مکالم ہے ' وہ ذیل میں ابھي مجملاً تحریر کیے جاتے ہیں - انہیں کو ہم " قوانین مکالمت " کي اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں - کلام موثر و سخن دلپزیر کیلیے لازمي ہے کہ ان " قوانین " کے تابع ہو - یہي قوانین فن مکالمت کا اساس بحث ہیں -

آیندہ فرداً فرداً ہر قانون کي اصل و حقیقت اور طریق استعمال و اصول مشق پر مفصل بحث کیجائیگي -

" قوانین مکالمت " حسب ذیل ہیں :

(۱) تلفظ -

(۲) لہجہ -

(۳) حرکت و اشارہ

(۴) قدرت بیان یعني مجاز بیاني و استعمال صنائع و بدائع -

(۵) تحریک و لحاظ جذبات ' ضرب الامثال و ایراد اشعار و مقولات ' و تطبیق واقعات ' و لطائف و ظرائف - (باقي ائندہ) :

بعد ازیں نور بآفاق دہیم از دل خویش
کہ بخورشید رسیدیم و غبار آخر شد

(۱) سخن طرازي و دانش ہنر نظیري نیست
قبول دوست مگر نالہ حزیں گردد

علامۂ شبلي کي قدر داني

حضور نظام حال کي علم پروري !

ایشیاء میں علوم و فنون نے ہمیشہ سلطنت کي آغوش میں تربیت پائي ہے اور یہ خصوصیت بقاے علوم کے ساتھہ خود سلطنت کي بھي شہرت ' وسعت تمدن ' اور بقاے نام کا ذریعہ ہے - ہندوستان میں ریاست حیدر اباد نے ایشیا کي اس خصوصیت کو سب سے زیادہ نمایاں کیا ہے - چنانچہ اسوقت ہندوستان میں جس قدر ستون علم ہیں ' ان سب کو اسي ریاست نے قائم کر رکھا ہے - مولانا حالي اسي خرمن فیض کے خوشہ چیں ہیں ' علامہ شبلي نعماني کي تصنیفات کا سلسلہ اسي ریاست کے دامن عاطفت کے ساتھہ وابستہ ہے - حال میں حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے اس سلسلہ کو اور بھي مستحکم ' اور اپنے دامن فیض کو اور بھي وسیع تر کردیا ہے - یعني مولانا شبلي نعماني کے ماہوار وظیفے میں دو سو روپیہ ماہوار کا اضافہ فرمایا ہے - یقین ہے کہ ہندوستان کے گوشے گوشے میں حضور نظام کي اس علمي فیاضي کي قدر کي جائیگي ' کیونکہ ابھي تک ہندوستان میں علم سے اشخاص پیدا نہیں ہوتے ' بلکہ اشخاص سے علم پیدا ہوتا ہے ' اور ریاست حیدرآباد ان کائنات علمیہ کي آدم اول ہے !

(عبد السلام ندوي)

الهلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

فن مکالمة

(از مراسله نگار ادیب ، صاحبزاده مولوي ظفر حسن صاحب)

(۲)

(خطابت) .

" مکالمت " کا ضد و مقابل " خطابت " هے جو عبارت هے ایک مجمع سے خطاب کرنے ، اور تقریر مسلسل و غیر منقطع کرنے سے - خطبه تقریر کا نام هے جو شخص واحد کرتا هے ، متعدد اشخاص سنتے هیں ، اور خاموش رهتے هیں ، کچهه دخل نہیں دیتے - یعني مفهوم خطابت کے اجزاے ترکیبي تین هیں

(۱) تسلسل بیان (۲) تعدد مخاطبین (۳) سکوت سامعین - [یه صحیح نہیں - بغیر انکے بهي خطابت کي تکمیل هوسکتي هے - عام گفتگو اور خطابت کا فرق معنوی بهي هے - الهلال]

" خطابت " کے بر خلاف " مکالمت " کوئي تقریر مستقل و غیر منقطع نہیں هوتي ، بلکه اسکے عین معنی یه هیں که مخاطبین موضوع گفتگو میں حصه لیں - ایک شخص سوال کرے ، دوسرا جواب دے - ایک اظہار شک کرے ، دوسرا رفع شک کرے - ایک شخص کوئي واقعه بیان کرے ، دوسرا شخص اسکے مثل کوئي دوسرا واقعه نقل کردے -

اسکے علاوہ مکالمت کي تکمیل مفهوم کے لیے صرف ایک مخاطب کافي هے ، بشرطیکه بات چیت میں حصه لے ، یا کم سے کم هاں هوں کرتا رهے ، زبان نہیں تو حرکات و سکنات هي سے جواب دیتا رهے - لبوں کو جنبش چاهے نه دے ، مگر گردن ضرور هلاتا رهے ، اگرچه یه حرکت بهي متکلم کے هر قول کي تائید و تسلیم هي میں کیوں نہو -

غرضکه بز اخفش هي کیوں نہو ، مگر بت جامد نہو -

بر خلاف اسکے خطابت کا مفهوم اسوقت تک پورا نہیں هوتا ، جب تک که متعدد مخاطبین جمع نہوں ، پهر اگرچه ایک سے زیادہ اشخاص جمع هوجائیں ، لیکن هر شخص بول سکتا هو ، تو یه ایک " صحبت مکالمة " هوئي ، مجلس خطابت نہوي - هاں البته اگر ایک شخص تقریر کرے ، باقي سب اسکي تقریر سنتے رهیں ، تو یه مکالمة نرهیگي بلکه خطابت هوجایگي -

پس فن مکالمة اس سے زیادہ نہیں هے که ایک ذخیرۂ اصول گفتگو ، و فرد قوانین گفتار ، و فهرست ضوابط گفت و شنود هے - اور بس - وہ چند هدایات اور اشارات و تنبیہات پیش کرتا هے جن پر عمل کرنے سے انسان اپني زبان میں تاثیر ، اپنے کلام میں جاذبیت ، اور اپنے الفاظ میں سحر پیدا کرسکتا هے - اس فن میں چند ایسے گر بتاے گئے هیں که دوران گفتگو میں انکا لحاظ رکها جاے تو مقصد تقریر حاصل هوگا - یعني مخاطب متاثر هوگا ، زبان سے نکلے هوے الفاظ دل میں جاکر آتہرینگے ، اور منهه سے نکلي هوئي آواز کي صداے بازگشت سامع کے اعماق قلب سے بلند هوگي ! !

یهي فن مکالمت کا مقصد اور غایة الغایات هے که سامعین و مخاطبین متاثر هوں ، الفاظ دل پر نقش هوجائیں ، فقرات دل کے اندر اتر جائیں ، جملے دل کے اوپر لکهه جائیں ، جو سنے متکلم کي جانب متوجه هوجاے - الفاظ گویا ایک ذرہ مقناطیسي هوں که تقریر کا هر لفظ دامن دل کو مضبوط پکڑ لے :

ز فرق تا بقدم هر کجا که مي نگرم
کرشمه دامن دل مي کشد که جا اینجا ست

یعني اگر موضوع گفتگو کوئی منظر هو تو اسطرح بیان [illegible] جاے که اسکا سماں بندهجاے ، اور کوي مسئلۂ علمیه هو تو اسطرح سمجهایا جاے که کوي دقت و مشکل باقي نه رهے اور ذهن [illegible] فوراً قبول کرلے -

بهر حال مکالمت کا مقصد اعلی و غایة اولی یهي هے که جو [illegible] زبان پر جاري هو ، اس میں اثر هو ، اور جس میں اثر هو ، [illegible] زبان پر جاري بهي هو -

(مکالمة اور علم النفس)

جو شخص علم النفس کي ابجد سے بهي واقف هے ، وہ [illegible] هے که تاثر و تحسس نفس کا سبب وحید و علت فرید ، نفس کا موثر و عامل شے کي طرف متوجه هونا هے - باغ میں گلهاے رنگ رنگ کهلے هوے هیں - لالۂ و گل ، نسرین و نسترن ، سوسن و نرگس ، جوش بهار سے متوالے هو رهے هیں - نسیم عطر بیز کے [illegible] جهونکے چل رهے هیں - غبار صحن چمن کیمیاے عیش و نشاط [illegible] در و دیوار کي صفائي و آئینه وشي کا یه عالم هے که ایک باغ کے [illegible] باغ نظر آ رهے هیں - ایک فضاے مسرت و انبساط هے جو هر [illegible] طرف محیط هے -

هر پته جالب نظر ، هر ذرہ مقناطیس قلب ، اور هر برگ [illegible] کهرباے نفس و دل هے - کیا ممکن که کوئي داخل باغ هو ، [illegible] جوشش بهار سے متاثر نہو -

لیکن تاهم ایسے مجنوں قلب و فرهاد دل بهي اس وحشت [illegible] عالم میں بستے هیں ، جو بادۂ عشق و الفت میں اسدرجه سرشار [illegible] مدهوش ، اور خمار هجر و فراق سے اسقدر افسردہ دل و تاریک قلب هیں که بهار و باغ کا عکس تک آنکے قلب محزوں پر نہیں پڑتا [illegible] طراوت سبزہ و رنگ آمیزي گل نشاط انگیز سهي ، لیکن انهیں [illegible] سے کیا سروکار ؟

خوشست کوثر و پاک است بادۂ که دوست
ازاں رحیق مقدس دریں خمار چه حظ ؟

اس عالم محویت و مجذوبی میں اگر آثار خارجیه کا انسان [illegible] نفس پر کچهه اثر هوتا هے تو وہ کوئي مستقل اور بالذات اثر نہیں هوتا ، بلکه محض تصور موجود في الذهن هي میں کهل [illegible] (عرفي) کے اس شعر کي تصدیق کردیتا هے :

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود
بادہ گرم خام بود پخته کند شیشۂ ما

دهلي کي خاک اسي شعر کا ترجمه کر رهي هے :

میں وہ کیفي هوں که پاني هو تو بن جاے شراب
جوش کیفیت سے میرے خاک کے پیمانے میں

خیر ، یه تو علم النفس کے مسائل هیں ، فن مکالمت کو [illegible] راست ان سے کچهه زیادہ علاقه نہیں - فن مکالمت کو علم النفس [illegible] محض اس کلیه سے سرو کار هے که :

" جب تک نفس انساني متوجه نہو ، کیسي هي دلربا [illegible] صورت هو ، کیسا هي دلکش نغمه هو ، کیسي هي مشام نواز خوشبو هو ، کچهه اثر نہوگا - اسلیے که اثر وابستۂ توجه هے ، اور توجه هي هے - توجه نہیں تو اثر بهي نہیں "

پس کیسي هي مفید تقریر هو ، کیسي هي دلچسپ گفتگو [illegible] اور کیسا هي دلاویز کلام هو ، لیکن اگر مخاطب کي توجه [illegible] جانب مشغول هے ، تو تمام سعي گفتار و کوشش تکلم ، حرکت [illegible] زبان ، اور ایک صوت مهمل و آواز بے معنی کے اخراج سے [illegible] ثابت نہوگي -

مصالحۃ مسجد کانپور کے متعلق چند شکوک

(جناب مولانا محمد رشید صاحب کانپوري مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ)

کانپور کي مسجد کے متعلق ۱۴ - اکتوبر کو حضور وایسرائے نے جو مصالحۃ کي ھے ' اوسمیں تمام گرفتاران بلا کي رہائي ایسا واقعۂ یادگار ھے ' جسکے متعلق حضور وایسرائے ' مسٹر مظہر الحق ' راجہ صاحب محمود آباد ' مولانا عبد الباري صاحب و دیگر حضرات کا جسقدر شکریہ ادا کیا جاوے کم ھے -

لیکن اصل مسجد کے متعلق جو سمجھوتہ ھوا ھے ' اوسمیں مجھکو اور نیز پبلک کو چند شکوک ھیں ' اگر اوسکو جلد رفع نہیں کیا گیا تو بہت کچھہ غلط فہمي پھیلنے کا خوف ھے - اسلیے جہاں تک ھوسکے جلد رفع کرنیکي کوشش بیحد ضروري ھے - قبل اظہار شکوک اتنا ظاھر کردینا ضروري سمجھتا ھوں کہ میرے متعلق کوئي صاحب یہ خیال نہ کریں کہ میں کسي مخالف پارٹي کا آدمي ھوں - بلکہ میں نے اس مقدمہ میں اپنی امکان بھر کوشش کي ھے اور جسطرح ممکن ھوا ' تائید کرتا رھا ھوں - میں نے ھمیشہ موجودہ حالات کي ثنا و تعریف ھر کس و ناکس سے آگے کرنے میں کبھي دریغ نہیں کیا -

شکوک یہ ھیں :

(۱) گذشتہ مارچ میں جب میونسپل بورڈ کي جانب سے یہ تجویز پیش ھوئي تھي کہ وضو خانہ وغیرہ چھوڑ دیکر بنایا جاوے اور نیچے کي زمین آمد و رفت کے لیے خالي رکھي جاوے ' تو اوس وقت متولیان مسجد و دیگر لیڈران کانپور نے نا منظور کیا - اب تقریباً ویسے ھي فیصلہ کو کن وجوہ سے منظور کیا گیا ھے ؟

(۲) نواب صاحب رامپور اور دیگر معزز مسلمانوں نے جو جلسہ دھلي میں کیا تھا ' اوسپر یہ الزام لگایا جاتا ھے کہ وہ قوم کے منشا کے خلاف تھا - پبلک کے لیڈروں کو مدعو نہیں کیا گیا ' نہ اوسکے مقاصد کو شائع کیا گیا - اب سوال یہ ھے کہ یہ سمجھوتہ جو ھوا ھے اوسکي پبلک کو کہاں تک اطلاع تھي ؟ کن کن سرگروھان قوم سے مشورہ لیا گیا تھا ؟ اخبار زمیندار جسنے تیس ھزار سے زاید رقم جمع کرکے بھیجي ' مسجد ھي کے معاملہ کے باعث اوسکي سابقہ ضمانت ضبط ھوگئي ' دس ھزار روپیہ کي بیش قرار رقم ضمانت میں پھر جمع کرنا پڑي ' باعلب اوسکو بھي اس فیصلہ کي اطلاع پیشتر نہیں کي گئي - زمیندار نے اپني طرف سے جو شرائط صلح چھاپے وہ ان سے علحدہ تھے ' اور اس امر کي صاف دلیل ھے کہ اوسکو اس مصالحۃ کے شرائط معلوم نہ تھے - جناب (مولانا ابو الکلام آزاد) نے ابتدا سے لیکر آخر تک اس معاملہ میں جس بے نظیر خلوص اور دلسوزي سے کام لیا ھے وہ کسي شخص کي نظر سے مخفي نہیں ' لیکن اخري فیصلہ کي اطلاع انھیں بھي نہیں کي گئي - گنتي کے چند آدمیوں نے جو چاھا طے کرلیا ' تو پھر اس فیصلہ اور نواب صاحب کے فیصلہ میں کیا فرق ھے ؟

(۳) ۱۴ - اکتوبر کو نواب وایسرائے نے جو فیصلہ فرمایا تھا اوسکے صحیح حالات بعد فیصلہ کردینے کے بھي کانپور کي پبلک سے کیوں مخفي رکھنے کي سعي بلیغ کیگئي ؟ مسٹر مظہر الحق یا مسٹر رضا علي صاحب وغیرہ سے بعد فیصلہ جب کسي نے دریافت کیا تو انھي جواب دیا کہ زمین مسجد کي واپس ملگئي - صحیح حالات کیوں بیان نہیں کیے گئے ؟ حتے کہ بعض لوگ چراغان کرنے پر مستعد ھوگئے تھے ' لیکن جب اونکو صحیح حالات بتلائے گئے تو اونھوں نے چراغ گل کردیے - مجھے ذاتي طور پر واقفیت ھے کہ مول گنج میں ایک صاحب نے وسیع پیمانہ پر روشني کا انتظام کرلیا تھا بیعانہ بھي دے چکے تھے ' لیکن جب اونکو یہ اصلي حال معلوم ھوا تو بیعانہ ضبط کرانا غنیمت سمجھا مگر روشني نہیں کي !!

(۴) سب سے ضروري سوال یہ ھے کہ بار بار اسکي تصریح کي جاچکي ھے کہ اوس دالان کے مسجد ھونیکي متعلق علما کي کمیٹي نے فیصلہ کیا ھے جو ناقابل ترمیم ھے اور اس لیے مسلمان اوسکے حوالہ کرنے سے مجبور ھیں - پس اب جب کہ یہ سمجھوتہ ھوگیا ھے تو آیا اون علما سے بھي اسکي نسبت استفسار کرلیا گیا تھا ؟ اور اونھوں نے بھي اجازت دیدي تھي کہ اسطرح دالان مسجد کا رھنا کافي ھے کہ نیچے راستہ ھو ' جسپر جنبي ' حائضہ اور بلا تفریق ھر شخص گذر سکے اور بالائي حصہ پر مسجد ؟ اگر اون علما سے نہیں پوچھا گیا تو کیا وجہ ؟ اور آیا ھندوستان بھر میں صرف مولانا عبد الباري صاحب کو اس مشورہ میں شریک کرنا اور کسي دوسرے سے کچھہ نہ پوچھنا کیا معني رکھتا ھے ' حالانکہ اونکو پہلی مجلس علما میں طلب بھي نہیں کیا گیا تھا ؟ آیا اس فیصلہ کا لازمي لیکن خوفناک نتیجہ یہ نہوگا کہ گورنمنٹ یقین کرلے گي کہ تمام علما کا متفقہ فیصلہ کوئي چیز نہیں ' اور اوسکو ایک ادنے اشارہ سے منسوخ کیا جاسکتا ھے ؟ نیز اس فیصلہ سے کیا یہ خوف نہیں ھے کہ آیندہ دیگر مقدس عمارتوں کے ساتھہ بھي گورنمنٹ ایسا ھي فیصلہ کرے کہ اوسکے نیچے یا اوسکو پاٹ کر اوپر سڑک بنا لے اور نظیر میں اس فیصلہ کو پیش کرے ؟

(۵) بار بار ظاھر کیا گیا ھے کہ یہ کانپور کا مقامي مسئلہ نہیں ھے ' تمام ھندوستان کا مسئلہ ھے - پھر کیا وجہ ھے کہ تمام ھندوستان کے اکابرین سے اسکے متعلق راے نہیں لیگئي ؟

(۶) الہلال سے خاص طور پر یہ سوال ھے - انھوں نے بارھا جو شرائط صلح ظاھر کیے ھیں ' علي الخصوص ۱۲ - اکتوبر کو کلکتہ میں جو عظیم الشان جلسہ انجمن دفاع مسجد کانپور کا منعقد ھوا تھا ' اسمیں مولانا ابو الکلام نے جو شرائط اپني تقریر میں پیش کیے تھے آیا یہ فیصلہ اون کے پیش کردہ شرائط کے موافق ھے ؟

(۷) اخبار زمیندار لاھور سے سوال ھے کہ آس نے جو شرائط صلح بار بار ظاھر کیے ھیں اور ھمیشہ جن امور پر زور دیا ھے کیا وہ پورے ھوگئے ؟

اگر اس کا جواب نفي میں ھے تو پھر نواب صاحب رامپور کي مصالحۃ پر اظہار نفرت اور اس فیصلہ پر اظہار مسرت کي کیا وجہ ھے ؟ کیوں زمیندار میں نواب صاحب رامپور والے جلسے کو گالیاں دي گئیں مگر اس فیصلے پر متھائي تقسیم ھوئي ؟

(۸) مسٹر مظہر الحق نے کانپور میں بارھا فرمایا کہ ڈیپوٹیشن ایک بے معني چیز ھے - میں ھمیشہ سے ڈیپوٹیشن کے خلاف ھوں " اسقدر تصریحات کے بعد وہ ۱۴ - اکتوبر کے ڈیپوٹیشن میں کیوں شریک ھوے - اور کن مجبوریوں سے ایسا کیا ؟

(۹) آخر میں اس کثیر چندہ کے متعلق سوال ھے کہ وہ کیا ھوگا - شہدا جنکے خاندان کي اعانت کي ضرورت ھے ' اونکي تعداد اب تک پانچ چھہ سے متجاوز نہیں ھوئي ' اونکے متعلقین کے لیے پچاس روپیہ ماھوار کي اعانت اگر ضروري ھو تو مستقبل سرمایہ کے واسطے بھي دس بارہ ھزار کي رقم کافي ھے - شہدا کی یادگار کا

مراسلات

مجلس دفاع مطابع و جرائد ہند

دفاع مطابع و اتحاد ملکی

(از مسٹر مسیر حسین قدوائی بیرسٹرایٹ لا - لکھنؤ)

مجھے ازحد مسرت ہوئی کہ آپ نے پریس ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی - یہ کام انگریزی خوانوں کا تھا، مگر اسکا بھی مرد میدان ہوا تو وھی اولوالعزم شخص، جو زمانۂ حال کی تعلیم سے ناواقف مگر اصلی آزادی اور سچی حریت کی تعلیم کا معلم ہے!

اگر کوئی مذهب، کوئی قانون حریت کا حامی ہے تو وہ اسلام ہی ہے - اگر کوئی قانون حریت کا دشمن ہے تو وہ ہندوستان کا پریس ایکٹ ہے، جسکو میرے اعتقاد و راے میں قانون کہنا ھی ناروا ہے - بلکہ لفظ قانون کی توہین کرنا ہے - میں اس قانون کا اول دن سے مخالف تھا - میں نے اپنے معزز انگریز دوستوں سے بھی کہا تھا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز ہندوستان کے لیے مضر، ہندوستان کے ان رنگوں کیلیے مضر، جن میں اب اخلاقی جرات نہیں رہی، اور در اصل خود حکومت کے لیے بھی مضر نہیں ہوسکتی کہ لوگوں کی زبان بند کردی جاے - وہ مجبور کیے جائیں کہ مخفی سوسائٹیاں بنائیں - وہ مجبور کیے جائیں کہ دغا بازی اور خفیہ سازشوں کے طریقوں کو اختیار کرکے اپنے کیرکٹر کو خراب کریں - میں اکثر مذاق سے کہا کرتا تھا کہ اس قانون مطابع سے اور سڈیشن سے کوئی بات باہر نہیں ہوسکتی - حتی کہ میں اپنے بھائی کو گورنمنٹ کا عطا کردہ خطاب "خان بہادر" نہیں لکھتا اور اسے لکھنا ذلیل سمجھتا ہوں - یہ بھی جرم ہے - اسلیے کہ اس سے حکومت کی توہین کا پہلو نکلتا ہے!

میں کوئی مہذب ملک نہیں جانتا، جہاں ایسا قانون ہو جو پبلک کو بالکل حاکم ضلع کے انگوٹھے کے نیچے رکھدے - ترکی میں ایک وقت میں تھا - مگر وھاں بھی اب نہ رہا -

اور ملکوں میں تو سخت قانون پر بھی نرم نظر اسوجہ سے جائز ہوسکتی ہے کہ وہاں قانون کے عامل احتیاط عمل میں لاتے ہیں، لیکن برخلاف اسکے یہاں تو اچھے سے اچھے قانون کا بھی خراب استعمال پولیس اور مجسٹریٹ، دونوں کرتے ہیں -

اب تو ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت نے اسکے خلاف فیصلہ کردیا ہے - اور اس فیصلے سے زیادہ سنگین الفاظ میں قانون مطابع کی مذمت ہو نہیں سکتی تھی - اگر اب بھی ہندوستان کے لوگ اس قانون کو تسلیم کریں تو انکی حریت کا خدا حافظ - انکو انسان کہنا بھی روا نہ ہوگا -

مبارک ہو آپ کو ایک سچا اسلامی دل اور اولوالعزم همت، کہ سبسے اس وبال کا احساس کیا، اور مبارک ہو آپ کی انجمن، جسنے اسکا بیڑا اوٹھایا ہے کہ وہ اس آفت کو ہندوستان کے سر سے ٹالنے کی کوشش کریگی - میں نے بہت خوشی سے دیکھا ہے کہ اب بنگال کے اندر تو ہندوستان میں تفریق کی چال بازیاں نہیں چل سکتیں - انشاء اللہ اس صوبہ میں تو (مولانا ابو الکلام) اور (بابو سریندر ناتھ) دست بدست چلینگے! مبارک ہو یہ اتفاق، اور اس اتحاد پر اللہ کی رحمت نازل ہو!!

آپ نہ صرف ایسوسی ایشن قائم ہی کیجئے بلکہ اسکے خزانہ کو اسقدر وسعت دیجیے کہ گورنمنٹ اگر ہندوستان کے ہر اخبار سے دس دس ہزار کی ضمانت دس دس بار بھی مانگے، تب بھی وہ بلا تکلف پیش کی جاسکے - اگر گورنمنٹ چاہتی ہے کہ وہ قوم کو اعلان جنگ دیدے تو قوم کو بھی ضرور اسکے لیے تیار ہو جانا چاہیے - اسطرف گورنمنٹ کے بعض حکام کے دماغ ایسے چکر کھا گئے ہیں کہ پرچوں کی ضبطی انکے لیے ایک دل لگی سی ہوگئی ہے -

افسوس کہ اپنا برا بھلا بھی ان نادانوں کی سمجھہ میں نہیں آتا - وہ یہ نہیں جانتے کہ خلق خدا کے عزم بالجزم کا مقابلہ توپ اور تلوار سے تو ہو نہیں سکتا، پھر ان مہمل ترکیبوں سے کیا ہوگا؟ وہ یہ نہیں جانتے کہ ان لوگوں کو بھی اپنے سے خلاف کرا رہے ہیں جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ابھی انگریزی حکومت ہندوستان پر بہت ضروری ہے - وہ نہیں جانتے کہ ایسی کارروائیوں سے حکام بالکل باغیوں کے ہاتھوں میں اپنے تئیں دے رہے ہیں - بلکہ در اصل خود ان لوگوں کا کام کر رہے ہیں جو فتنہ و فساد کے خواہاں ہیں!!

کتنے مسلمانوں کے دلونکو اس زمانہ میں انہوں نے اپنی طرف سے زبردستی پھیر دیا - اور محض حماقت سے - افسوس! افسوس بھی ہے اور خوشی بھی - اگر مسلمانوں کے دل اپنے کارکن ہندو بھائیوں کی طرف ہو جاویں تو خوشی کی بات ہے -

آپ تو اپنی سی کرتے ہی رہیے - اللہ آپ کو کامیابی دیگا - اتفاق بین الاقوام ہندوستان کی بہتری کے لیے اور خود مسلمانوں کی بہتری کے لیے لازمی ہے، اور وہ شخص تو کسی طرح مسلمان نہیں جسمیں حریت کا جذبہ نہ ہو -

کاش خدا ہر ہند کے مسلمان کو مسلمان کردے!

ہاں، اس کوشش کے مقابلہ کیلیے تیار رہیے، جو ہندو مسلمانوں میں نفاق ڈالنے کی کی جاویگی - اسکا وقت عین یہی ہے - کسی تراب .... کی تلاش ہو رہی ہے - قوم چونکہ اب زیادہ ہوشیار ہے اسلیے اسمیں آسانی تو نہ ہوگی، تاہم اور بہت سے طریقوں سے مطلب حاصل ہوسکتا ہے - وہ دشمن نہایت خطرناک ہوتا ہے جو دوستی کے پردے میں دشمنی کرے - میونسپل بورڈ وغیرہ میں جداگانہ انتخاب کا حق بھی ایک دام تزویر ہوسکتا ہے - اسی طرح اور بہت سے دام ہیں - بنگال کے مسلمانوں کو خبر کرتے رہیے - اور صوبوں کا تو خدا حافظ ہے - مسلمانوں کے موجودہ آزاد اخبارات اس معاملہ میں کچھہ بہت قابل اعتماد نہیں - وہ آسانی سے پھسل سکتے ہیں - مگر آپ تو انشا اللہ مضبوط ہی رہینگے

افسوس، کرانچی دور ہے، ورنہ اس مرتبہ کانگرس میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہوتی -

ادبیات

اسوۂ حسنہ

ایثار کي اعلی ترین نظیر

عشق رسول کا معیار

کافروں نے یہ کیا جنگ اُحد میں مشہور * کہ پیمبر بھي ہوے کشتۂ شمشیر دو دم
ہوگے مشہور مدینہ میں جو پہنچي یہ خبر * ہر گلي کوچہ تھا ماتم کدۂ حسرت و غم
ہوکے بیتاب گھروں سے نکل آئے باہر * کودک و پیر و جوان و خدم و خیل و حشم
وہ بھي نکلیں ہمراہ جو تھیں پردہ نشینان عفاف * جن میں تھیں سیدۂ پاک بھي با دیدۂ نم
ے ندا

* * *

ایک خاتون کہ انصار کي نام سے تھیں ' * سخت مضطر تھیں ' نہ تھے ہوش و حواس ان کے بہم
موقع جنگ پہ پہنچیں تو یہ لوگوں نے کہا : * " کیا کہیں تجھہ سے کہ کہتے ہوے شرماتے ہیں ہم
تیرے بھائي نے لڑائي میں شہادت پائي * تیرے والد بھي ہوے کشتۂ شمشیر ستم
سب سے بڑہ کر یہ کہ شوہر بھي ہوا تیرا شہید * گھر کا گھر صاف ہوا ' ٹوٹ پڑا کوہ الم "

* * *

اس عفیفہ نے یہ سب سن کے کہا تو یہ کہا : * " یہ تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہ امم ؟ "
سب نے دي اسکو بشارت کہ سلامت ہیں حضور * گرچہ زخمي ہیں سر و سینۂ و پہلو و شکم
بڑہ کے اسنے رخ اقدس کو جو دیکھا تو کہا : * " تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہے سب رنج و الم !
میں بھي ' اور باپ بھي ' شوہر بھي ' برادر بھي فدا * اے شہ دیں ! تیرے ہوتے ہوے کیا چیز ہیں ہم ؟ "

(شبلي نعماني)

فکاہات

لیگ سے خطاب

کہا کل لیگ سے میں نے کہ " اے بزم دل آرائي * حقیقت میں تمھارا کچھہ عجب دل کش سراپا ہے
تمھاري ذات سے ہندوستاں میں آج رونق ہے * تمھارے دم سے وابستہ ہر اک ادنی و اعلی ہے
تمھارے کارنامے آج گھر گھر ہیں زبانوں پر * تمھارے حسن ملت سوز کا عالم میں چرچا ہے
مٹا جاتا ہے کوئي آپ کے طرز تکلم پر * کوئي رنگ تبسم دیکھہ کر والہ و شیدا ہے
کوئي قومي ترانہ آپ کا سنکر ہے گرویدہ * کوئي مجلس کي زینت دیکھہ کر محو تماشا ہے
نتیجہ الغرض دیکھا یہ ہم نے حسن ظاہر کا * کہ ساري قوم پروانہ کي صورت تم پہ شیدا ہے
مگر ہم دیکھتے ہیں آپ کو الفت ہے غیروں سے * وفاؤں پر ہماري کچھہ توجہ ہے نہ پروا ہے
سمجھہ میں کچھہ نہیں آتا کہ ہم سے کیوں ہوئي نفرت ؟ * خدا کے واسطے کچھہ تو کہو اِسکا سبب کیا ہے ؟

* * *

ہوا ارشاد : " نفرت تو نہیں ہے آپ سے مجھکو * مگر مجبور ہوں ' سنیے کسي کا قول سچا ہے :
"محبت ایک سے نبھتي ہے ' دو دو سے نہیں نبھتي * تمھیں کس دل سے چاہوں جب کسیکا دل پہ قبضہ ہے " ؟

(نظم نضیر آبادي)

قائم کرنا جیسا که مسٹر مظهر الحق نے کئي بار اثناے تقریر میں کہا هے ' کیا اسکا اب انتظام هوگا ؟ مسجد کا دالان اگر طے شده طریقه سے بنانا منظور هو تو اوسکے لیے بهي هزار دو هزار کي رقم ضرورت سے زاید هے - باقي روپیه کیا هوگا ؟ ایمان اور انصاف کا مقتضی تو یه هے که اوسکو بقدر ضرورت رکهکر بقیه پبلک کو بحصه واپس کردیا جاوے - اس کا بڑا نفع یه هوگا که پبلک کا اعتماد قائم هوجاویگا - کیونکه وه یقین کریگي که تحصیلدار ضرورت نهو تو واپس بهي کر دیتے هیں' اگر اور زائد وسیع النظري سے کام لیا جاے تو یه هوسکتا هے که جن اخبارون کو ضمانتیں صرف کانپور کے معامله کي بدولت داخل کرنا پڑیں هیں' آنکي اُن رقوم کو اس چندے سے پورا کیا جاوے بلکه بهتر هوگا که اوسکے پرامیسري نوٹ اخبارون کي طرف سے داخل هوں اور اسکا منافع ورثه اور شهدا میں تقسیم کیا جاوے -

امید هے که کوئي صاحب انصاف ان امور کا جواب اپني پہلي فرصت میں دیکر نه صرف راقم کو بلکه پبلک کو' جو سخت کشمکش میں مبتلا هے' مطمئن فرما دیں گے -

الهلال :

جناب نے اس مضمون کي اشاعت یا عدم اشاعت کو اعتدال کي حق گوئي و آزادي کیلیے اپنے خط میں معیار قرار دیا تها - لیکن میں سمجهتا هوں که اسکے لیے کوئي زیاده بلند تر معیار ڈهونڈهنا چاهیے -

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کي نسبت آپنے جو شکوک ظاهر کیے هیں' انکي اشاعت اور انکا تصفیه یقیناً بهتر هے' کیونکه هر طرح کے خیالات کو سچائي اور واقعیت کے ساتهه ظاهر هونا چاهیے اور کسي شک کے اندر هي اندر نشو و نما پانے سے بهتر هے که وه دنیا کے سامنے آجاے -

اِن سوالات کا جواب تو انکے مخاطبین بهتر دے سکتے هیں مگر چند دفعات کے متعلق مجهکو بهي کچهه عرض کرنا هے :

(۱) یه خیال اور بهي بعض حضرات نے ظاهر کیا هے که جب مسجد مچهلي بازار کا قضیه شروع هوا تو میونسپل بورڈ صحن کا چهجه بڑها لینے کي اجازت دینے پر راضي تها - لیکن مجهکو ذاتي طور پر علم نهیں' اور کانپور کے بعض دیگر اشخاص کو اسکے خلاف بهي کهتے سنا هے - بهرحال میں سمجهتا هوں که هر موقعه پر اصولاً بحث کرنا بهتر هوتا هے - اگر یه طریقه جائز نهیں تو جس طرح کل جائز نه تها آج بهي نهیں هے' اور اگر جائز هے تو کل هم نے مانا تها' آج مان لیا - پس سب سے پہلے اصولاً نظر ڈالیے اور وه آپ ڈال چکے هیں -

(۲) هز هائنس نواب صاحب رامپور کے جلسے سے جن لوگوں نے مخالفت کي هے' وه صرف ایک هي واقعه کا نتیجه نهیں هے' بلکه بهت سے واقعات کا مجموعه هے - سب سے پہلي بات مسلمانوں کو وفاداري کي دعوة دینی تهي' جسکے صاف معني یه هیں که جلسه انهیں رو به بغاوت قرار دیتا تها - مسلمان وفاداري و بغاوت کے بارے میں بهت غیور واقع هوے هیں اور وه اپنے تئیں باغي کهلانا پسند نهیں کرتے -

پهر یه بهي هے که اسمیں کسي فیصله کو پیش نهیں کیا گیا تها' بلکه صرف حکام پر اعتماد کي دعوت تهي جسکے منظور کرلینے کے یه معني تهے که جنس کے دیکهنے اور ملنے سے پہلے مسلمان قیمت دیدیتے پس دونوں چیزوں میں فرق ضرور هے -

تاهم میں تو کوئي وجه نهیں پاتا که نواب صاحب رامپور کي مخالفت کي جاے - جو لوگ انهیں دهلي لاے' اگر انکي نیت دفع فساد و اصلاح حال تهي تو الله انهیں جزاے خیر دے -

(۳) آپنے دو موقعوں پر فقیر کا بهي تذکره کیا هے' اسلیے چند لفظ اس بارے میں بهي عرض کرونگا -

یه تو درست نهیں هے که اس بارے میں مجهسے مشوره نهیں لیا گیا - مشوره ضرور لیا گیا اور اسي غرض سے مسٹر مظهرالحق کلکته تشریف لائے - البته جسطرح یه یقیني هے که مجهسے مشوره لیا گیا اور اطلاع دي گئي' اسي طرح یه بهي یقیني هے که آخري تبدیلیوں سے میں بالکل بے خبر رها اور ایک لمحه کیلیے بهي مجهکو اسکا علم نهیں هوا که قطعي و اخري فیصله هونے والا هے . ورنه میں ضرور کہتا که صبر جلدي سے بهتر هے' اور مزید و وسیع مشوره مطلوب - والله علی ما اقول شهید !

مجهکو سب سے پہلے اسکي اطلاع وسط ستمبر میں بعض خاص ذرائع و مکاتیب سے هوئي - اسکے بعد غالباً ۲۸ - یا ۲۹ - ستمبر کو مسٹر مظهرالحق تشریف لائے اور اس بارے میں مشوره لیا -

مشوره کس بارے میں تها ؟ فیصلے کي کیا صورت پیش کي گئي تهي ؟ بهتر سمجهتا هوں که اسکو جناب مولانا عبدالباري صاحب کے الفاظ میں نقل کردوں جو انهوں نے مجهے اپنے ایک گرامي نامه مورخه ۳ - اکتوبر میں تحریر فرمائے تهے' اور جو بجنسه وهي صورت تهي' جو مسٹر مظهرالحق نے انکي جانب سے ظاهر کي تهي -

(اس خط کا وه حصه آینده نمبر میں شایع کرونگا کیونکه اس نمبر میں گنجایش بالکل نهیں رهي -)

اسي صورت کي نسبت میں نے مسٹر مظهرالحق سے عرض کیا تها که اگر ایسا هو' اور اسکے ساتهه هي کوئي امر مسلمانوں کیلیے بیهوده پیش نه آئے تو میري جانب سے کوئي مخالفت نهوگي - کیونکه نظر به حالات و اطراف مسئله و مصالح غنیمت هے -

تاهم یه بهي ملحوظ خاطر رهے که :

(۱) یه مشوره قطعي اور آخري نه تها -

(۲) مجهسے یه نهیں کها گیا تها که تم اپني آخري راے دو -

(۳) گفتگو اس عنوان پر تهي که آخري مشوره و اطلاع کا صاف صاف موقع تها اور بصراحت تمام یه گفتگو میں آچکا تها -

(۴) میں نے بار بار (یعني کم از کم چهه سات بار) باصرار یه کهدیا تها که کمال حزم و احتیاط کي ضرورت' اور ایسے مطالبات کا استحکام و ثبات' اصول و اساس کار هونا چاهیے -

اسکے بعد جناب مولانا عبدالباري صاحب سے مراسلت هوئي' پهر بعض اسباب و مصالح ایسے پیش آئے که ۸ - اکتوبر کو بانکی پور گیا اور مسٹر مظهرالحق سے اس بارے میں گفتگو هوئي - لیکن اس وقت بهي نئے تغیرات کي بالکل اطلاع نهیں ملي' البته ایڈریس کے متعلق بعض امور درمیان میں آئے تهے -

۱۱ - کي صبح کو میں کلکته واپس آیا که ۱۲ - کو جلسه تها - میں منتظر تها که اب آخري گفتگو کا موقعه آیگا اور هز ایکسلنسي ویسراے کي آخري راے معلوم هوگي مگر پیر کے دن تار آیا که ویسراے کانپور تشریف لیجا رهے هیں !

منگل کو میں نے انکي اسپیچ پڑهي تو حالات اُس صورت سے مختلف تهے' جنکي مجهکو اطلاع دي گئي تهي' اور جنکي نسبت مشوره کیا گیا تها -

(بقیه مضمون کے واسطے صفحه ۴ ب ملاحظه هو)

دعوة الهيئة الهلال

واقعۂ ضمانت

(۱) الهلال کے اکثر پرچوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا - اسمیں شک نہیں کہ زمانۂ حال کی روش میں کہ علوم اسلامیہ کا مذاق جاتا رہا ہے اور علوم جدیدہ کی ادعائی روشنی نے ہرچہار طرف تاریکی پھیلا دی ہے ' آپکے الهلال نے ساون بھادوں کی گھنگور گھٹا چھائے ہوئے بادلوں کے تاریکی میں چمک کر ' صاعقۂ ہدایت کا کام دیا - فالحمد اللہ علی لطفہ و رحمتہ -

(۲) نئے تعلیم یافتوں کو مادہ پرستی کے دلولوں نے اندھوں کی طرح بھٹکتا ہوا گمراہ چھوڑ رکھا تھا جسکی الهلال نے رہنمائی کی ہے -

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشاد کو کہ کلام باری کو مضبوط پکڑنا چاہیے' بھول جانے ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج مسلمان دین و دنیا سے تباہ حال ہیں اور اب بھی اگر بیدار نہ ہوے تو یہودیوں سے بھی بدتر حال میں مبتلا ہوجانے کا خطرہ عظیم در پیش ہے -

(۴) بعض جدید طرز کے روشن خیالوں کا یہہ خیال خام ہے کہ کلام الہی نے محض مذہب ہی کی تعلیم دی ہے' دیگر امور معاش و تمدن و سیاست سے غافل ہے یا مقصر ہے - حالانکہ کلام پاک (تبیان لکل شی) تمام ہدایت دینی و دنیاوی کا مخزن ہے اور علوم دینیہ ہی علوم سیاسیہ کا بھی منبع ہیں -

اس امر کو الحمد للہ کہ سب سے پہلے الهلال نے واضح و مبرہن کر دیا -

(۶) لیکن کلام پاک کو راہ ہدایت تعبیر کرنے اور ضلالت سے بچنے کیلیے صحیح عقل کی ضرورت ہے - اسکے لیے ہر زمانہ کی روش کے مطابق ایسے علماء حق مطلوب ہیں ' جو ضروریات زمانہ کے مطابق کلام پاک کی ہدایت کو دکھا دیں ' لہذا رب العزت کی امۃ مرحومہ پر یہہ خاص رحمت ہے کہ وہ ہمیشہ زمانہ کی روش کے مطابق ایک ایسا عالم الہی پیدا کردیتا ہے ' جو کلام پاک کی صحیح تفسیر بموافقت زمانہ و ضروریات عصریہ ' امت کے آگے پیش کرتا ہے -

(۷) اسمیں شک نہیں ہے کہ یہہ کام پروردگار عالم نے آپکے اور آپکے ایسے علماء حق کو تفویض کیا ہے' جسکو متزلزل الجبال زجر بھی روک نہیں سکتے - کیونکہ یہ اللہ کے کاروبار ہیں ' جو اپنی امت کی ہدایت کیلیے اپنے بندوں کو چنتا اور انکے پیچھے اپنی نصرت و اعانت کی ملائکہ کو متعین کر دیتا ہے -

(۸) پس واقعۂ ضمانت الهلال سے گو دل پر صدمہ اور سخت قلق ہے' تاہم اطمینان کلی ہے کہ جس ظہور صداقت و ہدایت الہیہ کیلیے ملکوں اور قوموں کی مخالفت موثر نہیں' اسکو انشاء اللہ یہ معاندانہ مساعی کیا ضرر پہونچا سکیںگی ؟

(۹) البصائر نے بھی جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے ' بلا شک نہایت اہم اور اس زمانہ کی رفتار کے لحاظ سے بہت ضروری ہے - اور خوب ہے کہ مختلف حصص زندگانی اور آخرت پر کم بینوں کی لیے مختلف بصائر ہوں -

(۱۰) دونوں اقسام کی جلدیں اس قابل ہیں کہ لوگ مجلد کرکے اپنے کتب خانوں میں رکھیں اور روز مرہ تلاوت کیا کریں - کیونکہ تراجم قران پاک ایسے عام فہم طریقہ سے ہے کہ جس سے محض ترجمہ ہی کے پڑھنے سے مطالب واضح ہوجاریں' بالکل معدوم ہیں - اور جسکو آپ اس خوبی سے ادا فرماتے ہیں کہ محتاج بیان نہیں -

خادم محمد عبد اللطیف (علیگ)
سابق منصف - ممالک متحدہ

اخباروں کے دیکھنے سے و نیز آپکی تحریر سے معلوم ہوا کہ الهلال سے بھی دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے - جس روز میں نے پہلے پہل اس خبر کو سنا' جیسا صدمہ دل پر گزرا' خدا ہی جانتا ہے - غیرت نے قبول نہ کیا کہ میں سنوں اور خاموش بیٹھا رہوں - چنانچہ اسی روز سے ادھیڑ بن میں تھا کہ جو کچھہ اس غریب سے ہوسکے' الهلال کے حفظ و بقا کے لیے نثار کردے - کبھی اپنی مفلسی پر افسوس کرتا تھا اور کبھی محرومی پر - چنانچہ اسی فکر میں تعطیل کا زمانہ بھی قریب آگیا - تعطیل میں مکان گیا اور کسی صورت سے ایک رقم فراہم کی - یہ رقم حقیر آج الهلال پر سے نثار کرتا ہوں - امید ہے کہ قبول کیجیگا -

میں ایک معمولی حیثیت کا آدمی ہوں - جیسا کہ حضور پر بھی ظاہر ہے - اپنی بے مائیگی ہی کی وجہ سے مبلغ ۸ - روپیہ ایک وقت میں چندہ نہ دیسکا اور مجبوراً آپسے معافی چاہی کہ مبلغ ۴ - روپیہ کا وی - پی عنایت فرمایا جاے - بقیہ ۴ - روپیہ عقب سے ارسال خدمت کرونگا -

حضرت مولانا! میں سچ کہتا ہوں کہ جیسا صدمہ عام مسلمانوں کو سقوط ادرنہ و مرحوم شوکت پاشا کے انتقال سے ہوا تھا' ویسا ہی میں نے اس واقعہ سے بھی پایا - جا بجا الهلال کی ضمانت کے بارے میں گفت و شنید سنی - سبھی افسوس کے ساتھہ کہتے تھے کہ اب گورنمنٹ کو کیا ہوگیا ہے کہ ایسے لوگوں کے طرف مخاطب ہو رہی ہے جن کے ایک اشارہ کے لاکھوں لوگ منتظر ہیں ؟ اکثر لوگونکی زبان سے بے تحاشہ یہ لفظ نکل گیا کہ جس طرح سقوط ادرنہ و مرحوم شوکت پاشا کی ہلاکت میں بالاخر کامیابی و خوش حالی بھی پوشیدہ تھی (جسکا ظہور پیچھے ہوا) اسی طرح اس واقعہ کی تہہ میں بھی اصلی خوشی و کامیابی چھپی ہو -

حضرت مولانا ! میں کہہ نہیں سکتا کہ آپکے بیان و تحریر میں کونسا جادو اور طلسم ہے یا مسمریزم کا اثر ہے کہ جو شخص ایک بار بھی آپکی تحریر دیکھہ لیتا ہے ' ممکن نہیں کہ الهلال کا عاشق نہ ہو جاے اور اسکا دل آپ اپنے قبضہ میں نہ کرلیں - جہانتک میرا خیال و عقیدہ ہے' نہ تو آپکی تحریر میں طلسم و مسمریزم ہے ' نہ آپ جادوگر ہیں - اصلی چیز کچھہ اور ہی ہے - یعنے آپنے ایک ایسی چیز کی مضبوط گرفت کرلی ہے اور اسکا لب و لہجہ اختیار کیا ہے جسکو کبھی فنا نہیں ' اور جس کا اثر قطعی اور لابدی ہے - یعنے کلام پاک الہی - اور یہی باعث ہے آپکے الهلال کی تسخیر قلوب و کشش کا - ہر جگہ اسکی مثال ' اسکی شہادت' اسکا حکم ' غرضکہ تمام محور بحث صرف کلام الہی ہی ہوتا ہے -

محمد عبد الجلیل از آرہ

نہایت ادب کیساتھہ عرض خدمت ہے کہ الهلال کی ضمانت کی خبر سنکر جو صدمہ ہوا ' حیطۂ بیان سے باہر ہے - خیر' مرضی مولی از ہمہ اولی :

صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دارد

امید ہے کہ اس خاکسار کی ایک ادنی رقم فنڈ میں جمع فرمائیںگے ' اور خاکسار کو ممنون و متشکر -

(نیاز مند ہاشم علی - بمبئی)

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

روح و روان اسلام مولانا ابوالکلام

الہلال کي پیہم اشاعت نے فدایان قوم و ملت کے اضطراب کو سکوں سے بدلدیا اور ایمان والوں کے بیتاب قلوب تسکین روحاني سے فرح اندوز ہوگئے : فالحمد لله الذي انزل السکینة في قلوب المومنین لیزدادوا ایماناً مع ایمانهم ' و لله جنود السماوات والارض وکان الله عزیزا حکیما - اس نزول سکینہ کے اداے شکرانہ میں آسکے مخلص مفلس جو کچھہ ہدیہ پیشکش کریں ' آپ کا قبول فرمالینا بھي شکریے کا مستحق ہے -

کاش مجھہ سے تہي مایہ برادران اسلام کي بھي توفیق رفیق ہو کہ سبقت کرنیوالوں کے اتباع کا فخر حاصل کروں : و ذالک فضل الله یوتیه من یشاء -

چند ابیات تضمین بیت حضرت حافظ کے دوسرے صفحے پر پیشکش خدمت والا ہیں - کہیں جگہہ خالي ہو تو درج فرماکر شرف بخشیں -

" گداے گوشہ نشیني تو حافظا مخروش "

کہاں وہ دل ہے ' کہاں اب وہ ہمتیں دل کي ؟
لہو رگوں میں ہے لیکن کہاں وہ باقي جوش ؟
گلے میں طوق غلامي ہے زیور ناموس
گئے وہ دن کہ پھرا کرتے تیغ علم بر دوش
نہیں ہے گو " بعمل کوش " پر عمل اپنا
مگر یہ کہتا ہے فیشن کہ " ہرچہ خواہي پوش "
خطاب و خلعت و اعزاز مول لینے کو
کوئي ہے ملک فروش اور کوئي قوم فروش
نیا یہ پاس ادب ہے ' کہ بدلے سجدوں کے
ہوئي ہیں مسجدیں پامال صدمۂ پا پوش
" رموز مملکت خواش خسرواں دانند
گداے گوشہ نشیني تو حافظا مخروش "

(مرتضی حسن شفق ازگیا)

ممبران مسلم لائبریري ایطرف سے ایک رقم حقیر بذریعہ مني آرڈر جہت اعانت ضمانت الہلال مقدس ارسال خدمت شریف ہے ' کل ممبروں نے خواہش ظاہر کي ہے کہ اس رقم کو بجاے کسي دوسرے کار خیر میں خرچ کرنے کے اپني دو ہزار رقم مدخلۂ ضمانت کا ایک جزو بنا لیویں - یہ ہمارے لئے بالخصوص باعث فخر و عزت ہوگا - ہم سے یہ ہو سکتا تھا کہ الہلال کي اعانت میں ایک خاص کثیر رقم دیتے - مگر ساتھہ ہي یہ بھي خواہش ہے کہ کلام الہي کي پیروي اور مقاصد اسلامي کي تکمیل جملہ افراد اسلام سے عمل میں آے تو زیادہ بہتر ہے تاکہ ہر ایک فرد اپنے فرائض دیني و ملي کو سمجھنے لگ جائے -

(۲) نہایت افسوس ہے کہ ہمارے مسلمانونکا ایک بہت بڑا حصہ انجناب کي خدمات دیني و قومي سے اسوقت تک آشنا نہیں ہوسکتا ' جب تک کہ وہ اپنے اندر درد اسلام نہ پیدا کرلے ' اور نہ تب تک آپکے ہم آواز و ہم خیال ہي ہوسکتا ہے - اسلیے ضرور ہے کہ ایک سال یا دو سال کامل اس کا ہر فرد اسرار کلام رباني سے ذوق آشنا ہو ' اور اسي کي اسوقت اشد ضرورت ہے - جب سے آپکا اخبار اسجگہ پڑھا جانے لگا ہے ' تب سے ہر ایک متنفس کے دلمیں قران شریف کي حقیقي محبت جاگزیں ہوگئي ہے اور دل سے خواہش کرنے لگ گئے ہیں کہ اگر ۴۰ - روپیہ ماہوار تک کوي عالم دیں قران شریف سے بخوبي واقف ملجائے تو انکا وجود اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں اور آنکي خدمت میں رہکر درس قران لیں -

سکریٹري مسلم لائبریري از پرشنار (مدراس)

میں ابھي سفر ہي میں تھا کہ الہلال نمبر (۱۳) پہونچا - سب سے پہلے عنوان شئون دارلیہ پر نظر پڑي - جس کے تحت میں الہلال پریس کي صد وسط دلسوز و جانگداز مرثیہ پڑھہ رہي تھي - گو اس سطر کے دیکھنے سے جسقدر افسوس اور کرب واقع ہوا ' اُسکا بیان اسوقت عبث ہے ' مگر ساتھہ ہي ادخال ضمانت سے بعایت درجہ خوشي بھي ہوئي - خدا آپکو اور آپکي عزت ملي و جوش و خلوص دیني کو قائم رکھے اور نظر بد سے بچاے -

اب قوم اور معاونین الہلال کو آپکا ممنون ہونا چاہیے اور حتی المقدور دامے - درمے - اعانت کرنے میں سعي جمیل - میں اسوقت سفر میں ہوں - زیربار ہوں - تاہم مکان پہونچکر حسب مقدور ارسال خدمت عالي کرونگا ' مگر کیا ہم اور کیا ہماري اعانت - ہاں البتہ دعا شامل حال ہے :

از دست گداے بینوا ناید ہیچ - جزآنکہ ز صدق دل دعاے بکند

(سید شبر الدین شاہ قادري - بالا پور - حیدرآباد دکن)

مبلغ دس روپیہ کا مني آرڈر روانہ خدمت ہے - اِس میں سے مبلغ سات روپیہ الہلال ضمانت فنڈ کے لئے قبول فرمایيے - اور مبلغ تین روپیہ البصائر (اردو) کا چندہ ہے - الہلال کي ضمانت کا کیا اثر ہوا ہے ؟ اِسکو کیا لکھوں ؟ تفسیر القران کي ضبطي کا اثر جو ایک مسلمان پر ہوسکتا ہے ' وہ یہاں سب پر ہوا - خدا سے دعا ہے کہ وہ ذمہ دار حکام کو سمجھہ عطا فرماے ! والسلام -

(قاضي سید احمد حسین رئیس ترہت ضلع گیا)

افتخار المسلمین - حضرت مولانا زاد مجدہم -

عرصے سے الہلال کی ضمانت کا حال پڑھا تھا مگر ایک واقعہ سن چکا تھا - جسوقت کہ پہلے پہل آپ نے اخبار الہلال شایع کیا ہے تو ایک والي ریاست نے کچھہ رقم بطور امداد پیش کي تھي اور آپ نے انکار کیا تھا - اسوجہ سے جرأت نہوئی کہ شاید ہمارا بھي ویسا ہی حال ہو - یہي سبب ہے کہ اپنے طرف سے کچھہ ثبوت اس صدمہ کا جو میرے قلب محزوں پر ہوا ہے ' نہ دیسکا ' لیکن اب چونکہ کئي ایک پرچوں میں قیام خزینۂ دفاع جرائد کا حال پڑھا ' اِسلئے جرات ہوئي - اور خدا کا شکر بجا لایا کہ مجھے بھي موقعہ اس کام کا جو دل میں ابھر رہا تھا ' مل گیا -

اِسلئے ایک نہایت ہي قلیل سي رقم مبلغ ۱۰۰ - روپیہ کي پیش کش ہے - امید ہے کہ جناب شرف قبولیت عطا فرماکر مجھے ممنون فرمائینگے -

آپکا خادم دیني و نیاز مند
محمد اکبر

ذیابیطس

طرناک مرض ھے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو ... بھوک ... خراب رہتا ہو۔ رات کو کم خوابی ستاتی ہو۔ اعضاء شکنی ... ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ... جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو۔ سر میں درد اور طبیعت میں ... جاتی ہو۔ تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں ... اور ... رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو ... کرے۔ معدہ میں جلن معلوم ہو۔ بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ... ہیں ... رئیسہ کمزور ہوجائیں۔ ....

.... تو سمجھ لوکہ مرض ذیابیطس ہے۔

... لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ... ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے۔ دنبل ... پر یا کمی گردن میں پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے ... میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے۔ اس راج پھوڑے سے سیکڑوں قابل لوگ مرچکے ہیں۔

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل ... کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی ... شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ... باعث ہوتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر ... ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ کبھی ابتدائے عمر میں ... ہوتا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ... یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ۔ شیرینی۔ چاول ترک کردو۔ ... سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ... جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں۔ جو لوگ ... زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں ... علاج پھر نہیں ہوسکتا۔ یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور ... مرض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں۔

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ ... رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے۔ جس سے غذائیت کی ضرورت ... ہوتی ہے۔ یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا ... غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے۔

حب دافع ذیابیطس

گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور ... مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے ... سے اچھے ہوگئے ہیں۔ یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں ... کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے۔ آنکھوں کو طاقت دیتی ... کا ذائقہ درست رکھتی ہیں۔ جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں۔ ... ل۔ ضعف مثانہ۔ نظام عصبی کا بگاڑ۔ اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد ... فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ... شکایت دور ہوجاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دس روپیہ

... محمد خان۔ تالپور والئی ریاست خیرپور سندھ ــــ پیشاب کی ... مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام ... کی گولیاں ذیا بیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی۔

... رضا خاں۔ زمیندار موضع چنٹہ ضلع اٹاوہ ــــ آپ کی حب ذیا بیطس ... فائدہ معلوم ہوا۔ ... ن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب ... ۲ دفعہ آتا ہے۔

... قادر خاں۔ محلہ غرقاب شاہجہان پور ــــ جو گولیاں ذیا بیطس آپ نے ... سرور خان صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی ... دفعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں۔

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر۔ غازیپور ــــ آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں۔ بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے۔

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد ــــ مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا۔ بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی۔ آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے۔

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل ــــ پیشاب کی کثرت۔ جاتی رہی۔ مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا۔ آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی۔

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں۔

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائے قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں۔ ۲ تولہ۔ دو روپے۔

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے۔

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور۔ ۲ درجن۔ ایک روپیہ۔

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے۔

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام۔ دو روپے۔

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل۔ ناسور بھگندر۔ خنازیری گھاؤ۔ کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے۔ ۶ تولہ دو روپے۔

حب دافع طحال

زردی چہرہ۔ لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات۔ قیمت دو ہفتہ دو روپے۔

برالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور۔ شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے۔

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے۔ ایک روپے۔

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی۔ خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک۔ قیمت ۲ ہفتہ دو روپے۔

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر۔ محافظ بینائی۔ دافعہ جالا۔ دھند۔ غبار۔ نزول الماء سرخی۔ ضعف بصر وغیرہ * فی تولہ مع سلائی سنگ یشب دو روپے۔

پتہ ــــ

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء۔ لاہور

از جانب انجمن هلال احمر قسطنطنیه

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب (الہلال)

هندوستانی اخبارات میں جو فہرست چندہ مرسلہ مسلمانان هند بنام انجمن هلال احمر عثمانی شائع هوچکي هے ' اسمیں متعلق ان رقومات کے جو مسلمانان رامپور ممالک متحدہ هند کیجانب سے میر قمر شاهخان صاحب نے ارسال کي هیں ' غلطي واقع هوگئي هے -

صحیح فہرست حسب ذیل هے :

تاریخ	رقم		کیفیت
۲۴ مارس سنہ ۱۳۲۸	۱۱۳۳۷	پیاسٹر	جنگ طرابلس
	۱۰۴۷۵	"	"
۱۲ ایلول سنہ ۲۳۲۸		"	"
۲۴ مئي سنہ ۱۳۲۸		"	"
۲۶ تشرین ثانی ۱۳۲۸	۱۷۹۲	"	جنگ بلقان
۵ "	۵۰۱۰۰		"
۲۱ "	۳۵۵۹۵	"	"
"	۵۹۰۱۵	"	"
۱۱ کانون اول سنہ ۱۲۲۸	۱۲۱۱۹۱	"	"
۱۲ ضباط سنہ ۱۳۲۸	۵۲۴۴۹	"	"

فہرست رقوم چندہ مسلمانان رامپور بخدمت صدر اعظم ترکي بامداد مجروحین و یتامي جنگ طرابلس و بلقان -

اول قسط بوساطت عالیجناب هز هائینس نواب صاحب رامپور تاریخ ۱۸ جنوري سنہ ۱۹۱۲ ۳۰۱۰۰ ۰ ۰

(۲) قسط دوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان سکریٹري انجمن هلال احمر رامپور تاریخ ۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء ۴۶۳۶ ۸ ۰

(۳) قسط سوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان تاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۱۳ ۱۷۰ ۳ ۰

(۴) قسط چهارم بوساطت مسٹر قمر شاهخان تاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۱۳ ۱۷۰۱ ۳ ۱

(۵) قسط پنجم معرفت مسٹر قمر شاهخان تاریخ ۲۶ جولائي ۱۹۱۳ ۳۰۷۵ ۶ ۳

نیاز مند قمر شاهخان از رامپور

فهرست زر اعانۂ دفاع مسجد کانپور

بذریعہ مولانا ابو تراب عبد الرحمن صاحب گیلاني ۲۲ - روپیہ ساڑھے دس آنہ -

(فہرست اسامي حضرات اعانہ دهندگان)

مولوي عبد الله صاحب وکیل - ۲ - روپیہ - شیخ ولایت حسین صاحب - ۲ - روپیہ - منجملہ قیمتہ چرم عقیقہ عزیزان مولوي عبد الشکور صاحب مختار موضع گوڑهیاري - ۲ - روپیہ - اهلیہ مولوي عبداللہ صاحب وکیل قیمت بازو - ۳ - روپیہ - اهلیہ مولوي عبدالشکور صاحب مختار گوڑهیاري قیمت پهونچي - ۳ - روپیہ مولوي عبدالشکور صاحب مختار مذکور - ۱ - روپیہ - شیخ شجاعت حسین صاحب مختار - ۱ - روپیہ مولوي یسین صاحب - ۱ - روپیہ شیخ عبدالعزیز صاحب مختار دیہ صلعم نگر - ۱ - روپیہ - منجهلي همشیرہ مولوي عبدالله صاحب وکیل - ۱ روپیہ - اهلیہ مولوي شرف الدین صاحب - ۱ روپیہ - مولوي عبدالشکور صاحب مختار - ۱ - روپیہ - اهلیہ مولوي شمش الهدی صاحب - ۱ - روپیہ - والدہ عبدالعلیم صاحب مختار - ۸ - آنہ - اهلیہ منشي شجاعتحسین صاحب - ۸ - آنہ - وزن موے عقیقہ مذکور الصدر - ۷ - آنہ - شیخ تبارک حسین صاحب - ۲ - آنہ - اهلیہ شیخ رضي احمد صاحب - ۴ آنہ - شیخ نورالحسن صاحب - ۲ - آنہ - اهلیہ شیخ عبدالرحمان صاحب - ۲ - آنہ - والدہ مولوي یسین صاحب - ۲ - آنہ - منشی عبدالطیف صاحب - ۲ - آنہ - شیخ محب علي صاحب - ۱ آنہ - اهلیہ قادر علي صاحب - ۱ - آنہ - اهلیہ اولاد علي صاحب - ۱ - آنہ - مسماۃ پهولیا کنیز - ۱ - آنہ - بلاقي پاسي قوم هندو - ۱ - آنہ شیخ صدیق صاحب مرعن چک ۶ پائي -

(ایضاً بذریعہ مولانا صاحب چندہ موضع دیہ - ۱۰ - روپیہ)

مولوي عبدالعزیز صاحب مختار - ۱ - روپیہ - مولوي ابوالحسن صاحب - ۱ - روپیہ - متفرقات مبالغ - ۶ - روپیہ - جملہ - ۸ - روپیہ -

جملہ رقم متعلقہ چندہ مبالغ - ۳۰ - روپیہ - ۱۰ - آنہ - ۶ - پائي هوئي ' جسمیں - ۶ - آنہ فیس مني ارڈر اور - ۶ - پائي تکٹ پر صرف هوا اور بذریعہ مني آرڈر - ۳۰ - روپیہ - ۳ - آنہ - بروز جمعہ ۱٦ دیقعد بهیجا گیا - باقي ۱ - آنہ کا تکٹ عقب سے جاے گا -

---

بذریعہ جناب محمد ضیا الحق صاحب از بهونگیر ضلع تل گنڈہ (دکن) ۱۷۱ - ۹ -

(بہ تفصیل ذیل)

جناب علي بخش خانصاحب گنہ دار ابپاشي ۵۰ - روپیہ جناب سلیمان خانصاحب گنہ دار ۴۲ - روپیہ ۷ - آنہ ۶ - پائي جناب سید نعمت شاہ صاحب زمیدار ۱۲ - روپیہ ۱۲ - انہ جناب نور محمد خانصاحب سپر سلیمان خانصاحب گنہ دار ۸ - روپیہ ۸ - آنہ جناب محمد خانصاحب گنہ دار آبپاشي ۸ - روپیہ ۷ - آنہ جناب رام راؤ صاحب پٹواری ۸ - روپیہ ۸ - آنہ جناب عظیم احمد صاحب گتہ دار ۵ - روپیہ ۱ - آنہ جناب محمد کلیم صاحب گتہ دار ۵ - روپیہ جناب محمد افضل علي صاحب گتہ دار ۱۳ آنہ - ۶ - پائي جناب محمد سلامت اللہ صاحب نور میں آبپاشي ۵ - روپیہ ۱ - آنہ جناب حسام الحق صاحب گتہ دار ۴ - روپیہ ۲ - آنہ جناب عبد الرحمن صاحب گتہ دار ۴ - روپیہ ۴ - انہ جناب عبدالغفور صاحب گتہ دار آبپاشي ۱ - روپیہ ۱۱ - آنہ جناب حکیم غلام محمد خانصاحب رامپوري گتہ دار آبپاشي ۴ - روپیہ ۱۱ - آنہ ۶ - پائي خاکسار محمد ضیاء الحق سپروایزر آبپاشي ۱۰ - روپیہ -

۱۷۱ - روپیہ ۹ - آنہ ۶ - پائي - فیس مني آرڈر اپني جیب سے ادا کي گئي (جزاک اللہ - الہلال)

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

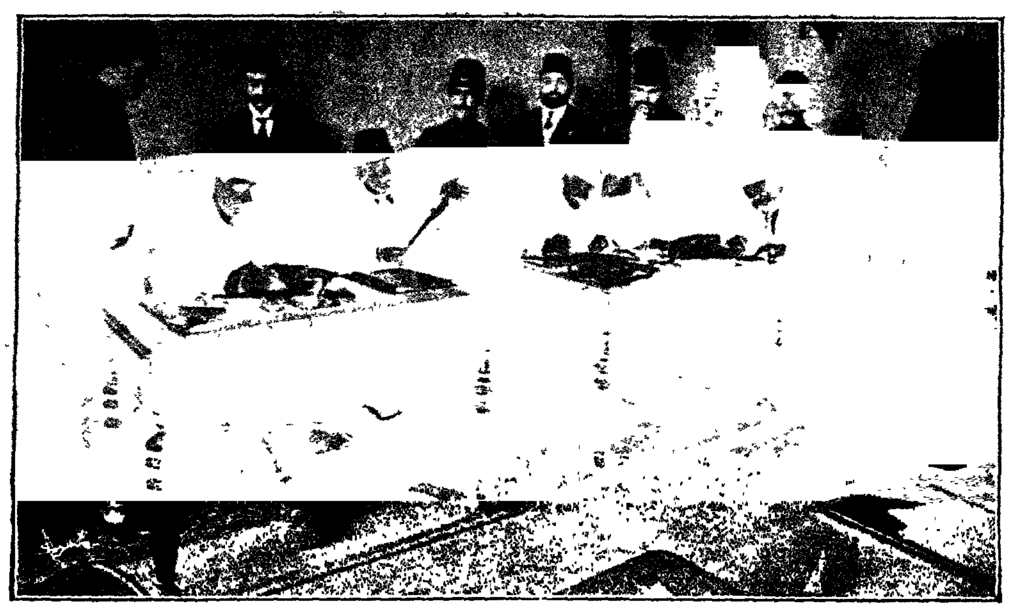
مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

نمبر ١٩ — کلکتہ : چہار شنبہ ٥ - ذی الحجہ ١٣٣١ ہجری — جلد ٣

Calcutta : Wednesday, November 5, 1913.



ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۹ — کلکتہ : چہار شنبہ ۵ . ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, November 5, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

گم شدہ امن کی واپسی

(۳)

مجلس دفاع مسجد کانپور

اجتماع ٹون ہال کلکتہ - ۱۹ - اکتوبر

اسکے بعد مولانا سید سلیمان صاحب دسنوی نے تیسرا رزولیوشن پیش کیا :

" جو ڈیپوٹیشن ۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں حضور ویسرائے کی خدمت میں مسلمانان کانپور کی جانب سے پیش ہوا تھا ' یہ جلسہ نہایت افسوس اور کمال تاسف کے ساتھہ اس کی اس کارروائی کو دیکھتا ہے کہ اپنے ایڈریس میں اُن سفاکانہ مظالم کا کچھہ ذکر نہیں کیا ' جو ۳ - اگست کو مقامی حکام اور پولیس نے ایک بے ضرر اور غیر مسلح جماعت پر کیے تھے "

اس تجویز کو پیش کرتے ہوے محرک نے تفصیل کے ساتھہ تجویز کے مقصد کی تشریح کی ' جس کا خلاصہ میں اپنے لفظوں میں لکھتا ہوں :

" حضرات ! حضور ویسرائے نے کانپور میں بار بار اس موثر خواہش کو دھرایا ہے کہ مسلمان گذشتہ واقعات بھلا دیں - ہم اس امن فرمایانہ اور صلح جویانہ خواہش کی پوری قدر و قیمت محسوس کرتے ہیں ' تاہم حضور ویسرائے کی نظر سے یہ بات مخفی نہوگی کہ دنیا میں دنیا کا ہر واقعہ جلد سے جلد بھلا دیا جا سکتا ہے ; لیکن "خون" کے دھبے جلد محو نہیں ہوتے -

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی هو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکی کسی ذمہ دار نہ هوگا

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد مرتبہ	فی صفحہ روپیہ	فی کالم روپیہ	نصف کالم روپیہ	چوتھائی کالم روپیہ	چوتھائی کالم سے کم فی مربع انچ روپیہ آنہ
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد هوگی -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بهی طیار هوتے هیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکی فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جائے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماهی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی هوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی همیشه لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاهے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا هو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن -

...ن وجامد پڑے رہتے ہیں - نہ زبان حرکت کرتی ہے اورنہ دماغ کام ... ہے - لیکن جب اپنی ہی غفلتوں اور اپنی ہی ضلالت کاریوں ... نتائج کسی مہیب و مہلک صورت میں ظہور کرتے ہیں ' ... س وقت شور مچاتے ہیں اور آہ و فغاں کرتے ہیں - مگر ... ب صداۓ حرکت کا دور ختم ' اور سفر ہمت کسی منزل نا تمام ... پہنچ جاتا ہے ' تو پھر:

مست خسپند بغفلت کدہ تا سال دگر !

عمارات دینیہ و اوقاف خیریہ کا مسئلہ برسوں سے فغاں سنج ... ت ہے - کوئی سال ایسا نہیں جاتا کہ کوئی نہ کوئی درد انگیز ... سکی فریادوں کو ہمارے غفلت پیشہ کانوں تک نہ پہنچاتا ... ہو ' لیکن اب تک کوئی انجمن ' کوئی با قاعدہ جماعت ' کوئی مستقل فنڈ ' ایسا قائم نہوا جو سرزمین ہند میں اسلام کے احترام اور ... پیرؤں کے کروڑھا روپیے کی موقوفہ املاک کے حفظ و دفاع کے ... کو دائمی طور پر اپنے ہاتھوں میں لے لے -

کاش اگر کانپور کے واقعہ سے یہی ایک نتیجہ ہمیں حاصل ہو ... ت کہ عمارات دینیہ و اوقاف خیریہ کے تحفظ کا با قاعدہ کام شروع کردیں ' تو سمجھیں کہ جو خون ۳ - اگست کو ہمارا بہا تھا ' ... ر نہیں توکم از کم اسکے معاوضے میں ہمیں یہی سبق عبرت و وسیلۂ عمل ہاتھہ آگیا !

مجلس " دفاع مسجد مقدس کانپور " کلکتہ نے قائم ہوکر ... لحمد للہ کہ اپنے فرائض سے غفلت نہ کی - مقامی تحریک ... جس قوت و وسعت سے جاری کی گئی ' وہ ہماری انجمنوں کیلیے ... ایک عمدہ مثال ہے - باہر کا کام بھی پوری توجہ سے شروع کیا گیا ... ' ابتدائی اعلان شائع ہوگیا تھا - خاص مقامات میں شاخیں قائم ... ہو رہی تہیں - دورہ کیلیے خود صدر مجلس اور سکریٹری آمادہ ... ہے ' مگر اسی اثنا میں واقعات متغیر ہوگئے -

تاہم کام باقی ' اور فی الحقیقت اصلی کام تو بالکل ہی باقی ... ہے ' اسلیے ۱۴ - اکتوبر کے بعد انجمن کو اپنا کام ملتوی ... کردینے کی جگہ ' ضرورت تہی کہ زیادہ وسیع و دائمی صورت میں ... جد و جہد شروع کی جاتی

اس تجویز کے الفاظ یہ تہے :

" یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ " انجمن دفاع مسجد کانپور " ... کو آیندہ " حفظ و دفاع عمارات دینیہ و اوقاف خیریہ " کے نام ... سے بدستور قائم رکھا جاۓ - اور وہ زیادہ وسیع و دائمی صورت میں ... کام جاری رکھے "

(شکریۂ معاونین کرام)

آخری تجویز مرزا احمد علی صاحب نے پیش کی :

" یہ جلسہ اُن تمام بیرسٹرز ' وکلا ' مجالس ' اور جرائد اسلامیہ کا ... بہت خلوص و احترام سے شکریہ ادا کرتا ہے ' جنھوں نے مسئلہ " مسجد ... کانپور " کی نسبت یادگار خدمات انجام دیں ' اور جو فی الحقیقت ... قوم کی دینی و ملی خدمات کا ایک پر فخر کارنامہ ہے - ... بالخصوص مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ات لا بانکی پور کا ' جنھوں ... نے اس حادثے میں اپنے عدیم النظیر ایثار نفس اور جوش حق ... پرستی کا نا قابل فراموش ثبوت دیا ' اور نیز سید فضل الرحمن صاحب ... وکیل کانپور کا ' جنھوں نے مقدمات حادثہ ۳ - اگست میں نہایت ... سخت صعوبات اور محنتیں برداشت کی ہیں "

مسٹر مظہر الحق کا نام جونہی رزولیوشن میں اول بار آیا ' ... ہال چیرز کی آواز سے گونج اُٹھا :

اجرش دہد خداۓ کہ کر دست یاوری
با آں کساں کہ یاور و ناصر نہ داشتند

و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله ' والله رؤف بالعباد

حقیقت یہ ہے کہ مسٹر مظہر الحق نے ایثار وفدویت کی جو مثال اس حادثے میں پیش کی ہے ' وہ انجمنوں اور جلسوں کی تعریف و ثنا سے ارفع و اعلی ہے - تاریکی جتنی زیادہ سخت ہوتی ہے ' اتنی ہی روشنی کی قدر بھی بڑھجاتی ہے - شب ماہ میں چراغ سے بے نیازی کی جاۓ ' مگر محاق کی آخری راتوں میں ٹمٹماتا ہوا دیا بھی کم از درخشندگی آفتاب نہیں ہوتا - ہماری خود غرضی و نفس پرستی کی انتہا ہوگئی ہے - عشق حق و صداقت ' محبت و ملک ملت ' اور لقاء وجہ رب کے شوق کو ہم بھول گئے ہیں - اغراض کے تعبد اور طلب نفع کی بندگی ہمارے ایمان و خدا پرستی تک پر غالب آگئی ہے - کتنے مقدمے ہیں جو ہمیشہ پیش آتے ہیں ' جن میں مسلمانوں کی کوئی نہ کوئی دینی و قومی مصیبت مضمر ہوتی ہے ' لیکن ہمنے وکیلوں کو آزمایا ہے ' ہم نے بیرسٹروں کا امتحان لیا ہے - کم از کم مجھے تو اس وقت استثنی کیلیے ایک واقعہ بھی یاد نہیں آتا ' جس میں بغیر فیس لیے ہوۓ کسی مسلمان قانون پیشہ شخص نے اپنا تھوڑاسا وقت بھی صرف کیا ہو - کلکتہ کے متعدد واقعات میرے سامنے ہیں - بنگالی وکلا نے اسلامی معاملات کے لیے ایثار کیا ہے ' مگر مسلمانوں نے ذرا بھی دلچسپی ظاہر نہ کی ! علی گدہ میں ایک عیدگاہ کا مقدمہ در پیش تھا ' وہاں کے بعض مشہور " قوم پیشہ " وکلا و بیرسٹرز کے پاس لوگ گئے اور روۓ دھوۓ ' مگر اُن مدعیان خدا پرستی کو ہمیشہ " لکشمی " کی پوجا پاٹ ہی میں مصروف پایا ! !

میرے سامنے کی بات ہے کہ لکھنو میں اسی معاملہ کانپور کیلیے ایک صاحب لکھنو میں نکلے ' اور ایک مشہور مسلمان بیرسٹر کے پاس فیس لیکرگئے کہ کانپور چلیے - مگر انھوں نے معذرت کی کہ " یہ معاملہ اب اور طرح کا ہوگیا ہے ' میں کس طرح جاؤں ؟ "

وہ شخص عند الاستفسار تفصیلی حالات بیان کرسکتا ہے -

جبکہ اغراض پرستی کی تاریکی اس درجہ شدید ہو ' تو جو روشنی ہمیں مسٹر مظہر الحق کے جہاد فی سبیل اللہ میں نظر آئی ' وہ کیوں نہ ہمارے لیے ایک آفتاب عزو کمال ہو ؟

کونسل کی ممبری کی وجہ سے مجھے معلوم ہے کہ مسٹر مظہر الحق کی پریکٹس کوایک گونہ نقصان پہنچا تھا ' کیونکہ یہ پیشہ کمال درجہ صرف وقت اور مسلسل توجہ کامل کا طالب ہے - اختتام میعاد ممبری کے بعد وہ متوجہ ہوۓ ' اور اپنی گذشتہ مصروفیت کے ساتھہ کام کرنے لگے - ایسی حالت میں ضرور تھا کہ پھر درمیان میں دو بارہ انقطاع نہوتا - کیونکہ یہ انقطاع موکلوں کو مایوس کرنے والا ہوتا ہے ' اور مایوسی کی اشاعت اس کام کیلیے سخت مضر ہے -

جس وقت وہ کانپور گئے ' مجھے معلوم ہے کہ ایک بہت بڑا کیس لے چکے تھے - یہ کیس بیس پچیس ہزار روپیہ سے کم کا نہ تھا ' لیکن جب کانپور کے متعلق انکو تار ملا تو انھوں نے مقدمہ کی بریف واپس کردی اور کانپور چلے گئے -

بہرحال مسٹر مظہر الحق نے انسانوں سے اپنا کاروبار چھوڑکر خدا سے یہ معاملہ کیا ہے : الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه - اور وہ یقیناً مطمئن ہونگے کہ خدا اپنے معاملہ داروں کو کبھی

(۱) هم مسجد کانپور کي تاریخ کے هر واقعه کو بهلانے کي کوشش کرینگے لیکن شاید ۳ - اگست کو جلد بهول جانے میں تعمیل حکم سے مجبور هوں - یه همارے طاقت سے باهر هے که هم معصوم بچوں کي چیخوں ' اور بے دست و پا مظلوموں کي آخري فریادوں کو بهلا سکیں -

لیکن اے حضرات ! یه امن جویانه خواهش حضور وایسرائے کیلیے ضرور موزوں تهي جو پیام صلح لیکر آئے تھے' مگر هندوستان کا هر مسلمان اس واقعه پر اپنے نفرت آمیز تعجب کو ظاهر کیے بغیر نہیں رهسکتا که جو ایڈریس کانپور کے وفد کے حضور وایسرائے کي خدمت میں پیش کیا ' اسمیں بهي اس نا قابل فراموش واقعه کو بهلانے کي کوشش کي گئي تهي - حالانکه هم " بهولنے " کي تعلیم لارڈ هارڈنگ سے لے سکتے هیں مگر کانپور کے چند افراد اور متولیان مسجد سے لینے کیلیے طیار نہیں -

حضرات ! یه وفد واقعات کا خاتمه الحاق تها اور اسلیے پیش هوا تها که حضور وایسرائے سے انصاف حاصل کرے - پس اگر آسکو ۳ - اگست کے بعض قانون شکنانه افعال پر اظهار نفرت کرنا آیا تها ' تو اس سفاکانه خوں ریزي اور ظالمانه استعمال قوت اسلحه کے متعلق بهي اسکي زبان نے کیوں یاري نه دي ' اور کیوں اس چیز کو اس نے یاد رکها ' جس کو بصورت عفو کبهي بهلا دیسکتي هے ' اور اس چیز کو بهول گیا ' جس کو خدا بهي کبهي نہیں بهلائیگا ؟

حضرات ! هم نے اس معاملے میں سب کچهه کهویا - هم نے اپنے مقدس خانۂ الهي کي بے حرمتي دیکهي ' هم نے اسکے صحن کے اندر اپنے بهائیوں کي لاشوں کو دیکها ' هم نے زخمي بچوں کو تڑپتے اور جانکني میں ایڑیاں رگڑتے دیکها - هم نے وه تمام سختیاں جهیلیں ' جو کانپور سے باهر بهي همارے ساتهه کي گئیں - اخبارات سے ضمانتیں لي گئیں ' پریسوں کو بند کیا گیا - رسائل ضبط کیے گئے -

ان تمام حوادث ظلم و جبر کے بعد بهي هم طیار هوتے که اگر هم کو امن و صلح کا پیام دیا جاے' اور انصاف و راستي کي ایک نظر بهي میسر آ جاے ' تو تمام معاملے کو ختم کردیں' اور صلح کے علم کو جنگ کے هتیاروں پر ترجیح دیں - پهر کیا ایسي حالت میں ' جبکه سب کچهه کهو دینے کے بعد انصاف کي عدالت میں پورا پورا همارا حق بهي نہیں ملتا ' هم اسکا بهي حق نہیں رکهتے که ایک لمحه کیلیے ظلم و خونریزي کي ربانی شکایت کرکے ' اپنے زخمي دلوں کو تسکین دیسکیں ؟

اگر صلح کے موقعه پر گذشته کي یاد بهتر نه تهي ' اور واقعي ماضي کو بهلا هي دینا چاهیے ' تو پهر ڈیپوٹیشن کو کیا حق حاصل تها که اس نے ان واقعات پر اظهار نفرت کیا ' جنکا اشاره مشکوک ' جنکے الفاظ مبهم' اور جنکي نسبت اس وقت تک عدالت کا کوئي فیصله موجود نہیں ؟

یه صرف کانپور کا مقامي مسئله نه تها ' یه ایک عام اسلامي مسئله اور تمام مسلمانان عالم کے حق دیني و ملي کا سوال تها - اسلیے کانپور کا وفد یقیناً مسلمانوں کے سامنے جوابدهي کي پوري ذمه داري رکهتا هے "

دیگر متعدد اصحاب نے اسکي تائید میں تقریریں کیں اور بالاتفاق پاس هوا -

(قانون حفظ عمارات دینیه)

اسکے بعد چوتها رزولیوشن پیش هوا :

" یه جلسه نظر به حالات گذشته' اسکي سخت ضرورت دیکهتا هے که آئنده عمارات دینیه اور اوقاف خیریه کي حفاظت کیلیے ایک مستقل اور علحده قانون نافذ کیا جاے - کیونکه تازه حالات نے ثابت کردیا هے که موجوده قوانین و اعلانات کے ابهام و تاویل سے هر وقت معابد دینیه کي حفاظت خطرے میں هے "

(ایڈیٹر الهلال) نے اس تجویز کو پیش کیا اور پیش کرتے هوے مصالحۂ کانپور کي نسبت دوسري تقریر کي - یه تقریر پهلي تقریر سے زیاده مبسوط اور مفصل تهي - مضمون کے آخر میں درج کي جائیگي -

(جرائد و مطابع اسلامیه)

پانچویں تجویز جرائد اسلامیه کي ضمانت کے متعلق تهي :

" یه جلسه هز ایکسلنسي کي اس موثر خواهش کو پیش نظر رکهتے هوے که " گذشته واقعات بهلا دیے جائیں " گذشته کے بهلانے کیلیے ضروري سمجهتا هے که جن اسلامي جرائد و مطابع سے محض اس بنا پر ضمانتیں طلب کي گئیں که انهوں نے مسئلۂ مسجد کانپور کي نسبت مسلمانوں کے حقیقي جذبات و خیالات کي ترجماني کي تهي ' انکي ضمانتیں واپس کردي جائیں' ورنه یه واقعه من جمله اُن نا قابل فراموش یادگاروں کے هوگا ' جو همیشه حادثۂ کانپور کو تازه کرتي رهیں گي "

(ایک غلط فهمي)

اس موقعه پر یه ظاهر کردینا ضروري هے که بعض اصحاب کو اس تجویز کي نسبت چند غلط فهمیاں پیدا هوگئي هیں - انکا خیال هے که اس تذکره کو مسئله کانپور کے ضمن میں ظاهر کرنا ضروري نہیں - یه پریس ایکٹ کا نتیجه هے اور اُسي حیثیت سے اسکا مطالبه بهي کرنا چاهیے -

لیکن شاید وه بهول گئے که اگر یه خلط مبحث کي غلطي هے تو اسکي ابتدا خود گورنمنٹ هي نے کي هے - پس کچهه هرج نہیں اگر غلطي کا مقابله غلطي هي سے کیا جاے - کیا خود پریس ایکٹ کا استعمال مسجد کانپور هي کے ضمن میں نہیں کیا گیا ؟ اور کیا یه واقعه نہیں هے که زمیندار لاهور سے صرف انهي مضامین کي بنا پر دس هزار کي ضمانت طلب کي گئي ' جو مسجد کانپور کے متعلق شائع هوے تهے ؟

جسقدر ضمانتیں لي گئي هیں' انکے سرکاري اعلانات کو گزٹ میں تلاش کیجیے - هر ضمانت کے ساتهه جو سبب بیان کیا گیا هے وه کسي نه کسي حیثیت سے مسجد کانپور هي کے متعلق هے - پهر کونسي وجه هے که اس واقعه کو بهي منجمله اُن شدائد کے نه قرار دیا جاے ' جو مسئله کانپور کي بدولت عمل میں آے ' اور کیوں نه اسي معامله کے ذیل میں اُسکا مطالبه بهي کیا جاے ؟

علی الخصوص " زمیندار " سے دس هزار روپیه کي ضمانت لینا ' ایک ایسا اهم واقعه هے' جس کو کبهي بهي بهولنا نہیں چاهیے - یه قانون کے احترام کا علانیه خون هے ' اور ایک آئیني گورنمنٹ کے لیے ناقابل تاویل استبداد

(مجلس حفظ و دفاع عمارات دینیه و خیریه)

چهٹا رزولیوشن ایک نهایت هي اهم اور اقدم ترین تجویز تهي' دراصل موجوده حالات کا اصلي علاج اسي میں پوشیده هے ' بشرطیکه ارادے کے ساتهه عمل کي بهي توفیق رفیق کار هو -

هماري غفلت پیشگیوں کا عام حال یه هے که همیشه خواب نا سرشاري میں ایک جسم بے روح اور ایک نعش سرد کي طرح

۲۹ اکتوبر کو ریوٹر نے لندن سے تار دیا کہ " مسٹر وزیر حسن ' مسٹر امیر علی ' اور سر آغا خان میں ایک پولیٹکل ڈنر کے متعلق اختلاف راے اس حد تک ہوا کہ بالاخر مسٹر امیر علی اور سر آغا خان نے لیگ کی صدارات سے استعفا دیدیا "

سب سے پہلے ٹائمز نے مختلط اور غیر محتاط اطلاعات کی آواز بلند کی جسکی صداے بازگشت ریوٹر کے ذریعہ ۳۱ اکتوبر کو تمام اینگلو انڈین جرائد میں پھیل گئی

ریوٹر کا بیان ہے :

"مسٹر وزیر حسن اور مسٹر محمد علی نے مسٹر امیر علی سے خواہش کی تھی کہ وہ ان کو ایک پولیٹکل ڈنر دیں' مسٹر امیر علی نے بمشورۂ لارڈ چانسلر بدیں سبب اس سے انکار کیا کہ کہیں فتح کانپور کی خوشی نہ سمجھی جاے' اسپر مسٹر وزیر حسن نے مسٹر امیر علی کو ایک سخت خط لکھا جس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ " یا تو آپ مستقل اور قوی دل ہو کر کام کیجیے یا دیگر ضعیف اور کمزور لوگوں کی طرح قوم کو چھوڑ دیجیے " اس خط سے متاثر ہوکر مسٹر امیر علی نے استعفا دیدیا - آغا خان بھی مستعفی ہوگئے ہیں "

ریوٹر نے شام کے تار میں یہ تسلیم کیا ہے کہ سر آغا خان کے استعفے کو مسٹر امیر علی کے استعفے سے کوئی تعلق نہیں ' آغا خان کا استعفا اس بنا پر ہے کہ وہ لائف پریسیڈنٹ شپ کے اصول کو اب جبکہ قوم میں جمہوریت پیدا ہوگئی ہے' مناسب نہیں سمجھتے ' اور اب وہ چاہتے ہیں کہ اس عہدے کا انتخاب صرف ایک ہی سال کے لیے ہوا کرے -

مگر پرسوں مسٹر محمد علی کا ایک خاص تار لندن سے آیا ہے جس سے واقعات زیادہ واضح اور منکشف ہوجاتے ہیں بشرطیکہ یہ بیان مکمل ہو' اون کا بیان ہے کہ :

مراسلہ نگار ٹائمز نے مسلمانان ہند کے موجودہ اضطراب سیاسی کے متعلق جو خیالات ظاہر کیے تھے' انکی تردید کے لیے آغا خان کی راے تھی کہ ایک سیاسی ڈنر آغا خاں اور مسٹر امیر علی کی طرف سے انگلینڈ کے ارباب اعزاز و ارکان سیاست کو دیا جاے' جسمیں موجودہ انہا مات کی تکذیب کی جاے ' اور اسی کے ضمن میں دیگر خیالات بھی ظاہر کیے جائیں ' مسٹر امیر علی نے اس قسم کے ڈنر میں شرکت سے انکار کیا - یہہ ایک واقعہ مستقل ہے ' جس سے استعفا کو کوئی تعلق نہیں

دوسرا واقعہ یہہ ہے کہ مسٹر امیر علی نے مسٹر وزیر حسن کے نام ایک خط میں حسب ذیل امور کا مطالبہ کیا :

(۱) - لندن مسلم لیگ ' آل انڈیا مسلم لیگ سے بالکل الگ اور مستقل ایک شے ہے' وہ اوس کی پالیسی کے اتباع پر مجبور نہیں -

(۲) آل انڈیا مسلم لیگ کو ۱۸۰۰ روپے سالانہ لندن مسلم لیگ کے مصارف کے لیے بلا قید و شرط دینا چاہیے -

(۳) آل انڈیا مسلم لیگ صداقت اور خلوص نیت کے ساتھہ گورنمنٹ کا ساتھہ نہیں دیتی -

مسٹر وزیر حسن نے اس کے جواب میں لکھا کہ ان امور کے فیصلے کا حق مسلم لیگ کو ہے ' اور بھی کچھہ باتیں جواباً لکھی تھیں ' مسٹر امیر علی کو ان جوابات سے تسلی نہیں ہوئی ' اور استعفا دے دیا "

بہر حال خواہ کچھہ ہی سبب ہو ' مگر ہمارے جھگڑوں کی یہ تشہیر افسوس ناک ہے - ممکن ہے کہ اس ہفتے مزید اطلاعات حاصل ہوں اور اسکے بعد زیادہ محتاط راے دی جاسکے -

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت !

ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

الہلال - کلکتہ

— :*: —

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

کیونکہ وہ ہر حیثیت سے ہندوستان کے ورنیکلر پریس میں ایک انقلاب انگیز رسالہ اور اردو میں یورپ کے ترقی یافتہ پریس کا پہلا نمونہ ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوئی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے - اور پھر پرچے کے آتے ہی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ہی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیں -

کیونکہ اس نے روز اول ہی سے اعلان کر دیا ہے کہ تائید الہی اُسکے ساتھہ ہے -

اُس کی وقعت ' اُن اشتہارات کو بھی وقیع بنا دیتی ہے ' جو اُسکے اندر شائع ہوے ہیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول پر صرف اُسی میں چھپ سکتے ہیں -

اشتہاروں کا خوش نما بلاک بنا کر اسمیں شائع کرائیے ' جو کارخانہ الہلال ہی سے آپ طیار کرا سکتے ہیں ' اور جو ہمیشہ آپکے پاس محفوظ رہیگا !

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -

منیجر الہلال الکٹریکل پرنٹنگ ہاوس -
۱.۷ - مکلاؤڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

نقصان نہیں پہنچاتا - دنیا کی کوئی بھی تجارت نقصان سے خالی نہیں ' لیکن خدا کے ساتھہ لین دین کی تجارت ھی وہ تجارت ھے ' جس میں اصل اور نفع ' دونوں محفوظ رھتے ھیں :

ان الذین یتلون کتاب اللــه و اقاموا الصلوة و انفقوا مما رزقنا ھم سرا و علانیة ' یرجون تجــارة لن تبور - لیو فیهم اجورھم و یزیدھم من فضلــه ' انه غفور شکور (۳۵ : ۲۸)

"جو لوگ الله کی کتاب کو پڑھتے ھیں اور صلوة الہی کو قائم کرتے ھیں ' اور جو چیزیں ھم نے انہیں دے رکھی ھیں ' اُن میں سے ظاھرا اور باطنا ' کسی نہ کسی صورت میں الله کیلیے خرچ کرتے ھیں ' تو بیشک وہ ایک ایسے کاروبار کے نتائج کی امید رکھتے ھیں ' جس میں کبھی گھاٹا ھو ھی نہیں سکتا - کیونکہ الله انکا اجر انہیں پورا پورا دیگا ' اور انکے اجر کے علاوہ (کہ بمنزلۂ اصل کے ھے) اپنے فضل و کرم سے نفع مزید بھی عطا کریگا (کہ ارباب کرم کا یہی شیوہ ھے) اور وہ بڑا ھی صاحب فضل اور اعمال حسنہ کی قدر کرنے والا ھے "

یہ الله کا وعدہ ھے اور دنیا اسکی ھر آن و ھر لمحہ تصدیق کرتی ھے - انھوں نے اپنے مال و وقت کا یقیناً بہت ھی نقصان کیا ' اور ایسے وقت میں جبکہ بڑے بڑے مدعیان جرأت و صداقت قریب آتے ڈرتے اور لرزتے تھے - لیکن اسکا بدلہ بھی دور نہیں :

و من یتق الله ' یجعل له مخرجاً ' و یرزقه ' من حیث لا یحتسب ' و من یتوکــل علی اللــه فهــو حسبــه (۶۴ : ۳)

جو شخص راہ تقوی اختیار کریگا ' خدا اسکے لیے نجات کی راہ نکال دیگا ' اور اسکو وھاں سے رزق پہنچائیگا ' جدھر کا اُسے وھم و گمان بھی نہوگا - اور جو شخص الله پر بھروسہ رکھے گا ' تو خدا اسکے لیے بس کرتا ھے -

میں اس تذکرے کو بار بار چھیڑتا ھوں تو معذور ھوں - من احب شیأ اکثر ذکرہ - جو کام جس کو محبوب ھوتا ھے ' اس کا اکثر ذکر کرتا ھے - مجھکو آج قربانی و ایثار سے بڑھکر اور کسی چیز کی تلاش نہیں - اور خاک برسرم - میں کیا شے ھوں ؟ خود اسلام بھی آج اسی متاع کا متلاشی ھے - میں جب ایثار و قربانی کی ایک مثال سامنے دیکھتا ھوں تو جی چاھتا ھے کہ بار بار اُسکا تذکرہ کروں - بار بار اسکی تعریف کروں - بار بار لوگوں کو اسکی تقلید و اتباع کی دعوت دوں : لعلهم یتذکرون و لعلهم یتفکرون ! !

مسٹر مظہر الحق کا ساتھہ ایک جماعت نے بھی دیا اور اُن سب کی خدمات کا احترام بھی ھم پر فرض ھے - علی الخصوص سید فضل الرحمن صاحب وکیل کانپور کا ' جو آثار مقدسہ سے اسے خراج وصول کر رھے ھیں -

(شکر رئیس مجلس و حاضرین)

آخر میں ایڈیٹر الہلال نے بہ حیثیت صدر (انجمن دفاع مسجد کانپور) رئیس مجلس کا شکریہ ادا کرتے ھوے ووٹ اف تھینکس کی تحریک ' اور مولوی ابو القاسم نے تائید کی - رئیس مجلس نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ھوے اختتام مجلس کا اعلان کیا -

افکار و حوادث

اسلام و علوم اسلامیہ کی واقفیت و اطلاع میں انگریز دیگر اقوام یورپ سے همیشہ پیچھے رھے ھیں - انگلینڈ میں مستشرقین کبھی پیدا بھی ھوئے ھیں ' تو وہ بھی عموماً اور علی الاکثر نسلاً انگریز نہ تھے ' بلکہ فرنچ ' جرمن ' یونانی ' اور یہودی ھیں - یہ قوم بغیر فوائد تجارتیہ و منافع سیاسیہ کسی کام میں ھاتھہ نہیں ڈالتی کہ نفع عاجل اوسکے قانون سیاست کی پہلی دفعہ ھے - یہی سبب ھے کہ نپولین همیشہ انگریزوں کو ایک دکاندار قوم کہا کرتا تھا -

لیکن انقلابات حاضرہ نے اب انگلستان کی بھی آنکھیں کھولدی ھیں اور سیاست کا اشارہ ھے کہ اسلام و علوم اسلامیہ سے اطلاع حاصل کی جاے -

انگلستان میں پچھلے ھفتے یہ تحریک پیدا ھوئی ھے کہ :

" اسلام کو سمجھنے کے لیے علوم اسلامیہ کی ایک درسگاہ قائم کرنی چاھیے - جس کا اساس گاہ قاھرہ ھو ' اور جسمیں انگریز علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کریں "

اسکے محرک کو جن کا نام مسٹر (جیمس برائس) ھے ' اس کی ضرورت محسوس ھوئی ھے کہ :

" اسلام کی وسعت کا ' جہاں تک کہ اوس کا تعلق مغربی تہذیب و تمدن سے ھے ' سمجھنا نہایت ضروری ھے "

وہ یہ بھی اُمید رکھتے ھیں کہ :

" یہ درسگاہ عالم اسلامی کے لیے اوسی قدر مفید و نافع ھوگی جس قدر روما کی درسگاہ اٹلی کے لیے "

ھم ممنون ھیں اپنے دوستوں کے جو ھم کو سمجھنا چاھتے ھیں لیکن ھم تو خود ھم سے نہیں سمجھنا چاھتے ' بلکہ خود اپنے سے - کیونکہ ظاھر ھے کہ اس قسم کی درسگاھوں کے اساتذہ همیشہ یورپین ھونگے - اس لیے ھم نہیں سمجھتے کہ آیا وہ اس کے نظام تعلیم سے ھم کو سمجھینگے یا کہ خود اپنے کو ؟

مسٹر (برائس) کے خیال میں اس زیر تجویز درسگاہ کا مطمح (آئیڈیل) نہایت درجہ بلند ھے - وہ یقین کرتے ھیں کہ تمام دنیاے اسلام کے لیے ایک مفید نمونہ اور عجیب و غریب مثال اسکے ذریعہ پیش کی جاسکے گی - حالانکہ یورپ اور علی الخص انگلینڈ اطلاعات اسلامیہ میں جو درجہ رکھتا ھے ' اسکے لحاظ سے وہ سر دست ایک ابتدائی مکتب کا محتاج ھے ' جس میں اسلام کی ابجد کی تعلیم دی جاے ' نہ کہ کسی "تعجب انگیز درسگاہ" کا -

مسٹر برائس کو یہ بھی یقین ھے کہ " مصر و ھندوستان کے لوگ اس حسن خدمت و حسن نیت کا نہایت تپاک سے استقبال کرینگے اور ان دونوں مقامات سے تجویز مذکور کے لیے مالی اعانتیں بھی حاصل ھونگی "

انگلینڈ کا اصول کار همیشہ یہ رھا ھے کہ وہ اپنے ذاتی فوائد و منافع کی تصویر اس طرح کھینچتا ھے کہ نادان دیکھنے والے کو اسمیں اپنے فوائد کے خال و خط نظر آنے لگتے ھیں - مستشرقین یورپ کے حسن نقد و نیت کا اب تک جو تجربہ ھم کو ھوا ھے ' اوسکی تلخی جب تک مسلمانوں کو یاد رھیگی ' وہ کبھی اس قسم کے ارادوں کا استقبال نہیں کرسکتے - پس نہایت افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ مصر و ھندوستان کو اس قدر فہمی کے حسن ظن سے ابھی معاف ھی رکھا جاے -

تاریخ حیات اسلامیہ

الهلال اور پریس ایکٹ

" الهلال " جو از سرتا پا ایک مجموعۂ هدایت الهي هے ' ہمارہ اپنے مقصد اصلي کے بجاے خود بهي ایک ایسي نعمت گراں قدر هے ' جو هر مسلم هستي کو اپني جان سے زیادہ عزیز هونا چاهیے ' مجھے بهی کہ بالطبع خصائص پسند هوں ' وہ ابتدا سے بے حد عزیز رہا هے - اسکي اداے خود داری تو اور بهي میرے لئے دیوانہ کن اور مجنوں فرما ثے هے -

ایک سب سے بڑي بات الهلال مین یہ هے کہ اُس کی هر بات اپنے رنگ میں خاص ' اور اُس کي هر ادا اپنے انداز میں بے نظیر هوتي هے - کوئي بات هو' لیکن وہ عام رنگ سے الگ اپني راہ پیدا کرتا هے اور مطالب وارا ' بحث و مباحثہ ' الفاظ و اصطلاحات ' عنوانات و ترتیبات ' طرز تحریر و طریق بیان ' کس شے میں بهی اوروں کي تقلید نہیں کرتا بلکہ خود اوروں کیلیے مجتهد هے -

" الهلال " سے ضمانت طلب هوئي ' اچھا هوا - اور اگر ایسا نہ هوتا تو خود همارا هي نقصان مقدر تھا - لیکن " چندہ ضمانت " ؟ اسمیں کچھہ ایسي عمومیت تھي جو اُس کي شان بلندي سے گری هوئي تھي - نیز اسکي خود داري بهي اس سے بہت ارفع و اعلی تھي - پھر یہ بهي سوچتا تھا کہ بھلا یہ ضمانت فند کہاںتک جاري هوگي ؟ بقول جناب کے کہ " یہ وبا تو عالمگیر هے " پھر بھلا ایک کے علاج سے کہیں شہر اور ملک صحت یاسکتے هیں ؟

میں نے نہایت جوش و مسرت سے وہ مضامین پڑھے ' جن میں " دفاع جرائد " کی تاسیس کا اعلان کیا گیا هے - صاف نظر آگیا کہ ضمانت فند کے بارے میں بهي الهلال کا ایثار عام حالت سے کس درجہ مختلف هے ؟

الحمدالله کہ گو چہ مسلمانان هند ایک مدت تک نا آشناے سیاسیات رہے ' تاهم اُنهوں نے گذشتہ دو سال کے اندر اپني مخصوص قومي اور ملکي مصلحتوں کے سمجھنے میں اپني موزوني کا پورا ثبوت دیدیا هے -

کیا کوئي صاحب الراے انکار کر سکتا هے کہ " الهلال " کي تحریک " دفاع مطابع هند " ایک اهم ترین سیاسي تحریک نہیں هے ؟

کاش مشیران و مصلحان قوم اس باریک نکتہ تک پہنچے هوتے کہ اتحاد قومي کي اتحاد مطابع کے حاصل هوے بغیر سعي بالکل عبث هے !

مفصلۂ ذیل رقوم بہ مد " ضمانت الهلال " اسي اهم ملکي خدمت کے لیے جمع هوئي هیں جو ارسال خدمت هیں ' اور دعا هے برتر و قادر سے اُمید هے کہ وہ آیندہ بهي اس سلسلے کو جاري رکھنے کي توفیق دیگا - نیز مجھے یقین هے کہ تعلیم یافتہ مسلمان اپني حاصل کردہ عزت کو کھودینے کے بجاے اُسکو با عظمت بنانے میں کوشاں هونگے ' اور دفاع مطابع کے فند کو فوراً مکمل کردینگے -

تفصیل چندہ حسب ذیل هے :

ایس محمد بخش صاحب ۲۵ - روپیہ - منشي رفیع الدین صاحب - ۵ - روپیہ - غفور خانصاحب - ۲ - روپیہ - حافظ مہتاب صاحب - ۲ روپیہ - جمعدار داود صاحب - ۱ - روپیہ - عبدالرزاق صاحب - ۸ آنہ - شہاب الدین احمد صاحب - ۸ - آنہ - محمد هاشمي احمد صاحب - محمد یوسف صاحب - ۸ - آنہ - لطیف الدین صاحب - ۵ - روپیہ -

اپکا ادنی ترین نیاز مند : لطیف الدین از دھاراوہ بمبئي

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب دام مجدکم - یہ مژدہ سن کر کہ جناب نے سر چشمۂ هدایۃ و ارشاد یعني الهلال کیلیے ضمانت کا روپیہ قوم سے لینا منظور فرما لیا هے ' جو دفاع مطابع کے فنڈ میں جمع هو گا ' بڑي خوشي حاصل هوئي - ایک نا چیز رقم پیش خدمت هے - امید کہ اس خیال سے واپس نکرینگے کہ یہ ایک غریب طالب العلم کا روپیہ هے - کیونکہ احقر کا دل هرگز قبول نہیں کرتا کہ اسوقت کي اس سب سے بڑي دیني خدمت سے بالکل محروم رهوں -

نجم الحسین چودهري - کلکتہ مدرسہ کا ایک طالب علم -

جناب سے دو هزار کي ضمانت طلب هوئي هے - عرض نہیں کرسکتا کہ اس سے کس قدر صدمہ هوا ؟ آپ جیسے اِسلام کے دوست اس دنیا میں خال خال پائے جاتے هیں - میں نے حضور کي خدمت با برکت میں ایک اچکن سلک کي روانہ خدمت کي هے - امید هے کہ اس اچکن کو نیلام کرکے جو قیمت وصول هو ' اسے فنڈ میں جمع کر دیں - یہ اچکن ابھي سلکر آئي تھي مگر چونکہ میرے پاس دوسري اچکن بهي هے ' اسلیے میں نے اسي نئي کو بھیجنا مناسب سمجھا - امید هے کہ جب نیلام فرمائیں تو یہ بهي فرما دیں کہ یہ ایک عاشق اسلام و رسول اسلام کي اچکن هے !!

اور بهي نئي چیزیں اور تھوڑا سا روپیہ میرے پاس اسي کے متعلق موجود هے اسکو بهي روانہ کرونگا -

نسیم محمود حسن خان - ضلع پٹنہ

(اعانۂ شہداے کانپور)

جناب مولانا - هم دونوں بھائي طالب علم هونے کي حیثیت سے یہ حقیر رقم اُن معصوموں کي مدد کے واسطے دیتے هیں جنکے باپوں نے شربت شہادت پیا اور اُنپر کسي کا سایہ سواے الله کے نچھوڑا - اُن بدھے ماں باپوں کي مدد کے واسطے هم یہ ناچیز رقم پیش کرتے هیں ' جنکے جوان لڑکوں نے شہادت کا مرتبہ حاصل کرکے اپنے ماں باپ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا !

اسکا اظہار فضول هے کہ هم نے یہ ناچیز رقم کیونکر جمع کي ؟

محمد منیر الزماں و متین الزماں صفوي - اسیون ضلع اناؤ - اودھہ

ادبیات

همارا طرز حکومت

کبھي هم نے بھي کي تھي حکمراني ' اِن ممالک پر * مگر وہ حکمراني ' جسکا سکہ جان و دل پر تھا

* * *

قرابت راجگان هند سے (اکبر) نے جب چاهي * کہ یہ رشتہ عروس کشور آرائي کا زیور تھا
تو خود فرمانده (جے پور) نے نسبت کي خواهش کي * اگرچہ آپ بھي وہ صاحب دیہیم و افسر تھا
ولي عهد حکومت اور خود شاهنشہ اکبر * گئے امبیر تک ' جو تخت گاہ ملک و کشور تھا
اُدھر راجہ کي نور دیدہ گھر میں حجلہ آرا تھي * اِدھر شہزادے پر چتر عروسي سایہ گستر تھا
دلہن کو گھر سے منزل گاہ تک اس شان سے لائے * کہ کوسوں تک زمین پر فرش دیباے مشجر تھا
دلہن کي پالکي خود اپنے کاندھوں پر جو لائے تھے * وہ شاهنشاہ اکبر اور جہانگیر ابن اکبر تھا (۱)

* * *

یہي هیں وہ شمیم انگیزیاں عطر محبت کي * کہ جن سے بوستان هند برسوں تک معطر تھا
تمھیں لے دے کے ساري داستان میں یاد ہے اتنا * کہ " عالمگیر هندو کش تھا ' ظالم تھا ' ستمگر تھا " !!

(۱) مآثر الامرا میں یہ واقعہ تفصیل سے منقول ہے -

(شبلي نعماني)

فکاهات

کانپور مینونسپلٹی کا خطاب

مسجد مچھلي بازار کانپور سے

اے مسجد شهیده ! کنون دل نوان مدار * تا ساده دشت چارۂ درد نهان تو
تا دور چرخ و قاعده آسمان بجاست * پاینده باد نام تو و هم نشان تو
هرگز (به جان تو) نه بسوزانه سوده ام * اندیشه که سوے من است و زبان تو
اکنون نہادانه تمنا ' مسمے ندیم * تا بانگ مرحبا شنوم از زبان تو
هیچم دریغ نیست که بر جاے اولین * بر پا کنند بام و در و سایه بان تو
اما بشرط آن ' که ندارید بہر من * از خاک ' تا بلندي سقف مکان تو
" از صحن خانه تا به لب بام از آن من * و از بام خانه تا به ثریا از آن تو "

(وصاف)

فریب لطف

بسملوں کي اس سبک طبعي کو دیکھنا چاهیے * اک ذرا سے لطف میں ' ممنون قاتل هوگئے
یا تو وہ وسعت طلب تھے ' یا پھر اتنا اختصار ! * اس قناعت پیشگي کے هم تو قایل هوگئے
منحرف تھے اسقدر عشاق ' لیکن بس دوست * پھر اسي شان تغافل را پہ مایل هوگئے
رنج بیکاری اٹھائے دست سعي ناخدا * ولولے موجوں کے پھر پا بوس ساحل هوگئے
کردیا مجبور کتنا اُن کي پرسش نے (نیاز) * چھٹکے هم تو اور پا بند سلاسل هوگئے

(نیاز فتح پوري)

الهلال

٥ ذي الحجه : ١٣٣١ هجري

مساجد اسلاميه اور خطبات سياسيه

اسلام ميں مساجد كي حيثيت ديني

انجمن اسلاميه لاهور كا رزوليوشن

(٥)

(پانچويں آيت)

مساجد كے متعلق ايک اور آيت قابل غور هے - ليكن قبل اسكے كه اس آيت كو پيش كيا جاے' اس سے پہلے كي ايک آية پڑهه ليني چاهيے :

ان الله يدافع عن الذين آمنوا' ان الله لايحب كل خوان كفور - اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا' و ان الله على نصرهم لقدير - الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا ربنا الله ! (٢٢ : ٣٩)

" خدا مسلمانوں كے دشمنوں كو انسے هتاتا رهتا هے - وه كسي خائن و نا شكرگذار كو كبهي پسند نہيں كرتا - جن مسلمانوں پر كافروں نے قاتلانه حملے كيے ' اب مسلمانوں كو بهي ان سے لڑنے كي اجازت هے ' اس ليے كه ان پر ظلم هو رها هے اور كچهه شبه نہيں كه الله انكي مدد كرنے پر قادر هے - يه وه مظلوم لوگ هيں كه انكا كوئي قصور نه تها - صرف اس اقرار پر كه همارا پروردگار الله هے ' وه ناحق اپنے گهروں سے نكال ديے گئے اور اپنے وطن سے انكو هجرت كرني پڑي "

اسكے بعد مساجد و عمارات مقدسه كا ذكر هے :

ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بيع و صلوات و مساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا ' و لينصرن الله من ينصره ' ان الله لقوي عزيز - (٢٢ : ٤٠)

" اور اگر الله لوگوں كو ايک دوسرے كے هاتهه سے دفع كرتا نه رهتا ' تو انساني ظلم و تعصب سے دنيا كا امن و سكون كبهي كا غارت هوگيا هوتا - تمام مسيحي صومعے اور گرجے ڈها ديے جاتے' يہوديوں كے عبادت خانے منهدم هو جاتے ' اور مسلمانوں كي وه مسجديں بهي ' جن ميں كثرت سے خدا كا ذكر كيا جاتا هے - جو الله كي مدد كريگا ' يقيناً الله بهي اس كي مدد كريگا - كچهه شبهه نہيں كه الله صاحب قوت و احاطه هے اور وهي عزيز هے "

پهر اسكے بعد زياده تشريح و تفصيل فرمائي هے :

الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلواة و اتو الزكواة و امروا بالمعروف و نهوا عن المنكر' ولله عاقبة الامور ! (٢٢ : ٤١)

"يه وه لوگ هيں كه اگر انكي حكومت و فتح يابي كو زمين پر قايم كرديا جاے تو انكا كام يه هوگا كه صلواة الهي كو قايم كرينگے ' زكواة ادا كرينگے ' امر بالمعروف انكا شعار هوگا اور نهي عن المنكر ميں ساعي و مجاهد رهيں گے' اور تمام باتوں كا انجام كار الله هي كے هاتهه ميں هے "

(تشريح و تفسير)

يه آيات كريمه سورهٔ (حج) كي هيں' جس كو باستثناء بعض آيات' اكثروں نے مكي اور بعض نے مدني كہا هے- يه آيتيں اس زمانے كے حالات كي خبر ديتي هيں ' جو اسلام كے ابتدائي دور غربت و مظلومي كا زمانه تها ' اور اسكا تخم ظهور و عروج ابهي خاک پامالي ميں مدفون تها - جو لوگ اسلام لا چكے تهے ' ان پر طرح طرح كے مظالم و شدائد كيے جاتے تهے' حالانكه انكا جرم اسكے سوا كچهه نه تها كه الله كو اپنا پروردگار سمجهتے ' اور اسكي توحيد پر يقين ركهتے تهے - يہاں تک كه شدت مظالم و شدائد سے ترک وطن پر مجبور هوے - خود حضرة داعي عليه الصلواة و السلام نے هجرت فرمائي - اور رفته رفته مسلمانوں كے اكثر خاندان مدينهٔ منوره ميں آكر پناه گزيں هوگئے - تمام مفسرين صحابهٔ و تابعين كا بالاتفاق بيان هے كه يه آيات اسي موقعه پر نازل هوئيں - امام (طبري) نے تمام روايات جمع كر دي هيں : (١٧ : ١٢٤) -

پہلي آيت ميں فرمايا كه اپني غربت و مظلوميت كو ديكهكر مسلمان دل شكسته نهوں اور اپنے عظيم الشان مستقبل كي طرف سے مايوس نهوجائيں - يه قانون الهي هے كه الله تعالى هر دور و هر عهد ميں اپني صداقت و حق پرستي كو ظالموں كے حملوں سے بچاتا هے ' اور وه مومنوں كے ليے ايسے اسباب دفاع و حفظ فراهم كرتا رهتا هے ' جن سے دشمن انكي دعوت كو ضرر پهنچانے ميں نا كام و نا مراد رهتے هيں -

خود مكهٔ معظمه كے قيام ميں با وجود كمال غربت و مظلوميت' و قلت انصار' و عدم وسائل حفظ و دفاع ماديه ' الله تعالى نے مومنوں كے ليے جو اسباب دفاع فراهم فرمائے' وه تاريخ اسلام كے قارئين سے پوشيده نہيں هيں -

اسكے بعد فرمايا كه : " اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا (الخ) " جن لوگوں نے مسلمانوں پر ظلم كيے ' انسے قتال و جهاد كي مسلمانوں كو بهي اب اجازت هے -

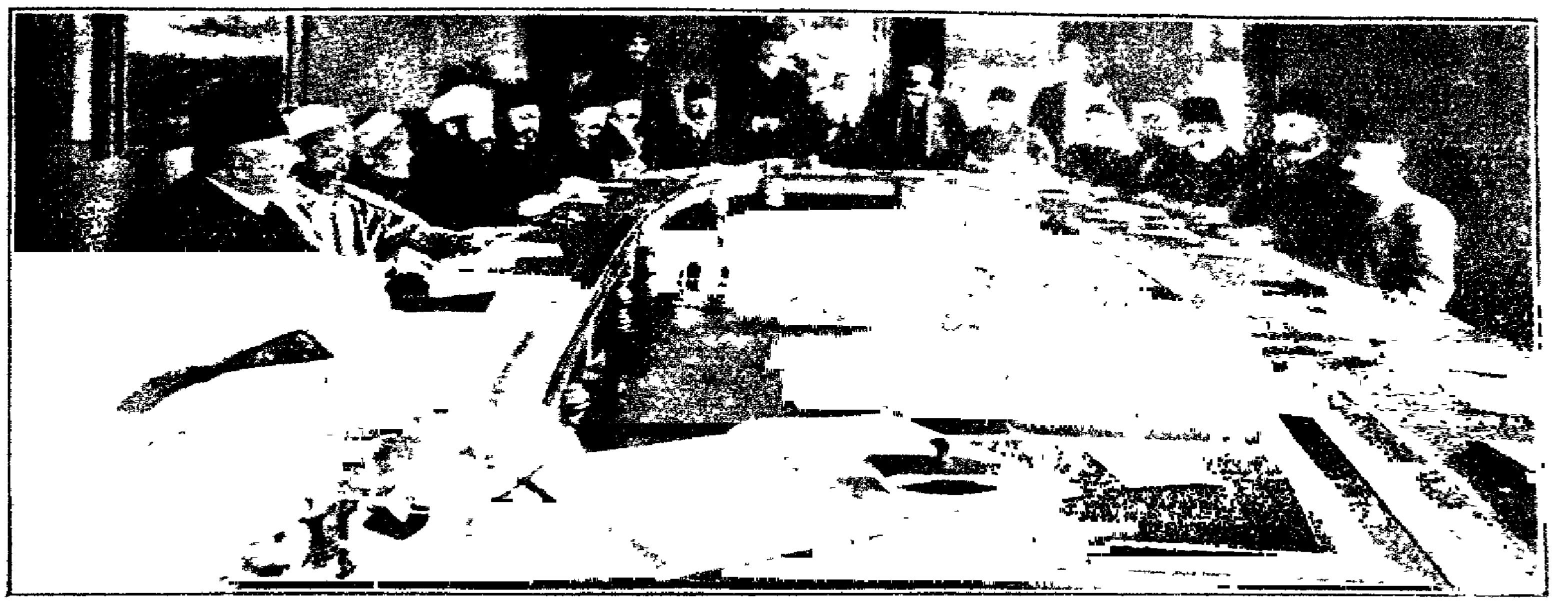
تمام مفسرين صحابهٔ و تابعين و عموم ارباب تفسير و تاويل كا اتفاق هے كه يه آية اولين آيت جهاد هے - اس سے پہلے جس قدر احكام نازل هوے ' صبر و استقامت اور انتظار ما بعد پر مبني تهے - سب سے پہلي بار اسي آيت كے ذريعه مسلمانوں كو اجازت دي گئي كه ظالموں كے حملوں كے جواب ميں وه بهي قتال و جهاد جاري كرديں -

بعضوں نے ان آيات كو شمار كيا هے جو اس سے پہلے صبر و سكوت اور تحمل و منع قتال كے بارے ميں نازل هوئي تهيں اور انكي تعداد ستر سے زياده بتلائي هے ! اس سے اندازه كيا جا سكتا هے كه اسلام نے كيسي شديد مجبوري كے عالم ميں تلوار كے فساد كا علاج تلوار كي دواء آخري سے كرنا گوارا كيا ؟

امام (طبري) نے قتاده كا قول نقل كيا هے :

قال هي اول آية انزلت في القتال ' فاذن لهم ان يقاتلوا (١٧ : ١٢٣)

" يه پہلي آيت هے جو قتال و جهاد كيليے نازل هوئي - اس آيت كے ذريعه الله نے مسلمانوں كو حكم ديا كه وه بهي اپنے حمله آوروں كو قتل كريں "



انجمن "اتحاد و ترقی" کا اجلاس



فرانس کا مشہور افسانہ نویس: پیر لوتی
جو ترکوں کی حمایت میں بارہا مشہور ہوچکا ہے۔
جس نے موجودہ جنگ کے زمانے میں متعدد
مضامین مسیحی مظالم کے خلاف لکھے۔ اور
جسکا حال میں ترکوں نے نہایت شاندار
استقبال اپنے دار الخلافہ میں کیا۔

... مقدس عمارتیں خاک کا ڈھیر ہو جائیں ' جنکے اندر اسکی پرستش ' اور اسکے ذکر کی پاک صدائیں بلند ہوتی ہیں !

... فرمایا کہ مسلمانوں کو قتال و جدال کی جو اجازت دی ... ' تو یہ اسلیے نہیں ہے کہ خون کی ندیاں اور زیادہ تیزی ... ' بلکہ صرف اسلیے ہے کہ قانون دفاع مذاہب و ... ظہور امنیت و قیام عدل کے ماتحت ' اللہ تعالی نے اُن کو ... میں سے چن لیا ہے ' اور اسکے قتال و قدرت کے ذریعہ ... مساجد و معابد کو محفوظ ' اور اقوام کے باہمی ظلم و ... کا انسداد کرنا چاہتا ہے - انکو صرف اسلیے دنیا میں بھیجا ... یہ ظلم کے تخت کو الٹ دیں ' عدل الہی کی قدوس ... کا اعلان کریں ' اور خدا کی مساجد و معابد کو ہتک و ... سے بچائیں -

... وہ گو ابھی مظلوم نظر آ رہے ہیں ' سامان دفاع و ... سے محروم ہیں ' تاہم وہ ' جو ہمیشہ اپنے اس قانون کے معجزات دکھاتا آیا ہے ' جس نے زمین کے ہر دور طغیان و فساد میں اپنی نصرت کی تلوار چمکائی ہے ' اور اپنی حکمۃ کے صحائف ... الٹا ہے ؛ ضرور ہے کہ انکی مدد کریگا اور انکے قتال و جہاد سے اس اعظم ترین خدمت عالم اور اس اشرف ترین دفاع انسانیت ... لیگا ' کیوں کہ وہ قوی و عزیز ہے : و لینصرن اللہ من ینصرہ ' ان اللہ لقوی عزیز ! !

چنانچہ اسکے بعد کی آیت میں اچھی طرح اسکی تشریح کر دی ' اور یہ وہ آیۃ عظیمہ و جلیلہ ہے جو مسلمانوں کے مقصد ظہور اور انکے نصب العین کے تعین کیلیے ایک عجیب و غریب تصریح الہی ہے :

الذین ان مکنا ہم فی الارض اقامو الصلواۃ و اتوا الزکواۃ و امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر ' و للہ عاقبۃ الامور !	" یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم نے انکو قوت و خلافت کو دنیا میں قایم کر دیا تو انکا کام یہ ہوگا کہ صلواۃ الہی کو قایم کرینگے ' اپنے مال کو اللہ کی راہ میں نوع انسانی کی اعانت کیلیے

خرچ کرینگے ' نیک کاموں کا حکم دینگے اور برائیوں سے روکیں گے - اور انجام کار تمام امور کا اللہ ہی کے ہاتھہ ہے "

یہ آیت گذشتہ آیات سے متصل اور اسکی تشریح کرتی ہے - امام (طبری) نے تقدیر عبارت یوں کی ہے کہ :

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا ' الذین ان مکنا ہم فی الارض - (۱۷ : ۱۲۶)	"جن لوگوں سے کافروں نے قتال کیا ہے ' انکو بھی قتال کرنے کی اجازت ہے - اسلیے کہ وہ مظلوم ہیں - اور یہ مظلوم وہ مسلمان ہیں کہ اگر اللہ انکو دنیا میں

قائم کر دے تو وہ صلواۃ الہی کو قائم کریں گے " (الخ)

(نتائج بحث)

بظاہر آیات متعلقۂ مساجد کے ذکر میں قارئین کرام کو بہت سی تفصیلات ' غیر متعلق اور خلاف موضوع بحث نظر آتی ہونگی ' لیکن اگر وہ غور فرمائیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ اطناب مصالح سے خالی نہیں -

پھر اس قسم کے جرائد و مجلات کے مباحث و مقالات میں یہ خیال بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ضمناً جس قدر مفید بیانات آ جائیں ' بہتر ہے - نہیں معلوم پھر فرصت اور مہلت نظر و تحریر ملے یا نہیں ؟

یہ خیال الہلال کے اکثر مقالات و مباحث میں فقیر کے پیش نظر رہتا ہے کہ ارادے وسیع ہیں اور مہلت قلیل -

اب غور فرمائیے کہ اِن آیات سے کیا نتائج پیدا ہوئے ہیں ؟

(۱) سب سے پہلا نتیجہ و حاصل بحث جو سامنے آتا ہے ' وہ اُس قانون الہی اور حکمۃ ربانیہ کا ظہور ہے ' جسکے ماتحت فی الحقیقت امنیت ملل و مذاہب کا نظام و قیام ہے ' اور جو اگر نہوتا تو نہیں معلوم دنیا کا کیا حال ہوتا ؟ وہ دنیا ' جسمیں طرح طرح کے رنگ و اشکال کی قومیں بستی ' اور مختلف صورتوں کی آباد و پر رونق عمارتیں کھڑی ہیں ' جس کی سطح پر زندگی پرورش پاتی ' اور انسانیت سمجھہ اور چین کی راحت سے شاد کام ہے ' جسکے اوپر عظیم الشان گرجے ہیں ' اور انکی قربان گاہوں پر خدا کو پکارا جاتا ہے ' جو اپنی آبادیوں کی عمارتوں کے سلسلوں کو مندروں کے کلس اور مسجدوں کے میناروں سے رونق دیتی ہے ' اور انکے اندر اپنی اپنی زبانوں اور اپنے اپنے طریقوں سے انسان اپنے خالق سے عشق و محبت کا تذکرہ کرتا ' اور اسکے سامنے اپنے تئیں عجز و بندگی سے گراتا ہے ' غرضکہ وہ حسین و جمیل دنیا ایک ایسی ماوراء تصور ہلاکت و بربادی کا منظر ہو جاتی ' جس کی سطح پر خونریز انسانوں کی بوسیدہ ہڈیوں ' اور منہدم عمارتوں کی اوڑتی ہوئی خاک کے سوا اور کچھہ نہ ہوتا !!

یہ انقلابات جو قوموں اور ملکوں میں ہوتے رہتے ہیں ' یہ جو پرانی قومیں مرتی اور نئی قومیں اُنکی جگہ لیتی ہیں ' یہ جو قوی کمزور ہو جاتے ہیں اور ضعیفوں کو با وجود ضعف ' غلبہ کے سامان میسر آ جاتے ہیں : یہ تمام حوادث اسی حکمۃ و قانون الہی کا نتیجہ ہیں -

یہ ایک ملک کے ظلم و استیلا کو دوسرے ملک کی اعانت سے دفع کرانا ' اور ایک قوم کی زیادتی کا دوسری قوم کے ہاتھوں انتقام لیتا ہے - اسی کا نتیجہ ہے کہ انسانوں کو زمین پر بسنے کی مہلت حاصل ' اور مذاہب کو زندگی و امنیت نصیب ہے -

(۲) نیز اس آیت نے صاف صاف بتلا دیا کہ دنیا میں مسلمانوں کے ظہور و قیام کی علۃ اصلی کیا ہے ؟ اور وہ کونسا کام ہے ' جسکے انجام دینے کیلیے خدا نے انہیں دنیا میں فتح و نصرت کا علم دیکر بھیجا ؟

یہ سب سے پہلی آیت ہے جس میں قتال کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا - چونکہ پہلا حکم تھا ' اسلیے ضرور تھا کہ ساتھہ ہی حکم کی علت بھی بتلا دی جاتی - پس فرمایا کہ صداقت اور خدا پرستی مظلوم ہو گئی ہے اور ظلم و ضلالت کی قوت کا غلبہ و استیلا بڑھ گیا ہے - وہ زمین جو اسلیے بنائی گئی تھی کہ خدا کی پرستش کا معبد ہو ' اب خدا پرستوں پر ایسی تنگ ہو گئی ہے کہ اللہ کو پکارنا اور " ربنا اللہ ! " کہنا سب سے بڑا انسانی جرم ہو گیا ہے اور ایک قوم اپنی قوت کے گھمنڈ سے مغرور ہو کر دوسری قوم کے مذہب اور اسکی عبادت کو روکنا چاہتی ہے -

ایسی حالت میں ضرور ہے کہ حسب قانون الہی ' خدا ایک نئی قوم کو بھیجے ' تا وہ قوموں اور مذہبوں کو امن کا پیغام پہنچائے ' اور ظالموں سے قتال کرے ' مظلوموں کو انکے دست تظلم سے نجات دلائے - ایسا ہونا نظم عالم کیلیے ضروری ہے - کیونکہ اگر اللہ ایک قوم کے ہاتھوں دوسری جابر قوم کو ہٹاتا نہ رہتا تو :

" لہدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا " !

عبادت کدے منہدم ہو جاتے اور وہ مسجدیں گرا دی جاتیں جنکے اندر نہایت کثرت سے خدا کی عبادت ' اور اسکے نام کی تقدیس کی جاتی ہے !

یہی قول دیگر اجلۂ صحابۂ و تابعین مفسرین رضوان اللہ علیہم کا بھی ہے ' جیسا کہ حافظ (ابن کثیر) نے کہا ہے :

قال غیر واحد من السلف کابن عباس و مجاہد و عروہ بن الزبیر و زید بن اسلم و مقاتل ابن حیان و قتادہ و غیرهم : هذه اول آیة نزلت في القتال - و استدل بہذہ الآیہ بعضہم علی ان السورة مدنیة (حاشیہ فتح البیان - ۷ : ۳۴۵)

" سلف میں سے ایک سے زیادہ مفسرین کا قول ہے مثل ابن عباس و مجاہد ' عروہ بن زبیر ' زید بن اسلم ' مقاتل ابن حیان ' اور قتادہ و غیرہم کے ' کہ یہ پہلی آیت ہے جو لڑائی کے بارے میں اتری ہے چنانچہ اسی آیت کی بنا پر بعض نے استدلال کیا ہے کہ سورہ حج مکی نہیں ہے مدنی ہے "

چنانچہ حضرۃ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ جب انحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور مکہ سے نکلے' تو حضرۃ ابوبکر نے کہا : " انا للہ و انا الیہ راجعون - لیہلکن جمیعاً ! " یعنی جب آنحضرہ یہاں سے تشریف لیے جا رہے ہیں تو پھر مکہ کا خدا حافظ ! یقیناً اب مشرکین مکہ ہلاک ہونگے - پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ سمجھہ گئے کہ اب قتال و جہاد شروع ہوگا - (طبری ۱۷ : ۱۲۳) بہر حال مقصود یہ ہے کہ یہ آیت اولین آیت حکم قتال ہے -

اسکے بعد اس حکم و اجازت کی توضیح کی کہ " الذین اخرجوا من دیارہم (الخ) " یعنی یہ مسلمان جنکو اب قتال و دفاع کی اجازت دی جاتی ہے ' وہ لوگ ہیں ' جنکو بغیر کسی جرم و حق کے ' محض خدا پرستی کی وجہ سے دشمنوں نے گھروں سے نکال دیا اور ہجرت پر مجبور کیا - ایسے ظلم و عدوان کے مقابلے میں اب حکم قتال ناگزیر ہے - اور گو انکی حالت بیکسانہ اور مظلومانہ ہے ' لیکن یقین رکھو کہ اللہ انکو فتح و نصرۃ دینے پر قادر ہے -

ان تمام تصریحات کے بعد پھر مسلمانوں کے ظہور کی علت غائی ' حکم قتال کی ضرورت و مصلحت ' اور اسکے آئندہ ظاہر ہونے والے نتائج عظیمہ کی طرف اشارہ کیا کہ : و لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض ' لہدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا - اگر اللہ تعالی لوگوں کی ایک دوسرے کے ہاتھہ سے مدافعت نہ کراتا رہتا ' تو تمام عبادت کدے منہدم ہو جاتے اور اللہ کے گھروں کا کوئی محافظ نہ رہتا !

اس آیت میں معابد دینیہ کیلیے متعدد نام آئے ہیں اور آخر میں " مسجد " کا لفظ بھی ہے - مفسرین کرام نے اسپر غور کیا ہے کہ ان الفاظ سے مقصود کیا ہے ؟ اور کیا وہ مختلف مذاہب کے معابد کے اسماء ہیں ' یا مقصود صرف مساجد ہی ہیں ؟ اکثر مفسرین نے " صوامع " اور " بیع " کو عیسائیوں کا گرجا بتلایا ہے - پہلا خانقاہ کے معنی میں جو شہر سے باہر راہبوں اور عزلت گزینوں کیلیے ہوتا ہے - اور دوسرا کنیسہ اور چرچ کے معنوں میں' جو شہروں میں روزانہ اور ہفتہ وار نماز کیلیے بنائے جاتے ہیں - " صلواۃ " کو یہودیوں کا گرجا بتلاتے ہیں اور (امام طبری) نے ضحاک کا ایک قول نقل کیا ہے کہ " صلوات یہودیوں کا معبد ہے - وہ اپنے معبد کو " صلوتا " کہتے ہیں " (؟)

بعضوں نے صلوات کو (صابئین) کی نماز قرار دیا ہے - لیکن ایک جماعۃ قلیلہ کی راے ہے کہ صلوات سے مقصود خود مسلمانوں ہی کی نماز ہے اور ہدم سے مراد اسکے قیام کا ممنوع ہونا ہے - امام (رازی) نے ایک وجہ اس قول کی یہ بھی قرار دی ہے اور متعدد اقوال نقل کیے ہیں : (تفسیر کبیر : ۴ • ۵۶۴)

بہر حال یہ آیت نہایت اہم ہے' اور ہم کو الفاظ کی جگہ اسکے مطلب پر تدبر و تفکر کرنا چاہیے -

(حاصل تفسیر)

اس سے پیشتر خدا تعالی نے مسلمانوں کی ابتدائی مظلومی و بیکسی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ انکی حفاظت کیلیے دفاع کرتا رہتا ہے -

اسکے بعد قتال و جہاد کی اجازت دی اور فرمایا کہ مسلمانوں کا کوئی جرم بجز اسکے نہ تھا کہ وہ اللہ کے پرستار ہیں اور غیروں کی پوجا سے انکار کرتے ہیں - لیکن انپر ظلم کیا گیا اور انکو گھروں سے نکالا گیا - جب حالت ایسی ہو تو کیوں نہ اب انہیں بھی لڑنے کی اجازت دی جاے ؟

لیکن اس حکم قتال میں بھی مصالح الہیہ ' اور اس جنگ و دفاع میں بھی ایک حکمۃ عظیمہ پوشیدہ ہے - یہ اجازت اس قانون الہی کے ماتحت ہے' جس کا ہمیشہ ظہور ہوا ہے ' اور اس عظیم ترین مصلحت و حکمت کا ظہور ہے' جس کو حفظ امنیت ' و دفع فساد و طغیان ' و قیام عدل و انسانیۃ' و ثبات مدنیۃ صحیحہ' و نظم و قوام عالم کیلیے قدرۃ الہیہ نے ہمیشہ ظاہر کیا ہے -

(علۃ ظہور امۃ مرحومہ)

وہ مصلحت کونسی ہے' اور وہ حکمت کیا ہے ؟ وہ کونسا قانون الہی ہے جسکے ماتحت اس اجازت کا نزول ہوا ؟

اسی کا جواب ہے جو ان لفظوں میں دیا گیا کہ " لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض " یعنی وہ مصلحت و حکمت یہ ہے کہ دنیا کی مختلف اقوام' مختلف جماعتیں ' مختلف مذاہب و ملل ' اللہ کو یاد کرتے اور اسکی عبادت کیلیے گھر بناتے ہیں ' لیکن باہم ظالمانہ تعصب میں سرشار ' اور ایک دوسرے کے قتل و ہلاکت ' اور اسکی دینی عمارات و معابد کے ہتک و انہدام کیلیے مستعد رہتے ہیں - پھر جس کو قوت اور ساز و سامان دنیوی حاصل ہو جاتا ہے ' وہ ظلم و خوں ریزی کے شیطان کا حکم لیکر اپنے سے ضعیف و کمزور پر غالب آجاتا ہے اور اسکی دینی عمارتوں کی ہتک کرتا ' مذہبی اعمال میں مانع ہوتا ' بلکہ اسکے معابد کو یکسر منہدم کر دیتا ہے -

یہ ظلم آباد ارضی کی سب سے بڑی مصیبت ' انسانیت کی مظلومیت ' اور سلطان عدل کی ہزیمت کا سب سے بڑا ماتم ہے !!

پس حکمۃ الہیہ اسکی مقتضی ہوئی کہ زمین کی امنیت اور ظلم و طغیان کے انسداد کیلیے وہ ہمیشہ اپنے بندوں کو چنے' اور اپنی قوموں کو بھیجے جو دنیا میں اسکی قوت و نصرت کی موج لیکر ظہور کریں ' تا کہ مذاہب کیلیے امن اور معابد کیلیے حفاظت ہو - وہ اُن ظالموں سے عدل و حقوق کی راہ میں لڑیں ' جو اپنی شیطانی قوتوں سے مغرور ہوکر اللہ کے گھروں کی بے حرمتی کرتے اور خدا کی عبادت گاہوں کو ڈھاتے ہیں - اور انسانوں کو چین و آرام کے ساتھہ ' بے خوف و بے خطر' اپنے خدا کی یاد کرنے اور اپنے معابد میں اسکو پکارنے کا موقع ملے -

اگر وہ ایسا نہ کرتا ' اگر وہ ایک قوم کے دست تظلم سے دوسری قوم مظلوم کو نجات نہ دلاتا ' اگر وہ ضعیف کو نصرت نہ بخشتا' تا وہ قوی کے طغیان و فساد سے محفوظ ہو جاے ' تو دنیا کا امن اور سکھہ ہمیشہ کیلیے غارت ہو جاتا - قوموں کی راحت ہمیشہ کیلیے اُنسے روٹھہ جاتی ' اللہ کی سرزمین پر وہ تمام بلند معبد گرا دیے جاتے جو اسکے گھر کی عظمت کا اعلان کرتے ہیں ' اور

مصالحۂ مسئلـۂ اسـلامیـۂ کانپور

(٢)

اس حال کو پہنچے ترے قصے سے کہ اب هم
راضي هیں گر اعـدا بهي کریں فیصـله اپنا

معلوم هوتا هے که فیصلۂ مسئلۂ اسلامیه کانپور کي نسبت مجھے بہت کچھه لکھنا پڑیگا ' علاوہ اسکے جو مدن لکھنا چاهتا تھا -

میں نے گـذشته اشاعت میں مولانا محمد رشید صاحب کي تحریر کے ضمن میں اس صورت فیصله کا ذکر کیا تها ' جسکي مجھے اطلاع دي گئي تھي - یه زباني گفتگو تهي - تحریر کي صورت میں بعینه وهي صورت جناب مولانا عبد الباري صاحب نے بهي اپنے خط مورخه ٣ - اکتوبر میں تحریر فرمائي تهي - مسٹر مظهر الحق سے ملاقات غالباً ٢٨ یا ٢٩ - کو هوي ' اور یه خـط ٣ - اکتوبر کو لکھا گیا تھا -

یه خط در اصل ایک پرایویٹ تحریر هے مگر اسلیے شائع کر دیتا هوں که :

(١) خود مولانا موصوف نے حال میں جو ایک تحریر شائع کرائي هے ' اسمیں بهي قریب قریب یہي امور درج هیں -

(٢) اس خط میں انهوں نے لکھا تھا که " تا افشاي معامله یه تحریر بصیغۂ راز رکھي جاے " اب چونکه معامله هوچکا - اسلیے اسکي اشاعت میں کوي هرج نہیں -

(٣) میري نسبت مشهور کیا گیا هے اور بار بار مجھے خطوط و تلغرافات میں یاد دلایا گیا هے که تم سے مشورہ کرلیا گیا تھا ' اب کیوں مسئلۂ زمین مسجد میں اختلاف کرتے هو؟ ایسي حالت میں اپني بریت اور کشف حقیقت کیلیے جائز وسائل کے استعمال کا حق ضرور مجھے حاصل هونا چاهیے -

(نقـل خـط)

" میں نے اس راے کو تسلیم کرلیا هے که حصه متنازعه فیه جزو مسجد هے - وہ کسي حـالت میں سوائے مسجد کے کسي دوسرے کام میں صـرف نہیں هوسکتا هے ' اس پر بهي اگـر مسلمانان کانپور اور علماے کـرام صلح کو پسنـد کریں ' تو میں اس مخمصے سے چھٹکارے کي بہتـرین صورت یه تجویز کـرتا هوں که مسجد پهر سے مستحکم و مضبوط بنائي جائے - اور اوسکي کرسي اقلاً ٨ - فٹ بلند هو ' مگر زمین حصۂ منهدمه کي اپني موجودہ حالت پر رهے -

اس زمین کے تین حصے هیں : ایک حصه مهري کا ' دوسرے پر دیوار مکان متصل کي تهي ' تیسرا حصـه مسجـد کا دالان هے - جو حصه دالان مسجد کا هے ' وہ ایک چبوترے کي صورت پر قائم کردیا جائے -

جو پیـدل چلنے کا راسته هے ' اوسکي بلندي سے اس چبوترے کي بلنـدي کم از کم ایک فٹ هو - اور اوس مهـري کے حصه پر تین در کا برامدہ قائم کیا جائے - یه برآمدہ سڑک کي طرف هوگا - اسکے اور سـڑک کے درمیان میں دیوار کي زمین اور کچھه مقـدار پیدل راسته کي بهي هوگي ' اوسکي بلندي پیدل راسته کے برابر هو؛ اور یه برامدہ اسقدر بلند هو که مجاس صحن سے اوسکي چھت برابر هوجاوے ' اور درمیان اس برآمـدے کے بلـکه بیچ میں دروازہ مسجد کا هو - خواہ دوسرا دروازہ هو - یا جو اسوقت موجود هے وهي رهے -

پهر جو رخ اس بـرامـدہ کا سڑک کي طـرف هو ' وہ جالي سے بند کردیا جاے - یه جالي لوهے کي هو خواہ پتهر کي - اس برامدہ کے دونوں بازونکے در کهلے رهیں یا لوهے کے دروازے اوسمیں لگادیے جائیں - پیدل راہ جسوقت تنگ هو تو مسجد کے آنے والونکے لیے اصالۃً ' اور دوسرے لوگونکے لیے ضمناً اسقدر اجازت هوگي که بازؤنکے دروازوں سے مسجد میں داخل هوں یا ایک طرف سے دوسري طرف نکل جائیں - یه برآمدہ همیشه مسجد کي ملک رهیگا ' اور اوسکے اندر خرید و فروخت کے معاملات کسي طرح نہیں هوسکتے - کوئي سواري یا جانور نہیں گذر سکتا - مسلمانوں کو حالت نا پاکي میں جانا شرعاً ممنوع هے -

اس صـورت کي مسجـد بنانے کا هم نے ارادہ کیا هے اور اسکو هم ظاهـر کرتے هیں - مگر هم مسجد کے مغصوبه زمین کو بلا شـرط حاصل کرنا چاهتے هیں -

یه مصالحت [illegible] هیں جب گورنمنٹ بلا توسط مقامي حکام همارے تمام مطالبات قبول کرے :

اولاً همارِي زمین جوکه جزو مسجد هے همکو واپس کردي جائے -

ثانیاً همارے جمله ماخوذین متعلق مسجد بري کردیے جائیں -

ثالثاً ایک عام قاعدہ تحفظ مقامات متبرکه کا اجرا کردیا جائے -

علاوہ انکے حسب ذیل امور بهی هماري خواهشات سے هیں :

(١) جہانتک هو گورنر جنرل خود آکے همارے قیدي رها کردیں اور هماري مسجد همکو واپس دیدیں -

(٢) جسقدر ضمانتیں اخبارات سے اس بارہ میں لیگئي هیں ' وہ منسوخ کردي جائیں -

(٣) جن حکام نے ظلم کیا هے اونکي معقول تنبـیه هو تا کـه آیندہ ایسے مظالم کا سد باب هو جائے -

اور اعانت مصیبت زدگان کي تائید گورنمنٹ خود بهي کرے که اکثر حضرات اسکي حرکت کو ناراضگي گورنمنٹ کا باعث سمجھتے هیں اوسکي صورت یه هے که جسقدر چندہ اس فنڈ کا موجود هے وہ گورنر جنرل کي آمد کانپور کے وقت پیش کردیا جاے - اور اونسے خواهش کیجائے که خود بهي اوسکي شرکت کریں اور گورنمنٹ سے بهي شرکت کرائیں تاکه مستقل امداد اس طور پر هوسکے "

الهـــلال :

اس خط میں مولانا نے جو صورت بیان کی هے ' قریب قریب یہي صورت انهوں نے اپنے اُس مضمون میں بهي بیان کي هے جو انجمن موید الاسلام میں پیش کیا گیا - مسٹر مظهر الحق جب مشورہ کیلیے تشریف لاے تو انهوں نے اسي کا خلاصه بیان فرمایا - البته آخر میں جو تین مطالبات اور مزید بڑے هیں ' ان میں سے دفعه (١) کے علاوہ اور کسي دفعه کو انهوں نے شرایط فیصله میں شامل نہیں کیا تها ' اور در اصل اصلي مسئله زمین مسجد اور متهمین حادثه هي کا تها - یه امور اسکے علاوہ هیں -

میں نے جب اس صورت مجوزہ کو سنا ' نیز معلوم هوا که جناب راجه صاحب محمود اباد کا بیان هے که هز ایکسلنسي کسي ایسي صورت کو منظور کرلینے کیلیے طیـار هیں ' توگو آخري مشورہ اور قطعي راے کي صورت میں گفتگو نه تهي ' تا هم میں نے کہا که

پھر فرمایا کہ گو مسلمان مظلوم ہیں مگر ہم انکو نصرت بخشیں گے کیونکہ یہ اللہ کی سلطنت کو قائم کرنا ' اور اسکی پرستش و عدالت کو نصرت دلانا چاہتے ہیں - اسکے بعد مسلمانوں کے ظہور کے نتایج بتلاے کہ یہ مظلوم مسلمان جنکو جہاد کی اجازت دی جا رہی ہے' وہ قوم ہے کہ فتح و نصرت اور قدرت و تمکن کے بعد اسکا کام عیش و عشرت ' ملک گیری ' اور محض تخت فرمائی نہوگا ' بلکہ وہ دنیا میں صفات الہیہ کا مظہر اور اسکے عدل و صداقت کی نعمت کی حامل ہوگی - وہ ضلالتوں اور گمراہیوں سے دنیا کو روکیگی - اعمال حسنہ کا حکم دیگی - عبادت مالی و بدنی اسکا شعار ہوگا !

ان تسرتیبات سے کیا نتیجہ نکلتا ہے ؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مطالب مضطرفہم اور نتائج مسطر درس و بصیرت ہیں ؟

اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان دنیا میں صرف اسلیے آے کہ اللہ کے عبادت خانوں کی حفاظت کریں ' اور انکو انسانی ظلم و سرکشی کی شرارتوں سے بچائیں - انکو سیزدہ برس تک کہا گیا کہ صبر کرو - البتہ چودہویں مرتبہ تلوار کے مقابلے میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی تو بتلا دیا کہ یہ اجازت صرف اسلیے ہے کہ ایسا نہوتا تو اللہ کی عبادت کے گھر ڈھا دیے جاتے اور مسجدیں منہدم کر دی جاتیں ' جنکے اندر نہایت کثرت سے اسکا ذکر ہوتا ہے -

یہ سرسری مطالعہ کا نہیں بلکہ نہایت غور و تدبر کا موقعہ ہے - مسلمانوں نے جب سب سے پہلی مرتبہ تلوار کے قبضے پر ہاتھہ رکھا تو انکے سامنے مساجد کی حفاظت اور اسکے انہدام ہی کا مسئلہ تھا - انہوں نے اس دنیا میں قتل و دفاع کا پہلا قدم اٹھایا تو وہ اپنے گھروں کی حفاظت کیلیے نہیں بلکہ خدا کے گھر کی حفاظت کی راہ میں تھا - وہ صبر و ضبط کے ساتھہ مدت تک بیٹھے رہے ' پر اٹھے تو مسجد کیلیے اٹھے ' اور بڑھے تو مسجد ہی کی راہ میں !

(۳) خدا نے بھی انکا سب سے بڑا شرف یہی بتلایا کہ انکے ذریعہ اپنے معابد کی حفاظت کا کام لےگا ' ورنہ اگر انکو نہ ظاہر کرتا ' اور اپنی نصرت و فتح کی بخشش انکیلیے نہ چن لیتا تو اسکی زمین پر اسکے مقدس معابد منہدم ہو جاتے -

(۴) صرف اسلام ہی کی مساجد کیلیے نہیں ' بلکہ تمام عبادت خانوں کی بلا استثنا حفاظت انکا مقصد بتلایا کہ وہ مذاہب کو امن دینے والے اور اقوام کو ظلم و تعصب سے نجات دینے ہونگے - یہ در اصل ایک طرح کی پیشین گوئی تھی ' جسکی ایک ہولناک صدی کے اندر ہی واقعات نے سچی تصدیق کر دی !

جبکہ ایک مذہب دوسرے مذہب کو برباد کرنا چاہتا تھا ' جب کہ ہر قوم سمجھتی تھی کہ خدا کی زمین صرف اسکے ہی لیے موجود ہے اور کسی دوسری قوم کے مذہب اور مذہبی عمارات کو اسپر جگہ نہ ملنی چاہیے ' تو مسلمانوں ہی نے ظہور کیا جس نے انکو ظلم و استبداد سے نجات اور رہائی و حفاظت سے نجات دلائی - جزیرۂ عرب و یمن کے اندر مسلمانوں کی وجہ سے عیسائیوں کو یہودیوں کے ظلم سے جو نجات ملی ' اسکی تاریخ طولانی اور محتاج تمہید ہے ' لیکن یہ کون نہیں جانتا کہ مصر میں قبطیوں کو جس قوم نے عیسائیوں کے مذہبی ظلم سے نجات دلائی اور قبطی معابد کو آزادی بخشی وہ مسلمان ہی تھے ؟ خود عیسائیوں ہی کے اندر چھٹی صدی عیسوی میں انتہا درجہ کی مذہبی تفریق اور تعصب و جنگ و جدال تھا - ایک چرچ دوسرے چرچ کے پیرو کی تکفیر کرتا ' جلاوطنی کی سزا دیتا ' اور بسا اوقات زندہ جلا دیتا تھا - علی الخصوص گریک و رومانی چرچ ' جسکے ہاتھوں مشہور یعقوبی فرقے کو کیسی کیسی درد انگیز مصیبتیں جھیلنی پڑیں ؟ لیکن صرف مسلمان ہی تھے جنھوں نے مصر و اسکندریہ میں اس فرقے کو پناہ دی ' اسکے معابد محفوظ ہوگئے ' اور بکمال آزادی اپنے گرجوں کے اندر اقرار توحید کے ساتھہ ' خدائے مسیح کی پرستش کرنے لگا !

پھر اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں اور گو اسلام کی شرعی خلافت کا یہ دور نہ تھا ' تاہم امویہ و عباسیہ کے عہد پر نظر ڈالو اور اس پیشین گوئی کی صداقت کو یاد کرو - کس طرح تمام مذاہب و ملل کو اسلامی حکومتوں میں آزادی دیدی گئی اور علی الخصوص عیسائیوں کے فرقے کس طرح مسلمانوں کی بدولت بربادی سے بچ گئے ؟

مسلمانوں کی حکومت میں خود مختلف اسلامی مذاہب کو آزادی حاصل نہ تھی - شوافع حنابلہ کے دشمن تھے - اور حنابلہ شوافع کو ہلاک کرنا چاہتے تھے - اشاعرہ نے ایوبیہ کی قوت پاکر معتزلہ کے ساتھہ جو کچھہ کیا ' سب کو معلوم ہے - سنیوں اور شیعوں کا باہمی قتال بجاے خود ایک داستان خونین ہے - خوارج و قرامطہ کے حالات تاریخ میں تلاش کرو - ہمیشہ ایک فرقے نے دوسرے فرقے کو تباہ کیا ہے ' اور دوسرے نے انتقام کا موقع پایا ہے تو کسی طرح کی کمی نہیں کی ہے - تاہم یہ کیسی عجیب بات ہے کہ مسلمان خود تو باہم ایک دوسرے کو برباد کرتے تھے ' لیکن غیروں کو انہوں نے ہمیشہ پناہ دی اور ذمیوں کے حقوق کی نسبت کبھی بے احترامی نہ کی - شوافع نے حنابلہ کا محلہ بغداد میں لوٹ لیا ' لیکن عیسائیوں کے گرجوں کی برابر حفاظت ہوتی رہی !

صلاح الدین عیسائیوں کے خونی جہاد کا میدان میں جواب دیتا تھا ' جبکہ وہ بیت المقدس کی مسجد عمر کو ڈھا چکے تھے ' لیکن خود اسکی حکومت کے اندر عیسائیوں کو پوری آزادی تھی اور مسجد عمر کی طرح مسیحی گرجا نہیں ڈھایا جاتا تھا !!

حضرۃ عمر (رض) کے دنیا میں آخری الفاظ یہ تھے کہ غیر مذہب رعایا کے حقوق کی حفاظت کرنا - انہوں نے اپنی آخری وصیت میں کہا تو یہی کہا کہ انکو دشمنوں کے حملے سے بچایا جائے اور انکے معابد محفوظ رہیں ! (طبری وغیرہ)

جب کوئی فوج حرکت کرتی تھی تو اسکے تمام افسروں کو نصیحت کی جاتی تھی کہ پادریوں کو قتل اور گرجوں کو منہدم نہ کرنا !

لہذا یہ سب نتیجہ اسی کا ظہور تھا کہ : " و لو لا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لہدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا " ؟ فہل من مدکر ؟

(۵) پس اگر آج مسلمان اپنی وسیع زمینوں کی حفاظت نہیں کرسکتے جس پر انکے تخت حکومت بچھے ہوے اور انکا علم سلطانی نصب ہے ' تو کچھہ افسوس نہیں ' لیکن اگر وہ زمین کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کی بھی حفاظت نہ کرسکیں ' جو خدا کی عظمت و جلال کا تخت ہے ' اور جسکے منارے اسکی قدوسیت کے علم ہیں ' تو انکے لیے افسوس ہے !

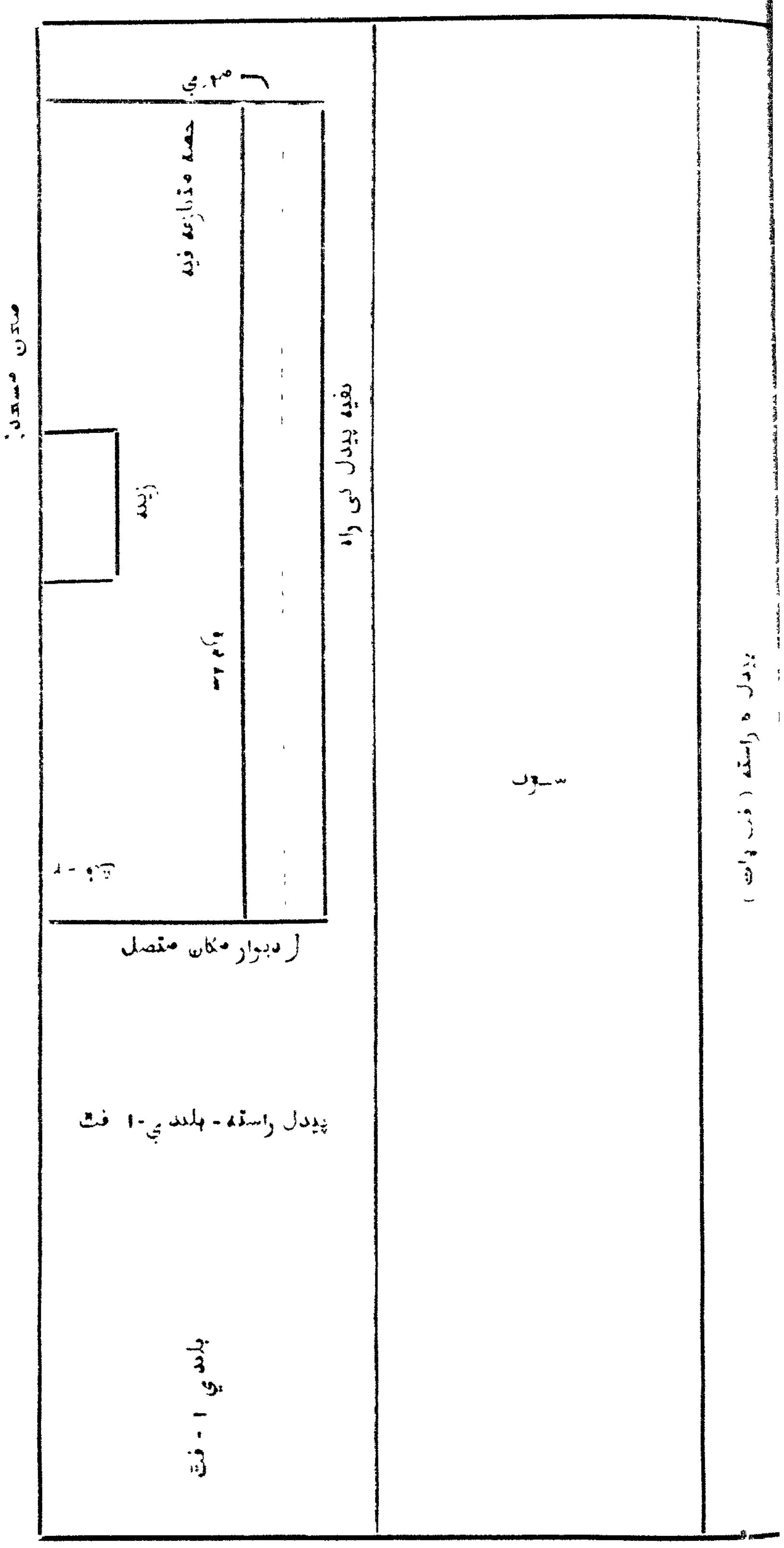
کیونکہ یہ انکا مقصد ظہور ہے اور اگر وہ اپنے مقصد حقیقی کو بھول جائیں تو یہ مقصد کی موت ہوگی جس کے بعد زندگی ممکن نہیں !

(۶) مسجد مقدس کانپور کا معاملہ ایک تازیانہ تھا ' جس نے مسلمانان ہند کو انکا مقصد عظمی یاد دلانا چاہا - پس مبارک ہیں وہ جو اس تنبہ سے عبرت پکڑیں ' اور آیندہ اپنی قوتوں کو اس راہ میں وقف کر دیں !!

مولانا عبدالباري نے اس صورت مجوزه کے واضح کــرنے کیلیے جو نعمیر مسجد کا ایک نــقشه بهي قلم سے کهینچ کر بهیجا تها - ضرور ہے نه آسے بهي نقل کردیا جاے ' تاکه صورت مجوزه اچهي طرح سمجهه میں آجاے - نیز معلوم هوسکے نه میرا اتفاق کس صورت میں تها ؟

(نقشۂ نو تعمیر حصۂ متنازعه فیه)

جو پهلي صورت مجوزه کي حالت میں هوتا



(ایک ضروري مکالمــه)

یه گفتــگو محض ایک ابتدائي مشوره تها - آخري مشوره اور قطعي و اختــتامي راے کا موقعه بعد کیلیے چهوڑ دیا گیا تها تاهم الله تعالی کي کچهه عجیب حکمت هے که چند خیالات اُس وقت بهي پیدا هوے' اور میں نے مسٹر مظهرالحق پر ظاهر کیے - بالاخر یهي صورت پیش آئي -

میں نے کہا " کسي امــر کے نیک و بد اثر کیلیے بــڑي چیز شے کے ساتهه کے اور حالات و حوادث بهي هوتے هیں - اثر مجموعي پر پڑتا هے اور بعض حالتوں میں ضمني باتیں اسطرح غالب آجاتي هیں که نفس مسئله مغلوب هوجاتا هے -

حضور ویســراے کہتے هیں که میں خود آؤنگا - مسجد دیکهونــگا اور خــود اپني زبان سے تمام امور کا اعــلان کــرونگا ' لیکن ایک اهم سوال یه هے که وه کس عــالم میں آئیں گے ؟ اور کیسے خیالات ظاهــر کرینگے ؟

فیصله اور مضی ما مضی کي تجویز هو رهي هے ' لیکن کہیں ایسا نهو که مسلمانوں کي دل شکني یا رنجیــدگي کي کوئي بات هوجاے - کہیں گذشته واقعات کا جانب دارانه تذکره نه نکل آے - کہیں جــرم و بے جــرمي کا سوال نه چهڑ جاے - اگر ایسا هوا تو پهر اصل مسئله کا اثر ان باتوں کے ســاتهه شامل هوکر پبلک کے سامنے آیگا اور فیصله کنندوں کي حالت نازک هوجاے گي -

جب ویســراے فیصلے کي غــرض سے آئیں گے تو کانپور میں جوش و محبت کے ساتهه خیــر مقــدم هوگا' لیکن اگر انکي تقــریر میں کوئي بات ایسي هوگئي ' تو جن لوگوں نے ایسا کرایا هے ' انکو ملامت کیجائیگي "

لیکن مسٹر مظهرالحق نے کہا که " ایسا کیوں هونے لگا ؟ حالات وائسراے کي نظر سے پوشیده نہیں " سچ یه هے که مسٹر مظهرالحق کے هاتهه میں فیصله نه تها ' اور نه وه اسکے ذمه دار تهے - وه اسکي نسبت کہتے تو کیا کہتے ؟

لیکن اب میں دیکهه رها هوں که میرا خیال بالکل غلط نه نکلا - حضور وائسراے اگر سر جیمس مسٹن کي بے موقع تعــریف نــه کرتے ' اگر جرم و بے جــرمي کا سوال نه چهیڑتے ' اگــر زمین کي ملکیت کو ایک غیر ضروري سوال قرار نه دیتے ' اور اگــر اُن لفظوں کے ساتهه رهائي کا حکم نه دیتے ' جن کے ساتهه دیا گیا ' تو شاید عام مسلمانوں کے دلوں میں زیاده طمانیت اور شکر گزاري هوتي - عام اس سے که اصل مسئله کي حالت کیسي هي کیوں نه هوتي !

هر شے کا حکم اسکے گرد و پیش اور حوالي کے تغیرات کے بعد بدل جاتا هے - کیونکه جماعت پر اثر مجموعي حالات کا هوتا هے - عام نظریں ایک کیمسٹ کي طرح تفرید کیمیاوي کے بعد حوادث پر نظر نہیں ڈالتیں -

یه ایک نہایت اهم نکتــۂ سیاست اور صرف اعلی حکام کے سمجهنے هي کي بات هے - تعجب هے که حضور وائسراے نے اسپر غور نه فرمایا :

ربط نہــاں غیــر کا پــرده هے ' ورنــه آپ
دشمن کے ساتهه صرفه کریں رسم و راه میں ؟

(تغیر اور تنسیخ و ترمیم)

گفتگو کا آغاز اسی صورت سے هوا - جبکه شمله اور لکهنو میں نامۂ و پیام اور گفت و شنید هو رهي تهي ' تو یقیناً یهي صورت سب کے پیش نظر تهي - خود مسٹر مظهرالحق کو بهي یهي معلوم تها ' اور مولانا عبدالباري بهي اسی خیال میں هونگے ' لیکن (جیسا که خود مولانا نے اپني تحریر میں لکها هے) جب معامله زیاده وقیع حد تک پهنچا اور سرکاري حلقه میں آخري راے کسي نه کسي طرح قرار پاگئي ' تو لکهنو میں ایک صحبت شوری قرار پائي - منگل کے دن ویسراے آئے هیں - جمعرات کو یه صحبت منعقد هوئي تهي -

یهي صحبت شوری هے' جس نے معاملات کی صورت یکا یک متغیر کر دي - مولانا عبد الباري اپنی تحریر میں لکهتے هیں که تمام مطالبات میں سے صرف مسجد اور متهمین کی رهائی کے مسائل فیصلے کیلیے لیے گئے - معلوم هوتا هے که اسی مجلس میں کہدیا گیا تها که ویسراے اس سے زیاده اور کچهه نہیں کر سکئے که چهجه نکال لینے کی اجازت دیدیں ' اور ایک طرح کا مبهم قبضه زمین کی مسجد پر هو جاے - قیاس کہتــا هے که عدم ملــکیت کے سوال پر

وبسراے اسے منظور کرلیں تو پھر تمام معاملہ کا خاتمہ ہے - کیونکہ اصولاً اس صورت میں اور زمین پر مثل سابق دالان تعمیر کردینے میں کچھہ بھی فرق نہیں ہے -

(اصلی سوال)

تمام معاملے کی بنیاد یہ امر ہے کہ مسجد کی زمین کا ایک حصہ مسجد کی ملکیت اور قبضے (باصطلاح قانون) ' اور تصرف (باصطلاح فقہ) سے نکالکر سڑک میں شامل کردیا گیا ہے - مسلمان کہتے ہیں کہ یہ جزو مسجد ہے ' اسلیے سڑک میں شامل نہیں کیا جا سکتا -

پس قانون اور فقہ ' دونوں کے لحاظ سے یہ سوال (ملکیت) اور (تصرف) کا ہے - نہ کہ کسی ہئیت و شکل عمارت کا -

(مجوزہ صورت)

مولانا نے فیصلے کی صورت یہ تجویز کی کہ :

" گورنمنٹ بلا کسی شرط کے زمین مغصوبہ واپس کردے اور جس طرح مسجد کی ملکیت میں تھی ' اسی طرح دیدی جاے " اس دفعہ نے (ملکیت) کا مسئلہ صاف کردیا اور مسجد کی زمین آسے بجنسہ واپس ملگئی

یہ اصول ٹھیک ٹھیک قائم رہا کہ " مسجد کی زمین کا ہر حصہ مقدس ' اور وہ کسی حال میں مصالح مسجد کے سوا کسی دوسرے کام میں نہیں آسکتا "

اب دوسرا مسئلہ (تصرف) کا رہا - کیونکہ قانوناً کبھی ملکیت بغیر حق تصرف کے مفید دعوی نہیں -

اسکا فیصلہ اس طرح ہوا کہ حق تصرف بھی مسجد اور اسکے متولیوں باعام جماعت کو ملیگا - لیکن اب چونکہ اُس جانب سڑک نکلی ہے جو پہلے نہ تھی' اور مسجد کی نئی تعمیر درپیش' لہذا اس تعمیر کا نقشہ متولیان مسجد اپنے جدید مصالح اور فوائد کے لحاظ سے یہ تجویز کرتے ہیں کہ اُس جانب مسجد کا صدر دروازہ بنا یا جاے - صدر دروازے کیلیے برامدہ ضروری ہے - اسلیے اوپر تو صحن مسجد کی وسعت اور اسکا دالان بدستور رہیگا ' لیکن اسکے نیچے دروازہ کی وجہ سے ایک سہ درہ بنادیا جایگا ' اور وہ بالکل اسی طرح زمین کی مسجد پر ہوگا ' جیسا کہ صدہا مساجد میں مثل مکانات کے کچھہ جگہ چھوڑ دی جاتی ہے ' اور اسپر یا تو سیڑھیاں ہوتی ہیں ' یا بطور براٰمدے کے جگہ خالی رہتی ہے - بمبئی اور کلکتہ کی مساجد میں یہ صورت بکثرت ہے -

یہ جو جگہ خالی چھوڑ دی جاتی ہے تو مسجد ہی کی زمین ہوتی ہے ' لیکن مصالح مسجد کیلیے سکو الگ سا کردیا جاتا ہے -

(سڑک اور زمین مسجد)

ایک اہم سوال جو اب فیصلہ کے اثر کیلیے مہلک ہو رہا ہے ' اُس حالت میں بھی پیدا ہوسکتا تھا ' یعنے یہ برامدہ یا سہ درہ سڑک میں شامل ہوگا - اور گو مسجد کے دروازے کے سامنے کی زمین کو دھوپ اور بارش سے بچانے اور آنے جانے والے نماز-یوں کے خیال سے اسکی تعمیر عمل میں آئی ہو' لیکن اسکا کیا علاج کہ غیر مذہب بھی ہر حالت میں اسپر سے گذر رہیں گے ' اور اسکا احترام مثل مسجد کے محفوظ نہ رہیگا ؟

یہی سوال ہے جو موجودہ صورت میں ہر شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے -

لیکن اسکا علاج بھی اس صورت میں موجود تھا - مولانا نے صاف صاف لفظوں میں لکھدیا تھا کہ دروازے کے سامنے کا حصہ فت پات سے ایک فت اونچا بنا یا جایگا ' اور جو رخ اسکا سڑک کی جانب ہوگا ' اسے جالی سے بند کر دیا جایگا - دونوں جانب کے در لوہے کے دروازے سے بند ہوسکیں گے . . . . اسکے اندر خرید فروخت نہوسکے گی ' کوئی سواری یا جانور وہاں سے نہیں گذر سکتا ' مسلمانوں کو حالت نا پاکی میں وہاں جانا مثل مسجد کے شرعاً ممنوع ہے "

(گورنمنٹ کی خاطر نہیں بلکہ مسجد کیلیے)

رہی یہ بات کہ ہم دروازہ کیوں بنائیں ؟ کونسی وجہ ہے کہ پہلی سی حالت باقی نہ رکھی جاے ؟ تو اسکے لیے نہایت معقول وجوہ ہیں :

(۱) مسجد از سر نو تعمیر کرینگے تا کہ زیادہ خوش قطع ' زیادہ مستحکم ' اور زیادہ آرام دہ ہو - مسجد کو از سر نو تعمیر کرتے ہوے بحفظ رقبۂ زمین' ہمیں اختیار حاصل ہے کہ بر بناے مصالح و فوائد' نقشۂ عمارت میں تبدیلی کریں - اس تبدیلی سے اُس اصول پر کوئی اثر نہیں پڑتا ' جسکا تعلق مساجد اور گورنمنٹ سے ہے -

(۲) پہلے حالت اور تھی - اب اُس جانب سے ایک بڑی سڑک نکل رہی ہے - لہذا ضرور ہے کہ اب مسجد کا صدر دروازہ سڑک کی جانب ہو - اگر یہ قضیہ نہ بھی پیش آتا ' جب بھی نئی سڑک کی صورت میں اُس جانب صدر دروازے کا رکھنا ضروری تھا -

(۳) دروازہ کے آگے برآمدے کا ہونا علاوہ عمارت کی حسن و خوشنمائی کے ' نمازیوں کیلیے بھی آرام دہ ہوگا - کیونکہ بارش کے وقت دروازہ کی پانی سے حفاظت ہوگی - دھوپ میں سایہ ہوگا - یہی مصالح ہیں جنکی وجہ سے بڑے بڑے مکانوں میں برآمدے نکالے جاتے ہیں اور مساجد میں بھی موجود ہیں -

" مسجد کی از سر نو تعمیر " - " ایک فت کی بلندی " - " سہ درہ " - " لوہے یا پتھر کی جالی " - " زمین کی بلا شرط واپسی " وغیرہ وغیرہ ' مولانا کی تحریر کے اہم الفاظ ہیں - آن پر دوبارہ نظر ڈال لیجیے -

(مجوزہ فیصلہ بالکل کامیابی تھی)

اب آپ انصاف فرمائیں کہ اس صورت اور مسجد کو بحالت اولی چھوڑ دینے میں اصولاً ' شرعاً ' قانوناً ' کیا فرق ہے ؟ بلکہ فی الحقیقت پہلی صورت سے بھی زیادہ بہتر و انفع -

اس معاملہ کی اصلی روح حفظ زمین مساجد کا اصول تھا - اور وہ بمجرد اعتراف ملکیت حاصل - پھر تصرف میں میونسپلٹی کو کوئی دخل نہیں !

یقیناً میں نے اس صورت کو سنکر ایک ابتدائی گفت و شنید کی طرح اتفاق ظاہر کیا ' اور کچھہ عرصہ تک مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرنے کے بعد کہا تھا کہ " اگر ایسا ہوا تو میں مخالفت نہیں کرونگا "

مگر اب کہتا ہوں کہ اس صورت سے تو کوئی بھی مخالفت نہیں کرسکتا - کیونکہ یہ تو بالکل سر جیمس مسٹن کے حکم کو خاک میں ملانا اور مطالبۂ مسلمین کی یہ کلی فتح تھی -

مسٹر مظہر الحق نے خود بار بار کہا : میری سمجھہ میں یہ بات نہیں آتی کہ اس صورت کے منظور کرلینے کے بعد سر جیمس مسٹن کیلیے کیا باقی رہجایگا ؟ انکو تعجب تھا اور میں نے بھی اس تعجب میں شرکت کی -

مسئلۂ عمان

مرحوم سلطان فیصل ' امیر عمان -

عمان ' بحرین کے بعد قریب خلیج فارس' سواحل عرب پر ایک
ی عربي ریاست ہے - اسکے مشرق میں بحر عمان ' مغرب میں
ن - اور شمال میں اضلاع حضر موت ہیں - ساحلي مقامات نہایت
ر سرسبز ہیں ' پہاڑوں میں معدنیات بھي پاے جاتے ہیں -
یہ ملک ایک مستقل ریاست ہے ' جس کا پایہ تخت شہر
سقط " ہے ' ملک کا رقبہ تخمیناً ۸۰ ہزار میل ہے اور آبادي
لاکھہ - تمام رعایا جو قبائل پر منقسم ہے' فوج میں داخل ہے '
دے زیادہ تر اباضي طریقے کے خارجي مسلمان ہیں -

دیگر غیر محفوظ سواحل
ي طرح ایک مدت سے
ي یورپین پالیسي کا شکار
ایک برٹش کونسل یہاں
امور میں دخیل کا رہے '
ب تک اغراض صرف
رتي اور حفظ طرق ہند
ے گئے ہیں -

ہندوستان کي حفاظت
ورت بھي ایک بلاے
رمان ہے ' جس سے کسي
ے کو پناہ نہیں !

سه دنوں جس فرمانروا ے
ے ابتلاے آفات اور پھر
ي اطلاع آئي ' اوس کا نام
مل بن ترکي بن سعید "
سلطان سعید نہایت دلیر
ور بلند حوصلہ امیر تھا '
ے نہ صرف عمان ہي کو
بضۂ حکومت میں رکھا '
سواحل کي دوسري جانب
میں زنجبار ' اور ایشیا
وادر (بندر بلوچستان) پر
قابض ہوگیا !

لطان سعید کے مرنے پر
ا ایک بیٹا (سلطان برغاش) زنجبار کي ' اور سلطان (ترکي)
ي مسند امارت پر بیٹھا - (ترکي) کو مسند نشیني کے تھوڑے
دنوں بعد اپنے بھائي عبد المجید سے برسر پیکار ہونا پڑا ' اور
ب ہوکر ناچار انگریزي جہاز کے سامنے اطاعت قبول کرلي '
ي کہ بجاے عبد المجید سلطان عمان مشہور ہوا ' اور ترکي
ب جہاز میں قید ہوکر بمبئي لایا گیا ' یہاں وہ ایک مدت
نظر بند رہا تھا - یہیں سابق سلطان فیصل پیدا ہوا - عبد المجید
ے خوش نہ تھے ' اسلیے سربرآوردگان عمان کي مخفي دعوت
ے عورت کے بھیس میں (ترکي) بمبئي سے عمان پہونچ گیا !
خوش قسمتي سے عبد المجید اس وقت عمان سے باہر شکار
مشغول تھا ' اس لیے ارکان و عمائد عمان کي تائید سے وہ بلا
مت تخت نشین ہوگیا اور شہر کے دروازوں کے گارڈ کو حکم
دیدیا کہ عبد المجید جب واپس آئے تو سنجیدگي سے اوس کو کہدو
کہ " تم اب سلطان عمان نہیں ہو " -

عبد المجید مجبوراً ملک کے اندروني علاقے میں چلا گیا ' اور
فراہمي جمعیت کے بعد لڑنے کو نکلا ' بالاخر ۶۰ ہزار ڈالر کے معاوضے
میں اپنے دعوئیے تخت نشیني سے باز آیا ' جس کو برٹش
گورنمنٹ نے ترکي کي طرف سے فوراً ادا کردیا ' اور ترکي اپنے حریف
کے حملوں سے محفوظ ہوگیا -

وفات سے کچھہ دن پہلے سلطان " ترکي " کو راس الحد کے
قریب ایک اور ملکي شورش کا مقابلہ کرنا پڑا جسکے فرو کرنے کے
لیے اوسنے اپنے محبوب فرزند امیر فیصل کو روانہ کیا ' امیر فیصل
نے جو بعد کو سلطان فیصل ہوا ' باغیوں کو شکست دي ' اور ایک
انگریزي جہاز کي اعانت کي بدولت شدائد سفر بحري سے نجات پا کر
عمان واپس آیا -



مرحوم (امیر فیصل) سابق والي عمان

(ترکي) کے بعد " فیصل "
ہندوستاني تجار اور اہل ملک
کے انتخاب اور برٹش گورنمنٹ
کي رضا سے امیر عمان منتخب
ہوا ' فیصل اپنے باپ ہي کے زمانہ
سے امور مہمہ سر انجام دے چکا
تھا ' اس لیے اپنے بھائي " محمد "
کے مقابلہ میں کامیاب رہا -

فیصل کو ملک کي متعدد
بغاوتوں سے سابقہ پڑا ' پہلے اپنے
چچا " عبد المجید " سے جو آخر
قید ہوکر بمبئي آیا ' پھر ابن
صالح سے جسکو ۱۰ - ہزار ڈالر دیکر
راضي کیا گیا ' لیکن ایک شب کو
اوس نے ناگہاني حملہ کردیا اور
محل میں گھس پڑا ' سلطان
بہ مشکل جان بچا کر ایک
دوسرے قلعے میں چلا گیا ' پھر
ایک اور سردار نے شورش کي '
جس پر انگریزي جہاز نے گولہ
باري کي - آخر الامر اس
موجودہ بغاوت سے سابقہ پڑا '
جسکے فرو کرنے میں وہ بالکل
ناکامیاب رہا تھا ' اور کیا عجب
کہ اوسکي موت ' شدت غم و حزن اور اندیشہ و فکر کا نتیجہ ہو -

فیصل کي وفات پر اب اوس کا بیٹا سلطان " تیمور " امیر عمان
ہے ' ریاست کا استقلال خاتمہ پذیر ' اور جدید حالات کمال درجہ
رو بانقلاب ' و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا !

انگلستان کي حرص ارضي کو حفاظت ہند کا ایک ایسا بے امان
بہانہ مل گیا ہے ' کہ اسکے صیاد طمع کیلیے عرب و افریقہ کے تمام گوشے
شکار گاہ بن گئے ہیں - نہر سوئز پر اسي کیلیے قبضہ ضروري ہے -
مصر اسي بہانے کا قتیل ہے - خلیج فارس اور اسکي ریاستیں اسي
کي بدولت دم توڑ چکي ہیں - کویت اور محمرہ کا خاتمہ ہوچکا ہے -
تبت پر بھي اسي کیلیے پنجۂ آز بڑھا تھا - یہ سب کچھہ لعل ہند
کي حفاظت کیلیے ہے ' لیکن کسے معلوم کہ یہ لعل درخشاں ہمیشہ
انکے ہي خزانے میں رہیگا ؟ و تلک الایام نداولہا بین الناس ! !

اس صحبت میں زور نہ دیا گیا ہوگا ' اور جناب راجہ صاحب اور مولانا عبد الباری نے اپنی جگہ یہی سمجھا ہوگا کہ زمین کی ملکیت بھی مسجد کو دیدی جا رہی ہے -

میرا اختلاف یہیں سے شروع ہوتا ہے کہ زمین کی ملکیت اور تصرف ' دونوں کی وہ صورت قائم نہ رہی جو پہلے پیش کی گئی تھی - اور حفظ زمین مسجد کا اصل الاصول خطرہ میں پڑگیا جسکے لیے یہ تمام حوادث خونین پیش آئے تھے -

(اختـلاف کا مبـدء)

(۱) اول تو اس تغیر صورت کی اُن لوگوں کو بالکل اطلاع نہیں دی گئی ' جنکو پہلی صورت کی اطلاع دی گئی تھی - مجھے معاف رکھا جاے اگر میں کہوں کہ یہ وہی شخصیت ہے ' جس پر ہمیشہ لوگوں کو ملامت کی گئی ہے - مسئلہ کی اہمیت اور اسکا عام اسلامی مسئلہ ہونا آخر کچھہ بھی وقعت ضرور رکھتا تھا ' اور دوسرا یہ کہنے کا موقعہ پورا پورا حاصل تھا کہ " اب ہمیں اس آخری صورت کی نسبت مسلمانوں سے اخیری مشورہ کر لینے کی مہلت ملنی چاہیے - ہم ثالث بالخیر ہیں ' لیکن اصلی فیصلہ کنندہ قوت نہیں ہیں "

(۲) پھر سب سے بڑھکر اصولی سوال یہ ہے کہ پہلا مشورہ بھی آخری اور قطعی نہ تھا - خود مجھسے جس طرح گفتگو ہوئی تھی ' میں سمجھتا ہوں کہ اوروں سے بھی اسی طرح ہوئی ہوگی - ایک منٹ اور ایک نصف لمحہ کیلیے بھی میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا کہ صرف اسی ابتدائی مشورے کی بنا پر خاتمہ کار ہوجائیگا - میرے محترم دوست مسٹر مظہر الحق اس سے اچھی طرح واقف ہیں - میں نے مولانا عبد الباری صاحب کو تار دیا تھا کہ " معاملہ اہم و نازک ' کمال حزم مطلوب ' پس اپنی ذمہ داری کی نزاکت کو محسوس کرکے قدم بڑھانا چاہیے " اور انھوں نے اطمینان دلادیا - خدا بہتر جانتا ہے کہ آغاز گفتگو سے میں مضطرب اور نتیجہ کی طرف سے مشوش خاطر تھا - مشورہ میں رازداری کی شرط لگا دی تھی ' اور ابتدائی گفتگو کا عام اعلان کسی طرح مناسب بھی نہ تھا - کسے معلوم تھا کہ فیصلہ ہوا بھی کہ نہیں ؟ اسی لیے میں نے راجہ صاحب سے باضابطہ گفتگو کرنا چاہی تھی لیکن اتوار کے دن روانہ ہوے صرف پیر ہی کے دن میں کلکتہ پہنچ سکتا تھا ' اور انھوں نے تار دیا کہ اُس دن میں کلکتہ میں پہونچا - پھر باوجود اپنی مسلسل مصروفیت اور ناقابل بیان انہماک شغل کے ' مسٹر مظہر الحق سے ملا - لیکن انکو خود بھی یہ کب معلوم تھا کہ معاملہ کس منزل تک پہنچ چکا ہے ؟

• [illegible] تھا کہ آخری مشورہ ابھی باقی ہے اور جیسا کہ خیال تھا ' مختلف مقامات میں ایک مجمع کر کے مشورہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لیتا - اس صورت میں مولانا عبد الباری کی ذمہ داری بھی کم رہتی اور شاید موجودہ حالت سے زیادہ بہتر حالت میں تمام معاملات نظر آتے -

(مشکـلات کار)

• میں مشکلات سے بھی بے خبر نہیں ' اگرچہ عام معترضین کے خلاف ہوں - یہ بالکل سچ ہے کہ حضور ویسراے کسی وجہ سے اس معاملہ کو جلد سے جلد ختم کردینا چاہتے تھے ' اور اس کی علت پر غور کرنے کیلیے ہمیں زیادہ دماغ سوزی کی ضرورت نہیں - ہر شخص اسے سمجھہ سکتا ہے ' اور اسی کی بنا پر مسلمان اس فیصلے کو اصولاً

اپنے حق طلبانہ ایجی ٹیشن کی کامیابی اور حضور ویسراے کی یادگار دانشمندی اور مصلحت شناسی سے تعبیر کرتے ہیں - ہمارے لیے کوئی مجبوری نہ تھی کہ چند دنوں کی اور تاخیر گوارا کرلیتے ' اور کہدیتے کہ جب تک اس اخیری صورت کی نسبت مشورہ نہ کرلیا جاے ' اُس وقت تک کچھہ نہیں کہا جاسکتا - حضور ویسراے چاہتے ہیں تو بغیر انتظار نتائج جو کچھ چاہیں کر دیں - لیکن اگر مسلمانوں کی دلجوئی اور امنیت مقصود ہے تو صرف ایک شخص اپنی ذمہ داری پر کیونکر اتنے بڑے خونین معاملہ کے فیصلۂ آخری کو لیلے سکتا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں کہ سنیچر اور اتوار کے دن شملہ میں تار دینا کچھہ بھی مشکل نہ تھا - جیسا کہ دنیا کے ہر حصے اور آبادی میں کہا جا سکتا ہے -

جمعرات سے پیشتر تک جسقدر گفتگو ہوئی تھی ' غالباً صرف راجہ صاحب اور حضور ویسراے میں ہوئی تھی - جمعرات کے دن یا جمعہ کے دن آخری راے کا مراسلہ دیکر آنریبل سید رضا علی کو شملہ بھیجا گیا اور اسکے ساتھہ ہی ہز ایکسلنسی کی حرکت عمل میں آئی - یہی آخری وقت مہلت لینے اور حزم و احتیاط کا تھا -

* * *

یہ واقعات تھے جو میرے علم میں ہیں ' اور یہ راے ہے جس اظہار میں نے اپنا فرض سمجھا - یہی سبب ہے کہ میں نے اسی کے دن اپنی راے سے حضرات متعلقین فیصلہ کو اطلاع دیدی اور اسی بنا پر (ٹون ہال) کلکتہ کے جلسہ میں بھی سب سے پہلا رزولیوشن زمین مسجد کے متعلق رکھا گیا کہ اس سے حفظ مسجد کا بنیادی اصول خطرہ میں ' اور آئندہ کے لیے نظیر ہونے کا خوف سامنے تھا -

(گذشتہ و آیندہ)

یہ قطعی اور ناقابل تاویل ہے کہ مسلمانوں کی حق طلبی نے بعجب انگیز صورت میں فتح مندی حاصل کی - کسی حق طلبانہ ایجی ٹیشن کی کامیابی کی یہ صورت پوری تاریخ میں یادگار اور آیندہ کیلیے سبق عبرت رہیگی - لیکن یہ فتح مندی زمین کے فیصلہ میں نہیں ہے بلکہ اس اصولی صورت معاملہ میں ہے کہ بالاخر اغماض و بے دردی کی جگہ حکومت اعتراف کرنا پڑا ' اور جبکہ تمام عرضداشتیں اور درخواستیں رد کردی گئی تھیں ' تو خود ویسراے آئے اور اس معاملہ میں مداخلت کے سوا چارۂ کار نظر نہ آیا : فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون !!

اب آیندہ کیا کرنا چاہیے ؟ اسپر میں پانچ چھہ دن اور غور کرنے کی مہلت چاہتا ہوں اور ۱۴ - نومبر سے متصل غور کر رہا ہوں آیندہ نمبر میں اپنا خیال شاید ظاہر کرسکوں : و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ' ان اللہ کان علیما حکیما !

بڑي مصيبت يه هے که مساجد کي امامت عموما جهلا کے هاتهوں میں هے اور يه کام ايک ذريعهٔ معاش بن گيا هے - وه بيچارے کہاں سے ايسي قابليت لائيں که برجسته خطبه ديں اور اسکے تمام شرائط کو پورا کریں !

خطبه کے معني تو يه هيں که نه صرف عام حالت کي اسميں رعايت کي جاے ' بلکه گذشته جمعه کے بعد جو نئے حالات و حوادث ہفته میں گذرے هيں اور انکي بنا پر مسلمانوں کو جو کچهه تعليم کرنا ضروري هے ' اسکے بهي رعايت اسميں ملحوظ رهے - ضرورت اسکي تهي که جنگ بلقان و طرابلس کا ذکر خطبوں میں هوتا - مسجد کانپور کا جب حادثه پيش آيا ' تو اسکے بعد کے جمعه ميں هر جگهه خطباء اس واقعه کے متعلق بيان کرتے - مسلمانوں کي تعليم ' انکي سياسي حالت ' انکے اخلاق و اعمال ' انکي ضروريات حاليه ' اگر مساجد کي تعليم سے درست نهونگي تو کيا واي - ايم - سي کے پریچنگ هالوں میں انکو ڈهونڈها جاے ؟ اگر يه سلسله درست هوجاے تو پهر نه انجمنوں کي ضرورت هے ' نه کسي مرکزي کانفرنس کي لوکل کميٹيوں کي ' اور نه مسلم ليگ کی شاخوں کي -

ميں نے ايک بار کہا تها که ميرے فکر و نظر اور آجکل کے ارباب عمل کے کاموں ميں ايک بهت بڑا اصولي فرق يه هے که وه راه تاسيس اختيار کرتے هيں ' اور ميں صرف تجديد و احياء کي ضرورت سمجهتا هوں - يه بحث بهي اسي کي ايک مثال هے -

اس کام کيليے ضرورت هے علماء حق کي بيداري اور اداء فرض کي ' ضرورت هے تمام ائمهٔ مساجد هند کے حالات کي تفتيش و تحقيق کيليے ايک باقاعده صيغه کي ' ضرورت هے ايک مدرسه کي اور ايک خاص نصاب تعليم کي جس ميں سے مساجد کے پيش امام و خطباء طيار هوکر نکليں ' ليکن :

تن همه داغدار شد ' پنبه کجا کجا نهي ؟

لوگ مسجد کانپور کے جمع شده روپيه کے مصارف ڈهونڈهتے هيں ' مجهے ايک مرتبه خيال هوا که اعانت ورثاء شهداء و ايتام کے بعد اس سے کانپور ميں ايک مدرسه کيوں نه طيار کيا جاے جس ميں مساجد کے پيش امام اور خطباء کو تعليم دي جاے ؟ روپيه مسجد کيليے تها اور مساجد کے احياء هي ميں اسے صرف بهي کرنا چاهيے .

جس رساله کا عنوان ميں ذکر کيا هے ' اصلاح خطبات کے سلسلے ميں قابل ذکر هے - مولوي صاحب نے اسميں جمعه کے چند خطبات اردو ميں لکهکر جمع کيے هيں - اور ديباچه ميں علما و ارباب فکر سے خواهش کی هے که وه اس بارے ميں انهيں مشوره ديں ' تاکه ديگر حصص بهی شائع هوں -

ميں اس نيک و مفيد خيال پر انهيں مبارک باد ديتا هوں - اس قسم کے حقيقی کاموں کو آج کون سونچتا اور کون کرتا هے - البته جو طريق تحرير و عبارت انهوں نے اختيار کيا هے وه قابل اصلاح هے - لکهنے پڑهنے ميں قديم طرز کی پابندي سے کيا حاصل ؟ خطبه کی عبارت نهايت موثر هونی چاهيے تا که دلوں کو کهينچ لے اور سامع کو اسکا ذوق دوسري طرف متوجه نه هونے دے - مطالب بهی جو خطبات ميں بيان کيے گئے هيں ' وهی هيں جو عموماً پرانے خطبوں ميں پائے جاتے هيں - يه طريق اصلاح نهيں - اور نه اس سے کوئی فائده حاصل هو سکتا هے - اصل شے تو مطالب هی کی تبديلی هے - اسميں مسلمانوں کے تمام موجوده امراض ملی واجتماعی کو پيش نظر رکهنا چاهيے اور اُن چيزوں اور شريعت

مطبوعات جديده

غبطة الناظر

قيمت ۸ - آنه : سپرنٹنڈنٹ بيکر هوسٹل - دهرمتله - کلکته

عرصه هوا ' ڈاکٹر اڈورڈ ڈينسن راس سابق پرنسپل مدرسه کالج کلکته نے اسے بعد تهذيب (ايڈٹ) شائع کيا تها - ايک روپيه قيمت تهي - اب نصف کردي .

يه عربي ميں حضرة شيخ عبد القادر جيلاني قدس سره کي ايک مختصر سوانح عمري هے ' جسکا قلمي نسخه بانکي پور کے کتب خانه سے هاتهه آيا - ڈاکٹر راس ديباچه ميں لکهتے هيں : ،

"يه ايک نادر کتاب هے - اصل نسخه ميں مصنف کا نام نه تها - ليکن پہلے صفحه پر " تاليف المرحوم قاضي القضاة الشافعي شيخ الاسلام ابن حجر" کاتب کے هاتهه سے مسطور هے - اس سے خيال هوتا هے که ابن حجر عسقلاني کي تصنيف هے - ليکن ابن حجر کي تصنيفات ميں اسکا ذکر نهيں . تاهم چونکه کتاب نادر هے اور ميرے اکثر مسلمان احباب حنفي و قادري هيں ' ميں نے چاها که اسے شائع کردوں "

جس زمانے ميں يه رساله چهپ رها تها ' اسي زمانے ميں ميں نے کهدبا تها که اسکي اشاعت مفيد نهيں اور نه اسميں کوئي خاص بات هے - شيخ کے حالات ميں مبسوط کتابيں مثل (بهجة الاسرار) وغيره کے موجود هيں اور جابجا انهيں کے حوالے سے اسميں بهي مطالب نقل کيے گئے هيں - پهر طرز جمع و تحرير نهايت عاميانه اور معمولي هے - حافظ عسقلاني کي تو قطعي نهيں هو سکتي - ابن حجر مکي کی هوگی که آنکی تمام زندگی ايسی هی تصنيفات ميں بسر هوي هے !

افسوس که نا واقفيت کي وجه سے ڈاکٹر موصوف نے لا حاصل وقت اور روپيه ضائع کيا -

حدائق البيان فی معارف القران

۳ - روپيه - دفتر اخبار مشرق - گورکهپور

۴۳۳ - صفحه کي ضخيم کتاب هے - مصنفه مولانا محمد عبد الغفور صاحب فاروقي ريٹائرڈ سب جج محمد آباد اعظم گڈه -

حافظ سيوطي کي ايک نهايت مفيد کتاب (اتقان) هے جسميں قران کريم کے جمع و ترتيب ' قرأت و رسم الخط ' علوم متعلق . تفسير ' اور طبقات علوم القران وغيره کے متعلق مصنفات قدما کا عمده انتخاب کيا هے - اس سے قران کريم کے متعلق متعدد

[پہلے کالم کا بقيه مضمون]

کے اُن حکموں پر زور دينا چاهيے ' جنکے ترک نے مسلمانوں کو فلاح کونين سے آج محروم کرديا هے -

مولوي صاحب اپنے فکر کو وسيع تر کريں - ميں انکے حسن ضرورت و اصلاح کا معترف هوں ' مگر مجهے سخت تعجب هے که انهوں نے نفس مطالب ميں کيا تبديلي کي اور کيونکر اِن مضامين پر مطمئن هوگئے ؟

رساله غالباً مصنف سے مفت مليگا -

انتقاد

مسئلۂ خطبات جمعۂ و عیدین

به تقریب رسالہ خطبات الاسلام

مصنفہ مولوي محمد یونس صاحب رئیس دتاولي - علي گڈھ

مولوي صاحب نے اسمیں جمعہ کیلیے بطور نمونے کے چند اردو خطبے مرتب کرکے جمع کیے هیں - مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو مفید وقت و حال خطبات کي طرف مائل کیا جاے - اس رسالے کو دیکھکر مجھے اصل مسئلۂ خطبات مساجد جمعہ کا خیال آگیا جسے مدت سے لکھنا چاهتا هوں اور انشاء اللہ لکھونگا -

جمعہ کا اجتماع اور حکم خطبہ مسلمانوں کے فلاح دارین کا وسیلۂ عظمی تھا - اس سے مقصود یہ تھا کہ هفتے میں ایک بار لوگوں کو انکي حالت اور ضرورت کے مطابق هدایت و ارشاد کي دعوت دي جاے اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا ایک دائمي ذریعہ هو -

خطبہ در اصل ایک وعظ تھا جیسا کہ وعظ هوتا ہے - آنحضرة (صلعم) کے بعد خلفاء راشدین اور صحابہ کا بھي یہي حال رها اور تمام عربي حکومتیں جو اسکے بعد قائم هوئیں انمیں بھي خلفا و سلاطین کو مساجد کے ممبروں پر وعظ کرتے هوے تاریخ میں دیکھا جا سکتا ہے - حقیقت خطبہ کے لیے کتب صحاح کے ابواب متعلق جمعہ و خطبہ کي احادیث دیکھني چاهیئں -

لیکن هماري اصلي مصیبت همارے حالات میں نہیں ہے نہ وہ نتائج هیں - اسکا اصلي منبع همارے اعمال کے تحریف و نسخ میں ہے کہ وهي علل و اسباب هیں - سخصي حکومتوں کے قیام ' عجمي سلاطین کي کثرت ' سنت خلفاء راشدین کے ضیاع ' اور جہل و غفلت کے استیلا نے هر اسلامي عمل کو ایک جسم طاهر دیکر اسکي روح حقیقت سلب کرلي ہے ' خطبۂ جمعہ اور عیدین و نکاح کا بھي یہي حال ہے -

اب خطبے کے معني یہ رهگئے هیں کہ عربي زبان میں ایک چھپي هوئي کتاب ' جو بازار سے خرید لي جاے ' اور الف لیلہ کي طرح اسمیں سے ایک خطبہ غلط سلط پڑھکر سنا دیا جاے - آواز بشدت کریہہ هو ' اور لب و لہجہ میں عربیت پیدا کرنے کیلیے هر جگہہ تفخیم و تکلف سے کام لیا جاے - بعض لوگ قران شریف کي خاص کردہ قرات کو اسمیں بھی صرف کرتے هیں ' اور پھر جو شخص هر لفظ کے آخري حرف کو پوري سانس میں کھینچ کر پڑھے وہ سب سے بڑا قاري ہے !!

بسا اوقات خطبہ پڑھنے والا بھی نہیں جانتا کہ میں کیا پڑھ رها هوں ؟ الف لیلہ کي ایک رات کا افسانہ ہے ' فلموبي کي کوئي حکایت ہے ' یا ارشاد و هدایت امت کا وہ عظیم و جلیل عمل اقدس ' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ممبر پر کھڑے هوکر مجھکو انجام دیا پڑتا ہے ؟ پھر سننے والوں کي مصیبت کا کیا پوچھنا ؟ کوئي اونگھتا ہے ' کوئي اپنے ساتھیوں سے صبح کے بازار کا بھاؤ پوچھتا ہے '

یہ تمسخر انگیز تذلیل و تحقیر ہے اس مذهب عظیم کے اعمال دینیہ کي ' جس کے داعي اول نے اپنے خطبات و مواعظ سے ایک بادیہ نشین قوم کو روم و ایران کے تمدن کا مالک بنا دیا تھا

و ما کان اللہ لیظلمهم ' و لکن کانوا انفسهم یظلمون !!

یقین کرو کہ جب حضرة (مسیح) نے بني اسرائیل کي ذلت و هلاکت پر ماتم کیا تو شریعت موسوي کے احکام و اعمال کا بعینہ یہي حال تھا جو آج تم نے خدا کي شریعت کا بنا رکھا ہے. مسیح اگر اُن فروسیوں اور صدوقیوں پر روتا تھا ' جو گو بڑی بڑي آستینوں کے جبے پہنتے ' هر وقت دعائیں مانگتے ' اور بڑی بڑي مہیب تسبیحیں اپنے هاتھوں میں رکھتے تھے ' پر شریعت کے حکموں کو انھوں نے مسخ اور اعمال صالحہ کو بے اثر کردیا تھا تو همیں بھي اپنے عالموں اور صوفیوں پر ماتم کرنا چاهیے جو انھی کي طرح یہ سب کچھہ کرتے هیں پر انھي کي طرح حقیقت سے بھي خالي هیں !!

میں سرے سے اس امر هي کا اعدِ عدو دشمن هوں کہ خطبے پڑھے هوے پڑھے جائیں - یہ ایک بدعت ہے جسکا نہ تو قرون مشہود لہا بالخیر میں ثبوت ملتا ہے اور نہ علت حکم اسکا موید - خطبہ ایک وعظ ہے - پس مسجدوں میں ایسے خطیب هونا چاهییں جنھیں فضیلت حاصل هو کہ جمعہ کے خطبے کیلیے طیار هوکر آئیں ' اور زباني مثل عام مواعظ کے وعظ کہیں - ضرور ہے کہ قوم کي موجودہ حالت انکے پیش نظر هو - جو بیماریاں آج همیں لاحق هیں ' انھي کا علاج بتلائیں ' نہ کہ انکا ' جو اب سے پانچ سو برس پہلے تھیں ؟

جو خطبات عربیہ آجکل رائج هیں ' میں نے سب کو پڑھا ہے وہ تو اُس وقت کیلیے بھي موزوں نہ تھے ' جس وقت کیلیے لکھے گئے تھے - پھر آجکل کي حالت کا کیا ذکر ؟

خطبہ کا یہ مطلب کس نے بتلایا ہے کہ صرف جمعہ و عیدین کے چند مسائل بیان کردیے جائیں اور کہدیا جاے کہ ایک دن مرنا ہے پس ڈرو اور موت کو یاد کرو ؟ بیشک ' موت کو یاد کرنے سے بڑھکر انسان کیلیے دنیا میں کوئي نصیحت نہیں هو سکتي کفاک بالموت واعظاً یا عمر ! - لیکن صرف یہ کہدینا لوگوں کو ڈرانے کیلیے کافي نہیں ہے - موت کي یاد کے ساتھہ انکو اُس زندگي کا طریقہ بھي بتلانا چاهیے جو مذاکرۂ آخرة کے ساتھہ ملکر ' انسانوں کو دونوں جہانوں میں نجات دلا سکتي ہے -

بڑا مسئلہ زبان کا ہے - اور ضرور ہے کہ ایک مختصر سے حمد ماثورۂ عربیہ کے بعد ' وعظ اُسي زبان میں هو ' جو سامعین کي زبان ہے ' ورنہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ سے حاصل کیا ؟

شریعت نے کیسي عمدہ مصلحت اس میں رکھي کہ جمعہ کے خطبے کو نماز فرض کا قائم مقام قرار دیا اور اسکي سماعت کو واجب بتلایا - امام ابو حنیفہ (رح) کے نزدیک دونوں خطبوں کا سننا واجب ہے ' اور امام شافعي (رح) کے نزدیک صرف پہلے کا - اس وقت نماز پڑھنا جائز نہیں -

اس سے مقصود یہي تھا کہ لوگ عمل عبادت کي طرح نماز و هدایت کو بھي سنیں - پھر اُن نصائح کو ایسا اهم هونا چاهیے کہ مصروفیت نماز سے بھي اقدم و انفع هوں - کیا یہ خطبات جو آجکل دیے نہیں بلکہ اٹک اٹک کر پڑھے جاتے هیں اور لوگ بیٹھے هوے اونگھتے هیں ' یہي وہ مواعظ هیں ' جنکي سماعت فرض ' اور جنکي موجودگي میں نماز تک ممنوع ہے ؟ فاین تذهبون ؟

عقل و شریعت کیلیے ماتم ہے کہ موجودہ علما خود اس طریقے کے عامل اور اس پر پوري طرح قانع هیں ! فما لها اولاء القوم لا یکادون یفقهون حدیثا !

شئون عثمانیه

عالم اسلامی

شروط صلح دولت علیه و بلغاریا

تفصیلي بیان عربي ڈاک سے

ستمبر میں دولت علیه عثمانیه اور حکومت بلغاریا کے مابین معاهدہ صلح ختم هوگیا ' اور طرفین کے دستخط ثبت هوگئے - لیکن اب تک سواے بعض دفعات ' شروط صلح کا کامل مسودہ شایع نهیں هوا تها - اس هفتے کي ڈاک کے جرائد آستانه و قاهرہ میں اسکي تفصیل آگئي هے - کل ۲۰ - دفعات هیں جن میں سے ضروري مواد کا خلاصه حسب ذیل هے :

(۱) دونوں حکومتوں کي سرحد کي ابتدا نهر (روز رایا) سے شروع هوکر ساحل بحر ایجیین پر ختم هوگي - دهانه نهر (روز رایا) کا خط حدود مجمع انهار (بیورگو) و نهر (ڈیلیوا) سے ملتا هوا جنوب غربي اور شمال غربي کو قطع کریگا - اس مجمع النهرین سے گزر کر (نهر ڈپلیوا) کے ساتهه ساتهه آگے بڑهکر ' نهر (گولیما) سے مل جاے گا ' پهر نهر (گولیما) کي دهني شاخ سے ملکر اوس نهر سے متصل هو گا ' جو (ترک خلطي) کي طرف سے آتي هے ' یہاں قدیم و جدید حدود متحد هوجائینگے ' اور یہاں سے قدیم حدود کے ساتهه ساتهه (بالا بان باشی) تک جدید خط سرحد متحد رهے گا ' اسکے بعد سے جدید خط براہ راست (نهر طاحون) تک آے گا ' اور نهر (طاحون) سے جانب شمال نهر (مریم) تک ' جو مصطفی پاشا کے مشرق میں بہتي هے -

نهر (مریم) کے مغربی رخ سے بخط مستقیم اوس ریلوے پل تک یه خط الے گا ' جو نهر (جرمن) پر واقع هے ' اور دهانۂ نهر (جرمن) کے شمال سے اوس جنگل تک ' جس کا نام (ناري) هے اور جس کا نمبر (۶۱۳) هے - یہاں سے خط تحدید قریه (یا بلاحق) اور قریه (عولجق) سے جو عثمانی حدود میں هیں ' نعل زار (نمبر ۱۴۴۱) اور (نمبر ۳۶۷) سے گذرتا هوا ' نهر (اردا) تک اے گا ' نهر (اردا) کے ساتهه ساتهه مشرق کي جانب نهر (غاجو هور) - نهر (اتون) - دهانه نهر (اکائن) - دهانۂ نهر (ماندرا) اور نهر (ماریقا) سے پیچ و خم کے ساتهه گزرتا هوا ' ساحل نهر (ایجیین) پر پہنچ کر ختم هو جاے گا -

(۲) دستخط سے (۱۰) دن کے بعد ایک دوسرے کے حدود سے دونوں حکومتوں کي فوجیں هٹ جائینگي - اور اسکے بعد (۱۵) روز کے اندر هر حکومت کے عهدہ دار حسب قوانین و رسوم جاریه ایک دوسرے کو اوسکي ملکیت پر قبضه دیدینگے اور (۳) هفته کے اندر دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے اسیران جنگ کو رها کردیں گي -

(۳) بمجرد ثبت دستخط ' فریقین میں ڈاک ' تلغراف ' اور ریلوے کے تعلقات شروع هوجائینگے -

(۴) ایک سال کے اندر فریقین میں تجارت اور جهاز راني کا معاهدہ جو ۱۹ جنوري سنه ۹۱۱ ع میں طے هوچکا هے ' از سر نو شروع هوجائیگا ' اور چنگي کا محصول جو عموماً حسب قواعد رائج هے ' اور مصنوعات کا ورود و صدور جائز هوگا - اور نیز تعیین سفرا کے متعلق ۲ - دسمبر سنه ۱۹۰۹ ع میں جو فرامین صادر هوچکے هیں ' وہ بدستور قائم رهینگے -

(۵) دستخط سے ایک مهینے کے اندر دونوں طرف کے اسیران جنگ رها هو جائینگے ' ان کے مصارف وهي حکومت قبول کرے گي جن کے پاس وہ قید تهے ' البته تنخواهیں هر حکومت اپنے اپنے اسیروں کے لیے آپ ادا کریگي -

(۶) طرفین کے وہ تمام اشخاص جنهوں نے اس جنگ میں کسي طرح کا مخالفانه حصه لیا اور وہ ایک دوسرے کے قبضه میں آگئے هیں ' ان سب کے لیے حکم عفو عام صادر هوتا هے -

(۷) وہ زمینیں جو دولت عثمانیه کي طرف سے حکومت بلغاریا کو ملي هیں ' وهاں کے باشندے بلغاري رعایا هوجائیں گے ' لیکن چار سال کے اندر تک ان کو حق حاصل هے که بلغاري رعایت سے نکل کر رعایت عثمانیه میں داخل هو جائیں ' اس کے لیے حکومت بلغاریا اور ترکش کونسل کو پہلے اطلاع دیني چاهیے ' اور جو ابهي بچے هیں وہ سن رشد و بلوغ کے چار سال بعد تک اس اختیار سے مستفید هو سکیں گے -

ان اطراف و جهات کے مسلمان باشندے ' جو اب بلغاري رعایا هو جائیں گے ' چار سال تک فوجي خدمت اور فوجي محصول سے بالکل مستثنی رهینگے -

اگریه مسلمان عثماني رعیت هونے کو ترجیح دیں گے تو چار سال کے اندر بلغاري علاقے سے مع اپنے سامان و اسباب کے نکل جائینگے ' اور اسکے لیے ان کو چنگي کا کوئي محصول ادا کرنا نه پڑے گا ' نیز یه بهي ان کے لیے جائز هوگا که اپني زمین و زراعت و جائداد اپني ملکیت میں باقي رکهیں اور اپنے طرف سے کسي دوسرے کو ان کا اهتمام و انتظام سپرد کردیں -

(۹) بلغاري مسلمانوں کو وهي حقوق عطا هونگے جو خود بلغاریوں کو حاصل هوں گے ' اور ان کو عقائد و عبادات و رسوم دینیه کے قیام و ادا میں کامل حریت هوگي - رسوم و عوائد اسلامیه کا احترام هوگا - سلطان کا نام بحیثیت خلافت دیني خطبوں میں پڑها جاے گا -

اوقاف اور مجالس دینیۂ اسلامیه جو اس وقت موجود هیں یا آیندہ کبهي قائم هوں ' اپنے قواعد و نظام عمل کے ساتهه حکومت بلغاریا میں بلا قید و شرط اور بغیر مداخلت ' محترم و معتبر هوں گے ' اور بلا قید و شرط ' ان میں مداخلت صرف علما اور پیشوایان مذهبي کے ساتهه مخصوص رهے گي -

اوقاف و مجالس بلغاریه جو دولت عثمانیه میں موجود هیں ان کو بهي وهي حقوق عطا هوں گے ' جو دیگر مسیحي اوقاف و مجالس کو حاصل هیں -

(۱۰) وہ اوقاف جو اب بلغار حکومت میں داخل هوگئے هیں ' ان میں بهي وهي قوانین جاري رهینگے جو اس وقت دولت عثمانیه میں جاري هیں - اور ان کے انتظام و اهتمام کے لیے خاص عهدہ دار متعین هونگے - ان میں اسي طرح کا اوس وقت تک تغیر

مباحث و مطالب میں نہایت قیمتي مدد ملتي ہے - غالبا اردو کي یہ جدید کتاب اسي سے ماخوذ ہے - اور نام میں " معارف" کا جو لفظ ہے ' تو اس سے مقصود قران کریم کے متعلق مفید معلومات کا التقاط و انتخاب ہوگا ' نہ کہ معارف و اسرار و علوم قرانیہ -

فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ضمني مطالب بھي بہت سے درج کردیے ہیں - مثلا بحث جہر تسمیہ و قراۃ فاتحہ خلف الامام و مناقب امام ابو حنیفہ و رد مخالفین احناف وغیرہ وغیرہ - لیکن اسکي کیا ضرورت تھی ؟

کتاب اسقدر عمدہ چھپي ہے کہ لیتھو کي چھپائي کا بہترین نمونہ ہے - ایسی عمدہ طباعت پر ہم مشرق پریس گورکھپور کو مبارک باد دیتے ہیں - کتاب کے کاغذ اور چھپائی کے مقابلے میں قیمت کچھہ بھي گراں نہیں -

ریاض القرا

ناصر الدین محمد مدرس مدرسۂ محمدي - رائي وٹھیہ - مدراس

مولانا حاجي محمود صاحب نے یہ اردو رسالہ فن قرات میں مرتب کیا ہے - مسلمانوں نے اپني الہامي کتاب کي جسقدر خدمت کي ہے' دنیا کي کسي قوم نے نہیں کي' لیکن افسوس کہ آج انکي غفلت بھي اور قوموں سے زیادہ ہے !

از انجملہ فن قرات کي تدوین ہے - اسلام جب عجمي اقوام میں پھیلا جو قدرتي طور پر عربي زبان کے مخارج و تلفظ سے نا واقف اور غیر مستعد تھے' تو ضرور ہوا کہ انکي تعلیم کیلیے کوئي فن ایسا وضع کیا جاے ' جس کے ذریعہ وہ حروف عربیہ کا صحیح مخرج ادا کرسکیں - پھر طریق قرات و مباحث وقف وغیرہ بھي اسمیں داخل ہوگئے - اگرچہ (بقول حضرۃ شاہ ولی اللہ) اس طرح کے فنون میں انہماک کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معاني کلام اللہ پر تدبر کرنے کي جگہ حرفوں کے مخارج کي تصحیح میں تمام قوت تلاوت صرف ہونے لگتي ہے' اور آجکل کے زمانے میں اصلي ضرورت فہم قران کي ہے نہ کہ رعایت قرات کي ' تاہم ہر شے کا صحت سے پڑھنا ایک ضروري چیز ہے اور علی الخصوص حفاظ کیلیے تو نہایت ضروري -

اردو میں بیشتر سے بھي متعدد رسائل موجود ہیں مگر اس رسالے میں یہ بات مزید ہے کہ اصول قرات کے ساتھ قرا کے حالات بھي درج کیے ہیں -

حقیقت اسلام

۲ - آنہ : منشي ابو الحسن - لوکھي مشرف منزل - تاج گڈہ

جناب حاجي محمد موسی خان صاحب پلیس انسپکٹر کے ان اچھے وہ مضامین اسمیں جمع کیے ہیں جو انہوں نے " عقائد و احکام اسلامیہ کے عقلي فوائد و مصالح " کے عنوان سے لکھے ہیں اور اس سے مقصود یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو مذھبي پابندي کي دعوت دي جاے "

مذھب کي ضرورت ' توحید و رسالت ' ارکان خمسہ اسلامیہ ' عام اوامر و نواھي ' اور اسی طرح کے اکثر ضروري عنوانات پر مضامین ہیں - اس قسم کے رسائل کي آجکل جس قدر اشاعت ہو' انفع ہے - اسلامي احکام کو غیروں کے سامنے پیش کرنے کي آج اسقدر ضرورت نہیں ہے' جس قدر خود مسلمانوں کے آگے -

کرشمۂ قدرت

۱۲ - آنہ مولوي نور محمد - پیر کوہاٹ - جھنگ

مختلف امراض کیلیے مختلف نسخوں کا ایک مجموعہ ہے ' جسمیں سب سے پہلے ایک نسخہ تریاق الامراض نامي درج کیا ہے اور اسکے متعلق دعوا کیا ہے کہ تمام بیماریوں یکساں کیلیے مفید ہے ! پھر بعض دیگر امراض کیلیے نسخے ہیں - اخر میں عرق خضاب وغیرہ کي ترکیبیں -

معلم البنات (اردو ریڈر نمبر ۱)

خواجہ فیاض حسن - مدرسۂ شاھي - آگرہ

لڑکیوں کي ابتدائي تعلیم کے ایک سلسلے کا پہلا نمبر ہے ' جسمین مفرد حروف سے مرکبات بناے ہیں - ارقام و اعداد کے نقشے ہیں - نصیحت کے جملے اور چھوٹے چھوٹے خط عزیزوں کے نام دیے ہیں - ابتدائی تعلیم کیلیے یقیناً مفید ہوگي -

عقائد عثماني

۲ - انہ : مہتمم کتب خانہ نعمانیہ حیدر آباد - دکن

ابتدائي تعلیم کا ایک مفید رسالہ ہے - اسلامي عقائد ضروریہ اور اوامر و نواھي کو صاف اور سلیس عبارت میں درج کیا ہے - خوشخط اور جلي قلم -

لکھنو میں جلسۃ

فیصلۂ مسجد کانپور

عام راے کي فتح !

دو روز سے لکھنؤ میں چرچا تھا کہ وایسراے کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ایک عام جلسہ ہوگا چنانچہ حسب اعلان آج یکشنبہ کو تین بجے جلسہ قرار پایا - قیصر باغ کي بارہ دري میں غیر معمولي اجتماع کے ساتھہ جلسہ منعقد ہوا ' مسٹر نبي اللہ پریسیڈنٹ جلسہ نے جلسہ کا مقصد بیان کیا - جلسہ نہایت سکون اور خموشي کي حالت میں شروع ہوا ' اور غالباً اسیطرح ختم بھي ہو جاتا ' مگر یکا یک لوگوں میں ایک بے چیني پیدا ہوئي جس نے رفتہ رفتہ اسقدر ترقي کي کہ آخر کار جلسہ میں ایک انقلاب عظیم ہوگیا ' بعض اشخاص نے نہایت پر تاثیر تقریریں کیں جن سے عام جلسہ کا رنگ بالکل بدل گیا - شکریہ والا ریزولیوشن تو پاس ہوا لیکن ایک دوسرا ریزولیوشن بھي پیش کیا گیا ' جسکا مطلب یہ تھا کہ " مسجد کا کوئي حصہ کسي حالت میں ' کسي دوسرے کام میں نہیں لایا جاسکتا ' لہذا موجودہ صورت کسیطرح تسلي بخش نہیں ہے اور ہم چاھتے ہیں کہ ہماري مسجد بعینہ پہلي حالت میں تبدیل کردي جاے "

یہ ریزولیوشن جسوقت پیش کیا گیا تو اس زور و شور سے اسکي تائید کي گئي کہ در و دیوار سے صداے بازگشت آتي تھي ' آخر کار تمام ارباب حل و عقد کو بھي بلا اختلاف اس ریزولیوشن کو منظور کرنا پڑا - آخر میں ان لوگوں پر اظہار افسوس بھي کیا گیا جن لوگوں نے احکام اسلام کے خلاف فتوی دیکر حضور وایسراے بالقابہ کو دھوکا دیا ' اور مسلمانوں کو نا قابل تلافي نقصان پہونچایا -

اگرچہ اب کو اسکي خبر ہوجائیگي مگر میں نے اپنا فرض سمجھا کہ آپ ایسے محسن قوم کو اسکي اطلاع من و عن پہونچا دوں -

(" معین " از لکھنؤ)

مراسلات

نے ضروري هيں ' يونان کے طرف سے شد و مد کے ساتهه مطالبه
يا ' هر ايک صحيح العقل انسان کو يقين دلانے کے ليے کافي
هے که اسميں کوئي آور غرض بعيد أسکے پيش نظر هے ' اور يه غرض
ايسي هے که وه کسي طرح اس توازن کو قائم رکهنے ميں ممد
نهيں هوسکتي ' جو هر يورپين سياست دان کے دماغ ميں موجود هے -
اور نيز يه کسي طرح اس امن کو واپس نهيں لاسکتا جسکے ليے
سر اڈورڈ گرے کي زير هدايت يه کام کر رهے هيں -

ناظرين اب خيال کرسکتے هيں که يونان ان جزائر کا کيا مصرف
لےگا ؟ اور پهر وه کسطرح ترکوں کے ايک دائمي خطره کا باعث هونگے ؟

هم سب أس حوصله سے بے خبر نهيں هيں ' جو يونانيوں کو
قسطنطنيه کے متعلق هے -

اس کي تشريح کے ليے ميں صرف اتنا کهنا کافي سمجهتا
هوں که ابهي گذشته شب کو ايک انگريز کے ايک خط يونان سے
... هے جسميں بيان کيا گيا هے که وهاں ايک تيسري لڑي
... قسطنطنيه پر حمله کرنيکا چرچا چهڑا هوا هے - شاه يونان کا
حوصله صرف اتني سي بات سے نه مٹيگا که آپ بلغاريا کا سزا دهنده
... جائے - اسنے قسطنطين دوازدهم کا خطاب اختيار کيا هے ' تا اپنے
... کو اُس قسطنطين کا خليفه بلا فصل ظاهر کرے جس نے بازنطيني
Byzantine سلطنت کو اپنے هاتهه سے کهويا تها - جب هم اس
بڑے حوصله کو سمجهتے هيں اور اس امر کو بهي بخوبي
... تے هيں که اسميں کيا کيا خطرات يورپ کے امن عام کے ليے
پوشيده هيں ؟ تو همیں يقين هوجاتا هے که بڑي طاقتيں ايک
مدت کے ليے بهي نه تو يونان کے مطالبات کا ساتهه دينگي اور
... اُسکے مخفي کيد و مکر کو نظر استحسان سے ديکهيں گي -

يونان ان جزيروں سے جو کام ليگا ' هم نهايت صفائي کے ساتهه
... رهے هيں - اس کے پاس وه جزيرے سياسي مفسده پردازيوں
کا سرچشمه هوجائينگے اور تمام قسم کي ممنوعات قانوني کے
... شيائي ممالک عثمانيه ميں جانيکا ذريعه بن جائيگا - يه حالت
بالکل هي نا قابل برداشت هوگي - اسکا انجام جنگ اور هلاکت
کے سوا اور کچهه نهيں هوسکتا -

الهـلال کي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار
رسالوں ميں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے '
روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ
ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو اپنے شهر کے ليے
اسکے ايجنٹ بن جائيں -

عيـد کی خـوشی

از جناب سيد غوث محي الدين صاحب مينيجر انجو ادشنل
پبليشنگ هاؤس رياست ميسور -

همارے هاں هر سال بهت سي عيديں آتي هيں ' ان موقعوں
پر هم کيا کرتے هيں ؟ نئے کپڑے پهنتے هيں ' لذيذ کهانے کهاتے اور
کهلاتے هيں اور پهر خوشياں منانے لگتے هيں -

مهذب ممالک کے لوگ بهي يه سب کچهه کرتے هيں مگر وه
چند اور سبق آموز کام بهي کرتے هيں جو هم نهيں کرتے - ان ممالک
کے ارباب فکر نے سوچا که عيد کے دن خوشي منانے کے ذريعے
ايسے ايجاد کيے جائيں جن سے ظاهري اور باطني ' دونوں
مسرتيں حاصل هوسکيں ' ان لوگوں نے اس سوال کو بڑي عمدگي
کے ساتهه حل کرليا - عيد کے دن ايک دوست دوسرے دوست کو
" عيد کارڈ " روانه کرتا هے جس سے ظاهري خوشي بهي حاصل
هوتي هے اور اسکے مضامين سے فائده بهي پهنچتا هے - اس سے بهي
بڑهکر يه که اس موقع پر کتابيں دوستوں کو بطور تحفه بهيجے
هيں جو خاص طور پر مهيا کي جاتي هيں - آجکل هندوستان ميں
بهي مهذب ممالک کے لوگوں کي طرح عيد کارڈ رائج هوگيا هے
ليکن افسوس که اس سے بجز نمايش و تفريح کے اور کوئي فائده
نهيں - اس سے کاتب اور مکتوب اليه کو کيا خوشي ميسر آتي
هوگي ! ميرے دوستو ! خوشي تو وهي سچي اور اصلي هے جبکه
هم بحيثيت ايک مسلمان هونے کے عيد کے کل احکام بهي باقاعده
ادا کريں ' اُس دن اپنے ارادوں اور همتوں کو مستقل اور وسيع
کريں ' اپني اور اپني قوم کي سچي ترقي کے وسايل پر غور
کريں ' اور کوئي تدبير اپني بگڑي کے بنانے کي نکاليں ' صرف
کارڈوں کي بهرمار سے يه ساري باتيں حاصل نهيں هو جاتيں -

ديکهتے هو که کرسمس ميں کئي لاکهه کتابيں چهپتي هيں '
بچوں کيليے چهپتي هيں ' لڑکوں کيليے چهپتي هيں ' لڑکيوں
کيليے چهپتي هيں - اور عام مذاق کے لوگوں کيليے چهپتي هيں -
اور پهر کيسي چهپتي هيں ؟ که حقيقتاً تحفه ميں ديجا سکيں -
قيمتي کاغذ پر خوشنما حروف ايسے معلوم هوتے هيں ' گويا موتي
جڑ ديے هيں - سنهري دهارے کتاب کو سچ مچ سونے کي اينٹ
بنا ديتے هيں - ان تمام خوبيوں پر جلد کي دل فريبي مستزاد
هوتي هے - ايک ايک شخص درجنوں کتابيں خريدتا هے ' اپنے
بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو ديتا هے - يهي کتابيں هيں جو
ان لوگوں ميں اعلى خوشي پيدا کرکے اُنکو مستقل مزاج ' الوالعزم '
اور همدرد قوم بنا ديتي هيں !

ايک عرصه سے هم ديکهتے هيں که عيد کے دن هماري خوشيوں
کا پيمانه صرف ايک عيد کارڈ کے ملنے هي سے چهلکنے لگتا هے - هم
اب تک عيد کي اصلي خوشيوں سے محروم هيں - رياست

تبدیل نہ ہوگا، جب تک کہ ان کا کافی معاوضہ ادا نہ کردیا جاے - اوزان اوقاف کی رقمیں جن ضرورتوں میں پہلے صرف ہوتی تھیں، انھیں ضرورتوں میں اب بھی صرف کی جائینگی -

(۱۱) خاص سلطانی اور ارکان خاندان سلطانی کی جاگیر جو اب بلغاری علاقے میں واقع ہوگئی ہیں، اپنے قدیم مالکوں کے قبضے میں علی حالہ باقی رہیں گی - اگر ان کا فروخت کرنا منظور ہوگا تو ہر حال میں بلغاری رعایا کو دوسروں پر ترجیح دی جائیگی -

(۱۲) بلغاری حکومت میں ایک رئیس المفتیین کا عہدہ قائم کیا جائیگا جو مسلمانان بلغاریا سے منتخب، شیخ الاسلام قسطنطنیہ کی منظوری، اور حکومت بلغاریا کے قبول سے نامزد ہوگا، اس کے ماتحت ہر صوبہ میں مفتی رہینگے، جو مسلمانوں کے تمام مذہبی و دینی احکام و فتاوی کو جاری و نافذ کرینگے، ان تمام مذہبی عہدہ داروں اور اونکے ماتحت نظارت محکموں کے وظائف اور تنخواہیں حکومت بلغاریا ادا کریگی - ان کی تغییر و تبدیل کا حق صرف رئیس المفتیین کو ہوگا -

(۱۳) حکومت بلغاریا رئیس المفتیین کی ہدایت و مشورہ سے مسلمانوں کے لیے خاص مدارس قائم کریگی - مدارس کی زبان ترکی ہوگی، اور بلغاری زبان بھی اوس میں پڑھائی جاےگی - رئیس مدارس مسلمانوں کے تعلیمی امور و مسائل کے متعلق حکومت بلغاریا سے براہ راست گفتگو کرے گا -

(۱۴) ہر صوبہ میں جہاں مسلمان ہوں، اوقاف و مدارس و مجالس اسلامیہ کی نگرانی و انتظام کے لیے ایک مجلس ہوگی، جس کے ممبر صرف مسلمان ہونگے - اس قسم کی مجلسوں کا حکومت پورا احترام و اعتبار کرے گی -

---

فیصلہ مسجد کانپور

(از جناب مولوی محمد وحید الدین صاحب - علی گڈھ)

۲ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری روز چہار شنبہ کا " الہلال " میں نے دیکھا، اس میں مسجد کانپور کے مضمون کو دیکھ کر مجھکو بہت خوشی ہوئی - اب تک تو یہ سنا تھا کہ مسجد کانپور کی زمین کو لمبائی کے چھوڑ کر مسجد کو سالم کردی مگر اب کے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کی زمین مسجد والوں کو واپس کردی گئی، مسکو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس زمین میں تہہ خانہ کی محراب قایم کرے اسپر مسجد کے متعلق سہ دری تعمیر کردیا جاے - اگر یہ خبر صحیح ہے اور عملاً صحیح ہوئی جب تو رسالہ " ہلال " اور نیز اخبار " ایڈل متسر " میں درج ہوئی ہے - اور اس امر یہ بالکل صاف بات ہے کہ یہ زمین ہرگز بھی تک مسجد کو ہمارا نہیں کیونکہ جب وقعہ سے نکالے تو ظاہر ہو جاے گا کہ جو زمین کہ اوسمیں مسجد کا سامان رکھا جاے، وہ زمین جو مسجد کی ضروریات کے واسطے ہو، قطعاً مسجد میں داخل ہے، غسل خانہ وغیرہ جو مسجد کی ضروریات میں سے ہے اوسکی زمین بھی مسجد ہی میں داخل ہوگی -

پس زمین متنازعہ فیہ میں جب ایک محراب اس غرض سے دالی گئی کہ لوگوں کی آمد و رفت کے واسطے راستہ ہو اور نوش محراب پر سہ دری بنا کر مسجد کے متعلق کردی گئی، تو کیا اس زمین کو یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ زمین مسجد کے متعلق ہے ؟

میں نے جو عرض کیا ہے وہ موافق تحریرات اخبارات ہے اگر تحریرات اخبارات غلط ہیں تو میری عرضی بھی بناء الفاسد علی الفاسد کی صورت اختیار کرکے غلط ہوگی، ورنہ نہیں -

بريد فرنگ

دولۃ علیہ کا مستقبل

(نیرابسٹ) کی تازہ اشاعت میں ایک نہایت باخبر شخص کی مراسلۃ شائع ہوئی ہے، جو لکھتا ہے :

" نہایت عیارانہ مخفی تدبیریں یونان کے ایجنٹوں کے ذریعہ عمل میں آرہی ہیں - انکی غرض یہ ہے کہ اسطرح عام خیال کو ترکی و یونان کی موجودہ گفت و شنید کی طرف متوجہ کیا جاے اور اصلی امور سے جو اس میں پوشیدہ ہیں، پھیرکر، کسی اور طرف مائل کیا جاے - یہ لوگ ترکوں کے مظالم کی قدیم فرضی اور مصنوع داستانیں سرزمین برطانیہ میں شائع کر رہے ہیں - حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ سب سے مخفی رازہاے سربستہ جنکا انکشاف اب ہوا ہے، ملک کو ایسی باتوں کے قبول کرنے کا کبھی موقع نہ دینگے - اگر اب کوئی تیسری جنگ بلقان میں چھڑ جاے تو ترک اپنے دشمنوں کے ساتھ اسی انصاف پژوہی کے ساتھ پیش آئیں گے جو انھوں نے سنہ ۱۸۹۷ - کے جنگ میں دکھلائی تھی - اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسا نکرینگے جیسا کہ یونان نے اپنے حلیف بلغاریا کے ساتھ کیا -

ترکوں کے طرز عمل کے متعلق دو ابتدائی باتیں بطور اصول کے قابل لحاظ ہیں -

(۱) ترکوں کو ضرورت ہے کہ بیرونی حملوں کے خوف سے بالکل مامون ہوجائیں اور

(۲) ملک کی اندرونی ترقی و ترفہ کے متعلق تدابیر عمل میں لائیں -

یہ دو امور ایسے ہیں جن پر برطانیہ عظمی بلکہ تمام یورپ کا مفاد منحصر ہے - ترکوں کے جو جنگی صدمات پچھلی جنگ بلقان میں اٹھاے وہ یورپ کے لیے بڑا موثر سبق ہونا چاہے - اس جنگ کی وجہ سے آسٹریا کو ایک سو ملین پونڈ صرف اپنی فوج کی تیاری پر خرچ کرنا پڑا، اسی کی وجہ سے جرمنی کو ایک خاطر خواہ تعداد کا اضافہ اپنی فوج میں کرنا پڑا، اسی طرح کی کوشش کسی قدر فرانس کو بھی کرنی پڑی، غرضکہ اس جنگ کی وجہ سے ایک عالمگیر مالی بے اطمینانی اور اقتصادی تنگی ملک میں پھیل گئی - یہ جنگ اپنے ساتھ نا متناہی مصائب لائی اور سب سے ادنی تخمینہ ان جانوں کا جو اس کی قربانگاہ پر چڑھائی گئیں، سات لاکھ پچاس ہزار ہے ! !

نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام یورپ کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ترکوں کو بلا خوف و خطر نہایت کامیابی کے ساتھ مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے واسطے کام کرنیکی مہلت دیدی جاے - ترکی اگر خطرہ میں پڑجاے تو اسکے یہ معنی ہیں کہ تمام یورپ کا امن خطرہ میں پڑجاے گا -

چوس Chios اور میتی لین Mitylene ان دونوں، اور انکے علاوہ ان جزیروں پر جن سے در دانیال پر زد آسکتی ہے، قبضہ کرلینا سلطنت عثمانیہ کے لیے نہایت اہم ہے - ترکی کا ان جزیروں پر قبضہ نہ رکھنا ویسا ہی ہے، جیسا کہ برطانیہ کا جزیرۂ سکیلی Scilly اور ویگٹ Wight سے دست بردار ہوکر جرمنی کے حوالہ کر دینا - ان جزیروں کا جو ترکوں کے ایشیائی مقبوضات کے تحفظ کے

عرق پودینه

ھندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں
کرتا ہے ھر ایک اھل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاھیے
ولایتي پودینه کي ھري پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ
پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي
مندرجه ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے :
ھو یا نا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدھضمي اور متلي -
کم ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -
قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه
پوري حالت فھرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -
ھر جگه میں ایجنٹ یا مشھور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ھوجاتے ھیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں ھوئي تو ھیضه ھو جاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ھوتا ہے - اس سے بہتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ھمیشه اپنے ساتھه رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاري ہے' اور ھیضه کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتھي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر - ایس کے - برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته



مسیحا کا موھني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ھي کرنا ہے تو اسکے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود ھیں اور جب رشایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ ت کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر شبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاھري تکلف دلداده رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن کے ساتھه فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں ھم نے سالھا سال کوشش اور تجربے سے ھر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو کر " موھني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو ھي سے مدد لي ہے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے جسکے بغیر آج مھذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپني نفاست اور یرکے دیر پا ھونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال گھنے اگتے ھیں - جڑیں مضبوط ھوجاتي ھیں اور قبل از وقت سفید نہیں ھوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہے نه تو سردي سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکھنے سے ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ھاں سے مل سکتا ہے
ت في شیشي ۱۰ آنه علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

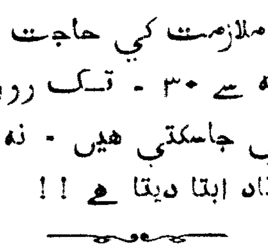
ھندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے اسکا بڑا سبب یه بھي ہے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں ت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - ھمنے للہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالھا سال کي ش و صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے بذریعه اشتھارات عام طورپر ھزارھا شیشیاں مفت تقسیم کردي تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجاے - مقام مسرت ہے که کے فضل سے ھزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي ھیں اور ھم کے ساتھه کہه سکتے ھیں که ھمارے عرق کے استعمال سے قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي ھو یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي ھو - سردي یا گرمي سے - جنگلي بخار ھو - یا بخار میں درد سر بھي والا بخار - یا آسامي ھو - زرد بخار ھو - بخار کے ساتھه گلٹیاں بھي ھوگئي ھوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا ھو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ھونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا ھو اور ھاتھه پیر ٹوٹتے ھوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاھلي رھتي ھو - کام کرنے کو جي نه چاھتا ھو - کھانا دیر سے ھضم ھوتا ھو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ھوجاتي ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ھو جاتے ھیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چھوٹي بوتل بارہ - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتي ہے
المشتھر ویبر ویرائٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' بڑے لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کر سکتے ھیں - تلاش ملازمت کي حاجت نہیں اور نه قلیل تنخواہ کي ضرورت - ایک روپیه سے ۳۰ - تک روزانه - خرچ' برائے نام - چیزیں دور تک بھیجي جاسکتي ھیں - نه سب باتیں ھمارا رساله بآساني بغیر اعانت استاد ابتا دیتا ہے !!

تھوڑا سا روپیه یعني ۱۲ بٹلي نٹ کٹینگ مشین پر لگائیے - پھر اس سے روپیه روزانه حاصل کرسکتے ھیں - اور اگر کہیں آپ اڈارشا کي خود باف مشین ۱۰۵ - کو منگالیں



تو ۳ - روپے اور اس سے بھي کچھه زیادہ حاصل کرسکتے ھیں - اگر اس سے بھي زیادہ چاھیے تو چھه سو کي ایک مشین منگائیں اور ۳۰ - روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں

یه مشین موزے اور ھر طرح کي بنیائین وغیرہ بنتي ہے -

ھم آپ کي بنائي ھوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے ھیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم وکاست دیدي جائیگي !

ھر قسم کے کاتے ھوئے اون' جو بنتي میں ضروري ھوں' ھم مہیا کردیتے ھیں - محض تاجرانه نرخ پر - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار ھي کرنا نه پڑے - کام ختم ھوا' آپ نے روانه کیا' اور اسي دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یه که ساتھه ھي بننے کے لیے اور چیزیں بھي بھیج دي گئیں !

ادھر شا نیٹنگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته

(میسور) سارے هندوستان میں " ماڈل استیت " مشهور هے - مجکو نہایت خوشي هوئي جب میں نے دیکها که یہاں کے زندہ دل اهل اسلام نے گذشته عید الفطر کے موقع پر عید کارڈوں کے علاوہ سبق آموز و دلچسپ کتابیں بهي دوستوں کو بطور تحفه بهیجیں اور اس طرح ایک عمدہ رسم کي بنیاد ڈالي -

هندوستان میں (ٹائمز آف انڈیا) کرسمس کے موقع پر اس قسم کے متعدد تحائف تیار کرتا هے اور اس اخبار کا کرسمس نمبر بهي بڑي آن بان سے شائع هوتا هے - اردو میں ٹائمز آف انڈیا کے مقابله میں اگر کوئي جرنل پیش کیا جا سکتا هے تو وہ صرف (الهلال) هي هے ' اور هماري خوش قسمتي سے اس کے فاضل ایڈیٹر کے کلام میں وہ تاثیر اور شیریني هے که کیا بچے کیا بڑے ' سبهي مزے لے لے کر پڑهتے هیں - اگر دفتر الهلال سے عید کے موقعوں پر عید اور خاص اسي وقت تحفه میں دیے جانے کے قابل کتابیں طبع هونے کا انتظام هو ' تو کل اهل اسلام کو بے حد فائدہ پهنچ سکتا هے -

* امید هے که فاضل ایڈیٹر الهــلال اور دیگر خیر خواهان قوم اس ضروري التماس پر خاص توجه مبذول فرما کے اس رسم کي اجراء کے متعلق اپني اپني آراء ظاهر فرمائیں گے - کم از کم اتنا تو هو که الهــلال کا ایک خاص عید نمبر مرتب هوکر شائع هو - اگر ابکے اس کا انتظام کیا جاے تو چار هزار کاپیوں کا میں اسي وقت آرڈر دیتا هوں -

الهــــلال :

آپکي تجویز اور برادران میسور کي عملي تحریک نہایت مبارک هے - لیس العید لمن لبس الجدید ' انما العید لمن خاف یوم الوعید ! افسوس که آپنے دیر میں اطلاع دي - اسلیے اس عید کے موقع پر تو تعمیل سے مجبور هوں - البته بشرط زندگي آیندہ انتظام کیا جائگا -

---

اعانۂ مسجــــد کانپـور کا ایک مصـرف

از جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب - پیٹارۂ ڈیپٹي دسٹ - کلکته

مولانا ! السلام علیکم - آپ مجهے اجازت دیں که آپکے بیش بہا رسالے کے ذریعه سرمایۂ مسجد کانپور کي ایک عمدہ صورت مصرف پیش کروں اور آپ از راہ نوازش اپني راے سے بهي مطلع فرمائیں - یه کہنے کي ضرورت نہیں که کانپور کي مسجد کے معامله میں جو آواز اٹهي ' وہ بہت کچهه آپکے ذات بابرکات کي مساعي کا نتیجه تهي اور اس ایجي تیشن میں الهلال کي خدمت یاد گار رهیگي - هندوستان کے لیے آپ کي ذات غنیمت هے اور قوم کي مذهبي تعلیم کے لیے الهلال - یه تحریک اگر الهلال کے ذریعه مقبول طبع عام هو تو قوم کو کیا عذر هوگا -

میں یه تجویز پیش کرتا هوں که اس سرمایه کا ایک حصه جنوبي افریقه کے مصیبت زدہ مسلمان هندوں کي امداد کے لیے دیا جائے جو اپنے ملک اور مذهب کي عزت کے لیے جیل خانه جا رهے هیں اور هر طرح کي تکالیف برداشت کر رهے هیں - جناب کو معلوم هے که عدالت جنوبي افریقه نے حکومت کے اشارہ سے مسلمانوں کے تعداد ازدواج کے قانون کو جائز نہیں قرار دیا ' یعني ایک سے زیادہ بي بي ناجائز هوگي اور ان سے ناجائز اولاد سمجهي جائیگي - ایسي عورت کو اپنے شوهر کے ساتهه رهنے کا بهي حکم نہیں - یه صریحاً همارے مذهب کي توهین عظیم هے اور همارا فرض هے که هم اپنے مذهب کي حفاظت کے لیے هر طرح کي کوشش کریں اور جس طریقه سے جہاں تک هوسکے ' اسمیں مدد کریں - برٹش حکومت کي

انصاف پسندي ضرب المثل هے - اگر ٹرانسوال کي عدالت سے کوئي زیادتي هوگئي تو اُسکے خلاف کارروائي کرنا برٹش گورنمنٹ کے انصاف کو برقرار رکهنا هے - همارے هندي بهائي اپنے ملک اور مذهب کي آبرو رکهنے کے لیے کیسا ایثار نفس کر رهے هیں ؟ پهر کیا همارا فرض نہیں که هم دامے ' درمے ' اُنکے کام آئیں ؟ یه ایک ایسي تحریک هے که هندو مسلمانوں کے رشته اتحاد کو اور زیادہ مستحکم کر دیگي -

---

مجلس دفاع مطابع و جرائد هند

بـه تقــریب ضمــانت الهـــلال

(۲)

	پائي	آنه	روپیه
ایک فیاض و غیور فرد ملت بذریعه جناب حاجي مصلح الدین صاحب کلکته	٠	٠	۱٠٠
ایم - ایچ - ایس - مال رنگون	٠	۴	٥
بذریعه جناب لطف الدین صاحب دهارا وار بمبئي - بعد وضع مني آڈر فیس	٠	۸	۴٦
جناب ایس محمد بخش صاحب	٠	٠	۲٥
جناب منشي رفیع الدین صاحب	٠	٠	٥
جناب غفور خان صاحب	٠	٠	٥
جناب عبد الوهاب صاحب	٠	٠	۲
جناب حافظ مهتاب صاحب	٠	٠	۲
جناب لطیف الدین صاحب	٠	٠	٥
جناب جمعدار داؤد صاحب	٠	٠	۱
جناب عبد الرزاق صاحب	٠	۸	٠
جناب شهاب الدین احمد صاحب	٠	۸	٠
جناب محمد احمد صاحب هاشمي	٠	۸	٠
جناب محمد یوسف صاحب	٠	۸	٠
جناب محمد اسمعیل سیٹ صاحب سمبوداس اسٹریٹ مدراس	٠	٠	٥
جناب رئیس احمد صاحب لاهرپور - سیتا پور	٠	٠	۱٠
ایس - ایم - اے - جلیل چوک مسجد - آرہ	٠	٠	٥
جناب حافظ عبد الوهاب صاحب کوہ ندا پوري - اعظم گڈہ	٠	٠	٥
جناب محمد الدین صاحب سائنس ماسٹر هوشیار پور	٠	٠	۲
جناب خدا دوست صاحب هوشیار پور	٠	٠	۲
ایک بندۂ خدا "	٠	٠	۱
جناب سید احمد حسین صاحب گیا	٠	٠	۴
جناب عبد الحي خان صاحب حیدرآباد - دکن	٠	٠	۱
جناب امیر احمد صاحب بهاگلپور	٠	٠	۳
جناب محمد بیگ صاحب اورنگ آباد	٠	٠	٥
جناب مسعود احمد صاحب لاهرپور سیتاپور	٠	٠	٥
ایک بزرگ شاهجهانپور	٠	٠	۲
جناب محمد ابراهیم دارجلنگ	٠	٠	۱
جناب مولوي عبد السلام ندوي لکهنو	٠	۸	٠
" جناب انعام الله خانصاحب ندوي "	٠	۸	٠
" جناب محمد سعید خانصاحب ندوي "	٠	۸	٠
جناب دین محمد ماسٹر دار العلوم ندوہ	٠	۴	٠
" جناب فضل الرحمن مدرس "	٠	۴	٠
" جناب اشفاق حسین صاحب ندوي "	٠	۴	٠
" جناب محمد سعید - متعلم ندوہ "	٠	۲	٠
جناب خواجه سید منظور احمد صاحب آرہ	٠	٠	۱

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

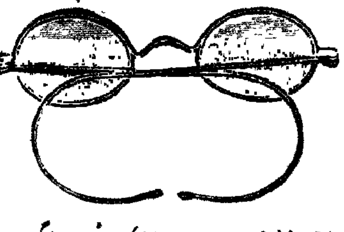
نمبر ۲۰، ۲۱ | کلکتہ : چہار شنبہ ۱۲ - ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta: Wednesday, November 12, 1913.



قیمت فی پرچہ | As. Five | ساڑھے تین آنہ

بکفایت اصلی پتھر کی عینک لے لیجیے



حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمدہ و اصلي پتھر کي عینک کم قیمت پر چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں - همارے ڈاکٹروں کي تجویز میں جو عینک ٹھریگي وہ بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن هو تو کسي ڈاکٹر سے اپني آنکھیں امتحان کراکر صرف نمبر بھیجدیں - پھر بھي اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگي -

مسرز ایم - اِن - احمد اینڈ سنس

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي کلکتہ -

[۳۳]

ایک نئي قسم کا کار و بار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال، یک مشت اور متفرق دونوں طرح، بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق، ورنہ واپس، محصول رفت همارے ذمہ، آن ذمہ دار ہوں اور محصلوں کا معاوضہ بابت ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی کے لیے، پون آنہ في روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھ روپیہ، اس سے زائد کےلیے دریافت فرما لیجیے، تاجروں کے لیے قسمت معتدل دونوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر ہلال ایجنسی ۵۷ اسمعیل اسٹریٹ انٹالی - کلکتہ

THE MANAGER, THE "HILAL" AGENCY,
57, Moulvie Ismail Street, P. O. Entally, (Calcutta)

تجارت گاہ کلکتہ

ے یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے هیں جنکي ساخت اور تیاري کے لیے ملکتے هي کي آب و هوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار هو کر تمام هندوستان میں روانہ کي جاتي هیں - همارے کارخانے میں هر قسم کي وارنش مثلاً روغني بچھیلا، هوڈ، براون، زرد، کٹني، کاف، بکري اور بھیڑي کے، گاے کے سر کا چمڑا، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار هوتے هیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز، انیکا گاے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا هارنش بھي تیار هوتا ہے - یہي سبب ہے کہ هم دوسروں کي نسبت ارزان نرخ پر مہیا کرسکتے هیں - جس قسم کے چمڑے کي آپکو ضرورت هو منگا کر دیکھیں، اگر مال خراب هو تو خرچ آمد و رفت همارے ذمہ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیري نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

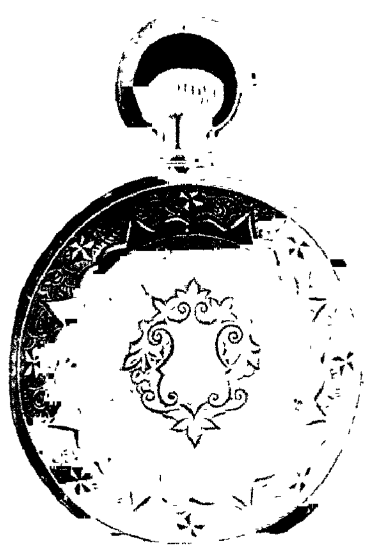
لغات جدیدہ

مؤلفہ

مولانا السید سلیمان الزینبي

یعنی: عربی زبان کے چار هزار جدید، علمی، سیا... تجارتی، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق ڈکشنری، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی ... و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے هیں، اور نیز جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی ہے، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ... قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جا...

منیجر المعین ندوہ، لکھنو -



۱ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ مثل چاندي ڈبل کیس گارنٹي ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -
۲ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل کیس گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۳ - ۱۵ سائز هنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے ... پچاس روپیہ سے کمکي نہیں جچتي گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۴ - ۱۸ سائز انگما سلنڈ واچ گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -
۵ - ۱۹ سائز گارنٹي لیور واچ اسکي مضبوطي سچا ٹایم برابر چلنے کا ثبوت صاحب مکڈري نے گارنٹي ... سال گھڑیکے ڈایل پر لکھا ہے جلد منگائیے معہ محصول چھہ روپیہ -
۶ - ۱۶ سائز سسٹم پٹنٹ لیور واچ گارنٹي ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

غبطة الناظر

سوانح عمري شیخ عبد القادر جیلاني (رض) عربي زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتي صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ بیکر هوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -



AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.
Telegraphic Address
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

مسئول و محرر خصوصی
احمد المکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ ـ ۱ ملاوڈ اسٹریٹ
کلکته

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲

نمبر ۲۰-۲۱ کلکته : چهار شنبه ۱۲ - ۹ ذی الحجه ۱۳۳۱ هجری جلد ۳
Calcutta: Wednesday, November 12 & 19 1913.

فهرس

تصـــاویـــر

[بقیه مضمون صفحه ۴ کا]

جتنے هڑتال کرنے والے گرفتار کیے گئے تھے' سب کانوں میں بهیجدیے گئے هیں - هندوستاني ابهي تک اپنے ارادے پر ثابت قدم هیں اور کام کے لیے حاضري دینے سے انکار کرتے هیں - ان پر غیر حاضري کا جرم قائم کرکے قید سخت کي سزا دیجا رهي هے اور اسطرح ان سے کانوں میں کام لیا جا رها هے - ڈنڈي کے مجسٹریٹ مسٹر جے - ڈبلو کروس اور نیو کیسل کے مجسٹریٹ ڈي - جي - جیلیس نے اعلان کیا هے که جو هندوستاني کام کرنے سے انکار کرینگے' وه بهوکے مارے جائیں گے اور جیل کے قواعد کي رو سے انکو کوڑوں سے کام کرنے پر مجبور کیا جائیگا - بیلنگم نیوي گیشن اور کیمبرین کي کانوں میں هزاروں هندوستاني باقاعده کوڑوں سے مارے گئے - کوڑوں کے علاوه گولیاں بهي چلائي گئیں جن سے دو آدمي سخت زخمي هوے - ان مصیبت زدوں کو پناه دینے سے مجسٹریٹوں نے صاف انکار کر دیا هے اور اعلان کر دیا هے که جو شخص مجسٹریٹ کے پاس داد رسي کے لیے کان چهوڑ کر آیگا' اس پر بهاگنے والے قیدي کي حیثیت سے فائر کیا جائیگا - فوج جو لکڑیوں سے مسلح هے' ان مقاومت مجهول کرنے والوں پر نهایت وحشیانه طریقه سے حملے کر رهي هے' جو ساحلي ضلعوں میں هیں"

مسٹر گوکهلے کو ایک دوسرے تار سے معلوم هوا هے که والکسریست کے هڑتالیوں پر نهایت وحشیانه طریقے سے حملے هو رهے هیں - کام لینے والے راشن دینے سے انکار کرتے هیں اور باهر سے هر قسم کي خبر رساني اور رسد رساني بهي روکدي گئي هے - مگر تمام هڑتالی جنکي تعداد دو هزار هے' ابتک ثابت قدم هیں -

(آخـــر الانبـــاء)

مسٹر گاندهي نے ولکرسٹ کي عدالت میں بیان کیا که انهوں نے اپنے ارادے کي اطلاع وزیر داخلیه کو کردي تهی اور ولکرسٹ کے دفتر کے مهاجرین کو اپنے عبور کي تاریخ سے بهي مطلع کردیا تها - انهوں نے عدالت کو یقین دلایا که ٹرانسوال میں قیام کي غرض سے ایک هندوستاني کا غیر قانونی داخله موجوده تحریک سے کوئي تعلق نهیں رکهتا -

وه جانتے هیں که جو کارروائي انهوں نے شروع کي هے وه انکے متبعین کے لیے بڑے سے بڑے خطروں اور سخت شخصي مصائب سے بهري هوئي هے' مگر انکو یقین هے که سخت مصائب کے علاوه اور کوئي شے نهیں جو یونین گورنمنٹ اور اسکے رهنے والوں کے ضمیر کو جنبش میں لاسکے -

مسٹر کیلین بیچ کو تین ماه کي سزا هوگئي - مسٹر پولک' ابهي تک حوالات میں هیں -

اطـــــلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے
حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین
ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ یا آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکا
ذمه دار نه هوگا (منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد	فی صفحه	فی کالم	نصف کالم	چوتھائي کالم	چوتھائي کالم سے کم فی مربع انچ
مرتبه	روپیه	روپیه	روپیه	روپیه	روپیه آنه
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگہه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هو گا -

شرائـــــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہه دیں ' البته حتي الامکان کوشش کی جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھه ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وہ جب چاهے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوّے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشّي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤںکا اور هر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبهه بھی دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

مقنوں ' اور استعداد طبع و آمادگی قلب بہمہ وجوہ مضطرب کار ہے - اور جو جمال مقصود نظارۂ یک نفس دکھلا کر مستور و محجوب ہو گیا تھا ' اب پھر با ہزاراں دلفریبی و رعنائی ' و با یک شہر دلربائی و زیبائی ' پردہ بر افگن نظارۂ امید ' و چہرہ بر افروز آرزوے دید ہے !

بازم از نو خم ابروے کسی در نظر ست
سلخ ماہ دگر و غرۂ ماہ دگر ست !!

اس ماہ مقدس ' اس یوم مبارک ' اس آوان سعید میں ' جب دشت حجاز کے ایک ایک ذرہ سے " لبیک ! لبیک ! اللہم لبیک !! " کی صدائیں اُٹھہ رہی ہونگی ' جبکہ لاکھوں انسان کسی کی تلاش میں مجنون وار دشت پیما ' اور کسی کے شوق میں والہانہ و مصطربانہ ' سر و پا برہنہ ' جسم پر کفنی لپیٹے ہوے " موتوا قبل ان تموتوا " کی یکسر تصویر ہونگے ! جبکہ اُس مسلم اول ' اُس مومن قانت ' اُس پیکر خلت ' اُس کشتۂ محبت ' اُس جاندادۂ محبت ' یعنی اُس (خلیل اکبر) کی صدا نے عشق فرما ابراہیم کدۂ حجاز کی ہر ہستی مضطر کے اندر سے " انا لحی بالحی الذی لا یموت " کے معنی حیات کو اشکارا کر رہی ہوئی کہ :

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جاے دیگر ست

غرضکہ ایسے یوم عظیم و وقت سعید میں کیونکر ممکن تھا کہ طالع کار خفتۂ غفلت رہتا ' اور طلیعۂ مقصود پردۂ فراموشی سے طالع نہ ہوتا ؟ پس فیضان الہی نے عین وقت پر دستگیری کی ' اور جبکہ موانع راہ و عدم تہیۂ اسباب سے میں بکسر انتظار تھا ' تو نوید فتح باب ' اور بشارۃ آغاز کار توقیع قبولیت لیکر اس طرح امید نواز قلب مشتاق ہوی کہ چشم حیران نظارہ نے مقام ابراہیم کی صلوۃ طواف ' ما بین الصفا و المروہ کے سعی ' یوم الترویہ کی صدا ہاے تہلیل ' قربانگاہ منی کے سیلاب خونین ' عرفہ کے قیام ' جبل عرفات کے مجمع ' مزدلفہ کے وقوف ' اور طواف الوداع کے ہجوم میں عروس مقصود کو بے حجاب دیکھہ لیا !

وو اللہ لولا خشیۃ الناس و الحیا
لعا نقتہا بین المقام و زمزما

لبیک لبیک ' اللہم لبیک ' لا شریک لک لبیک ' ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ! اللہم انک دعوت عبادک الی بیتک الحرام وقد جئت طائعا لامرک ' فاغفرلی و ارحمنی یا ارحم الراحمین ! اللہم یا رب ھذا البیت العتیق ! اعتق رقابنا و رقاب ابائنا و امہاتنا و اخواننا و اولادنا من النار فی الدنیا والاخرہ ! اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا ' واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرہ !!

* * *

پس اب آغاز عمل ہے اور شورش کار ' امتحان راہ در پیش ہے اور مشکلات امور سامنے ' تحریراً جو کچھہ کرنا ہے وہ خاتمۂ سخن کے دو نمبر ہیں ' جن میں سے ایک آجکی اشاعت میں اور دوسرا اشاعت آیندہ میں شائع ہوگا کہ دلوں کی افسردگی و خموشی ذرا دور ہولے - اسکے بعد جو کچھہ ہے اصل کار کا آغاز ہے : و تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا ' والعاقبۃ للمتقین -

آج کے مقالۂ افتتاحیہ کا کچھہ حصہ کسی گذشتہ اشاعت میں بھی شائع ہوچکا ہے لیکن بقیہ مضمون کی اشاعت اُس وقت رک دی تھی - چونکہ سلسلۂ بیان کیلیے وہ تکرا ضروری تھا اسلیے آج اتنا حصہ مکرر شائع کیا جاتا ہے تاکہ بلا زحمت رجوع پیش نظر آجاے :

یارب دل پاک و جان آگاہم دہ !
آہ شب و گریۂ سحر گاہم دہ !

در راہ خود اول ز خودم بیخود کن !
و انگہ بیخود زخود بخود راہم دہ !

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

اس ہفتے مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کی مصالحت کے متعلق صیغۂ مراسلات میں متعدد مکاتیب و مضامین بالا قتباس درج کیے گئے ہیں - یہ اُنکے علاوہ ہیں جنکی اشاعت کسی وجہ سے غیر ضروری تھی - صرف ایک اہم مراسلۂ باقی رہگئی ہے - نیز جناب مولانا عبد الباری کے ایک تازہ گرامی نامہ کا کچھہ حصہ ' یہ دونوں آیندہ اشاعت میں درج ہونگے -

میں اسے کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ خیالات کے اعلان کو روکا جاے اور شکایتوں کا علاج یہ تجویز کیا جاے کہ شکایتوں کے وجود سے انکار ہو !

موافقت جیسی کچھہ اور جتنی کچھہ ہے ' عام اور آشکارا ہے - پس مقدم امر یہ ہے کہ جو مخالفانہ آرا ہوں ' وہ بھی ایک مرتبہ پوری طرح سامنے آجائیں - اسکے بعد فہم و تفہیم کی کوشش کرنی چاہیے -

میں نے گذشتہ اشاعت میں عرض کیا تھا کہ فکر مستقبل کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرونگا - لیکن افسوس کہ بعض امور جنکا علم و تصفیہ قبل از اظہار راے ضروری ہے ' اب تک صاف نہیں ہوے - اسلیے اس ہفتے تمام مراسلات متعلق مسئلہ کانپور شائع کردیتا ہوں - آیندہ ہفتے جو کچھہ اختتامی طور پر عرض کرنا ہے عرض کرونگا -

# النبأ الالیم !		(ا)

جنوبی افریقہ میں بد بختان ہند کے مصائب اب اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ انسانیت کیلیے ماتم کبری اور عدل و انصاف کیلیے مصیبۃ عظمی ہے ! کیا عجیب انقلاب حالت ہے کہ جن لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے بہانے انگلستان نے ٹرانسوال کے لاکھوں نفوس جنگ بوئر میں قتل کیے تھے ' آج انہی سے جیل خانے آباد ہیں اور کوئی نہیں جو انکی فریادوں پر کان دھرے ! دس برس سے زیادہ زمانہ گذر گیا کہ یہ آوارگان غربت مورد مصائب و الم ہو رہے ہیں - نہ تو انگلستان کی شہنشاہی کچھہ اپنے اثر سے کام لے سکتی ہے ' اور نہ حکومت ہند کے پاس انکے زخموں کیلیے کوئی مرہم ہے :

فریاد کہ ہر کس باسیری فتد ' او را
شرط ست کہ از خویش و وطن دور فرو شند !

کسی دوسری جگہ بعض ضروری تلغرافات کا خلاصہ درج کیا گیا ہے اور تفصیلی حالات سے تو آجکل روزانہ اخبارات کے صفحوں کے صفحے رکے ہوتے ہیں - مجھے اپنے اخوان ملت سے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اس موقعہ پر اپنے ہم وطنان دور و مہجور کی خبر لیں - آج تک جو ضلالت و غفلت مسلمانوں کے سیاسی مذاق پر چھائی ہوئی تھی ' اسکا سب سے بڑا درد انگیز نتیجہ یہ تھا کہ ملک کی فلاح و بہبود کی طرف سے انہوں نے بالکل انکھیں بند کرلی تھیں ' اور اس اصلی شرف خدمت ملک و وطن کو صرف ہندؤں کے لیے چھوڑ دیا تھا - انکو سمجھایا گیا تھا کہ " مسلمانوں کا پالیٹکس صرف ہندؤں سے لڑنا اور اپنی علحدہ قومیت کو قائم کرنا ہے اور بس " اسلیے وہ ہمیشہ سمجھتے رہے کہ ملک و اہل ملک کی خدمت سے اُنہیں کوئی واسطہ نہیں -

لیکن الحمد اللہ کہ اب حالت پلٹتی ہے اور مسلمانوں نے بھی ملکی سیاست کے مفہوم کو سمجھنا شروع کیا ہے - ضرور ہے کہ وہ اپنی تغیر حالت کا اب قدم قدم پر ثبوت دیں اور ملک و اہل

شذرات

يوم الحج اور " حزب الله "

نويد فتح و مژدۂ قبول !!

مژدۂ عيد درين تيره شبانم دادند * شمع كشتند وزخورشيد نشانم دادند !
رخ كشودند ر ب هرزه سرايم بستند * دل ربودند و دو چشم نگرانم دادند !

پہلے سال عيد الفطر او رعيد اضحی كے موقعه پر مناسب وقت مقالات افتتاحيه لكهنے كي توفيق ملي تهي - اس سال عيد الفطر بهي خالي گئي اور افسوس كه عيد اضحى كے موقعه پر بهي طبيعت كي افسردگی نے كروٹ نه لي ' حالانكه دل شوريده كے ماتم و شيون كا اصلي موسم يهي تها -

ادهر كچهه عرصے سے طبيعت گم هے ' اور سراغ راه نا پيد - گم گشتگي پہلے بهي تهي مگر كبهي كبهی خود بهي آجاتي تهي - اب يه بهی نهيں :

بازاے دل با نه مي باشي نه با ما نفسي !
دركجائي ' چند روزے شد كه پيدا نيستي !

مضامين باعتبار مواد و اصول نگارش دو طرح كے هوتے هيں - ايک صورت تو يه هے كه عام واقعات و حوادث كے متعلق افكار و آرا كا اظهار كيجيے ' يا كسي علمي و ديني موضوع پر بحث كيجيے - اسكے ليے تلاش و رجوع كتب كي ضرورت هوتي هے ' يا پهر اپني ياد داشت اور حافظه كي معلومات كي - اكثر لوگ تو اسكے ليے بهي فراغ خاطر اور جمعيت و سكون طبع كے محتاج هوتے هيں كه دماغ ٹهكانے نهيں تو قلم و مداد كي صحبت كيسے گوارا هو؟ مگر سچ يه هے كه اگر دماغ مناسب هو اور توفيق مبدء فياض رفيق ' تو اسكے ليے نه تو فرصت كي ضرورت هے نه صحت كي - نه دن كي شورش اسكے ليے مخل ' نه رات كي سرگراني اسميں حائل - نه تو پريشاني خاطر اسكو روک سكتي هے او ر نه شورش طبع مانع هوتي هے - هر وقت كسي نه كسي طرح كام كيا جاسكتا هے اور ميرا تجربۂ و عمل يهي هے -

الحمد الله كه پريشاني و غموم و هموم كے سخت سے سخت موانع ميں بهي مجهے قلم جواب نهيں ديتا - وقت كي كمي كو كبهي ميں نے عدم تحرير و تاليف كيليے عذر نه سمجها ' اور جمعيۂ خاطر كا اس بارے ميں ابداً قائل نهيں - يه ايک فضل و كرم رباني هے ' ورنه اگر اپنے كاموں ميں جمعيۂ خاطر اور فرصت و سكون كا محتاج هوتا ' تو شايد چهه مهينے كے بعد بهي ايک سطر لكهنے كي مشكل امید هوتي - كيونكه ميري زندگي به حسب اصطلاح زمانه ' دلجمعي و فراغ خاطر كے اسباب سے بكلي محروم هے - ميرے ليے سرور و انبساط دائمي طور پر مفقود هيں - ميں ايک نا آشناے مسرت اور دائم الحزن زندگي ركهتا هوں ' اور اپنے قيصۂ حيات پر شاكر اور ابدي حالت پر قانع هوں - اُس نے اس حيات مستعار ميں جو كچهه دے ركها هے ' يه بهي اسكا فضل هے - جتنا كچهه نهيں هے ' اسپر حق بهي كسے هے كه گله و شكوه هو؟ دنيا ميں آئے هوے هم سے كچهه معاهده نهيں كيا گيا تها كه تمهاري هر اميد اور هر خواهش پوري كردي جائيگي ؟

كليد بستگي تست غم ' بجوش اے دل !
تو گر چنين نه گدازي ' گره كشاے تو كيست ؟

ليكن دوسري قسم اُن مضا مين كی هے جو باصطلاح قدما و محبوب ' دماغ سے نهيں بلكه دل سے تعلق ركهتے هيں - جنكے ليے دماغ كی كاوش نهيں بلكه دل كا جوش مطلوب هے - جو حواس كي جگه جذبات و عواطف كے تابع هيں - جنكے لكهنے كيليے بهترين وقت وهي هوتا هے جب دماغ لا يعقل مگر دل هوشيار هوتا هے - جنكے ليے شرط اولين يه هے كه ادراک و حواس كو بالكل معطل كر ديجيے اور از سر تا پا پيكر جذبات مخفيه و مجسمۂ حسيات قلبيه بن جائيے كه دل كے كار و بار كي رونق كيليے بازار خرد و هوش كي ويراني ضرور هے !

اس قسم كي چيزيں البته وقت اور حالات پر موقوف هيں - ضرورت سے متاثر نهيں - جب تک چولهے ميں آگ نهو ' ديگ سے دهواں نهيں اٹهه سكتا - يه آگ اپنے اختيار ميں نهيں - كبهی خود بخود بهڑک اٹهتي هے اور كبهي هزار هوا ديجيے ' ايک چنگاري بهي ميسر نهيں آتي -

اسكی مثال يوں سمجهيے كه كبهي موسم خزاں ميں دل كا كوئي مخفی جوشش بهار اسطرح آپكو مترنم كر ديتا هے كه خود بخود گنگنانے لگتے هيں ' اور كبهي طبيعت اسطرح افسرده هوتي هے كه عروس بهار كو با همه عشوه هاے تمكين ربا سامنے ديكهكر بهی شگفته نهيں هوتي - اسكے بهي اسباب و محركات هيں ' مگر وه نهيں جيسے دماغ و ادراک قوت و استعداد جلب كرتا هے - وه كچهه دوسرے هي محركات هيں ' اور جب تک انكا اشاره نهو ' دل كي موسيقي كا تار مترنم نهيں هوسكتا :

چاک مت كر جيب بے ايام گل
كچهه ادهر كا بهي اشاره چاهيے !

ميري حالت اس بارے ميں بالكل بے اختيارانه هے - ضرورت هر طرح كا كام اپنے وقت پر كرا ليتي هے ' مگر اپني پسند اور خواهش جس شے كو ڈهونڈهتي هے ' وه دوسرے هي كے قبضه ميں هے :

زمام خاطر ما بستۂ تصرف تست
اگر يقين نداري بامتحان برخيز !

اراده تها كه اس موقعه پر كچهه لكهونگا مگر نه لكهه سكا - الله اسكي جگه توفيق الهي نے اس سے اهم تر بلكه اصل مقصود كي طرف اقدام عمل كا سامان بهم پهنچا ديا ' يعني يوم الحج اور عيد اضحى كي مقدس ياد كے ساتهه جماعة " حزب الله " كي تكميل تا سيس متشكل و متمثل هوكر نمودار هوئي ' اور ميں نے ديكها كه الحمد لله اب اسباب سكوت بكلي مرتفع ' موانع اقدام يكسر

یـــوم الـحــــج

اللــه اکبـر ' اللــه اکبـر ' لا اله الا اللــه واللــه اکبـر ' اللــه اکبـر ' و للــه الحمـد !!



قافلۂ حجـاج منی سے عرفه جاتے ہوے !

ذلـک یوعظ به ' من کان منکـم یـومن باللـه والیـوم الاخـر

الا ' ان حـــزب الـلــه هـــم الغـــالبـون

۱۳۳۱ ہجری [1]

خاتمـۂ سخن و اغـاز عـمـل

———]*[———

انمـــا ولـیکـم اللـــه و رسولـــه و الــذین امنــوا ' الذین یقیمـــون الصلــوة ویوتون الزکـــواة و هـــم راکـعـــون - و مـــن یـــتـــول اللــه و رســوله و الذین امنــوا ' " فان حزب الله هــم الغـــالبـــون " (٥ : ٢٦)

اے مسلمانو! تمهارا دوست الله هے ' اُسکا رسول ' اور وہ لوگ جو الله اور رسول پر ایمان لاچکے هیں ' جو صلوۃ الهي کو دنیا میں قائم کرتے ' اسکي راہ میں اپنے مال کو صـرف کرتے ' او سب سے زیادہ یه که هروقت اللــه اور اسکے حکموں کے آگے جهکے رهتے هیں - پس جو شخص الله ' الله کے رسول ' اور صاحبـان ایمان کا ساتهي هوکر رهیـگا ' تو یقین کرو که وہ "حزب الله" میں سے هے ' اور "حزب الشیاطین" کے مقابلے میں حزب الله هي کا بول بالا هونے والا هے !!

زشرح قصۂ ما رفت خواب از چشـم خاصان را
شب آخر گشتـۂ و افسانه از افسانه میخیزد !

— : * : —

والعصر ' اِن الانسان لفي خسر ' الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات ' وتوا صوا بالحق و توا صوا بالصبر - قسم هے اس عصر انقلاب اور دور جدیدۂ ملت کي ' جو پچهلے دور کو ختم کرتا ' اور نئے دورکي بنیاد رکهتا هے ' که نوع انساني کیلیے دنیا میں نقصان و هلاکت کے سوا کچهه نهیں - مگر هاں وہ نفوس قدسیه ' جو قوانین الهیه پر ایمان لائے ' اعمال صالحه اختیار کیے ' ایک دوسرے کو امربالمعروف و نهی عن المنکر کے ذریعه دین حق کی وصیت کرتے رهے ' اور نیز صبر و استقامت کی بهی انهوں نے تعلیم دي (١٠٣ : ٤) اولٰئك علی هدی من ربهم ' و اولٰئك هم المفلحون (٢ : ٤)

یه هے جماعت " حزب الله " کا مقصد وحید ' جسے غالباً هر شخص دن میں ایک دو مرتبه نماز کے اندر ضرور پڑهتا هے ' اور یه هے خلاصه اسکے پیش نظر اغراض کا ' جو سورۂ "والعصر" کي صورت میں هر مسلمان کے آگے موجود هے - فمن شاء تخذ الی ربه سبیلا !

گذشته تمهید کي چار صحبتوں میں جو کچهه عرض کر چکا هوں ' اس سے بهت زیادہ عـرض کرنا تها ' مگر مناسب یه نظـر آیا که پہلے مختصراً اصل اغراض و مقاصد بیان کردیے جائیں ' اور اسکے بعد انکي هر دفعه پر ایک مستقل مضمون شائع کیا جاے :

مخاطب اند کے نازک مزاج ست
سخن کم گو ' که کم گفتن رواج ست

(۱) یه ایک عجیب حسن اتفاق هے که جس آیه کریمه کي بنا پر اس جماعت کا نام " حزب الله " رکها گیا هے ' اُس آیه کریمه کے عدد بقاعدۂ جمل ١٣٣١ هیں اور یهي هجري سنه اس جماعت کی تاسیس کا هے !!

ملک کی ہر خدمت میں ابناے وطن سے بڑھکر حصہ لینے اور سب سے اگے رہنے کی کوشش کریں - تاکہ اس طرح انکی پچھلی غفلت و معصیت ملکی کا کفارہ ہو -

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا سوال تمام اہل ملک کیلیے پیام ماتم ہے - اسلام انسانیت اور اسکے حقوق کے احترام کا سب سے بڑا معلم ہے ' اسلیے اج مسلمانوں کے دلوں میں بھی اس مصیبت کی تپش سب سے زیادہ ہونی چاہیے - مصیبت زدگان افریقہ میں بکثرت مسلمان ہیں مگر میں نہیں چاہتا کہ اسطرف زور دوں - بہرحال وہ انسان ہیں ' مظلوم ہیں ' اور پھر خاک ہند کے فرزند ' پس ہر شخص کو جو ہندوستان میں بستا ہے ' اس ماتم میں حصہ لینا چاہیے -

وقت ہے کہ مسلمانان ہند بزرگ ملک مسٹر (گوکھلے) کی اپیل کا دل کھولکر استقبال کریں - جہاں تک جلد ممکن ہو ' ہر شہر اور ہر مقام پر اعانتی فہرستیں کھل جانی چاہئیں - ادارۂ الہلال بھی وجہ اعانت کو وصول کرنے کیلیے طیار ہے -

فتنۂ اجودھیا

امسال عید قربانی الحمد للہ کہ بغیر کسی انسانی قربانی کے بخیر و خوبی گذر گئی - اور خدا وہ دن جلد لاے کہ ملک کی تمام قومیں باہمی نزاعات کی جگہ ' صرف اپنے ملک کی صلاح و فلاح ہی کو اپنی قوتوں کا مصرف بنائیں -

(اجودھیا) میں ابکے قربانی حکماً روک دی گئی - میں نے یہ سنا اور اسپر چنداں افسوس نہوا ' کیونکہ بہت سے مسلمان خود بھی ارادہ کر رہے تھے کہ برضا و رغبت اس حق سے دست بردار ہوجائیں - لیکن کہہ نہیں سکتا کہ شدت غم و غصہ سے میرے دماغ کا کیا حال ہوا ' جب میں نے پڑھا کہ مسلمانان اجودھیا قربانی کے ماتم میں نماز عید سے بھی دست بردار ہوگئے کہ اگر قربانی کو مجسٹریٹ روک سکتا ہے تو نماز کو ہم بھی روک دیسکتے ہیں :

ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر !

مجھے معلوم نہیں کہ اجودھیا کے مسلمانوں میں پڑھے لکھے لوگ بھی ہیں یا نہیں ' اور انہیں اپنے دین و مذہب کی بھی کچھہ خبر ہے یا نہیں ؟ بظاہر اس واقعہ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ انکی مسلمانی گوشت کھانے ہی تک ہے اور بس -

ان جاہلوں سے کوئی پوچھے کہ عید کے دن قربانی کرنا امام ابو حنیفہ (رح) کے نزدیک واجب ہے ' اور ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت - احادیث کا تدبر بھی دوسرے ہی مذہب کا موید ہے - پس اگر قربانی روکدی گئی تھی تو ایک عمل سنت یا زیادہ سے زیادہ واجب کے ادا کرنے سے وہ محروم رہگئے تھے ' اور اسکی بھی انکے سر کوئی پرسش نہ تھی' کیونکہ حاکم کے حکم سے مجبور تھے - لیکن نماز تو خدا کا ایک مقرر کردہ فرض اور اعظم ترین شعائر اسلام بلکہ عمود دین و ملت ہے - پھر ایک عمل سنت کے اجباری ترک سے انہوں نے ایک عظیم ترین از داخل قدرت و اختیار فرض کو کیوں چھوڑ دیا ' اور عین عید کے دن اللہ کے آگے سر عبودیت جھکانے سے دیدۂ و دانستہ کیوں باز رہے ؟

یہ کونسی عقل مندی ہے کہ اگر جیب سے ایک دھیلا گر جاے تو ہاتھہ کی اشرفی بھی پھینک دی جاے ؟

رفتار سیاست

بالاخر دولت علیہ اور یونان میں بھی صلح ہوگئی - صلح نامہ پر دستخط نصف شب کے بعد ہوے - نزاع انگیز امور طے نہ ہوسکے اور یہ اس صلحنامہ کا ایک ما بہ الامتیاز ضعف ہے کہ ہم امور کا تصفیہ ثالثی کے ہاتھہ دیدیا گیا ہے -

یورپ کے سوا اور کون ہے جو پنچ بنسکتا ہے ؟ اسلیے ابھی اس داستان المناک کو ختم نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اسکے تتمے یا یورپ کی نصفت پروری کی حکایت سننے کے لیے طیار رہنا چاہیے -

البانی حدود کا مسئلہ ہنوز غیر منحل ہے - یونانی و البانی حدود کی تعین کے لیے جو کمیشن بیٹھا تھا ' اسکے برطانی ممبر نے چند تجاویز پیش کی تھیں - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ دول میں اسکے متعلق باہم مبادلۂ ارا ہو رہا ہے - امید ہے کہ یہ تجاویز جلد اختیار کرلی جائیں گی ' کیونکہ آسٹریا اور اطالیا نے ان سے اتفاق کرلیا ہے -

حدود کے متعلق ایران و ترکی میں چند اختلافات تھے جنکے فیصلہ کے لیے قسطنطنیہ میں ایرانی عثمانی وکلاء کی ایک مجلس بیٹھی تھی - اب اس نے ایک عہد نامہ ترتیب دیا ہے - اس کی رو سے جنوبی سرحد شط العرب کے ساحل یسار کے پیچھے پیچھے جائیگی لیکن اس دریا میں ایران کے جہاز رانی کے حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑیگا

حکومت ایران نے ۱۷ - نومبر کو برطانی اور روسی سفارتخانوں کو اطلاع دی ہے کہ اس عہد نامہ کی با قاعدہ تصدیق کرنا چاہتی ہے - اسکو امید ہے کہ اس باب میں ایرانی فوائد و مصالح محفوظ رہینگے -

جنوبی افریقہ

بجرم عشق تو ام می کشند غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست !

۸ - نومبر یوم شنبہ کو تیسری مرتبہ مسٹر گاندھی قانون عہد نامہ نٹال کی خلاف ورزی کے جرم میں گرفتار ہوے - گرفتاری کے بعد ڈنڈی بھیجدیے گئے - ڈنڈی کی عدالت میں مسٹر موصوف کے وکیل نے انتہائی سزا کی درخواست کی - عدالت نے ۱۱ - نومبر کو ساٹھہ پونڈ جرمانہ کیا اور در صورت عدم اداے جرمانہ ۹ - ماہ کی قید - انہوں نے قید کو جرمانہ پر ترجیح دی !!

مسٹر گاندھی کے ساتھہ جسقدر اور اشخاص تھے ' وہ سب نٹال واپس بھیجدیے گئے جہاں گرفتار کرکے ڈان ہاسر جلا وطن کر دیے گئے ہیں -

مسٹر پولک اور مسٹر کیلین بیچ مسٹر گاندھی کے دست و بازو تھے - یہ دونوں بھی بجرم اعانت و اغوا گرفتار کرکے والکسرسٹ کے حوالات میں بھیجدیے گئے - ضمانت کی درخواست کی گئی مگر اس بنا پر نا منظور ہوئی کہ دونوں صاف صاف آئندہ مدافعت میں حصہ نہ لینے کا وعدہ نہیں کرتے تھے -

نٹال انڈین ایسوسی ایشن سے مسٹر گوکھلے کو حسب ذیل تار موصول ہوا ہے :

" مقاومت مجہول کے تمام لیڈر جیل بھیجدیے گئے ہیں - گورنمنٹ نے کانوں کے احاطوں کو ہنگامی قید خانے قرار دیا ہے -

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ اول ملاحظہ ہو]

من سلطان، ان الحکم لله ، امر الا تعبدوا الا اياه - ذالك الدين القيم ، لکن اکثر الناس لا يعلمون (۱۲ : ۴۱)

نام هیں جو تم نے اور تمهارے پیش رؤن نے گهڑ لیے هیں ؟ حالانکه خدا نے تو اسکے لیے کوئي سند بهیجي نهیں - اے گمرا هو! یقین کرو که تمام جهان میں حکومت صرف اُسي خدا کیلیے هے ! اس نے حکم دیا هے که صرف اُ سي کے آگے جهکو ! یهي اسلام کا سیدها راسته هے - لیکن افسوس که اکثر لوگ نهیں سمجهتے ! "

تو اسکي نظر بهی اسي کے طرف تهي ، اور اسي کي تلاش تهي ، جسکا وه سراغ دے رها تها !

(۴)

وه " شاطي وادي ایمن " اور " بقعۂ مبارکه " کا مقدس ... رہا ، جبکه کوہ سینا کے کنارے " اني انا لله رب العالمین " کي نداء ... عبت سے مخاطب هوا تها ، اور جبکه ایک ظالم و جابر حکومت کي غلامي سے نجات دلانے کیلیے اُس نے یکهٔ و تنها ، فرمان رواے عهد کے سامنے حریفانه کهڑے هوکر پیشین گوئي کي تهي که :

... اعلم بمن جاء بالهدى من عنده ، و من تکون له عاقبة الدار ، انه لا یفلح الظالمون - (۲۸ : ۳۸)

یعني اے لوگو ! مجهکو جهٹلانے میں جلدي نه کرو ! خدا خوب جانتا هے که کون شخص اُسکي طرف سے سچائي لیکر آیا هے ، اور آخر کار کس کے لیے نتیجه کي کامیابي آنے والي هے ؟

یقین کرو که خدا کبهي اُن لوگوں کو فلاح نهیں دیتا ، جو بر سر ناحق هیں ! "

تو وه بهي اسي تلاش کا اعلان کر رها تها ، اور یهي تلاش تهي جسنے اُسے منزل مقصود تک پهنچایا تها -

(۵)

وه " ناصره " کا نوجوان اسرائیلي ، جو پچهلي کتابوں کي پیشین گوئي کے مطابق آیا تها ، تا که عهد اسرائیلي کے خاتمے اور دور اسماعیلي کے آغاز کا اعلان کرے ، اور جبکه اس نے چلنے سے پیشتر ایک باغ کے گوشے میں اپنے نادان اور نا سمجه ساتهیوں سے کها تها که :

اني رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدي من التوراة و مبشراً برسول یاتي من بعدي ، اسمه " احمد " - (۶۱ : ۷)

میں الله کے طرف سے تمهاري طرف بهیجا هوا آیا هوں - میں کوئي نئي شریعت نهیں لایا ، بلکه میرا کام صرف یه هے که کتاب تورات کي ، جو مجهسے پهلے آچکي هے ، تصدیق کرتا هوں ، اور ایک آنے والے رسول کي خوشخبري دیتا هوں جو میرے بعد آئیگا اور جسکا نام " احمد " هوگا ! "

و اد جعلنا البیت مثابة للناس و امنا ، و اتخذوا من مقام ابراهیم مصلى و عهدنا الى ابراهیم و اسمعیل ان طهرا بیتي للطائفین و العاکفین و الرکع السجود (۲:۱۹)



تو وه بهي اسي وادي جستجو کا ایک کامیاب قدم شوق تها ، اور یهي گوهر مقصود تها ، جسکے لیے اُس نے اپنے بے عقل ساتهیوں کے جیب و دامن کو بیقرار دیکهنا چاها تها -

(۶)

اور پهر وه ظهور انسانیۂ کُبرىٰ ، وه مجسمۂ نعمة الهیۂ عظمىٰ ، وه معلم کتاب و حکمت ، وه مزکي نفوس و انسانیت ، وه " هادي الى صراط مستقیم " وه مخاطب " انک لعلي خلق عظیم " وه تاجدار کشورستان یزداں پرستي ، وه فتح یاب اقلیم قلوب انساني ، وه علم آموز درسگاه " ادبني ربي فاحسن تادیبي " وه خلوت نشین شبستان " ابیت عند ربي هو یطعمني و یسقیني " یعني وه وجود اعظم و اقدس ، جسکے لیے دشت حجاز میں ابراهیم خلیل (ع) نے اپنے خدا کو پکارا : (ربنا وابعث فیهم رسولاً منهم ، یتلو علیهم ایاتك و یعلمهم الکتاب والحکمة ، و یزکیهم - ۲ : ۱۲۱) جسکے نور مبین کي تجلي فاران کی چوٹیوں پر موسىٰ (ع) نے دیکهي ، جسکے عشق میں داؤد (ع) نے نغمه سرائي کي ، جسکے جمال الهي کي تقدیس میں سلیمان (ع) اپنے تخت جلال پر جهک گیا جسکے طرف یوحنا (ع) سے پوچهنے والوں نے بیقرارانه اشاره کیا ، اور جسکے لیے ناصره کے اسرائیلي نبي نے اپنا جانا هي بهتر سمجها ، تاکه اپنے باپ سے جو آسمان پر هے سفارش کرے ، اور اُسکو " جو آنے والا هے " جلد بهیجدے - (یوحنا : ۱۶ : ۸) -

عرضکه جب وه " آنے والا " آیا ، اور خدا کي زمین آخري مرتبه سنواري گئي ، تا اسکي ابدي حکومت و جلال کا تخت بچهے ، اور پهر اسکے فرمان آخري کا اعلان هوا :

و من یبتغ غیر الاسلام دینا ، فلن یقبل منه و هو في الاخرة من الخاسرین - (۳ : ۷۹)

" اب سے جو انسان احکام اسلامي کي جگهه کسي دوسري تعلیم کو تلاش کریگا ، تو یقین کرو که اسکي تلاش کبهي مقبول نهوگي ، اور اُسکے تمام کاموں کا آخري نتیجه نا مرادي هي هوگا ! ! "

تو وه بهي اُسي کي جستجو میں نکلا تها ، جسکي جستجو میں سب نکلے ، اور قبل اسکے که وه اُسکے لیے بیقرار هو ، خود اُس نے بیقرار هوکر اُسکا هاتهه پکڑ لیا تها :

و وجدك ضالاً فهدىٰ (۹۳ : ۷)

اور اے پیغمبر ! هم نے تم کو دیکها که هماري تلاش میں سرگردان هو پس هم نے (خود هي) تم کو اپنی راه دکهلا دي !

(۷)

دنیا کي خوشي مرجها گئی تهي - اسکا جمال صداقت پژمرده ، اور اسکا چهرۂ هدایت زخمي هو گیا تها - وه پیمان و مواثیق ، جو

(تلاش مقصود)

لیکن کم از کم آج پہلے مقصد کے متعلق تو چند کلمات ضرور عرض کرونگا اور معافی خواہ ہوں اگر ان احباب کرام کو شاق گذرے جو اب صرف اصل دفعات طریق عمل ہی کے مشتاق ہیں -

گذشتہ مطالب و بیانات سے آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ اس عاجز کا مقصد کیا ہے ؟ آخری نمبر کے خاتمے کی سطور میں عرض کرچکا ہوں کہ ہمکو آج سب سے پہلے کس چیز کا متلاشی ہونا چاہیے ؟

دنیا کی بیماریاں ہمیشہ یکساں رہی ہیں اسلیے انکا علاج بھی اصولاً ایک ہی ہونا چاہیے - وہ جب کبھی متلاشی ہوی ہے ' تو اسکی تلاش اس جستجو سے کبھی بھی مختلف نہ تھی ' جو جستجو کہ آج ہمیں درپیش ہے -

ایک ہی چیز تھی ' جسکی ہمیشہ تلاش رہی - ہم بھی آج اسی کو ڈھونڈھیں گے -

جبکہ اسی زمین پر ابسے ہزاروں برس پہلے خدا کے ایک مخلص

من لم یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا (۷۱ : ۲۱)

پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچایا ' اور اسکے بعد بھی ظاہر و پوشیدہ ' ہر طرح سمجھایا ' لیکن خدایا ! با ایں ہمہ سعی ودعوت و اصلاح ' ان سرکشوں نے میرا کہا نہ مانا اور انہی معبودان باطل کی غلامی کرتے رہے جنہوں نے انکے مال اور انکی اولاد کو فائدہ کی جگہ الٹا نقصان ہی پہنچایا "

تو وہ بھی اپنی قوم کو اسی کی تلاش کا پتہ دے رہا تھا -

(۲)

جبکہ کالدیا کے بت خانے میں ایک برگزیدہ نو جوان نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض ادا کیا ' جبکہ اس نے اپنے ہاتھہ میں چھری لی ' اور اپنے فرزند عزیز کو محبت الہی کی بیخودی میں دشمنوں کی طرح زمین پر دے پٹکا ' جبکہ اس نے دنیا سے رخصت ہوتے ہوے اپنے خاندان کو دین الہی کی پیروی کی وصیت کی اور کہا :

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی ذرع عند بیتک المحرم ' ربنا لیقیموالصلوۃ '
فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم و ارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون (۱۴ : ۴۰)



" وادی غیر ذی درع " ایام حج میں !

بندے نے اسکو دن اور رات کی آواز میں پکارا تھا اور کہا تھا کہ :

رب انی دعوت قومی لیلاً و نہارا ' فلم یزدھم دعای الا فرارا ' و انی کلما دعوتھم لتغفر لھم ' جعلوا اصابعھم فی اذانھم واستغشوا ثیابھم و اصروا و استکبروا استکبارا - ثم انی دعوتھم جھارا ' ثم انی اعلنت لھم و اسررت لھم اسرارا - (۷۱ : ۹) قال نوح : رب انھم عصونی واتبعوا

خدایا ! میں نے اپنی قوم کو رات دن حق و ہدایت کی دعوت دی ' لیکن افسوس کہ میری دعوت کا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہ نکلا کہ وہ اور مجھسے بھاگنے لگی - میں نے جب کبھی انکو پکارا تا کہ وہ تیری طرف رجوع ہوں ' تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کہ کہیں میری آواز نہ سن لیں ' اور اپنے اوپر سے کپڑے اوڑہ لیے کہ کہیں میرے چہرے پر نظر نہ پڑجاے اور ضد اور شیخی میں آکر اکڑ بیٹھے ! اس پر بھی میں باز نہ آیا ' پھر انہیں

یا بنی ! ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون ! (: ۲)

دیکھو ! اللہ نے تمہارے اس دین اسلام کو تمہارے لیے پسند فرما یا ہے ' پس ہمیشہ اسی پر قائم رہنا ' اور دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو ! !

تو اس نے بھی اسی کو ڈھونڈھا اور پایا تھا -

(۳)

جبکہ تخت گاہ فراعنہ کے ایک قید خانہ میں کنعان کے قیدی نے دین الہی کا وعظ کہا ' اور جبکہ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ :

یا صاحبی السجن ! ارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار؟ ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم و اباؤکم ما انزل اللہ

" اے یاران محبس ! بہت سے مالک اور آقا بنا لینا اچھا ہے یا ایک ہی خداے قہار کے آگے جھکنا ؟ تم جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کی پرستش کر رہے ہو ' تو یہ اسکے سوا کیا ہے کہ چند

...سامل لیتي هے' جو انبیاء کرام لیکر دنیا میں آئے هیں -

حضرة نوح جب کشتي میں سوار هوے تو ستر آدمي انکے ساتهه تهے - حضرة (موسیٰ) کا ساتهه ابتدا میں خود بني اسرائیل میں سے بهي ایک تعداد قلیل نے دیا ' حضرة مسیح نے اپني تمام حیات دعوة میں بارہ آدمي پیدا کیے ' لیکن فی الحقیقت یہی وہ جماعتیں تهیں ' جنهوں نے لاکهوں اور کروڑوں دلوں کو مسخر کیا ' اور زمین کے بڑے بڑے حصوں کو اپني اصلاح و دعوت کے آگے سر بسجود پایا -

کیونکه وہ دعوت و اصلاح کي جماعتیں تهیں ' جو اُن تعلیمات کا اپنے اعمال و افعال کے اندر نمونه رکهتي تهیں - اور زبان کي پکار ضائع جاسکتي هے ' پر اعمال کي صدا کبهي جواب لیے بغیر نہیں رهتي !

پس اصلاح عالم کا یه آخري ظهور جس نے دین الهي کو اسکے قدیمي نام " اسلام " کے ساتهه پیش کیا ' یه بهي دنیا میں اسي لیے آیا ' تا ایک جماعت پیدا کرے ' اور اُس نے " جماعت " پیدا کي - یهي جماعت تهي جس کو خدا نے اپنے کاموں کیلیے چن لیا ' اور اسکے دلوں کو اپنے جمال و صفات الهیه کا مسکن بنایا - عشق الهي کي وہ آتش مقدس ' جسکے لیے (...) نے لکڑیاں چُنیں ' ... کو (ابراهیم) خلیل نے ... دامن قرباني سے هوا دي ' جسکي چنگاریاں وادي ایمن کي تاریکي میں چمکیں ' جسکے شعلوں کیلیے (مسیح) کي قرباني کے خون نے تیل کا کام دیا ' اور جو بالآخر جبل (ابو قبیس) کے غاروں میں " سراجاً منیرا " بن کر بهڑکی ' اسکے شعلوں سے اس جماعت الهي نے اپنے دلوں کي انگیٹهیوں کو روشن کرلیا تها ' اور یه انگیٹهیاں گو تعداد میں قلیل ' اور دنیا کی تاریکی وسیع و عالمگیر تهی ' لیکن انهی سے دعوة و اصلاح کے وہ لا تعد و لا تحصیٰ چراغ روشن هوے ' جن میں سے ایک ایک چراغ زمین کے بڑے بڑے رقبوں اور انسانوں کی بڑي بڑي آبادیوں میں آفتاب جهانتاب بنکر ظلمت ربائے عالم هوا !

یهي وہ خدا کی روشنی تهي ' جو اسکی جماعت میں سے هوکر چمکی ' اور جس کو خدا نے " نور الله " کے لقب سے یاد کیا :

یریدون لیطفوء نور الله بافواههم و الله متم نورہ و لو کرہ الکافرون !

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك ' فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول ' لوجدوا الله توابا رحیما (۴ : ۶۷)



حرم نبوی (مدینه) کا ایک منظر عمومي داخل صحن سے
صلی الله علیه و علی اله و صحبه و سلم

(آسمان کي پاد شاهت !)

میرا مقصود تاریخ دعوة اسلامیه کی اُس اولین جماعة سے هے ' جس نے حضرة ابراهیم خلیل کے ساتهیوں کی طرح ' محمد رسول الله (علیهما الصلوة و السلام) کا ساتهه دیا ' اور اتباع اعمال نبوت کے ذریعه ' خود اپنے اندر خصائص و برکات نبوت پیدا کرلیے :

محمد رسول الله ' و الذین معه اشداء علی الکفار ' رحماء بینهم ' تراهم رکعاً سجدا ' یبتغون فضلاً من الله و رضوانا ' سیما هم في وجوههم من اثر السجود ! (۴۸ : ۲۹)

محمد رسول الله ' اور وہ لوگ جو اُسکے ساتهه هیں - دشمنان حق کے مقابلے میں نهایت سخت مگر آپسمیں نهایت رحم دل ' انکو تم همیشه الله کے آگے عالم رکوع و سجود میں دیکهو گے که الله کے فضل اور اسکي خوشنودي کے طالب هیں - انکي پیشانیوں پر کثرت سجود کي وجه سے نشان بنگئے هیں !

یهي جماعت تهي ' جسکے الهي کا روبار کو حضرة (مسیح) نے " آسمان کي پادشاهت " سے تعبیر کیا ' کیونکه في الحقیقت وہ دنیا کو قواے شیطانیه کے تسلط سے نکالنے والي تهي ' اور اسي کے اعمال حقه کے ذریعه دنیا میں خدا کا تخت عدل و صلاح بچهنے والا تها - وہ ایک بیج تها ' جو بوئے وقت گو حقیر اور بہت چهوٹا تها ' پر بار آور هونے کے بعد ایک درخت وسیع و تناور بننے والا تها - اسي لیے (مسیح) نے اسکو اس تمثیل میں بیان کیا که :

" آسمان کي پادشاهت رائي کے دانے کے مانند هے ' جسے ایک شخص نے لیکے اپنے کهیت میں بویا - وہ سب بیجوں سے چهوٹا هے پر جب اُگتا هے ' تب سب ترکاریوں سے بڑا هوتا هے ' اور ایسا درخت هوتا هے که هوا کے پرندے اسکے ڈالیوں پر بسیرا لیتے هیں !! " (متي ۱۳ : ۳)

چنانچه پچهلي آیة میں اسي تمثیل کي طرف قران کریم نے بهي اشارہ کیا :

ذلك مثلهم في التوراة و مثلهم في الانجیل (الخ)

یهي جماعت هے ' جسکو تورات اور انجیل میں ایک کهیتي سے تمثیل دي هے (الخ)

دیکهو ! آسمان کي پادشاهت کا یه بیج جو بویا گیا ' في الحقیقت کیسا حقیر تها ؟ ایک جماعة قلیل و حقیر ' جس کو نه ساز و سامان دنیوي حاصل تها ' اور نه کسي طرح کي دنیوي ریاست و عزت - نه اُسکے پاس آلات جنگ تهے ' نه کوئي مسلح فوج - چند فقرا و صعالیک تهے ' جنهوں نے دعوة الهی کا ساتهه دیا ' الله کي پکار کو سنکر اسکي تلاش میں نکلے ' اور آسمان کیلیے زمین والوں سے اپنا رشته قطع کر دیا - انکے پاس پر هیبت جسم نه تهے اور نه خونخوار اسلحه ' مگر انکے سینوں میں صداقت شعار دل تهے ' اور انکے آنکهوں میں سچائي کے آنسو - انهوں نے تعلیم الهي کو اپنا دستور العمل بنایا - انهوں نے هر اُس لفظ کو جو خدا کے مقدس پیغامبر کي زبان سے نکلا ' اپنے اعمال و افعال کے اندر محفوظ کر لیا - انکي زبانیں خاموش تهیں مگر انکے اعمال گویا تهے - انهوں نے اُس " اُسوۂ حسنه " کي زندگي کو اپنا نصب العین بنایا تها ' جو گو انسان تها ' مگر اپنے هر فعل کے اندر ایک خدا نما جلوۂ الهی رکهتا تها - وہ نه صرف تعلیم ' بلکه ایک عملي نمونه لیکر دنیا میں بڑهے ' اور آسمان کي پادشاهت کا وہ مقدس تخم ' جسکي منادي ... کے مرغزاروں میں هوئي تهي ' حجاز کے ریگستانوں میں نشو و نما پانے لگا - تهوڑا هي زمانه گذرا تها که ایک سرسبز و تناور درخت نے اپني ... سے کرۂ ارضي کو چهپا لیا - هوا کے پرندوں نے اسکي شاخوں میں نشیمن بنائے ' اور زمین کي مخلوقات نے اسکے سائے میں پناہ لي :

اولاد آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے ' انکے پاک پیغاموں کو سنکر خدا سے باندھے تھے ' ایک ایک کرکے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے ' اور خداکي رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھہ گئي تھي - اُسکا وہ جمال ازلي و ابدي ' جس سے پردے اٹھادیے گئے تھے تا اسکے ڈھونڈھنے والوں کو محرومي نہو ' اب پھر مستور و محجوب ھوگیا تھا - اور اُسمیں اور اسکے بندوں میں کوئي رشتہ باقي نہ تھا -

ھاں ' کوئي نہ تھا ' جو اسکو ڈھونڈھے - کوئي قدم نہ تھا ' جو اسکي طرف دوڑے - کوئي آنکھہ نہ تھي ' جو اسکے لیے اشکبار ھو - کوئي دل نہ تھا ' جو اُسکي یاد میں مضطرب ھو - کوئي روح نہ تھي ' جو اُسے پیار کرے - اُسکي دنیا اُس سے بے خبر تھي - اُسکے بندے اُس سے غافل تھے - انسان کا ضمیر مرچکا تھا ' فطرة کا حسن حقیقي عصیان عالم کي تاریکي میں چھپ گیا تھا - طغیان و سرکشي کے سیلاب تھے ' جو خشکي و تري ' دونوں میں اُمڈ آے تھے ' اور جنکے اندر خدا کے رسولوں کي بنائي ھوئي عمارتیں بہہ رھي تھیں :

ظھر الفساد في البر والبحر بما کسبت ایدي الناس (۳۰ : ۴۰)

خشکي اور تري ' دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشي سے فتنۂ و فساد پھیل گیا !

جبکہ یہ حالت تھي تو دنیا بگڑکر پھر سنوري ' انسانیة مرکر پھر زندہ ھوئي ' اور خدا نے اپنے چہرے کو پھر بے نقاب کر دیا - وہ جو شام کے مرغزاروں اور یرو شلیم کے ھیکل کے ستونوں سے روٹھہ گیا تھا ' اب پھر آگیا ' تا کہ دشت حجاز کے ریگستانوں کو پیار کرے ' اور اپنے راز و نیاز محبت کیلیے ایک نئي قوم کو چن لے - دنیا جو صدیوں سے اسکو بھلا چکي تھي ' پھر اُسکي تلاش میں نکلي ' اور انسان نے اپنے مقصود و مطلوب کو کھو کر پھر دوبارہ پالیا :

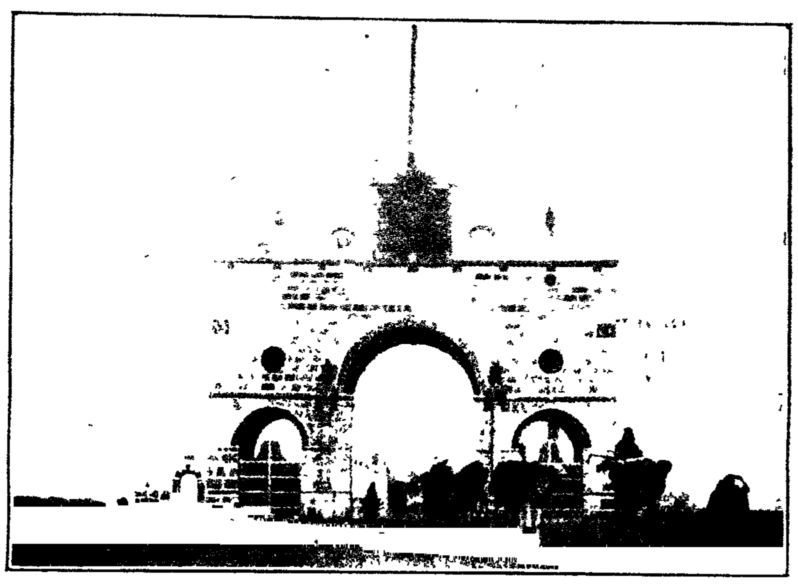
قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین ' یھدي بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ' و یخرجھم من الظلمات الی النور ' و یھدیھم الی صراط مستقیم - (۴ : ۱۸)

بیشک تمھارے پاس اللہ کے طرف سے ایک نور ھدایت ' اور ایک کتاب مبین آئي ' اللہ اُسکے دریعہ سلامتي کے راستوں پر ھدایت کرتا ھے اُس کي ' جو اُسکي رضا چاھتا ھے ' اور اُسکو ھر طرح کي گمراھي کي تاریکي سے نکال کر ھدیت کي روشني میں لاتا ' اور صراط مستقیم پر چلاتا ھے !

(۸)

غرضکہ دنیا کي حیات ھدایت و سعادت کي تاریخ بکسر تلاش و جستجو ھے - اس نے اپنے ھر دور میں کھویا ' اور پھر ھر دور میں اسکي تلاش کیلیے نکلي - وہ جب کبھي گري تو اُسي کو کھو کر گري ' اور جب کبھي اٹھي ' تو اسي کي تلاش کا ولولہ لیکر اٹھي - اسکے ھادیوں نے جب کبھي اسکو جگایا تو اسي کیلیے جگایا ' اور جب کبھي اُسکا ھاتھہ پکڑا ' تو اسي جستجو میں نکلنے کیلیے

ان الوسائل للملوک ببابھم
و وسیلتي العظمی بھدا الباب !



مدینہ منورہ کا دروازہ : باب العنبریہ
(جس کو باب الرشادیہ بھي کہتے ھیں)

پکڑا - اُس کي یہ تلاش ھمیشہ کامیاب ھوئي اور اس نے جب کبھي پکارا ' اُسے جواب ملا - پاني کے ملنے میں کبھي بھي دیر نہ ھوئي ' البتہ تشنگي کا ثبوت ھمیشہ مانگا گیا :

جمال حال شود ترجمان استحقاق
دلیل آب جگر تفتگي و تشنہ لبي ست !

(جماعة)

لیکن یہ انقلاب عظیم جو ھئیة انسانیة میں ھوا ' جس نے دنیا کو بکسر بدل دیا ' اور جس عزیز گم گشتہ کو وہ بھول بیٹھي تھي ' اسکي تلاش و جستجو میں گم ھوکر ' پھر نمودار ھوئي ؛ کس چیز کا نتیجہ تھا ؟

یقیناً وہ ایک صدائے الہي تھي ' لیکن کن کے اندر سے اُٹھي ؟ کچھہ شک نہیں کہ وہ جمال رباني کي ایک بے نقاب بخشش نظارہ تھي ' لیکن اس جلوہ ریزي کا آفتاب ' کن کے سیماء وجوہ پر چمکا ؟

اُنکے ' جنکي نسبت کہا گیا کہ " سیما ھم في وجوھھم من اثر السجود " !!

اصل یہ ھے کہ وہ ایک جماعت تھي ' اور تاریخ اصلاح عالم میں یاد رکھنا چاھیے کہ ھر دعوت و انقلاب اصلاح نے سب سے پہلے جماعت ھي کو پیدا کیا ھے - دعوت الہي اگر کوئي بیج ھے تو اسکے درخت کي پہلي شاخ جماعت ھي ھے - دنیا میں جب کبھي کوئي اصلاحي تغیر ھوا ھے ' تو محض تعلیمات سے نہیں ھوا ھے بلکہ اُس جماعت کے اعمال سے ھوا ھے ' جو اُن تعلیمات کي حامل و محافظ تھي - وہ صدائیں جو محض زبانوں سے اٹھتي ھیں ' ھوا کي منجمد سطح میں تموج پیدا کر سکتي ھیں مگر دلوں کے سمندر میں لہریں پیدا نہیں کر سکتیں - کان انکو سنتے ھیں ' پر دل انکے آگے مسجود نہیں ھوتے -

یہي سبب ھے کہ دنیا میں جب کبھي مصلحین حق کا ظہور ھوا ' خواہ وہ ظہور انبیا و رسل کرام کا تھا جو بمنزلۂ اصل ھیں ' یا ائمہ متبعین و مجدد دین کا جو بمنزلۂ فرع و ظل کے ھیں ' مگر ھمیشہ ان کا پہلا کام یہي رھا کہ انہوں نے اپني تعلیم و دعوة کا نمونہ ایک جماعت کي صورت میں پیش کیا - اور پھر یہ بنیاد جتني محکم بن سکي ' اتنا ھی استحکام بعد کي تعمیرات کو بھي حاصل ھوا ھے - حضرة ابراھیم کي نسبت قران کریم نے تصریح کي ھے کہ !

قد کان لکم اسوة حسنة في ابراھیم " والذین معہ " (۶۰ : ۴)

" بیشک تمھارے واسطے اتباع و پیروي کیلیے ایک بہترین نمونہ اور نصب العین ھے حضرة ابراھیم کي زندگي میں - نیز " انکے ساتھیوں " کي زندگي میں "

فرمایا کہ " والذین معہ " اور وہ لوگ جو انکے ساتھي ھیں - یہي " معیت " ھے جو اعمال اصلاح و نبوت کي حامل و محافظ ھوتي ھے ' اور اُس امانت اصلاح و دعوت کو دنیا میں پھیلانے کیلیے

بے شمار انسانوں کی قربانیاں تڑپتی ' اور خون کی ندیاں بہتی هیں ' عورتیں بیوہ ' بچے یتیم ' والدین زندہ درگور هوجاتے هیں - یہ سب کچھہ هورهتا هے ' جب کہیں جاکر ایک چھوٹا سا ملکی نقشہ تکمیل کو پہنچتا هے !!

پھر وہ بھی یقینی نہیں کہ هزارها کوششیں رائگاں اور صدیوں کی امیدیں پامال بھی هو جاتی هیں -

جب دنیا کے اُن مادی انقلابات کا یہ حال هے جو صرف انسانی حکومت کے تخت ' اور انسانی نسلوں کی آبادیوں کو متغیر کرنا چاهتے هیں ' تو پھر اس روحانی اور قلبی انقلاب کو سونچو ' جو زمین کی سطح اور انسان کے جسموں کو نہیں بلکہ روحوں اور دلوں کی اقلیموں کو پلٹ دینا چاهتے هیں ' اور کروڑوں انسانوں کے اعمال وخصائل کے اندر تبدیلی کے خواهشمند هوتے هیں - اِن انقلابات کیلیے کیا محض انسانی قوت وتدبیر ' اور محض اخلاق و مذهب کے چند رسمی اصولوں کو پکار دینا هی کافی هوسکتا هے ؟

تم ایک مرتبہ خود اپنے هی نفس کو آزما دیکھو ' جسپر تمہارے ارادے کو پوری قدرت هے - کیا ایک چھوٹی سے چھوٹی تبدیلی بھی اپنے نفس و اعمال کے اندر بآسانی پیدا کرسکتے هو ؟

پھر جب تم ایک نفس کی تبدیلی پر ' جو خود تمہارے اختیار میں هے ' قادر نہیں ' تو اُن کروڑوں دلوں کو کیونکر بدل دیسکتے هو ' جن پر تمہاری نہیں ' بلکہ صدیوں کے پرورش یافتہ و مستحکم اعتقادات و اعمال کی حکومت قاهرہ ' اور نفس کا تسلط جابرہ قائم هے ؟

اصل یہ هے کہ انسان جسم کو پارہ پارہ کر دیسکتا هے پر دلوں کو نہیں بدل سکتا - زمین کی خشکی و تری کا نقشہ ممکن هے کہ وہ بدل دے ' لیکن قلب و روح کا ایک گوشہ بھی اسکے پھیرے سے نہیں پھر سکتا - وہ تعلیم دیسکتا هے اور اصلاح ! اصلاح ! پکار بھی سکتا هے ' لیکن نہ تو فتح مندی کا بیج اسکے دامن میں هے ' اور نہ بارآور کرنے والی نشوؤ نما اسکے قبضے میں - یہ صرف اُسی قدیر و حکیم کے دست قدرت کا کام هے ' جو مقلب القلوب اور محول الاحوال هے ' اور جو همیشہ اپنے کارو بار قدرت کی نیرنگیاں دکھلاتا اور اپنی عجائب فرمائی پر حیرانی و تحیر کی بخشش کرتا هے !

بس اگر تم کہ انسان هو ' انسانوں کو بدلنا ' اور ارواح و قلوب کے عوالم روحانیہ کو منقلب کردینا چاهتے هو ' تو یاد رکھو کہ جب تک تم انسان هو ' ایسا نہیں کر سکتے ' کیونکہ انسانوں کو اسکی قدرت نہیں دی گئی - البتہ اگر تم اپنے اندر قوت الہی پیدا کر لو ' اور اپنی جماعت کے اندر اس کارفرماے حقیقی کا ایک گھر بنا لو - تمہاری صداؤں کی جگھہ تمہارے اندر سے اُسکی آواز نکلنے لگے - تمہاری آنکھوں کے حلقوں سے تمہاری نظروں کی جگہ اُسکی نگاهیں کام کرنے لگیں ' تمہارے اعمال و افعال ' یکسر اُسکے صفات و افعال هوجائیں - یعنی از فرق تا بقدم اپنے تمام اعمال و خصائل میں ایک پیکر اخلاق الہی بن جاؤ ' تو پھر تمہارے کام ' خود تمہارے کام نہونگے ' جنکے لیے انتظار ' حسرت ' اور ناکامی هو ' بلکہ یکسر اُس قادر و مقتدر کے کار و بار هونگے ' جسکا دامن عز و کبریائی اس سے بہت اقدس و منزہ هے کہ آلودہ ناکامی و ملوث حسرت و افسوس هو -

پھر جب ... ملک هے ' تم میں هوگا ' تو تم کوبھی اُسکے
ملک کی ... کہ تمہاری قدرت درحقیقت
اسی کی ... انقلاب هے
جس کو دنیا کی ... زبانو
جو کچھہ نکلے گا ' وہ دلوں
زمین کا پانی اُسے دهوسکے گا اور

کرسکیگی - تمہاری تعلیم بیج اور پھل ' دونوں اپنے ساتھہ لائیگی ' اور تم گو چپ رهوگے ' لیکن تمہاری خاموشی کی ایک ایک صداء عمل پر کروڑوں هستیاں اپنے دلوں کو هتیلیوں پر رکھکر پیش کش کرینگی - تمہاری آنکھوں سے شعلہ الہی کے جب شرارے نکلیں گے تو دنیا میں کس کی آنکھہ هوگی ' جواس سے دو چار هوسکے ؟ تمہاری زبانوں سے جب لسان الہی کی صداء دعوۃ اٹھیگی ' تو خدا کی آواز کو سنکر اسکی کون مخلوق هے جو لبیک نہ کہیگی ؟

تم جس طرف سر اٹھاؤگے ' دلوں کو سر بسجود اور روحوں کو معترف عجز و نیاز پاؤگے ' اور خدا کا قاهر و مقتدر هاتھہ تم میں سے ظاهر هوکر ملکوں اور قوموں کو منقلب کردیگا !

تم ایک عالم کو بدلنا چاهتے هو - تمہارے سامنے صدیوں کی ایک محکم عمارت هے - تم چاهتے هو کہ اُسے یک سر ڈھا دو اور اُسکی جگہ ایک نیا محل تعمیر کرو - لیکن اسکے لیے تمہارے دست وبازو کی قوت تو کافی نہیں - جب تک تمہارے هاتھہ کے اندر سے اللہ کا هاتھہ نمایاں نہوگا ' اس رد و قبول اور هدم و بنا سے عہدہ بُرا نہو سکوگے -

(تشریح مزید)

حکیم وجاهل اور فرزانہ و هشیار میں مرئیات و مشاهدات کا فرق نہیں هے بلکہ صرف چشم نظارہ اور دل فکر فرما کا - تم نے کبھی اس پر بھی غور کیا هے کہ یہ کیا بوالعجبی هے کہ پاک تعلیمات کا اثر اور مقدس صداؤں کی تاثیر هم میں سے مفقود هوگئی هے ؟ یہ کیوں هے کہ بہتر سے بہتر ارادے همارے ذهنوں میں ' اعلی سے اعلی خیالات هماری فکروں میں ' اور پاک سے پاک تعلیمات هماری زبانوں پر هیں ' مگر نہ تو ارادوں میں قبولیت هے ' نہ خیالات میں فعالیت ' اور نہ تعلیمات میں اثر - جس دنیا کے بڑے بڑے وسیع ٹکڑوں کو صرف ایک زبان کی دعوۃ نے مضطر و سیماب وار کردیا تھا ' آج اسی دنیا میں بڑی بڑی جماعتوں کی صدها صدائیں ایک نفس واحد کی غفلت جامد و ساکن میں حرکت پیدا نہیں کرسکتیں - یہی اسلام کی صدائے دعوۃ اور یہی اسکی کتاب هدایت کی صداء اصلاح اُس وقت بھی تھی ' جبکہ اسکے ایک ایک داعی نے ایک ایک اقلیم کو مسخر اثر کرلیا تھا ' اور یہی اب بھی هے کہ خود اپنے دلوں هی میں تپش محسوس نہیں هوتی ' دوسروں کی انگیٹھیاں اُس سے خاک روشن هونگی !

ایک هی علۃ سے دو مختلف نتیجے پیدا نہیں هوسکتے -

اصل یہ هے کہ دنیا کا سر انقلاب و تغیر همیشہ صداے عمل کے آگے جھکا هے ' نہ کہ صداے قول کے سامنے - حقیقی شے هر تعلیم کیلیے " نمونہ " هے ' اور جب تک مصلح اپنے اندر اپنی اصلاح کا نمونہ نہیں رکھے گا ' اسکی تعلیم دلوں کی قبولیت اور روحوں کی اطاعت سے محروم رهیگی - آگ جب جلتی هے تو سب سے پہلے جلانے والے کو گرم کرتی هے - اگر تمہارے پاس آگ موجود ... سب سے پہلے اپنے آپ کو سوز و تپش میں دکھلاؤ - پھر دوسروں کو گرمی و حرارت کی دعوت دینا - اگر خود تمہارے اندر آگ موجود ... تو اس مجمر سوزاں کو جہاں کہیں بھی رکھوگے ' خود بخود ... گرمی پھیل جائیگی - کیونکہ گرمی آگ کے شعلوں ... برف کی سل سے پیدا نہیں هوسکتی !

اسلام نے ایک جماعت صحا...
اس تعلیم ...

... اندر
... فروز تھی ' اسلیے وہ جہاں
... اپنے ساتھہ لیجاتے تھے -

اصلها ثابت و فرعها في السماء ' توتي اكلها كل حين باذن ربها ' و يضرب الله الا مثال للناس لعلهم يتذكرون (۱۴ :)

وہ درخت کہ جڑ اسکي زمين کے اندر مضبوط اور بلند تهنياں آسمان تک پہنچي هوئيں هيں - قوة الهيه کي نشو و نمائي سے وہ هر وقت کاميابي کا پهل لاتا رهتا هے ' اور يه ايک مثال هے جو الله بيان کرتا هے ' تا کہ لوگ سونچيں اور غور کريں ! !

(تلاش مکان يا تلاش مکين ؟)

ياد رکهو ' وہ خدا جو مکان و زمان سے منزہ هے ' جب دنيا ميں آتا هے ' تو اپنے بسنے کيليے گهر چاهتا هے - زمين کي شاندار آباديان ' پہاڑوں کي سر بفلک چوٹياں ' سمندروں کي ناپيدا کنار موجيں ' صحراؤں کے وسيع ميدان ؛ يه سب اسکے ليے بيکار هيں - پادشاهوں کے تخت هيبت و اجلال ' لعل و جواهر سے لبريز خزانے ' بڑے بڑے گنبدوں اور ستونوں کے عظيم الهئية ايوان و محل ' اسکا گهر نہيں بن سکتے - تم اسکے ليے ايک گهر پيدا کرو جو اسکے جمال قدس کا نشيمن ' اور اسکے حسن ازلي کا کاشانه بن سکے - تم جو اسکي جستجو ميں نکلنا چاهتے هو ' بہتر هے کہ پہلے اپني جستجو ميں نکلو - تم ' کہ اسکے نہ ملنے کے شاکي هو ' چاهيے کہ پہلے اپني گم گشتگي پر ماتم کرو ! اسکے حريم محبت کا دروازہ هميشه سے بے حجاب هے - اسکے کاشانۂ وصال کے باب عشق نواز پر کوئي پاسبان نہيں - وہ تو هر آن و هر لمحه اپنے متلاشيوں کا منتظر هے ' ليکن ساري محرومي اسميں هے کہ تمارے پاس کوئي مکان هی نہيں ' جو اسکے قدوم محبت کا مکين بن سکے !

هرچه هست از قامت ناساز و بے اندام ماست
ورنه تشريف تو بر بالاے کس دشوار نيست !

اسکے بسنے کے ليے چاندي اور سونے کا محل ' اور صندل و آبنوس کا تخت مطلوب نہيں هے جس ميں لعل و الماس کے ٹکڑے جڑے هوں - وہ اُن دلوں کا طالب هے ' جن ميں اسکے درد محبت کے زخموں سے خون کے قطرے ٹپک رهے هوں - اسکے ليے فقيروں اور خاک نشينوں کي ايک ايسي جماعت چاهيے ' جنکے دل ٹوٹے هوے ' جنکے جگر جلے هوے ' جنکي آنکهيں خونبار هوں - يهي ٹوٹے پهوٹے کهنڈر اسکے رهنے کيليے ايوان و محل هيں ' اور يهي اجڑي هوئي بستياں هيں ' جنکو اُس نے اپني آبادي کيليے چن ليا هے - وہ کہ آباديوں کی رونق ' صحراؤں کی فضا ' پہاڑوں کی بلندي ' ملکوت السماوات کی بو قلموني ' اُسے اپني طرف متوجه نه کرسکی ' دلوں کی اُجڑي هوئی بستيوں اور ٹوٹی پهوٹی ديواروں کو اپنا کاشانۂ وصال بناتا هے اور اس گهر کے سوا اور کوئی جگه اُسے پسند نہيں :

لا يسعني ارضي و لا سمائي ' و لكن يسعني قلب عبدي المومن - و ايضاً قال : انا عند المنكسرة قلوبهم ! !

انا عرضنا الامانة على السماوات و الارض و الجبال ' فابين ان يحملنها ' و اشفقن منها ' فحملها الانسان ' انه كان ظلوماً جهولا

" هم نے اپني امانت آسمانوں ' اور زمينوں اور پہاڑوں کے سامنے پيش کي ' ليکن سب نے اسکے اٹهانے سے انکار کرديا اور اُس بار گراں کے متحمل نہو سکے - ليکن انسان آگے بڑھا اور اسے بے تامل اٹها ليا - کچهه شک نہيں کہ وہ اپنے اوپر سخت ظلم کرنے والا اور سرگشتۂ نادانی هے "

و قال مولانا الجامي ' قدس الله سره السامي :

قير انسان بکشش نکرده قبول
زانکه انسان ظلوم بود و جهول

ظلم او انکه هستی خود را
ساخت فاني بقاے سرمد را
جهل او انکه هرچه جز حق بود
صورت آن ز لوح دل بر بود
نيک ظلمے ' که عين معدلت ست !
نغز جهلے ' که مغز معرفت ست !

فلولم يكن للانسان قوة هذه الظلومية و الجهولية ' لما حمل تلك الامانة العظيمة الالهية ! !

* * *

پس اُس قدوس و قديم کا دنيا ميں کوئی گهر هو سکتا هے ' تو وہ صرف اُن انسانوں کے دلوں هی کا آشيانۂ محبت هے ' جنهوں نے اس گهر کو اسکے بسنے کيليے پہلے هی سے سنوار رکها هے ' اور اسکی آرايش و تزئين سے کبهي غافل نہيں هوتے - دنيا کے گهروں کي طرح اس گهر کي آرائش کيليے نه تو حرير و اطلس کے پردوں کی ضرورت هے ' نه ديباۓ قاقم کے فرش و قالين کي - اُسکي آرائش کيليے صرف ايک هي چيز مطلوب هے ' يعنے زخم محبت کي خونبانه فشاني ' جسکے چهاپوں سے اسکي ديواريں هميشه گلزار رهيں :

جز محبت هرچه بردم ' سود در محشر نداشت
دين و دانش عرضه کردم ' کس به چيزے برنداشت

* * *

(شبلي) را در خواب ديدند و پرسيدند : کيف وجدت سوق الاخرة ؟ بازار آخرت را چه طور يافتي ؟ گفت : بازاريست که رونق ندارد دريں بازار مگر جگر هاے سوخته ' و دلهاے شکسته ' آه هاے سوزان ' و چشم هاے خوں افشاں ! سوخته را مرهم نهند ' شکسته را باز بند ند ' و چشم هاے خونچکاں را از سرمۂ نظاره مجلي و منور سازند !

دل شکسته دراں کوے مي کنند درست
چنانکه خود نشناسي که از کجا بشکست

* * *

پس اگر تم اسکے طالب هو تو ايک جماعت پيدا کرو ' تا اسکي جلال و قدوسيت کا وہ آشيانه بنے - اگر تمهارے پاس گهر نہيں هے ' تو بسنے والے کي تلاش ميں کيوں سرگرداں هو ؟ مکين سے پہلے چاهيے کہ مکان کي فکر کرلو !

(اعمال الهيه)

دنيا کے اندر تبديلي پيدا کرنا آسان نہيں هے - تم کسي گهر کي ايک ديوار يا کهڑکي بدلني چاهتے هو تو اسکے ليے کيا کيا سروسامان کرنے پڑتے هيں ؟ پهر جو لوگ سطح ارضي کے بڑے بڑے رقبوں اور انسانوں کي عظيم الشان آباديوں کے اعمال و معتقدات کو بدل دينا چاهتے هيں ' انکو سوچنا چاهيے کہ انکا مقصد کس درجه مشکل اور کٹهن هے ؟

دنيا ميں مادي انقلابات هميشه سلطنتوں کے تغيرات اور خونريز جنگوں کے ظهور سے هوتے رهتے هيں ' ليکن غور کرو کہ اُن ميں کا هر چهوٹا سے چهوٹا انقلاب بهي کيسي گرانقدر قيمت رکهتا هے ؟ قرنوں کي قرنيں فکر و تدابير ميں گذر جاتي هيں - خزانوں کے خزانے لٹا دیے جاتے هيں - کروڑوں گينيوں کے قرض ليے جاتے هيں - پهر فوجوں کے سمندر طوفاں ميں آتے هيں ' قيمتي سے قيمتي لات و اسلحه کروڑوں کي تعداد ميں تقسيم کيے جاتے هيں '

[بي]

مطبوعات جدیدہ

دی کانپــــور مــــوسک

THE CWANPORE MOSQUE.

مسجـــد کانپــــور

مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر " بنگالی " کلکتہ - قیمت - ۱ روپیہ

حادثۂ مسجد کانپور اپنے اندر جو عبرتیں اور بصیرتیں رکھتا ہے ' اس لحاظ سے ضرور تھا کہ اسکے واقعات کو محض اخبارات کے صفحوں اور بکھری روایتوں ھی پر ضائع ھو جانے کیلیے نہ چھوڑ دیا جاے ' بلکہ یہ کسی زیادہ پائدار اور محفوظ صورت میں آجاے -

خود مجھکو بھی خیال ھوا تھا کہ بعد اختتام مقدمہ اسکے تمام حالات انگریزی اور اردو میں جمع کرکے شائع کیے جائیں -

لیکن ھم سب کو ایک انصاف دوست بنگالی اھل قلم کا ممنون ھونا چاھیے ' جس نے سب سے پہلے اس ضرورت کو پورا کر دیا -

جن حضرات نے حادثۂ فجعۂ کانپور کے زمانے میں ھندوستان کے معزز ترین روز انہ لسان حال " بنگالی " کو پڑھا ہے ' اونھوں نے بہی ان سنجیدہ و بلیغ اور پر از واقعات و حوادث مضامین کو بہیں بھلا ھوگا ' جو عرصے تک بنگالی میں اسکے مراسلہ نگار خصوصی (اسپشیل کارسپانڈنٹ) کے دستخط سے نکلتے رہے ھیں ' اور جنھوں نے فی الحقیقت اس حادثہ کے مظالم و خفایا کی تشہیر و اعلان اور حقیقت و اصلیت مستورہ کے کشف میں سب سے زیادہ حصہ ادا کیا ہے -

یہ مکاتیب در اصل مسٹر بی - کے - داس گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی کے رقمزدہ تھے ' جنکو ادارۂ بنگالی نے مخصوص طور پر وقائع نگاری کیلیے کانپور بھیجا تھا -

مسٹر موصوف نے کانپور سے آکر تمام حالات و وقائع جمع کیے - اور بعض بعض ضروری چیزوں کی تلاش میں تکلیف و زحمت بھی برداشت کی - چنانچہ اسکا پہلا حصہ مرتب ھو کر شائع ھو گیا ہے اور دوسرا بھی آجکل میں نکل جائیگا - مجموعی قیمت دونوں حصوں کی ایک روپیہ کچھہ زائد نہیں ہے ' کیونکہ پہلے ھی حصے کی ضخامت ۱۰۸ صفحے کی ہے - نیز متعدد ھاف ٹون تصویریں بھی دی گئی ھیں -

مسٹر بی - کے - گپتا نے زبانی مجھسے کہا ہے کہ انکا مقصود اس کتاب سے جلب زر نہیں ہے - وہ اسکی آمدنی کا ایک حصہ ریلیف کانپور کے فنڈ میں دینے کیلیے طیار ھیں -

میں نہایت متاثر ھوا ' جب میں نے سرورق الٹا ' اور کتاب کے ہدیہ و تعنون (ڈیڈیکشن) کا صفحہ نظر آیا - مسٹر گپتا نے مندرجۂ ذیل لفظوں میں ' شہداء کانپور رضي اللہ عنہم و اعلی اللہ مقامہم کی مقدس یاد کے ساتھہ اپنی کتاب کی تقدیس کی ہے :

To

The Memory of my Mussalman Country-men who lost their lives in the riot at Cawnpore, on the 3rd day of August 1913.

پہلا حصہ کانپور امپرومنٹ اسکیم سے شروع ہوکر ایڈیٹر الہلال کے ورود کانپور کے ذکر پر ختم ہوگیا ہے - دوسرے حصے میں مقدمے کی مفصل روئداد ' نیز وہ تمام وقائع و حالات ھیں ' جن پر اس افسانۂ خونین کا خاتمہ ھوا -

کانپور امپرو منٹ اسکیم مشرح درج کی ہے - مسجد کی مطلوبہ زمین کیلیے جیسی کچھہ مضحکہ انگیز قانونی کارروائی کی گئی ' وہ قابل مطالعہ ہے ' اور قانونی طور پر زمین کے متعلق اصل مسئلہ وھي ہے - اسکے بعد ان مراسلات کی نقل دي ہے جو اس بارے میں ھز انر سر جیمس مسٹن اور مسٹر محمد علي میں ھوئیں - پھر ۱ - جولائي کے حادثۂ انہدام اور ۳ - اگست کے قتل عام کی مشرح کیفیت درج کی ہے اور انکي سرگذشت سرکاري و غیرہ سرکاري ' دونوں ذرائع سے لی ہے - اسکے بعد " بنگالي " میں جو مبسوط مکاتیب انکے شائع ھوتے رہے ' اور کانپور میں رھکر جو کچھہ انھوں نے واقعہ کے تمام اجزا کي تحقیقات کی ' ان کو بجنسہ درج کیا ہے اور یہ کتاب کا اھم ترین حصہ ہے -

اسکے بعد اس حادثہ کے متعلق انگریزي اخبارات کی رائیں نقل کی ھیں اور اس باب کو انگلستان کے اخبار The out look اور The Pall Mall Gazette کے مضامین سے شروع کیا ہے -

لکھنو کے ڈپوٹیشن کا ایڈرس اور اسکا جواب بھي اسی حصے میں آگیا ہے -

ھر حیثیت سے یہ ایک اھم مجموعہ ہے - مجھے یقین ہے کہ ھر شخص اسکا ایک ایک نسخہ ضرور اپنے پاس رکھے گا - یہ مسلمانوں کی موجودہ بیداري اور حسیات دینیہ و ملیہ کی ایک یادگار داستان ہے ' اور اسکا ایک ایک لفظ ھمارے پاس محفوظ رھنا چاھیے -

مسٹر گپتا نے اس معاملے میں اپنے قلم و دماغ سے جو بہترین خدمت حق و انصاف کی انجام دي ہے ' وہ ایک ایسا واقعہ ہے جسکے شکر و امتنان سے ھم کبھي غفلت نہیں کر سکتے - اور اگر مسلمان بکثرت اس دلچسپ و نافع کتاب کو خریدینگے ' تو یہ انکے قیمتي جذبات و عواطف کی ایک نہایت ھي ادنی قسم کی شکر گذاري ھوگي -

درخواستیں " دفتر بنگالي - کلکتہ " کے پتہ سے آني چاھئیں -

تاریخ دربار دھلی

سید ظہور الحسن مالک کارخانۂ احسن التجارت کوچہ نظام الملک دھلي - قیمت - ۱ - روپیہ - ۸ - آنہ -

آخري دربار دھلي منعقدۂ ۱۲ - دسمبر سنہ ۱۹۱۱ - کے حالات جمع کیے ھیں - دربار کے موقعہ پر جسقدر مراسم ادا ھوے اور جسقدر مجالس و محافل منعقد ' ان سب کے حالات کو الگ الگ عنوان سے مرتب کیا ہے - سب سے پہلے جلوس شاھي کی مشرح کیفیت دي ہے اور آخر میں تمام رؤسا و شرکاء دربار کي فہرست - کاغذ اور چھپائي پر تکلف ہے -

فصول مسعودیہ

" مصنفہ حضرۃ شاہ مسعود علي قلندر " حسب فرمایش " جناب سید شاہ ولایت احمد صاحب قلندر سجادہ نشین خانقاہ لاھرپور "

فارسي کا ایک ضخیم رسالہ ہے ' سلسلۂ قلندریہ کے تمام شیوخ و اکابر کے حالات و ملفوظات اسمیں جمع کیے گئے ھیں - ابتدا میں ایک مقدمہ " فیوض مسعودیہ " کے نام سے ہے ' جسمیں مصنف اور انکے خاندان کے حالات عنوان وار ترتیب دیے ھیں - قیمت اور مقام اشاعت لوح پر درج نہیں - آسي پریس لکھنو میں چھپي ہے -

افکار و حوادث

ہماري انجمنوں کے سالانہ جلسے کیا ہیں ؟ قومي میلے ہیں - سال میں ایک مرتبہ تمام اطراف ہند سے کسي ایک شہر میں مسلمان جمع ہو جاتے ہیں ' تین چار روز چہل پہل رہتي ہے ' ہر طرف ایک حرکت اور جنبش نمودار ہو جاتی ہے ' اسٹیج کے پاس کچھہ لوگ محو نمائش ' اور اسٹیج کے نیچے تمام لوگ محو تماشا نظر آتے ہیں - تیسرے روز بہ بھیڑ چھٹني شروع ہوتي ہے اور چوتھے روز سکون پیدا ہو جاتا ہے - پھر جلسوں کے ہال اور کانفرنسوں کے پنڈال ایک کف دست میدان نظر آتے ہیں جہاں سے میلہ اٹھہ چکا ہے اور اب جا بجا قافلۂ عرب کي طرح اوس نے اپني اقامت کے چند آثار چھوڑ دیے ہیں !

فاسئلوا حالنا عن الآثار

امسال ہمارے میلے شہر آگرہ میں لگینگے ' جہاں ہم کبھي اپني عظمت و اقتدار کے بھي میلے لگا چکے ہیں !

اسی گھر میں جلایا ہے چراغ آرزو برسوں !

جس آگرہ میں " ہمایوں " نے عروس علم و انکشاف کے عشق و محبت میں جان دي ' اسي آگرہ میں اب ہم مشورہ کرینگے کہ اس روٹھے ہوے محبوب کو کیونکر منا کر گھر لائیں ؟

جس خاک پر اکبر و جہانگیر نے دوسروں کي قسمتوں کا فیصلہ کیا تھا ' اب ہم وہاں جمع ہوں گے تاکہ خود اپني قسمت کا فیصلہ کریں !

جہاں کبھي تخت حکومت و اجلال پر بیٹھکر غیروں کو اپنے سامنے سربسجود دیکھہ چکے ہیں ' وہاں اب گرد فلاکت و ادبار پر لوٹ کر سونچیں گے کہ محکومي کي زندگي میں عافیت کیونکر پائیں !

فتادم دام بر کنجشک و شادم ' یاد آن ہمت
کہ گر سیمرغ مي آمد بدام آزاد مي کردم !

و بلونا ہم بالحسنات و السیئات ' لعلہم یرجعون !

یعني حسب معمول اواخر دسمبر میں کانفرنس اور مسلم لیگ ' دونوں کے اجلاس آگرہ میں ہونگے - کانفرنس کے پریسیڈنٹ آنریبل مسٹر شاہدین (لاہور) اور مسلم لیگ کے آنریبل سر رحمتہ اللہ (بمبئي) منتخب ہوے ہیں - آنریبل شاہدین چیف کورٹ کے جج ہیں - امید ہے کہ ہماري قسمت کا بہتر فیصلہ کرسکیں !

افریقہ کي سرزمین آج سے نہیں بلکہ تقریباً ۱۲۰۵ برس سے ہمارے لیے مصائب و حوادث کا گھر ہے - اسي بر اعظم میں حبش ' طرابلس ' تیونس ' الجزائر ' اور مراکش واقع ہیں ' جن کا ایک ذرہ ہمارے عروج و زوال رفتہ کي تاریخ ' اور ہمارے ایام حزن کي پر درد داستان ہے - پس اگر ہم پر چند برسوں سے [illegible] ایک چھوٹے سے ٹکڑے (جنوبي افریقہ) میں ظلم و ستم [illegible] کایتیں پیدا ہوگئي ہیں تو اسپر تعجب کیا ہے ؟

[illegible] ہے کہ ہم محروماں قسمت کے ساتھہ ہمارے [illegible] سي ہم وطن بھي مورد آلام [illegible]

جب [illegible]
برٹش جنوبي افریقہ میں [illegible]

کب اون کے جوش و حمیت کے تار سے کوئی آواز نکلی ؟ اسلامی نکاح کو یہ کہکر وہاں کی عدالت نے رد کردیا کہ یہ اس ملک کا نکاح ہے جہاں تعدد ازواج جائز ہے ! پھر کیا یہ مسلمانوں کی دیدی تحقیر نہیں ہے ؟ کیا یہ صریح احکام اسلامیہ میں مداخلت نہیں ہے ؟

اہل ہند جنوبي افریقہ میں خاموشي اور سکون کے ساتھہ دم کر رہے ہیں - اونھوں نے کارخانوں سے تعلق منقطع کردیا ہے ' اپنے حقوق کا مطالبہ صبر و استقلال کے ساتھہ کر رہے ہیں - آج کي خبر ہے کہ چار ہزار ہندوستانیوں نے جن میں عورتیں اور بچے بھي شامل ہیں ' رئیس الاحرار مسٹر گاندھي کي زیر ریاست کوچ کردیا ہے -

تمام لوگ زیادہ تر کارخانوں کے ملازم اور مزدور ہیں ' جنکي معیشت کا مدار زیادہ تر روزانہ یا ہفتہ وار اُجرت پر ہے ' ایسي حالت میں ترک اشغال سے وہ جس مصیبۂ عظیمہ میں مبتلا ہوئے ہیں ' اوس کا اندازہ ہر شخص بہ آساني کر سکتا ہے - یہ سب کچھہ صرف اسلیے ہے کہ ہندوستان کے حقوق غیر ممالک میں محفوظ رہیں ! پس ہزار حیف سرزمین ہند پر ' اگر وہ اپنے ان محترم فرزندوں کی خبر نہ لے !

ہم ہندوستانیوں کے ساتھہ یہ طرز عمل نہ صرف جنوبي افریقہ میں بلکہ امریکا ' اسٹریا ' اور دیگر نو آبادیوں میں بھي ہے - ہم اپني گورنمنٹ سے صرف یہ درخواست کرتے ہیں کہ اگر فرزندان ہند کو برطاني نو آبادیاں قبول نہیں کرتیں ' تو ہندوستان کو بھي کیوں نہیں اختیار دیا جاتا کہ وہ اپنے ثمرات و فوائد کا باب باشندگان نو آبادیہاے برطانیہ کے لیے بند کردے ؟ و لکم في القصاص حیوۃ یا اولی الالباب -

اصل یہ ہے کہ جو درخت اپني جگہہ پر قوي و توانا نہیں اسکي لکڑیوں کو کہیں بھي اچھي قیمت نہیں ملسکتي - عمدہ درخت کي لکڑي جہاں جائیگي ' شانۂ زلف بدست حسن میں جگہہ پائیگي - پر جس درخت کي جڑھي میں نشو و نما نہ ہوئي ' وہ جہاں کہیں بھي لیجایا جائیگا ' آگ اور شعلوں ہي کي نذر ہوگا :

تو نخل میوہ فشاں باش در حدیقۂ دہر
کہ کم درخت قوي خشک شد کہ بشکستند

سرزمین ہند کے فرزند جب خود اپنے والدین ہي کي گود میں مستحق عزت نہیں ' تو گھر سے باہر جاکر انھیں مطالبۂ عزت کا کیا حق ہے ؟ اصل شے قومي عزت ہے اور یہ مرکز و ملت سے ہے ' نہ کہ شاخوں اور افراد سے - آج ایک انگریز یا جاپاني دنیا کے کسي گوشے میں بھي جا کھڑا ہو ' وہ خواہ کیسا ہي ہیچ کارہ اور تکلیف دہ ہو ' لیکن اسکي نسبت قومي و وطني زمین کے ذروں اور ہوا میں اوڑنے والے پرندوں سے اپني عزت و عظمت کرالیگي !

لیکن آہ ' وہ بدبختان ہند ' جنکے لیے انکے وطن کي نسبت مایۂ فخر نہیں بلکہ آلہ تحقیر ہے ' جب [illegible] سرزمین ہي میں آرام پانے کے مستحق نہیں [illegible] ملکوں میں کیوں نہ ذلت و حقارت [illegible] ن کوئي [illegible] مت انکا سا [illegible]

[illegible] الم ست
[illegible] ریدار خویش را

موضوع کي بلندي خود مستحق رفعت ھے - لیکن دوسرے میں تاریخ کي جگہ اصلاح و دعوۃ کا مقصد پوشیدہ اور مخاطب عامۃ الناس ' اسلیے نہ تو اسلوب بیان مورخانہ و فلسفیانہ ھو ' اور نہ بلند و عالمانہ ' بلکہ نہایت عام فہم و سلیس اور محض سادہ و سہل ' با ایں ھمہ ' سادگي بیان کے ساتھہ ضرور ھے کہ بغیر کسي انشا پردازانہ پیچ و خم کے ' اپنے اندر ایک ایسی بے اِماں تاثیر بھي رکھتا ھو کہ سننے والے اسکے ھر لفظ پر بے اختیار دل و جاں سپرد کردیں ! و ان من البیان لسحرا -

جس بات کو میں نے یہاں چند سطروں میں لکھا ھے ' غور کیجیے تو یہ ایک نہایت نازک اور دقیق نکتۂ بلاغت ھے ' اور افسوس کہ اقلام عصر کو اس کا حس نہیں -

بڑي مشکل یہ ھے کہ ایک عرصے سے عام لوگ ذکر میلاد کی مجالس میں ٹھمري ٹھپہ کے عادي ھوگئے ھیں - مجھکو بہت سي ایسی صحبتیں یاد ھیں ' جہاں غزلوں کے مطالب اور صراحت خطاب و ضمیر سے اگر قطع نظر کرلی جاتي ' تو یہ بتلانا محال ھوجاتا کہ ایک مقدس ذکر دینی کي صحبت میں بیٹھے ھیں ' یا کسي نو اموز مگر صحیح معنوں میں خوش گلو مغنیہ کے سامنے - میں یہ کہنے سے نہیں شرماتا کہ موسیقي کو نہایت محبوب رکھتا ھوں اور چونکہ دل رکھتا ھوں ' اسلیے اُس شے سے قطع تعلق نہیں کر سکتا ' جس کا تعلق دل کے ساتھہ ' جسم اور روح کا تعلق ھے ' لیکن تاھم یہ نہ کوئي شخص بھي پسند نہیں کر سکتا کہ مجالس دعوت مقدسہ و مذاکرت دینیہ کو موسیقی کے مشتبہ جذبات سے آلودہ کیا جاے -

میرے خیال میں اس ذکر مقدس کیلیے یقیناً یہ ایک نا قابل تحمل گستاخي ھے -

پھر ظاھر ھے کہ یہ نئے خطبات سیرۃ تو اس عنصر دلکش سے بالکل خالی ھونگے - انکے پڑھنے کا انداز بھي روضہ خواني کي طرح نہیں بلکہ ایک وعظ کي طرح بالکل تحت اللفظ ھوگا - اصلاح کے کاموں میں لوگوں کی دلچسپي کے قیام اور توجہ کے بقاء سے کسي طرح چشم پوشي نہیں کي جا سکتي ' ورنہ اصل مقصود فوت ھوجاے - بس نہایت ضروري اور اساسی امر یہ ھے کہ انکے اسلوب بیان و طرز تحریر میں کچھہ ایسي باتیں بھي جمع کي جائیں ' جنکا اثر و کشش ' تمام عوام پسند اجزائے میلاد کي پوري پوري تلافي کردے ' اور طریق و اداب خطبات ' و رسم مواعظ و دعوۃ بھي ھاتھہ سے نہ جاے -

(ادارۂ سیرۃ نبـوي)

ان خطبات کي ضرورت تو مجالس ذکر مولد کے خیال سے ھے - لیکن انکے عـلاوہ بھي مختلف انـداز بیان و ترتیب ' اور تلخیص مطالب و مسائل کے ساتھہ سیرۃ نبوي کو مرتب کرنے کي ضرورت ھے ' جو طرح طرح کي اشکال دعوت و اثر میں اس اسوۂ حسنۂ الھیہ کو اھل اسلام وغیر اھل اسلام کے سامنے پیش کرے -

ضرورت تھی کہ ایک خاص ادارہ " سیرۃ نبوي " کي غرض سے قائم کیا جاتـا ' جس کا کام مسلسل اور دائمي ھوتا ' اور جو اس بارے میں تحقیقات و انکشافات فن کي مصروفیت کے ساتھہ ' سیرۃ کے چھوٹے بڑے ' مختلف اشکال و مقاصد کے ایڈیشن بھي شائع کرتا رھتـا -

کاش موجودہ ادارۂ سیرۃ جو شمس العلما مولانا شبلي نعماني کے زیر ادارۃ قائم ھے ' تکمیل سیرۃ کبیر کے بعد بھي اپنے کام کو جاري رکھے ' اور ایک با قاعدہ جماعت اس مقصد اعظم و اقدم کو اپنے ھاتھوں میں لے لے ' جو اصلاح و بقاے ملت و دعوۃ دیانۃ حقۂ اسلامیہ کیلیے بمنزلۂ اساس کار و بنیاد جمیع مساعي و مباني ھے -

(احتـفـال مـولـد نبـوي)

مجھـکو کئي بار خیال ھوا کہ ایـک دو رسائـل سیرۃ نبوي پر متذکرۂ صدر اصولوں کو پیش نظر رکھکر لکھوں ' اور آج اس مبحث کو زیادہ تفصیل کے ساتھہ لکھا بھي اسي لیے تا کہ ارباب قلم و نظر کو اس طرف توجہ ھو اور ایک ابتدائي مشورہ انکے سامنے آجاے - اگر ماہ ربیع الاول قادم تـک کسي بزرگ نے اسکي طرف توجـہ نہ کی تو چند خطباۃ سیرۃ پر لکھونگا - نیز کوشش کرونگا کہ کسي بڑے شہر میں ایک احتفال عظیم اس مقصد سے منعقد ھو اور اُس میں صرف سیرۃ مبـارک پر مختلف ارباب علم و خبرۃ خطبات دیں - یہ خیـال بھي مجھے عرصے سے ھے - امسال لاھور یا لکھنو میں بماہ ربیع الاول ایک مرکزي مجلس ضرور منعقد کرنا چاھیے - و ما توفیقی الا باللہ -

الجمیل

۱ - روپیہ : سید سبط الحسن - ڈاکخانہ حسین آباد - ضلع مونگیر -

اس مسئلہ کی طرف اس وقت انتقال ذھني اسلیے ھوا کہ ریویو کیلیے مدت کي پڑي ھوئي کتابیں نکلوائیں تو ایک رسالہ " الجمیل " نامي اسي موضوع پر نظر آگیا -

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کي سیرۃ میں یہ ایک نیا رسالہ لکھا گیا ھے جسمیں اختصار کے ساتھہ قبل از ولادت و حالات خانداني سے لیکر وفات تـک کے حالات ' صاف اور عام فہم اردو میں جمع کرنے کي کوشش کي ھے - مرتبہ مولوي سید محمد نور صاحب بہاري -

کتاب ۱۲۸ - صفـحہ کی ھے اور فھـرست سے معلوم ھوتا ھے کہ تقریباً تمام حالات زندگي جمع کیے گئے ھیں - دیباچہ میں لکھا ھے کہ سـیرۃ نبوی کو بچوں کی تعلیم میں داخل ھونا چاھیے اور اسي خیال سے اردو میں یہ رسالہ مرتب کیا جاتا ھے -

پوري کتاب نہیں دیکھہ سکتا - بعض مقامات پـڑھے تو عبارت صاف اور سلیس نظـر آئي اور طـرز تـرتیب آجکل کے مـذاق کے مطابق - بہ حیثیت مجموعي یہ رسالہ بہت غنیمت معلوم ھوتا ھے اور آجکل کے رائج و معروف ذخیرۂ سیرۃ کي جگہ بہت بہتر ھے کہ لوگ اس کتاب کو پڑھیں - البـتہ چند باتوں کا مولوي صـاحب خیال رکھتے تو بہتر تھا :

(۱) اگر مقصود بچوں اور عورتوں کا بھي مطالعہ ھے تو اتني ضخامت مناسب نہیں اور نہ ھر طرح کے حالات کي ضرورت - ھر تصنیف میں مقدم شے قارئین و مخاطبین کي ضروریات و حالت کا صحیح اندازہ کرنا ھے -

(۲) جن کتابوں سے حالات لیے ھیں اور دیباچہ میں انـکا تذکرہ کیا ھے ' وہ بغیر نقد و تحقیق کسي طرح معتبر و مـستند نہیں - دیباچہ میں لکھتے ھیں :

" عربي میں بڑي بڑي ضخیم کتابیں تالیف ھوئیں جن میں سواے موضوع ' صحیح ' سقیم ' مرسل ' منقطع ' مفصل کا اضافـہ بھي شامل تھا - ان میں صحیح تر سیرۃ حافظ ابو الفتح ' ابن ھشام ' سیرۃ شامي ' سیرۃ حلبیہ ھے لیکن انقلاب زمانہ سے جب دوسري زبانوں میں ترجمہ یا ملخص ھونے لگا تو ضعاف اور موضوع کے علاوہ نفس واقعات اور حوالے میں بھي تصرف کیا گیا "

لیکن یہ صحیح نہیں - اول تو " سواے موضوع ' صحیح ' سقیم " کا مطلب معلوم نہیں کیا ھے ؟ پھر جن کتابوں کو " صحیح تر " کہا

انتقـــاد

مجـــالس ذکـــر مولـــد (صلعـم)

سیـــرۃ نبوی (صلی اللہ علیہ و صلعم)

ادارۂ سیـــرۃ نبوی

فقیــر کا ایک مــدت سے خیال ھے کہ سیـــرۃ نبوي میں ایــک محققانہ و مفصل کتاب کي تدوین کے عــلاوہ (جیسي سیرۃ کبیر کہ مولانا شبــلي نعماني مـــرتب فرما رھے ھیں) اور بھي بہت سي صورتیں ترتیب و اشاعت کي مطلوب و ضروري ھیں -

ازانجملہ سخت ضرورت ھے ایسے مختصر رسائل کي ' جن میں مباحث و مناظرات متعلق سیرۃ سے بکلي چشم پوشي کي جاے - صرف حالات زندگي صحت و تحقیق کے بعد درج کیے جائیں - اختصار ھر جگہ ملحوظ رھے ' اور صرف وھي مواقع مفصل ھوں ' جنکي تفصیل ھماري موجودہ عملي زندگي کیلیے اسوۂ حسنہ کي دعوت رکھتے ھیں اور جنکي نسبت ایک الھامي فکر نقاد کے ساتھہ کہا گیا تھا کہ "خلـقہ الـقران" (آنحضرۃ کا خلق تعلیم قراني کي تصویر ھے) -

ان رسائل سے عام مطالعۂ و واقفیت اور اثر و اصــلاح کے علاوہ مخصوص طور پر مقصود یہ ھے کہ مجالس ذکر ولادۃ نبوي کي اصلاح ھو - اور یہ جو ایک نہایت قوي رسم اجتماع و احتفال موجود ھے ' اس قوت سے اصلي و حقیقي فائدہ اتھایا جاے -

میں ایک بار اسکي نسبت لکھہ چکا ھوں - میرے اعتقاد میں قران کریم جو ایک کتاب مسطور ' في رق منشور ھے ' اسکي لوح محفوظ حامل قرآن کي زندگی تھي ' اور میں "لقد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین" میں " نور "کو "کتاب" کا وصف نہیں سمجھتا ' بلکہ اُس وجود انسان کامل کي زنــدگي کو سمجھتا ھوں ' جسکي نسبت دوسري جگہ کہا گیا کہ " داعیاً الی اللہ باذنہ و سراجاً منیرا "

وللناس فیما یعشقون ' مذاھب !

پس اگر ھمیں مسلمان بننے کیلیے قران کــریم کي تلاوت کي ضرورت ھے ' تو یقین کیجیے کہ اسکو ایک عملي زندگي کي صورت میں دیکھنے کیلیے اس "اسوۂ حسنہ" کے مطالعہ کي بھي ضرورت ھے : لقد کان لــکم في رسول اللہ اسوۂ حسنہ - اور یہ پچھلي ضرورت پہلي ضرورت ھي جتني ھے - کچھ بھي تو کم نہیں :

في مذھبي ' یا نعم ھذ المذھب !

(مجالس ذکر مولد)

اسکا بہترین ذریعہ مجالس ذکر مولد نبوي ھیں ' بشرطیکہ اُن میں عــام رسائل مولد کي جگہ ' جو بالعموم موضوعات و قصص اور غیر مفید و لا حاصل صرف عبارت و انشا کا مجموعہ ھیں ' پیش نظر طریقہ سے صحیح و محقق حالات حیات نبوي بیان کیے جائیں -

اس قسم کي چیزیں دراصل لکھنے اور پڑھنے کي نہیں ھیں - اسکے لیے ایسے لوگوں کي ضرورت تھي ' جو " سیرۃ نبوي " کے خطیب (لکچرر) ھوں - جنھوں نے اس موضوع خاص کا مطالعہ (یعني اسٹیڈي) کي ھو - جنکو اسمیں صاحب فن (اکسپرٹ) کا درجہ حاصل ھو - اور وہ ھر مجلس اور ھر جماعت کے سامنے ' اُس مجمع کي حالت ' ضـــرورت ' گرد و پیش ' اور مخصوص داعیات و احتیاجات کے مطابق ' سیرۃ نبوي پر خطبہ (لکچر) دیسکیں - کیونکہ ھر شہـــر ' ھر محلے ' ھر خانـــدان ' ھر جماعت ' اور ھر مجلس کي ضـــروریات یکساں نہیں - کسي جماعت کیلیے سیرۃ نبوي کا کوئي خاص حصہ زیادہ تفصیل چاھتا ھے ' کسي کے مخصوص و وقتي حالات کسي خاص موقع کے اطناب کے طالب ھیں - کسي کو (بدر) کي فتح کا واقــعــہ سنانا چاھیے اور کسي کو (احـــد) کي ھزیمت کے مصالح کے ذریعہ عزم و استــقامت کي وصیت کرني چاھیے - کسي کیلیے مجاھدات و غزوات کے عزائم ضروري ھیں ' اور کسي کیلیے فتح مکہ کا عفو و صفح اور درگذر و کرم !

پھر ایک جماعت کے واقعات و حالات کے لحاظ سے ' اخلاق و خصائــل نبوت میں سے کسي خـــاص خلق عظیم پر زور دینے کي ضرورت ھے ' اور دوسري کیلیے کسي دوسري حالت کي -

اگرچہ اس حیات طیــبۂ مقدســہ کا کوئي فعل ایسا نــہ تھا جو محبوب و محمود نہو - وکل ما یفعلہ المحبوب ' محبوب :

زفــرق تا قــدمش ھر کجا کہ مي نــگرم
کرشمہ دامن دل مي کشد کہ جا اینجا ست !

لیکن تا ھم وہ انساني زندگي کے ھر شعبے اور ھر حصے کیلیے اُسوۂ حسنہ ھے ' اور زندگي اور زندگي کے متعلقات کي صد ھا صورتیں ھیں - کون ھے جو اس صحیفۂ نبوت کا اول سے آخر تــک حق مطالعہ ادا کرسکتا ھے ؟ پس بجز اسکے چارہ نہیں کہ اپنے چہــرۂ اعمال کے حسن و آرایش کا جــو حصہ سب سے زیادہ بگڑ گیا ھو ' سب سے پہلے اسي کو اس آئینہ میں دیکھکر سنوار لیں -

(رسائل خطبات سیرۃ)

لیکن مشکل یہ ھے کہ ایسے لوگ کہاں سے آئیں ' اور اپنے جہل و بے مائیگیوں پر کہاں تــک ماتم کریں ؟ اگر یہ نہیں تو کم از کم اتــنا تو ھو کہ سیرۃ نبوي پر مختلف مقاصد اور مختلف پیرایۂ ترتیب سے چھوٹے چھوٹے رسائــل لکھے جائیں ' اور اُنھي کو لوگ مجالس میں پڑھدیا کریں - یا یاد کرکے مثل خطبہ کے سنا دیں -

ایک مجموعہ خطبات سیرۃ کا ھو ' جو صـــرف تعلیم یافتہ مجامع کیلیے مخصوص ھو - ایک مجموعہ صرف عام مجالس کیلیے - اور ایک بطور درس و مطالعہ کے بچوں اور عورتوں کي تعلیم کیلیے

سب سے پہلے کم از کم ان تین قسموں کي سیرتیں علاوہ سیرۃ کبیر کے ضرور ھي لکھني چاھیئں -

(اسلوب و زبان)

لیکن نہایت مشکل اور اھم مسئلہ اسکي زبان اور طرز تحریر ھے - علي الخصوص ایک ایسے عہد خیرہ مذاقي میں ' جب کہ لوگ فن بیان و انشا پردازي کا شوق تو پیـــدا کرلیتے ھیں ' لیکن اسکے مواقع استعمال اور صحیح مفہوم بلاغت سے بے خبر ھیں -

جو مجموعہ خطبــات کا مجالس و محــافل ارباب علم و فن کیلیے ھو ' اسکا انداز تحریـــر اور ھونا چاھیے ' اور مجالس عامہ کیلیے اور -

ایک میں تاریخ و سیرۃ (بائیو گریفي) کے اسلوب (اسٹائل) کے ساتھہ اگر باعتدال و بلا اغراق و تغلیب ' طرز بیان میں انشا پردازانہ علو و رفعت بھي پیدا کي جاے تو مضائقہ نہیں ' کیونکہ

مذاکرۂ علمیہ

تقدم علوم و معارف

سنہ ۱۹۱۲ میں

(۱)

کیا عجیب اختلاف احوال ہے !

ایک طرف تو یہ حال ہے کہ ہمارے اسلاف پیشین ہم کو جو ذخیرۂ معارف سپرد کر گئے ہیں ' اوس میں ایک ذرہ کا اضافہ بھی ناممکن یقین کیا جاتا ہے' اور علوم قدیمہ کا بھی یہ حال ہے کہ جب ہماری مجلس کا کوئی گراں پایہ ممبر اُتھہ جاتا ہے تو پھر اوس کا کوئی جا نشین پیدا نہیں ہوتا -

دوسری طرف اسی آسمان کی نیچے ایک دوسری آبادی ہے ' جہاں کی نسل ہمیشہ اپنے اسلاف کی متروکات علمیہ کو تعجب انگیز ترقی دے رہی ہے ' اور جب اوس آبادی کا کوئی فرد اپنی جگہ خالی کرتا ہے تو اپنے سے ایک بہتر شخص کو اپنا جانشیں بنا جاتا ہے !

یورپ کی تمام شاخہاے زندگی کی طرح اسکی علمی زندگی بھی شغف ' حوصلہ مندی' سرگرمی' اور استقلال کی روح سے لبریز ہے ' یورپ میں علمی زندگی کی ہر دلعزیزی و محبوبیت کا اندازہ علماء علوم و فنوں کی اس تعداد سے ہوسکتا ہے جو سنہ ۱۳ ع کی دلیل انگلستان (گائڈ بک) مطبوعہ لندن میں شائع ہوئی ہے اور جو بالتفصیل درج ذیل ہے -

امریکا	...	...	...	...	۱۶۷۸
انگلستان	...	...	...	...	۱۴۷۲
جرمنی	...	...	...	...	۱۲۸۰
فرانس	...	...	...	...	۱۴۲۳
آسٹریا	...	...	...	...	۳۴۸
اٹلی	...	...	...	...	۲۱۵
سویزر لینڈ	...	...	...	...	۲۱۴
کنیڈا	...	...	...	...	۱۴۶
سویڈن	...	...	...	...	۱۰۹
روس	...	...	...	...	۹۷
ڈنمارک	...	...	...	...	۹۳
بلجیم	...	...	...	...	۹۰
ناروے	...	...	...	...	۸۸

گائڈ بک میں صرف اُنہیں چیزوں کا ذکر ہوتا ہے جو کوئی خاص اہمیت و عظمت رکھتی ہیں' اسلیے یقیناً اسمیں ہر سند یافتہ ہر اسکول کا تیچر اور کالج کا پروفیسر شامل نہ ہوگا ' بلکہ یہ جماعت ہوگی صرف ان اشخاص کی ' جو صحیح معنی میں اہل علم ہیں' اور علمی زندگی بسر کر رہے ہیں -

یورپ میں علم کی سرعت رفتار کا یہ عالم ہے کہ اسکی ترقی و انقلاب کی ہر سال ایک سالانہ روداد شائع کی جاتی ہے - چنانچہ ایک مشہور مجلۂ علمیہ نے گزشتہ سال کی روداد بھی ایک مضمون کی صورت میں شائع کی ہے- اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ ربع قرن میں علم نے یورپ میں کہاں تک ترقی کی ؟ ہم اسکے بعض حصص کا خلاصہ شائع کرتے ہیں - یہ ایک اجمالی بیان ہوگا جس میں صرف چند اصناف علم اور انکے متعلق بھی چند مخصوص ترین انکشافات و اضافات کا ذکر ہے- و علی کل حال' فیہ تبصرۃ لمن القی السمع و ہو شہید -

(علم الحیاۃ)

اس علم میں اہم ترین اضافہ' وہ مشہور خطبۂ رئیسیہ (پریسنڈنشل ایڈ ریس) ہے جو پروفسر شیفر نے مجمع تقدم العلوم البرطانی (برٹش اکاڈیمی) کے جلسہ منعقدہ (ڈنڈی) میں پڑھا تھا - اس خطبہ کے شائع ہوتے ہی بحث و انتقاد کا دروازہ کھلا اور اعتراضات وجوابات نے مجلات علمیہ کے صفحات پر ایک قلمی جنگ برپا کردی (۱) -

جیسا کہ پروفیسر شیفر نے اپنے خطبۂ رئیسیہ میں بیان کیا ہے' (حیات) کی تعریف ایک ایسی گرہ ہے ' جسکے کھولنے سے اساطین فن ہمیشہ عاجز رہے ہیں -

(اسپنسر) کا شمار ائمہ فن میں ہے اور مبادی علم الحیات پر اسکی کتاب لٹریچر کی اس شاخ میں ایک عدیم النظیر اضافہ ہے- (اسپنسر) نے اس کتاب کے دو باب تعریف حیات کے لیے وقف کیے مگر اس سعی طویل کا ماحصل صرف یہ نکلا کہ وہ کچھہ تعریف نہ کرسکا اور بالآخر اپنے عجز قصور کا اوس نے اعلان کیا -

یہی وجہ تھی کہ پروفیسر شیفر اپنے خطبہ میں مسئلہ تعریف کو غیر منحل چھوڑ کے آگے بڑھگئے ' اور ایک ایسے رسمی و غیر متوقع الحصول مقصد کے پیچھے اپنا وقت ثمین ضائع نہیں کیا ' جسکا حصول (اگر ہوتا) تو ان کو کوئی مخصوص مفاد اساسی نہ پہنچا سکتا -

مگر با ایں ہمہ حیات کی تفسیر و تشریح نا گزیر ہے اور پروفیسر شیفر اس جماعت کے ساتھہ ہیں جو اسکو " عمل آلی " قرار دیتا ہے -

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ (حیات) کے متعلق دو مذہب ہیں - ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ حیات ایک مستقل بالذات شے ہے اور جسم و حیات کی نسبت ظرف و ظروف کی ہے -

اسکو یوں سمجھیے کہ ایک غبارہ گرم پرواز ہے - اسمیں دو چیزیں ہیں - غبارہ اور وہ دھواں یا گیس' جو اسمیں بھرا ہوا ہے - گو پرواز غبارہ کا فعل ہے مگر ہے اثر گیس کا ' اور گیس بجاے خود کوئی ایسی چیز نہیں' جسے کسی عمل کیمیاوی نے غبارہ کے اجزا سے پیدا کیا ہو' بلکہ ایک مستقل شے ہے جو اسمیں داخل کی گئی ہے -

قریباً یہی حالت جسم و حیات کی بھی ہے - اسی جماعت میں وہ گروہ ہے جو کہتا ہے کہ حیات کرہ ارض میں پیدا نہیں ہوئی '

(۱) یہ خطبہ الہلال جلد ۲ - نمبر ۱۳ - و ۱۴ - میں ملخصاً شائع ہوچکا ہے - منہ

ہے ' اُن میں سواے " ابن ہشام " کے کوئی بھی " صحیح تر " نہیں - حافظ ابو الفتح سے نہیں معلوم کونسی کتاب مراد ہے ؟

سیرۃ شامی محمد بن یوسف صالحی (المتوفی سنہ ۹۴۲ھ) کی تصنیف ہے ' یعنے دسویں صدی ہجری کی - مصنف وسیع النظر ضرور تھا - چنانچہ دیباچہ میں لکھا ہے کہ "میں نے سیرۃ کی تین سو سے زائد کتابیں دیکھیں " تاہم طریق جمع و انتخاب و نقد و تحقیق سے خالی اور رطب و یابس سے مملو ہے - نیز متاخرین کے عام انداز کے مطابق محدثانہ روش سے بھی خالی -

اسی کتاب کا خلاصہ " سیرۃ الحلبیہ " ہے ' جسے علی برہان الدین حلبی (المتوفی : ۱۰۴۴) نے سیرہ شامی سے اخذ کرکے مع اضافۂ بعض الزیادات مرتب کیا ' مگر یہ بھی سیرۃ کی عام کتابوں کی طرح معمولی انداز جمع و ترتیب سے لکھی گئی ہے ' اور بہ نسبت دیگر کتابوں کے " صحیح تر " کے لقب کی مستحق نہیں -

کچھ شک نہیں کہ یہ تمام کتابیں جامع ترین مواد سیرۃ ہیں جنسے محدثانہ نقد و تحقیق و نظر درایت کے بعد سیرۃ کی کتابیں مرتب کی جا سکتی ہیں ' لیکن اسکی تو کسی طرح مستحق نہیں کہ " سیرۃ ابن ہشام " کی صف میں انہیں جگہ دی جائے اور اسی طرح " صحیح تر " سمجھا جائے ' جو فن سیرۃ میں اقدم و اول ' اور بمنزلۂ اُم الکتب ہے -

یہ بھی صحیح نہیں کہ غلط و موضوع واقعات کی شہرت ' ان کتابوں کے غلط حوالوں کا نتیجہ ہے - مجھے اُردو یا فارسی کی کوئی کتاب معلوم نہیں جس نے غلط ترجمہ کیا ہو - اصلی سبب نقد و تحقیق کا نہونا ' اور محض عقیدۃ و حسن ظن کو نقد کا درجہ ; سیرۃ قرار دینا ' اور کتب دلائل ; خصائص مثل دلائل ابو نعیم ; خصائص سیوطی وغیرہ کی عام اشاعت و مقبولیت ' اور سب سے زیادہ جماعۃ قصاص و وعاظ کا گرمی مجلس ; عوام فریبی کیلئے اس قسم کی چیزوں کو بسعی ; جہد شائع کرنا ہے -

مولوی صاحب نے اکثر ماخذ اصلی سیرہ حلبیہ اور سیرۃ سید احمد بن دحلان کو بتلایا ہے - حالانکہ وہ بغیر کسی واسطہ کے خود ابن ہشام سے فائدہ اٹھا سکتے تھے جو اب مصر میں بھی (زاد المعاد) کے حاشیہ پر چھپ گئی ہے - اور خود حجۃ الاسلام علامۃ ابن قیم کی کتاب (زاد المعاد) اس باب میں سب سے زیادہ نافع تھی جس کا انہوں نے مطالعہ نہیں کیا -

(سید احمد بن دحلان) زمانۂ حال کے مصنف ہیں - مکہ معظمہ میں شوافع کے مفتی تھے - انہوں نے متعدد کتابیں لکھی ہیں اور اس دور کے مصنفین میں انکی حیثیتوں سے بہت غنیمت ہیں - انکی سیرۃ بھی نسبۃً اختصار و ترتیب کے لحاظ سے بہت اچھی ہے ' تاہم اعتماد کیلیے کافی نہیں -

ضمنی طور پر جن کتابوں کا نام لیا ہے ' ان میں تاریخ الخلفا ' تفسیر خازن ' مدارک ' اور حیاۃ الحیوان بھی ہے - لیکن ایک سیرۃ کی کتاب کو حسنۃ اصل ' فن حدیث ہے ' ان کتابوں سے کیا واسطہ ؟

ایک کتاب " اسماء الرجال " نامی بھی لکھی ہے - لیکن اس نام کی کوئی کتاب دنیا میں نہیں ہے -

(۳) آغاز کتاب کے دوسرے صفحہ دیکھہ سکا - جاہلیت عرب کا حال لکھتے ہوئے سودہ بنت زمعہ کا واقعہ لکھا ہے جو بے اصل ہے - کہانۃ کے بارے میں جو جملۂ معترضہ لکھا ہے ' وہ بھی صحیح نہیں اور بالکل بے موقعہ ہے - واقعۂ ولادت کے تذکرہ میں حضرۃ عباس کی روایت سے جو حدیث درج کی ہے ' قابل احتجاج نہیں اور خود حافظ سیوطی خصائص کبری میں اسکو نا قابل اندراج و استدلال تسلیم کر چکے ہیں - حضرۃ عیسی اور حضرۃ موسی وغیرہم علی نبینا و علیہم السلام کی نسبت لکھدیا ہے کہ وہ سب کے سب مختون پیدا ہوے تھے مگر اسکا بھی کوئی ثبوت نہیں - محض بے اصل ہے -

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عدم تحقیق و نقد ' و عدم حصول کتب معتمدہ ' و قلت اعتناء فن کی وجہ سے تمام کتاب میں اور بھی بہت سی باتیں اسی طرح رطب و یابس ہونگی -

(۴) عبارت میں بھی شگفتگی کی کمی ' اور عدم سلاست کا بجا ہے - ایسی کتابوں میں جنسے مقصود عورتوں ' بچوں ' اور عام اردو خواں طبقہ سے تخاطب ہو ' عبارت کے مسئلہ کو بھی کم ضروری و اہم نہیں سمجھنا چاہیے -

امید ہے کہ مولوی صاحب دوسرے ایڈیشن میں ان امور کا خیال رکھیں گے - کچھ شک نہیں کہ انکا ارادہ اور انکی مبارک سعی یقیناً مستحق تعریف و تشکر ہے -

وثائق و حقائق

باب التفسيـــــر

سلسلۂ قـصص بني اسـرائيـل

(۳)

قـتــــل نــفس

— :*: —

حقوق و فرائض عباد میں سے سب سے اول و افضل فرض یہ ہے کہ ہر انسان دوسرے انسان کی زندگی کی حرمت اور اُس کی جان کی عزت کرے - جب تک حرمت زندگی و عزت جان نہیں ' اُس وقت تک دنیا میں راحت و اطمینان بھی نہیں -

(قابیل و ھابیل)

کتب الہیہ نے بتایا ہے کہ اس بدترین فعل شیطانی کا مبتدع اول وہ گنہگار انسان (قابیل) تھا ' جسکے سوء نیت اور خباثت قلب کو دیکھکر خدا نے قربانگاہ میں اوسکی قربانی قبول نہ کی ' لیکن اسکے بھائی (ھابیل) کی قربانی قبول ہوئی کہ وہ نیت کا خالص اور دل کا نیک تھا - یہیں سے قربانی کی حقیقت بھی سمجھہ میں آسکتی ہے کہ وہ جانور کی گردن سے خون گرانے کا نام نہیں ' بلکہ نیکی اور پاکی کے چند قطرات خونیں سے عبارت ہے ' جو خدا کے نام پر دل سے نہ مستقر خیالات ہے ' تپکیں :

لن ینال الله لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم (۲۲ : ۳۸)	خدا کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا ' بلکہ صرف تمہاری نیکی ھی خدا تک پہنچتی ہے -

(قابیل) نے دیکھا کہ خدا نے اوسکے بھائی (ھابیل) کی قربانی کو قبول کی عزت بخشی لیکن اوسکی قربانی کو عزت نہ دی ' وہ رنجیدہ ہوا ' اور اپنے بھائی کے خون سے اپنا ہاتھہ رنگین کیا - (توراۃ - پیدائش ۴ : ۴) -

قران مجید نے اسی قصہ کو ان الفاظ میں دہرایا ہے :

واتل علیهم نبأ ابني آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم یتقبل من الاخر ' قال لاقتلنك ' قال انما یتقبل الله من المتقین ' لئن بسطت الي یدك لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیك لاقتلك ' انی اخاف الله رب العالمین ' انی ارید ان تبوءا باثمی و اثمك فتکون من اصحاب النار ' وذلك جزاء الظالمین ' فطوعت لہ نفسه قتل اخیه فاصبح من الخاسرین (۳۰ : ۳۳)	اے پیغمبر ! ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کا سچا قصہ سنا دے - جب دونوں نے خدا کے حضور اپنی اپنی قربانیاں پیش کیں تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی - جس کی قبول نہ ہوئی اوس نے اپنے بھائی سے کہا کہ میں تجھکو قتل کروں گا - بھائی نے کہا : قربانی خدا نیکوں کی قبول کرتا ہے اور تم اگر میرے قتل کے لیے ہاتھہ بڑھاتے ہو تو بڑھاؤ ' لیکن میں تو نہیں بڑھاتا - میں اپنے خدا سے ڈرتا ہوں - میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا ' دونوں کا گناہ تم ھی اٹھاؤ اور دوزخ کے سزاوار بنو کہ ظالموں کی یہی جزا ہے - پہلا بھائی اپنے نفس کا مطیع بنکر اپنے بھائی کا قاتل ہوا - اور مبتلاے خسران !

یہ پہلی خونریزی تھی جو دنیا میں ہوئی ' اور خون بے گناہی کا پہلا قطرہ تھا جو زمین پر گرا - دنیا میں جب کبھی اس کی مثال ظاہر ہوگی ' تو آدم کا قاتل فرزند ھی اوس کا ذمہ دار ہوگا کہ اس شرارت کا تخم زمین میں سب سے پہلے اوسی نے بویا -

حدیث صحیح ہے :

لا تقتل نفس الا کان لابن ادم الاول کفل منها (بخاری) -	دنیا میں جب کوئی مظلوم قتل کیا جاتا ہے تو آدم کے فرزند اول کو بھی اوس میں سے حصہ ملتا ہے -

(نیکی اور بدی کا بیج)

اسی طرح ہر نیکی کا مبتدع اور فاعل اول ' جب تک وہ نیکی دنیا میں باقی ہے ' اوسکے ثواب عمل سے بہرہ ور ہوگا ' کیونکہ سب سے پہلے اُسی نے دنیا کو یہ نیکی سکھائی - یہی مطلب ہے اس حدیث مشہور کا :

من سن سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها (ص ح)	جو کوئی نیک طریقہ جاری کرے گا ' اُسکو بھی اوس نیکی کرنے والے کی طرح ہمیشہ ثواب ملے گا -

پس جو وجود دنیا میں کوئی بدی لایا ' وہ تمام دنیا کا دشمن ہے کہ وہ بدی ہر ایک کے ساتھہ ہوسکتی ہے - اور جو دنیا کو کوئی نیکی سکھاتا ہے ' وہ تمام دنیا کا محسن ہے ' کیونکہ اُس سے دنیا کی ہر زندگی متمتع ہوگی - اسی لیے خداے پاک نے آدم کے ان دونوں بیٹوں کے قصے کے بعد فرمایا :

من اجل ذلك کتبنا علی بنی اسرائیل انه من قتل نفسا بغیر نفس او فسادا فی الارض ' فکانما قتل الناس جمیعا ' و من احیاها فکانما احیا الناس جمیعا (۵ - ۳۵)	اسی لیے ہم نے بنی اسرائیل کو کہدیا کہ جو کسی کو بغیر اسکے کہ اُسنے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں اُسنے کوئی فتنہ برپا کیا ہو ' قتل کرتا ہے وہ گویا تمام کی نوع انسانی کو قتل کرتا ہے ' اور جو کسی کو اپنی مہربانی سے زندہ کرتا ہے ' وہ گویا تمام نوع انسان کو زندہ کرتا ہے -

(حفظ نفس)

اس معجزانہ ' پر اثر ' اور مخفی طرز ادا کے علاوہ خدا نے کئی بار اعلاناً خوں ریزی سے منع فرمایا - سورۂ انعام میں ہے :

ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ' ذلکم وصکم به لعلکم تعقلون - (۶ - ۱۵۸)	جان جسکا قتل خدا نے حرام کیا ' حق کے سوا ' کسی اور سبب سے اوس کو ہلاک نہ کرو ' خدا تمہارے سمجھنے کے لیے تم کو یہ نصیحت کرتا ہے -

اور پھر سورہ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے :

ولا تقتلو النفس التي حرم الله الا بالحق ' ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیه سلطانا ' فلا یسرف في القتل انه کان منصورا - (۱۷ : ۳۵)	"جان جسکا قتل خدا نے حرام کیا ' حق کے سوا کسی اور سبب سے اوس کو ہلاک نہ کرو - جو مظلوم ہوکر مارا جائے اوسکے وارث کو ہم نے قصاص اور بدلے کا اختیار دیا ہے مگر وہ اس انتقام میں تعدی اور زیادتی کسی طرح نہ کرے - اس طرح یقیناً وہ مظفر و منصور ہوگا" '

ہے بلکہ کسی اور سیارے سے آئی ہے - (۱)

دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ حیات کوئی مستقل بالذات شے نہیں بلکہ یہ وہ عمل کیمیاوی ہے جو زندہ جسم کے عناصر میں ہوتا رہتا ہے -

یعنی جسطرح شیشے کی سختی ' سونے کی چمک ' پانی کا سیلان ' کوئی مستقل بالذات شے نہیں ' بلکہ مادہ کے مختلف طبیعی یا کیمیاوی خواص ہیں - اسیطرح حیات بھی زندہ اجسام کا کیمیاوی خاصہ ہے - اسی لیے اصطلاح میں اس عمل کو " عمل آلی " کہتے ہیں ' اور اس مذہب کو " مذہب آلی " -

" مذہب آلی " کے موید ین میں پروفیسر (جاک لوبی) بھی ہیں - یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے دریا کے پانی میں بعض مادے ملائے تھے اور اس آمیزش کے بعد بعض بحری حیوانات کے انڈوں میں سے تلقیح کے بغیر اسی قسم کے بچے نکلے تھے -

(حیات منفصل)

کیا کوئی عضو کسی جسم حیوانی سے علحدہ ہونے کے بعد زندہ رہ سکتا ہے ؟ یہ سوال سال گذشتہ سے پہلے مستبعد و نا قابل پرسش تھا ' مگر اب ایک ثابت شدہ مسئلہ ہے - موسیو (کارل) نے عملیات جراحیہ کے اسلوب میں اپنے تجربات سے ثابت کردیا ہے کہ بعض کیمیاوی تدابیر سے عضو مقطوع ۱۶ - سے ۲۰ - دن تک زندہ رہ سکتا ہے -

یہ مسئلہ دلچسپ اور تفصیل طلب ہے مگر افسوس کہ یہ موقع نہیں - اسلیے تفصیل قلم انداز کرتے ہیں - ان شاء اللہ مضمون کے آخر میں اس موضوع پر مفصل لکھینگے -

(علم الجغرافیہ)

سال گذشتہ جغرافی تحقیقات کے لیے مختلف مہمیں روانہ ہوئی تھیں ' انمیں سے جاپانی مہم جو تحقیقات (سدرنی) کی سرحدوں میں تھی ' قطب تک پہنچنے سے پہلے ناکام واپس آئی - (امنڈسن) اور (اسکاٹ) کی مہمیں قطب تک پہنچیں - انکے حالات (الہلال) جلد دوم میں مفصل شائع ہوچکے ہیں - اس لیے قلم انداز کیے جاتے ہیں -

(ستیفن) اور (اندرسن) کے جانب شمال کے جزائر میں کچھہ ایسے لوگ دریافت کیے ہیں جنکے بال سرخ ' آنکھیں نیلگی ' اور رنگ سفید ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ سویڈن و ناروے کے رہنے والے ہیں جو بہت عرصہ ہوا ' اسطرف نکل آئے تھے -

(علم الارض)

زلزلوں کے سبب کے متعلق علما میں شروع سے سخت اختلاف چلا آتا ہے - حکماء متقدمین میں سے ارسطو اور فیثاغورس وغیرہ کا یہ خیال ہے کہ اسکا سبب ہوائیں ہیں - طالس اور سنیکس وغیرہ اسکا سبب پانی کو قرار دیتے ہیں - کلدانی منجم اجرام سماویہ کو اس کا باعث بیان کرتے تھے -

متقدمین کی طرح متاخرین کی آراء بھی اس باب میں متعدد اور سخت متعارض ہیں - ان آراء کے استقصاء کا یہ موقع نہیں - انمیں سے سب سے آخری اور فی الحال معتمد علیہ یہ رائے تھی کہ جوف زمین میں اس عہد کی آگ کا ایک حصہ باقی ہے ' جبکہ یہ ایک گولے آتشیں ہو رہا تھا - اس آگ میں جب کسی وجہ سے ہیجان پیدا ہوجاتا ہے تو زمین کانپنے لگتی ہے - یہی لرزہ ہے جسکو ہم زلزلہ کہتے ہیں -

مگر اب یہ ثابت ہوا ہے کہ زلزلے زمین کے بعض طبقات کے دھسنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں -

خیال یہ تھا کہ ان سنگیں طبقات کا دل جو دھسنے ہیں ' ۱۲ - میل سے زیادہ نہیں ہوتا - اس کے بعد کے طبقات ضغط و فشار کی وجہ سے پھٹتے نہیں بلکہ سیال مواد کی طرح ہلنے لگتے ہیں -

بعض لوگوں نے یہ تجویز کی تھی کہ ایک کنواں کھودا جائے ' اس کنویں کی کھدائی اسوقت تک جاری رہے ' جب تک کہ وہ سنگیں طبقات سے گذر کے نرم حصے تک نہ پہنچ جائے - مگر اس تجویز پر اسوقت یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ اس نرم حصے تک پہنچنا نا ممکن ہے کیونکہ اس حد تک پہنچنے سے پہلے زمین کا فشار اسقدر بڑھجائیگا کہ بالآخر کنویں کے دونوں پہلو مل جائینگے -

اسوقت یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ کانیں زیادہ عمق میں نہیں ہوتیں - مگر تازہ تجارب نے یہ ثابت کیا ہے کہ کانیں بہت زیادہ عمق میں بھی پائی جاتی ہیں - ۱۷ - سے ۲۰ - میل عمق تک قشر زمین کا (زمین کے چھلکے کا) معمولی فشار خندق کے دونوں پہلو کو نہیں ملاتا ' پس ۲۰ - میل عمیق خندق میں انسان جا سکتا ہے -

ساحل نرنداد کے قریب زمین پھٹی - اسکے بعد نیچے سے مٹی اور پتھر نکلے اور انہیں پتھروں اور مٹی کے ڈھیر سے ایک جزیرہ بنگیا - اسوقت سطح آب سے اس جزیرہ کی بلندی ۱۴ - قدم (فیٹ) ہے -

(الطب و الجراحہ)

(سرطان) کے اسباب ابھی تک دریافت نہیں ہوے ' اسی سے اسکا کوئی کامیاب علاج بھی ایجاد نہ ہوسکا - لیکن اگر سرطان آغاز ظہور میں تشخیص کرلیا گیا ' اور نکال بھی لیا گیا تو پھر شفا پانے کا پہلو غالب ہوجاتا ہے - شعاعہاے (رنتجن) اور (ریڈیم) صرف اس حصہ کے لیے مفید ہیں ' جو عمل جراحی کے بعد رہجاتا ہے مگر ڈاکٹر اٹرا اپنا تجربہ اسکے خلاف بیان کرتے ہیں - انکا بیان ہے کہ انہوں نے ریڈیم کے ذریعہ عمل جراحی کے بغیر چار ایسے مریضوں کو اچھا کیا ' جنکے چہرے میں سرطان تھا ' اور چھہ ایسے مریضوں کو بھی جنکے جبڑے میں سرطان تھا - ان کے علاوہ بعض ایسی عورتوں کو بھی اچھا کیا جنکے رحم میں سرطان ہوگیا تھا ان تمام شفا یاب مریضوں میں سے کسی کو بھی پھر سرطان نہیں ہوا - یہ ان شعاعوں کی ایک عجیب و غریب خاصیت بیان کی جاتی ہے کہ وہ صرف انہیں انسجہ میں اثر کرتی ہیں جنمیں مادہ سرطانی ہوتا ہے -

ان شعاعوں کا قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ہفتہ تک مسلسل استعمال ہوتا رہتا ہے تو ان سرطانی خلایا میں ایک قسم کی تجویف پیدا ہوجاتی ہے - یہی تجویف بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھتی ہے کہ سرطان بالکل جاتا رہتا ہے - (البقیۃ یتلی)

(۱) ہمارے ہاں علماے متکلمین اسلام کا بھی یہی مذہب ہے اور اس سے حسب اصول مذہب و ادیان ' یہ ثابت ہوتا ہے کہ جسم کے فنا کے بعد بھی نفس زندہ رہتا ہے ' کیونکہ وہ جسم سے علحدہ اپنا مستقل وجود رکھتا ہے - کئی بار ارادہ ہوا کہ ایک مضمون خصوصیت سے اس موضوع پر لکھا جاے کہ متکلمین اسلام نے فلسفۂ و مباحث علوم میں ضمناً پڑکر جو بعض اصول قایم کیے تھے ' تحقیقات جدیدہ اب انکو تسلیم کرتی جاتی ہے -

ہے - پھر جب وہ تمام مجتمع انساني کا گناہ ہے تو ایک شخص خاص کو کیا حق ہے کہ وہ اوس گناہ کو معاف کرے ' اور اگر کرتا ہے تو وہ خود تمام مجتمع انساني کا گناہ کر رہا ہے -

زید ' خالد کے گھر میں سرقہ کا مرتکب ہوتا ہے ' اب خالد کو کوئي حق نہیں کہ وہ زید کے گناہ کو معاف کرے - اور اگر کرتا ہے تو گویا اوس کو اعادۂ جرائم ومعاصي کي تعلیم دیتا ہے -

عمر' بکر کے قتل کا مرتکب ہوتا ہے ' بکر کا باپ اب حق نہیں رکھتا کہ اوس کے اس جرم کو معاف کرے ' اگر وہ معاف کرتا ہے تو اوس کا عفو جرأت آموز جرائم قتل ہے ' اس لیے اب عمر' صرف بکر کے موالي و اعزہ ھي کا گنہگار نہیں بلکہ خود مجتمع انساني کا ' امن و عدل عالم کا ' اور حکومت کا گنہ گار ہے - اسي نکتہ کي طرف کتاب حکیم نے منافع قصاص پر بحث کرتے ہوے اشارہ کیا ہے :

من قتل نفساً بغیر نفس او فسادا فی الارض فکانما قتل النفس جمیعـا ' ومـن احیـا ھا فـکا نمـا احـي النـاس جمیعـا - (۵ : ۳۶)	جس نے کسي کو بغیر اس کے کہ وہ مرتکب قتل ہوا ہو یا اوس نے زمین میں فساد برپا کیا ہو' قتل کر دیا ' تو اوس نے گویا تمام دنیا کو قتل کر دیا ' اور جس نے ایک کو زندہ بچایا تو اوس نے گویا تمام دنیا کو زندگي بخشي -

یہ وہ موقع ہے جہاں اسلام نے موسی کي اس شریعت کا حکم دیا ہے کہ " جان کے بدلے جان اور آنکھہ کے بدلے آنکھہ "

قرآن مجید نے ان دونوں مواقع کي تفریق و تمیز سے توراۃ و انجیل کی شریعت عفو و انتقام کي جو ناقص تھي ' تکمیل کی ' اور اس طرح وہ پورا ہوا جو (مسیح) نے کہا تھا کہ " میرے بعد آنے والا میري ادھوري باتوں کو پورا کردیگا "

(اخـلاق اور قانون)

مسـئلۂ عفو و انتقـام کی نسبت ایـک اور نکتہ بھی قابل لحاظ ہے -

دنیا میں دو چیزیں ھیں : اخلاق اور قانون - اخلاق کا تعلق انسان کی ذات سے اور قانون کا تعلق حکومت اور مجتمع انساني سے ہے - عفو و درگذر اور صفح و مغفرۃ ایک انسان کا بہترین وصف ہے ' لیکن اگر اوس سے تجاوز کرکے وہ حکومت اور جمیعۃ انساني تک پہونچ گیا تو وہ قانون کي سرحد میں آ گیا' جہاں مغفرت گناہ عظیم ' اور صفح و عفو جریمۂ کبیرہ ہے - یہ جرأت آموز جرائم ہوتا ہے اور برہم زن امن انساني -

اسي لیے اوس ارحم الراحمین نے فرمایا ' جہاں اپنے معجزانہ انداز کلام میں فرمایا کہ :

ولکـم في القصاص حیـوۃ یا اولي الالباب (۲ - ۱۷۹)	اے دانشمندو ! نوع انساني کي بقا وحفاظت ' قصاص اور بدلے ھي میں ہے -

گذشتہ آیت کو پھر پڑھو :

من قتل نفساً بغیـر نفس او فسادا في الارض فکانمـا قتل النـاس جمیعاً ' ومن احیـا ھا فکانما احي الناس جمیعا (۵ : ۳۳)	جس نے کسي کو بغیـر اس کے کہ وہ مرتکب قتل ہوا ہو ' یا اوس نے زمین میں فساد برپا کیا ہو قتل کردیا' تو اوس نے گویا تمام دنیا کو قتل کیا ' اور جس نے ایک کو زندہ بچایا' اوس نے گویا تمام دنیا کو زندگي بخشي !

اس موقعہ پر اگر قارئین کرام اوس سلسلۂ مقالات پر بھي ایک نظر ڈال لیں' جو (الہلال) جلد اول میں " امر بالمعروف " کے عنوان سے شائع ہوا ہے ' تو مطالب زیادہ وضاحت کے ساتھہ ذہن نشین ہوں -

(اسلام دونوں کا جامع ہے)

مسیح (ع) کي تعلیم صرف اخلاق ہے اور موسی (ع) کي شریعت صرف قانون ' لیکن وہ' جس نے کہا کہ " میں خانۂ نبوت کي آخري اینٹ ہوں " (۱) وہ جس طرح ایک معلم اخلاق تھا ' اسي طرح ایک مقنن آئین و قانون بھي تھا - اوس نے کہا :

والذین اذا اصابھم البغي ھم ینتصـرون ' وجـزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا ' فمن عفا و اصلح ' فاجرہ علي اللـہ ' انـہ لا یحب الظالمین ' ولمن انتصر بعد ظلمـہ ' فاولئک ما علیھـم من سبیل - انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون في الارض بغیر الحق ' اولئک لھم عذاب الیم ' ولمن صبـر و غفر ان ذالک لمن عزم الامور (۴۲ : ۴۰)	خدا کے پاس کي وہ اجرت جو سراسر خیر اور دائمي ہے ' اون لوگوں کے لیے ہے جو اوس سرکشي و بغاوت کا جو اون کے ساتھہ کي جاے ' انتقام لیتے ھیں کہ بدي کا بدلہ ویسي ھي بدي ہے ' البتہ جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اسکا اجر خدا پر ہے ' وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا - جو اپني مظلومی کے بعد اپنے ظلم کا انتقام لے تو اوس پر بھي کوئي الزام نہیں - الزام تو اونھیں پر ہے جو خود لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ھیں - یہي لوگ ھیں جن کے لیے درد ناک عذاب ہے - مگر جو صبر کرے اور دوسروں کی خطا بخش دے تو یہ بڑي ھي عالی حوصلگی کے کام ھیں"

اسلام اور شرائع سابقہ کا یہ فرق ایک نہایت اہم اور اصولي نکتہ دقیق ہے ' اور افسوس کہ اسکی تشریح ضمناً ممکن نہیں ' اور مصیبت یہ ہے کہ ایک موضوع پر لکھتے ہوے کتنے ھي ضمني مطالب کي طرف اشارہ کرنا پڑتا ہے -

(حاصل مبحث)

ان تمـام آیات میں بار بار اعادہ ہوا ہے کہ شریعت ، حقـۂ الہیہ نے خون ریزي کو اکبر الجرائم اور قتل نفس کو معصیۃ کبری قرار دیا ہے - تاھم بقاے حفظ سلام عالم ' و امنیت انساني ' و قیام عدل و نظام کے لیے دو وصف کے لوگوں کا خون بہانا نہ صرف جائز بلکہ ضروري و الزم بھي بتلایا ہے :

(۱) ایک وہ جس نے کسي مظلوم انسان کا ناحق خون کیا - اوس سے قصاص لیا جائے گا کہ اسکے عمل بد سے دنیا محفوظ رہے اور اسکا اقدام خونریں متعدي نہو -

(۲) دوسرا وہ ' جو زمین کے امن و سلامتي کو برباد اور قوموں کے سکون و راحت کو غارت کرتا ہے ' جو انسانوں کے خون کي عزت نہیں کرتا ' جس کا وجود دنیا کے لیے باعث مصائب و حوادث اور موجب برھمي صلـح و سـلام ہے ' اور جو انسانوں کے قدرتي حقوق اور خدا کی بخشی ہوئی ازادي و خود مختاري کو غارت کرنا چاھتا ہے - وہ بھي قتل کیا جاے کہ في الحقیقت اسکي موت دنیا کي زندگي ہے :

---

(۱) آنحضرت (ع) نے ایک تمثیل میں اپنے آپ کو (کہ تکمیل دین کے لیے تشریف لاے تھے) مکان کي آخري اینٹ سے تشبیہ دی ہے جسکے بعد مکان کی عمارت کامل ہوجاتي ہے -

یه حکم امن عالم اور حفظ انسانیت سے متعلق ھے' اسي لیے جب کسي دور و عصـر میں امن عالم کامحافظ رباني اور حفظ انسانیت کا واعظ روحاني دنیا میں آیا ' تو اوس نے اس حکم کا اعاده کیا -

تم نے اوس فرمان کو سنا ھے' جو امن عالم کے ایک " محافظ اکبر " نے مقدس جماعات انساني کے روبرو اور " بیت خلیل " کے سامنے دنیا کو سنایا تها ؟

الا ان دماء کم و اموالکم محرمـة علیکم کحرمـة یومکم هذا' في بلد کم هذا ' في شهرکم هذا !

آگاه هو که تمهارا خون ' تمهارا مال' ایک دوسرے کیلیے محترم ھے' جسطرح آج روز حج اس شهر مکـه میں' اس ماه ذیحجـه میں محتـرم ھے -

اسي طرح وه جو "کوه طور" سے آیا ' اور اسنے بهي جو" کوه زیتون" پر نمودار هوا ' یهي کها تها که " تو خون مت کر "

(حفظ نفس کیلیے قتل نفس)

لیکن جس طرح قیام امن و احترام روح انسانیت کے لیے سفک دم و قتل نفس ممنوع ھے ' اسي طرح کبهي کبهي انهیں عزیز ترین متاع عالم کي حفاظت وعزت کے لیے سفـک دم و قتل نفس ضروري بهي هو جاتا ھے - ایک جماعت انساني کا مجرم ' ایک نفس زکیه کا قاتل ' ایک حکومت صالحه کا باغي' اور ایک برهم زن امن عالم کا قتل' عین عدل و نفس انصاف ھے' تاکه دنیا کي صلح و سلام واپس آئے ' اور انسانیت و روح کی عزت و احترام باقی رهے -

(عـفـو و انتـقام)

اسـلام سے پہلے دنیا نے صرف دو اصولوں پر کام کیا ھے - عفو اور انتقام - هم نے موسى (ع) کي شـریعت میں " جان کے بدلے جان' آنکهه کے بدلے آنکهه اور دانت کے بدلے دانت " پڑها ھے ' لیکن یه نهیں پڑها که " اے اسرائیل ! برے بندوں کو معاف کردے "

هم نے مسیح (ع) کو سنا که اوسنے (گلیل) کي سرزمین میں ایک پهاڑ کے نیچے کها :

" تم سن چکے هو که کها گیا تهـا ' آنکهه کے بدلے آنکهه اور دانت کے بدلے دانت ' پر میں تم سے کهتا هوں که شریر کا مقابله نه کرنا ' بلـکه جو تیرے دهنے گال پر طمانچه مارے ' تو دوسرا گال بهي اوس کي طرف پهیر دے ' جو تیرا کرته لے ' اوس کو چوغه بهي لے لینے دے ' جو کوئي تجهے ایک کوس بیگار میں لے جائے ' اوسکے ساتهه دو کوس چلا جا " (۱)

هم نے یه سنـا ' لیکن یه نو نهیں سنـا که اوسنے کها هو: " شریروں اور بدکاروں کو ان کے اعمال کي سزا دو که آسمان کي بادشـاهت کي طـرح زمین کي بادشـاهت میں بهي امن و سـلامتي هو "

لیکن هم نے مسیح کے بعد (بطحا) کي سرزمین میں ' جبل حرا کے دامن میں ' ایک اور بولنے والے کا کلام سنـا ' جس نے گلیل کے منادي کي طرح پہلے کها :

ادفع بالتی هی احسن السیئة - (۲۳ - ۹۷). -

برائي کا معاوضـه همیشه نیکـي سے دو-

و یدرؤن بالحسنـة السیئـة اولـئـک لهـم عقبى الـدار- (۱۳ - ۲۴) -

آنے والے گهر کا انجام ان کے لیے ھے جو بـرائي کو نیکي سے دفع کرتے هیں -

لیکن ساتهه هي اوس نے سلطان عدل کے جلال ' امنیت عالم کے احترام ' نظام مدنیة کے قوام ' اور قانون و عدالت کي هیبت کے ساتهه کها ' جیسا که موسى (ع) نے بادل کي گـرج' بجلي کي چمک ' اور قرنا کي آواز میں سنا تها:

فمن اعتـدى علیکم فاعـتدوا علیه بمثل ما اعتـدى علیکم واتقوالله واعلموا ان الله یحب المتقین - (۲ : ۱۹۴) -

" جو تم پر تعدي کرے تم بهي اوسي طـرح اور اوسي قدر اوس پر تعـدي کرو' خـدا سے ڈرو اور یقین کـرو که خـدا اپنے سے ڈرنے والوں کو پیار کرتا ھے "

پهر اوس نے موسى (ع) کے قانون کا اعاده کیا :

و کتبنا علیهم فیها ان النفس بـالنـفس و الـعین بالعین والانف بالانـف والاذن بالاذن والسن بالسـن و الجـروح قصاص • (۵ : ۴۸)

" هم نے تورات میں لکهدیا ھے که جان کے بدلے جان' آنکهه کے بـدلے آنـکهه' ناک کے بدلے ناک ' کان کے بدلے کان' دانت کے بدلے دانت' اور زخـم کے بدلے زخم ھے "

وه ادهوري باتوں کو جیسا که (مسیح) نے کها تها' پورا کرنے کے لیے آیا تها - وه آیا اور ان کو پورا کیا - اوس نے کها که " تم دشمنوں سے در گذر کرو ' اور بـرائي کو نیکي کے ذریعه دور کرو " اوس نے صرف یهي نهیں کها که دشمنوں کے شدائد جبر کے ساتهه تحمل کرو بلکه یه بهي کها که تحمل کرو اور احسان کرو ' برائي کو انگیز کـرو اور اسکي جزا نیکي کے ساتهه دو کـه یه حصول امن کا ذریعه اور سبب صلح وسلام کی تدبیر ھے :

ولا تستوي الحسنة ولا السیئة ' ادفع بالتي هی احسن السیئة' فاذا الذي بینـک و بینـه عداوة کانـه ولي حمیـم ' وما یلقاهـا الا الذیـن صبـروا ' ومـا یلقـاهـا الا ذو حـظ عظیـم (۴۱ - ۳۳)

" نیکي اور بدي برابـر نهیں - نیکي سے بدي کو دور کرو که اس سلوک سے وه' جس کو تم سے عداوت ھے' تمهـارا دوست هو جائے گا - یه وه طریقهٔ اخلاق ھے جس پر صرف صابر اور خوش قسمت انسان هي عمل کرتے هیں "

(قانون حفظ و قتل)

لیکن یه عفو وحلم یه صفح و درگذر' یه تحمل وانگیز' کب تک ؟ اوس وقت تک ' جب تک که اوس شر اور بدي کا اثر شخص واحد تک محدود' اور صرف ایک ذات خاص هي کے منافع خصوصیه میں محصور هو که یه جرم ایک شخص واحد اور ذات خاص کا ھے جس کے معاملات و حوادث خصوصیه کو هئیة اجتماعیه اور سوسائٹي سے تعلق نهیں -

وه پاني کا ایک بلبله ھے جو ایک ٹهوکر سے پیدا هوا اور مٹ گیا - اس جـرم کو معاف کرو که اشخاص کي ذاتي محبت ومودت اور شخصي لطف و رحم کو ترقي هو اور دنیا امن و صلح سے بهر جائے - یهي وه موقع ھے جهاں (مسیح) کے حکم پر عمل کرنا عین اسلام کي تعلیم ھے -

لیکن دنیا میں ایسي بهي بدیاں هیں جو گو ایک شخص خاص کے ساتهه ظاهر هوتي هیں ' لیکن وه سمندر کي لهریں هیں ' جو هوا کے جهونـکوں سے پیدا هوتي هیں اور دور تـک پاني کي سطح کو متزلزل کردیتي هیں - وه گو ایک ذات واحد کا گناه ھے لیکن اپني وسعت اثر و قوة نفوذ کے لحاظ سے تمام مجتمع انساني کا گناه

(۱) تورات - سفر خروج - ۲۵ : ۲ اور متي ۵ - ۳۸ - (منه)

شئون عثمانیہ

دولۃ عثمانیہ کا مستقبل

لوگ کہتے هیں که ترک حکمراني کے اهل نہیں اسلیے نه انھوں نے ایشیا ' افریقه ' یورپ ' غرض که دنیا کے بیشتر حصه پر حکومت کي مگر افریقه بالکل کھو بیٹھے ' یورپ کي صرف ایک چپ پر قابض رهسکے ' وہ بھي دول یورپ کي منازعۃ داخلیه اور مطامع شخصیه کے سبب سے - ایشیا میں انکي مقبوضات کي تعداد کچھه نه کچھه موجود ھے مگر اسکا بھي حشر معلوم -

لیکن کاش یه معترضین اپنے آپ کو تعصب کے هاتھه میں نه دیدیتے اور انصاف کو ذرا بھي کام فرماتے !

ترکوں کو حکومت کرتے هوے آج سو دو سو نہیں بلکه چھه سو سال هوگئے - یه طول عمر اور امتداد بقاء اس شدید اختلاف و تنوع کے باوجود همارے سامنے ھے ' جو انکي رعایا کي زبان ' قومیت ' مذھب ' اور رسوم و عادات میں ابتدا سے پایا جاتا ھے -

پھر کیا کوئي سلطنت جو اتني مختلف اقوام پر حکمراں هو ' اسقدر طویل عرصه تک زندہ رهي ھے ؟

کیا صرف یه طول عمر هي ترکوں کي اهلیت حکمراني کے لیے ایک دلیل قاطع نہیں ؟

" دولت عثمانیه بر سر سقوط ھے "

یه ایک ایسا فقرہ ھے جو آج سے نہیں بلکه صدیوں سے کہا جا رہا ھے - یاد هوگا که آج سے چار سو برس پہلے ایک انگریزي سفیر نے انگلستان کو دولت عثمانیه کے متعلق یہي خبر دي تھي - اسکے بعد سے اس قول بد کا اعادہ برابر هوتا رها ' مگر پھر کیا هوا ؟ ان گونه گوں صدمات حوادث و ظلمات مصائب و نوائب کے باوجود ' جنکا اس سفیر کو وهم بھي نه هوگا ' دولت عثمانیه آج تک قائم ھے ' اور جس هلال کے محاق میں آنے کا مژدۂ جانفزا ' صدیوں سے نصراني دنیا کو سنایا جا رہا ھے ' وہ بفضله و منته آج تک باسفورس پر نور افشاں و درخشندہ ھے : یریدون لیطفؤا نور الله بافواههم و الله متم نورہ و لو کرہ الکافرون -

لیکن هم اپنے نفس کو فریب دینگے اگر اس ضعف و اختلال سے بھي اپني آنکھیں بند کر لینگے ' جو اسوقت دولت علیه میں موجود ھے -

اس ضعف و اختلال کا آغاز سلطان محمود کے عهد سے شروع هوتا ھے - سلطان محمود وہ شخص ھے ' جس نے سلطنت عثمانیه میں اصلاح کا سنگ بنیاد رکھا - اس نے چاها تھا که ترکوں میں تمدن و علوم جدیدہ ضروري ترمیم کے بعد رائج کرے -

جبکه وہ اصلاح داخلي میں مصروف تھا ' تو یونان نے علم استقلال بلند کیا - روس نے دریاے ڈینوب کي طرف پیشقدمي کي - محمد علي مصر پر قابض هوگیا - فرانسیسي جزائر میں اتر آئے -

یه اختلال عبد المجید کے عهد میں اور بڑھگیا - یونان نے تھسلي لے لیا ' اور روس نے مشرقي آناطولیا ' باطوم ' اور قارص - فرانس نے تیونس کے الحاق کا اعلان کردیا - یونان کي طرح رومانیه ' سرویا ' بلغاریا ' اور جبل اسود نے بھي علم استقلال بلند کیا - آسٹریا ' بوسینا ' اور هرزیگوینا میں اتر آیا ' اور انگلستان مصر و قبرص میں -

ایطالیه کا غصب طرابلس اور ریاستهاے بلقان کا غصب ولایات روملي اسي داستان کا تتمه تھا -

یه ایک حیرت انگیز بو العجبي ھے که انقسام دولت عمانیه کا آغاز اسوقت هوا ' جبکه اسکا دانشمند و بیدار مغز تاجدار اصلاح داخلي کي داغ بیل ڈال رہا تھا ' اور اسکا انجام بھي اسوقت هوا جبکه قوم عثمانیه شخصي حکومت کے پنجے سے نکل چکي تھي اور حریت کے هاتھه میں دستور کا علم لہرا رہا تھا !!

اس انقسام کي رفتار جسقدر تیز تھي ' اسکي نظیر تاریخ میں بمشکل ملسکتي ھے ' اور سچ یه ھے که اس " سخت جان مریض " (حیاہ الله الي یوم القیامه) کي جگه اگر کوئي دوسري سلطنت هوتي تو کب کي ختم هوگئي هوتي -

اسقدر قطع و برید کے بعد بھي دولت عثمانیه کے بعض مقبوضات کچھه کم وسیع نہیں - رقبه میں اسکے ایشیائي مقبوضات انگریزي ممالک سے پنچگونه زیادہ هیں - صرف جزیرہ نماے عرب هندوستان سے ' که مقبوضات برطانیه کا درۃ التاج ھے ' کم نہیں -

ترکوں نے جتني توجه که اپني یوروپین مقبوضات پر کي ' اگر اسکا ایک عشر بھي وہ ایشیائي مقبوضات پر کرتے ' تو بلا مبالغه آج دنیا کي قوي اور دولتمند سلطنتوں کي صف میں کسي بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے -

ترکوں نے اس تغافل و اهمال کا خمیازہ همیشه کي طرح اس جنگ میں بھي کھینچا - خزانه خالي ' تنخواهیں واجب الاداء ' قرض کے شرائط خطرناک ' بالاخر دار السلطنت کي زمین فروخت کرني پڑي - کیا یه حوصله شکن و زهرہ گداز مصائب نازل هوتے اگر ایشیائي مقبوضات کے ان " کنوز مخفیه " سے فائدہ اٹھایا گیا هوتا جو عرصه سے مقبوض هیں مگر اب تک بیکار پڑے هیں ؟ مرض مزمن اور اسکے ساتھه مہلک بھي ھے مگر هنوز لا علاج نہیں - علاج ایک اور صرف ایک هي ھے ' یعني اقتصادي حالت کي اصلاح ' اور ایشیائي مقبوضات سے استفادۂ صحیح -

اگر رہوٹر اور جرائد عربیه کي اطلاعات صحیح هیں تو بعد از خرابي بسیار اب ترک اسطرف متوجه هو چلے هیں : فرزقهم الله الثبات و السداد ' لئلا یکون کالمستجیرمن الرمضاء بالنار !

بیشک ترکوں کے لیے تریاق امراض ایشیائي مقبوضات میں ھے ' مگر اس تریاق تک راسته مجموعه نشیب و فراز ' و کج و پیچ ' و خار و سنگ سے معمور ھے اور اصلي کام راستے کا طے کرنا ھے -

اگر کسي ملک میں ایک هي قوم آباد هو اور نو حکمراں جماعت سے اسکي قومیت مختلف نه هو ' یا اگر مختلف هو تو بھي حکمراں جماعت اپني گذشته بد اعمالیوں کیوجه سے اسکي نظروں میں مبغوض و ممقوت نه هو ' تو اسکا انتظام آسان ھے ' لیکن اگر حاکم محکوم سے جنسیت میں مختلف ھے اور با ایں همه اسکي نظروں میں مبغوض ' تو پھر انتظام کي راہ میں مشکلات کي ' ایک دیوار حائل ' هوجاتي ھے -

ولكم في القصاص حيوة يـا اولـي الالـبـاب (۲ : ۱۷۹)	دانشمندو ! قصاص و انتقام کے خون هي میں تمھـاري زنـدگي کا سرچـشمـه هے -

اور اسلام کا یه قانون کس کو معلوم نهیں ؟

و جـزاء سيئـة سيئـة مثلها (۴۲ : ۴۰)	اور بدي کا بدله ویسي هي بدي هے جیسي که کي گئي -

یهي اصل الاصول دنیا کے مادي قوانین اور عدالت کو بھي قرار دینا پڑا هے ' اور سیاسة اخلاقي بھي اپني تعلیم رحم و درگذر کو یہاں پہنچکر یک سر بھلا دیتي هے - وهي عدالت جو خون ریزي کو جرم بتلاتي هے ' جب خونریزي کي جاے ' تو اسکا انصاف خونریزي هي سے کرتي هے ' اور جس نے تلوار سے خون بہایا هے ' اسکو عدالت کے جلاد کے آگے سر جھکانا پڑتا هے ' یا سولي کے تختے پر کھڑا کیا جاتا هے !!

اخـلاق سے بھي اگر فتوی طلب کیا جاے تو وہ عدالت کا ساتھه دیگا -

کیونکه اس بارے میں اصل الاصول یه هے که " انساني زندگي اور اسکے فطري حقـوق کي حفاظت کي جاے " رحم بھي اسي لیے هے تا که کسي پر سختي کرکے اسکي حیات و حقوق طبیعیه کو گزند نه پہنچایا جاے - درگـذر اور عفو بھي اسي لیے هے تا که انساني زندگي کا احترام ' اور انساني حقوق حیـات کا اعتراف کیا جاے - لیکن اگر اس عفو و درگذر ' اس تعلیم حفظ نفس ' اور عدم قتل و خون ریزي سے خود وهي اصل الاصول خطرے میں پڑ جاے ' جس کي بنا پر یه تمام اصول قائم کیے گئے تھے ' تو پھر اسکے سوا چارہ نهیں که جس طرح انساني زنـدگي و حقوق کي حفـاظت کیلیے منع قتـل کي تعلیـم دي جاتي تھي ' ٹھیک ٹھیک اسي طرح انساني زندگي اور حقـوق کي حفـاظت هي کیلیے قتـل و خون ریزي کي بھي اجازت دي جاے -

اخلاق کا واعظ کہتا هے که " قتل مت کرو " اور عدالت فیصله کرتي هے که " قاتل کو پھانسي پر چڑھاؤ " دونوں کا مقصد ایک هي هے ' اور ٹھیک ٹھیک ایک هي درجے میں دونوں انساني زندگي اور حقوق طبیعي کے محافظ هیں - پہلا خون کے روکنے کیلیے ایسا کہتا هے تو دوسرے کا بھي فیصله خون هي کي حفاظت کیلیے هے -

البته اس عالم کي هر راہ پل صراط هے - اور صراط مستقیم عدل و اعتدال کا نام هے ' پس اگر اخلاق کے وعظ نے تفریط کی ' اور قانون وسیاست نے افراط ' تو دونوں کی تعلیم نظام امن و عدل کو درهم برهم کردیگی -

(کوہ سینا) کے اعتکاف نشیں نے مقدس تختیوں پر جو کچھه لکھا ' اور (گلیل) کي گلیوں میں جس اخلاق کي منادي کي گئي ' وہ دونوں عالم و قوام کے دو علحدہ عنصر ضرور تھے ' پر الگ الگ دنیا کیلیے بیکار تھے - ایک بنسر قانون تھا ' جو بقول یہودي انساپردار (پولوس) کے " صرف سزا هي دیسکتا تھا پر بچا نهیں سکتا تھا " (۱) دوسرا اخلاق محض تھا ' جو حسن و جمال میں تو دلفریب تھا پر عمل و نظام کیلیے بالکل بیکار تھا - یه دونوں عنصر الگ الگ دنیا کے دکھه کیلیے نه صرف بیکار هي تھے ' بلکه اسکي بیماري کو اور زیادہ کرنے والے تھے -

• لیکن جب وہ دنیا سے گیا " جسکا جانا هي بہتر تھا تا نه آنے والے کو جلد بھیجنے کیلیے اپنے آسماني باپ سے سفارش کرے " (۲) اور خداوند نے (•طور) اور (زیتون) کے پہاڑوں کي جگه (فاران) کي چوٹیوں سے اپني ندا•بلند کي ' تو وہ آ گیا ' جو موسی کے قانون اور مسیح کے وعظ کو " پورا کرنے والا تھا " اس نے ناقص کو کامل ' اور ادھورے کو پورا کیا ' اور ان دونوں عنصروں کو ' جو الگ الگ تھے ' تسویۂ و اعتدال کے ساتھه اسطرح ترکیب دیا که قانون کا عدل اور اخلاق کا رحم ' دونوں باهم مل گئے ' اور امنیت و نظام انساني کا ایک مرکب صحیح و صالح پیدا هوگیا -

اس مرکب میں " جزاء سیئة سیئة مثلها " اور " ولمن صبر وغفر ' ان ذلك لمن عزم الامور " دونوں عنصر موجود هیں -

یهي شریعة حقۂ الهیه هے ' یهي ناموس طبیعي و سنة رباني هے ' یهي فطرة الله ' التي فطر الناس علیها هے ' اور اگر ایک لمحه ' ایک دقیـقه کیلیے بھي اسکي حکومت دنیا سے اٹھه جاے اور صرف (تورات) کي قساوت یا صرف (انجیل) کي محبت دنیا پر مسلط هو جاے ' تو دونوں حالتوں میں دنیا امن و مدنیة کي جگه ' قتل و خونریزي ' نهب و سلب ' وحشت و سبعیت ' اور جرائم و معاصي ' کا ایک شیطان کدہ بن جاے !!

(آخري نتیجه)

آخري نتیجه جو اِن مواد و ترتیبات کے بعد سامنے آتا هے ' یه هے که شریعة الهیه نفس انساني کي محافظ هے ' اور اسي لیے وہ دو صورتوں میں (حسب تصریح بالا) قتل نفس کو فرض و الـزم قـرار دیتي هے - ان صورتوں میں انسانوں کا قاتل ' مجرم و عاصي نهیں هوتا ' بلکه ایک نهایت مقدس فـرض انسانیت و عدالة حقه انجام دینے والا هوتا هے ' وہ ویسا هي محب انسانیت اور نـوع خواہ و امن پرست هے ' جیسا که خود قانون اور عدالت کي قوت - اسکا اخلاقي عمل نهایت اقدس و محترم هے ' کیـونکه وہ اس قتـل نفس کے ذریعه تمام جمعیة انساني اور عدل و نظام امنیت کي خدمت انجام دیتا هے -

دنیا کا قانون اور اخلاق ' دونوں شریعة الهیه کے اس اصول و حکم کے قولاً و عملاً ' دونوں طـرح پیرو هیں ' گـو بعض اوقات اپنے قـول و عمل کو بھول جائیں -

(عود الی المقصود)

پس اسي لیے تھا که حضرة (موسی) علیه السلام نے مصر کے بازار میں ایک قبطی پر هاتھه اٹھایا ' اور وہ مرگیا - اسکا قصه " قصص بني اسرائیل " کے سلسلے میں قران کریم نے بیان کیا هے ' اور یـه آج کي تمهید طویل اسلیے تھي تا که کل اس واقعه پر ایک غائر نظر ڈال سکیں ' اور پہلے ایک اصول قانون و فیصلۂ اخلاق و شریعت ذهن نشین هوجاے -

ایجوکیشنل کانفرنس آگرہ

چونـکه سالانه جلسه آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانـفرنـس کا امسال آگرہ میں بتاریخ ۲۶ و ۲۸ دسمبر ۱۳ ۱۹ عیسوي منعقد هوگا لهذا التماس هے که جو اصحاب تشریف لاویں وہ اپنے وقـت اور تاریخ آمد سے فوراً مطلع فرماویں تاکه انتظام میں دقـت نهو ساتھه هي اوسکے یه بھی رقم فرماویں که کھانا پینا رهنا یورپین طریقه سے پسند فرماوینگے یا انڈین -

انڈین طریقه کا یومیه	۱ - روپیه ۸ - آنه
یوروپین طریقه کا یومیه	۳ - روپیه

نرخ مقرر هے - یه بھي تحریر فرماویں که همراہ کسقدر آدمي هونگے یا جناب تنها هونگے - اور کس استیشن پر آگرہ میں وارد هونگے -

خواجه فیاض حسن آنریري جائنت سکریٹري رسیپشن کمیٹي •
آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرانس گلاب خانه آگرہ -

بریدِ فرنگ

شـــورش و اضطــراب هنــد

مــرض کي تشـــخیص

مسٹر ایچ فیلـــڈنـــگ هال (Mr. H. Filding Hall) ایک مشہور اهل قلم هیں اور آجکل برطانی مستعمرات (برٹش کالونیز) کے متعلق اکثر مشہور رسائل و جرائد میں خامه فرسائي کرتے رهتے



انجمـــن هـــلال احمـــر رنگـــون
اور اسکے والنٹیرز

هیں - پچھلي ولایت کی ڈاک میں انکے متعـــدد مضـــامین هنـــدوستـــان کے موجوده اضطـــراب کے متعلق آئے هیں جنکا اقتباس دلچسپ اور مفیدهوگا -

انہوں نے رساله " اینسوین صدي " میں ایک مضمون عنوان بالا سے شائع کیا هے - مضمون میں تحریر کرتے هیں که " سب سے زیاده اهم اور پیچیده سوال جو انگریزوں کے زیر مطالعه هے ' وه هندوستان کا سوال هے "

" جو بے چیني هندوستان میں اسوقت هو رهي هے ' نه وه کم هوتي هے اور نه کم هونے والي هے -

یه بے چیني کچهه مخصوص مقـــامات یا مخصوص اقوام هي میں نہیں هے ' بلکه عام طور سے هر حصهٔ ملـــک اور هر قوم میں پائي جاتي هے - اگرچه اسکي موجونمیں بلنـــدي اور پستي بهي هے مگر یه موجیں گهٹنے والي نہیں هیں - اُن میں مد نہیں هے ' همیشه جزر هي چلا جاتا هے !

هندوستان کے جذبات اب هم سے متفق نہیں هیں - اصلي جذبات کو هم کهوچکے هیں - هندوستان اب هماري حکومت برداشت نہیں کرسکتا - یه حکومت اسکو اب تلخ معلوم هونے لگي هے اور وه اس کے خلاف صداے احتجاج بلند کرنے لگا هے - وه اپنے وقت کا منتظر هے - جسوقت اُسکو موقع ملا وه هم سے همیشه کے لیے جدا هو جائیگا اور همارا ساتهه چهوڑ دیگا - خواه همکو یه گوارا هو یا نهو -

مگر یه بات هم دونوں هي کي تبـــاهي کا باعث هوگي - جو لوگ که واقعات کو دیکهتے رهتے هیں' وه اس نتیجه میں شک و شبه نہیں کرسکتے - همکو لازم هے که وقت سے پہلے هم اپنا انتظـــام کرلیں اور سیلاب کے آنے سے پہلے پل باندہ لیں -

دیکهنا یه هے که وه کیا بات هے جسکي وجه سے هندوستان هم سے اسقدر متنفر هوگیا هے ؟ پہلے تو ایسا نه تها - هم نے هندوستان فتح نہیں کیا . . . وه خود اپني مرضی سے هماري حکومت کے زیرسایه خود بخود آگیا - انگریزي فوج نے هندوستان کو فتح نہیں کیا - نه انگریزي فوج نے غدر کے زمانه میں کچهه مدد کي - وه بیشک ضروري اور بمنزل بیخ و بن کے تهي ' مگر تنہا کچهه بهي نہیں کرسکتي تهي - اُسکي تعداد بہت کم تهي - آب و هوا اور موسم کي وجه سے انگریـــز چل پهر تک نہیں سکتے تهے - وه فتوحات کیا کرتے ؟ انگریزي فوج هندوستان میں صرف چل سکتي هے مگر کسي قسم کي فتوحات هرگز نہیں کرسکتي "

(اصلي مرض)

اس عنوان کے تحت میں مسٹر فلیڈنـــگ هال نے اٹلاٹـــک منتهلي میں ایک دوسرا مضمون شائع کیا هے اور اس بات کي کوشش کي هے که هندوستـــان کي بے چیني اور انگریزونکي کي تالیف قلوب کي نا کامیابي کي تشریح کریں -

مسٹر فلیڈنگ کو یقین هے که سول سروس کے ملازمین هندوستان بہت زیاده دیر میں بهیجے جاتے هیں اور اس سے قبل اُنکي رائیں نہایت درجه متعصبانه قائم هوچکي هوتي هیں جو

اور کچھ نہ پوچھیے اس صورت کو، جبکہ اختلاف جنسیت اور مبغوضیت کے ساتھ خود رعایا بھی مختلف اقوام کا مجموعہ ہو - حسن تدبیر و سیاست کی اصلی امتحانگاہ یہی ہے، کیونکہ یہی وہ راہ ہے جسمیں قدم قدم پر لغزشیں استقبال کرتی ہیں اور ایک ایک لغزش یا اپنے اندر مساعی کے لیے صدہا بدبختیاں اور بربادیاں رکھتی ہے - ایشیا کی عثمانی مقبوضات مختلف اقوام و ملل سے آباد ہیں، اناطولیا میں تین قومیں یعنی مسلمان، عیسائی، اور یہودی آباد ہیں -

مسلمانوں کی تعداد ۴۰ - لاکھ اور عیسائیوں کی تعداد ۵۰ - لاکھ، اور یہودیوں کی تعداد ۹ لاکھ ہے - ارمینیا اور کردستان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۶ لاکھ، عیسائیوں کی تعداد ۹ - لاکھ ہے - شام و عراق میں مسلمانوں کی تعداد ۳۵ - لاکھ، اور عیسائیوں اور یہودیوں کی تعداد ۱۲ - لاکھ ہے - عرب کا وہ حصہ جو عملاً دولت عثمانیہ کے زیر حکومت ہے، صرف مسلمانوں ہی سے آباد ہے جنکی تعداد ۱۱ - لاکھ ہے -

ان صوبوں میں عرب، ارمن، جرکس، کرد، ترکمان، یونانی، اور یہود: اس طرح مختلط و ممزوج ہیں، جسطرح کہ جزیرہ نمائے بلقان میں بلقانی اقوام ہیں - لیکن ان دونوں صوبوں میں فرق یہ ہے کہ بلقانی اقوام میں سے ہر قوم کوئی نہ کوئی ایسا مرکز ضرور رکھتی ہے، جسکی طرف وہ کھنچتی ہے - مثلاً بلغاری بلغاریا کی طرف کھنچتا ہے - سروی سرویا کی طرف، و علیٰ ہذا - مگر ان ایشیائی اقوام میں عرب کے علاوہ کوئی قوم بھی اپنے لیے کوئی ایسا مرکز کشش نہیں رکھتی جسکی وجہ سے اسمیں نسلوں سے نفرت اور قومی غرور جاگزیں ہوسکے، اور یہی دو چیزیں حریت طلبی و استقلال خواہی کا مبدء ہوتی ہیں -

ارمنی مدعی ہیں کہ انکا وطن اصلی "ارمینیا" محفوظ ہے مگر واقعہ یہ نہیں، بلکہ اسوقت تو اسکی حالت یہود کی سی ہے - جسطرح یہودیوں کے وطن اصلی کو تجزیہ و تقسیم نے مٹا دیا، اسیطرح آرمینیوں کے وطن اصلی "آرمینیا" کو بھی وحشیوں کے تخت و تاراج نے فنا کر دیا، اور اسکے قدیم حدود روس، ترکی، اور ایران میں تقسیم ہوگئے، بلکہ بڑا طبقہ میں کو لوگ خط ارمن ہی بھولگئے ہیں، اور ارمن کے بدلے اپنے آپ کو ہائیک اور اپنے ملک کو ہائیکستان کہنے لگے ہیں -

آرمینیا کی طرح اب کردستان بھی چند محدود شہروں کے مجموعہ کا نام ہے اور اس لیے وہ بھی اپنے باشندوں میں کوئی صحیح قومی یا وطنی غرور پیدا نہیں کرسکتا -

باقی تمام ولایات عثمانیہ بحر روم سے لیکے خلیج فارس تک غرباً و شرقاً، اور بحر اسود سے لیکے بحر احمر تک شمالاً و جنوباً پھیلے ہوے ہیں - یہ ولایات منقسم ہیں اناطولیا پر، جو نہایت پر اسکان اور سیر حاصل ملک ہے - عراق پر، جسکی زمین دجلہ اور فرات کی وجہ سے سرسبزی میں مشہور و معروف ہے - شام پر، جو بنی اسرائیل کا مہبط ہے، اور جو ساحل بحر روم کو ایک طور سے جزیرہ نمائے سینا تک ہے - اور حجاز و یمن پر، جو عرب کے دو بہت بڑے ٹکڑے ہیں -

ان ولایات میں سے اناطولیا ترکوں کا وطن ہے گو اصلی نہیں بلکہ ثانی - یہاں ترکوں نے اپنی قومیت کو اسطرح محفوظ رکھا ہے کہ انمیں اور دیگر اقوام کرد، ارمن، جرکس، وغیرہ میں تمیز بالکل آسان ہے -

یہاں انکا مشغلہ زراعت ہے مگر زراعت سے انکے جنگی اوصاف میں شمہ برابر بھی فرق نہیں آیا - وہ آج بھی میدان جنگ میں اپنی بے ہراسی، جانبازی، اور پامردی کے محیر العقول جوہر اسیطرح دکھاتے ہیں، جسطرح کہ اسوقت دکھاتے تھے جبکہ اقبال مندی انکو صحراء تاتار سے لیکے نکلی تھی - سلاطین عثمانیہ کی طرف سے جب کبھی انکو جنگ کی دعوت دیگئی ہے تو وہ فوج در فوج میدان جنگ پہنچے ہیں، اور آج بھی عثمانی قوت کا اصلی سرچشمہ یہی اناطولیا ہے -

جنگی اوصاف کے علاوہ انکے دیگر فضائل اخلاق و خصائص، قومی راستبازی، پیمان نگہداری، پاکدامنی وغیرہ بھی محفوظ ہیں - اور جو مسافر انکی طرف سے گزرا ہے، انکی مدارات و ضیافت کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان آیا ہے -

ان ترکوں کا حلیہ عموماً یہ ہوتا ہے: قد بلند، جسم بھرے ہوے، سر بڑے، چہرے گول، استخوان و عضلات قوی و استوار - انکے چہروں پر ایک گونہ خمول و ضعف بھی نظر آتا ہے، مگر یہ درحقیقت ضعف نہیں بلکہ انکسار آمیز وقار ہے جو انکا قومی خاصہ ہے -

ترک سبک روح نہیں کہ شادمانی اسکو سرمست یا غم پریشان خاطر کرسکے، بلکہ وہ ایک کوہ وقار و حلم ہے، جو نہ مسرت سے از خود رفتہ ہوتا ہے اور نہ مصائب و محن کے آگے عاجز و درماندہ - وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ وہ کسی کو اپنے آپ سے برتر نہیں سمجھتا -

ریلوے لائن نے انکے ملک میں عجیب و غریب کرشمہ سازیاں کی ہیں اور خصوصاً وہاں کی آمدنی تو بہت ہی بڑھگئی ہے -

اناطولیا کی طرح عراق کسی خاص قوم کا وطن نہیں ہے، بلکہ وہ خدا کی زمین ہے جسمیں اسکی ہر قسم کی مخلوق آ رہتی ہے - اسکے شہروں میں عرب، کرد، جرکس، ارمن، یہودی، کلدانی، یونانی، وغیرہ مختلف الجنس لوگ آباد ہیں، اور اسکے صحرا بادیہ نشین عربوں سے جو اونٹ چراتے اور قتل و غارت اور لوٹ تاراج کرتے پھرتے ہیں، معمور ہیں - خلیج فارس کے قریب چند چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی ہیں جو براے نام دولت عثمانیہ کے تابع ہیں -

یہ حال ہے آج اس سرزمین کا، جہاں کبھی بغداد، بابل، اور نینوا آباد تھے:

(نائنٹینتھ سنچری) کا ایک مقالہ نگار لکھتا ہے:

"تھوڑے دن ہوے، جب میں خلیج فارس سے قسطنطنیہ اس راستہ سے ہوتا ہوا گیا تھا، جس سے بغداد ریلوے نکالنے کا ارادہ ہے - میں بھی اور لوگوں کی طرح ششدر رہگیا، جب میں نے دیکھا کہ زمین کی یہ پیداوار ہے، آئندہ یہ پیدا ہوسکتا ہے، اور جرمنی کے لیے یہ کیسا گنج وافر یہاں مدفون ہے!!

ان شہروں کی زمین کسقدر سرسبز اور یہاں کی نہریں کسقدر پر آب ہیں! یہ مقامات جنت تھے مگر آہ اب ویران و خراب ہیں"

جس طرف نظر اٹھاؤ، شہروں کے کھنڈر ہیں! آبپاشی کے عظیم الشان سامان، بڑے بڑے حوض اور پل وغیرہ اور عمارتوں کے آثار و انقاض نظر آتے ہیں!! آج یہ شکستہ و افتادہ ہیں مگر یہی تھے، جن سے یہ ویرانہ فردوس ارضی بنا ہوا تھا!!!

دجلہ و فرات کے مماثل اگر کوئی نہر ہے تو صرف دریاے نیل ہے - سرسبزی میں بھی اور اودے پانی کے بے مصرف رہنے میں بھی - صدیاں گزر گئیں کہ یہ دونوں نہریں زمین اور اسکی پیداوار کو چھینتی ہیں اور دریا میں ڈالدیتی ہیں - دجلہ ہنوز اتنے زور کے ساتھ بہتا ہے کہ بڑے بڑے حوضوں کو بھر دیتا ہے، مگر فرات کثرت اسراف سے کمزور ہوگیا ہے - با ایں ہمہ دونوں بہت فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اگر ولیم ککس بند باندھسکے تو گرد و پیش کی بہت سی بے برگ و گیاہ اور افتادہ زمینیں ایک دوسرا عظیم الشان مصر بن جائینگی"

اس سے یه نتیجه نکلتا هے که همیں ایسا علاج اختیار کرنا چاهیے جس سے قومي تعلیم سے بهترین اخلاقي اور علمي نمونے کے آدمي طیار هوں ' جس سے زمین اور سرمایه برابر سب پر تقسیم هو ' کوئي زبردست کسي زیردست کو نه دبا جاے ' تقسیم دولت برابر به حصۂ رسد سب کیلیے هوجاے -

رسکن (Ruskin) کا قول هے :

" وهي قوم سب سے زیاده دولتمند هے ' جو سب سے زیاده بڑي تعداد انسان کي پرورش کرسکے اور انکو خوش رکهه سکے "

هندوستان کي فوضویت (Anarchism) کو بهي هم اسي زمره میں لیتے هیں - هندوستاني اخبارات جو همارے قابل تحسین ڈاکخانے اور محکمۂ تار سے فائده اُتهاتے هیں' همیشه ایسے مواد جمع کرتے رهتے هیں جو یورپ اور امریکه کے جنگجویانه لٹریچر سے حاصل هوسکتا هے - تعلیم یافته جماعت میں انگریزي ایک قسم کي لنگوا فرینکا (عام زبان) هوگئي هے اور اسکے ذریعه ایک حصۂ قوم میں ایسي بیداري پیدا هوگئي هے جو خود اختیاري حکومت (سنف گورنمنٹ) کے عشق سے معمور هے ! "

مسئلۂ عمان

مسقط ' ایجین ' اور سیاست برطانیه

گریفک اپني تازه ترین اشاعت میں رقم طراز هے :

" جب سے نپولین مصر میں آیا هے اسوقت سے برطانیه کي سیاست خارجیه کا محور هندوستان کا راسته هے -

یهي واقعه هے جسکي روشني میں همیں مشرق اوسط ' مشرق ادنی ' اور بحر اسود کے شرر بار مسائل کا مطالعه اور انکا فیصله کرنا چاهیے - کیونکه یه ایسے مسائل نهیں هیں جنکا فیصله بند کمروں میں بیٹهکے ایک انسانیت دوست شخص کے نقطۂ نظر سے کیا جاسکے -

مسقط اور ایجین ' جو اسوقت حل طلب مسائل کي صف میں سب سے زیاده ممتاز و نمایاں نظر آتے هیں ' همارے محور سیاست سے گهرا تعلق رکهتے هیں' کیونکه دونوں نهایت هي قریب سے مسئلۂ مدافعت هند کو مس کرتے هیں -

مسقط تو اسلیے که وه هندوستان کے خلاف بحري کارروائیوں کا مرکز هوسکتا هے ' اور ایجین اسلیے که مغرب کي طرف سے هندوستان کي مدافعت کي اسکیم میں ایشیائي ترکي کا بطور سپر رهنا جزائر ایجین کي قسمت کے ساتهه وابسته هے -

ان دونوں امور کا پیش نظر رهنا نهایت اهم هے - خصوصاً اسلیے که ایک صورت میں تو لوگوں کا میلان اسطرف هے که معاملات مسقط کو محض گوله باري کے ایک مقامي اور نا قابل اعتناء واقعه کي حیثیت سے دیکها جاے - دوسري صورت میں میلان طبائع اسطرف هے که ان جزائر کے متعلق اس طرح بحث کیجاے ' تو انکي قسمت کا فیصله صرف اصول قومیت هي کي بنا پر هوسکتا هے -

یه صحیح هے اور مجهے اسکا یقین هے که فرانس کے ساتهه جدید معاهده کا تعلق صرف تجارت اسلحه هي کي بنا پر هے - اسکے علاوه سلطنت میں فرانس کے تمام دیگر حقوق بدستور محفوظ هیں مگر میں اس معاهده کو ایک دوسري طویل گفتگو کے طرف گام اولین سمجهتا هوں -

همیں جو کچهه چاهیے وه یه هے که مسقط میں هماري بالادستي بے سهیم و عدیل هو - یه ایک عقل سوز بو العجبي هوگي که هم ایک طرف تو خلیج فارس کے دوسرے حصوں میں اپنے پوزیشن کو مستحکم و منتظم بنانے کیلیے ترکي سے معاهده کریں' اور دوسري طرف اس ضرورت کي تکمیل کیلیے ذرا بهی کوشش نکریں !

مسقط پر برطاني حمایت کے آغاز سے مانع وه انگریزي و فرانسیسي معاهده هے ' جو ۱۰ - مارچ سنه ۱۸۸۶ ع میں هوا تها اور جسمیں مسقط کي اور زنجبار کي آزادي کے احترام کا عهد کیا گیا تها - اس عهد کا جسقدر حصه زنجبار کے متعلق تها ' وه تو هم نے اگست سنه ۱۹۰ ع میں خرید لیا - مگر اس کا وه حصه' جو مسقط کے متعلق هے' ابهی نا خریده پڑا هے اور هنوز بالکل صحیح و سالم هے - بارها کوشش کي جا چکي هے که اس حصه کا فیصله ایک ایسے وسیع عهد نامه کے ذریعه سے هو جائے جسمیں اسکے علاوه گیمبیا اور فرانسیسي مقبوضات هند کا بهی تصفیه هو جائے - گیمبیا فرانس کو دیدیا جائے اور یه مقبوضات برطانیه کو - مگر هر بار قومي جوش کے استعمال نے تمام عمده مساعی کو شکست دي اور یه گره اسی طرح نا کشوده پڑي رهگئی -

سنه ۹۸۸۶ ع میں جرمني بهی اس اعلان سنه ۱۸۴۳ ع میں شریک هوگیا - اس کي شرکت نے اس مسئله کو اور بهی پیچیده کر دیا هے -

اسوقت آخري فیصله کے واسطے دوباره سلسله جنبانی کرنے کے لیے تمام حالات موافق و سازگار هیں - انگریزي و فرانسیسی اور انگریزي و جرمن تعلقات کا مطلع ابر و غبار سے اسطرح صاف هے که اس مبادله مقبوضات پر کوئی اعتراض نه هوگا ' جو چند سال هوے تجویز کیا گیا تها -

بهر نوع خلیج فارس میں همارے مصالح و فوائد کے منتظم اور با قاعده هونے کے لیے مسئلۂ مسقط کا حل نا گزیر هے - اور یه راے تو کسي طرح لائق قبول نهیں که خطرات و مشکلات کے اس کهلے هوے دروازے کو ایک طویل مدت تک یونهیں کهلا پڑا رهنے دیا جائے -

رهے جزائر ایجین ' تو اس علم نے جو آج قبرص پر لهرا رها هے ' بلکه خود سنه ۱۸۷۸ ع کے اس معاهده نے جسکي بدولت یه علم لهراتا هے ' انکے متعلق هماري پالیسي کي داغ بیل ڈالدي تهي ' یه عهد نه اعتناء و التفات سے محروم اور عرصه دراز تک حقیر سمجها جاتا تها مگر آج عثماني شاهنشاهي اور بحر اسود کے موجوده حالات کو دیکهتے هوے متعصب سے متعصب مخالف بهي اسکي اهمیت سے انکار نهیں کرسکتا -

حقیقي سیاست ایک ایسا میدان هے ' جهاں تورات مقدس کے " احکام عشره " نهیں چلتے - اسلیے هم نهیں چاهتے که خیال پرستوں کے اوهام و آراء کے پشتاروں کو لاد کے اپنے بارکو اور بڑهائیں -



حضرة الامیر سلطان تیمور بن فیصل والي عمان

محض قومي تعصب ' حاکمانه گهمنڈ ' جهل رسوم و عادات هند ' اغلاط فکر و راے ' اور نا قابل اعتبار وسائل علم و اخبار کا نتیجه هوتي هیں - یه لوگ همیشه انهیں رائیوں پر جمے رهتے هیں ' جس کي وجه سے اکثر نا قابل تلافی غلطیاں ظهور میں آتي رهتي هیں -

چنانچه مسٹر موصوف لکهتے هیں :

" اس زمانه کي تعلیم پچهلے زمانے کي تعلیم سے بالکل مختلف هوتي هے -

قدیم زمانه کے تعلیم یافته لوگ کبهي ایسے متعصب نهیں هوا کرتے تهے - انهوں نے نه کبهي لفظ " قلوب مشرقي " سنا تها اور نه انکو کبهي بغیر تجربه کے یه تعلیم دي گئي تهي که " مشرقي لوگ جهوٹے اور چور هوتے هیں " بلکه وه هر شخص کو جو هر انساني سے متصف سمجهتے تهے ' آنکے دل فیاض اور آنکے دماغ وسیع تهے - آنکي طبیعت اس بات پر همیشه مائل رهتي تهي که وه هر نئي بات کو سیکهیں - آنکے قلوب قبل از وقت اصولونکي چار دیواري میں اسطرح مقید نهیں هو جاتے تهے که اس محصور دل تک مشرقي لوگونکي همدردي کبهي پهونچ هي نه سکے - یهي وجه تهي که وه مشرقي لوگونسے اچهي طرح ملتے اور انکے قلبي احساسات کو معلوم کر کے انسے همدردي رکهتے تهے "

مسٹر موصوف نے هر بات کو نهایت واضح مثال سے اراسته و مدلل کر کے ظاهر کیا هے - آنکي تجویز اصلاحات نهایت اعلی هیں اور اس جمله پر ختم هوئي هیں :

" اگر رعایا کي حسیات کو ملحوظ رکها جاے ' انسے همدردي کی جاے ' اور ایسے حکام و عمال مقرر کیے جائیں جو انتظام کے ساتهه ان ضروري امور کا بهی خیال رکهیں ' تو رعایا حکومت سے بهت قریب هوتي جائیگي - پهر جب انکي قابلیت سلف گورنمنٹ کے لائق هو جاے ' اسوقت وه تمام حکومت اپنے هاتهه میں آهسته آهسته لے لیں گے - وه ابهي سوا راج کے قابل نهیں هیں - اگر وه کسي طرح حکومت کي اس مشین پر اپنا قبضه کر لیں تو بجاے چلانے کے اسے پرزے پرزے کر دینگے - پس انکو انکے مقصد تک پهنچنے میں خود همیں هي مدد کرني چاهیے ' نه که غصه اور انتقام "

(انڈین سول سروس)

یهي اهل قلم ایک دوسرے مضمون میں هندوستان کے انگریز حکام کي نسبت زیاده صراحت سے بحث کرتے هوے لکهتا هے :

" گورنمنٹ طرز زندگي اور واقعات سے ایک کونه الگ تهلگ هے - پچاس برس هوے که روز بروز رعایا اور واقعات ملکي دور جا رهے هیں - ابتدا میں گورنمنٹ اس اعلی مجموعهٔ انساني کا نام تها جو لوگوں کي طرز زندگي سے واقف تهي - وه جانتے تهے که حکومت کیونکر کرني چاهیے ؟ انساني طبیعت و فطرت کا انهیں علم تها - ان لوگوں کي آنکهیں کهلي تهیں - وه دیکهنے کي کوشش کرتے تهے اور وهي کام کرتے تهے ' جسکي انصاف اور راستي



شهزاده عمر فاروق افندي

بن شهزاده عبدالمجید افندي - حفید سلطان المعظم ' جو آستانه کے دار الفنون میں مشغول تعلیم هیں -

اجازت دیتي تهي - وه محض اسلیے کوئي کام نهیں کرتے تهے که قانون اسکا حکم کرتا هے - وه نظائر کي تلاش میں بهي پڑتے تهے مگر حق پرستي هي اُن سے کام لیتي تهي - انهوں نے قانون کو انساني جامه پهنایا تها - ان کي رعایا عزت کرتي تهي - وه آدمي تهے ' نه که فیصلهٔ قانوني کي کوئي مشین -

حکومت اب محض ایک مدرسه کا نام هے جهاں لوگ صرف خیالات میں زندگي بسر کرتے هیں اور اپنے آپ کو عیبوں سے مبری خیال کرتے هیں - صم ' بکم ' عمي ! خیال اگر هے تو خشک اور بے معنی قانون کا - اس دائرے سے باهر انکا قدم نهیں اٹهه سکتا -

عجیب تر یه که حکومت اپني تکالیف و مصائب کا باعث دوسروں کو قرار دیتي هے اور ملزم ٹهراتي هے ! !

Ebersely نے ٹهیک کها که هندوستاني سول سروس چند مدرسین کے مجموعے کا نام هے اور بس - بهت قریب هے که اسکي پیشین گوئي اس کے کام کے انجام کے متعلق پوري هو -

غرضکه سول سروس کي ناکامي کا احساس روز بروز بڑهتا جاتا هے - یه بات نه صرف هندوستانیوں اور چند انگریزوں هي پر منکشف هوئي هے بلکه گورنمنٹ پر بهي ظاهر هوگئي هے - اسکي خرابیاں چند در چند هیں ' اور قریب هے که هندوستان هم کهو بیٹهیں - اسکا الزام بهي موجوده سول سروس هي کے محکمے پر هوگا "

هندوستان میں انارکزم

اسي طرح رساله ایسٹ اینڈ ویسٹ (East & West) میں " مسٹر ریس " هندوستان کي بے چیني پر رقمطراز هیں - وه لکهتے هیں :

" جو شخص اپنے متعلق کچهه سوچ بچار کر سکتا هے ' وه ضرور یه خیال کرتا هے که دنیا کي سیاسي اور اقتصادي مشین پراني هو کر ٹوٹ پهوٹ گئي هے - محب انسانیة اشخاص (Humanitarian) اسوجه سے بے چین هیں که دولت برابر سے تقسیم نهیں هوني - ایک امیر هے تو دوسرا محتاج - ایک آزاد هے تو دوسرا غلام - وه دنیا کو ایک اکهاڑے یا تماشگاه سے تعبیر کرتے هیں ' اور کهتے هیں که اسمیں مزدور زندگي اور موت کے لیے جهگڑتے هیں ' اور آقا یا روپیه ادا کرنے والے انپر ایک سخت بهاري ٹیکس لگا دیتے هیں - وه تمدني حیثیت سے موٹر کار کو اسیقدر مضر سمجهتے هیں ' جسقدر فرانس میں شکار کي وه اجازتیں ' جو امرا کو سنه ۱۷۸۹ ع سے قبل حاصل تهیں ! !

غرض که اسطرح ایک فریق دوسرے فریق کا همیشه سے مخالف چلا آرها هے - اسي عالم میں یکایک طوائف الملوکي اور قانون شکني کا ظهور هوتا هے - کچهه عرصے خود ساخته قوانین سے هر طرح کي سختي غریبوں اور کمزوروں پر روا رکهي جاتي هے - جس کي وجه سے لاکهوں آدمیوں کے دلوں میں ظلم اور بے انصافي کا خیال پیدا هوجاتا هے -

مقالات

ان في ذلک لايات لقوم يوقنون !

آيرلينڈ هوم رول بل

(۳)

اب اٹھارویں صدي نمودار هوئي ' جو انگلنڈ کے نشوء و تکون کا عهد ہے - جب که ظلم و ستم کي تاريکی میں رحم انساني اور محب انسانيت اور نظام و قانون کي برق کبهي کبهي چمک جاتي تهي ' اور جب که درندوں کے جهنڈ میں کچهه انسان بهي پيدا هو چلے تهے -

یه انسان کون تهے ؟ موليونکس ' ڈین سافٹ ' اور ڈاکٹر لوکس ' مدره تهے - یه اشخاص انگریز پروٹسٹنٹ اهل قلم تهے ' جو آیرلینڈ کے کیتهولک فرقے کي فریاد رسي اور اعانت کے لیے اٹهے تهے - هم نے کہا که بجلي چمکي - یه سچ هے ' پر تاریکي بهي تهي - موليونکس کا رساله جس کا عنوان " توضیح دعواے آیرلینڈ " تها ' آگ کے دیوتا کو نذر دیا گیا ' تاکه موسی کي شریعت کے مطابق درگاہ ظلم وستم کے لیے " سوختني قرباني " هو -

یه هے عملي اقرار اوس گناه کا ' جو اسکندریه کے کتبخانے میں کیا گیا ' اور جس کو چالاکي سے همارے سر تهوپا جاتا هے -

ڈین سافٹ کے رسالے کے لیے انعام مشتهر هوا که یه اوس شخص کو دیا جاے گا جو پته لگاے که یه کہاں کہاں فروخت هوتا هے ؟ عجب نہیں که هندوستان کا پریس ایکٹ اسي قدیم زمین کے تجربه و عمل کي نقل هو !

ڈاکٹر لوکس کو ان قوانین کي بنا پر جو آیرلینڈ کے جبرو قهر اور انگریزي حقوق کي محافظت کے لیے وضع هوئے ' آیرلینڈ سے بهاگ کر انگلینڈ آنا پڑا ' جہاں اب حریت عامه کا سپیدۂ صبح نمودار هو رها تها -

سنه ۱۷۸۲ - میں ایک طرف تو یہاں ایک شخص هنري گراٹن پیدا هوا ' اور دوسري طرف ایک اور مفید تحریک کا موقع مل گیا - افواه تهي که فرانسیسي فوج آیرلینڈ پر حمله آور هوگي ' اس بنا پر آیرلینڈ کے وطن پرست نو جوانوں نے ملک و وطن کي محافظت کے لیے خود والنٹیر بن بن کر آیرلینڈ کے لیے ایک فوج طیار کرلي - فرانسیسي تو نه آئے اور اس لیے نوجوانان آیرلینڈ کو میدان معرکه میں کامیابي کا موقع بهي نه ملا ' لیکن اس جوش و خروش اور کثرت و هجوم کے ذریعه اُنهوں نے انگلینڈ سے میدان سیاست جیت لیا ' یعني آیرلینڈ کي مجلس ملکی مستقل اور خود مختار هوگئي - جارج اول کے فرمان کا چهٹا حکم جو نہایت ظالمانه تها ' منسوخ هوا - بوئنگس وغیره کے نام سے اور جو قابل اعتراض اور غیر سنجیده قوانین و نظامات انگلینڈ کي طرف سے آیرلینڈ میں جاري تهے ' باطل النفاذ قرار پائے -

ابهي ایک سب سے زیاده شدید اور دیر طلب مرحله باقي تها ' جس کو اهل آیرلینڈ اپني اصطلاح میں " آزادي " کہتے تهے ' یعني " مساوات حقوق و قوانین " اور " ابطال تفرقۂ و امتیاز حاکم و محکوم " یه وهي شے هے جس کے الفاظ و تعبیرات سنه ۱۸۵۷ میں هم هندوستانیوں کو بهي مل گئے هیں ' لیکن جن کے مفهوم و مصداق کی تلاش میں هم ۵۷ - برس سے سرگردان و پریشان هیں ! !

ابهي یه واقعات تازه تهے که اٹهارهویں صدي کے اواخر میں ثورۂ فرانس نے دنیاے سپید میں مطالبۂ حریت و استقلال کي ایک نئي امنگ پیدا کردي - تلخي نتائج اور ناکامي سعي نے آیرلینڈ کے کیتهولک اور پروٹسٹنٹ ' دونوں فرقوں کو متحد کردیا که :

عند المصائب تذهب الاحقاد

" اوقات مصائب میں عداوتیں بهلا دي جاتي هیں " ۱۲ اکتوبر سنه ۱۷۹۱ کو ایک سیاسي مجلس کي بنیاد ڈالي گئي جسکا نام (جمعیته متحدۂ آیرلینڈ) رکها گیا ' اور جس کا مقصد " تمام آیرلینڈ کا بلا تفریق و امتیاز نسل و مذهب ' متحداً و متفقاً آیرلینڈ کے استقلال و آزادي کي طلب و سعي " قرار پایا - انگلینڈ نے شدت اور سختي کے ساتهه اس شورش کو فرو کرنا چاها ' عدالت عالیه کا قانون اوس نے اٹها دیا ' اور فوجي قوت کی اعانت سے جلسوں اور جمعیتوں کو منتشر کر دیا ' مختلف محلوں میں پبلک کي نگراني و مراقبت کے لیے فوجي پهرے بٹهاے گئے -

لیکن دنیا میں ایک چراغ هے جو روشن هوکر پهر نہیں بجهتا - وه حریت صحیحه کا چراغ هے - اهل آیرلینڈ نے پہلے مخفي اور سري جمعیتیں قائم کرلیں ' اور پهر فرانس سے اعانت طلب کي ' اب یه بالکل قریب تها که انگلینڈ کے خلاف فوجي مظاهره شروع هوجاے - مگر بد بختي سے گورنمنٹ نے اپني سختي اور تشدد کا هاتهه اور زیاده مضبوط کردیا ' یعني ۳۰ مارچ سنه ۱۷۹۸ کو آیرلینڈ میں کورٹ مارشل جاري هوگیا -

بہانه طلب حکام اس موقع پر اپنا جہنمي هاتهه پهیلانے کے لیے حکومت کے صرف گوشۂ چشم کے منتظر رهتے هیں ' انهوں نے وه دست درازي اور تعدي کي که هوا اور زیاده تند ' اور شعلے اور زیاده مشتعل هوگئے - ایک بغاوت عام شروع هوگئي - پانچ مہینے تک پاني کا جزیره آگ کاآتشدان بن گیا تها - متعدد مشهور معرکوں میں آیرلینڈ بڑها که انگلینڈ کي مٹهي سے اپني " متاع مغصوب " چهین لے ' لیکن هر مرتبه گورنمنٹ مضبوط پائی اور ناکام واپس لوٹ آیا -

ان معرکوں میں ایک لاکهه ۳۷ - هزار انگریزي فوج مشغول رهي ' اور مصارف کي تخمین ۳ - کرور پونڈ سے ۵ - کرور پونڈ تک کي گئي هے ' مقتولین کي تعداد ۲۰ - هزار انگریز اور ۵۰ - هزار آیرش تهي - اختتام جنگ کے بعد بهي بہت سے وطن پرست اشخاص قتل کیے گئے که ان کے جرم حق طلبي کي یہي سزا تهي !!

سکون فتنه کے بعد لارڈ کارنلس آیرلینڈ کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا - اُسے ان اسباق نتائج کي تعلیم دي گئي ' جو انگلینڈ کو صدیوں

آیرلینڈ ہوم رول بل

اور اُس کی تاریخ خونین کے بعض مشہور اشخاص



ملکہ الیزبیتھ، جس کے عہد میں آیرلینڈ نے نسبتاً آرام پایا (۱۵۵۸ ع)



شاہ ہنری چہارم (۱۵۸۹)

جس نے سب سے پہلے پروتسٹنٹ مذہب کی آزادی کا اعلان کیا

یہ تصاویر مضمون "آئرلینڈ ہوم رول بل" نمبر (۲) کے متعلق ہیں، جو ۲۸ ذی قعدہ کی اشاعت میں نکلا ہے - الیزبیتھ اور ہنری چہارم اس سلسلے کے خاص اشخاص ہیں - غلطی سے یہ تصویریں گذشتہ اشاعت میں اندراج سے رہگئیں -

جہاد اور سعی و طلب کا سلسلہ سنہ ۱۸۴۷ تک قائم رہا جو اوسکی وفات کی تاریخ ہے -

(جمعیۃ کاتھولیکیہ)

ڈینیل اوکونل کی اعانت و مساعدت کے لیے تمام امراے سیاسی اور رؤساے دینی طیار ہوگئے ' ملک کے اقطاع و اطراف میں کیتھولک فرقے کی حمایت و نصرت کے نام سے سیکڑوں انجمنیں ترتیب پاگئیں ' جن میں سب سے معروف " جمعیۃ کاتھولیکیہ " ہے - جمعیت کا اقتدار و نفوذ تمام ملک پر چھا گیا ' اور ہر طرف سے جمعیت کے مصارف و مخارج کے لیے قطعات نقرئی و طلائی برسنے لگے - بالاخر یہ بے پناہ حربہ کارگر ہوا - ۱۳ - اپریل کو شاہ انگلینڈ نے آیرلینڈ کے رومن کیتھولک فرقے کے فرمان آزادی و استقلال دینی پر دستخط کردیے -

(امم نصرانیہ میں تعصب مذہبی)

نصاراے مغرب نے ہمیشہ کہا ہے کہ تعصب مذہبی صرف جنسیت اسلام کا خاصہ ہے ' آیرلینڈ و انگلینڈ کا ہفت صد سالہ مرقع تاریخ قارئین کے سامنے ہے ' اوس میں جو کچھہ نظر آیا وہ مذہبی تعدی ' ظلم ' سخت گیری ' اور تعصب کے لائق نفرین کارناموں کے سوا اور کیا ہے ؟ اور ہاں ' یورپ اگر سچا ہے جیسا کہ اوسکا معصوم چہرہ اکثر ظاہر کرتا ہے ' تو آیرلینڈ کے کیتھولک فرقے کی کوشش و سعی ' جد و جہد ' اور اضطراب و اضطرار کس چیز کی طلب کے لیے تھا ؟ اور یہ کیا چیز تھی جو ۱۳ - اپریل سنہ ۱۸۲۹ کو انگلینڈ کے " حامی دین (۱) پادشاہ " کے دستخط سے مزین ہوئی ؟ اور یہ کیا چیز ہے جس کا نام تاریخ میں " فرمان آزادی و استقلال دینی " مشہور ہوا ہے !

(امم نصرانیہ میں جزیۂ مذہبی)

مسلمان اپنے عہد حکومت میں غیر قوموں سے ایک قسم کا محصول لیتے تھے جس کا نام " جزیہ " تھا - ہم نے اپنی تاریخ سے ' احکام مذہبی سے ' بقایاے حکومۃ ہاے اسلامیہ کے طرز عمل سے بارہا ثبوت دیا ہے کہ وہ ایک فوجی محصول ہے جو ان لوگوں سے لیا جاتا ہے جو خدمات جنگ سے مستثنی ہیں ' تاکہ وہ ملک کے امن پر صرف ہو ' لیکن یورپ کا باربار جاہلانہ اصرار ہے کہ وہ ایک " مذہبی ٹیکس " ہے - بہرحال جو کچھہ ہو اوس سے عورتیں ' بچے ' بوڑھے اور نادار مستثنی تھے - صرف جوانوں سے حسب مقدار ثروت ' لیا جاتا تھا - متوسطین سے چند درہم اور امرا سے چند دینار -

آیرلینڈ کی کل آبادی میں پروٹسٹنٹ صرف ۱/۱۰ - تھے لیکن تمام رومن کیتھولک سے پروٹسٹنٹ کلیسا کے مصارف کے لیے آمدنی کا دسواں حصہ یعنی ایک عشر Tenth Tithe وصول کیا جاتا تھا - کیا یہ وہی مکروہ جزیہ نہیں ؟ کیا یہ وہی مبغوض مذہبی ٹیکس نہیں ' جس کا اسلامی تاریخ میں ذکر کرتے ہوے ایک یوروپین مورخ غصے سے کانپنے لگتا ہے اور نفرت سے بھر جاتا ہے ؟ پھر کیا یورپ کو " اپنی آنکھہ کا شہتیر نظر نہیں آتا جو اپنے بھائی کی آنکھہ سے تنکا نکالنے کے لیے بے قرار ہے " ؟

یہ ایسی مذہبی عصبیت نہ تھی جس کو کیتھولک جماعت بآسانی انگیز کرلیتی - ایک خوفناک جنگ برپا ہوئی جس کا نام " حرب عشر " ہے اور جس میں قساوت و بے رحمی کی وہ صنعتیں ظاہر ہوئیں ' جن میں دیگر صنائع و حرف کی طرح یورپ ایشیا سے بہت آگے ہے - سنہ ۱۸۳۱ ع کی نمائش اعمال میں انگلینڈ کو نظر آیا کہ عجب نہیں ' بازار تہذیب و تمدن میں ان وحشیانہ و بے رحمانہ صنائع کا بھدا پن اور قبح عمل موجب کساد شہرت ہو - اس لیے اوس نے قانون عشر کو منسوخ کردیا اور صرف زمینداروں تک محدود رہا -

(۱) من جملہ شاہ انگلینڈ کے خطابات شاہانہ کے لفظ " حامی دین " بھی ہے - منہ -

مسئلۂ صلح کانپور اور الہلال

مسٹر مظہر الحق

الہلال کا اختلاف

حضرت مولانا ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ - تصفیہ کانپور کے متعلق جناب نے جو راے ظاہر فرمائی ہے ' اگرچہ وہ عام راے سے مختلف ہے تاہم اس بنا پر اگر چند کلمات عرض کروں تو معاف فرمائیں -

میرے نزدیک تصفیہ مسلمانوں کے نقطۂ خیال کے بالکل خلاف ہوا ہے ' اسلیے کہ اصل مسئلہ ملازمین کی رہائی نہیں ' بلکہ مسجد کی تعمیر ہے ' اسکو اسطرح طے کرلینا کہ زمین سے آٹھہ فٹ بلند چھجہ بنا کر وضو خانہ تعمیر کرلیا جاے اور نیچے زمین تمام گذرگاہ کردیجاے ' گویا عملاً اسکا ثبوت دینا ہے کہ اگر آیندہ کوئی مسجد سڑک میں آتی ہو تو پوری مسجد آٹھہ فٹ بلندی پر بنا دیجائیگی اور نیچے کا حصہ سڑک کردیا جائیگا ' تمام اخبارات اس فیصلہ کو بہ نظر استحسان دیکھتے اور اطمینان ظاہر کرتے ہیں مگر الہلال کی حالت تمام لیڈروں اور اسلامی اخبارات سے بالکل مختلف ہے -

یہ تو میں کبھی نہیں کہہ سکتا کہ جناب نے اپنی ضمیر کے خلاف اظہار خیال کیا ہے ' لیکن معاف فرمائینگے آپ ' اگر میں کہوں کہ شاید اس خیال سے کہ اس صلح میں مسٹر حق بھی شریک تھے ' سفر مقصود کے طے کرنے میں خلاف امید اور خلاف عادت ایک سریع السیر راستہ چھوڑ کر دور دراز راستہ اختیار کیا گیا ہے - حالانکہ میں نے کانپور میں سنا تھا کہ ایک سخت تار مسٹر مظہرالحق کے نام آپکا آیا ہے کہ آپ کو اس صلح سے اختلاف ہے - اور آپ اختلاف کرینگے -

جناب مولانا ' شاید آپکو اپنی قوت کا علم نہیں ہے ' اگر آپ ایک لیڈر ' ایجی ٹیشن قایم رکھنے کے متعلق لکھدیتے تو آپ باور کریں کہ جوش برابر قایم رہتا ' اگر مسجد کے متعلق یہ ایجی ٹیشن مفید بھی ثابت نہ ہوتا تو بھی آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ اور حیثیتوں سے کسقدر مفید ہوتا - والسلام -

ایک مسلمان - از ہنسوہ ضلع فتحپور -

کي محنت و تکاليف کے بعد ياد هو چلے تھے ' يعني يہه که کس صلح و آشتي اور نرمي کے ساتهه کسي غير ملک و قوم پر حکومت کرني چاهيے ؟ سنه ۱۷۹٥ ميں جب اٹھارهويں صدي اپنے واقعات بوقلموں و حوادث گوناگوں کي تاريخ ماضي کے پردے ميں روپوش هو رهي تهي ' ايرليند کے تمام مجرمين سياسي کے نام عفو عام کا حکم صادر هوگيا ' اور حالات ملکي کي ظاهري سطح ساکن اور مطمئن نظر آنے لگي -

(اتحاد حکومت انگليند و آيرليند)

سنه ۱۸۰۱ ع

نئي صدي کے شروع سے آيرليند کے مرسم سياست پر ايک نيا کهيل شروع هوا ' جس کا آخري پردہ جب اٹھا ' تو هم نے ديکها که انگليند و آيرليند کي ايک متحدہ حکومت قائم هے ' اور اب برٹش حکومت کا نام تنها ' " انگليند کي حکومت " نہيں هے ' بلکه " انگليند و آيرليند کي متحدہ حکومت " هے - ليکن کيا يہه بهي انيسويں صدي کے اعاجيب و معجزات ميں سے کوئي اعجوبہ اور معجزہ تها که دو حريف دشمنوں کے وہ هاتهه جو صرف تطاول اور حملے هي ليے اٹھتے تھے ' اب مصافحے کے ليے بڑهنے لگے ؟

لوگ کہتے هيں که لوهے کے تيز اور آبدار آلے ميں بڑي قوت هے ' ليکن ميں کہتا هوں که چاندي اور سونے کے سکوں ميں بڑي قوت هے ! ٦۰۰ - سو برس کا سلسلۂ فتنه و حرب ' جدال و قتال ' معاربه و مقاتله ' جس کو بازوے زور آزما اپنے متواتر حملوں سے کبهي کاٹ نه سکا ' اوس کو کمزور هتيليوں نے نقرئي و طلائي سنگريزوں سے بالکل چور چور کرديا !

هم نے بار بار کہا هے اور پهر کہتے هيں که قوموں کے سقوط و زوال کا صرف ايک هي سبب هے ' يعني " خيانت قومي " جو صرف طمع زر و جاہ کا نتيجه هے - وہ اپنے دشمنوں کے پاس اپنے دوستوں کے پاس سے زيادہ روپے کے ڈهير اور جاہ و عزت کي فراواني ديکهتا هے تو مجنون هو جاتا هے ' اور اپنے دوستوں سے هٹ کر اپنے دشمنوں کے پاؤں پر يه پکارتے هوے سر رکهه ديتا هے ' که " قوم و وطن کي عظمت تمہارے پاؤں کے نيچے ڈالتا هوں ' ليکن لله اپني جيب کے چمکتے هوئے ريزے هاتهه ميں رکهنے کو اور اپنے پہلو کا بلند چبوترہ بيٹھنے کو دو "

تاريخ نے اکثر تو يه بتايا هے که دشمن " بچۂ افعي " اور " اخگر آتش " سمجهکر اس فرصت سے فائدہ اٹھاتا هے ' اور گرے هوے سر کو پاؤں سے ٹهکرا ٹهکرا کر کچل ڈالتا هے ' ليکن کبهي مصالح مستقبل کي حفاظت کے ليے اوس کے حرص و آز کو خزف ريزوں کے ڈهير سے پُر بهي کر ديتا هے ' اور اوس کو آس پاس کے کسي بلند چبوترے پر بٹها بهي ديتا هے - فتح مند نوجوان اس عجيب الخلقة انسان کو ديکهتے هيں اور هنستے هيں ' اور مفتوح و فريب خوردہ قوم اوس پر نظر کرتي هے اور نفرت و تاسف سے روتي هے !!

ايسے ملک ميں جو ٦۰۰ برس سے نيم غلامي کي زندگي بسر کررها تها ' ايسے اشخاص کي کچهه کمي نه تهي - چنانچه لارڈ کارنولس اس معاملے کے ليے آيرليند بهيجا گيا - اس نے اس فرض کو نہايت خوبي سے انجام ديا - اس نے بعضوں سے آيرليند کے خطاب امارت (لارڈ شپ) کا ' بعضوں سے قديم نوابي کے عهدے کا ' اور ديگر اشخاص سے برٹش اقطاع حکومت کے مناصب جليله کا وعدہ کيا - اکثر امرا و ارکان حکومت و مجلس آيرليند کا منهه روپيوں سے بند کرديا گيا ' بالآخر ۱۳ - لاکهه فرچ سے جو کام نہيں هوسکتا تها ' وہ ۱۳ - لاکهه پونڈ ميں بحسن و خوبي تمام انجام کو پہونچ گيا آيرليند کي مجلس حکومت بعض شرائط متفقه پر ٹوٹ کر انگليند کي پارليمنٹ ميں مدغم هوگئي ' انگليند و آيرليند کي حکومت متحدہ کي بنياد ڈالي گئي ' اور انگلش پارليمنٹ ميں حسب حصۂ مشروطه ' آيرش ممبروں کا بهي انتخاب هونے لگا -

اس ادغام و اتحاد سے فرزندان آيرليند کے مناصب و اعزاز ميں کہاں تک ازدياد هوا ؟ اور فتح مند لارڈ نے خود اپنے اس عمل مبارک کو کس نظر سے ديکها ؟ اس کا جواب خود لارڈ موصوف کي ايک تقرير کے حسب ذيل فقروں سے ملے گا :

" اس وقت ميں ايک نہايت ناگوار خدمت انجام دے رها هوں ! مجهے ايسے لوگوں سے معامله کرنا هے جو اس آسمان کے نيچے سب سے زيادہ بد معامله هيں !! ميں اُس ساعت مشئوم کو ياد کرکے جب ميں نے اس کام ميں هاتهه ڈالا ' خود کو ملامت و نفرين کرتا هوں ! اگر مجهے کچهه تسکين هے تو صرف اس خيال سے که اگر يه اتحاد نه هوتا تو حکومت برطانيه کے اجزا يقيناً منتشر هو جاتے "

(امم نصرانيه ميں کليسا)

اتحاد حکومت کے ساتهه اتحاد کليسا کي بهي دفعه تهي ' يعني آج سے انگليند اور آيرليند ايک هي کليسا کے ماتحت هونگے امم نصرانيه ميں کليسا کي متابعت کے وهي معني هيں جو مسلمانوں ميں کسي خاص امام يا مجتهد کي متابعت کے - پس آيرليند کي کليساے انگليند کي متابعت ' ويسي هي حيثيت رکهتي هے جيسي مسلمانوں ميں احناف و شوافع کا ' اصحاب حديث کي تقليد و اتباع کرنا ' يا اشاعرہ کا ارباب اعتزال کي پيروي و انقياد -

اهل آيرليند نے اگر حماقت سے اتحاد کليسا کي دفعه منظور کرلي تهي تو ظاهر هے که اس نشۂ بلاهت و سفاهت کا خمار زيادہ دير تک قائم نہيں رہ سکتا تها - نئے مذهب نے گمراهان راہ سياست کو اکثر صحيح پوليٹکل راستے کي هدايت کي هے - اهل آيرليند کو دو برس سے زيادہ مذهب نے گمراہ نه چهوڑا ' (رابرٹ ايمٹ) کي زير سيادت ايک سياسي حرکت نمودار هوئي ' ليکن سوء تدبير نے جو سوء استعمال اور نا آخر بيني کا نتيجه هے ' نا کام رکها ' اور بالآخر اس سرخيل قافلۂ حرکت سياسي نے " يہوديوں کے بادشاہ " يعني يسوع کي طرح سولي پر جان دي -

رابرٹ ايمٹ مرگيا ' ليکن جو جنبش و حرکت وہ پيدا کرگيا تها وہ نه مري - چند برسوں تک رومن کيتهولک فرقے کي آزادي و حريت کا مسئله فريقين ميں موجب اضطراب و فتن رها ' پارليمنٹ ميں اکثر اس پر پُر جوش اور طويل مباحثے هوے ليکن بے سود ' آخر ۲۰ - برس طرفين کے اس مجاهدۂ لساني ميں بسر هوگئے - ان حوادث و مصائب ميں آيرليند روز بروز زيادہ تباہ کار اور ضعيف هوا گيا ' زمين کے " خدا " کي طرح آسمان کا خدا بهي غضبناک تها ' روپيوں کي قلت هوگئي ' سرمايۂ ملکي مرتبۂ صفر کو پہونچ گيا ' غلے کا نرخ ٥۰ في صدي کم هوتا گيا !!

(ڈينيل او کونسل)

آسمان کا خدا غضبناک هوتا هے که اپنے نزول رحمت کے ليے اسباب پيدا کرے ' هوا زور زور سے چلتي هے که بادل کے منتشر ٹکڑے يکجا هو جائيں اور رحمت کا پاني کهل کر برسے - پاني برسا اور آيرليند کي خاک نے (ڈينيل او کونل) نام ايک عجيب و غريب انسان پيدا کيا جو کوششوں کا پتلا اور همتوں کا مجسمه تها - اوسکي جه

هيں" اثناے تقرير ميں انہوں نے کہا کہ " دالان مسجد گويا واپس مل گيا " لفظ (گويا) دونوں جماعتوں کے ليے سب سے زيادہ دلچسپ اور قابل گرفت تها - اس کے بعد انہوں نے تجويز شکريه کے الفاظ پڑهکر سنائے -

بعض اصحاب نے ٠ اسباب معلومه کي بنا پر غير معمولي اختلاف کي آوازيں بلند کيں - جناب صدر و منشي احتشام علي صاحب رئيس نے يه فرماکر اس اختلاف کو رفع کيا که " وائسرائے کا يه فيصله جہاں تک که ان کي خود ذات کا دخل واثر هے' ضرور قابل شکريه هے کيونکه حضور وائسرائے مسائل نہيں جانتے اور جب همارا هي ايک مستند عالم ايک صورت شرعي جو اسنے اپنے نزديک جائز سمجهي' پيش کردي' تو اس سے وائسرائے کي همدردي ميں سرمو فرق نہيں آتا اور وہ ضرور قابل شکريه هيں " مگر باوجود اس کے جوش اسقدر غالب تها که بحالت موجوده رزوليوشن کو پاس کرنے سے انکار کرديا گيا' اور اس رزوليوشن ميں ترميم چاهي گئي' مگر چونکه پليٹ فارم پر اور کرسي صدارت کے ارد گرد اکثر ارباب ثروت اور ارباب جاه اشخاص هوا کرتے هيں اور يه بهي ظاهر هے که ايسے لوگ اس رزوليوشن سے باوجه يا بے وجه مخالفت بهي نہيں کيا کرتے' اسليے پاس پاس کا شور بلند کر ديا گيا - ميں ايک غير جانب دار پرديسي هونے کي حيثيت سے اس کا اعتراف کرتا هوں که يه رزوليوشن هرگز جائز طريقه سے پاس نہيں هوا اور ميري رائے ميں موافق اور مخالف رايوں ميں دو اور چار کا تناسب تها -

اب مخالف پارٹي کے ليے سوائے اسکے اور کچهه چاره نه تها' که اسکے بعد ايک نيا رزوليوشن پيش کردے - چنانچه ايک نيا رزوليوشن پيش کيا گيا جسکے صحيح الفاظ مجهے ياد نہيں' ليکن مفہوم يه تها که " حضور وائسرائے سے درخواست کي جائے که وه مسجد کو مثل پيشتر کے تعمير کرنے کي اجازت ديں' اور هم کسي مسجد کا هر حصه خواه کيسي هي صورت هو مگر غير مصالح مسجد ميں استعمال ناجائز سمجهتے هيں " .

سب سے زياده ملامت کي بوچهاڑ اس عالم پر کي گئي جسنے کسي وجه سے اس فيصله کو جائز بتايا - اسکے بعد ان لوگوں کي همدردي اور کوششوں کے شکريه کا رزوليوشن پيش کيا گيا جنہوں نے معاملات مسجد ميں حصه ليا تها' مگر پبلک نے بيک زبان آواز بلند کي که هم اس کو واضح کرنا اور سب کے نام مفصل جاننا چاهتے هيں' جسکا مفہوم سوائے اسکے اور کچهه نه تها نه جناب مولوي عبد الباري صاحب کو اس ميں شريک نه کرنا چاهيے -

جلسه ميں ايک عجيب قسم کي حرکت اور جنبش تهي' اور لوگوں ميں غير معمولي جوش تها - پبلک شکريه کا کوئي رزوليوشن بلا شرط پاس کرنے پر آماده نه تهي -

راقم - ايک مہمان فرنگي محل

مصالحة کانپور

مسلمانان سنده

هم مسلمانان اهل سنده آپکي جليلة القدر خدمات اسلاميه کا اعتراف کرنا اور ان خدمات دينيه مليه کے سبب جو تکاليف و مصيبات آپکو پہونچي هيں' انميں آپکے ساتهه همدردي کرنا فرض ديني سمجهتے هيں - بعد ازاں عرض پرداز هيں که واقعۂ جانگداز اور حادثه هائلۂ کانپور نے جو مہيب اثر اور سنسني سي دنيا بهر کے نه فقط متمدن ممالک بلکه چهوٹے چهوٹے قريوں تک ميں بهي پيدا کردي تهي' وه هر ايک کو معلوم هے - اسنے تاريخي تعدي اور جبر مذهبي و استبداد کي ياد کو از سر نو مسلمانوں کے دلوں ميں تازه کرديا تها - اور عام طور پر برٹش گورنمنٹ کي طرف سے مذهبي آزادي کا جو خيال تها' وه ايک خواب پريشان يا اضغاث احلام معلوم هونے لگا تها - اس حالت ميں هندوستان کے مسلمانوں کي اميديں بجز حضور وائسراے بہادر کے اور کسي سے بندهي نه تهيں - که وه اپنے ايام حکمراني کو اس تاريخي داغ سياه سے بچائينگے ٠ هم متشکر هيں حضور وائسراے بہادر کے' جنکے دل ميں هماري ان اميدوں کا عکس منعکس هوا مگر اے واے هماري شور بختي! اور اے واے هماري شومي قسمت! که جو کچهه حضور ممدوح کے دل ميں همارے ليے انصاف فرمائي کا جذبه پيدا هوا' وه بهي اجتهادي غلطي کي آميزش سے نه بچ سکا' جسکا نتيجه يه هوا که نه تو شريعت کا احترام کيا' نه همارے بيگناه مقتول بهائيوں کے بہے هوے خون کا خيال کيا - يعني وه حصه مسجد کا جسکے بچانے کے واسطے همارے غيرت مند بهائيوں نے اپنا خون بہايا اور عزيز جانيں قربان کيں' حکومت کي طرف سے اتني شفقت اور دريا دلي دکهانے کے باوجود بهي نه بچ سکا - اور اس قطعۂ زمين پر وهي سرمستئي تشدد اور قلبي استبداد کے نشان و آثار قائم رهے -

هم حضور وائسراے کے اس نيک خيال کا دل سے خير مقدم کرتے هيں که اس واقعه کو بالکليه بهلا دينا چاهئے - مگر کيا يه عرض کرنا داخل گستاخي نه هوگا که جب حضور هي نے اس واقعه کو هميشه کے واسطے نہيں بهلايا اور گذشته علائم و آثار کو نہيں مٹايا تو پهر هم اسطرح باوجود ديکهنے ان آثار و علائم کے اس واقعه کو دل سے بهلا سکتے هيں ؟

اگر حضور سچ مچ چاهتے هيں که يه واقعه لوگوں کے دلوں سے محو هوجاوے تو بجز اعادۂ صورت اصليۂ حصۂ منهدمه اور کوئي حيله نہيں - هم حيران هيں که بعض مسلمان اصحاب بے سوچے سمجهے اناپ شناپ خوشنودي و شکر کے رزوليوشن پاس کر کے حضور وائسرائے کو دهوکا دے رهے هيں - يه سچ هے که جو کچهه حضور وائسراے نے اس معامله کے طے فرمانے کي غرض سے قدم رنجه فرمانے کي تکليف گوارا فرمائي' اور جو کچهه مسلمانوں کے جذبات کا لحاظ کر کے زبان مبارک سے همدردي دکهائي' لاريب قابل شکريه و سزاوار ستايش هے - مگر اسکے سوا جو کچهه حصه منهدمه کے باره ميں حضور نے فيصله صادر فرمايا هے' وه هرگز هرگز از روے احکام اسلام صادر کرنے کے قابل نہيں -

يه جو مولانا عبد الباري صاحب دام برکاته نے اظہار فرمايا هے که هز آنر جان ميسٹن قائم مقام القدت گورنر کو حضور وائسراے نے تاکيد کي هے که احکام اسلام کا ضرور لحاظ رکهيں - معلوم نہيں اس لحاظ رکهنے کا وقت کب آئيگا ؟ اگر اس تائيد کا جلوه ظاهر هونے والا هے تو جلد هونا چاهيے - ورنه هم يه سب کچهه زباني جمع خرچ اور طفل تسلي سمجهينگے -

کيا منهدمه حصه بقول مولانا عبد الباري صاحب جزء مسجد نہيں تها ؟ تها اور يقيناً تها - پهر کيا وجه هے جو اسکو عام گذرگاه بنايا جاتا هے ؟ کيوں فقط اسکي هوا پر همکو قبضه دلايا جاتا هے ؟ خبر نہيں وه کونسي بات هے جسکي بنا پر همارے بعض مسلمان اصحاب اس فيصله کو اطميدان بخش قرار ديتے هيں ؟

همارے سچے جذبات پر قہقهے اڑائے گئے' هماري اسلامي غيرت کو بد نام کيا گيا' اور اس سچي غيرت کو جو لازمۂ مذهب پرستي هے' شور و شر' فتنه و فساد سے تعبير کيا گيا - هماري زبانوں

مراسلات

مصالحۂ مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

اقتباس بعض مکاتیب و رسائل

جناب مولانا و بالفضل اولینا دام مجدکم - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - الہلال نمبر ۱۶ جلد ۳ - مطبوعه ۱۵ - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ میں عنوان "گم شده صلح کی واپسی" کے ذیل میں آپ نے اس ایڈریس کی نقل دی ہے جو ۱۴ اکتوبر کو مسلمانان کانپور کی ایک جماعت نے پیش کیا تھا اور لارڈ ممدوح نے جو جواب ایڈریس مذکور کا دیا اسکو بھی میں نے بغور مطالعه کیا - میں نہیں سمجھه سکا که یه ایڈریس کل مسلمانان ہند کے قائمقاموں یا ملزموں کی تجویز اور منظوری سے مرتب ہوا یا فوری طور پر کانپور کے سربرآورده اصحاب نے اپنی ذمه داری پر مرتب کیا تھا - بہرنوع جب ایڈریس میں یه امر درج ہے که "ہم نہایت زور سے ان لوگوں پر نفرین کرتے ہیں جنسے غیر قانونی کام ظہور میں آئے نیز یه که " انہوں نے خلاف قانون پتھر پھینکے یا کسی دوسری غیر قانونی طریق سے پیش آئے" تو اب اس بات کے ماننے میں کیا عذر ہوسکتا ہے که ۳ - اگست کا مجمع خلاف قانون تھا ' اور یه اندراج اقبال جرم کے مساوی بلکه صریح اقبال جرم ہے ' پس لارڈ ہارڈنگ بالقابه کا اپنے جواب میں یه فرمانا که" بچے جب کوئی بھی حرکت کرتے ہیں تو باپ کا فرض ہے که ان پر رحم کرکے انکو سرزنش کرے تاکه وه عقل سیکھیں اور آینده غلطی نکریں" اور بقول لارڈ موصوف "عام حالات کی رو سے گورنمنٹ کا یه فرض ہے که وه انکو عدالت کے سپرد کرکے سزا دلاے" -

لیکن گذشته ایام قید میں ملزم کافی تکلیف اٹھا چکے ہیں ' پس لارڈ ممدوح نے اپنا رحم دکھلایا اور ۱۰۶ ملزموں کے برخلاف جو مقدمات باوری عدالت میں دایر تھے انکو اوٹھا لیا اور ملزموں کو بعزت رہا فرمادیا ! !

پس اس انجام کو دیکھه کر جسکا اعتراف ایڈریس میں کیا گیا ہے ہر شخص یه کہنے کا حق رکھتا ہے که آخر جب جرم کا اقبال ہی کرنا تھا تو اسقدر شور و شغب اور آه و فغاں دنیا محض بے سود تھا ' اور کوه کندن و کاه برآوردن کا مصداق -

میرے خیال میں اقبال جرم کی صورت میں گورنمنٹ اور اسکے کارکن افسروں کا ذره بھر بھی قصور نہیں ہے ' اور بلا شبه لارڈ ہارڈنگ بالقابه کا یه رحم کا برتاؤ که ۱۰۶ ملزموں کو صرف چند اشخاص کے اقبال جرم کرنے کی صورت میں رہا کردیا ' قابل ہزار ستایش اور مستحق شکریه ہے ' اور اسیواسطے ہندوستان کے ہر ایک حصے میں مسلمانوں نے ایسے جلسے کیے -

مسجد کے منہدمه حصه کا یه فیصله که جس قدر مسجد کی زمین سڑک میں ملادی گئی ہے ' پبلک کی گذرگاه کے لئے بدستور چھوڑ دی جاوے اور اسپر ۸ فیٹ کی بلندی چھت ڈالکر متولی اسیطرح کا دالان بنالیں جسطرح پر که وه پہلے موجود تھا ' اور نیز لارڈ ممدوح کا یه خیال که اس کی ملکیت کا خیال فضول ہے ' میں نہیں سمجھتا که کس قانون کے مطابق ہے ؟ شرع محمدی کے رو سے تو یقیناً یه فیصله درست نہیں ہے ' لیکن اگر کسی انگلش قانون کے مطابق ہو تو اسکا مجھکو علم نہیں -

بموجب شرع محمدی کے جائداد موقوفه کا کوئی مصرف سواے اس غرض کے ' جسکے لئے کوئی جائداد وقف ہوئی ہے ' کوئی اور نہیں ' اور نه اسکا عارضی یا دائمی انتقال ہوسکتا ہے اور نه اسکا کوئی حصه وقف سے خارج ہوسکتا ہے ' اسلیے لارڈ ممدوح کو چاہئے تھا که جہاں ملزموں پر اسقدر رحم فرمایا ہے که بعد جوڈیشل ثبوت کے محض ایڈریس دینے والوں کے اقبال پر ملزموں کے برخلاف جسقدر مقدمات باوری کے عدالت سیشن میں تھے اپنے شاہانه اختیار سے عدالت سے اوٹھا کر انکو بعزت رہا فرما دیا ہے ' وہاں اسقدر اضافه فرما دیتے که جسقدر حصه زمین کا سڑک میں ملادیا گیا ہے وه واگزار کیا جاتا ہے ' که مسلمانوں کے مذہبی قانون مداخلت ہوتی ہے ' یا کم سے کم ہندوستان کے علماء و فقہاء سے استفتا فرما لیتے که اس قسم کا فیصله مسلمانوں کی شرع میں کیا حیثیت رکھتا ہے ' لیکن افسوس شاید تنگی وقت نے لارڈ ممدوح کو ایسا کرنے نہیں دیا - لیکن اسکی اصلاح کے واسطے ہنوز وقت موجود ہے ابھی تک نه تو سڑک تیار ہوچکی ہے اور نه دالان مسجد ہی بن چکا ہے -

خاکسار عطا محمد امرتسری

جلسۂ لکھنؤ

۲۶ اکتوبر کو ایک عظیم الشان عام جلسه قیصر باغ میں بغرض ادائے شکریۂ حضور وائسرائے منعقد ہوا - انعقاد جلسه کی خبر بذریعه اشتہارات ایک روز قبل کر دی گئی تھی - ۳ بجے تک اجتماع کافی ہوگیا تھا مگر بعض رزولیوشن جو جلسے میں پیش ہونے والے تھے ' اب تک زیر بحث تھے ' اور جلسے کی کارروائی سے قبل ہی اختلاف آرا کے جوش نے اسقدر چپقلش برپا کردی تھی که جلسے کی نمایاں اور سر برآورده صورتیں رزولیوشن کی مسودے ہاتھه میں لئے ہوئے بغرض افہام و تفہیم ۲۰ ' ۲۰ - ۲۵ ' ۲۵ حاضرین کو اپنی طرف مخاطب کرکے بعض کو حصول رائے کی غرض سے اور بعض کو مصالح سیاسی کی تفہیم کی بنا پر ' اپنے گرد و پیش جمع کر رہے تھے !

طرفین کی پر جوش جماعتیں اپنا اپنا کام کر رہی تھیں ' اور یه سلسله تقریباً ۴ تک جاری رہا - اسکے بعد مسٹر نبی الله کی زیر صدارت کارروائی شروع ہوئی ' صدر نے ۳ - اگست کے واقعه کا اور پھر اس اجتماع کا ذکر کرتے ہوئے کہا " نہایت مسرت قلبی کا باعث ہے که ہم لوگ آج اس خون ریز واقعه کے ناگوار معاملات کو مختتم دیکھکر حضور وائسرائے کا شکریه ادا کرنیکے لیے مجتمع ہوئے

کتنے ہي فرزندان توحید کي خشک زبانوں سے نکلي هونگي؟ جانے دیجیے - اپنے کاموں میں مصروف رهیے - دنیا عقلمندی میں بہت بڑهگئي هے اور میں دیوانه هوں!

در بادیـه تشـنـگاں بـمردنـد
وز دجلـه به مکـه می رود آب!

اُردو انگریزی کارڈوں کے اختـلاف مضمون کا حال سب سے پہلے مجھے مسـٹر مظہر الحق سے معلوم هوا - انکے پاس بهی اُردو هی کا کارڈ آیا تها - عین پارٹي میں انکو انگریزی کارڈ کے مضمون کي خبر هوئي - اسمیں اِن تینوں بزرگوں کا بالکل ذکر نه تها ' بلکـه صرف یـه تها که حضور ویسـراے کی تشریف آوری کی خوشي میں یه پارٹی دي گئی هے!

مجهے ذاتي طور پر معلوم هے که مسٹر مظہر الحق نے بعـض اشخاص کانپور کو پارٹي سے پہلے لکهدیا تها که اُن حـکام کو جلسے میں بلانے کي کوشش بہتر نه هوگي ' جو مسلمانوں کیلیے اپنے تذکرے میں ایک درد انگیز داستان کي یاد رکهتے هیں -

میں نے یه بهي سنا هے که جلسے میں شاید کسي شخص سے بعض حکام نے یه بهي کہا که " همکو اُردو کارڈ کا حال معلوم نه تها - اگر معلوم هوتا که یه پارٹي اِن لوگوں کے اعزاز میں دي گئی هے تو هم بهي نه آتے "

حضرات کانپور کي یه ستم ظریفي بهي قابل داد هے که ایک طرف تو حکام کو اُردو کارڈ کے مضمون سے بے خبري کي شـکایت هے ' دوسري طرف آپ کو انگریزي کارڈ کي بے خبری پر افسوس - گویا بے خبري دونوں هیں اور دونوں کي شکایت بهي یک ساں! صحبت ختم هوگئي - اب دونوں فریق اپني اپني شکایتوں کا موازنه کر لیں:

کہتے هیں که وه بهي یہي کہتے هیں ' کروں کیا
کہتے هـو که دلجوئیے اعـدا نـه کـرو تـم!

اپکو جن امور کي شکایت هے اب اُسکي نسبت کیا کہوں؟ اپني اپني طبیعت اور اپنا اپنا اصول هے - لیکن معاف فرمایئے گا - جناب راجه صاحب محمود آباد ' مسٹر مظـهر الـحق ' اور مولانا عبدالباری تو مجبور تهے که اِنهي کیلیے دعوت کا دینا ظاهر کیا گیا تها ' اور نه جاتے تو لوگوں کي دلشکني هوتي ' مگـر آپ کو اور جناب حکیم صاحب کو کونسي مجبوري پیش آئي تهي که با وجود ان حالات کے حس و تاثر کے' شریک صحبت رهے اور اب بعد اختتام صحبت اسکي شکایت هے؟ یکے بعد دیگـرے آپنے تین درد انگیز و ضبط ربا مناظر دیکهے ' جنکي آپنے تفصیل کی هے ' لیکن بالاخر ان تینوں مرحلوں سے آپ بهي علي اي حال گذر هي گئے اور کوئی منزل بهي آپکو مجلس کي رنگینیوں سے الـگ نه کرسکي!

این گناهیست که در شهر شما نیز شود!

اگر آپکي جگهه میں هوتا اور یه تملیف ده مناظر سامنے هوتے ' تو بلا ادنی تامـل وهاں سے اُٹهکـر چلدیتا اور چلتے چلاتے جتنے شخص مل جاتے ' انکو بهي کهینچ کر اپنے ساتهه لیجاتا:

همرهٔ غیـري و مي گوئي بیـا عرفي تو هم؟
لطف فرمودي ' برو ' کیں پاے را رفتار نیست!

کن یداً ' لا تکـن لسـانا - سچي شکایت عمل سے هوني چاهیے نه که زبان سے - آپ بالاخر ڈنر میں بهي شـریک هوے اور متهمین حادثه ۳ - اگست کے شـکریے کي تحریک کي - بقول آپکے مناظر ثلاثه سه پهر کو پیش آئے تهے - رات تـک آپنے ضبط کیونکر کیـا اور کیا مجبوري تهی؟

میں نے سـنا هے که ایک سـو چهه آدمیوں میں سے بهی جو لوگ پارٹی اور ڈنر میں شریک کیے جاسکتے تهے ' انکو شریک کیا گیا تها - مولوی عبد القادر صاحب آزاد سبحـانی پارٹی اور ڈنر ' دونوں میں شریک کیے گئے تهے - البـته ان میں سے عام لوگوں کو نهیں شـریک کیا تهـا عذر یه هے که یه دونوں صحبتیـں آداب ورسوم صحبت کي متقاضی ' اور انکے لیے وه موزوں نه تهے - رات کو مجلس میلاد میں سب کو شریک کیا گیا تها -

مصـالحۂ مسئلـۂ اسـلامیـۂ کانپـور

از جناب مولوي حکیم محمد رضوان صاحب

محمود الالسنة و الافواه - محسود الاقران و الاشباه - محترمي جنـاب مولانا زید مجدکم - سلام مسنـون - فیصلـۂ کانپور کے متعلق میں نے موافق اور مخالف دونو قسم کي رائیں غور اور اطمینان سے پڑهیں - عرصه سے اس خیال میں هون که اپني ناچیز رائے سے اهل ملـک کو آگاه کرون لیکن کثرت کار اور هجوم افکار سے اسقدر عدیم الفرصت رها که کچهه نه لکهه سکا - اگرچه میري مشغولي کا ابتـک وهی عالم هے لیکن زیاده تاخیر میں وقت کے گذر جانے کا اندیشه هے اسلیے چند سطرین لکهکر حاضر خدمت کرتا هون - اگر جناب مناسب خیال فرمائیں تو الهـلال کے کسي کالم میں درج کردیں -

اس میں کچهه شک نهیں که ۱۴ - اکتوبر کا مبـارک دن انـگریزي عهد حکومت میں یاد گار روز هے جس کي مسرت خیز یاد کا مسلمانون کے دل و دماغ سے مٹنا دشوار هے - اس یوم سعید میں حضور ویسراے بهادر نے مسلمانون کے ساتهه جو شریفانه سلوک کیے ' جس سیر چشمي سے اپني عنایت و کرم گستري کا بین ثبوت دیا ' اور جس مردانگي سے ایک سو چهه گرفتاران بلا کو قید غم سے آزاد فرمایا ' اُنکي شکر گزاري سے همارى زبانیں عاجز هیں اور جسطرح اسوقت تمام قومین حضور ممدوح کي ثنا خواں هیں اسي طرح آنکي آنیوالي نسلین بهي جناب موصوف کي نیکي ' انسانیت ' انصاف پسندي ' اور صلح جوئي کي همیشه توصیف کرینگي - اگرچه اینـگلو انڈین اخبارات اپنے تعصب سے اس مدبرانه انصاف کي غلط تعبیر کر رهے هیں اور حضور نائب کشور هند کی مربیانه فیاضي اور عنایت کو کمزوري اور بزدلي بتا رهے هیں لیکن سچ یه هے که:

رموز مملـکت خویش خسروان دانند

حضور ویسراے نے رحم و عدالت کي سب سے زبردست طاقت سے جسقدر قلوب کو مسخر کرلیا هے اور جتـنے دلون پر برٹش رعب و جلال کا سکه جما دیا هے' اگر اسکي جگه اپني ساري بحري و بري قوت کو صـرف کردیتے تو بهي اس محبت اور خلوص کا حصول نا ممکن تها -

حضور ویسراي کے علاوه اور جن جن حضرات نے مسلمانوں کی دستگیري اور غمگساري فرمائي ' وه سب کے سب صد عزت و تشکر کے لائق هیں - میں اس موقع پر مسلمانوں کے عدیم النظیر مربي و سرپرست جناب مسٹر مظهرالحق و جناب مسٹر فضل الرحمن کے نام نامي کے لیے بغیر نهیں رهسکتا جنهوں نے اسیران مذهب کي اعانت کیلئے اسوقت هاتهه دراز کیا ' جب ان کي عزت و حرمت کا بجز رحمت الهي کے کوئي محافظ نه تها - جب مسلمانوں کي اِندها

کو آہ و بکا کرنے سے روکا گیا - ہمارے واقعات نویس اقلام کو ہم سے چھینا گیا ' ہمارے معزز و موقر اخبارات کو سخت سے سخت صدمے پہونچائے گئے ' ہمارے دلي جذبات کے ترجمانوں کو ترجماني جذبات سے روکا گیا ' ہمارے بعض قومي آرگنوں کو موت کے گھاٹ پہونچایا گیا ' باوجود اتنے شدائد و مصائب کے اس حصۂ مسجد سے بھي ہمکو محروم رکھا جاتا ہے ' اور فقط اس حصۂ ہوا پر ہمکو قبضہ دینا کافي سمجھا گیا ہے - فیا حسرتی و یا لہفی ! ہم نے اپني جماعت کے اجلاس منعقدہ ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع میں یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ " ہم مسلمانان اہل سندہ حضور وایسرائے کي توجہات بندہ پرورانہ و الطاف شاہانہ کے شکرگذار ہیں ' مگر فیصلہ دربارہ حصہ مسجد کو غیر اطمینان بخش سمجھکر مستدعي ہیں کہ وہ بجنسہ ہمارے حوالے کیا جاوے تا کہ ہم اسکو صورت اصلي پر تعمیر کرا کے اس واقعہ کي یاد دل سے بھلا دیں " -

راقم: میرزا شرافت حسین سکریٹري انجمن اتفاق کراچي ' سندھ

کانپور کی ایک یاد گار رات

۲۹ - اکتوبر کي گارڈن پارٹي اور جشن نشاط

یوں تو انسان دن کي روشني اور رات کے اندھیري سے ہمیشہ ہي متاثر ہوا کرتا ہے مگر بعض دن اور بعض راتیں ایسي بھي گذر جاتي ہیں' جو باعتبار اپنے واقعات و نوعیت کے انسان کو مدتوں تک اپني یاد سے خالي الذہن ہونے نہیں دیتیں -

۳۰ - اکتوبر کي رات بھي ایک ایسي ہي رات ہے جو کانپور کي تاریخ میں لکھے جانے کے قابل ہے -

البتہ طلائي حرفوں میں نہیں بلکہ واقعي سیاہ حرفوں میں !

رات کو بمقام ایسو سي ایشن گراونڈ ایک نہایت شاندار گارڈن پارٹي اور دعوت کا انتظام سوداگران چرم کانپور کي طرف سے کیا گیا تھا - دو قسم کے کارڈ انگریزي اور اردو میں لکھے ہوے تقسیم کیے گئے - میرے پاس اور برادر معظم جناب حکیم عبدالولي صاحب قبلہ کے پاس اردو لکھے ہوئے کارڈ آئے تھے ' جنکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جناب مولانا عبدالباري صاحب قبلہ - مسٹر مظہرالحق اور راجہ صاحب محمود آباد کي دعوت کے سلسلے میں مختلف شہروں کے مسلمان بھي مدعو کیے گئے ہیں -

لیکن انگریزي کارڈ میں جو اتفاق سے پارٹي میں پہونچکر میري نظر سے گذرا ' صرف گارڈن پارٹي کا تذکرہ تھا - دعوت کا ذکر نہ تھا اور نہ یہي لکھا گیا تھا کہ یہ گارڈن پارٹي کس کے اعزاز میں دیگئي ہے ؟ پارٹي کے احاطے میں داخل ہوتے ہي سب سے پہلي غیر معمولي بات اُن یوروپین حکام کي موجودگي نظر آئي ' جنکي جابرانہ اور عدم انصافانہ طرز حکومت پر تھوڑي ہي روز پیشتر صدائے احتجاج بلند کیجا رہي تھي !

دوسري چیز جو ایک اسلامی قلب کو ہلا دینے والي ثابت ہوئي' وہ پولیس کے اُن مسلمان عہدہ داروں کي شرکت تھي جو قبل اسکے بڑي بے دردي سے بے قصور مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھہ رنگ چکے تھے !!

تیسرا منظر جو ایک مسلمان کو اُس پارٹي سے نفرت دلانے والا تھا' وہ اُن حضرات والا شان اور خطاب یافتگان عالي مقام کي رونق افروزي تھي ' جو مسلمانوں کي مصیبت کیوقت کانپور سے ایسے غائب رہے تھے ' جیسے غدر کیوقت واجد علي شاہ لکھنؤ سے ' اور آج اِس پارٹي میں شریک ہوکر گویا زبان حال سے فرما رہے تھے کہ " ہم لوگ تو صرف خوشي ہي کے ساتھي ہیں - غم اُٹھائیں بد بخت مسلمان "

لیکن باوجود اِن تمام غیر مستحق اشخاص کي موجودگي کے جو پارٹي اور ڈائیننگ ہال میں اہلے گہلے پھر رہے تھے ' ہم مطمئن ہوجاتے اگر وہ بے قصور ایک سو چھہ کلمہ گو بھي (جو تین مہینہ کي قید کی مصیبت جھیلکر حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر وایسرائے ہند کے انصاف اور رحم دلي کي داد دیتے ہوے اپنے بچھڑے ہوئے عزیزوں سے ملے) اس دعوت میں شریک کر لیے جاتے لیکن صدمہ اور افسوس ہے تو اس بات کا ہے کہ ہمارے اُن ہر دلعزیز بھائیوں کو دعوت میں بلانا تو درکنار اُن بیچاروں کے ساتھہ ایسي سختي برتي گئي کہ اُنھیں میں کے چند مسلمانوں کو جو صرف مسٹر مظہر الحق کو دیکھکر اُنکا شکریہ ادا کرنا اور اپنا دل خوش کرنا چاہتے تھے ' پھاٹک کے اندر تک آنے کي اجازت بھي نہ دیگئي اور نہایت بیجا طریقہ سے اُن لوگوں کو باہر نکال دیا گیا !!

خدا سے دعا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں غیرت ' حمیت ' سچائي ' اور ایثار نفسي پیدا ہو - یہي اسلام کے سچے اصول ہیں اور انھیں اصولوں کو جو قوم مد نظر رکھیگي ' وہي میدان ہستي میں قدم بڑھاتي ہوئي کامیاب نظر آئیگي !!

راقم حکیم عبد القوی (لکھنؤ)

نوٹ از مولانا آزاد بر مکتوب حکیم عبدالقوی لکھنؤ
بجواب حکیم

اُردو کا سرخ کارڈ میرے نام بھي آیا تھا ' اسمیں مسٹر مظہرالحق' سر راجہ صاحب محمود آباد ' اور جناب مولانا عبد الباري کے اعزاز میں پارٹي اور ڈنر کا دینا ظاہر کیا تھا - مگر میں نے اسکے پشت پر یہ شعر لکھکر واپس بھیجدیا :

ما خانہ رمیدگان ظلمیم
پیغام خوش از دیار ما نیست !

شاید ایسا کرنا رسم و راہ تہذیب کے خلاف تھا مگر آپ جانتے ہیں کہ میں اپنے مجذوبانہ جذبات سے مجبور ہوں ' اور کیا کروں کہ نغموں کا نہیں بلکہ ماتم کي فریادوں کا عادي رہا ہوں - کوئي صحبت آہ و بکا ہوتي تو جاتا - عیش و نشاط کي گرم جوشیوں کے لائق نہیں :

دماغ عطر پیراہن نہیں ہے * غم آوارگي ہاے صبا کیا

جس شہادت آباد کانپور میں خون کے دھبے اب بھي تلاش کرنے سے ملسکتے ہیں ' وہاں اسقدر جلد " بھولنے " کي تعلیم پر عمل کرنے کي قدرت نہیں رکھتا :

هنیئاً لارباب النعیم نعیمها
و للعاشق المسکین ما یتجرع

میں صبر کیے خاموش تھا - آپنے یہ خط لکھکر میرے خیالات میں ایسي جنبش پیدا کردي ہے کہ اگر ضبط نہ کروں تو نہیں معلوم کیا کیا لکھہ جاؤں ؟ جبکہ گارڈن پارٹي میں بینڈ کے نشاط انگیز نغمات بلند ہو رہے تھے ' تو اُس وقت کتنے انسان تھے' جنکے کانوں میں موت اور احتضار کي اُن چیخوں کي بھي صدا آتي تھي ' جو ۳ - اگست کو مچھلي بازار میں بے بسي کي ایڑیاں رگڑتے ہوے

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اهل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے ۔ ولایتی پودینه کی هری پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : هضم هوجانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمی اور متلی - بھوکھا کم هونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں هوئی تو هیضه هوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتھه رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاری ہے، اور هیضه کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹]



مسیحا کا موهنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکه - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلداده رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موهنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی ہے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر، نزله، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز هوتی ہے نه تو سردی سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنه علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے هیں، اسکا بڑا سبب یه بھی ہے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر، اور نه کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشوره کے میسر آسکتی ہے - همنے خلق الله کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور هم دعوے کے ساتھه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پُرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم، جگر اور طحال بھی لاحق هو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه گلٹیاں

بھی هو گئی هوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نبز اُسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نه چاهتا هو کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هو جاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چھوٹی بوتل بارہ - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر

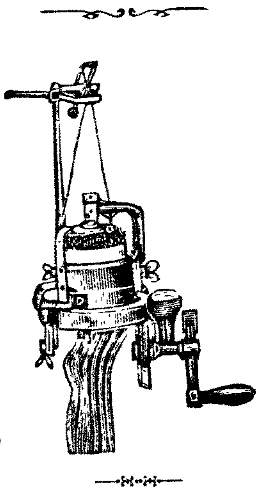
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳

کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد، عورتیں، بڑے لڑکے، فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کرسکتے هیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نه قلیل تنخواه کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ، براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی هیں - یه سب باتیں همارا رساله بغیر اعانت استاد بآسانی بتا دیتا ہے !! خرچ ڈاک کے لیے ایک آنه کا ٹکٹ بھیج کر رساله طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیه بٹل نٹ کٹنگ مشین پر لگائیے - پھر اُس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرسکتے هیں - اور اگر کہیں آپ اڈارشا کی خود باف مشین ۱۵۵ - کو منگالیں



تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھه زیاده حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بھی زیاده چاهیے تو چھه سو کی ایک مشین منگائیں اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں

یه مشین موزے اور هر طرح کی بنیائین وغیره بنتی ہے -

هم آپ کی بنائی هوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمه داری لیتے هیں - نیز اس بات کی که قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

هر قسم کے کاتے هوئے اون، جو ضروری هوں، هم محض تاجرانه نرخ پر مہیا کردیتے هیں - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار هی کرنا نه پڑے - کام ختم هوا، آپ نے روانه کیا، اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یه که ساتھه هی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

ادهرشا نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته

دهند گرفتاریاں هورهي تهیں ' جب وارنٹ بے نکان مجرموں کے نام نکل رهے تھے ' جب مجروحین کے کاري زخموں سے خون کے فوارے جاري تھے ' جب ننھے معصوم بچے بستر مرگ پر دم توڑ رهے تھے ' اسوقت سب سے پہلے غیرت و حمیت کا شعله انهي کے مبارک سینوں میں مشتعل هوا اور بعده ان کے شراروں سے هر شخص نے اپنی قابلیت و استعداد اور قوت کے موافق حصه حاصل کیا - اس نازک اور اهم موقع پر معزز اڈیٹر الهلال ' همدرد ' زمیندار ' اور مرحوم مسلم گزٹ نے جو مذهبي اور قومي خدمت انجام دي ' اسکی یاد بهی هنوز مسلمانوں کے دلوں میں تازه هے اور اس کی سپاسگزاری سے مسلمان ابهی سبکدوش نہیں هوسکتے -

ان تمامتر واقعات میں سب سے زیاده فخر و شکر کے لائق یه بات هے که هماري کوششیں بیکار نہیں ثابت هوئیں ' هماري پراگنده طاقتیں ایک مرکز پر جمع هوگئیں ' هماري مجموعي قوت کا آخر الامر دنیا نے اعتراف کیا ' هماري تقریروں نے نه صرف ظاهري عمارتوں کو بلکه دلوں کے کنگروں کو هلادیا ' اور هماري تحریروں نے نئے دور کا سنگ بنیاد رکھا - فلله الحمد و الکبریاء - کون جانتا تھا که آج کے بعد کل کیا هونیوالا هے ' اور کسکو علم تھا که مستقبل ایام ماضیه کی تاریکی اور ظلم کو دور کر دینیوالا هے ؟

یہانتک جو کچھه عرض کیا گیا وه بطور تمهید کے تھا - اصل مقصد کے متعلق یه گذارش هے که فیصله کانپور کی نسبت خود مسلمانوں کے مختلف خیالات هیں - زمیندار ' همدرد ' و دیگر اسلامي اخبارات کے اڈیٹر فیصله کے هر جزو کو قابل اطمینان بتاتے هیں - آنریبل سید رضا علی نے اس پر ایک مجمع کے سامنے اظہار مسرت کیا هے - مسٹر مظہر الحق کے مطمئن هونے کی خبر زمیندار نے کسی اشاعت میں درج کي گئي هے - فرنگی محل کے آستانه سے جو صدا بلند هوئي هے اس میں گو یه فیصله قابل تعریف نہیں بتلایا گیا ' تاهم سر تسلیم خم کردینے کی هدایت دیگئی هے -

لیکن بہت سے مسلمان فیصله کے اس جزو سے جس کا تعلق مسجد کے ساتهه هے ' مختلف نظر آتے هیں - ان تمام مسلمانوں میں معزز اڈیٹر (الهلال) خصوصیت سے قابل الذکر هیں جنہوں نے حق کے اعلان میں ذرا دریغ نہیں فرمائي اور شریعت اسلامي کے زبردست قانون کا کمال آزادي سے اظہار کرتے هوئے زمین مسجد کے مطالبه کو قائم رکھا -

اڈیٹر (الهلال) کی یہي وه خصوصیات هے جو هزاروں لاکهوں قلوب کو بجلي کي سرعت سے اپنی طرف کھینچ رهی هے !!

فیصله مسجد کي صحت کے متعلق سب سے زیاده قابل غور یه مسئله هے که یه مذهبی قضیه کس اعتبار سے طے هوا هے اور مبادي صلح میں کن پہلوؤں پر خیال کیا گیا هے ؟ اگر اسکي بنیاد سیاسي حکمت عملی یا اپنے ضعف و کمزوري و ناکامي اور نامرادي کے خیال پر قائم کیگئي هے تو شاید هم بهي یه کهنے کیلیے طیار هوجائیں که بہت خوب ' بجا اور درست هے - لیکن اگر ان تمام خیالات کے ساتهه مذهب کا بهي جوڑ لگایا گیا هے تو بجز اپنی اور مسلمانوں کي بد قسمتي کے اور کیا کہا جا سکتا هے - کیونکه مذهب اسلام میں مسجد کا کوئي حصه مصالح مسجد کے سوا عام راسته یا دوسرے کسی مقصد میں نہیں لایا جاسکتا -

میں سخت متحیر هوں که جن مسلمانوں نے مسجد کے اس فیصله کو به طیب خاطر منظور فرمایا هے انهوں نے جناب مسٹن صاحب بہادر کے فیصله معارضه کو کیوں نا منظور کردیا تھا - حالانکه اس فیصله میں وه تین باتیں ایسي موجود تھیں جو اس میں هرگز نہیں پائی جاتیں -

(۱) مسجد کے شمالي طرف ایک معتد به حصهٔ زمین کا ملنا -

(۲) گورنمنٹ عالیه کا اس پر اپني طرف سے عمارت بنانا -

(۳) اس حصه کا من کل الوجوه مسلمانوں کے قبضه میں آجانا -

اور اس فیصله کي نوعیت جہانتک اخبارات سے معلوم هوسکي یه هے که اصل نزاعي حصه رهگذر عام میں اسي طرح شامل هے صرف اسکے اوپر آٹهه فٹ بلند ایک چهجه بنا کر وضو خانه یا دالان بنانے کي اجازت دیگئي هے - اس عمارت کو متولي اپنے صرف اور اپنے روپیه سے طیار کرائینگے اور زمین کي ملکیت کا مسئله نہایت اجمال اور ابہام میں رکھا گیا هے جس سے کسي نتیجه پر پہنچنا بہت دشوار هے - بهر حال اب ان باتوں کا وقت نہیں - شریک معامله حضرات نے جن امور کو مناسب سمجھا ان پر عمل فرمایا اور اپني بے لوث مخلصانه خدمتوں سے مسلمانوں کو رهین منت کیا - جو لوگ ان کا شکوه کرتے هیں میرے نزدیک سخت غلطی پر هیں - البته قابل غور یه سوال هے که مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاهئیے اور کونسے جائز اور مناسب طریقے اختیار کرنے چاهئیں جن میں مسلمانوں کي حقیقي اور اصلي کامیابي کا راز مضمر هو -

امید هے که معزز و محترم اڈیٹر الهلال اور دیگر بزرگان قوم اسطرف خاص توجه فرماکر مسئله مذکوره پر روشني ڈالینگے -

عید اضحی اور انجمن خدام کعبه

هر مسلمان کی دیني جوش کے امتحان کا وقت هے

(۱)

هم بارها بصراحت ' دهرا چکے هیں که یهه تحریک محض مذهبي هے ' اسکو کسي سیاسی قضایا سے کوئي سروکار نہیں ' مگر سچ هے که حیله جو اور بزدل اور عقبی فراموش و دین فروش بد نصیبوں کے لئے آخر کوئی بہانا تو ضرور چاهیے - الله انکو توفیق عمل عنایت فرمائے - جو اخوان ملت اس آواز کے منتظر هیں ' هم انکو یاد دلاتے هیں که انکي امتحان اور انکي ایفاے عهد کا وقت آ گیا - آج یوم النحر هے اور عید الضحی (اضحی) هے - سنت ابراهیمی کی ساتهه حرمین شریفین کے لئے بهي تهوڑي سي قرباني آج چاهیئے -

اگر آپ انجمن کي سلسله میں داخل هوچکے هیں تو جزاك الله - اس عهد کو یاد فرمائیے جو داخله کے وقت حلفاً آپنے لیا تها - جو حضرت هنوز کسي نه کسي وجه سے داخل سلسله نہیں هوے انکو دعوت دیجئے - عید الضحی (اضحی) کي دن هر ایک خادم کا فرض هونا چاهیے که وه اپني جوش ایماني کو بجاے خود آزماے اور تجربه کرے که وه کچهه کر سکتا هے یا نہیں ؟ اسکي اندر شعله مذهبی پیدا هوا یا نہیں ؟ اسکي غیرت کو کچهه حرکت پیدا هوئي یا نہیں ؟

خاکساران

محمد عبد الباري فرنگي محلي خادم الخدام جمعیت اصفیه انجمن خدام کعبه دهلي

شوکت علي بي اے معتمد خادم الخدام

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

زیر مسئولیت خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۲۲ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲٦ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, November 26 1913.

فہرس

جنوبی افریقہ

اخر الانباء

جب کوہ آتش فشاں پھٹتا ہے تو پھر چند سوراخوں کے بند کرنے سے آتش و سنگ کی بارش موقوف نہیں ہوتی - مسٹر گاندھی ، کیلن بیچ ، پولک ، اگر یا پرتیجر ہو گئے تو کیا اس سے وہ عالمگیر آگ بھی ٹھنڈی ہو جائیگی جسکے آتشکدے ان اسیروں کے دھن و زبان میں نہیں بلکہ ان ہزارہا ہندوستانیوں کے دلوں میں ہیں ، جو جنوبی افریقہ میں پھیلے ہوے ہیں ؟

انسانی فطرت کی ایک عجیب و غریب کمزوری یہ ہے کہ وہ جرم سے انکار کرنے کے وقت دنیا کو محروم الوجدان اور مسلوب العقل سمجھہ لیتا ہے حالانکہ نادان یہ نہیں سمجھتا کہ جرم نے خود اسکی خرد و ہوش پر پردے ڈالدیے ہیں -

کسی کو نفس کے قتل سے انکار ممکن ہے مگر جب آستین و دامن پر خون کے دھبے ہوں اور ہاتھہ میں خنجر ، تو کون ہے جو اس انکار کو صحیح تسلیم کریگا ؟

دفتر مستعمرات کے نام لارڈ گلیڈ اسٹون نے اس بارے میں ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ ظلم و جبر کی خبریں مبالغہ سے پر ہیں - انکو اپنے وزرا کی عدل پسندی پر کامل اعتماد ہے - وزرا کا مقصد صرف اعادۂ امن ہے اور کچھہ نہیں - تازیانے لگانے کی خبر صحیح نہیں -

ان تمام ہندوستانیوں کی تعداد ۸۶۸ ہے جنکو قیدی اور ہو امسل کے ضلعوں میں سزا دی گئی ہے - سزا کی مقدار ایک ہفتہ اور ۱۰ شلنگ سے لیکے ۵ پونڈ اور ٦ ماہ تک ہے - قیدی میں - احاطۂ مذکورہ کی معیت میں - ۸ مل لیے گئے ہیں اور سزا صرف ۳ - کو دی گئی ہے - وغیرہ وغیرہ

ہم نہیں سمجھتے کہ اس سعی سے لارڈ گلیڈ سٹون کا مقصد کیا ہے ؟ اگر اس کا منشاء یہ ہے کہ وہ اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں جو بحیثیت گورنر اعظم ہونے کے ان پر عائد ہوتا ہے ، تو بیشک وہ اداء فرض میں تو کامیاب ہو گئے مگر اسطرح کہ اپنے ضمیر و عقیدہ کو مشتبہ بھی کردیا ، لیکن اگر وہ درحقیقت اہل ہند کی تسلی چاہتے ہیں تو ہمیں انکی اس عقل و دانش پر ماتم کرنا چاہیے -

وہ ہندوستانیوں کی تسلی کرنا چاہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ کیونکر کریں - وہ کہتے ہیں کہ مجھے اپنے وزراء پر اعتماد ہے مگر انکے اعتماد کی وجہ سے ہندوستانی ان وزراء پر کیونکر اعتماد کرسکتے ہیں ، جنکے ظلم سال کے یہ مجسم بنا دیا گیا ہے ؟

تازیانہ و بندوق کے استعمال سے وہ اسلیے انکار کرتے ہیں کہ حکام کی مستورات اسکا اعتراف نہیں کرتیں ، مگر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ہندوستان میں کسی رعایا کے ساتھہ یہی واقعہ ہوا ہوتا تو یہ دلیل آپکی تسلی کے لیے کافی ہوتی ؟

وہ کہتے ہیں کہ وہ گولی جو ایک کارخانہ پر چلائی گئی تھی ، محض سے نہ کی گئی تھی مگر ہم ہندوستانی جانتے ہیں کہ مزدوروں کی ٹھوکر کھانے والے ہمیشہ گولی ہی کی وجہ سے مرتے ہیں -

اب جبکہ پیمانہ لبریز ہوکر چھلک رہا ہے ، ہماری حکومت ہند نے بھی اپنی خاموشی توڑی ہے -

۱۹ - نومبر کو وائسرے نے وزیر ہند کے نام ایک تار اس مضمون کا بھیجا کہ نظر بر حالات موجودہ ، ایک بے لاگ اور کامل تحقیقات ہونی چاہیے -

اگر مظالم ثابت ہو جائیں تو ان اشخاص کے خلاف اعمال درشتی کے ساتھہ انتقام لیا جائے - نیز حکومت ہند کی طرف سے اسمیں مداخلت کی درخواست کیجائے - اس جواب میں وزیر ہند نے وہ مراسلہ بھیجدیا ہے جو دفتر مستعمرات میں موصول ہوا تھا مگر غنیمت ہے کہ حکومت ہند نے اس پر اکتفاء نہیں کیا اور دوبارہ لکھا ہے کہ جلد سے جلد بے لاگ اور کامل تحقیقات ایک ایسی کمیٹی کے ذریعہ ہونی چاہیے جسمیں ہندوستانیوں کی بھی نیابت ہو -

حق و صداقت کی راہ میں اگر کوئی جماعت جہاد کرتی ہے تو اغیار و اجانب بھی اسکے ساتھہ ہمدردی کیے بغیر نہیں رہسکتے - معاملات ہند کے ساتھہ انگریزی پریس کی سرد مہری کو ہمیشہ فغاں سنجی کی گئی ہے مگر سچ یہ ہے کہ ہم نے کب دل ہمدردی کسب کرنے کیلیے کوشش بھی کب کی ؟ آج جبکہ ہم جنوبی افریقہ میں متحدہ و متفقہ طور پر وطن عزیز کی عزت و حقوق کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں ، تو انگلستان کے آزاد اخبارات سے لیکے شدید پریس تک اور دیگر اخبارات تک ، سب کے سب خود بخود کھل گئے ہیں -

ٹائمز ، مارننگ پوسٹ ، ڈیلی نیوز ، پال مال گزٹ وغیرہ ، سب نے بالاتفاق ہندوستانیوں کی حمایت میں صدائیں بلند کی ہیں -

الهلال

۲۶ ذی الحجه ۱۳۳۱

النبـــاء الالـــيـــم

بجـرم عشق تو هم مي کشنـد و غوغا ئیست * تو نیـز بر سر بام آ که خوش تمـاشا ئیست

(۲)

سر زمین محتـرم هنـد کا فرزندان اسـلام سے مطالبـه

و لو انا کتبنـا علیهم ان اقتلوا انفسکـم او خرجوا من دیارکم ما فعلوه الا قلیل منهم ' و لو انهم فعلوا ما یوعظون به ' لکان خیراً لهم و اشد تثبیتا (۶۹:۴)

اور اگر هم ان مدعیان خدا پرستي کو حکم دیتے که حق و صداقت کي راه میں اپني جانوں کي قرباني کرو یا اپنـا گهر بار چهوڑ کر نکل جاؤ ' تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا کوئي بهي ایسا نه کرتا - حالانکه جو کچهه انکو سمجها یا گیا هے اگر وه اسکي تعمیل کرتے تو انکے حق میں بهتر هوتا اور اسکي وجه سے وه اپنے حق و مقصد پر مضبوطي کے ساتهه جمے رهتے -

وه آنکهیں جو ایک سال پہلے طرابلس اور برقه کے مناظر مظلومیت پر خونبانه فشاني کر رهي تهیں ' وه دل جو چند ماه پیشتر مقدونیا کے حوادث خونین کي یاد میں دو نیم تهے ' وه زبانیں جو کل تک شہداء مقدسین کانپور کیلیے فغاں سنج تهیں ' ابهي اسوده خاطر اور فارغ البال نہوں که انکي مشغولیت کا سامان باقي هے !

سه چیزست آنکه پا یاے نـدارد :
شبے من ' درد من ' افسانۂ من !

پهر وه انکهیں جنهوں نے کل تـک حق و انسانیت کے ان عالمگیر ماتموں میں حصه لیا هے ' کیا آج عدل و انصاف کي ایک مصیبة کبری اور ماتم عظمی کیلیے چند آنسوؤں سے بهي بخل کریںگي ؟

اگر کل تـک طرابلس و بلقان کے ماتم گدار انسانوں کي مظلومیت پر رو رهے تهے ' تو تعجب هے اگر آج وهي انساني مظلومیت انکي انکهوں کو تر نه کرے ! اگر انکا جوش و خروش اور جد وجهد اسلیے تها که حق و انسانیت کا ساتهه دیں اور ظلم و عدوان سے نفرت کریں ' تو حیف هے اگر آج اُسي مظلوم انسانیت کي چیخیں انکے دلوں کي محبت اور همت کي همدردي حاصل نه کر سکیں !

انسانیت اور حق و عدل کے پرستاروں کے لیے امتیاز این و آن نہیں هے - وه جو وطن کي قید سے منزه ' زمین و مرز بوم کي تمیز سے پاک هیں ' انکے لیے خدا کي زمین کا هر تـکرا مقدس ' اور اسکے بندوں کا هر گـروه محترم هے - وه انسانیة کے خـادم هیں - انـکي محبت نوعي کا شرف ' وطن و قوم کي ادنی تـرین تقسیموں سے آلوده نہیں هوتا - انـکے کانوں میں جہاں کہیں سے بهي انسانیة کي فریاد الغیاث آتي هے ' انکهوں کے آنسو ' اور دل کے زخموں کو اپنے استقبال کیلیے مهیا پاتي هے - مشرق و مغرب انکے لیے یک ساں هے ' عزیز و بیگانه کي تفریق میں انکے لیے آزمایش نہیں - طرابلس و مقدونیا کي ترپتي هوئي لاشوں پر اگـر وه ماتم کرتے هیں ' تو جنـوبي افریقه کے اُن قتیلاں حق و انصاف کے خوں چکاں زخموں کو بهي دیکهکر چیخ اتهتے هیں ' جنهیں کوڑوں کي وحشیانه عقوبت نے خاک و خون پر لٹا دیا هے - و لیس البر ان یحب الوطن ' انما البر ان یحب العالم !

عارف هم از اسلام خرابست و هم از کفر
پروانـه چـراغ حـرم و دیـر ندانـد

اسـلام اسي عالم پرستي کي دعوت لیکر ایا - وه اپنے پیرو ں کو وطن پرست نہیں بلکه انسانیة پرست دیکهنا چاهتا هے -

(خدمت عالم و خدمت وطن)

لیکن اگر تمام عالم همارا وطن اور اسلیے محترم هے ' تو وه خاک تو بدرجۂ اولی همارے احترام محبت کي مستحق هے ' جسکي آب و هوا میں هم صدیوں سے پرورش پا رهے هیں ؟ اگر تمام فرزندان انسانیت همارے بهائي هیں ' تو وه انسان تو بدرجۂ اولی همارے احترام اخوت کے مستحق هیں ' جو اسي خاک کے فرزند اور مثل همارے اُسي کي سطح پر بہنے والے پاني کے پینے والے ' اور اُسي کي فضاء محبوب کو پیار کرنے والے هیں -

بس آج جنوبي افریقه میں جو قیامت کبری قائم هے - مظلومیت کي جو انتہا اور ایثار و قرباني کي جو مهم درپیش هے ' میں نہیں سمجهتا که دنیا میں پیروان اسلام سے بڑهکر اور کون گـروه هوسکتا هے ' جس کے لیے سب سے زیاده جهـاد جذبات و عمال کي اسکے اندر دعوت هو ؟

وه ' جو دنیا میں حق کي نصرت کیلیے آئے هیں - وه ' جو عالم کو اُس ظـلم و سفاکي سے نجات دینے کیلیے آے هیں جو حکومتوں کے غرور اور قوموں کے جنسي تعصب و وحشت سے پیدا هوتا هے - وه ' جو عدل کے علم بردار ' اور اسلیے خلافة الهي کے مدعي هیں - وه ' جو دنیا میں اپنے تئیں اُس ارحم الراحمین کا نائب سمجهتے هیں جو ظلم پر غضب ناک مگر انصاف سے خوش هوتا هے - اور پهر سب سے آخـر مگر سب سے مقـدم یه که جو مسلم هیں ' اور اسلیے تمام

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

میں چاھتا ھوں کہ چند الفاظ اسکے متعلق اور عرض کروں - ٥ - ذي الحجه کي اشاعت میں جو مضمون مفصل شائع ھوا ھے ' وہ قارئین کرام کے پیش نظر ھوگا - اس مضمون میں پوري شرح و بسط کے ساتھہ فیصلے کي اُس صورت کو عرض کرچکا ھوں جو پہلے قرار پائي تھي' اور جسکي مجھے اطلاع دي گئي تھي -

سب سے پہلے اسپر نظر ڈالني چاھیے کہ موجودہ صورت اُس صورت سے کن کن امور میں مختلف ھے ؟

(١) سب سے پہلا سوال زمین متنازعہ فیہ کي ملکیت کا ھے حضور ویسراے نے نہ صرف یہ کہ اسے مبہم ھي چھوڑ دیا ھے ' بلکہ اس کو غیر ضروري بھي قرار دیا ھے -

مسٹر مظہر الحق کہتے ھیں کہ ملکیت کا اعتراف کرا لینا کچھہ بھي مشکل نہ تھا ' لیکن قانوناً یہ ایک لا حاصل بات ھوتي - زمین موقوفہ کسي کي ملک نہیں - البتہ گورنمنٹ نے اسپر قبضہ کر لیا تھا جو ھم کو واپس ملگیا - عدالت دیواني میں نالش بھي کي جاتي تو قبضہ کي کي جاتي' نہ کہ ملکیت کي -

جناب مولانا عبد الباري صاحب کے ایک خط کا کچھہ حصہ آج کي اشاعت میں کہیں درج کیا گیا ھے ' اُس میں بھي انھوں نے اسي پر زور دیا ھے -

میں نے اسپر غور کیا لیکن میں اسے سمجھہ نہ سکا - یہ سچ ھے کہ وقف کي ملکیت کسي کو نہیں پہنچتي مگر پھر یہ کیا تھا کہ میونسپلٹي اُس زمین کي قیمت دے رھي تھي ؟ وہ قیمت دیکر صرف قبضہ لینا چاھتي تھي یا وہ حق بھي ' جسے حق تملک کہتے ھیں ؟

خرید و فروخت کس شے کي ھوتي ھے ؟

" زمین موقوفہ " کسي کي ملکیت نہیں - یہ آپکا خیال ھے نہ کہ عملاً گورنمنٹ کا - وہ ضرورت کے وقت بقیمت اسکو خرید تي اور اسکي ملکیت کو منتقل کر لیتي ھے - پس یہ بات کہ زمین کسي کي ملکیت کا سوال نہ تھا بلکہ قبضہ کا ' خود آپکا ایک دعوا ھے اور جب آپ یہ کہتے ھیں تو کوئي دلیل پیش نہیں کرتے بلکہ محض اپنے دعوے کا اعادہ کرتے ھیں -

یہ کوئي مسلم مقدمۂ قانوني نہیں جو آپ میں اور آپکے مدعا علیہ میں مشترک ھو - اور اسکا اعتراف کرانا غیر ضروري ھو - مسجد سے وہ زمین علحدہ کرکے سڑک میں شامل کرا لي گئي - اسمیں اور مسجد میں ایک دیوار حائل ھوگئي - اسکے معاوضہ میں دوسري زمین دي جاتي تھي یا نقد روپیہ -

یہ تمام باتیں صرف قبضہ ھي سے متعلق نہ تھیں -

میں قانون سے واقف نہیں ھوں لیکن قانون کو سمجھنا چاھتا ھوں - میرا خیال یہ ھے کہ اصلي سوال ملکیت ھي کا ھوگیا تھا - وہ پہلي صورت میں اصولي طور پر ملحوظ تھا مگر اس صورت میں نظر انداز کر دیا گیا -

(۲) اسکے بعد سوال حق قبض و تصرف کا ھے - پہلي صورت میں قبضہ بالکل مسجد کو مل جانا چاھیے تھا لیکن اب اشتراک حق مرور سے پورا قبضہ بھي باقي نہ رھا -

(۳) ھئیۃ مجموعي اُس صورت کي ایسي تھي ' جس سے یہ تغیر گویا خود مصالح مسجد کیلیے ھوتا ' اور یہ نظیر قائم نہ ھوتي کہ سڑک کي توسیع کیلیے مسجد کي زمین کسي راضي نامہ کے بعد لیلي جاسکتي ھے -

پس في الحقیقت موجودہ فیصلہ میں عدم ملکیت ' عدم تکمیل قبضہ ' اور آیندہ نظیر ' تین نقص شدید پائے جاتے ھیں - قبضہ کي عدم تکمیل کا مبنی حق اشتراک مرور ھے -

مولانا عبد الباري کي تحریر جو آج شائع کي جاتي ھے ' صاف صاف لفظوں میں بتلاتي ھے کہ -

(١) انھوں نے جواز کا فتوی نہیں دیا - انکي خواھش یہ تھي کہ حضور ویسراے زمین ھمارے سپرد کردیں اور ھم میں اور میونسپلٹي میں معاملہ رھجاے -

(۲) وہ اس خیال کو لفظ " بہتان " سے تعبیر کرتے ھیں کہ " انھوں نے موجودہ صورت کو جائز سمجھا "

(۳) جیسا کہ انھوں نے انریبل سید علي امام سے کہا ' انکو اعتراف ھے کہ " اس فیصلے سے نہ تو مسلمانوں کي تشفي ھوئي اور نہ بے چیني دور ھوگي "

میں سمجھتا ھوں کہ اسکے بعد اصل معاملے کي نسبت مولانا میں اور ھم میں کچھہ بھي اختلاف باقي نہیں رھتا ' سوا اُس طریق کار کے جو اختیار کیا گیا ' اور وہ واقعہ ماضي ھے نہ کہ اس مسئلہ کا مستقبل - وقت ایک بار جاکے پھر آنے کا عادي نہیں :

نکل گیا ھے وہ کوسوں دیار حرماں سے !

پس في الحقیقت یہ کہنا کسي طرح غلط نہوگا کہ " موجودہ تصفیۂ زمین پر بے اطمیناني ظاھر کرنے میں کوئي اختلاف نہیں ھے - در اصل ایک ھي خیال ھے اور ایک ھي گروہ "

اس تصفیہ کے دو جزو ابھي باقي ھیں :

(١) کونسل کي آیندہ نشست میں حفظ عمارات دینیہ کے قانون کا پیش ھونا اور پاس ھونا ' جس کا ذمہ برنباے وعدہ ھز ایکسلنسي و انریبل مسٹر امام ' جناب راجہ صاحب نے لیا ھے -

(۲) دالان کي تعمیر کے وقت میونسپلٹي سے بہ نہج احسن تصفیہ -

اگر پہلا جزو پورا ھوجاے تو موجودہ تصفیہ کے تین نقائص میں سے ایک نقص شدید خود بخود دور ھو جایگا ' یعنے اس نظیر کا آیندہ کیلیے متعدي ھونا -

دوسرے جزو پر اگرچہ مولانا عبد الباري بار بار وثوق کے ساتھہ زور دیتے ھیں' اور اس خط کے آخر میں بھي انھوں نے دھرایا ھے ' لیکن میں چند دنوں کي امید خوش سے زیادہ اسے نہیں سمجھتا - ویسراے نے اپني تقریر میں جن اُمور کو واضح کر دیا ھے اس سے زیادہ اب کچھہ نہ ھو سکے گا - البتہ یہ ممکن ھے کہ شاید میونسپلٹي سے تعمیر کے وقت کچھہ رعایات دیگر صورتوں میں حاصل ھوجائیں - کیونکہ کہا جاتا ھے کہ اسکي نسبت حضور ویسراے نے اطمینان دلایا ھے اور ایک طرح کا غیر سرکاري وعدہ ھوچکا ھے -

پس ان حالات کے ساتھہ اگر کام کرنا ھو تو صرف دو ھي کام اس بارے میں ھمارے سامنے ھیں -

(١) فوراً ایک منتخب کمیٹي قائم کي جاے جسمیں باھر کے لوگ بھي شامل ھوں اور جو تعمیر دالان وغیرہ کے مسئلہ کو اپنے ھاتھہ میں لے اور صرف کانپور کي مقامي حالت پر نہ چھوڑ دیا جاے - اسمیں کانپور کے معززین بھي شامل ھوں - بحالت موجودہ اصلي ضرورت ایک با قاعدہ جماعت کي ھے -

(۲) مجوزہ قانون کا انتظار و مطالبہ -

(۳) بصورت عدم نفاذ قانون دیواني نالش -

افسوس کہ اس سے بھي اھم تر سوال ۳ - اگست کے خونین مظالم کا تھا ' اور وہ عین زندگي کي حالت میں دفن کردیا گیا : انا للہ و انا الیہ راجعون - اس جہان میں کوئي ھستي ایک مرتبہ مر کر پھر واپس نہیں آ سکتي - میرے پرجوش دوستوں کو سمجھنا اور غور کرنا چاھیے :

مقصد پذیر نیست دریغا ' وگرنہ من
در ھر قدم ھزار قدم پیش رفتہ ایم !

مسٹر گاندھي ھیں جنھوں نے جنگ کے چھڑتے ھي امپیریل گورنمنت کو اطلاع دي تھي کہ وہ مع اپني تمام جماعت کے برٹش گورنمنت کي خدمت کیلیے طیار ھیں -

جنگ کے کچھہ عرصے بعد وھي امپیریل گورنمنت ' جسکي نظروں میں ھندوستان کبھي بھي سلف گورنمنت کیلیے عملاً موزوں نہو گا ' مجبور ھوئي کہ جنوبي افریقہ کو اداري خود مختاري دیدے - چنانچہ کیپ ' نا ٹال ' اور ٹرنسوال کے چار صوبے جو باھم ملکر ایک متحد حکومت بنائے گئے تھے ' برٹش گورنمنت نے انکی اداري خود مختاري کا اعلان کردیا -

اسکے بعد ھي مصائب کا اصلي دور شروع ھوتا ھے - اس سے پہلے مسٹر جنوبي افریقہ کو گورنمنت ھند کا بھي کچھہ نہ کچھہ خوف تھا - اب وہ بھي جاتا رھا -

(سنہ ٦ - سے ١٠ - تک)

چنانچہ سنہ ١٩٠٦ میں قانون رجسٹریشن نافذ کیا گیا جس کا ذکر اوپر ھوچکا ھے - اسمیں یہ شرط قرار دي گئي کہ ھر مرد و عورت خواہ خوانده ھو خواہ نا خوانده ' دستخط کي جگہہ اپنے انگوٹھے کا نشان مثل وحشیوں اور مشتبہ لوگوں کے چھاپے !

ھندوستانیوں نے اس حکم کو اپنے محترم و محبوب ملک کي توھین سمجھا اور اسکے خلاف ایک خاموش مقابلہ شروع کردیا - یہ مقابلہ متصل سنہ ١٠ - تک جاري رھا - اس اثنا میں ڈیڑھہ سو آدمي قید ھوے - ایک سو دو جلا وطن کیا گیا - ٧٥ - لاکھہ روپیہ سے زیادہ کي ھندوستاني جائدادیں ضائع ھوئیں ' کتنے ھي خاندان برباد ھوگئے - کتنوں کے عزیز بچے اس دار و گیر میں گم گئے جنکا سراغ اب تک نہیں ملا !

اس اثنا میں بد بخت ھندوستان بھي چیختا رھا اور جنوبي افریقہ سے بھي کئي وفد انگلستان پہنچے - کچھہ دنوں کے بعد ھي کینگ جارج پنجم کي تاجپوشي کي تقریب تھي - اس تقریب نشاط میں مظلوموں کي فریادوں کا بلند ھونا موزوں نہ تھا ' اسلیے امپیریل گورنمنت نے بھي زور ڈالا - نتیجہ یہ نکلا کہ عارضي طور پر ظلم و وحشت کي اس بے امان شمشیر زني میں ایک سکون سا پیدا ھوگیا اور یونین گورنمنت نے بالفعل راضي نامہ کرلیا -

گو بظاھر معلوم ھوتا تھا کہ یہ سکون ھے ' مگر در اصل ایک مہلت جنگ تھی اور اسلیے تھي تاکہ آئندہ زیادہ تازہ دم ھوکر حملہ کیا جائے - چنانچہ باوجود گورنمنت کے متعدد مواعید و اعلانات کے اب پوري قوت اور آمادگي کے ساتھہ وحشیانہ قوانین کا عمل در آمد شروع کردیا گیا ھے -

(مقابلہ)

لیکن ظلم و سفا کي کا جس قوت سے حملہ ھوا ھے ' معلوم ھوتا ھے کہ صبر و استقامت کي بھي اتني ھي طاقت کے ساتھہ فرزندان ھند مقاومت کیلیے طیار ھوگئے ھیں - تمام جنوبي افریقہ میں ھندوستانیوں کي آبادي ڈیڑھہ لاکھہ کے قریب ھے ' جسمیں ایک لاکھہ بیس ھزار مزدور ھیں - سب سے پہلے چار ھزار ھندوستانیوں کی ایک جماعت نے مسٹر (گاندھي) کے ماتحت عزت کي قرباني کیلیے اپنے تئیں پیش کیا - انھوں نے کار و بار بند کردیے اور ٹرانسوال سے نٹال روانہ ھوگئے - یہ اسلیے کیا کہ ھندو ستانیوں کیلیے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جانا بھي جرم ھے - پس انھوں نے چاھا کہ اس قانون کي عملاً خلاف ورزي کر کے اپنے تئیں سزا دلائیں اور اسطرح ظلم کے مقابلے میں بظاھر جسماني شکست کھا کر حقیقتاً اخلاقي فتح حاصل کریں -

اس جماعت میں صرف مرد ھي نہیں بلکہ عورتیں بھي اور انکے ساتھہ معصوم بچے بھی ھیں !

بالاخر مسٹر گاندھي گرفتار کر لیے گئے اور انھوں نے جرمانے کي جگہ قید خانے میں جانا پسند کیا -

(مقدس قرباني)

مسٹر گاندھي اس خاموش مقابلے کا سپہ سالار ھے - وہ ایک کامیاب بیرسٹر تھا جسکي آمدني ایک لاکھہ روپیہ سالانہ کے قریب تھي - لیکن مدت سے اس جانفروش راہ حریت نے پریکٹس چھوڑ دی ھے اپني تمام دولت اسي راہ میں لٹا دي اور صرف ٣ - پاونڈ ماھوار پر گذارہ کرتا رھا - یہ وہ مقدس ایثار ھے جس کے لیے ھندوستان میں ھم ترس رھے ھیں لیکن ھندوستان کا ایک فرزند ھندوستان سے باھر اسکا نا قابل فراموش نمونہ پیش کر رھا ھے !!

(جہاد في سبیل اللہ)

ھر جد و جہد جو ظلم ' جبر ' نا انصافي ' اور انسانیت دشمني کے مقابلے میں کي جائے ' في الحقیقت جہاد في سبیل اللہ ھے - کیونکہ خدا انسان نہیں ھے جسکے کاموں کیلیے ھم اپنے جان و مال کو نثار کرینگے ' بلکہ صداقت اور حق و عدالت ھي اسکا کام اور ظلم کی مقاومت ھي اُسکي راہ ھے - پس زمین پر جو شخص حق کي خدمت کرتا ھے ' یقیناً وہ آسمان پر خدا کے خدمت گذاروں میں پکارا جاتا ھے - مسٹر گاندھي نے اس راہ میں اپني جان اور مال ' دونوں لٹا دیا پس في الحقیقت وہ مجاھد في سبیل اللہ ھیں ' اور " بانفسھم و باموالھم " کے ھر دو مراحل جہاد مقدس سے گذر چکے ھیں -

یہ حق و عدالت کا سپہ سالار عجیب ھے - جبکہ بندوقوں کے فیر اور کوڑوں کي ضرب سے اسپر حملہ کیا گیا ھے ' تو نہ تو اُس کے پاس مسلح فوج ھے اور نہ خود اسکے ھاتھہ ھي میں لوھے کا کوئي تیز آلہ ھے ' تا ھم ھم کو یقین ھے کہ اسکي فوج بے شمار ' اور اسکے آلات جنگ کي کاٹ کاري ھوگي - وہ اس معرکے میں گو تنہا ھے لیکن حق و صداقت کے فرشتے اُسکے یمین و یسار ھیں ' اور اسکے ساتھي گو نہتے ھیں ' لیکن مظلومیت خود ھي ایک تلوار ھے ' جسکي موجودگي میں اور کسي اسلحہ کي ضرورت نہیں ھوتی - وہ وقت دور نہیں جب اس جنگ کا خاتمہ ھوگا ' اور دنیا کے لیے صابر و اولوالعزم مظلوموں کے اخلاقي فتح کي ایک عظیم الشان مثال یادگار چھوڑتي ھوگي !

بلی ' ان تصبروا و تتقوا و یاتوکم من فورھم ھذا ' یمددکم ربکم بخمسة الاف من الملائکة مسومین - (٣ :)	ھاں بیشک ' اگر تم صبر کروگے اور حق و صداقت کي نا فرماني سے بچوگے تو پھر تمھیں کوئي قوت شکست نہ دیسکے گي - اگر تم پر دشمن اسي آن حملہ کردیں تو خدا اپنے ھزاروں ملائکة نصرت سے تمھاري مدد کریگا -

(موجودہ حالت)

گذشتہ اشاعت میں تازہ حالات کا خلاصہ دیچکے ھیں ' تمام ھندوستاني لیڈر گرفتار کر لیے گئے ھیں - کانوں کے احاطوں کو بھي جیل خانہ بنا دیا گیا ھے - جبر و ظلم ' خوں ریزي و سفا کي ' تعذیب و عقوبت کي انتہا ھوگئي - جن مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ھے انکے لیے پستول اور کوڑے اپني جلادي کیلیے مستعد ھیں - عدالت حکم دیتي ھے کہ جو مزدور کام نہیں کریگا ' اسکو بھوکا رکھکر مارا جائیگا - دو ھندوستاني زخمي ھو چکے ھیں اور کوڑوں کي سزائیں جاري ھیں -

عالم کی امنیت و عدالۃ کی نگرانی کے اولین مستحق ہیں ! اگر وہ اپنی انسانیت دوستی اور مظلوم پروری کو صرف ایک ہی قوم و ملک کے ساتھہ وابستہ کردینگے اور اس طلم آباد ارضی کے ہر ماتم میں یک ساں جوش و خروش اور غیر متغیر عزم و ہمت سے حصہ نہ لیں گے ‘ تو کیا پھر اسمانوں سے فرشتے اتر ینگے جو زمین کی بیکسی پر ماتم کرینگے ؟ یا دریاؤں کی مچھلیاں اور ہوا کے پرند جمع ہونگے ‘ تا انسان کی مظلومی پر مرثیہ خوانی کریں ؟

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر میرا بس چلتا تو میں اس دنیا کے تمام ماتموں کو صرف مسلمانوں ہی کیلیے مخصوص کردیتا اور کسی دوسرے کی شرکت اسمیں کبھی گوارا نہ کرتا - کیونکہ زمین پر جہاں کہیں بھی ہمدردی کے آنسوؤں اور دل کے پیام محبت کی ضرورت ہو ‘ وہ صرف پیروان اسلام ہی کا حصہ ہے ‘ اور صرف کلمۂ توحید ہی کے گھرانے کا ورثہ ہے - کیونکہ سب اسلیے آئے تاکہ اپنے تئیں بچائیں مگر مسلمان صرف اسلیے آئے تاکہ تمام انسانوں کو بچائیں :

وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا ‘ لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا -

(افسانۂ غربت)

میرا مقصود جنوبی افریقہ ہندوستانیوں کے تازہ مصائب ہیں -

ہندوستانیوں کا کوئی جرم بجز اسکے نہیں ہے کہ وہ وہاں بس گئے ہیں ‘ کاروبار کرتے ہیں ‘ اور چونکہ محنتی اور کفایت شعار ہیں اسلیے روپیہ پیدا کرلیتے ہیں - انکی مرفہ الحالی وہاں کی گوری آبادی کو کھٹکتی ہے اور پسند نہیں کرتی کہ انکی سرزمین میں باہر کا کوئی انسان روپیہ کمائے - بوجہ کم خرچ اور کفایت شعار ہونے کے ہندوستانی دکاندار کم نفع پر مال فروخت کرتے ہیں - بعض بازاروں میں گورے دکانداروں کو اس سے بھی نقصان ہوتا ہے - یہ انکی مزید برہمی کا سبب ہے - انہوں نے اپنی گورنمنٹ کو آمادہ کیا کہ کسی نہ کسی طرح ہندوستانیوں کو یہاں کے قیام سے روک دیا جاے -

یونین گورنمنٹ انسانوں کو یکایک قتل نہیں کرسکتی ‘ وہ مسیحی ہے اور یقیناً اسکے سامنے قرون مظلمہ کی وہ تمام وحشیانہ خوں ریزیاں موجود ہیں ‘ جنکی وجہ سے یہ دور دنیا کے امن و حریت کیلیے ایک جہنمی لعنت رہا ہے - اُسے وہ طریقہ بھی معلوم ہے جسکے ذریعہ رومی عیسائی مصر و شام کے ملحدوں کو سزائیں دیتے تھے ‘ اور پھر اُسے زندہ انسانوں کو جدائی میں بیت کو جلا دینا بھی ضرور آتا ہوگا جیسا کہ اسپین کی مجلس عدالت دینی (انکویزیشن) ہزارہا خدا کے پیدا کردہ انسانوں کے ساتھہ کرچکی ہے - تاہم اب وہ ایسا نہیں کرسکتی اور زمانے کے انقلاب نے تعذیب و ہلاکت کے وہ تمام پرانے نسخے بیکار کردیے ہیں -

پس اُس نے قوانین وضع کرنا شروع کیے ‘ اور جابرانہ قوانین کی لعنت بھی اُس لعنت سے کم نہیں ہے ‘ جو آگ اور تیز کیے ہوے لوہے کی ہلاکتوں سے ملتی ہے - بلکہ فی الحقیقت وہ اس سے بھی شدید تر ہے - ایک غیور انسان تلوار کی دھار اور آتشکدے کے شعلوں سے نہیں ڈرتا مگر اُس جبر سے ضرور ڈرتا ہے جو اُسکے احترام و شرف کی تحقیر کرے -

یہ قوانین عجیب و غریب ہیں ‘ اور گویا ایک ایسی جماعت کیلیے ہیں جو سرے سے انسان ہی نہیں ہے - سب سے پہلے قانون رجسٹریشن نافذ کیا گیا جس کو تقریباً سات آٹھہ سال کا زمانہ ہوگیا ہے - اسکا منشا یہ تھا کہ ہر ہندوستانی جو جنوبی افریقہ میں رہتا چاہے ‘ اپنے تئیں رجسٹری کرائے ‘ ۳ - پاونڈ یعنی ۴۵ - روپیہ ٹیکس دے ‘ اور رجسٹری کے فارم پر دستخط کی جگہہ انگوٹھے کا نشان بنائے - پچھلوں دنوں جب بزرگ و محترم ملک ‘ انریبل مسٹر گوکھلے جنوبی افریقہ تشریف لے گئے تھے ‘ تو ارکان حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ ٹیکس فوراً موقوف کردینگے چنانچہ انہوں نے اُسی وقت اسکی اطلاع بذریعہ تار انگلستان و ہند کے پریس کو دیدی تھی - لیکن اب جنرل بوتھا کہتا ہے کہ اس طرح کا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا تھا !

اسکے بعد " قانون آبادی اہل ہند " نافذ کیا گیا جو کسی وحشی سے وحشی گروہ کیلیے بھی نا قابل تحمل ہے - اس قانون کی رو سے ہندوستانیوں کے تمام حقوق مدنی و شہری غصب کرلیے گیے اور خدا کے ہزارہا زندہ بندوں کو بکایک حکم دیا گیا کہ وہ موت سے بھی بدتر زندگی کیلیے طیار ہو جائیں :

(۱) ہندوستانی کسی شہر کی آبادی کے اندر نہیں رہسکتے -

(۲) انکی دکانیں شہر سے پورے دو میل کے فاصلے پر ہوں -

(۳) شہر کی کسی شاہراہ پر سے وہ گذر نہیں سکتے -

(۴) جنوبی افریقہ کے اندر کسی ریل کے بہتر درجہ میں سفر نہیں کر سکتے -

(۵) کسی شہر کے کسی ہوٹل میں قیام نہیں کر سکتے -

(۶) کسی رستوراں (قہوہ خانے) میں بیٹھہ نہیں سکتے -

(۷) ۳ - پاونڈ جزیہ ہر ۱۳ - برس سے زیادہ عمر کا ہندوستانی مرد اور عورت ادا کرے -

(مذہبی توہین)

اس سے بھی بڑھکر یہ کہ ایک قانون کی رو سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے نکاح کو قانوناً نا جائز قرار دیا ‘ اسلیے کہ " یہ اُس ملک کا طریق ازدواج ہے جہاں ایک سے زیادہ بیویاں کی جاتی ہیں "

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جسقدر ہندوستانی وہاں موجود ہیں ‘ سب کی بیویاں حقوق زوجیت سے محروم ہوگئیں اور انکی اولاد ناجائز قرار پائیں - اس سے بڑھکر کسی قوم کیلیے ظالمانہ سلوک کیا ہو سکتا ہے کہ اسکے مذہبی طریق کی علانیہ توہین کی جاے ‘ قانوناً اسکے طریق نکاح کو نا جائز بتلایا جاے ‘ اور اسکی جائز بیویوں کو داشتہ عورت قرار دیا جاے ؟

(احمال تاریخی)

یہ سلوک اُن لوگوں سے کیا جاتا ہے جو ایسے نصف صدی پہلے امپیریل گورنمنٹ کے حکم سے افریقہ بھیجے گئے تھے اور تقریباً سب کے سب مزدوری پیشہ لوگ تھے - اُس وقت جنوبی افریقہ آج کا جنوبی افریقہ نہ تھا - وہ ایک وحشت زار و ویرانی تھا ‘ جہاں بڑے بڑے شہروں اور متمدن آبادیوں کی جگہ درندوں کے بھٹ ‘ اور صحرائی جانوروں کے مساکن تھے - اِن لوگوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں کر کے شہر آباد کیے - عمارتیں تعمیر کیں ‘ کارخانوں میں مشین کے پرزوں اور پھرکیوں کی طرح کام کیا ‘ اور اس طرح یہ " عظیم الشان جنوبی افریقہ " طیار ہو گیا جسکے متمدن بازاروں سے اب ان وحشیوں کو گذرنے کی اجازت نہیں !

ابتدائی تیس سالوں کے اندر ہندوستانیوں سے سلوک برا نہ تھا لیکن گذشتہ ۲۰ - ۲۵ - سال سے موجودہ مظالم کی ابتدا ہوئی - مشہور جنگ ٹرانسوال کے اصلی اسباب و بواعث خواہ کچھہ ہی ہوں ‘ لیکن بظاہر ایک سبب گورنمنٹ ہند کی یہ شکایت بھی تھی کہ ہندوستانیوں کے ساتھہ اچھا سلوک نہیں کیا جاتا - نہی

مقالات

تاريخ اسلام اور بحريات

" تذكرهٔ جهاز " رشاديه "

پچهلي ڈاک ميں ترکي سے جسقدر مصور رسالے آئے هيں ' نئے عثماني جهاز (رشاديه) کي تصوير اور تذکره سے پر هيں - انکو ديکهکر بے اختيار گذشته عهد اسلامي کے بحري کارنامے ياد آگئے :

گذر چکي هے يه فصل بهار هم پر بهي !

خيال گذرا که الله اکبر ! کيا انقلاب زمانه هے ! آج ايک آهن پوش جهاز کسي دوسرے ملک کے کارخانے کي غلامي کرکے حاصل کيا گيا هے تو اسپر تمام ملک ميں غلغله هے - کبهي يه عالم تها که بحر اسود و اقيانوس پر صرف اسلامي بيڑوں هي کا قبضه تها ' اور سلطان نور الدين کے کارخانهٔ جهاز سازي ميں ميلوں تک آلات جهاز سازي پهيلے هوے تهے !

يه قصه هے جب کا که آتش جواں تها !

جي ميں آيا که اس تقريب پر اپني پچهلي داستانوں کي کچهه ورق گرداني کرليجيے که اگر بستر مرگ پر ايام صحت کو جي بهر کر ياد کرلينے هي کي مهلت مل جاے تو بهي بهت هے ورنه بهتوں کو تو يه بهي ميسر نهيں :

گاهے گاهے باز خواں ايں دفتر پارينه را
تازه خواهي داشتن گر داغهاے سينه را

مسلمانوں کے گذشته تمدن کي تاريخ ميں بحري ترقيات پر اب تک بهت کم لکها گيا هے مگر تفحص و تجسس سے کام ليا جاے تو بکثرت مواد عام تاريخوں هي ميں موجود هے - سب سے زياده اس بارے ميں علامهٔ (مقريزي) کا ممنون هونا پڑيگا ' جس نے اپني بے نظير تاريخ مصر (الخطط و الآثار) کي تيسري اور چوتهي جلد ميں مصر کے چند کارخانوں کے نهايت تفصيلي حالات ديے هيں -

سب سے پہلے اُن جنگي اور غير جنگي کشتيوں کے اقسام پر نظر ڈالني چاهيے جو عربوں نے عام طور پر استعمال کي تهيں اور انکے نام لغة عربي ميں داخل هوگئے هيں - اسکے بعد اسپين اور افريقه کے جنگي جهازوں کا ايک پورا دور هے اور پهر عثماني و مماليک مصر کے عهد کے بعض خاص بحري حوادث و ترقيات هيں - يکے بعد ديگرے هم سب پر نظر ڈاليں گے -

اس سلسلے ميں بعض مرقعات بهي هيں جنکا معائنه موضوع کي دلچسپي کو بڑها ديگا - آج ايک صفحهٔ مرقعات پيشکش هے ' جس ميں عهد اسلامي کي ايک جنگي کشتي اور سلطان محمد فاتح کي بعض کشتيوں کي تصويريں آپ ملاحظه فرمائيں گے -

(تحقيق كلمهٔ اسطول)

سب سے پہلے اُس عام لفظ کے مفهوم کو متعين کرليں جو عربي تاريخوں ميں بحري جنگوں کے تذکره ميں بار بار آتا هے اور آجکل بهي عام طور پر مستعمل هے - يعني کلمهٔ " اسطول " -

اسطول ايک يوناني نژاد لفظ هے - اسکے معني هيں " چند جهازوں يا کشتيوں کا مجموعه " جسکو آجکل اردو ميں " بيڑا " کهتے هيں - مشهور شاعر (بحتري) کهتا هے :

يسرو قون اسطول کان سفينة　　" وه ايسے بيڑے چلاتے هيں جنکي
سحائب صيف من جهام و ممطر　　کشتياں کيا هيں ' گرمي کے بادل هيں که بعض توخالي هيں - اسليے جلد گزر جاتے هيں - اور بعض پاني سے لدے هوے هيں - اسليے دير ميں چلتے هيں "

ليکن " اسطول " کا اطلاق بيڑے کے علاوه جهاز پر بهي هوتا هے - (خفاجي) شفاء العليل في المعرب و الدخيل ميں لکهتے هيں :

الا سطول مرکب تهياء　　اسطول وه جهاز هے جو جنگ يا تجارت
للقتال و نحوه　　و غيره کے ليے تيار کيا جائے -

(سفن و نوابع اساطيل اسلاميه)

اسلامي اسطول مختلف انواع کي کشتيوں سے مرکب هوتے تهے جنميں اهم انواع يه هيں :

(بطس)

(بطس) بطسة کي جمع هے - کبهي اسي کو بطشه يا بسطه بهي کهتے هيں مگر يه دونوں نام مستقل الفاظ نهيں - اسي لفظ بطسه کي تحريف هيں -

يه ايک بهت بڑي جنگي کشتي تهي - اسکے حجم کي طرح اسميں باد بان بهي بکثرت هوتے تهے - مقريزي کي عبارت آگے آيگي جس سے معلوم هوگا که هر ايک ميں ۴۰ باد بان هوتے تهے - اس سے اندازه هوسکتا هے که عظمت حجم اور کثرت باد بان نے اسکے منظر کو کسقدر هائل و مهيب بنا ديا هوگا ؟

کشتي کي يه قسم صليبي لڑائيوں ميں خاص طور پر مشهور هوئي - کيونکه يه ان تمام کشتي کي انواع ميں مشهور ترين نوع هے جو اس زمانه ميں سب سے بڑے هونے کي وجه سے بحري جنگ ميں استعمال کيجاتي تهي -

بطسه کا استعمال جنگ کے علاوه سامان کے نقل و حرکت اور بار برداري ميں بهي هوتا تها - چنانچه جنگ کے وقت کشتي ميں فوج ' اسلحه ' رسد ' ميگزين ' سامان محاصره ' وغيره کے تمام لوازم و ضروريات جنگ اسميں بهر ديتے تهے - غرض که کشتي کيا هوتي تهي - پورا جهاز تها -

يه نه تها که بطس کا اسطرح استعمال هنگامي اور فوري ضرورتوں هي کے وقت هوتا تها ' بلکه وه اسي ليے بنائي بهي جاتي تهيں - چنانچه انکي ساخت ميں يه امور ملحوظ رهتے تهے - ذخائر جنگ کے ليے اونچي اونچي چهتيں بنائي جاتي تهيں - اندر مختلف درجے هوتے تهے جن ميں فوج کے مختلف طبقے علحده علحده بيٹهتے تهے -

يورپين مورخين لکهتے هيں که شاه جرمني نے جنگ کے ليے جو بطس بنوائے تهے ' وه اتنے بڑے تهے که اسکو لوگ " آدهي دنيا " کهتے تهے ! (موسيو سيديو کا مضمون تمدن اسلامي پر ' مترجمهٔ رفاعه بک طهطاوي)

(گورنمنٹ هند)

یه بالکل سچ هے که جنوبي افریقه کی گورنمنٹ اندروني خود مختاري رکهتي هے اور وه کچهه هندوستان نهیں هے جهاں سب کچهه کیا جاسکتا هے ' تاهم قابل غور امر یه هے که انگلستان کی وه انساني همدردي ' مظلوم پروري ' نوع خواهي ' جو کبهي ساحل باسفورس پر جنگي نمایش کرنا چاهتي هے ' کبهي مقدونیا میں اپنے کمشنر مقرر کرتي هے ' کبهي جنگي بیڑوں کو دردانیال کے قریب پهنچ جانے کا حکم دیتي هے ' کیا اس انتهائي وحشت و سفا کي پر بهي کچهه نه کر سکیگي ؟

امپیریل گورنمنٹ یقیناً اندروني معاملات میں دخل نهیں دیسکتي لیکن کیا به حیثیت ایک متمدن حکومت هوے کے اس ظلم و جبر پر مواخذه بهي نهیں کرسکتي ' جس کا ایک ادنی سا شبه بهي ترکي اور ایران کو تخت حکومت اولٹ دینے کي دهمکي دینے لگتا هے ؟ کیا اگر چین کے کسي کهیت میں ' شام کے کسي دامن کوه میں ' قسطنطینیه کي کسي گلي میں ' مصري فلاحوں کي کسي آبادي میں ' ایک گورے جسم کے ساتهه کسي غیر مسیحي هاتهه کا کوڑا مس کر جاتا ' تو انگلستان کي بے حسي کا یهي حال هوتا جو آج کامل پندره سال سے نظر آرها هے ؟

گورنمنٹ هند نهیں معلوم کب کروٹ لیگي ؟ جو زخم مظلوموں کے جسموں پر لگ رهے هیں ' وه شاید اس مراسله کے نتیجه کا انتظار نه کریں جو لارڈ هارڈنگ کي گورنمنٹ انڈیا آفس میں بهیجے گي -

(همارا فرض)

لیکن بهر حال انساني فرض ان فکروں سے بالا تر هے - خود هم کو که اپنے عزیز بهائیوں کي فریادوں کو سن رهے ' اور انکي داستان غربت و مصیبت کو پڑهرهے هیں ' صرف اپنا فرض هی سوچنا چاهیے -

اس وقت سب سے زیاده مقدم کام روپیه کي فراهمي هے ' جس کے لیے هندوستان کے بزرگ ترین فرزند ' یعني انریبل مسٹر گوکهلے نے دوره شروع کردیا هے - اس حق و ظلم کي معرکه آرائي کي فتح صبر و استقامت پر موقوف هے اور وه بغیر اعانت مالي کے ممکن نهیں - پنجاب نے اس بارے میں قابل تقلید مثال قائم کي هے ' جهاں ایک دن کے اندر ۲۵ - هزار روپیه هوگیا اور مسٹر لاجپت راے نے کها که " میں ابهي تمام پونجي فنڈ میں دیدینے کیلیے طیار هوں "

افسوس که یه سب کچهه هو رها هے مگر مسلمان غافل هیں ' اور جس صف میں انهیں سب سے آگے انکے خدا نے رکها تها ' اپني بدبختي سے اسمیں سب سے پیچهے بهي نهیں -

آج مسٹر گوکهلے روپیه کي فراهمي کیلیے دوره کر رهے هیں ' مگر کهیں سے بهي یه صدا نهیں آتي که فلاں مسلمان لیڈر بهي اس کام میں تهوڑا سا وقت دینے کیلیے نکلا هے ! افسوس و صد افسوس !

کامل اس فرقۂ زهاد سے اٹها نه کوئي
کچهه هوے تو یهي رندان قدح خوار هوے !

میں اپني حالت کس کو سناؤں که علائق نے کیسا اچهه مجبور کردیا هے ' تاهم هاتهه پاؤں هلا رها هوں که کسي طرح بند توڑوں اور نکلنے سے نکلوں - مسلمانوں کو یاد رکهنا چاهیے که آج ان کي نئي زندگي کي آزمایش هے - آجتک انهوں نے ملک کي تمام خدمتیں صرف هندؤں هي کیلیے چهوڑ دي تهیں ' اور خود اپنے لیے هندؤں کو گالي دینے کا شریفانه مشغله منتخب کرلیا تها - ملک کي بهتري و فلاح کي فکر هو تو صرف هندؤں هي کو ' جابرانه قوانین کے خلاف احتجاج کریں تو صرف هندو ' جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کیلیے روئیں تو صرف هندو - اگر ایسا هي هے تو خدارا اپنے دلوں میں سوچو که بدبخت مسلمان آخر کس مرض کي دوا هیں ؟ اگر وه هندوستان میں بستے هیں تو کیا هندوستان کي خدمت بهي انکا فرض دیني نهیں ؟ اگر تمام عالم انکا وطن هے تو کیا هندوستان بهي نهیں هے ؟

گلگونۂ عارض هے نه هے رنگ حنا تو
اے خوں شده دل ' تو تو کسي کام نه آیا

مگر اب حالت پلٹي هے اور کها جاتا هے که هم بیدار هوے هیں - اگر یه سچ هے تو اسکا ثبوت کهاں هے ؟

(آیۃ کریمۂ عنوان مقاله)

عنوان مضمون کي آیت پر غور کرو - یه آیت سورۂ نساء کے اس حصے کي هے ' جهاں خدا تعالی نے ضعفاء و منافقین کي حالت بیان کي هے - فرمایا که اگر الله تعالی حکم دیتا که اسکي صداقت و عدالت کی راه میں جهاد کرو - اپنے وطنوں کو چهوڑ دو ' اپني جانوں کي قربانیاں کرو ' تو کتنے راستباز انسان هوتے جو اس حکم کے آگے سر جهکاتے ؟

حالانکه اصل راه آزمایش یهي هے -

آج هر شخص کو چاهیے که اپنے دل پر هاتهه رکهکر سوچے - جنوبي افریقه میں همارے عزیز و محبوب بهائي جو صدمات عزت وطن محترم کي راه میں برداشت کر رهے هیں ' اگر انکي جگهه هم هوتے اور هم سے ایسا کها جاتا تو هماري حالت کیا هوتي ؟ هم میں کتنے هیں جو اپني لاکهوں روپیه کي جائداد اپنے هاتهوں تاراج کرنے کیلیے مستعد هیں ؟ کتنے هیں جو مسٹر گاندهي کي طرح ایک لاکهه سالانه کي آمدني چهوڑ کر ۴۵ - روپیه ماهوار پر اپني پوري زندگي دیسکتے هیں ؟ پهر کتنے هیں جو جلا وطن هونے کیلیے ' قید میں جانے کیلیے ' اپنے بیوي بچوں کو دشت غربت میں مبتلاے آلام و مصائب کرنے کیلیے بندوقوں کا نشانه اور کوڑوں کا تختۂ ظلم بننے کیلیے طیار هیں ؟

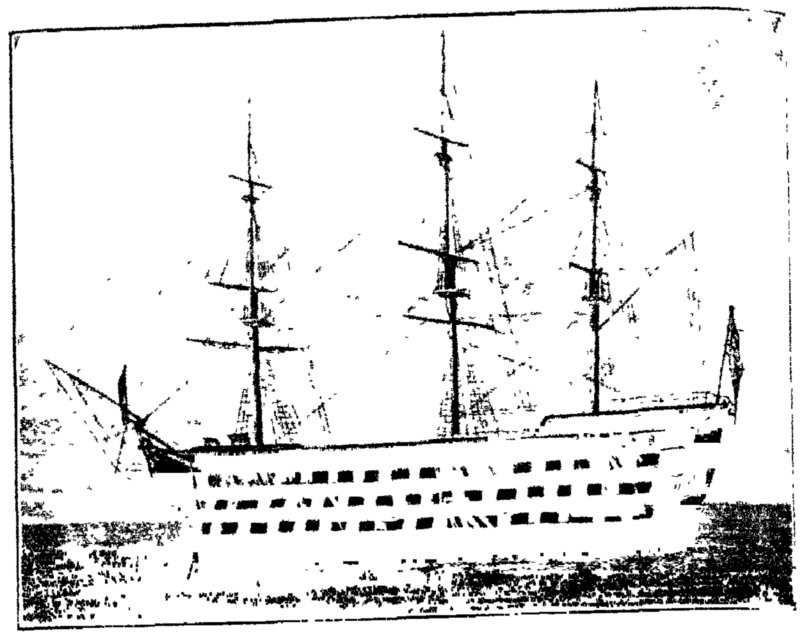
هندوستان میں آزادي کے غلغلوں سے پورا بر اعظم لرز رها هے - حریت اور قرباني کے دعوؤں سے کوئي زبان نهیں جو نا آشنا هو ' مگر عزیزان ملک و ملت ! میں تم سے سچ سچ کهتا هوں که آج جنوبي افریقه میں جو کچهه هو رها هے ' اگر اسکا دسواں حصه بهي یهاں پیش آے تو هندوستان کے شاندار دعوؤں اور عظیم الشان اعلانات کے هجوم میں بهت کم سچي روحیں ایسي نکلیں گي جو آزمایش میں ثابت قدم بهي رهیں گي :

در مدرسه کس را نه رسد دعوئي توحید
منزل گه مردان موحد سر دار ست

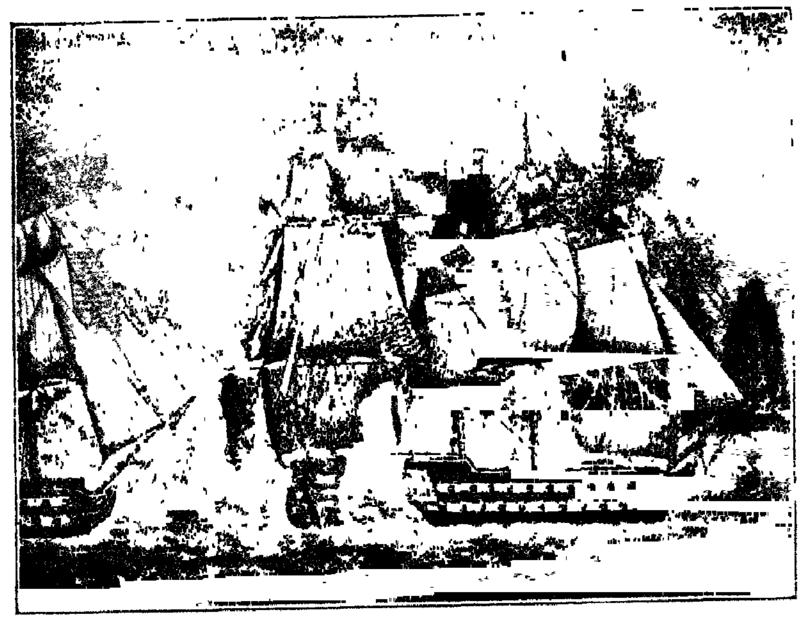
و لو انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم اوخرجوا من دیارکم ' ما فعلوه الا قلیلا منهم !

اب بهي وقت هے که مسلمان خواب غفلت سے چونکیں اور جس جوش و ایثار سے انهوں نے جنگ طرابلس و بلقان اور مسجد کانپور کے معامله میں حصه لیا تها ' اس معامله میں بهي حصه لیں - و السلام علي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ' اولئك الذین هدا هم الله و اولئك هم الو الالباب !

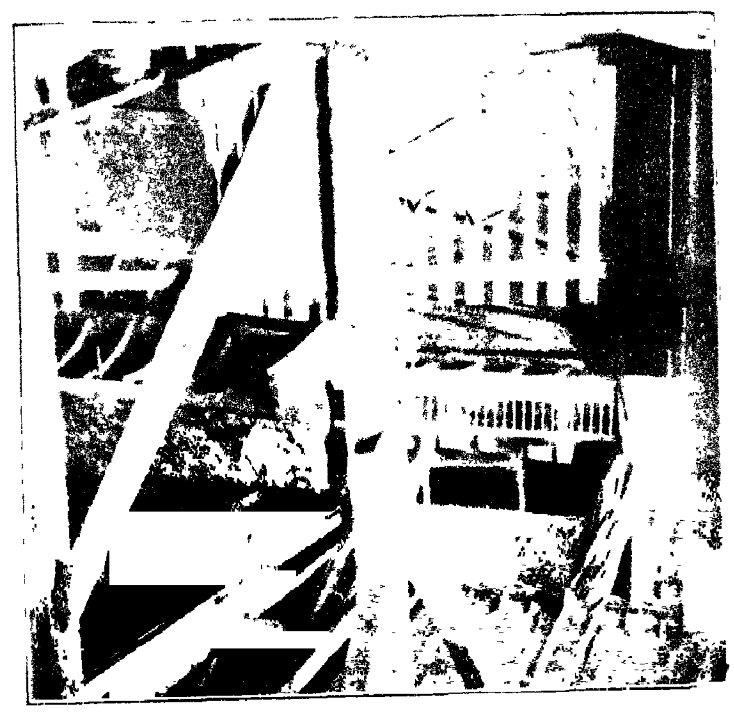
تاریخ ترقیات بحریہ



آغاز عہد بحریہ کا ایک بادبانی جہاز



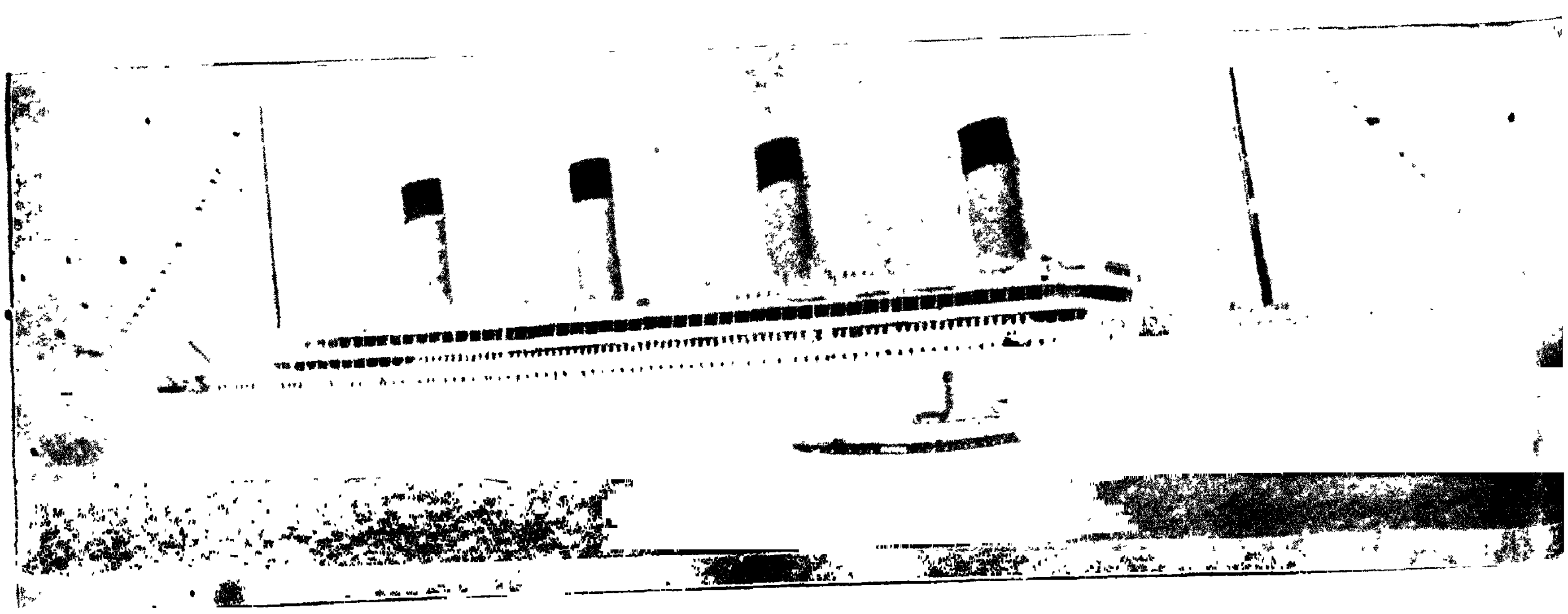
سلاطین کا اسلامی بیڑہ



سلطان محمد فاتح کا کارخانہ جہاز سازی



سلطان فاتح کا کارخانہ اور خاص سلطانی کشتی



جہاز ٹائٹنک کے بعد دنیا کا سب سے بڑا جہاز، جو حال میں طیار ہوا ہے

(معركۂ برج دباب)

بطس كے ساتهه جنگ آرائي كے مختلف طريقوں ميں مشهور ترين طريقه وه تها ' جو مونگيوں نے برج دباب كے ليتے وقت صليبي لڑائيوں ميں اختيار كيا تها -

برج ذباب وسط دريا ميں قائم تها - مونگي اسكو لينا چاهتے تهے - اسكے ليے انهوں نے بطسه كي سطح بالائي پر ايك برج بنايا تاكه اسے لكڑي سے بهر كے كهيتے هوے برج دباب كے قريب ليجائيں اور پهر اس برج ميں آگ لگا كے برج دباب كے اندر پهينكديں - وهاں جو لوگ هونگے جلكے مرجائينگے اور پهر برج پر قبضه كرليں گے اس كشتي كو جسميں برج بنوايا تها لكڑي سے خوب بهرا گيا تا كه اگر مزيد لكڑي كي ضرورت هو تو كوئي دقت پيش نه آئے - اسكے علاوه ايك دوسري كشتي كو بهي لكڑي سے بهرا گيا - پهر ايك تيسري كشتي ميں چند ايسي كمينگاهيں بنائي گئيں جهاں تك اسلحه ' تير ' پتهر ' وغيره كا گزر نه هو سكے - يه اسليے كه جب لوگ پهلي دو كشتيوں ميں آگ لگاليں تو اسميں آكے پناه ليں -

جب تياري مكمل هوگئي تو يه اسطول صليبي مرسنة مرگ بدے كے چلا - جب برج دباب كے قريب پهنچا تو اس كشتي ميں آگ لگائي گئي جسميں برج بنايا گيا تها - آگ سلگائي اور اسميں روغن نفت ڈالا - ليكن اتفاق سے هوا كا رخ برج دباب كي طرف سے خود انكي طرف هي پلٹ گيا نتيجه يه نكلا كه خود حمله آوروں كي كشتي ميں آگ لگ گئي - بجهانے كي لاكهه كوشش كي مگر كچهه نه هوا - تمام لوگ جلكے خاكستر هوگئے -

مگر مونگي اس حادثه كے بعد بهي اپنے ارادے سے باز نه آئے اور پهر اسكے ليے كے ليے تياري شروع كيں - ابكي اس برج ميں ايك سونڈهه اسطرح كي لگائي كه جب چاهيں ' وه سهر پناه كي طرف پهرے ايك راسته سا بنجاتے اور سپاه آساني سے وهاں تك جا سكے - ليكن اسمیں كاميابي نهوئي

(البـوارج)

(بوارج) بارجه كي جمع هے - اسطول كي طرح يه لفظ بهي دخيل هے - اسكي اصل سنسكرت هے - اصل ميں يه "بيڑا" تها - عرب بارجه اس عظيم الشان جنگي كشتي كو كهتے تهے ' جو "سونه" نامي كشتي سے بڑي هوتي تهي ' يا بالفاظ ديگر بڑي سونه كا نام بارجه تها - يه لفظ گو دخيل هے مگر بعد كو عربوں نے اسكا اسطرح استعمال كيا گويا يه عربي الاصل تها - چنانچه اسكو صفت كے طور پر بهي استعمال كرتے هيں اور كهتے هيں : سفينة بارجة - اي سفينه مكشوفة -

كشتي كي يه نوع عربوں نے هندوستان سے اسلام كے بعد سيكهي - هندوستان سے وه جنگ اسي كشتي پر كيا كرتے تهے - معتصم بالله عباسي كے زمانه ميں جب هندوستان نے فارس كے جنوبي ساحلوں اور اسكے قرب و جوار كے مقامات پر حمله كيا هے تو اسوقت معتصم نے انكے بيڑوں كو گرفتار كرليا - (مسعودي) كتاب التنبيه و الاشراف ميں معتصم كي فتوحات كے ذيل ميں لكهتا هے :

و اسر البوارج وهي مراكب الهند و كان فيها منهم عسكر عظيم قد عاثوا على ساحل عمان و فارس و ناحية البصرة	اور بوارج كو جو كه هندوستان كے جهاز هيں گرفتار كرليا - انميں بهت فوج تهي جو عمان و فارس كے ساحل اور بصره كے ايك گوشه پر قابض هوگئي تهي -

بوارج كا ذكر (طبري) نے بهي سنه ۲۵۱ - ۸۶۵ م كے واقعات ميں كيا هے - اسكے الفاظ يه هيں :

و لخمس بقين من صفر دخل من البصره الى بغداد عشرة سفائن بحريه تسمى بوارج ' في كل سفينه اشتيام و ثلثة نفاطين و نجار و خباز و تسعة و ثلاثون رجلاً من الجذافين و المقاتلة ' فذالك في كل سفينة خمسة و اربعون رجلاً (طبري مطبوعة مصر جلد ۱۱ - صفحه ۱۱۲) -	۲۵ - صفر كو بصره سے بغداد ميں بيس كشتياں داخل هوئيں جو بوارج كهلاتي هيں - هر كشتي ميں ايك افسر اعلى تها - تين نفت انداز - نيز بڑهئي اور باورچي - انتاليس كهينے والے اور لڑنے والے بهي تهے - سو كه هر كشتي ميں كل ۴۵ آدمي تهے -

غرض كه عربوں نے بوارج كا استعمال اسوقت سے شروع كيا جب وه فتح سندهه كے بعد هندؤں سے ملے - چنانچه مسلمان والئ سندهه هندؤں كے مقابله ميں هميشه بوارج هي استعمال كيا كرتے تهے - علامۂ بلا ذري نے فتوح البلدان ميں اسكا تفصيلي ذكر كيا هے - (ديكهو ذكر فتح سنده)

(المسطحات)

يه مسطح كي جمع هے - يه بهي ايك نهايت عظيم و جسيم جنگي كشتي تهي - پرتگالي زبان كے كلمه (Misties) اور فرنچ كلمه (Mistech) اسي كلمۂ مسطح سے نكلے هيں - يه اور بطس ' دونوں اسلامي جنگي كشتيوں ميں سب سے بڑي كشتياں سمجهي جاتي تهيں -

(الشذوات والسميـريات)

شذوات يا شزات جمع كے صيغے هيں - اسكا واحد شذاه هے - سميريات بهي جمع هے - اسكا واحد سمرية هے - يه بهي ايك قسم كي كشتي تهي جو دولت عباسيه كے عهد ميں بحري جنگوں كيليے استعمال كيجاتي تهي - جسطرح بطس حروب صليبيه ميں مشهور هوئيں ' اسيطرح يه كشتياں ان جنگوں ميں مشهور هوئيں جو زنگيوں سے تيسري صدي كے نصف آخر ميں هوئي تهيں - اسميں سپاهي ' تير انداز ' اور مسلح ملاحوں كے علاوه ' اسلحه و علم آلات جنگ كے ذخائر بهي لاد ليتے تهے - مورخ طبري سنه ۲۶۷ هجري كے واقعات ميں لكهتا هے :

دعو ان صاحب الزنج كان امر باتخاذ شذوات ' فعملت له ' فضمها الى ما كان يحارب به ' و قسم شدوانه ثلاثة اقسام بين بهبود و نصر الرومي و احمد بن الزنجي - (جلد ۱۱ - صفحه ۲۸۲)	صاحب زنجبار نے حكم ديا كه شذوات درست كي جائيں چنانچه طيار كي گئيں ' پهر انكے ذريعه سے لڑنے كيليے جن چيزوں كي ضرورت تهي ' وه بهي مهيا كي گئيں - اور اس نے تمام شذوات كو تين قسموں ميں بهبود ' نصر رومي اور احمد بن زرنجي كے سامنے تقسيم كرديا -

پهر اسي سلسلے ميں (سميريات) كا بهي ذكر كيا هے :

كتب سليمان الى صاحب الزنج يسئله امداده بسمريات لكل منهن اربعون مجذافاً ' فوافا اربعون سميرية ' في كل سميرية مقاتلان و مع ملاحيها السيوف والرماح والتراس	" سليمان نے ملك زنگ كو لكها اسكي مدد كے ليے ايسي سميريات بهيجے جنميں سے هرايك ميں ۴۰ مجداف هوں چنانچه ايسي چاليس كشتياں آئيں - هر كشتي ميں دو سپاهي تهے - نيز ان كشتيوں كے ملاحوں كے پاس تلواريں ' نيزے ' ڈهاليں بهي تهيں "

دشمن كے شذوات و سميريات ميں سے جب كوئي كشتي امان مانگنا چاهتي تهي تو ايك سفيد علم كو جو اسكے همراه هوتا سر نگوں كرديتي تهي -

دولت عباسيه كے آخر عهد ميں ان كشتيوں كا استعمال جنگ ميں موقوف هوگيا اور پهر صرف بار برداري كے كام ميں آنے لگيں

انتقاد

زهـــره

سکریٹریٹ - ریاست بھوپال - ۳ - روپیه

اردو کي یه ایک نئي حسین و جمیل کتاب هے ' جو مفید عام پریس آگره میں چھپکر ریاست بھوپال سے شائع هوئي هے -

" زهره " غالباً حیدرا باد کي کسي خاتون اهل قلم کا تصنیف کرده ناول تها ' جو انگریزي میں اس خیال سے لکها گیا تها که مذهب اسلام کي تعلیمات صحیحه ضمناً ظاهر کي جائیں اور هندوستاني رسم و رواج کے حسن و قبح نمایاں هوں - مصنفه نے اپنا نام پوشیده رکها هے اور صرف " تاج " کے لقب سے کتاب شائع کي هے -

اسي ناول کا یه اردو ترجمه هے - مترجم نے بهي مصنفه کي تقلید میں اپنا نام ظاهر نہیں کیا :

هرکه خواهد میل دیدن ' در سخن بیند مرا

ایک دو صفحے ابتدا کے اور ایک دو صفحے درمیان و اخیر سے میں نے دیکھے - ترجمه بهت صاف ' سلیس ' بامحاوره هے اور غالباً بالقصد انگریزي طرز تحریر کي خصوصیات کو نمایاں هونے نہیں دیا هے تا که ترجمه کي جگه عبارت میں مصنفانه شگفتگي پیدا هوجاے - گو میں اس طریق کو پسند نہیں کرتا اور اُن تمام کتابوں کیلیے جو انگریزي سے ترجمه کي جائیں ' اولین شرط یه سمجھتا هوں که انگریزي انشا پردازي و بلاغت کو اُردو میں گوارا کرکے باصرار و سعي قائم رکها جاے ' تا هم چونکه یه ناول ' ناول نہیں هے بلکه محض ایک سرگذشت اور چند اشخاص کا مکالمه ' نیز مقصود زیاده تر تعلیم یافته مسلمان خواتین کا مطالعه هے ' اسلیے عبارت میں اردو سلاست و رواني جس قدر بهي پیدا کي گئي مستحق تعریف هے نه که مورد تنقیض -

پلاٹ بالکل ساده هے - ایک صحیح المذاق ' حق پسند ' اور مشرق دوست انگریز ایک مقدس مسلمان بزرگ سے ملتا هے اور اسلام کي تعلیمات و احکام کي نسبت گفتگو هوتي هے - مقدس معلم اسلام کے دین الفطرة هونے ' اسکي بے تعصبي و مسامحت ' اُسکي علم پروري اور انسانیت خواهي ' اسلامي قانون ازدواج و طلاق وغیره پر مختلف صحبتوں میں لکچر دیتا هے اور حق پسند انگریز هر موقعه پر اعتراف کرتا هے -

اس ضمن میں داستان کي روح رواں " زهره " بهي پرورش پا رهي هے - یه ایک غیر معمولي جذبات و افکار کي هندوستاني لڑکي هے ' جسکو وه مقدس معلم اپني تعلیم و تربیت سے آراسته کر رها هے - وه بڑي هوتي هے اور مقدس معلم کے انتقال کے بعد ایک انگریزي اسکول میں داخل هو جاتي هے - وهاں کي تعلیم اُسکي قدیمي تعلیم سے ملکر اُسے ایک حیات تازه بخشتي هے -

نواب نوبت علي خاں ' انکي شادي اور ایک طوائف سے دلبستگي کي چند فصلیں درمیان میں شروع هوکر پهر زهره کے افسانے سے ملا دي گئي هیں -

جس طرح زهره کي سرگذشت کو اسلامي تعلیم کے درس و بیاں کا ذریعه بنایا تها ' اسي طرح نواب کے خاندان و واقعات کو هندوستاني رسم و رواج ' غیر تعلیم یافته ازواج کي نادانیوں ' اور هندوستاني طوائف کے جذبات و تعلقات کے بیان کا پیرایه قرار دیا هے - اخر میں نوبت علیخان زهره سے عقد کرنا چاهتے هیں مگر وه اپنے افکار عالیه میں ایک معصوم انہماک کے ساتھ ' انساني زندگي کے علائق سے ملوث هوے بغیر ' عالم جاوداني کي طرف کوچ کردیتي هے -

افسوس که میں ان کتابوں کے بالاستیعاب دیکھنے کي مہلت نہیں رکھتا - ایک خاص اصرار کي بنا پر اسکے چند صفحات دیکھے - میں مترجم کو اس دلچسپ کتاب کي ترتیب پر مبارکباد دیتا هوں لیکن متمني هوں که دوسرے ایڈیشن میں نظر ثاني کرتے هوے چند امور کا خیال ضرور رکھیں -

عبارت میں یکساني اور مواقع و مناظر کا اقتضا ملحوظ رکھنا همیشه ضروري هے اور افسانه و قصص میں تو لازم و الزم ' لیکن زهره میں جابجا نشیب و فراز و شتر گربه پایا جاتا هے - نیز اشخاص افسانه کے حالات سے موزوں بهي نہیں - عام محاورات اور عامیانه الفاظ ایک مقام پر بهي هوں تو پوري کتاب کي وقعت ادبي پر اثر ڈالتے هیں - اگر مقصود تعلیم یافته خواتین کا مطالعه هے ' تو شادي جان طوائف سے ناظرین کي تقریب کراتے هوے یه بهولنا نه تها که اس صحبت میں خواتین بهي موجود هیں - کهانے کي میز پر ایک لیڈي بهي موجود هو تو پوري صحبت اور گفتگو کا موضوع و پیرایه بدل جاتا هے ' پهر ایک کتاب کو تو اپنے مخاطبات و ناظرات کا لحاظ رکھنا نهایت هي ضروري هے -

شادي جان کي رباني عشق و محبت کے جو بے پرده خیالات ظاهر کیے هیں ' شاید ابهي وه وقت نہیں آیا که مسلمان لڑکیوں کو سنائے جائیں -

ابوطالب شاه کي بیوي کا تذکره بهت هي سخیف الفاظ میں هے اور مذاق سلیم پر شاق گذرتا هے - شاه صاحب کو اگر افیون کي عادت تهي تو ضرور نه تها که اسکي تاریخ بدء و نشوء اِن لفظوں میں بیان کي جاتي که :

" بد قسمتي سے اُنهیں کچھ شکایات دیرینه تهیں ' لہذا بیوي صاحبه نے خیال کیا که انکے لیے بہترین دوا افیون هے '

ایک خاتون مطالعه کننده کو " شکایات دیرینه " کي تحقیق کي زحمت دینا اور اس اخلاق سوز کاوش میں ڈالنا کسي طرح مناسب نہیں -

پهر شادي جان طوائف کے طرف سے جس استقامت عشق ' و ثبات عهد ' و وفاے دل کو ظاهر کیا گیا هے ' وه بهي ان فتنه پروران حسن سے بهت بعید هے - چنانکه افتد و داني -

اگر خال خال اسکي مثالیں پائي بهي جائیں تو بهي اس کتاب کو که مقصود محاسن اخلاق و معاشرت هیں ' شادي جان سے اسقدر همدردي رکھنے اور پڑھنے والوں کے دلوں میں بهي اسکا عکس نمایاں کرنے کي کیا ضرورت تهي ؟

کتاب کي اصل تصنیف ریاست حیدرآباد دکن میں هوئي هے ' اسلیے ریاست کي مقامي تعریف و توصیف کو ایک دو فصلوں میں اس کثرت و غلو سے جگهه دي هے که پڑھنے والا جو اس سے کوئي خاص دلچسپي نہیں رکھتا ' بے اختیار گهبرا اُٹهتا هے ' مترجم کو چاهیے تها که اس حصے کو نکال دیتے - یا کم از کم مختصر و گوارا کردیتے -

مطبوعات جدیدہ

بزم فرید

ایڈیٹر نظام المشائخ دهلي ۱۰ آنه

حضرة خواجه فريد الدين گنج شکر کي ملفوظات حضرة خواجه [نظ]ام الدين دهلوي نے فارسي ميں جمع کي تهي جس کا نام [را]حة القلوب هے - يه اسي کا اردو ترجمه هے - مرتبهٔ مولوي محمد [س]جادي ايڈيٹر نظام المشائخ - ترجمه بهت صاف اور سليس هے [ل]کهائي چهپائي بهي بهت اچهي هے -

تذکرۂ بهادران اسلام

مولوي عبد الرحيم تاجر کتب مسجد چيدان - لاهور ۲ روپيه ۸ آنه

صوفي کرم الهي صاحب ڈنگوي نے يه کتاب دو حصوں ميں [لک]هي هے - مقصود يه هے که تاريخ اسلام کے مشهور فاتحين و ملوک [و] ابطال و امجاد کے حالات اردو ميں يک جا جمع کيے [جا]ئيں -

[ي]ه پهلا حصه هے - ضخامت ۵۲۰ صفحه کي هے - فهرست [س]ے معلوم هوتا هے که تاريخ اسلام کے آغاز سے دولت عثمانيه کے [م]وجوده عهد تک کے نامور ان جنگ کو منتخب کيا هے اور الگ [الگ] عنوان سے انکے حالات لکهے هيں - وه تمام عنوانات جو فهرست [م]يں هيں اگر شمار کيے جائيں تو دو تين سو سے کم نہونگے - [ا]س سے معلوم هوتا هے که تقريباً تمام اسلامي حکومتوں کي فتوحات [ک]ے حالات لکهے هيں اور اور هر عهد فرماں روائي کے نامور ان [ج]نگ کو چنا هے -

هر زبان ميں تصنيفات کے مختلف مراتب هوتے هيں اور اردو [م]يں بهي هونے چاهئيں - ايک ذخيره محققانه مصنفات کا هونا هے [ج]سکا لفظ لفظ نقد و نظر کي دعوت ديتا هے - دوسرا درجه عام [ت]صنيفات کا هوتا هے جس سے صرف مفيد اور ضروري معلومات کي [ف]راهمي مقصود هوتي هے اور بس - عام مطالعه کيليے لائٹ لٹريچر [م]يں بهي تاريخ و علوم کو لينا چاهيے -

يه کتاب اسي قسم کي هے - تاريخي تحقيقات کے لحاظ سے [ن]هيں ديکهنا چاهيے بلکه اس نظر سے که محض تفريح طبع کيليے [ق]صص و خرافات کا مطالعه کيا جاتا هے ' اسکي جگهه اپني تاريخ هي [ک]ي ايک مفيد و دلچسپ داستان کيوں نه پڑهي جاے ؟ البته [اف]سوس هے که کتاب کي عبارت شگفته نهيں اور يه اسليے ضروري [ت]ها که کتاب کي اصلي حيثيت عام مطالعه کي هے ' نه که تاريخي تحقيقات و ترتيبات کي - پهر اگر عبارت بهي شگفته نهو تو اس سے [ک]يا حاصل ؟

جهنم سے دوسرا خط

مولوي شرف الدين احمد خان صاحب - رامپور ۲ آنه

خان بهادر سيد اکبر حسين صاحب اله آبادي نے يه ريويو [ا]شاعت کيليے بهيجا هے :

يوروپ اور جهنم

ايک علم دوست اور شائق تحقيق يوروپين صاحب عالم خيال [م]يں به حالت مرض يا تند رستي جهنم ميں پهنچے اور وهاں بهت کچهه ديکها اور اپنے اعمال کي سزا کو پهنچے - انهوں نے چند خطوط ميں تمام حالات لکهے هيں - بهت سي روايات مذهبي کي تصديق کرتے هيں - نه صرف انکے ملک والوں نے بلکه انگلستان اور دوسرے يوروپين ملکوں نے بهي اس کتاب کا ترجمه اپني زبان ميں کيا هے ' همارے لائق دوست منشي شرف الدين احمد صاحب ملازم سررشته تعليم رياست رام پور نے بهي تين خطوں کا ترجمه بهت خوبي اور صفائي سے کيا هے - ايسي حالت ميں که مذهبي تعليم کم هوگئي هے ' کون ايسا هے که ان خطوں کو دلچسپ يا مفيد نه پاے - شايد چار آنوں سے زياده قيمت نهيں هے -

رسالہ ذيا بطيس

حکيم غلام نبي صاحب زبدة الحکما لاهور ۱ روپيه

مرض ذيا بطيس کي تحقيقات و تشخيص و علاج ميں يه اردو رساله حکيم صاحب نے مرتب کيا هے - ديباچه ميں طب و ڈاکٹري کي ۲۲ کتابوں کي فهرست دي هے ' جن سے اسکي ترتيب ميں مدد لي گئي هے - ايک دو نام سنسکرت کتابوں کے بهي هيں - اس سے معلوم هوتا هے که کتاب مستند مواد سے مرتب کرنے کي کوشش کي هے -

يه مرض مهلک و جانستاں اکثر ايسي حالتوں ميں هوتا هے که عرصے تک مريض کو اسکي طرف چنداں توجه نهيں هوتي اور بالآخر لا علاج صورت اختيار کر ليتا هے - همارے ملک ميں صحيح معلومات کي طبي کتب بهت کم پڑهي جاتي هيں اور اردو ميں لکهي بهي نهيں گئي هيں - حالانکه (بقول اسپنسر) ان علوم و فنون کے مطالعه و انهماک سے ' جو زندگي اور صحت ميں کام آتے هيں ' زياده مقدم وه علوم هيں ' جن سے زندگي اور صحت حاصل هوتي هے -

تعليم التسويد

مرتبهٔ مولوي مسلم صاحب عظيم آبادي ۱۰ آنه

تحرير و انشا کي ايسي کتابيں جو صحت مذاق کے ساتهه لکهي گئي هوں ' اردو ميں بلکل نهيں هيں يا شايد ايک دو هيں مگر النادر کالمعدوم -

يه چهوٹا سا نيا رساله اس بارے ميں کئي لحاظ سے غنيمت هے - اسکا مقصد يه هے که طلبه کو ابتدائي تعليم کے بعد اردو مضمون نگاري و علم تحرير و تسويد کي تعليم ميں مدد دے - سب سے پہلے آداب تحرير کي سرخي سے لکها هے که کاغذ عمده هو ' سياهي روشن ' حاشيه بکثرت چهوڑ ديا جاے ' بين السطور ايک سطر کي جگهه خالي رهے ' علامت وقف (پنکچویشن) کا خيال رکهو - هاے مخلوط و غير مخلوط اور ياے معروف و مجهول کے امتياز کو نه بهولو ' وغيره وغيره -

ميں يه پڑهکر بهت خوش هوا - کتاب کا باقي حصه تو طلبا کيليے چهوڑ ديا جاے مگر اتنا حصه کم از کم وه حضرات اهل قلم ضرور ملاحظه فرماليں جو آجکل اخبارات و رسائل ميں مضامين لکهکر بهيجتے هيں يا طول طويل خط و کتابت کرتے هيں - سب سے زياده اس تعليم کا حق تخاطب انهي بزرگوں کو حاصل هے - وه نهيں جانتے که کاغذ و سياهي ' اور فکر و توجه کا تهوڑا سا بهي بخل ان غريبوں کے ليے کيسي اشد شديد مصيبت هوتا هے ' جنسے خط کے مفصل جواب مانگنے يا مضامين کي فوري اشاعت کا مطالبه کيا جاتا هے -

کتاب کا طرز تعليم بهت اچها هے اور عبارت آجکل کے مذاق کے مطابق - البته زبان کي غلطياں تهوڑي بهت هيں جو اهم نهيں - هر درجه کے لوگوں کے خطوط اور مختلف طرح کے مضامين کے ابتدائي نمونے بهي ديے هيں -

کتاب میں شادی بیاہ کے رسوم اور جاہل عورتوں کے اوہام و خرافات و اعمال سحریہ و باطلہ نہایت توضیح سے دکھلائے ہیں - ضرور تھا کہ اسکے ساتھہ یہ بھی ظاہر کردیا جاتا کہ اسلام ان تمام خرافات کا اعداء دشمن اور انکو کسی حالت میں جائز نہیں رکھتا بلکہ ان چیزوں سے عقول و اذہان کو نجات دلنے کیلیے آیا ہے - تاکہ پڑھنے والے پر مسلمانوں کے حالات سے اسلام کی تعلیم مشتبہ نہو جائے جیسا کہ صدیوں سے ہو رہا ہے -

مصنف نے یہ کتاب انگریزی میں لکھی تھی جس سے مقصود یہی ہے کہ اہل انگلستان ہماری حالت کو زیادہ صحت سے سمجھیں - پھر کیا وہ انہیں ایک طرف اسلام کی خوبیوں پر عیدنز کا لیکچر سنانا چاہتی ہیں ' اور دوسری طرف ساچق اور چوتھی کی مشرکانہ وحیا سوز رسمیں اور شادی حال کا عمل حب ؟

بہر حال بہ حیثیت مجموعی کتاب کی دلچسپی اور اُسکے نفع و فوائد میں کلام نہیں - انگریزی ناولوں کی طرح درمیان میں دو چار عمدہ چھپی ہوی ہاف ٹون تصویریں بھی دی گئی ہیں - بڑی بات یہ ہے کہ کتاب معتدل ہے اور سنہری حرفوں میں نام منقش - خدا کرے کہ اردو کتابیں اسی طرح فروخت کی جاے لگیں -

مترجم اعلان کرتے ہیں کہ اس کتاب کی تمام آمدنی اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں دی دے جائیگی - جزاہم اللہ تعالی - میں بزور سفارش کرونگا کہ ہر شخص ایک ایک نسخہ اسکا ضرور خریدے کہ موجب ازدیاد معلومات و ذریعۂ سعادت و داخل اعانت خلافۂ اسلامیہ و مہاجرین مسلمین ہے -

کوکبۂ مملوکی و ملوکی

سید محی الاسلام صاحب - ڈاک خانہ مراد پور - بانکی پور - ١ - روپیہ

مرتبہ مولوی سید صمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ -

ہندوستان کے عہد اسلامی کا عہد خلجی کئی حیثیتوں سے ایک عظیم الشان اور دلچسپ عہد فرمانروائی رہا ہے -

یہ شمالی فاتحین کے ترکتاز اور اسلامی فتوحات ہند کے ابتدائی اوراق تھے - دجلۂ و فرات کا تمدن ' جیحون و ہلمند سے ہوکر کیا گنگا اور جمنا کے کنارے پہنچا تھا - مسلمانوں کے روز اقبال کی جو روشنی آریا ورت میں پھیلنے والی تھی ' اُسکی ابھی صبح ختم نہ ہوئی تھی -

غور اور غزنین کے نبرد آزما ہندوستان میں بس گئے تھے ' لیکن ابھی ہندوستان کی سحر کارانہ کشش سے مسحور نہیں ہوے تھے ' جس نے آگے چلکر اخلاق عرب و فارس کو رسم و رواج ہند کی آمیزش سے بالکل متغیر کردیا -

اس دور کا آغاز سلطان محمود بن سبکتگین کے حملوں سے شروع ہوتا ہے اور پھر عہد مملوکی و خلجی کے اواخر تک قائم رہتا ہے - یہ کتاب اسی عہد کی ایک تاریخی داستان ہے اور قطب الدین خلجی تک کے حالات نہایت سلیس اور شگفتہ عبارت میں ترتیب دیے ہیں -

اسلام نے حقیقی مساوات نوع بشر میں قائم کی - اگر دنیا کو رسم غلامی کی شکایت ہے کہ شریعت موسوی کی قائم کردہ بنیاد ' تمدن یونان و روم کی پرورش کردہ رسم اور (مسیح) کے پسند کردہ انسانی مسترقاق کو مسلمانوں نے بالکل نیست و نابود نہیں کردیا ' تو اسمیں شک نہیں کہ ہمارا عمل ایسا ہی رہا ہے ' لیکن ساتھہ ہی ہماری تاریخ کا ایک اخلاقی معجزہ وحید بھی دنیا کبھی نہ بھلا سکے گی - اگر ہم نے خاص خاص شرطوں کے ساتھہ اسیران جنگ کو غلام بنایا بھی تو اسطرح بنایا ' کہ انکو تخت حکومت پر چتر شاہی کے نیچے جگہ دی ' اور خود انکے آگے دست بستہ کھڑے رہے !!

کان مملوکی فاضحی مالکی
ان ھذا من اعاجیب الزمن !

تاریخ اسلام کے مختلف حصوں میں غلام و مملوک تخت حکومت پر فرماں روا نظر آئیں گے - ایک دو غلام تو اکثر حکومتوں میں فرماں روائی تک پہنچے - (متنبی) کے بد قسمت ممدوح (کافور) کو کون نہیں جانتا ؟ مصر میں فاطمی خلافت در اصل چرکس غلاموں ہی کے ہاتھہ میں تھی جو ممالیک کے نام سے حکمرانی کرتے رہے ' تا انکہ سلطان سلیم عثمانی نے مصر فتح کیا -

اصل یہ ہے کہ اسلام نے جو روح حریت اپنے پیروؤں میں پھونک دی تھی ' وہ صرف انسانیۃ اور اسکے خصائل کو ڈھونڈھتی تھی - لوگ غلاموں کو رکھتے تھے مگر انہیں غلام نہیں سمجھتے تھے - بادشاہوں نے اپنے ولی عہدوں کی طرح انکو پرورش کیا اور جب کبھی کسی نے اپنے خصائل و فضائل کا ثبوت دیا تو اسپر ایک کامل حر کی طرح ترقی کی وہ تمام راہیں کشادہ ہوگئیں جو شہزادوں اور ارکان سلطنت کیلیے ہوسکتی تھیں -

یہ تو تاریخ کا عالم ہے - حسن و عشق کی دنیا میں آئیے تو ایک دلچسپ تذکرہ چھیڑ دوں - غلاموں ہی میں وہ ایاز بھی تھا کہ بندگی و مملوکی سے گذر کر آقائی و بندہ پروری تک پہنچ گیا تھا - اور دل کی غلامی نے آگے سلطنتوں کی غلامی ہیچ ہے :

دست مجنوں و دامن لیلی
روے محمود و خاک پاے ایاز

ہندوستان میں بھی ایک شاندار عہد حکومت غلاموں کا گذر چکا ہے - یہ کتاب اسی کی تاریخ ہے -

کتاب کی عبارت شگفتہ و رواں ہے - دربار اکبری کے طرز تحریر کی تقلید کی جا بجا کوشش کی ہے - البتہ یہ بات سمجھہ میں نہیں آتی کہ تمام کتاب کو محض ایک مسلسل سرگذشت کی صورت میں کیوں لکھا گیا ؟ پوری کتاب میں ابواب و فصول یا عہد و سنین کی کوئی تقسیم نہیں - علاوہ اسکے کہ تاریخی تصنیفات کیلیے یہ طریق موزوں نہیں ' پڑھنے والے کو بھی اس سے الجھن ہوتی ہے اور وہ ایک ایسی سڑک میں گھر جاتا ہے جو بغیر کسی موڑ کے میلوں چلی گئی ہو !

بريد فرنگ

جنگ بلقان كي سبق انجامي

يورپ كے مقصد وحيد كي نا كامي

گرافك كي تازه ترين اشاعت ميں مسٹر ليوسيون Lucien wolf لكھتے هيں :

" اب كه ميدان جنگ كا افق آتشين اسلحه كے دهوين سے صاف هوگيا هے اور نتائج و عواقب نقشوں اور فہرستوں كي صورت ميں وضاحت و يقين كے ساتهه بيان كيے جا سكتے هيں ' هر دو جنگہاے بلقان كي بے حقيقتي از خود نظروں كے سامنے آ رهي هے -

جن مسائل كے حل كے واسطے يه دونوں جنگيں چهيڑي گئي تهيں ' وه بالكل حل نه هوے ' بلكه انكا نتيجه يه هوا كه ان دروازوں كا كهلنا اب ايك پر خروش دركھتي پر موقوف هوگيا - اصل يه هے كه اگر ترك اپني آخري يورپين سمينگا هوں تك هٹا بهي ديے جاتے ' جب بهي كچهه نه هوتا - نه تو بلقان كو ذره بهر آزادي و امن نصيب هوتا اور نه يورپ كو اپنے وساوس و خطرات سے نجات ملتي -

بيگ اينڈ بيگنيج اسكول (گليڈسٹون اور اسكے اتباع و مقلدين) كے خواب بيك لفظ خواب پريشاں نكلے - مسئله مشرقيه جو هميشه سے يورپ كے ليے ايك جانكاه و دماغ سوز محور افكار رها هے ' آج پہلے سے بدتر حالت ميں هے - كيونكه اضطراب و بد امني كے اصلي عناصر يعنے بلقاني قوميں تو قوي سے قوي تر هوگئيں هيں مگر محافظ امن ' يعنے تركوں كا كوئي ايسا جانشين پيدا نه هوا ' جو ايك جديد دست كار فرما هو - سچ يه هے كه يورپ نے اپنے هاتهه سے اپنے اقتدار و احترام پر تيشه چلايا - اب رياستہاے بلقان كه از فرق تا بقدم آهن پوش هيں ' خونريزي كے مواقع تازه اور انتقام و غارتگري كي نئي فصل كاٹنے كي فكر ميں مشغول هيں -

دونوں لڑائيوں كے مقاصد عين وقت پر صاف طور سے بيان كرديے گئے تهے -

پہلي جنگ كا مقصد مقدونيه كي آزادي و خود مختاري تها جيسا كه اتحاد نامه سرويا و بلغاريا ميں لكھا گيا تها ' اور دوسري جنگ كا مقصد بلقان ميں حفظ توازن ' جيسا كه روماني اعلان جنگ ميں ظاهر كيا گيا -

مگر ان دونوں مقاصد ميں سے ايك بهي حاصل نه هوا -

آزادي كے بدلے مقدونيه كي گردن ميں غلامي كا ايك نيا طوق پڑا اور خود مختاري كے بجاے نہايت بے رحمي كے ساتهه اسكي قطع بريد كي گئي -

يه نام نہاد توازن اسطرح حاصل هوا هے كه يونان كا رقبه قريباً دو گونه كر ديا گيا هے - سرويا كے رقبے ميں ٧٥ - فيصدي كا اضافه هوا هے اور بد بخت بلغار كو صرف ١٠ في صدي ملا هے -

ان انتظامات سے اگر مصالحت بلقان كي وه دور انديشانه پاليسي پوري هوتي هو ' جو تركوں كے ظالمانه حكومت سياست كي سبق آموزيوں پر مبني تهي ' تو انكے خلاف ايك حرف بهي كہنے كو نه هونا چاهيے - مگر كيا كيجيے كه ايسا نہيں هے - بلقانيوں كا بهي مقصد فتح سے امن نہيں بلكه وحشيانه قبضه هي هے جسطرح كه سلاطين عثمانيه كا مقصد بيان كيا جاتا هے - اسكي تمام پراني برائياں برقرار رهگئي هيں بلكه اور بڑهگئي هيں -

جنوب مقدونيه ميں ڈهائي لاكهه بلغاري اور ڈيڑه لاكهه يهودي و يوناني قتل هوے هيں - نئے سروي مقبوضات ميں ايك روسي ليڈر ايم ميليوف كے تخمينه كے بموجب ' ٤٠ - هزار سروي اور انكے مقابله ميں ٤ - لاكهه ٦٧ - هزار بلغاري هيں - مغربي مقبوضات سرويا ميں ٤ - لاكهه يهودي باغراو كي اجنبي حكومت كے رحم كے حوالے كيے گئے -

ڈيبروجا ميں جہاں ٧ - هزار ٥ - سو روماني هيں ' ٣ - لاكهه ترك اور بلغاري سنه كيرل كي رعايا بنائے گئے -

جبل اسود كي سرحد كو ليجيے تو وهاں بهي يهي حالت هے - دول يورپ البانوي مانٹيسوريوں كو اس سياه پہاڑ كي مكروه و مبغوض حكومت كي طرف منتقل كر رهي هيں -

يه امر نہايت درد ناك هے كه قوموں كي يه بے ترتيبي جسكے ليے جوع الارض كے علاوه اور كوئي عذر صحيح نہيں ' مذهبي تعصب اور گرجوں كي رقابت ميں الجهي هوئي هے - اور اگر دول عظمى نے مقامي بلغاريوں كي حفاظت كي با وه زحمت نه جلے گئے ' تو اسكو ايم پاسچش (M. Paschitch) كي اس اسكيم كے خلاف جانكاه جد و جهد كرنا پڑيگي ' جسكا مقصد يه هے كه كسي نه كسي طرح البار كو اپنے اندر جذب كرليا جائے - يقيناً يهي هوگا كه اس سے بلغاروں كے ليے يونانيوں سے انتقام لينے كي تحريك پيدا هوگي -

سالونيكا ' ڈيروجا ' اور جنوبي مقدونيه كے يهودي كسقدر اس بيبسي اور خوف و هراس كے عالم ميں هونگے !

يه خلش محض معقول خيال كا موضوع فكر نہيں هے بلكه خالص حقيقت هے -

يہاں تك تو اس حيثيت سے بحث تهي كه اب كه ترك نكالے جا چكے هيں ' امن بلقان كي كيا حالت هے ؟ مگر اسكے بعد يه سوال هے كه خود امن يورپ كے ساتهه اسكي كيا حالت هے ؟

يہاں بهي وهي حالت هے ' يعنے بد سے بدتر -

فتوحات بلقاني كا پہلا اثر يه تها كه اس نے دول يورپ كے توازن قوي كو درهم برهم كركے دول عظمى ميں ترقي اسلحه كي ايك خوفناك تحريك پيدا كردي - آخري ترقيوں نے بين القومي ميدان ميں چند اور سنگين پيچيدگياں بهي پيدا كرديں - اتحاد ثلاثي كو زير و زبر كيا ' جرمني كو آسٹريا سے ' آسٹريا كو رومانيا سے ' جرمني كو اطاليه سے ' اور اطاليا كو آسٹريا سے ' فرانس كو اطاليا سے ' اور آسٹريا كو روس سے ملا ديا - اس پر مستزاد يه هے كه اس جنگ سے ابتدائي تركي ميں بلقان كے پرانے مسائل مقامي پيچيدگي اور قومي رقابت ' دونوں شكلوں ميں دوباره رونما هونيكي دهمكي دے رهے هيں - يه مسائل برطاني شاهنشاهي كے اهم ترين مصالح سے نہايت قريب كا تعلق ركهتے هيں - يقيناً همكو وه روز بد ديكهنا پڑيگا جبكه يه جنگ يورپ كے ليے ايك حقيقي مصيبت ثابت هوگي -

شؤون عثمانیه

جبـــل اسود بعـــد از جنـــگ

موازنه خسائر و فوائد

یاس و اندوہ شدید - خاندان شاهي سے بیزاري - عام قحط الحال و الرجال

ایک سیاح جو کیٹرو سے جبلي سرحد کو جانے والے راستے سے آتا هے اور اس دو ساله جنگ کے بعد پہلي دفعه اس سیاه پہاڑ میں داخل هوتا هے ' اسے اس امر کے محسوس کرنے میں زیاده دیر نہیں لگتي که یہاں کي تمام چیزوں میں ایک انقلاب عظیم هوگیا هے -

شاید اس تغیر و انقلاب میں ایک حصه ان جبلي مهاجرین کا بھي هے جو امریکه سے وطن واپس آئے هیں - کیونکه نیم تہذیب و تمدین یہاں رینگنے لگي هے - کچھه هو' بہر حال جدید (ماڈرن) بننے کي خواهش تو یہاں یقیناً پیدا هوگئي هے -

چنانچه اب وه ڈھیلي ڈھالي اور بھاري بھرکم قومي پوشاک جو پہلے هر جبلي پہنتا تھا ' متروک هو رهي هے اور اسکي جگه وه نئي چست اور هلکي پھلکي پوشاک استعمال کیجاتي هے جو امریکه سے لائي جاتي هے یا خود سٹنجي هي میں خرید لیجاتي هے - طلائي کارچوبي کام کي مغرق صدریوں کي جمال آرائیاں اب فوج میں متروک الاستعمال خاکي جاکٹوں اور ان یورپین کوٹوں کي وجه سے درهم برهم هو رهي هیں ' جو لمبگي و دیرینه سالي کي وجه سے بالکل ردي هوگئے هیں -

جبلیین میں انقلاب کا رخ صرف یہي ایک نہیں - پہلے شاه نکولس کي هر رعیت کا سر اس نشۂ غرور سے سرشار هوتا تھا که وه اس ملک کا رهنے والا هے جس نے همیشه کارزار میں داد جنگ آرائي دي هے - مگر اب اس غرور کے بدلے چہروں پر مایوسي و افسرده دلي کا دھواں اڑتا هے اور ملک کي هر چیز سے اضطراب و آشفته خاطري ٹپکرهي هے - مثل سابق اب بھي لوگ دارالسلطنت کي سڑکوں سے آتے جاتے هیں ' اور ان کثیر التعداد قهوه خانوں میں ' جنکي کھڑکیاں سڑک کي طرف کھلتي هیں ' سگریٹ کے کش اور شراب ناب کے جرعے اڑاتے هیں ' مگر ماضي و حال میں ایک عظیم الشان فرق هوگیا هے - انکي زبانوں پر اپنے وطن کي شاندار تاریخ اور کامیاب جنگ کي امیدوں کا زمزمه اب نہیں رها - غالباً وه اپنے دل میں اس معرکه آرائي کے نقصانات اور فوائد کے موازنه میں مشغول رهتے هیں جنکے متعلق هر شخص جانتا هے که کامیابي سے کوسوں دور رهي هے !

یه صحیح هے که اس جنگ کي وجه سے جبل اسود کي آبادي اور رقبه قریباً دوچند هوگیا هوگا مگر اسکي ۳۰ - هزار مجموعي جنگي طاقت میں سے مقتول و مجروح ' دونوں ملا کے ۱۰ - هزار آدمي ضائع بھي هوگئے ! پھر اگرچه جبلي شجاع تھے اور اب بھي هیں مگر ایک لائق جنگي قوم کي حیثیت سے تو انکا اقتدار اب نہیں رها -

اقتصادي نقطه نظر سے بھي حالت کچھه کم خراب نہیں - جنگ نے ملک کو جس درجه پر پہنچا دیا هے وه دیوالے سے بہت هي قریب هے - دول نے ۳ - کرور فرنک کا جو وعده کیا هے - اگر اسکے ایفا کي راه کے پتھر نه هٹائے گئے تو ریاست کي خود مختارانه هستي قریباً نا ممکن هو جائیگي -

لیکن اسوقت جبل اسود میں لوگوں کو جس سوال سے عام دلچسپي هے وه یه هے که جنگ کا اثر شاه نکولس اور اسکے خاندان پر کیا هوگا ؟ اور کیا سرویا سے اتحاد ممکن هے ؟

اگرچه عرصه سے ایک جماعت ایسي موجود هے جو شاهي حکومت کو بہت مستبد خیال کرتي هے مگر میں پہلے جب کبھي سٹنجي آیا تو کسي کو شاه نکولس اور اسکے خاندان کي پالیسي پر علانیه تنقید کرتے هوے نہیں سنا ' مگر اب حالت بالکل دگرگوں هوگئي هے اور اسکے اسباب ظاهر هیں ' تمام ملک اس غلطي کو محسوس کر رها هے که یه سالہا سال کي طلائي فرصت ضائع کي گئي حالانکه اس جنگ کے لیے کامل طیاري کرني تھي جو هر جبلي کي زندگي کا مقصد اور اسکي آرزوں کا مرکز تھي - بالفاظ دیگر آج هر شخص کي نظر میں وه سر حکومت معترض هوگیا هے جو ایک ایسي فوج لیکے میدان جنگ میں اتر پڑا ' جسکے پاس کوئي افسر نه تھے ' محکمه کمسریٹ بالکل نه تھا ' طبي انتظامات عنقا تھے ' اسکے علاوه هر شخص یه بھي محسوس کر رها هے که حربي جنگ کا طرز عمل بھي طمانیت بخشي سے دور رها -

اس اضاعت فرصت کے اسباب لوگ مختلف بیان کرتے هیں - بعض اس امر پر زور دیتے هیں که اس نقشۂ عمل کے نه اختیار کرنے کي وجه یه تھي که شاه نکولس اپني فوج کي نا قابلیت سے واقف تھا - بعض یه کہتے هیں که ولیعهد نے یه حکم دے دیا تھا که جس فوج میں وه خود موجود نه هو' وه کسي حالت میں بھي شمالي البانیا کا دار السلطنت تسخیر نه کرے !

اثناء جنگ میں ولیعهد کے طرز عمل سے لوگ سخت ناراض رهے هیں - خود بدولت کبھي فوج کے ساتھه هوتے تھے کبھي سٹینجي میں جلوه افروز ' اورکبھي دریاے ربوبریا پر نظاره فرماے آب رواں ' مجملاً یه که شاهي خاندان کے اعضاء جو کچھه تھوڑا بہت اقتدار رکھتے تھے ' شہزاده پیٹر (شاه نکولس کے سب سے چھوٹے لڑکے) کے علاوه اور سب وه بھي کھو بیٹھے -

موجوده جنگوں نے سروي تخت پر شاه پیٹر کے قدم جس قدر جما دیے هیں ' اسیقدر شاه نکولس کا قبضه اپنے "بچوں" پر (آغاز میں شاه نکولس نے اپني رعایا کو اپنے بچوں کا خطاب دیا تھا) کمزور کردیا هے - اسکي وجه یه هے که دونوں فوجیں کئي بار باهم ملیں اور جبلي سرویوں سے متاثر هوے - آج سروي شاهي خاندان کي شهرت جبل آسود میں گفتگو کا ایک عام موضوع هے -

یه واقعه که بلغاریا کے خلاف دوسري جنگ میں سرویوں نے کپڑوں ' سامان جنگ ' اور غذا سے جبلي فوج کي خوب مدد کي ایک ایسے ملک کے باشندوں پر اثر کیے بغیر نه رها ' جہاں ضروریات زندگي قریباً ناپید تھیں - (مراسله نگار ٹائمس - یکم نومبر)

المسئلة والمناظرة

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ريحكم !!

اتفاق کي ضرورت

اهل تسنن و تشيع ميں

(از مولوي خادم حسین صاحب نهروري)

عنوان مندرجۂ صدر کے متعلق ایک مفصل تحریر شیخ محمد حسین صاحب معلم دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈہ کي طرف سے الہلال مورخہ ۳ سمبر سنہ ۱۹۱۳ میں معزز ناظرین ملاحظہ فرما چکے هیں - شیخ صاحب موصوف نے یہی بنیاد اختلاف مسئلہ خلافت کو قرار دیا ہے - آگے چلکر شیعہ بھائیوں کو تلقین کي ہے کہ خلافت کے متعلق بحث و مباحثہ ترک کردیں بلکہ خلفاء راشدین کو تبرا سے بھي مستثنی رکھا جائے' کیونکہ تبرے کے مستحق در اصل نبي امیہ هیں - پھر سنیوں کو هدایت کي ہے کہ چونکہ شیعہ آپ کے اسلاف کے هاتھوں تختۂ مشق ستم بنے رہے' اس لیے ان کو آیندہ کے لیے بھي اندیشہ ہے کہ موجودہ آزادي جو برٹش انڈیا کے زیر سایۂ حاصل ہے - انقلاب زمانہ سے اگر پھر آپ برسر اقتدار هو جائیں تو ممکن ہے یہ بھي هم سے چھینلي جاے اور هم بدستور سابق پنجۂ ظلم و ستم هو جائیں - اسي واسطے وہ آپ صاحبان سے اتفاق کرنے کي جرات نہیں کرسکتے - اور یہ کہ اتحاد یوں هو سکتا ہے کہ خلفاے راشدین کے سوا باقي جس کسي سے شیعہ ناراض هوں اور اس پر تبرا کہیں' انکو معذور رکھا جاے' بلکہ تبرے میں شیعوں کا ساتھہ دیا جاے - اور علاوہ ازیں عشرہ محرم میں تعزیہ داري امام حسین علیہ السلام میں هندو بھي شریک هوتے هیں' پس سني تو ضرور ہي شامل هوا کریں "

آخر میں لکھا ہے کہ سني صاحبان ناصبیوں کو اپنے میں سے جدا کردیں - و غیرہ و غیرہ ملخصاً -

قبل اس کے کہ اصل مطالب کے متعلق کچھہ لکھا جاے چند جملے تمہیداً عرض کیے جاتے هیں :

(۱) اتفاق دو قسم پر مبني ہے - ایک دیني اتفاق' دوسرا ملکي - پھر دیني اتفاق کي بھي دو صورتیں هیں - ایک اصولي' دوسرا فروعي -

(۲) دیني اتفاق میں سے اصولي اتفاق اگرچہ عملاً براے نام ہے' تا هم اعتقاداً خدا کے فضل سے فریقین میں موجود ہے - دوسرا فروعي اتفاق ہے سو وہ عسیر الحصول معلوم هوتا ہے - کیونکہ صدر اسلام سے لیکر آجتک نہ صرف سنیوں هي کے اندر' بلکہ شیعوں کے هاں بھي ناممکن الحصول رها ہے - با وجود علماء فریقین کي جانفشان مساعي جمیلہ کے یہ سیلاب ابتک نہ رک سکا - اور نہ آیندہ رکنے کي بظاهر امید لگائي جاسکتي ہے' لیکن اس اختلاف کا نتیجہ افتراق ملت و شق عصاے امت تک پہنچتا هوا دیکھکر ضرور رونا آتا ہے -

(۳) اب رها ملي و سیاسي اتفاق' سو اسکي تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسي فرقہ کے هوں' بغرض حفاظت بیضۂ شریعت و بپاس ناموس شعائر اللہ هر وقت ضرورت ہے - کیا هي اچھا هو اگر هم فروعي اختلافات کو اسي حد تک محدود رکھیں کہ بوقت ضرورت وہ همارے عالمگیر اتحاد میں سد راہ نہ هوں -

(۴) ابھي زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ تبریز و مشہد مقدس کے واقعات حسرت آیات پر مجتہدان نجف اشرف و کربلائے معلی کي طرف سے ایک فرمان واجب الاذعان شیعہ و سني کے اتفاق کي تاکید پر شائع هوچکا ہے - مگر کوئي بتلائے کہ ان فرامین کي تعمیل کہاں تک هوئي اور متخاصمین نے اپنے طرز عمل میں کیا تبدیلي دکھلائي ؟

اب شیخ صاحب موصوف کي طرف سے اپیل شائع هوئي ہے کہ فریقین آپسمیں صلح کا هاتھہ بڑھائیں اور سابقہ طرز عمل کو بھول جائیں -

چونکہ صلح "بحکم و الصلح خیر" ایک طرح سے خاصۂ مسلماني و شان ایمان ہے' اس لیے نفس مصالحت میں تو هم کو کچھہ تامل نہیں - البتہ شرائط صلح مجوزہ میں کسي قدر کلام ہے

بہر حال شیخ صاحب نے جہاں تک حسن نیت سے کام لیا ہے' هم انکي دعوت کو بنظر استحسان دیکھتے هیں اور بلا خوف لومۃ لائم جس قابل تعریف دلیري سے انہوں نے خلفاء راشدین کے معاملات و حالات کو حوالہ بخدا کرنے اور ان کے طرز عمل کو شیعوں کے لیے قابل تقلید جتلا کے اور بعض اتہامات سے انکو بري الذمہ قرار دیتے هوے اپنے هم مشربوں کو حسن ظن رکھنے کي تلقین فرمائي ہے' اس کا شکریہ ادا کرتے هیں - خدا کرے کہ ان کے هم مشرب تعمیل ارشاد میں اهلسنت کا با لتزام شیخ صاحب کا هي اطمینان کرا دیں -

اس کے بعد ان بعض مطالب پر روشني ڈالي جاتي ہے جن کا شیخ صاحب نے اپنے مشرح مضمون میں ذکر فرمایا ہے - و باللہ التوفیق :

(۱) مسئلہ خلافت یعنی امام معصوم یا غیر معصوم اور انتخاب امام منجانب اللہ یا من جانب رعیت هونے اور عقیدہ امامت معصوم کے امامیہ کے هاں داخل اصول دین هونے کے متعلق -

شیخ صاحب نے مسئلہ خلافت کو بنیاد اختلاف ظاهر کیا ہے - بے شک بناے اختلاف یہي مسئلہ ہے - مگر بیعت بخیر هو تو اسمیں بھي اتفاق رائے ممکن ہے - جیسے صدر اسلام اور ائمۂ ما بعد کے بزرگوں سے ثابت ہے - ملاحظ هوں شواهد ذیل :-

(۱) زیدیہ کے هاں امام کے لیے عصمت کي شرط نہیں - اور خود اثناعشر یوں میں بھي بعض رواۃ و مشائخ احادیث عصمت ائمہ کے قایل نہ تھے - بلکہ انکو علماے نیکو کار جانتے تھے - باوجود اس کے ائمہ کرام انکو عادل ظاهر کرتے تھے -

(دیکھو کتاب حق الیقین فصل ۱۹ - مقصد دوم از ملا باقر مجلسي -)

(۲) تبریہ' سلیمانیہ' اور صالحیہ فرقے زیدیہ کے' امامت شیخین رضي اللہ عنہما کے قائل هیں - تبریہ اور جارودیہ کي نسبت بحوالہ مجمع البحرین لکھا ہے کہ وہ جناب علي علیہ السلام کے حق میں امامت بالنص کے قائل نہیں اور فاضل پر مفضول کو ترجیح دنیا جائز جانتے هیں - (توضیح المقال في علم الرجال مطبوعہ ایران : ۴۴)

(۳) جناب علي علیہ السلام کا ارشاد قول فیصل ہے کہ شوری کا حق مہاجرین و انصار کو حاصل ہے - اگر وہ کسي شخص پر اجماع کر کے اس کو امام سے موسوم کردیں تو یہ خدا کے نزدیک بھي پسندیدہ ہے - (نہج البلاغہ جلد ۲ - ۷)

ترکي اور انگلستان

نیر ایسٹ کی ۲۴ - اکتوبر کی اشاعت میں ترکي اور انگلستان کے مسئلہ پر ایک انگریز خاتون کی مراسلة شائع هوئي هے - وہ لکھتي هے :

" جناب من !

جنگ بلقان میں آپکے رسالے کی جو روش رهي ' اسکے لیے آپ ان تمام لوگوں کے شکریہ کے مستحق هیں جو انگریزي شہرت کی قدر کرتے هیں -

ترکوں کے هاتهوں جن مظالم کے هونے کا دعوي کیا جاتا هے ' اب وہ یقیناً ایک ایسا مغالطہ هے ' جس کی حقیقت سے پردہ اٹهچکا هے - سر مارک سکس ' مسٹر مارما ڈیوک پکتهال ' کرنیل آوبرے ایم - پي - پیر لوتي ' وغیرہ ' نیز وہ مشہور ارباب قلم جو اس ملک کی اور ترکوں کی دونوں کی حالت سے خوب واقف هیں ' دنیا کو علی الاعلان بتا چکے هیں کہ ترک جتنے ظالم هیں اس سے کہیں زیادہ مظلوم هیں -

ترکوں کو ان متعدد برادروں کی وجہ سے کبهی امن و اطمینان نصیب نہ هوا ' جو اپنے ناپاک مقاصد کیلیے منازعات و مناقشات کے پیدا کرنے میں همیشہ سرگرم رهتے هیں -

مگر اب کیا حالت هے ؟ کہ نہ ترکي حکومت کے رخصت هوتے هي ان جنگجو قوموں کے باهم ایک دوسرے کی جنگ شروع کردي اور مقدونیہ اور تهریس پر اسقدر مظالم کیے کہ وهاں کے باشندے آج سلطاني حمایت کی التجا کررهے هیں - دنیا میں برطانیہ هي ایسی سلطنت نہیں جو اپنے گهر کو اپنا قلعہ سمجهتي هے - ترکي کو بهی اس بات کا حق هے کہ وہ اپنے ان ممالک پر قبضہ کرلے جہاں تمام باشندوں کو پوری آزادي دیجاتي هے - سالہا سال هوئے جب ترکي توسیع مملکت کے لیے نئي زمینیں تلاش کرتي تهي - پهر کیا سبب هے کہ دنیا کی دو بڑي اسلامي سلطنتوں یعنے ترکي اور انگلستان (؟) میں اسدرجہ بیگانگي هے ؟ کیا یہ اثر هے ان نامور دار طرفداران روس و انجمن بلقان کا ' جو اسي خدمت پر مامور تهے -

یہ واقعہ آساني سے یاد آسکتا هے کہ آغاز جنگ سے پہلے یعني جولائي سنہ ۱۹۱۲ ع میں روسي وزیر خارجہ مسٹر سزونوف کسي سے ملنے انگلستان آیا تها - اگرچہ هم خوب سمجهتے هیں کہ ضرور اسوقت مشرق ادني کے تمام مسائل پر پوري بحث هوئي هوگي - اسکے بعد یہ امر بالکل صاف هے کہ برطانیہ بهي اس فریب میں شریک تهي جو ترکي کو ستمبر سنہ ۱۲ ع میں اسوقت دیا گیا تها جبکہ اسکي ایک لاکه دس هزار فوج تهریس میں نمائشي جنگ کررهي تهي -

اتحاد یورپ نے ترکي کو اطلاع دي کہ چونکہ اسکي همسایہ سلطنتوں میں سے کسي کا بهي یہ ارادہ نہیں کہ وہ ترکي پر حملہ کرے ' اسلیے اس نمائشي جنگ کی یہ تعبیر کیجا سکیگي کہ ترکي بلغاریا پر حملہ کرنے کی فکر میں هے - اور [illegible] کہ اس اجتماع کو توڑ دے -

ترکي نے یورپ کے کہنے پر اعتماد کیا - حالانکہ وہ اس اعتماد کا خمیازہ اٹها چکی تهي - اس نے فوجي جمعیت منتشر کردي اور سپاهیوں کو سلطنت کے دور دراز حصوں میں بهیج دیا -

مشکل سے سپاهي گهر پہنچے هونگے کہ بلغاریا نے جنگ کا اعلان کردیا اور یہ خونخوار درندے ترکي ممالک کو تاراج کرنے لگے -

یہ امر بالکل بعید از فہم هے کہ انگریزي مدبروں کو روسي پالیسي کي هدایات کي پیروي کي اجازت دیجائے - کون روس ؟ وہ جو فن لینڈ ' پولینڈ ' اور خود اپني غیر مسیحي رعایا پر ستمران هے -

ایران ' ترکي ' اور چین کے معاملات میں روس کي همارے ساتھ شرکت همارے لیے سخت مضرت رساں ثابت هوئي هے - یہ پالیسي خود غرضي اور تنگ نظري کي پالیسي هے جس پر هر حقیقي آزاد خیال انگریز متاسف و متحسر هوگا -

یورپ کي آج جو حالت هے ' روس اسکا بالکل ذمہ دار هے - روس امن و صلح کي راہ میں ایک سنگ گراں هے -

یہ انگلستان نہیں بلکہ روس هے ' جسکے لیے جرمني فوجي تیاریاں کر رہا هے -

مجهے امید هے کہ وہ دن دور نہیں جب جرمني اور انگلستان جنکي علي العموم یہ حالت هے ' باهم نہایت پختہ حلیف و همسایہ هونگے - اگر اس اتحاد کي اهمیت کو ڈپلومیٹ نہیں سمجهتے تو نہ سمجهیں ' اور لوگ خوب سمجهتے هیں - مجهے جرمني اور اسکے صلح جو حکام پر پورا اعتماد هے -

مراکش ' جو اپنے ساحلي خط کي وجہ سے بحر اسود کا بحري مرکز بن سکتا هے - اور مور (عرب اندلس) اگر یہ دونوں چیزیں هم نے فرانس کو ایک خیالي شے یعني " مصر میں آزاد هاتهہ " اور مفاهمت دلي (Entente cordiale) کے بدلے میں نہ دیدي هوتیں ' تو مجهے یقین هے کہ آج همیں افسوس نہ کرنا پڑتا - یہ " خیال " گو بجائے خود عمدہ تها ' مگر ان اعلی فوائد کي قرباني کے قابل نہ تها جو برطانیہ کو مراکش میں حاصل تهے -

راقمہ مارگریٹ رچارڈسن -

مراسلات

" مصالحۂ " مسئلۂ اسلامیہ کانپور

از جناب مولانا محمد رشید صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

(۲)

مولانا المحترم ! الہلال نمبر ۱۸ میں بندہ نے اپنا مضمون مطبوعہ دیکھا - اس ناچیز مضمون کو ایسے معزز مجلہ میں جگہ دینے پر آپ کی خدمت میں دلی تشکر پیش ہے -

مینے اسی مضمون کو کسیقدر تغیر سے اخبار زمیندار و ہمدرد جیسے آزاد اور مدعیان حریت کیخدمت میں بھیجکر اونکے انصاف اور آزادی سے اپیل کی تھی کہ اوسکو درج اخبار فرما دیں لیکن میری درخواست نا منظور ہوی اور لطف یہ کہ مجکو نامنظوری کی اطلاع دینا بھی مناسب نہ سمجھا گیا - جب مدعیان حریت نے اوسکو قابل توجہ نہ سمجھا تو مجھے بدگمانی ہوی کہ الہلال بھی اسپر توجہ نہ فرمائیگا ' لیکن " ان بعض الظن اثم " تجربہ نے اوسکے خلاف ثابت کیا : و لیس الخبر کالمعاینہ - بہر حال اگر اوس مضمون کے درج کرنیکو الہلال کی حق گوئی کے لیے معیار قرار دیا تھا ' تو مجکو پہلے تجربہ ہونے کی وجہ سے امید ہے کہ آپ نہ صرف معذور ہی رکھیں گے بلکہ میری اس جرات کو معاف فرمائیں گے -

جناب والا نے میرے ناچیز مضمون پر جو ریمارک لکھے ہیں اونکو غور سے پڑھا ہے ' اونکی نسبت بھی چند الفاظ لکھنے کی جرات کرتا ہوں -

(۱) ۳ - اگست کو جسدن حادثۂ فاجعۂ کانپور پیش آیا ' اوسکے دوسرے روز ہز آنر کانپور پونہچے - تمام مسلمان سخت سراسیمہ ہو رہے تھے - اوسوقت میرا اور چند دیگر حضرات کا خیال ہوا کہ مسلمانان کانپور کا ایک ڈیپوٹیشن ہز آنر سے ملکر یہاں کے حالات بیان کرے تا کہ کسی طرح سکون ہو - مگر اسمیں کامیابی بعض وجوہ سے نہ ہوسکی - بہر حال اس کے لیے ایک معزز مسلمان جو مینوسپل کمشنر بھی ہیں' بلائے گئے - انہوں نے اثناے گفتگو میں بیان کیا کہ مینو سپل کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ دالان کے نیچے کے حصہ پر گذرگاہ رہے اور بالائی حصہ شامل مسجد' لیکن متولیان مسجد و دیگر مسلمانوں نے اسکو منظور نہیں کیا - ایک معزز مسلمان مینو سپل کمشنر کے کہنے کی تغلیط مشکل ہے - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پہلے موجودہ حالت پیش کی گئی تھی جسکو مسلمانوں نے نا منظور کیا - مہینہ کی تعین البتہ اونہوں نے نہیں کی تھی - اسکو بعض دیگر ذرائع سے مینے دریافت کیا ہے - اخبار زمیندار کے کسی پرچے میں بھی ایسے الفاظ درج ہیں جنسے میرے اس مضمون کی تائید ہوتی ہے - اسوقت فائل میں سے نکال کر اوسکا حوالہ دینا ذرا وقت طلب ہے - اگر قراء کرام کا اصرار ہو تو اسکو نکالا جاسکتا ہے -

(۲) ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کے جلسہ کا کوئی پروگرام شائع نہیں ہوا جس سے کہا جاسکتا کہ اصل مقصود کیا تھا ؟ اونکے افتتاحی اڈریس کے متعلق البتہ بعض جملے اخباروں میں چھپے ہیں لیکن پورا اندازہ لگانا دشوار ہے - غالبا جناب کا خیال صحیح ہو گا لیکن اخبار زمیندار اور ہمدرد کے سب سے بڑا اعتراض اوسپر اخفا کا کیا تھا نیز یہ کہ پبلک کو اوسکی اطلاع نہیں دیگئی اور نہ مسلمہ لیڈر اوس میں طلب کیے گئے ' نہ اوسکا کوئی پروگرام شائع ہوا -

(۳) جناب والا کی نسبت مینے کہیں نہیں لکھا کہ " آپ کو مطلق خبر نہیں تھی " میرے الفاظ یہ ہیں : " آخری فیصلہ کی کچھہ خبر اونکو بھی نہیں کیگئی " اور آپ نے نہایت وضاحت ' سچائی ' اور حق گوئی سے اسکو نہ صرف مان لیا ہے بلکہ اسکے متعلق نہایت مفید تشریح سے بھی کام لیا ہے -

(۴) اڈیٹر صاحب زمیندار کو اگر اطلاع تھی اور اونہوں نے اسکو پسند کرلیا تھا تو سخت تعجب ہے کہ اعلان مصالحت کے قبل تک وہ اپنے پیش کردہ شرائط کیوں اس سے علحدہ لکھتے رہے ؟ ناظرین ! مجھے معاف رکھیے اگر میں یہ کہوں کہ اخبار (زمیندار) بھی ایک عجیب اخبار ہے جو عوام کے مذاق کے مطابق ہونیکے سبب سے بہت کثیر الاشاعت ہے لیکن اوسکی کوئی مستقل پالیسی نہیں - اگر کسیکو مستقل پالیسی قرار دیا جاسکتا ہے تو وہ براے لیڈروں کو گالیاں دینا ہے جس سے شاید ہی اسکا کوئی نمبر خالی ہوتا ہو - وہ پہلے نہایت سختی سے جو شرائط صلح پیش کرتا رہا ہے' اونمیں سب سے اہم مسجد کو بعینہ اصلی حالت پر لوٹا دینا قرار دیتا ہے ' پھر اس مصالحت پر بے حد خوشی ظاہر کرتا ہے' مٹھائیاں بانٹتا ہے' پھر گھبرا کر مسجد کے فیصلہ کو علما کے حوالہ کرتا ہے' آخر میں خود مجتہد بنکر ہز ایکسلنسی کے وعدۂ عطیہ شاہانہ اور زمین کے نکل جانے پر لکھتا ہے :

" ہم تھوڑا کھو کر بہت زیادہ حاصل کرینگے " (زمیندار ۲۳ - ذیقعدہ)

اور کچھہ عجب نہیں کہ عنقریب ارباب حق کے کشف حقیقت اور پبلک کی بے چینی کو دیکھکر پھر اپنی تمام سابقہ رایوں کو یہ کہکر واپس لے لے کہ " اگر لوگ اس فیصلے سے خوش نہیں ہیں تو خیر ہم بھی خوش نہیں ! ! "

اگر اس فاضل اڈیٹر کے اجتہاد پر پہلے سے حضرات کانپور عمل کرتے تو ۳ - اگست کا ناگوار واقعہ پیش ہی نہ آتا ' کیونکہ پہلے ہی معقول معاوضہ نقدی اور زمین کی صورت میں مسلمانوں کیخدمت میں پیش کیا گیا تھا - جسکو اونہوں نے اپنی بد قسمتی سے نامنظور کیا -

(۵) جن حضرات کانپور کے نام آپ نے درج فرما کر تحریر کیا ہے کہ اونکو واقعات معلوم تھے ' اگر یہ صحیح ہے تو اون لوگونکی غلط بیانی پر تعجب ہے - انمیں سے بعض بعض حضرات کی نسبت مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ جب اون سے استفسار کیا گیا تو اونہوں نے قطعی لا علمی ظاہر کی - پھر آنریبل سید رضا علی نے مراد آباد

(مزید تحقیق کے لئے ملاحظہ ہو شرح ابن میسم بحرانی جزو ۳۱)

(۴) خلافت فروع دین ہے - جناب علی علیہ السلام ایک خطبہ میں ابتداے خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوے فرماتے ہیں کہ لوگ مرتد ہو رہے تھے - اسواسطے ہم نے اسلام کے برباد ہو جانے کے اندیشہ سے اپنی خلافت کے لیے کوشش نہ کی - کیونکہ اُس وقت ایسا کرنے سے ہم کو چند روزہ سرداری کے مقابلہ میں ایک بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا - اسکی شرح میں فاضل ابن میسم فرماتے ہیں :

فیکون المصیبۃ علیه فی هدم اصل الدین اعظم من فوت الولایۃ القصیرۃ الامد التی غایتها اصلاح فروع الدین ومتممانه الخ	پس آن کیلیے (جناب علی) کیلیے اصل دین کے گر جانے میں زیادہ تر مصیبت تھی نہ بسبت چند روزہ سرداری کے جسکی غایت فروع دین کی اصلاح اور اسکا تتمہ ہے نہ کہ اصل دین -

(ابن میسم جزو ۳۰)

اسی خطبہ پر علامہ ابن ابی الحدید بول اٹھے ہیں :

وهذا الکلام یدل علی بطلان دعوی الامامیۃ النص و خصوصاً الجلی (شرح نہج البلاغۃ ابن الحدید ج ۴ صفحہ ۱۶۵ مطبوعہ مصر)	اور یہ کلام امامیہ کے دعوی نص اور خاصکر نص جلی کے بطلان پر دلالت کرتا ہے -

(۲) شکوۂ جور و ستم اسلاف :

اصل یہ ہے کہ ظالموں کے ظلم سے نہ تو اہلبیت بچے ہیں نہ شیعہ۔ بعض موقعوں پر دونوں گروهوں پر جور و ستم ہوئے ہیں - مثلا واقعہ کربلا کے بعد ہی مکہ معظمہ میں عبد اللہ بن زبیر کے ہاتھ سے شہید کیے گئے تو مدینہ والوں کو واقعہ حرہ میں مظلومان کربلا کی مصیبت میں بھی حصہ لینا پڑا ' جسمیں بقول علامہ مجلسی سات سو کے قریب حافظان قرآن مجید شہید کیے گئے - یہ یزید امرد کا زمانہ تھا - (حیات القلوب جلد - ۲ باب ۲۲ صفحہ ۲۴۸)

دوسرے نمبر پر بنی عباس ہیں - انکو بھی اسلاف اہل سنت کہا جاتا ہے ' حالانکہ یہ بنی ہاشم تھے اور ایک وقت میں شیعوں کے مایۂ فخر اسلاف ' خصوصاً جبکہ سادات کی ہمدردی میں سفاح نے تمام بنی امیہ کو گھر میں بلاکر ایک ہی وقت کے اندر تہ تیغ کردیا تھا اور تڑپتی ہوئی لاشوں پر دستر خوان چنا گیا تھا ' اور بنی عباس اور بنی ہاشم اُن پر مزے سے بیٹھکر کھانا نوش جان کرتے رہے (و از سران نطعها بر نخواستند تا جمله بمردند - مجالس المومنین م ۸ صفحہ ۳۲۵)

انہی میں سے دو ظالم ترین خلیفوں کی نسبت فاضل مجلسی کی راے ملاحظہ ہو :

"با وجودیکہ منصور و هارون شیعہ بودند و اقرار بامامت ثلاثہ نہ داشتند ' اما از کافر و بت پرست بدتر بودند - بعد از مامون خلفا سنی شدند و مذهب مالکی را اختیار کردند (تذکرۃ الائمۃ : ۱۱۵ مطبوعہ ایران)

یعنی اگرچہ منصور اور هارون شیعہ تھے اور حضرات ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم کی امامت کے قایل نہ تھے لیکن پھر بھی کافر اور بت پرستوں سے بھی بدتر تھے ' بعد مامون رشید کے یہ خلیفے سنی ہوگئے اور امام مالک کی پیروی اختیار کرلی -

مانا کہ بنی عباس نے بھی شیعوں پر بڑے بڑے ستم کیے لیکن شیعوں کے ہاتھوں علاوہ معتصم عباسی کے بے رحمانہ و وحشیانہ قتل کے مدینۃ السلام بغداد کی عالمگیر تباہی اور اسکے ساتھ تمدن اسلامی کی بربادی بھی غیر معمولی انتقام تھا - (ملاحظ ہو مجالس المومنین مجلس دهم : ۴۳۶ ترجمہ ابو طالب علقمی) -

اور در اصل اہل سنت کے اسلاف تو خلفائے راشدین اور ایمۂ اربعہ وغیرہ ہیں جنکا قول و فعل بعد از کتاب و سنت اُن پر حجت ہو سکتا ہے و بس - خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کی جو بوقت خلافت اُن کا تھا ' آپ تعریف فرما ہی چکے - باقی ایمۂ اربعہ میں سے امام شافعی کی نسبت مشہور ہے کہ وہ بباعث محبت اہلبیت کرام بعض اوقات رفض تک سے متہم ہوے-

امام مالک بن انس کی بابت لکھا ہے کہ جب منصور عباسی کے برخلاف محمد ملقب بہ نفس زکیہ نے خروج کیا تو آپ فقیہ مدینہ تھے تاهم بلا خوف لوگوں کو انکی نصرت و امداد کا فتوی دیتے تھے - نہ صرف امام مالک بلکہ لکھا ہے کہ سادات عظام کے همرکاب تمام اہل مکہ و مدینہ نے بھی کہ مذهباً اہلسنت تھے ' حضرت نفس زکیہ کی بیعت کرلی تھی -

اسی طرح امام ابو حنیفہ کی نسبت لکھا ہے کہ جب نفس زکیہ کے بھائی ابراهیم نے منصور کے خلاف خروج فرمایا تو اکابر ملت میں سے امام اعمش اور عمار بن منصور نے انکے هاتھہ پر بیعت کی - اور پھر یہ کہ " بصحت پیوستہ کہ ابو حنیفہ نیز در بیعت او بود " یعنے بتحقیق معلوم ہوا ہے کہ ابو حنیفہ کوفی بھی انکی بیعت میں داخل تھے ' اُن کے ساتھہ خروج کرنے اور امداد دینے کے فتوے دیتے تھے - نیز اپنے بیٹے حماد کو دس هزار درهم دیکر انکی خدمت میں روانہ کیا تھا اور معذرت خواهی کی تھی کہ لوگوں کی امانتیں میرے پاس ہیں ورنہ خود بھی حاضر خدمت ہوتا - اور آپکی امداد کرتا - آخر میں لکھا ہے " و این نامہ بدست منصور دوانیقی افتاد - بر ابو حنیفہ متغیر شد و اورا ایذاے کرد کہ سبب وفات وے گشت (مجالس المومنین مجلس هشتم مطبوعہ ایران سنہ ۳۶۳) یعنی یہ خط منصور کے هاتھہ پڑ کر ابو حنیفہ پر وہ خفا ہوا - اور انکو ایسی تکلیف دی کہ وهی انکی وفات کا باعث ہوئی -

لیکن دنیا کو یہ معلوم کرکے نہایت مایوسی ہوگی جب وہ سنے گی کہ اس محبت اہلبیت کا اجر امام موصوف کو کیا ملا ؟ قاضی نور اللہ شوستری فرماتے ہیں :

" شاہ اسمعیل قبر ابو حنیفہ کوفی را کہ در بغداد بود ' کند و عظام اورا بسوخت ' و سگے را بجاے او دفن نمود - آں موضعہ را مزبلہ اہل بغداد ساخت (مجالس المومنین صفحہ ۳۸۱) -

با ایں همہ بہتر یہی ہے کہ اسلاف کے اعمالنامے تو اب بھلا ہی دیے جائیں - گڑے مردوں کی هڈیاں اکھاڑنا ٹھیک نہیں - موجودہ نسل کیلیے پیش آمدہ حالات و تعلق کو مد نظر رکھہ کر ایک دوسرے سے همدردی کرنا ضروری ہے اور رابطۂ الفت و اتحاد کو حسن سلوک اور حسن اخلاق سے مضبوط کرنا چاهیے - (باقی آیندہ)

ں کے نزدیک کامیاب ہوا ہوں - مجھے کسي دوسرے سے غرض بھی نہیں ہے کیونکہ : ان اجري الا علي رب العلمين - میں اپنے موکل سے اجر کا طالب ہوں نہ شکریہ کا شوق ہے - نہ نفرت و ملامت و شکایت کا اندیشہ ہے - و الحمد اللہ علي ذالـك ۔

• • • • • • • •

• • • • • • • •

یہ امر اب مجھے صاف کرنا ہے کہ میںنے اپنے موکل کا جو ... سمجھا ' اسکے موافق کیا - امید کہ اسکو بغور ملاحظہ فرمائیگا - میںنے اپنے امکان بھر شریعت کي پابندي کي مگر اسي حکم کي ' ... کو میں شریعت کا سمجھتا تھا - ساتھہ ھي اسکے اپني راے پر تعصب نہیں کیا اور جمہور علماء کے خلاف کسي وقت اظہار خیال نہیں ہوا اور آخر تـک انکے منافي کوئي بات نہیں کہي - اسوقت معسر یہ اتہام ہے کہ میںنے صورت موجودہ کے جواز کا فتوی دیدیا ' یہ بالکل غلط ہے - البتہ یہ صحیح ہے کہ اس امر سے کہ مرور میں سد باب ہو ' قطع مصالحت کي کوئي وجہ میرے ذھن میں نہ تھي ' جبکہ ھر وقت اسکے مطالبہ کا حق جسکے ہم مکلف ہیں ہم کو پہونچتا ہے اور مقدمات دیواني وغیرہ کا حق کسي طرح ساقط نہیں ہوا ہے - میںنے اسوقت صرف قیدیونکي رہائي اور عملي طور پر مسلمانونکا قبضہ حاصل کرلینا کافي سمجھا - اس سے یہ نہیں لازم آتا ہے کہ اس صورت کو میں نے جائز بھي سمجھا ' بلکہ کتنے امور ہیں کہ نا جائز ہیں اور ہم انکو اپني مجبوریت کے باعث انگیز کیے ہوے ہیں ' اور ہر موقع پر انکا مطالبہ کرتے ہیں - انہیں میں اسکو بھي میںنے شمار کرلیا - مجھے ان امور کے باعث مصالحت کرنا ضروري تھا وہ میرے نزدیک ... شریعت حقہ اسلامیہ اہم تھے ' کہ نسبت اس اشتراک مرور ... - اسکي وجہ سے وہ امور نظرانداز نہیں کیے جاسکتے تھے - میںنے اسمیں ... سمجھہ لیا ' خدا کي طرف سے جو ذمہ داري ہے اسکو ملحوظ رکھہ ... لیا ہے - و اللہ علي ما اقول وکیل -

• • • • • • • •

جب مصالحت ضروري سمجھي گئي جسکے وجوہ میں اسوقت نہیں عرض کرونگا اور آپکو بھي معلوم ہیں ' تو میںنے ایک حیلۂ شرعي نکالا اور کہا کہ اسکے بارہ میں مشورہ لیا جاے اور علماء سے استفتاء دریافت کیا جاے تو مجھے اخفاء راز کا حکم دیا گیا - خود میرے نزدیک یہ صورت جائز تھي اور اون لوگوں پر جو اس تصفیہ میں ساعي تھے ' جتنا فرض تھا وہ ادا کر چکے کہ ایک عالم کو جسے وہ با وثوق سمجھتے تھے اس شورہ میں شریک کیا اور انہوں نے اسکے قول کو حکم خدا سمجھا - اگر مجھے اشتباہ ہوتا یا ان لوگوں کو توثیق میں کچھہ شبہہ ہوتا تو انکو اور مجھکو دونوں کو تمام علما سے یا ان علما سے جو جمع کیے گئے تھے دریافت کرنا تھا - مجھہ پر یہ فرض نہیں ہے کہ جس امر کو میں خدا کا حکم سمجھتا ہوں ' اسمیں اپنے سوا غیر کا اتباع کروں (۱) بلکہ میں خود اپنے علم و دیانت کا مکلف ہوں اور عام لوگوں کو ایک عالم کے قول پر عمل کرنا جائز ہے - شرعي قباحت اسمیں مجھے نہیں معلوم ہوئي - اسپر بھي مشورہ لیا گیا اور جو کارکن لوگ تھے ' اون سے اسکي تشریح کردي گئي - جہانتک مجھے علم ہے اوس صورت مجوزہ میں کسیکو اختلاف نہ تھا کہ ان حالات کے لحاظ سے یہ مخلص ہو سکتا ہے -

(۱) الحمد للہ کہ جناب مولانا کا یہ اعتقاد ہے اور في الحقیقت یہي وہ اصول ... سي ہے جو اگر تسلیم کرلیا جاے تو آج مسلمانوں کے تمام دیني مصائب کا خاتمہ ہو جاے - امید ہے کہ مولانا ہر موقعہ پر اس اصول کو ملحوظ رکھیں گے کہ " جس امر کو حکم خدا یقین کرلیا جاۓ اسمیں غیر کا اتباع نہ چاہیے اگرچہ ایک عالم اسکي پرستش کرتا ہو " (الہلال)

• • • • • • • •

• • • • • • • •

وقف کي ملک کسي کے لیے نہیں ہو سکتي ہے - قبضہ زمین مسلمانوں کو دلا دیا گیا - اب صرف گذرنے میں پیدل چلنے والونکي مشارکت ہے - اس امرکو نہ خیال کیجیے کہ ہماري خواہش کیا ہے ؟ اس امر کو دیکھیے کہ ہمکو جو کچھہ ملا وہ کسي نہ کسي طرح ہم شرعي مسئلہ میں لا سکتے ہیں یا نہیں ؟ مسجد میں کافر و مشرک سبکا گذرنا شرعاً جائز ہے - جنب و نفساء و حائض کے گذرنے کي ممانعت اگر ہوسکتي ہے تو مسلمانوں کو انکي شریعت کي طرف سے - گورنر جنرل کو کیا حق ہے کہ اسکي تصریح کریں ؟ جانورونکے گذرنیکي خود گورنر جنرل نے اجازت نہیں دي ہے - جو لفظ انہوں نے استعمال کیا ہے وہ اس امر پر زیادہ واضح ہے کہ نماز یونکي لیے اصالتاً حق مرور ہے -

• • • • • • • •

• • • • • • • •

تاہم میں اسکو نا کافي سمجھتا ہوں - اسیدن کانپور میں مسجد سے نکل کے قبل اسکے کہ گورنر جنرل اسکو ظاہر کریں ایک بساطي کي دوکان پر بڑے مجمع کے سامنے میںنے صاف صاف کہا کہ مسجد کي زمین پر اگر ہمکو قبضہ بھي ملا ہے تو براے نام ہے - پھر مولوي غلام حسین صاحب سے جا کے پوري حالت ذکر کي - پھر مولوي عبد القادر صاحب آزاد سے - پھر ایک مسجد جو کہ مولوي ابو سعید صاحب کے مکان کے قریب ہے ' اوسمیں مولوي محمد رشید صاحب سے از ابتداء تا انتہا کل امور کا تذکرہ کیا اور کہا کہ ابتـک یہ نقصان باقي ہے اور ہمکو چارہ جوئي کا حق حاصل ہے - اوسکے بعد جب مسٹر علي امام صاحب نے مجکو مبارک باد دي تو میں نے اون سے بھي اسکے متعلق صاف صاف کہا کہ نہ تو اس سے بے چیني دفع ہوئي نہ یہ شریعت حقہ کے موافق ہے کیونکہ میں اسکو بالجبر سمجھتا ہوں - لیکن مجھے پورا اطمینان دلایا گیا کہ اسکے بننے کے وقت ہر طرح سے آپ مطمئن کردیے جائیں گے - (انتہی ملخصاً)

بشـــارة عظمـــی

لارڈ ہیڈلے بالقابہ کا اعلان اسلام

از داعي اسلام خواجہ کمال الدین صاحب بي - اے - ... اللہ مساعیہ

حبي فی اللہ - السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ -

مبارک ہو - اللہ تعالی نے آجتک ابتلاون میں ثابت قدم رکھا اور آیندہ رکھے - میںنے آجتک کوئي خط نہیں لکھا - آپ کي مصروفیت اہم نے جرات نہیں دلائي کہ آپکي توجہ کسي دوسري طرف منعطف کروں -

میں آپکي قلمي اور درمي امداد کا ہر طرح ممنون ہوں - جزاکم اللہ احسن الجزا -

بالمقابل ایک ایسي عظیم الشان نصرت الہي کی خوشخبري اور مبارک باد دیتا ہوں ' جسکي نظیر گذشتہ پچاس سال میں ہندوستان کي دنیا کے کسي مذہب نے نہ دیکھي ہوگي - و الحمد اللہ علی ذالك -

نومبر کے اسلامک ریویو کا پرچہ جو اسکے ہمراہ پہونچتا ہے ' ملاحظہ فرماویں - اسکے آخري صفحہ (تینتل پیج) پر ایک اشتہار ایک زیر تصنیف کتاب کا ملاحظہ فرماویں جو رائٹ اونریبل لارڈ ہیڈلے اسوقت لکھہ رہے ہیں -

میں جو تقریر کی ' اوسمیں بھی صرف یہی کہا کہ مسجد کی زمین واپس ملگئی ہے - کانپور میں اون سے ملکر جب دریافت کیا گیا تو بھی اصلیت ظاہر نہیں کی - لطف یہ کہ انہیں اب بھی آزادی وحریت کے ادعا کے اعادے میں تامل نہیں ہے اور فرماتے ہیں کہ " میں اصول وارداری کے خلاف ہوں " فیا للعجب ! - آپ کو شاید تعجب ہوگا جب آپ یہ دریافت کرینگے کہ اس معاملہ میں نہ صرف غلط فہمی ہی ہوئی بلکہ تغلیط سے بھی کام لیا گیا - لکھنؤ سے میرے ایک دوست مجھے لکھتے ہیں " مسجد کے معاملہ میں غلط فہمی ہوئی - اب نہایت افسوس ہے - اللہ تعالی مدد فرمائے - " لکھنؤ میں جو جناب راجہ صاحب اور جناب مولانا عبد الباری صاحب کا موطن ہے ' یہ غلط فہمی حب ہی ہوسکتی ہے کہ اصل بیان کرنے والے مغالطہ دینا چاہیں - جناب کو اور بھی زاید تعجب ہوگا اگر آپ میرے ایک کانپوری دوست کے اس جملہ کو پڑھیں گے جو اونہوں نے مجھے ۲۲ - اکتوبر کے خط میں لکھا ہے " کو باطن میں یہاں بھی فیصلہ مسجد کو لوگ پسند نہیں کرتے تاہم بظاہر کوئی مخالفت نہیں ہے " بطریق جملہ معترضہ مجھے اسوقت حافظ احمد اللہ کی وہ چٹھی یاد آتی ہے جو انہوں نے ۲۲ - ذیقعدہ کے زمیندار میں چھپوائی ہے - اور اس غلط افواہ کی تردید کی ہے کہ " وہ فیصلہ مسجد کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے " جب مجھے حافظ صاحب کی پہلی اخلاقی جرات یاد آتی ہے تو اس چٹھی کے چھپوانے پر تعجب ہوتا ہے - اگر یہ افواہ غلط بھی تھی تو اس اہتمام اور شد و مد سے تردید کرنیکی کیا ضرورت تھی ؟ سب سے زاید لطف یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب زمیندار نے اس پر ایک نوٹ لکھکر یہ ثابت کرنیکی کوشش فرمائی ہے کہ " حافظ صاحب برٹش گورنمنٹ کے ویسے ہی خیر خواہ ہیں جیسے اور لوگ ! " میرا دماغ کام نہیں کرتا کہ اگر وہ اس فیصلہ کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے تو اسلیے اونکی خیر خواہی میں کیا فرق آتا ہے ؟ فرض کیجیے کہ مولانا ابو الکلام اس فیصلہ پر مطمئن نہیں یا کلکتہ کی تمام پبلک غیر مطمئن ہے - یا میں خود غیر مطمئن ہوں ' تو کیا میری وفاداری اور خیر خواہی پر حرف آگیا ؟ اور کیا وفاداری کیلیے ضروری ہے کہ گورنمنٹ کے ہر فیصلہ پر اطمینان بھی کیا جاوے ؟ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا -

(۶) میںنے جس وقت مضمون لکھا تھا اوسوقت تک جناب کی مخالفت کا مجھے صحیح طور پر علم نہ تھا - اسلیے میںنے پوچھا تھا کہ یہ فیصلہ جب کہ آپ کے پیش کردہ شرائط کے خلاف ہے تو آپ صداے مخالفت کیوں بلند نہیں کرتے ؟ اب جب کہ الہلال نیز ٹون ہال کی تقریر میںنے دیکھہ سن لی ہے تو اب اوس سوال کا کوئی موقعہ نہیں اور اب میں اوس جملہ کو واپس لیکر ببانگ دہل اقرار و اعلان کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں تمام ہندوستان کی پبلک نے جس جلدی سے کام لیا ہے ' اوس سے کلکتہ کی پبلک مستثنی ہے ' جس نے نہایت حزم و احتیاط اور غور و فکر سے کام لیکر جو امر قابل شکریہ تھا ' اوسکو دل و جان سے شکریہ ادا کیا - اور باقی سوال کو باقی رکھا ' ایسے نازک وقت میں کہ تمام انجمنیں ' تمام اخبار ' ساری پبلک ' ایک طرف ہو اور بلا سمجھے بوجھے ایک دوسرے کی تقلید کیا جاتا ہو ' حق گوئی پر ثابت قدم رہنا اور بلا خوف لومۃ لائم و بلا انتظار نتیجہ حق ظاہر کرنا ' معمولی دماغ کا کام نہیں - یہ مولانا ابو الکلام آزاد ہی کا کام ہے اور صرف اونکا !

ایں سعادت بزور بازو نیست * تا نبخشد خداے بخشندہ

فجزاهم اللہ تعالی عن جمیع المسلمین خیرا - مدعیان حریت و حق کے لیے یہ طرز عمل نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ تازیانہ عبرت ہے ' و شتان بین مدعي الحریة و الحر -

(۷) یہ صحیح ہے کہ مسٹر مظہر الحق ڈیپوٹیشن کے ممبر نہ تھے کیونکہ ڈیپوٹیشن مقامی تھا - لیکن انہوں ہی نے اس معاملہ کو طے کیا ' انہوں نے ہی اڈریس لکھا ' خود وہ ڈیپوٹیشن کے ہمراہ گئے ' اسلیے اون سے سوال کرنیکا حق ضرور ہے - ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ " شیک ہنڈ کا اگر اونہیں شوق ہو تو اسکے لیے وہ زیادہ قیمتی اور آسان وسائل رکھتے ہیں "

(۸) میں اس جملہ کے ساتھہ پورے طور پر متفق ہوں کہ " مسٹر مظہر الحق کی حیثیت اس معاملہ میں ایڈریا مفتی کی نہ تھی بلکہ ایک مشیر قانونی کی " اور در حقیقت بھی اونپر سب سے بڑا اعتراض ہے کہ اونہوں نے اپنی حیثیت سے قدم کیوں رکھا ؟

توضیح مزید

(از جناب مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محل)

مولانا موصوف اپنے ایک تازہ ترین گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں :

(۱) مجھے مثل دیگر علماء اہل اسلام اس امر کا تحفظ ہے کہ معابد و مساجد کے احترام کو کسی قسم کا گزند نہ پہونچے - خصوصا اس معاملہ کو ایسی صورت میں طے ہونا چاہیے کہ جو غرض اصلی ہے یعنی اس مسجد کے علاوہ بھی تمام مقامات متبرکہ کی حفاظت ' وہ حاصل ہوجائے - کل ملک کا اہتمام اس مسئلہ سے اسی غرض سے ہوگیا ہے - میری طرف سے اسکا خیال نہ کیا جائے کہ میں نے دیدہ و دانستہ اس فیصلہ میں اس مقصد کو نظر انداز کردیا ہے - اگر کسی پہلو سے اس کا شبہ ہوتا ہو تو غلطی رائے پر محمول فرمایا جاے -

(۲) میں کسی طرح اس امر کو جائز نہیں سمجھتا ہوں کہ مسجد کا کوئی حصہ بلا حکم شرعی علحدہ کیا جاے ' یا کسی اور کام میں لایا جاے - البتہ جو صورتیں شرع میں جائز ہیں اونکو اگر کوئی اختیار کرے تو میں قابل ملامت نہیں تصور کرتا ہوں -

(۳) میرا منصب دیگر علماء سے جدا گانہ ہے - وہ ایک پہلو پر نظر کرتے ہیں کہ اس جزء کا کسی نہ کسی طرح تحفظ ہو اور جو مطالبہ ہے وہ ثابت کردیا جاے - مگر میں ایک مصالحت کرنیوالا ہوں جسکے لیے ضروری ہے کہ موافق اور مخالف ' دونوں پہلوؤں کا لحاظ رکھا جاے - جو جزئیات علماء پیش کررہے ہیں ' انکی حقیقت آپکو معلوم ہے - جو میں پیش کررہا ہوں انکو ایک جگہہ جمع کردیا جاے تاکہ مخصوص اہل علم اسکو ملاحظہ کریں - میری غلطی سے مجھکو مطلع کریں کیونکہ اس فیصلہ میں جو بظاہر سقم ہے اسکا ذمہ دار صرف میں ہی ہوں - راجہ صاحب محمود آباد یوں تو جملہ امور کے متکفل تھے مگر مخصوص ذمہ دار وہ آئندہ تحفظ کے اور قانون بنوانیکی ہیں - اور مسٹر مظہر الحق بقول جناب کے قیدیونکو چھڑوانے آئے تھے - وہ کامیاب ہوگئے - رہا میں ' تو مجھے عام نظروں میں کامیابی نہیں ہوئی اور میرا منصب بہت مقید ہے - میں ایک غائبانہ مدعی کا وکیل تھا - مجھے اپنے مؤکل کے منشاء کے خلاف ایک چاول بھی نہ ہٹنا چاہیے تھا - میں از روے دیانت عرض کرتا ہوں کہ میںنے ایسا ہی کیا ہے - اسواسطے میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ اپنے

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly ,, ,, 4 - 12.

الہلال

مدير مسئول و محرر خصوصي

احمد المكلف بابي الكلام الدهلوي

مقام اشاعت

۷ - ۱ مكلوڈ اسٹريٹ

كلكته

قيمت

سالانه ۸ روپيه

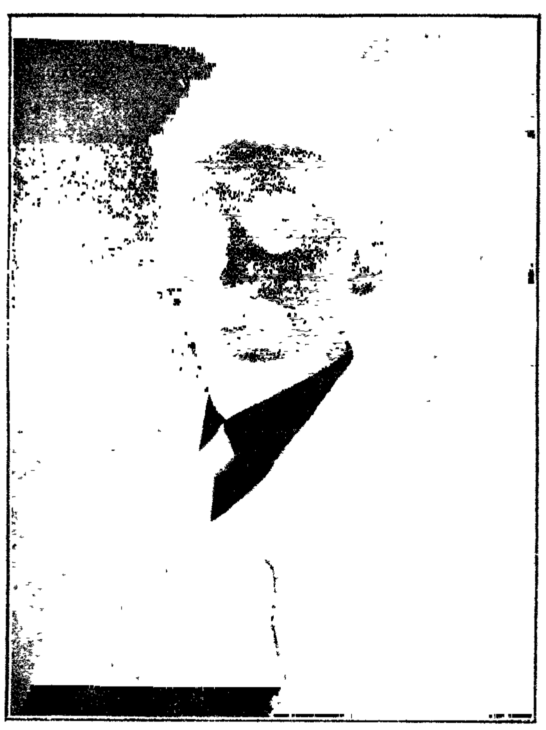
ششماهي ٤ روپيه ۱۲ آنه

نمبر ۲۳ — كلكته : چهارشنبه ٤ محرم الحرام ۱۳۳۲ هجري — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, December 3, 1913.

فهرس

تصاوير



رئيس الاحرار مسٹر گاندهي

جو جنوبي افريقه كے هندوستانيوں كے حقوق كي ۲۰ - برس سے عبادت كر رهے هيں !

اخر الانباء

جنوبي افريقه

هندوستان كے تقريباً تمام بڑے شهروں ميں همدردي كے جلسے منعقد هو چكے هيں . . . اعانت كي فهرستيں كهل گئي هيں - كلكته ميں كل سه پهر كو هندو مسلمانوں . . . مشتركه جلسه ٹون هال ميں منعقد هوگا -

۲۹ - نومبر . . . ميں هندوستاني خواتين كا ايک قائم مقام جلسه ٹون هال . . . منعقد . . . مشهور بنگالي خاندان كي ليڈي ڈسا صدر مجلس تهيں - جلسے نے وسراے اور . . . استيٹ كي مداخلت پر زور ديا اور نهايت سخت اور پر زور الفاظ ميں تجاويز منظور كي گئيں -

به كيسي . . . ه ، ايک طرف تو جنوبي افريقه سے آئے هوے مراسلے دفتر مستعمرات كو . . . هيں كه سختي اور جبر كي شكايتيں صحيح نهيں - دوسري طرف واقعات و روايات كا سلسله بغير كسي توقف كے اپني ابتدائي سرعت كے ساتهه جاري هے -

۳۰ - نومبر كي تار برقي سے معلوم هوتا هے كه سزاے تازيانه كے متعلق لوگ حلفيه گواهي دے رهے هيں - ايک هندوستاني شخص نے حلفيه بيان لكهوايا هے كه سات آٹهه هندوستانيوں كو كام چهوڑ . . . كي وجه سے انتهاے سختي كے ساتهه مارا گيا - مارنے ميں لاٹهياں استعمال كي گئي تهيں . . . هندوستاني اس صدمه سے بے هوش هوگئے - . . . قيد . . .

گرفتارياں بهي برابر جاري هيں - پوليس نے ۳۶۵ اهلوني وادي ميں اور ۱۰۰ - رولو ليند ميں هندوستاني گرفتار كيے هيں - كريب ٹاؤن ميں بهي هندوستانيوں نے هڑتال كردي هے -

هز اكسلنسي وسراے كے پرائيوٹ سكريٹري نالكي دور سے مندرجه ذيل تار برقي بهيجتے هيں

" رائٹ انربيل ماركوئس اف كريو (وزير هند) آج بروز شنبه يكم ڈسمبر هندوستانيوں كے ايک وفد كو بار يابي دے رهے هيں - وفد ميں سر مانچرجي بهاؤ نگري اور مسٹر امير علي هونگے - اسكا مقصد يه هے كه هندوستانيان افريقه كے متعلق اپني معروضات پيش كرے "

اس سے قبل آل انڈيا ساؤتهه افريقه لنگ نے اطلاع دي تهي كه لندن ميں ايک وفد لارڈ كريو كے سامنے اس مسئله كو پيش كرنا چاهتا هے اور انهوں نے منظور بهي كر ليا هے - اب اس تار برقي سے معلوم هوا كه يكم ڈسمبر كو وه وفد پيش هوگيا -

لارڈ كريو نے هندوستاني وفد كا جواب . . . هوے نهايت همدردي ظاهر كي - . . . ديا اور باضابطه تحقيقات . . . معامله كي اهميت كا اعتراف كرتے هوے كها كه انڈيا آفس اور . . . كامل غور و فكر ميں مشغول هيں -

تعدد ازدواج كے متعلق كها كه هندوستانيوں نے هرگز يه خواهش نهيں كي تهي كه اس طريقهٔ نكاح كو مروج كيا جاے بلكه اس كا منشا صرف يه تها كه وه قوميں جن ميں يه مروج هے ، گورنمنٹ جنوبي افريقه كي توجه سے محروم نه رهيں - وه تعجب كرتے هيں كه كيوں غلط فهمياں پيدا هوگئيں - مسٹر اسمٹ بذات خود تحقيقات كي غرض سے نكال گئے هيں -

ڈيلي كرونكل نے سر منچورجي رئيس الوفد كے اس راے كي زور سے تائيد كي هے كه هندوستانيوں كے حقوق بحيثيت سلطنت برطانيه كي رعايا هونے كے قابل لحاظ هيں اور يه مسئله ايک خارجي آبادي سے تعلق نهيں ركهتا ، بلكه امپيريل گورنمنٹ پر اسكا اثر پڑتا هے -

ديگر اخبارات نے بهي كم و بيش تائيد كي هے -

معلوم هوتا هے كه جنوبي افريقه كے حكام كم از كم اب اتنا تو سمجهه گئے هيں كه هندوستانيوں پر بهي ظلم و سختي كرنا قابل پرسش هوسكتا هے اور يه كوئي ايسي نيكي نهيں هے جسكا اعلان كيا جاے ، بلكه اس كا چهپانا ظاهر كرنے سے بهتر هے -

چنانچه ۳۰ نومبر كي تار برقي كے آخر ميں يه خبر بهي دي گئي هے كه وحشيانه سزاؤں كے خلاف شهادتيں طيار كي گئي هيں -

پھر نومبر نمبر میں دو اور مضامیں لارڈ موصوف کی قلم سے ملاحظه هوں

آیندہ کا مذهب ... The Religion of the Future

مذهب کی سلاست ... The Semplicity of Religion

غرض یه که یه عالي نژاد اور نیک نہاد انسان بچپن سے عیسائي شرک سے متنفر' اور اندر هي اندر توحید کا قائل اور قدم بقدم بلا علم و ارادہ اسلام کي طرف کھنچ رها تھا - گذشته پانچ چار سال سے قرآن شریف کا مطالعه کیا - آخري سعادت آپ کے خادم کے لیے قضاؤ قدر نے رکھہ چھوڑي تھي - وہ آگ جو اندر هي اندر دهک رهي تھي' اوسمیں اسلامک ریویو نے چنگاري کا کام کیا - آگ مشتعل هوگئي اور چند ملاقاتوں نے کل حجابوں کے خش و خاشاک کو خاکستر کردیا - وہ انسان جو آج سے صرف دو هفتے پہلے اس اعلان میں تامل کرتا تھا' آج اس خاکسار کے ایما پر کتاب لکھنے لگا هے !!

یه کتاب میں خود چھپوا ونگا اور اسکا اردو ترجمه ساتھه هي شائع کردونگا - میں چاهتا هوں که یه کتاب هزار دو هزار کاپیوں میں مفت یا براے نام قیمت پر تقسیم هو -

آپ کو اچھي طرح میري پہلي حالت کا علم هے - ایک درد نے مجھے هندوستان میں پھرایا اور وهي اضطراب مجھے یہاں بھي لایا - میںنے اپني چلتي هوئي دولت پر لات ماري' او ر مجھے حاشا و کلا اسکا کوئي رنج نہیں - ووکنگ کي مذهبي کانفرنس میں میری تقریر نے هوا کا رخ بدل دیا اور یورپ کے فضلاے حیرت ظاهر کي - ستمبر نمبر اسلامک ریویو میں وہ تقریر چھپ گئي هے - اسوقت یورپ اور امریکه کے فضلا نہایت خوشي اور دلچسپي سے اسلامک ریویو پڑھتے هیں لیکن عین ایسي حالت میں مجھے مالي دقتوں نے تنگ کیا هے - ایک سال تو میںنے پرچه اپني جیب سے چلا دیا اور قوم پر ثابت کردیا که یه امر بیهودہ نه تھا - اب وقت امداد هے - آپ کوشش کریں - میں آپ سے درمي نہیں بلکه قلمي امداد اور سخني اعانت چاهتا هوں -

هاں' خدا کے اس فضل پر میںنے چند شعر جلدی میں موزوں کیے بغرض اندراج الهلال بھیجتا هوں

ترانه حمد دهناب احدیت مآب

بر اسلام آوردن لارڈ هیڈلے بالقادہ

خود بخود کردي در افضال باز
حیف باشد گر ننهم بر خوش نار
من که سرگرداں پئے مرغاں شدم
تو عطا کردی مرا یک شاهباز
آنچه ننمودي به پیرما بخواب
روز روشن دیدہ ام ما چشم باز
لارڈ پیدا شد پئے نصرت مرا
کردہ چوں بیچارگي رهرو گداز
آں خجسته تا چهل در خوض و فکر
آخرش کردی براو افشاء راز
نعرہ الحمد مستانه زنم
میکنم سجدات با عجز و نیاز
بے عجب بیدم ز قرب آفتاب
چشم بر الطاف تواے چارہ ساز

تاریخ حیات اسلام

الهلال اور پریس یکٹ

حضرت مولانا - السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته - جو خدمات آنجناب آج ملة مرحومه کي اصلاح و ترقي کیلیے انجام دے رهے هیں' وہ روز روشن کیطرح آشکارا هیں - اسکا بد یهي ثبوت یه هے که هم تمام اعلى اور ادنى طبقات میں آپ هي کا ذکر خیر پاتے هیں' اور ڈیڑہ سال کے اندرهي ایک عالم آپکا شیفته و گرویدہ هوگیا هے - گو یه ایک مسلم امر هے که جنکي طبائع خود ساخته لیڈروںکی طرح تعریف پسند نہیں' وہ هرگز اپني تعریف بنظر تحسین نہیں دیکھتے' تاهم هم غلامان اسلام میں جناب کي بدولت اور امداد غیبي کي مساعدت سے جو عجیب و غریب احساس ملي و دیني پیدا هوچلا هے' وہ همیں مجبور کرتا هے که جناب کے اس احسان عظیم کا اعتراف کریں :

همیں بام ترقي کے یهي رستے دکھائینگے
نہاں حضرت کے دل میں آتش اسلام پاتے هیں

الهلال کي ایک هي سال کي اشاعتوں نے کافه مسلمین کے دلوں پر وہ سکه جما دیا هے' جسکي نظیر شاید هي ملسکے - میں اکثیر التعداد ناظرین الهلال کو دیکھا هے که اسکي اشاعت کے دن گنتے رهتے هیں اور جبتک انہیں جدید پرچه مل نہیں لیتا' ایک بیچیني سي لگي رهتي هے اور پرچۂ سابق هي کو پڑہ پڑھکر اپنے دلہاے ناصبور کو ڈھارس دیتے هیں - ایک قلیل عرصه میں الهلال نے ثابت کردیا هے که وہ همارے سیاسي حقوق کا محافظ، همارے اخلاقي' ادبي' تمدني و معاشرتي حالت کا مصلح، همارے قومي جذبات پر تنقیدي نظر ڈالنے والا اور سب سے بڑھکر وہ همیں اسلام کي سچي تعلیم دینے والا ایک هي رساله هے -

الهلال کي ضمانت کي روح فرسا خبر اخبارروں میں پڑھکر ایکطرح کي نا امیدي پیدا هوچلی تھي - لیکن الهلال کي حق گوئي نے باوجود اپني ضمانت اور سر کار کي نو اختیار کردہ پولیسي کے' تن مردہ میں ایک زندہ روح پھونک دي - الهلال همارا اسلامي معلم هے - اسکي ضمانت الهلال کی نہیں بلکه اسلام کي ضمانت هے - مسلمان خوابندۂ غفلت تھے لیکن موجودہ مظالم اونکے جاگ اوٹھنے کے لیے کافي تازیانه هیں - اب اونکے دل سرور وحدت سے مخمور - انکے دماغ حب قومي سے معمور' اور انکي طبیعتیں نور ایمان سے منور هیں - یعنے اونمیں اسلامی خو بو آگئي هے - پھر روے زمین پر کونسي قوت ایسي هو سکتي هے جو محض ضمانتونکي دهمکیاں دیدیکر هماري صداقت پرست زبانوں کو بند کردے ؟ یه تو فقط دو هزار کي ضمانت تھي - اگر ایسي پچاس هزار اور بھي ضمانتیں طلب کي جاتیں' تو بھي موجودہ حالت میں انکا جمع کرنا آن واحد کا کام تھا - انشا الله جبتک مسلمانوں کي جانیں باقي هیں' الهلال کا حفظ انکا فرض ایماني هوگا !

محمد طیب کواتهه ضلع شاہ آباد

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PB'G. HOUSE, 7, 1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

تعجب ہے کہ آپ نے بلاتفاق وجوب کیونکر لکھا ؟

بہر حال اس نوٹ میں مقصود قربانی کا مسئلہ نہ تھا بلکہ ترک نماز عید کی بحث تھی ' اور اگر قربانی سنت بھی ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ چھوڑ دی جاے -

(۲) نماز عید کے متعلق بھی آپنے یہ صحیح نہیں لکھا کہ " ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے " بہتر ہے کہ اسے تحقیق کر لیجیے - نماز عیدین حضرة امام ابو حنیفہ کے اجتہاد میں واجب ہے - امام احمد (رح) کے نزدیک فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت مقیم نے ادا کر لیا تو فرض ادا ہو گیا مگر ہے فرض' اور یہی مذہب نووی ہے -

البتہ امام مالک و شافعی کہتے ہیں کہ سنت ہے -

بہر حال میرے کہنے کا مقصد آپ نہ سمجھے - میرا مقصود یہ تھا کہ عید کے دن کے دو عمل مسلمانان اجودھیا کے سامنے تھے - قربانی اور نماز - پہلی چیز کو جبراً مجسٹریٹ نے روک دیا - پھر اسکا تو علاج تو نہ تھا کہ ایک سنت یا واجب (اصطلاحی) کے اجباری ترک سے اُس عمل عظیم کو بھی عمداً ترک کر دیا جاے جسکی اصل صلوۃ الہی ہے ' اور جو اعظم ترین فرائض اسلامی اور دین و اساس شریعۃ حقہ میں سے ہے ؟ فرض سے مقصود خاص نماز عید نہ تھی بلکہ اصل نماز - قربانی کا اصل سنت یا واجب سے زیادہ نہیں - پھر اسکا ترک بھی عالم مجبوری میں ہے نہ کہ عمداً - اسکے مقابلے میں نماز و جماعت کو ترک کرنا کہ اصلاً ایک عظیم ترین فرض اسلامی ہے ' کسی طرح عند اللہ جوابدہی سے محفوظ نہیں رہسکتا -

تعجب ہے کہ اپنے عبارت پر غور نہیں فرمایا جو پوری طرح اس مطلب کو واضح کرتی ہے ؟ میں یہاں اُن سطور کو پھر نقل کر دیتا ہوں تا کہ آپکو زحمت رجوع نہو :

" بس اگر قربانی روک دی گئی تھی تو ایک عمل سنت یا زیادہ سے زیادہ واجب کے ادا کرنے سے وہ محروم رہگئے تھے اور اسکی بابت انکے سر کوئی پرسش نہ تھی کیونکہ حاکم کے حکم سے مجبور تھے - لیکن نماز تو خدا کا ایک مفروضہ فرض اور اعظم ترین شعائر اسلام بلکہ عمود دین و ملت ہے - پھر ایک عمل سنت کے اجباری ترک سے انہوں نے ایک عظیم ترین اور داخل قدرت و اختیار فرض کو کیوں چھوڑ دیا اور عین عید کے دن اللہ کے آگے سر عبودیت جھکانے سے کیوں باز رہے ؟ "

(۳) یا سبحان اللہ ! اظہار ناراضگی کا یہ ڈھنگ بھی ایک طریقہ رہگیا تھا کہ اگر مجسٹریٹ نے قربانی روک دی ہے تو چلو ہم نماز بھی نہیں پڑھنے ؟

نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اُس نے شدت کی ؟
ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر ؟
مگر گریبان کس کا تار تار ہوا ؟

پھر یہ کس شریعت کا حکم اور کس مذہب کی تعمیل ہے ؟ کیا اُس اسلام کی ' جسکے ایک عمل یعنی قربانی کے ترک کا یہ سینہ ماتم ہے ؟ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو اسلام کے احکام و اوامر کے حفظ کا یہ جوش کہ ترک قربانی پر ماتم کیا جاتا ہے اور دوسری طرف اُسی اسلام کے دوسرے اقدم ترین حکم کی یہ صریح تذلیل و تحقیر بلکہ انکار و تمرد ' کہ اظہار ناراضگی کیلیے نماز عید کی جماعت ترک کر دی؟ یہی طریقہ حفظ احکام اسلامیہ و حمایت شعائر ملت کا ہے ؟ فہاتوا برهانکم ان کنتم صادقین !

ترجو النجات و لم تسلک مسالکہا
ان السفینۃ لم تجري علي الیبس !

اگر قربانی کے روک دینے پر ہمیں اسلیے افسوس ہے کہ اسطرح ہمارے دینی اعمال کی بندش و مداخلت کا راستہ کھل جائیگا اور ایک نظیر قائم ہو جائگی ' تو ہزار ویل و صد ہزار افسوس اُن مسلمانان اجودھیا کی جہالت پر' جنھوں نے اس سے بھی بڑھکر ایک مثال مشئوم قائم کر دی کہ نماز عید مسلمانوں کیلیے کوی ضروری اور لازمی چیز نہیں ہے - اور وہ کسی سال ترک بھی کر دی جا سکتی ہے - نیز بہت سے مسلمان اس ترک پر ملامت کرنے اور امر بالمعروف کا فرض انجام دینے کی جگہ ترک کرنے والوں کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں اور ہر طرف سے اس عمل زشت و بد پر انہیں صداء تعریف و احسنت کا غلغلہ سنائی دیتا ہے !

بہت ممکن ہے کہ کل کو کسی مصلحت سیاسی کی بنا پر کسی شہر میں اجتماع نماز عید روک دیا جاے ' اور اگر اسکی نسبت' کہا جاے کہ یہ مسلمانوں کا ایک فرض دینی ہے تو حکام مسلمانان اجودھیا کی نظیر اور تمام مسلمانان : ہند کا اتفاق سامنے کر کے سبکدوش ہو جائیں ! !

فویل لہم ثم ویل لہم

افسوس ہے کہ نہ تو خود زمانے کے پاس دماغ ہے اور نہ کسی کے پاس دماغ دیکھنا پسند کرتے ہیں - ان نادانوں کو کون سمجھاے کہ لکھنے پڑھنے کیلیے قلم دوات کے علاوہ اور بھی چند چیزوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے' اور عقل و دانائی ایک شے ہے جس کا ثبوت مانگنے کا ہمیں ہر مدعی انسانیت سے حق حاصل ہے -

یہ کیسی بد بختی ہے کہ اجودھیا کے مسلمانوں نے یہ نادانی کی اور پھر فیض آباد کے لوگوں نے بکمال فخر و بہ لہجۂ تحسین خواہ تار برقیاں بھیجکر خود ہی اسکی تشہیر بھی کرائی' لیکن تمام ہندوستان میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کسی مدعی اسلام کی زبان سے صدا نہ اٹھی کہ قربانی کے روک دینے سے نماز عید کو ترک کرنا ایک بد ترین مثال ہے اور شرعاً مستوجب تعزیر' اور پھر اگر ایک شخص سے صبر نہوسکا تو اسکو ترک نماز پر ناراض ہونے کے جرم میں ملامت کی جاتی ہے ؟

سچ یہ ہے کہ نماز کی ان لوگوں کی نظروں میں وقعت ہی کب باقی رہی ہے کہ اسکے ترک کرنے پر کسی کو رنج و ملال ہو - عملاً تو ترک ہی ہے - عیدین کی نماز ایک قبلہ کی صورت میں ضرور لوگوں کو جمع کر لیا کرتی تھی - آج سے اسکا بھی خاتمہ ہو گیا کیونکہ اجودھیا میں مجسٹریٹ نے قربانی روک دی ہے ! انا للہ و انا الیہ راجعون -

حال میں نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب نے ایک خط نواب وقار الملک کے نام شائع کیا ہے - اُس خط کے عام مطالب اور لا حاصل مآؤ شما سے تو مجھے کوئی تعلق نہیں - البتہ انکا ایک جملہ مجھے بہت ہی پسند آیا اور میں اُسے پڑھکر نہایت خوش ہوا - انہوں نے لکھا ہے کہ آجکل اگر کوئی شخص عام خیالات کے خلاف کوئی بات کہدیتا ہے تو لوگ اسکے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قوم فروش ہے - لیکن ہزارہا مسلمان ہیں جو صریح احکام اسلامیہ کی عملاً توہین کر رہے ہیں مگر نہ تو کوئی انہیں ملامت کرتا ہے اور نہ اسپر کسی طرح کی نکتہ چینی کی جاتی ہے -

خدا تعالی جزاے خیر دے جناب نواب صاحب کو کہ انہوں نے یہ لکھکر میرے دل کو نہایت مسرور کیا - میں کہتا ہوں کہ اسمیں

شذرات

صدا به صحرا

(١) آپنے کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ الہلال کی ضخامت ابتدا میں صرف ١٦ صفحہ کی تھی - احباب کرام نے بارہا اصرار کیا تھا کہ قیمت ڈیوڑھی کردی جاے لیکن ضخامت میں ضرور اضافہ ہو -

لیکن اسکے بعد بغیر اعلان ' بغیر طلب مزد و خواہش تحسین ' خود ہی چار صفحے بالالتزام بڑھا دیے گیے اور ضخامت ١٦ - کی جگہ ٢٠ صفحہ کی ہوگئی -

(٢) اسپر بھی اکتفا نہ کی گئی ' کیونکہ مضامین کی قلت کا صدمہ معاونین الہلال کو شاید ہی اسقدر ہو سکتا ہے ' جسقدر کہ خود اس عاجز کو ہوتا ہے - بس اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چار صفحے یا آٹھہ صفحے اور بڑھا دیے جاتے ہیں اور اس طرح اوسط نکالا جاے تو عملاً الہلال ٢٠ - صفحہ سے بھی زیادہ کی ضخامت میں نکلتا ہے -

(٣) ابتدا میں صرف ایک مرتبہ غازی انور بے کی تصویر علحدہ آرٹ پیپر پر نکلی تھی اور لوگوں نے خواہش کی تھی کہ قیمت بڑھا دی جاے لیکن علحدہ صفحات پر تصاویر ضرور نکلیں - کیونکہ کہ تصویروں کی خوبی زیادہ بہتر کاغذ اور زیادہ قیمتی سیاہی نیز ہاف ٹون مشینوں کی چھپائی پر منحصر -

لیکن بغیر قیمت کے اضافہ کے خود ہی اسکا سلسلہ شروع کیا گیا - یہاں تک کہ اکثر پرچوں میں دو دو اور چار چار صفحوں کی تصویریں نکلیں اور بہت کم نمبر ایسے نکلے ہیں - جنمیں صفحات خاص نہیں ہیں -

(٤) کاغذ اور سیاہی بھی بہای اور دوسری ششماہی سے زیادہ قیمت کی استعمال کی جاتی ہے - اور چونکہ اسدرجہ صاف اور درخشاں سیاہی ہر وقت یہاں میسر نہیں آسکتی - بڑی بڑی دکانیں عین وقت پر انکار کردیتی ہیں ' اسلیے خاص آرڈر دیکر اسکا انتظام کیا گیا ہے -

(٥) ٹائپ کی چھپائی میں سب سے زیادہ مقدم اور اہم مسئلہ ٹائپ کی حداثت و قدامت کا ہے - یعنی ٹائپ کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے اور نئے ٹائپ کی آب و تاب ' خوش سوادی ' حروف کا اتصال ' دوائر کی خوبصورتی ' زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہتی -

اگر خوبی و خوش نمائی سے درگذر کرلیا جاے جیسا کہ بڑے بڑے انگریزی پریسوں میں بھی ہوتا ہے تو جب تک ٹائپ علی گدہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کا سا ٹائپ ہو جاے ' کام چل سکتا ہے - اور اگر دیکھنے میں زیادہ گھسے ہوے حروف بدلے جائیں تو ایک عرصے تک صاف اور کام کا بھی رہسکتا ہے -

الہلال کا ٹائپ عمدہ ٹائپ ہے - اگر وہ دو تین سال تک بھی نہ بدلا جاے ' جب بھی ام کام علی گدہ گزٹ کا سا نہ ہوگا -

تاہم دو چار حرفوں اور دائروں کو بھی گھسا ہوا پاتا ہوں تو میری آنکھیں دیکھہ نہیں سکتیں اور دل ملامت کرتا ہے کہ قارئین الہلال کے ساتھہ انصاف نہیں کرتا - اسی کا نتیجہ ہے کہ آغاز اشاعت سے اب تک ایک سال کا بھی زمانہ نہیں ہوا ' دو مرتبہ ٹائپ بدلا جا چکا ہے اور ادھر کئی ہفتوں سے پورا الہلال بالکل نئے ٹائپ میں نکل رہا ہے -

اس تبدیلی میں جسقدر نیا خرچ یک مشت گوارا کرنا پڑتا ہے ' اسکی آپکو کچھہ خبر ہے ؟

کیا آپ اسے محسوس نہیں کرتے کہ اب الہلال کے صفحے صفائی و رونق اور درخشندگی و تابانی میں کس درجہ پچھلی حالت سے مختلف ہیں ؟

میں نے الہلال کی پہلی اشاعت میں یہ شعر پڑھا تھا ' اور ہمیشہ پڑھتا رہونگا :

گل فشانند به بستر همه چون عرفی و من
مشت خس چینم و بر بستر خواب اندازم

فتنۂ اجودھیا

١٩ - ذی الحجہ کی اشاعت میں برادران اجودھیا کے ترک نماز عید کے متعلق چند کلمات لکھے تھے - انکی نسبت دو تحریریں پہنچی ہیں -

ایک صاحب نے فیض اباد سے خط لکھا ہے اور اسپر بہت برہم ہیں کہ ترک نماز عید پر میں نے کیوں ملامت کی ؟

لیکن افسوس ہے کہ خط گمنام ہے اور میں شاید ایسا خیال کرنے میں ضرور حق بجانب ہوں کہ جو شخص کسی ایسے شخص کو جو بہ حیثیت ایک آزاد شہری ہونے کے اپنے نام کے ساتھہ کام کر رہا ہو ' گمنام خط لکھے ' وہ ایسا کرکے خود ہی بتلا دیتا ہے کہ اسکے ساتھہ کیا سلوک کرنا چاہیے ؟

گمنام خطوں کیلیے ردی کے ٹوکرے سے بہتر شاید اور کوئی جگہ نہیں ' باستثناء اس حالت کے کہ ان میں کوئی مفید بات لکھی ہو -

لیکن ایک دوسرے صاحب جو گو اپنا نام تو لکھتے ہیں لیکن کسی نا معلوم خوف کی وجہ سے اسپر راضی نہیں کہ الہلال میں ظاہر کیا جائے ' چند سوالات کرنے میں ضرور حق بجانب ہیں - اگرچہ اخفاء نام کی خواہش سے بلا وجہ اپنے تئیں ذلیل بھی کر رہے ہیں -

وہ لکھتے ہیں کہ " آپنے قربانی کی نسبت لکھدیا کہ ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے - حالانکہ یہ صحیح نہیں - قربانی بالاتفاق اسلام میں واجب ہے "

پھر لکھتے ہیں کہ " البتہ نماز عید ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے اور امام اعظم کے مذہب میں واجب - آپنے اسے فرض لکھدیا " -

نیز یہ کہ " عید کی نماز کے ترک سے مسلمانان اجودھیا کا مقصود اظہار ناراضگی تھا جو ضروری تھا - لکھنؤ میں سنیوں پر سختی ہوئی تو انھوں نے تعزیہ نکالنا بند کردیا - یہاں تک کہ صوبے کے حاکم کو کوششیں کرنی پڑیں - کانپور کے لوگوں نے بھی غم و ملال میں عید کی نماز نہیں پڑھی - انکو تو آپنے برا بھلا نہیں کہا اور غم و غصہ طاری نہ ہوا - جب آپ جیسا عالم دین و مصلح دینی ایسی ٹھوکریں کھائیگا تو پھر اوروں سے کیا توقع ؟ " وغیرہ وغیرہ

میں ترتیب وار عرض کرونگا :

(١) قربانی کی نسبت میں نے جو کچھہ لکھا وہی حقیقت ہے - براہ عنایت آپ کتب فقہ کی طرف رجوع کریں - میں نے اس مضمون میں تو صرف یہ لکھا تھا کہ " امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب اور ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے " مگر اب آپ اور متعجب ہونگے جب سنیں گے کہ نہ صرف ائمۂ ثلاثہ ہی کے نزدیک بلکہ صاحبین کے نزدیک بھی قربانی سنت ہے -

الہلال

۴ محرم الحرام

ذلک یوعظ بہ ، من کان منکم یومن باللہ والیوم الاخر !

" الا ، ان حزب اللہ ہم الغالبون ! "

۱۳۳۰ ھجری

خاتمۂ سخن و آغاز عمل

(۲)

التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف و النا ہون عن المنکر و الحافظون لحدود اللہ ، و بشر المومنین (۹ : ۱۱۳)

وہ ، جو توبہ کرنے والے ہیں ، اللہ کے عبادت گذار ہیں ، اُس کی حمد و ثنا ہمیشہ ورد زباں رکھتے ہیں ، اسکی راہ میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر سفر کرتے ہیں ، اسکے آگے رکوع و سجود میں مشغول رہتے ہیں ، نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں ، برائیوں سے روکنے والے ہیں ، اور سب سے آخر یہ کہ اللہ نے جو حدود قائم کردیے ہیں ، اُن سب کے محافظ ہیں ، تو ایسے مومنوں کو دین و دنیا کی فتح یابیوں کی خوشخبری سنا دو !!

غیر من درپس این پردہ سخن سازے ہست * راز در دل نتوان داشت کہ غمازے ہست
زخم کا ریست ، صراحي و قدح برچینید * نیم بسمل شدۂ بر سر پروازے ہست
بلبلاں رو زگلستاں بہ شبستاں آرند * کہ درین کنج قفس زمزمہ پردازے ہست
عشق بازیم نہ معشوق مزاجي انداخت * زان نیازیم کہ با اوست ، بخود نازے ہست
کو کہ این صف شکناں قصد ضعیفاں نکنند * کہ دریں قافلہ گاہے قدر اندازے ہست
تو مپندار کہ ایں قصہ بخود می گویم * گوش نزدیک لبم آر کہ آوازے ہست
دي نظیري نرسیدست کہ امروز رود
محبتے را بود انجام کہ آغازے ہست !

(ظہر الفساد في البر و البحر)

آج دنیا پھر تاریک ہے - وہ روشني کیلیے پھر تشنہ ہے - وہ پھر سوگئي ہے جس سے بار بار اُسے جگایا گیا تھا ، اور پھر اُسے بھول گئي ہے جس کي تلاش میں بار بار نکلي تھي - اسکا وہ پرانا دکھہ جسکے علاج کیلیے خدا کے رسولوں نے آہ و زاري کي ، اور جس کو چھٹي صدي عیسوي میں اللہ کے ہاتھوں سے آخري مرہم نصیب ہوا ، آج پھر تازہ ہوگیا ہے -

جو تاریکي چھٹي صدي عیسوي میں جہالت نے پھیلائي تھي جبکہ اسلام کا ظہور ہوا تھا ، ویسي ہي تاریکي آج تہذیب و تمدن کے نام سے پھیل رہي ہے جبکہ اسلام اپني غربۃ اولی میں مبتلا ہے - اگر اُس زمانے میں دنیا کي سب سے بڑي تاریکي بت پرستي تھي تو اُس کي جگہ آج ہر طرف نفس پرستي چھا گئي ہے - پہلے انسان پتھر کے بتوں کو پوجتا تھا - اب خود اپنے تئیں پوجتا ہے ، خدا کي پرستش اس وقت بھي نہ تھي اور اُس کے پوجنے والے آج بھي نہیں ہیں ! .

دنیا کي وہ کونسي پراني بیماري ہے جو آج پھر عود نہیں کرآئي ہے ؟ جبکہ وہ بیمار تھي تو کیا اُس کي حالت ایسي ہي نہ تھي جیسي کہ آج ہے ؟ پہلے وہ پتھر کي چٹان پر بیماري کي کروٹیں بدلتي ہوگي ، اب چاندي اور سونے کے پلنگ پر لیٹ کر کراہتي ہے ، لیکن بیمار کے بستر کے بدل جانے سے بیمار کي حالت نہیں بدل سکتي -

جنسي اور نسلي تعصبات کروروں طاقتور انسانوں کو اپنا اسلحہ بنائے ہوے ہیں - ضعف اور کمزوري سے بڑھکر قوموں اور ملکوں کیلیے کوئي جرم نہیں - ہر قوم جو طاقت رکھتي ہے ، خدا کي تمام دنیا کو صرف اپنے ہي لیے سمجھتي ہے اور اسکے کمزور بندوں کیلیے عدالت کے ایک جج کي طرح موت کا فتوی صادر کرنے میں بالکل بے باک ہے - حق اور عدالۃ کے الفاظ لفظاً جسقدر زیادہ دہرائے جا رہے ہیں ، معناً اِتنے ہي متروک ہوگئے ہیں اور نوع انساني کي مساوات و امنیت کي حقیقت ، قوت کے زور اور طاقت کے ادعا سے پامال ہے !

کچھه شک نہیں که حفظ مصالح ملت و حریت قوم و جماعت از روے احکام شریعت فرض دینی ہے اور خدا تعالی نے الہلال کو سب سے پہلے اس امر کے اعلان و اشاعت کی توفیق دی ' لیکن اسکے کیا معنی هیں که چند سیاسی مسائل کی نسبت تو اسقدر هنگامه و غلغله بپا کیا جاتا ہے ' مگر فرائض و ارکان دینی کی صریح توهین و تحقیر اور عمداً تساهل و تغافل پر (که فی الحقیقت عملی الحاد ہے) کسی کی غیرت ملی اور رگ جہاد حقوق قومی متحرک نہیں هوتی ' اور کوئی بھی خدا کی بخشی هوئی زبان سے اسکی شریعت کے عمل و پابندی کی راہ میں کام لینا نہیں چاهتا ؟

اسکا ایک نہایت درد انگیز ثبوت یہی اجودھیا کا معامله ہے - یه ایسی رونے کی بات ہے که تقریباً تمام مسلمان اخبارات نے اس واقعه پر بحث کی مگر کسی کو بھی خدا سے شرم نه آئی که ترک نماز عید پر بھی دو ایک لفظ لکھدے - سچ یه ہے که کسی کو اسکا حس بھی نه هوا هوگا !

(٥) آپنے کانپور کے مسلمانوں کی نسبت لکھا ہے ' مگر جہاں تک میں سمجھتا هوں ' نماز عید کا حکم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے عمل پر مبنی ہے - کانپور کے مسلمانوں پر نہیں - ممکن ہے که ایسا سمجھنے میں میں غلطی پر هوں - رها یه که میں نے مسلمانان کانپور کو ترک نماز عید پر ملامت نه کی تو جس فعل کا مجھے علم نہو ' اسپر پیشگی ملامت کرنے کی قدرت کہانسے لاؤں ؟

اگر کانپور کے مسلمانوں نے ایسا کیا تو اسی طرح انپر بھی هزار افسوس ' جس طرح اجودھیا کے مسلمانوں پر ' لیکن جہاں تک میرا حافظه اور علم کام دیتا ہے ' میں آپکی روایت کو تعلیم نہیں کرسکتا - مسلمانان کانپور نے بیشک عید الفطر کی نماز عید گاہ میں نہیں پڑھی تھی کیونکه نہایت شرارت کے ساتھه مشہور کیا گیا تھا که هندو مسلمانوں میں فساد هوگا - لیکن اسکی جگه مسجدوں میں پڑھی تھی ' اور عذر کی بنا پر مسجد میں نماز عید پڑھنا بالاتفاق جائز ہے - بلکه شوافع کے نزدیک تو بصورت وسعت مسجد ' افضل و اولی ' جیسا که کتب فقه میں به تصریح ظاهر کیا گیا ہے -

بس کہاں نماز عید کو بالکل ترک کردینا ' اور کہاں عید گاہ کی جگه مسجد میں پڑھنا ؟ افسوس ہے که آجکل غلط بیانی روایات میں اسقدر بڑھگئی ہے ' گویا نعوذ باللہ شریعت اسلامیه نے جھوٹ کو جائز کردیا -

آپ نے لکھنو کے تعزیه دار سنیوں کی مثال پیش کی ہے - اب اسکا جواب کیا دوں سوا اسکے که مسلمانوں کی حالت پر روؤں که کیوں انکا خدا انسے روٹھه گیا ہے ؟ اور کیوں انکی عقلوں پر اسکے غضب نے قفل چڑھا دیے هیں ؟ آپنے نماز عید کے ذکر میں لکھنؤ کی یه مثال دیدی ' لیکن آپکو کیا معلوم که اسے پڑھکر میرے دل کا کیا حال هوا ؟ کاش هوتا ! آپکو تهی دیر کیلیے پتھر کی صورت میں بدل دیتا جس وقت آپنے نماز عید کے ترک پر ترک تعزیه داری سے حجت لائی تھی ' تاکه یه سطریں آپکے قلم سے نه نکلتیں -

رها اصل واقعه تو افسوس که لوگ حریف شاطر کی چالوں کو نہیں سمجھتے اور اگر سمجھتے تو صورت حال مختلف هوتی - کیا بات ہے که جس جگه پچھلے سال حکام نے مسلمانوں کا ساتھه دیکر قربانی کرائی تھی ' آج وهیں حکماً بند کرا دی جاتی ہے ' اور کانپور کا معامله همارے سامنے ہے ؟

کیا اسکے سوا اور بھی کچھه مقصود هوسکتا ہے که دو قوموں کے اتحاد کی چند صدائیں جو اوٹھنے لگی هیں ' خود اپنا هاتھه درمیان میں رکھکر آسے اس طرح روک دیا جاے که پھر از سر نو پوری قوت سے یه مسئله چھڑ جاے ؟

هندو مسلمانوں کی نا اتفاقی کی شاخیں هم پر پھیلی هوئی هیں ' لیکن اسکا بیج کسی دوسری هی جگهه ہے ' اور قربانی کا مسئله اسکے لیے ایک بہترین آله حکام کے هاتھه آگیا ہے -



شاعر هند

مسٹر ربندرو ناتھه ٹیگور

جنھیں حال میں اب الانعام دس هزار روپیه کا نوبل پرائز دیا گیا ہے - مسٹر موصوف کی اصل شاعری بنگله زبان میں ہے جس کا ترجمه خود انھوں نے انگریزی میں شائع کیا اور تمام ارباب کمال کو مسخر کرلیا -

زر اعانۂ " شہداء کانپور "

اعلی الله مقامهم

اخباروں میں یه بحث چھڑ گئی تھی که جو روپیه مسئلۂ مسجد کانپور کے متعلق جمع هوا ہے ' اب که مقدمات باقی نه رہے ' کہاں مصرف کیا هوگا ؟

لیکن مجھے تحقیق کرنے سے معلوم هوا که حادثۂ ۳ - اگست کے متعلق جن عورتوں اور بچوں کی اعانت ضروری ہے جو اس روپیه کا اصل مقصود تھا ' انکی تعداد اور ضروریات کے لحاظ سے دو سو روپیه ماهوار کی مستقل آمدنی درکار ہے - بس جسقدر روپیه جمع هوا ہے ' اسے ایک ملی بیت المال کی صورت میں محفوظ رکھنا چاهیے اور کوئی عمده طریقه ایسا اختیار کرنا چاهیے که صرف اسکی آمدنی سے یتیموں اور بیوہ عورتوں کی مدد هوتی رہے -

الہلال کی فہرست میں ابتک جس قدر روپیه جمع هوا ہے ' اسکا میزان کل مع بقیه فہرست سرکاء اعانت آئنده اشاعت میں درج کردیا جائگا - اب یه فہرست الہلال میں بند کی جاتی ہے -

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتی ' اور مرهٹی هفته وار رسالوں میں الہلال پہلا رساله ہے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشی هیں تو درخواست بھیجیے

محبت میں ویران ہوچکے ہیں مگر محبت کا اولین ثبوت محبوب کی اطاعت اور خود فروشانہ بندگی ہے :

ان المحب لمن یحب یطیع !

(حـــزب اللـہ)

پس اُن تمام راستباز روحوں کیلیے جو دین الہی کی غربت پر کڑھتی اور روتی ہیں ' اُن تمام مومن و مسلم دلوں کیلیے جو حق کی مظلومی اور امنیت و عدالت کی بے بسی کو دیکھکر غمگیں ہیں ' اور اُن تمام خدا پرست انسانوں کیلیے جو اپنے خدا کو چھوڑنا اور اُس سے اپنا رشتہ منقطع کرنا نہیں چاہتے ؛ " حزب اللہ " کی دعوۃ ایک پیـام الہی ہے ' جو خدا کے برگزیدہ رسولوں اور انکے متبعین و رفقا کے سلسلوں کے ماتحت چـاہتی ہے کہ راستبازی اور صادق العملی کے ساتھہ ' مومنین مخلصین اور مسلمین قانتین کی ایک جماعت پیدا ہو ' جو اپنے تئیں " حزب اللہ " یعنے مومنین صادقین کہلانے کی اہل و مستحق ثابت کرے - اگر ایسا ہوا تو پھر خدا اُسے اپنے کاموں کیلیے اُسی طرح چن لیــگا ' جیسا کہ ہمیشہ اُس نے چنا ہے ' اور اُسے وہ نسبت نبوت و صدیقیت حاصل ہو جائیگی جو مامورین الہی کے متبعین کو فنـاء اتباع و اطاعت کے وسیلــہ سے حاصل ہوتی ہے ' اور جس کو لسان الہی نے مقـام " معیت " سے تعبیر کیا ہے - جیسا کہ قرآن میں جا بجا کہا گیا :

(۱) محمد رسول اللہ ' و الذین " معہم "

(۲) قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین " معہ "

(۳) من یطع اللہ و الرسول ' فاولئك " مع " الذین انعــم اللہ علیھــم من النبیین و الصدیقین والشھــداء والصــالحین ' وحسن اولئك رفیقـــا -

(۴) کونوا " مع " الصادقین (۱)

پس جیسا کہ تیسری آیت سے ظاہر ہے ' جو لوگ جماعـۃ (التی انعم اللہ علیھا) کی اطاعت و متابعت کے ذریعہ انبیا و شہدا ' اور صدیقین و صالحین کے مقامات الہیہ سے نسبت " معیت " حاصل کرلیں گے ' وہ اُن تمام انوار الہیہ اور برکات ربانیہ کا مورد و مہبط ہونگے ' جو انبیاؑ و صدیقین کیلیے مخصوص ہیں ' اور من جملہ اُن برکات نبوت کے ایک بہت بڑی برکت ' دعوۃ و اصلاح کی فتح مندی اور تغیرات ممالــک و امم ہے -

امتوں کی اصلاح کرنا ' خدا سے اسکے غافل بندوں کو ملا دینا ' اعتقاد و اعمال کے عالم کو یکسر پلٹ دینا ' نئی قوموں اور نئی جماعتوں کو پیدا کر دینا ' پھر نتیجہ کی ناکامی سے بے خطر ' اور تمام قواء مادیۃ و دنیویہ کے حملوں سے بے پروا رہنا ' اور اسی طرح کی وہ تمام باتیں جو دلوں اور روحوں کی سر زمینوں میں انقلاب و تغیر پیدا کردیتی ہیں ' وہ سب کے سب صرف خدا کے رسولوں اور اسکے بھیجے ہوے ربانی مصلحین ہی کے کام ہیں - محض انسانی دماغ سے اُٹھے ہوے جوش اور انسان کے گڑھے ہوے چند جماعتی ڈھکوسلے خدا کے اِن کاموں کو انجام نہیں دیسکتے - اگر ایسا ہو تو دنیا سے امان اٹھہ جاے اور ہر انسان دلوں کا مالک اور ہر ارادہ قوموں کا تسخیر کنندہ بن جاے -

(شـــروط کار)

لیکن ایسا ہــونے کیلیے ضـــرور ہے کــہ کامل خلوص اور سچی قربانی کے ساتھہ خدا کے چند مخلص بندے اسکے نام پر اپنے تئیں عام لوگوں سے الــگ کرلیں ' اور خدا اور اسکے سچے مومنوں میں عہد و میثاق اسلام کی ایک مرتبہ پھر تجدید ہو جاے - وہ گو ابھی عمل میں ناقص ہوں لیکن ضرور ہے کہ تلاش و تشنگی میں پکے ہوں ' اور گو اسکی راہ میں غــم نہ اٹھا سکے ہوں پر اسکی یاد میں ضرور غمگین ہوں - کچھہ ضرور نہیں کہ انکی تعداد زیادہ ہو - کیونکہ دنیا میں تعداد نہیں بلکہ ہمیشہ تنہا صداقت کام کرتی ہے ' اور ایک ہی سچے موتی کا ہار میں ہونا اس سے بہتر ہے کہ کانچ کے چمکیلے ٹــکڑوں کا پورا ہار بنایا جاے - یہ بھی ضرور نہیں کہ وہ جاہ و حشمت کے مالــک اور بڑے بڑے مکانوں میں رہنے والے اور قیمتی پوشاکوں سے حسین و شاندار ہوں - کیونکہ صداقت کا گھر ہمیشہ سے خاک و گرد ہی میں رہا ہے اور جہاں ویران دل مطلوب ہوں ' وہاں آباد و پر رونق جسموں کی ضرورت نہیں -

ہاں ' وہ جماعت خواہ تعداد میں کتنی ہی قلیل و اقل ' اور عزت و شوکت دنیوی کے اعتبار سے کیسی ہی ذلیل و اذل ہو ' پر ضرور ہے کہ اسکا ظاہر جتنا حقیر ہو ' اتنا ہی اسکا باطن عزیز و جلیل ہو - اسکے چہرے گرد فلاکت سے سیاہ ' پر دل نور صــداقت و حق پرستی سے تابندہ و درخشاں ہوں - اسکے جسم پر پھٹے ہوے کپڑے ہوں مگر دوش ہمت پر تاج و تخت حکومت کی مکلل چادروں سے بھی بڑھکر قیمتی ردائیں پڑی ہوں - وہ پہاڑوں کی چٹانوں سے بڑھکر محکم ارادہ ' اور لوہے کے ستونوں سے زیادہ مضبوط ہمت لیکر آئے ' اور بہ یک دفعہ و بہ یک دم ' محسوس کرے کہ اسکے پاس زندگی کی قوتوں میں سے جو کچھہ تھا ' وہ اب اسکا نہ رہا بلــکہ اسلام اور خداے اسلام کے سپرد ہو گیا - اُسکی جان جو اُسے اتنی محبوب ہے کہ اگر ایک ہزار برس تــک بھی چھوڑ دی جاے جب بھی اُسکا جی نہ بھرے ' وہ سمجھے کہ اب ایک لمحہ اور ایک لمحہ کے دسویں حصے کیلیے بھی اُسے محبوب نہ رہی - وہ مال و دولت جس کے ایک حقیر سے حقیر حصے کی حفاظت کیلیے وہ بسا اوقات اپنی جان جیسی محبوب شے کی بھی پروا نہیں کرتا ' خود اپنی آنــکھوں سے دیکھہ لے کہ اگر راہ حق میں اسے لٹانے کی ضرورت پیش آجاے تو خاک کے ڈھیر اور کوڑا کرکٹ کے انبار میں اور اُس میں کوئی فرق نہیں ہے - وہ اہل و عیال ' عزیز و اقارب ' جنکی محبت کی زنجیریں اسکی رگ جاں سے بندھی ہوئی ہیں ' خود اُسکا دل اندر سے پکار اٹھے کہ راہ حق میں انــکی بندش کچے تاگے کی قوت سے بھی کمزور ہے - اگر خدا تــک پہنچنے کیلیے انکو توڑنا ضروری ہو تو ایک ہی جھٹکے میں پارہ پارہ ہو سکتی ہیں :

آنــکس کہ ترا بخواست ' جاں را چـہ کند ؟
فرزنــد و عیــال و خــان و ماں را چـہ کند ؟
دیــوانــہ کنی ہر دو جہانــش بخــشی
دیــوانـۂ تو هــر دو جہاں را چــہ کند ؟

قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقــترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا ' و مساکن تــرضونھــا ؛ احب الیــکم من اللہ و رسولــہ ' فــتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ و اللہ لا یھــدی القوم الفاسقــین (۹ : ۲۴)

" اگر تمہارے باپ ' تمہارے فرزند ' تمہارے بھائی ' تمہاری بیویاں ' تمہارا خاندان ' تمہاری وہ دولت جو تم نے کمائی ہے ' وہ کار و بار دنیوی جسکے نقصان کا تمہیں ہر وقت اندیشہ لــگا رہتا ہے ' وہ مکان و جائداد جو تمہیں نہایت محبوب ہیں ؛ غرضکہ یہ تمام چیزیں اگر تمہیں الــلہ اور اسکے رسول اور اسکی راہ میں صرف قوت کرنے سے زیادہ محبوب و عزیز ہوں تو پھر خدا کی راہ سے ہٹ جاؤ - یہاں تــک کہ اُسے جو کچھہ کرنا ہے کر گذرے - وہ اپنے کاموں کیلیے تمہارا محتاج نہیں ہے -

انسان لہو و لعب حیات اور غرور زخارف دنیوی کے نشے سے شاید ہی کبھی اس درجہ بد مست ہوا ہوگا ' جیسا کہ اس وقت ہو رہا ہے - اسکی معصیۃ پرستی قدیمی ہے اور شیطان اسی وقت سے موجود ہے جس وقت سے کہ انسان ہے ' تاہم معصیت کی حکومت اتنی جابر و قاہر کبھی بھی نہ ہوئی تھی ' اور شیطان کا تخت اس عظمت و دبدبے سے کبھی بھی زمین کی سطح پر نہیں بچھایا گیا تھا جیسا کہ اب قائم و مسلط ہے -

یہ سب کچھ جہالت کے سایے میں نہیں ہو رہا بلکہ علم و مدنیۃ کے گہمدے میں - بیماری وہی ہے جس نے خاک و گرد پر دنیا کو لوٹایا تھا ' البتہ اب وہ سنہری پلنگ پر لیٹ گئی ہے اور موتیوں کی مسہری کے پردے چار طرف گرا دیے گئے ہیں -

ایسا ہونا ضرور ہے - کیونکہ چشمہ خشک ہوگیا ہے اور وہ نالیاں مٹی سے بھر گئی ہیں جنکی آب پاشی سے خدا پرستی کا چمن شاداب رہتا تھا - دنیا کی ہر چیز نمک سے نمکین بنائی جاتی ہے پر اگر نمک کا مزہ پھیکا ہو جانے تو وہ کس چیز سے نمکین بنا جائیگا ؟ (متی - ۵ : ۱۳)

جو قوم تمام دنیا کی اصلاح کیلیے آئی تھی ' اگر وہ خود ہی اصلاح کی محتاج ہو جاے تو پھر کون ہے جو دنیا کی اصلاح کریگا ؟ خدا ہمیشہ اس کام کیلیے اپنی جماعت دنیا میں بھیجتا ہے اور خدا نے مسلمانوں ہی کو حزب اللہ یعنے اپنی جماعت قرار دیا تھا - پھر اگر وہی حزب الشیاطین کا ساتھ دینے لگیں تو اللہ کے داس جانے والے کس کو ڈھونڈھیں ؟

پس آج وقت آگیا ہے کہ اسلام پھر ایک مرتبہ اپنے اُس درس کو دہرائے جو وہ ایک بار انجام دیچکا ہے ' اور مسلمان اپنی اصلاح خود اپنے لیے نہیں ' بلکہ دوسروں کیلیے کریں ' تا کہ اُنکی درستگی سے تمام عالم درست ہو' اور چشمے کی روانی سے تمام کھیت سرسبز ہو جاے -

اسلام کا مشن ابھی ختم نہیں ہوا ہے - دنیا جسقدر اسکی تعلیم کی اُس وقت محتاج تھی ' جبکہ چھٹی صدی عیسوی میں اُس نے جزیرہ نماے عرب سے اپنی صورت دکھلائی تھی ' اس سے کہیں زیادہ آج بھی اُسکے کاموں کی محتاج ہے - اسکو اپنے امن و نظام کیلیے ' اپنی عدالۃ و صداقت کے قیام کیلیے ' اپنی سفاکیوں اور بے رحمیوں کے ازالے کیلیے ' اپنی صلح عام اور اخوت عمومی کے ظہور کیلیے ' اصلاح انسانیۃ اور استیصال سبعیت و بہیمیت کیلیے ' اور سب سے آخر یہ کہ خدا کے توٹتے ہوے رشتے کو پھر جوڑنے کیلیے صرف اسلام ہی کی ضرورت ہے اور صرف اسلام کی - اسلام کے فرزند خود اسلام سے بے پیار ہوگئے ہوں مگر دنیا اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتی !

(امۃ وسطاً)

لیکن جو آتشدان خود آگ سے خالی ہوگا ' وہ کمرے کو گرم نہیں کر سکتا - اسکے لیے ضروری ہے کہ مسلمان سب سے پہلے خود اپنے اندر تبدیلی کریں - کیونکہ انکی تبدیلی پر تمام عالم کی تبدیلی موقوف ہے -

اسکے لیے رسمی انجمنوں کا قائم کرنا بیکار ہوگا اور روپیہ کی فراہمی سے دلوں کی جمعیت ممکن نہیں - اسکے لیے وہ تمام طریقے بھی بیکار ہونگے ' جنکا سلسلہ کسی نمونہ آجکل کے کام پیش کرسکتے ہیں - عمدہ مقاصد کے اعلان سے عمدہ نتائج نہیں حاصل ہو جاتے - اگر صرف مفید تعلیمات و مواعظ کا دہرا دینا ہی کسی قوم میں تبدیلی پیدا کرسکتا تو نہ تو پیشتر ہی سے اسقدر موجود ہے کہ

اب اسکے لیے کسی نئی جماعت کی ضرورت نہیں - اصول معلوم ہیں اور تعلیمات چھپے ہوے راز نہیں ہیں - ضرورت صرف اسکی ہے کہ انہی اصولوں اور تعلیموں کے ما تحت اعمال و افعال کے اندر تبدیلی پیدا ہو -

(اذھبوا فتحسسوا !)

اسکا وسیلہ ایک ہی ہے جیسا کہ ہمیشہ رہا ہے - یعنے ضرورت ہے کہ جس کو دنیا نے ہمیشہ ڈھونڈھا ہے ' اسی کی تلاش و جستجو میں آج پھر نکلے ' جس پانی کے لیے وہ ہمیشہ پیاسی ہوی ہے اسی کے لیے پھر آوارہ گردی کرے ' جس مقصود کی تڑپ میں ہمیشہ مضطر رہی ہے' اسی کو پھر پکارے - یعنی عشاق الہی کی ایک ایسی جماعت اکٹھی ہو' جو صرف خدا کیلیے ہو اور انسانوں میں رہکر اپنے تئیں انسانوں سے الگ کرلے کہ :

ترک ہمہ گیر و آشناے ہمہ باش !

باوجود اعلان ختم سخن ' ۱۹ - ذی الحجہ کی اشاعت میں میں نے پچھلی صحبتوں کی بہت سی باتیں دہرائیں اور بہت سی نئی باتیں بھی کہیں - یہ اسلیے تھا ' تا کہ اس نقطۂ کار کو تمہارے ذہن نشین کرسکوں کہ جب تک اصلاح عالم کے اُن الہی سلسلوں کے ماتحت ہم ایک جماعت پیدا نہ کرینگے ' جو دنیا میں ہمیشہ تاریکیوں اور گمراہیوں کے انتہائی دوروں میں ظاہر ہوے ہیں ' اور جب تک ہماری کوششیں انسانی جماعتوں اور انجمن آرائیوں کی جگہ خدا کے رسولوں اور نبیوں کے اعمال سے نسبت پیدا نہ کرینگی ' اُس وقت تک ہم کچھ نہیں کرسکتے - نہ ہمارا وجود خود اپنے لیے مفید ہوسکتا ہے ' نہ دنیا کیلیے -

اب غور کرو کہ پچھلی صحبتوں میں میں نے کن کن امور کی طرف اشارہ کرچکا ہوں ؟ میں نے کہا کہ دنیا نے اپنے ہر اصلاح و دعوت کے دور میں ایک ہی مقصود کو ڈھونڈھا ہے ' پس میں کہتا ہوں کہ آج بھی اُسی کو ڈھونڈھو - میں نے کہا کہ اس تلاش و جستجو کی آخری پکار وہ تھی جو داعی اسلام (علیہ الصلوۃ و السلام) نے دنیا کی آخری فراموشی و غفلت کے وقت بلند کی ' پس میں کہتا ہوں کہ آج بھی اُسی صدا کو بلند کرو - میں نے کہا کہ اصلاح و دعوۃ کی پہلی بنیاد جماعت اور اسکا عملی نمونہ ہے ' پس میں کہتا ہوں کہ آج بھی " جماعت " اور " نمونہ " کے سوا کوئی شے مطلوب نہیں - میں نے کہا کہ اسلام نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت پیدا کی جنکا ہر فرد اپنے اندر دعوۃ اسلامی کا ایک عملی نمونہ رکھتا تھا اور وہی نمونہ تھا جس کا ایک ہی نظارہ ملکوں اور اقلیموں کی فتح و تسخیر کیلیے کافی تھا ' پس میں آج بھی اُن سب سے جو دل اور آنکھہ رکھتے ہیں اور جنکی آنکھیں اشکبار ہونا اور جنکے دل خونچکاں ہونا جانتے ہیں' عاجزی کرکے اور گڑگڑا کے یہی کہتا ہوں کہ اپنے اندر نمونہ پیدا کرو -

ہاں ' میں نے کہا تھا کہ انسانی دلوں کی تبدیلی ' انسانی صداؤں سے نہیں ہوسکتی ' اسکے لیے ضرورت ہے کہ اپنی زبان کے اندر سے خدا کی آواز بلند کرو - لیکن خدا کو تم کیوں کر پاؤگے جب کہ اُس قدوس و قدیم کیلیے تمہارے پاس گھر ہی نہیں ہے ؟ اُس محبوب و مطلوب کو کہاں بٹھاوگے ' جبکہ تمہارے پہلو میں اسکے بسنے کیلیے کوئی اجڑا ہوا دل ہی نہیں ہے ؟

معمورۂ دلے اگرت ہست ' باز گوے
کین جا سخن بہ ملک فریدوں نمی رود

اسکے قدوم حسن سے صرف وہی دل رونق پاسکتے ہیں جو اسکی

ایسي بوجهل زنجیر ڈالدي جاے که پھر کبھي بھي اسکے پانوں اس چوکھٹ سے باھر نه نکل سکیں :

خلاص حافظ ازاں زلف تا بدار مباد
که بستگان کمند تو رستگارانند !!

الحمد الله که الله کي توفیق رفیق نے مجھے نه چھوڑا اور جنکو وہ چھوڑدے تو اسکي دنیا میں پھر کون ھے جو انھیں پناہ دیسکتا ھے ؟

تو گر برھم زني سوداے دل ' بارے زیاں داري
مرا سرمایۂ دنیاؤ دیں نابود مي گردد !

میں اب بهمه وجوہ مستعد سفر ھوں اور همرھان سفر کیلیے صلاے عام ھے :

مردانه قمارے کن ' دستے بدو عالم زن !
فصلے که نهی برنه ' نقشے که زني کم زن !
ھر دم جو فلک لعبت ' از پردہ بروں آرد
ایں شعبدہ یکسو نه ' ویں معرکه برھم زن !
گر مھر نهي بر دل ' از شوق پیا پے نه !
ور قفل زني بر لب ' از رطل دما دم زن !
تو بهر چه خاموشي ؟ کز عقل نیندیشي ؟
من پاس گهر دارم ' غواص نهٔ ' دم زن !
ایماں ز یقین خیزد ' وز ھرچه بشک یابي
در آتش حرماں بیں ' یا بر محک غم زن !
بیدا ئیے جاں خواھي ' شمشیر بتارک زن
آگاھي دل جوئي ' الماس بہ مرھم زن !
مومن نتواں گفتن ' عاشق که مجاھد نیست
رو بوسه چو سربازاں ' بر طرۂ پرخم زن !

طریق کار و اغاز عمل

رب ادخلني مدخل صدقاً و اخرجني مخرج صدقا ' و اجعل لي من لدنک سلطاناً نصیرا !

یه جماعة " حزب الله " کے نام سے موسوم ھوگي که خدا تعالی نے مومنین مخلصین کو اسي لقب سے ملقب فرمایا ھے : الا ان حزب الله هم الغالبون -

(مقصد وحید)

اتباع اسوۂ حسنۂ ابراهیمي و محمدي علیهما الصلوۃ والسلام

بحکم

(۱) لقد کان لکم فی رسول الله اسوۃ حسنة

(۲) قد کانت لکم اسوۃ حسنة في ابراهیم و الذین معه

(دستور العمل)

التائبون العابدون الحامدون السائحون
الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف
والناھون عن المنکر و الحافظون لحدود الله
و بشر المومنین (۹ : ۱۹۳)

خدا تعالی نے اس آیة کریمه میں آٹھه وصفوں کو بیان کیا ھے جو مومنوں میں ھونی چاھئیں ' یا آٹھه قسم کے درجوں کو بیان کیا ھے جن میں سے ھر درجه پچھلے سے اعلي و اکمل ھے اور یہي اس جماعت کا دستور العمل اور طریق کار ھوگا :

(۱) " التائبون " اصلاح و تزکیۂ نفس کا اولین مرتبه توبه و انابت ھے ' یعنے بندے کا اپنے اعتقاد و اعمال کي تمام گمراھیوں اور غفلتوں سے کنارہ کشي کرنا اور الله کے حضور عهد واثق کرنا که وہ آئندہ اسکي مرضات کے خلاف کوئي قدم نه اٹھائگا - '

(۲) " العابدون " وہ جو مقام انابت کے بعد مقام عبادت تک مرتفع ھوے - مقام توبه و انابت گذشته کا ترک تھا ' عبادت حال و مستقبل کا عمل ھے -

(۳) " الحامدون " : وہ لوگ جو دنیا میں انساني اعمال کي مدح وثنا ' اور اغراض و مقاصد نفسانیه کے غلغلے کي جگه ' خداے قدوس کي حمد و ثنا کي پکار بلند کریں ' اور جو توفیق الهي سے اس انقلاب کا وسیله بنیں که دنیا مادہ پرستي کے شور سے نجات پاکر حمد الهي کے ترانوں سے معمور ھوجاے -

(۴) " السائحون " - یعنے وہ لوگ جو حق اور صداقت کي راہ میں اپنے گھر اور وطن کے قیام کو ترک کرکے ' فرزند و عیال اور دوست و احباب کي الفت سے بے پروا ھوکے ' اور سفر کي تمام تکلیفوں اور مصیبتوں کو خوشي خوشي جھیل کر دکھلیں ' اور خدا اور اسکي صداقت کے عشق میں شهر بشهر ' کوچه بکوچه گشت لگائیں - خدا کي دعوت کي صدا انکي زبانوں پر ھو ' اور ھدایت الهي کي امانت دلوں میں - وہ ان دیوانوں کي طرح جو فراق محبوب میں جنگلوں کي خاک چھانتا ' اور آبادیوں اور انکي سڑکوں پر مارا مارا پھرتا ھے ' ھر جگهه پھریں ' اور اس بھکاري فقیر کي طرح جو ایک ایک دروازے پر صدا لگاتا ' اور ھر شخص کے سامنے ھاتھه پھیلاتا ھے ' دنیا کے ھر گوشے میں پهنچیں - کهیں ھدایت کي صدا لگائیں تو کهیں سچے دلوں کا سوال کریں - جس شخص کي جیب کو ززني اور دل کو فیاض پائیں ' اسکے دروازے کا پتھر بنکر جم جائیں - اگر وہ دعاؤں سے خوش ھو تو دعائیں دیں ' اگر دل کا نرم ھو تو فقیرانه صدائیں سنائیں ' اگر دردمند ھو تو عاجزي کي صورت بنا کر منتیں کریں - غرضکه جب تک اپنے شکار کو قابو میں نه کرلیں ' اسکے دروازے سے نه ٹلیں -

پھر سفر کي مختلف صورتیں اور مختلف مراتب ھیں اور لسان الهي نے " سائح " کا لفظ استعمال فرمایا که سب پر حاوي ھے - میں کهتا ھوں که نیک نیتي کے ساتھه جو تاجر غیر ممالک کا سفر تجارت کیلیے کرنے ' جس کو قران کریم نے الله کے فضل سے جا بجا تعبیر کیا ھے ' یا علوم مفیدہ و فنون نافعه کي تحصیل کیلیے اپنا گھر چھوڑے ' جس کو خدا نے خیر کثیر بتلایا ھے ' یا اسي طرح کوئي دوسرا مقصد ان اغراض میں سے ھو ' جنکو دوسري قومیں سیاست و تمدن وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتي ھیں ' تو وہ تمام صورتیں بھي اس وصف ایمان و اسلام میں داخل ھیں ' اور اس طرح کا سفر کرنے والا بھي مرتبۂ " سائحون " سے فائز ' نیز اسکے تمام برکات سے بهرہ اندوز ھے - انشاء الله جب اس آیۂ کریمۂ و عظیمه کي تشریح به ضمن مقاصد " حزب الله " کرونگا ' تو یه تمام باتیں اپنے ادله و براھین کے ساتھه بصیرت افروز

اور اُس کی هدایت انکے لیے نہیں ہے جنکے اندر ایمان کے ایثار و قربانی کی جگہہ ' فسق کی نفس پرستی بھری ہوئی ہے "

پس اگر یہ سب کچھہ تم کرسکے اور خدا کی راہ میں قربانی کے اُس جانور کی طرح زمین پر گرگئے ' جسکے لیے چھری تیـز کی جا رہی ہو ' تو میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اس اسمان کے نیچے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو خدا کی راہ میں قربان ہونے والوں کے حکم سے باہر ہو - جن چیزوں کی آرزو میں تم کڑھتے ہو مگر تمھیں نہیں ملتیں ' جس عظمت و حریت کی تلاش میں تم سرگرداں ہو مگر هاتھہ نہیں آتی ' جن مصائب قومی اور فلاکت ملی کے دور کرنے کیلیے آہ و واویلا مچاتے ہو مگر جسقدر اسکی کوشش کرتے ہو ' وہ اور بھی سخت ہوتی جاتی ہیں ' یہ سب چیزیں خود بخود تمھارے پاس آ جائیں گی ' بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان زخارف کی کیا هستی ہے ؟ وہ مقصود و مطلوب اعلی ' جو تمھاری هستی کا اصلی نصب العین ہے مگر جسے تم بھولے ہوے ہو ' وہ بھی تمھیں خود ڈھونڈھ لیگا ' نہ تمھارے سامنے نمایاں ہو ' اور تمھاری امانت تمھارے سپرد کر دے -

پھر تمھاری دعوت ایک تیر ہوگی جو دلوں کو بغیر چھیدے بغیر نہ رهیگی - تمھاری ایک گردش چشم هزاروں دلوں کو منقلب کردیگی - تمھارے ایک اشارۂ ابرو پر لاکھوں روحیں زمین پر لوٹتی اور خاک پر تڑپتی ہوئی تمھارے سامنے زرافشہ ہوجائیں گی - تمھاری زبان سے جو کچھہ نکلیگا ' اللہ کے فرشتے آکے اپنے نورانی پروں پر اٹھالیں گے اور تم جب کبھی پکاروگے تو انز و قبول کی ارواح سماویہ تمھاری صداؤں کو اپنی آغوش میں لے لیں گی تا دلوں کی جگہ زمین پر گرنے کو مانع ہوں - اگر زمین کے بسنے والے تمھارا ساتھہ دینے سے انکار کردینگے تو یقین کرو کہ خدا اپنے ملائکۂ مسومین اور کروبیان مقربین کو اُتاریگا ' تا وہ تمھارے پیچھے پیچھے چلیں - اور اگر انسانوں کے دل تمھاری صداقت اور حقانیت سے انکار کرینگے تو وہ هوا کے پرندوں ' دریاؤں کی موجوں ' پہاڑوں کی چوٹیوں ' اور درختوں کی ڈالیوں کو حکم دیگا کہ تمھاری سچائی اور راستبازی پر گواہی دیں - اور میں تم سے سچ سچ ' آسمانوں اور زمینوں کے مالـک کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ جس طرح مجھے اپنے وجود کا یقین ہے ' بالکل اسی طرح اسکا بھی یقین ہے کہ حق اور راست بازی میں وہ قوت ہے کہ اگر وہ چاہے تو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دے اور سمندروں کی موجوں کو اپنا تخت بچھا دے -

عزیزان ملت ! جبکہ تمھارے اعمال کے اندر قرآن کی روح جاری و ساری ہوجائیگی ' تو پھر تم خدا کے کلام کے حامل ہونے اور خدا کا کلام بہت سے انسانی دلوں کو جو گوشت کے ریشوں سے بنے ہیں ' سرم کہ کرسکے ' مگر پہاڑوں کی چٹانوں کو تو اپنی جگہہ سے ہٹا دیتا ہے !

لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرایته خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ - و تلک الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون " (۵۹ : ۲۱)	" اگر هم نے قرآن کو کسی عظیم الشان پہاڑ پر نازل کیا ہوتا ' تو تم دیکھتے کہ یہ پتھر کا وجود بھی خوف الہی سے اللہ کے آگے جھک جاتا اور اسکا سینہ شق ہوگیا ہوتا (پر افسوس کہ انسان

سنگدل ہے مگر سرکشی سے باز نہیں آتا) اور یہ تمثیلیں هم لوگوں کیلیے بیان کرتے ہیں تا کہ سوچیں اور غفلت سے باز آئیں !! "

اسمیں شک نہیں کہ میری تمہید طویل ' اور انتظار کا زمانہ منتظروں کیلیے شدید تھا ' تا هم میری طبیعت کسی طرح راضی

نہیں ہوتی تھی کہ اپنے دل کی تمام آرزؤں کو ظاهر کیے بغیر کسی کو اپنے ساتھہ چلنے کی دعوت دوں - پھر یہ بھی تھا کہ اسی ضمن میں ارادوں کا استقلال اور طلب کی صداقت کیلیے بھی ایک ابتدائی آزمایش تھی کہ جولوگ چند دنوں تک سماع مطلب کا انتظار نہیں کرسکتے ' وہ آگے چلکر خطرات سفر کیلیے کیونکر مستعد ہوسکتے ہیں ؟

لیکن اب کہ میں اپنی تمہید ختم کرچکا ہوں اور میری آرزوئیں بے نقاب اور میری خواهش غیر مستور ہے ' تو هر شخص کو موقعہ حاصل ہے کہ اپنے دل سے پوری طرح سوال و جواب کرے اور کل کیلیے کوئی بات سونچنے اور سمجھنے کی اٹھا نہ رکھے - اس سفر کا ارادہ خدا نے میرے دل میں ڈالدیا ہے اور اگر پانی میرے پاس نہیں ہے تو الحمد اللہ کہ اپنی پیاس کی طرف سے تو مطمئن ہوگیا ہوں - میں اٹھتا ہوں اور اب چلونگا - میرا چلنا اٹل ہے ' پر میں سمجھتا ہوں کہ حرکت مقدر ہوچکی ہے - میرے پاؤں میں سب سے زیادہ بوجھل زنجیر اپنے نفس اور اسکی ہوا پرستی کی ہے جسکے ولولوں اور چھپی ہوئی معصیۃ پرستیوں کے طوفانوں میں همیشہ موجیں اٹھتی رهتی ہیں ' اور میرے ارادے کو تہہ و بالا کر دینا چاہتی ہیں :

صد دہد بار اگرچہ بہر سو تماشانیم

اسکے بعد اپنے وجود سے باہر نفس انسانی کے فتنہ ہاے ابلیسی کے بند و علائق ہیں ' جو گو بہت سے ٹوٹ چکے ہیں لیکن جتنے باقی ہیں ' وہ بھی کم نہیں اور ایسے سخت ہیں کہ بعض اوقات انھیں توڑنے کی کوشش کرتے کرتے تنگ جاتا ہوں اور معلوم ہوتا ہے کہ میری انگلیوں سے خون بہنے لگے :

هزار رخنہ بدام و مرا بہ سادہ لی
تمام عمر در اندیشۂ رهائی رفت

انما اموالکم و اولادکم فتنۃ وان اللہ عندہ اجر عظیم (۸ : ۲۹)

میں اس راہ کی سختیوں سے بے خبر نہیں ہوں ' لیکن انکی سختیوں ہی کے اندر اپنے نام کی پکار بھی پاتا ہوں - بارہا ایسا ہوا کہ نفس کی شرارتوں نے کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور دل کی غفلت نے خوب شور مچایا ' تا کہ اُس آواز کو نہ سن سکوں اور اسکی طرف سے غافل ہو جاؤں - ایسا بھی ہوا کہ دن پر دن اور راتوں پر راتیں اسی کشمکش میں گذر گئیں اور مدت کے افسردہ ولولہ ہاے معصیت یکایک زندہ ہو کر اٹھہ بیٹھے ' تاهم یہ رفت بھی گذرگئی اور کان لگا کر غور کیا تو بند ہونے پر بھی ایک صدا تھی ' جو اسکے اندر گونج رهی تھی :

تو مپندار کہ ایں زمزمہ بے چیزے هست !
گوش نزدیک لبم آر کہ آوازے هست !

میں درمیان میں اپنی پکار بلند کرکے پھر چپ ہوگیا تھا ' کیونکہ جب میں نے اپنی جانب دیکھا تو معلوم ہوا کہ ابھی چند دنوں اور اپنی آزمایش کی ضرورت باقی ہے - اس راہ میں دعوت دینے کیلیے مقدم شرط یہ تھی کہ میں خود بھی اس طرح طیار اور آمادہ ہو بیٹھوں کہ جس دن آثار سفر کا اعلان کروں اُس دن سب سے پہلے خود اپنے پاؤں کو تمام زنجیروں سے خالی دیکھوں - پس میں اپنی فکروں میں غرق ہوگیا اور جس قدر زمانہ توقف کا خدا کو منظور تھا ' اسی عالم میں بسر ہوگیا -

لیکن مجھے نظر آیا کہ ایسا ہونا ممکن نہیں - پانی اتنے اونچے تک پہنچ گیا ہے کہ اب دریا سے بھاگنا محال ہے ' اور قریب ہے کہ مدت کے بھاگے ہوے غلام کے پانوں میں آخری مرتبہ ایک

کیا ہے - خدا تعالی ہمیشہ اس خدمت کیلیے اپنی جماعتوں کو چنتا اور انہیں اپنا خلیفہ بناتا ہے، پس وہ دنیا کو صفات الہیہ کا تجلی گاہ بنانا چاہتے ہیں نہ کہ تخت ابلیس کے احکام خبیثہ کا جہنم کدہ - وہ ہر اس چیز سے خوش ہوتے ہیں جنسے رب العالمین خوش ہے، اور ہر اس درخت کی جڑ کاٹنا چاہتے ہیں جو صفات شیطانیہ کے بیج کا پھل ہے - پھر وہ اپنی تمام قوتوں کو "حدود اللہ" کی حفاظت کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں، اور دنیا کی جو جو قوتیں اِن حدود کو توڑنے والی اور انسانیة کو اسکے فطری حقوق سے محروم کرنے والی ہیں، اُن سب کے تسلط سے عالم کو نجات دلاتے ہیں - یہ گویا قوة الہیہ اور قوائے شیطانیہ کی ایک جنگ ہوتی ہے، پر جیسا کہ اُس نے ہمیشہ کیا ہے، وہ اپنی جنود قاہرہ کو فتح دلاتا اور ابلیس کے لشکر کو نامراد و خاسر کرتا ہے: ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین، انہم لہم المنصورون، و ان جندنا لہم الغالبون!
(۳۸ : ۱۷۱)

یہ درجہ آخری درجہ ہے، اور اس لیے "حزب اللہ" کا مقصد حقیقی ہے - کیونکہ خدا تعالے نے حزب اللہ یعنی اپنی جماعت کو جا بجا "حزب الشیاطین" یعنی شیطان کی جماعتوں کے مقابلے میں فرمایا ہے - سورۂ مجادلہ میں جہاں منافقین و کفر پرست لوگوں کا تذکرہ کیا وہاں پہلے "حزب الشیطان" کی طرف اشارہ کیا:

استحوذ علیہم الشیطان، فانساہم ذکر اللہ، اولائک حزب الشیطان، الا، ان حزب الشیطان ہم الخاسرون (۵۸ : ۱۸)

شیطان (اور اسکی قوتیں) اِن پر مسلط ہوگئی ہیں، پس انہوں نے خدا کے ذکر اور اسکے رشتے کو فراموش کر دیا ہے - "یہ حزب الشیطان" یعنی شیطان کی جماعت ہے اور یقین کرو کہ آخر کار حزب الشیطان برباد و تباہ ہی ہوگا"

پھر اسی سورة میں اس آیة کریمہ کے بعد سچے اور راستباز مومنوں کا ذکر کیا ہے، اور کہا ہے کہ انکی علامت یہ ہونی چاہیے کہ اللہ اور اسکی صداقت و عدالت کے آگے دنیا کی تمام قوتوں اور بندشوں کو ہیچ سمجھیں، ولو کانوا اباءہم، او ابناءہم، او اخوانہم، او عشیرتہم - اگرچہ انکے ماں باپ، اہل و عیال، برادر و قریب، اور خاندان اور کنبے ہی کے لوگ کیوں نہوں، لیکن خدا کی راہ میں وہ کسی کی پروا نہ کریں -

پھر انکی تعریف اِن لفظوں میں کی ہے کہ:

اولائک کتب فی قلوبہم الایمان و اید ہم بروح منہ، و یدخلہم جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا، رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ، (۵۸ : ۲۱)

یہی وہ سچے مومن ہیں جنکے دلوں کے اندر خدا نے ایمان نقش کردیا ہے اور اپنی روح سے انکی نصرت فرمائی ہے، نیز وہ انہیں کامیابی و فتحمندی کے ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی، اور وہ ہمیشہ اسکا عیش ابدی حاصل کرینگے - یہی وہ خدا کے خاص بندے ہیں جنسے وہ راضی ہے اور وہ خدا سے راضی ہیں"

ان اوصاف و خصائص کے بیان کرنے کے بعد، پھر اس جماعت کا نام بتلایا کہ:

اولائک "حزب اللہ"، الا، ان حزب اللہ ہم المفلحون!! (۵۸ : ۲۲)

یہی "حزب اللہ" یعنی خاص اللہ کی جماعت ہے اور یقین کرو کہ خواہ حزب الشیطان کی شان و شوکت کیسی ہی دلفریب ہو، مگر آخر کار یہی لوگ فلاح پائیں گے -

اِن آیات سے عجیب و غریب نکات و معارف سامنے آتے ہیں مگر وقت تشریح نہیں، و محول بہ وقت توضیح مقاصد حزب اللہ، تاہم مختصراً اتنا اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ اِن آیات نے بعض مخصوص علامتوں اور نتائج کو سامنے کر دیا ہے - مثلاً انسے واضح ہو گیا کہ:

(۱) خدا نے دنیا میں دو جماعتوں کا ذکر کیا - حزب الشیطان اور حزب اللہ -

(۲) حزب الشیطان کا کام یہ ہے کہ وہ چونکہ اپنے تئیں قواء شیطانیہ کا مرکب بنا دیتا ہے اسلیے شیطان ذکر الہی سے اُسے محروم کر دیتا ہے اور خدا کی صداقت و حقانیت بالکل فراموش ہو جاتی ہے - لیکن "حزب اللہ" ذکر الہی کو زندہ کرنے والا، اور اسکے غلغلے سے تمام عالم کو معمور بنا دینے والا ہے -

(۳) حزب اللہ کی اصلی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کی وفاداری میں اور تمام شیطانی قوتوں سے بکلی باغی ہو جاتا ہے اور اسکی راہ میں کسی دنیوی اثر و قوت سے متاثر نہیں ہوتا -

(۴) "حزب الشیطان" کا نتیجہ نامرادی و خسران ہے، اور "حزب اللہ" آخر کار فلاح و نصرت پانے والا ہے -

(۵) کیونکہ خدا انکے لوح دل پر نقش ایمان ثبت کر دیتا اور اپنی "روح" سے انکی مدد کرتا ہے -

(۶) دائمی نشاط کار و سرور فتح مندی انکا صلہ ہے -

(۷) بارگاہ الہی میں انکا درجہ یہ ہے کہ "وہ خدا سے خوش اور راضی ہیں اور خدا انسے راضی و خوش ہے" اور یہ انتہاء مراتب عباد اللہ ہے - کیونکہ انکی رضا اور اپنی رضا، دونوں کا خدا نے ایک ساتھہ ذکر کیا -

حاصل سخن یہ کہ "حافظین بحدود اللہ" کا مقام جماعت "حزب اللہ" کا مرتبۂ آخری ہے اور ان مراتب ثمانیہ کے طے کرنے کے بعد اس جماعت کا فرض ختم ہو جاتا ہے -

پس یہی ہیں کہ فرمایا "و بشر المومنین" کہ انکو فلاح دارین کی بشارت پہنچا دی جائے، اور یہی قرآن حکیم کے مقرر کردہ مراتب عمل ہیں، جنکو حلقۂ حزب اللہ اختیار کریگا -

جماعة ثلاثہ

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا، فمنہم ظالم لنفسہ، و منہم مقتصد، و منہم سابق بالخیرات باذن اللہ - ذلک ہو الفضل الکبیر! -
(۳۵ : ۲۹)

(ترجمہ)

پھر پچھلی قوموں کے بعد ہم نے اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو کتاب الہی (قرآن) کا وارث ٹھہرایا، جنکو ہم نے اپنی خدمت کیلیے اختیار کر لیا (یعنی مسلمانوں کو) - پس اُن میں سے ایک گروہ تو انکا ہے، جو اپنے نفوس پر (ترک اعمال اور ارتکاب معاصی سے) ظلم کر رہے ہیں - دوسرا اُنکا، جنہوں نے معاصی کو ترک اور اعمال کو اختیار کیا ہے پر

ہونگی - نیز بعض ایسے معارف و حکم قرآنیہ بھی سامنے آئیں گے جن پر ابتک بہت کم تدبر و تفکر کیا گیا ہے -

(۵) * "الراکعون" - بظاہر "الراکعون" اور اسکے بعد کا وصف "الساجدون" ایک ہی چیز یعنے نماز کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں پہلے رکوع ہے اور پھر سجود - لیکن در اصل یہ دو علحدہ علحدہ وصف یا دو علحدہ علحدہ مرتبوں کی جماعتوں کا بیان ہے ' جن میں پہلا وصف مرتبۂ رکوع ہے ' دوسرا سجود -

مقصود دونوں سے وہ مقام ہے ' جبکہ انسان اپنی روح و دل اور اپنی تمام قوتوں اور اپنے تمام جذبات اور تمام خواہشوں کے ساتھہ اللہ تعالی کے آگے جھک جاتا ہے ' اور وہ سر جسے اُسنے بلند کیا ہے ' اسکی ہر مخلوق کے آگے بلند ہوکر بالاخر اُسکے آگے گرا دیا جاتا ہے - فی الحقیقت لفظ "اسلام" کی حقیقت اور مقام "تسلیم" کا مقصود اصلی بھی یہی مقام ہے - و قال فی ھذا المقام :

ایں جملہ کہ تا بہ سہ در بر داری
سودے نہ کند چو نفس کافر داری
سر را بہ زمیں نہی تو در وقت نماز
آں را بہ زمیں بنہہ ' کہ در سر داری !

لیکن اس حالت کے دو درجے ہیں : ایک مرتبۂ رکوع ہے اور ایک مرتبۂ سجود - نماز میں مصلی پہلے رکوع میں جاتا ہے - اُسکے بعد سجدے میں گرتا ہے - پس "الراکعون" سے مقصود وہ لوگ ہیں جو اس حالت کے پہلے درجے تک پہنچ گئے ہیں ' اور اُس بے نیاز و کبریاء کے سامنے انھوں نے اپنی روح و دل کو یکسر جھکا دیا ہے -

(۶) "الساجدون" - یہ دوسرا مرتبہ ہے - رکوع صرف جھکنا تھا مگر سجود جھکتے جھکتے اس قدر جھک جانا کہ بے اختیار و مضطر ہوکر زمین پر گر پڑنا اور پیشانی کو گرد و خاک مذلت سے آلودہ کردینا - یہ انکسار عبودیت کا انتہائی مرتبہ ہے ' اور اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ اپنے سر کو نہ صرف اللہ کے آگے جھکا ہی دے ' بلکہ دائمی طور پر اُسکے سامنے زمین پر رکھدے اور اُسے سپرد کردے - سید الطائفۂ بغدادی سے کسی نے پوچھا تھا : نماز میں سجدے کے شرائط کیا کیا ہیں ؟ فرمایا کہ تمہارے لیے تو یہ کہ پیشانی اور ناک زمین سے مس ہو ' اور ہمارے لیے یہ کہ جب ایک بار سجدے میں سر گر جائے تو پھر دوبارہ زمین سے نہ اُٹھے ! و للہ در من قال :

در سجدۂ کہ تن نہ ز سر می شود جدا
در کشور وفا نمہش نام کردہ اند
یا رب ز سیل حادثہ طوفاں رسیدہ باد
بت خانۂ کہ خانقہش نام کردہ اند !

پھر نظر حقیقت شناس کو تلاش کیجیے تو اسی مقام سے وہ مرتبۂ فناء نفس انسانی مراد ہے ' جسکو صوفیاء کرام اپنی اصطلاح میں مقام "استہلاک کلی" اور "جمع الجمع" سے تعبیر کرتے ہیں ' اور اگر زبان اہل محبت میں کہیے تو وجود انسانی کا یہی سجدہ ہے ' جسکی پیشانی زمین پر گرنے سے پہلے تو طلب عشق ہوتی ہے ' پر جب اٹھتی ہے تو عشق کی جگہ خود حسن کی جلوہ گاہ بن جاتی ہے :

بیرون عشق و عاشق و معشوق ہیچ نیست
وین ہر دو اسم مشتق ازاں مصدر آمدہ !

(۷) "الامرون بالمعروف والناہون عن المنکر" اللہ اکبر! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا درجۂ عالیہ کہ ان تمام اوصاف عظیمہ کے بعد اسکا ذکر کیا گیا اور فرمایا کہ وہ لوگ جو حق کا اعلان کرتے ' صداقت کا حکم دیتے ' اور راستبازی و عدالۃ کی طرف بلاتے ہیں - اور چونکہ نیکی کی دعوت ' بدی کی ممانعت کے بغیر ممکن نہیں ' اسلیے ساتھہ ہی اُسکا بھی ذکر کیا اور کہا کہ نیز وہ فرزندان حق جو برائیوں سے روکتے اور خدا کی زمین کو نفس و شیطان کی پھیلائی ہوئی ضلالت سے بچاتے ہیں -

فی الحقیقت یہ مرتبہ اسلام و ایمان کا اعلی ترین درجۂ اختصاص اور مخصوص ترین اعمال نبوت و صدیقیت میں سے ہے - اس سے بڑھکر کوئی وصف نہیں جو اسلام کی پوری حقیقت اپنے اندر رکھتا ہو - یہی وہ عمل الہی ہے جسکا انجام دینے والا زمینوں اور آسمانوں میں خدا کا دوست پکارا جاتا ہے اور اسکے اعمال کے اندر نبیوں اور رسولوں کی نسبت متحقق ہوجاتی ہے - جو گروہ یا جو فرد آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر ہوگا ' وہ گویا آدم و نوح اور ابراہیم و موسی (علی نبینا و علیہم الصلوۃ و السلام) کا دنیا میں جانشین ہوگا -

الحمد للہ کہ اس مقام کی تشریح و تفصیل اور اعلان و دعوت کی توفیق مقدس اس فقیر کو خصوصیت کے ساتھہ بکرات و مرات مرحمت ہوئی ' اور اسکے فضل ذرہ نوازسے امید ہے کہ باب توفیق ہمیشہ باز و مفتوح رہیگا -

(۸) "والحافظون لحدود اللہ" - یہ ان اوصاف الہیہ کا آخری مرتبہ اور اس زنجیر صفات ایمانیہ کی آخری کڑی ہے - یہ انتہائی وصف ہے جو ان صفات سبعۂ ربانیہ کے بعد مومنوں کو حاصل ہوتا ہے - یا مومنین مخلصین کی وہ منتہا درجہ رفیع و جلیل جماعت ہے جو ارتقاء ایمانی کی آخری منزل تک پہنچ جاتی ہے ' اور پھر خدا تعالے سچ مچ اس دنیا میں اُسے اپنا قائم مقام اور خلیفہ بنا دیتا ہے - فہو لا یسمع الا بسمعہ ' و لا ینظر الا بنورہ ' و لا یتکلم الا بلسانہ :

چشم و گوش دست و پایم او گرفت
من بدر رفتم ' سرایم او گرفت !

"حافظین لحدود اللہ" سے مقصود وہ جماعت ہے جو دنیا میں شریعۂ حقۂ الہیہ کے قیام اور عدل و امنیت کے نظام کی ذمہ دار ہوتی ہے ' اور جو حدود و قوانین خدا تعالے نے قوام عالم ' و امن انسانیۃ ' و نظام مدنیۃ صالحہ ' و حفظ حقوق اقوام و ملل کیلیے قائم کر دیے ہیں ' ایک با اختیار سلطان اور ایک مسئول والی ملک کی طرح انکی محافظت کرتی ہے - یہی حدود اللہ فی الحقیقت تمام شرائع الہیہ کا مقصود حقیقی اور تمام مامورین و مرسلین اور مصلحین متبعین کی دعوت کا ماحصل ہیں ' اور یہی حدود ہیں جنکو لسان اللہ نے کہیں دین قیم ' کہیں دین حنیف ' کہیں صراط مستقیم ' کہیں فطرۃ اللہ ' کہیں سنۃ اللہ ' اور پھر کہیں "اسلام" کے نام سے تعبیر

مذاكرۂ علميه

تقدم علوم و معارف

سنه ۱۲ - ۱۳ مين

(۲)

علم الانسان

جيسا كه خود نام سے معلوم هوتا هے' اس علم كا موضوع انسان و تاريخ انسان هے - انسان كے متعلق گونه گون سوالات پيدا هوتے هيں - منجمله انكے ايک سوال يه هے كه انسان كب پيدا هوا ؟ اس كے جواب كا سمجهنا چند ديگر مسا ئل كے سمجهنے پر موقوف هے اسليے پہلے ان مسا ئل كو سمجهه لينا چاهيے -

كرۂ زمين اصل ميں كيا تها ؟ كہاں سے آيا ؟ كيا كيا تغيرات هوے ؟

يه مبادي هيں جنكي تفصيل كے بغير طبقات زمين كي بحث لا حاصل هوگي - ليكن اگر ان پر قلم اٹهايا جائے تو يه مضمون تقدم العلوم كي روداد كے بدلے علم الارض كا ايک رساله هوجاےگا ' اسليے مختصراً جديد تحقيقات كے تذكره پر قناعت كي جاتي هے -

علماء ارض (جيولوا جست) نے زمين كے چار طبقات قرار ديے هيں :

طبقۂ اول

يه وہ طبقه هے جو حرارت زمين كي تدريجي تبريد كے بعد سب سے پہلے بنا - اسكا مايۂ قوام سنگہاے آتشين هيں - اسكو عهد اولين كي زمين بهي كہتے هيں -

طبقۂ ثانيه

علما كا خيال هے كه جب طبقۂ اول تيار هوگيا تو اندرون زمين كي حرارت سے بخارات بلند هوے - يه بخارات اوپر جا كے ابر بنے اور بارش هوئي - بارش سے دريا اور نهرين جاري هوئيں - پاني كے ساتهه آور صدها قسم كے اجزا ء اسوقت سطح زمين پر موجود تهے - يهي اجزا قانون ثقل كي وجه سے پاني كے نيچے بيٹهے اور بالاخر ان روانب سے طبقۂ ثانيه تيار هوگيا -

اس طبقه ميں حيواني اجسام كے پس مانده اجزا ' پتهر كے كوئلے ' پراني سرخ بالو ' بالو كهريا ' سنگہاے جيري شكرين ' خالص جيري شكرين ' جيري قوقعي ' جيري كوچک ' سنگ رنگين و سبز وغيره وغيره اجزا پا ئے جاتے هيں - اسے عهد ثاني كي زمين بهي كہتے هيں -

طبقۂ ثالثه

يه طبقه طبقه ثانيه كي تكميل كے بعد شروع هوا - اسميں سنگ جيري جسكا مايۂ خمير آب شيرين هے ' سنگ جيري مارني قوقعي ' سنگ جيري سليسي ' وغيره انواع سنگ و ديگر صدها اصناف كے معادن و نباتات و حيوانات پا ئے جاتے هيں - اسكو عهد ثالث كي زمين كہتے هيں -

عهد ثالث كي زمين كو حداثت و قدامت كے اعتبار سے علما نے پهر تين طبقات پر تقسيم كيا هے - ايک كو ايوسكين' يعني جديد كہتے هيں - دوسرے كو ميوسين يعني جديد تر - اور تيسرے كو بليوسين يعني جديد ترين -

طبقۂ رابعه

يه وہ طبقه هے جس پر هم لوگ اسوقت آباد هيں - اسكي تكوين مختلف اصناف سنگ ' ريگ' زمين لائق كاشت وغيره اجزا سے هوئي هے -

يه هيں وہ چار طبقات جو علماء ارض نے قرار دیے هيں - انكے بيان ميں انتهائي ايجاز سے كام ليا گيا - كيونكه اگر تفصيل سے كام ليا جاتا تو صرف اس ايک هي نقطۂ بحث كے ليے مضمون كي موجوده ضخامت بهي نا كافي هوتي -

طبقات ارض كو اجمالاً سمجهه لينے كے بعد يه سمجهه لينا چاهيے كه حيات كا وجود كس طبقه سے شروع هوتا هے ؟

طبقۂ اولى ميں غالباً حيات كا وجود نه تها كيونكه اسوقت تک حيوانات ايک طرف ' نباتات كي بهي كوئي يادگار نهيں ملي - جسقدر پتهر اسوقت تک نكلے هيں' ان سے بهي كسي ذي حيات وجود كا پته نهيں چلتا - پهر اسوقت زمين كي حرارت بيحد شديد هوگي - سطح زمين ايک فرش آتشين كي طرح دهک رهي هوگي ' صعود بخارات كي وجهه سے جو ابر هاے كثيفه سے مشحون هوگا' آفتاب كي شعاعيں بهي زميں تک نه پہنچتي هونگي ' اور بخارات كي چادريں درميان ميں حائل هوگئي هونگي - ظاهر هے كه ايسي حالت ميں ذي حيات كا وجود اگر هو تو بقا كہاں تک ممكن هے ؟

ليكن جب زمين كي اندروني حرارت في الجمله كم هوئي اور انجماد و تبرد بڑها ' تو اسوقت ذي حيات اجسام وجود ميں آئے - چنانچه طبقۂ ثانيه ميں آثار حيوانيه (يعنے پس مانده اجزاے جسم حيواني) ملتے هيں -

مگر يه حيوانات ساده ترين ساخت كے تهے -

اسكے بعد وہ وقت آيا كه تيسرے طبقه كا آغاز هوا - اس طبقه ميں حيوانات ذوات الثدي پيدا هوے - (ذوات الثدي ان حيوانات كو كہتے هيں جو بچوں كو دوده پلا كر پرورش كرتے هيں)

انسان كب پيدا هوا ؟ اسكے جواب ميں اب تک تمام علما بيک زبان كہتے تهے كه چوتهے طبقے ميں ' اور وہ بهي طوفان كے بعد -

مگر گذشته سال ايست انگلي (انگليند) ميں جو آثار انساني (يعنے جسم انساني كے پس مانده اجزا) پائے گئے هيں ' اس نے اس اعتقاد ميں يک گونه رخنه ڈالديا - بعض ارباب نظر علما كا خيال هے كه يه آثار انساني طوفان كے بعد كے نهيں' بلكه" طبقۂ بيلوسين كے هيں - پس اگر يه صحيح هے تو انساني پيدايش كے آغاز كو طبقۂ رابعۂ سے هٹكے طبقۂ ثالثه ميں آنا پڑيگا -

يه راے صحيح هو يا نه هو' مگر يه آثار انساني علم الانسان كے سرمايه ميں ايک قابل اعتناء اضافه هيں -

خدا پرستي اور ترک نفسانيت ميں انکا درجه درميانه
اور متوسطين کا ھے - تيسرے وہ ' جو اذن الهي سے
تمام اعمال حسنۂ و صالحه ميں اوروں سے آگے بڑھے
ھوے ھيں اور يه خدا کا بهت هي بـڑا فضل ھے !

اس آيۂ کريمه ميں خدا تعالي نے مسلمانوں کو تين طبقوں ميں منقسم کر ديا ھے :

(۱) وہ جو اپنے نفوس پر ظلم کر رھے ھيں کيونکه خدا سے غافل اور اسکے رشتے کي عزت کو بھولے ھوے ھيں - يه طبقه تمام اُن مسلمانوں کا ھے جو اپنے دلوں ميں اعتقاد اور حس ايماني تو ضرور رکھتے ھيں پر ايماني قوت ميں ضعف بهي بدرجۂ کمال ھے اور عمل مفقود -

(۲) درمياني طبقه جو غفلت سے متنبه ھوا ' اعمال حسنه اختيار کيے ' اوامر الهيه کے آگے سر اطاعت خم کيا -

(۳) اعلى ترين طبقه جو نه صرف خيرات و محاسن کا انجام دينے والا ' بلکه اُن ميں اوروں سے پيش رو بهي ھے اور نيکي کي صفوں ميں سب سے آگے بڑھجانے والا ھے -

قوم کے مختلف طبقات و مدارج کي يه ايک قدرتي تقسيم ھے اور ھر قوم ميں يهي تين جماعتيں ھوتي ھيں - پھر جن ميں پهلي کم ' دوسري بکثرت ' اور تيسري کافي ھوتي ھے ' وہ تمام قوموں ميں سرفراز و ممتاز ھوجاتي ھے ' اور جس ميں صرف پهلي کي کثرت ' دوسرے بهت کم ' اور تيسرا گروہ کالعدم ھوتا ھے ' وہ دنيا ميں اپنے زندہ رھنے کا حق کھو ديتي ھے -

(" حزب الله " کے تين درجے)

پس اس تقسيم قرآني کي بنا پر اس جماعت کے بھي تين درجے قرار پائے ھيں :

(۱)

ھر مسلمان جو راست بازي کا متلاشي ' اصلاح حال کا متمني ' اور اسلام کے اس دور غربت ميں خدمت و جہاد في سبيل الله کي اپنے دل ميں سوزش و تپش رکھتا ھے ' نيت صالح ' ارادۂ محکم ' اور اقرار واثق کے ساتھه دين الهي کے اس ميثاق مقدس کو دھرائے :

ان صلاتي و نسکي و محياي و مماتي لله رب العالمين - لا شريک له ' بذالک امرت و انا اول المسلمين :

ميري عبادت ' ميري قرباني ' ميرا جينا ' ميرا مرنا ' غرضکه ميري ھر چيز صرف الله رب العالمين کيليے ھے - اسي قرباني کا مجھے حکم ديا گيا ھے اور ميں مسلمانوں ميں پہلا " مسلم " ھوں !

اور اپني تمام قوتوں اور خواھشوں کے ساتھه خدا کي قرباني کيليے طيار ھوکر اقرار کرے که وہ الله کے رشتے ميں منسلک ھوگيا ' اور اس نئي جماعت کے فرائض ادا کرنا چاھتا ھے ' بس وہ طبقۂ " ظالم لنفسه " ميں سے طبقۂ " مقتصد " کيليے منتخب ھو جائيگا ' اور اسکے بعد اسکي آزمايش شروع ھو جائيگي - يه آزمايش اُس وقت تک جاري رھيگي جس وقت تک که وہ دوسرے درجے ميں شامل ھونے کا اھل ثابت نهو -

(۲)

اُن لوگوں ميں سے جو پهلي جماعت ميں منتخب ھوے ھيں ' جو لوگ اپنے اعمال و افعال سے عهد الهي کے نفاذ و دين حنيفي کے ميثاق کي تعظيم کا ثبوت ديدينگے ' ايک دوسري جماعت جهانٹي جائيگي اور اسميں شامل ھونا گويا ارباب اقتصاد کے طبقه ميں شامل ھونا ھوگا -

ليکن اسکے ليے اولين شرط يه ھوگي که داخل ھونے والا امور ذيل کي پابندي کا مومنانه و مخلصانه عهد کرے ' نيز جسقدر زمانه پهلي جماعت ميں بسر کرچکا ھے ' اسکے نتائج اسکے عهد کي صداقت کا يقين دلائيں :

(۱) تمام احکام شريعت کي ' انکي تمام شرائط و ارکان کے ساتهه سچي پابندي کرنا اور از سر تا پا اپنے تمام اعمال و افعال حيات ' اور تعلقات و لوازم زندگي ميں يکسر پيکر شريعت اور مجسمۂ اسلاميت ھونا -

(۲) صداقت الهي کي راہ ميں سياحت و سفر اور سير في الارض -

(۳) امر بالمعروف و نهي عن المنکر سے کسي حال ميں غافل نهونا ' الحب في الله و البغض في الله کو اپنے تمام اعمال کا دستور العمل قرار دينا ' اُن تمام رشتوں کے توڑنے ميں جلدي کرنا جو خدا کي رضا سے خالي ھوں ' اور ھر اُس رشتے کو ماں باپ اور زن و فرزنـد کے رشتے سے بهي زيادہ قوي سمجهنا جو الله کي راہ ميں باندھا جائے - خواہ کسي قسم کي مشغوليت اور کيسے ھي کاموں کا انهماک ھو ' مگر ھمه وقت اسي دھن ميں لگے رھنا که بندگان الهي کو معروف و حق کي دعوت دي جائے ' منکرات و منهيات سے روکا جائے ' اور دين الهي کي ايک بهي فوت شدہ سنت ھمارے ھاتھوں زندہ ھو جائے - اور پھر اپنے دل کے اندر کچهه اس طرح اسکي چبهن اور ٹيس پيدا کرلينا که جس طرح سانپ کا کاٹا يا بچهو کا ڈسا ھوا مريض درد اور تڑپ سے لوٹتا اور کراھتا ھے ' ٹهيک ٹهيک اُسي طرح حق و عدل کي مظلوميت اور دين الهي کي بيکسي و غربت پر اور سوتا پا پيکر اضطراب اور تصوير التهاب بن جائے !!

(۴) حکم اسلام و شريعة اسلاميه کي اطاعت کا بتدريج وہ مرتبه حاصل کرنا اور اس طرح اسکے احکام کي عظمت و سطوة اپنے اوپر طاري کرلينا که اُسکا ھر حکم فرمان قضا ' اور اُسکا ھر اشارہ فيصله کن جسم و جاں ھو - اور قلب ھر حال ميں اسکے احکام کا منتظر اور اسکے اوامر کيليے بهوکا پياسا رھے -

(۳)

اس دوسري جماعت ميں سے جو فرزندان حق اپنے اعمال و افعال سے درجۂ مسابقت و مرتبۂ علو و رفعت حاصل کرينگے ' انهي سے به آخري جماعت منتخب ھوگي اور يهي جماعت " حزب الله " کا خلاصۂ مساعي و جهاد ' اور اسکي اصلي حکمراں جماعت ھوگي - يه لوگ " سابق بالخيرات " اور " حافظين لحدود الله " ھونگے - خـدا تعالى جو کام اُنسے لينا چاھے گا ' خود لے ليگا ' اور جس مقصد کي طرف انهيں کهينچے گا ' وہ اُس طرف کهنچ جائيں گے - انکے مقصد آخري کو نه اس وقت بتلايا جا سکتا ھے اور نه متعين کيا جا سکتا ھے - جو سالک که ابتدائي دو جماعتوں سے ترقي کرکے اُس درجـه تک پهونچے گا ' وہ خود وھاں کے اسرار و رموز سے آشنـا ھو جائيگا - اس سے پہلے وھاں کے حالات کسي پر منکشف نهو سکيں گے - کسي عضو جماعت کيليے جائز نهوگا که انکے انکشاف کے درپے ھو - اور وقت سے پہلے انهيں معلوم کرنا چاھے -

مقالات

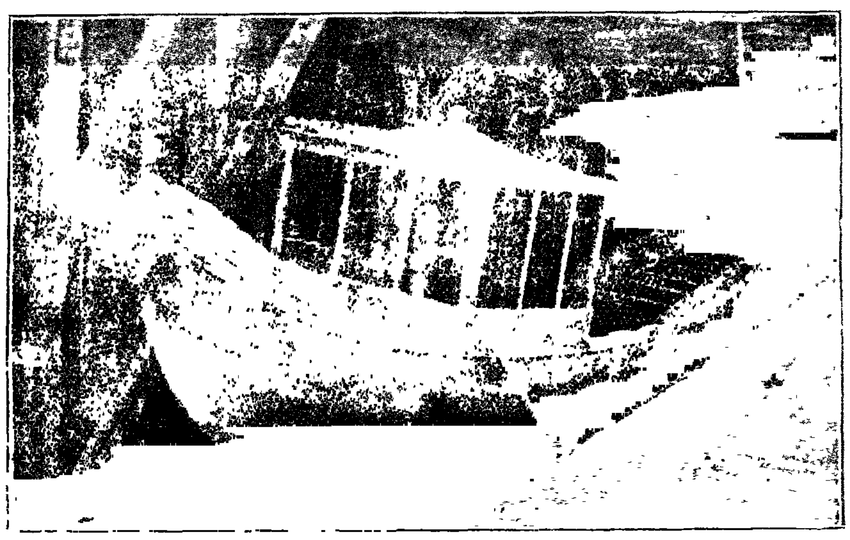
یہ مکان ملوک اور رؤساء کے لیے ہوتا ہے - اسمیں رئیس یا بادشاہ اسطرح بیٹھتا ہے کہ وہ خود تو اپنی مسند پر ہوتا ہے اور اسکے پیش پیش غلمان و موالی آلات و اسلحہ سے آراستہ کھڑے ہوتے ہیں - کھانے وغیرہ کی چیزیں قعر کشتی میں رہتی ہیں - ملاح سطح کے نیچے تمام کشتی کے اندر پھیلے ہوتے ہیں اور کھیتے ہوے چلے جاتے ہیں - ایک سوار کو دوسرے سوار کی کچھہ خبر نہیں ہوتی' ہر شخص اپنے اپنے کام میں مصروف و مشغول رہتا ہے -

رئیس جب تنہائی چاہتا ہے تو خلوتخانہ میں چلا جاتا ہے -

مصر میں ملاح پیچھے کی طرف کھیتے ہیں - کھینے وقت انکی حرکات رسی والوں کی حرکت قہقری کے بہت مشابہ ہوتی ہے اور کشتی کو اسطرح ہلاتے ہیں' جیسے کوئی اپنے آگے کے بوجھہ کو کھینچتا ہو اور اسکے پیچھے لے چلتا ہو -

لیکن عراق کے ملاحوں کی حالت اس سے مختلف ہے - انکی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی بوجھہ کو آگے دھکیل رہا ہو - پس جسطرف وہ گھومتے ہیں' اسی طرف انکی کشتیاں بھی گھوم جاتی ہیں - مصر میں کشتی ملاح کے رخ کے بالکل برعکس جاتی ہے" (الافادة و الاعتبار - مطبوعه مصر - صفحه : ۱۴۱)

عہد اسلامی اور بحریات



سلطان محمد فاتح کی زر نگار کشتی

جو بروسه کے سلطانی دربانے میں صدر کی گئی تھی -

(الشیارة)

یہ ایک قسم کی عراقی کشتی ہے جو نہر فرات و دجلہ میں چلا کرتی تھی - پروفیسر (دوزی) اپنے مشہور لغت الاضافه میں لکھتا ہے :

" اسکو مصری " حراقه " کہتے تھے مگر اب عراق میں بھی یہی لفظ مستعمل ہے - بیرن دی سلان نے ابن خلکان کے حالات میں اسکا ذکر کیا ہے - ارسلان شاہ کا انتقال اسی کشتی میں ہوا تھا جبکہ وہ موصل کے سامنے نہر سے گذر رہا تھا - اسکا صحیح تلفظ بفتح شین و تشدید یا ہے " مورخین نے مامون الرشید کے حالات میں لکھا ہے کہ فوجی کشتیوں کے علاوہ خاصہ کی کشتیاں چھوٹی بڑی ملا کر' چار ہزار شیارہ تھیں !

(بحری جنگ)

دولت ممالیک کے آخری زمانے تک بحری جنگ کا قاعدہ یہ تھا کہ جب شوانی اور بطس و مسطحات میں جنگ ہوتی تھی تو بطس اور مسطحات کے پیچھے چھوٹی چھوٹی کشتیوں کو نہیں لاتے تھے کہ مبادا اسکی وادی میں غرق ہوجائیں - نیز پہلو کی طرف سے بھی نہیں لاتے تھے کیونکہ دونوںکا ملنا ناممکن ہوجاتا' اسلیے دور سے سامنے کرکے ایک عظیم الوزن ہتوڑے سے ٹکر مارتے' جسکو اصطلاح میں " لجام " کہتے تھے - یہ ہتوڑا اس لکڑی میں جسکو " اسطام " کہتے تھے' داخل ہوجاتا - اور جب مہلت ملتی تو پیچھے ہٹکے اس زور سے ایک سخت ٹکر مارتا کہ کشتی معاً پیچھے ہٹجاتی اور اسمیں پانی بھر جاتا - اگر فریقین کی طرف شوانی ہی ہوتی تھیں تو شینی سے شینی کو ملاکے' ایک پل سا تیار کر لیتے - اس پر سے ہو کے سپاہی دشمن کی کشتی میں پہنچ جاتے اور دست بدست لڑتے -

جب ہوا رک جاتی تھی تو بڑی کشتیوں کو شوانی کھینچ کر مقام جنگ تک لیجاتی تھیں -

اس زمانہ میں بحری جنگ کا اصلی کام ہواؤں کا پہچاننا تھا - ملاح کشتیوں کو بدرجے اسطرح حرکت دیتے کہ اپنی کشتی کو دشمن کی کشتی سے آگے بڑھا دیتے تھے تا ہوا کے رخ پر قابض ہو جاتے تھے - پھر اگر اس رخ پر دشمن آنا چاہتا تو انکی زد میں ہوتا تھا - بحری جنگ کے کمانڈر کا فرض ہوتا تھا کہ جب جنگ کے لیے نکلنے لگے تو پہلے جہازوں اور کشتیوں کا انتخاب کرے - انکی تقویت و استحکام کا پورا انتظام کرلے - کشتیوں کا جو حصہ پانی میں رہتا ہے اس پر از سر نو قیر (تارکول) کا روغن کرالے - آلات و واردات کا جائزہ لیلے - جو موجود نہ ہوں انہیں منگوا لے - ایسے رؤساء و قواد (چلانے والے) مقرر کرے جو مد و جزر' تغیرات موسم' علامات ہوا' اور لنگر گاہوں اور دریائی راستوں سے پوری طرح با خبر ہوں -

جنگ کے وقت اسکا یہ بھی فرض ہوتا تھا کہ لنگر گاہوں میں یکا یک داخل نہو کیونکہ ممکن ہے کہ وہاں دشمن چھپا بیٹھا ہو - جب تک اچھی طرح معلوم نہ ہوجائے خشکی کی طرف بھی بڑھنے کی ممانعت تھی - ایسے مقامات کے متعلق ہوشیار رہنے کی سخت تاکید تھی جہاں کشتیاں ٹوٹ جاتی ہیں - حکم تھا کہ جس قدر زیادہ پانی اور غذا لے سکو' ساتھہ لیلو تا کہ اگر کبھی محاصرہ طول کھینچے تو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو - اگر جنگ خشکی کے قریب ہوتی تھی تو پہاڑوں پر دید بان بٹھا دیے جاتے تھے -

تمابشی جنگ

اعیاد و مواسم یا جنگ کے لیے روانہ ہوتے ہوے یا سفر سے واپسی کے وقت خلفاء و ملوک کے سامنے جنگی بیڑوں کی

انگلستان میں ایک انسان کا ڈھانچه پایا گیا هے - یه ڈھانچه ایک ایسے مرد کا هے جسکي عمر ۳۰ اور چالیس کے درمیان میں هوگي - اسکا قد پانچ فٹ دس انچ هے - اسکي هڈیاں آجکل کے انسانوں کي هڈیوں سے ملتي جلتي هیں - البته پنڈلي کي هڈي کسیقدر مختلف هے - اسکے کاسۂ سر کے ایک جانب سے دوسري جانب کے امتداد ' اور آگے سے پیچھے تک کے طول میں ۷۵ - اور ۱۰۰ - کي نسبت هے - بهت سي باریک هڈیوں کے تفحص سے یه بهي معلوم هوا هے که سولھویں صدي میں سیکسن قوم کے قد متوسط درجه کے هوتے تھے - اور هڈیاں باریک هوتي تھیں - انکے مردوں اور عورتوں کے جسموں میں آجکل کے مردوں اور عورتوں کے جسموں سے زیاده تشابه هوتا تھا -

نیو گینیا ایک بهت بڑا جزیره هے جو آسٹریلیا سے شمال کي طرف واقع هے - وهاں متعدد جماعتیں تحقیقات کے لیے گئیں - ان جماعتوں میں ایک جماعت علماے طیور کي تھي - اس جماعت نے بونوں کي ایک قسم دیکھي جو آج تک غیر معلوم تھي - ان کا نام نبرو هے - مردوں کے قد کا اوسط چار فٹ نو انچ هے - کاسۂ سر کے طول و عرض کا تناسب ' ساڑھے ۹۷ اور ۱۰ کا تناسب هے - انکے بال سیاه هوتے هیں - انکے اسلحه نیزے اور هڈي کے خنجر اور لمبي لمبي کمانیں هیں -

اس موضوع پر ڈاکٹر اسمتھ کا خطبۂ رئیسه جو انهوں نے مجمع تقدم العلوم کے جلسه علم الانسان میں دیا تھا ' نهایت بیش بها هے اور نهایت تفصیل کے ساتھ جدید آثار ارضیه متعلق علم الانسان کي تشریح کي هے -

تاریخ اسلام اور بحریات

"تذکرۂ جهاز " رشاده "

(۲)

(العکیري)

(ابن بطوطه) نے اپنے سفر نامه میں اس لفظ کي تحقیق لکھي هے - وه لکھتا هے :

" یه کلمه بضم العین و فتح الکاف و سکون الیا هے - یه غراب نامي کشتي کي طرح هوتي هے مگر اس سے کسیقدر وسیع تر - اسمیں کھیئے کے ساتھ ڈنڈے هوتے هیں - جنگ کے وقت چھت پٹ دي جاتي هے تاکه کھیئے والوں تک تیر وغیره نه پهنچ سکیں - ان کشتیوں کا استعمال نهر سنده میں بهت هوتا هے " (سفر نامه جلد دوم صفحه ۱۱۳) -

(العشیري)

یه لفظ عشیري اور عشاري ' دونوں طرح آیا هے - اسکي جمع عشاریات آتي هے - چھٹي صدي هجري کا مشهور مورخ (عبد اللطیف بغدادي) اپنے سفر مصر کے حالات میں لکھتا هے :

" انکي (یعني مصریوں کي) کشتیاں مختلف انواع و اشکال کي هوتي هیں - لیکن ان سب میں عجیب ترین کشتي جو میں نے دیکھي ' وه تھي جسکو عشیري کهتے هیں - یه اندر سے " شیاره " کي طرح هوتي هے - لیکن اس سے بهت زیاده وسیع و طویل اور خوش شکل - اسمیں مرتے مرتے لکڑي کے تختے جڑے هوتے هیں - ان تختوں سے کوئي دو دو هاتھ کے میچان سے نکلے هوئے هیں - اس پر ایک لکڑي کا مکان هوتا هے - مکان کي چھت پر ایک قبه هوتا هے - قبے میں در نما طاق اور روزن هوتے هیں - اس مکان میں ایک گودام بنایا جاتا هے تا که تمام سامان رکھا جاے - یه مکان مختلف قسم کے رنگوں ' سونے کے پتر ' اور بهترین روغنوں سے رنگا جاتا هے -



سنه ۱۹۱۲ - کي ایک مفید ترین ایجاد

انسان نے دنیا کي هر طاقت کا مقابله کیا - لیکن ان تمام مقابلوں میں شاید وه جنگ سب سے زیاده مفید هے - جو سمندر اور اسکي مهلک امواج سے کر رها هے -

اسکي سطح اور اسکے موجیں میدان میں آئیں لیکن انسان نے هوا کي رفاقت اور پھر آگ اور هوس کا اسلحه لیکر انهیں مسخر کرلیا - دوسرا مقابله اسکی عمق ' اور اس کے اندر کي آدي دنیا سے تھا - انسان کي اولو العزمانه طباعي نے چاها که سکے اندر اترجاے اور بحري پیداوار کے ان خزانوں کو تاخت و تاراج کرے ' جنکو نهیں معلوم کب سے سمندر کي چادریں چھپاے هوئی هیں ؟

موتیوں اور مرجان کے نکالنے کیلیے غواصي اور غوطه زني هزار ها سال سے جاري هے - پچھلے سال اس طرح کي دریائي موټروں کي ایجاد نے اس جنگ کي آخري قدم بازي کا بھي فیصله کردیا -

اصطلاح کے مختلف حصوں میں اسي درجه غواصي کي جا رهي هے - اسکے اندر دس دس وقت تک آدمي بیٹھ سکتے هیں جنکو خاص طرح کا ایک چار آئینه سهارا دیتا هے - هوا نکلنے نالي سي سامنے هوتي هے - ایک [illegible] موټر اسے حرکت میں لاتا هے - نه صرف دریائي پیداوار کے حصول میں ' بلکه بهت سے [illegible] میں بھي اس سے مدد ملیگي ' جن کیلیے پاني کے اندر جانا اور عرصے تک ٹھهرنا ضروري هے -

ترجمه اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ روپیه -

ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

اسئلة واجوبتها

(طريق تذكره و تسميهٔ خواتين)

از جناب ح - الف - بيگم صاحبه (حيدراباد دکن)

گو مجهے اچهي طرح معلوم هے که جناب جن عظيم الشان کاموں ميں مشغول رهتے هيں ' ان ميں ايسي چهوٽي چهوٽي باتوں کي دريافت و تحقيق کي گنجايش نهوگي جيسي که ميں عرض کرنا چاهتي هوں - ليکن مشکل يه هے که اس معاملے کي نسبت کوئي بهي مجهے تشفي بخش جواب نه ديسکا اور يه ايک ايسي اصول کي بات هے جسکا فيصله کر لينا اور ايک هي طريقه پر کار بند هونا بهت ضروري هے -

ميں يه پوچهتي هوں که مسلمان عورتيں اپنے نام کو خط و کتابت اور اخبارات وغيره ميں کيونکر لکهيں ؟ انگريزي قاعده مس اور مسز کا هے بعض لوگ اسي پر عمل کرتے هيں اور بعض لوگ بيگم کا لفظ بڑها ديتے هيں - عورتوں کا نام ظاهر کرنا هم مسلمانوں ميں معيوب سمجها جاتا هے - اب معلوم نهيں که يه خالي رسم هے يا شرعي حکم هے ؟ بهرحال جناب الهلال ميں ايک راے اس بارے ميں ضرور شائع کرديں جو اسلامي تعليم کے مطابق هو اور اسي پر سب کوئي کار بند هوں -

الهــــلال :

آپکا سوال بهي " عظيم الشان " هے - يه چهوٽي باتيں نهيں هيں - کسي شائسته اور ترقي يافته قوم کيليے ضروري هے که ان تمام جزئيات معاشرت اور اداب و رسوم ميں اپني ايک خاص تهذيب رکهتي هو -

انگريزي طريقه يه هے که لڑکي اپنے باپ کے نام کي نسبت سے مشهور هوتي هے اور عورت شوهر کے - يعني في الحقيقت انکے يهاں عورتوں کے عيسائي نام (اصلي نام) کا کوئي وجود نهيں - صرف شوهر يا اميد وار ازدواج اصلي نام ليکر پکارتا هے که ايک رسم محبت هے - اگر گرجے کا رجسٹر اور والدين و شوهر کا حافظه ساتهه نه دے تو دنيا کسي طرح معلوم نهيں کرسکتي که مسز فلاں کا اصلي نام* کيا هے ؟

يه حالت گو بظاهر ايک خوشنما رسم و تهذيب معلوم هوتي هے مگر في الحقيقت دنيا کے بدترين دور جهل و ظلمت کے بقيه آثار ميں سے هے ' اور آجکل کے مقلدين يورپ اور فرنگي مآبوں کو اس کي خبر نهيں - يورپ ميں ايک نهايت سخت دور اُس جهالت کي تاريکي کا رهچکا هے جو مسيحي مذهب کے مطلع ظلمت سے نکل کر پهيلي تهي اور جس کو تاريخ ميں قرون مظلمه (Middle Agse) يعنے تاريک صديوں سے ياد کيا جاتا هے - تورات ميں هے که عورت کا وجود آدم کے گناه کا پهل هے اور مسيح نے اس کي تصديق کي هے - پس يورپ نے اپنے مسيحي دور ميں عورتوں کو ايسي اشد شديد غلامي کي حالت ميں رکها ' اور اس جنس اشرف و اقدس کي اس درجه عملاً و اعتقاداً تحقير کي ' که گذشته دنيا کے تمام انساني معاصي و جرائم اسکے سامنے هيچ هيں ' اور اسکے تذکره سے انسانيت کے جسم پر لرزه آجاتا هے -

مسيحي مذهب نے عورت کے وجود کو مثل مرد کے ايک مستقل وجود تسليم کرنے سے انکار کرديا - پادريوں کا عقيده يه تها که عورت کے جسم ميں سرے سے وه روح هي نهيں هے جو مردوں کے اندر سے اثبات شرف و عظمت انسانية کرتي هے - اُس کو حق نهيں که اپنے نام سے خريد و فروخت کرے - قانون اسکے وجود شخصي کو تسليم نهيں کرتا - وه کوئي جائداد اپنے نام سے الگ نهيں رکهه سکتي اور نه کوئي مالي معامله شوهر کي موجودگي ميں اپنے نام سے کرسکتي هے - يه مختصر اشارے هيں ورنه يه داستان معصيت بهت دراز هے !

گذشته تين چار صديوں کے اندر يورپ ميں تمدني و اجتماعي انقلاب هوا اور مسيحي مذهب کي غلامي کي لعنت سے علم و مدنية نے نجات دلائي ' تو عورت کي حالت اور حقوق پر بهي توجه هوئي - رفته رفته اسکے احترام و شرف کا اعتقاد راسخ هوگيا - تاهم اسکي غلامي کے بهت سے طوق ابتک باقي هيں ' يه دوسري بات هے که اسکي حسين و جميل گردنوں ميں انهيں سنهري زيور بنا کر خوشنما بنا ديا گيا هو که يهاں آکر هر چيز خوشنما بن جاتي هے :

يک قبا نيست که شائستهٔ اندام تو نيست !

ازانجمله اس محترم جنس کي غلامي کا ايک نفرت انگيز بقيه يه هے که با ايں همه ادعاء حريت نسواں و تسويهٔ حقوق جنسين ' عورت کو سوسائٹي يه حق دينے سے انکار کرتی هے که اپنا نام ظاهر کرے - جب تک وه لڑکي هے ' اُسکا وجود باپ کے نام ميں مدغم هے - اور عورت هوکر اپنے شوهر کے نام ميں - گويا اسکا کوئي وجود هي نهيں ' نه اُسے حق تسميهٔ و اعلان ذاتي حاصل !

آپنے انگريزي حکام کو کسي ايڈريس کے جواب ميں اپني بيوي کے طرف سے بهي اظهار خيالات کرتے هوے اخبارات ميں پڑها هوگا - مثلاً ويسرائے کو ايڈريس ديا جاتا هے اور اسميں انکي ليڈي کي بهي تعريف کي جاتي هے - چاهيے که وه خود اپني تعريف کا شکريه ادا کريں - ليکن ايسا کبهي نه هوگا - ويسرائے اپني جوابي تقرير کے اخر ميں انکي طرف سے بهي خود هي جواب دينگے ' از رکهيں گے که وه آپکے اظهارات محبت و عقيدت کي نهايت شکر گذار هيں -

يه عام قاعده هے اور يورپ کے اُسي دور گذشته کا بقيه ' جس ميں عورت کے وجود کو مثل ايک مرد کے انسان مستقل نهيں تسليم کيا جاتا تها - پس وه مرد کي موجودگي ميں خود لا شے اور کالعدم هے - اسکي جانب سے بهي شوهر هي اثبات وجود کرتا هے -

ميں متعجب تها که سفر يجٹ عورتيں اس مسئله پر کيوں متوجه نهيں ؟ ليکن حال ميں مس اينڈ رسن نامي ايک سفر يجٹ عورت نے اپنے مطالبات کا اظهار کيا هے - وه نهايت حقارت کے سانهه اس رسم تسميه کي طرف بهي اشاره کرتي هے -

آجکل کے متفرنجين مارقين جو يورپ کي هر رسم و وضع کي کورانه تقليد کو اپنا اجتهادي دين و مذهب سمجهتے هيں * اور هندوستان بلکه تمام مشرق کو اُسکي قديمي وحشت و جهالت سے نجات دلانے کے تمسخر انگير وهم ميں بد بختانه مبتلا هيں ' لفظ " ازادي " کے رسم الخط (اسپيلنگ) سے تو واقف هوگئے هيں ' مگر ابهي اسکي حقيقت کا سمجهنا انکے ليے باقي هے - يه نادان سمجهتے هيں که اعتقادات و اعمال مين انگريزي سوسائٹي کي چند مصطلحات کا رٹ لينا ' اور چند رسوم و اوضاع کو نهايت جد و جهد سے هر موقعه پر اپني بيروني زندگي سے نماياں کرتے رهنا ' يهي مدني و معاشرتي ترقي کي معراج هے - حالانکه ان فقراء علم و تمدن کے پاس ، تائي جس قدر خوش رنگ اور کالر جس درجه چمکيلا هے ' افسوس که

کوئن وکٹوریہ

یعنی انگلستان کا سب سے بڑا آہنی پوش جہاز ، جو حال میں اسی کارخانے نے طیار کیا ہے ، جس کارخانے میں دولت علیہ کا جہاز " رشادیہ " طیار ہوا ہے - وسعت اور استحکام میں رشادیہ اور یہ ، دونوں یکساں ہیں -



نمایش بھی کیجاتی تھی جسکو آجکل کی اصطلاح میں مینوریا نمایشی جنگ کہتے ہیں - ان مواقع میں بہت بڑا جلسہ ہوتا تھا جسمیں خلفاء و ملوک کے علاوہ امراے دولت ، اعیان سلطنت ، اور نیز عام لوگ بھی آتے تھے - جہاز اپنے تمام ساز و سامان سے آراستہ ہوکے آتے اور حالت جنگ میں اپنے آپ کو فرض کرکے حملہ و ہجوم اور دفاع و مقابلہ کے حیرت انگیز کارنامے دکھاتے -

نمایشی جنگ میں جہاز اپنے تمام آلات جنگ استعمال کرتے - ایک پوری لڑائی ہوتی جیسی کہ آجکل ہوتی ہے - بڑی بڑی منجنیقیں جو اُس عہد کی توپیں تھیں ، چڑھا دی جاتیں ، آتش افشانی کے تمام منارے اور شعلہ انگیز روغنوں کی بڑی بڑی پچکاریاں مصروف کار ہوتیں - بحری فوج جہازوں کے بالائی تختوں پر اپنے افسروں سے دمبدم احکام لیتی - ملاح کبھی کشتی کو چکر دیتے ، کبھی آگے بڑھاتے ، کبھی یکایک رجعت کرتے ، اور اس طرح دریا پر اپنی حکومت کے تمام سحر آگیں کرتب دکھا کر لوگوں کو محو و خود رفتہ کر دیتے -

چنانچہ نوروز کے دن جزیرۂ میورقہ میں ایک اسطول کی نمائشی جنگ کی سرگذشت (ابو بکر محمد بن عیسی) نے اپنے ایک قصیدہ میں نظم بھی کی ہے ، جسکے چند اشعار ہم محی الدین مراکشی کی کتاب (المعجب) سے نقل کرتے ہیں : (۱)

بشری بیوم المہرجان فانہ * یوم علیہ من احتفائلک رونق
طارت بنات الماء فیہ و ریشہا * ریش الغراب وغیر ذلک شوذق
و علی الخلیج کتیبۃ جرارۃ * مثل الخلیج کلا ہما یتدفق
وبنو الحروب علی الجواری التی * تجری کما تجری الجیاد السبق
ملأ الکماۃ ظہورها و بطونها * فاتت کما یأتی السحاب المغدق
خاضت غدیر الماء سابحۃ بہ * فکانما ہی فی سراب أینق
عجباً لها ما خلت قبل عیانها * ان یحمل الاسد الضواری زورق
ہزت مجادیفا الیک کانہا * اہداب عین للرقیب تحدق
وکانہا اقلام کاتب دولۃ * فی عرض قرطاس تخط و تمشق

(افتتاحی مراسم)

مصر میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی اسطول طیار ہوکر روانہ ہونے لگتا تو اسکی تیاری کے وقت خلیفہ یا سلطان خود موجود ہوتا - جب تیاری مکمل ہوجاتی تو منظرۃ المقس (۲) میں ایک عظیم الشان جلوس کے ساتھ اسکو رخصت کرنے جاتا تھا -

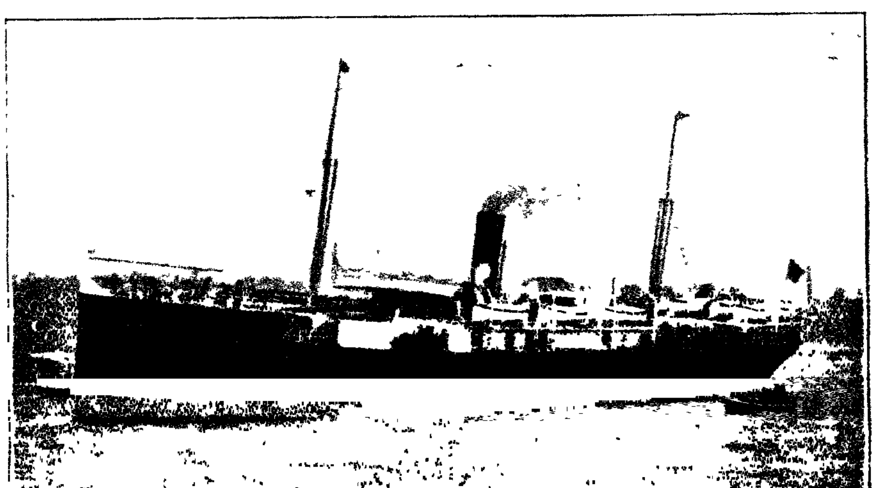
مورخ مقریزی لکھتا ہے :

" سنہ ۶۹۲ - میں سلطان صلاح الدین شوانی کی تیاری کی طرف متوجہ ہوا - اس نے رئیس کو بلوایا اور وہ تمام چیزیں مہیا کیں جو شوانی کے لیے درکار ہوتی ہیں - یہاں تک کہ ساتھ شوانی بہمہ وجوہ تیار ہوگئیں - پھر انمیں آلات و سامان جنگ ادا گیا - اور ہر ایک پر سلطانی غلام مامور کیے گئے -

ان شوانی کے دیکھنے کے لیے ہر طرف سے لوگ جوق در جوق آنے لگے -

تمام شہر و اطراف میں غلغلہ بپا تھا کہ جہازوں کے افتتاح کی رسم خود سلطان ادا کرینگے - لوگ نہایت اضطراب سے اُس دن کا انتظار کرنے لگے اور ساحلی مقامات میں اس تقریب کے نظارے کیلیے عارضی مکانات کی طیاریاں شروع ہوگئیں -

شہر مصر کے باہر ساحل نیل اور روضہ میں لوگوں نے اپنے لیے پھونس اور لکڑی کے گھر بنائے اور دروازوں کے آگے جتنے میدان یا چبوترے تھے ، وہ سب کرایہ پر لیلیے - ہر چبوترے کا کرایہ دو سو درہم یا اس سے کم ، حسب حیثیت و موقع دیا گیا - مختصراً یہ کہ قاہرہ میں کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ پورا گھر کا گھر یا اسمیں سے کچھہ لوگ دیکھنے نہ آئے ہوں - سلطان صلاح الدین قلعہ جبل سے صبح کو چلا - مقام مقیاس سے لیکے بستان الخشاب اور بولاق تک لوگ بھرے تھے - سلطان ، اسکا نائب ، امیر بیدر ، اور بقیہ امراء دارالنحاس سے آگے بڑھے - حجاب کو منع کردیا گیا کہ وہ عام لوگوں کو گزرنے سے نہ روکیں - اور ہر شخص اچھی طرح جی بھرکر یہ منظر دیکھ لے - شوانی یکے بعد دیگرے نکلنا شروع ہوئیں - ہر شونہ پر ایک برج اور ایک قلعہ تھا جو محاصرے کیلیے بنایا جاتا تھا اور جس سے آتشیں روغن محصورین پر پھینکا جاتا تھا - اسپر نمک اور روغن نفت کے مرکب کی پالش کی گئی تھی - اسکے علاوہ چند نقابیں تھی جنمیں سے ہر ایک نے اپنے عجیب و غریب کمالات دکھا کے اپنے ہمچشموں سے بڑھجانے کی کوشش کی " (الخطط و الآثار جلد چہارم صفحہ ۲۴۸) -



مشہور جہاز والٹرنو

جو حال میں تباہ ہوا - ایک جرمن مسافر ترنڈی جو بچ گیا تھا ، اسکی آخری ساعات حیات کی سرگذشت یوں بیان کرتا ہے :

" صبح چھہ بجے یقین ہوگیا کہ اب جہاز نہیں بچ سکتا کیونکہ انجن پھٹ گیا ہے اور آگ لگ گئی ہے - مسافروں میں زیادہ تعداد عورتوں اور بچوں کی تھی - دس بجے کشتیوں پر انھیں سوار کیا گیا اور رسے باندھکر سمندر میں اتارا لیکن رسے ٹوٹ گئے اور تمام عورتیں مع بچوں کے دریا میں غرق ہوگئیں ، اسکے بعد اور کشتیاں اتاری گئیں مگر سب کا یہی حشر ہوا - یہاں تک کہ آگ اوپر تک آگئی - جلنے والوں کا مایوسانہ شور تھا اور ہوا کے زور سے پہاڑ کی چوٹیوں کی طرح شعلوں کی لپٹ بلند ہو رہی تھی کہ میں دیوانہ وار سمندر میں کود پڑا "

(۱) المعجب فی تلخیص اخبار المغرب طبع لیڈن صفحہ ۱۱۳ -

(۲) منظرۃ المقس قاہرہ کی ایک عظیم الشان ساحلی تفریح گاہ تھی ، اور مقوقس قبطی کے نام سے منسوب - آجکل " جامع اولاد عنان " نامی مسجد سے

المراسلة والمناظرة

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ريحكم !!

اتفاق كي ضرورت

اهل سنن و تشيع ميں

(از جناب مولوي خادم حسين صاحب نهروي)

(۲)

(۳) " بني اميه كے مظالم كے ذمه دار خلفاء راشدين هيں كيونكه انهوں نے هي انكو اقتدار بخشا - اور اسي واسطے حضرات شيعه خلفاء هي كو باني جفا خيال كرنے پر مجبور هوئے - يهاں تک كه كها گيا : قتل الحسين يوم السقيفه "

آپ نے بجا فرمايا هے - بے شک حضرات شيعه نے بقول آپ كے ايسا خيال كرنے ميں افراط سے كام ليا هے - اسطرح كا خيال ركهنے والوں كو ٹهنڈے دل سے سوچنا چاهيے كه خود بني اميه بهي قريش تهے - شيخين رضي الله عنهما سے بہت زياده رسول (صلعم) كے قريبي تهے - آل سفيان كے ساتهه سب سے پہلے بعد از بعثت جناب رسالت مآب صلي الله عليه و آله و سلم نے قرابت كي درخواست فرما كر ام حبيبه سے شادي كي - بتوسط نجاشي جب كه وه حبشه ميں تهيں - (تفسير عمدة البيان عماد علي ۳۲۶ - و تفسير صافي ۳۱۰ سوره ممتحنه) امير معاويه آنحضرت كا رسائل نويس و كاتب تها (تذكرة الائمه مجلسي ۲۴) بے شک خلفاء راشدين نے آل سفيان كو شام كا حاكم بنايا ' مگر ان كو كيا علم تها كه آئنده كيا هوگا ؟

وه نه معصوم تهے نه عالم ما كان و ما سيكون - نه انكو اسم اعظم كے پورے بہتر حروف كا علم تها - نه ان كے پاس انگشتري سليمان تهي نه عصاے موسي وغيره آثار و تبركات انبياء - تعجب تو جناب علي و امام حسن و ديگر ائمه عليهم السلام كے طرز عمل پر هے كه باوجود ان سب كمالات پر حاوي هونے كے ' امير معاويه وغيره كے مقابله ميں عاجز رهے اور كما حقه اُسكي سركوبي نه كرسكے - پهر زياد جسے شيعوں كا هلاكو كهنا چاهيے ' اُسے جناب علي نے كوفه و بصره كا گورنر مقرر فرما ديا تها - (ناسخ التواريخ جلد ششم كتاب دوم مطبوعه ايران ۴۲) اسي كا بيٹا ابن زياد تها -

يه بهي ياد ركهنا چاهيے كه خلفاے راشدين اگر بني اُميه كي حكومت واقتدار كا باعث هوے هيں تو خود شيعيان كوفه وغيره بهي بني عباس كي خلافت كے باني تهے - جن كے مظالم سادات پر بقول مجلسي بني اُميه سے بهي بڑهه كر هيں :

" نكتهٔ عجيبے دارم از بني عباس كه قرابت ايشان نسبت باهلبيت رسالت از بني اُميه بيشتر بود و اذيت و آزار و عداوت ايشان ائمهٔ معصومين هم زياده تر بود " (تذكرة الائمه - ۱۱۸)

يعني بني عباس كي نسبت ايک عجيب نكته كهوں كه بني اُميه كي نسبت وه اهلبيت رسالت سے زياده تر قريبي تهے ليكن ساتهه هي ائمهٔ معصومين كے ساتهه انكي عداوت اور جور و جفا بهي اُن سے بڑهكر تهي -

(۴) انقلاب زمانه كا انديشه -

آپ نے لكها هے كه " شيعه ڈرتے هيں - كهيں پهر اهلسنت بر سر حكومت نه هو جائيں اور هم بدستور اسير پنجهٔ ظلم و ستم ' خدا خدا كركے گورنمنٹ انگريزي كي حكومت ميں جو آزادي پائي هے اس سے پهر محروم هوجائيں گے "

ايسے خوف كهانے والوں كو آپ مهرباني كركے ذهن نشين فرماديں كه عزيزان من ! كوئي واقعه ايسا نہيں هے جس ميں كم و بيش مبالغه نه هوا هو ' اور پهر جس كا كه حسب دلخواه انتقام بهي نه لے ليا گيا هو - اگر كچهه كسر ره گئي هے تو آپ بهي حضرت صاحب الزمان عليه السلام ضرور زمانه رجعت ميں پورا كرديں گے جبكه تمام روئے زمين پر صرف شيعوں هي كي حكومت هوگي - اُس وقت جيسي كچهه سنيوں كي حالت هوني هے وه محتاج بيان نہيں - ملا باقر مجلسي فرماتے هيں كه كفار سے بهي پيشتر سنيوں كا صفايا كيا جاے گا ! !

" وقتيكه قائم ظاهر مي شود ' پيش از كفار ابتدا به سنياں خواهد كرد با علمائے ايشان ' و ايشاں را خواهد كشت (حق اليقين فصل ۱۸) -

پس شيعوں كي طرح اگر سني بهي گذشته اور آينده كے حالات پر قياس كركے موجوده نسل كے ساتهه اتفاق و اتحاد ميں تساهل و تامل كرنے لگ جائيں تو جمعيت اسلام كا كيا حشر هو؟

اس قسم كے دور از قياس اوهام كسي طرح بهي قابل توجه اور همارے باهمي اتحاد ميں سد راه نہيں هوسكتے -

(۵) " خلفائے راشدين كو چهوڑ كر جس كسي پر شيعه تبرا كريں - اهلسنت بهي كريں "

جناب شيخ صاحب ! آپ نے خود صاف الفاظ ميں ظاهر فرما ديا هے كه اس منحوس رسم كے باني بني اميه هوئے - اور اگر وه ايسا نه كرتے تو دنيا ميں تبرے كا وجود هي نه هوتا - پس گذارش هے كه اس وقت نه تو بني اميه موجود هيں نه جناب علي عليه السلام اور نه اسكي اولاد امجاد پر كوئي تبرا كهتا هے - پهر آپ تبرے كے بدستور جاري ركهنے پر كس كي تقليد كررهے هيں ؟ جناب علي كي يا بني اميه كي ؟

پهر خلفاے راشدين كے سوا حضرات شيعه بعض ازواج مطهرات سے بهي ناراض هيں اور انكو خطاب هائے نا صواب سے ياد كرتے هيں حالانكه خداوند كريم نے بلا تفريق احدے ' سب كو امهات المومنين فرمايا (و ازواجه امهاتهم : ۲۱ - ۱۷) اور پهر والدين كے بر خلاف اُف تک كرنيكي ممانعت هے (فلا تقل لهما اُف : ۱۵ - ۳)

پهر بہت سے مهاجرين و انصار سے بهي حضرات شيعه ناراض هيں اور اُن كے معائب و مطاعن كو ورد زباں ركهتے هيں ' حالانكه خداوند كريم جملهٔ مهاجرين و انصار كو مومن برحق فرماتا هے (اولئک هم المومنون حقا : ۱۰ - ۶)

اب مشكل يه هے كه اهلسنت خدا كي رضا مندي كو مقدم ركهيں يا برادران شيعه كي ؟ يهي رسم تبرا هے جو ابتک فريقين كے اتحاد ميں حائل هے اور اسي كے باعث شيعه مطعون بنے هوے هيں - ورنه دوسرے خاص معتقدات شيعه اس قدر موجب منافرت نہيں هوسكتے -

اسقدر فکر راسخ نہیں - وہ جنکی تقلید کو اجتہاد سمجھتے ہیں' خود انکو بھی سمجھنے کی آنھیں تمیز نہیں - انہوں نے یورپ کو دیکھا ہے مگر پڑھا نہیں - اور پڑھنے کیلیے دماغ چاہیے جو اپنے گھر میں سونچتا ہو' نہ کہ وہ آنکھیں جو لندن کی شاہراہوں کی رونق میں گم ہوگئی ہوں: مثلہم کمثل الذی استوقد نارا' فلما اضاءت ما حولہ' ذہب اللہ بنورہم و ترکہم فی ظلمات لا یبصرون (۲ : ۱۶)

اسی کورانہ و تعبدانہ تقلید کا نتیجہ ہے کہ لوگوں نے نہایت ذوق و تفاخر سے "مس" اور "مسز" کی ترکیب بھی شروع کردی ہے اور جو لوگ اس طبقہ میں زیادہ مشرق دوست ہیں' وہ اپنے قومی آداب و رسوم کے تحفظ کا یوں ثبوت دیتے ہیں کہ "مسز" کا ترجمہ "بیگم" کے لفظ سے کرتے ہیں اور اسکو بغیر اضافت بہ ترکیب ہندی استعمال کرتے ہیں - مثلاً "بیگم صاحب مسٹر محمود"

بعض لوگوں نے اسکو اضافہ مقلوبی میں بدلدیا ہے - یعنی وہ "بیگم صاحبہ محمود" کی جگہ "محمود بیگم" لکھتے اور بولتے ہیں - مگر اصل یہ ہے کہ اس سے بڑھکر کورانہ تقلید کی کوئی مثال نہیں ہوسکتی' اور مجھے مسز کی ترکیب سے زیادہ بیگم کی ترکیب پر ہنسی آتی ہے -

اگر آپ میری راے پوچھتے ہیں تو میری راے تو اسلامی تعلیم کے ماتحت ہے اور بس - خواہ کوئی بات ہو' میں سب سے پہلے اسلام ہی کا منہ دیکھتا ہوں - بہت سے لوگ اسپر ہنستے ہیں مگر میرا بکاؤ عالم بھی انکی حالت پر غیر مختتم ہے -

یورپ عورت کو اسکے قدرتی حقوق ابتک نہ دے سکا - اسلام دنیا میں آیا تا کہ ہر طرح کی انسانی غلامیوں کو مٹاے اور ایک بہت بڑی غلامی عورتوں کی غلامی بھی تھی - پس اس نے عورتوں کو انکی چھنی ہوئی عزت واپس دلائی' انکے وجود کو ایک مستقل وجود تسلیم کیا' اور مرد اور عورت کے حقوق مساوی قرار دیے - اسلام عورت کو حق دیتا ہے کہ باپ اور شوہر سے الگ اپنی شخصیت قائم رکھے - وہ اپنی ملکیت اور اپنی جائداد خالص اپنے نام سے رکھہ سکتی اور اپنے نام سے ہر طرح کا قانونی معاملہ کرسکتی ہے - وہ یورپ کی عورت کی طرح نہ تو باپ کے نام میں مدغم ہے اور نہ شوہر کے -

پس کوئی ضرورت نہیں کہ ہم یورپ کے اس بقیۂ وحشت' اس اثر جہالت' اور اس یادگار تعبد نسوانی کی تقلید کریں اور "مسز" یا "بیگم" کی ترکیب سے اپنی عورتوں کو اپنے ناموں کے ساتھہ شہرت دیں - یہ مسیحیت کی بخشی ہوئی غلامی ہے مگر اسلام اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ عورتوں کے ساتھہ ایسا غلامانہ سلوک جائز رکھے - اس نے ہر عورت کو بالکل مرد کی طرح ایک مستقل وجود بخشا ہے - پس ہر مسلمان عورت کو اپنا وہی اصلی نام ظاہر کرنا چاہیے' جو پیدائش کے وقت اسکا رکھا گیا' اور جس نام سے اس نے جلسۂ نکاح میں اپنے شوہر کی رفاقت دائمی کا اقرار کیا' اسی نام سے وہ پکاری جاے اور وہی نام وہ خود بھی اپنا پیش کرے - اگر ہر زندہ انسان کا یہ حق طبیعی ہے کہ اسکو اسکا اصلی نام دیا جاے' تو کونسی وجہ ہے کہ عورت اس سے محروم رہے؟ یورپ جو راستوں اور تفریح گاہوں میں عورت کو بکمال عزت و احترام اپنے بازو کا سہارا دیکر اسکی خود غرضانہ پرستش کرتا ہے' عقل و فکر کے عالم میں کیوں ابتک اسکی غلامی کا حامی ہے؟

عورت مثل مرد کے ایک انسان ہے جو ماں باپ کے گھر میں مثل مرد کے پرورش پاتی ہے' پس جسطرح ایک لڑکا اپنا نام رکھتا ہے' اسی طرح لڑکی کا بھی نام ہونا چاہیے - پھر وہ ایک مستقل وجود ہے اور مثل مرد کے انسانیۃ کا نصف ثانی ہے - وہ مرد کے ساتھہ رفاقت مدنی کا اقرار کرتی اور اسکے دل کے معاوضہ میں اپنا دل دیتی ہے - پس اسکے گھر میں آکر اسکے وجود کی شریک ضرور ہوجاتی ہے' پر اپنے وجود سے محروم نہیں ہوجاتی -

وہ تعلیم جو "فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا" ہے' اس طبعی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں چاہتی -

اور یہ جو آپنے فرمایا کہ عورتوں کا نام ظاہر کرنا شاید خلاف شرع ہے' تو یہ اس لحاظ سے تو ضرور صحیح ہے کہ بد قسمتی سے آجکل مسلمانوں کی شریعت رسم و رواج ہی کا نام ہے: انا وجدنا اباءنا علی امۃ و انا علی اثارہم مہتدون - ورنہ شریعۃ فطریۂ اسلامیہ نے تو کوئی حکم اسکی نسبت نہیں دیا ہے - ہمارے سامنے حضرۃ ختم المرسلین کی ازواج مقدسہ اور اہلبیت نبوت کا اسوۂ حسنہ ہے - جبکہ ہم حضرۃ خدیجہ' حضرۃ عایشہ' حضرۃ زینب' حضرۃ فاطمہ وغیرہما (رضی اللہ تعالی عنہما) کا نام لے سکتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ کون صاحب غیرت مسلمان ہے جو رسول اللہ کی بیویوں اور صاحبزادیوں کا نام تو بلا تامل خود لے لیتا ہے مگر اپنی بیوی یا لڑکی کے نام کے اعلان سے شرماتا ہے؟

بہر حال میرا طرز عمل تو یہی ہے - جب کبھی کوئی خاتون میری بیوی کا نام لفافے پر مسز یا بیگم کی ترکیب سے لکھہ دیتی ہیں اور میری نظر پڑجاتی ہے تو مجھے نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے اور میں لکھوا دیتا ہوں کہ ازراہ کرم آیندہ ایسا نہ کریں -

رہا اسلام میں عورتوں کے حقوق کی عظمت اور مرد و عورت کے حقوق کا مسئلہ' تو اسکی طرف محض سرسری اشارے کو کافی سمجھتا کہ بارہا یہ امور لکھے جا چکے ہیں اور احادیث صحیحہ اور اعمال نبوت و صحابۂ کرام کے علاوہ خود نصوص قرآنیہ اس بارے میں بکثرت و بوضاحت وارد ہیں - سب سے بڑھکر یہ کہ سورۂ بقر میں احکام طلاق بیان کرتے ہوے ایک ہی جامع و مانع جملے میں قرآن حکیم نے اس بحث کا خاتمہ کردیا:

و لہن مثل الذی علیہن بالمعروف و للرجال علیہن درجۃ' و اللہ عزیز حکیم (۲ : ۲۲۸)	اور جس طرح مردوں کا حق عورتوں پر ہے' اسی طرح عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں - ہاں مردوں کو قیام مصالح معیشت کی فوقیت ضرور ہے -

یہ آیۃ فی الحقیقت ایک کلمۂ جلیل و عظیم ہے' جس نے بدفعۃ واحدۃ عورتوں کو وہ تمام حقوق معاشرت و مدنیۃ دلا دیے' جن سے دنیا کے جہل و ظلمت نے انہیں محروم کر دیا تھا - نیز صاف صاف بتلا دیا کہ دونوں کے حقوق بالکل مساوی ہیں' باستثناء اس طبیعی فوقیت کے' جو "الرجال قوامون علی النساء" کے لحاظ سے مردوں کو حاصل ہے -

اسی کا نتیجہ ہے کہ تمام عبادات و معاملات میں مرد اور عورت اسلام میں یکساں حقوق رکھتے ہیں -

جب حالت یہ ہو تو کونسی وجہ ہے کہ عورت اپنے نام سے ظاہر ہونے اور پکارے جانے کی مستحق نہ سمجھی جاے؟

اس مسئلہ پر غور کرتے ہوے ایک عجیب لطیفہ ذہن میں آیا - آجکل کے نئے تعلیم یافتہ اصحاب مذہب و معاشرت میں ازادی و حریت کے پرستار ہیں اور اپنے تئیں پوری کاوش و جہد سے ازاد کہلوانا چاہتے ہیں - چنانچہ عورتوں کی ازادی و حقوق کا بھی اسی ضمن میں مطالبہ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہندوستانیوں نے عورتوں کو غلام بنا رکھا ہے -

ذيابيطس

طرناک مرض هے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پيشاب بار بار آتا هو يا پياس زياده لگتي منه کا ذايقه خراب رهتا هو - رات کو کم خوابي ستاتي هو - اعضاء شکني - جسم - ضعف مثانه هونے سے روز بروز قوت ميں کمي اور خرابي پيدا رتي جاتي هو اور چلنے پهرنے سے سر چکراتا هو - سر ميں درد اور طبيعت ميں هه آجاتا هو - تمام بدن ميں يبوست کا غلبه رهتا هو - هاتهه پانوں ميں شکي اور جلن رهے جلد پر خشونت وغيره پيدا هوجاے اور ٹهنڈے پاني کو بي نرسے - معدة ميں جلن معلوم هو - بيوقت بڑهاپے کے آثار پيدا وجائيں اعضاے رئيسه کمزور هوجائيں - .... تو سمجهه لوکه مرض ذيابيطس هے -

ن لوگوں کے پيشاب ميں شکر هوتي هے انکو مندرجهٔ بالا آثار پاے بعد ديگرے امر هوتے هيں - ايسے لوگوں کا خاتمه علي العموم کاربنکل سے هوتا هے - دنبل ت پر کبهي گردن ميں پيدا هوتا هے - جب کسي کو کاربنکل هو تو اسکے اب ميں يقيناً شکر هونے کا خيال کرليا چاهيے - اس راج پهوڑے سے سيکڑوں بهار قابل لوگ مرچکے هيں -

مرض کي تشريح اور ماهيت : ذيابيطس ميں جگر اور لبلبه کے فعل ن کچهه نه کچهه خرابي ضرور هوتي هے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي ت شبانه روز کي محنت هے بعض دفعه .... قدرت را باعث هوتا هے - صرف فرق يه هے که اس حالت ميں پيشاب ميں شکر ن هوتي بلکه مثانه کے ريشه وغيره پاے جاتے هيں - کبهي ابتداے عمر ميں رع هوتا هے -

اگر آپ چاهتے هيں که راج پهوڑا کاربنکل نه نکلے تو علاج حفظ نقدم يه هے که هماري ان گوليوں کو کهاؤ - شيريني - چاول ترک کردو - ا اگر سستي کروگے تو پهر به ردي درجه ذيابيطس ميں اس وقت ظاهر هے جبکه تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے هيں - جو لوگ ب زياده آنے کي پروا نهيں کرتے وه آخر ايسے لاعلاج مرضوں ميں پهنسے هيں ا علاج پهر نهيں هوسکتا - يه گولياں پيشاب کي کثرت کو روکتي هيں اور عوارض کمي قواء اور جمله امراض رديه سے محفوظ رکهتي هيں -

ذيابيطس ميں عرق ماء اللحم اسلئے مفيد هوتا هے که بوجه اج رطوبات جسم خشک هوجاتا هے - جس سے غذائيت کي ضرورت ه بڑتي هے - يه عرق چونکه زياده مقوي اور مولد خون هے اسليے بهت سهارا هے غذا اور دوا دونوں کا کام ديتا هے -

حب دافع ذيابيطس

يه گولياں اس خطرناک مرض کے دفعه کے لئے بارها تجربه هوچکي هيں اور ا مريض جو ايک گهنٹه ميں کئي دفعه پيشاب کرتے تهے تهوڑے دنوں کے مال سے اچهے هوگئے هيں يه گولياں صرف مرض کو هي دور نهيں کرتيں انکے کهانے سے گئي هوئي قوت باه حاصل هوتي هے - انکهوں کو طاقت ديتي منه کا ذائقه درست رکهتي هيں - جسم کو سوکهنے سے بچاتي هيں - له بول - ضعف مثانه - نظام عصبي کا بگاڑ - اسهال ديرينه يا پيچش يا بعد کے فوراً دست آجاتے هوں يا درد شروع هوجاتا هو يا رات کو نيند نه آتي ب شکايت دور هوجاتے هيں -

قيمت في توله دس روپيه

مير محمد خاں - تاليتر والئي رياست خيرپور سندهه — پيشاب کي کے مجهے ايسا حيران کرديا تها اور جسم کو بے جان اگر ميں حکيم غلام صاحب کي گولياں ذيا بيطس نه کهاتا تو ميري زندگي محال تهي -

محمد رضا خاں - زميندار موضع چٹه ضلع اٹاوه — آپ کي حب ذيا بيطس ريض کو فائده معلوم هوا - ن ميں ۱۶ بار پيشاب کرنے کي بجاے اب ۵ - ۶ دفعه آتا هے -

عبدالقادر خاں - محله غرقاب شاه جهاں پور — جو گولياں ذيا بيطس آپ نے عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقي خاں صاحب کے بهائي کو زيادتي کے دفيعه کے لئے ارسال فرمائي تهيں وه اور بهيجديں -

عبد الوهاب ڈپٹي کلکٹر - غازيپور — آپ کي بهيجي هوئي ذيابيطس کي گولياں استعمال کررها هوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبه کے اب دو تين مرتبه پيشاب آتا هے -

سيد زاهد حسن ڈپٹي کلکٹر اله آباد — مجهے عرصه دس سال سے عارضه ذيابيطس نے دق کررکها تها - بار بار پيشاب آنے سے جسم لاغر هوگيا قوت مردمي جاتي رهي - آپ کي گوليوں سے تمام عوارض دور هوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پيشاب کي کثرت - جاتي رهي - مجهه کو رات دن ميں بهت دفعه پيشاب آتا تها - آپ کي گوليوں سے صحت هوئي -

انکے علاوه صدها سندات موجود هيں -

مجرب و آزموده شرطيه دوائيں جو بادائي قيمت نقد تا حصول صحت ديجاتي هيں

—*—

زود کن

داڑهي مونچهه کے بال اسکے لگانے سے گهنے اور لمبے پيدا هوتے هيں - ۴ توله - دو روپے -

سر کا خوشبودار تيل

دلربا خوشبو کے علاوه سياه بالوں کو سفيد نهيں هونے ديتا نزله و زکام سے بچاتا هے شيشي خورد ايک روپيه آٹهه آنه کلاں تين روپے -

حب قبض کشا

رات کو ايک گولي کهانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض هو دور - ۲ درجن - ايک روپيه -

حب قائممقام افيون

انکے کهانے سے افيم چاندو بلا تکليف چهوٹ جاتے هيں في توله پانچ روپے -

حب دافعه سيلان الرحم

ليسدار رطوبت کا جاري رهنا عورت کے لئے وبال جان هے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم هو اسکے لگانے سے جلد بهر جاتا هے بدبو زائل - ناسور بهگندر - خنازيري گهاؤ - کاربنکل زخم کا بهترين علاج هے - ۶ توله دو روپے -

حب دافع طحال

زردي چهره - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قيمت دو هفته دو روپے -

برالساعة

ايک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شيشي چار سو مريض کے لئے ايکروپے -

دافع درد کان

شيشي صدها بيماروں کے لئے - ايکروپے -

حب دافع بواسير

بواسير خوني هو يا بادي ريحي هو يا سادي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قيمت ۲ هفته دو روپے -

سرمه مميره کيمياتي

مقوي بصر - محافظ بينائي - دافعه جالا - دهند - غبار - نزول الماء سرخي - ضعف بصر وغيره * فيتوله معه سلائي سنگ يشب دو روپے -

پته —

حکيم غلام نبي زبدة الحکماء - لاهور

مثلاً ارسال الیدین کہ مالکی بھی کرتے ہیں، اور غسل رجلین کے بجائے مسح رجلین - یا جناب علی علیہ السلام کا بعض خصوصیتوں کی وجہ سے افضل الصحابہ ہونا وغیرہ وغیرہ

پس اگر آپ سچے ہمدرد قوم و ملت ہیں تو برائے خدا اس بیان کو بھی امیہ اور رسم منحوس تبرا کو قطعاً موقوف کرا دیں - ہاں اس وقت ایک عملی تبرے کی سخت ضرورت ہے یہ کہ تبرے کی، اور وہ بھی برخلاف اُن غیر مسلم اقوام کے، جن کے مظالم ہمارے مشاہدہ میں آچکے ہیں اور جنکی ساری ہمت اسلام کی تخریب کیلیے وقف ہوچکی ہے -

(۶) " شمول تعزیہ داری امام مظلوم علیہ السلام - شیعوں کے دل میں ہندؤں کی محبت جاگزیں ہورہی ہے - کیونکہ راجے مہاراجے اور ادنی و اعلی اہل ہنود تعزیہ داری میں شیعوں کے ساتھہ حد درجہ کی دلچسپی لے رہے ہیں "

جناب شیخ صاحب ! اهلسنت اگر شیعوں کے ساتھہ تعزیہ داری امام میں شامل نہیں ہوتے تو ضرور اس کے لئے بواعث ہیں جو آپ جیسے محققین سے مخفی نہیں ہونے چاہییں - مثلاً یہ کہ وہ اسکو بدعت اور خلاف اصول اسلام سمجھتے ہیں - لیکن عدم شمول کا نتیجہ یہ نکالنا کہ اهلسنت کو اس غم کا کوئی احساس نہیں، کمال بے انصافی ہے -

اهلسنت کے مشہور و معروف علما و واعظین اور شعرا کی کتابیں نہایت موثر پیرائے میں واقعات کربلا پر تقریباً ہر زمانہ میں لکھی گئی ہیں - روضۃ الشہداء ملا حسین واعظ کاشفی ہی کو دیکھیے - یہ اسی کتاب کے قبول عام کا نتیجہ ہے کہ تمام ایران و افغانستان میں عام طور پر مرثیہ خوانوں کو " روضہ " خواں اور مرثیہ خوانی کو " روضہ خوانی " کہتے ہیں - دوسری کتاب سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی ہے - حال میں ایک کتاب یادگار حسین تالیف خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب شائع ہوئی ہے - جو بڑے استحسان کے ساتھہ اکتوبر اور نومبر کے رسالہ البرہان میں دوبارہ چھپی ہے -

بہر حال اهلسنت بعض شہروں میں شیعوں سے بھی بڑھکر ... اور سبیلیں لگاتے ہیں - عام اهلسنت کے عدم شمول ... زیادہ تر تبرے کی بھی رسم ہے - تعزیہ داری کے پردہ میں ... بازی ہوتی ہے - شروع مجلس میں نہیں تو آخر ... - پہلی محرم کو نہیں تو ساتویں کو حاضری عباس ...

... ہندؤں کی دلچسپی کا ذکر بکمال مبالغہ فرمایا ہے - ... تو معلوم نہیں کہ وہ راجے مہاراجے اور عام ہندو کیوں رکھتے ہیں ... تعزیہ داری میں شیعوں کا ساتھہ دیتے ہیں - کیا یہ وہی ... ہے جو حضرات شیعہ مشرکوں کی طرح انجس جانتے ... کی بنائی ہوئی کوئی چیز بھی نہیں کھاتے ؟

اصل یہ ہے کہ اس وقت تو خود اسلام کی تعزیہ داری درپیش ہے - اعتقاد اسلام و توحید معرض خطر میں ہے - امام حسین علیہ السلام کی نسبت کہا جاتا ہے کہ صرف اسلام کے بچانے کی خاطر ... تھی - اب پھر وہی بلکہ اس سے زیادہ خطرہ عظیم درپیش ہے ... سب محبان امام حسین کے اصل مقصد کو پورا کریں -

(۷) " ناصبیوں کو نکال دیں "

آخر مضمون میں شیخ صاحب نے ہدایت کی ہے کہ اهلسنت اپنے میں سے ناصبیوں کو نکال دیں - کاش وہ ناصبی کے معنے خود ہی بتلا دیتے تا کہ اهلسنت کو تعمیل ارشاد میں آسانی ہوتی ... لیے عرض کیا گیا ہے کہ حضرات شیعہ کے ہاں ناصبی ... میں بھی اختلاف ہے -

مثلاً بعض کے نزدیک کل مخالفین تشیع ناصبی ہیں ... کہتے ہیں کہ دشمن اهلبیت ناصبی ہے بعض نے کہا ... مذہب شیعہ کا مخالف ہو وہی ناصبی ہے - اس آخری ... کو ترجیح دی گئی ہے - (ملاحظہ ہو ... الاصول ... صاحب ۲۲۴ مطبوعہ لکھنؤ سنہ ۱۲۶۰ھ)

لیکن اس کا کیا علاج ... جس ... کرنا چاہتے ہیں، حضرات شیعہ اس میں زیادہ تر مبتلا ... اهلبیت علیہم السلام کی چند احادیث ملاحظہ ہوں :

(۱) ان من الشیعۃ بعد نا منہم شر من النصاب (کتاب رجال کشی مطبوعہ بمبئی : ۲۸۶) — یعنی ہمارے شیعوں ... ناصبیوں سے ... ہیں -

(۲) وما احد اعدی لنا من من ینتحل مودتنا (رجال کشی : ۱۹۸) — جو لوگ جھوٹ موٹ ہماری ... کے مدعی ہیں اُن سے بڑھکر ... دشمن نہیں -

(۳) ما انزل اللہ سبحانہ آیۃ فی المنافقین الا وھی فی ما ینتحل التشیع (رجال کشی : ۱۹۳) — خدا نے کوئی آیت منافقین ... میں نازل نہیں فرمائی ... ہوتی ہے ہر اس شخص ... جھوٹ موٹ ... کا ...

ان سے بھی بڑھکر ایک قول ... ہو :

" ان المومنین ... وان اہل الکفر کثیر ... حقیقی ہر آئینہ کم است و بدرستیکہ اہل کفر کہ اظہار ... می کنند، ہر آئینہ بسیار است (صافی شرح کافی باب عدد المومنین - ۵۸ مطبوعہ لکھنو) یعنی در حقیقت مومن ... ہیں اور برائے نام مومن کہ اظہار تشیع کرتے ہیں زیادہ ...

(خاتمہ)

ان معروضات سے واضح ہوگیا ہوگا کہ اتحاد فریقین کیلیے اصل کن مساعی کی ضرورت ہے اور اگر راہ حق و عدالۃ ... جائے اور اسلام کے موجودہ مصائب کا صحیح احساس ہو، تو ... فہمیاں دور ہوسکتی ہیں اور کلمۂ توحید کے پیرو خط ... کیلیے متحد و متفق ہوسکتے ہیں -

ساتھہ ہی اخوان اهلسنت کی خدمت میں بھی گذارش ... برادران شیعہ کے ساتھہ محض بربنائے اختلاف مذہب ... یا دل آزاری روا نہ رکھیں - ایسا کرنا ... برخلاف بلکہ تعلیم اسلام کے بھی ... اُن سے حسن سلوک قائم رکھو - بعض باتوں میں اُنسے اختلاف ... ہو تو لازم ہے کہ عقلمندی اور فراخ حوصلگی سے اختلاف کو برداشت کرو - کیا اہل سنت کے اندر بیسیوں بلکہ سیکڑوں مسائل مختلف فیہ نہیں ہیں ؟

ہمیں انکی امداد و خبر گیری میں بھی سرد مہری ... دکھلانا چاہیے کہ بہر حال وہ ہم ہی میں سے اور ہمارے ... ہیں - بہت سے قومی کاموں میں ان کے متمول رؤسا کافی حصہ لیتے ہیں اور تمیز سنی و شیعہ نہیں کرتے - اگر وہ نماز ... چاہیں اور پاؤں پر مسح کریں تو کرنے دو - ہاتھہ چھوڑ کر پڑھیں تو تعجب نہ کرو - یہ اختلافات وحدۃ کلمہ کیلیے باعث تفریق و تشتت نہیں ہوسکتے - والعاقبۃ للمتقین -

لا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ٢٤ — کلکتہ : چہارشنبہ ١١ محرم الحرام ١٣٣٢ ہجری — جلد ٣

Calcutta: Wednesday, December 10, 1913.



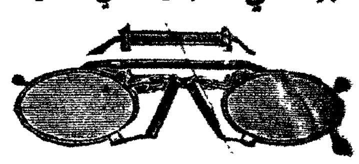
قیمت فی پرچہ

ساڑھے تین آنہ

[۲۳]

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ غالباً اسلیئے کہ قابل اعتماد اصلي و عمدہ پتھرکي عینک کم قیمت پر آساني سے نہیں ملتي، مگر اب یہ دقت نہیں رھي - صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیے



پرجو عینک ہمارے ڈاکٹروں کي تجویز میں ٹھہریگي بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن ہو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپربھي اگرآپکے موافق نہ اے تو بلا اجرت بدل دیجائیگي -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ریلسلی - کلکتہ

غبطة الناظر

سوانح عمري شیخ عبد القادر جیلاني (رض) عربي زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمي نسخہ سے چھپي ہے - کاغذ ولایتي صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

مسجد کانپور مچھلی بازار

کے روزانہ مفصل و مستند حالات اور عدالت کي کل کارروائي شائع کرنیکا اخبار آزاد کانپور نے انتظام کیا ہے - اجلاس عدالت کي پوري کارروائي دوسرے روز صبح کو شائع کردیجاتي ہے - ان پرچوں کي ایک روپیہ ماھوار قیمت مقرر کیگئي ہے - اشاعت پر پرچے نمبر بر ڈاک سے ارسال ہوتے رھیں گے - منی آرڈر بنام منیجر آزاد کانپور آئے - واقعہ ۳ - اگست سے آخرماہ تک کے کل حالات بھي موجود ھیں - قیمت ایک روپیہ - منیجر آزاد - کانپور -

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اھل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاھیے - تازي ولایتي پودینہ کي ہري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہوجانا ، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمي اور متلي - اشتہا کم ہونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ھیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں ہوئي تو ھیضہ ہوجاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاري ہے، اور ھیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ھم ھیں

کشمیر کے شال - رنگین پارچات - چادریں - کامدار میز پوش - پلنگ پوش - پردے - نمدے - گبھے - نقاشي مینا کاري کا اعلی نمونہ - زعفران - مشک نافہ - جدوار ممیرہ - سلاجیت - زیرہ - گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ روانہ کرنے والے - مکمل فہرست مفت ہم سے طلب کرو -

منیجر دي کشمیر کو اوپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر -

صرف ۳ روپیہ بارہ انہ میں دو عمدہ گھڑیاں

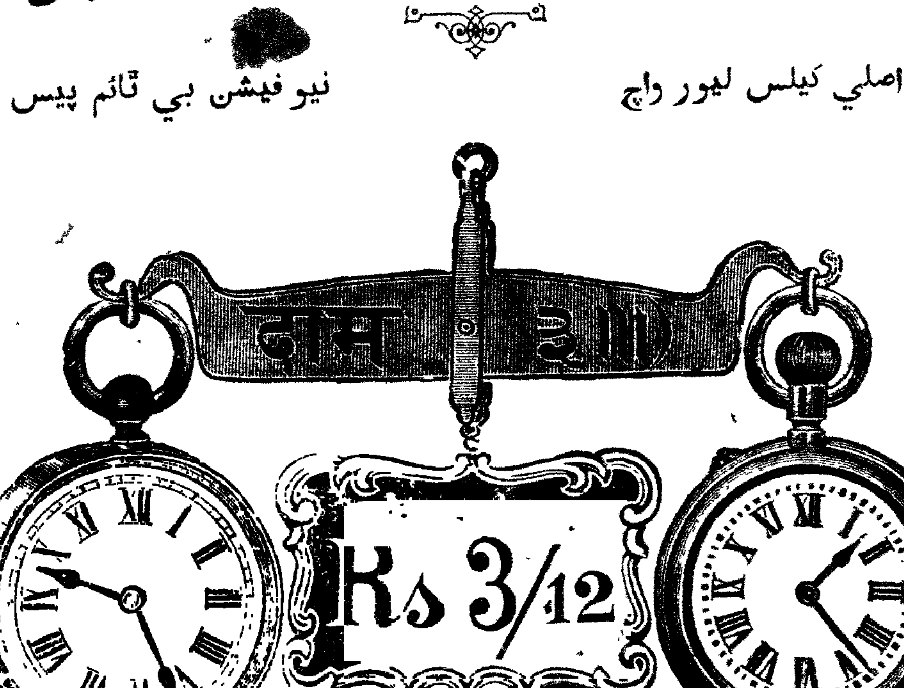
غضب کي رعایت

اصلي کیلس لیور واچ

گھڑي کے شائقین ! یہ زرین موقع ہاتھہ سے نجانے دیں کیونکہ تمام گھڑیونکي قیمت میں ایسي عظیم الشان رعایت آیندہ نہ کر سکیں گے اسوقت تین روپیہ بارہ آنہ میں دو نہایت اعلی درجے کي قیمتي گھڑیاں آپ کے نذر کیجاتي ھیں - یہ معمولي بازاري گھڑیاں نہیں ھیں - آپ ملاحظہ فرماویں - انمیں ایک تو اصلي کیلس لیور جیبي گھڑي ہے جسکي گارنٹي پانچ سال اور ۳۶ گھنٹہ کي کوک ہے - اور اسکے ساتھہ ایک فیشن ایبل چین بھي دي جاتي ہے -

بیش بہا موقعہ

نیو فیشن بي ٹائم پیس



دوسري چھوٹي بي ٹائم پیس ہے جوکہ پائداري لحاظ سے تمام دنیا میں مشہور ہے - آپ یقین کریں کہ یہ سودا چہارم قیمت میں آپ کو ملتا ہے : ہمارے اسٹاک میں گھڑیاں بہت بڑي تعداد میں موجود ھیں اور ہمکو تین ماہ کے اندر گودام خالی کرنا ہے جلد خریدیے اور اپنے دوستوں کو اس خبر سے مستفید کیجیے -

ایک گھڑي آپ کي جیب کي زینت بڑھاویگي دوسري میز یا طاق میں رکھیے - قیمت کل تین روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک چار آنہ

ملنے کا پتہ - برج باسي لال ویش ناولٹي ایجنسي نمبر ۲۲۷ بلدیو بلڈنگس جھانسي

Brij Basilal Vaish Novelty Agency 227 Baldeo Building Jhansi U. P.

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor,

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs 8

Half-yearly „ „ 4 - 12

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۴ کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری جلد ۳

Calcutta : Wednesday, December 10, 1913.

فہرست

تصاویر

اخر الانباء

جنوبی افریقہ

ہندوستانی وفد کے جواب میں لارڈ ہارڈنگ کی تقریر پر لندن پریس میں نقد و بحث شروع ہوگئی ہے - ڈیلی نیوز شاہنشاہی حکومت کی مداخلت پر زور دیتے ہوے لکھتا ہے کہ " تحقیقات پورے طور پر شاہنشاہی حکومت کی طرف سے ہونی چاہیے " کیونکہ اسے جنوبی افریقہ کی گوری آبادی کی راے کو نظر انداز کرنا نا ممکن ہے اور اسکے علمبرداری کا جو ممکن طریقہ باقی رہ گیا ہے ، وہ صرف دوستانہ تفہیم ہے ۔

آخر میں وہ تجویز کرتا ہے : " اس یقین کے ساتھہ کہ یونین گورنمنٹ اس معاملہ کی اثر سے متاثر نہ ہوگی جس سے یہ تمام دشواریاں پیدا ہوئی ہیں ، اس معاملہ کا فیصلہ خود یونین گورنمنٹ ہی کے ہاتھہ میں دیدیا جائے "۔

ڈیلی میل لارڈ ہارڈنگ کی تقریر کے پسند و انداز کی تعریف و تائید کرتا ہے اور یونین گورنمنٹ سے امید کرتا ہے کہ وہ ہندوستان میں انگریزوں کے دوستی کے لحاظ سے اس " غیر منصفانہ احساس کو دور کردیگی جو اسوقت وہاں پھیلا ہوا ہے "

ڈیلی گرافک سر مانچرجی بھاؤنگری کے اس مطالبہ کو " نا قابل رد " سمجھتا ہے کہ ہندوستانیوں کو بھی برطانی حقوق شہریت حاصل ہونا چاہییں - یہ مستعمرات کے استقلال داخلی کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ کسی حالت میں بھی " حدود سے خالی نہیں " - موجودہ مسئلہ کی اہمیت پر بحث کرتے ہوے وہ اسکو خود شاہنشاہی حکومت سے وابستہ بتاتا ہے اور آخر میں کہتا ہے :

" یونین گورنمنٹ کو آبادی کے ایک طبقہ کے تعصبات پر پوری شاہنشاہی کے فوائد و اغراض کی قربانی کرنا نہ چاہیے "

ڈیلی ٹیلیگراف کے نزدیک تصفیہ کے لیے یونین گورنمنٹ پر زور نہیں ڈالا جا سکتا کیونکہ یہ بالکل نا ممکن ہے کہ " ایک اجنبی قوم کے خلاف کسی قسم کا دباؤ استعمال کیا جاسکے " مگر کیا یہ مسلم ہے کہ جنوبی افریقہ کی گوری آبادی اجنبی قوم ہے ؟ کیا جنوبی افریقہ برطانی شاہنشاہی کا جزو نہیں ؟ اور بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جاے تو کیا یہی اصول ہے جو عموماً اجنبی اور خصوصاً اسلامی سلطنتوں کے مقابلہ میں ملحوظ رہا ہے اور آئندہ رہیگا ؟

اخبار مذکور اس امر پر بہت مسرور ہے کہ لارڈ کرو نے مجوزہ تحقیقات پر کافی زور دیا ہے اور اسے یقین کامل ہے کہ جنرل بوتھا اور انکے رفقاء اس تحقیقات کی اہمیت پورے طور پر تسلیم کرینگے جو محض سرکاری نہ ہوگی -

جنوبی افریقہ کے متعلق کتاب ازرق (بلوبک) شائع ہوگئی ہے - اسمیں صرف ماہ جولائی یعنی ۳ - جولائی سے لیکر ۲۰ - نومبر تک کے حالات درج ہیں - کتاب کا اصلی مایۂ خمیر یونین گورنمنٹ اور دفتر مستعمرات کی باہمی مراسلات ہیں ، مگر اسکے علاوہ اسمیں وہ طویل مراسلات بھی شامل کردی گئی ہے جو رئیس الاحرار مسٹر گاندھی اور وزیر داخلیہ مسٹر فشر میں ہوئی تھی اور جسمیں ضمانت یعنی فیصلہ کی آخری کوشش کی گئی تھی - لیکن اس کتاب میں نہ تو حکومت ہند اور وزیر ہند کی اہم مراسلات شامل ہیں اور نہ وہ تار جو لارڈ ہارڈنگ کو غیر سرکاری طور پر موصول ہوے اور لارڈ ہارڈنگ نے مسٹر ہارکورٹ کو بھیجدیے تھے -

ان مراسلات میں [illegible] مسٹر فشر وغیرہ ، اسکے انتہاء کے متعلق لارڈ گلیڈسٹون کی توجہ و نوٹس مع شرائط ، منجملہ [illegible] بی بی ، وغیرہ وغیرہ مواضع پر بحث کی ہے - مسٹر ہارکورٹ نے اپنے خطوط میں جا بجا حکومت ہند کی تشویش کا بھی ذکر کیا ہے - ایک خط میں لکھا ہے کہ ہندوستانی صرف وزراء کے [illegible] وعدہ پر اعتماد کر سکتے ہیں -

اگرچہ جنوبی افریقہ میں اسوقت بظاہر امن و سکون کی حکمرانی ہے مگر تاہم چونکہ ہندوستانی ابھی تک قید و بند کی گرفت سے آزاد نہیں ، وہ حرارت خدا داد سے اپنے مظلوم و محبوس برادران وطن کی ہمدردی و تائید میں برابر پرجوش جلسے کر رہے ہیں - نٹال انڈین ایسوسی ایشن کی کمیٹی نے مسٹر گوکھلے کے نام تار دیا ہے کہ یہاں کے دربن جلسے ہو رہے ہیں - ان جلسوں میں لیڈروں کے ساتھہ رہائی کا مطالبہ ، تمام مظالم کی [illegible] کے ذریعہ تحقیقات ، مطالبہ ، جسمیں ہندوستانی کی [illegible] اور تین پونڈ ٹیکس کے قانون کی منسوخی پر اصرار کیا جا رہا ہے - اسی تاریخ کو جوہانسبرگ سے مسٹر ریچ نے اطلاع دی ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا ، جسمیں جوش و عقیدت کے ساتھہ [illegible] ہمدردی و محبت ، والسرائے ہند کی شکرگزاری ، ارباب حکومت کے مظالم کے خلاف اظہار ناراضی ، مسٹر گاندھی کے ساتھ وفاداری ، ان کے معاونین اور تمام قیدیوں کے احترام کے اظہار ، جنہوں نے اس شریفانہ معرکہ میں مردوں کے دوش بدوش حصہ لیا ہے ، آزادانہ تحقیقات کے مطالبہ ، اور ہندوستانیوں کی امداد کے لیے شکریہ کے رزولیوشن پاس کیے گئے -

۶ - دسمبر کے تار میں بیان کیا گیا تھا کہ ڈربن کے قید خانوں میں ہندوستانی ایک ہفتہ سے فاقہ کشی کر رہے ہیں - اسکی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ گھی نا قابل استعمال ، چاول ناقص اور آٹے غبار آلود ہیں ، کمبل نہایت گندے ہیں - ان شکایات کے انسداد کے متعلق قید خانے کے حکام سے ملاقات کی گئی تو انہوں نے وزیر داخلیہ کے پاس تار بھیجا - وزیر داخلیہ نے جواب میں کہا کہ جن لوگوں نے فاقہ کشی شروع کی ہے ، انہوں نے اپنی مرضی سے کی ہے اور حکم دیا کہ آئندہ تمام شکایات مجسٹریٹ سے کی جائیں -

وزیر موصوف کی ہدایت کے بموجب جنرل لوکس نے انجمن کو غذا وغیرہ کے انتظام سے روکدیا ہے اور تمام ہندوستانیوں کو [illegible] کے رحم پر چھوڑ دیا ہے - یہ اس سابق تجربہ کے بالکل خلاف ہے جسمیں بیان کیا گیا تھا کہ [illegible] سزاؤں سے حکومت کا مقصد صرف اسقدر ہے کہ وہ ہڑتال کرنے والوں کو اطاعت پر مجبور کرے - مگر ۶ دسمبر کو مسٹر ویسٹ نے مسٹر گوکھلے کو ڈربن سے اطلاع دی ہے کہ حکومت نے جنرل لوکس کو ہدایت کردی ہے کہ انجمن کے زیر نگرانی پولیس کے ذریعہ تقسیم غذا کی اجازت دیدیں -

اطـــلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائيگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -
(۶) منی آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ھے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مهارت رکھتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبی تعلیم سے بهی واقفیت رکھتا هو - تنخواہ چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکھے جائنگے - نگهداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -
تمام خط و کتابت میر اسلم خاں جنرل انسپکٹر - برینڈ لچ - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هونی چاهئیے -

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں نه آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نهیں هیں - لیکن ساتھه هي اس امر کي واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپنے هوي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شهر کے اندر خود اپني آنکھوں سے دیکھه لیں -

اس کی وقعت ' ان اشتهارات کو بهی رفیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول پر صرف اسمیں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -

- منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -
۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

لکھنـــؤ کے مشهـــور ســرمائي تحفــے

موسم سرما میں رضائي لحاف کي ضرورت ضرور هوتي هے - لیجئے هم سے مندرجه ذیل قسم کے فردهائے رضائي و لحاف منگوا لیجئے - جو طرح طرح کے بیل بوٹوں سے مزین هوں گي جامع دار دو شاله نما طرز بغدادي چهینٹ وغیرہ عرض و طول موافق رواج -

فرد رضائي قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه -
فرد لحاف " ۶ - روپیه - ۵ - روپیه اور ۴ - روپیه -
فرد پلنگ پوش قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه
حلوہ سوهن مقوي في سیر ۲ - روپیه - تمباکو خوردني ۶ - روپیه - و ۴ - روپیه في سیر - تمباکو کشیدني في سیر ۸ آنه
تعمیل نصف قیمت پیشگي -

نوٹ — سودیشي طرز کے سوتي مشروع قابل پوشاک جسکے نمونه مفت -

المشـــــتهـــر

حیدر حسین خاں منیجر سلیڈنگ ایجنسي ملیح آباد ضلع لکھنؤ

خضـــاب سیـــه تاب

هم اس خضاب کي نسبت لن ترانی کو لکھنا پسند نهیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسے کهنے میں توقف بهي نهیں' خواہ کوئي سچا کهے یا جهوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑھکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور فیسام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پهیکا پڑتاهي نهیں - کھرنڈیاں بهي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کهنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندھنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیادہ کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹرہ دلسنگه امرت سر

تنها ست حسین ابن علي در صف اعدا
اکبر تو کجا رفتي و عباس کجائي ؟

سچ یه هے که جن مرده دلوں کو زندگي کیلیے سوز و تپش کي ضرورت هو' جن ارباب درد کو روح کي راحت کیلیے جسم کے ماتم کي تلاش هو' جنکي زبانیں آه و فغاں کو محبوب' اور جنکي آنکھیں خونبانه فشاني کو اپنا مطلوب و مقصود سمجھتي هوں' انکي صحبت ماتم و الم کي رونق کیلیے یهي افسانه اتنا کچھه سامان غم اپنے اندر رکھتا هے که اگر خون کے بڑے بڑے سیلاب سمندروں کي رواني سے بهه جائیں' اور بے شمار لاشوں کي تڑپ سے زمین کے بڑے بڑے قطعات یکسر جنبش میں آجائیں' جب بھي انکي نداۓ حال اُس الهام سرائي سے قاصر رهیگي' جو اسکے ایک ایک لفظ کے اندر سے توصیه فرماے عبرت و بصیرة هے -

لیکن آه ! کتنے دل هیں جنهوں نے اس واقعه کو اسکے حقیقي بصائر و معارف کے اندر دیکھا هے ؟ اور کتني آنکھیں هیں' جو حسین ابن علي شهید پر گریه ؤ بکا کرتے هوے اُس اُسوۂ حسنه کو بھي سامنے رکھتے هیں' جو اس حادثۂ عظمی کے اندر موجود هے ؟

فی الحقیقت یه حق و صداقت' آزادي و حریت' امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کي ایک عظیم الشان انساني قرباني تھي جو صرف اس لیے هوئي تاکه پیروان اسلام کیلیے ایک اُسوۂ حسنه پیش کرے' اور اس طرح جهاد حق و عدالة اور اُس کے ثبات و استقامت کي همیشه کیلیے ایک کامل ترین مثال قائم کردے - پس جو بے خبر هیں انکو رونا چاهیے - ان لم تبکوا فتباکوا ! اور جو روتے هیں انکو صرف رونے هي پر اکتفا نه کرنا چاهیے - انکے سامنے سید الشهدا نے اپني قرباني کا ایک اسوۂ حسنه پیش کردیا هے' اور کسي روح کیلیے هرگز جائز نهیں که محبت حسین کي مدعي هو' جب تک که اُسوۂ حسیني کي متابعت کا اپنے اعمال کے اندر سے ثبوت نه دے -

ضرورت تھي که ایک مبسوط مقاله افتتاحیه " اسوۂ حضرہ سید الشهدا " کے عنوان سے کئي نمبروں میں لکھا جاتا اور نهایت تفصیل کے ساتھه اس حادثه هائلۂ شهادت پر نظر ڈالي جاتي - سب سے پهلے اسکي تاریخي حیثیت نمایاں کي جاتي اور اسکے بعد اُن تمام مواعظ و نتائج عظیمه کو ایک ایک کرکے بیان کیا جاتا جو اس ذبح عظیم کے اندر پوشیده هیں' اور جنکي لسان حیات آج بھي اسي طرح صدا دے رهي هے' جس طرح کنار فرات کي' ریتلي سر زمین پر اب سے بارہ سو برس پهلے زخم و خون کے اندر سے وعظ فرماے حقیقت و صداقت تھي !!

دنیا میں هر چیز مر جاني هے نه فاني هے - مگر خون شهادت کے اُن قطروں کیلیے جو اپنے اندر حیات الهیه کي روح رکھتے هیں' کبھي بھي فنا نهیں :

کشتگان خنجر تسلیم را
هر زماں از غیب جاے دیگرست

لیکن افسوس که شرح و بسط کیلیے اس وقت مستعد نهیں - صرف چند مجمل اشارات پر اکتفا کرونگا :

تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل

(۱) سب سے پهلا نمونه جو یه حادثۂ عظیمه همارے سامنے پیش کرتا هے' دعوۃ الی الحق' اور حق و حریت کي راه میں اپنے تئیں قربان کرنا هے -

بني امیه کي حکومت ایک غیر شرعي حکومت تھي - کوئي حکومت جسکي بنیاد جبر و شخصیت پر هو' کبھي بھي اسلامي حکومت نهیں هوسکتي - انهوں نے اسلام کي روح حریت و جمهوریت کو غارت کیا' اور مشورۂ و اجماع امۃ کي جگه محض غلبۂ جابرانه اور مکر و خدع پر اپني شخصي حکومت کي بنیاد رکھي - انکا نظام حکومت شریعۃ الهیه نه تھا' بلکه محض اغراض نفسانیه و مقاصد سیاسیه' ایسي حالت میں ضرور تھا که ظلم و جبر کے مقابله کي ایک مثال قائم کي جاتي اور حق و حریت کي راه میں جهاد کیا جاتا -

حضرۃ سید الشهدا نے اپني قرباني کي مثال قائم کرکے مظالم بني امیه کے خلاف جهاد حق کي بنیاد رکھي' اور جس حکومت کي بنیاد ظلم و جبر پر تھي' اسکي اطاعت و وفاداري سے انکار کردیا -

پس یه نمونه تعلیم کرتا هے که هر ظالمانه و جابرانه حکومت کا علانیه مقابله کرو اور کسي ایسي حکومت سے اطاعت و وفاداري کي بیعت نه کرو جو خدا کي بخشي هوئي انساني حریت و حقوق کي غارتگر هو' اور جسکے احکام مستبده و جائره کي بنیاد صداقت و عدالة کي جگه جبر و ظلم پر هو -

(۲) مقابله کیلیے یه ضرور نهیں که تمهارے پاس قوت وشوکت مادي کا وه تمام ساز و سامان بھي موجود هو جو ظالموں کے پاس هے - کیونکه حسین ابن علي کے ساتھه چند ضعفاء و مساکین کي جمیعت قلیله کے سوا اور کچھه نه تھا - حق و صداقت کي راه نتائج کے فکر سے بے پروا هے - نتائج کا مرتب کرنا تمهارا کام نهیں - یه اُس قوۃ قاهرۂ عادلۃ الهیه کا کام هے' جو حق کو باوجود ضعف و فقدان انصار کے کامیاب و فتحمند کرتي' اور ظلم کو باوجود جمیعۃ و عظمت دنیوي کے نا مراد و نگونسار کرتي هے : وکم من فئة قلیلـة' غلبت فئة کثیرة باذن الله -

ایسے موقعوں پر همیشه مصلحت اندیشیوں کا خیال دامنگیر هوتا هے جو في نفسه اگرچه عقل و دانائي کا ایک فرشته هے' لیکن کبھي کبھي شیطان رجیم بھي اسکے بھیس میں آکر کام کرنے لگتا هے - نفس خادع حیله طرازیاں کرتا هے که صرف اپنے تئیں کٹوادینے اور چند انسانوں کا خون بها دینے سے کیا حاصل ؟ توپ و تفنگ اور تخت و سلطنت کا مقابله کس نے کیا هے که هم کریں؟

آخري سوال کا جواب میں دیسکتا هوں - تاریخ عالم کي صدها امثال مقدسۂ و محترمۂ جهاد سے قطع نظر' تمهارے سامنے خود مظلوم کربلا کي مثال موجود هے - تم کهتے هو که چند انسانوں نے حکومتوں کي قوتوں اور ساز و سامان کا مقابله کب کیا هے که کبھي بھي کیا جاے ؟ میں کهتا هوں که حسین ابن علي نے صرف بهتر یا بانسٹھه بھوکے پیاسے انسانوں کے ساتھه اُس عظیم الشان حکومت قاهر و جابر کا مقابله کیا' جسکے حدود سلطنت ملتان اور سرحد فرانس تک پھیلنے والے تھے - اور گو یه سچ هے که اُس نے اپني آنکھوں کے سامنے اپنے دل کے ٹکڑوں کو بھوک اور پیاس کي شدت سے تڑپتے دیکھا' اور پھر ایک ایک کرکے اُن میں سے هر وجود مقدس خاک و خون میں تڑپا اور جاں بحق تسلیم هوا' اور یه بھي سچ هے که وه دشمنوں سے نه تو پینے کیلیے پاني چھین سکا' اور نه زنده رهنے کیلیے اپني غذا حاصل کرسکا' اور اسمیں بھي شک نهیں که بالاخر سر سے لیکر پیر تک وه زخموں سے چور هوا' اور اس خلعت شهادت لاله گوں سے آراسته هوکر طیار هوا' تا اُس کرشمۂ ساز عجائب کے حریم وصال میں پهنچے' جو دوستوں کو خاک و خون میں تڑپاتا اور دشمنوں کو مهلت دیتا هے :

ارید وصاله' و یرید قتلي !

تاهم فتح اُسکي تھي' اور فیروز مندي و کامراني کا تاج صرف اسي کے زخم خورده سر پر رکھا جا چکا تھا - وه تڑپا اور خاک و خون

شذرات

بعض مسایل مهمه

شاید هي کوئي شے اسقدر میرے لیے تکلیف ده ھے جسقدر الھلال کي قلت ضخامت اور ضیق ابواب و فصول - هر نیا هفته جب شروع ھوتا ھے تو امیدوں اور ولولوں سے لبریز دماغ لیکر آتا ھوں که ابکي صحبت میں تو جي بھر کے باتیں کرینگے ' لیکن جب جاتا ھوں تو وھی حسرت پیشین زبان پر ھوني ھے که :

ابکے بھي دن بہار کے یونہي گذر گئے !

کثرت افکار و تردات نه انتخاب کا موقع دیتے ھیں ' نه فکر و مطالعه کا - نه حسن ترتیب کا خیال رھسکتا ھے ' نه تقدیم و تاخیر مضامین کا - کئي آدمیوں کا کام ایک ھي آدمي سے لیجیے گا تو اسکي معذوریاں سنني ھي پڑینگي - ایسی حالت میں ضرورت ھے که ایک میدان و سیع اسکے سپرد کردیا جاے - اور خواہ ترتیب و انتخاب ' اور تقدیم و تاخیر مطالب میں کتني ھي اُس سے مجبورانه غلطیاں سرزد ھوجائیں ' تاھم وہ کسی طرح مقید نه ھو ' اور جوکچھه کہنا چاھتا ھے ' کم و بیش کسي نه کسي موقعه پر کہه سناے -

کون ھے جسے اپنا دماغ چیر کر دکھلاؤں که کیا کچھه لکھنا چاھتا ھوں ' اور جو کچھه الهلال میں لکھتا ھوں ' وہ اسکے مقابله میں کتنا ھے ؟ اور پھر کس سے کہوں که میرے پاس دماغ نہیں ھے - ایک مدفن اموات ھے ' جسمیں لفظ و معني کے احیاء و ارواح پیدا ھوتي ھیں اور سیر حیات کي راہ مسدود دیکھکر اپنے مولد ھي کو اپنا مدفن بھی بنا لیتي ھیں ! کما قلت :

ھر موج معاني که ز جیحون دلم خاست
تا ساحل لب آمده برتافت عناں را

اگرچه اردو پریس میں تنوع و تعدد مطالب و مضامین کے اعتبار سے اسکي موجودہ ضخامت بھي اتني ھے جو ھفته وار اخبارات ایک طرف ' ملک کے بہت سے ماھوار رسائل میں بھي مفقود ھے ' اور علي الخصوص ایسی حالت میں که ایک ھي شخص کو اس کارخانے کا ھر تیل پرزہ درست کرنا پڑتا ھے ' بیجا نہیں ' اگر الھلال اپني ھفته وار ضخامت پر نادم ھونے کي جگه شادماں ھو ' تاھم کیا کیجیے که اپني نظرکے جو معیار اور نمونے اپنے سامنے رکھے ھیں ' اور دل کي آرزوؤں کي جو سوزش ھے ' اُسکے لیے یه سب کچھه ھیچ ھے - یه سچ ھے که توفیق الہي نے جو کچھه مرحمت فرمایا ' وہ بھي اپني حیثیت سے کہیں ارفع و اعلی ھے ' لیکن سوال یه ھے که سائل کو جو کچھه ملے ' وہ اُس کے کچکول فقر ھي کے لائق کیوں ھو ؟ دست نیاز کو تو اپنے جیب و دامن کي عزت پر نظر رکھني چاھیے :

ھمت علي مقدار ھمي زمانها
و نفسی علي مقدار تلک اطلب

کئي ھفتوں سے چاھتا ھوں که چند اھم معاملات ھیں ' مختصراً ھي سہي ' مگر انکے متعلق چند کلمات ضرور پیش کروں - ھر ھفتے خیال ھوتا ھے که لکھونگا ' لیکن جب آخري صفحات کي نوبت آتي ھے تو گنجائش صاف جواب دیدیتي ھے :

که اینجا کچھه نہیں باقي جناب شیخ میں !!

آج ارادہ کرلیا ھے که اس ھفتے مقالۂ افتتاحیه سرے سے لکھا ھي نه جاے اور اسکي جگہه صرف شذرات ھوں - کم از کم چند ضروري معاملات تو بحث میں آجائیں گے -

طبعیتیں مختلف ' اور ذوق ھر شخص کا الگ ھے - ممکن ھے که بعض احباب کرام کو مقالۂ افتتاحیه کا نہونا شاق گذرے - لیکن انکي خدمت میں عرض ھے که جن صفحوں پر ھمیشه اپنے ایک سالم دل کي خونچکانیاں دیکھي ھیں ' وھاں گاہ گاہ اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو بھي بکھرا ھوا دیکھه لیجیے گا تو کیا ھوگا ؟ کبھي خندۂ زخم سے ارباب درد کا جي بہلتا ھے تو کبھي دل صد پارہ کے نالۂ شکستگي سے بھي :

لختے برد از دل ' گذرد ھرکه ز پیشم
من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم !!

عشرہ محرم الحرام (۱)

شمع ھا بردہ ام از صدق بخاک شہدا
تا دل و دیدۂ خونبانه فشانم دادند

آئیے ' سب سے پہلے آج ایک بھولي ھوئي صحبت ماتم کو پھر تازہ کریں - کتنے دن گذر گئے که راہ و رسم ماتم و شیون سے نا آشنا ھیں - نه صداے ماتم کي فغاں سنجي ھے اور نه چشم خونبار کي اشک افشاني - کار و بار غم کي رونق افسردہ ھو چلي ھے اور روز بازار درد کي چھل پہل مدت سے موقوف ھے :

نه داغ تازہ مي خارد ' نه زخم کہنه مي کارد !
بدہ یا رب دلے کیں صورت بے جاں نمي خواھم !

طرابلس کے خون آلود ریگستان کو اگر لوگوں نے بھلا دیا ' مشہد مقدس اور تبریز کا قصۂ الم اگر ذھنوں سے محو ھوگیا ' مقدونیا او ر البانیا کے تازہ ترین افسانہ ھاے خونین اگر فکروں سے فراموش ھوگئے ' تو کچھه مضائقه نہیں - ارباب درد و غم کیلیے ایک ایسي داستان الم صدیوں سے موجود ھے ' جو کبھي بھلائي نہیں جا سکتي ' اور اگر لوگ اُسے بھلا بھي دیں تو بھي ھر سال چند ایسے ماتم آلود دن تازگي زخم کہن کیلیے آ موجود ھوتے ھیں جو از سرنو ایک ھزار ڈھائي سو برس پیشتر کے ایک حادثۂ عظیمه کي یاد پھر سے تازہ کردیتے ھیں !

ابکے کچھه ایسا اتفاق ھوا ھے که الھلال کي اشاعت ٹھیک عشرۂ محرم الحرام کے دن واقع ھوي ھے - پس میرا اشارہ حادثۂ ھائلۂ کبری یعني شہادت حضرۃ سید الشہدا علیه و علی اجدادہ الصلوۃ و السلام کي طرف ھے - عظم الله اجورنا بمصائبنا !

وقتست که در پیچ و خم نوحه سرائي
سوزد نفس نوحه گر از تلخ نوائي
وقتست که آن پردگیاں ' کز رہ تعظیم
بر درگه شاں کردہ فلک ناصیه سائي
از خیمۂ آتش زدہ عریاں بدر آیند
چوں شعلۂ دخاں بر سر شاں کردہ ردائي
جانہا همه فرسودۂ تشویش اسیري
دلہا همه خون گشتۂ اندوہ رھائي

(۱) یه نوٹ اگرچه اسقدر بڑھگیا ھے که شذرات کي جگه ایک پورا افتتاحیه ھے - تاھم چونکه بالکل سرسري طور پر لکھا گیا ھے اسلیے اسے الهلال کا لیڈنگ ارٹکل قرار نہیں دیتا که اسکے لیے اپنے ذھن بعض خاص شرائط ٹھرا رکھے ھیں -

ان المحب لمن يحب يطيع

حضرت امام علي بن الحسين الشهير به زين العابدين کہتے هيں :

" اني لجالس في العشية التي قتل ابي الحسين في صبيحتها و عمتي زينب تمرضني اذ دخل ابي و هو يقول :

يا دهر اف لك من خليل
كم لك في الاشراف و الاصيل
من طالب و صاحب قتيل
و الدهر لا يقنع بالبديل
و انما الامر الى الجليل
و كل حي سالك السبيل

ففهمت ما قال ' و عرفت ما اراد ' و خنقتني عبرتي ' و رددت دمعي ' و عرفت ان البلاء قد نزل بنا - و اما عمتي زينب ' فانها لما سمعت ما سمعت والنساء من شانهن الرقة و الجزع ' فلم تملك ان وثبت تجر ثوبها حاسرة وهي تقول واثكلاه ! ليت الموت اعدمني الحياة ' اليوم ماتت فاطمة و علي و الحسن بن علي اخي ' فنظر اليها فردد عبرته ثم قال : يا اختي ! اتقي الله ! فان الموت نازل لا محالة - فلطمت وجهها ' و شقت جيبها ' وخرت مغشياً عليها ' و صاحت وا ويلاه ! و اثكلاه ! ! فتقدم اليها فصب على وجهها الماء ' و قال لها يا اختاه ' تعزي بعزاء الله ' فان لي و لكل مسلم اسوة برسول الله صلى الله عليه و سلم " (تاريخ يعقوبي مطبوعه ليڈن - جلد دوم صفحه - ۲۹۰ -)

اسکا خلاصه يه هے که حضرة امام علي بن حسين زين العابدين عليه السلام کہتے هيں :

" جس رات کي صبح کو ميدان شہادت گرم هونے والا تها ' عين اُسي شب کا واقعه هے که ميں بيمار پڑا تها - ميري پهپهي زينب ميري تيمار داري ميں مصروف تهيں - اتنے ميں حضرة امام حسين داخل هوے - وه چند اشعار پڑهرهے تهے جنهيں سنکر ميں سمجهه گيا که انکا اراده کيا هے ؟ ميري آنکهوں سے بے اختيار آنسو جاري هوگئے اور مجهے يقين هوگيا که هم پر ابتلاء الهي نازل هوگئي هے اور اب اُس سے چاره نهيں -

مگر حضرة زينب ضبط نه کرسکيں کيونکه قدرتي طور پر عورتيں زياده رقيق القلب هوتي هيں - وه ماتم کناں چلا اٹهيں که وا حسرتا وا مصيبتا ! اليوم ماتت فاطمة و علي و الحسن بن علي !

ليکن جب حضرة حسين نے يه حالت ديکهي تو انکي جانب متوجه هوے اور کہا که اے بہن ! يه کيا بے صبري اور کيسا جزع و فزع هے ؟ الله سے ڈرکه موت يقيناً ايک آنے والي چيز هے اور اس سے کوئي بچ نہيں سکتا -

ليکن حضرة زينب شدة غم و حزن سے مضطر تهيں - وه ديکهه رهي تهيں که آنے والي صبح کن واقعات حزنين کے ساتهه طلوع هوگي - فرط غم ميں انهوں نے اپنا چهره پيٹ ليا ' گريباں پهاڑ ڈالا اور وا ويلا ! وا حسرتا ! پکارتي هوئي بے هوش اپنے بهائي پر گر پڑيں - حضرة حسين نے يه حالت ديکهکر انکے منه پر پاني ڈالا اور جب هوش ميں آئيں تو فرمايا : اے بہن ! يه کيسا غم و حزن هے جو تم کر رهي هو؟ تمهيں چاهيے که الله کے حکم و فرمان کے مطابق جو طريق عزا و حزن و غم هے ' اُسے اختيار کرو ' کيونکه ميرے ليے اور هر ايک مسلم کيليے رسول الله صلي الله عليه وسلم کي زندگي اور انکے اعمال و افعال ميں اتباع اور پيروي کيليے بہترين نمونه هے ! ! "

الله اکبر ! خاندان نبوت کے اس مرتبهٔ رفيع اور اس درجهٔ عظيم کو ديکهيے که رسول الله صلى الله عليه وسلم کا اُسوهٔ احسنه کس طرح انکے سامنے تها ' اور " لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة " کے حکم کے آگے کس طرح انهوں نے اپنے جذبات اور خواهشوں کو قربان کرديا تها ؟ ايسے سخت اور زهره گداز موقعه پر بهي اپني بہن کا جزع و فزع اُنهيں گوارا نهوا ' اور بجاے عام الفاظ صبر و تشفي کہنے کے فرمايا تو يه فرمايا که " فان لي و لكل مسلم اسوة في رسول الله صلى الله عليه و سلم " ! !

پهر آج کتنے مدعيان محبت اهل بيت کرام هيں ' جو اس اسوهٔ حسنه کے اتباع کا اپنے اعمال سے ثبوت دے سکتے هيں ؟

انڈين نيشنل کانگريس (کراچي)

يادش بخير ' مسلمانوں کا ايک سياسي دور چند سال پيشتر تک تها جو گذر چکا هے :

خواب خوش بودم و ار ياد حريفاں رفتم

کہتے هيں که اس گذشته عهد ميں ايک خونخوار عفريت کسي آبادي کے عين وسط ميں رهتا تها جسکا نام " مسلمانوں کي مسلمه قومي پاليسي " تها - اسکي طاقت عجيب اور اسکا خونخوارانه حمله بے امان تها - خواه انسان کہيں هو اور کسي قدر ميں ' ليکن اسکے هاتهه سے محفوظ نه تها - تمام ملک اسکے دست تظلم سے عاجز آگيا تها اور اس شيطان لعين کے حملوں سے پناه مانگتا تها - چنانچه بالاخر خدا نے دعاؤں کو سنا اور اپنے بعض بندوں کو بهيجديا جنهوں نے روايات يهود کے بلعم باعور کي طرح اس عفريت سياه کو ايک هي وار ميں ٹکڑے ٹکڑے کر ديا : فانظر كيف كان عاقبة الظالمين ؟ (۴۱ : ۲۸)

اذا جاء موسى و القى العصا
فقد بطل السحر و الساحر !

جسطرح پراني روايتيں جاڑے کي بڑي بڑي راتوں ميں بيٹهکر لوگ سنا کرتے هيں ' اسي طرح اُس دور گذشته کے قصص و حکايات بهي عنقريب قصهٔ پيشين بنکر زبانوں پر هونگے -

پس جو عهد گذر چکا ' اب اسکا تذکره فضول هے - مسلمانوں کي " مسلمه قومي پاليسي " اگر کوئي تهي بهي تو اب اسکا عفريت مرچکا هے اور خدا نے چاها تو وه اپني سوگوار ذريت کي خاطر اب پهر واپس نه آئيگا -

وه زمانه گيا جب انڈين نيشنل کانگريس کي شرکت کے تصور سے مسلمان کانپ اٹهتے تهے اور ڈرتے تهے که کہيں علي گڈه کي برادري حقه پاني بند نه کردے ' اور " قومي اصطلاحات " کي فرهنگ ميں کسي مسلمان کيليے سب سے بڑي گالي يه تهي که اُسے " کانگريسي " کہديا جاے - ليکن وه کلمهٔ " حق " جو حسين ابن منصور کي زبان سے نکلا تها ' خود علي گڈه کي در و ديوار سے اثبات وجود کر رها هے :

اندک اندک عشق در کار آورد بيگانه را

اب مسلمان کانگريس ميں شريک هوں يا نهوں ' مگر ملک کي ايک هي سچي اور صادق العمل جماعت نے اپني استقامت اور راست بازي سے انکي ضد اور هٹ پر فتح تو ضرور پالي هے ' اور " مسلمه قومي پاليسي " کے سوگوار گو اب شرم و حيا سے اپني ضلالت چهل ساله کا علانيه اقرار نه کريں ' ليکن انکے دل اور ضمير کا جو کچهه انکے ساتهه سلوک هوگا ' اُسے کوئي انهيں سے پوچهے تو معلوم هو - جن لوگوں نے ضمير کي ملامت کے عذاب اليم کا مزه نهيں چکها هے ' وه اُن گرفتاران عذاب قلبي کي مصيبتوں کو کيا جانيں ؟

نوا گران نخورنده گزند را چه خبر ؟

اگرچه بعض ايسے استقامت فرمايان راه ضلالت اب بهي موجود

میں لوٹتا، پر اپنے اس خون کے ایک ایک قطرہ سے جو عالم اضطراب میں اسکے زخموں سے ریگ و سنگ پر بہتا تھا، انقلاب و تغیرات کے وہ سیلاب هاے آتشین پیدا کر دیے، جنکو نه تو مسلم بن عقبه کی خون آشامی روک سکی، نه حجاج کی بے امان خونخواری، اور نه عبد الملک کی تدبیر و سیاست - وہ بڑھتے اور پھیلتے هی رهے - ظلم و جبر کا پانی تیل بنکر انکے شعلوں کی پرورش کرتا رها، اور حکومت و تسلط کا غرور هوا بنکر انکی ایک ایک چنگاری کو آتشکدہ سوزاں بناتا رها - یہاں تک که آخری وقت آگیا، اور جو کچھ سنه ۶۶ - میں کربلا کے اندر هوا تھا، وہ سب کچھ سنه ۱۳۲ میں نه صرف دمشق، بلکه تمام عالم اسلامی کے اندر هوا - صاحبان تاج و تخت خاک و خون میں تڑپے، انکی لاشیں گھوڑوں کے سموں سے پامال کی گئیں، فتح مندوں نے قبریں تک اکھاڑ ڈالیں، اور مردوں کی هڈیوں تک کو ذلت و حقارت سے محفوظ نه چھوڑا - اور اسطرح: فسیعلم الذین ظلموا، ای منقلب ینقلبون! کا پورا پورا ظہور هوا!

پھر کیا یه سب کچھ جو هوا، وہ محض ابراهیم عباسی کی دعوت اور ابو مسلم خراسانی کی خفیه ریشه دوانیوں هی کا نتیجه تھا؟ کیا یه اُسی خون کا اعجاز نه تھا جو فرات کے کنارے بہایا گیا تھا؟ پھر یه فتح مندی تو به حسب ظاہر هے جسکے نتائج کیلیے ایک صدی کا انتظار کرنا پڑا، ورنه فی الحقیقت مظلومیت کا خون جس وقت بہتا هے، اُسی وقت اپنی معنوی فتح مندی حاصل کر لیتا هے -

(۳) بہر حال یه تو حق و صداقت کی قربانیوں کے نتائج هیں جو کبھی ظاهر هوے بغیر نہیں رهتے، لیکن حضرۃ سید الشہدا کا اسوۂ حسنه بتلاتا هے که تم اُن نتائج کی ذرا بھی پروا نه کرو - اگر ظالم اور جابرانه حکومت کا وجود هے، تو اسکے لیے حق کی قربانی ناگزیر هے اور اُسے هونا هی چاهیے - تعداد کی قلت و کثرت یا سامان و وسائل کا فقدان اسپر موثر نہیں هو سکتا - اور ظلم کا صاحب شوکت و عظمت هونا اسکے لیے کوئی الٰہی سند نہیں هے که اُسکی اطاعت هی کرلی جاے - ظلم خواہ ضعیف هو خواہ قوی، هر حال میں اُسکا مقابلہ کرنا چاهیے کیونکه وہ ظلم هے، اور حق اور صداقت هر حال میں یکساں اور غیر متزلزل هے -

(۴) حق و عدالۃ کی رفاقت کی آزمائشیں بہرہ گداز اور سنگین رہ هیں - قدم قدم پر حفظ جان و ناموس اور محبت فرزند و عیال کے هاتھ دامن کھینچتے هیں - لیکن یه اسوۂ حسنه مومنین مخلصین کو درس دیتا هے که اس راہ میں قدم رکھنے سے پہلے اپنی طلب و همت کو اچھی طرح آزما لیں - کہیں کچھ قدموں کے بعد هی تھک نه جائیں:

جرم را این جا عقوبت هست و استغفار نیست!

اس قتیل جادۂ حق و صداقت نے جارون طرف جو کچھ دیکھا، اسکا اعادہ ضروری نہیں که سب کو معلوم هے - خدا تعالیٰ نے اپنی آزمایشوں کے متعدد درجے بیان کیے هیں:

ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله و انا الیه راجعون (۲: ۱۵۲)

الله تعالیٰ تمہیں آزمایشوں میں ڈالیگا - یعنی حالت خوف و هراس، بھوک اور پیاس، نقصان مال و جان اور هلاکت اولاد و اقارب میں مبتلا کرکے تمہارے صبر و استقامت کو آزمایگا، پس الله کی طرف سے بشارت هے انکے لیے جنکی ثبات و استقامت کا یه حال هے که جب مصائب میں مبتلا هوتے هیں تو اپنے تمام معاملات کو یه کہکر الله کے سپرد کر دیتے هیں که: انا لله و انا الیه راجعون "

خوف و هراس، بھوک اور پیاس، نقصان اموال و متاع، قتل نفس و اولاد: یہی چیزیں انسان کیلیے اس دنیا میں انتہائی مصیبتیں هو سکتی هیں، اسلیے انہی چیزوں کو راہ الٰہی کیلیے آزمایش قرار دیا گیا -

(۵) لیکن مظلوم کربلا کے سامنے یه تمام مرحلے ایک ایک کرکے موجود تھے - وہ ان تمام مصائب سے ایک لمحه کے اندر نجات پاکر آرام و راحت اور شوکت و عظمت حاصل کرسکتا تھا اگر حکومۃ ظالمه کی وفاداری و اطاعت کا عہد کرلیتا، اور حق و صداقت سے روگردانی کیلیے مصلحت وقت کی تاویل پر عمل کرتا، پر اُس نے خدا کی مرضی کو اپنے نفس کی مرضی پر ترجیح دی، اور حق کا عشق، زندگی اور زندگی کی محبتوں پر غالب آگیا - اُس نے اپنا سر دیدیا که انسان کے پاس حق کیلیے یہی ایک آخری متاع هے، پر اطاعت و اقرار وفاداری کا هاتھ نه دیا جو صرف حق و عدالۃ هی کے آگے بڑھسکتا تھا: و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله، والله رؤف بالعباد -

(۶) سب سے بڑا اسوۂ حسنه که اس حادثۂ عظیمه کی لسان حال اُسکی ترجمانی کرتی هے، راہ مصائب و جہاد حق میں صبر و استقامت اور عزم و ثبات هے که: ان الذین قالوا ربنا الله، ثم استقاموا - دوسری جگہه کہا: فاستقم کما امرت! و لله در من قال:

روے کشادہ باید و پیشانی فراخ
آں جا که لطمه هاے ید الله می زنند

فی الحقیقت اس شہادۃ عظیمه کی سب سے بڑی مزیت و خصوصیت یه هے که اپنے تمام عزیز و اقارب، اهل و عیال، اور فرزند و احباب کے ساتھ دشت غربت و مصائب میں محصور اعدا هونا، اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جگر گوشوں کو شدت عطش و جوع سے آہ و فغاں کرتے هوے دیکھنا، پھر اُن میں سے ایک ایک کی خون آلود لاش کو اپنے هاتھوں سے اُٹھانا، حتی که اپنے طفل شیر خوار کو بھی تیر ظلم و بربریت سے نخچیر پانا، مگر با ایں همه راہ عشق صداقت میں جو پیمان صبر و استقامت باندھا تھا، اسکا ایک لمحه بلکه ایک عشر دقیقه کیلیے بھی متزلزل نہونا، اور حق کی راہ میں جسقدر مصائب و اندوہ پیش آئیں، سب کو شکر و منت کے ساتھ برداشت کرنا که: رضینا بقضاء الله و صبرنا علی بلائه:

پیکاں ترا بجان خریدار   من مرهم دیگران نخواهم

دوست کے هاتھ سے جام زهر بھی ملتا هے تو تشنه کامان زلال محبت اُسے غیروں کے جام شہد و شکر پر ترجیح دیتے هیں:

اے جفا هاے تو خوشتر ز وفاے دگراں!

آج بھی اگر گوش حقیقت نیوش باز هو تو خاک کربلا کا ایک ایک ذرہ توصیه فرماے صبر و استقامت هے:

شدیم خاک و لیکن ببوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمی خیزد!

افسوس که تفصیل مطالب کا ارادہ نہیں اور وقت و گنجائش مقتضی اجمال و ایجاز - اگر اُس صبر و استقامت کے اسوۂ حسنه کو دیکھنا چاهتے هو تو خدا را اسفار تاریخ کی طرف توجه کرو - صرف ایک روایت یہاں لکھونگا، تاکه جو لوگ خاندان نبوت اور عترۃ حضرت رسالت کی محبت کا دعوا رکھتے هیں، وہ غور کریں که ادعاء محبت بغیر متابعت بیکار هے:

غرضکه کانفرنس اپنے پہلے دور میں ایک حد تک علمي مذاکرات کي دلچسپیاں رکھتی تھي اور ایک ایسي صحبت تھي جو صرف اجتماع محض ' یا رزولیوشنوں کے گھڑنے کا کوئي آله هي نه تھا -

سید صاحب کے بعد ایک نیا دور شروع هوا - زمانه بہت آگے نکل گیا تھا ' اور تعلیم یافته جماعت بھي اُس وقت سے دوگنی چوگنی هوگئي جو کانفرنس کے آغاز عهد میں تھي - اسکا نتیجه یه هونا تھا که کانفرنس ایک علمي مجلس هونے کے لحاظ سے بھي ترقي کرتي ' لیکن افسوس که روز بروز اسکے اجلاس بے مزه هوتے گئے - چند پرانے لوگ جو بولنے والے تھے ' وه کب تک کام دیتے ؟ نئي جماعت کوئي پیدا نه هوئي - کہا گیا که تقریریں وغیره بالکل فضول هیں - اب عملي کام هونا چاهیے - اصل شے مسئلۂ تعلیم هے - عملي کام تو جو کچھه هونا تھا هوچکا ' نتیجه یه نکلا که کانفرنس کے جلسے محض رزولیوشنوں کي مصنوعي جنگ کا ایک تماشا گاه بنگئے ' یا علي گڈه کالج کیلیے وسیلۂ جمع مال -

اصل یه هے که خدا انسانوں کي فطره کو آپکي خاطر بدل نہیں سکتا - دو هي چیزیں هیں جو قوموں اور جماعتوں کیلیے اپنے اندر کشش رکھتي هیں : مذهب یا سیاست - یہاں دونوں میں سے ایک شے بھي نہیں - صرف ایک مسئلۂ تعلیم کو کب تک لوگ سنیں ' اور خواه وه کتنا هي ضروري هو ' لیکن ضرورت اور کشش کا فرق بھي آخر کوئي چیز هے یا نہیں ؟

خدا بخشے - نواب محسن الملک مرحوم اپنے آخري زمانے میں جب کبھي لیکچر دیا کرتے تھے تو اسقدر مجھے تکلیف هوتي تھي که اٹھکر اپنے قیام گاه میں چلا آتا اور لحاف اوڑھکر سو رهنا که یه اس سے هزار درجه زیاده پر لطف و لذت بخش هے -

یه اسلیے نه تھا که مجھے انکي بلند اور یکساں آواز سے دلچسپي نه تھي - یا مجھے انکي قوۂ بیانیه کے اعتراف سے انکار تھا - بلکه صرف اسلیے که وه جب کبھي کھڑے هوتے تو تعلیم کے متعلق تقریر کرتے یا مسلمانوں کے تنزل و بربادي کا افسانه چھیڑ دیتے - دونوں قسم کي تقریروں کے نه صرف مطالب بلکه الفاظ تک ایسے تھے ' جو ایک قرن سے انکي زبان و قلم پر جاري تھے اور اتني مرتبه دهرائے جا چکے تھے که اب انکے سننے کیلیے صبر و ضبط کے غیر معمولي مجاهده کي ضرورت تھي - آخري علي گڈه کانفرنس میں وه تقریر کیلیے کھڑے هوے اور علي گڈه کالج کے لڑکوں کو طاعون کے چوهوں سے (سو مرتبه کي دهرائي هوئي) تشبیه لطیف دیکر " الاسلام دین الفطرة و الفطرة هي الاسلام " شروع کیا هي تھا که میں وهاں سے نکلکر بے اختیار بھاگا اور ڈیوٹي کي دکان میں آکر چاے پینے لگا -

اسمیں شک نہیں که ادھر چھه سات سال سے صاحبزادۂ آفتاب احمد خاں صاحب نے کانفرنس کے کاروبار کو نہایت ترقي دي هے - اور علي گڈه کي اندروني پارٹیوں میں سے انکي مخالف پارٹي بھي اس امر کے اعتراف سے کبھي انکار نه کریگي که یه صرف انهي کي محنت اور جانکاهي کا نتیجه هے که آج کانفرنس ایک مستقل ماهوار مالي حیثیت اپنے ساتھه رکھتي هے اور اسکے ممبروں کي تعداد دوگني چوگني هوگئي هے - چند سالوں سے انهوں نے مختلف صوبوں اور شہروں کے مسلمانوں کے تعلیمي حالات کے جمع و بحث کا جو سلسله شروع کیا هے ' وه بھي نہایت مفید و نافع هے اور ایک ایسا مقدم کام هے جس کو زیاده وسعت کے ساتھه کرنا چاهیے ' تاهم صرف صاحبزاده آفتاب احمد اکیلے کیا کرسکتے هیں جب تک که کانفرنس کو مفید و دلچسپ بنانے والے تمام اسباب و وسائل فراهم نهوں -

جس وقت سے لیگ قائم هوئی هے ' کانفرنس اور زیاده بے رونق هوگئي - اگر اب کانفرنس کے اجلاس لیگ کے ساتھه نهوں تو جلسے کا وهي حال هو جو رنگون اور دهلي میں هوا تھا -

صدها آدمي اپنے وقت اور روپیه کو صرف کرتے هیں ' کتنے افسوس کي بات هے که انکے اس صرف مال و وقت کا معاوضه همارے پاس صرف ایک چوبین اسٹیج هو ' جسپر سرخ کپڑے کا فرش کردیا گیا هو ؟ یا چند مرتب کرسیوں کي قطاریں ' جن پر رنگ برنگ کي پگڑیاں اور مختلف پیمانے کے قالبوں کي ترکي ٹوپیاں نظر آ رهي هوں اور بس !

ضروري رزولیوشنوں کو پیش کرنا چاهیے - رزولیوشن في نفسه بیکار چیز نہیں - کالج اور اسکے مختلف صیغوں کیلیے روپیه بھي جمع کیجیے - اسمیں کیا هرج هے - لیکن اسکے ساتھه هي " ال انڈیا کانفرنس " کے ادعا کو ملحوظ رکھکر عام قومي ضروریات اور مقامي حالات کو بھي پیش نظر رکھنا چاهیے اور کچھه ایسا سامان بھي مہیا کرنا چاهیے جس سے قوم کي علمي معلومات ' اخلاق و تربیت ' اور مذاق تقریر و تحریر کو بھي نفع پہنچے -

بڑا سوال مجمع کي فراهمي هے - یه کیا هے که ایک مجمع موجود هے اور اُس سے کام نہیں لیا جاتا ؟ ضرورت تھي که یه قوم میں فن خطابت (اریٹري) کي ایک درسگاه هوتا ' اهم علمي و دیني مطالب پر مبسوط لیکچر دیے جاتے - اسلامي علوم و اداب کي تحقیق و تحفظ اسکا ایک اهم ترین مقصد هوتا - اسکے اعضا آثار اسلامیۂ هند کي تحقیق و تفتیش کرتے ' اور هندوستان کے عهد اسلامي کے متعلق ایک محققانه سرمایه تاریخي فراهم کیا جاتا - اسکے ساتھه هر سال ایک علمي نمایش هوتي ' جسمیں مسلمانوں کے گذشته تمدن کے آثار و بقایا جمع کیے جاتے اور اسکے مختلف صیغوں پر متعدد لیکچر طیار کیے جاتے -

اصلاح رسوم ایک نہایت ضروري کام تھا مگر خواجه غلام الثقلین اس سے مستعفي هي هوگئے -

میں چاهتا هوں که اس سال کانفرنس میں کچھه وقت صرف اسي موضوع پر صرف کیا جاے که " وه کیا وسائل و ذرائع هیں جنکے اختیار کرنے سے کانفرنس کا مجمع زیاده مفید و انفع هو سکتا هے "

مجھے امید هے که جناب صاحبزاده افتاب احمد خاں صاحب اسپر توجه فرمائیں گے -

مسلم لیگ

اس سال مسلم لیگ کے جلسے میں غالباً بعض ایسے مسائل مہمه پیش هوں ' جنکے فیصلے کے بعد همیں یه سمجھنے کا آخري موقعه ملجائیگا که لیگ کوئي ضروري شے هے یا نہیں ؟

غور کرتا هوں تو مسلمانوں کے موجوده سیاسي تغیرات میں قدرت الهیه کے عجیب عجیب کرشمے نظر آتے هیں ! فسبحان من لا یتغیر !!

کل کي بات هے که لیگ کي فرهنگ مصطلحات میں سیاست کے معني غلامي کے لیے تھے ' اور سیاسي جد و جهد کا نظام عمل یه تھا که چند بڑے آدمیوں کے احکام کي بلا چون و چرا تعمیل کي جاے - اسلیے که انکے پاس روپیه هے ' اور اسلیے که لیگ کو بھي روپیه دیتے هیں یا دم ازدم دیسکتے هیں -

اس اثنا میں حوادث نے ورق الٹا اور سلطان وقت نے حکم دیا که آنکھیں کھولو ! چند بندگان خداے لیگ کے چهرے سے نقاب الٹي اور چند مهینے کے جهاد لسان و قلم کے بعد هي قوم کو نظر

هیں جو کانگریس کي شرکت کو مسلمانوں کیلیے مضر بتلاتے تے نہیں شرماتے ' اور " مسلمه قومي پالیسي " آنجہاني کا ذکر خیر بھي گاه گاه چھیڑ دیا کرتے هیں ' تاهم مجھے یقین ہے که سلطان وقت کے فرمان کے آگے یه تمام مذبوحي مساعي بیکار هیں ' کیونکه جو حق تھا وہ ظاهر هوگیا ' اور جو باطـــل تھا اُسے اپني جگه خالي کرني پڑي : ان الباطل کان زهوقا -

خود نتائج هي نے فیصله کردیا که جو لوگ قوم کو ملک کے پالیٹکس سے علحده رکھنا چاهتے تھے ' اور مسلامي کا بیج بوکر اسکے نتائج کے منتظر تھے ' باوجود کامل ایک قرن کي نگہداشت کے جو خود انہوں نے کي ' اور باوجود اُس ساحرانه آبپاشي کے جو قوۂ ابلیسیه انکے پس پشت سے کر رهي تھي ' بالاخر ناکام و نامراد هوے اور غلامي کا " شجرة الزقوم " کو برگ و بار لایا ' پر کامیابي کا پھل اُسے نصیب نه هوا : اولائـــک حـــزب الشیـــطان ' الا ان حـــزب الشیـــطان هم الخاســرون (۱۸ : ۵۸)

مجھے پورا یقین ہے که اگر امسال کا کانگریس کا جلسه کرانچي کي جگه شمالي هند کے کسي شهر میں هوتا تو نہایت کثرت سے مسلمان شریک هوتے : و لوکره المفسدون المفسدون الدجالون - لیکن افسوس که کرانچي ان اطراف سے بہت دور ہے اور ابھي ملکي سیاست سے پوري طرح دلچسپي لینے کیلیے مسلمانوں کا مذاق ایک دو سال اور طلب کرتا ہے -

مدتوں تک جو بیڑیاں پاؤں میں رهي هیں ' وہ اب کھل کر گر گئي هیں ' مگر اسکو کیا کیجیے که بیڑیاں بہت بوجھل نہیں - خود انسے تو نجات ملگئي مگر انکے اثر سے هنوز نجات نہیں ملي ہے - پاؤں اسطرح سوجھ گئے هیں که ایک زمانه تک بغیر کسي بند کے بھي بند ہے رهیں گے !

کانفـــرنس (اگـــره)

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علي گڈه کا جلسه آگره میں ہے -

افسوس که مجھے مہلت نه ملي ورنه کانفرنس کے متعلق بعض ضروري امور پر متعدد ایک دو مضامین لکھکر صاحبزاده صاحب کے پاس بھیجنا چاهتا تھا - یه مسلمانوں کا تمام ملک میں ایک هي عظیم الشان مجمع ہے جو هر سال منعقد هوتا ہے ' ورنہ هم نے اگر اسکو مفید بنا دیے تو اس اجتماع سے حقیقي علمي و تعلیمي فوائد حاصل کرنے کي کوشش نه کي جاے -

میں اس وقت دلیل بسند نه کرونگا که علي گڈه کانفرنس کي تاسیس و تشکیل کي تاریخ کا تجسس کروں - نه مجھے اسکي ضرورت سمجھتا هوں که لوگوں کو یاد دلاؤں که سید صاحب مرحوم نے کانفرنس صرف اس خیال سے قائم کي تھي ' تاکه انڈین نیشنل کانگرس کے مقابلے میں ایک ایسا مجمع پیدا کردیا جاے جو ٹھیک انہي تاریخوں میں منعقد هو ' جن تاریخوں میں کانگرس کا اجلاس منعقد هوتا ہے ' اور اس طرح مسلمانوں کو کانگرس کي شرکت سے روکا جاے !

آپ آئے ہے مجرا ئي عذ لیکن بھي تھا !

یه لا حاصل ہے - مقصد تاسیس کچھه هو ' بهرحال یه مسلمانوں کا اولین تعلیمي مجمع ثابت هوا - کیونکه جہاں تک مجھے معلوم ہے ' کانفرنس سے پہلے مجلس مذاکرۂ علمیه کلکته کے سوا (جس میں سید صاحب مرحوم نے فارسي لکچر دیا تھا اور جواب سنٹرل محمڈن ایسوسي ایشن کلکته کے نام سے محض اسماً باقي ہے) تمام ملک میں کوئي مجلس موجود نه تھي - وہ بھي محض مقامي تھي اور حکومت کے بعض اغراض سیاسیه کیلیے ایک آلۂ کار بن کر رهگئي تھي -

سید صاحب کے زمانے هي میں اسکي دلچسپیاں بہت بڑھگئیں - ابتدائي ایک دو جلسوں کے سوا ' بالعموم جلسے شاندار هوے ' اور رفته رفته قومي خطابت کا یه ایک ایسا اسٹیج بن گیا ' جہاں تک پہنچنے اور تقریر کرنے کي لوگوں کو خواهش هونے لگي -

اُسکے ساتھه هي علي گڈه کي تحریک کي اشاعت اور فراهمي مال اعانت میں بھي اس سے مدد ملنے لگي - رزولیوشن کا مشغله ابھي پوري طرح شروع نہیں هوا تھا -

اگر آج یه سوال کیا جاے که کانفرنس کے وجود سے قوم کو کسقدر فوائد حاصل هوے اور کس قدر نقصان ؟ تو میں اسکا جواب دینا پسند کرونگا - کانفرنس سے ایک اشد شدید نقصان تو یه پہنچا که اسکا وجود بھي منجمله اُن موانع کے تھا ' جنکے ذریعه مسلمانوں کو سیاست کے درس و درق سے روکا جاتا تھا اور پالیٹکس باغ عدن کا شجر ممنوعه بن گیا تھا که : لا تقربا هذه الشجرة فتکونا من الظالمین (۳۳ : ۲)

در حقیقت اس سعي نے مسلمانوں کو اس درجه سخت نقصان پہنچایا ہے که نہیں معلوم اسکي تلافي کبھي بھي هوسکیگي یا نہیں - اور میں ایک لمحه کیلیے بھي آجکل کے اُن مدعیان حریت کا سا نفاق جائز نہیں رکھه سکتا ' جو ایک طرف تو بتکدے سے بھي رسم و راه رکھنا چاهتے هیں اور دوسري طرف راه حرم میں بھي دوڑتے هیں ' اور پھر یه تاویل کرکے اپنے جي کو خوش کرلیتے هیں که جس وقت مسلمانوں کو پولیٹکل اعمال سے روکا گیا تھا ' اُسوقت کیلیے ایسا هي موزوں تھا - یعني جو کچھه هم نے پہلے کیا وہ بھي ٹھیک تھا - اور جو کچھه اب کر رهے هیں یه بھي ٹھیک ہے - دونوں راهوں میں سے ایک راه کے اختیار کرنے کي ضرورت نہیں : مذبذب بین ذلک ' لا الی ها اولاء و لا الی ها اولاء !

به تو اسکا " عیب " تھا :

عیب مي جمله بگفتي هنرش نیز بگو !

" هنر " کا یه حال ہے که علاوه اُن ضمني فوائد کے جو کسي ایسے سالانه اجتماع سے اتحاد و ملاقات ' و مبادله خیالات ' و جلب روابط کي صورت میں حاصل هوتے هیں ' ایک بڑا فائده خطبات علمیه کا بھي تھا ' جو گو زیاده اهم و وسیع صورت حاصل نه کرسکا ' تاهم اردو ادبیات میں کئي مفید و نافع چیزوں کا اسکي بدولت اضافه هوگیا - نواب محسن الملک کے دو لکچر مسلمانوں کي تهذیب پر گو محققانه نہیں هیں اور زیاده تر سرسري تراجم و اقتباسات کا مجموعه هیں ' تاهم مفید و دلچسپ هیں - مولوي سید علي بلگرامي کا لیکچر تمدن عرب کي تاریخ پر بہت مفید ہے - مولانا شبلي نعماني کے متعدد اهم رسائل کانفرنس هي کي تقریب سے لکھے گئے - مولانا حالي کي اکثر موثر نظمیں اسي کے جلسوں میں سنائي گئیں -

تاریخ علوم کا یه ایک اهم مسئله ہے که مسلمانوں نے اپنے عهد علمي میں صرف یہي کیا که قدما کے علوم عربي زبان میں منتقل کرلیے ' یا اسپر کچھه اضافه بھي کیا ؟ علي الخصوص فلسفه میں (بقول بعض بے خبر مستشرقین فرنگ کے) وہ صرف " ارسطو کي گاڑي کے قلي " هي تھے یا انہوں نے ارسطو سے الگ هوکر خود بھي اپني حکمیات کا کوئي دور شروع کیا تھا ؟

اله آباد کانفرنس میں مولانا شبلي نے ایک تقریر کي تھي اور چاهتا تھا که کانفرنس هي کے سلسلے میں اس موضوع پر ایک ذخیرۂ مباحث مرتب کیا جاے -



دار الفنـــون کالج قسطنطنیـــه کا جلسه ادرنـه کي واپسي کیلیے -



خواتیـن قسطنطنیه کا جاسه اعانت هـلال احمر کیلیے

"عالیه زینب" ایک مشهور ترک خاتون مظالم بلقان پر لکچر دے رهي هے -

آگیا کہ جس کہلونے کو سنہری دیکھکر والۂ و شیفتہ تھی ' اسکا رنگ تو ضرور سونے کا ہے ' پر قیمت سونے کی نہیں - پس وہ بیدار ہوئی و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین !

اسکے بعد ایک جماعت پیدا ہوئی جسمیں بعض لوگ تو وہ تھے جنکو ہدایت الہی نے روز اول ہی سے چن لیا تھا : و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - اور کچھہ وہ تھے جو گو ابتدا میں اس دعوۃ کے مخالفین و منکرین میں شامل رہے اور حتی الوسع انہوں نے اپنی قوتوں کو وقف مخالفت بھی کیا : استکبارا فی الارض و مکر السئی - لیکن : ولا یحیق مکر السئی الا باھلہ - بالآخر یا تو ناکامی نے سبق عبرت و موعظت دیا ' یا بعض اغراض و مقاصد نے مصلحت وقت کی سرگوشی کی - بہر حال انہوں نے روش بدلی اور آزادی وحریت کی راہ کا اعلان کیا - نیتوں کا خدا علیم ہے ' مگر میری دعا ہے کہ خدا انہیں استقامت و صداقت عطا فرما کے و آخرین منہم لما یلحقوا بہم - کے مقام سے بہرہ اندوز فرمائے -

موجودہ حالت یہ ہے کہ لیگ نے چند قدم آگے بڑھائے ہیں اور ایک بہت بڑے بند فکر کے توڑنے کا اعلان کیا ہے - خیالات کی تبدیلی نے قوت پیدا کرلی ہے ' اور جو خیالات کل تک چند " دشمنان علی گڈہ " کے تھے ' آج بہت سے پرستاران علی گڈہ کے ہوگئے ہیں - حتی کہ حال میں ہز ہائنس سر آغا خان کی جو چٹھی انکے استعفے کی نسبت موسوم بہ سید وزیر حسن شائع ہوئی ہے ' وہ خود سرسے لیکر پیر تک انہیں خیالات سے لبریز ہے - فی الحقیقت یہ ایک بہت بڑی حق و صداقت کی فتح مندی اور الہی کار و بار کے محیر العقول اور سریع الظہور نتائج ہیں ' جن سے صاحبان بصیرۃ ' عبرۃ و موعظۃ حاصل کرسکتے ہیں : ان فی ذالک لذکری ' لمن کان لہ قلب او القی السمع و ھو شہید !

بس اب قوم کے سامنے اسکی سیاسی زندگی کا آخری سوال درپیش ہے - پچھلے دو تین مہینوں کے اندر جو واقعات انگلستان میں گذرے ' انہوں نے فی الحقیقت قوم کیلیے وہ منزل گذشتہ پھر از سر نو سامنے کردی ہے ' جس سے پچھلے دنوں وہ سمجھتی تھی کہ گذر گئی - یہ مناقشہ گو سید وزیر حسن اور سید امیر علی کے درمیان شروع ہوا مگر اب مکمل جماعت اور اشخاص کا سوال بن گیا ہے ' اور اگر یہ یہاں تک بڑھگیا ہے کہ لیگ میں اسکا فیصلہ کیا جائے تو ہمیں چاہیے کہ ٹھیک ٹھیک فیصلہ ہی کردیں -

شخصاً میں سید امیر علی کی عزت کرتا ہوں اور ان ایرادات و شخصی اعتراضات سے اس بحث کو آلودہ کرنا پسند نہیں کرتا جو بعض معاصرین فریقانہ اثر میں کر رہے ہیں - لیکن ہماری قوم کے چند بڑے افراد کے سوا شاید دنیا کا ہر صاحب عقل انسان اسکی تصدیق کریگا کہ کسی آدمی کا بڑا یا نیک ہونا اس امر کیلیے مستلزم نہیں ہے کہ اسکی ہر خواہش کی تعمیل بھی کی جائے -

سید وزیر حسن کا اس سے زیادہ کوئی قصور نہیں کہ ڈنر کی شرکت سے انکار تو انہوں نے کوارا نہیں کیا اور اسکے بیان کردہ وجوہ کے اعتراف و احترام سے انکار کردیا - نیز بے لاگ اور بے پردہ آزادی کے ساتھہ گرم سب و لہجہ میں اپنے خیالات ظاہر کیے -

مسٹر سید امیر علی نے لندن مسلم لیگ کا قصہ بھی چھیڑ دیا - وہ تنخواہ تھی مانگتے ہیں اور مالک و آقا بھی خود ہی بننا چاہتے ہیں !

• لندن مسلم لیگ ابتدا سے آل انڈیا لیگ کی شاخ ہے مگر ایک ایسے تمسخر انگیز طریقہ سے جو کسی پڑھے لکھے آدمی کیلیے زیبا نہیں ' وہ کہتے ہیں کہ باوجود اسکی شاخ ہونے اور ہندوستان سے روپیہ لینے کے ' وہی لیگ کی پالیسی کی مالک بھی ہوگئی !

کان مملوکی فاضحی مالکی
ان ھذا من اعاجیب الزمن !

قوم کو اس موقع پر یاد رکھنا چاہیے کہ تمام کاموں کا اصل مبدء جماعت اور اشخاص کا سوال ہے ' اور آزادی و غلامی کا اصل مرکز بحث صرف یہی ہے جو اسکے سامنے آگیا ہے - جب تک تقلید کی بندشیں گردن میں پڑی رہتی ہیں ' جب تک دماغ غلامی کیلیے نہ کہ فکر و اجتہاد کیلیے ہوتا ہے ' جب تک قوم کے افراد اپنے دماغ سے خود کام نہیں لیتے بلکہ اسکی باگ چند اشخاص کے ہاتھوں میں دیدیتے ہیں ' اور جب تک کہ دولت و علم ' عز و جاہ ' رسوخ و حکومت ' اور قدامت و عمر کی پرستش کی جاتی ہے اور حق و صداقت کا معیار صرف بڑے لوگوں کی شرکت ہوتی ہے نہ کہ کسی شے کی حقیقت و حقانیت ' تو اس وقت تک یقیناً ہر شخص اس خیال کے تصور سے کانپتا اور لرزتا ہے کہ فلاں بڑا آدمی ہم سے روٹھہ نہ جائے ' اور فلاں اونچی کرسیوں پر بیٹھنے والا ہم سے الگ نہ ہوجائے ' لیکن اگر یہ سچ ہے کہ اشخاص پرستی کا بت کدہ ٹوٹ چکا ہے اور قوم اپنی زندگی کو خود اپنے زندگی سے ثابت کرنا چاہتی ہے نہ کہ زید و عمر کے سامنے ہاتھہ باندھکر ' تو آخری وقت آگیا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں اصول و صداقت کا ساتھہ دیکر اسکا ثبوت دے -

خود سر آغا خان نے اپنی چٹھی میں اس مسئلہ کی صداقت کا نہایت سنجیدگی سے اعتراف کرلیا ہے - اصول و آزادی ایک شے ہے جو ایک ہزار سید امیر علی کے امثال و اعمال سے بھی زیادہ قیمتی اور محبوب ہونی چاہیے - ھذہ تذکرہ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا -

سید امیر علی کیلیے قومی خدمت کے بہت سے میدان موجود ہیں اگر وہ کام کرنا چاہیں - بہتر ہے کہ مسلمان اب انہیں پالیٹکس سے علحدہ ہی رہنے دیں - آخر کب تک بدبخت مسلمانوں کا پالیٹکس سر آغا خاں یا سید امیر علی کے بت کدے کا نام ہوگا ؟

صفحۂ خاص

اس ہفتے " دار الفنون " قسطنطنیہ کا مرقع شائع کیا جاتا ہے جو عہد دستور کے بہترین اعمال علمیہ میں سے ہے - اس مرقع میں ابتدا کی صفوف اساتذہ و معلمین کی ہے جنکو موجودہ نہضۂ علمیۂ عثمانیہ کا خلاصہ کہنا چاہیے - اثناء جنگ بلقان میں اس درسگاہ کے معلمین و متعلمین نے متعدد موقعوں پر ایثار و جاں نثاری کی امثال نمایاں پیش کیں ' جنکا تذکرہ بارہا اردو جرائد میں ہوچکا ہے -

دوسری تصویر ایک مرقع عبرت اور لوحۂ انتباہ و موعظۃ ہے - یہ خواتین قسطنطنیہ کے اس عظیم الشان اجتماع کا مرقع ہے جو سقوط ادرنہ کے وقت منعقد ہوا تھا ' اور جس میں عثمانی خواتین غیور و ملت پرست نے اپنے تمام زیور اتار کے دیدیے تھے - یہ تصویر الہلال میں ایک مرتبہ نکل چکی ہے جبکہ میں مسوری میں تھا مگر میری عدم موجودگی کی وجہ سے ایک سخت غلطی ہوگئی ' یعنی تصویر کے نیچے اصل موقعہ و موضوع مجلس کی تشریح نہ کی گئی - اسلیے مکرر شائع کرکے تصحیح کردی جاتی ہے -

شئون عثمانیه

مسئلۂ شرقیہ

ریاست ھاے بلقان بعد از جنگ

آسٹریا اور روس

جو لوگ سیاست کے غوامض و دقایق سے واقف ھیں انکا متفقه طور پر بیان ھے که بلقان کي پہلي اور دوسري جنگ میں شکست کا اثر صرف دولت عثمانیه تک محدود نہیں رھا بلکه اس کا اثر آسٹریا تک بھي پہنچا ھے - اس شکست نے مقدونیه اور سلانیک کے متعلق ان تمام خوشگوار اور دیرینه امیدوں کو یکسر دبح کردیا جو آسٹروي سیاست کے سینوں میں همیشه آباد رھتي آئي ھیں - وہ سینے جو کل تک ان امیدوں کا کاشانه تھے' آج انکا سدسان مدفن ھیں ' ایسا مدفن جنھیں دوبارہ بعث و حشر کي امید نہیں '

آسٹریا نے جلد ان گونا گوں خطرات اور مشکلات کو محسوس کرلیا جو اس کو ھر طرف سے گھیرے ھوے تھے اور اسکي پالیسي کي ناکامي کي صورت میں اسکو ھلاکت و بربادي کي دھمکي دیتے تھے - اسنے دیکھا که اپني غلطي یا مجبوري سے اس نے ان سلافیوں کو اپنے حوالي میں پھیلنے اور بڑھنے کا موقعه دیدیا - اب یه یہاں تک بڑھگئے ھیں که خود اسکے ھر طرف سے گھیر رھے ھیں اور اسکے اصلي باشندوں پر زندگي کے دروازے بند کررھے ھیں - پس اگر اسي طرح یه بڑھتے ھي رھے تو یقیناً ایک دن اسقدر بڑھجائینگے که پھر کسیطرح روکے نه رکینگے ' اور اگر اسوقت انھوں نے ان ھزارھا سلافي دلوں میں سلافیت کا خوابیدہ غرور بیدار کردیا ' تو پھر یقیناً سلطنت آسٹریا کي بنیادیں ھلجائینگي اور یه عظیم الشان قصر حکومت زمین کے برابر ھوجائيگا -

یه خطرات جب اسکے سامنے آئے تو اسکو کھٹکا پیدا ھوا - اس نے فوراً اسکے تدارک کي کوشش کي - البانیا کو اپنا آلۂ عمل بنایا اور اسکو دول کے سامنے اسلیے پیش کیا تاکه وہ معاملات بلقان میں مداخلت کا ایک وسیله اور بحر اسود کي طرف امنڈ نے والے سروي سیلاب کي راہ میں ایک سد آھنین بن جائے -

اس نے اپني تجویز کي سفارش اس قاعدۂ مزعومه سے کرائي ' جو دول عظمي همیشه سلطنت عثمانیه کے مقابله میں دھرایا کرتي ھیں گو اُن سے بڑھکر کوئي انساني گروہ اسکا مخالف نہیں - یعني " ملک صرف اھل ملک کے لیے ھے " -

نیز اسکي تائید ان عظیم الشان افواج سے کي جو اس نے سروي اور روسي حدود پر جمع کرنا شروع کردیں - اسکے دونوں حلیف یعني اطالیا اور جرمني بھي اُسکي تائید میں سرگرم تھے

پس اسکا نتیجه یه ھوا که مسئلۂ بلقان سے ایک اور مسئله پیدا ھوگیا جو اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ اور زیادہ خطرناک تھا - بلکه روس اور آسٹریا اور بالآخر اتحاد ثلاثي اور مفاھمت ثلاثیه میں ایک ایسے اختلاف کا محور تھا جو ممکن تھا که جنگ تک منجر ھوجاتا -

ھم کو غالباً اس رد و کد اور بحث و مباحثه کے ذکر کرنے کي ضرورت نہیں جو اشقودرہ وغیرہ یعني مسئله البانیا کي شاخوں کے متعلق ھوا - بلکه اسقدر کہدینا کافي ھے که آسٹریا اپنے مقصد میں کامیاب ھوئي اور اس نے اساطین سیاست یورپ کو مشغول رکھا -

یورپ کے ارباب سیاست جنمیں انگلستان کا وزیر خارجیه سب سے آگے آگے تھا ' اسوقت کے تصور سے کانپنے لگے جب که روس اور آسٹریا میں جنگ چھڑ جایگي اور پھر رفته رفته تمام یورپ میں پھیل جایگي - اسلیے انھوں نے اس مسئله کو سب سے زیادہ اھمیت دي - لندن میں سفرا کي مجلس کے جلسوں میں تمام دوسرے مواضع پر اس معاملے کو مقدم رکھا گیا اور بالآخر یه فیصله کیا که البانیا دول عظمی کي زیر نگراني رھے -

لیکن سچ یه ھے که اس مسئله کا جو حل انھوں نے تجویز کیا ھے محض لغو اور بے معني ھے اور اپني زندگي کے لیے بہت تھوڑي عمر رکھتا ھے -

روس جو ابدي ساخته پرداخته ریاست سرویا کي تائید کر رھا تھا ' اگر ذرا بھي تفکر و تامل سے کام لیتا اور ماضي سے مستقبل کے لیے عبرت حاصل کرتا ' یعني سرویا کو ترغیب دیتا که وہ ان شہروں کے الحاق سے باز رھے جو خاص البانی ھیں تو بہت اچھا ھوتا ' کیونکه اس صورت میں سرویا اس عنصر کو قبضۂ اقتدار میں رکھنے کي تکلیف سے بچ جاتي جس سے اب ھر وقت نافرماني و بغاوت کا اُسے خطرہ رھیگا - اسکے علاوہ اسے البانیا کي دوستي بھي حاصل ھوجاتي ' مگر روس سروي مطامع کے ساتھه ساتھه چلا ' اور سرویا نے اس طلائي اصول کے بالکل برعکس ' پر زرین ' دیرہ ' اور چند ایسے شہر ملا لیے جو البانیا کا جزو سمجھے جاتے ھیں -

اس حرکت سے اس نے بیکار البانیوں کو چھیڑ دیا اور انمیں وہ قومي غرور پیدا کردیا جو ھمیشه انھیں اپنے مغصوبه شہروں کي واپسي کے لیے بر انگیخته کرتا رھیگا -

جسطرح که جرمني سے الزاس اور لورین کي واپسي کے لیے فرانسیسي' اور آسٹریا سے اُسکے مغصوبه شہروں کي واپسي کے لیے اطالي بیچین رھتے ھیں -

اسکي ایک روشن دلیل یه ھے که جونھي البانیوں کو سروي فوج کے منتشر ھونے کي خبر معلوم ھوئي ' فوراً آسٹریا کے اغواء و تحریض سے اُٹھے تاکه ان شہروں کو واپس لے لیں جو سرویا نے ملا لیے ھیں اور اسطرح اس نقصان کي تلافي کریں جو سفرا کي کانفرنس کے فیصله سے انھیں پہنچا ھے -

وہ بغیر ذرا بھي غور و فکر کیے ھوے اسطرح سروي فوج پر ٹوٹ پڑے ' گویا اب تک گذشته انقلابات اور دولت عثمانیه سے بغاوتوں میں جسقدر خون بہا ھے ' یا آخري جنگوں میں جو کچھه مصائب و شدائد ان پر نازل ھوے ھیں' وہ کچھه بھي نه تھے - سروي فوج منظم اور باقاعدہ تھي - اسکي مدافعانه تشباریوں کے آگے یه نه ٹھہر سکے اور بالآخر پسپا ھوگئے -

بريد فرنگ

بلغـــراد بعــد از جنــگ

عام افسردگي اور اوداسي - آسٹريا کے خلاف جنگي جوش - ايم پشچ اور انکے رفقاء سے ناراضي

(گريهف ۱۲ - نومبر)

ايک سياح جو خود بلغراد يا بلغراد سے شاهنشاه فرانسس جوزف کي سلطنت (آسٹريا) ميں جانا چاهتا هے' وه اب اپنے آپ کو جنگ و خراب کے معمولي امتحان سے مسخ تر حالات ميں گهرا هوا پائيگا -

اسے زموني ميں اس آرامده ٹرين سے اترنا پڑيگا جو اسے بدا پست سے لا رهي هوگي - وه اتر کے ان تيسرے درجه کي گاڑيوں ميں سوار هوگا جنميں ازدحام کثير' روسدي نم' اور کاربولک کي بو بسي هوئي هوگي - يه گاڑياں اس ٹرين کے متعلق هيں' جسکو عوام "کولرا ٹرين" کہتے هيں اور جو اب زموني اور بلغراد کے ما بين سفر کرتي رهتي هيں - اس پر بيٹهکے وه بالآخر سرويا کے دار السلطنت ميں پهنچ جائيگا -

مجهے سب سے آخري بار آئے هوئے تقريبا دو سال هوئے هونگے - به نسبت اسوقت کے اسوقت شہر کي ظاهري شکل سے کہيں زياده لوگوں کے خيالات و حسيات ميں انقلاب عظيم هوگيا هے - گو يه صحيح هے که ان سڑکوں کي حالت ميں معقول ترقي هوي هے جو پہلے بہت هي بري حالت ميں رها کرتي تهيں' اور يه بهي صحيح هے که بڑي رقم ان مخصوص شاهراهوں کي سطح کي درستگي ميں صرف کيجا رهي هے' جن پر سے گاڑي کي آمد و رفت آجکل اسي وجه سے موقوف هے - تاهم سڑکوں کي ظاهري سطح جس درجه صاف هوگئي هے' اتني هي معنوي رونق و شان سے محروم هے'

عموما سڑکوں اور قهوه خانوں ميں زنده دلي کي کمي نظر آتي هے - بہت سے افسر دار السلطنت سے باهر هيں اور بہت سے زخمي يا بيمار- چست اور درخشاں وردیوں کي کمي' مشوه الوجوه اور مقطوع الاعضاء مردوں کي ايک تعداد عظيم' هزارها ماتمي لباسوں کا طبعي منظر جو ابهي تک گم شده عزيزوں کے سوگ ميں پہنے جا رهے هيں' اور ان تمام چيزوں کے ملے جلے اثر نے ايک عام افسرده دلي اور اُداسي پيدا کردي هے' جہاں جنگ سے پہلے هر وقت چہل پہل اور شادي و خرمي رهتي تهي !

قيام بلغراد کے اثناء ميں مجهے هر قسم اور هر درجه کے لوگوں سے گفتگو کا موقع ملا - انميں ميرے وه دوست بهي تهے' جنکو ميں برسوں سے جانتا هوں - وه لوگ بهي تهے جن سے ميں پہلي بار ملا - مگر شادماني و خرمي کے بدلے' جسکي ايک ايسي قوم ميں موجودگي کي توقع هر شخص کو هوگي جو کامياب جنگيں لڑ چکي هے اور اسکي شہنشاهي ميں ايک وسيع قطعه زمين کا اضافه هوچکا هے ؛ مجهے يه نظر آيا که ايک قسم کي پر اسرار اداسي هے جس نے اس پوري آبادي کا احاطه کر ليا هے !!

يه ايک ايسا واقعه هے که نه تو کوئي سروي اس سے انکار کرسکتا هے اور نه اسکي کوئي وجه بيان کرسکتا هے - اگر اسکا ذکر آئيگا تو بعض تم سے کہينگے که اس غير مشکوک افسردگي کي وجه يه هے که البانی انقلاب کي وجه سے بازار سرد پڑگئے هيں - بعض کہينگے که اسکا سبب يه هے که سرويا کے ليے يوناني و عثماني پيچيدگي کے سنگين خطره هونے کا احتمال هے - بعض اسکا باعث يه بيان کرينگے که جو لوگ ان دو جنگوں ميں شريک رهے هيں' وه ابهي تک جنگ کے فظائع و اهوال بهولے نہيں هيں -

بجائے خود يه تمام اسباب و وجوه خواه صحيح هوں يا غلط' مگر اس غمناک حالت کي اصلي وجه يه معلوم هوتي هے که هر تعليم يافته سروي جانتا هے که سرويا کے سب سے زياده خطرناک اور سب سے زياده قوي دشمن يعني آسٹريا سے ايک سنگين مقابله هوے بغير' نا ممکن هے که ملک کي قومي پاليسي کي پيروي کي جائے يا اسکو ترقي ديجائے - خصوصاً البانيه کي طرف پيشقدمي جو فوجي جماعت چاهتي هے -

سرويوں ميں اگرچه بہت سے عمده صفات هيں مگر تاهم وه کم و بيش مغرور اور خود اعتماد هوتے هيں - اسليے موجوده حالت ميں کوئي سے ايسي کہيں جسکے متعلق وه يه خيال کريں که وه نہيں کرسکتے' مگر جبکه ميں ايک طرف يه ديکهکے متعجب هوا که بلغاريوں کي صف سے سروي فوج تک کے دل ميں نسبتاً کسقدر کم تبدل رهے' تو ان خيالات کو معلوم کرکے نقش حيرت بهي هوگيا جو آسٹريا کے متعلق سرويوں ميں پهيلے هوے هيں -

سرويوں نے هميشه اپنے اس بڑے همسايه کو نفرت و بغض کي نظر سے ديکها' مگر اس زمانه کو چهوڑ کے جبکه الحاق بوسينيا سے پيچيدگياں پيدا هوئي تهيں' کبهي بهي انکو ايک ايسي جنگ کا علانيه دم بهرتے هوے نہيں سنا گيا' جسميں اگر وه تنہا چهوڑ ديے جائيں تو يقيناً کو شکست هو -

در حقيقت اسوقت فوجي جماعت کے حسيات کي ايک خاص حالت هو رهي هے - مجهسے مشوره کے طور پر يه بيان کيا گيا که ممکن هے که سرويا اطاليا سے اس شرط پر معاهده اتحاد کرلے که اطاليا سرويا کو آسٹريا کے مقابله ميں مدد ديگي اور سرويا اطاليا کو ساحل بحر اسود کا ايک حصه ديديگي - وه حصه جسکي اطاليا کو اسقدر حرص و هوس تهي !

مجهے ايسے لوگوں سے' جنهيں ميں قابل اعتماد سمجهتا هوں' يه معلوم هوا هے که سروي فوج ميں فيصدي نوے اس خيال کے طرفدار هيں که آسٹريا سے ايک غير بعيد مستقبل ميں جنگ هوني چاهيے - ان خيالات کي بہترين تمثيل اس قصے سے هوتي هے جو آجکل بلغراد ميں مشہور هے -

" ايک خاتون جسکا تعلق سفارتخانه آسٹريا و هنگري سے هے؛ حال ميں دار السلطنت کے ايک ترقي يافته شفاخانے ميں زخميوں کي بيمار داري کرتي تهي - اس محسنه نے ايک زخمي سپاهي سے' جو يه نہيں جانتا تها که وه کون هے' کہا : " اچها' خير اب تو تم تمام لڑائياں کاميابي کے ساتهه ختم کرچکے " اسکے جواب ميں اس سپاهي نے بيساخته کہا : " نہيں' ابهي هميں آسٹريا سے لڑنا اور اسے شکست دينا باقي هے !! "

اسوقت حکومت آسٹريا اور فوجي حکام' دونوں البانيا اور بلغاريا کے آئنده پيش آنے والے ناگوار واقعات کے ليے تياري کي انتہائي کوشش کر رهے هيں - سرکاري طور پر تو يه بيان کيا جاتا هے که صرف دو ڈويژن دو باره جمع کرکے البانيا بهيجے گئے هيں -

آسٹریا سے یہ نہوسکا کہ انکو ورطۂ هلاکت میں ڈالکے خود بالکل علحدہ هوجاتی - اس نے اپنے بلغراد کے معتمد سیاسی کو حکم دیا کہ وہ سرویا کو البانی حدود میں بڑھنے سے روکے اور استقلال البانیا کے متعلق مجلس سفرا کی قرار داد کا خیال کرے - چنانچہ ۲۶ - اکتوبر کو آسٹریا کے معتمد نے سرویا سے البانی شہروں میں رهنے کے ناگوار نتائج دوستانہ طور پر بیان کیے اور اسکی تائید جرمنی اور اطالیا کے معتمدوں نے بھی کی -

حکومت سرویا نے اس دوستانہ بلاغ و تحریر کی کچھہ پروا نہ کی بلکہ اسکا جواب ایک ابہام آمیز نوٹ میں دیدیا -

سیاست یورپ کا ایک قدیم اور آزمودہ اصول ' قاعدہ مماطلت و تسویف ہے یعنی بعض نازک موقعوں پر اهم مسائل کو خواہ مخواہ تاخیر میں ڈالدینا اور اسطرح اس سے تاخ در تاخ مسائل پیدا کرلینے کہ فریق ضعیف انکے عرصے تک کی دقتوں کا مقابلہ نہ کرسکے اور محض امتداد وقت ہی سے شکست کھا جائے - یہی اصول ہے جس سے یورپ نے همیشہ ابتدائی موقعوں کو شکست دی اور انکی عزیز ترین متاع یعنی استقلال و خود مختاری نہایت آسانی سے چھین لی - اسکا استعمال اس کثرت سے هوتا ہے کہ مثال کے لیے همیں تاریخ کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں - همارے سامنے اسکی تازہ ترین مثال بد قسمت ایران موجود ہے -

سرویا نے چاہا کہ وہ بھی اسی اصول سے کام لے - اس نے البانی حدود سے فوج کی واپسی میں تامل شروع کی - اور کہا کہ وہ البانی حدود سے اپنی فوج اسوقت تک واپس نہیں بلا سکتی جب تک کہ پوری طرح امن قائم ' اور تعین حدود کی بابت دول کی تمام کمیٹیاں اپنے کام سے فارغ نہ هوجائیں ' کیونکہ اگر وہ ابھی اپنی فوج هٹالیگا تو اسے خوف ہے کہ کہیں البانی دوبارہ یورش نہ کردیں -

ظاهر ہے کہ یہ جواب حکومت آسٹریا کو کیونکر پسند آسکتا تھا ؟ اس نے اس جواب کو از قبیل مغالطہ خیال کیا ' اور یہ خیال کیا - کیونکہ شمالی سروی البانی حدود مجلس سفرا میں متعین هوچکے تھے - انکے تعین کا سوال باقی نہ تھا - البتہ جنوبی حدود ھنوز غیر منفصل تھے -

آسٹریا کے اس دوستانہ بلاغ کو دو دن بھی نہ گذرے هونگے کہ حکومت آسٹریا نے بلاغ نہائی (الٹیمیٹم) بھی دیدیا - حکومت آسٹریا نے سرویا کو اطلاع دی کہ اگر آٹھہ دن کے اندر وہ البانی حدود سے نہ نکلیگی تو نہایت سخت تدابیر اختیار کیجائینگی -

اسکے جواب میں سرویا نے روزہ زاری شروع کی اور لکھنے لگی کہ موجودہ حدود نے اسے البانی یورشوں کا ایک دائمی نشانہ بنادیا ہے ' اسلیے وهاں فوج کا رکھنا نہایت ضروری ہے - اسکے جواب میں رئشپوست اخبار نے جو ویانا آسٹریا کی زبان ہے ' کہا کہ " اگر موجودہ حدود سے سرویا کو همیشہ کیلیے حملوں اور یورشوں کا نشانہ بنادیا ہے تو کیوں نہیں کہتے کہ یہ کہ ان شہروں سے دست بردار هوجائے جنہوں نے اسے اس مصیبت میں ڈالدیا ہے "

لیکن اس تہدید و تحذیر میں حکومت آسٹریا کے تنہا رهجانے نے یورپ کے اکثر سیاسی حلقوں پر نہایت برا اثر ڈالا ' اور عام طور پر یہ خدشہ پیدا هوگیا کہ کہیں یہ کوئی اور زیادہ نہ الجھہ جائے ' یعنی روس اپنے ساختہ و پرداختہ کی مساعدت و تائید کے لیے نہ اٹھہ کھڑا هو -

روسی اور فرانسیسی حلقہ هاے سیاست آسٹریا پر سخت ناراض تھے اور اس متفردانہ اصرار کو دول عظمی کے حقوق پر ایک قسم کی دست درازی خیال کرتے تھے - قریب تھا کہ یہ معاملہ بڑھکے قطع علائق کی حد تک پہنچ جاتا مگر آسٹریا اپنے ارادہ و عمل کی اطلاع دول عظمی کو برابر کرتی رهی تھی ' اسلیے اس حد تک نہ پہنچنے پایا -

لیکن اس تدارک و حفظ ماتقدم کے باوجود فرانسیسی اخبارات اعتراضات کی بارش سے باز نہ آئے - انہوں نے حکومت سرویا کے خلاف اپنے دل کے بخارات خوب نکالے - ان معترضین کا سرخیل اخبار طان تھا - اس نے دو افتتاحیہ مقالات لکھے - ایک ۲۰ اکتوبر کو زیر عنوان " آسٹریا بلاغ نہائی " شائع هوا - اسمیں آسٹریا کے اس فعل پر اظہار تعجب کرتے هوے نہایت سختی کے ساتھہ دار و گیر کی تھی - اس نے لکھا کہ اگر وہ اس تہدید میں تنہا نہ رهتی بلکہ دول عظمی سے بھی شرکت و مساعدت کی خواستگار هوتی تو دول عظمی کی طرف سے یقیناً اسکو مدد ملتی - اپنے اس قول کی تائید میں اس نے ان مختلف مواقع مثلاً اشقودرہ کے حدود اور ساحل جبل اسود پر مظاهرۂ بحریہ وغیرہ کی طرف اشارہ کیا ' جنمیں دول نے آسٹریا کی مدد کی تھی - دوسرا افتتاحیہ ۲۱ - اکتوبر کو زیر عنوان " سیاست خرفاء " لکھا - اسمیں ان غلطیوں کو بیان کیا تھا جو آسٹریا نے مسئلہ البانیا میں کی هیں - اس نے لکھا کہ آسٹریا کی فرمایش سے دول عظمی نے مسئلۂ البانیا کو ایک بین الدولی مسئلہ قرار دیا - اب کوئی ایسی وجہ باقی نہیں رهی جو آسٹریا کی تنہا تہدید کو جائز قرار دے - اس مہم کا بار اب دول عظمی کے کاندھے پر ہے ' اسلیے جو کچھہ هونا چاهیے مجموعی طور پر هونا چاهیے - آخر مقالہ میں لکھا تھا کہ حکومت البانیا کے حفظ و بقاء کی کفیل وهی هیں جو اسکو عالم وجود میں لائی هیں -

انگریزی پریس نے آسٹریا کے اس انفراد و تنہا عملی کو چنداں اهمیت نہ دی - کیونکہ برطانی پبلک مسائل بلقان میں دماغ سوزی سے ایک حد تک اکتا سی گئی ہے - اب وہ صرف ان مسائل کو نظر اعتناء و اهتمام سے دیکھتی ہے جن سے امن عام کے مختل و برهم هونے کا خوف هوتا ہے - اسکے علاوہ اپنے داخلی مسائل میں وہ اسیطرح مشغول ہے کہ خارجی مسائل کی طرف توجہ کرنا مشکل ہے - البتہ انگریزی حلقۂ سیاست نے آسٹریا کے اس فعل کو ناپسند ضرور کیا - وہ یہ چاهتے تھے کہ وائنا کی حکومت پھر اسی پالیسی کو اختیار کرے جس پر وہ چند ماہ پہلے تھی یعنی سرویا کی خواهشوں کو روکنے کے لیے وہ دول عظمی کے ساتھہ ملکے تدابیر اختیار کرتی -

آسٹری اخبارات نے اس فرصت کو ضائع نہیں کیا جو انہیں اسوقت حاصل هوئی - انہوں نے اپنی حکومت کی پالیسی کی تصویب و تحسین شروع کر دی - " فرنسد میلات " جو ایک نیم سرکاری اخبار ہے ' آگے بڑھا ' اور ان تمام اعتراضات کے جواب دینے شروع کیے جو طان نے حکومت آسٹریا پر کیے تھے - اس نے لکھا کہ آسٹریا نے اپنی اس آخری کارروائی سے دول یورپ کی ایک خدمت جلیل انجام دی - کیونکہ اس نے اپنی فوری مداخلت اور اپنے حلیفوں کی مساعدت سے اس پیچیدگی کی بیخکنی کردی جو مماطلت و تسویف اور رد و قبول کی طرف لے جاتی اور اسکے بعد مشکلات تازہ کا دروازہ کھلجاتا -

بہرحال حکومت سرویا نے جب یہ دیکھا کہ ایک طرف تو آسٹریا اپنے ارادے میں پختہ و راسخ ہے اور دوسری طرف روس اسکی تائید سے خاموش ' تو مجبوراً اس نے سپر ڈالدی اور دول یورپ کے معتمدین کے ذریعہ سب کو آسٹریا کے درخواست کی تسلیم کی خبر بھیجدی - یہ خبر نہایت مسرت و طمانیت کے ساتھہ سنی گئی اور افق سیاست پر اوهام و وساوس کے جو ابر هاے کثیف چھائے هوے تھے ' سب کے سب چھٹ گئے -

معلوم نہیں لکھنو میں جو طریقہ مرتب ہوا ' وہ اس رسالے سے زیادہ جامع و بہتر ہے یا نہیں

اس رسالے میں حروف تہجی کی مفرد علامتیں قرار دیکر پھر انکی ترکیب کے مختلف اشکال و طرق متعدد اسباق میں لکھے ہیں اور مشق کیلیے جا بجا عبارتیں دی ہیں -

انگریزی کی علامتیں موجود ہیں اور حروف مشترک ' اسلیے اردو مختصر نویسی کی ایجاد و ترتیب سے مقصود صرف یہ ہے کہ خاص عربی و فارسی حروف کی علامتیں اس طرح وضع کردی جائیں کہ مختصر نویسی کے اداب و شروط ہاتھہ سے نہ جائیں - چنانچہ سید صاحب نے تمام حروف عربیہ و عجمیہ کیلیے نئی علامتیں قرار دی ہیں اور انکے لیے خاص قواعد وضع کرکے مثالوں سے جا بجا واضع کیا ہے -

گورنمنٹ صوبجات متحدہ اس ایجاد سے صرف پولیس کے محکمے میں مدد لے رہی ہے تاکہ پولیٹکل جلسوں وغیرہ کی تقریریں ضبط ہوسکیں - مگر ضرورت ہے عام طور پر اس سے فائدہ اٹھانے کی - سید صاحب دھلی میں اگر اپنے ایجاد کردہ قواعد کی تعلیم سے ایک دو شخص طیار کریں تو اشاعت رسائل سے یہ زیادہ بہتر ہو -

گلزار

ادب فارسی کے درس کیلیے یہ نیا مجموعہ بہت مفید ہوگا ' جسے اقا محمد کاظم شیرازی بی - اے - معلم فارسی بورڈ آف ایگزامنرس کلکتہ اور میرزا ابو جعفر صاحب بی - اے - مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ نے خان لنگران ' سفر نامہ شاہ ناصر الدین ' تاریخ سلاطین ساسانی ' حاجی ابراھیم بیگ ' انوار سہیلی وغیرہ سے مختلف دلچسپ ابواب منتخب کرکے مرتب کیا ہے - قیمت درج نہیں -

مولوی غلام علی آزاد بلگرامی کی دو نایاب کتابیں

(از مولانا شبلی نعمانی)

مولانا غلام علی آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہات کی دو سطریں ہات آجاتی ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملک کی خوش قسمتی ہے کہ مولوی عبد اللہ خان صاحب (کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد) کی کوششوں سے ان کی تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کی تصنیفیں آج کل شایع ہوی ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعرائے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھی رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ ازاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعری صحیح نہیں اور خزانۂ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے ' اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتدائے عہد اسلام سے اخیر زمانہ تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہزاروں اوراق کے الٹنے سے بھی ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کی روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کی وجہ سے اُن کی نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا اور صرف چند اشتہاری جملوں پر اکتفا کرتا ہوں ' لیکن مجھے امید ہے کہ شایقین فن ' شوق خریداری کا ثبوت دیکر ان کی روح سے شرمندہ نہ ہونگے - ملنے کا پتہ یہ ہے : عبد اللہ خاں صاحب - کتب خانہ آصفیہ - حیدر آباد - دکن -

ادبیات

خلق عظیم

ایک خاتون کی آزادانہ گستاخی

اور

رسول اللہ کا حلم و عفو

صلی اللہ علیہ و سلم

" ہند " تھی پردہ نشین حرم بو سفیان
لقب " ہند جگر خوار " سے جو ہے مشہور

بار گاہ نبوی میں وہ ہوئی جب حاضر
اس ارادہ سے کہ ہو داخل ارباب حضور

عرض کی خدمت اقدس میں کہ " اے ختم رسل
دین اسلام ہے مجھکو بہ دل و جاں منظور

آپ ہم پردہ نشینوں سے جو بیعت لیں گے
کونسے کام ہیں جن کا کہ برتنا ہے ضرور " ؟

* * *

آپ نے لطف و عنایت سے یہ ارشاد کیا :
" پہلی یہ بات کہ ہو شائبہ شرک سے دور

دوسری یہ کہ نبوت کا ہے لازم اقرار "
بولی : " ان باتوں سے انکار نہیں مجکو حضور "

پھر یہ ارشاد ہوا : " منع ہے اولاد کا قتل
اس شناوت سے ہر ایک شخص کو بچنا ہے ضرور "

عرض کی اسنے کہ " اے شمع شبستان رسل !
یہ وہ موقع ہے کہ عاجز ہے یہاں فہم و شعور

میں نے اولاد کو پالا تھا بڑی محنت سے
میں انھیں آنکھہ میں رکھتی تھی کہ تھے آنکھہ کا نور

بدر میں قتل انھیں حضرت والا نے کیا
ہم سے کیا عہد اب اسبات کا لیتے ہیں حضور " ؟

* * *

گرچہ یہ طرز ادب تھا غلطی پر مبنی '
گرچہ یہ بات تھی خود شیوۂ انصاف سے دور

اسکی اولاد نے خود جنگ میں کی تھی سبقت
لڑکے مارا کوئی جائے تو یہ کسکا ہے قصور ؟

لیکن آزادی اظہار تھی از بسکہ پسند
آپ نے فرط کرم سے اسے رکھا معذور !

(ماخوذ از تاریخ طبری کبیر - غزوۂ بدر میں ہند کے دو لڑکے کفر کی حالت میں اکر مارے گئے تھے -)

(شبلی نعمانی)

مگر جن لوگوں کو حالات کا اچھي طرح علم ہے ' انکو یقین ہے کہ مستحفظ فوج کے پانچوں عمدہ ڈیورژن نے اول درجہ کے سپاهي بلالیے گئے هیں اور اسطرح اک گونہ تمام کارکن فوج بلغاریا یا البانیا کے خلاف خدمت کے لیے تیار ہے -

کچھه هو' بهر حال فوجي حلقوں پر بڑي سرگرمي چھائي هوئي ہے - ابهي ابهي جب مستحفظ فوج کے سپاهي تین هفتے کے لیے غیر حاضر تھے' تو چشم زدن میں پیادوں کي چهٹي پلٹن جمع کرلي گئي تهي - اگرچه اس پلٹن کے افسروں میں سے تین ثلث یعني ٥٠ میں ٣٦ - اور ٥ هزار میں سے ١٥ - سو سپاهي معرکه بریگلنز میں کام آچکے هیں مگر لوگ کہتے هیں که باایں همه افسروں اور سپاهیوں نے جو بهت هي خوش و خرم معلوم هوتے تھے' فرض (ڈیوٹي) کي دعوت کے جواب میں بے تکلف لبیک کہا اور بٹالیوں نے اسي طاقت و زور کے ساتهه کوچ کیا جسکي امید تهي -

رهي ان ممالک کي داخلي سیاسي حالت' تو اسکي تفصیل یہاں چهیڑنا ناممکن ہے - اسقدر کہدینا کافي ہے که اگرچه ایک طرف موجودہ جنگ کي وجه سے معمولي سیاسي مقابلے هنگامي طور پر موقوف هوگئے هیں مگر دوسري طرف ایم - پشچ (M. Pashitch) اور انکے رفقاء کي طرف سے اسلیے ناراضي پهیلي هوئي ہے که انهوں نے مستحفظ فوج کے منتشر کرنے کے بعد البانی حدود پر فوج امن کي معقول تعداد نہیں رکھي بلکه عملاً اسکو غیر محفوظ رکھا اور گویا باعتبار نتیجه کے البانی حمله کے لیے ایک راسته کهول دیا' جس سے نو مفتوح ممالک میں سروي اقتدار کو نہایت سخت صدمه پہنچا ہے -

مخالف پارٹي غلط یا صحیح طور پر یه بهي محسوس کرتي ہے که دوسري جنگ غیر ضروري هوتي اگر ایم - پیشچ نے مارچ سنه ١٩١٢ ع کے معاهدے کي (جو اب معاهده سرویا و بلغاریا کے نام سے مشہور ہے) تنسیخ یا موجوده حالات کے مناسب ترمیم کي شرط پر مطلوبه فوج دیدي هوتي -

سرویا کا مستقبل اب اس طرز عمل پر موقوف ہے جو وزراء ان صدها مسائل کے متعلق اختیار کرینگے جو سیاست عملي کے مسائل هیں - اگر انهوں نے اعتدال اور ان فوجي خیالات کي قوت شکني کي پالیسي اختیار کي جنکي طرف میں اشاره کرچکا هوں اور نو مفتوح ممالک میں سرکاري عمال و کارپرداز ایسے اشخاص مقرر کیے جو بهترین هوں' اور ساتهه هي سیاسي منازعات سے بے تعلق' تو اس صورت میں شاہ پیٹر اور اسکي قوم ان مختلف اور باهم دگر جنگ آرا قومي عناصر کو هنگامي طور پر متحد کرسکیگي جن سے اب سرویا کي آبادي مرکب هوئي -

الهلال کي ایجنسي

ترجمهٔ اردو تفسیر کبیر

مطبوعات جدیده

ظل السلطان

مولوي محمد امین صاحب زبیري - سالانه مع محصول ٣ - روپیه

اردو کا ایک حدیث الاشاعت ماهوار رساله ہے جس کے ابتک شاید پانچ چھه نمبر نکل چکے هونگے -

پہلے نمبر میں ظاهر کیا گیا ہے که سرکار عالیهٔ بهوپال اور بعض ارکان خاندان شاهي نے اسکي سرپرستي منظور فرمائي ہے - اس سے ظاهر هوتا ہے که رسالے کي بنیاد مستحکم اور امید افزا ہے -

رساله کا مقصد " هندوستاني خواتین میں اشاعت تعلیم' اور انکے لیے مفید معلومات بهم پہنچانا " ہے - میں نے ایک دو نمبر دیکھے اور رساله کے مقصد اور مخاطبات کي حالت کے لحاظ سے انکو بهتر پایا - اکثر مضامین خواتین بهوپال اور مدارس نسوانیهٔ ریاست کي معلمات وغیره کے قلم سے نکلتے هیں اور ایک ایسے پرچے کیلیے یه ضرور موزوں ہے که اسکا زیاده تر مواد خود خواتین کا مہیا کرده هو -

لیکن تاهم کام بلند سے بلند تر هونا چاهیے - صرف چند مضامین کا اکٹھا کردینا ایسي بات نہیں که کسي رساله کیلیے خصوصیت هو - یه بات پیشتر سے اور رسالوں میں بهي موجود ہے - ایک رساله جو ایک خاتون فرماں روا کے دار الحکومت سے نکلتا ہے' ضرور ہے که کوئي امتیاز بهي رکھے - ایڈیٹر صاحب کو چاهیے که انگریزي رسائل پر نظر ڈالیں - تعلیم و تربیت نسواں کے صیغه میں ابتک هم نے کچھه بهي نہیں کیا اور لٹریچر کي یه شاخ بالکل خالي ہے - نہایت آساني کے ساتهه هر ماہ ایسا مواد بهم پہنچایا جا سکتا ہے جو خاص طور پر تعلیم یافته عورتوں کے مذاق و اخلاق کي اصلاح کرے اور انکے لیے بلند درجه کي مگر آسان اور سهل زبان میں توسیع معلومات کا ذریعه هو -

اصلاح رسوم' تعلیم مذهبي' تصحیح اعتقاد' تربیت اخلاق' مبادیات علوم' نتیجه خیز قصص و حکایة' اور اس طرح کي صدها چیزیں هیں جو بغیر کسي کاوش و جهد تصنیفي کے لکھي جا سکتي هیں - بڑي ضرورت یه ہے که تعلیم یافته عورتوں کي سطح ترقي اهسته اهسته به نہج صحیح و به تحفظ اداب و اخلاق' بلند کي جاے - محض چند مضامین کي اشاعت اسکے لیے کافي نہیں - خود ایڈیٹوریل حصے میں رسالے کے نصف سے زیاده صفحات صرف هونا چاهئیں -

عقل کل

سید ابوالحسن موجد - هملٹن روڈ - دهلي - ١٠ - آنه

سید صاحب نے اس رسالے میں اردو مختصر نویسي (شارٹ هینڈ رائٹینگ) کے قواعد مرتب کرکے لکھے هیں -

اردو میں مختصر نویسي کي ایجاد و ترتیب کي اس سے پہلے متعدد اشخاص کوشش کرچکے هیں لیکن پچھلے دنوں لکھنو میں یه ایجاد نه صرف تکمیل هي تک پہنچي' بلکه گورنمنٹ کي اعانت سے عملي طور پر اسکا درس بهي شروع هوگیا اور اس وقت متعدد اشخاص سي - آئي - ڈي میں ملازم هیں - البته سخت ضرورت ہے که اسکا رواج عام طور پر هو -

بالکل نیا کالر استعمال کرنا ' کوت کے کالر کے نیچے کا ایک تکت ' جو کسي اونچے درجه کي دکان کا حواله دیتا هو ' اور مذهبي اعمال کي تحقیر اور تعلیمات مقدسه کے استخفاف میں بشدت سرگرمي - اس سے بهي بلند تر معیاریه که چند حکماء حال کے نام اور چند علوم و مذاهب علوم کي اصطلاحات کا اس طرح ذهن میں محفوظ رکھنا که جب کبھي مل اور اسپنسر کے بروز هوے کے ادعا کي ضرورت پیش آجاے تو بلا انتظار و تامل دهرا دي جاسکیں !

ذالك مبلغهم من العلم -

یهي علم اور ماهر علم هونے کے شرائط وارکان ضروریه هیں ' جنکے حصول کے بعد هر شخص کو حق حاصل هوجاتا ہے که مذهب و علم کے معرکے میں آخر الذکر کا لواء قیادت اپنے کاندهوں پر رکھه لے اور ساتهه هي مذهب کے شکست و فرار کا بلا تامل اعلان عام بھي کردے ! کذالك یجعل الله الرجس على الذين لا يومنون !

یه کیسي عجیب بات ہے که آجکل بعض تعلیم یافته اهل قلم تصنیف و تالیف کے میدان میں آتے بھي هیں تو اُن چیزوں پر قلم اُتھاتے هیں جنهیں اگر وه رحم کرکے اوروں کیلیے چهوڑ هي دیں تو بهتر ہے - میرے سامنے ایسي تمسخر انگیز مثالیں بهت سي هیں - ایک صاحب بي - اے هیں اور کہتے هیں که آجکل تفسیر القرآن لکھنے میں مصروف هوں ! ایک دوسرے صاحب هیں - وه سیرة نبوي لکھه رهے هیں ! ایک اور بزرگ هیں - وه اسلام کے مناقب و فضائل کي فکر میں شب و روز سر بزانوے تفکر و تفحص رهتے هیں ! ایک اور تعلیم یافته حضرت هیں - انھوں نے جدید علم کلام کي تدوین کي فکر میں راتوں کا سونا اور دن کا آرام ترک کر دیا ہے '

حالانکه اگر یه نادان اپنے وقت کو ان چیزوں میں صرف کرنے کي جگه جنهیں وه نهیں جانتے ' اپنے دائرۂ علم و کار کي چیزوں میں صرف کریں تو ایک طرف زبان و ملت بھي علم سے بهره یاب هو ' اور دوسري طرف آن نقصانات سے بھي ملک محفوظ رهے ' جو اس مداخلت بے جا سے بد بختانه اُسے پهنچ رهے هیں -

علوم جدیده کا تمام سرمایه یکسر محتاج نقل و تراجم ہے - کیا همارے تعلیم یافته احباب انکے مطالعة و تصنیف سے فارغ هو گئے که اب اُنهیں موضوع کي تلاش میں حیراني ہے اور مجبوراً با وجود جهل مطلق کے ' علوم اسلامیه کي طرف متوجه هونا پڑتا ہے ؟

جب حالت ایسي هو تو پھر اسکے سوا کیا چاره ہے که جو لوگ اِن کاموں کے اصلي اهل اور حقیقي ذمه دار نهیں هیں ' وهي بقدر اپني سعي و جهد کے اسکے لیے کوشش کریں - ممکن ہے که ان لوگوں کي غفلتوں کیلیے انکي یه سعي موجب انتباه و احساس غیرت هو ' اور ملک و زبان کي اس درد انگیز حالت میں کوئي مفید تغیر پیدا هو جاے -

میں آجکل مذهب نشو و ارتقا کا مطالعه کر رها هوں - میرے ذرائع محدود اور بهترین وسائل مفقود هیں - تاهم بعض تصنیفات سے مجھے بهت نفع هوا - میں عنقریب الهلال کے باب " مذاکرۂ علمیه " کو کچهه عرصه کیلیے اس موضوع کے ساتهه مخصوص کرونگا - و ما توفیقی الا بالله - اصل یه ہے که کن کن کاموں کو انسان کرے اور کهاں جاے ؟ مرحوم طالب نے میري زباني کها ہے :

اکنوں هجوم کار بود مانع وصال
گل پر شد آنچناں که در بوستاں گرفت !

(مذهب دارون)

مذهب دارون (Darvinism) سے مقصود خلقت عالم کا وه نظریه ہے ' جو داکتر چارلس دارون (متوفي سنه ۱۸۸۲) کي طرف منسوب ہے اور جس کو مذهب تحول (Metamor Phosis) اور مذهب نشؤ و ارتقا (Progress and Developmint) بھي کہتے هیں -

اس نظریه کا مقصد یه ہے که دنیا کي هر شے اور علی الخصوص تمام احیاء ارضیه ایک هي اصل یا معدودے چند اصلوں سے پیدا هوئیں اور پھر مختلف قوانین طبیعیه کے ماتحت اُن میں تغیرات و تحولات هوتے رهے ' یہاں تک که جسم حیواني بتدریج ترقي کرتے کرتے انسان تک پهنچ گیا -

جسم حیواني گویا نشو و ترقي کي ایک زنجیر ہے ' جسکي آخري کڑي انسان کا وجود ہے :

هفصد و هفتاد قالب دیده ام

پس موجودات ارضیه میں جسقدر انواع و اقسام نظر آرهے هیں یه سب در اصل ایک هي اصل سے مبدل و متغیر هوے -

مسئلۂ تخلیق میں دوسرا مذهب " مذهب انواع " ہے جو کهتا ہے که هر حیوان کي نوع ابتدا هي سے مستقل ہے اور هر نوع اول مرتبه جب مخلوق هوئي ' تو وه ویسي هي تهي ' جیسي که آج پائي جاتي ہے -

احیاء ارضیه کي هم نے تخصیص اسلیے کي که سب سے پہلے دارون نے حیوانات کي انواع پر بحث کي تهي ' ورنه در اصل اس مذهب کا موضوع عام ہے اور جو لوگ اسکے قائل هیں ' وه قانون ارتقاء کو تمام موجودات عالم پر حاوي تسلیم کرتے هیں -

اصلاً یه نظریه نیا نهیں ہے - حکماء یونان کے بعض غیر معروف مذاهب میں اسکے اشارے پائے جاتے هیں - حکماے اسلام میں بھي متعدد مصنفین نے اسپر زور دیا ' علي الخصوص ابن مسکویه اور مصنفین رسائل اخوان الصفا نے - خود یورپ میں بھي دارون سے بهت پہلے بعض فرانسیسي اساتذۂ علم اس نظریه پر کتابیں لکھه چکے تھے - لا مارک ' و بفین ' هلبر وغیره نے نهایت صاف لفظوں میں نشو و ارتقا کو بیان کیا ہے -

لیکن دارون کي مزیت اور شرف اصلي یه ہے که وهي پہلا شخص ہے ' جس نے اس نظریه کو قواعد علمیه پر منطبق کیا اور اس طرح ترتیب و تدوین کي که علم تشریح ' علم الحیوانات ' علم وظائف الاعضا ' علم آثار قدیمه ' علم طبقات الارض وغیره کے ستونوں پر اسکي چهتیں محکم و استوار هو گئیں - حالانکه اس سے پہلے صرف هوا پر معلق تهیں -

البته اس حقیقت سے خود دارون اور اسکے مخصوص حامیوں کو بھي انکار نه تها که اس مذهب کي تاسیس و تدوین کے شرف میں دارون کے ساتهه بعض دیگر اساتذۂ علم بھي حظ مساوي رکھتے هیں - اور انکي تحقیقات بھي اس بارے میں اس درجه قیمتي هیں که اگر انکو الگ کر دیا جاے تو اس مذهب کي تکمیل کا موجوده شیرازه بالکل درهم برهم هو جاے - ازانجمله ایک داکتر رسل ویلیس بھي ہے ' جس کے انتقال نے آج یورپ کے تمام علمي حلقوں کو سوگوار بنا دیا ہے -

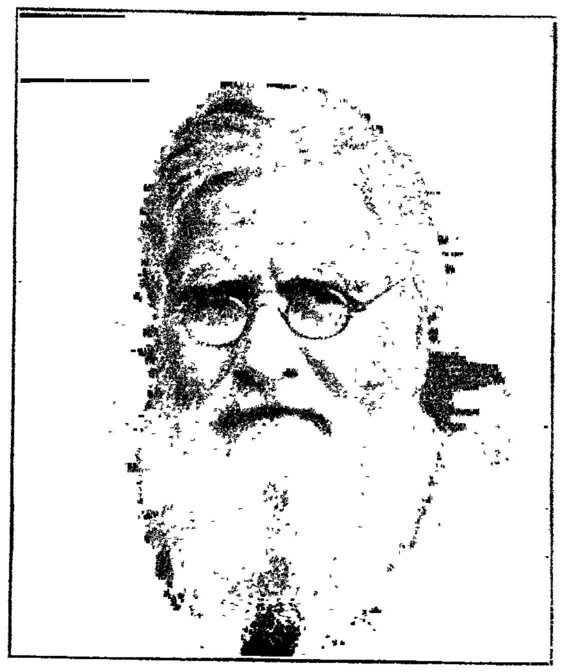
(نوامیس اربعه)

مذهب نشو و ارتقا کا اصل اساس یه چار قوانین طبیعیه هیں

(۱) تنازع البقاء - یعني استرگل فار اگزیزتنس
Struggle for Existence

(۲) انتخاب طبیعي - یعني نیچرل سلیکشن
Natural Selection

مذاکرۂ علمیہ



تراجم احوال

مذہب نشوؤ ارتقا کا ایک صفحہ

ڈاکٹر رسل ویلس

موجودہ عہد کا ایک طبیعی کبیر ' جو روحانی بھی تھا

پچھلے دنوں ڈاکٹر رسل ویلس کے انتقال کی خبر رائٹر ایجنسی کے ذریعہ تمام عالم میں پھیلی اور یورپ کے تمام علمی حلقوں میں ماتم کیا گیا کہ طبیعیات کی موجودہ مجلس علم ' اپنے ایک بہت بڑے رکن رکین سے خالی ہوگئی -

پچھلی ڈاک میں جس قدر رسائل انگلستان اور امریکہ سے آئے ہیں ' اس ماتم علم سے کوئی خالی نہیں - ہفتہ وار رسائل نے اسکے سوانح و حالات جمع کیے ہیں ' علمی مجلات نے اسکے علمی کارناموں پر نقد و تبصرہ کیا ہے - مصور رسائل نے مختلف عہد و حالات کی چھوٹی بڑی تصاویر شائع کی ہیں - کوئی رسالہ اور کوئی اخبار نہیں جو اس تذکرے سے خالی ہو - قطوبی لرجل ' یعیش و یموت فی قوم ' یعرف اقدار الرجال !!

ڈاکٹر رسل ویلیس موجودہ عہد کے صنادید علم میں سے تھا - اسکی زندگی کے حالات عہد رواں کی متعدد شاندار علمی فتح مندیوں کی سرگذشت ہے - ضرور ہے کہ اردو پریس کا حلقہ بھی اس سے بے خبر نہ رہے ' اور گو بالاختصار ' لیکن اسکے حالات زندگی شائع کیے جائیں -

لیکن قبل اسکے کہ ڈاکٹر ویلس کے حالات لکھے جائیں ' ایک مختصر تمہید سے بعض پیش آنے والی اصطلاحات کو صاف کردینا چاہیے تاکہ فہم مطالب میں عام قارئین کو دقت نہو -

ڈاکٹر رسل ویلس کی اصلی حیثیت یہ ہے کہ وہ مذہب نشو و ارتقا کے کشف و ترتیب میں مشہور ڈارون کا ایک شریک هم پایہ ہے -

وہ علم الحیات (بیولوجی Biology) کا بھی ایک محقق ماہر تھا - اسکی شہرت میں ہمیشہ یہ حیثیت بھی نمایاں رہی - لیکن جس چیز نے اسے موجودہ عہد علمی کے ایک رکن اعلی کی صورت میں عالم سے روشناس کیا ہے ' وہ مذہب ارتقا کی تائید نصرت ' اور اسکے بعض اہم حصوں کی تدوین میں مساویانہ شرکت ہی ہے -

اسلیئے ضروری ہے کہ مذہب ارتقا کا خلاصہ پہلے بیان کردیا جائے :

(مذہب ارتقاء اور ادبیات اردو)

افسوس ہے کہ اب تک اردو زبان میں اس مذہب کے متعلق کچھہ بھی نہیں لکھا گیا - زیادہ افسوس اسپر کہ تعلیم یافتہ اصحاب کو اسکا حس بھی نہیں - تمام قوم میں شاید گنتی کے چند اشخاص نکلیں گے ' جنھوں نے ان چیزوں کا غور و فہم کے ساتھہ مطالعہ بھی کیا ہوگا - جو لوگ اپنے الحاد اور مادہ پرستی کو مغرورانہ و فخرانہ علوم مغربیہ کی طرف نسبت دیتے ہیں ' اور مذہب کے تذکرہ میں حکماء حال کا نام اس دعوے اور تعلق خاطر کے ساتھہ لیتے ہیں گویا انکے شجرۂ ملعونۂ الحاد کی طرح انکا شجرۂ نسب بھی آگے جا کر انہیں سے جا ملا ہے ' درحقیقت یہ انہی کا فرض تھا کہ مذہبی تعلیمات کی تحقیر سے پہلے کم از کم اُس چیز سے تو ہمیں روشناس کردیتے ' جس کی بنا پر وہ ایسا کر رہے ہیں ' اور جسکے غرور نے انکی نگاہوں کو خیرہ ' انکے قلب کو غیر مطمئن ' اور انکی زبانوں کو بے لگام کردیا ہے ؟

وہ مجبور ہے کہ ہمیں سب سے پہلے مذہب نشوؤ ارتقا سے واقف کرتے جو آج تخلیق عالم کا سب سے بڑا نظریہ ہے ' اور جو اب اسدرجہ وسیع و وقیع ہوگیا ہے کہ بہت جلد اپنی تمام مخالف نظریات پر فتح پانے والا ہے -

ان لوگوں کا مایۂ ناز انہی علوم کا ادعا ہے - وہ ہمیں یقین دلانا چاہتے ہیں کہ علوم کے مطالعۂ و استغراق نے اُنہیں مذہب سے بے پروا ہونے کیلیے مجبور کردیا ہے - اگر یہ سچ ہے تو کیوں اس استغراق و انہماک کے نتائج سے ملک و ملت محروم ہے ؟

اصل یہ ہے کہ جہل اور ادعاء کی یک جائی کی کامل ترین مثال شاید ہی کوئی ایسی ہوسکتی ہے ' جیسی کہ یہ بر خود غلط گروہ اپنے اندر رکھتا ہے - وہ دنیا کی ہر شے سے واقف ہے ' حالانکہ اِسکا اُسے دعوی نہیں ' پر وہ صرف اُسی چیز کو نہیں جانتا ' جسکے جاننے کا اُسے دعوی ہے ' اور جسکے ادعاء کے پیدا کردہ کبر و غرور سے اسکا دماغ دائم المرض ہوگیا ہے ! فی قلوبهم مرض فزاد هم الله مرضا ' و لهم عذاب عظیم بما کانوا یکذبون (۲ : ۹)

اس گروہ نے علم و علم پرستی کی ایک نئی تعریف وضع کرلی ہے اور اپنے اوپر اُسے پوری کوشش و جہد سے طاری کرکے بالکل فارغ البال ہوجاتا ہے !

انگریزی زبان کو روانی کے ساتھہ بول لینا ' انگریزی طرز معاشرت کی تقلید اور اسکے رسوم کی مداحی سے کبھی نہ تھکنا ' روزانہ پائنیر یا اسٹیٹسمین کو خریدنا گو نہ پڑھنا ' ہر روز

پھر تھوڑي دیر کیلیے فرض کرو کہ اُس شیر کو کوئي ایسي جگہ معیشت کیلیے ملي ہوتي ' جہاں زمین ہر طرح کی غذاؤں سے خالي ہوتي اور اُسے ناچار اپني غـذا کیلیے پانی میں اُترنا پڑتا یا کسي نہر میں سے گذرنا پڑتا ' تو اس صورت میں ایک عرصے کے بعد یقیـناً شیر کي ایک ایسي نسل طـیار ہو جاتي ' جسکے پاس تیز دانتوں اور خونخوار پنجوں کي جگہ پیرنے کے لیے مناسب اعضا ہوتے -

گرم و سرد اور خشک و تر ممالک کے اختلافات مرز بوم کے ایسے ہزارہا انقلابات حیوانیہ پیش کرتے ہیں جو قانون مطابقة کی تائید کرتے ہیں - برفستاني ملکوں کے جانور منطقۂ حارہ کے قریب میں آکر اپنے اُن تمام بڑے بڑے بالوں سے محروم ہو گئے جو فطرۃ نے اُس سرد ملک کی برف سے محفوظ رہنے کیلیے انہیں عطا کیے تھے -

(الوراثـة)

یہ قانون طبیعي عام اور اسکا مقصود اسکے نام سے واضح ہے -

ہر شخص جانتا ہے کہ وہ تمام صفات عرضیہ جو والدین میں اختلاف احوال وسط (گرد و پیش) اور اثر معیشت و مرز و بوم سے پیدا ہوتے ہیں ' وہ انکي اولاد میں منتقل ہوتے ہیں ' اور اسکا مشاہدہ ہر روز ہر شخص کرتا ہے -

لیکن مذہب نشو و ارتقا کے اسپر دوسري نظر ڈالي ہے - یہ اثرات جو آبا و امہات سے اولاد میں منتقل ہوتے ہیں ' ان میں ایک دور و تسلسل قائم ہوتا ہے - نسلے بعد دیگرے ہر والدین اپنے والدین کے اثر کو قبول کرتے ' ساتھ ہي نئے نئے اثرات خاص خاص ہوتے ' اور پھر اس مرتب و مجموعي اثر کو اپني اولاد کیلیے چھوڑ جاتے ہیں - یہ سلسلہ برابر بڑھتا جاتا ہے اور اپنے نتائج تدریجي جمع کرتا جاتا ہے - یہاں تک کہ ایک زمانۂ ممتد کے بعد وہ تمام اختلافات عرضیہ ' اختلافات جوہریہ بن جاتے ہیں ' اور ایک نئي نوع و قسم پیدا ہو جاتي ہے -

مثلاً کسي خاص نوع کو اپنے سامنے رکھو - اسکے ایک گروہ نے چند خاص اثرات حاصل کیے اور وہ انکے بعد انکي اولاد میں بھی بر بناے قانون وراثت منتقل ہوے - یہ نسل اُن اثرات کے ساتھہ اپني خاص خاص حالتوں میں رہي اور اس طرح اور چند نئے اثرات بھي اُس نے قبول کرلیے - اب انکي اولاد جو پیدا ہوئي ' اُسے نہ صرف اپنے اجداد ہي کا اثر ورثے میں ملا ' بلکہ وہ مجموعي اور مرتب اثر ملا ' جسمیں ایک عنصر اثرات قدیم اجداد کا ' اور ایک عنصر اثرات حدیثۃ والدین کا تھا -

یہ نسل بھي پھیل گئي اور اپنے مخصوص حالات معیشت سے خاص خاص اثرات قبول کرتي رہي - اب اسکا ورثہ سکے والدین و اجداد کے اثرات وراثۃ کے ساتھہ ' اسکے مخصوص اثرات سے مرتب ہوا ' اور اس سے جو نئي نسل پیدا ہوئي ' اسکے ورثے میں یہ جدید مرتب اور مجموعۂ اثرات آیا -

اسي طرح نسلاً بعد نسل قانون وراثت کا دور قائم رہتا ہے اور اثرات معیشت و زندگي طرح طرح کے امتزاج و آمیزش سے مرتب ہوتے اور قسم قسم کي صورتوں اور حالتوں میں منتقل ہوتے رہتے ہیں -

اب دیکھو کہ ہزاروں اور لاکھوں برسوں کے اندر یہ اثر وراثت نئے نئے اثرات کے اضافہ و ترتیب کے بعد کسی درجہ مختلف اور متغیر ہوجاتا ہوگا ؟ اور وہ پہلا اثر وراثت جو کسي نوع کی اولین نسل نے اپنے آبا و اُمہات سے پایا تھا ' اُس حالت سے کس درجہ مختلف و متضاد ہوگا ' جو قرون مدیدہ اور سنین متوالیہ کے جلب و تاثر کے بعد آج اُسکی نسل میں پائے جاتے ہیں ؟

مـذہب نشو و ارتـقا کے حمـاۃ کہتے ہیں کہ یہي حـالت ہمارے نظریہ کي تصدیق کرتی ہے - تم آج حیوانات کي جن اشکال او مختلف نوعوں میں دیکھتے اور تعبیر کرتے ہو ' انـکا اختـلاف نوعي دراصل اُنہي اثرات طبیعیہ کا نتیجہ ہے جو کہ ابتداے انفعال و استجلاب طبیعۃ حیواني ' اُس پر موثر ہوے ' اور پھر نسلاً بعد نسل نئے نئے اثرات سے مرکب ہو ہو کر قانون وراثت کي بنا پر منتقل ہوتے رہے - یہاں تک کہ ایک زمانۂ ممتد کے تغیرات سے اختلاف عرضي نے اختلاف جوہری کي سی صورت اختیار کرلي ' اور یہ اختلافات بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھے کہ ایک ہي نوع سے مختلف انواع و اقسام پیدا ہوگئے -

یہ ضرور ہے کہ قانون وراثت کي بنا پر جو اختلافات پیدا ہوے ہیں ' وہ ابتـدا میں محض بسیط ہوے ہیں ' لیکن یہ بات رکھنا چاہیے کہ مذہب ارتقا میں ہر تغیر کیلیے ایک عظیم الشان امتداد وقت شرط ہے - اور ہـزاروں لاکھوں برسوں کے بعد اُن اختـلافات بسیطہ کو اختلاف نوعي کا موجب بیان کیا جاتا ہے -

اس تمہیدي توضیح و تشریح کے بعد اب ہم ڈاکٹر ویلس کے حالات کي طرف متوجہ ہوتے ہیں -

(نام ' نسب ' ولادت ' تعلیم)

ڈاکـٹر ویلس کا پورا نام الفریـڈ رسل ویلس ہے - نسب کے متعلق اسقدر تحقیقي ہے کہ انکا باپ اسکاچ خاندان سے تھا -

الفریڈ رسل اسکا ساتواں بچہ ہے - سـنہ ۱۸۲۳ ع میں اسک کے قصبہ مانماوتھہ شائر میں پیدا ہوا - ایام طفولیت یہیں گذارے ' اور یہیں اس ذوق ذرائع طبیعي کا آغاز ہوا جس نے آگے چلکے الفریڈ رسل کو ایک بہت بڑا طبیعي بنا دیا -

۴ - برس کي عمر میں وہ اپنے گھر والوں کے ساتھہ ہـرٹفورڈ چلا گیا اور ایک مدرسہ میں داخل ہوگیا -

ہرٹفورڈ میں اسکي تعلیم کے متعلق اہـم ترین واقعہ یہ ہوا کہ اسـکا باپ شہر کے کتب خانہ کا ناظـم ہوگیا - ام سن ویلس اپنے وقت کے بہتے اس کتب خانہ کے ایک گوشہ میں بیٹھکے یوں بسر کرتا کہ اٹھارویں صدي کے اعلی درجہ کے ادب کے ساتھہ طبع آزمائي کرتا -

۱۴ - برس کي عمر میں اس نے اسکول چھوڑ دیا اور اپنے بھائي جان کے ساتھہ رہنے کے لیے لندن بھیجدیا گیا - جان ہیمپسٹیڈ روڈ میں ایک بلڈر (جہاز ساز ' عمارت ساز ' معمار وغیرہ) کے یہاں کام سیکھتا تھا -

اگرچہ اسنے صرف چند ماہ وہاں بسر ہوے تاہم اُسکے خصائل پر اسکا بہت بڑا اثر پڑا - اسکا بھائي جان سام کو زیادہ تر ایوان عام (ہال آف سائنس) میں رہتا تھا - یہ ہال ٹاٹنہم کورٹ روڈ میں تھا اور ایک اولین علمي کلب کي حیثیت رکھتا تھا - اسکے بعد مکینکس انسٹیٹیوٹ قائم ہوا جوگویا ترقي یافتہ دستکاروں کا ایک مجمع تھا - یہاں کی معمولي نشستگاہوں کی فضائیں بھي رابرٹ ڈیل اوین کے اثر سے لبریز تھیں جو راہ اشتراکیت و اتحاد عمال (سوشیالزم) کے مشہور ہموار کرنے والوں میں سے تھا - یہي زمانہ تھا جب ویلس نے اختصاص قومیت و ارض (لینڈ نیشنلیزیشن) اور اسي قسم کي دیگر تحریکوں میں دلچسپي لینا شروع کی -

(آغاز شہـرت)

ڈاکٹر ویلس کي اصلي شہرت سب سے زیادہ ایک عالم الحیات اور موید اصول ارتقاکي حیثیت سے ہے - اسکي زندگي کا مرکزي واقعہ اور اسکي شہرت کي سب سے زیادہ ڈیرپا بنیاد یہ ہے کہ اُس نے مسئلۂ ارتقا کے اُس عہد کے متعلق اپني اکتشافات سے زاد

اسي کا نتیجه قانون " بقاء اصلح " هے - یعني " سروائي ویل اف دي فیٹسٹ " (Survival of the fittest)

(۳) قانون وراثت - یعني لا آف ان هیریٹنس Law of In heritance

(۴) قانون مطابقة - یعني ٹیلیوا لوجي Teleology

(تشریح نوامیس اربعۂ اساسیه)

لیکن ڈاکٹر رسل ویلس کے مختصر حالات لکھتے هوے ضرورت هے که کم ازکم قارئین کرام اُن نوامیس اساسیه پر ایک سرسري نظر ڈال لیں جو اس مذهب کا اصل اصول هیں کیونکه آگے چلکر وہ پڑهیں گے که ڈاکٹر رسل کا بڑا کارنامه انهیں قوانین میں سے ایک قانون کا کشف و مطالعه هے -

(تنازع البقاء)

" تنازع البقا " سے مقصود یه هے که تمام حیوانات ارضیه زنده رهنے اور زندگي کو قوي و صحیح کرنے کیلیے باهم ایک دوسرے سے متنازع هیں - ان میں سے هر وجود کوشش کرتا هے که اپنے تئیں باقي رکهے اور اپني تعداد اور قوت کو زیاده کرے - اگر اسمیں کوئي دوسرا وجود مزاحم هو تو اُسے پامال کردے -

" حیوانات " کي خصوصیت اس بنا پر کي گئي که سردست اس مسئله کو اصلیت انواع حیوانیه کي حیثیت سے پیش کرنا هے ورنه دراصل یه ناموس فطرۃ عام هے اور " حیوانات ارضیه " کي جگه بہتر هے که " موجودات ارضیه " کا لفظ بولا جاے - سمندر کي موجیں جب کناروں سے ٹکراتي هیں اور واپس هوتے هوے اسکي هستي خاکي کا ایک بڑا حصه اپنے ساتهه لیجاتي هیں تو کیا یه بهي اسی تنازع بقاء کي ایک مثال نہیں هوتي ؟

فطرۃ الهیه نے هستي اور وجود کے بقاء کي طلب هر شے میں ودیعت کي هے اور وه جب سے جهد گاه عالم میں موجود هے صرف یهي کرتي آئي هے که اپنے تئیں باقي رکهنے کیلیے هاتهه پانوں مارے اور خود کو هلاک و ضائع هونے سے بچاے - چونکه یه جد و جهد هر وجود میں هے ' اسلیے دنیا مجاهدات حیات اور طلب بقا کا ایک میدان جنگ بن گئي هے ' جسمیں ان گنت اور لا تحصی حریف باهم ایک دوسرے سے لڑ رهے هیں ' اور هر حریف دوسروں کو پامال کرنا اور صرف اپنے هي وجود کو باقي رکهنا چاهتا هے - یه تنازع ' وجود و حیات کي ابتدائي اور نا ترقي یافته صورتوں سے لیکر خلقت حیواني کي انتهائي صورتوں تک میں موجود هے ' اور انسان میں خاندانوں ' جماعتوں ' آبادیوں ' قوموں ' اور ملکوں کي باهمي کشاکش بهي اسي میں داخل هے -

پهر عالم اجسام سے باهر بهي یهي قانون کارفرما هے - اور جسطرح جسم اسکا میدان کارزار هے ' اُسي طرح دماغ بهي معرکه گاه هے - اعتقادات و خیالات ' علوم و فنون ' اخلاق و عادات ' رسوم و اوضاع ' یه تمام چیزیں بهي اسي تنازع بقاء کے زیر اثر اپني اپني هستي کے قیام کیلیے ایک دوسرے سے لڑ رهي هیں اور چاهتي هیں که انکے سوا اور کوئي شے زنده و باقي نه رهے

(الانتخاب الطبیعي یا بقـاء الاصلح)

دوسرا قانون " انتخاب طبیعي " هے - اور اسي کا عمل " بقاء اصلح " هے -

زندگي اور بقا کا یه تنازع ' اور جد و جهد حیات کا یه تصادم و تسابق ' جو تمام سطح ارضي میں جاري هے ' بالاخر اس نتیجه تک پهنچتا هے که قوۃ قاهرۂ فطرۃ اُن میں سے اوفق و اصلح کو منتخب کرلیتي اور اضعف و ادنی کو چهانٹ دیتي هے - یعني اس باهمي جنگ کا نتیجه یه نکلتا هے که ایک عرصے کے باهمي مقابلے اور جد و جهد کے بعد وهي زنده اور باقي رهتا هے ' جو اوروں سے زیاده قوي ' زیاده صحیح ' زیاده صالح و سالم ' اور اسلیے زندگي و بقا کا زیاده مستحق هے - جنکے اندر ضعف و نقص هوتا هے اور صحت و صلاح سے محروم هوتے هیں ' وه رفته رفته اس جنگ و تنازع کي مقاومت سے عاجز آکر ضائع و هلاک اور نابود و مفقود هو جاتے هیں -

یه قانون بهي عالمگیر هے اور هر شے پر حاوي - جمادات و نباتات اور حیوانات ادنی و اعلی ' کوئي بهي اس سے خالي نہیں - جسمانیات و ذهنیات کے کسي عالم میں نکل جائیے - هر جگه آپکو اُن رفتگان پیشین کے قبور و اموات نظر آئیں گي ' جو اپني جهد حیات میں ناکام رهے ' اور ضعف نے قوت سے اور نقص نے صحت و صلاحیت سے بالاخر شکست کهائي -

" زندگي قوت اور موت ضعف هے "

(المطـابقـة)

وجود حیواني بیروني اثرات سے موثر هے - وه غذا جو وه کهاتا هے ' وه وسائل و ذرائع جنکے ذریعه اُسے غذا میسر آتي هے ' وه آب و هوا جسمیں وه نشو و نما پاتا هے ' وه تمام طرق معیشت و حیات جو اُسے حاصل هوتے هیں : ان سب کے تاثر کیلیے وه یکسر انفعال هے ' اور ان میں سے هر شے اسکے جسم و اعضا پر اثر ڈالتي هے -

قانون مطابقة سے مقصود یه هے که یه اثرات جب بدلتے هیں اور ایک مدت مدید ان میں گذر جاتي هے تو انکي وجه سے بهي وه اختلافات جسم و صورت و فعل پیدا هوجاتے هیں ' جنکي بنا پر هم ایک نوع حیواني کو دوسري نوع انساني سے الگ کرتے هیں -

مثلاً شیر کے متعلق تم کو معلوم هے که وه ایک گوشت خور جانور هے - اسکا معده نہایت قوي و حار هے تاکه هر طرح کے گوشت کو هضم کرسکے - اسکے دانت بڑے اور تیز هیں تاکه پوري قوت سے سخت سے سخت حیوان کا گوشت چبا سکیں - اسکے پنجے بڑے بڑے هیں تاکه اپنے شکار کو ایک هي وار میں پهاڑ سکیں -

لیکن اگر یهی شیر کسي ایسے ملک میں نشو و نما پاتا جهاں گوشت میسر نه آتا که دانتوں سے چبایا جاے - جہاں وه گرم و خون آلود غذائیں نه ملتیں ' جنمیں قوي تر آلات هضم کے ذریعه هضم کیا جاے ' اور جہاں ایسے حیواني شکار نه ملتے ' جنکو خونخوار پنجوں سے پکڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کیا جاے - ایک جنگل هوتا جسمیں صرف اغذیۂ نباتاني هوتیں ' سبز پتوں اور گهانس کي شاخوں کے سوا اور کوئي شے میسر نه آتي ' اور شیر کو ایک ایسے زمانۂ ممتد تک جو اس انقلاب طبیعي کیلیے ضروري هے ' وهاں رهنا پڑتا تو اسکي کیا حالت هوتي ؟ چند قرون انقلابیه کے بعد اُسکا معده اور اسکے آلات هضم بالکل بدل جاتے ' اُسکي نسل سے بڑے بڑے تیز دانت لے لیے جاتے ' اور خونخوار پنجوں کي جگهه نرم و دوابي تلوے اور ملائم هتیلیاں پیدا هوجاتیں !

کیوں ؟ اسلیے که یه تمام آلات جسم صرف اسلیے تهے که جس طرح کي غذا اُسے میسر آتي تهي ' اسکے حصول کیلیے اُن کي ضرورت تهي ' لیکن گهانس اور پتوں کے توڑنے ' چبانے ' اور هضم کرنے کیلیے اب انکي ضرورت باقي نه رهي -

اُس صورت میں شیر کي موجوده شکل و هیئت سے بالکل ایک مختلف چیز همارے سامنے هوتي ' اور قیاس سطحي کهتا که یه کوئي نوع خاص هے -

اس سوال پر غور کر رہا تھا ' ٹھیک اسی زمانے میں ویلس بھی اپنی تنہا سیر و سیاحت کے اثنا میں اسی سوال پر سر بزانوے تفکر و تفحص تھا - ڈارون نے اپنے مخصوص صبر و تحمل کے ساتھہ ۲۰ - سال ایک نظریہ کی ترتیب میں صرف کیے جو اس سوال پر غور و فکر کا نتیجہ تھا - یہ نظریہ اُسکے دل کے تاریک تجسس کدے میں بجلی کی سی روشنی اور بجلی ھی کی سی سرعت کے ساتھہ نمودار ہوا تھا ' جبکہ وہ مشہور مالتھس کا مقالہ " آبادی " کے عنوان پر سنہ ۱۸۵۸ میں پڑھ رہا تھا - ایسا ھی حال ویلس کا بھی ہوا جبکہ وہ بخار کی شدت میں مبتلا تھا ' اور اسکی وجہ سے اپنے تمام اعمال علمیہ کے ترک کر دینے پر مجبور ھو گیا تھا - بیکاری اور علالت کی تکلیف دہ تاریکی میں یکایک علم کی مسرت اور خوشی کی ایک روشنی نظر آئی ' اور کسی چیز نے خود بخود " مالتھس " کے مقالات کی یاد پیدا کر دی - وہ گو انہیں بارہا پڑھ چکا تھا لیکن اس نے ایک تازہ ترین ذوق کے ساتھہ اُنکے صفحات پر نظر ڈالی اور اُسی وقت اسکے قلب پر القاء علمی کا نزول شروع ہوگیا -

(یہاں یہ بتلا دینا ضروری ھے کہ مالتھس نے انسانی آبادی و عمران پر بحث کی ھے اور خاص طور پر اپنے مضمون میں ان اسباب و علل پر نظر ڈالی ھے جو انسان کی ابتدائی اقوام کی آبادی کو افزائش و ترقی سے روک دیتے ھیں - مثلاً جنگ ' متعدی امراض ' حوادث طبیعیہ ' قحط سالی ' وغیرہ وغیرہ)

(بقاء اصلح)

ویلس خود لکھتا ھے ' اور اس سے زیادہ بہتر کیا ھو اگر اُسے دیکھنے کیلیے خود اُسکی زبان آنکھہ کا کام دے ؟

" جبکہ میں مالتھس کا مطالعہ کر رہا تھا ' تو مجھے خیال ہوا کہ یہی اسباب عام حیوانات میں بھی موثر و کار فرما ھیں - چونکہ حیوانات کی پیدایش انسان کی پیدایش سے زیادہ ھے اسلیے اِن مہلک اسباب کی وجہ سے انکی بربادی بھی زیادہ وسیع و عظیم ہونی چاھیے تاکہ ہر نوع کی صرف مناسب اور ضروری تعداد ھی قدرت محفوظ رکھے -

حیوانات میں سلسلۂ توالد و تناسل برابر جاری ھے - اکثر جانوروں کو ھم دیکھتے ھیں کہ وہ ایک ھی وقت میں پانچ پانچ چھہ چھہ بچے جنتے ھیں - اسسے آگے بڑھتے ھیں تو ایک ھی وقت میں بیس بیس انڈوں کو سیکتی ہوئی مرغیاں نظر آتی ھیں - اور ترقی کیجیے تو ایک ھی وقت میں سیکڑوں تک کی تعداد زوج حیوانی کے ضعیف و کم اعضا مظاہر میں ملیگی -

یہ سلسلہ ایک ان گنت اور ما فوق التخمین زمانۂ ماضی سے جاری ھے پس اس کا نتیجہ تو یہ ہونا چاھیے تھا کہ اس وقت تک ان حیوانات کی کثرت سے تمام کرۂ ارضی چھپ گیا ہوتا اور انسان کو بسنے کیلیے جگہ نہ ملتی ؟

مگر ایسا نہیں ھے اور دیکھنے میں بھی سال بسال انکی افزایش نسل کا کوئی تدریجی ثبوت نظر نہیں آتا -

اسکا سبب یہی ھے کہ قدرت نے ہر طرح کے حیوانات کی ایک خاص تعداد ضروری سمجھی ھے اور اس سے زیادہ ہونے نہیں دیتی - اسباب موانع افزایش تعداد ہر موقعہ پر اپنا کام کرتے رہتے ھیں -

اسی طرح میں اپنے سلسلۂ غور و فکر میں منہمک ' قدم بڑھاتے گے بڑھتا گیا - یہاں تک کہ میں ایک دوسری منزل تک پہنچا - میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اچھا ' بعض کیوں مرجاتے ھیں اور بعض کیوں زندہ رہتے ھیں ؟

کیا صرف موانع افزایش و ترقی نسل ھی کی وجہ سے ؟

لیکن وہ تو ہر وقت موجود نہیں ' اور پھر یہ بھی ھے کہ ایک ھی وقت میں زندگی اور موت ' دونوں برابر کام کرتے رہتے ھیں ؟

کیا ایسا تو نہیں کہ زندگی اور موت بھی کسی باقاعدہ اصول انتخاب کے ماتحت ھیں اور اچھے چن لیے جاتے ھیں اور ناقص کو ردی کرکے پھینک دیا جاتا ھے ؟

معاً یہ برق حقیقت میرے دماغ میں بجلی کی طرح کوندی کہ قدرت جو کچھہ کرتی ھے ' نسل اور اجسام کی ترقی و افزایش ھی کیلیے کرتی ھے ' وہ کوئی ایسا قانون وضع نہیں کر سکتی جن سے موانع افزایش نسل اسباب فراہم ھوں -

البتہ وہ نسل حیوانی کو بڑھانے کیلیے اور اسکی طاقت اور نشو و نما کی صحت و سلامتی کیلیے ' ایک اصول انتخاب نافذ کر چکی ھے تاکہ ہر نسل میں ادنی مرجائیں اور صرف اعلی و اصلح ھی زندہ رہیں -

جو صحیح و صالح ہوگا ' وھی زندہ رہیگا - جو ضعف و نقص سے غیر صالح ھے ' اسکو ضائع ھی ہو جانا چاھیے تاکہ نسل اور حیات کی صحت و ترقی کو نقصان نہ پہنچائے -

اگر فطرۃ ایسا کر رہی ھے ' تو یہ ترقی و افزایش کو روکنا نہیں ھے ' بلکہ عین اسی افزایش و ترقی کی حفاظت ھے

جراح سڑے گلے ہوے عضو کو جسم سے الگ کر دیتا ھے - یہ جسم کا ایک شدید نقصان ھے - لیکن ایسا نقصان ھے کہ اگر یہ نقصان نہو تو پورے جسم کے نقصان سے ھمیں دو چار ہونا پڑے -

اس نظریہ کے کشف و حصول نے میری آنکھیں کھولدیں ' میں جو اسسے پہلے اپنے تمام مشاہدات حیوانیہ میں صرف سوال تھا - اب دیکھنے لگا تو ہر طرف میرے سامنے جواب و تشفی کی صدائیں موجود تھیں !

ایک مرتب سلسلہ میرے سامنے تھا جس کا مواد اگرچہ علم معلومات میں سے تھا ' لیکن نتائج بالکل نئے تھے !

دنیا میں تغیرات پیدا کرنے والی مختلف چیزیں ھیں - زمین اور اسکے اثرات ھیں ' سمندر اور اسکی موجیں ھیں - غذا اور اسکے انواع و اقسام ھیں ' موسم اور اسکے عجیب و غریب سرعت کے ساتھہ کام کرنے والے تغیرات ھیں - جب یہ تمام تغیرات طاری ہوے جیسا کہ ہمیشہ ہوتے رہتے ھیں ' تو مختلف انواع حیات میں بھی وہ تبدیلیاں ہوئیں جو تغیر شدہ حالات کے قبول کرنے کیلیے ضروری ھیں - پھر چونکہ محیط (۱) کے تغیرات ہمیشہ سست رفتار ہوتے ھیں - انکی مثال گھڑی کی بڑی سوئی کی سی ہوتی ھے جسکے رفتار تو امتداد وقت کے بعد معلوم کرسکتے ھیں مگر دیکھہ نہیں سکتے ' اسلیے ضرور ھے کہ ہر نسل حیوانی اُن تغیرات سے متاثر ہونے کیلیے بہت وقت لیتی ہوگی جو قانون " بقاء اصلح " کے نفاذ میں موثر ھیں -

تغیرات کی اس بطی السیر حالت سے قدرت پورا کام لے رہی ھے - اس طرح نظام حیوانی کے ہر حصے میں ٹھیک اُسی طرح ترمیم و تخفیف ہو جاتی ہوگی جس طرح کی اُسے مطلوب ھے - اور جن میں ترمیم نہونی ہوگی ' وہ ابتداء ترمیم ھی میں مرجاتے ہونگے - اور اگر یہ سچ ھے تو بجاے " ہونگے " کے " ہو جاتے ھیں " کہنا چاھیے -

اسمیں یہ حکمت بھی مضمر ھے کہ اس طریق حفظ و ضیاع سے انواع جدیدہ میں ہر ایک نوع کے محدود خصائل اور دیگر انواع سے امتیازات ' واضح اور نمایاں ہو جاتے ھیں -

اسکے بعد میں نے اپنے تمام مطالعۂ حیوانات و اجسام حیہ میں اسی قانون " بقاء اصلح " کی عینک انکھوں پر چڑھا لی - اب میری مرئیات بالکل صاف اور غیر مشتبہ تھیں

تحقیق کرولی ' جو اصول انتخاب طبیعی کی بنا پر انواع طبیعیه کے آغاز اور انکے ارتقا کا عہد ہے -

انیسویں صدی کے نصف اول تک انگلستان میں طبعیات نہایت کس مپرسی کے عالم میں تھے ' اور تاریخ طبیعی کے لیے مقبول عام تعلیم میں کوئی جگه نه تھی - اسلیے لم سن ویلس کیلیے ضرور ہوا که ان تحقیقات کے لیے اپنے آپ کو تیار کرے جو اسکو شہرت اور دولت کا ایک معتدل حصه دلوانے والی تھیں - اس نے اس میدان میں سب سے پہلا قدم سنه ۱۸۳۷ کے موسم گرما میں رکھا ' جبکه اُسکا بڑا بھائی ولیم اُسے اپنے ساتھ لے گیا تھا تاکه زمین کی پیمایش کے کام میں مدد لے -

ولیم اسوقت بیڈ فورڈ شائر میں پیمایش کا کام کرتا تھا - وہیں اس چودہ برس کے لڑکے کو بھی لیگیا - آئندہ سات برس تک یه دونوں بھائی پیمایش کی تقریب سے جنوب انگلستان اور ویلز کے بڑے بڑے حصوں میں پھرتے رہے - اس گشت و سیاحت کی وجه سے انکو زیادہ تر میدانوں میں رہنا پڑا اور اسطرح انھوں نے زمین کی مختلف سطحوں کا خوب مطالعه کیا -

ایک دوست کے اتفاقیه ریمارک سے ویلس کو جنگلی پھولوں کے متعلق بعض امور کے سمجھنے کی ترغیب ہوئی - اور وہ ایک حد تک اس ایک شلنگ کی کتاب کے لے لینے سے پوری ہو گئی جو انجمن اشاعت علوم مفیدہ نے شائع کی تھی - اس سے پته چلتا ہے که اسکی طبیعت آغاز عمر ہی سے اس قسم کے مطالعه کے لیے پوری طرح طیار تھی -

(امیزن پر سفر)

۲۱ - برس کی عمر میں ویلس نے پیمایش کا کام چھوڑ دیا کیونکه اسمیں زیادہ کامیابی کی امید نه تھی اور لیسٹر کے ایک اسکول میں ملازم ہو گیا - اُس نے یہیں پہلے پہل تحقیقات علم النفس میں دلچسپی لی اور یہیں اُسے اسپریچوئلزم (روحانیات و استحضار ارواح) کی صحت کا یقین آ گیا جو اسکی زندگی کا بہت بڑا واقعه ہے - یہاں تک که وہ ایک بڑا اسپریچولیسٹ (روحانی) ہو گیا -

یہیں اس سے اور مشہور طبیعی او رسفر نگار ' ڈاکٹر بیٹس هنری والٹیر سے شناسائی ہوئی جو بعد میں ایک ایسے سفر نامه کا مصنف ہوا ' جو انگریزی زبان میں آجکل بہترین سفر نامه مانا جاتا ہے -

بیٹس ایک بہت بڑا عالم علم حشرات (Entomologist) تھا - ویلس ابھی تک صرف علم نباتات ہی پر قانع تھا ' مگر بیٹس کی مثال نے اسکے نشاط و شغف کار کو دیکھتے دیکھتے اور بھونروں (Beetles) کو جمع کرنا شروع کیا -

لیکن تھوڑے ہی عرصے کے بعد دونوں دوستوں کو معلوم ہو گیا که قدرت کے دریافت کرنے کے لیے انگلستان میں کافی میدان نہیں ہیں - پس ان دونوں نے اس امید پر که مصارف سفر ان اشیاء کی قیمت سے نکل آئینگے جو وہ جمع کرینگے ' گرم ممالک میں سفر کرے اور اسی کے ساتھ گرم ممالک کی پیداوار کے متعلق علمی معلومات حاصل کرنے کا فیصله کر لیا -

سنه ۱۸۴۸ ع میں وہ اس غرض سے پیدا گئے که وادی امیزن کی تفتیش کریں - وادی امیزن وہی مقام ہے ' جسکی طرف " وانچ آف دی امیزن " کی اشاعت نے لوگوں کی توجه مبذول کر دی تھی -

یه دو نوں چار برس تک باہر رہے - انکے تجارب و مشاہدات نے دو اول درجه کی اہم کتابیں تیار کیں

ایک " دریاے امیزن " مولفه بیٹس مطبوعه سنه ۱۸۶۴ ع اور دوسری " سفرنامه امیزن و ریو نیگرو " مولفه ویلس مطبوعه سنه ۱۸۵۳ ع -

اگرچه موخر الذکر کتاب کی صرف پانچسو کاپیاں چھپوائی گئی تھیں مگر با ایں همه کل کاپیاں کہیں دس برس میں جاکر فروخت ہوئیں !

تاہم انھوں نے اپنے مصنف کو طبیعیین کی مجلس میں روشناس کردیا ' اور ان مقامات کی تاریخ طبیعی میں ایک گراں بہا اضافه تسلیم کی گئیں جن مقامات سے انمیں بحث کی گئی تھی -

اسکے بعد بیٹس اور ویلس علحدہ ہوگئے اور دونوں نے اپنے لیے مختلف میدان عمل انتخاب کیے -

ویلس نے جو اندوختہ اشیاء بھیجی تھیں وہ بہت نہیں اور گو ایک جالان جسمیں بہت سا سامان تھا ' راسته ہی میں جہاز پر جلگیا مگر با ایں همه ان اشیاء کی قیمت سے اسکے مصارف کی ادائگی کے بعد ایک معتدل رقم پس انداز بھی ہوگئی -

لندن میں مختصر قیام کے بعد جسکے اثناء میں اس نے علم الحیات کے متعلق اپنی معلومات کو وسیع کیا اور ڈارون اور هکسلے کے حلقے کے اثرات قبول کیے ' وہ مشرق کی طرف روانه ہوا - اس مرتبه اس نے عزم کر لیا که وہ ملایا کے مجمع الجزائر کی ضرور تفتیش کریگا جو ایک طبیعی کیلیے بہت سے غیر پامال میدان تفتیش اپنے اندر رکھتے ہیں - یه دوسرا سفر تھا جسکے اثنا میں اسے اپنے زندگی کے سب سے بڑے اکتشاف کا سراغ ملا -

(ملایا میں آغاز عمل)

سنه ۱۸۵۴ ع کے آغاز میں ویلس سنگا پور روانه ہوا - اور پورے آٹھ برس اس نے ملایا کے مجمع الجزائر میں گشت لگایا - وہ ان مختلف اور عجیب و غریب اشکال حیات کا مطالعه کرتا رہا جو اسے وہاں ملیں ' اور ان مسائل پر غور و خوض کرنے میں مصروف رہا جو ان اشکال حیات کی وجه سے پیدا ہوئے تھے - اسکے مصارف ان اندوخته اشیاء کی قیمت سے نکلتے رہتے تھے جو وہ وقتاً فوقتاً گھر بھیجتا رہتا تھا - اس نے ایک وافر سرمایه معلومات کا جمع کر لیا اور اسکے بعد ہی بیش بہا اور اہم کتابوں کا ایک سلسله شروع ہوگیا -

اس سلسلے کا آغاز سنه ۱۸۶۹ ع میں " سفر نامه مجمع جزائر ملایا " سے ہوا تھا اور پھر " طبیعت ممالک حارہ " (مطبوعه سنه ۱۸۷۸ ع) " تقسیم حیوانات جغرافی " (مطبوعه سنه ۱۸۷۶ ع) کے بعد " حیات جزیرہ " (مطبوعه سنه ۱۸۸۰ ع) پر ختم ہو گیا -

ادھر علم الحیات کے متعلق یه تمام کتابیں شائع ہوئیں ' ادھر اسکا وہ اکتشاف عظیم جسکا ذکر آگے آئیگا ' اُسکی غیر حاضری میں انگلستان کے علمی حلقوں کے آگے رو نما ہوا - ان تازہ حالات نے یکایک اسکے آنے والے کارناموں اور چھپے ہوے کمالات کے چہرے سے نقاب اُلٹ دی - یہاں تک که جب سنه ۱۸۶۲ میں وہ لندن واپس آتا ہے تو بزرگ ڈارون کے علاوہ اپنے نام کو علمی دنیا کے اس گوشه سے اس گوشے تک مشہور پایا !!

ملایا کے مجمع الجزائر اور امیزن ویلی کی عجیب و غریب اشکال حیات میں کوئی شخص یه غور کیے بغیر نہیں رهسکتا که یه گونا گوں و بو قلموں انواع حیات کیونکر وجود میں آئیں ' انھوں نے اپنے یه عجیب و غریب خواص کیونکر حاصل کیے سنه ۱۸۳۶ ع میں بیگل سے واپسی کے بعد جسوقت ڈارون میں

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹]



مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کلٹھیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز آسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ویرپرائٹر

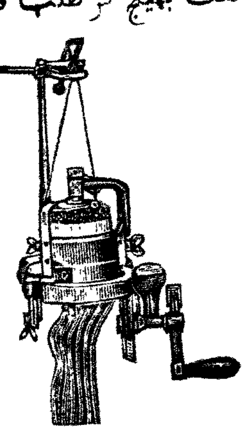
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

47

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد، عورتیں، لڑکے، فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کرسکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ، برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین پر لگائیے - پھر آس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرسکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگالیں



تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھ سو کی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ - روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون، جو ضروری ہوں، ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا، آپ نے روانہ کیا، اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالنج اسٹریٹ - کلکتہ

سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیر بازار - ڈھاکہ

مراسلات

مسئلۂ مصر

میرا پہلا مضمون در بارہ مسئلہ مصر (مندرجہ الہلال نمبر ۲ جلد - ۳) اگرچہ قوم کی دلچسپی کا باعث ہوا اور ایک کسی هم اهنگ کے اپنی صدا بلند نہ کی ' لیکن اس خیال سے کہ هندوستان سے اسکا کوئی خاص تعلق نہیں اور نیز وہ امکان و حوادث جو گذشتہ دنوں میں پیش آے ' قوم کو ایسے مسئلوں سے صرف توجہ کرنے کے لیے قدرتاً مانع ہوے ' میں دل گرفتہ نہیں هوں اور سمجھتا هوں کہ مسلمانان هند ضرور مسئلۂ مصر سے دلچسپی لینگے -

مصر و شام اسلامی تاریخ میں همیشہ ساتھ ساتھ رہے اور انشاء اللہ هم اپنی آنکھوں سے پھر مصر و شام کو ساتھ دیکھینگے - مصر کیونکر جدا هوا ؟ ایک اتفاقی سانحہ کی سرگذشت ہی سے - مصر کی یہ حالت کیوں هوئی ؟ اسکی ابتدا کی داستان نہایت پر فصول خرچیوں سے - لیکن کیا ان دو حادثوں کی تلافی ممکن نہیں ؟ مصر کا تعلق کیا اب دولت عثمانیہ سے نہیں ہے ؟ کیا انگریزوں نے واقعی اسے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے ' اور اپنی موجودگی سے خلافت کیا یہ ایک دلیل نہیں دعاوی کے مخالف ہونے کی ؟ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے - هم میں سے بعضوں کو یہ شک وهم ہے کہ انگریز مصر کے مالک بنے بیٹھے هیں - لیکن اگر نظر تحقیق سے دیکھا جاے تو انگریزوں کی حیثیت ایک بالکل ایک مستعار کی سی ہے - کوئی معاهدہ ' کوئی قدم ' کوئی اعتراف ' اور خود انکا کوئی قول مصر پر قابض ہونے کے حقوق نہیں دیتا - لیکن جو لا پروائی حکومت عثمانیہ نے اس بارے میں دکھائی ہے اور وہ آزردہ کرنے والے خیالات جن سے مصر خود کبھی قدیم تک کی مسجد جدا کیا جاهتا ہے ' انہیں انگریزوں نے ایک انگریزی مصر کی تیاری کا همیں خوف دلاے هیں - میں نے خود اکثر مصریوں اور ترکوں کے اقوال پڑھے هیں جنمیں خوشامد اور خوف کے ساتھ اس امر کا اعتراف کیا جاتا ہے کہ هندوستان و مصر انگریزی حکومت میں بہت خوش و خرم هیں -

هندوستان ضرور هوگا - لیکن مصر کے متعلق کو ایسی رائے قائم برٹش گورنمنٹ سے نیستاں جدیل مصر کو کوئی جدیل مصر کیا دیتا ہے - • مصر کے متعلق جو نتیجہ میں نے حسب جا هوں ' اسکا دهرانا یہاں ضروری نہیں سمجھتا - میں اس مضمون میں صرف وہ پہلو دکھانا چاهتا هوں جس کی رو سے مصر کا ترکی حکومت سے ملنا کا کسی وقت نہ هوسکتا ہے -

انگریزوں کے مصر کے متعلق کیا خیالات هیں ؟ لارڈ کرومر اور لارڈ پامرسٹن کے الفاظ میں بیان کرنا چاهتا هوں جو کہتے هیں :

" انگلستان کی یہ خواهش نہیں کہ وہ مصر پر قبضہ رکھے لیکن انگریزی فوائد کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ یہ ملک کسی دوسری یورپین طاقت کے قبضے میں بھی نہ آجاے - انگریزی پالیسی مصر میں همیشہ اسی اصول کی پابند رهی - سنہ ۱۸۵۷ میں نپولین ثالث شاهنشاہ فرانس نے انگریزی حکومت کے آگے جب یہ ارادہ ظاهر کیا کہ شمالی افریقہ منقسم هوکر مراکو فرانس کے قبضے میں آیا ہے - تیونس روڈیا کے ماتحت اور مصر انگریزوں کے ماتحت - تو اسپر لارڈ پامرسٹن نے اپنے خیالات کا اظہار لارڈ کلیرنڈن کے خط میں بدیں الفاظ کیا تھا : " هماری بالکل خواهش نہیں کہ مصر انگریزی مقبوضات میں داخل هو - گو اسمیں شک نہیں کہ دنیا کے اکثر حصے فرانس اور انگلستان کے ماتحت رهکر بہتر اقتصادی حالت حاصل کرسکتے هیں ' مگر انگلستان کی جو خواهش مصر کے بارے میں ہے ' وہ یہ ہے کہ مصر ترکی حکومت میں شامل رہے ' تاکہ کسی دوسری یورپین طاقت کو مصر پر قبضہ پانے کا خیال نہ هونے پاے - هماری صرف یہی خواهش ہے کہ مصر میں هماری تجارت کو ترقی هو - وهاں همارے سفر میں آسانی پیدا هو - لیکن هم اس بوجھ کو اٹھانا گوارا نہیں کرسکتے جو مصر کو اپنے حصے میں لے اور اسپر حکومت کرنے میں پوشیدہ ہے - تمام ممالک کی طرح صرف اپنے تجارتی اثر هی پر اکتفا کرنا چاهیے - همکو فتوحات کے جہاد صلیبی سے بچنا چاهیے تاکہ هم مہذب ممالک میں بدنام نہ هوں " (ماڈرن ایجپٹ مصنفۂ لارڈ کرومر)

اگر لارڈ پامرسٹن کی حیثیت وزیر انگلستان کی سی ہے اور انکی آواز کو هم انگریزی حکومت کی آواز کہہ سکتے هیں ' تو مصر کے طرف سے همکو مطمئن رہنا چاهیے - یہی قول مسٹر گلیڈاسٹون و دیگر وزراے انگلستان کا تھا - البتہ جو بات سب سے زیادہ تعجب انگیز ہے ' وہ ترکوں کا خود کیا رویہ ہے - میری دعا ہے کہ انکی موجودہ کمزوری سے انگریز فائدہ نہ اٹھاویں ' اور اپنے اقوال کی سچائی کو نظر انداز کرکے ترکوں کو مجبور نکریں کہ کسی ایسے معاهدہ پر دستخط کریں ' جسکی رو سے مصر کا حال بھی قبرس کا سا هو جاے - ترکوں کو اپنی قوت حاصل کرنیکا موقع دو ' جسمیں خود انگلستان هی کا فائدہ ہے اور پھر مصر انکے حوالہ کردو - هماری قوم دعا کر رهی ہے کہ تمہارا هندوستان غیروں کے حملوں اور اندرونی بغاوتوں سے محفوظ رہے -

س - م - ا -

خطوط جہنم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل ہے - جس نے قلم سے جہنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کھینچے کہ یورپ کی تمام زبانوں نے اسے اپنی آغوش میں جگہ دی -

یورپ کے بعض اعلی تعلیم یافتہ نے مجھے اس ترجمے کی داد دی اور هندوستان کے بعض مشہور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بہر صورت کتاب قابل ملاحظہ ہے -

کل خطوط تیس هیں جو سلسلہ وار شایع هو رہے هیں - پورے مجموعے کی قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیہ - ۱ - آنہ ہے - هر خط کی جدا گانہ قیمت ۲ - آنہ - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ ہے -

شرف الدین احمد
محلہ کھاری کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پی

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7 1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین

القرآن الحکیم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

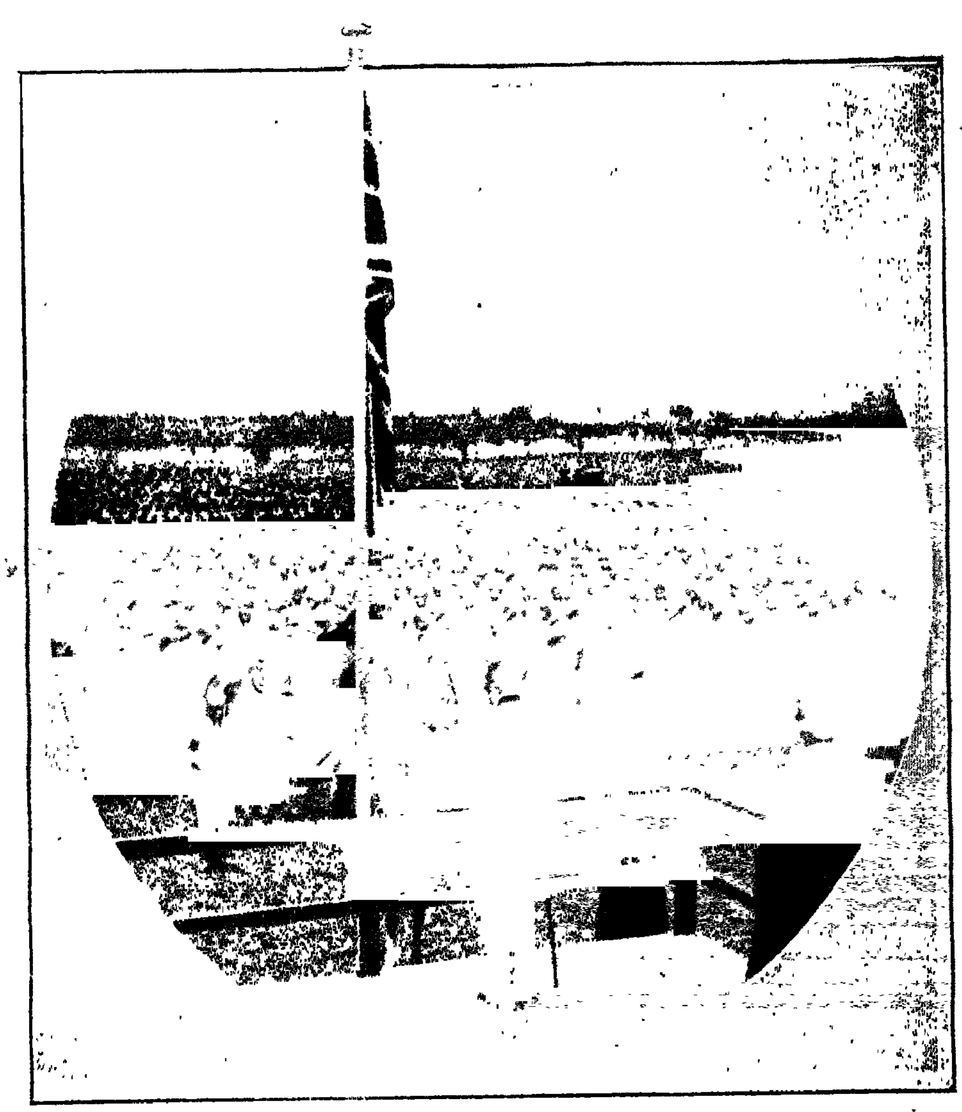
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۵ | کلکتہ : چہار شنبہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, December 17, 1913.



قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly „ „ 4 - 12.

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام الدهلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۲۵

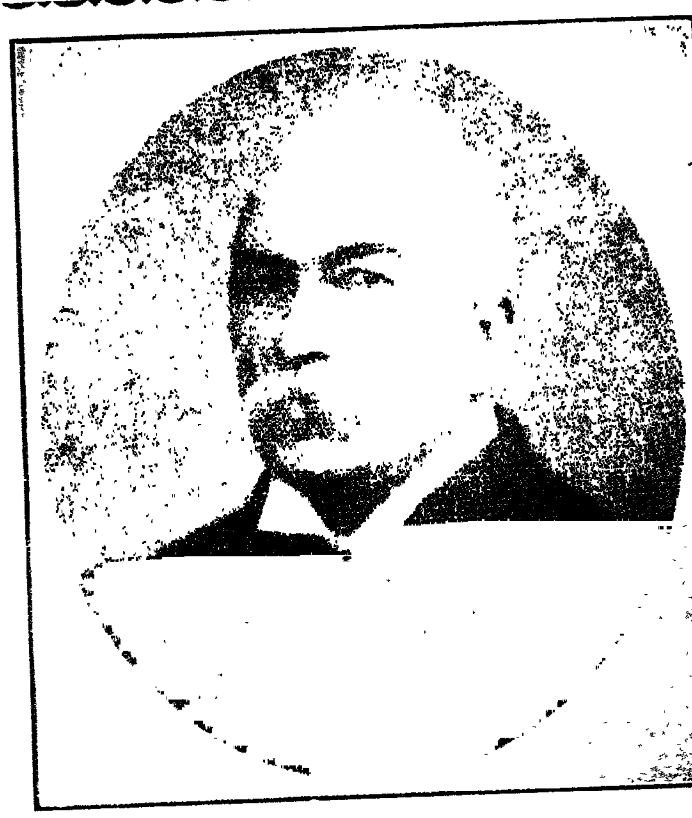
کلکته : چهارشنبه ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۲ هجری

جلد ۳

Calcutta. Wednesday, December 17, 1913.

فهرس

تصاویر



مهمـان محتـرم

یعنی لارڈ هڈلی بالقابه ، جنهوں نے حال میں قبول اسلام کا اعلان کیا ہے - اور جسکے متعلق آینده اتوار کو مسلمانان کلکته کا ایک عظیم الشان جلسه ٹون هال میں منعقد ہونے والا ہے -

اخـــر الانبــــاء

جنـــوبي افـــريقـــه

گذشته هفتـه مسٹر گوکهلے کو ڈربن سے اطلاع ملی تھی که حکومت نے مسٹر لیکس کو هدایت کر دي ہے که انجمن کي زیر نگراني پولیس کے ذریعه تقسیم غذا کي اجازت دیدیں، اس تار سے یه امید هوئی تهي که غذا کے متعلق هندوستانی اسیرن ر عزت وطن کے مصائب و شدائد میں کچهه نه کچهه تخفیف هوجائیگي، مگر اس هفته مسٹر گوکهلے کو جو تار انڈین نٹال اسوسی ایشن سے موصول هوا ہے، اس نے اس امید کی حقیقت کو بے نقاب کردیا - تار کا مفاد یه ہے -

" وکلاے انجمن کو تقسیم غذا کے وقت موجودگي کي اجازت نہیں - ماخوذین سے براه راست گفتگو ممنوع ہے، جو کچهه باتیں هوتي هیں، پولیس کے ترجمان کي وساطت سے - ماخوذین کو لوگوں سے اسقدر علحده رکها جاتا ہے که اگر پولیس اطلاع نه دے تو یه بهي معلوم نه هو که وه بهوکے مر رہے هیں - لیڈروں کے متعلق اگرچه حکومت کي طرف سے اعلان نہیں هوا ہے، مگر وه بهی عملاً قید خانه هیں - با این همه عدم اعلان میں اسقدر اخفائے شدید کے کچهه نه کچهه معنی ضرور هیں - تلاشی کے لیے ایک وارنٹ جاري کیا گیا، انجمن کي خانه تلاشي هوئي، کاغذات لے لیے گئے - سب سے آخري امر یه ہے که ایک ظالم ترین حکومت عالم یعني روس کا طریقه یہاں بهي روشناس کیا گیا ہے - اب ماخوذین کو اپنے وکلا سے بهي ملنے کي اجازت نہیں "

ڈیلي ٹیلیگراف کے مراسله نگار نے، جو یونین گورنمنٹ کي برأت کی چشمدید شهادت دینے کے لیے دوره کر رها ہے، اپنے مراسله میں یه ظاهر کیا تها که تین پونڈ ٹیکس کي تجویز خود حکومت هند کي تهی -

اب ایسوسیاٹڈ پریس کو اطلاع ملي ہے که سنه ۱۹۰۴ع میں هندوستاني مزدوروں کي واپسی کے متعلق اپنی کسي تحریر میں بهي حکومت هند نے یه تجویز نہیں کیا ہے که جو مزدور واپس نه آسکیں ان پر فی کس تین پونڈ ٹیکس لگایا جائے - یه محض غلط ہے ۔

بالاخر یونین گورنمنٹ نے عملاً وه تدبیر شروع کر دي، جو وه آزاد تحقیقات سے بچنے کے لیے کرنا چاهتی تهي -

ایک کمیشن اسلیے مقرر کیا گیا ہے که نٹال میں اسٹرائک کے متعلق هنگاموں کی پبلک طور پر تحقیقات کرکے جلد سے جلد رپورٹ پیش کرے -

یه کمیشن امور ذیل کي تحقیقات کریگا :

وه کیا اسباب و حالات هیں جو اسٹرائک اور هنگامے کے سبب رهنما هوے ؟

ان هنگاموں میں کتنی طاقت استعمال کی گئي ؟

کیا طاقت اور ان اعمال شدیده کے استعمال کی ضرورت تهی، جنکے متعلق یه بیان کیا جاتا ہے که وه اسٹرائک کے سزا شده قیدیوں کے ساتهه کیے گئے ؟

امور مذکوره کے متعلق سفارشیں جو کمیشن کرنا چاهے -

کمیشن ان اشخاص سے مرکب ہے :

سر ولیم سالومن کے - سي - ایم - جی - رئیس کمیشن، انولڈ ایسلین کے اعانت ایڈلے - ایس - وي - ای - کے - سی - وي - او -

لیکن سوال یه ہے که اس کمیشن سے هندوستانیوں کے زخموں کے لیے مرهم کا سامان هوگا یا مزید نمک پاشی و نمک پاشی کا ؟ ٹائمز کو اطلاع ملي ہے که جنوبي افریقه کے هندوستانی اس کمیشن کو بالکل ناپسند کرتے هیں، اور اس فکر میں هیں که متعلقه مقامات میں جلسے کریں اور اس مضمون کے رزولیوشن پاس کیے جائیں که اس امر پر اظهار افسوس و ناامیدي کیا جاتا ہے که تحقیقات کے حدود میں جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کي عام حالت اور آئنده پالیسی شامل نہیں، بلکه وه صرف اسٹرائک هی تک محدود ہے - اور نیز یه که کمیشن کي ترکیب صحیح نہیں، کیونکه اسکے ممبروں میں سے ایک شخص بهی خالي الذهن نہیں ہے، بلکه کوئي نه کوئی فرقهانه خاص راے ضرور رکهتا ہے -

تصحیح

گذشته اشاعت کے صفحه ۴۴۸ سطر ۴ میں Law of heredity کے Law of Inheritance پڑهنا چاهیے

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئیے چار آنه کے تکت آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کی اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرماویں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم " اور نمبر خریداري (اگر کوئی هو) ضرور درج کریں -

کے ساتھہ ہے اور ضلالت کا بیج کن کی زمینوں میں تھا ؟ و ان فی ذلک لایات لکم ان کنتم مومنین (۵۰ : ۲)

اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ قوم نے ان اشخاص و افراد کی غلامی سے نکلنے کیلیے ایک نئی جد و جہد شروع کردی ' جو خود بھی کسی شیطان کدۂ مخفی کی چوکھٹوں کے غلام تھے - اور ہر شخص کو نظر آگیا کہ لیڈر کے معنی رہنما کے ہیں ' نہ کہ آقا اور اربابا من دون اللہ کے ! اصل قوۃ کار و ارادہ ' جماعت اور مشورہ کی ہے نہ کہ افراد کی ' اور پالٹکس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہندوستان یا انگلستان کے حکومت کدوں کے احکام و مرضات کی پرستش کی جاے ' بلکہ وہ صداقت اور خدمت ملک و ملت کا ایک فرض مقدس ہے جو قربانی و ایثار' اور حق پرستی و اجتہاد فکری کے بغیر انجام نہیں دیا جا سکتا - اور یہ جو چند بڑے آدمیوں کا ایک مجمع ہے ' جو بلند نام و نمود اور زنجیر عزت و زخارف دنیوی میں گرفتار ہیں ' یہ صرف اغراض شخصیہ اور منافع ذاتیہ کا ایک کھیل ہے اور بس ! بل ہی فتنۃ و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۴۹ : ۳۹)

جماعت اگر اپنے تئیں سمجھے اور اپنی قوت سے کام لے تو تاج و تخت اسکے آگے ٹھہر نہیں سکتے - پھر چند افراد یا ایک شر ذمۂ قلیلہ کی کیا حقیقت ہے؟ مسلمانوں میں جماعت کی اصلی قوت کا ظہور تو نہ ہوا اور اسکے لیے ایک کافی مدت مطلوب ' تاہم بیداری ضرور ہوئی اور اپنی قوت کا احساس عام طور پر پیدا ہوچلا - یہ دیکھکر وہ تمام لوگ جو کل تک اپنی قوت پر نازاں اور اپنے مستبدانہ احکام پر مغرور تھے ' اپنے تئیں زندہ رکھنے کیلیے مجبور ہوے کہ نئی روش کے ساتھہ دینے کا اعلان کریں - یہاں تک کہ مسلم لیگ کے جلسوں کی صدارت کیلیے لوگوں کو اعلان کرنا پڑا کہ وہ نئے مذہب کو قبول کرکے اسکی کرسی پر متمکن ہونگے - مسلمان مخالفت کا ارادہ نہ کریں !

پس نئی تحریک ایسے گروہ پر مشتمل ہوگئی ' جسمیں ایک جماعت تو موحدین مخلصین کی تھی ' دوسری منافقین مفسدین کی ' تیسری مولفۃ القلوب کی : و منھم من یومن بہ و منھم من لا یومن بہ ' و ربک اعلم بالمفسدین (۴۰ : ۱۰)

(بعد از جنگ)

جبکہ توفیق الہی کی نصرت فرمائی سے ایسا ہوا تو ضلالت کا گھرانا اجڑ گیا ' اور غلامی کے مورث اعلی یعنی شیطان کی ذریۃ ماتم کرنے لگی - اس نے دیکھا کہ وہی ایگ جس کی پیدایش حکومت پرستی کے خمیر کی کثافت سے ہوئی تھی ' اب اسکے آگے صرف دو ہی راستے کھلے رہگئے ہیں - یا تو قوم سے الگ ہوکر اور صرف دو تین شخصوں کا ایک سازش کدہ بنکر رہجاے ' اور اس طرح اپنی موت کا اعلان کر دے ' اور یا پھر زندہ رہے تو اپنی باگ حکومت غیر مسلم کی جگہ امۃ مرحومہ کے ہاتھوں میں دیدے -

یہ گروہ انقلاب وقت کے اس اثر سے مبہوت ہوگیا کہ لیگ کا وہی قائم مقام سکریٹری ' جو آغاز تحریک میں نئی تحریک کا اشد شدید مخالف تھا ' وہی لوگ جنکی ازادی و حریت صرف مسلم یونیورسٹی کے مسئلہ الحاق و عدم الحاق ہی تک محدود تھی ' وہی عام تعلیم یافتہ طبقہ جو اس تحریک کے داعیوں کو " علی گڈہ کا دشمن " سمجھکر آزردہ دل ہوجاتا تھا ' اب حریت کے دعوؤں سے خوش حال ہے اور ایک عام ہوا ایسی چل گئی ہے ' جس نے ہر شخص کو جام جدید کے نشہ سے سرمست کر دیا ہے اور جس طرف کان لگائیے ' نئے نغمے ہی کی صدائیں آرہی ہیں :

عالم تمام مذہب اشراقیاں گرفت !!

وہ دم بخود سا ہوگیا کیونکہ کوئی حیلۂ گفتگو اسکے لیے باقی نہیں رہا تھا ' پر اندر ہی اندر آتش نفاق کو سلگاتا اور حکومت کی وادیوں سے چلی ہوئی ہواؤں سے اسکے شعلوں کو بھڑکاتا رہا ' یہاں تک کہ مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن انگلستان گئے ' اور رائٹ انریبل سید امیر علی سے مناقشہ پیدا ہوگیا - وہ نہ وقت کے منتظر تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی فرصت ایسی ہاتھہ آجاے کہ پھر مسلمانوں کی غلامی کی " مسلمہ قومی پالیسی " کا پتلہ زندہ کرکے کھڑا کیا جاسکے ' اور پھر لیگ گورنمنٹ کے ہاتھہ میں دیدی جاے ' معاً اپنے اپنے ماتم کدوں سے نکلے اور چھپی ہوئی ڈوریوں میں مقناطیسی سرعت کے ساتھہ حرکت پیدا ہوگئی - سید امیر علی چونکہ جنگ طرابلس وغیرہ کے موقعوں پر بہت سے تار بھیج چکے تھے (جو اظہار ازادی کا سب سے زیادہ ارزاں میدان تھا ' کیونکہ اصلی امتحان ہندوستان کے سیاسی معاملات ہیں جن میں لب کشائی کرنے سے براہ راست برٹش گورنمنٹ پر چوٹ پڑتی ہے نہ کہ اٹلی اور بلقان کے معاملات) اسلیے انکی وقعت شخصی کو اور زیادہ نمایاں کرکے ' ایک ایسا آلہ بنایا گیا ' جسکے ذریعہ جماعت کی قوت کو پھر اشخاص کے ہاتھوں شکست دلائی جاے -

(حرکت ارتجاعیہ)

یہ ایک خالص ارتجاعی تحریک ہے جو تازندی کی طالب اور روشنی سے نفور ہے ' اور جو صرف اسلیے ہے تا خدا کی خوشنودی کی راہ سے اسکے بندوں کو باز رکھے ' اور حکومت پرستی کے شیاطین الانس کے خونخوار پنجے پھر تیز ہو جائیں - غلامی اور حکام پرستی کا وہ شجرۂ ملعونہ و خبیثہ ' جس کی شاخیں خشک اور جسکی جڑ کھوکھلی ہو رہی ہے ' اسکو یہ دیکھتے تھے ' اور جب اسکے ہر جھڑنے والے زرد پتے پر ابلیس لعین روتا تھا ' تو یہ بھی اپنی صداے شیون اسکے ماتم میں ملا دیتے تھے : لیجعل اللہ ذالک حسرۃ فی قلوبھم - پس اب چاہتے ہیں کہ اپنے خبث نفاق کے آب نجس سے کفر پرستی کے اس تخم جہنمی کی دوبارہ آبیاری کریں ' اور دجال افساد کی ذریت اسکی سایہ دار شاخوں کے نیچے آکر پناہ لے : یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم ' واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

(فریب کار)

میں شخصیات سے نکلی نفور و گریزاں ہوں ' اور دنیا جانتی ہے کہ حضرۃ ایزد سبحانہ و تعالی نے میرے قلم و زبان کی حرکت صرف اسی وقت کیلیے مقدر فرما دی ہے (والحمد للہ علی لطفہ و احسانہ) جبکہ کوئی حقیقی جماعتی و ملی مشکل درپیش ہوتی ہے - کتنے ہی مخاصمات و منافسات شخصیہ ہیں جو ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں لیکن الحمد للہ کہ وہ قلم کبھی بھی انکے تذکرہ سے آلودہ نہیں ہوتا ' جو صرف دعوۃ الہیہ کا داعی ' اور محض دل کے حقیقی جوش کا ترجمان ہے -

رائٹ انریبل سید امیر علی اور مسلم لیگ کا قصہ کئی ماہ سے درپیش ہے - میں نے اسپر اول روز ہی غور کیا لیکن مجھے زیادہ تر شخصی حیثیت نظر آئی اور اسلیے سوا اس مختصر راے کے جو ایسو سیایٹڈ پریس کے ذریعہ مشتہر ہوئی ' اور اسکی نسبت کچھہ نہ لکھا - میری خاموشی پر لوگوں نے اعتراض کیے ' بے شمار خطوط لکھے ' لیکن میرے کار و بار کا رشتہ ان صداؤں کے ہاتھہ نہیں ہے جو میرے وجود سے باہر اٹھتی ہیں -

پس میں چپ تھا اور گو قرائن و حالات حقیقت مخفیہ کی ترجمانی کر رہے تھے ' تاہم سمجھتا تھا کہ اصول کا وعظ اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ خاص خاص جھگڑوں میں اپنے اس وقت کو ضائع کروں ' جو خدا ہی جانتا ہے کہ کن کن مصائب و مشکلات سے مجھے میسر آتا ہے - مجھے یہی چاہیے کہ صرف اپنے کام اور دعوت ہی میں سرگرم رہوں - بہت سے اخبارات اس راہ میں قدم رکھنے کے شائق ہیں ' ان معاملات کو بکلی انہی کیلیے چھوڑ دوں -

شذرات

آخری هفته

سال کا آخري هفته آگیا - آج نصف سے زیاده دسمبر گذر چکا هے' اور عنقریب جنوري سے نیا سال شروع هوجائیگا -

لیکن واقعات و حوادث کو دیکھتا هوں تو صرف سنه ۱۳ - کے دور ماه و ایام هي کا آخري هفته در پیش نهیں هے' بلکه مسلمانوں کے نئے دور تنبه و بیداري کیلیے بھي ایک آخري اسبوع عمل سامنے آنے والا هے' جسکے بعد بالکل ایک نیا دور شروع هوگا - کون کهه سکتا هے که وه زندگی کي امیدوں اور ولولوں کا دور هوگا' یا بیداري کے بعد غفلت' اور حرکت حیات کے بعد جمود ممات کا : والله یحیي و یمیت' والله بما تعملون بصیر (۳ : ۱۵۰)

(حیات بعد الممات)

کم و بیش ڈیڑھ دو سال کا زمانه گذرا هے که ایک نئي حرکت مسلمانوں میں پیدا هوئي - وه جو سو رهے تھے' انهوں نے آنکھیں کھولیں - وه جو کروٹیں بدل رهے تھے' اپنے اپنے بستروں پر اٹھکر بیٹھے' اور وه چند نفوس مهتدین جن کو دست هدایت الهي مدتوں سے اٹھا کر کھڑا کرچکا تھا' بلا تامل چل کھڑے هوے : فمنهم ظالم لنفسه' و منهم مقتصد' و منهم سابق بالخیرات باذن الله - ذالك هوالفضل الکبیر (۳۲ : ۳۱) یه غفلت و بیداري کا ایک مقابله تھا - اور جیسا که همیشه هوا هے' آگے آنے والے کم اور ضعیف' مگر سلانے والے بہت اور قوي تھے - پر خدا کے نزدیک کا فیصله هوچکا تھا' اور شیطان کا گھرانا غمگین تھا - اگرچه ان صداؤں کي پہلے تکفیر کي گئي' اور پھر مقابله' لیکن دونوں کا نتیجه وهی نکلا جو همیشه نکلا هے - یعنے رات کي تاریکي نے بالآخر شکست کھائي' سپیدۂ صبح کي نورانیت یکایک چمک اٹھي' اور آفتاب هشیاري و ولولۂ عمل' مشرق حق و صداقت سے با هزاران جلوه ریزي و درخشندگي طلوع هوا : فسبحان الله حین تمسون و حین تصبحون ! (۳۰ : ۴۴)

یه خیالات و اعتقادات کا وه انقلاب تھا' جسکا گذشته سال کے وسط میں ظهور هوا' اور پھر اسی سال زوال و متحسم کے آثار میں مخالف امیدوں کو عالم اور موافق توقعات کو منتظر اپنا هوا دنیا کے سامنے نمایاں هوگیا - حق و باطل کي معرکه آرائي میں وه عصاے موسوي کا ایک ظهور ثعباني تھا' جس نے اگرچه اپنے سامنے سحر و تخییل باطل کے هزاروں خوفناک اژدھے دیکھے' پر وه نه جھجکا' اور تمام جادو گران سحر پرست حق کي عظمت سے لرزتے هوے اور صداقت کے اعجاز سے کانپتے هوے زمین پر گر گئے : فالقي السحرة سجدا' قالوا امنا برب هارون و موسی' (۲۰ : ۷۳)

میرا مقصود اس تغیر سے قوم کا نیا دور حسیات و تنبهات هے جو اصولاً قومي افکار و اعمال کي هر شاخ میں ظاهر هوا' اور جس کا ایک سب سے بڑا مظهر' قوم کے سیاسي معتقدات کا تغیر هے - میں اس تغیر کو کچھه وقعت نهیں دیتا جو مسلم لیگ کے نظام کار اور تعین نصب العین میں هوا' کیونکه وه صرف کاغذ پر لکھنے کي چیز هے - میں اُس انقلاب کو دیکھتا هوں جس نے چهل ساله غفلت و ضلالت کے بعد اُس حقیقت کو قوم کو آشنا کیا' جو اصل الاصول اعمال اور حقیقة الحقائق سیاسیت هے' اور جو في الحقیقه ایک اشرف و اعلی اساس شرعي و اسلامي هے' جس پر دیانة حقة الهیه کے اپنے تمام احکام و اعمال کي بنیاد مقدس محکم و استوار کي هے - یعنے استبداد و تقلید اشخاص کے شجرۂ ملعونۂ خبیثه کي جگه' قوة جمهوریة امة کے شجرۂ زیتون مبارک کي تخم ریزي' و ید الله علی الجماعه !

(المرشدون المفسدون)

اب تک مسلمانوں کي رهنمائي و دلالت کي باگ محض چند انسانوں کے هاتھوں میں تھي' اور انھوں نے اپنا هاتھه اس دست مخفي و بالا کے آگے بیعت کیلیے بڑھا دیا تھا' جس کو میں اپني زبان میں قوة شیطانیه کا سب سے بڑا مظهر کهتا هوں' کیونکه حکومت و فرماں روائي جب استبداد اور غلامي کے ساتھه جمع هوجاتي هے' تو اس سے بڑھکر دنیا میں شیطان لعین و رجیم کا کوئي تخت نهیں هوتا - پس همارے تمام کام خواه تعلیمي هوں' خواه سیاسي' کالجوں کے احاطوں کے اندر هوں' خواه مجالس کے اسٹیجوں کے اوپر' محض تماشے کي چند پتلیاں تھیں' جنکي ڈور پرده کے اندر بیٹھنے والے تماشا گر کے هاتھوں میں تھي' اور جس طرح وه چاهتا تھا' اپنا کھیل دکھلاتا تھا - یه پتلیاں مختلف قسم کي اور مختلف قسم کي پٹاریوں میں رهنے والي تھیں - کوئي چاندي سونے کي تھی' اور کوئي فیشن کي خوبصورت ڈبیا کے اندر رهنے والي - کوئي چپ کھڑي رهکر اپنے سحر سکوت سے دیکھنے والوں کو محو حیرت بناتي تھي' اور کسي کي حرکت لب اپنے شان تکلم سے سحرکار و فریب نظاره تھي - کسي کا رقص برق تمکین و شکیب تھا' تو کسي کا نغمه وداع عقل و تقوی - نظاره گیان محو تماشا یه سب کچھه دیکھتے تھے اور زبان حال سے کهتے تھے :

به تبسم' به خموشی' به تکلم' به نگاه'

مي تواں برد بهر شیوه دل آساں از من !

قوم صرف اسلیے تھي تا که حکموں کے آگے جھکے' جادوؤں کے سامنے سر بسجود هو' حرف سوال کا جواب جیب زر و سیم سے دے' اور صرف لیڈروں کي گاڑیاں هي کھینچتي رهے - عقل و فهم' تدبر و تفکر' فکر و راے' اور امتیاز و اجتهاد' وه جرائم تھے' جنکے کرنے کي کوئي شخص جرأت نهیں کرسکتا تھا - اعتراض گناه تھا' اور انکار اجرام - دولت اور خطاب کي حکومت تھي' اور اطاعت محض کے سوا هر خیال و هر قول بغاوت - هر بڑا آدمي لیڈر تھا اور هر چمکتی هوئي چیز سونا - هر لیڈر مستعفي هونے کي دھمکي دیکر تمام قوم کو آه و فغاں میں مبتلا کردیسکتا تھا' اور هر استعفا اپنے پیچھے زر و دوستوں اور تلعرافات کا ایک پشتاره رکھتا تھا - غرضکه وه امة مرحومه اور ملة قویمة بیضاء' جو توحید الهي کي محافظ' انسان پرستي کیلیے پیام هلاکت' اور " ان الحکم الا لله " کي پیغام بر تھي' یکسر گرفتار تعبد' و از فرق تا بقدم مبتلاے پرستش زید و عمر هوگئي تھي : و یعبدون من دون الله ما لا یضرهم و لا ینفعهم' و یقولون هٰؤلاء شفعاؤنا عند الله' قل اتنبئون الله بما لا یعلم فی السماوات و الارض' سبحانه و تعالی عما یشرکون - (۱۰ : ۱۹)

(دور جدید)

لیکن اس طلسم سراے بوقلموں میں نه تو بیداري کو قیام هے اور نه غفلت کیلیے استمرار - هر شے کو کسي دوسري سے کیلیے جگه خالي کرني هے - البته یه توفیق الهي هے که ضلالت کي عمر کم اور هدایت کا دور ممتد هو - پس توفیق الهي کی نسیم مقدس ایک طوفان هلاکت بنکر چلي' جس نے هنگامے نے سوتوں کو جگا دیا' هشیاروں کو دوڑا دیا - غلامي کا درخت بھي اپني جگه سے هلا' اور تماشے کي پتلیاں بھي کاغذ کے پرزوں کي طرح ادھر ادھر اڑنے لگیں' تا آنکه حق اور باطل میں فیصله هوگیا' اور دنیا نے دیکھه لیا که صداقت کن

الهلال

۱۸ محرالحرام

صلح نامہ دولت علیہ و یونان

یا ایها الذین آمنوا ! ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم الی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین - بل الله مولیٰ کم و هو خیر الناصرین ! (۳ : ۹۸)

جزیرہ نماے بلقان میں جنگ کے هتیار رکھنے کے بعد صلح کے لیے معاہدات و مفاوضات کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا ' اب انمیں سے ہر ایک گفتگو کامیابی کے ساتھہ ختم ہوچکی ' اور اس مسیحی انسانیت کشی کے تماشے پر آخری پردہ گرا دیا گیا ہے ' جو پورے جوش کے ساتھہ بلقان میں کھیلا جا رہا تھا -

مگر تمام مفاوضات مصالحت میں اپنے انجام اور درمیانی حالات کے لحاظ سے دولت علیہ اور یونان کی گفتگو سب سے زیادہ ممتاز ہے - دولت علیہ کے جائز مطالبات مگر یونان کا انکار ' انکار پر اصرار ' اور فوجی تیاری ' پھر انقطاع مفاوضت کا خدشہ ' بیم و امید اور یاس و رجاء کی جلد جلد تبدیلیاں ' اور بالاخر دفعۃً نصف شب کے بعد صلح نامہ پر دستخط ' یہ امور ایسے نہ تھے جو اس گفتگوے صلح میں خاص دلچسپی و جلب انظار و افکار پیدا نہ کرتے - مگر یہ عجیب بات ہے کہ جسقدر یہ گفتگو دلچسپ و جاذب انتظار تھی ' اسی قدر اسکی تفصیل مستور و مخفی ہے -

ریوٹر ایجنسی نے جو خبر دی تھی ' وہ چند سطروں سے زیادہ نہ تھی ' اور اسکے بعد سے اسپر اب تک اسوقت تک مہر خاموشی لگ گئی ہے - یورپ کی ڈاک کے جرائد ایسے مواقع پر تفصیل کے عادی ہیں ' مگر جتنے اخبارات آئے کسی میں بھی خبر مصالحت اور چند سطروں سے زیادہ نہ تھا - تعجب تو یہ ہے کہ منیچسٹر گارجین جسکو مشرق قریب کے معاملات سے خاص دلچسپی ہے ' اور جسکے مراسلہ نگارے ابتداء جنگ میں نہایت طویل طویل تار بھیجے تھے ' اور نیر ایسٹ جسکا مقصد وجود ہی معاملات مشرق ہیں ' ان دونوں کے صفحات بھی مصالحت کی تفصیل سے خالی ہیں - ایسے مواقع پر امید کی نظریں عربی ڈاک کی طرف اٹھتی ہیں ' مگر یہاں بھی تفصیل کا قحط ہے ' سب سے زیادہ حیرت تو یہ ہے کہ انھوں نے جو کچھہ لکھا بھی ہے ' وہ جرائد عثمانی کی وساطت سے نہیں ' بلکہ فرانسیسی اخبارات کے حوالے سے !

بین الدول معاہدات و اتفاقات نقد و بحث کے لیے اپنے اندر ایک وسیع میدان رکھتے ہیں ' اور جو جرائد و مجلدات سیاسیۃ اپنا منتہاے عمل صرف جمع اخبار و حوادث نہیں سمجھتے ' بلکہ اپنے پیش نظر ایک مقصد بلند یعنی قوم کی تربیت سیاسی بھی رکھتے ہیں ' انکا یہ فرض ہے کہ اتفاق یا معاہدہ کے تمام پہلوں پر پوری تفصیل کے ساتھہ بحث کریں - کیونکہ سلطنتوں کے باہمی تعلقات ' انکے حقوق و مراعات ' انکے مطالبات ' اور انکے مستقبل کے متعلق راے قایم کرنے کیلیے ان معاہدات و اتفاقات کا سامنے ہونا ضروری ہے - خصوصاً ایسی قوم میں جسکی قومی زبان کا خزانہ سیاسیات سے خالی ہو ' اور جسکے لغات اجنبیہ جاننے والے افراد کا دائرہ مطالعہ روایات و قصص تک محدود ہو -

اس معاہدہ پر ہم نے الهلال میں اب تک کوئی تفصیلی بحث نہیں کی ' کیونکہ ریوٹر ایجنسی نے جو کلمات معدودات زبان برق سے کہے تھے ' اسمیں اسدرجہ اختصار کی کوشش کی گئی تھی کہ وہ کسی تفصیلی بحث کی بنیاد نہیں بن سکتے تھے - مزید معلومات کے لیے عربی اور انگریزی ڈاک کا انتظار تھا ' لیکن چار ہفتوں سے زاید گذرنے کے بعد جو کچھہ آیا ہے وہ تشنہ کامان تفصیل کے لیے محض نا کافی ہے -

سوانح و حوادث پر جتنا زمانہ گزرتا جاتا ہے ' اتنے ہی وہ جرائد نگاری کے دائرہ سے نکلتے جاتے ہیں - پس بہتر ہے کہ واقعات کے اتنے پرانے ہونے سے پہلے کہ ان پر بحث تاریخ نگاری میں شمار کی جاے ' جو کچھہ لکھنا ہو لکھدیا جاے -

ہم نے " رفتار سیاست " میں خبر مصالحت ان الفاظ میں دی تھی :

" بالاخر دولت علیہ اور یونان میں صلح ہوگئی - صلحنامہ پر دستخط نصف شب کے بعد ہوے - نزاع انگیز امور طے نہ ہو سکے - اور یہ اس صلحنامہ کا مابہ الامتیاز ضعف ہے کہ اہم امور کا تصفیہ ثالثی کے ہاتھہ میں دیدیا گیا "

یہ ایک اجمال تھا جسکا مبنی و اساس ریوٹر ایجنسی تھی - اسکی تفصیل اس تار کو سمجھنا چاہیے جو فرانس کے مشہور و مقتدر اخبار ماتن کے مراسلہ نگار نے اسکو بھیجا تھا - یہ مراسلہ نگار تار دیتا ہے :

" ترکی اور یونان میں صلح ہوگئی - صلحنامہ پر نصف شب کے بعد دستخط ہوے اسکا خلاصہ یہ ہے :

(۱) جنگ سے پہلے جسقدر معاہدات و اتفاقات دولت علیہ اور یونان میں تھے ' وہ تمام پھر اپنی حالت سابقہ پر واپس آگئے -

(۲) گذشتہ حوادث جنگ اور انکے متعلقات و ضمنیات میں جن لوگوں کا ہاتھہ تھا ' انکو معاف کیا گیا -

(۳) جو شہر کہ دولت عثمانیہ نے چھوڑ دیے ہیں ' انکے باشندے یونانی رعایا سمجھے جائینگے ' لیکن اگر تین برس کے بعد انھوں نے جنسیت عثمانیہ میں شامل ہونا چاہا ' اور ان شہروں سے چلے گئے تو وہ اس صورت میں یونانی رعایا نہ سمجھے جائینگے -

(۴) مذکورہ بالا شہروں کے باشندوں کی جائداد انکے پاس محفوظ رہیگی - انکے حقوق کا احترام کیا جائیگا ' اور کوئی شخص اپنے حق سے اسوقت تک محروم نہ کیا جائیگا ' جب تک کہ رفاہ عام کو اسکی ضرورت نہ ہوگی - اس صورت میں حکومت مالک کو اسکا معاوضہ دیدیگی -

(۵) حکومت یونان جلالت مآب سلطان المعظم اور خاندان شاہی کی تمام جائدادوں کے احترام و رعایت کا وعدہ کرتی ہے - املاک سرکاری کا مسئلہ جو علحدہ فہرست میں بتفصیل مذکور ہیں ' ہیگ کی ثالثی کے سامنے پیش کیا جائیگا -

(۶) عثمانی قیدیوں کے مصارف کا مسئلہ بھی ثالثی کے سامنے پیش ہوگا - عثمانی افسروں کی تنخواہیں خود دولت عثمانیہ دیگی -

(۷) دخانی جہاز جو دولت عثمانیہ نے روک لیے تھے اور انکا تاوان جو انکے مالک مانگتے ہیں یہ دونوں امور ثالثی کے سامنے پیش ہونگے -

(۸) حکومت یونان اوقاف کا پورا احترام کریگی - یعنی وہ جائدادیں جو کسی دینی درسگاہ ' خانقاہ ' یا مسجد وغیرہ کے لیے موقوف ہیں - مگر انکے عشر یعنے دہ یکی کو موقوف کردیگی -

لیکن اب دیکھتا ہوں تو خاموشی سے غلط فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور اس مسئلہ کو ارتجاعیۃ اور تقہقر کار کا ایک پورا آلہ بنا لیا گیا ہے - سازشیں ہو رہی ہیں ' رازدارانہ خطوط تقسیم کیے جا رہے ہیں - لیگ کے دفتروں میں نئے ممبروں کی درخواستیں بھجوائی جا رہی ہیں ' اور گویا شیاطین کی ایک پوری فوج ہے جو مسلح ہو رہی ہے - یہ حالت دیکھکر غیرت حقانیت و حریت ' اور جوش مقدس و مبارک حق و صداقت کا خون میری رگوں کے اندر کھولنے لگا ہے ' اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اس مضمون کا لب و لہجہ اور انداز تحریر یقیناً زیادہ سخت اور گرم ہوگیا ہے جو ایک عرصے سے الہلال کی تحریرات میں تقریباً مفقود تھا -

میں اُن لوگوں سے ' جنکا گو میں نے تعین کے ساتھ ذکر نہیں کیا ہے مگر جنکا ضمیر خود اندر سے شہادت دیگا کہ جہاں کہیں کفر پرستی و نفاق کا ذکر ہو ' اس ضمیر کا مرجع حقیقی اور اُس اشارے کے مشار الیہ وہی ہیں ' معذرت خواہ ہوں کہ اس مضمون کی سخت و آتشیں انداز تحریر کیلیے مجھے معذور تصور کریں - میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں بہت صابر ' بہت متحمل ' اور بہت ضابط ہوں ' الا دو موقعہ ایسے ہیں ' جنکو دیکھکر میرے لیے محال قطعی ہوجاتا ہے کہ اپنے غیظ و غضب ایمانی کو ضبط کرسکوں -

ایک وہ موقعہ جب کسی امر دینی و شرعی کی توہین دیکھتا ہوں یا کوئی متفرنج و فرنگی مآب باوجود کمال جہل و نادانی سرگرم اجتہاد و تفقہ ہوتا ہے -

دوسرا وہ ' جب غلامی و اشخاص پرستی کے مناظر کثیفۂ و خبیثہ میرے سامنے آتے ہیں' اور اس وقت میرے دماغ کا جو کچھہ حال ہوتا ہے وہ حیطۂ تحریر سے باہر ہے -

میں ادھر چند دنوں سے نئے حالات سن رہا ہوں اور خود بعض مقامی ریشہ دوانیاں میرے سامنے ہیں میں اب ضبط نہیں کرسکتا ' نہ تو تحریراً اور نہ قولاً - انشاء اللہ تعالی -

(اصل معاملہ)

اصل معاملہ یہ تھا کہ سید امیر علی بالقابہ مستعفی ہوگئے قصہ ایک تذکرے سے شروع ہوا جس کے مجرور ہز ہائنس سر آغا خان ہے - اُسکے ساتھہ ہی انہوں نے چند مطالبات کیے - جنکا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی ہستی صرف انہی کے ہاتھہ میں دیدی جاے - لندن کی شاخ مسلم لیگ بالکل ہُوں مختار ہو ' اور مسلمانوں کی پالیسی وہ مرتب کرے ! !

استعفا تو اب خود ہی انہوں نے واپس لے لیا ہے ' اور نہ لیتے تو جاتے کہاں ؟ مگر ہاں مطالبات کا مسئلہ لیگ کیلیے چھوڑ دیا ہے -

جو لوگ سید صاحب بالقابہ کے بعض مخصوص خصائص عالیہ سے واقف ہیں ' وہ اس لطیفہ سے خوب لطف اٹھائیں گے کہ خود مختاری و علحدگی کے اِن مطالبات میں حضرۃ عالی ' روپیہ کو نہ بھولے اور با ایں ہمہ اسکی بھی خواہش ہے کہ اٹھارہ سو پاونڈ لندن لیگ کے حوالے کیے جائیں !

لیکن میں ہر اُس شخص سے جو خدا کو نہیں بھولا ہے ' اور جو ایک یوم عدالت پر ایمان رکھتا ہے جہاں اُس سے پوچھا جائیگا کہ اس نے امۃ مرحومہ کے ساتھہ کیسا سلوک کیا ہے ' اور جہاں یقیناً پریوی کونسل کے کسی عضو کی سفارش مقبول نہ ہوگی ' انصاف کا طالب ہوں کہ خدارا ان مطالبات پر غور کرے - مانا کہ سید امیر علی بڑے آدمی ہیں - تسلیم کیا کہ وہ اسپرٹ اف اسلام کے مصنف ہیں - یہ بھی سچ ہے کہ انہوں نے جنگ طرابلس میں بہت سے تلغرافات بھیجے اور مظالم بلقان کے خلاف احتجاج کیا ' لیکن کیا ان امور سے انہیں اس امر کا بھی حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ تن تنہا تمام قوم کی قسمت کے مالک ہو جائیں ' خود مسلمانوں کی راے ' اُنکا مشورہ ' انکا اجتہاد فکر ' کوئی چیز نہو - آل انڈیا مسلم لیگ ایک عضو معطل بنکر رہجاے ' اسکے اجلاس ' اسکی کونسل ' اُسکے اعضاے خصوصی ' چند ناچنے والی پتلیاں ہوں ' اور ایک شخص انگلستان میں بیٹھکر (جو بغیر کسی کی اجازت کے کسی ڈنر میں شریک نہیں ہو سکتا) جو پالیسی انکی مرتب کردے ' اسی کے آگے سمعنا واطعنا کہکر سر بسجود ہو جائیں ؟

کون ؟ وہ مسلمان جنکو انکا پیغمبر برحق ' صاحب وحی ' مورد خطاب ما ینطق عن الهوی بھی یہ کہتا ہے کہ " انتم اعلم بامور دنیاکم "

یا للعجب ! پیغمبر اسلام (روحی فداہ) کو تو یہ حکم ہو کہ " و شاورهم فی الامر " یعنی مسلمانوں سے مہمات امور میں مشورہ کرو ' لیکن سید امیر علی تن تنہا مسلمانوں کی قسمت کے مالک کر دیے جائیں ! فیا للبلاهۃ و یا للسفاهۃ ! ع

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

حال میں سید امیر علی کی بالقابہ ایک رازدارانہ گشتی خط شائع ہوا ہے جسمیں وہ " لندن ٹائمس " کی مدح و ستائش سے استدلال کرتے ہیں - انکا مقصود یہ ہے کہ جو شخص لندن " ٹائمس " کی بارگاہ قلم میں اس درجہ مقبول ہو ' ضرور ہے کہ انکو مسلمان بھی روپیٹ کر منائیں اور ہاتھہ جوڑ کے کہیں کہ اپنا استعفا واپس لیلے -

میں نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں کیا لکھوں اور اس شخص کو کیا کہوں جو لندن ٹائمس کی تعریف کو اپنی فضیلت قرار دیتا ہے - ابوجہل زندہ ہوتا تو میں " ہسٹری آف دی سارا سین " کے مصنف سے پوچھتا کہ جس شخص کی ابوجہل تعریف کرے ' اسکے ایمان کی نسبت حضرت کی کیا راے ہے ؟

حقیقت یہ ہے کہ سید امیر علی بالقابہ نے خود ہی ایک بہترین نقطۂ فیصلہ ہمارے حوالے کردیا - ارباب فکر اب خود فیصلہ کرلیں کہ لندن ٹائمس جس شخص کا مداح اور حامی ہو ' اسکا وجود بد بخت مسلمانوں کے پالیٹکس کیلیے شہد ہے یا سم قاتل ؟

(آخری فیصلہ)

بہرحال جو کچھہ تمہارے جی میں آئے کرو - اگر تمہاری آنکھیں کھلی ہوئیں تو پچھلی تنبیہیں تمہارے لیے کافی نہیں ' مگر معلوم ہوتا ہے کہ پشت غفلت ایک اور ضرب محکم کی طلبگار ہے - اگر ایسا ہی ہے تو بسم اللہ ' مگر یاد رہو کہ خداے قادر و توانا بھی اپنے کام سے غافل نہیں : و ما اللہ بغافل عما تعملون -

اگر حق کے فتح پائی تو لیگ کا وجود مستحق حیات ہوگا ' اور اگر مشیت الہی اسکے خلاف ہوئی تو جس لیگ کو مسٹر امیر علی کے فرق استبداد پر نثار کر رہے ہو ' یہاں اسی کی ہستی اس احمق نے اہم و عظیم سمجھی ہے ؟ کل فاتحہ خیر نہ پڑھا تھا ' آج پڑھلیں گے - انشاء اللہ مسلمانوں کیلیے دوسری بہتر راہیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ اور زیادہ انفع اور اصلح ہیں -

طلب اعانت

کچھہ عرصے سے کلکتہ میں ایک ترک خاندان مقیم ہے - میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں سے اسکی خبرگیری و خدمت گذاری کی درخواست ناموزوں نہوگی -

جناب (حمدی بے) ایک مسن ترک ہیں ' جنکا بیان ہے کہ وہ سلانیک سے اُس وقت ہجرت پر مجبور ہوے جب ملاعنۂ صلیب نے اسپر قبضہ کیا - حکومت عثمانیہ لاکھوں مہاجرین کی اعانت کر رہی ہے مگر بہت سے مصیبت زدہ مصر اور ہندوستان چلے گئے کہ شاید ارباب غیرت و ہمت انکی تائید کریں - جناب ممدوح عربی اور فارسی سے بھی اچھی طرح واقف ہیں - شام میں عرصے تک رہچکے ہیں - انکے ساتھہ اُنکی حرم اور دو لڑکیاں بھی ہیں -

لاکھوں مسلمانان ہند کی ہمت و غیرت سے کچھہ بعید نہیں کہ وہ ایک شریف عثمانی خاندان کی خدمت گذاری کا سامان کردیں -

ائر لینڈ ھوم رول بل

السٹر کي طیاریاں

ایک خدا ' ایک بادشاہ ' اور ایک ھي پارلیمنٹ !!



" فدا کاران السٹر "



" السٹر کي قومي حکومت کا علم "

انگلستان ' یعنے وھي انگلستان ' جو ھندوستا میں اُن قوانین کا نافذ کنندہ ھے ' جنکے ذریعہ زبانوں کو اعلان حق سے اور قلم کو طلب حقوق سے روکا جاتا ھے ' جو چاھتا ھے کہ انسان اسکي حکومت میں خاموش رھیں ' اور قلم معطل ھوجائیں جسکي عدالت میں سب سے بڑا جرم یہ ھے کہ سختي کو بغیر خاموشي کے جھیلا جاے ' اور تشدد کو اعتراض کے بعد قبول نیا جاے ' وھي انگلستان آجکل باشندگان ھند کیلیے ایک دوسري صورت میں بھي نظارہ فرما ھے ' جسکے خال و خط اس ھیئت سے بالکل مختلف ھیں ' جو ھندوستان کے آئینہ کے خانۂ سیاست میں نظر آتے ھیں -

" آئر لینڈ ھوم رول بل " کي تاریخ الھلال کي گذشتہ اشاعات میں نکلتي رھي ھے - صدیوں کي جد و جہد اور ظلم و خونریزي کے بعد اب وقت آیا کہ لبرل وزارت کے موجودہ اقتدار سے وہ متمتع ھو تو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ تفریق کا خوابیدہ فتنہ جاگ اٹھا ھے ' اور السٹر کا صوبہ نہیں چاھتا کہ اُن انسانوں کو جو گو اُنھیں کي طرح انسان ھیں ' مگر انکي طرح پروٹسٹنٹ نہیں ' اداري خود مختاري ملے -

لیکن وھاں کي تمام پبلک نے اپنے مطالبہ کے اظہار و اعلان کیلیے جو طریقہ اختیار کیا ھے وہ ھندوستان کے اُن سیاسي حقوق طلبوں کیلیے ایک عجیب عبرت و بصیرت کا صفحہ ھے ' جنکي زبانوں پر جرم بغاوت کا قفل چڑھا دیا جاتا ھے -

تحریک السٹر بتدریج اپني سیاسي شکل چھوڑ کے نیم فوجي شکل اختیار کر رھي ھے - سر ایڈورڈ کرسن جو اس تحریک کا مشہور قائد ھے ' قومي فدا کاروں کي فوج کي تفتیش کیلیے متصل دورے میں ھے اس امر کا اخري اعلان کردیا گیا ھے کہ اگر ڈبلن پارلیمنٹ بجبر دي گئي تو وہ اسکے روکنے کیلیے ھر ممکن تدبیر حتی کہ قوت جنگ تک استعمال کرینگے - السٹر میں اب یہ خیال عالمگیر ھو رھا ھے کہ تقریروں کا وقت گیا اب صرف عمل کا وقت ھے -

صوبہ کے بڑے بڑے تاجر جنمیں سے اکثر السٹر یونیانسٹ کي کونسلوں کے ممبر بھي ھیں ' بلووں اور خانہ جنگي کے خطرات کے لیے لوئڈ کمپني سے اپني جائدادوں وغیرہ کا بیمہ کر رھے ھیں - کیونکہ انکو یقین ھے کہ اگر گورنمنٹ نے السٹر کو ھوم رول پر مجبور کیا تو نہایت سنگین نتائج پیدا ھونگے - بیمہ کے علاوہ ان حطرات کے لیے معمولي کار و باري احتیاطیں بھي کر رھے ھیں -

سنگین نتائج کا خیال اب اسقدر یقین سے قریب ھو رھا ھے کہ متوسط درجہ کے کار و باري لوگ بھي اپني فکر میں ھیں ' اور دریافت کرتے پھرتے ھیں کہ انکي املاک کے لیے اسي قسم کے بیمہ کي شرح فیس کیا ھوگي ؟

۲۸ - ستمبر کو " یوم السٹر " اور " دستخط معاھدہ " کي برسي السٹر کے تمام پروٹیسٹنٹ گرجوں میں مذھبي عبادات کے ذریعہ منائي گئي ھے ' جس نے السٹر کي پروٹیسٹنٹ آبادي میں ھوم رول کي مقاومت کي روح تازہ پیدا کردي ھے -

السٹر میں یونیانسٹ طاقتوں کي فوجي تنظیم (ارگنایزیشن) نہایت سرگرمي و استقلال کے ساتھہ جاري ھے - وہ تمام ممبر جنھوں نے " معاھدہ السٹر " پر دستخط کیے تھے ' جوق در جوق " لشکر فدا کاران السٹر " میں داخل ھونے کے لیے آ رھے ھیں - یہ حالت صرف بیلفسٹ ھي میں نہیں بلکہ تمام السٹر میں ھے -

" لشکر فداکاران " سے مقصود قومي والنٹیروں کي وہ فوج ھے جو اسلیے قائم کي گئي ھے تاکہ حکومت کا مقابلہ کرے - اسکا انتظام ایک موقت گورنمنٹ کے ھاتھہ میں ھے جو آجکل السٹر میں حکومت کر رھي ھے -

" لشکر فدکاران السٹر " کے لیے ایک جمعیت ارباب شوري (Advisery Board) قائم ھوگئي ھے - اسکا مرکز بیلفسٹ کے قدیم ٹون ھال میں ھے - السٹر کے فداکاروں کي جتني جمعیتیں ھیں ' ان سے اس مرکز کے نہایت قریبي اور دائمي تعلقات رھینگے ' اور ان جمیعتوں اور مرکز میں تمام مراسلت بشرط ضرورت " السٹر ڈسپیچ رائڈنگ اور سگنلنگ کور " لے جائیگي تا کہ اھم و مخصوص مراسلات میں ڈاکخانہ کي وساطت ھي نہ رھے -

" فدا کاران السٹر " کي تنظیم عملاً مکمل ھوچکي ھے ' گو ابھي اسمیں داخل ھونے کے لیے لوگ برابر جوق در جوق چلے آ رھے ھیں - عام اسٹاف یا جمعیت ارباب شوری جسکے بعض ممبروں کے نام ظاھر نہیں کیے گئے ھیں ' اشخاص ذیل سے مرکب ھے :

جنرل افسر کمانڈنگ السٹر والنٹیر فورس ' چیف اسٹاف افیسر ' اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل ' کرنل آر - جي شارمین کرافورڈ ' کرنل آر - ایچ - ویلس سي - بي - ڈي - ایل ' کیپٹن جمیس کریگ ایم - پي ' کیپٹن اے - ریکرڈ ڈي - سي - او ' کرنل ٹي - وي - پي - ایم - کیمن -

انتظام کے افسران چارج کیپٹن ایف - ھال ھیں فوجي سکریٹري مسٹر بي - ڈبلو - ڈي مانٹگومیري ' مونڈ کیمبل ' اور ایڈورڈ سکلیٹر جے پي - ھیں - یہ اس جمعیت کے صدر رھچکے ھیں ' جو " جمعیت ارباب شوری " اور فدا کاروں کي مختلف جمعیتوں کے درمیان پیغامبري کے لیے مقرر کي گئي تھي -

کیپٹن فرنک ھال نے اعلان کیا ھے کہ " لشکر فدا کاران السٹر " کي تنظیم کے متعلق جو شخص کچھہ دریافت کرنا چاھیگا یہ " جمیعت ارباب شوری " نہایت مسرت کے ساتھہ اسکا جواب دیگي - جو شخص پرانے ٹون ھال کے فوجي سکریٹري سے مراسلت کرنا چاھیگا اسکا جواب اسکے صوبہ کے سکریٹري یا اسکے ضلع کے وکیل کے متعلق کردیا جائیگا -

آجکي اشاعت کے ٹائٹل پیج پر جو تصویر دي گئي ھے ' اسکو اس موقعہ پر دیکھہ لیجیے - لشکر فداکاران السٹر قواعد جنگ میں مصروف ھے

مساجد و مدارس دینیه وغیره کے لیے اگر مصارف کی دقت هوگی تو خود حکومت یونان انکی مساعدت کریگی - مسئله اوقاف اس معاهده کے ساتهه ملحق کردیا گیا هے ' جو سب کمیٹی نے ترتیب دیا هے -

سب سے اهم مسئله نو مفتوحه مقامات کے عثمانیوں کی قومیت کا تها ' اور اسکا جو کچهه فیصله هوا هے وه کسی طرح بهی تشفی بخش نهیں کها جا سکتا - یونان نے انکو تین سال کی مهلت دی هے - اس عرصه میں وه فیصله کر سکتے هیں که آیا وه یونانی هوجائیں یا عثمانی رهیں ؟ اگر عثمانی جنسیت انکو عزیز و محبوب هے تو انکو اپنے وطن محبوب ' اپنی جائداد اور اپنی زمین ' سب کو خیرباد کهکے کوچ کردینا چاهیے ' اور اگر انکو وطن اور اپنی املاک و جائداد عزیز و محبوب هیں ' تو عثمانی قومیت سے دست بردار هوجانا چاهیے - غرض یه تین سال کی مهلت نهیں بلکه ایک ابتلاء شدید هے جسمیں وه ڈالے گئے هیں -

بالفاظ دیگر خود یونانی اگرچه صدیوں تک عثمانی علم کے نیچے یونانی بنے رهے ' مگر وه اپنے اندلسی برادران دینی کے نقش قدم پر چلنا چاهتے هیں ' اور اس هجرت یا اختیار نصرانیت کی پالیسی پر عمل کرنا چاهتے هیں جسکی تعریف تمام پر جوش نصرانی مورخین اندلس کرتے آئے هیں - وه نهیں چاهتے که انکے نو مفتوحه مقامات میں ایک مسلمان بهی رهے - مدنیة حدیثه کی شرم [illegible] وه یه تو نهیں کهتے که جسکو همارے ملک میں رهنا هو عیس[illegible] بنکے رهے ' بلکه یه کهتے هیں که جسکو رهنا هو وه یونانی بن[illegible] رهے - کیونکه وه جانتے هیں که یونانیت اور عیسائیت دو چیزیں [illegible] نهیں هیں - اور اگر بالفرض یونانیت قبول کرنے کے بعد کوئی شخص [illegible] اپنا مذهب نه بدلیگا ' تو اسکا یهی نتیجه هوگا که ملکی و قومی [illegible] فرائض و واجبات تو سب کی طرح اس پر بهی عائد هونگے [illegible] اور اسے بجالانا پڑینگے ' مگر وه قومی حقوق سے عملاً همیشه مح[illegible] [illegible] رهیگا -

اسکے بعد [illegible] اوقاف کا نمبر هے مگر نه معلوم انکا کیا حشر هوا ؟ کیونکه وه اس مع[illegible] معاهده کے ساتهه ملحق کر دیے گئے هیں جو سب کمیٹی نے ترتیب [illegible] دیا هے ' اور اس معاهده کی نه تفصیل آئی هے اور نه اجمال -

معاهد و معابد دینیه اور انکے متعلق جائداد کے احترام اور بوقت ضرورت مساعدة کا وعده بهی کیا گیا هے ' مگر جو لوگ تونس ' الجزائر ' بالجوم ' قازان ' اوده ' اور برابر کے وعدوں کے حالات سے واقف هیں ' وه جانتے هیں که اس قسم کے تمام عهد و پیمان مواعید عرقوب سے زیاده نهیں !

مالی نقطه نظر سے یه صلحنامه صلحنامه نهیں ' بلکه ثالثی نامه هے - کیونکه املاک سرکاری ' عثمانی قیدیوں کے مصارف ' دخانی جهازوں کے معاوضے وغیره وغیره تمام امور کے متعلق صرف اتنا هی طے هوا هے که هیگ کی مجلس ثالثی کے هاتهه میں دیدیا جائے -

غرضکه جیسا که ریوتر ایجنسی نے اطلاع دی تهی ' تمام نزاع انگیز امور غیر منفصل هی رهے ' اور تمام اهم امور ثالثی کے هاتهه هی میں دیدیے گئے - پس اب سوال یه هے که با این همه حالات دولت عثمانیه نے کیوں صلح کی ؟ حالانکه اثناء گفتگو میں جس استقامت و استقلال کا اظهار اس نے کیا تها تو اس سے ' یه امید تهی که وه آخر وقت تک اپنے مطالبات پر مصر رهیگی -

نیرایسٹ اپنی ۱۴ نومبر کی اشاعت میں لکهتا هے :

" دونوں سلطنتوں کی باهمی گفتگوے مصالحت میں اس فوری تغیر کی وجه رومانی وزیر داخلیه کی مداخلت هے - ایم تیک جونیسکو (M. Take Jonescu) گذشته هفته میں اتهینس پهنچے - وه قسطنطنیه میں ترکی وزیر داخلیه طلعت بے سے ملنے آے تهے ' اور یه بیان کیا جاتا هے که انهوں نے اس امر پر زور دیا که مناسب یه هے که بغیر کسی تاخیر کے صلح کرلیجاے -

۱۰ نومبر کو گفتگوے صلح پهر شروع هوئی اور دوسرے دن ایک عهدنامه مفاهمت کے اصول پر ترتیب دیا گیا ' جسکو رومانی وزیر داخلیه نے تجویز یا پسند کیا ' نیز دونوں حکومتوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے اس پر باقاعده دستخط بهی هوے "

جو لوگ جنگ کی حالت سے ذرا بهی واقف هیں وه جانتے هیں که آج کوئی بڑی سی بڑی سلطنت بهی دو تین ماه تک جنگ بغیر مالی مشکلات کے جاری نهیں رکهسکتی ' پهر چه جائیکه دولت عثمانیه جسکو همیشه داخلی یا خارجی جنگوں سے سابقه رهتا هے اور جو دو سال سے مصروف جنگ هے ' اور جسکے خزانه کی رونق اجنبی سرمایه داروں کی بدولت هے ؟

پهر اگر جنگ چهڑتی تو اغلب یه هے که "امنیت امن" کے نام سے رومانیه اپنی تازه دم فوج لیکے میدان میں آجاتی ' اور اس صورت میں دولت عثمانیه کو دو ایسے دشمنوں کا مقابله کرنا پڑتا جنمیں سے ایک تو بالکل تازه دم هوتا ' اور دوسرا گو مانده هوتا مگر بهرحال دولت عثمانیه سے کم - ظاهر هے که ایسا مقابله کهاں تک صلاح اقدام هے -

ایک اهم سوال ثالثی کے متعلق

کیا ثالثی میں دولت عثمانیه کو کامیابی کی امید هے ؟

اسکے جواب سے پہلے تعلقات دول کو سمجهه لینا چاهیے - برطانیه کے ساتهه یونان کے جو تعلقات هیں ' اسکا اندازه اس واقعه سے هوسکتا هے که جب جزیره کریت بین القومی حکومت میں تها ' اسوقت برطانی جهاز نے اپنے سامنے اس پر یونانی علم بلند کرایا - فرانس سے یونان کے تعلقات یه هیں که فرانسیسی افسر یونانی فوج کی تنظیم و تربیت کے لیے آئے تهے ' اور اگر ادهر جرمنی سے تعلقات کی وجه سے اسمیں کوئی فرق بهی آگیا هوگا تاهم اسکی رخنه بندی شاه یونان کی آمد فرانس سے هوگئی هوگی - روس سے گو خاص تعلقات نهیں ' مگر اسکے دو حلیفوں سے تو خاص تعلقات هیں ' اور اسکے علاوه کم از کم دولت عثمانیه سے تو بهرحال زیاده تعلقات هونگے - یه تو مفاهمت ثلاثیه کی حالت تهی ' اب رها تحالف ثلاثی تو اسکے رکن اعظم یعنی جرمنی کے تعلقات کا اندازه اس سے هوسکتا هے که شاهنشاه جرمنی نے شاه یونان کو عقاب سراغ کا تمغه اور فیلڈ مارشل کا خطاب دیا - آسٹریا اور اطالیا سے بظاهر خاص تعلقات نهیں هیں بلکه عجب نهیں که البانیه کی وجه سے کچهه چشمک بهی هو ' کیونکه یونان البانیه کے متعلق اپنے مطامع سے ابهی تک بالکل دست بردار نهیں هوا - مگر اس سے زیاده یه ممکن هے که یهی البانیا تینوں سلطنتوں میں اتحاد کا باعث بهی هوجاے اور دولت عثمانیه کے مقابله میں اطالیا اور آسٹریا کی همدردی یونان کے ساتهه هو -

غرض که یورپ سے انصاف کی امید معلوم - البته اغراض و مصالح سے کچهه توقع هوسکتی هے ' مگر انمیں بهی بظاهر کوئی سامان امید آفرینی و طمانیت بخشی کا نهیں ' اور اسلیے اس سوال کے جواب میں هم انهیں الفاظ کا اعاده کرنا چاهتے هیں ' جو هم نے خبر ثالثی پر لکهے تهے یعنے " هرچند که جنگ اور گفتگوے صلح دونوں ختم هوگئی هیں ' مگر ابهی اس داستان المناک کو ختم نه سمجهنا چاهیے ' بلکه یورپ کی نصفت پروری کی حکایت سننے کے لیے تیار رهنا چاهیے - "

میں تمام زمینوں کے سلطنت کی ملکیت ہونے کی بابت اس نے نہایت پر زور دعوی کیا ہے -

اس نے چیچک کے ٹیکے کے خلاف بھی لکھا اور خواہ مخواہ اپنے آپکو ان بے انداز اشخاص کے ساتھ بحث میں الجھا دیا جو زمین کو اب تک چوڑا یا مسطح کہتے ہیں - "تعجب انگیز صدی" (مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ ع) - میں اس نے معلومات طبیعیہ میں انیسوی صدی کے تقدمات اور طبیعی قوی پر اقتدار کی تفصیلات کیں - "طبیعت میں انسان کی جگہ" (مطبوعہ سنہ ۱۹۰۳ ع) میں اس نے ایک دیرینہ خیال کی تائید دیتے ہوے علمی دلائل قائم کیے ہیں - یعنی یہ کہ زمین ہی تمام کائنات کا مرکز ہے -

سنہ ۱۹۰۵ ع - میں اس نے اپنی دلچسپ اور خود نوشتہ سوانح عمری شائع کی -

(جشن پنجاہ سالہ)

زندہ شخص کا صرف دماغ ہی زندہ نہیں ہوتا - زندگی اسکے ہر عضو میں ہوتی ہے -

یہی حال زندہ اقوام کا بھی ہے - ہر قوم میں امجاد و ابطال اور رجال علم و فضل بمنزلۂ دماغ کے ہیں ' لیکن اگر وہ زندہ ہوتے ہیں تو انکے ساتھہ تمام اعضاء جسم ملت ' یعنی عام افراد ملت بھی اپنے فرض حیات سے غافل نہیں ہوتے -

سنہ ۱۸۹۰ میں انگلستان کی مجلس شاہی نے ڈارون اور ویلس کو باعتراف کشف نظریۂ ارتقا ' دو اول درجہ کے تمغے دیے ' جو فی الحقیقت سب سے بڑا اعتراف علم و خدمت علم تھا -

ڈارون اور ویلس میں جو مراسلات اقسام و انواع کے دوام و تغیرات کی نسبت ہوئی تھیں ' در اصل وہی بنیاد تھی جس سے مسئلۂ ارتقا کا اصلی حل آگے چلکر منکشف ہوا - سنہ ۱۹۰۸ میں اس مراسلۂ پر پورے پچاس سال گذر چکے تھے - لینن سوسائٹی لندن نے ان مراسلات کی پنجاہ سالہ سالگرہ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسمیں ویلس کو تمغہ پہنایا گیا -

اس جلسے میں ڈاکٹر جوزف ہوکر بھی شریک تھا - یہ وہی شخص ہے جس نے ڈارون کو مجبور کیا تھا کہ قانون بقاء اصلح کے متعلق اپنی تحریر ضائع نہ کرے - اس نے اپنی تقریر میں اس نظریہ کی تاریخ کشف و تدوین پر روشنی ڈالتے ہوے بیان کیا کہ کس طرح ڈاکٹر ویلیس سے بالکل علحدہ و مستقل ڈارون نے اس نظریہ تک رسائی حاصل کی تھی ' اور پھر کس طرح دونوں میں اسکے متعلق مراسلت ہوئی تھی ؟ نیز یہ کہ ڈارون نے اس انکشاف کے ترک دعوی کا قطعی ارادہ کر لیا تھا ' مگر کن کن دقتوں اور مجبوریوں کی التجاؤں کے بعد اسے اشاعت کیلیے مجبور کیا گیا ؟

اس جلسے میں ڈاکٹر ویلیس نے نہایت انکسار کے ساتھہ ظاہر کیا کہ اس نظریہ کے کشف میں اسے جو کچھہ حصہ ملا ہے ' وہ محض اسکی خوش قسمتی کا اتفاقی نتیجہ ہے جو ہر طرح عجیب و غریب تھا ورنہ در اصل ڈارون بیس سال پہلے اسکا دروازہ کھٹکھٹا چکا ہے - اس نے نہایت فیاضانہ جوش کے ساتھہ اعتراف کیا کہ اصل فضیلت "اصلیت نوع انسانی" کے مصنف ہی کیلیے ہے - اور وہ بالکل غیر مشترک ہے -

اصل یہ ہے کہ ڈارون نظریۂ ارتقا تک تو اپنے اوائل سیر و سیاحت ہی میں پہنچ گیا تھا ' لیکن دلائل و مشاہدات کی تکمیل کا انتظار تھا - بیس برس سے زیادہ زمانہ اسمیں بسر ہو گیا - اسی اثنا میں ڈاکٹر ویلس بھی اپنے سفر میں مستعدانہ کام فرما رہا - ڈارون نے جب دیکھا کہ اب اسقدر مواد جمع ہو گیا ہے جو اسکی پشت پناہی کے لیے کافی ہے تو وہ طیار ہوا کہ علمی دنیا کے سامنے سے پردہ ہٹا دے -

ڈاکٹر ویلس نے اپنے لیکچر میں لکھا ہے کہ اصل نظریۂ انتخاب طبیعی کے کشف کی پیدایش ایک گھنٹے سے زیادہ عمر کی نہیں ہے - ایک ہفتہ کے اندر اس نے مرتب کیا اور اسکے دوسرے دن ایک مراسلے کی صورت میں ڈارون کے پاس بھیجدیا -

(روحانیات)

ڈاکٹر ویلس کی زندگی کا ایک نہایت اہم واقعہ اسپریچولیزم (مذہب روحانیات) کا بھی مسئلہ ہے - وہ نہ صرف اسکا معتقد ہی تھا ' بلکہ اپنی تمام زندگی میں روحانیات کا ایک حامی کبیر اور موید شہیر رہا -

یورپ اور امریکہ کے موجودہ مذہب روحانیات ' اسکی صحت و عدم صحت ' اسکے دلائل و براہین ' مشاہدات و واردات ' نتائج و حوادث ' وغیرہ وغیرہ ' ایک موضوع مستقل ہے ' جس کو نہایت تفصیل سے قلمبند کرنا چاہیے - ویسی تفصیل تو سر دست مشکل ہے نہ وقت نہیں ' البتہ آئندہ اشاعات میں بسلسلۂ ڈاکٹر ویلس ایک اجمالی تذکرہ ضرور درج الہلال ہو گا - ڈاکٹر ویلس کے حالات بغیر اس تذکرہ کے مکمل نہیں ہوسکتے -

اعلان

منجانب رسپشن کمیٹی آل انڈیا محمڈن کانفرنس آگرہ

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس بمقام آگرہ بپٹسٹ مشن سکول کے احاطہ میں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو منعقد ہونگے اور قیام مہمانان کیواسطے میٹرو پول ہوٹل جو متصل مقام جلسہ مذکور ہے ' تجویز ہوا ہے - داخلہ فیس ممبری کے لیے پانچ روپیہ ' اور وزیٹری کی دو روپیہ مقرر ہے - فیس مذکور صدر دفتر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگدہ کے پتہ سے بھیجنا چاہیے ' یا جلسہ کانفرنس میں اوس عہدہ دار کے حوالہ کرنی چاہیے جو جلسہ میں اسکام کیلیے منجانب اسٹینڈنگ کمیٹی مقرر کیے جائیں - اور جو ٹکٹ ممبری اور وزیٹری کے تقسیم کرینگے قیام و طعام کا انتظام ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کی صبح سے ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کی شام تک بشرح ذیل کیا گیا ہے :

(الف) بہ طرز انگریزی ... ۳ روپیہ ... یوم
(ب) بہ طرز ہندوستانی ... ۱ روپیہ ۸ آنہ ... یوم
(ج) ملازمان کیلیے ... ۸ آنہ ... یوم

نوٹ — فیس مقررہ میں مکان و فرنیچر ضروری روشنی گرم پانی شامل ہے - لیکن صبح کی چاء وغیرہ شامل نہیں ہے - وہ ڈیوٹی شاپ سے جو ہوٹل و پنڈال کے متصل لگائی جائیگی قیمت ادا کرنے پر مل سکیگی - اسٹیشن سے جائے قیام تک سواریکا مہیا کرنا کمیٹی کے ذمہ ہوگا - ہر ایک گاڑی والے کے پاس ٹکٹ شرح کرایہ گاڑیکا موجود ہوگا - اوسکے مطابق کرایہ ادا کرنا چاہیے -

جملہ خط و کتابت سیکرٹری کمیٹی استقبالی کے نام سے ہونی چاہیے - انکا دفتر گلاب خانہ آگرہ میں ہے ' اور جسقدر جلد ممکن ہو تشریف آوری کے ارادہ سے سیکرٹری مذکور کو غایت درجہ ۱۵ دسمبر تک مطلع کرنا چاہیے - تاکہ انتظام میں آسانی ہو -

خواجہ فیاض حسین
جائینٹ سکریٹری رسپشن کمیٹی آگرہ

مذاکرۂ علمیہ

مذہب نشوؤ ارتقا کا ایک صفحہ

ڈاکٹر رسل ویلس

ایک طبیعی کبیر ' جو روحانی بھی تھا

غرضکہ اس طرح " بقاء اصلح " کا قانون ڈاکٹر ویلس پر منکشف ہوا اور وہ جوں جوں اسپر غور کرتا گیا ' اتنی ہی اسکی صحت و حقیقت کا ادعان بڑھتا گیا - کہ انتخاب طبعی کی بنا پر آغاز انواع کا ایک ایسا نظریہ تھا جسکے تسلیم کیے بغیر چارہ نہ تھا - یہاں تک کہ اس نے اپنے تئیں تیار پایا کہ اس بارے میں علمی حلقوں سے خط و کتابت شروع کرے -

(ڈارون اور ویلس)

ڈاکٹر ویلس نے ایک مبسوط تحریر میں اس نظریہ کی تفصیل و تشریح کی اور چارلس ڈارون کے پاس بھیج دی -

ٹھیک اسی زمانے میں ڈارون بھی اسی نظریہ کا مطالعہ کررہا تھا اور اس نقطہ تک پہنچ چکا تھا - اس نے جب ڈاکٹر ویلس کی تحریر دیکھی تو اسکی فیاض طبعی اور دریا دلی نے گوارا نہ کیا کہ اب اس نظریہ کی دریافت کو اپنی جانب منسوب کرے - اس نے دیکھا کہ اس سرچشمۂ علم کے انہام میں ایک اور دماغ اس سے بازی لے گیا ہے تو بہتر یہی ہے کہ یہ میدان اسی کے لیے چھوڑ دیا جائے -

یہاں تک کہ اس نے پورا ارادہ کرلیا کہ اس بارے میں صرف ڈاکٹر ویلس کی تحریر ملک میں شائع ہونے دے اور اپنی تحریر ہمیشہ کیلیے نذر گمنامی کردے -

کچھہ شک نہیں کہ یہ واقعہ تاریخ علم و ارباب علم کے فضائل و محاسن کا ایک نہایت پر اثر واقعہ ہے - ابھی کل کی بات ہے کہ قطب شمالی کے انکشاف کے متعلق ایک ہی وقت میں دو شخصوں کے اندر کس درجہ ادب سوز مناقشہ و مجادلہ ہوا تھا ' حتی کہ ڈوئل کے ذریعہ مقصلہ کرنے کی خواہش کی گئی تھی ' اسکے مقابلے میں ڈارون کی یہ فیاض طبعی کس درجہ محترم ہے کہ خلقت انسانی کے ایک عظیم ترین نظریہ کے انکشاف کی دوامی عزت و شہرت سے وہ خود بخود دست بردار ہونے کیلیے طیار ہوگیا تھا !

لیکن ڈارون کے دوستوں نے اس ارادہ کی خبر پاتے ہی اسکا محاصرہ کرلیا اور سخت اصرار کیا کہ ایسا نہ کرے - علی الخصوص ہکر اور لائل نے اسے سمجھایا کہ ایسا کرنا انصاف اور حق کی دانستہ توہین کرنا ہے - اگر ایک ہی وقت میں دو شخص یکساں طور پر کسی اصول کی تحقیق تک پہنچے ہیں ' تو دنیا اتنی تنگ نہیں ہے کہ اسمیں دو محققوں کی مساویانہ تعظیم کی گنجایش نہ

بالاخر یہی قرار پایا کہ ڈارون اور ویلس ' دونوں کے رسائل ایک ہی وقت میں شائع کیے جائیں -

چنانچہ مشہور مجمع علمی ' لینین سوسائٹی کا جلسہ منعقد ہوا اور دونوں شخصوں کی تحریریں بہ یک وقت اسمیں پڑھکر سنائی گئیں -

لیکن ڈارون کی اخلاقی فیاضی کے تذکرہ میں ویلس کو بھی نہیں بھلایا جا سکتا - اسکے دل کی نیکی اور صداقت نے بھی اپنا بے نظیر جوہر ہر موقعہ پر ظاہر کیا - گو اسے حق حاصل تھا کہ وہ اس نظریہ کے کشف و تکمیل میں کم از کم اپنے حق مساوی کا ادعا کرتا ' مگر اس نے پوری کشادہ دلی کے ساتھہ ہمیشہ اعتراف کیا کہ تقدم و فضیلت کشف اسکے معاصر ڈارون ہی کو حاصل ہے کیونکہ " اصلیت انسانی " کا وہی مصنف ہے -

با ایں ہمہ دنیا حقیقت کو نہیں بھلا سکتی - اگر ڈارون اپنے سفر میں ویلس کی دلالت سے احسان مند نہیں ' تو ویلس بھی اپنی جادہ پیمائی علم میں اسکی منت پذیری سے آزاد ہے - یہ یقینی ہے کہ موجودہ عہد کی غلغلہ انداز تحقیقات میں ہمیشہ اسکا نام ڈارون کے نام کے ساتھہ زبانوں پر رہیگا -

وہ اپنے آخری سالوں میں نظریۂ ڈارون سے کسی قدر ہٹ گیا تھا - اس نے " مذہب ڈارون " (مطبوعۂ : ۱۸۸۹) میں ارتقاء آلیہ کی تشریح کرتے ہوے اپنے تئیں گذشتہ شاہراہ سے بہت زیادہ بلندی پر الگ کرلیا ہے -

(بعض دیگر اشغال علمیہ)

ویلس کی زندگی کے آخری ایام اعمال ادبیہ میں صرف ہوے جسکی تفصیل کی یہاں چنداں ضرورت نہیں - اس نے ریاستہاے متحدہ امریکہ میں کئی کامیاب سفر کیے جہاں مذہب ڈارون اور اسکے ہمساز مواضیع کے متعلق اسکے خطبات نے وقعت و احترام حاصل کیا -

مذکورہ بالا کتابوں میں اس نے ممالک حارہ کے ایام سفر کے نتائج جمع کیے ہیں ' اور اسطرح علم الحیات اور خصوصاً حیوانات کی تقسیم اور محاکات (جو حیوانات یا نباتات گرد و پیش کے اشیاء کی نقل کرتے ہیں اور جسکو اصطلاح میں Mimicry کہتے ہیں) کے متعلق گذشتہ معلومات میں گرانقدر اضافے کیے ہیں -

ان میدانوں کے علاوہ اس نے بعض دوسرے میدانوں میں بھی قدم رکھنا چاہا مگر بمشکل انمیں قابلیت دکھا سکا ' اور سچ یہ ہے کہ جامعیت فن قدرت کی ایک بخشش ضرور ہے مگر اسکا کوئی قانون نہیں ہے - چونکہ اسمیں تبلیغ و اشاعت کی ایک حقیقی روح تھی ' اسلیے ایک غیر مقبول قاعدہ کی تائید میں جسقدر وہ مسرور ہوتا تھا ' اس سے زیادہ وہ کسی حالت میں خوش نہ ہوتا - اسکی کتاب " معجزات اور روحانیت حدیثہ " (مطبوعہ سنہ ۱۸۷۴ع و ایضاً مع ملحقات سنہ ۱۹۰۱ع) نے اعلان کیا کہ وہ بہت سے ترقی یافتہ راستیوں کے دعوں کو صحیح مانتا ہے اور ایک طبیعی کا روحانی ہونا خلاف عقل نہیں ہے - " لینڈ نیشنلیزیشن " (مطبوعہ سنہ ۱۹۸۲ع)

مراسلات

البصائر

ادارۂ سیرۃ نبوی

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب خانپور - ریاست بہاولپور

ریا کو ارباب صفا شدید ترین شرک سے شمار کرتے ہیں اور ریا اوس حالت کو کہتے ہیں جبکہ انسان خدا کی مرضات کیلیے نہیں بلکہ انسانوں کو دکھانے کیلیے کام کرنے لگتا ہے - فی الحقیقت یہ شرک اعظم ہے کہ خدا سے زیادہ لوگوں کو عزیز تر سمجھنا لازمی ہو جاتا ہے' اور خدا سے رو گردانی کرکے لوگوں کی طرف دل کو رجوع کرنا پڑتا ہے - اسیطرح رسوخ پیدا کرنے یا کسی کو کسی بات سے خوش کرکے کام نکالنے میں تصنع یا مدح سرائی بھی ایک نوع کا شرک ہے' کیونکہ اسکے لیے بھی ممدوح کو بڑھانا اور اوسکے اندر اپنی عظمت و جبروت کا خیال پیدا کرانا اور اپنے وجود میں عبودیت کیبجا کا اثر ڈالنا پڑتا ہے - لہذا حدیث شریف میں ہے : احثوا التراب فی وجوہ المداحین -

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور ؟

یہ سب کچھ صحیح ہے مگر ساتھہ ہی اسکے کسی کے احسان کا شکر ادا نکرنا بھی ویسا ہی گناہ ہے - کیونکہ محسن کا مادۂ جود و احسان صورت حاصل کرنے سے بیکار ہو جاتا ہے - یعنے حوصلہ پست اور ہمت ٹوٹ جاتی ہے - حقیقت میں محسن کا شکریہ خدا ہی کا شکریہ ہے - اگر خدا محسن کو نعمت نہ دیتا' اگر نعمت دیتا مگر توفیق نہ دیتا تو احسان کہاں سے وقوع پذیر ہوتا ؟ من لم یحمد الناس لم یحمد اللہ -

حمد را با تو نسبتے ست درست
بر در ہر کہ رفت' بر در تست !

میں مدت سے (الہلال) کے مطالعہ سے مستفیض و مستفید ہوں - بے مبالغہ و تکلف اور بغیر تصنع و زیب و ریا' مگر بطریق شکر و تشکر عرض کرتا ہوں کہ اسلامی قلوب کی زنگ خوردہ حالت کے لئے اگر کوئی صیقل ہے تو یہی الہلال' اور حرارت افسردۂ مذہبی کے واسطے اگر کوئی آلہ نفس و دمیدنی ہے تو یہی الہلال !!

صاحب الہلال کی وسعت ارادہ و قوت عملی کو دیکھکر حیرت طاری ہوتی ہے - جب اس نفس نفیس سے ہدایت کی نسیم مقدس آتی ہے تو زمانۂ صحابہ کرام یاد آجاتا ہے - جسوقت اصلاح امور شرعی کیلیے کھڑا دیکھتے ہیں تو ائمۂ سلف کا نمونہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے - جب اس وجود با وجود کو آہ و بکا میں پاتے ہیں تو صوفیۂ صافیہ کی خوش بو آنے لگتی ہے - پھر لطف یہ کہ با اینہمہ کمالات و فضائل معنویہ' طرز بیان کی بہار گل ہائے رنگا رنگ ہے - انشاء بلاغت سحر کار اور اعجاز بیان بین اعجاز ہے - و للہ در ما قال :

لیس للہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد !

صاحب الہلال کی مشکلات کا صحیح اندازہ تو کون کر سکتا ہے ؟ تاہم جانتا ہوں کہ انکو تدبیر امور اسلامیہ و تفکر اصلاح ملیہ نے گھیر لیا ہے اور ہر طرف سے مجبور و نعل در آتش کر رکھا ہے - لیکن کاش اونہیں یہ بھی معلوم ہوتا کہ ان کے کارہائے نمایاں بہت کچھ کام کر گذرے اور بہت کچھہ کر رہے ہیں - جناب مولانا کی محبت اب خدا و رسول اور اسلام کی محبت سمجھی جاتی ہے - صحیفۂ الہلال کی محبت قرآن و حدیث و آثار صحابہ کی محبت خیال کیجاتی ہے - سچ ہے :

حمد را با تو نسبتے ست درست
بر در ہر کہ رفت' بر در تست

حضرت مولانا ! روئے سخن آپکی طرف ہے - آپکو یاد ہوگا کہ جس زمانہ میں جناب نے البیان کا اعلان شائع فرمایا تھا' تو سب سے پہلے بندہ ہی نے لبیک و سعدیک پکار کر عرض کیا تھا کہ نہایت مبارک ارادہ ہے - خدا مبارک کرے اور برکت دے - ارادے کے پورا کرنے میں جلدی کیجیے :

تمنا مش کن چو بکبادش نہادی

نیز مشورہ کے طور پر لکھا تھا کہ الہلال سیاسی معاملات کیلیے کافی ہے - البیان کو (جسکا اب نام کامی البصائر ہے) مذہبی امور کیلیے رکھا جائے - مجھے یاد ہے کہ جناب نے میری التماس کو منظور فرمایا تھا -

آج الہلال میں ذکر مجالس مولد اور ادارۂ سیرۃ نبوی کا ارادہ و مضمون بصارت افروز و بصیرت اندوز ہوا - خون محبت کا دوران اور شوق کا ہیجان یہاں تک پہونچا کہ کچھہ عرض کرنے کیلیے پھر مجبور ہو گیا - امید کہ اگر جوش جنون کار میں خلاف منشا و مصلحت کچھہ سرزد ہو' تو معذور سمجھا جائیگا

شوق سندسد ہمی ہنگام را

میری راے میں اس مضمون کے لیے الہلال سے البصائر زیادہ موزوں ہے - دنیا کے قدیم و قوام کیلیے تقسیم عمل ضروری ہے - جیسا کہ رات اور دن - تدبیر معاشرت و تفکر آخرت - سکون و حرکت دن کے لیے' چراغ و مکان رات کے لیے - معاشرت کے لیے ساز و سامان' آخرت کے لیے سوز و محبت - سکون کے لیے فرش' حرکت کے لیے میدان - پس اسی بنا پر الہلال و البصائر کو بھی الگ الگ حصہ دیا جاے - سیاسی معاملات کے لیے الہلال اور دینی امور کیواسطے البصائر خاص ہونے چاہییں - گویا وہ دنیا میں موجب صلاح' اور یہ آخرۃ میں سبب فلاح : ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ !!

بلکہ میرے نزدیک تو تبرکا و تیمنا افتتاح البصائر کا خطبات مجالس مولد ہی کے بنا پر سیرۃ نبوی سے کیا جاے ؛ تا کہ موجب نزول رحمت و باعث برکت ہو -

اصطلاحات علميه

اسماء علوم

(از جناب مولوی ابوالمکارم فضل الوهاب صاحب سپرنٹنڈنٹ نظر هسپتال - کلکته)

اصطلاحات علميه کے سلسلے میں مولوي صاحب ممدوح نے اسماء علوم کي ایک اور فهرست مدون فرمائی هے ' اور غالبا اس سے انکا مقصود یه هے که تمام غیر معروف و مروج علوم کے اسماء بهي مرتب هو جائیں -

جناب ممدوح کا ذوق علمي و شوق خدمت لغه و علم مستحق صد تحسین هے - اور امید هے که وه اس سلسلے کو جاري رکهیں گے -

البته بعض اسماء علوم جو انهوں نے وضع کیے هیں ' انکي نسبت مجهے چند امور عرض کرنا هے - بالفعل بجنسه انکی فهرست کا پهلا نمبر درج کر دیتا هوں - دوسرے نمبر کے آخر میں جو کچهه عرض کرنا هے ' عرض کرونگا -

1	Acoustics	علم الاصوات
2	Aerology	علم الهواء
3	Aeronautics	علم السفر في الهواء
4	Agriculture	علم الفلاحة
5	Amphibology	اشتباه الكلام
6	Analytics	علم البيان
7	Biography	تذكرة
8	Caligraphy	علم الكتابة
9	Cardiology	علم القلب
10	Casuistry	علم الفقه
11	Chirography	علم الخط
12	Chirology	علم التكلم بالاشارات
13	Chirurgery	علم الجراحة
14	Chorography	علم آثار البلاد
15	Chromatics	علم الالوان
16	Chronology	علم تقويم التواريخ
17	Comparative Anatomy	علم التطبيق الاعضاء
18	Conchology	علم الاصداف
19	Craniology	علم الجمجمة
20	Divinity	علم اللاهوت
21	Demonology	علم الشياطين و الجن
22	Demology }	
23	Demography }	
24	Diplomacy	علم اصطلاحات الممالک
25	Doxology	سجلة
26	Ecclesiology	علم بناء الكنائس
27	Eclectics	علم اصول التفضيل
28	Economics	علم الادارة
29	Education	التعليم
30	Erpetology	علم الهوام
31	Etymology	علم الصرف
32	Political Geography	جغرافية الملكيه
33	Physical Geography	جغرافية الطبيعية
34	Glossology	علم الشرح الكلمات
35	Harmonics	علم القواعد الالحان
36	Heliography	علم ضوء الشمس
37	Hieroglyphics	علم قلم المصريين القديم
38	Homœpathy	علم تطبيب المثل بالمثل
39	Homiletics	فن الوعظ
40	Horticulture	علم فلاحة الجنينات
41	House-keeping	تدبير البيت
42	Hydraulics	تو... فع الماء
43	Hydrodynamics	
44	Hydrometry	فن وزن المياه
45	Hydropathy	علم مداواة بالماء
46	Hygrometry	علم رطوبة الهواء
47	Ichnograph	رسم قاعده بناء
48	Iconography } Iconology }	علم الرسم و التصوير
49	Ideology	علم التصديقات
50	Jurisprudence	علم الفقه
51	Lexieography	علم اللغة
52	Lithography	علم الطبع بواسطة الحجر
53	Lithology	علم الطبع بالاحجار
54	Logarithm	علم نسبة الاعداد
55	Martyrology	تاريخ الشهداء
56	Mesmerism	علم المغناطيسة في الحيوانات
57	Mnemonics	علم الحافظة
58	Moral Philosophy	فلسفه اخلاقيه
59	Mysticism	تصوف
60	Mythology	اساطير الجاهليه
61	Natural Theology	علم الكلام الطبيعي
62	Navigation	الملاحة
63	Necromancy	السحر
64	Neology }	القول بالعقل بدون الوحي
65	Rationalism }	
66	Numismatics	فن تشخيص المسكوكات
67	Obstetric	فن القبالة
68	Oneiromancy	علم التعبير
69	Oratory	بلاغة
70	Osteogeny	علم تكون العظام
71	Ourology } Ouroscopy }	تفسرة
72	Paleography }	علم الخط القديم
73	Paleology }	
74	Paleontology	فن المتحجرات
75	Palilogy	ترجيع الكلمة
76	Palmistry	علم الكف
77	Philology	علم الالفاظ
78	Photometry	علم درجات النور
79	Phraseology	عبارة - اصطلاح
80	Phonetics	علم الاصوات
81	Physic	علم الطب
82	Polemics	مباحثة
83	Politics	علم السياسة
84	Pomology	فن تربية النبات
85	Pyrotechnics	علم صناعة العاب البارود
86	Sarcology	علم اللحوم
87	Sculpture	فن النقش
88	Statics	علم الاثقال
89	Statistics	فن وضع القوائم
90	Stenography	خط الاشارات
91	Symhology	فن التشبيه
92	Tautology	تكرير الالفاظ
93	Theosophy	الصوفيه
94	Therapeutics	علم الطب
95	Topography	علم البلدان
96	Toxicology	علم السموم
97	Tradition	الحديث

اظل ذ ریح العقل ما اطعم الکری
و للقلب مني رنة و خفوق !
بري حبها جسمي وقلبي و مهجتي
فلم يبق الا اعظم و عروق !

پھر اِن تمام موانع و علائق کے ساتھہ اور تمام باتوں سے قطع نظر کیجیے - صرف ایک الہلال ھي کي تحریر و ترتیب ' و فکر تدوین ' و فراھمي جمیع جزئیات و متعلقات پر نظر ڈالیے کہ کس قدر محتاج اعانت و رفاقت ھوں اور پھر اس سے بکلي محروم ؟ اگر الہلال سے مقصود اردو پریس کي موجودہ نظیر کی کوئي چیز ھوتي تو شاید میں روز شام کو ایک مرتب و مدون الہلال پیش کردیتا - ایک لیڈنگ ارٹیکل اور چند نوٹ کسي نہ کسي طرح لکھہ ڈالے اور باقي کیلیے خبریں اور مراسلات کاتب کے حوالہ کیں - پورا اخبار مرتب ھوگیا -

یہاں تقریباً ھر سطر ایڈیٹوریل ھے اور تقسیم ابواب و فصول مضامین ایک وقت میں متعدد افکار و اقلام کے محتاج - یورپ میں اس طرح کے رسائل جو نکلتے ھیں ' تو کم از کم انکے ادارۂ قلم تحریر (ایڈیٹوریل اسٹاف) میں ایک ایک باب کیلیے ایک ایک شخص مستقل مقرر ھوتا ھے ' جسے ھفتہ بھر سوا اپنے موضوع کے اور کسي چیز کي فکر نہیں ھوتي - مجھے ایک شخص بھي ابتک ایسا میسر نہوا ' جس کے سپرد کوئي ایک باب کردوں اور پھر بالکل مطمئن ھو جاؤں کہ میري شرکت وقت کي اُس میں کسي طرح احتیاج نہ ھوگي -

کہتے ھیں کہ محبت ' روپیہ ' اور تلاش ' ایسے اجزا ھیں جو اگر جمع ھو جائیں تو پھر کوئي شے نہیں جو میسر نہ آے - مگر میرا تجربہ تو اس بارے میں اس سے بالکل مختلف ھے - معاوضۂ مالي کے لحاظ سے قصور نہیں کرتا ' اور شاید اردو پریس کے انتہائي پیمانۂ مالي سے بھي بلند تر کیلیے ھروقت طیار ھوں - تلاش ابتدا سے جاري ھے ' اور محبت و خدمت و سلوک کي نسبت کیا کہوں ؟ یقین کیجیے کہ اگر کوئي خریدار ایک ادنی سي نظرِ التفات بھي رکھے تو میرا دل میرے پہلو میں نہیں بلکہ ھتیلي پر ھے :

گوھر دل ناز نیناں را نمي افتد قبول
ورنہ من صد بار در راہ نیازش داشتم !

(۲) اس حالت کا نتیجہ یہ ھونا تھا کہ اسباب کو مہیا نہ پا کر ارادوں کو بھي خیر باد کہوں : لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا - لیکن مشکل یہ ھے کہ اسباب ظاھري دماغ کے ارادے کو ضعیف کرسکتے ھیں ' مگر دل کے اُٹھے ھوے جوش کو تو نہیں روک سکتے ؟ باھر کي دقتیں جتني بڑھتي جاتي ھیں ' یقین فرمائیے کہ دل کا جوش بھي اتنا ھي زیادہ ھوتا جاتا ھے :

اذا ھي زادت في النوي ' زاد في الھوی
فلا قلبه یسلو ولا ھي ترحم !

تمام مجبوریوں کو دیکھتا ھوں لیکن ساتھہ ھي یہ بھي جانتا ھوں کہ سمندر کي طغیانیاں ھمیشہ سے ایسي ھي رھي ھیں جیسي کہ اب ھیں - جو ڈوب گئے ' انکے ساتھہ سمندر کو کوئي خاص دشمني نہ تھي ' اور جو پیرکر کنارے تک پہنچ گئے ' انکے لیے سمندر نے اپنے خواص بدل نہیں دیے تھے - جو پیرنے والے تھے وہ ھاتھہ پانؤں ھلاکے کسي نہ کسي طرح کنارے تک پہنچ ھي گئے ' اور جنکي ھمت نے جواب دیدیا وہ بالآخر نہنگ و ماھي کي غذا بننے کیلیے اسکے اندر ھي رھگئے - کام کرنے والوں کیلیے مصائب و عوائق و حیات زنجیر پا نہیں ھو سکتے -

(۳) کسے معلوم ھے کہ کتنے ولولے ھیں جو اُٹھتے ھیں اور انھیں دل سے زبان تک پہنچنے کي مہلت بھي نہیں دي جاتي ' کہ وقت دوسرا ' اور موسم موافق نہیں :

کہ اھل شوق عوام اند و گفتگو عربي ست

لیکن ایک مخصوص دیني رسالہ کے خیال کو ضبط نہ کرسکا کہ ضرورت اشد شدید نظر آئي - الہلال میں جب کبھي کسي دیني و علمي موضوع پر کچھہ لکھتا ھوں تو قلت ضخامت و تنوع مطالب کے خیال سے قدم قدم پر دامن قلم الجھتا ھے اور مجبوراً ارادوں کو ملتوي کردینا پڑتا ھے - سب سے بڑي مقدم شے یہ ھے کہ قرآن حکیم کے متعلق بے اختیار جي چاھتا ھے کہ نہایت کثرت سے ھر پہلو پر بحث کیجاے ' اور صدھا مباحث و معارف ھیں جو اسکے متعلق پیش نظر ھیں ' بلکہ بہت سے بصورت تحریر مدون بھي ھوچکے ھیں ' مگر انکي اشاعت کا کوئي ذریعہ نہیں -

ضرورت ھے کہ ایک ھي وقت میں قرآن حکیم کو مختلف اشکال بحث و معارف میں اس طرح پیش کیا جاے کہ اُسکے جمال عظمت کا نظارہ عام ھو جاے -

عرضکہ انھیں خیالات کي بنا پر پہلے باسم البیان اور پھر البصائر اسکا اعلان کیا گیا -

ارباب تجربہ و کار جانتے ھیں کہ اس قسم کے کاموں کیلیے تحریر مقالات و تالیف مضامین سے زیادہ صرف وقت کي چیز محض ترتیب اور اسکي ذمہ داري ھوتي ھے - میں نے البصائر کا اعلان تو کردیا کہ کسي نہ کسي طرح اسکے لیے بھي وقت نکال لونگا - لیکن پھر اپني حالت کو دیکھا تو معلوم ھوا کہ موجودہ اشغال نے جو حالت مصروفیت و انہماک کي کر رکھي ھے ' اب وہ اس آخري درجہ تک پہنچ گئي ھے کہ اگر تھوڑا سا بھي کام اپنے ذمہ اور لے لیا تو کام تو کسي نہ کسي طرح ھو رھیگا لیکن ساتھہ ھي رات کے چند گھنٹے جو آرام کے لیے مسلسل میسر آجاتے ھیں ' انسے بھي محروم ھو جاؤنگا - و قال اللہ سبحانہ : و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ -

پس کسي قدر موقوف ھوا کہ اگر الہلال کیلیے نہیں تو کم از کم البصائر ھي کیلیے اتني اعانت میسر آجاے کہ کم از کم اسکي ترتیب اور ذمہ داري ھي سے سبکدوش ھو جاؤں - اسي فکر و انتظار میں ادھر کئي مہینے صرف ھوگئے ' لیکن بالآخر نتیجہ یہي نکلا کہ اپنے سوا نہ کسي اور کا انتظار کیجیے ' اور نہ پاس بیدل امیدونکا اپنے دل کو مدفن بنایے !

(۴) یہي سبب ھے کہ البصائر کا اعلان الہلال میں روک دیا گیا کہ اس بارے میں احباب کرام سے میري شرمندگي حد تحمل سے گذر چکي تھي -

(۵) موجودہ حالت یہ ھے کہ سب سے پہلے احباب کرام سے بکمال اسف و ندامت خواستگار معافي ھوں کہ اشاعت البصائر کا اعلان کرکے ایفاء عہد سے مقصر رھا - اسکے بعد جو کچھہ عرض کرسکتا ھوں وہ یہ ھے کہ جن کاموں کا اُس مسبب الاسباب نے اس عاجز کي زباني اعلان کرا دیا ھے ' یقین ھے کہ انکي تکمیل کي بھي توفیق مرحمت فرمائیگا ' اور مجھے اپنے بندوں کي نظروں میں شرمندہ و رسوا نہ کریگا - میں الحمد للہ کہ خود ھي اپنے کاموں کو انجام دے رھا ھوں اور دونگا - اسکے فضل کارساز کے کرشمے دیکھہ رھا ھوں ' اُسکي دوسروں کو خبر نہو ' مگر دیکھنے والا تو منکر نہیں ھوسکتا - میں نے البصائر کا اعلان کیا ھے ' تو انشاء اللہ یہ اعلان کبھي ذلیل و شرمندہ نہوگا - بغیر تعین وقت کے کہتا ھوں کہ جلد سے جلد البصائر کہ جسکا اعلان ھوچکا ھے ' اور وہ بھي

اگر اس تجویز سے جناب کا اتفاق ہوجائے تو نیک تفاؤل ہے - اس سے یہ غرض نہیں کہ الہلال کو دینی مضامین سے بالکل خالی کردیا جائے - بلکہ مقصود یہ ہے کہ الہلال میں اکثر مضامین سیاسی اور قلیل مذہبی ہوں - البصائر میں قاطبۃ امور دینیہ کی بحث ہو تاکہ :

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق

کی مثل صادق آجائے -

البصائر کو برقع افگنی کے لیے جلد کہا جائے - کہ در انتظار مطالعہ طلوع البصائر چشم جہان رو بتاریکی می آرد - والسلام -

نوٹ الهلال : البصائر ادارۂ سیرت نبویہ

شیخ عبد الوہاب شعرانی المصری نے اپنی ایک کتاب میں اُن احسانات و نعائم الہیہ کو جمع کیا ہے جو انپر حضرۃ حق سبحانہ نے مبذول فرمائیں - اسکا نام کتاب المنن ہے اور معروف و عام ہے - ملاحظہ فرمائی ہوگی - وہ لکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا احسان اللہ تعالی کا کسی بندے پر یہ ہے کہ اُسے ایسے احباب و رفقا میسر آئیں جو اُسکے کاموں کو سمجھیں' اسکی جانفشانیوں اور محنتوں کی قدر کریں' وہ جس جام کیفیت و ذوق سے سرشار ہو' اسکا ایک ایک جرعہ اُسکی طرح اسکے دوستوں کو بھی نصیب ہو' تا وہ اُس عالم سے بیخبر نہ رہیں' جسکی خبریابی کیلیے کیف و حال شرط ہے' نہ کہ قیل و قال :

قدر این بادہ ندانی بخدا تا نچشی

میں کہتا ہوں کہ اگر علم و عمل' فضل و کمال' اور اہلیت و صلاحیت کے ساتھہ ارباب ذوق اور قدر شناسان کار کا میسر آنا ایک مخصوص احسان الہی ہے' تو پھر اُس شخص کیلیے آپ کیا کہتے ہیں جسے بغیر کسی قسم کی اہلیت و صلاحیت' و بغیر حصول مقام علم و عمل' و خدمت حق و ملت' اس مقام رفیع و مرتبۂ جلیل سے حظ وافر نصیب ہو؟ عدم اس کہ اس جا کار کہ فضل ہست نہ باستحقاق :

برمن عنبر' بکرم خویش نگر!

اگر شیخ شعرانی کو اللہ تعالی کا یہ احسان تھا کہ انھیں ایسے احباب و رفقا ملے' جو انکے علم و فضل کے قدر فرما اور انکے عمل و تقوی کے مرید شناس تھے' تو الحمد للہ کہ یہ عاجز اپنے ساتھہ اس سے بھی بڑھکر فضل الہی کی ایک بڑی عجیب رحمت دیکھتا ہے - یعنی با وجود جہل و بے مایگی' بندگان الہی محبت طراز ہیں' اور با وجود بے عملی و سیہ کاری' مومنین مخلصین ذرہ نواز!

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو

کہ مستحق کرامت گنہگارانند !

جناب کے رسائل و مکاتیب ہمیشہ جس حسن ظن کرمانہ سے لبریز ہوتے ہیں' اسکو بھی اسی عدم کا نتیجہ سمجھتا ہوں - مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی کی نظر صرف اپنے کرم و فضل پر ہو تو تاہم اسکو بھی چاہیے کہ ہمیشہ اپنے قصور و خطا پر نظر رکھے - الہلال کا تذکرہ فرماتے ہوے جن خدمات اور انکے نتائج کی طرف جناب نے اشارہ فرمایا ہے' اصل مقصد کو سامنے رکھکر دیکھیے تو وہ کیا حقیقت رکھتے ہیں؟ جس منزل کیلیے شبانہ روز پیہم سفر کی ضرورت ہو' وہاں اگر دو چار قدم آہستگی سے اٹھے بھی تو مستحق التفات نہیں - پس میری داستان اگر خود میری زبانی سننا چاہتے ہیں تو سن لیجیے - نہ تو علم و کمال میسر ہے اور نہ عمل و خدمت' نہ جمعیت ہے اور نہ فرصت'

نہ تو ادعا ہے اور نہ انتظار مزد و تحسین - اپنی اصلیت و حالت سے باخبر اور اپنی بے مایگیوں سے نا واقف نہیں ہوں - ہاں صرف ایک چیز ہے کہ اُس کا ادعا ضرور ہے' اور صرف وہی ہے کہ اسکی استقامت و قرار کیلیے ہمہ وقت مضطر و بیقرار ہوں - یعنی اگر میرے ہاتھہ جام لبریز سے خالی ہیں تو دل تنگ نہیں ہوں' کیونکہ حلق دولت تشنگی سے بھی مالا مال ہے' اور اگر صداے سیرابی نہیں رکھتا تو غمگین نہیں' کیونکہ الحمد للہ کہ فغان و شیون' تشنگی کی صداقت سے خالی نہیں' اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں آگ نہیں جلتی وہاں دھواں بھی نہیں ہوتا' اور اگر دھواں اُٹھہ رہا ہے تو یقین کیجیے کہ آگ بھی ضرور موجود ہے :

در خرابات ندیدستی خراب

بادہ پنداری کہ پنہان می زنم

(۱) آپنے البصائر کا تذکرہ کرکے ایک ایسے تار کو چھیڑ دیا ہے جو اگر اپنا نوحۂ غم شروع کردے تو عجیب نہیں کہ تمام رات اسکے ایک ہی حرف ماتم میں ختم ہو جاے :

قدرے کرید و ہم بر سر افسانہ رود !

میرا موجودہ اعتقاد یہ ہے کہ زندگی صرف کام کرنے کیلیے ہے' یہاں تک کہ قلم و کاغذ ہی کی رفاقت میں پیام اجل کا بھی استقبال کرے - لیکن آپ جانتے ہیں کہ انسان اپنے دماغ اور ارادے کو تو سب کچھہ بنا دے سکتا ہے' پر اپنے جسم کو کیا کرے؟ بار بار اپنی حالت کا دکھڑا رونا ٹھیک نہیں' مگر البصائر کی اشاعت کا با وجود اعلان عام' اب تک وجود میں نہ آنا' ایک ایسا داغ خجالت ہے' جو مجبور کرتا ہے کہ کچھہ نہ کچھہ حق معذرت خواہی میں عرض حال کی اجازت پاؤں - میں فطرۃ کمزور جسم و قوی رکھتا ہوں - اسپر خود بھی صحت سے محروم اور نیز ایک ایسے دائم المرض بستر کا دائمی تیمار دار' جسکی تکلیفوں کے معائنہ کی طاقت کا رشتہ با وجود پیمان صبر و شکر' بسا اوقات ہاتھہ سے چھوٹ جاتا ہے اور علم اللہ' کہ اپنے دل میں اسکی ایک ایک صداے کرب کیلیے کئی کئی خونچکاں زخم رکھتا ہوں - لیکن انسان کہ بندۂ علائق و محبت ما سوی اللہ ہے' رونا جانتا ہے مگر کسی کے دکھہ کو دور نہیں کرسکتا - پھر بے شمار دیگر صدمات و مصائب مستمرہ ہیں جنکی تشریح لا حاصل ہے' اسپر مستزاد یہ کہ اپنے کاموں میں رفقاء کی اعانت سے بکلی محروم اور اپنے سفر میں یکہ و تنہا چھوڑ دیا گیا ہوں - جو لوگ دور سے میرے اچھے برے کاموں کو دیکھہ رہے ہیں' کاش میں انھیں دعوت دے سکتا کہ کبھی میرے بیت الحزن کی طرف بھی ایک مرتبہ قدم رنجہ فرمائیں' اور ایک شبانہ روز یہاں بسر کرکے دیکھیں کہ یہ سب کچھہ جو ہو رہا ہے' کیسی کیسی عزم شکن اور زہرہ گداز دقتوں میں ہو رہا ہے؟ اور پھر اُس حسن و جمال کی بخشش کثیر کو بھی دیکھیں کہ کیسی کچھہ سحر کار و عقل فراموش ہے جو اپنے ایک نگہ غلط انداز سے محو و بیخود کرکے جو کچھہ چاہتی ہے' جاندادگان نظارۂ جمال سے کرا لیتی ہے !

انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ و اعلم من اللہ ما لا تعلمون !

الی اللہ اشکو ما الاقی من الہوی

بلیلی' ففی قلبی جوی و حریق !

کان فؤادی فیہ مور بقادح

و فیہ لہیب ساطع و بروق !

اذا ذکرتہا النفس' ماتت صبابۃ

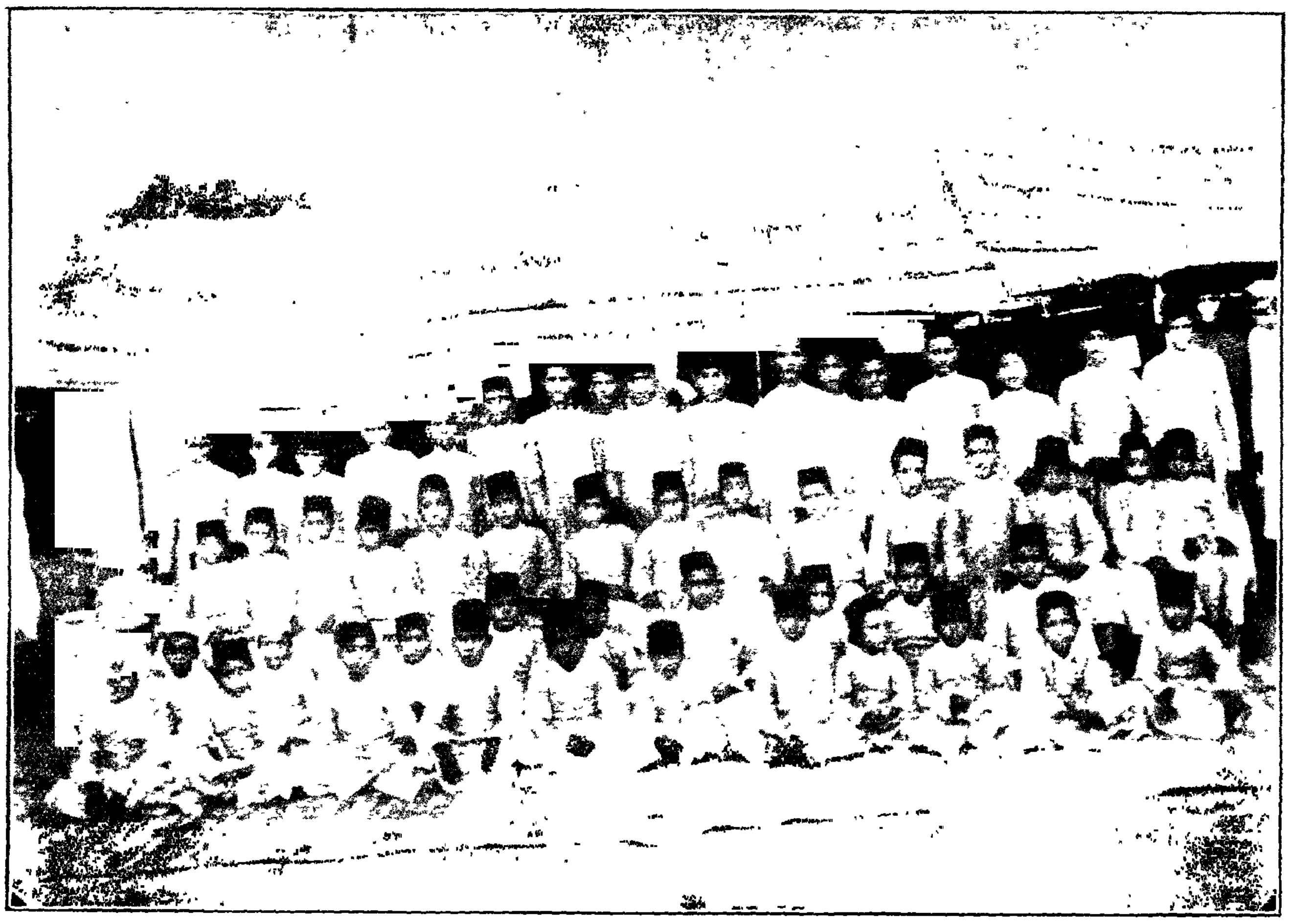
لہا زفرۃ قتالۃ و شہیق !

و قد صرت مجنوناً من الحب ہائماً

کانی عان فی القیود وثیق !

یتیمونکی فریاد

حسینی یتیموں کی دل هلا دینی والی فریادیں اگرچه مومنین کے گوش دلمیں برابر آیا کرتی هیں اور کوئی وقت اُن آوازوں کے لیے معین نہیں لیکن محرم کا زمانه جیسی خصوصیت کے ساتھه ان آهوں کی یاد تازہ هونے کے لیے مخصوص هے ' اُسکو مومنین کے قلوب هی خوب جانتے هیں - هر ایک دل میں اُن کی اعانت و جاں نثاری کا ولوله' اور هر زبان پر یا لیتنی کنت معهم فافوز فوزاً عظیماً کا نعرہ بلند هے ' اور هر آنکهه اُن کربلائی مصیبت زدہ یتیموں کے لیے خون کے آنسو رو رهی هے اور هر مومن اُن کی همدردی و جاں نثاری کا موقع نه پانے سے مثل اپنے امام عصر عجل الله ظهورہ کے اس حسرت و افسوس میں هزاروں حسرتوں کے ساتھه ان الفاظ کو اپنی زبان پر جاری کررها هے نه " گو همکو زمانے نے موخر کردیا اور هم ان بیکسوں کی امداد اپنی



آل انڈیا شیعه کانفرنس کا دار الیتامی

جسکی اعانت بلا تفریق تمام مسلمانان شیعه و سنی کو کرنی چاهیے

جان و مال سے نکرسکے لیکن جبتک زندہ رهیں گے اُسوقت تک اس حسرت میں رویا کرینگے " اور سچ بهی یهی هے که اب کوئی موقع بجز اس حسرت و افسوس کے باقی هی نہیں رها - مگر آئیے - هم آپ کو ایک ایسی صورت بتلائیں که جس سے فی الجمله آنسو پونچهه سکیں اور کسیقدر اُس حسرت و افسوس کی تلافی هوسکے - آل انڈیا شیعه کانفرنس کے دار الیتامی میں مصائب یتیمان حسین مظلوم پر رونیوالوں کے (۷۷) یتیم ایسے لاوارث و بیکس اور بے پدر و بے بس جمع هیں جو بے تامل ایتام آل محمد سے تعبیر کیے جا سکتے هیں - حسین مظلوم کے یتیموں پر روئیے اور انهیں کی یاد میں انکی اعانت کرکے آنسو پونچهیے -

جاڑے کا زمانه آگیا هے اُنکی بے سروسامانی پر رحم کیجیے !

یتیموں کی تعداد یوماً فیوماً بڑھتی جاتی هے اور یہاں آمدنی کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی - اگر آپ حضرات زکواۃ ' فطرہ ' اور چرم قربانی اور چٹکی فنڈ اور امام ضامن اور محرم کے منتی زیور اور فی مجلس ایک حصه کی قیمت اور ایسی هی ایسی سهل تدبیروں سے باقاعدہ اور مستقل اعانت فرماتے رهیں تو بہت کچهه امداد حاصل هوسکتی هے -

خداوند عالم آپکو اپنے بچونکے سروںپر سلامت رکھے - آپ اس زمانے میں مجلسیں بهی منعقد کرینگے - اسیری یتیمان حسین کی یاد میں اپنے بچوں کو بیڑیاں اور زنجیریں اور طوق اور علی بند اور چهلے پهناوینگے ' اور اُنهیں دیکهکر یتیمان حسین کی حالت زار کو یاد کرکے خون کے آنسو روئینگے - میں عرض کروں گا که ان چیزوں کا صحیح اور بهترین مصرف اس دار الیتامی کی اعانت اور دستگیری هے -

هیں یتیمان حسینی کے هم ادنی خادم
دم گریه تمهیں ای اهل عزا یاد رهے

الداعی الی الخیر

خادم ایتام السید علی غضنفر عفی عنه

خطوط جهنم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل هے - جس نے قلم سے جهنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کهینچے که یورپ کی تمام زبانوں نے اسے اپنی آغوش میں جگه دی -

یورپ کے بعض اعلے تعلیم یافته نے مجهے اس ترجمے کی داد دی اور هندوستان کے بعض مشهور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بهر صورت کتاب قابل ملاحظه هے -

کل خطوط تیس هیں جو سلسله وار شایع هو رهے هیں - پورے مجموعے کی قیمت معه محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیه - ۱ - آنه هے - هر خط کی جدا گانه قیمت ۲ - آنه - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ هے -

شرف الدین احمد

محله کهاری کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پی

جس کا اعلان نہیں ہوا ہے ' پیشکش ارباب ذوق و بصیرة کرونگا - یہ سچ ہے کہ بہ حسب ظاہر میری حالت مزید محنت و صرف دماغ کی امید نہیں دلاتی ' لیکن اگر دنیا کی نظر میرے ضعف و بے سروسامانی پر ہے ' تو میری نظر بھی کسی کی بخشش بے سامان پر ہے - میری حالت کے دیکھنے والے مایوس ہوں ' پر میں جسے دیکھتا ہوں وہ اپنے دیکھنے والوں کو کبھی بھی مایوس نہیں کرتا ! و للہ در ما قال :

گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـــابـــاینـــم !

اگر اس رب کریم نے چاہا تو دنیا کے صفحۂ اعمال میں ایک نئی نظیر کا اضافہ ہوگا اور خدا دکھلا دیگا کہ اگر اسکی مدد شامل حال ہو' تو ایک گرفتار مصائب و آلودۂ علائق ہستی تن تنہا بہ یک وقت کتنے کام کرسکتی ہے ' اور پھر کس طرح ان میں سے ہر کام کو بہ جلوۂ خاص و بہ حسن اختصاص انجام دیتی ہے ؟

مبین حقیر گدایان عشق را ' کین قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کلہ اند !

(٦) " ادارۂ سیرۂ نبوی " کی نسبت غالبا جناب نے یہ خیال فرمایا ہے کہ اس عاجز نے قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے ' مگر اس مضمون سے یہ مقصود نہ تھا - " ادارۂ سیرۃ " تو کئی سال سے تحت ادارۂ جنـــاب مولانا شبلی قائم ہے اور سیرۂ نبیـــوکی تدوین میں مصروف ' میرا مقصود صرف یہ تھا کہ عام رسائل و خطبات سیرۂ کے کام پر بھی توجہ کی جائے -

خود اس عاجز نے اپنی نسبت صرف اسقدر وعدہ کیا ہے کہ اگر ربیع الاول قادم تـــک کسی بزرگ نے توجہ نہ فرمائی تو انشاء اللہ چند مقالات بطور خطبات سیرۂ لکھنے کی کوشش کرونگا - یہ خیال نہایت بہتر ہے کہ البصائر کا آغاز اسی سے ہو - و الا مر بیدہ سبحانہ -

(۷) آخر میں جناب کے اظہار حسن ظن و لطف و کرم کیلیے مکرر شکرگذار ہوں - نیز معافی خواہ کہ اس تقریب میں اپنی داستان غم چھیڑنی پڑی اور کئی کالم اسمیں ضائع کدیے :

ہفت آســمان بگردش و ما درمیـــانہ ایم
غالب دگر مپرس کہ بر ما چہ می رود ؟

و افوض امری الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد !

اعـــانۂ مہــــاجــرین عثمـــانیــہ

اسعد پاشا پریسڈنٹ سوسائٹی نوآبادی مہاجرین اناطولیہ کا ایک تار ۳ - دسمبر سنہ ۱۹۱۳ کو موصول ہوا ' جس میں صاحب موصوف نے باحوصلہ مسلمانان ہند کے حوصلہ و ہمت کا واسطہ دلا کر قوم سے اپیل امداد مالی کی بابت فرمائی ہے -

جناب کو یاد ہوگا کہ عند الملاقات آپ سے یہ طے پایا تھا کہ بلاد ہند کے دورہ میں جناب اور ہم' سب مہاجرین کے امداد کیلیے چندہ کی تحریک کما ینبغی ملکر کرینگے -

مگر جو وقت اسکے لیے موضوع تھا وہ وقف پریشانی ہی رہا - اور ابتـــک حوادث زمانہ نے اسکی مہلت نہ دی کہ مسلمانان ہند کسی اور طرف اپنے خیالات کو منعطف کریں -

اس انتظـــار نے بہت وقت ضایع کردیا ' اور اب وہ وقت آگیا کہ خدانخواستہ ترک مہـــاجرین کے مسلمانان ہنـــد کے امداد و اعـــانت کے بھروسہ پر ردائی خیموں میں بے سروســامانی سے موسمی شدت سرما کا مقابلہ کر رہے ہیں - ابتک انکو صرف شدت سرما ہی کا مقابلہ ہے - آیندہ جو وقت آنیوالا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ سخت مشکل ہوگا - تقریباً اگلے مہینہ اوائل جنوری میں برف انکو اس قابل بھی نچھـــوڑیگی کہ کسی اعانت و امداد کے مستحق ہوں ' یا کسی کو انکے ساتھہ سلوک و اعانت کا موقع ملے -

تعمیرات شروع ہوگئی اور تقریباً نصف تـــک انجام بھی ہوچکی ہے -

اب اگر اسوقت انکـــو مالی امـــداد نہ پہنچی ' تو نصیب دشمنان انکو وہی روز بد دیکھنا ہوگا ' جو انسے پہلے برف باری کے نذر ہوجانے والے خاندانوں کو دیکھنا پڑا تھا -

مسلمانان ہند کی حمیت سے ہرگز اسکی امید نہیں کہ وہ اس الزام کو !

نازت بکشم کہ نازنینی

کہکر اپنے سر لینے کے لیے تیار ہوں کہ انکے دلائے ہوئے حوصلہ اور بڑھائی ہوئی ہمت پر بڑھکر خاندان ہائے ترک برف اور سرما کی بھینٹ چڑھجائیں - وہ تار یہ ہے :

Constantinople.

Dr. ANSARI

Comrade, Delhi.

Colony needs money badly send funds quickly.

ESSAD

خاکسار مختار احمد - انصاری دہلی

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

اس سال آل انڈیا مسلم لیگ کا ســالانہ اجلاس آگرہ میں بتاریخ ۲۹ - ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع منعقد ہوگا - پہلا اجلاس گیارہ بجے دن سے شروع ہوگا -

دسمبر میں آگرہ کی آب و ہوا نہایت سرد ہوتی اسلیے چاہیے کہ موسم سرما کے کافی لباس و بستر کے ساتھہ تشریف لائیں -

ممبروں کے قیام و طعام کا انتظام میٹرو پول ہوٹل آگرہ میں کیا گیا ہے - ممبروں کی خوراک کی قیمت حسب ذیل ہوگی :—

انگریزی کھانا	۳ روپیہ	یومیہ
ہندوستانی کھانا	۲ روپیہ ۸ آنہ	یومیہ
ملازموں کا کھانا	۸ آنہ	یومیہ

لیکن انہیں ممبروں کے قیام وطعام کا انتظام ہماری ذمہ ہوگا ' جو اپنی تشریف آوری سے ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع تک ہمیں مطلع فرماویں -

کمیٹی نے ممبروں کے استقبال کا انتظام آگرہ فورٹ اور آگرہ سٹی اسٹیشنوں پر کیا ہے لہذا مناسب ہوگا کہ جناب انہیں دونوں اسٹیشنوں پر تشریف لائیں جہاں آپکو سواری اور والنٹیر ہر وقت مل سکینگے ' انکے علاوہ اگر کسی اور اسٹیشن پر آپ آنا چاہیں تو ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع سے قبل اپنے ارادہ سے مطلع فرماویں -

وزیٹروں سے حسب ذیل فیس داخلہ لیجائیگی :—

درجہ خاص	۱۰ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ اول	۵ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ دوم	۳ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ سوم	۲ روپیہ	دونوں دن کیلیے

سید نظام الدین شاہ

آنریری سیکریٹری ریسپشن کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ

اطـــلاع جـــدیـــد

چند صوبوں کے مسلمانوں کی خواہش سے اجلاس کی تاریخیں بدل دی گئیں اب ۲۹ - ۳۰ - کی جگہہ - ۳۰ - ۳۱ - دسمبر کو منعقد ہونگی -

المسئلة و المناظرة

اهل سنت و شیعه

و اعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا و اذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمة اخوانا -

جناب مولوي شيخ فدا حسين صاحب پروفيسر دينيات شيعه عليگڈه کالج کا ایک مبسوط اور فاضلانہ مضمون یکم شوال مکرم کے الہلال میں شائع ہوا ہے جس کا مقصد اسقدر محمود و مسعود ہے کہ میں اوسپر جتنا بھي اظہار مسرت کروں بجا ہے - یہه تمنا میرے دلمیں مدتوں جوش مارتي رہي ہے - شیخ صاحب کا اس مقصد پر قلم اُٹھانا میرے مافي الضمیر سے توارد ہے - فالحمد لله علي ذالک -

لیکن اس اتحاد کے تحصیل کے مختلف طریقے ہیں -

یہه اتفاق کیونکر ہو؟ اس سوال کے جواب میں افسوس کہ میں شیخ صاحب سے متفق الراي نہیں ہوں اور میري نیک نیتي اصرار کر رہي ہے کہ میں اونہیں مفید مشوروں سے مدد دوں - اونکا یہه احسان نظر انداز کردینے کے قابل نہیں ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ کو معرض بحث میں لاکر اہل خرد کو اوس پر راے زني کا موقعہ دیا اور اسی کا مقتضی ہے کہ ہر شخص سچائي کے ساتھہ اسپر بحث کرکے اصل مقصود حاصل کرے -

اول یہه سمجھ لینا ضروري ہے کہ اتفاق سے کونسا اتفاق مراد ہے؟ آیا دنیوي اتفاق - یعني شیعه اور سني دونوں اپني اپني مذہبي حالت پر قائم رهکر اون اختلافات کو جو محض مذہبي ہیں' مذہب ہي کے دائرہ میں محدود رکھیں' اور تمدن و معاشرت کي راہ کو منازعت و جدال کي قزاقانہ دست درازیوں سے بچائیں -

یہه اتفاق تو نہایت ضروري ہے کہ بغیر اس کے کسي متمدن قوم کو چارۂ کار نہیں - ظاہر ہے کہ جب ایک کشتي میں مختلف اقوام کے افراد جمع ہوں اور وہ تباہي میں آجاے تو اوس وقت کشتي کي حالت سے بیخبر رهکر مذہبي مباحثات شروع کردینا کسي طرح دانائي کا فعل نہوگا - بلکہ اوس حالت میں وہ سارے قصوں جھگڑوںکو بالاے طاق رکھکر صرف اوس مصیبت کے دور کرنیمیں متفقہ مساعي سے کام لینگے جو اون سب پر یکساں وارد ہوئی ہے -

یا مجلس مناظرہ - فرض کیجیے کہ وہ خاص مذہبي بحث کي مجلس ہے جس میں مناظر اپنے حریف سے سرگرم گفتگو ہے - اس حالت میں اگر ایک شیر درندہ مجلس میں آ پہنچے تو پہلے اس نئي بلا کا دور کرنا ضروري ہوگا اور یہه لحاظ نہ کیا جائیگا کہ صرف ایک ہي طرف کے لوگ مدافعت کریں!

یہ اتفاق تو وہ ہے جو مدنیت و معاشرت نے ہمارے لیے لازم قرار دیا ہے لیکن جہاں تک خیال ہے' شیخ صاحب اس اتفاق کے درپے نہیں ہیں - بلکہ وہ مذہبي اختلافات کو نابود کرنا چاہتے ہیں' اور اسمیں شک نہیں کہ یہ اتفاق کا فرد اکمل ہے' اگر میسر آجاے تو منتشرہ قوت مجتمعہ ہوسکتي ہے' اور جس دن ہم اس اتفاق کي مبارک صورت دیکھیں گے' وہ ہمارے عروج حقیقي کے صبح کا یوم طلوع ہوگا -

میں نہایت خوشي کے ساتھہ مرحبا کہتا ہوں اوس شخص کو' جس نے اس اتفاق کي آواز سنائی - صرف اس وجہ سے کہ مولوي شیخ فدا حسین صاحب اس اتفاق کي خواہش رکھتے ہیں' میں اونکو عزت کي نگاہ سے دیکھتا ہوں - اور چونکہ میں اونکا شریک ہوں اسلیے مجھپر فرض ہے کہ میں اونہیں مطلع کردوں کہ آنہوں نے اس اتفاق کے طرق تحصیل میں لغزش کي ہے' اور شیخ صاحب ایسے فاضل کي شان سے بعید ہے کہ وہ ایسے اعلی مقصد پر بحث کرنیکي حالت میں اختلاف مسائل کا اس طرح ذکر کریں' جس سے اپنے ہم مذہبوں کي کھلي طرفداري اور دوسرے گروہ کي قوت ادلہ سے چشم پوشي ظاہر ہوتي ہو - نیز اتفاق کے حامي کو ایسے الفاظ کا استعمال بھي روا نہیں جو کسي سینہ پر تیر دلدوز کیطرح زخم کرنے والے یا کسي قوم کو اشتعال دلانے والے ہوں' علی ہذا اونکو یہ بھي مناسب نہیں کہ وہ سنیونکو ہر طرح مجبور کریں' بلکہ اونکي اس روش سے خیال ہوسکتا ہے کہ کہیں وہ اتفاق کے پردہ میں اپنے مذہب کي ترویج تو نہیں چاہتے؟ کیونکہ اونکے طرز اتفاق کا ماحصل یہ ہے کہ شیعه تو اپنے حال پر شیعه رہیں مگر سني شیعه ہوجاویں' تبرا کہیں' عزا داري کریں' حتی کہ شیعوں کي ایک ایک رسم کي تقلید ہو' اور معہذا آپس میں جنگ و جدل بھي کریں' جب تو اتفاق ممکن ہے ورنہ نہیں!

اس موقعہ پر مناسب ہے کہ میں مولوي فدا حسین صاحب کے الفاظ بعینہا نقل کردوں - ملاحظہ ہو - فرماتے ہیں:

"میرا مطلب یہ نہیں کہ شیعه اپنے اصول مذہبي سے دست بردار ہوجاویں (یعني شیعه تو اپنے حال پر شیعه ہی رہیں' اسلیے کہ) ظاہر ہے کہ وہ مسئلۂ خلافت کو جزو دین و مناط ایمان سمجھتے ہیں (پس اونکا اپنے مقام سے سرمو تجاوز کرنا ممکن نہیں) مگر اہل سنت مسئلۂ خلافت کو ایک امر دنیوي سے زیادہ وقعت نہیں دیتے (مطلب شیخ صاحب کا یہ ہوا کہ اہل سنت اپنے اصول مذہبي سے دست بردار ہوجاوین) میري راے یہ ہے کہ سنیونکو باستثناے خلفاء راشدین شیعون کے ساتھہ ہر اوس شخص کے برا کہنے میں ہمدردي کرنا چاہیے جس سے شیعه ناراض ہوں اور اپني ناراضي اپنے طرز عمل سے شیعوں پر ظاہر کردین (یعني خلفاء راشدین کے سوا اور تمام صحابہ کرام رضوان الله تعالی علیہم اجمعین اور ازواج مطہرات اور اولیاء کرام اور ائمہ دین جس جس سے بھي شیعه ناراض ہوں' سني سب پر علي الاعلان تبرا کہکر شیعوں کو راضي کرین عوض اپنے بزرگان دین و پیشوایان مذہب سب کو سني کالیاں دین مگر شیعوں کو ضرور رضامند کرین) لہذا سنیوں کو لازم ہے کہ قطعاً ان حرکات سے پرہیز کرین - اور شیعوں کے ساتھہ عزا داري اور ہمدردي کیا کرین نہ صرف یہي بلکہ اس میں حصہ بھي لیا کریں"

مجھے تعجب ہے کہ الہلال کے فاضل مدیر نے کیوں نہ اس مضمون کے ہر پہلو پر نظر ڈالي - اور کسلیے اسپر پوري بحث نہ کي؟

رہا یہ ارشاد کہ سني عزا داري میں شرکت و ہمدردي کرین تو خدا سنیوں کو ایسي عزا داري سے محفوظ ہي رکھے - امام مظلوم علیہ السلام کي شہادت کي تاریخ اور غم غلط سامنے دیکھیے تو شادي رچي ہوئي ہے - باجے بج رہے ہیں' چراغاں ہو رہا ہے' دھوم مچي ہوئي ہے' سارے عیش کے سامان جمع ہیں' میلے لگائے جاتے ہیں' اکھاڑے جماے جاتے ہیں' تعزیونمیں صنعتوں کا مقابلہ ہے' عزا داري تھوڑي ہي ہے - ایک اچھي خاصي نمائش ہے - جشن ہے - تماشہ ہے - فتح یزیدہ کي تصویر کھینچنہ ... ؟ ہے -

عــالم اســلامی

عــراق

مسئــلـۀ آبپــاشي

معاصر عربي " النهضه " نے جو بغداد سے نکلتا هے ' اس سب سے بڑي تجويز کے متعلق بحث چهيڑي هے جو دولت عثمانيه عراق بلکه تمام سلطنت ميں جاري کرنا چاهتي هے -

تجويز يه هے که (الدجله) کو پهر اسي حالت پر لے آيا جائے جو بابلي اور عربي تمدن کے زمانے ميں تهی ' اور اس سے تمام ساحلوں اور ان ساحلوں سے قرب و جوار کي زمينوں کو سيراب کيا جائے تاکه ان شهروں ميں اسکي ديرينه سرسبزي و آسودگي پهر واپس آجائے ' وهاں کے باشنـدے دولتمنـد هوجائيں ' اور اپني دولتمندي کي مساعدت سے جهل و فلاکت کو دفع کرسکيں -

" دولت عثمانيه آج سے نهيں بلکـه اسوقت سے جب که مرحوم ابو الاحرار مدحت پاشا بغداد کا والي تها ' اس مفيد و نافع تجويز کے اجرا کي فکر ميں هے - مگر وه برابر فکر هي ميں رهي يهاں تک که دستور کا اعـلان هوا - اسوقت نظريں پهر ان طـلائی نعمتوں اور الهي خيرات و برکات کي طرف متوجه هوئيں جو يه عظيم الشان نهر (جس پر حکومت بابـل اور دولت عباسيه کے اپنے اپنے تمدنوں کي بنياد رکهي تهي) بيکار نه ليجاتي هے - دولت عثمانيه نے نقشوں کي تيـاري کا کم سر وليـم کا اس ايـک مشهور انگريز انجنير کے متعلق کيا - وليم کاکس عراق کي پست و بلند اور آباد و ويران زمينوں ميں پهرا - مختلف سطحوں اور آينده قابل زراعت زمين کي پيمايش کي - اور اسکے بعد ايک رپورٹ پيش کي جسميں تفصيل کے ساتهه ان اعمال هندسه (انجنيرنـگ ورکس) کا ذکر کيا تها جنکي ان برباد شده نهروں کے دوباره اجراء ميں ضرورت هوگي -

اس رپورٹ سے معلوم هوا که اس قسم کي زمينيں عراق ميں مصر سے بهي بهت زياده هيں -

وليم کاکس نے تجويز کيا تها که ايک بنـد اسطرح باندها جائے که نهـر فرات کا پاني بنـد هوکر نهر الدجلـه ميں گرے - اس سے نهر الدجله بآساني جاري هو جائيگي -

ان اعمال نظريه اور مباحث و تحقيقات فنيه کے بعد جب وه عراق سے واپس آيا تو لندن کي مسٹر داعمـگير هوئي -

کاظم پاشا نے جو اسوقت بغداد کے والي اور نيز فائد تهے ' باب عالي سے اس تجويز کي تکميـل کے واسطے مراسلت کي ' اور سر جيکسن اور دولت عثمانيه ميں ايسے شرائط کے ساتهه معاهده کراديا جو دولت عثمـانيـه کے خزانه کے ليے سخت مضرتهے - باب عالي نے اس معاهده کو اس عذر کي بنا پر فسخ کرنا چاها که يه معاهده سر جيکسن اور کاظـم پاشـا ميں تها نه که باب عالي کے ساتهه - مگر يه کوشش کامياب نه هوئي ' کيونکه کاظـم پاشا کو ايسے اختيارات ديدئيے گئے تهے جنکي بنا پر انهيں معاهده پر دستخط کا حق حاصل تها - اسکے علاوه يه بهي ظاهر هے که اس قسم کا معاهده بغير باب عالي کي موافقت کے پايه تکميل تک نهيں پهنچ سکتا تها -

اس معاهده سے خزانه کو جسقدر نقصان پهنچيگا اسکا تخمينه ڈهائي لاکهه پونڈ کيا جاتا هے يعنے ساڑهے ٣٧ لاکهه روپيه - کيونکه خزانه کو اس معاهده کي رو سے سر جيکسن کو ساڑهے چار لاکهه پونڈ دينا پڑيگا - حالانکـه واقف کاروں کا بيان هے که موجوده حالت ميں اسکے ليے دو لاکهه پونڈ سے زياده کي ضرورت نهيں "

اسکے بعد اخبار مذکور لکهتا هے :

" ماضي پر تاسف و تحسر بيـکار هے - البته اسکا يه فائده هے که اس سے مستقبل کے ليے عبرت و بصيرت حاصل کيجـائے - اس معامله کے متعلق ميں نے جو کچهه لکها هے وه اسليے هے که مجهے معلوم هوا هے ' دولت عثمانيه اسي سر جيکسن سے ايک اور معاهده هبي مبانيـه تـک نهر ليجانے کے ليے کرنے والي هے - اس نهر کا مقصد يه هے که جب فرات ميں طغيـاني هو تو اسميں پاني آکے جمع هو جائے ' اور جب فرات ميں پاني کم هو جائے تو اس جمع شده پاني سے فائده اٹهايا جائے - غالباً يه معاهده بهي اسيطرح هوگا جسطرح که پهلا معاهده هوا تها - پس ممکن هے که حکومت سونچے اور تحرير شرائط کي خدمت ايسے اشخاص کے متعلق کرے ' جو قابل اور مخلص هوں ' تاکه دانسته يا نا دانسته خزانه خلافۀ اسلاميه کو نقصان نه پهنچے "

بذریعہ جناب وصي احمد صاحب - از موضع پیوار			
ڈاکخانہ پن پن ضلع پٹنہ	٠	٨٣	١٤
بذریعہ مہدي حسن صاحب -			
معتمد " دي مسلم فرینڈس " هزاري باغ	٠	٣٠	٠
جناب عبد الغفار صاحب - بسین برهما	٠	٢	٠
جناب شیخ امیر صاحب - ٹھیکہ دار			
دهوند یونا	٠	١	٠
ایک همدرد قوم	٠	٠	١
جناب محمد عبد الغفار خانصاحب - چهبڑہ ٠			٥٠
جناب محمد زاهد علي صاحب -			
سرائے بهاگلپور	٠	٤	٩
جناب ضیا الحق صاحب - نہونگر نلگنڈہ	٠	٩	١٧١
جناب محمد ادریس صاحب - پہریا	٠	٠	١٠
جناب امتیاز علي صاحب - هیڈ ماسٹر			
ملیح آباد لکھنئو	٠	٠	٣
جناب حافظ عبد الواحد صاحب -			
کرہ ندا ـ اعظم گڈہ	٠	٠	٣٠
خاتون وزیر النسا بیگم صاحبہ - مانگرول کاٹھیاار	٠	٠	٥
جناب ولي محمد مومن صاحب - مانا بدر -			
کاٹھیاوار	٠	٠	٢
جناب منشي محمد شریف صاحب - درگئی	٠	٠	٩
جناب چودهري اشتیاق احمد صاحب بریلی	٦	١٢	٤٤
جناب ڈاکٹر محمد حسن شاهجهانپور	٠	٠	٤
ایک بزرگ از شاهجهان پور	٠	٠	٢
بذریعہ مولوي عبد الکریم صاحب ندوي - نگرنہسہ	٠	٠	١٣

مولوي محمد شهاب الدین صاحب - مانک تلہ			
کلکتہ	٠	٠	١٠

(اسکي تفصیل پہلے نمبر (١) میں گذر چکي ہے)

بذریعہ عبد الحی خانصاحب - رائچپور	٠	٠	١٠٥
مرزا حبیب احمد صاحب - حیدر اباد	٠	٠	١
محمد قمر الدین صاحب - علیگڈهہ	٠	٧	١٠
عبد الصمد صاحب - گورکهپور	٠	١٢	٢٣
ع - م بذریعہ ٹکٹ ڈاک	٦	١	١
محمد عبد اللہ صاحب - اعظم گڈهہ	٠	٠	٣
حاجی محمد سردار خانصاحب محمد خانصاحب			
سوداگر منڈلہ	٠	٠	٣٥
جناب ارمان صاحب بریلوي - از شاہ جہانپور	٠	٦	٢٠
" " " "	٠	١٤	٧
جناب ابراهیم عبد الماجد صاحب - نیا بازار -			
موکوک برهما -	٠	٢	١٩٨

به تفصیل نمبر (٢)

مہر غلام محي الدین صاحب نلگنڈہ	٠	٠	٣
محمد طیب صاحب - نصیر گنج	٠	٠	٨٠
محمد اطهر صاحب - جهانسي	٠	٠	٣
محمد ولایت احمد صاحب - لاهرپور	٠	٠	١٠

فہرس زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

جناب محمد انور علي صاحب فاروقي			
پربهني دکن	٠	٠	١١
مولوي مشتاق حسین خانصاحب پشکار -			
رامپور	٠	٠	٨
ایک بزرگ از رامپور جونام ظاهر کرنا نہیں چاهتے	٠	٠	٨
جناب سید هاشم صاحب خضر پور	٠	٠	٥٠
ایک بزرگ از عیسی گڈہ براہ گونا	٠	٠	٥
جناب عزاز محمد خانصاحب - پربهني دکن	٠	٠	٤
جناب عبد اللہ شاہ صاحب - پٹهالہ	٠	٠	٥٠
جناب سلطان احمد خانصاحب - سیتاپور -	٠	٠	١
بزرگان نرونڈا ضلع بهرائچ بذریعہ جناب شیخ			
محمد حسین صاحب	٠	٧	٤٠
بذریعہ حکیم محمد اوصاف حسین صاحب -			
مونڈیا جاگیر - بریلي	٠	٠	٢٠
جناب سید احمد علي صاحب - ریلور -	٠	٤	٩
(نارتهہ ارکاٹ)			

ایس - مہر بخش صاحب - دهاراري -	٠	٠	٨
بمبئي			
امیر الدین صاحب	٠	٤	٢
لطیف الدین احمد صاحب	٠	٤	١
محمد یوسف وجان محمد صاحب -	٠	١١	٦
اعظم گڈہ			
بذریعہ عبدالخالق صاحب - گل امام -	٠	٠	٣
ڈیرہ اسمعیل خاں			
نصیر الرحمن صاحب - بهرنگ گڈہ -	٠	٠	٥
عزیز محمد خانصاحب پربهني	٠	٠	٥
عبید اللہ خانصاحب - ٹونک	٠	٠	١٩
حافظ احمد حسین صاحب قدوائي سیتاپور	٠	٠	٣
عبد القادر صاحب ٹکٹ ڈاکٹر - بڑودہ	٠	٠	١
عبدالزاق صاحب - نوادہ - گیا	٠	٠	٢
محمد اختر حسن خانصاحب - فتح گڈہ	٠	١٢	٢
سید محمد علی صاحب محرر - بهوپال -	٠	٠	٢

مندرجۂ ذیل

شیخ کرامت سردار سیٹھ بگان قیمت کهال قربانی	٠	٠	١
شیخ دین محمد میاں بگان قیمت کهال قرباني	٠	٠	٢
شیخ بهکاري مستري میاں بگان قیمت کهال قرباني	٠	٠	٤
حاجي شیر علیصاحب میاں بگان زکواۃ	٠	٨	٢
شیخ دولت مستري گانجہ گلي مانک تلہ	٠	٨	٠
محمد ابراهیم درزي	٠	٠	١
نور الدین	٠	٠	١
عبد القادر صاحب جوهري			
غلام دستگیر صاحب جوهري			
بنے مرزا			

هم اس عزا داري کے روا دار نهیں - برا دران شیعه اور ان کے ساتهه بعض جاهل سني بهي ان حرکات میں شریک هوں' تو اونکي ان حرکات کو بهي نا پسندیدگي کي نظر سے دیکهتے هیں که یه یزوبد اور یزیدیوں کی فتح کي نقل هے جسکي صورت دیکهنا تک همیں کبهي گورا نهیں - اگر حضرات شیعه انصاف کریں تو اونهیں بهي اس کا اعتراف کرنا پڑیگا -

البته امامین علیهما السلام کي شهادت کي مجلس خود هم بهي کرتے هیں - اونکي ارواح طیبه کے لیے ایصال ثواب' سبیلیں لگانا' بهوکهوں کو کهلانا' صدقه کرنا' خیرات دینا' مغموم هونا' آنکهوں سے آنسو بهانا' هماري سعادتمندي هے - پان چهوڑ دینا اور اوس سے نفیس تر دهنیا یا گوته کهانا مفت کرم داشتن اور ایک فضول بات هے - نه کهیں سے منقول نه ماثور - نه سنت نه مستحب -

شیخ صاحب نے سنیونکو مشوره دیا هے که وه شیعوں سے اتفاق کرنیکے لیے آپس میں جنگ وجدل کریں - ملاحظ هوں شیخ صاحب کے الفاظ :

" اور بڑي مصیبت عظمي یه هے که همیشه سے هو یا نه هو' مگر اس زمانه میں کو صرور ناصبي سنیوں کے پرده میں هیں (غالباً ناصبي کا لقب اون سنیوں کو عطا هوا هے جو تعزیے نهیں بناتے)

بیچارے سنیوں نے اپني سادگي (یعني حماقت) سے بهت سے لوگوں کو جو در حقیقت ناصبي هیں' سني سمجها- ان لوگوں کو سني بهي اپنے میں سے نکال ڈالیں اور مثل شیعوں کے انکي برائي کا اعلان کر دیں (تا که آپس میں خوب جوتي پیزار هو اور ان سے بیزاري ظاهر کر دیں) پهر دیکهیے شیعه ان کے ساتهه کیسي محبت کا برتاؤ کرتے هیں "

سبحان الله - کیا عمده مشوره هے ؟ ان سے جنگ کرلو اس امید موهوم پر که شیعوں سے اپنا مذهب چهوڑ دینے کے بعد اتفاق هو جائگا !!

اسي اتفاق کي حمایت میں مسئلۀ خلافت کي بهي بحث چهیڑدي هے جسمیں سنیوں کا پهلو کمزور دکهلایا هے - یهانتک که فرمایا هے که :

" اهل سنت مسئله خلافت کو ضروریات دینیه اور اصول دین سے نهیں مانتے لهذا کسي اطاعت دنیویه سے زائد اوسکي وقعت نهیں کرتے "

جس مقصد سے که یه کها گیا هے' اوس کے لحاظ سے سنیوں کے مذهب و معتقدات پر ایک حد تک حمله هے' خاصکر جبکہ اسکے مقابل شیعوں کے جانب سے یهانتک زور دیا گیا هو که :

" ایک امام معصوم کا منتخب هونا ضروري تها جسے خود پروردگار عالم انتخاب فرماتے - وه ایسا نه کرنا کو لازم آتا که اوس نے ترک اصلح کیا - ان خیالات کیوجه سے شیعه انتخاب خدا وند کي صرورت کو بضرورت عقل تسلیم کرنے پر مجبور هونگے "

گذارش هے که آپ کے نزدیک پروردگار عالم خاطي اور تارک اصلح هوا اور ضرور هوا - کیونکه اوس نے کسي امام معصوم کا انتخاب نهیں فرمایا - اگر فرمایا هو تو آپ کوئي آیت پیش کیجیے - مجهے اس وقت کسي مسئله میں خواه مخواه بحث چهیڑنا مقصود نهیں هے - بلکه صرف یهه دکهلانا مد نظر هے که شیخ صاحب غلط راه چلے :

" ایں ره که تو میروی به ترکستان ست -

یهه موقع اختلافي مسائل کي بحث چهیڑنے یا دل آزاري کرنے والے فقرے لکهنے کا نهیں تها - نه اس صورت سے اتفاق ممکن هے که سنیوں کو شیعه هونے پر مجبور کیا جاے - اون کے مجبور هونے کي کوئي وجه ؟ هاں اتفاق کي یهه صورت تهي که آپ شیعوں کیطرف متوجه هوتے اور اون کو اون عقائد سے رجوع کرنے پر آماده کرتے جو سني شیعوں کے اتفاق کي راه میں سخت حجاب واقع هوگئے هیں - زور دیتے که شیعه تبرا سے مطلقاً پرهیز کریں اور اوس کو حرام سمجهیں - بتلاتے که بد گوئي و سب و شتم خود انکے اصول و اخلاق کے بهي خلاف هے -

محمد نعیم الدین عفي عنه ناظم انجمن اهلسنت و جماعت - مرادآباد

بقیه فهرست زر اعانۀ مسجد کانپور

جناب حکیم عبد الغفور صاحب ۴ روپیه - ۵ آنه - جناب عبد الکریم صاحب ۵ روپیه - جناب ڈاکٹر عبد القدوس صاحب ۲ روپیه - جناب منشي عزیزالحکیم صاحب ۱ روپیه - جناب منشي صدیق صاحب ۵ آنه - جناب شاه مبین الحق صاحب ۹ آنه -

مولانا - السلام علیکم -

مبلغ ۵۰ - ۵ - ۹ بقیه مصیبت زدگان کانپور فنڈ کے تیے جو مسلمانان بریلی (جنکے اسماي گرامی درج ذیل هیں) سے وصول هوے تیے لهذا تار اور مني آرڈر فیس کے اخراجات کي وضع کرنے کے بعد مبلغ ۴۴ ساڑهے ۱۲ آنه روانه خدمت هیں - امید که بمد مصیبت زدگان کانپور درج الهلال معه فهرست کے فرمائیں -

بقیه سابقه ۳ روپیه ۱ آنه - معرفت مولوي محمد خدا یار خان صاحب شهر کهنه - ۶ روپیه - ۱۰ آنه - معلوم الاسم ۱ روپیه - معرفت جناب عبد الرشید بیگ و محمد نبی و عبد الشفي صاحبان طفلان خورد سال شهر کهنه - ۱۲ روپیه - اهلیه مولوي عبد الرحمان صاحب ۸ آنه - جناب ثناء الله صاحب ۶ روپیه - جناب بهاالدین صاحب ۱۲ آنه - جناب حافظ محمد شفیق صاحب ۱۰ روپیه - جناب سوداگر چودهري عبد الکریم صاحب ۱ روپیه ۷ آنه - تهور حسین خانصاحب ۴ روپیه ۱۰ آنه - جناب نعیم الدین خانصاحب ۵ روپیه - جناب عبد السلام صاحب ۱ روپیه - جناب سمو خانصاحب ۳ آنه - منشي عبد العزیز صاحب اکبٹر ۳ روپیه - نهال الدین صاحب ۵ آنه - مفتي محمود الحسن صاحب ۸ آنه -

دینے والوں نے پیسه' اچوا' برتن اور غله تک دیا - اسلئے تفصیلي فهرست تیار نکر سکا- هاں اجمالي فهرست دینا بهت ضرور هے تاکه چنده دینے میں کسیکو اغماض نهو -

نام موضع	زراعانت		صدقه فطر		قیمت ظروف		مبزان	
	آنه	روپیه	آنه	روپیه	آنه	روپیه	آنه	روپیه
پیوار	۱۴	۵۰	۱۵	۹	۹	۳	۶	۶۴
نهوره	۶	۱	•	•	•	•	۶	۱
ادهپا	•	•	•	۱۳	•	•	۱۳	•
بازید پور	۲	•	•	•	•	•	•	۲
کسیچوره	•	۳	•	•	•	•	•	۳
بهرالوان	۵	۱۳	•	•	•	•	۵	۱۳
میزان							۱۴	۸۴

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکسا فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

بھی ہو گئی ہوں - اور اعصا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر وہرورہرا ڈگر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[۱۹]



مسیحا کا موہنی کسم تیل

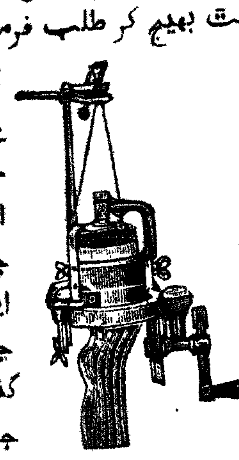
تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

47 گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگالیں



تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سو کی ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ - روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہرقسم کے کاتے ہوئے اون' جو ضروری ہوں' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانہ کیا' اور اپنی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ : کلکتہ
سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ [illegible]

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار' یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلنٹھا

الہ الدین	۳	۰	۰
رحیم بخش	۱	۰	۰
جھنتے خاں دربان	۰	۸	۰
صاحب الدین درزی	۰	۸	۰
مولا بخش روئی والے	۲	۰	۰
احسانو دفتری	۱	۰	۰
فتح محمد	۱	۰	۰
موکھین زھر بادی	۰	۸	۰
رزق	۱	۰	۰
محمد الدین	۱	۰	۰
عبد الله	۱	۰	۰
پدر بھائی و مصاحب علی	۵	۰	۰
محمد صالح	۱	۰	۰
یوسف	۱	۰	۰
کوچھون زھر بادی	۱	۰	۰
غلام حسین	۰	۸	۰
ابراھیم دوکاندار	۱	۰	۰
عمر قاسم	۲	۰	۰
سید عبد الغفور	۱	۰	۰
کولاجی زھر بادی	۲	۰	۰
ایک گھڑی ساز	۰	۸	۰
اے حاجی	۰	۷	۰
کوگو ابن	۲	۰	۰
مونکھین	۱	۰	۰
حاجی ماصن چبن	۵	۰	۰
محمد ابراھیم	۱	۰	۰
محمد یحیی	۰	۸	۳
عبد القاھر	۰	۸	۰
عبد الرحمان	۰	۸	۰
عبد الحمید	۱	۰	۰
محمد موسی	۰	۸	۰
محمود علی	۲	۰	۰
حاجی کوکوجی	۳	۰	۰
حاجی نور لدین	۱	۰	۰
حاجی داؤد ما ارکھوائی کنڈاکٹر	۵	۰	۰
عبد العفور لیبابن	۱	۰	۰
عبد الرحیم و سلیمان وغیرہ چھہ آدمی	۶	۰	۰
محمد جرجیس صاحب جوھری	۲	۰	۰
نبی بخش الہ بخش	۱	۰	۰
امیر جی جوھری	۱	۰	۰
منشی اسحاق صاحب	۱	۰	۰
دلدار خاں صاحب جوھری	۱	۰	۰
جرأت درزی	۱	۰	۰
بہادر خاں	۱	۰	۰
حسین بخش قصاب	۱	۰	۰
دوسری جگہہ کا چندہ وصول ہوا	۶	۱۲	۰
الہ دین خاں	۱	۰	۰
انتظام الدین	۱	۳	۰
کریم الدین	۱	۰	۰
منشی محمد اسحاق	۵	۰	۰

حیدر خان	۰	۰	۱
موھو الدین	۰	۰	۴
اکبر خان	۰	۰	۱
دادا بھائی	۰	۰	۱
مراد علی	۰	۰	۱
صاحب علی	۰	۸	۱
محمد یسین	۰	۰	۱
مظہر علی	۰	۸	۰
بادشاہ میاں	۰	۰	۲
علی امام	۰	۴	۰
ایک خاتون	۰	۰	۲
قادر بخش مستری	۰	۰	۵
حاجی مہتاب الدین	۰	۰	۱
سلطان بخش مستری	۰	۰	۲
جھنتے خاں حجام	۰	۰	۱
حسینی	۰	۴	۰
بوڑا خاں	۰	۴	۰
خواجہ خاں	۰	۰	۱
مرزا نظیر بیگ	۰	۰	۱
برکھو	۰	۰	۱
کللن خاں	۰	۰	۲
محمد بخش درزی	۰	۰	۱
محمد ابراھیم صاحب جوھری	۰	۰	۵
موسا بھائی	۰	۴	۰
منشی علی محمد دوکاندار	۰	۰	۱
سید اخلاق حسین صاحب جوھری	۰	۰	۵
مرزا دلاور علی صاحب جوھری	۰	۰	۱
محمد امین صاحب جوھری	۰	۰	۲
بشیر خاں جوھری	۰	۸	۰
ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	۰	۰	۱
عبد الغفور صاحب سوداگر	۰	۰	۱
مولوی غلام مرتضی صاحب	۰	۰	۱
محمد بخش خانسامہ	۰	۰	۱
شیخ قربان علی	۰	۰	۱
ربودی	۰	۰	۱
صادق علی	۰	۰	۱
کرامت خاں	۰	۰	۱
رحمت الله	۰	۰	۱
علیم الله	۰	۰	۱
عبد اللطیف	۰	۰	۱
عبد المجید	۰	۰	۲
یعقوب علی دربان	۰	۰	۱
فدا حسین	۰	۰	۱
ناصر علی	۰	۰	۱
محمد الله صاحب	۰	۰	۱
عطا محمد	۰	۰	۱

نوٹ — یہ فہرست عرصے سے کمپوز کی ہوئی پڑی تھی لیکن عدم گنجایش کی وجہ سے نقل نہ سکی اس ہفتے درج کردی جاتی ہے - آیندہ اشاعت میں مجموعی حساب کے بعد ہر مد کا میزان کل وغیرہ درج کر دیا جائیگا -

Printed & Published by A. K. Azad, at The Hilala Electrical Prtg. & Publg. House, 7½ McLeod Street, Calcutta

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

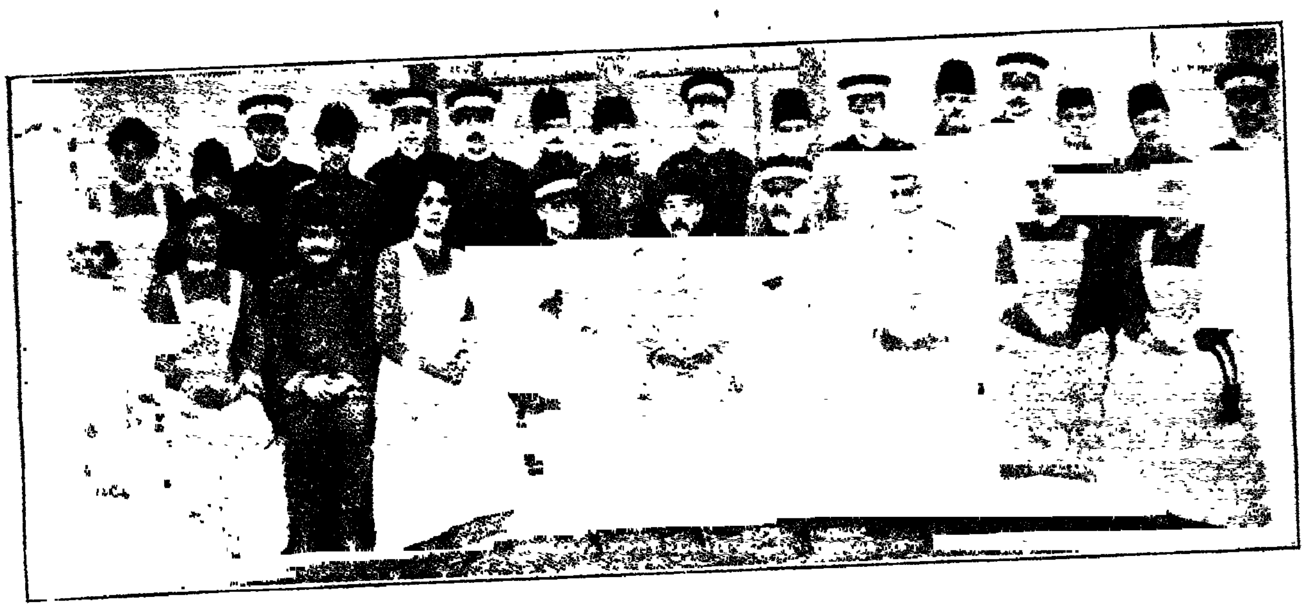
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ٢٦ — کلکتہ : چہارشنبہ ٢٥ محرم الحرام ١٣٣٢ ہجری — جلد ٣

Calcutta: Wednesday, December 24, 1913.



مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

الہلال

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۲۶ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۳

Calcutta: Wednesday, December 24, 1913.

فہرس

تصاویر

جنوبی افریقہ

مجلس تفتیش کی ترتیب عمداً جس قدر ناقص رکھی گئی ہے ، اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اسکے ایک ممبر مسٹر ولی بھی ہیں جو ان افواج کے لفٹنٹ کرنل ہیں جنکے طرز عمل کی تحقیقات یہ مجلس کریگی ۔ بہر حال ہم نہیں بولتے تفتیش کی علانیہ تائید بھی کرچکے ہیں - ظاہر ہے کہ ایسی مجلس کرجسمیں ایک طرف تو ایک فریق کی حمایت کا نام ضمیر ہو ، دوسری طرف ایک فریق کا افسر بالا عضو مجلس ہو ، عدم عمانیت ایک متوقع نتیجہ تاثیر تھا - گذشتہ ہفتہ اس مجلس کے خلاف کیپ ٹون ' جو ہانسبرگ ' کمبرلی ' پوچیف اسٹروم ' وغیرہ وغیرہ تمام ہندوستانیوں کے مرکزوں میں احتجاجی جلسے ہوے - ڈربن کے جلسے میں صدر نے مسٹر ولی کی خبر عضویت مجلس پر سخت اعتراض کیا - کمیٹیوں اور قاون میں ہندوستانیوں کے مصائب و مشکلات کی تحقیق اور مجلس تفتیش میں انکی کافی نیابت کے متعلق رزولیوشن پاس ہوے -

مگر جیسا کہ مسٹر گوکھلے کے نام نتال انڈین ایسوسی ایشن کے تار سے معلوم ہوتا ہے ، کہ حکومت جنوبی افریقہ ان تمام حقتجات و مطالبات کے جواب میں مہر بلب ہے - جسکے معنی یہ ہیں وہ اس صوصاء و غوغا اور شور و فغان کو ایک طرح کی تال و پر کی فغان سمجھتی ہے اور اسکے التو دینے کو ..... دینا نہیں چاہتی !

اگرچہ بظاہر ریوٹر ایجنسی محض قاصد و خبر رسان ہے ، لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ترویج کذب و خدع کا بھی کبھی کبھی آلہ بن جاتی ہے - اگر آپ وہ تار بھولگئے ہیں جو اس نے جنگ طرابلس و بلقان کے اثناء میں بھیجے تھے ، تو یقیناً ابھی وہ تار تو نہ بھولے ہونگے جو اس نے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی بغاوت و سرکشی اور حملہ و قانون شکنی ' حکومت کے نا گزیر تدابیر حفظ امن و نظام ' اور مراسلہ نگار ڈیلی تیلیگراف کی شہادت برأت حکومت کے متعلق دیے تھے -

۱۷ - دسمبر کو اس نے ایک نیا شگوفہ کھلایا - جنوبی افریقہ میں دوبارہ اسٹرائک کے احتمال اور بشرط وقوع اسکی وسعت و حسن تنظیم کا ذکر کرتے ہوے اپنی لسان تلغرافی میں مسٹر گوکھلے کے تار اور اسکی غلط تفسیر کا اسطرح ذکر کیا ، جس سے پڑھنے والے پر یہ اثر پڑتا تھا کہ اگر ایکی اسٹرائک ہوئی تو اسکا باعث مسٹر گوکھلے کا تار ہوگا -

مسٹر گوکھلے نے اسکی تردید شائع کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ ان تاروں کے علاوہ جو بغرض استفسار حال بھیجے گئے ہیں ، ۱۶ کی صبح سے میں نے کوئی تار اس موضوع پر نہیں بھیجا ' ۱۶ کو جو تار بھیجا ہے وہ نتال انڈین ایسوسی ایشن کے تار کا جواب ہے - یہ تار بھی مسٹر گوکھلے نے شائع کردیا ہے - اسمیں انہوں نے آئندہ پالیسی کے متعلق اظہار کرکے ' سخت حزم و تحوط کی تاکید ' اور سر فیروز شاہ مہتا سے ملنے کے بعد ..... کا وعدہ کیا ہے -

۱۸ - دسمبر کو مجلس تفتیش نے نشست شروع کی - جج سالومن نے کہا کہ " تحقیقات کو حتی الامکان مکمل بنانے کے لیے مجلس نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ وہ مسٹر گاندھی ' پولک ' کالن بیچ ' اور ان تمام اسٹرائک کے لیڈروں کو چھوڑ دے ' جو اسوقت جیل میں ہیں - اسکے علاوہ گورنمنٹ ' نتال انڈین ایسوسی ایشن ' اور وہ تمام لوگ ' جنکو اس معاملہ سے دلچسپی ہے ' کونسل کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کریں ' تو اس سے ہم بہت آسان ہوجائیگی - اگر حکومت ہند اپنا وکیل بھیجنا چاہتی ہے تو اسکو بھی حاصل ہے " -

مجلس کا آئندہ اجلاس ۱۲ - جنوری کو ڈربن میں ہوگا -

غالباً یہ مجلس کی سفارش ہی کا نتیجہ تھا کہ مسٹر گاندھی ' پولک ' کالن بیچ وغیرہ کو رہائی وغیرہ کا حکم دیا گیا ہے - اسکے بعد ان اسیران راہ شرف و انسانیت کے استقبال میں وہ تمام جوش و خروش دکھایا گیا ' جسکے نمونے ہم ہندوستان کے مسلمانوں میں ہر قومی لیڈر کے استقبال میں دیکھتے ہیں - اس موقعہ پر جو امر قابل خصوصیت و قابل ذکر ہے وہ مسٹر گاندھی کا ثبات و استقلال ہے -

یہ مقدس سرفروش جب اپنے وطن عزیز کی مظلومیت کے ماتم اور اپنے اخوان وطن کے ساتھ مساوات و ہمسری کے اظہار کے لیے مزدوروں کا لباس پہنے ہوے ڈربن کے جلسے میں آیا ، یہ مجمع جسکی تعداد پانچ ہزار تھی ' بے حد جوش و خروش ہوگیا - مسٹر گاندھی ' پولک ' اور کالن بیچ نے نہایت پر اثر تقریریں کیں - ایک رزولیوشن مجلس تفتیش میں ہندوستانیوں کی عدم شرکت کے خلاف پاس ہوا - دوسرے رزولیوشن میں حکومت سے زور دیکر کہا گیا کہ وہ مجلس میں ایسے ممبر شامل مقرر کرے ' جنہیں ہندوستانی بھی مانتے ہیں - آخر میں یہ طے ہوا کہ اگر یہ مطالبات پورے کیے جائیں ' تو مقاومت مجہول کا سلسلہ مجلس تفتیش ملتوی رکھی جائے ' ورنہ از سر نو زور و شور کے ساتھ شروع کی جائے -

مسٹر گاندھی نے جو خیالات ریوٹر کے وکیل سے بھی ظاہر کیے ہیں -

اگر آپ ذوق آشنائے درد ہیں اور اس لذت کو ضائع کرنا نہیں چاہتے ، تو ضرور ہے کہ ناخن زخم کی خبرگیری کرتے رہیں ' ورنہ اگر زخم حسب ہوگیا تو نہ پھر وہ لذت درد ہوگی ، نہ وہ شورش جنوں -

مسٹر گاندھی کہ جامع شرائط و صفات عبادت ہیں ' اس نکتہ سے غافل نہیں - انہوں نے طے کرلیا ہے کہ اپنے وطن عزیز و محبوب کے ماتم میں مزدوروں کے لباس میں رہنے کے علاوہ ۲۴ گھنٹہ میں صرف ایک بار کھانا کھائینگے - ثبت اللہ اقدامہ و عظم اجرہ و زاد فی ایمانہ -

تیسری ششماہی
کا
اختتام

الہلال کی تیسری جلد کا یہ آخری نمبر ہے - سال ..... کی تعطیل میں آیندہ نمبر نہیں نکلیگا - جن مشترکین کا ..... نیا سال اشتراک آیندہ جنوری سے شروع ہوگا ' براہ کرم ..... کو مطلع فرمائیں کہ آیندہ انکی خدمت میں وی - پی ..... کیا جائے یا نہیں ؟ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچه کے لئیے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکهیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرمائیں -
(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مهارت رکهتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بهی واقفیت رکهتا هو - تنخواه چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکهے جائنگے - نگهداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل ٹریڈر - برینڈ لاج - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هوني چاهئیے -

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اُس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نهیں هیں - لیکن ساتهه هی اس امر کی واقعیت سے بهی آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شهر کے اندر خود اپني آنکهوں سے دیکهه لیں -

اُس کی وقعت ' اُن اشتهارات کو بهی رفیع بنا دیتي هے ' جو اُسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول پر صرف اُسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -

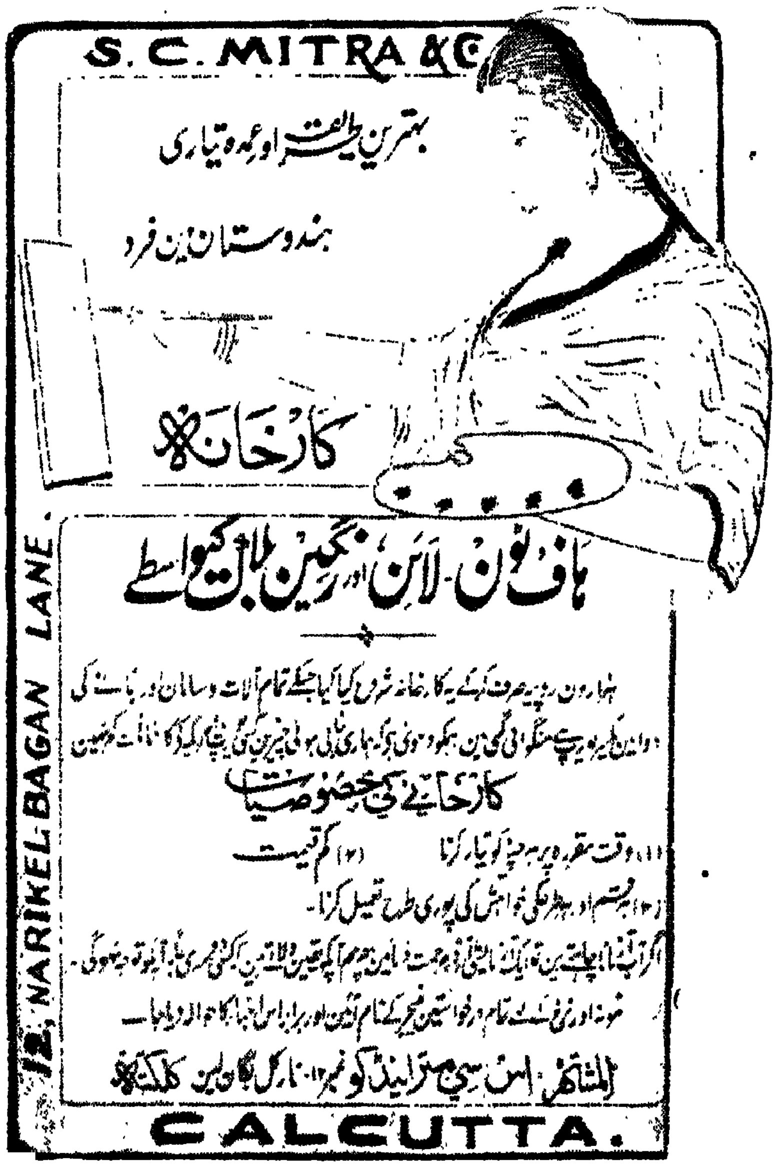
۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

36

خضاب سیه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لینا پسند نهیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کهنے میں توقف بهي نهیں ' خواه کوئي سچا کهے یا جهوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیهٔ تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پهیکا پڑتا هي نهیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کهنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دلسنگه امرت سر



جسكي رفاقت اس جنگ عظيم ميں انكے ليے معين و مددگار هو' جو صداقت اور بند رسم و رواج و تقليد اباؤ اجداد ميں انكے سامنے برپا تهي - پس خواجه كمال الدين كے مشن كو خدا نے عين موقعه پر بهيجديا تا كه وه اس خدمت كو انجام دے -

حضرات ! همارا مقدم فرض هے كه اس موقعه پر هم سب خواجه صاحب كي اعانت كيليے اٹهه كهڑے هوں' اور أنهيں اس مقدس راه ميں تنها نه چهوڑ ديں' جو في الحقيقت هم سب كي راه هے "

أسكے بعد پهلا رزوليوشن پيش كيا گيا :

" مسلمانان كلكته كا يه جلسه خواجه كمال الدين بي - اے - كا دلي شكريه ادا كرتا هے كه وه اسلام كو اقوام يورپ كے سامنے اسكي اصلي روشني ميں پيش كر رهے هيں' اور جو غلط فهمياں اور توهمات يورپ ميں صديوں سے قائم هيں' اسكے استيصال كيليے كوشش كر رهے هيں - نيز يه جلسه أنهيں مبارك باد ديتا هے كه انكي ابتدائي كوششوں كے نتائج نهايت اميد افزا هيں "

ايڈيٹر الهلال نے اس رزوليوشن كو پيش كرتے هوے مسئلۂ اشاعت و تبليغ اسلام كے موضوع پر كامل ايك گهنٹے تك تقرير كي' اور بالتفصيل أن تمام موانع كار كو بيان كيا' جنكي وجه سے يه مسئلۂ باوجود ايك تسليم كرده اور ضروري العمل مسئله هوے كے' اب تك هندوستان ميں عملي نمونے پيش نه كرسكا -

تقرير كے آغاز ميں انهوں نے كها كه :

" كاموں كيليے وقت محدود' ليكن ضرورتيں نهايت وسيع هوتي هيں - ميں اگر مسئلۂ دعوت اسلام كي ضرورت و اهميت كے متعلق كچهه عرض كرنا چاهوں تو يه خود ايك موضوع مستقل هے - اگر ميں كهوں كه اسلام كا اصل اساس اعلان حق اور امر بالمعروف هے تو اسكي تشريح و توضيح كيليے كئي مبسوط تقريروں كا مجموعي وقت مطلوب هے - اگر آپكو ياد دلانا چاهوں كه دنيا كي هر قوم اسليے آئي تا كه اپني هستي قائم كرے' ليكن مسلمانوں كا ظهور صرف اسليے هوا تا كه دنيا كے تمام انسانوں كو حق و صداقت كے ليے ايك قوم بنا ديا جاے' تو اس افسانے كيليے بهي شب هاے طويل و روز هاے دراز چاهئيں :

فرصت ديدن گل آه كه بسيار كم ست
آرزوے دل مرغان چمن بسيار است

پس ميں وقت كي ضرورت پر نظر ركهكر صرف ايك هي پهلو پر چند كلمات عرض كرنا چاهتا هوں' يعنے " مسئلۂ تبليغ اسلام كے وسائل عمل و موانع كار "

آج تقريباً يك قرن سے هندوستان كے اندر بار بار اسكا غلغله بلند هوچكا هے - بكثرت انجمنيں اس غرض سے قائم هوئيں' اور متعدد اشخاص نے نهايت عظيم الشان اعلانات كے ساتهه انظار و قلوب كو اپني طرف متوجه كيا - با ايں همه اس مسئله كے ابتدائي عقدے بهي اب تك لاينحل هيں' اور اجتماعي و مشتركه اعمال ملت كے اس عصر پر شور ميں ايك انجمن' ايك مدرسه' ايك كانفرنس' اور ايك مختصر سي جماعت بهي ايسي نهيں هے' جسكي نسبت بغير كسي شرمندگي كے دعوا كيا جاسكے كه اس نے اس مسئله كي حقيقت عمليه كو پاليا هے -

دنيا ميں عمده افكار اور نيك ارادوں كي كبهي بهي كمي نهيں رهي - اصلي سوال عمل اور كار فرمائي كا هے - مسئله اشاعت اسلام كي ضرورت مسلم و معروف هے - هر مسلمان كو اسكا اعتراف هے' اور هر شخص چاهتا هے كه اسكے بهترين نتائج اسكے سامنے موجود هوں - ليكن ديكهنا يه هے كه با ايں همه اعتراف و اذعان' وه كيا موانع كار هيں' جنكي وجه سے اب تك سررشتۂ عمل تك همارے هاتهه نه پهنچ سكے "

اسكے بعد نهايت تفصيل كے ساتهه أن تمام موانع كار كو ايك ايك كركے بيان كيا' اور چونكه مسئلۂ اشاعت اسلام پر ايك مبسوط مقالۂ افتتاحيه عنقريب الهلال ميں لكهنا هے' اسليے اسكا اعاده يهاں ضروري نهيں -

آخر ميں مقرر نے كها :

" يهي اسباب و موانع تهے' جنكي وجه سے آج تك ميں نے اس مسئلۂ كے متعلق كسي اعلان ميں حصه نه ليا' اور هميشه اسي پر نظر ركهي كه جو لوگ گرمي كے متلاشي هيں أنهيں پهلے ايندهن كي تلاش ميں نكلنا چاهيے -

لوگوں نے مجهپر اعتراضات كيے' اور كبهي غفلت' اور كبهي اعراض كے الزام كا مورد قرار ديا - بعض نے كها كه ميں سياست كو مذهب پر ترجيح ديتا هوں' اور بعض نے الزام كو اس حسن ظن كي آميزش سے ممزوج كيا كه جس كام كيليے موزوں هوں' اسے نهيں كرتا' مگر جس كام كيليے مضر هوں' اسكے انهماك سے باز نهيں آتا -

ليكن اے حضرات ! ما لهم بذالك من علم ان يتبعون الا الظن' و ان الظن لا يغني من الحق شيئا - وه جس سياست كو مذهب پر ترجيح دينے كا سوء ظن ركهتے هيں' ميں اسے عين مذهب سمجهتا هوں' پهر ميں نهيں جانتا كه ميں جو كچهه كر رها هوں يه مذهب هے يا سياست' اور وه كه مجهے پاليٹكس ميں ديكهكر متاسف هيں' اور چاهتے هيں كه اس معركه زار ميں ميرے حملوں سے امان پائيں' اور اس ليے ميري ديني قابليتوں كے اعتراف ميں نهايت فياض هيں - افسوس كه انكے ليے بهي ميرے پاس كوئي تشفي نهيں' كيونكه ميں جو كچهه كر رها هوں' اسكے ليے ميرے پاس بصيرت موجود هے' اور معترضين كو صرف يهي چاهيے كه صبر كريں' تا خدا كا هاتهه أنهيں وه دكهلا دے' جو آج ميں أنهيں سمجها نهيں سكتا : و لو انهم صبروا' حتى تخرج اليهم' لكان خيراً لهم -

يه ميرے اختيار ميں تها كه ميں اشاعت اسلام كي أن صداؤں ميں حصه ليتا' جو نهايت غلغله انداز اور موثر هيں ليكن اس سے زياده انكے اندر اور كچهه نهيں هے - بهت آساني سے ممكن تها كه ميں فوراً ايك انجمن كے قائم كرديںےكا اعلان كرديتا' اور ايك مشن امريكه كو' ايك انگليند كو' اور ايك جاپان كو روانه كرنے كے خواب سے هر شخص مسرور هو جاتا ليكن ميں نے ان باتوں ميں سے ايك بات بهي نهيں كي بلكه - كبهي اشاعت اسلام كا تذكره بهي نهيں كيا - يه صرف اسي ليے تها كه اس مسئلۂ كي حقيقت مجهپر منكشف تهي' يه تمام موانع نظروں كے سامنے تهے' اور ميں جانتا تها كه اس كام كيليے علم اور ايثار' يا دماغ اور دل' دونوں كي ضرورت هے' اور بدبختي يه هے كه ان دونوں ميں سے ايك شے بهي همارے پاس نهيں -

ليكن برادران ملت ! با وجود ان تمام حالات كے ميں اب بالكل تيار هوں كه اشاعت اسلام كي صدا بلند كروں' اسليے كه اس تاريكي ميں مجهے ايك روشني نظر آئي هے' اور تاريكي جتني شديد هو' اتني هي روشني كا چهره بهي زياده جميل و محبوب هوتا هے - ميں اهليت اور صلاحيت كو بهي اپنے سامنے ديكهتا هوں' اور ايثار و خلوص بهي كه شرط اولين راه تهي' ميرے سامنے موجود هے - يعني ميں خواجه كمال الدين بي - اے - مقيم انگلستان كي نسبت كچهه كهنا چاهتا هوں "

اسكے بعد مقرر نے خواجه صاحب كے ضروري حالات به تفصيل بيان كيے' اور كها كه سب سے بڑي توقع جو اس جماعت حق كے

اجتمـــاع عظيـــم

دعــوة و تبليـــغ اســـلام

اجتماع - ۲۱ - دسمبر - ٹون هال - کلکته

كنتم خير امة أخرجت للناس' تــامــرون بالمعروف و تنهون عن المنكــر وتو منون بالله ' ولــو امن اهل الكــتاب لكان خيراً لهـم ' و منهـم المومنون و اكثـر هـــم الفـاسقــون - (۳ : ۱۰۶)

تــم دنيـا کي تمام اُمتوں سے بهترين امت هو که نيک کاموں کا حکم ديتے هو' بــرائيوں سے روکتے هو' اور الله پر ايمان رکهتے هو' اور اگر اسي طرح يهود اور نصــاری بهي سب کے سب ايمان لے آتے تو يه اُنکے حق ميں بهتــر تها' مگر اُن ميں سے بعض ايمان لے آئے اور افسوس که اکثر مبتلاے ضلالت هيں !

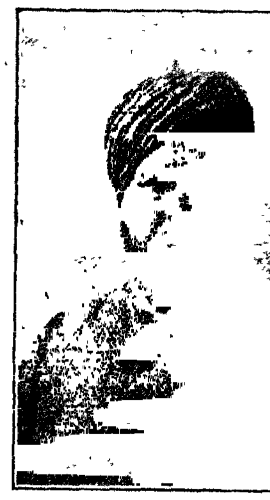
گذشته اشاعت ميں دعوة و تبليغ اسلام کے متعلق جس جلسے کے انعقاد کي خبــر دي گئي تهي' وه ۲۱ - دسمبر کو بعد ظهــر ٹون هال ميں منعقد هوا -

اعلان ميں دو بجے کا وقت مقرر کيا گيا تها' مگر قبل اسکے که دو بجيں' تمام هال حاضرين سے پُر چکا تها' اور ايک کرسي بهي خالي نه تهي جو تازه واردين کي منتظر هو -

تلاوت مقدسۂ قرآن کريم سے جلسه کا افتتـــاح هوا' اور مسٹر سيد محمد شريف بيرسٹر ات لا کي تحريک اور مسٹر محمد محسن سپرنٹنڈنٹ فشريز کي تائيد سے جناب مولوي نجم الدين احمد صاحب ريٹائر ڈپٹي کلکٹر کلکته صدارت کيليے منتخب هوے -

جناب مولوي صاحب کي افتتاحي تقرير مختصر' مگر جامع تهي - انهوں نے سب سے پہلے مسئلۂ اشاعت و تبليغ اسلام کي اهميت کي طرف حاضرين کو توجه دلائي' پهر اسلام کي اُس تبليغي قوة الهيه کي طرف اشاره کيا جو خود بخود بغير کسي خارجي سعي و کوشش کے اسکي صداقت کو مختلف شکلوں اور هيئتوں ميں پهيلاتي' اور دنيا کے دور دراز حصوں سے اپني حقانيت کا اعتراف کراتي هے - انهوں نے کہا که اسلام انسانيت کي جسماني و معنوي اصلاح و فلاح کا ايک ايسا ساده و فطري دستور العمل هے جسکے اعتقاد و اعتراف کيلیے کبهي بهي تلوار اور جبري کي ضرورت نهيں هوئي بلکه طبيعت بشري نے هميشه خود بخود اسکا استقبال کيا هے' اور انسان خواه تمدن و علوم ميں کتنا هي ترقي کرجاے' ليکن اسکي احتياجات حيات جسماني و روحاني اسے مجبور کرتي هيں که مذهبي صداقت کو تلاش کرے اور وه ايک هي هے : ان الدين عند الله الاسلام !

اسکے بعد انهوں نے اُس غفلت و سرشاري کي طرف توجه دلائي جو صديوں سے عالم اسلامي پر طاري هے اور جسکا حسرت انگيز نتيجه يه هے که جو قوم اصلاح عالم کيلیے دنيا ميں آئي تهي' وه خود اصلاح کي محتاج هوگئي هے' اور جو هاتهه بلند کيے گئے تهے تا که تمام دنيا کيلیے اشارۂ هدايت کا کام ديں' وه بد بختانــه خود دوســروں کے دست هدايت کا انتظار کر رهے هيں !



خواجه کمال الدين

انهوں نے کہا که " غفلت انتهائي اور تاريکي شديد هے' فرض بهلاديا گيا اور مقصد گم هے' ايسي حالت ميں انگلستان کے طبقۂ امرا ميں سے ايک صاحب فکر و فضل شخص کا' يعني لارڈ هيڈلي بالقابه کا مشرف به اسلام هونا' يقينــاً ايک ايسي خبر هے جو نه صرف اسلام کي تاثير صداقت و حقانيت هي کي ايک تازه ترين مثال هے بلکه صداقت کے اس قديمي اور دائمي معجزے کو بهي واضح کرتي هے که جس درجه حق کي معيت کيليے انسان مجبور هے' اتنا هي حق اپنے کاروبار صداقت ميں اُسکي اعانت سے بے پروا هے' اور وه اپنے اندر ايک ايسي قوت رکهتا هے جو خود هي نشوؤ نما پاتي هے -

" ميں اُس پامال اور فرسوده اعتراض کي طرف متوجه نهونگا' جس کا بار بار جواب ديا جا چکا هے' اور جو اب هر صاحب فکر و علم کي نظر ميں اپنــا اثر کهو چکا هے - يعني اسلام کي اشاعت بزور شمشير' ليکن هم اگر اُن معترضين کو سر دست يه ياد دلا دينا بهتر هوگا که لارڈ هيڈلے کو مجبور کرنے کيليے کوئي خوں ريز تلوار نهيں چمکي تهي !

لارڈ موصوف انگلستان کے امراء ميں ايک صاحب فکر شخص هيں' جو متصل تيس چاليس سال سے اسلام کا مطالعه کر رهے تهے - انهوں نے اعلان اسلام کے بعد جو تصريحات اپنے بارے ميں کي هيں' اس سے انکے اس مقدس اجتهاد فکر کا اندازه کيا جا سکتا هے - پس هماري موجوده مسرت صرف اس بنا پر نهيں هے که حلقه بگوشان اسلام ميں ايک يورپين امير کا اضافه هوگيــا' بلکه صرف اسليے که ايک متلاشي روح بغير کسي خارجي تحريک و سعي کے محض اپنے طلب صادق اور جستجوے حقيقت سے منزل هدايت تــک پهنچي' اور اُن تمام بيڑيوں کے توڑنے ميں کامياب هوئي جو سوسائٹي اور رسم و رواج کے تعبد کي انسان نے اپنے پانوں ميں پهن لي هے -

حضرات ! همارا فرض هے که هم اپنے مهمان کا خير مقدم بجا لائيں اور ساتهه هي جهــاد حق اور ايثار و قدويت کي اُس مثال عظيم کي وقعت کے اعتراف ميں بخل نه کريں جو جناب خواجه کمال الدين بي - اے - مقيم لندن نے اس بارے ميں همارے سامنے پيش کي هے - جيسا که آپ تمام لوگوں پر واضح هے' خواجه صاحب بغير کسي جماعتي اور قومي اعانت کے محض اپنے ذاتي ولولۂ و شوق سے انگلستان گئے' اور اشاعت اسلام کا کام شروع کرديا - کوئي کام جو اپنے اندر سچائي رکهتا هو' کبهي بهي ضائع نهيں جاتا - چند ماه هي کے قيام کے بعد هي انهوں نے ثابت کرديا هے که اُنکا مشن کس درجه بهترين توقعات کا مستحق هے - کچهه شبه نهيں که لارڈ هيڈلي جو عرصے سے اپنے اندر اسلام کي صداقت کا اعتراف رکهتے تهے' ايک ايسے رفيق کے منتظر تهے' جو انکے بعض شکوک کا ازاله کردے' اور

الهلال

۲۰ محرالحرام

مستقبل بلاد عثمانیہ

حسنات و سئیات !

مسئلۂ عراق

عراق ایک سرسبز اور شاداب ملک هے - اسکا چپه چپه بلکه ذره ذره اپنے اندر قوت نمو کا ایک مخفي خزانه رکهتا هے - بہار کے زمانے میں اسکي شادابي کا یه عالم هوتا هے که ایک انچ زمین بهي سبزے سے خالي نہیں هوتي - اسکي پیداوار صدها قسم کے اجناس پر مشتمل هے' اور استعداد کي یه حالت هے که بہت سي گراں بها و کم قیمت اجناس تهوڑي سي کوشش سے پیدا هوسکتي هیں - مختصراً یه که عراق کي سر زمین میں دولت و ثروت کا ایک گنج بیکراں مدفون هے -

اور اگر آج آبپاشي کا عمده انتظام هو جائے تو یه یہي سر زمین بلا مبالغه و اغراق سیم و زر اگلنے لگے -

یه بهي شومي قسمت یا جہل و غفلت کا ایک کرشمه هے که اس خزینه مدفون کے باوجود دولت عثمانیه همیشه تہیدست اور فارغ الجیب رهتي هے' اور ایک ایسے سوال کے لیے فرنگي بنکوں کے آگے هاتهه پهیلاتي هے' جو اگر پورا بهي هوگا تو اسطرح که غلامي کا کوئي نه کوئي حلقه تازه زیب گوش هوگا -

ترکوں کي خوش قسمتي سے انکي ایشیائي مقبوضات کا بیشتر حصه سیر حاصل و کثیر الخیرات هے' اسکي موجوده پیدا وار دنیا کے بازاروں میں بکسکتي هیں' اور انمیں بہت ایسي چیزوں کا اضافه هوسکتا هے جنکي آج هر جگه مانگ هے -

مگر باشندے جاهل اور تہیدست' حکمراں بے توجه هیں' غیر ملکي سرمایه دار وسائل سفر و نقل کي عدم موجودگي کیوجه سے وهاں اپنا روپیه نہیں لگاسکتے - نتیجه یه هے که تمام دفینے سربسته پڑے هیں - اگر آج ان ممالک کي مدفون پیداوار منڈي میں آنے لگے تو یقیناً انکي اقتصادي حالت میں ایک انقلاب عظیم هوجائے -

اس کا علاج وحید ریل اور اسکے وسیع خطوط هیں -

آبپاشی عراق اور بغداد ریلوے ان تمام اعمال هندسیه (انجینیرنگ) میں سب سے زیاده کامیاب اور نفع خیز ثابت هونگے' جو کبهي ایشیائي ترکي میں انجام دیے جائیں -

مگر دونوں کاموں کے لیے واقف کار اشخاص اور سرمایه کي ضرورت هے' اور افسوس هے که آج دولت عثمانیه دونوں سے خالي هے - پهر اگر اول الذکر نقص کي تلافي اس طرح کیجائے که اجنبي انجینیروں کي خدمات حاصل کرلي جائیں تو سرمایه کا سوال باقي رهجاتا هے - روپیه کا قرض ملنا آسان نہیں اور خصوصاً ایسي حالت میں که دولت عثمانیه جنگ کے زخموں سے چور هو رهي هو، اور اسکي مقبوضات کا ایک معقول حصه نکل چکا هو -

غالباً بغداد ریلوے تو نه رکیگي کیونکه اسکي تیاري ترکوں پر موقوف نہیں - وه اب جرمن هاتهوں میں هے اور انکے ایسے روپیه کي فراهمي کچهه بهي مشکل نہیں' لیکن سوال یه هے که کیا ترکوں کے حق میں یه بغداد ریلوے واقعي بغداد ریلوے رهیگي ؟

البته عجب نہیں که عراق کا بحث ابهي عرصه تک یونہیں سونا رهے کیونکه آبپاشي کے لیے روپیه لگانے والا کوئي بهي نظر نہیں آتا - ممکن هے که کوئي انگریزي سرمایه دار اسکے لیے بڑهے تو یقیناً حکومت برطانیه اسکو مدد دیگي' کیونکه عراق عرصه سے اسکي نظروں میں هے اور برابر اپنے دسائس و مکائد میں مشغول هے' مگر اسکے لیے دولت عثمانیه کے ساتهه جرمني کا راضي هونا بهي ضروري هے اور یه ابهي یقیني نہیں -

(شام و حجاز)

شام کي سر سبزي کے متعلق کچهه کہنا فضول هے - یه تو وه سر زمین هے جسکو خداے قدیر و کریم نے ان امکنۂ الهیه مخصوصه میں شمار کیا هے' جو اس نے بني اسرائیل کو عطا کیں تهیں : بارکنا حوله -

حجاز بیشک ایک ریگزار اور بے برگ و گیاه هے' وهاں خام پیداوار کے یه خیرات و حواصل نہیں - لیکن کیا هر ملک کي دولتمندي اسکي خام پیداوار هي پر موقوف هے ؟ دولت و ثروت کا سر چشمه خام پیدوار نہیں هوتیں بلکه مصنوعات هیں' اور یورپ کے موجوده تمول و اثراء کا بهي راز هے - پس اگر حجاز کي سر زمین کے اندر روپیه نہیں نکلسکتا' تو کون امر مانع هے که اسکي سطح پر روپیه تیار بهي نه کیا جاے ؟

اشخاص کي کثرت اور مشاغل کي قلت قدرتاً مزدوریوں کي ارزاني کا باعث هوگي' اور اجرت کي کمي صنعت کي کامیابي کے لیے اولین فال نیک هے - لیکن اگر یه بهي فرض کرلیا جاے تو دولت عثمانیه کي ضرورتوں کا انحصار روپیه هي میں نہیں هے - وه ایسے هوسناک و آزمند اعداء میں گهري هوئي هے جو بهوکے بهیڑیوں کي طرح شکار پر ٹوٹ پڑنے کے لیے اولین فرصت کے منتظر هیں - ظاهر هے که انکے حملوں کو روپیه نہیں توڑ سکتا بلکه تلوار کے وار روکسکتے هیں' پهر کون هوگا جو سر بکف بڑهیگا ؟

حجاز اگر چاندي اور سونے کے ٹکڑوں سے خلافت اسلامیه کي مدد نہیں کرسکتا تو کچهه غم نہیں که وه اپنے فرزندوں کے قوي و شدید بازؤں اور بے خوف و هراس دلوں سے تو مدد کرسکتا هے' اور یه خدمت جلالت و شرف میں تمام خدمات سے کہیں زیاده هے :

لا یستوي القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر و المجاهدین فی سبیل الله باموالهم و انفسهم ' فضل الله المجاهدین باموالهم و انفسهم علی القاعدین درجه (۹۷ : ۴)

شام و عراق اگر دو ایسے چشمے هیں جہاں سے دولت، عثمانیه کے لیے سیم و زر کے فوارے نکلینگے' تو حجاز ایک آتشکده هے جسکے شعلے تمام یورپ کو خاکستر کرنے کے لیے کافي هیں' اور اگر دولت عثمانیه نے انکو اپنے قبضه اقتدار میں کرلیا تو اسکے هاتهه میں هروقت اعداء خلافت کے لیے ایک خانماں سوز میگزین رهیگا -

واقعه نے پیدا کر دي هے ' وه یه هے که بغیر کسي اعلان و اظهار کے ' بغیر کسي ادعاؤ مواعید کے ' اور بغیر کسي قومي اعانت کي طلب کے ' وه خود بخود انگلستان چلے گئے - اپنا روپیه صرف کیا اور مقیم هوگئے ' اور حقیقت یه هے که یه راه بغیر ذاتي قرباني کے طے نهیں هوسکتي ' اور محض انجمنوں کے غلغلے وه کام نهیں کرسکتے ' جسکے لیے جاں نثار دلوں کے خاموش اضطراب کي ضرورت هے :

کاں را که خبر شد ' خبرش باز نیامد

اسکے بعد لارڈ هیڈلے کا ذکر کرتے هوے کها که " صدر مجلس نے اپني تقریر میں ایک اهم امر کي طرف اشاره کیا هے ' اور میں مزید توضیح کرونگا - اسلام اس سے بهت ارفع و اعلی هے که وه انسانوں کے اعتراف و انقیاد سے متاثر هو - اگر ایک لارڈ هیڈلے کي جگه تمام یورپ اور امریکه کے امرا اور صاحبان تاج و سریر اسکے آگے جهک جائیں ' تو اسکي عظمت و جبروت میں ایک ذره بهر اضافه نهیں کر سکتے ' اور اگر تمام دنیا اس سے منحرف هو جاے ' جب بهي اسکي صداقت کي عزت نقص و زوال سے مبرا و منزه هے - خدا کي صداقت انسانوں کي اعانت کي محتاج نهیں - اگر انسانوں کي زبانیں اسکا اعتراف نه کریں ' تو وه سمندر کے هر قطرے اور خاک ارضي کے ایک ایک ذره سے گواهي دلا سکتا هے :

گر من آلوده دامنم ' چه عجب ؟
همه عالم گواه عصمت اوست !

مسلمان خواب غفلت میں سرشار هیں تو کیا دین حق کي اشاعت رک گئي هے ؟ کون سا مشن هے جو افریقه کي وحشي آبادیوں میں کام کررها هے ' اور کونسي تبلیغي مهم هے جس نے اقصاے سوڈان اور شمالي نائجیریا کے تمام باشندوں کو اسلام کا حلقه بگوش بنا دیا هے ؟ کیا یه صداقت کا اصلي معجزه ' اور خدا کے هاتهه کي ایک مقدس نمایش نهیں هے ؟

پس اگر لارڈ هیڈلے یا بعض دیگر امراے مغرب اسلام قبول کرتے هیں تو في نفسه پیروان اسلام میں چند افراد کا اضافه کوئی ایسا واقعه نهیں جو همارے لیے عجیب هو - اس کاروبار کي تاریخ تو ابتدا هي سے عجیب رهی هے ' اور تاریخ اسلام کا پڑهنے والا ایسے ایسے عجیب منظروں کا خوگر هے که اب دنیا میں اسکے لیے کوئی شے عجیب نهیں !

البته هم لارڈ موصوف کو مبارک باد دیتے هیں که وه تلاش حق میں کامیاب هوے ' جو روح انساني کا ایک مقدس فرض هے ' اور نهایت مسرت و ابتهاج سے ایک ایسے برادر دیني کا خیر مقدم بجا لاتے هیں ' جس کي تلاش یکسر مجتهدانه تهي ' اور جس نے بغیر کسي خارجي تحریک و اثر کے منزل هدایت کو پا لیا ! "

تقریر کا اختتام ان کلمات پر تها که :

" وقت آگیا هے که مسلمانان هند وقت کي مساعدت ' موسم کي موافقت ' اسباب کي فراهمي ' اور توفیق الهي کي بخشش کے اس بهترین وقت کو سمجهیں ' اور خواجه کمال الدین کو اس راه میں تنها نه چهوڑیں - خدا کے کاروبار هماري اعانت کے محتاج نهیں - انتم الفقراء الی الله ' والله هو الغني الحمید - اور ایثار و خلوص ایک طاقت هے ' جسکي عزت کو خدا کبهي بهي شرمنده ناکامي نهیں کرتا ' اسکا وعده هے که : اني لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی - پس آج مسلمانان هند خواه اس مشن کي مدد کریں ' خواه اسے تنها چهوڑ دیں - اگر پیغام سچ هے ' اور پیغامبر مخلص ' تو یاد رکهو که اسکي کامیابي بهي قطعي هے - البته اگر تم نے اسکي اعانت و خدمت کي سعادت حاصل نه کي ' تو یه شرمندگي و رسوائي کا ایک داغ سیاه هوگا ' جو مسلمانان هند کے چهروں پر همیشه کیلیے لگ جائیگا - فبشر عبادي الذین یستمعون القول ' فیتبعون احسنه ' اولائک الذین هدا هم الله ' و اولائک هم اولوا الالباب -

(سید محمد توفیق بے)

اسي تجویز کے سلسلے میں حاضرین کے اصرار و اشتیاق سے جناب فاضل محترم ' سید محمد توفیق بے نے مسئلهٔ اشاعت و تبلیغ اسلام پر فارسي میں تقریر کي -

سید موصوف ایک عثماني اهل قلم ' اور انجمن اتحاد و ترقي کے فدا کار شرکا میں سے هیں - سلطان عبدالحمید مخلوع کے زمانے میں بجرم حریت خواهي جلا وطن هوے ' اور ان مصائب و متاعب میں حصهٔ کافي لیا ' جو راه ملت پرستي کیلیے شرط کار هیں - انقلاب دستوري کے بعد ایک عرصے تک مشهور ترکی اخبار (طنین) کے محررین میں شامل رهے ' اور آجکل (سبیل الرشاد) کے ایک ممتاز مقاله نگار هیں -

انکي تقریر نهایت موثر و دلنشیں تهي - انهوں اس تاسف کا اعتراف کیا که دولة عثمانیه کو جنگي اشتغال و استغراق نے همیشه اس خدمت جلیل و اقدم سے باز رکها ' حالانکه همارا فرض تها که تیغ کے سایے اور خون کے سیلاب میں بهي اپنے اس فرض حقیقي کو فراموش نه کرتے - تاهم وقت آگیا هے که پچهلي غفلتوں کا کفاره هو - اسلام کي اصلي فتوحات اخلاقي و قلبي هیں - دنیا میں آج قرآن کے سوا کوئي زنده الهامي کتاب نهیں ' اور نه کوئي زنده مذهب موجود هے - تمام مذاهب کے الهامي کتب کي زبانیں السنهٔ میته (ڈیڈ لنگویجز) میں شمار کي جاتي هیں - صرف قرآن کریم هی کو یه شرف حاصل هے که اب تک اُسکي زبان دنیا کے کروڑوں نفوس پر حاکم ' اور اُسکے بیانات لاکهوں صفحات صدور پر منقش هیں -

انهوں نے کها که آج یورپ تعلیم اسلامي کیلیے تشنه هے مگر پاني پلانے والے بے خبر هیں - خواجه کمال الدین کے رسائل و مضامین میں نے پڑهے هیں ' انکے خلوص و ایثار کي میرے دل میں بڑي عظمت هے - بلا شبه تمام عالم اسلامي کا فرض هے که انکي مادي و معنوي اعانت کیلیے آماده هوجاے - میں انشاء الله بلاد عثمانیه میں بهي عنقریب اس مسئلهٔ عظیم کي تحریک کرونگا ' اسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں بالترتیب منظور هوئیں :

(۱)

" یه جلسه مبارکباد دیتا هے لارڈ هیڈلے کو که انهوں نے ایک عرصے کے مجتهدانه غور و فکر کے بعد اسلام قبول کیا ' اور اسلام کے دائرهٔ اخوت میں انکا خیر مقدم بجا لاتا هے "

(۲)

" یه جلسه التجا کرتا هے تمام مسلمانان هند ' علي الخصوص مسلمانان کلکته سے ' که خواجه کمال الدین مقیم ووکنگ لندن کي مادي و معنوي اعانت کیلیے مستعد هوجائیں ' اس مقدس و اشرف کام میں ' جو انهوں نے کامل ایثار نفس اور خلوص و للهیت کے ساتهه شروع کیا هے "

آخر میں تجویز نمبر (۲) کي بنا پر ایک سب کمیٹي کي تحریک کي گئي ' جو ۲۵ ممبروں پر مشتمل هو ' لیکن ممبروں کے انتخاب کو ایک دوسرے جلسے پر ملتوي رکها گیا -

آخري تجویز یه تهي که تمام تجاویز کي نقل خواجه صاحب اور لارڈ هیڈلے کیخدمت میں روانه کر دي جاے -

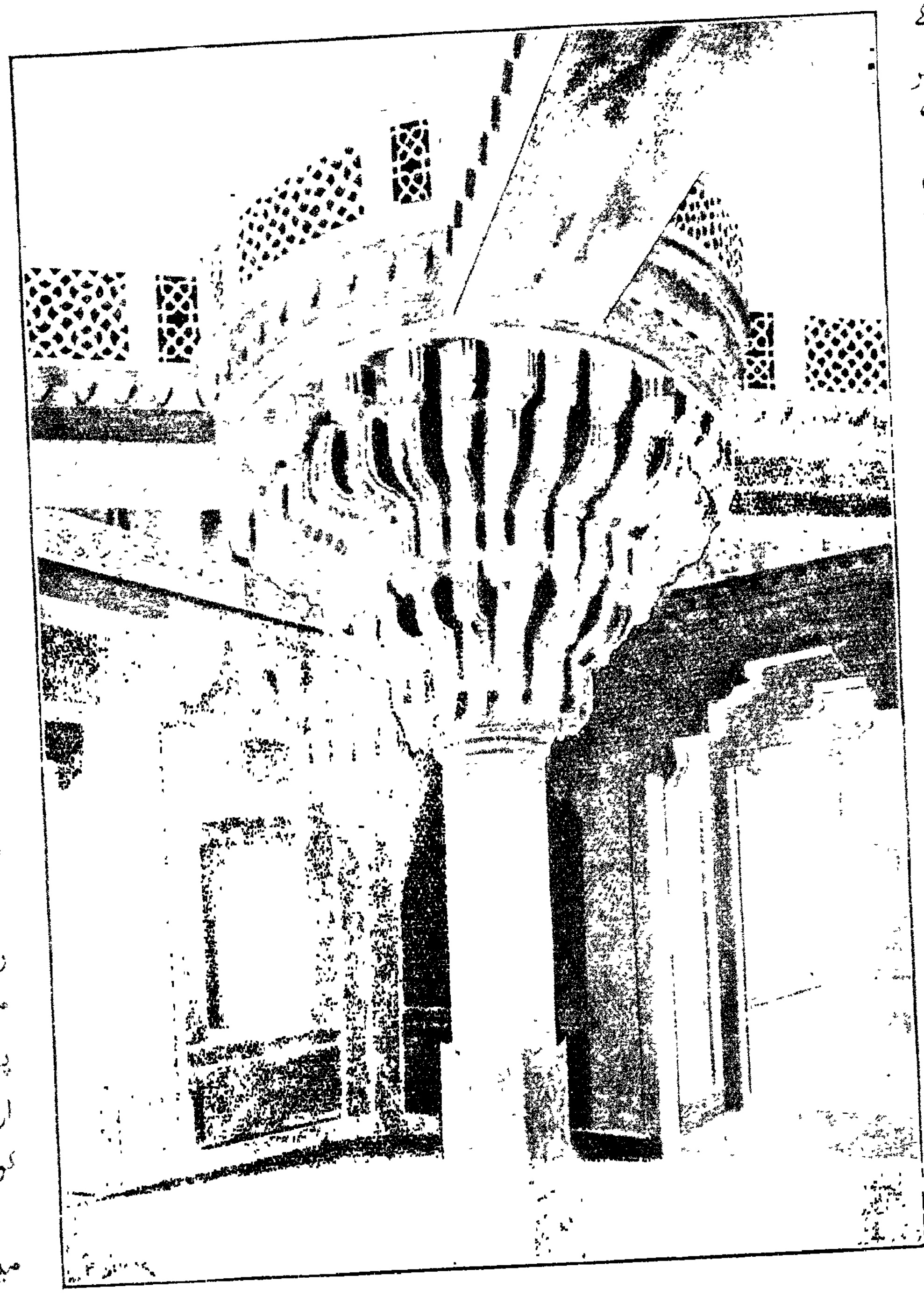
اِن تجویزوں کے متعلق ڈاکٹر عبد الله سهروردي ' مولوي محمد نسیم وکیل مونگیر ' مولوي واحد حسین بي - اے وکیل هائي کورٹ کلکته ' نواب سلطان عالم صاحب اثرپي ' مولوي مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر " مسلمان " ' مولوي محمد اکرم صاحب ایڈیٹر محمدي وغیره بزرگوں نے اُردو اور انگریزي میں تقریریں کیں -

(اقوام عثمانیه)

آج ترکوں اور انکي زیر نگیں اقوام کي بعینه یهي حالت هے - گو یه صحیح هے که کردوں کے متعلق یوروپین ارباب قلم جسقدر لکھتے هیں' اسمیں بڑا حصه متعصبانه اغراق کا بھي هے' تاهم اس سے انکار نهیں کیا جاسکتا که وه ایک جنگجو اور خونریز قوم ضرور هے - ان میں ان دونوں اوصاف کے علاوه سرکشي و عدم انقیاد بھي هے اور اسکے ساتھه هي جب یه بھي بیان کردیا جاے که بادیه نشیں عربوں کي طرح ان کا مشغله محض باهمي جنگ و جدل اور تاخت و تاراج هے تو پھر انکي اصلي تصویر سامنے آجاتي هے -

مگر یاد رکھنا چاهیے که ان صفات کے لیے تفریق مذهب و جنس کوئي شے نهیں - کرد جسطرح ارمنیوں کے حق میں خونریز و غارتگر هیں اسیطرح وه ترک' عرب' بلکه خود کرد کے حق میں بھي هیں - جنگ کا هنگامه کار زار گرم هو تو اسکي نظر میں نصراني' ارمني' مسلم' ترک' اور امت عربي' تینوں ایک هي سطح پر هیں' تینوں کے قتل کرنے کے لیے اسکي تیغ یکساں سرعت کے ساتھه نیام سے نکلتي هے - پس یه یورپ کا جهل یا تجاهل هے که وه ارمنیوں پر کردوں کي دست درازي کو حرارت ملي اور جوش اسلامي کي طرف منسوب کرتا هے -

خیر' یه جمله معترضه تها - ان کردوں نے سلطان عبد الحمید کے عهد میں ایک دفعه علم بغاوت بلند کیا - اسٹیم کا قاعده هے که اگر اسکا کوئي مخرج پیدا نهیں کیا جاتا تو وه جس ظرف میں هوتي هے اسي پر اپنا عمل شروع کردیتي هے -



" تاج " آگره کا ایک ستون

جہاں دسمبر کے آخری هفته میں مسلمانوں کا تعلیمي و سیاسي اجتماع هوگا

عبد الحمید داهي وقت تها - اس نے اس اسٹیم کو تلوار کي آب سے بجھانے کے بدلے اپنے هاتھوں میں لیلیا' اور بقول یورپ' اسکا رخ ارمنیوں کي طرف پھیر دیا - یورپ کا یه الزام صحیح هو یا نه هو' مگر یه واقعه هے که پهلي بغاوت کے بعد پھر کردوں نے دوسري بغاوت نهیں کي -

اعلان دستور کے بعد انجمن اتحاد و ترقي نے بعض کارروائیاں محض یورپ کي خوشنودي و همدردي حاصل کرنے کے لیے کیں' حالانکه ولن ترضي عنك الیهود ولن النصاری' حتی تتبع ملتهم' قل ان هدی الله هو الهدی ! پس اسکے هر فعل کے متعلق یه نهیں کہا جاسکتا که یه محض دولت عثمانیه هي کي ضرورت سے تها -

عهد دستور کا پهلا کارنامه کردوں کے سردار ابراهیم پاشا کي جلاوطني هے - یورپ کا راضي هونا تو معلوم' مگر اس کارروائي سے انجمن اور کردوں کے جیسے کچھه تعلقات هوگئے' انکے نتائج قارئین جرائد سے مخفي نهیں - اگر انجمن اصلاح داخلي کي طرف متوجه هوئي تو صرف کردوں هي کي وجه سے اسکو سخت مصیبت کا سامنا هوگا - (لا قدر الله)

(عرب)

مذهبي ارادتمندیوں سے قطع نظر عربي سرشت کا خمیر بعض بهترین صفات سے هے - اس کا خون ایک طرف تو اسقدر گراں بها هے که ایک شخص کي دیت میں قاتل کے سارے قبیلے کا خون ناکافي هوتا هے' مگر دوسري طرف اس درجه ارزاں بھي هے که میدان جنگ میں اسکے سیلاب بهه جاتے هیں' مگر اسکو اتني بھي تو پروا نهیں جتني پاني کے ایک مشکیزه کي هوتي هے ؟

اگر ایک گم کرده راه مسافر اسکے دروازه پر آجاے تو اسکے لیے وه اپني عزوجاه' مال و منال' بلکه دیده و دل تک فرش راه کردیتا هے' اور اسطرح خدمت کرتا هے گویا وه صاحب خانه کا ایک غلام زرخرید هے' لیکن ساتھه هي غیرت کا یه حال هے که وه اپنے همسروں سے ایک قدم بھي پیچھے چلنا گوارا نهیں کرتا -

وه گلیم پشمیں بلکه بارها ریگ کے فرش پر بیٹھتا هے' مگر اسکا دماغ همیشه عرش پر هوتا هے' اور ایک سریر آراے سلطنت سے اپنے آپ کو کم نهیں سمجھتا -

متاعب و شدائد کے تحمل میں وه نهایت بے جگر هے - آفتاب کي تپش' باد گرم کے جھونکے' تشنگي کي شدت' فاقه کا ضعف' تیغ تیز کے وار' اور گولیوں کي بارش' غرضکه سخت سے سخت مصیبت وه برداشت کرسکتا هے' مگر ظلم و تعدي کے نام سے پھول کي ایک چھڑي بھي نهیں سهسکتا - اسوقت وه غیظ و غضب سے ایک دبي آتشیں بنجاتا هے' اور اسکي ایک اور صرف ایک هي خواهش یه هوتي هے که اس هستي کو مٹا دے' جس نے ظلم کے لیے اپني انگلي کو بھي جنبش دي هے !

قبیلے کے شیخ کے سامنے اسکي گردن همیشه جھکي رهتي هے - اسکي ایک جنبش ابرو کسي کام کے هوجانے کے لیے کافي هے' مگر یهي گردن جب کسي بڑے سے بڑے شاهنشاه کے آگے آتي هے' تو برابر بلند رهتي هے' اور بڑے سے بڑا فرمان بھي واجب الامتثال نهیں هوتا -

(اصلی مصیبت)

به دولت عثمانیه کے مقبوضات پر ایک اجمالي نظر تهي اس سے اندازہ هوگیا هوگا که ترکوں کي مصیبت یه نهیں که انکے پاس کام کرنے کے لیے کوئي اُمید افزاء میدان نهیں هے ' بلکه یه هے که انکے یہاں کام کرنے والے اشخاص نهیں هیں ' اور یه بدترین بد بختي هے جو کسي قوم کیلیے هوسکتي هے -

لیکن اسکا علاج ترکوں سے باهر نهیں بلکه خود انهي میں هے ' اور اگر وہ آج غفلت و اهمال کے خواب نوشیں سے بیدار هوجائیں اور حالات سازگار هوں ' یعني یورپ عوائق و موانع پیدا نه کرے ' تو چند دنوں کے اندر دولت عثمانیه ایک وسیع و قوي ' اور متمول سلطنت هوسکتي هے -

با اس همه اس راہ میں چند پتهر بهي هیں ' جنکي ٹهوکر سے بچنا بہت ضروري ' مگر افسوس که بہت مشکل بهی هے -

(شش صد ساله غلطي)

ترک کا خمیر سپہگري هے ' اور اسي لیے وہ سپاهیانه اوصاف کا بہترین پیکر هے - جب وہ اپنے وطن صحراء تاتار سے نکلا تها تو



شط " دجله " بغداد

ایک سپاهي کي حیثیت سے نکلا تها ' اور آج چهه سو برس گذرنے کے بعد بهي وہ " دنیا کا بہترین سپاهي هے " یه مختص حوادث و انقلابات کی کرشمه سازي تهي که تلوار کے قبضه کے ساتهه حکومت کي باگ بهي اسکے هاتهه آگئي - طبیعت اصلي کیونکر بدل سکتي هے ؟ وہ اپنے مفتوحه شہروں میں بهي رها تو اسطرح رها ' گویا ایک اسلحه بند سپاهي هے جو جرس رحیل کے انتظار میں پا برکاب کهڑا هے ' اسلیے اس نے ایک متمدن کي طرح ملک اور اهل ملک میں انقلاب عام پیدا کرنے کي کبهي بهي کوشش نه کي -

وہ سپاهي تها اسلیے اس نے حکمت و تدبیر اور دهاء و سیاست کے بدلے تلوار کي دهار پر اپني حکومت کي بنیاد رکهی - اس نے اپني رعایا کو اس طرح مطیع و منقاد رکها که همیشه انکے سر پر اپني شمشیر علم کیے رها - یه نہیں کیا که انکو اسطرح هر طرف سے گهیرتا که وہ بالاخر اپنے آپ کو اسکے هاتهه میں ڈالدیتے ' پهر ایک طرف تو انکو اتنا کمزور کردیتا که وہ اپني مستقل هستي قائم نه کرسکتے ' اور دوسري طرف انکو اس طرح تیار کرتا که وہ اسکا آلۂ عمل بنکر رهتے -

صدها قومیں اسکے زیر نگیں هوئیں - انمیں سے بہت سي چهوٹي قوموں کو وہ اپنے اندر جذب کرسکتا تها اور جو جذب نه هوتیں انکو اسطرح کمزور کردیتا که ایک طرف تو انکي مستقل هستي باقي نه رهتي ' دوسري طرف اسکے هاتهه میں آلۂ عمل بن جاتیں ' اور پهر جو قومیں اسوقت بے اعوان و انصار توحش میں غرق تهیں ' انکو یا تو مٹا دیتا یا انمیں اسطرح اپنا تمدن پهیلا دیتا که بالاخر اسي میں جذب هوکر رهجاتیں -

مگر اس نے اپني سپاهیانه کم بیني و ترکانه تغافل سے ان سانپوں کو اپني آستین میں پلنے دیا - یهي هیں جو آج اسکي موت کا باعث هور هے هیں -

بہت سي ایسي قومیں تهیں جنکے حق میں یه دونوں تدبیریں ناکام رهتیں - انکو اسطرح کمزور کرنا چاهئے تها که ایک طرف تو انکي مستقل هستي نه رهتي اور دوسري طرف انکے هاتهه میں خود بخود آلۂ عمل بن جاتیں ' مگر انکو مطیع و منقاد رکهنے کے لیے تدبیر و سیاست کے بدلے همیشه شمشیر سے کام لیا گیا -

جن ممالک میں ترک گئے ' انمیں کوئي ایسا مدني و اجتماعي انقلاب پیدا نهیں کیا جس کی وجه سے لوگ عهد ماضي کو بهول جاتے ' بلکه اکثر کو بدستور رهنے دیا ' اور مسیحي آبادیاں تو همیشه مسیحي گورنروں کے ماتحت رهیں ' جو گورنر نه تهے ' خود مختار پادشاہ تهے -

عوض نه وہ سپاهي تهے - تلوار کے زور سے حکومت لی تهي - اسي پر اسکي بنیاد رکهي اور جب تک انکي تلوار کا دور دورہ رها ' اسوقت تک انکي حکومت میں بهي فرق نه آیا -

ترکوں کی مفتوح قوموں میں سے اکثر قومیں جنگی قومیں تهیں اسلیے جنگي قومي خصوصیات یعني درشتي ' تند خوئي ' عدم انقیاد وغیرہ انمیں موجود تهے - ممکن تها که وہ اسطرح رام هو جاتے که تعلیم و تمدن کے مختلف اشغال کے انهماک سے انکے خصائص قومي بدل دے جاتے ' لیکن یه موقع شمشیر کے بدلے سیاست و تدبیر کا تها اور ' جس هاتهه کي انگلیاں آهنیں قبضه کي گرفت کي عادي هو جاتي هیں ' وہ سیاست کے جال نهیں پهیلا سکتیں - ترکوں نے انکي تخضیع و تسخیر کي ' تیغ استعمال کي جواب میں بهي تیغ نکلي ' مگر نتیجه یه هوا که فاتح و مفتوح همیشه برسرپیکار رهنے لگے -

اس قسم کي دست و گریباني کا نتیجه همیشه حکمراں قوم کے حق میں برا هوا هے - مفتوح کے دل میں فاتح کي طرف سے نفرت ' جو قدرةً پہلے سے موجود هوتی هے ' اسکي جنگي قوت کے ساتهه ملکر برابر قائم رهتي هے - جب فاتح قوم کمزور هوجاتي هے ' تو یهي دو چیزیں مفتوح قوم کو اسکے خلاف کهڑا کردیتي هیں -

مقالات

چـــه دیـــدم ؟

در هنـــدوستـــان

از حضرة کاتب ادیب و خبیر محترم عثماني ، السید محمد توفیق ـــ که از دو ماه بر سبیل سیاحت مشرف فرماے سواد هند اند -

(سیاست بریطانیه در هند)

اکثر بلاد اسلامیه که دور از هندوستان واقع اند ، باشندگان شان را از اوضاع و جریانهاے مختلفۂ متعدده هند ، چنـانکه باید و شاید ، خبر و اطـلاع درستي درکار نیست - آنچه در خصـوص هندوستـان مي شنـوند و واقف مي گردند ، همۂ منابع آن اطلاعات از جرائد و صحائف فرنگ ، و بالخاصه انگلستان مي باشد که مبني برحقائق و صحت نیست -

علـة این را اگر بخواهیم دریابیم ، همانا خواهیم دید که خبر نگار هاے روز نامه هاے ایشان در هندوستان بسبب ندانستن زبان و عرف و عادات ، و عدم اختلاط با بومیان و اهل کشور ، هیچ وقت واقف از حقائق و حسیات عناصر و اقوام نمي شوند -

(سوء تفاهم و عدم طمانیة)

بلکه بعقیدۂ عاجزانه لم ، رؤساء و وزراے انگلستان که خود را مالک رقاب اهل هند و صاحب الامر و النهي در هندوستان مي شمرند ، آنان هم بخوبي و بدقت از حسیات و اخطار تبعه و رعایاے خود خبر ندارند - ازین جهت از روے عقل و بصیرة ، حکومت هندوستان با رعایاے خود تطبیق سیاست و تعقیب معاملاتے که باعث امتنان و خوشنودي اهالي ملک باشد ، نمي کنند -

مسئلۂ مسجد مقدس کانپور ، اضطراب هندیهاے جنوبي افریقه ، عدم ممنونیت سکان ایالة بنگاله ، اضطرار صحف و مطبوعات ، و نتایج و اطراف امثال این مسائل مهمه ، دلیل و شاهد مدعا ست -

بعکس ، لوردها و ارباب سیاست انگلستان همیشـه درباره هندوستان اهمیت و اعتنا به راپورت ها و آراء مامورین سفید پوست (Englo-Indian) خود داده ، و بر طبق آن اسفارات خارج از صحت ، با اهل هند معامله و توزیع سیاست مي نمایند که تمـام عدم خوشنودي و طمانیة را سبب یگانه همین است - ازین جهت میان حکام و تبعـه یک سوء تفاهم بسیـار بدے جاري و حـاصل شده است - حـکام انگلیسي وطنیان را بعـدم صداقت ، و در میان حکومت را به نفهمیدن جریانها و عوامـل و موثرات حقیقیه ، الزام مي دارند !

(از ماست که بر ما ست) .

گذشته ازان ، یکي از غلطي ها و خطا هاے مامورین و حکام انگلیس این ست که بواسطۂ اعداد قلیلي که به لقب هائے متنوعه و به عناوین شتی معنون و ملقب اند ، و همیشه چاپلوسي و تملق



حضرة کاتب خبیر ، السید محمد توفیق ـے ، نزیل هند

انگلسیان را داب و عادت دیرینۂ مستمرۂ خود قرار داده ، حسیات و افکار تبعه و رعایا را فهمیده و یقین کرده ، سیاست خود شان را بران محور غلط دائر نموده اند - و نمي دانند که حسیات وطنیان را از اشخاص ملقب و متملق فهمیدن و بر آراء غیر صحیحه و نیات غیر صادقۂ آنها عمل کردن ، نتیجۂ وخیم دارد - زیرا که این متملقین و مغرضین را با اهالي وطن مادةً و معناً هیچ گونه سروکارے و رابطۂ نبوده و نیست - و هیچ وقت اهل کشور به آراء و افکار این عدد قلیل ، معدود ، رفتار و حرکت نخواهند کرد -

(نهضـــۂ علمیـــۂ حاضـــرۂ هنـــد)

بحمد الله ، درین آوان سعد و مبارک تمام مسلمانان عالم - لا سیما مسلمانان هندوستان - همه از خواب غفلت دیرینه برخاسته ، و دامن همت بکمر بسته ، شاهراه تعالي و ترقي را پیش گرفته ، عقب مقصد مشروعي مي روند که نتیجه و ثمرۂ آن عائد بمصالح و مصالح خود شان ست -

آن روزے که مسلمانان جاهل ، واقف سیاست و اوضاع حالیۂ پولتیک نبودند ، گذشت - آن غیاهب و ظلمات ، و آن تیرگي و تاریکي

وہ آزاد ہے - آزادي پر مرتا ہے - جان دیسکتا ہے ' مگر حریت محبوبہ کو اپنے ھاتھہ سے نہیں دیسکتا -

غرضکہ وہ بالطبع دستوري و جمہوري ہے - اسي لیے آج تک اس پر کوئي غیر قوم حکومت نہ کرسکي ' بلکہ ہم قوم سلاطین میں بھي جب استبداد و شخصیت شروع ہوگئي ' تو وہ بھي اس پر حکمراني نہ کرسکے -

(ترک و عرب)

ایک طرف تو عربوں کا یہ قومي کیرکٹر ہے ' دوسري طرف ترکوں نے سیاست و حکمراني کي نہایت غلط راہ اختیار کي - مثلاً تمام ملکي عہدوں پر فوجي افسر بھیجے - ظاہر ہے کہ فوجي افسروں میں عموماً درشتي ' عجلت ' اور نا انجام اندیشي ہوتي ہے - وہ کسي کام کے لیے تدبیر و مصلحت فرمائي کے بدلے عموماً زور و طاقت کے استعمال کے عادي ہوتے ہیں - اس پر طرہ یہ کہ وہ سخت جابر اور رشوت ستاں ہوتے تھے ' اور شاید اسکے لیے وہ مجبور تھے - جب سال سال بھر تنخواہ نہ ملے ' تو مصارف کہاں سے آئیں ؟

پھر حفظ امن ' انسداد جرائم ' انتظام محاصل ' فراھمي وسائل سفر و نقل و اخبار و اعلام ' آرایش و ترقي شہر ' غرضکہ نہ نظم و نسق کے متعلق کوئي ایسا کام کیا ' جس سے عربوں کے دلوں پر انکي انتظامي قابلیت کا نقش بیٹھجاتا ' اور نہ علم و فضل ھي کے اعلي و ارفع نمونے پیش کیے جس سے عرب انکے دماغي تفوق و برتري کو تسلیم کرتے -

پس عربوں کے آئینہ اعتقاد میں ترکوں کي جو تصویر اتري ' اسکے خط و خیال صرف جور و ظلم ' سفاکي و خونریزي ' اور حرص و طمع تھي - اسي لیے عربوں کي نظروں میں ترک نہایت درجہ ممقوت و مبغوض تھے -

(حجاز)

یہاں تک تمام تر بحث عربي قوم سے تھي ' جو جزیرہ نماے عرب کے علاوہ شام و عراق میں بھي آباد ہے ' مگر خود اس جزیرہ نما میں تو کچھہ اور ھي عالم ہے - ترکوں نے عرب پر استیلا کي بارہا کوشش کي ' اور قریباً ہمیشہ ناکام رہے - سب سے آخري سعي محمد علي پاشا موسس خاندان خدیو مصر نے کي - اسمیں اسقدر کامیابي ہوئي کہ یمن اور حجاز تابع ہوگئے ' مگر نجد پھر بھي خود مختار رہا -

یمن کے خضوع و تبعیت کا اندازہ ان لوگوں کو خوب ہوگا جنکي اخبار بیني کي تاریخ جنگ طرابلس سے پہلے شروع ہوتي ہے - رہا حجاز تو اسکے زیر نگیں ہونے کے یہ معني ہیں کہ چند مقامات مکہ معظمہ ' مدینہ منورہ ' اور طائف میں محافظ فوج رھتي ہے ' اور دولت عثمانیہ کو جسقدر وصول ہوتا ہے اس سے کئي چند زیادہ اس پر صرف کرنا پڑتا ہے -

تمام عالم اسلامي کي طرح اب عرب بھي غفلت کے خواب نوشیں میں نہیں ' حوادث کے تازیانے انھیں جگا دیا ہے ' اور لوگوں کے اینے سے صدیوں کے خوابیدہ ھاتھہ پیروں میں حرکت سي پیدا ہو چلي ہے -

لیکن افسوس کہ نہ خبرو رہزن اس قافلہ کو لوٹنے کي تیاریاں کررہے ہیں -

ترکوں کو صرف دعوي سلطنت ھي نہیں ہے بلکہ دعوي خلافت بھي ہے - اس شرف جلیل میں انکا رقیب اگر کوئي ہوسکتا ہے تو وہ عرب ہے - اور اگر عرب دعوی کریں تو یقیناً عالم اسلامي کا ایک حصہ انکے ساتھہ ہو -

پس اگر (خاکم بدھن) ایسا ہوا یہ آخري تیغ بھي دو نیم ہوجائیگي ' اور پھر ہمیشہ کے لیے اسلام کا ھاتھہ خالي ہوجائیگا -

کچھہ بعید نہیں ہے کہ نادان دوستوں کے مشورے یا دوست نما دشمنوں کے افواہ سے وہ قوم یہ سب کچھہ کرگزرے ' جو ابھي نوگرفتار سیاست ہے اور اس عالم کے کاروبار سے ناواقف -

(مسئلۂ ارامنہ)

ارمني اگر نہتا ہوں تو ترکوں کے لیے کوئي خطرہ نہیں' کیونکہ جسقدر بھي وہ ہیں' اسکے لیے کرد کافي ہیں - مگر وہ اپني پشت پر یورپ کي دو عظیم الشان طاقتیں روس و انگلستان و رکھتے ہیں - انگلستان کي ہمدردي کا یہ عالم ہے اگر کسي ارمني کے پیر میں کانٹے کے چبھنے کي خبر آتي ھي تو ہر انگریز اپنے دل میں اسکي خلش محسوس کرتا ہے ' اور انکي مظلومیت کي داستان تو خواہ کتني ھي ناقابل اعتناء ہو' مگر انگلستان بھر میں آگ لگا دینے کے لیے کافي ہے - ہر انگلشمین کي آنکھوں سے شرارے اور زبان سے شعلے نکلنے لگتے ہیں' اور ظلم ! ظلم !! کي صداے بازگشت سے تمام ملک گونج اٹھتا ہے -

ایشیاء میں روس کے کیا عزائم و مقاصد ہیں ؟ اسکي تفصیل کا یہ موقع نہیں - بہر حال ایشیاء کوچک عرصے سے اسکي نظر میں ہے اور اپني فوج اتارنے کے لیے وہ کسي ادنی حیلے کا منتظر ہے - روس کے زیر علم ارمنیوں کي ایک کثیر تعداد ہے' اور گو خود انکي حالت زبون عثماني ارمنیوں کے لیے اسدرجہ عبرت بخش و سبق آموز ہے کہ وہ روس کي حمایت میں آنے کے لیے تیار نہیں ' مگر با ایں ہمہ روس نے ارمنیوں کي حمایت کے لیے ایشیاء کوچک کو تاراج کرنے کي دھمکي دي ہے - ارباب نظر کا بیان ہے کہ ایک دن روسي فوج کا سیلاب آئیگا ' اور اسي راہ سے آئیگا - پس اگرچہ ارمني خود خطرہ نہوں مگر شدید ترین خطرات کا سرچشمہ ضرور ہیں -

سب سے آخري سوال یہ ہے کہ آیندہ نظام حکومت کیا ہو ؟ عرب اور ارمني لامرکزیت کے خواستگار ہیں ' اور ترک مرکزیت پسند کرتے ہیں - مرکزیت کا تجربہ ہوچکا ہے ' اور لامرکزیت کا تجربہ اگرچہ ابھي تک نہیں ہوا ' مگر قرائن و آثار سے اسکا انجام معلوم ہے -

و نهب اموال و هتک اعراض مسلمین ' در آخر کار موجب سلب اطمینان قلوب و توجه انظار مسلمین گشته -

حتی سبب بیداری و تیقظ اسلامیان ' و گرد اتفاق و اتحاد گشتن ایشان ' همانا معاملات حاضره و سیاست سقیمهٔ سرادوارد گرائي مي باشد -

با این حرکات مخالف عقل و حکمت ' دولت انگلیس هیچ وقت خود را در آینده از هجمات آلمان و روس ایمن و آسوده نخواهد داشت - از بیم استیلاے آلمان و روس وقتے انگلیسیان آزاد و آرام خواهند شد که سینه ها و شمشیر هاے مسلمانان سپر آن گردد!

حسبت شیئاً و غابت عنک اشیاء!

(روابط اُخوة مسلمانان هند و عثمانیه)

دیگر آنچه بسیار اسباب ممنونیت و تاثر خاطر گشته ' همانا خرط ارتباط و تعلق مسلمانان هندوستان ' و معاونت و یاري ایشان به مجاهدین و برادران عثماني خود شان در انسامان ست - جداً این حسیات و عواطف و علاقات در آینده مایهٔ هزاران امید واري ' و فلاح عالم اسلامي ' و تمرکز مراز حقیقیهٔ خلافهٔ اسلامي است -

درین شکي نیست که مسلمانان عثمانیه هم به همین حسیات و علائق قلبیه مربوط اند - دران سر زمین فردے و جریدهٔ نیست که همهٔ آن از احسانات عمیمه و همدردي اخوان عزیز و محترم هند متشکر و متحسس نباشد -

این حسیات خود شان را در هنگام مواصلت و معاودت وفود طبیهٔ هلال احمر از هندوستان ؛ به برادران اسلامي خود ' مادةً و معناً ابراز و اثبات نموده اند -

وفد هاے مذکوره را با اعلی حضرة سلطان المعظم ' وزراے عظام ' رجال کبار ' جمیع طبقات ملت ' ملاقات حاصل شد - انواع عزت و اکرام و تعظیم و احترام ' در بارهٔ ایشان مجري و معمول گشت - از فداکاري و برادري ایشان تقدیم تشکرات بے غایات نمودند -

(ختم مقاله)

لله الحمد ' همه پیر و یکتا کیش و آئین ' و همه باهم در دیانت مبجلهٔ اسلامیه برادریم - آیهٔ کریمهٔ " انما المومنون اخوة " و کلمهٔ جلیلهٔ " لا اله الا الله محمد رسول الله " تمام مسلمانان را زیر یک کلمه و یک لواء الحمد جمع کرده است!

پس باید در تائید و تقویت این اخوة و تاکید این روابط جلیله همهٔ مسلمین مومنین بیش از بیش بکوشند ' تا از شر اعداء دین مقدسهٔ الهي بتوانیم ' در امان و حفظیت زندگاني بنمائیم -

این فدوي جان نثار که بغیر از خیرخواهي و خدمت اخوان مسلمین تا اکنون مسلکے و پیشهٔ تعقیب نه کرده ' و سالیان دراز حبس و فقر و همه گونه متاعب و مصائب را در راه ملت پرستي و حریت خواهي متحمل گشته ' (و الحمد لله علی ذلك) بکمال سعي و جهد بتقویت این حسیات شریفه خواهم کوشید ' و حسیات و افکار محترمهٔ برادران هند خود را بذریعه قلم و مقالات خود به عثمانیان بخوبي خواهم فهمانید - همچنان افکار آن دیار را نیز بواسطهٔ صحائف معتبرهٔ اسلامیهٔ هند به مسلمانان هند معرفي خواهم نمود -

بدین مقالهٔ حقیرانهٔ خود دو باره عرض تشکرات از اخوان دین خودم نموده ' سعادت و موفقیت ایشان را از درگاه ایزد متعال التماس مي کنم -

و نیز کمال احترام و ثنا ' و بغایت ستایش وافر خود را ' با برادر با جان برابر محترم و غیور خودم (مولانا ابوالکلام آزاد) متع الله المسلمین بطول حیاته ' عرض و تقدیم نموده ' صحت و سلامتي حضرتش را از حضرة واهب العطایا مسئلت مي نمایم!

" خذ ما صفا و دع ما کدر "

س - م - توفیق

نگارندهٔ و مراسله نگار جریدهٔ اسلامیه " سبیل الرشاد " آستانهٔ علیه - نزیل کالکوته

بریدِ فرنگ

مسئلهٔ شام

مطامع فرانسه در شام

سر زمین شام میں نئي ریلوے رعایت کے لیے فرانس کي موجوده سر گرمیوں سے ان اعلانات کي پورے طور پر تائید هوتي هے جو اس سرزمین میں فرانس کے اقتصادي مصالح کي اهمیت ' اور ان کے حفظ و ترقي کے عزم کے متعلق چند ماه هوے ' موسیو پوانکارے رئیس جمهوریت فرانس کے کیے تھے -

یه واقعه هے که شام میں صرف فرانس هي کے مصالح غالب و بالا تر نهیں هیں بلکه کهنا چاهیے که ابتک وهي ایک ایسي یورپین قوم هے ' جس کے اسکے اقتصادي سرچشموں کو آشکارا کیا هے!

حجاز ریلوے اور اسکي موجوده و آینده پیش نظر توسیع سے قطع نظر ' شام کے تمام ریلوے خطوط فرانسیسي هیں - اسي طرح بیروت کا بندرگاه ' گو اسے کمپني اور ریس کمپني بهي فرانسیسي هیں ' اور غیر فرانسیسي کاموں میں بیروت کي آب رسان کمپني جو کبهي شام میں برطانیه کے اقتصادي مصالح کي یادگار وحید تهي ' اب وه بهي فرانسیسي هاتهوں میں آکے ختم هوگئي هے -

تعلیم کے میدان میں بهي فرانسیسي پیش پیش هیں - اصلي مرکز یعني بیروت کا امریکن کالج امریکه کے کرور پتي دولتمندوں کي فیاضي اور صدر کي غیر معمولي سر گرمي کے باوجود ' اس یونیورسٹي سے پیچهے رها جاتا هے ' جسکو گورنمنٹ سے مدد بهي ملتي هے ' اور جیسویٹ فرقه کے پادري چلا رهے هیں - یه فرانسیسي یونیورسٹي حال میں قانون اور انجینیري کا ایک ایک کالج کهول کے امریکن کالجوں سے اور آگے بڑهکئي هے - فرانس سے آئے هوے مذهبي مناصب و مجالس کے سیلاب کے شام میں مزید فرانسیسي سرمایه اور دماغوں کي آمد کا فیصله کردیا هے - مگر حکومت فرانس کے لیے دماغوں اور سرمایه کي یه معقول مقدار تسلي بخش نهیں هے ' اور اسلیے وه نهایت زور کے ساتهه مشن لیک (Mission Lapue) کي تعلیمي سر گرمیوں کي مدد کررهي هے -

فرانس کي اخلاقي سر گرمیاں صرف شام هي تک محدود نهیں ' بلکه تمام مشرق ادنی کو اپنے آغوش میں لے رهي هیں - اقتصادي میدان میں تو یه حالت هے که اسکا دعوي برتري و تفوق جس درجه بهي هو ' بالکل ظاهر و مدلل هے -

شام کے ریلوے خطوط کا نقشه درج ذیل هے - اس سے فرانس کے اقتصادي مصالح کي اهمیت اور بالاتري و استحقاقي حقوق کے متعلق اسکے دعوے کي صحت کا اندازه هوجائیگا :

نام	کیلومیٹر
بیروت و دمشق لائن	۱۴۹
دمشق و مزریب لائن	۱۰۳
رایق والیپور لائن	۳۳۱
حمص و طرابلس لائن	۱۰۲
بیت المقدس و یافا لائن	۸۷

از پر تو تحصیل علوم و فنون عصریه ' و اشتمال علوم دینیهٔ اسلامیه ' لا سیما از حس غفلت و بے خبري دیرینه ' و طلوع آفتاب جهان تاب مثلث پرستي و اسلام خواهي حقیقیه ' مبدل به نورانیت و درخشاني گردیده :

آن سبو بشکست و آن پیمانه ریخت !

امروز صدها مسلمانان منور الفکر ' عالم بانواع علوم و سیاست و اراء افکار صحیحهٔ حریت و صداقت موجود اند - اکثرے از ایشان در ممالک فرنگ و مشرق سیاحت کرده و به مقتضیات عصریه واقف گشته اند - غث را از سمین و صالح را از سقیم دریافته اند -

(صحیفهٔ الهـــلال)

مطبوعات اسلامیه و بیانات و مقالات شان دلیل معروضات عاجزانهٔ این بنده است - از جملهٔ آنها جریدهٔ فریدهٔ (الهلال) غراء محترم ست که یکي از صحیفهٔ مزینه و مرجع و معتبرهٔ عالم اسلامیه بشمار ست ' و صاحب فاضلش یکي از علما و فضلاے عصر مي باشد که في الحقیقت نه محض مسلمانان هند را ' بلکه بوجودش تمام عالم اسلامي را افتخار ست -

و همچنــان روز نامه هاے (زمیندار) و (همدرد) و (کومراد) وغیرها همه ناصح حکومت و صادق ملت خود مي باشند -

تمام مقالات و بیانات این جرائد و مجلات اسلامیه مبني بر صدق و راستي ' و مسلک شان راست و استوار ست -

ولے افسوس که حکومت محلیه را با ان جرائد اسلامیه ارتباط و ائتلافي در میان نمي باشد - بجاے اینکه محتویات روز نامه هاے فوق را معبر حسیات و افکار قبعه دانسته ' و بموجب آن عمل کنند ' افسوس ست که روز بروز ' ساعت بساعت ' بر ضغط و تشدید ' و زجر و تهدید آن صحائف و مطبوعات همت گماشته اند - این تشدید و تضئیق از طرف دولت فخیمهٔ انگلیس که خودش را بنگاهبر و آزاد و محافظ حریت و انسانیهٔ دعا مي دارد ' خیلے عجیب ست !

(یک منظر بسیار مدهش و محزن هند)

یکی دیگر انچه موجب تاسف و تاثر قلبي این مسافر عاجز گشته عدم توجه و رافت رؤساے مصدر ' و عدم استحصال رفاه و منفعت طبقهٔ فقرا و عامة الناس است - هزارها مسلمانان در شهرها و قریه ها از بي نوائي و بے بضاعتي در کوچه و بازار خفته ' و روزانه بیک مشت نخود خام معدهٔ خود را سیر مي کنند - گویا این بے چارگان از نسل بشر و از سلالهٔ انسان بنوده و نیستند ! فیا للاسف و یا للعار ! !

از کثرت خرائب مالیات و موارد ' اغلب مسلمانان هند محکوم بفقر و فاقه گشته و هیچ وقت آمل به بختیاري و سعادت نیستند ! اگرچه بد بختانه داغ فقر و أسر ' نشان ناصیهٔ ما مسلمانان عالم گشته ' اما در ممالک عثمانیه و سائر بلاد اسلامیه حالت فقرا باین درجه نیست - عجب ست که دولة فخیمهٔ انکلیس که خود را همیشه اعدل و آزاد ترین دول کرهٔ ارضي مي شمرد ' و گاهے به حمایت غلامان ابیض و اسود در بحور و انهار مراقب ' و گاهے در ممالک مشرقیه در فکر اصلاح انسانیة و قیام امنیت و عدالت پیوسته مشغول سیاست بجلوه مي آید ' خود از رعایاے هندوستان تا این درجه غافل ' و ازین هزارها افراد انسانیت که بظاهر در کسوت حریت حیات ملبوس و بباطن در أسر فقر و فاقه مقید اند ' به هیچ وجه متوجه اصلاح حال شان نیست ؟ ان هذا لشي عجاب !

بر اولیاء حکومت محلیه فرض و الزم ست که اندکے برفاه احوال فقراء هندوستان ساعد همت را بالا کنند - وگرنه با این اوضاع و اطوارے که دولة فخیمهٔ بریطانیه در هندوستان دارد ' بنام عدالت و حریت حق مداخله در شئون دول اسلامیه ندارد !

(بریطانیهٔ عظمی و عالم اسلامي)

دولت انکلیس اگر جداً رجال با سیاست که آگاه و خبیر داشت ' البته با دولة علیهٔ عثمانیهٔ و ایران ' و با کافهٔ مسلمین هند و ملحقاتش بخوبي و انسانیت معامله و رفتار مي نمود - بدین وسیله جذب قلوب و جلب افکار مسلمین را نموده ' یوماً فیوماً بر قدرت و قوتش مي افزود ' و هیچ وقت از هجوم المان (جرمني) یا روسیه بر هند نمي ترسید - مسلمانان صداقت شعار سینهٔ خود شان را براے حفاظت و دفاع از و سپر مي نمودند -

ولے هزاران افسوس ' بل صد هزار تاسف ' که دولة بریطانیهٔ عظمی به بند بوسیدهٔ سوء سیاست ' و رهنمائي جناب (سر ادوارد گراے وزیر خارجیه) یوماً فیوماً نفوذ و اهمیت خود را درمیان تمام طبقات مسلمین ضائع و مفقود نموده است - اتفاق دولة انکلیس با روس که دشمن قدیم اوست ؛ دربارهٔ ایران ' و نیت تقسیم آن بلاد اسلامیه ' و با فرانسه و اسپین بر سر مراکش ' و با فرانسه و روس در معاضدت و معاونت ریاست هاے بالقان ' و ایجاد حروب بالقانیه ' و خونریزي بی جهت ' و قتل نفوس



السیـــد محمـــد توفیق بے
مصري بے نائب قنصل عثمـــانیه بمبي - شمـــس العلمـــا
مولانا شبلي نعماني

مذاکرۂ علمیہ

طبقات الارض

استدراک بر " تقدم علوم "

الہلال نمبر ۲۳ میں بسلسلۂ تقدم علوم و معارف " علم الانسان کے عنوان سے ایک عجالۂ مختصرہ شائع ہوا تھا ' جسمیں بربناے علم الارض (جیوا لوجبی) تکوین زمین کے مختلف طبقات و مراتب کی طرف اشارہ کیا تھا - چونکہ مقصود اختصار تھا ' اسلیے پوری تشریح کے ساتھہ یہ موضوع بیان نہ کیا جاسکا ' اور اختصار بیان سے مطلب میں ایک حد تک خلط مبحث سا ہوگیا -

زمین کے طبقات کی تقسیم کئی حیثیتوں سے کی جاتی ہے - ایک تقسیم بلحاظ مختلف ادوار و ازمنۂ تکوین کے ہے - ایک بلحاظ طبقات و مدارج کے ' اور پھر تیسری تقسیم بلحاظ آثار حیات و نشؤ حیات کے -

ان میں سے ہر تقسیم مستقل ہے ' اور ہر قسم کے مختلف مدارج و ترتیبات ہیں -

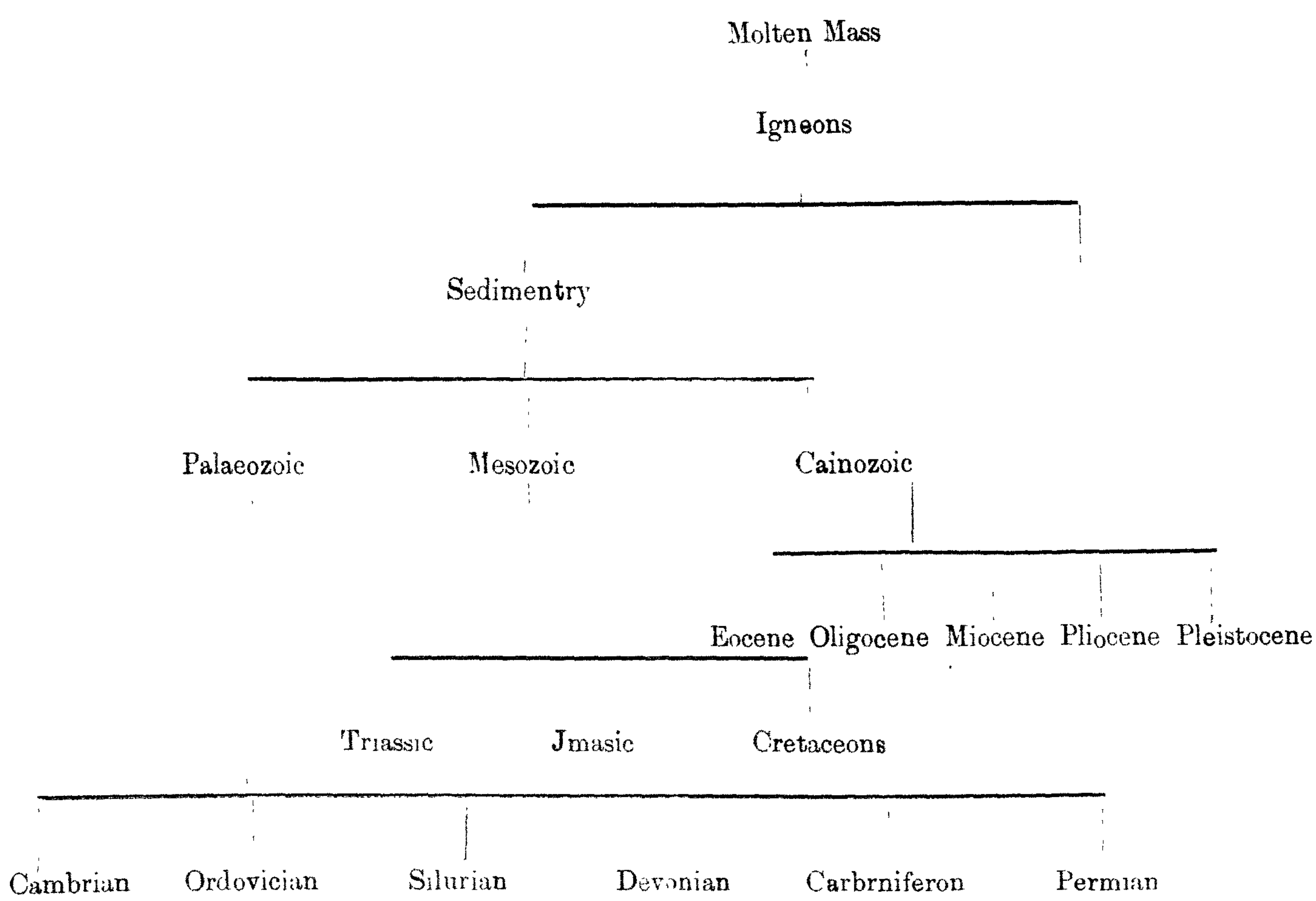
اس مضمون کا اصل موضوع چونکہ طبقات الارض نہ تھا ' اسلیے صرف مختلف تقسیمات ارض کا حاصل اور خلاصہ بیان کردیا گیا - بہت ممکن ہے کہ بعض قارئین کرام پر معلومات ارض مشتبہ ہوجائیں ' اسلیے چاہتا ہوں کہ ایک مختصر تحریر طبقات الارض کے متعلق بھی شائع کردی جاے -

میں مولوی محمد قاسم صاحب عثمانی کا ممنون ہوں جنھوں نے چند مستند کتابوں کا مطالعہ کرکے اس تحریر کا مواد مہیا کردیا -

علماے ارض نے اب تک تین قسم کی زمینیں دریافت کی ہیں -

(۱) Igneons (اگنینس) یہ زمین اگنینس اسوجہہ سے کہلاتی ہے کہ حرارت زمین کی تدریجی تبرید کے بعد سب سے پہلے بنی ہے - پس ہم اسکو " ارض آتشیں " یا " ارض ناریہ " کہہ سکتے ہیں -

تشجرہ طبقات الارض



(۲) Sedimentry (سیڈیمنٹری) جو شی کسی سیال چیز کے نیچے جم جاتی ہے ' اسے سی ڈی منٹ (Sediment) کہتے ہیں - چونکہ یہ زمین پانی کے نیچے مختلف قسم کی مختلف چیزوں کے بیٹھہ جانے سے بنی ہے ' اسلیے اسکا نام (Sedimentry) رکھا گیا -

(۳) Metamorphic تحول پذیر شے کو میٹا مورفک (Metomorphic) کہتے ہیں - مگر اس لفظ کا اطلاق علم الارض میں زمین کی اس تغیر شدہ صورت پر ہوتا ہے جو زمین کی حرارت یا اسکے دباؤ کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتی ہے -

قسم سوم کی زمین یعنی میٹا مورفک (Metomorphic) قسم اول (اگنینس Igneons) و قسم دوم (سی ڈی منٹری Sedimentry) سے بنا کرتی ہے -

قسم دوم (Sedimentry) کی تین قسمیں ہیں اور پھر ہر قسم کی تقسیم مختلف حیوانات کے وجود کے اعتبار سے مختلف طبقات یا ادوار میں کی گئی ہے -

بیروت ماملیتن لائن	۱۹
ما ملیتن و جبل لائن (جسکي تعمیر عنقریب دو مہ میں شروع هوگي)	۱۵
کل	۸۰۶

شام میں غیر فرانسیسي ریلوے خطوط صرف یهي هیں ' جو ریلوے کے متعلق هیں - اور وہ حسب ذیل هیں

کیفا و دمشق لائن	۲۸۵
کیفا و عکري لائن	۲۳
عفولي و بیت المقدس لائن (جو ابهي زیر تعمیر هے اور جسمیں سے ۲۳ کیلو میٹر تیار هوچکي هے)	۱۲۰
	۲۵۸

ان دعوؤں کي برتري بالاخر جرمني کو بهي ماننا پڑیگي -

اس ابتدائي گفتگو سے قطع نظر جو شاهي عثماني بنک اور ڈچ اور نیشنل بنک میں بغداد ریلوے کے متعلق هوئي هے اور جسپر یورپ کے پریس نے اسقدر انتقاد کیا هے - الیپو سے مسکینی تک توسیع خط آهن کي رعایت کي خبر سے بهي اس امر کي تصدیق هوتي هے که ایشیائي ترکي میں اپنے اپنے حلقہاے اثر کے تعین کے متعلق جرمني اور فرانس میں مفاهمت کا سلسله جاري هے -

فرانچ ریلوے بهي جو پي - ایچ - ڈي کے نام سے مشهور هے ' الیپو برجک تک توسیع کا حق رکهتي هے - مسکینی برجک سے جنوب میں سو میل پر واقع هے ' اور غالباً یه فرض کرنا بیجا نهیں که برجک جو ایشیاے کوچک کا ایک جزو هے اور جرمني کے حلقه اثر میں واقع هے ' مسکیني کا قائم مقام بنایا گیا هے -

بیان کیا جاتا هے که برطانوي فریب سیاست توسیع خط مسکیني کے ساتهه غیر همدردانه رهي هے ' لیکن اس امر کے باور کرنے کے لیے که اس رعایت کي تصدیق هوگئي هے ' اسباب موجود هیں -

اس امر کے فرض کرنے کے بهي وجوہ موجود هیں که هر ایک ریلوے کي اسکیم عالم خیال سے عالم حقیقت میں داخل هوگئي هے اور حکومت عثمانیه کو بالاخر خط وادی جردان Jordanvalley Trace کو منظور کرنا پڑا هے -

مجهے کم و بیش مستند ذریعه سے معلوم هوا هے که اس طرح کي ریلوے بنانے والي کمپني نے ایک انجنیر کو جو ریجي کمپني میں ملازم تها ' حال میں یهاں مامور کیا هے - بیان کیا جاتا هے که اس زمانه میں اسي قسم کي ایک تقرري پیرس میں بهي هوئي هے - یه پیش بندانه تقرریں ضرور ایک خاص امر کي علامت قرار دیجا سکتي هیں - کمپني چاهتي هے که جونهي ترکي اپنے بلقاني همسایوں کے ساتهه قطعي صلح کرلے ' فوراً هي کام شروع کر دیا جائے -

خط وادي جردان کے متعلق سرکاري منظوري کے حصول کو اس طویل گفتگو کا خاتمه فرض کیا جا سکتا هے جو فرانچ کمپني اور محکمۂ حجاز ریلوے کے درمیان اول الذکر شاخ کیفا و دیرا کے لینے کے متعلق هو رهي تهي - واقعي فرانچ ریلوے کمپني کے لیے شاخ کیفا و دیرا کے لینے کا سوال نهایت شدید اهمیت رکهتا هے ' کیونکه حجاز ریلوے کے شرح کرایه کو معمولي کردینے سے دمشق و بیروت اور دمشق میزرب لائنیں لنگڑا رهي هیں ' اور بالواسطه بیروت کے پورٹ کمپني کو بهي نقصان پهنچ رها هے -

دندانه دار پهیوں والي ریلوے (Cog Wheel Railway) اپنے ڈهالوں راستوں کے ناگزیر مصرف عظیم ' اور اس شکست و فرسودگي کے ساتهه جو ریلوے کے منقوله و غیر منقوله ذخیرے میں پیدا هوتي هے ' ایک ایسي لائن هے جو اقتصادي حیثیت سے بهي بالکل ناقص هے ' اور ایک ایسي سرکاري لائن کے مقابله میں شاید هي کسي نے ثبات و پامردي کا فیصله کیا هے ' جسے کوئي اپنا سرمایه خطره میں ڈالنا نهو ' جیسے که حجاز ریلوے هے -

اگر شاخ کیفا و دیرا بهي فرانس کے هاتهه پهنچگئي تو پهر شام میں ریلوے کا موجوده اور مجوزه جال بتدریج عملاً بالکل فرانس کے هاتهه میں چلا جائیگا - حجاز ریلوے کے مرکزي لائن کا وہ حصه جو دمشق سے دیرا اور شام کے آگے مدینه تک چلا گیا هے ' شام میں معمولي تجارت کے بدلے زیاده تر حاجیوں اور سپاهیوں کے لیجانے کے لیے هوگا -

رهي شاخ افولي و بیت المقدس جو هنوز زیر تعمیر هے تو اسکي قسمت میں بهي بالاخر فرانس هي کے هاتهه جانا هے - اور غالباً مع اسکے متعلقه لائن کے ' جو کیفا و ایکر کے درمیان میں هے اور جسکے آینده ترکوں کے هاتهه میں رهنے کے لیے (اگر فوجي اقتدار کي خیالي وجه نه هوئي تو) کوئي اور معقول سبب نه هوگا -

ابهي یه کهنا محض جرأت هوگا که شام میں فرانس کي سیاسي سرگرمیاں اسکي اقتصادي سرگرمیوں کے ساتهه ساتهه جائینگي - بمشکل یه امید کي جاسکتي هے که مراکش میں عمل استعماري کے ساتهه ' جو هنوز زیر مختتم هے ' وہ شام میں ایک دوسري مہم استعماري میں اپنے آپ کو پهنسائیگا - اور خصوصاً بالفعل - کیونکه فرانس کے متعلق شامي مسلمانوں کي راے اچهي نهیں ' اور ممکن بغاوتوں کي پیش اندیشي کي ضرورت اور اپنے جرمن رقیب سے ' جو ایک موثر قرب میں یعنے الیگزنڈرنیا میں موجود هے ' ممکن تصادم کے لیے تیاري ' ایک ایسي حالت هے جو اسکي فوجي طاقت کے بیشتر حصه کو اپني طرف پهیر لیگي -

لیکن صورت معامله انگلستان کے حق میں اس سے بالکل مختلف هے ' جسکو تمام آبادي کي همدردي حاصل هے ' جسکے قدم مصر اور سینا میں کم و بیش استحکام کے ساتهه جمے هوے هیں ' اور جسکے هاتهه میں مالطه ' قبرص ' اور اسکندریه کي وجه سے سمندر کي بهي کمان هے - برطاني احتلال (Occupation) یا برطاني حمایت (Protection) شام کو سرسبزي کے اعلی درجه پر پهنچا دیگا ' اور اقتصادي حیثیت سے فرانس فوائد اندوز هوگا -

شام کے متعلق برطاني ارباب استعمار کي دلچسپیوں میں طویل جمود کے بعد اب ایک نمایاں حرکت هوتي هے - بیان کیا جاتا هے که شام کي ترقي کے لیے مالي مجالس حکام (سنڈیکیٹس) زیر ترتیب هیں - شمال لبنان میں تقسیم آب و آبپاشي کي اسکیم ' جو مشهور فرم سر جان جیکس لیمیٹڈ نے اپنے هاتهه میں لي هے ' اور فلسطین میں تیل نکالنے کا کام جو ایک برطاني مجلس حکام (سنڈیکیٹ) لیگي اور جس نے تلاش مقامات کا کام نهایت حوصله افزا نتائج کے ساتهه شروع کر دیا هے ' ان دونوں کاموں کو ایسا ابتدائي تجربه خیال کیا جاسکتا هے ' جو اسلیے هیں که بالاخر شام میں فرانس کے پهلو به پهلو برطانیه کے اقتصادي مصالح کے پیدا کرنے کي طرف رهنمائي کریں -

شام میں سرمایه لگانے کے لیے وسیع میدان هیں ' اور برطانیه اور فرانس دونوں کے سرمایه دار طرفین کے فوائد کے لیے ان میدانوں میں کام کر سکتے هیں -

(مراسله نگار نیر ایسٹ)

المسئلة والمناظرة

طریق تسمیه و تذکرہ خوانین

(مسٹر عبدالوالی - بی - اے (علیگ) از بارہ بنکی)

الهـلال کے پچھلے پرچہ میں ح - الف بیگم صاحبہ کے خط پر آپ کا طویل مگــر دلچسپ نوٹ دیکھکر مجھے خوشی هوئی کہ آپ کی توجهہ مسئلۂ حقوق نسواں پر بھی هوئی - امید کہ یہ توجہ قایم رهیگی اور اسکے متعلق دلچسپ اور مفید خیالات دیکھنے میں آئینگے -

اسمیں کوئی شبہہ نہیں کہ یورپ کی تہذیب یا عیسائی مذهب نے جو درجہ عورت کا سوسائٹی میں قایم کیا ھے وہ بہت کم ھے بہ نسبت اسکے ، جو اسلام نے عورت کو دیا ھے - اسنے خوش آیند الفاظ میں خوشامد کرکے اسکی اصلی آزادی چھین لی ھے - اور یــہ سخت تعجب کی بات کہ باوجود اسقدر تعلیـم اور روشن دماغی کے یورپ کی عورتوں نے اس زمانہ سے بہت پیشتر آزادی حاصل کرنے میں جدو جہد کیوں نہ کی -

یورپ اپنی عورتوں کے ساتھہ پیار کی باتیں کرتا ھے ، انکو نفیس اور پیاری جنس کہتا ھے ، انکی عزت کرنیکا دعوی کرتا ھے ، لیکن اگر پوچھا جاے کہ انکو کچھہ بھی اقتصادی آزادی دینیکو طیار ھے ؟ تو صاف انکار کر جائیگا -

یورپ کی عورت واقعی اپنے شوھر کی غلام ھے - وہ اپنی ملکیت کا حق کسی چیز پر بحیثیت زوجہ هونیکے نہیں رکھہ سکتی ، لیکن مسلم عورت اپنے والدین کا حصہ پاتی ھے - اپنے شوهر سے مہر لیتی ھے ، اسلیے اقتصادی طور پر وہ بہت آزاد ھے -

یورپ کی وہ عورت جسکو کسی وجہہ سے شوهر نے طلاق دیدی هو ، اسکے اگر کوئی دوسرا شوهر نہ ملجاے تو سواے محتاج خانہ کے دوسرا سہارا نہیں رہتی ، لیکن مسلمان عورت طلاق کے بعد بھی اپنی گذر کرسکتی ھے -

دنیا میں اصلی آزادی اقتصادی آزادی ھے کہ انسان اپنی گذر اوقات کا کوئی ذریعہ قایم کرے ، جو کچھہ حقوق اور مطالبات هیں وہ اسکے بعد هیں - اگر یہ آزادی انسان سے لےلو اور دنیا بھر کے حقوق دیدو تو سب خاک هیں - وہ غلام کا غلام هی بنا رهیگا -

آپ نے " آجکل کے مفرنجین مارفین " کو یہ الزام دیا ھے کہ وہ یورپ کی کورانہ تقلید کرتے هیں - یہ الزام بالکل ٹھیک ھے ، مگر معاف فرمائیگا کہ اسی قسم کی تقلیـد کی جھلـک " محترم جنس " کے الفـاظ میں بھی نظـر آتی ھے ، جو آپ نے استعمـال فرمائے هیں - میری سمجھہ میں ابتک نہیں آتا کہ جنس اناث ، محترم جنس کیوں سمجھی جاے ؟ خاصکر ایسی حالت میں جبکہ دوسری جنس کی فوقیت کے بھی آپ قائل هیں -

الهــلال :

حقوق نسوان کا غلغلہ گذشتہ بیس برس کے اندر بہت بلند هوچکا ھے ، اور گو تحقیق کے ساتھہ بہت کم لکھا گیا ھے مگر نفس موضوع سے سبھوں کو اتفاق ھے - با ایں همہ عمل و نتائج معدوم -

اگر آپ چاهیں تو میرے پاس ایک لنبی چوڑی فہرست ان تعلیم یافتہ لوگوں کی موجود ھے ، جو باوجود ادعاء روشن خیالی و منور الفکری ، و با همۂ لوازم تہذیب جدیـد و مدینۂ فرنـگ ، اپنی زندگی کے انـدر عورتوں کی غلامی و مملوکیت کے ایسے آثار مظلمہ و محزنہ رکھتے هیں کہ انسانیۃ کیلیے ماتم کبری ، اور اسلام کیلیے ننـگ و عار ھے !!

آپ کیا پنجاب کے اُس بد بخت بیرسٹر سے واقف نہیں هیں ، جسنے با ایں همہ مقالہ نگاری و صحافی ، و طنطنۂ سفر فرنـگ ، و طمطراق لیڈری و رهنمائی ، اپنی مظلوم بیوی اور بچوں کو طعمۂ هلاکت بننے کیلیے چھوڑ دیا ، اور خود ایک متمول بیوہ کی دولت حاصل کرکے پیوستہ مشغول شرب خمر ، و علی الدوام مشغوف بہ تعطل و عیش کاری ھے ؟

پھر وہ حر الفکر ، منور الخیال ، تعلیم یافتہ ، مدنیۃ پرست ، آزاد عمل ، ماتم گدار مظلومیت انسانیۃ ، اور ناصر حقوق نسوانیہ فرقہ کہاں ھے ، جو هندوستان کی عورتوں کو ظلم و جبر سے نجات دلانے کیلیے مبعوث هوا ھے ؟ اور کہاں ھے وہ نئی مہذب و آزاد سوسائٹی ، جو قدامت پرست طبقہ کے مظالم سے نفور ، مغربی خواتین کی جلوہ آرائیوں پر متحسر ، اور اُسر و تقید اور حجاب نسوان پر همیشہ مرثیــہ خواں ھے ؟ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ؟

آپ خوش هیں کہ میں مسئلۂ حقوق نسوان پر بھی متوجہ هوا - گذارش ھے کہ آپ تو مجھے برسوں سے جانتے اور میرے خیالات سے واقف هیں - میں اگر اس مسئلہ پر متوجہ نہ تھا ، تو یہ کسی غفلت و اغماض کا نتیجہ نہ تھا ، اور نہ اسکا کہ میرے دل میں اس جنس اشرف و اعلی کے مصائب کا کوئی درد نہیں - یہ کیونکر ممکن ھے ، جبکہ یورپ کے دعا اور نمونے کی بنا پر نہیں بلکہ حضرۃ داعی اسلام کے اسوۂ حسنہ کی بنا پر اس قول کو اپنے سامنے پاتا هوں کہ "خیارکم خیارکم لنسائکم" البتہ اسکے کچھہ اور هی اسباب هیں - اصل یہ ھے کہ یہ تمام منزلیں جو آپ حضرات کے سامنے هیں ، مجھے بھی پیش آچکی هیں ، فرق صرف اتنا ھے کہ آپ اب تک انھی کو دیکھہ رھے هیں اور میں الحمد للہ انسے آگے بڑھچکا هوں :

> راهے کہ خضر داشت ز سر چشمہ دور بود
> لب تشنگی ز راہ دگــر بــردہ ایم ما !

اگر عورتیں مظلوم هیں تو انہیں ترانــگ زبر کی ادعائی محبتوں سے حقوق نہیں ملسکتے - بلکہ گھر کی عملی زندگی اور حسن معاشرت و سلوک کے نمونے پیش کیجیے - اسکا طریقہ یہ نہیں ھے کہ صرف مضامین لکھتے رهیے یا ایک اخبـار عورتوں کیلیے جاری کردیجیے - یہ تو ابتدائی منزلیں نہیں - موجودہ منزل یہ ھے کہ همارے اندر نمونہ پیدا هو ، نیز ایک ایسی اخلاقی و ایمانی قوت ، جو اُن ظالموں کو کوئی معاشرتی سزا دیسکے ، جو باوجود ادعاء حریت جدیدہ ، عورتوں کیلیے درندوں و وحوش سے بھی بدتر هیں -

یہی ھے کہ توفیق الہی نے اصل منزل حقیقت دکھلا دی ، اور اُس ایک هی سرچشمۂ مقصود تـک پہنچا دیا جس سے اصلاح و فلاح ملت کی هر شاخ کی تشنگی دور هوسکتی ھے - میں یہ نہیں کہتا کہ تعلیم کیلیے کوشش کرو ، میں اسکا وعظ نہیں کرتا کہ محاسن اخلاقی حاصل کرو ، میری دعوت یہ نہیں ھے کہ پالیٹکس میں ترقی کرو ، اور یقیناً میں نے کبھی بھی بحث نہ کی کہ عورتوں کو انکے طبیعی اور عقل و شرع کے بخشے هوے حقوق واپس کر دو ،

(قسم دوم Sedementry کے اقسام ثلاثه)

(۱) Primory or Palaeozic - یه لفظ یوناني زبان کے دو الفاظ (Paleo) اور (Zoe) سے مرکب ھے Paleo بمعني قديم اور (Zoe) بمعني زندگي - اس زمين کو Palaeozoic اسوجه سے کہتے هيں که اس ميں سب سے پہلے جاندار چيزوں کے آثار پائے جاتے هيں - اس زمين کو Primory Rock بهي کہتے هيں يعني ابتدائي زمين - هم اپني اصطلاح ميں " حيات قديم " يا " عهد اول " کہيں تو بہتر ھے -

(۲) Messziicor Secondory يه لفظ بهي يوناني زبان کے دو لفظوں Meso اور Zoe سے مرکب ھے - Meso بمعني اوسط اور Zoe بمعني حيات - اس زمين کو Mesozoic اس وجه سے کہتے هيں که اس قسم کے زمين ميں " حيات قديم " کي ذي روح اشياء سے نسبتاً زياده نشو پذير جاندار آثار پائے جاتے هيں - اس زمين کو Secondry يعني دوسرے قسم کي زمين بهي کہتے هيں - اسکا لفظي ترجمه " حيات اوسط " يا " عهد ثاني " ھے -

(۳) Canozoic or Tertiary يه لفظ بهي يوناني کے دو الفاظ Cano اور Zoe سے مرکب ھے - Cano بمعني نو ساخته يا جديد اور Zoe بمعني حيات - اس زمين کو Canozoic اسلئے کہتے هيں که اس زمين ميں موجوده ذي روح اشياء کے آثار پائے جاتے هيں - Tertiary بهي کہتے هيں ' يعني تيسرے قسم کي زمين -

(حيات قديم يا عهد اول کے طبقات سته)

(۱) Cambarian اُس طبقه ارض کا نام ھے جس ميں شل Shell والے جانوروں کے آثار پائے جاتے هيں - شل سے مراد وه جانور هيں جسکے جسم پر خار دار اور سنگين جلد هوتي ھے -

(وجه تسميه) اس طبقه ارض کو Sedgwick نامي ايک عالم طبقات الارض نے ۱۸۳۶ ميں دريافت کيا - ويلز کي زمين ميں اس قسم کے جانوروں کے نشانات ملے - چونکه ويلز کو Cambaria بهي کہتے هيں ' اسليے اُس نے اس طبقه کا نام اسي سرزمين کے نام پر رکها -

(۲) Ordovician اس طبقه ارض ميں Cylindrical يعني وه جانور جنکا جسم طول ميں هوتا ھے مثلاً مچهلي سانپ وغيره اور خار دار جانوروں کے نشانات ملتے هيں -

(وجه تسميه) Ordovices (اوردوويسس) ايک فرقه کا نام ھے - جس جگه يه فرقه آباد تها - اوسي جگه مسٹر سي - ليپ ورتهه (C. Lapworh) نے اس طبقه کو دريافت کيا ' اسليے اس فرقه کے نام پر اس طبقه کا نام رکها گيا -

(۳) Silurian اس طبقه ميں مچهليوں کے آثار ملتے هيں - اس طبقۂ ارض کو Murchison نامي ايک ارضي نے سنه ۱۸۳۵ع ميں دريافت کيا - فرقه سلورس Silures کے ملک Siluria ميں اس طبقه کے آثار پائے گئے تهے - پس اس محقق نے اسکا نام اُسي ملک کے نام پر رکهديا -

(۴) Devonian اس طبقه ميں سيپ وغيره پائے جاتے هيں - اس طبقه کے آثار Devonshire نامي برطانيه کے ايک صوبه ميں پائے گئے تهے - پس اسکا نام بهي اُسي صوبه کے نام پر رکها گيا -

(۵) Carboniferons اس طبقه ارض ميں رينگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے هيں -

چونکه اس طبقه ميں کوئله Coal بہت پايا جاتا ھے اسلئے اسکو Carboniferons کہتے هيں يعني " کوئله کا طبقه " -

(۶) Permian يه حيات قديم يا عهد اول کے اُس آخري طبقه کا نام ھے جس ميں رينگنے والے جانوروں کے نشانات ذات الثدي جانوروں کے مشابه ملتے هيں - چونکه اس طبقه کي زمين ايشيا کے صوبه پرم ميں پائي گئي اس لئے اس طبقه کا نام Permian پرمين رکها گيا -

(حيات اوسط يا عهد ثاني کے طبقات ثلاثه)

(۱) Triassic اس طبقه ميں ذات الثدي جانوروں کے نشانات ملتے هيں - يه طبقه پہلے تين الگ الگ طبقوں ميں منقسم تها - مگر جديد تحقيق کي بنا پر جرمني کے علمائے ارض نے اسکا نام Triasic رکها - يعني " اتفاق ثلاثه " -

(۲) Jurassic - اس طبقه ميں اُن رينگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے هيں جو پرند کے مشابه هوتے تهے -

چونکه اس طبقه کي زمين کوه جوره ميں پائي گئي - اس ليے اس طبقه کا نام اسي پہاڑ کے نام پر رکها گيا -

(۳) Cretaceons اس طبقه ميں سب سے پہلے پرند کا نشان پايا جاتا ھے - چونکه اس طبقه ميں سفيد مٹي زياده پائي جاتي ھے اس وجهه سے اسکے Cretaceons کہتے هيں ' يعني " خاک سفيد کا طبقه " -

(حيات جديده يا عهد ثالثه کے طبقات خمسه)

(۱) Eocene يه حيات جديده يا عهد ثالث کا وه قديم ترين طبقه ھے ' جس ميں موجوده عهد کے نباتات کے نشانات ملتے هيں -

چونکه موجوده عهد کي ذي روح اشياء کے آثار اسي طبقه سے ملنا شروع هوئے ' اس ليے اس طبقه کو Eocene کے نام سے موسوم کيا - يه لفظ يوناني زبان کے دو لفظوں سے مرکب ھے - اسکا لفظي ترجمه " صبح جديد " ھے -

(۲) Oligocene اس طبقه ميں موجوده پالتو جانوروں کي بعض ابتدائي نسل کے آثار پائے جاتے هيں -

يه لفظ بهي يوناني کے دو لفظوں : Oligo اور Cene سے مرکب ھے - جنکے معني علی الترتيب کم اور جديد کے ھے -

(۳) Miocene اس طبقه ميں موجوده ذات الثدي جانوروں کے آثار ملتے هيں - يه لفظ بهي يوناني کے دو الفاظ Mio اور Cene سے مرکب ھے - Cene کے معني اوپر بيان هوچکے ' Mio کے معني کمتر يا مختصر تر کے هيں -

(۴) Pliocene اس طبقه ميں خار دار اور ذات الثدي دونوں قسم کے جانوروں کے نشانات پائے جاتے هيں -

Plio بمعني بيش تر اور زياده کے هيں -

(۵) Pleiostocene يهي طبقه ھے که جس طبقے ميں انسان کے آثار پائے جاتے هيں - Pleisto کے معني بالکل نئے کے هيں -

تجربہ ہے - جب یونانیوں، بلغاریوں، اور رومانیوں کے لیے یہ تدبیر اختیار کی گئی تھی، تو وہ پشتہا پشت سے ترکی پاشاوں کے ہاتھوں پسچ چکے تھے جنکے زیرحکومت انھوں نے ایک اجتماعی و سیاسی یک جنسی اور اجنبی محکومی کی عادت اختیار کرلی تھی، مگر البانیا میں انمیں سے ایک بات بھی نہیں ہوئی ہے -

میں شاہزادہ رائد کے متعلق کوئی بری پیشینگوئی کرنا نہیں چاہتا، مگر مجھے خوف ہے کہ البانیہ میں اسکا طرز عمل اسی پامال راستہ کو اختیار کریگا، جو شاہ اوتو نے یونان میں شاہزادہ کوزا نے مولدو و ایشیا میں، اور بیٹنمبرگ کے شاہزادہ اسکندر نے بلغاریا میں اختیار کیا تھا -

سچ یہ ہے کہ سربرہاے سلطنت پر نئے حکمرانوں کے جوڑنے کا طریقہ بالکل نیم حکمی ہے، اور کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے اسکو بہت سی ناکامیوں میں سے گزر کے جانا پڑتا ہے -

غالباً دول یورپ کا یہ خیال بیجا نہیں کہ البانیا بہت جلد یورپ کے ذریعہ مہذب و منتظم بنایا جا سکتا ہے - لیکن جب انکی ہر دلعزیز امیدیں ناکام ہونگی تو بالکل ایک دوسرے نقشہ عمل کی آزمایش کرنا پڑیگی -

اخلاقی اور اجتماعی لحاظ سے البانی ایک یورپین قوم نہیں ہیں وہ بحیرہ ایڈریا تک (اسود) کے افغان ہیں - سیاسی حیثیت سے بھی وہ افغان ہیں، کیونکہ انکے متعلق جو کچھہ چاہا جاتا ہے اسکا مقصد یہی ہے کہ وہ ایک درمیانی سلطنت کا کام دیں - یونانیوں اور سلافیوں کو اڈریا تک سے روکیں، اور اطالیا اور سرویا کے رقیبانہ حوصلوں کو ہمیشہ پس و پیش میں رکھیں - یہ نہیں کہ وہ خود ایک طاقتور اور آزاد قوم بنجائیں -

جبکہ یہ حالات ہیں تو البانیا کی حکومت کا مسئلہ اس طرح بہتر طور پر حل ہو کہ عبد الرحمن (امیر افغانستان) کی طرح کوئی وطنی شخص تلاش کیا جاتا جو افغانستان کے اور عبد الرحمن کے پر از فراست خبط کے ساتھہ حکمرانی کرتا -

مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ مسئلہ البانیا کا یہ حل نہایت ہی امید افزا ہوتا - شاہ عبد الرحمن کا طرز حکومت ہمارے انسانیت پرست اور خیال پرستوں کو ناگوار معلوم ہو، مگر جیسا کہ علی پاشا نے ایک فرانسیسی تاج الدین ابراہیم افندی سے کہا تھا، یہی ایک طریقہ ہے جس سے البانیا میں امن رہسکتا ہے اور البانیوں کو بین القومی فتنہ بندے سے بچایا جا سکتا ہے "

خطـــوط جہنـــم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل ہے - جس کے قلم سے جہنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کھینچے کہ یورپ کی تمام زبانوں نے اسے اپنی آغوش میں جگہہ دی -

یورپ کے بعض اعلے تعلیم یافتہ نے مجھے اس ترجمے کی داد دی اور ہندوستان کے بعض مشہور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بہر صورت کتاب قابل ملاحظہ ہے -

کل خطوط تیس ہیں جو سلسلہ وار شایع ہو رہے ہیں - پورے مجموعے کی قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیہ - ۱ - آنہ ہے - ہر خط کی جداگانہ قیمت ۲ - آنہ - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ ہے -

شرف الدین احمد

محلہ کہاری کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پی

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں سر تھیو ڈر ماریسن

محمڈن کالج علیگڈھہ کے سابق طلباء و دیگر بہی خواہان قوم اس خبر کو سنکر بہت خوش ہونگے کہ ہمارے کالج کے سابق پرنسپل سر تھیو ڈر ماریسن - کے - سی - آئی - ای - جو بحیثیت ممبر شاہی کمیشن کے ہندوستان تشریف لائے ہوے ہیں - محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی شرکت اور اپنے پرانے شاگردوں اور احباب سے ملنے کے واسطے کانفرنس کے زمانہ میں آگرہ میں تشریف لائینگے - سر تھیو ڈر ماریسن کو محمڈن کالج اور اوس کے طلباء کے ساتھہ جو دلچسپی اور ہمدردی ہے، وہ ظاہر ہے - اون کا بڑے دن کے زمانہ میں کلکتہ سے آگرہ کے سفر کی تکلیف گوارا کرنا ہی اونکی دلچسپی کا بین ثبوت ہے - امید ہے کہ سر تھیو ڈر ماریسن کی موجودگی کانفرنس میں ایک خاص دلچسپی پیدا کردیگی -

برادران کالج سے پوشیدہ نہیں ہے کہ بد قسمتی سے کالج کے معاملات میں آجکل کچھہ پیچیدگیاں واقع ہوگئی ہیں - اونکے متعلق سابق طلبائے کالج کو باہم مشورہ کرنے کی سخت ضرورت ہے، اور کانفرنس کا زمانہ اس مشورہ کے واسطے بہترین موقعہ ہے - خاصکر تھیو ڈر ماریسن کا اوس زمانہ میں آگرہ تشریف رکھنا اور شریک مشورہ ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے - جس سے فائدہ حاصل کرنا ہمارا فرض ہے - اسواسطے برادران کالج سے نہایت التجا کے ساتھہ یہ استدعا ہے کہ وہ ضرور بالضرور اس مرتبہ آگرہ تشریف لاکر کانفرنس میں شریک ہوں - اگر کالج کے سابق طلباء کثرت سے اس موقعہ پر تشریف لے آئے، اور اونکی یہ خواہش ہوئی تو ہمارے خیال میں اس موقعہ پر کالج کے معاملات پر بحث کرنے کے واسطے سابق طلبائے کالج کا ایک خاص جلسہ کرنا نہایت مفید ہوگا - بانی کالج علیہ الرحمۃ کی زیادہ تر امیدیں کالج کے ہی طلبہ سے وابستہ تھیں - ہمکو امید ہے کہ ہمارے برادران کالج سر سید علیہ الرحمۃ کی ان امیدوں کو حتی الامکان ضرور پورا کرینگے، اور اس نازک موقعہ پر اپنے پیارے کالج کو مشکلات سے بچانے کے واسطے پوری کوشش اور توجہ فرمائینگے -

خاکســـاران

سید نبی اللہ - بیرسٹر ایٹ لا لکھنو، احسان الحق - بیرسٹر ایٹ لا جالندھر، شوکت علی - بی - اے - سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن دہلی، ظہور احمد - بیرسٹر ایٹ لا - الہ آباد، عامر مصطفی خاں - علیگڈہ، محمد فایق بی - اے - ایل - ایل - بی - وکیل فیض آباد، ناظر الدین حسن - بیرسٹر ایٹ لا لکھنو، محمد یعقوب - وکیل مراد آباد، رضا علی - وکیل مراد آباد -

باجلاس جناب قاضی عبد العزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پشین ضلع کوئٹہ بلوچستان -

بمقدمہ اڈن مل موہن مل بذریعہ اڈن مل دکاندار بزار سرانان تحصیل پشین ضلع کوئٹہ ملک بلوچستان - مدعی بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزی سکنہ بازار سرانان مدعا علیہ

دعوی مبلغ ۳۷ روپیہ - ۳ آنہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ روپوش ہے اور باوجود تلاش کے کچھہ پتہ مدعا علیہ کا نہیں ملا اسلیے یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ صدر بتاریخ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۱۴ ع اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ نہیں کریگا - تو بموجب دفعہ (۱۰۰) ضابطہ دیوانی تجویز مقدمہ یکطرفہ عمل میں آویگی،

دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع جاری ہوا،

(مہر عدالت)

کیونکه یه میري وه چهوٹي هوئي منزلیں هیں ' جنکو الحمد لله میلوں اور کوسوں پیچهے چهوڑ آیا هوں -

میري دعوت اب صرف ایک هي هے یعنے امر بالمعروف و النهي عن المنکر ' اور یقین کیجیے که آپ لوگوں کے پیش نظر کوئي بهي شے ایسي نہیں هے جو اسمیں نهو - البته اسمیں جو کچهه هے ' وه دوسري صداؤں کو میسر نہیں :

یک چراغ ست دریں خانه که از پرتو آں
هر کجا مي نگري ' انجمنے ساخته اند !

یه کیا هے که تعلیم کي ضرورت آشکارا هے ' اعمال حسنه کا جمال سب کو مرغوب هے - اخلاق کي خوبیوں سے کسي کو انکار نہیں - بد عملي و فسق و فجور کي کوئي بهی تعریف نہیں کریگا - عورتوں کے حقوق پر ایک هنگامهٔ لسان و قلم برپا هو چکا هے - اصلاح اصلاح ! ترقي ترقي ! اور عمل عمل ! سب کي زبانوں پر هے ' تاهم جو گرفتار جهل و غفلت هیں ' انکي سرشاري جهالت بدستور ' جو مبتلاے فسق و فجور هیں ' انکي جسارت و جرأت علی حالها ' اور جو مبتلاے بد عملي و ترک اخلاق حسنه هیں ' انکي حالت بد سے بد ترین ' کیا یه اسي کا نتیجه نہیں هے که هم میں دباؤ اور طاقت نا پید هے ' اور کوئي قوت ایسي نہیں رهي جو همیں قول و عمل کي تطبیق پر مجبور کرے ؟

یه دباؤ اور طاقت آج یورپ میں اجتماعي اور معاشرتي صورت میں هے ' یعنے " سوسائٹي " اور اسکے اداب و رسوم (ایٹي کٹ) ایک ایسي طاقت رکهتے هیں که هر شخص خواه کیسا هي جري اور نڈر هو ' لیکن اگر سوسائٹي میں کوئي ادنی سي جگه بهي رکهتا هے تو اسکے تحفظ کیلیے مجبور هے که اپنے ظواهر اعمال میں کوئي بات ایسي نهونے دے جسکي بنا پر اپنے جگه ضائع کردے -

مسلمانوں میں یهي چیز زیاده قوت و اثر کے ساتهه کار فرما تهي ' البته اسلام کي یه خصوصیت هے که وه هر انساني اثر و عمل کو رشتهٔ الهی سے وابسته کر دیتا هے - یهي قوت هے جس کو لسان شرع نے امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے لفظ سے تعبیر کیا هے یعني هر مسلمان اسکے لیے مجبور تها که وه اعمال صحیحه و حسنه اختیار کرے ' اور اگر نه کرے تو مسلمانوں کي سوسائٹي میں کسی عزت و وقار کے حاصل کرنے کا مستحق نہیں هوتا تها - یه ایک احتساب عمومي کي قوت تهي جو هر فرد کو دوسرے فرد کیلیے ایک قوة محتسبه بنا دیتي تهي ' اور ممکن نه تها که اس احتساب عام سے کوئي بڑے سے بڑا فرد بهي بچ سکے -

پس آج اصلي ضرورت صرف اسکي هے که قوم میں ایک دیني احتساب کي قوت پیدا کي جاے ' جو هر عمل صالح و احسن کیلیے مقوم و مظهر ' اور هر فعل زشت و بد کیلیے اپنے اندر ایک سخت معاشرتي سزا رکهتي هو ' جب تک که هماري سوسائٹي ایک ایسا قوي دباؤ پیدا نه کریگي ' اُس وقت تک محض دعوت و غلغله بیکار هے -

ایک شخص جو اپني حالتِ بیوي کیلیے خونخوار درنده هے ' ایک نا عاقبت اندیش جو اپنے دادي مصالح کیلیے یا اپنے بعض نادان اعزا کي پر معصیت خوشي کیلیے اپنے لڑکیوں کو ازدواج غیر مناسب کے ذریعه قتل کر رها هے ' ایک نفس پرست جو اپنے گهر سے باهر کي زندگي میں حسن و جمال کي زیاده بهتر نظیریں دیکهکر آماده هو گیا هے که اس عورت کي رفاقت ازدواجي سے اپنے تئیں آزاد کرالے ' جسکي نظر کے سامنے کوئي ایسي نظر فریب دنیا نہیں هے ' میں آپسے پوچهتا هوں که ایسا نه کرنے کیلیے اُسکے نفس شریر کو کیا مجبوري هے ' جبکه سوسائٹي هر حال میں اسکي پرستش کیلیے طیار هے ' اور اسکے لیے نور و ظلمت میں کوئي فرق نہیں ؟

جو لوگ که معصیت و بد اخلاقي اور ظلم و عدالت کشي کے مجسموں کو انکي سزا دینے کیلیے طیار نہیں ' انهیں کسي فرقے کي اعانت کرنے اور اسکے حقوق کي وکالت کا کیا حق هے ؟

قوم میں صحیح دیني حسیات پیدا کیجیے ' امر بالمعروف و نهي عن المنکر کي سنت رفته کو پهر زنده کیجیے - اپنے اعمال کي بنیاد کسي قوم کي تقلید پر نہیں ' بلکه خود اپني تعلیمات صحیحه پر رکهیے ' اور اپنے اندر اتني قوت پیدا کیجیے که هر تعلیم نمونے کے ساتهه هو اور هر اعلان عمل کے بعد - جب تک کوئي ایسي تبدیلي پیدا نهوگي اُس وقت تک محض ادعائي مباحث و هنگامه آرائیوں سے کچهه حاصل نہیں هو سکتا -

آخر میں آپنے ظاهر کیا هے که متفرنجین هند کو ملزم قرار دینے میں آپ میرے ساتهه هیں ' مگر " محترم جنس " کي ترکیب میں خود یورپ کا اتباع موجود هے ' اور نیز یه که جنس اُناث کے احترام و شرف کا سبب سمجهه میں بالکل نہیں آتا -

میں نے اگر جنس اناث کو " جنس محترم " لکها تو یقین کیجیے که اُس فرض تعبد و پرستش سے مرعوب هوکر نہیں لکها ' جو یورپ اپني زندگي کے بیروني مناظر میں ظاهر کرتا هے - بلکه میرے سامنے اسلام و داعي اسلام (علیه الصلوة والسلام) کا اُسوهٔ حسنه موجود هے ' اور وهي مجبور کرتا هے که فطرةِ انساني کے اس اجمل ترین مظهر کے " احترام " کا اعتراف کروں -

" الرجال قوامون علی النسا " اسکے منافي نہیں ' بلکه اسي کا نتیجه هے - فطرة نے عورت کے ذمے حفظ و تکثیر نوع انساني کي خدمت اقدس و اعلی سپرد کي ' اور اسکا لازمي نتیجه یه تها که مردوں کو اسکے قیام حیات اور ضروریات معیشت کے فراهم کرنے پر مجبور کیا جاتا - اس اختلاف حالت سے مردوں کو جسماني قوت عورتوں کے مقابلے میں قدرتي طور پر زیاده حاصل هے : و للرجال علیهن درجة -

بهر حال اب اس مبحث نے جنسي مساوات و عدم مساوات کے موضوع بحث کي صورت اختیار کرلي هے - بهتر هے که چند دیگر مکاتیب و رسائل جو اس بارے میں آچکے هیں ' پہلے شائع کر دیے جائیں ' اسکے بعد به تفصیل اپنے خیالات شائع کروں -

شؤون عثمانیه

دولت اسلامیه کے ایک عضو مقطوع کا انجام

تخت البانیا پر ایک نصرانی شہزادہ

آزادی کے لیے البانیوں کی قابلیت؟ یورپ کا اس سے مقصود؟ ایک بہترین انتظام کا درس

انگلستان کی مایۂ ناز خدمت امن یعنی لندن کی موتمر السفراء کامیاب سمجھی جاتی ہے گو وہ جنگ کے اہوال و فظائع میں شمہ بھر بھی تخفیف نہ کر سکی - یہ کیوں؟ اسلیے کہ اس نے طاقت کے عفریت یعنی دول یورپ کو دست و گریبان ہونے نہ دیا ' اور مسئلہ البانیا کی گرہ کو تیغ کی نوک کے بدلے قلم کی نوک سے سلجھا دیا - مگر کیا یہ صحیح ہے؟ کیا انگلستان نے امن کی کوئی حقیقی خدمت کی؟ یا صرف ہنگامی زر دوزی؟ کیا قواء دول کا توازن برہم نہیں ہوگیا؟ اور ہر سلطنت کو اپنی جنگی طاقت میں اضافہ کرنا پڑا؟ اور کیا در حقیقت مسئلۂ البانیہ حسب دل خواہ حل ہو گیا؟ ان سوالات کا جواب دینا اس شخص کے ذمے ہے جو موتمر السفراء (سفرا کی کانفرنس) پر ایک عام نظر ڈالنا چاہتا ہو-

مگر ہم اسوقت یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس موتمر نے اسلام اور البانیا کے لیے کیا کیا اور کیوں کیا؟

اتحاد دول در حقیقت حکومت اسلامیہ کے لیے ایک پیغام مرگ تھا ' جو وقت - آنے سے پہلے اسے پہنچا دیا گیا ہے - اس اتحاد نے یہ بتلا دیا کہ دول کی باہمی رقابت اور عداوت کا جو تنکا اس غریق بحر فنا کیلیے سہارا تھا ' وہ بھی اب بر سر زوال ہے ' اور وہ وقت دور نہیں جب اس جسم کی جگہ سطح آب کے بدلے قعر دریا ہو ' اور عرصہ کے مدنظر رکھوں میں بصلح و آشتی تقسیم ہو جائے -

اگر (خاکم بدہن) حکومت اسلامیہ کی تقسیم کے لیے کبھی آخری اتحاد ہوا تو اسکی تاریخ کا آغاز اسی موتمر سے ہوگا ' اور اسکے مولد و منشا ہونے کا شرف انگلستان ہی کو حاصل ہوگا -

البانیا کے لیے اس موتمر نے کیا کیا ' اور کیوں کیا؟ اسکا جواب ہم انگلستان کے اک مشہور کاتب سیاسی لوئس وُلف کی زبان سے دینا چاہتے ہیں - کاتب مذکور نے البانیا کی حکمرانی پر ایک مضمون لکھا ہے جو گریفک کی تازہ اشاعت میں شایع ہوا ہے - اسی مضمون میں ان تمام نقطوں پر بحث کی گئی ہے ' جو ہم لکھنا چاہتے تھے - مضمون کے ترجمے کے بعد کسی ملاحظہ کی ضرورت نہ تھی ' مگر بد قسمتی سے ہمارے ملک میں مقالات و رسائل کو ایک غلط انداز نظر سے زیادہ توجہ نصیب نہیں ہوتی ' اور مقالات سیاسیہ تو شاید اس سے بھی محروم رہتے ہیں - اسلیے پہلے چند امور کی طرف قارئین کرام کی توجہ مبذول کر دینا ضروری ہے تا!

دنیا ہمیشہ یہ سمجھتی تھی کہ حقائق پر اقلیم و ملک کے تغیر کا اثر نہیں پڑتا ' مگر یورپ کی سیاست نے ثابت کر دیا کہ ہر طرح حقائق کی دنیا بھی ان تغیرات سے متاثر ہوتی ہے - یعنی اگر بلقان میں دو اور دو چار ہیں ' تو ممکن ہے کہ وہ ہندوستان میں دو اور دو پانچ ہوں -

" وطن صرف اہل وطن کے لیے ہے " یہ وہ اصول ہے جسکی تبلیغ ہمیشہ دولت عثمانیہ کی عیسائی رعایا میں یورپ نے کی ہے - عثمانی مسیحی رعایا میں سے جب کبھی کسی فرقہ نے حریت و استقلال کا مطالبہ کیا ہے تو یورپ نے ہمیشہ اسکو مطالبۂ مشروع اور حق طبیعی کا سوال قرار دیا ہے ' لیکن اگر یہی سوال ہندوستان ' مصر ' یا مغرب اقصی کی سرزمین سے بلند ہوا تو وہ یکسر بغاوت اور جرم سمجھا گیا - یہ کیا ہے کہ جو شے ہندوستان میں بغاوت و سرکشی ہے ' وہی بلقان اور آرمینیہ میں مطالبۂ مشروع اور حیات قومی کا ایک ثبوت طبیعی ہے؟

انگلستان کو چونکہ دہاء و سیاست سے نصیب وافر ملا ہے اسلیے اس نے ہمیشہ ایسے مواقع پر دو جماعتیں کر دی ہیں ' کارکن اور سرگرم جماعت کو فوضوی (انارکسٹ) قرار دیکے انکے ابادت و استیصال کے لیے قانون کی تیغ بے پناہ سے کام لیا ہے ' اور دوسرے کو یہ کہکے سمجھا دیا ہے کہ ابھی تم تیار نہیں ہو ' جب وقت آئیگا تو ہم خود دیدینگے -

لیکن اگر البانیا کی خود مختاری کا وقت آگیا ہے جہانکی زندگی اب تک خانہ بدوشانہ اور قبیلہ وار ہے تو ہندوستان اور مصر میں کیوں خود مختاری کا وقت نہیں آیا؟ حالانکہ یہ دونوں مقامات تہذیب و تمدن اور تعلیم و تربیت نیز ادارت و انتظام میں یقیناً البانیا سے بدرجہا بہتر ہیں -

یہ کیا اسلیے ہے کہ البانیا دولت عثمانیہ کا جزء ہے ' اور یہ دونوں مقامات دولۃ برطانیہ کے اجزاء ہیں؟

یورپ کی سیاست کا قوام دو جزو سے ہے ' ایک خود کامی اور دوسرا نفاق - اسکے جس عمل سیاسی کو دیکھو گے ' اسمیں یہ دونوں چیزیں ضرور موجود پاؤ گے - کسی قوم کو غلامی کی بیڑیوں سے آزاد کرنا ایک نہایت مقدس کام ہے ' مگر یورپ جب اسے انجام دیتا ہے تو وہ بھی خود غرضی و نفاق سے آلودہ ہوتا ہے - البانیا کو آزاد کرایا گیا ' مگر اسلیے نہیں کہ وہ ایک کامیاب و قوی سلطنت ہو بلکہ اسلیے کہ وہ ایک برزخ ہو جو یونانیوں اور سلافیوں اور آسٹریا اور اطالیا میں حائل رہے اور انکو باہم ٹکرانے نہ دے!

گو یورپ کہتا ہے کہ اسکا دامن مذہبی تعصب کے کانٹوں میں الجھا ہوا نہیں ہے اور بعض سادہ لوح باور بھی کرلیتے ہیں ' مگر کیا کیجیے ' واقعات ہمیں عدم یقین پر مجبور کرتے ہیں - ہم جب کبھی یورپ کے اعمال سیاسیہ کو دیکھتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ اسکا مقصد وحید محض اسلامی نفوذ و اقتدار کا مٹانا ' اور اسکی جگہ مسیحی مغربی اثر کو قائم کرنا ہے - یورپ نے ابتک عثمانی رعایا میں سے جن جن اقوام کو مثلاً بلغاریا ' یونان ' رومانیا کو آزاد کیا ہے ' نہ انمیں تعلیم تھی ' نہ تمدن اور نہ اداری و سیاسی قابلیت ' مگر با ایں ہمہ یورپ نے انہیں آزاد کرایا اور انتظام کے لیے اپنے یہاں کے اشخاص...

مراسلات

مکتوب مدینۂ منورہ

مدینہ یونیورسٹی

جناب مخدومی مکرمی مولانا مولوی ابوالکلام صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الہلال کلکتہ - سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آج اوس امر کا ظہور ہوا جس کے لیے مدت سے قلوب مشتاق اور ابصار بر سر انتظار تھے - یعنی یونیورسٹی مدینہ منورہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا - یہ تقریب بڑے جلوس اور رعب و زینت اور آرایش کے ساتھہ آج ادا کی گئی - جناب حسن بصری پاشا والی مدینہ اور جناب زہور پاشا شیخ الحرم' اور قاضی بلدہ' اور مفتی احناف و شافعیہ' اور تمام عمائد اور امراے مدینہ شریک جلسہ تھے - افواج ترکی مع بینڈ صف بستہ استادہ تھیں - تماشائیوں کی وہ کثرت تھی کہ تل رکھنے کی جگہ نہ تھی - جناب شیخ عبد العزیز صاحب جاوش نے منجانب اعلی حضرت سلطان المعظم ایک خطبہ فصیح و بلیغ بزبان عربی سنایا' جس میں اس یونیورسٹی کے مقاصد اور اغراض اور منافع اور فوائد بتفصیل بیان فرمائے' اوسکے سننے سے تمام حاضرین خوشی کے مارے جامہ میں پھولے نہیں سماتے تھے - آخر سنگ بنیاد بڑے اهتمام اور شادمانی سے نصب کیا گیا جس کا مضمون یہ تھا کہ یہ مدرسۃ علیہ اعلی حضرت سلطان محمد رشاد خاں خامس نے سنہ ١٣٣٢ ہجری کے پہلے دن میں قائم کیا - تمام حاضرین نے حضرت سلطان المعظم کے طول عمر و ازدیاد جاہ و اقبال کے لیے دعا کی - آمین کی آواز سے سارا میدان گونج گیا - منجملہ مسلمانان ہند جناب مولوی محبوب عالم صاحب مالک و ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور شریک جلسہ تھے - اختتام جلسہ پر خاکسار نے اپنی ان خدمات لائقہ بلا معاوضہ حسبۃ للہ اس یونیورسٹی کے تدریس - اللہ تعالی قبول فرمائے - (کثر اللہ امثالکم - الهلال)

اب آپ سے اور تمام اسلامی اخبارات ہند سے بادب یہ استدعا ہے کہ اس یونیورسٹی کی تائید کے لیے جہاں تک ممکن ہو ایک مسلمان باشندہ ہند کو تحریص اور ترغیب دلائیں - اسطرح تمام برادران اسلامی سالکین ہند سے توقع ہے کہ اس اسلامی یونیورسٹی کی دامے' درمے' سخنے و قدمے ہر طرح کی مدد سے دریغ نہ فرمائینگے - حق تعالی کی قدرت عجیب ہے کہ اسلام کے اسرار کی ابتدا بھی اسی مدینہ منورہ سے ہوئی' اور اس آخری زمانہ میں علوم و معارف کی اشاعت بھی یہیں سے شروع ہوئی ہے -

آپکا نیازمند

(نواب) وقار نواز جنگ - از مدینہ منورہ

ترجمہ اُردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ٢ - روپیہ - دارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

شہادۃ اعداء

بقیہ برید فرنگ

سرویونکا ریل' ایم - مجاتوروچ M. Majatovitoi جو صلح کانفرنس لندن اور قسطنطنیہ کے جلاس میں شامل تھا' حسب ذیل خیالات کا ایک موقع پر اظہار کرتا ہے -

" سیاسی اغراض کیوجہ سے بلقانی ریاستوں نے ترکونکو رنگ آمیزی کر کے انتہا درجہ کا ایشیائی ظالم ظاہر کیا ہے' انکو ہم نے اسطرح ظاہر کیا کہ یہ ظالم قوم کسی طرح یورپین تہذیب کو قبول کرنیکی صلاحیت ہی نہیں رکھتی - اگر غیر متعصبانہ نظروں سے تاریخ کا مطالعہ کیا جاے تو معلوم ہوگا کہ ترک یورپین خصوصیات بمقابلہ ایشیائی خصوصیات کے زیادہ رکھتے ہیں - وہ ظالم ہرگز نہیں ہیں' بلکہ برخلاف اسکے انصاف اور ترقی پسندی کے دلی طرفدار اور پسند کرنیوالے ہیں - اسکے علاوہ انمیں اکثر وہ خوبیاں بھی ہیں جو قابل تعظیم ہیں -

ترکونکی سلطنت کی فوجی شان و شوکت کا آفتاب حقیقت میں اس شکست بلقان سے غروب نہیں ہوا ہے' بلکہ اس شکست میں ابھی قدرت کو ایک اہم تاریخی کام اس قوم سے لینا باقی ہے - ترکونکی سلطنت ایک کڑی ہے جو یورپ اور ایشیا کو ملاتی ہے' اور اسلام اور عیسائیت کو متحد کرتی ہے - اسی سلطنت کے ذریعہ سے مسیحیت اور اسلام ایک دوسرے سے مصافحہ کرینگے' اور علحدہ علحدہ ترقی کرینگے' اور اس علحدگی میں بھی ایک مشارکت و امداد ہوگی - "

مسٹر آرتھہ فیلڈ Mr. Arthw Field جو عثمانی کمیٹی کے ایک رکن ہیں' برطانوی اور ترکی اتحاد کیلیے اپیل کرتے ہوے کہتے ہیں :

" ترک ایک با مروت مخلص قوم ہے - ایسی قوم سے دول یورپ کو اپنے قدیم معاہدہ توڑنے نہیں چاہئیں - بلکہ اُن معاہدوں کو مضبوط رشتوں سے اور زیادہ مستحکم کرنا چاہیے - ان عہد شکنیوں میں جو یورپ نے ہمیشہ کی ہیں' ترکوں کے نقصان کا پہلو رکھا گیا ہے - برطانوی پالیسی کی بدل جانیسے جذبات اور نیک ارادونکو سلطنت برطانیہ نے کھو دیا - انکا حصول صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ برطانوی ترکونکو اپنا دوست بنائیں - "

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILALA ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7 1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک ننھے بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے۔ ہر ایک اہل رعیت والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا، درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بقیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ! مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے۔

[۱۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن منبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹]



مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی انا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے ... ہے -

تمام دوا فروشوں و عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - زرد بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو رہی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

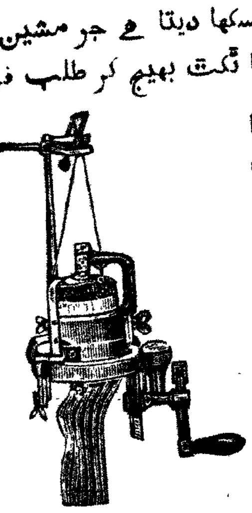
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

47

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد، عورتیں، لڑکے، فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ، برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگالیں



تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھ سو کی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون، جو ضروری ہوں، ہم تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ دوڑ دھوپ کا آپ کو ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا، آپ نے روانہ کیا، اور آپ کو روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیر بازار ڈھاکہ

حکمراني کے لیے اپنے یہاں کے خانداني شہزادے بھیجے اور اسطرح حکومت اسلامیہ کے اعضاء سے نئي مستقل عیسائي ریاستیں قائم کیں-

• ہم یہ نہیں کہنا چاھتے کہ قرون مظلمہ کي طرح آج بھي یورپ اپنے اعمال میں نصرانیت پرست ھے' مگر یہ ہم جانتے ھیں کہ وہ اسلامي نفوذ کے مٹانے اور عیسائي نفوذ کي توسیع میں پوري طرح سرگرم ھے - پس یا تو یہ اسلیے ھے کہ یورپ آج بھي اسیطرح عیسائیت پرست ھے جسطرح کہ پہلے تھا مگر اپنے جوش ملي کو از راہ نفاق چھپاتا ھے ' یا وہ خود تو مسیحیت کي حلقہ بگوشي سے آزاد ھے' مگر اسکي سیاست آزاد نہیں -

اسکي تازہ ترین مثال البانیا ھے - البانیا کے لیے بہترین انتظام یہ تھا کہ کوئی امیر عبد الرحمن تلاش کیا جاتا ' اور چاھا جاتا تو غالباً اسعد پاشا اس خدمت کو انجام دیسکتا ' مگر ایسا نہیں کیا گیا اور عیسائي شہزادہ یورپ سے بھیجا گیا ' تا کہ یہ زمین کا ٹکڑا جو ہلال کے نیچے سے نکل آیا ھے ' پوري طرح صلیب کے قبضے میں آجائے ' اور اسطرح عیسائي ریاستوں کي تعداد میں ایک اور اضافہ ھوجائے !

بہر حال مسٹر لویس ولف لکھتے ھیں :

" تیز اور درخشاں واقعات کے اس عہد میں زندہ رھنا ھر انسان کا طبیعي حق ھے "

یہ وہ فقرہ ھے' جو " ڈسرا ایلي " نے مسز رجس ولیمس کو سنہ ۱۸۶۲ ع میں اسوقت لکھا تھا' جب یوناني لارڈ اسٹینلي کو اپنا بادشاہ بنانا چاھتے تھے -

اس عہد کو مطلب پرست کہنا کتني سنگین غلطي ھے یہ ایک بے پایاں داستان ھے جسکے چھیڑنے کا یہ موقع نہیں - آجکل تو یہ حالت ھے کہ کہانیوں کي طرح دفعۃً تخت الٹتے اور تاج ملتے ھیں !

سر ایڈورڈ گرے اور وزارتہاے عظمی (چانسلرر) کے دوسرے بھیگے ھوے کملوں کے علی الرغم ' ابھي تک ہم اسي داستان بے پایاں کے عہد میں ھیں - اخبارات سربرھاے سلطنت کي سرنگوني اور تاجہاے شاھي کي دریوزہ گري کي خبروں کے علاوہ دوسري خبروں میں بہت ھي کم دلچسپي لیتے ھیں - مثال کے لیے ایک مختصر سے ھفتہ کي دو دھشت انگیز افواھیں ھیں - " بلغاري تخت کا انقلاب ' اور " پوسٹڈم " کي المن بارک سے ایک اھم خبر" یعني شاہ البانیا کا اعلان !

اگر مسکین دزي اسوقت زندہ ھوتا ' تو جسطرح وہ لارڈ اسٹینلي پر جسکو اس کا باپ کتاب ارزق بر جیس Blue Book in breeches میں کہا کرتا تھا اور جس کے لیے تاج یونان کي خیرہ کن مہم کوئي دلکشي پیدا نہ کر سکي ' رحم اور رشک کرتا تھا ' اسیطرح وہ شاہزادہ وائڈ پر رشک کرتا ' جسکے حصے میں البانیا کا تخت آیا ھے ' اور اس حکمراني البانیا کي طلائي فرصت پر پر جوش نظمیں لکھتا رھتا -

دزي سنہ ۱۸۳۰ ع میں رشید پاشا سے یا مینا میں ملا تھا اسطرح کہ چند سال پہلے بائرن اسي شہر داستان میں علي اعظم سے ملا تھا ' اور ایک لحظے کے لیے قدیم البانیا کا خیال خام رکھتا تھا - ممکن ھے کہ ھوچکا ھوتا " اسکي لذت کا جذب بھي کیا باب ھے ! وہ دن تھے کہ یہ " عجیب و غریب جگہ " مشرق درخشاں میں الپي یا اسکندر کے طرز عمل کے دوبارہ جاري کرنے سے کہیں کم ' انگلستان کي وزارت عظمی کے خواب دیکھتا تھا !

وائڈ کا شاہزادۂ ولیم غالبا مدرسہ خیالیہ Romantic School کا متبع نہیں ' اور نہ پوسٹڈم میں اس قسم کے خیالات کي حوصلہ افزائي کي جاتي ھے -

پھر تخت البانیہ کي امید واري کے لیے کیا شرائط ھیں ؟ یہ ایک راز سربستہ ھے' ابھي اسي دن ٹیمس کے ایک ظریف مراسلہ نگار نے مشورہ دیا تھا کہ پرنسیس میرکل " ایٹ ھومس " کي کامیابي نے دول میں یہ خیال پیدا کیا ھے کہ اسکا شوھر ان باھم جنگ آرا البانیوں میں اتحاد و اتفاق کے روشناس کرنے کے لیے بخوبي موزوں ھوگا -

بہر نوع یہ تاریخ کي عجیب و غریب بازگشت ھے - کیونکہ البانیا کي روایات (Tradition) کا آغاز کیڈ مس (Cadmns) اور ھارمونیا (Harmonia) کے قصے سے ھوتا ھے جنکے یہاں الیریا (Illyria) پیدا ھوا ' جو تمام البانیوں کا مورث اعلی ھے -

آیا ایک ایسے تجربہ کا اعادہ مناسب ھے جسکو خدا علم السیاسہ کے عہد طفلي میں کامیابی نہ دیسکے ؟ یہ یک علحدہ سوال ھے -

در حقیقت سچ یہ ھے کہ شاہزادۂ وائڈ کا انتخاب نہیں ھوا ھے اور نہ وہ کسي خاص طریقہ پر البانیہ کي حکمراني کے لیے تیار کیا گیا ھے' بلکہ اسکا انتخاب محض اسلیے ھوا کہ یورپ کے طبقہ شاہزاد گان میں وہ ایک ایسي ذات ھے جو یہ کوشش کر کے دیکھنا چاھتي ھے ' اور اسکے ساتھہ ھي نہ تو وائنا او روومہ میں اسکے متعلق شکوک ھیں اور نہ وہ دول یورپ کي وسیع اختلاف سرد مہریوں کیلیے اسمیں کوئی بر انگخیتگي رکھتا ھے - فہم و ھمت کا یہي ثبوت ھو سکتا ھے اور امید ھے کہ ایسا ھے - اخر رومانیا اور بلغاریا کے بادشاھوں کے متعلق بھي تو کچھہ زیادہ معلوم نہ تھا جو اسي منصب کے لیے انتخاب کیے گئے تھے' اور ابھي تک اپنے اپنے تاجوں کو برقرار رکھے ھوے ھیں ؟

تا ھم البانیا کي قسمت کے متعلق پیشینگوئی کرنے میں ان گذشتہ مثالوں پر اعتماد مناسب نہیں - یہ ملک رومانیا اور بلغاریا بلکہ عثماني شاھنشاھي کي تمام سرحدي جاگیروں سے بالکل مختلف ھے - تقسیم اقوام اجتماعي' اور نیز تاریخي حیثیت سے یہ ایک دوسري ھي دنیا کا قلعہ ھے - نہ تو سلافیوں سے اسکو کوئي نسبي تعلق ھے او و نہ یونانیوں سے' او ر نہ ترک ھي اسو پوري طرح کبھي مطیع کرسکے - اجتماعي حیثیت سے یہ اب تک عد قبائل میں ھے' البتہ یہ خیال کہ نہ کبھي وھاں ایک قوم ھوئي ھے اور نہ کبھي ھوگي' ضرور ایک مغالطہ ھے - ایک زمانے میں اس طرح ایک قوم تھي جسطرح انگلستان انجیون بادشاھوں کے زمانے میں ایک تھا -

اسکے جاگیر دار نوابوں نے (Fendel Barons) بارھا بیروني دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے وطن عزیز کي متحد طور پر مدافعت کي' مثلا انکي جنگ زیر قیادت سکندر اعظم (یا اسکندر مقدوني نہیں بلکہ اسکندر الباني ھے) - بارھا یہ بھي ھوا کہ خود انمیں کسي با شوکت و صولت شخص نے (جیسے محمد تپي یا مشہور معروف علي پاشا) بزور و جبر انمیں اتحاد قومي کي سي کیفیت پیدا کردي ' مگر یہ طریقہ اتحاد ھمیشہ داخلي رھا کبھي خارجي نہ ھوا ' یعني اس شبیہ اتحاد کا موسس کبھي بھي غیر البانی ھاتھہ نہ ھوا -

بیشک یہ ممکن ھے کہ البانیا کو فتح کر کے مثل آسٹریا کا ایک صوبہ بنا دیا جائے ' جیسا کہ وہ کسي زمانے میں رومي سلطنت کا ایک صوبہ تھا ' مگر ایک بین القومي معاھدہ اور ایک اجنبي شاھزادے کے زیر حکومت اسکو ایک قوم بنانا ' ایک مشکوک

تجارت گاہ کلکتہ

یہ یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ہیں جنکي سلخت اور تياري کے ليے کلکتے هي کي آب و هوا موزوں ہے - اسليے وہ يہاں سے تيار ہو کر تمام هندوستان ميں روانہ کي جاتي هيں - همارے کارخانے ميں هر قسم کي وارنش مثلاً روغني بچهيلا ، هوة ، براون ، زرد ، کتثي ، کاف ، بکري اور بهيڑي کے گاۓ کے سر کا چمڑا ، رشين ليدر وغيرہ وغيرہ تيار هوتے هيں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز بنانيکا گاۓ اور بهينس کا سفيد اور کالے رنگ کا وارنش بهي تيار هوتا ہے - يهي سبب ہے کہ هم دوسروں کي نسبت ارزاں نرخ پر مهيا کرسکتے هيں - جس قسم کے چمڑے کي اپکو ضرورت هو منگا کر ديکهيں ، اگر مال خراب هو تو خرچ آمد و رفت همارے ذمہ ، اور مال واپس

منيجر استنڈرڈ ٹنيري نمبر ۲۲ - کنٹوفر لين پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

ایک مسلمان ڈاکٹر

(پنشن یافتہ سب اسسٹنٹ سرجن) کسي ايسے مقام پر بود و باش کرنا چاهتا ہے جہاں وہ انگريزي دوا خانہ کهولکر علاج معالجہ سے اپني گذران کر سکے - ابتدء اگر ڈاکٹري يا غير ڈاکٹري خدمت کا براۓ نام معاوضہ ملسکے تو سہارے کو کافي هوگا - بفضلہ تعالی اپنے کام ميں هوشيار ، بيس سال کا تجربہ ، محنتي ، ديانت دار ، هر کام ميں مستعد ، انگريزي کي لياقت انٹرنس تک ، ڈاکٹري ميں سوا سو روپيہ ماهوار تک تنخواہ پائي ہے - علاوہ ڈاکٹري کے ايک بڑي تجارتي کارخانہ کا عرصہ تک منتظم رہا - اگر کوئي صاحب مطلع کرينگے کہ آنکے يا کسي دوسرے قصبہ يا موضع ميں ايک ڈاکٹر کے پريکٹس کی گنجايش ہے يا ضرورت ہے تو باعث مشکوري هوگا -

پتہ

ڈاکٹر صولت - مقام آرون - براہ گونا - رياست گواليار - وسط هند

خيالات آزاد

جو اردهہ پنچ کے مشهور [...] سول نامہ نگار عاليجناب نواب سيد محمد خاں بهادر - آئي - [...] او - (جنکا فرضي نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات ميں مولانا آزاد [...]) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتيجہ اور اپني عام شهرت اور خا[ص] دل چسپي سے اردو کے عالم انشا ميں اپنا آپ هي نظير ہے بزرگر نهايت آب و تاب سے چهپکر سرمہ کش ديدۂ اولا بصار ہے - ذيل کے پتے سے بذريعہ ويلو پے ايبل پارسل طلب فرمائيے اور مصنف [کي] جادو بياني اور معجز کلامي سے فائدہ اٹهائيے خيالات آزاد ۱ روپيہ [...] آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول - •

المشتهر

سيد فضل الرحمن احمد ۹۲ ڈالتلا لين کلکتہ -

دنيا ميں سب سے زيادہ قيمتي کيا شے ہے ؟

بينائي

اگر آپ اپني بينائي کي حفاظت کرنا چاهتے هيں تو صرف اپني عمر اور دور و نزديک کي بينائي کي کيفيت تحرير فرمائيے - هم اپنے تجربہ کار ڈاکٹروں کي صلاح سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عينک اچهي قيمت پر بذريعہ وي - پي - ارسال خدمت کرينگے - اسپر بهي اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت کے بدلديجائيگي -

نوٹ — اگر کوئي صاحب يہ ثابت کريں کہ همارے کارخانہ کي عينک اصلي پتهر کي نہيں هيں تو دو چند قيمت [واپ]س کيجائيگي -

مسرز ايم - اِن - احمد آينڈ سنس
ممتحن چشم و تاجران عينک وغيرہ
نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹريٹ ڈاکخانہ ويلسلي کلکتہ -

Messrs M. N. Ahmed & Sons,
Ophthalmic Opticians & Importers of Optical goods,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.



۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندي - ڈبل و خوبصورت کيس - و سچا ٹائم گارنٹي ايک سال معہ محصول پانچ روپيہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کيس سچا ٹائم - گارنٹي ايکسال معہ محصول نو روپيہ -

۳ - ۱۵ سائز هنٹنگ کيس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کهيں زيادہ خوبصورت سونيکا پائدار ملمع ديکهنے سے پچاس روپيہ سے کمکی نہيں جچتي - پرزے پائدار - سچا ٹائم - گارنٹي ايکسال معہ محصول نو روپيہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فاليت (پتلي) - نکل - کيس اوپن فيس (کهلا منہ) کسي حرکت سے بند نہ هوگي - گارنٹي ايکسال معہ محصول پانچ روپيہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي ليور لنڈن واچ معہ محصول چهہ روپيہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پٹنٹ ليور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ايک سال معہ محصول تين روپيہ آٹهہ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف ليور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ايکسال معہ محصول دو روپيہ آٹهہ آنہ -

المشتهر — ايم - اے - شکور اينڈ کو نمبر ۱ - ۵ ويلسلي اسٹريٹ پوسٹ آفس دهرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O. Dharamtollah, Calcutta.

